بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

خزائن العرفان فی تفسیر القرآن

ترجمہ: اعلیحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر: حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور — کراچی ○ پاکستان

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ ۱

وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ فِيْهَا رُكُوْعٌ ۱

سورۂ فاتحہ مکی ہے اس میں سات آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ

روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے

نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ

مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

اور نہ بہکے ہوؤں کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ سورۂ فاتحہ کے اسماء اس سورۃ کے متعدد نام ہیں فاتحہ، فاتحۃ الکتاب، ام القرآن، سورۃ الکنز، کافیہ، وافیہ، شافیہ، شفا، سبع مثانی، نور، رقیہ، سورۃ الحمد، سورۃ الدعا، تعلیم المسئلہ، سورۃ المناجاۃ، سورۃ التفویض، سورۃ السوال، ام الکتاب، فاتحۃ القرآن، سورۃ الصلوٰۃ۔ اس سورۃ میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ایک سو چالیس حرف ہیں۔ کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں شانِ نزول یہ سورۃ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا دونوں میں نازل ہوئی۔ عمرو بن شرجیل سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا میں ایک ندا سنا کرتا ہوں جس میں اقرا کہا جاتا ہے ورقہ بن نوفل کو خبر دی گئی، عرض کیا جب یہ ندا آئے آپ باطمینان سنیں اس کے بعد حضرت جبریل نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا، فرمائیے، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول میں یہ پہلی سورت ہے مگر دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سورۂ اقراء نازل ہوئی، اس سورت میں تعلیماً بندوں کی زبان میں کلام فرمایا گیا ہے احکام مسئلہ نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے، امام و منفرد کے لئے تو حقیقۃً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقراتِ حکمیہ یعنی امام کی زبان سے۔ صحیح حدیث میں ہے قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے، قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قرات سننے کا حکم دیا ہے اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا مسلم شریف کی حدیث ہے اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا جب امام قرات کرے تم خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے مسئلہ نماز جنازہ میں دعا یاد نہ ہو تو سورۂ فاتحہ بہ نیت دعا پڑھنا جائز ہے بہ نیت قرات جائز نہیں (عالمگیری) سورۂ فاتحہ کے فضائل، احادیث میں اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی (ترمذی) ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضور پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے، ایک سورۂ فاتحہ، دوسرے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں (مسلم شریف) سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے (دارمی) سورۂ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالٰی قبول فرماتا ہے (دارمی) استعاذہ مسئلہ تلاوت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا سنت ہے (خازن) لیکن شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اسکے لئے سنت نہیں (شامی) مسئلہ نماز میں امام و منفرد کے لئے سبحان سے فارغ ہو کر آہستہ اعوذ الخ پڑھنا سنت ہے (شامی) تسمیہ مسئلہ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قرآن پاک کی آیت ہے، مگر سورۂ فاتحہ یا اور کسی سورہ کا جزو نہیں،

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ ٢ ٨٧

وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ بقرہ مدنی ہے اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ف اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى

ف وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں ف۳ اس میں ہدایت ہے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

ڈر والوں کو ف وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں ف اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣

نماز قائم رکھیں ف اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں ف

وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤

پہلے اترا ف اور آخرت پر یقین رکھیں ف۹

اسی لئے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے، بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے شروع فرماتے تھے مسئلہ تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ جہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے مسئلہ قرآن پاک کی ہر سورت بسم اللہ سے شروع کی جائے، سوائے سورہ برات کے مسئلہ سورہ نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بسم اللہ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزو آیت ہے، بلا خلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی نماز جہری میں جہراً، سری میں سراً مسئلہ ہر مباح کام بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے، ناجائز کام پر بسم اللہ پڑھنا ممنوع ہے سورۂ فاتحہ کے مضامین اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ربوبیت رحمت مالکیت استحقاق عبادت توفیق خیر، بندوں کی ہدایت توجہ الی اللہ اختصاص عبادت، استعانت طلب رشد آداب دعا صالحین کے حال سے موافقت گمراہوں سے اجتناب و نفرت دنیا کی زندگانی کا خاتمہ جزاء اور روز جزاء کا مصرح و مفصل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اجمالاً "حمد" مسئلہ ہر کام کی ابتداء میں تسمیہ کی طرح حمد الٰہی بجالانا چاہیے مسئلہ کبھی حمد واجب ہوتی ہے، جیسے خطبہ جمعہ میں، کبھی مستحب جیسے خطبہ نکاح و دعا و ہر امر ذیشان میں اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سنت مؤکدہ جیسے چھینک آنے کے بعد (طحطاوی) رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ " میں تمام کائنات کے حادث ممکن محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم ازلی ابدی حی قیوم قادر علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رب العالمین مستلزم ہے دو لفظوں میں علم الٰہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ "ملک کے ظہور تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اسی سے معلوم ہوا کہ دنیا دار العمل ہے اور اس کے لئے ایک آخر ہے جہان کے سلسلہ کو ازلی و قدیم کہنا باطل ہے اختتام دنیا کے بعد ایک جزاء کا دن ہے اس سے تناسخ باطل ہو گیا "اِيَّاكَ نَعْبُدُ " ذکر ذات و صفات کے بعد یہ فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ اعتقاد عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدہ کی صحت پر موقوف ہے، مسئلہ "نَعْبُدُ" کے صیغہ جمع سے ادا بجماعت بھی مستفاد ہوتی ہے، اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجہ قبول پاتی ہیں مسئلہ اس میں رد شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہو سکتی "اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مستعان وہی ہے باقی آلات و خدام و احباب وغیرہ سب عون الٰہی کے مظہر

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے فـ۱۰ انہیں برابر ہے، چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ، وہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۗ وَ

ایمان لانے کے نہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور

عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷ وَمِنَ

ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے۔ فـ۱۱ اور ان کے لئے بڑا عذاب۔ اور کچھ

النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ

لوگ کہتے ہیں فـ۱۲ کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان

بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۸ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ

والے نہیں۔ فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو فـ۱۳ اور حقیقت میں فریب نہیں

اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ

دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے فـ۱۴ تو اللہ نے ان کی

اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝۱۰ وَ

بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بدلا ان کے جھوٹ کا فـ۱۵ اور جب

(۱۰) اولیاء کے بعد اعداء کا ذکر فرمانا حکمت ہدایت ہے کہ اس مقابلہ سے ہر ایک کو اپنے کردار کی حقیقت اور اس کے نتائج پر نظر ہو جائے شان نزول یہ آیت ابو جہل ابو لہب وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں اسی لئے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں انہیں نفع نہ ہو گا مگر حضور کی سعی بیکار نہیں کیونکہ منصب رسالت عامہ کا فرض رہنمائی و اقامت حجت و تبلیغ علی وجہ الکمال ہے مسئلہ اگر قوم پند پذیر نہ ہو تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپ مغموم نہ ہوں آپ کی سعی تبلیغ کامل ہے اس کا اجر ملے گا محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی. کفر کے معنی اللہ تعالیٰ کے وجود یا اس کی وحدانیت یا کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین سے کسی امر کا انکار یا کوئی ایسا فعل جو عند الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔ (۱۱) خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار ضلالت و گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے سننے سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے افعال بھی تحت قدرت الٰہی ہیں۔ (۱۲) اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی راہیں ان کے لئے اول ہی سے بند نہ تھیں کہ جائے عذر ہوتی، بلکہ ان کے کفر و عناد اور سرکشی و بے دینی اور مخالفت حق و عداوت انبیاء علیہم السلام کا یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرے اور زہر قاتل کھالے اور اس کے لئے دوا سے انتفاع کی صورت نہ رہے تو خود وہی مستحق ملامت ہے۔ (۱۳) شان نزول یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ وہ ایمان والے نہیں یعنی کلمہ پڑھنا اسلام کا مدعی ہونا نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کے لئے کافی نہیں، جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کفر کا اعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہیں شرع میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے مِنَ النَّاسِ فرمانے میں لطیف رمز یہ ہے کہ یہ گروہ بہتر صفات و انسانی کمالات سے ایسا عاری ہے کہ اس کا ذکر کسی وصف و خوبی کے ساتھ نہیں کیا جاتا، یوں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے اس لئے قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کفار کا

إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ ۙ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ

ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو ف۱۶ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے

مُصْلِحُونَ ﴿۱۱﴾ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۲﴾

والے ہیں۔ سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں،

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا

اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں ف۱۷ تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح

آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۳﴾

ایمان لے آئیں ف۱۸ سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ف۱۹

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں ف۲۰

قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿۱۴﴾ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ

تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں ف۲۱ اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے ف۲۲ (جیسا اس کی

بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۵﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے

اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا

ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ف۲۳ تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ

بقیہ صفحہ ۴ = دستور ہے، بعض مفسرین نے فرمایا مِنَ النَّاسِ سامعین کو تعجب دلانے کے لئے فرمایا گیا کہ ایسے فریبی مکار اور ایسے احمق بھی آدمیوں میں ہیں (۱۴) اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو کوئی دھوکا دے سکے وہ اسرار و مخفیات کا جاننے والا ہے مراد یہ ہے کہ منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں یا یہ کہ خدا کو فریب دینا یہی ہے کہ رسول علیہ السلام کو دھوکا دینا چاہیں کیونکہ وہ اس کے خلیفہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اسرار کا علم عطا فرمایا ہے، وہ ان منافقین کے چھپے کفر پر مطلع ہیں اور مسلمان ان کے اطلاع دینے سے باخبر تو ان بے دینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر نہ مومنین پر بلکہ در حقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقیہ بڑا عیب ہے جس مذہب کی بنا تقیہ پر ہو وہ باطل ہے تقیہ والے کا حال قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ توبہ ناقابل اطمینان ہوتی ہے اس لئے علماء نے فرمایا لَا تُقْبَلُ تَوْبَةُ الزِّنْدِيقِ (۱۵) بد عقیدگی کو قلبی مرض فرمایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ بد عقیدگی روحانی زندگی کے لئے تباہ کن ہے۔ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذاب الیم مرتب ہوتا ہے (۱۶) مسئلہ کفار سے میل جول ان کی خاطر دین میں مداہنت اور اہل باطل کے ساتھ تملق و چاپلوسی اور ان کی خوشی کے لئے صلح کل بن جانا اور اظہار حق سے باز رہنا شان منافق اور حرام ہے، اسی کو منافقین کا فساد فرمایا گیا آج کل بہت لوگوں نے یہ شیوہ کر لیا ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہو گئے، اسلام میں اس کی ممانعت ہے ظاہر و باطن کا یکساں نہ ہونا بڑا عیب ہے (۱۷) یہاں النَّاسُ سے یا صحابہ کرام مراد ہیں یا مومنین کیونکہ خدا شناسی فرمانبرداری و عاقبت اندیشی کی بدولت وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں مسئلہ اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اتباع محمود و مطلوب ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہل سنت حق ہے کیونکہ اس میں صالحین کا اتباع ہے مسئلہ باقی تمام فرقے صالحین سے منحرف ہیں لہٰذا گمراہ ہیں مسئلہ بعض علماء نے اس آیت کو زندیق کی توبہ مقبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے (بیضاوی) زندیق وہ ہے جو نبوت کا مقر ہو شعائر اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے (۱۸) اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کو برا کہنا اہل باطل کا قدیم طریقہ ہے، آج کل کے باطل فرقے بھی پچھلے بزرگوں کو برا کہتے ہیں روافض خلفائے راشدین اور بہت صحابہ کو خوارج حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء کو غیر مقلد ائمہ مجتہدین بالخصوص امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وہابیہ بکثرت اولیاء و مقبولان بارگاہ کو مرزائی انبیاء سابقین تک کو قرآنی (چکڑالی) صحابہ و محدثین کو نیچری تمام اکابر دین کو برا کہتے

مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ

جانتے ہی نہ تھے ف۲۴ ان کی کہاوت اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب

اَضَاۤءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ

اس سے آس پاس سب جگمگا اٹھا اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں اندھیریوں میں چھوڑ دیا

لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ

کہ کچھ نہیں سوجھتا ف۲۵ بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں یا جیسے آسمان سے

مِّنَ السَّمَاۤءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

اترتا پانی کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک ف۲۶ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس

فِيْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ

رہے ہیں، کڑک کے سبب، موت کے ڈر سے ف۲۷ اور اللہ کافروں کو

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَاۤءَ لَهُمْ

گھیرے ہوئے ہے ف۲۸ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی ف۲۹ جب کچھ چمک ہوئی

مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَاۤءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ

اس میں چلنے لگے ف۳۰ اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اللہ چاہتا تو ان کے کان اور

بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ يٰۤاَيُّهَا

آنکھیں لے جاتا ف۳۱ بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۳۲ اے لوگو! ف۳۳

ع ۲/۱۳

بقیہ صفحہ ۵ = اور زبان طعن دراز کرتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سب گمراہی میں ہیں اس میں دیندار عالموں کے لئے تسلی ہے کہ وہ گمراہوں کی بدزبانیوں سے بہت رنجیدہ نہ ہوں سمجھ لیں کہ یہ اہل باطل کا قدیم دستور ہے (مدارک) (۱۹) منافقین کی یہ بدزبانی مسلمانوں کے سامنے نہ تھی، ان سے تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم باخلاص مومن ہیں جیسا کہ اگلی آیت میں ہے اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا یہ تبرابازیاں اپنی خاص مجلسوں میں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا پردہ فاش کر دیا (خازن) اسی طرح آج کل کے گمراہ فرقے مسلمانوں سے اپنے خیالات فاسدہ کو چھپاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی کتابوں اور تحریروں سے ان کے راز فاش کر دیتا ہے۔ اس آیت سے مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بے دینوں کی فریب کاریوں سے ہوشیار رہیں دھوکا نہ کھائیں۔ (۲۰) یہاں شیاطین سے کفار کے وہ سردار مراد ہیں جو اغوا میں مصروف رہتے ہیں۔ (خازن وبیضاوی) یہ منافق جب ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے ملنا محض براہ فریب واستہزاء اس لئے ہے کہ ان کے راز معلوم ہوں اور ان میں فساد انگیزی کے مواقع ملیں (خازن) (۲۱) یعنی اظہار ایمان تمسخر کے طور پر کیا یہ اسلام کا انکار ہوا۔ مسئلہ انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ استہزاء و تمسخر کفر ہے شان نزول یہ آیت عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی، ایک روز انہوں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن ابی نے اپنے یاروں سے کہا دیکھو تو میں کیسا بناتا ہوں جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابن ابی نے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کی تعریف کی پھر اسی طرح حضرت عمر اور حضرت علی کی تعریف کی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابن ابی خدا سے ڈر نفاق سے باز آ کیونکہ منافقین بدترین خلق ہیں اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ باتیں ڈر نفاق سے نہیں کی گئیں، بخدا ہم آپ کی طرح مومن صادق ہیں، جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو آپ اپنے یاروں میں اپنی چالبازی پر فخر کرنے لگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین مومنین سے ملتے وقت اظہار ایمان واخلاص کرتے ہیں اور ان سے علیحدہ ہو کر اپنی خاص مجلسوں میں ان کی ہنسی اڑاتے اور استہزاء کرتے ہیں (لاخرجہ الثعلبی والواحدی وضعفہ، ابن حجر والسیوطی فی لباب النقول) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام و پیشوایان دین کا تمسخر اڑانا کفر ہے (۲۲) اللہ تعالیٰ استہزاء اور تمام نقائص وعیوب سے منزہ و پاک ہے یہاں جزاء استہزاء کو استہزاء فرمایا گیا تاکہ خوب دلنشیں ہو جائے کہ یہ سزا اس ناکردنی فعل کی ہے ایسے موقع پر جزا کو اسی فعل سے تعبیر کرنا آئین فصاحت ہے

النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا، یہ امید کرتے ہوئے، کہ تمہیں

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ

پرہیزگاری ملے ف۳۴ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت

بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا

بنایا اور آسمان سے پانی اتارا ف۳۵ تو اس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو۔

لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ

تو اللہ کے لئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ ف۳۶ اور اگر تمہیں کچھ

فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪

شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (اس خاص) بندے ف۳۷ پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ ف۳۸

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾

اور اللہ کے سوا، اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا

پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے، جس کا ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

آدمی اور پتھر ہیں ف۳۹ تیار رکھی ہے کافروں کے لئے ف۴۰ اور خوش خبری دے، انہیں جو

بقیہ صفحہ ۶ = جیسے جزاء سیئۃ سیئۃ میں کمال حسن بیان یہ ہے کہ اس جملہ کو جملہ سابقہ پر معطوف نہ فرمایا، کیونکہ وہاں استہزاء حقیقی معنی میں تھا (۲۳) ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنا یعنی بجائے ایمان کے کفر اختیار کرنا نہایت خسارہ اور ٹوٹے کی بات ہے۔ شان نزول یہ آیت یا ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے یا یہود کے حق میں جو پہلے سے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے مگر جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہو گئے یا تمام کفار کے حق میں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فطرت سلیمہ عطا فرمائی، حق کے دلائل واضح کئے ہدایت کی راہیں کھولیں، لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔ مسئلہ اس آیت سے بیع تعاطی کا جواز ثابت ہوا یعنی خرید و فروخت کے الفاظ کے بغیر محض رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے (۲۴) کیونکہ اگر تجارت کا طریقہ جانتے تو اصل پونجی (ہدایت) نہ کھو بیٹھتے۔ (۲۵) یہ ان کی مثال ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ ہدایت دی یا اس پر قدرت بخشی، پھر انہوں نے اس کو ضائع کر دیا اور ابدی دولت کو حاصل نہ کیا، ان کا مال حسرت و افسوس اور عبرت و خوف ہے اس میں وہ منافق بھی داخل ہیں، جنہوں نے اظہار ایمان کیا اور دل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مرتد ہو گئے، اور وہ بھی جنہیں فطرت سلیمہ عطا ہوئی، اور دلائل کی روشنی نے حق کو واضح کیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب حق سننے ماننے کہنے راہ حق دیکھنے سے محروم ہوئے تو کان زبان آنکھ سب بیکار ہیں (۲۶) ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والوں کی یہ دوسری تمثیل ہے کہ جیسے بارش زمین کی حیات کا سبب ہوتی ہے، اور اس کے ساتھ خوفناک تاریکیاں اور مہیب گرج اور چمک ہوتی ہے، اسی طرح قرآن و اسلام قلوب کی حیات کا سبب ہیں اور کفر و شرک و نفاق ظلمت کے مشابہ جیسے تاریکی رہرو کو منزل تک پہنچنے سے مانع ہوتی ہے۔ ایسے ہی کفر و نفاق راہ یابی سے مانع ہیں اور وعیدات گرج کے اور حجج بینہ چمک کے مشابہ ہیں شان نزول منافقوں میں سے دو آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے مشرکین کی طرف بھاگے۔ راہ میں یہی بارش آئی جس کا آیت میں ذکر ہے اس میں شدت کی گرج کڑک اور چمک تھی، جب گرج ہوتی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں یہ کانوں کو پھاڑ کر مار نہ ڈالے، جب چمک ہوتی چلنے لگتے جب اندھیری ہوتی، اندھے رہ جاتے، آپس میں کہنے لگے، خدا خیر سے صبح کرے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس میں دیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اسلام پر ثابت قدم رہے، ان کے حال کو

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۳

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

ایمان لائے اور اچھے کام کئے، کہ اُن کے لئے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ

رواں ف۴۱ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا، (صورت دیکھ کر) کہیں گے، یہ تو وہی

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ

رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا ف۴۲ اور وہ (صورت میں) ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور ان کے لئے ان باغوں میں ستھری

مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ

بیبیاں ہیں ف۴۳ اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے ف۴۴ بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال

یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر ف۴۵ تو وہ جو ایمان لائے، وہ تو

فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے ف۴۶ رہے کافر، وہ کہتے ہیں

فَیَقُوْلُوْنَ مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ

ایسی کہاوت میں اللہ کا کیا مقصود ہے۔ اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے ف۴۷

یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِیْنَ

اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں ف۴۸ وہ جو

وقف لازم

(۴۱) سنت الٰہی ہے کہ کتاب میں ترہیب کے ساتھ ترغیب ذکر فرماتا ہے، اسی لئے کفار اور ان کے اعمال و عذاب کے ذکر کے بعد مومنین اور ان کے اعمال کا ذکر فرمایا اور انہیں جنت کی بشارت دی صالحات یعنی نیکیاں وہ عمل ہیں جو شرعاً اچھے ہوں ان میں فرائض و نوافل سب داخل ہیں (جلالین) مسئلہ عمل صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کہ عمل جزو ایمان نہیں مسئلہ یہ بشارت مومنین صالحین کے لئے بلاقید ہے اور گنہگاروں کو جو بشارت دی گئی ہے وہ مقید بمشیت الٰہی ہے کہ چاہے ازراہ کرم معاف فرمائے چاہے گناہوں کی سزا دے کر جنت عطا کرے (مدارک) (۴۲) جنت کے پھل باہم مشابہ ہوں گے اور ذائقے ان کے جداجدا اس لئے جنتی کہیں گے کہ یہی پھل تو ہمیں پہلے مل چکا ہے مگر کھانے سے نئی لذت پائیں گے تو ان کا لطف بہت زیادہ ہو جائے گا۔ (۴۳) جنتی بیبیاں خواہ حوریں ہوں یا اور سب زنانے عوارض اور تمام ناپاکیوں اور گندگیوں سے مبرا ہوں گی نہ جسم پر میل ہو گا نہ بول و براز اس کے ساتھ ہی وہ بد مزاجی و بد خلقی سے بھی پاک ہوں گی (مدارک و خازن) (۴۴) یعنی اہل جنت نہ کبھی فنا ہوں گے نہ جنت سے نکالے جائیں گے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جنت و اہل جنت کے لئے فنا نہیں (۴۵) شان نزول جب اللہ تعالٰی نے آیہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ اور آیہ اَوْ كَصَیِّبٍ میں منافقوں کی دو مثالیں بیان فرمائیں تو منافقوں نے یہ اعتراض کیا کہ اللہ تعالٰی اس سے بالاتر ہے کہ ایسی مثالیں بیان فرمائے اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی (۴۶) چونکہ مثالوں کا بیان مقتضائے حکمت اور مضمون کو دل نشین کرنے والا ہوتا ہے اور فصحائے عرب کا دستور ہے اس لئے اس پر اعتراض غلط و بیجا ہے اور بیان امثلہ حق ہے (۴۷) یُضِلُّ بِهٖ کفار کے اس مقولہ کا جواب ہے کہ اللہ تعالٰی کا اس مثل سے کیا مقصود ہے اور اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا جو دو جملے اوپر ارشاد ہوئے ان کی تفسیر ہے کہ اس مثل سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے جن کی عقلوں پر جہل نے غلبہ کیا ہے اور جن کی عادت مکابرہ و عناد ہے اور جو امر حق اور کھلی حکمت کے انکار و مخالفت کے خوگر ہیں اور باوجودیکہ یہ مثل نہایت ہی برمحل ہے پھر بھی انکار کرتے ہیں اور اس سے اللہ تعالٰی بہتوں کو ہدایت فرماتا ہے جو غور و تحقیق کے عادی ہیں اور انصاف کے خلاف بات نہیں کہتے وہ جانتے ہیں کہ حکمت یہی ہے کہ عظیم المرتبہ چیز کی تمثیل کسی قدر والی چیز سے اور حقیر چیز کی ادنٰی شے سے دی جائے جیسا کہ اوپر کی آیت میں حق کی نور سے اور باطل کی ظلمت سے تمثیل دی گئی (۴۸) شرع میں فاسق اس نافرمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ کا مرتکب ہو۔ فسق کے تین درجے ہیں ایک تغابی وہ یہ کہ آدمی اتفاقیہ کسی کبیرہ کا

يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ

اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں ف۴۹ پکا ہونے کے بعد، اور کاٹتے ہیں اس چیز کو

اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۵۰ وہی نقصان

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ

میں ہیں بھلا تم کیوں کر خدا کے منکر ہوگے، حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں جلایا

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ

پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ف۵۰ وہی ہے جس نے تمہارے لئے

لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ق ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ

بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔ ف۵۱ پھر آسمان کی طرف استوا (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ

آسمان بنائے وہ سب کچھ جانتا ہے ف۵۲ اور یاد کرو جب تمہارے رب

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا

نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں ف۵۳ بولے کیا ایسے کو نائب

مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا ف۵۴ اور ہم تجھے سراہتے ہوئے، تیری تسبیح کرتے

بقیہ صفحہ ۸ = مرتکب ہو اور اس کو برا ہی جانتا رہا، دوسرا انہماک کہ کبیرہ کا عادی ہو گیا اور اس سے بچنے کی پرواہ نہ رہی، تیسرا جحود کہ حرام کو اچھا جان کر ارتکاب کرے اس درجہ والا ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ پہلے دو درجوں میں جب تک اکبر کبائر (شرک و کفر) کا ارتکاب نہ کرے اس پر مومن کا اطلاق ہوتا ہے یہاں فاسقین سے وہی نافرمان مراد ہیں جو ایمان سے خارج ہو گئے قرآن کریم میں کفار پر بھی فاسق کا اطلاق ہوا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ بعض مفسرین نے یہاں فاسق سے کافر مراد لئے بعض نے منافق بعض نے یہود (۴۹) اس سے وہ عہد مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے کتب سابقہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی نسبت فرمایا ایک قول یہ ہے کہ عہد تین ہیں۔ پہلا عہد وہ جو اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم سے لیا کہ اس کی ربوبیت کا اقرار کریں اس کا بیان اس آیت میں ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِىْٓ اٰدَمَ الاٰیۃ۔ دوسرا عہد انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے کہ رسالت کی تبلیغ فرمائیں اور دین کی اقامت کریں اس کا بیان آیہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ میں ہے۔ تیسرا عہد علماء کے ساتھ خاص ہے کہ حق کو نہ چھپائیں اس کا بیان وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ میں ہے (۵۰) رشتہ و قرابت کے تعلقات مسلمانوں کی دوستی و محبت تمام انبیاء کا ماننا کتاب الٰہی کی تصدیق حق پر جمع ہونا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ملانے کا حکم فرمایا گیا ان میں قطع کرنا بعض کو بعض سے ناحق جدا کرنا تفرقوں کی بنا ڈالنا ممنوع فرمایا گیا (ف۵۰) دلائل توحید و نبوت اور جزائے کفر و ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی عام و خاص نعمتوں کا اور آثار قدرت و عجائب حکمت کا ذکر فرمایا اور قباحت کفر دلنشین کرنے کے لئے کفار کو خطاب فرمایا کہ تم کس طرح خدا کے منکر ہوتے ہو باوجودیکہ تمہارا اپنا حال اس پر ایمان لانے کا مقتضی ہے کہ تم مردہ تھے مردہ سے جسم بے جان مراد ہے ہمارے عرف میں بھی بولتے ہیں زمین مردہ ہو گئی عرف میں بھی موت اس معنی میں آئی خود قرآن پاک میں ارشاد ہوا يُحْىِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا تو مطلب یہ ہے کہ تم بے جان جسم تھے عنصر کی صورت میں پھر غذا کی شکل میں پھر اخلاط کی شان میں پھر نطفہ کی حالت میں اس نے تم کو جان دی زندہ فرمایا پھر عمر کی میعاد پوری ہونے پر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا اس سے یا قبر کی زندگی مراد ہے جو سوال کے لئے ہوگی یا حشر کی پھر تم حساب و جزا کے لئے اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اپنے اس حال کو جان کر تمہارا کفر کرنا نہایت عجیب ہے ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ کا خطاب مومنین سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم کس طرح کافر ہو سکتے ہو در آنحالیکہ تم جہل کی موت سے مردہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم و ایمان کی زندگی

وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۳۰) وَ عَلَّمَ اٰدَمَ

اور تیری پاکی بولتے ہیں۔ فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے ف۵۵ اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو

الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ

تمام (اشیاء کے) نام سکھائے ف۵۶ پھر سب (اشیاء) کو ملائکہ پر پیش کرکے فرمایا سچے ہو تو

بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (۳۱) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ

ان کے نام تو بتاؤ ف۵۷ بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم

لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ (۳۲) قَالَ یٰۤاٰدَمُ

نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے ف۵۸ فرمایا اے آدم

اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ

بتادے انہیں سب (اشیاء کے) نام جب اس نے (یعنی آدم نے) انہیں سب کے نام بتادیئے ف۵۹ فرمایا میں نہ

اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا

کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں

تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ (۳۳) وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا

جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ف۶۰ اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ۗ وَ كَانَ مِنَ

سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر

عطا فرمائی اس کے بعد تمہارے لئے وہی موت ہے جو عمر گزرنے کے بعد سب کو آیا کرتی ہے اس کے بعد وہ تمہیں دائمی حیات عطا فرمائے گا پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں ایسا ثواب دے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر اس کا خطرہ گزرا (۵۱) یعنی کانیں سبزے جانور دریا پہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیوی نفع کے لئے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی معرفت ہو اور دنیوی منافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے مسئلہ کرخی و ابوبکر رازی وغیرہ نے خلق لکم کو قابل انتفاع اشیاء کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دی ہے (۵۲) یعنی یہ خلقت و ایجاد اللہ تعالیٰ کے عالم جمیع اشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی پر حکمت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علم محیط کے ممکن و متصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کافر محال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے بطلان پر قوی برہان قائم فرمادی کہ جب اللہ تعالیٰ قادر ہے علیم ہے اور ابدان کے مادے جمع و حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہوسکتی ہے پیدائش آسمان و زمین کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جنات کو سکونت دی جنات نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت بھیجی جس نے انہیں پہاڑوں اور جزیروں میں نکال بھگایا (۵۳) خلیفہ احکام و اوامر کے اجراء و دیگر تصرفات میں اصل کا نائب ہوتا ہے یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فرشتوں کو خلافت آدم کی خبر اس لئے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کرکے معلوم کرلیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت و شان ظاہر ہو کہ ان کی پیدائش سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی پیدائش کی بشارت دی گئی مسئلہ اس میں بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو مشورہ کی حاجت ہو (۵۴) ملائکہ کا مقصد اعتراض یا حضرت آدم پر طعن نہیں بلکہ حکمت خلافت دریافت کرنا ہے اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہو یا لوح محفوظ سے حاصل ہوا ہو یا خود انہوں نے جنات پر قیاس کیا ہو (۵۵) یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں بات یہ ہے کہ انسانوں میں انبیاء بھی ہوں گے اولیاء بھی علماء بھی اور وہ علمی و عملی دونوں فضیلتوں کے جامع ہوں گے (۵۶) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اشیاء و جملہ مسمیات پیش فرما کر آپ کو ان کے اسماء و

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا

ہو گیا ف۶۱ اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور کھاؤ

مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا ف۶۲ کہ حد سے

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا

بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے ف۶۳ تو شیطان نے اس سے (یعنی جنت سے) انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ

كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي

کر دیا ف۶۴ اور ہم نے فرمایا نیچے اترو ف۶۵ آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک

الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ

وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے ف۶۶ پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے

كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا

کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی ف۶۷ بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہم نے فرمایا تم سب

مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ

جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

اسے نہ کوئی اندیشہ نہ کچھ غم ف۶۸ اور وہ جو کفر کریں گے اور

صفات و افعال و خواص و اصول علوم و صناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا (۵۷) یعنی اگر تم اس خیال میں سچے ہو کہ میں کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کروں گا اور خلافت کے تم ہی مستحق ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ کیونکہ خلیفہ کا کام تصرف و تدبیر اور عدل و انصاف ہے اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو جن پر اس کو متصرف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے۔ مسئلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ علم اسماء خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔ (۵۸) اس میں ملائکہ کی طرف سے اپنے عجز و قصور کا اعتراف اور اس امر کا اظہار ہے کہ ان کا سوال استفسارًا تھا نہ کہ اعتراضًا اور اب انہیں انسان کی فضیلت اور اس کی پیدائش کی حکمت معلوم ہو گئی جس کو وہ پہلے نہ جانتے تھے (۵۹) یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے ہر چیز کا نام اور اس کی پیدائش کی حکمت بتا دی (۶۰) ملائکہ نے جو بات ظاہر کی تھی وہ یہ تھی کہ انسان فساد انگیزی و خون ریزی کرے گا اور جو بات چھپائی تھی وہ یہ تھی کہ مستحق خلافت وہ خود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے افضل و اعلم کوئی مخلوق پیدا نہ فرمائے گا مسئلہ اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لغات اور کل زبانیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے علوم و کمالات میں زیادتی ہوتی ہے (۶۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام موجودات کا نمونہ اور عالم روحانی و جسمانی کا مجموعہ بنایا اور ملائکہ کے لئے حصول کمالات کا وسیلہ کیا تو انہیں حکم فرمایا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کیونکہ اس میں شکر گزاری اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کے اعتراف اور اپنے مقولہ کی معذرت کی شان پائی جاتی ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تھا ان کی سند یہ آیت ہے فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (بیضاوی) سجدہ کا حکم تمام ملائکہ کو دیا گیا تھا یہی اصح ہے (خازن) مسئلہ سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک سجدہ عبادت جو بقصد پرستش کیا جاتا ہے دوسرا سجدہ تحیت جس سے مسجود کی تعظیم منظور ہوتی ہے نہ کہ عبادت۔ مسئلہ سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے کسی اور کے لئے نہیں ہو سکتا نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا یہاں جو مفسرین سجدہ عبادت مراد لیتے وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللہ تعالیٰ کے

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۴

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع

میری آیتیں جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ

اے یعقوب کی اولاد ۶۹ یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا ۷۰ اور

اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَ اٰمِنُوْا

میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا ۷۱ اور خاص میرا ہی ڈر رکھو ۷۲ اور ایمان لاؤ

بِمَاۤ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْۤا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪

اس پر جو میں نے اتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو ۷۳

وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؗ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَ لَا

اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو ۷۴ اور مجھی سے ڈرو اور

تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ۷۵

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ

کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو

(۶۸) یہ مؤمنین صالحین کے لئے بشارت ہے کہ نہ انہیں فزع اکبر کے وقت خوف ہو نہ آخرت میں غم وہ بے غم جنت میں داخل ہوں گے (۶۹) اسرائیل بمعنی عبداللہ عبری زبان کا لفظ ہے یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے (مدارک) کلبی مفسر نے کہا اللہ تعالیٰ نے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا فرما کر پہلے تمام انسانوں کو عموماً دعوت دی پھر اِذْ قَالَ رَبُّكَ فرما کر ان کے مبدء کا ذکر کیا اس کے بعد خصوصیت کے ساتھ بنی اسرائیل کو دعوت دی یہ لوگ یہودی ہیں اور یہاں سے سیقول تک ان سے کلام جاری ہے کبھی بملاطفت انعام یاد دلا کر دعوت کی جاتی ہے کبھی خوف دلایا جاتا ہے کبھی حجت قائم کی جاتی ہے کبھی ان کی بدعملی پر توبیخ ہوتی ہے کبھی گزشتہ عقوبات کا ذکر کیا جاتا ہے (۷۰) یہ احسان کہ تمہارے آباء کو فرعون سے نجات دلائی دریا کو پھاڑا ابر کو سائبان بنایا ان کے علاوہ اور احسانات جو آگے آتے ہیں ان سب کو یاد کرو اور یاد کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کر کے شکر بجالاؤ کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا ہی اس کا بھلانا ہے (۷۱) یعنی تم ایمان و طاعت بجالا کر میرا عہد پورا کرو میں جزاء و ثواب دے کر تمہارا عہد پورا کروں گا اس عہد کا بیان آیہ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ میں ہے (۷۲) مسئلہ اس آیت میں شکر نعمت و وفاء عہد کے واجب ہونے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہئے کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے (۷۳) یعنی قرآن پاک اور توریت و انجیل پر جو تمہارے ساتھ ہیں ایمان لاؤ اور اہل کتاب میں پہلے کافر نہ بنو کہ جو تمہارے اتباع میں کفر اختیار کرے اس کا وبال بھی تم پر ہو (۷۴) ان آیات سے توریت و انجیل کی وہ آیات مراد ہیں جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے مقصد یہ ہے کہ حضور کی نعت دولت دنیا کے لئے مت چھپاؤ کہ متاع دنیا ثمن قلیل اور نعمت آخرت کے مقابل بے حقیقت ہے۔ شان نزول یہ آیت کعب بن اشرف اور دوسرے رؤسا و علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی قوم کے جاہلوں اور کمینوں سے ٹکے وصول کر لیتے اور ان پر سالانے مقرر کرتے تھے اور انہوں نے پھلوں اور نقد مالوں میں اپنے حق معین کر لئے تھے انہیں اندیشہ ہوا کہ توریت میں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعت و صفت ہے اگر اس کو ظاہر کریں تو قوم حضور پر ایمان لے آئے گی اور ان کی کچھ پرسش نہ رہے گی یہ تمام منافع جاتے رہیں گے اس لئے انہوں نے اپنی کتابوں میں تغییر کی اور حضور کی نعت کو بدل ڈالا جب ان سے لوگ دریافت کرتے کہ توریت میں حضور کے کیا اوصاف مذکور ہیں تو وہ چھپا لیتے اور ہرگز نہ بتاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن وغیرہ)

الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ

تو کیا تمہیں عقل نہیں وئے۷۶ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور

اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ

بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں وئے۷۷ جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا

رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا وئے۷۸ اے اولاد یعقوب یاد کرو

نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی وئے۷۹

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّ لَا یُقْبَلُ

اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی وئے۸۰ اور نہ (کافر کے لیے) کوئی

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر (اس کی) جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی مدد ہو وئے۸۱

وَ اِذْ نَجَّیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

اور (یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی وئے۸۲ کہ وہ تم پر بڑا عذاب کرتے تھے وئے۸۳

یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے وئے۸۴ اور اس میں تمہارے رب کی

(۷۵) اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حقوق کی رعایت اور ارکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو مسئلہ جماعت کی ترغیب بھی ہے حدیث شریف میں ہے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے (۷۶) شان نزول علماء یہود سے ان کے مسلمان رشتہ داروں نے دین اسلام کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے کہا تم اس دین پر قائم رہو حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دین حق اور کلام سچا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ آیت ان یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مشرکین عرب کو حضور کے مبعوث ہونے کی خبر دی تھی اور حضور کے اتباع کرنے کی ہدایت کی تھی پھر جب حضور مبعوث ہوئے تو یہ ہدایت کرنے والے حسد سے خود کافر ہو گئے اس پر انہیں توبیخ کی گئی (خازن و مدارک) (۷۷) یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد چاہو سبحان اللہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے صبر مصیبتوں کا اخلاقی مقابلہ ہے انسان عدل و عزم حق پرستی پر بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) شدت و مصیبت پر نفس کو روکنا (۲) طاعت و عبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا (۳) معصیت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا۔ بعض مفسرین نے یہاں صبر سے روزہ مراد لیا ہے وہ بھی صبر کا ایک فرد ہے اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ استعانت کی تعلیم بھی فرمائی کیونکہ وہ عبادت بدنیہ و نفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اہم امور کے پیش آنے پر مشغول نماز ہو جاتے تھے اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مومنین صادقین کے سوا اوروں پر نماز گراں ہے (۷۸) اس میں بشارت ہے کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی کی نعمت ملے گی (۷۹) الْعٰلَمِیْنَ کا استغراق حقیقی نہیں مراد یہ ہے کہ میں نے تمہارے آباء کو ان کے زمانہ والوں پر فضیلت دی یا فضل جزئی مراد ہے جو اور کسی امت کی فضیلت کا نافی نہیں ہو سکتا اسی لئے امت محمدیہ کے حق میں ارشاد ہوا كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ (روح البیان جمل وغیرہ) (۸۰) وہ روز قیامت ہے آیت میں نفس دو مرتبہ آیا ہے پہلے سے نفس مومن دوسرے سے نفس کافر مراد ہے (مدارک) (۸۱) یہاں سے رکوع کے آخر تک دس نعمتوں کا بیان ہے جو ان بنی اسرائیل کے آباء کو ملیں (۸۲) قوم قبط و عمالیق سے جو مصر کا بادشاہ ہوا اس کو فرعون کہتے ہیں حضرت موسٰی علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان ہے یہاں اسی کا ذکر ہے اس کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی آل فرعون سے اس کے متبعین مراد ہیں (جمل وغیرہ) (۸۳) عذاب سب برے ہوتے ہیں سُوْٓءَ الْعَذَابِ وہ کہلائے گا جو

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِكُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ وَاَغۡرَقۡنَا

طرف سے بڑی بلا تھی (یا بڑا انعام) ف۸۵ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچا لیا اور

اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰٓى اَرۡبَعِيۡنَ

فرعون والوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا ف۸۶ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا

لَيۡلَةً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ

وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور تم ظالم تھے ف۸۷ پھر

عَفَوۡنَا عَنۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ

اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی ف۸۸ کہ کہیں تم احسان مانو ف۸۹ اور

اِذۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَالۡفُرۡقَانَ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۵۳﴾

جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں تمیز کر دینا کہ کہیں تم راہ پر آؤ

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر

بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡۤا اِلٰى بَارِئِكُمۡ فَاقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ

اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو ف۹۰

ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ ؕ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت

بقیہ صفحہ ۱۳ = اور عذابوں سے شدید ہوا اس لئے حضرت مترجم قدس سرہ نے (برا عذاب) ترجمہ کیا (کمالین الجلالین وغیرہ) فرعون نے بنی اسرائیل پر نہایت بے دردی سے محنت و مشقت کے دشوار کام لازم کئے تھے پتھروں کی چٹانیں کاٹ کر ڈھوتے ڈھوتے ان کی کمریں گردنیں زخمی ہو گئیں تھیں غریبوں پر ٹیکس مقرر کئے تھے جو غروب آفتاب سے قبل بجبر وصول کئے جاتے تھے جو نادار کسی دن ٹیکس ادا نہ کر سکا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیے جاتے تھے اور مہینہ بھر تک اسی مصیبت میں رکھا جاتا تھا اور طرح طرح کی بے رحمانہ سختیاں تھیں (خازن وغیرہ) (۸۴) فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے آگ آئی اس نے مصر کو گھیر کر تمام قبطیوں کو جلا ڈالا بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچایا اس سے اس کو بہت وحشت ہوئی کاہنوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو تیرے ہلاک اور زوال سلطنت کا باعث ہو گا یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کر دیا جائے دائیاں تفتیش کے لئے مقرر ہوئیں بارہ ہزار وبروایتے ستر ہزار لڑکے قتل کر ڈالے گئے اور نوے ہزار حمل گرا دیئے گئے اور مشیت الٰہی سے اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے قوم قبط کے رؤسا نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اس پر ان کے بچے بھی قتل کئے جاتے ہیں تو ہمیں خدمت گار کہاں سے میسر آئیں گے فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کئے جائیں اور ایک سال چھوڑے جائیں تو جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں حضرت ہارون پیدا ہوئے اور قتل کے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی (۸۵) بلا امتحان و آزمائش کو کہتے ہیں آزمائش نعمت سے بھی ہوتی ہے اور شدت و محنت سے بھی نعمت سے بندہ کی شکر گزاری اور محنت سے اس کے صبر کا حال ظاہر ہوتا ہے اگر ذٰلِكُمۡ کا اشارہ فرعون کے مظالم کی طرف ہو تو بلا سے محنت و مصیبت مراد ہو گی اور اگر ان مظالم سے نجات دینے کی طرف ہو تو نعمت (۸۶) یہ دوسری نعمت کا بیان ہے جو بنی اسرائیل پر فرمائی کہ انہیں فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نجات دی اور فرعون کو مع اس کی قوم کے ان کے سامنے غرق کیا یہاں آل فرعون سے فرعون مع اپنی قوم کے مراد ہے جیسے کہ كَرَّمۡنَا بَنِيۡۤ اٰدَمَ میں حضرت آدم و اولاد آدم دونوں داخل ہیں (جمل) مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکم الٰہی شب میں بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر روانہ ہوئے صبح کو فرعون ان کی جستجو میں لشکر گراں لے کر چلا اور انہیں دریا کے کنارے جا پایا بنی اسرائیل نے لشکر فرعون دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی آپ نے بحکم الٰہی دریا میں اپنا عصا (لاٹھی) مارا اس کی برکت سے عین دریا میں بارہ خشک رستے

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

توبہ قبول کرنے والا مہربان ف۹۱ اور جب تم نے کہا اے موسٰی ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ

جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آ لیا اور تم

تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ

دیکھ رہے تھے پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

احسان مانو اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا ف۹۲ اور تم پر من اور

وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ

سلوٰی اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں ف۹۳ اور انہوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ

ہاں اپنی ہی جانوں کو بگاڑ کرتے تھے اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ ف۹۴

فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو ف۹۵ اور

قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں ف۹۶

بقیہ صفحہ ۱۴ = پیدا ہو گئے پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا ان آبی دیواروں میں جالی کی مثل روشندان بن گئے بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان رستوں میں ایک دوسرے کو دیکھتی اور باہم باتیں کرتی گزر گئی فرعون دریائی رستے دیکھ کر ان میں چل پڑا جب اس کا تمام لشکر دریا کے اندر آ گیا تو دریا حالت اصلی پر آیا اور تمام فرعونی اس میں غرق ہو گئے دریا کا عرض چار فرسنگ تھا یہ واقعہ بحر قلزم کا ہے جو بحر فارس کے کنارہ پر ہے یا بحر ماورائے مصر کا جس کو اساف کہتے ہیں بنی اسرائیل لب دریا فرعونیوں کے غرق کا منظر دیکھ رہے تھے یہ غرق محرم کی دسویں تاریخ ہوا حضرت موسٰی علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی یہود اس دن کا روزہ رکھتے تھے حضور نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ حضرت موسٰی علیہ السلام کی فتح کی خوشی منانے اور اس کی شکر گزاری کرنے کے ہم یہود سے زیادہ حقدار ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ سنت ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء پر جو انعام الٰہی ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجالانا مسنون ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے امور میں دن کا تعین سنت رسول اللہ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کی یادگار اگر کفار بھی قائم کرتے ہوں جب بھی اس کو چھوڑا نہ جائے گا (۸۷) فرعون اور فرعونیوں کے ہلاک کے بعد جب حضرت موسٰی علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے اور ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے عطائے توریت کا وعدہ فرمایا اور اس کے لئے میقات معین کیا جس کی مدت مع اضافہ ایک ماہ دس روز تھی مہینہ ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحجہ کے حضرت موسٰی علیہ السلام قوم میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین بنا کر توریت حاصل کرنے کے لئے کوہ طور پر تشریف لے گئے چالیس شب وہاں ٹھہرے اس عرصہ میں کسی سے بات نہ کی اللہ تعالیٰ نے زبر جدی الواح میں توریت آپ پر نازل فرمائی یہاں سامری نے سونے کا جواہرات سے مرصع بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے وہ لوگ ایک ماہ حضرت کا انتظار کر کے سامری کے بہکانے سے بچھڑا پوجنے لگے سوائے حضرت ہارون علیہ السلام اور آپ کے بارہ ہزار ہمراہیوں کے تمام بنی اسرائیل نے گوسالہ کو پوجا (خازن) (۸۸) توبہ کی کیفیت یہ ہے کہ حضرت موسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنھوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی ہے وہ پرستش کرنے والوں کو قتل کریں اور مجرم برضا و تسلیم سکون کے ساتھ قتل ہو جائیں وہ اس پر راضی ہو گئے صبح سے شام تک ستر ہزار قتل ہو گئے تب حضرت موسٰی و ہارون علیہما السلام بتضرع و زاری بارگاہ حق کی طرف ملتجی ہوئے وحی آئی کہ جو قتل ہو چکے شہید ہوئے باقی مغفور فرمائے گئے

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا

تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا ۹۷ تو ہم نے

عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾

آسمان سے ان پر عذاب اتارا ۹۸ بدلہ ان کی بے حکمی کا

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے ۹۹ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ

مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی

پہچان لیا کھاؤ اور پیو خدا کا دیا ۱۰۰ اور زمین میں

الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى

فساد اٹھاتے نہ پھرو ۱۰۱ اور جب تم نے کہا اے موسےٰ ۱۰۲ ہم سے تو ایک کھانے

طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

پر ۱۰۳ ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے

مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ

نکالے کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز فرمایا

بقیہ صفحہ ۱۵ = ان میں کے قاتل و مقتول سب جنتی ہیں مسئلہ شرک سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے مسئلہ مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت قتل و خونریزی سے سخت تر جرم ہے فائدہ گوسالہ بنا کر پوجنے میں بنی اسرائیل کے کئی جرم تھے ایک تصویر سازی جو حرام ہے دوسرے حضرت ہارون علیہ السلام کی نافرمانی تیسرے گوسالہ پوج کر مشرک ہو جانا یہ ظلم آل فرعون کے مظالم سے بھی زیادہ شدید ہیں کیونکہ یہ افعال ان سے بعد ایمان سرزد ہوئے اس لئے مستحق تو اس کے تھے کہ عذاب الٰہی انہیں مہلت نہ دے اور فی الفور ہلاکت سے کفر پر ان کا خاتمہ ہو جائے لیکن حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی بدولت انہیں توبہ کا موقع دیا گیا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے (۸۹) اس میں اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی استعداد فرعونیوں کی طرح باطل نہ ہوئی تھی اور ان کی نسل سے صالحین پیدا ہونے والے تھے چنانچہ ان میں ہزارہا نبی صالح پیدا ہوئے (۹۰) یہ قتل ان کے لئے کفارہ تھا (۹۱) جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور کفارہ میں اپنی جانیں دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کے لئے حاضر لائیں حضرت ان میں سے ستر آدمی منتخب کر کے طور پر لے گئے وہاں وہ کہنے لگے اے موسیٰ ہم آپ کا یقین نہ کریں گے جب تک خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں اس پر آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس کی ہیبت سے وہ مر گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتضرع عرض کی کہ میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے زندہ فرما دیا مسئلہ اس سے شان انبیاء معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کئے گئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیاء کی جناب میں ترک ادب غضب الٰہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولان بارگاہ کی دعا سے مردے زندہ فرماتا ہے۔ (۹۲) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فارغ ہو کر لشکر بنی اسرائیل میں پہنچے اور آپ نے انہیں حکم الٰہی سنایا کہ ملک شام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا مدفن ہے اسی میں بیت المقدس ہے اس کو عمالقہ سے آزاد کرانے کے لئے جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل پر نہایت شاق تھا اول تو انہوں نے اسی میں پس و پیش کیا اور جب بجبرو اکراہ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام کی رکاب سعادت میں روانہ ہوئے تو راہ میں جو کوئی سختی و دشواری پیش آتی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکایتیں کرتے جب اس صحرا میں پہنچے جہاں نہ سبزہ تھا نہ سایہ نہ غلہ ہمراہ تھا وہاں دھوپ کی گرمی اور بھوک کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے بدعائے حضرت موسیٰ

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۵

أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا

کیا ادنیٰ چیز کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو ف۱۰۴ اچھا مصر ف۱۰۵

مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ

یا کسی شہر میں اترو وہاں تمہیں ملے گا جو تم نے مانگا ف۱۰۶ اور ان پر مقرر کر دی گئی خواری اور ناداری ف۱۰۷

وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ

اور خدا کے غضب میں لوٹے ف۱۰۸ یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار

اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا

کرتے اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے ف۱۰۹ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں اور

يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ ع إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ

حد سے بڑھنے کا بے شک ایمان والے نیز یہودیوں اور نصرانیوں

وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں

فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ

يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ

غم ف۱۱۰ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا ف۱۱۱ اور تم پر طور کو اونچا کیا ف۱۱۲

(۱۰۳) (ایک کھانے) سے (ایک قسم کا کھانا) مراد ہے (۱۰۴) جب وہ اس پر بھی نہ مانے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی ارشاد ہوا اِهْبِطُوْا (۱۰۵) مصر عربی میں شہر کو بھی کہتے ہیں کوئی شہر ہو اور خاص شہر یعنی مصر موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی ہے یہاں دونوں میں سے ہر ایک مراد ہو سکتا ہے بعض کا خیال ہے کہ یہاں خاص شہر مصر مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے لئے یہ لفظ غیر منصرف ہو کر مستعمل ہوتا ہے اور اس پر تنوین نہیں آتی جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ اور اُدْخُلُوْا مِصْرَ مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ سکون اوسط کی وجہ سے لفظ ہند کی طرح اس کو منصرف پڑھنا درست ہے نحو میں اس کی تصریح موجود ہے علاوہ بریں حسن وغیرہ کی قرات میں مصر بلا تنوین آیا ہے اور بعض مصاحف حضرت عثمان اور مصحف ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی ایسا ہی ہے اسی لئے حضرت مترجم قدس سرہ نے ترجمہ میں دونوں احتمالوں کو اخذ فرمایا ہے اور شہر معین کے احتمال کو مقدم کیا۔ (۱۰۶) یعنی ساگ ککڑی وغیرہ کو ان چیزوں کی طلب گناہ نہ تھی لیکن "من وسلوی" جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے ہمیشہ ان لوگوں کا میلان طبع پستی ہی کی طرف رہا اور حضرت موسیٰ و ہارون وغیرہ جلیل القدر بلند ہمت انبیاء (علیہم السلام) کے بعد بنی اسرائیل کی لیئمی و کم حوصلگی کا پورا ظہور ہوا اور تسلط جالوت و حادثہ بخت نصر کے بعد تو وہ بہت ہی ذلیل و خوار ہو گئے اس کا بیان ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ میں ہے (۱۰۷) یہود کی ذلت تو یہ کہ دنیا میں کہیں نام کو ان کی سلطنت نہیں اور ناداری یہ کہ مال موجود ہوتے ہوئے بھی حرص سے محتاج ہی رہتے ہیں (۱۰۸) انبیاء و صلحاء کی بدولت جو رتبے انہیں حاصل ہوئے تھے ان سے محروم ہو گئے اس غضب کا باعث صرف یہی نہیں کہ انہوں نے آسمانی غذاؤں کے بدلے ارضی پیداوار کی خواہش کی یا اسی طرح کی اور خطائیں جو زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں صادر ہوئیں بلکہ عہد نبوت سے دور ہونے اور زمانہ دراز گزرنے سے ان کی استعدادیں باطل ہوئیں اور نہایت قبیح افعال اور عظیم جرم ان سے سرزد ہوئے۔ یہ ان کی اس ذلت و خواری کا باعث ہوئے (۱۰۹) جیسا کہ انہوں نے حضرت زکریا و یحییٰ و شعیا علیہم السلام کو شہید کیا اور یہ قتل ایسے ناحق تھے جن کی وجہ خود یہ قاتل بھی نہیں بتا سکتے (۱۱۰) شان نزول ابن جریر و ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کی کہ یہ آیت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی (الباب المنقول) (۱۱۱) کہ تم توریت مانو گے اور اس پر عمل کرو گے پھر تم نے اس کے احکام کو شاق و گراں جان کر قبول سے انکار کر دیا باوجودیکہ تم نے خود بالحاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایسی آسمانی

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

لو جو کچھ ہم تم کو دیتے ہیں زور سے ۱۱۲ اور اس کے مضمون یاد کرو اس امید پر کہ تمہیں پرہیزگاری ملے

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی

لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ

تو تم ٹوٹے والوں میں ہو جاتے ۱۱۴ اور بے شک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں کے وہ جنہوں نے

فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾ فَجَعَلْنٰهَا

ہفتہ میں سرکشی کی ۱۱۵ تو ہم نے ان سے فرمایا کہ ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے تو ہم نے (اس بستی کا)

نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾

یہ واقعہ اس کے آگے اور پیچھے والوں کے لیے عبرت کر دیا اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو ۱۱۶

قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں ۱۱۷ فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے

الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ

ہوں ۱۱۸ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے گائے کیسی کہا وہ

بقیہ صفحہ ۱۷ = کتاب کی استدعا کی تھی جس میں قوانین شریعت و آئین عبادت مفصل مذکور ہوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تم سے بار بار اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کا عہد لیا تھا جب وہ کتاب عطا ہوئی تم نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عہد پورا نہ کیا (۱۱۲) بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے بعد حضرت جبریل نے بحکم الٰہی طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے سروں پر قدر قامت فاصلہ پر معلق کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تو تم عہد قبول کرو ورنہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا اور تم کچل ڈالے جاؤ گے اس میں صورۃً وفائے عہد پر اکراہ تھا اور در حقیقت پہاڑ کا سروں پر معلق کر دینا آیت الٰہی اور قدرت حق کی برہان قوی ہے اس سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بے شک یہ رسول مظہر قدرت الٰہی ہیں یہ اطمینان ان کو ماننے اور عہد پورا کرنے کا اصل سبب ہے (۱۱۳) یعنی بکوشش تمام (۱۱۴) یہاں فضل و رحمت سے یا توفیق توبہ مراد ہے یا تاخیر عذاب (مدارک وغیرہ) ایک قول یہ ہے کہ فضل الٰہی و رحمت حق سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مراد ہے معنی یہ ہیں کہ اگر تمہیں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی دولت نہ ملتی اور آپ کی ہدایت نصیب نہ ہوتی تو تمہارا انجام ہلاک و خسران ہوتا (۱۱۵) شہر ایلہ میں بنی اسرائیل آباد تھے انہیں حکم تھا کہ شنبہ کا دن عبادت کے لئے خاص کر دیں اس روز شکار نہ کریں اور دنیاوی مشاغل ترک کر دیں ان کے ایک گروہ نے یہ چال کی کہ جمعہ کو دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڑھے کھودتے اور شنبہ کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک نالیاں بناتے جن کے ذریعہ پانی کے ساتھ آ کر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں یک شنبہ کو انہیں نکالتے اور کہتے کہ ہم مچھلی کو پانی سے شنبہ کے روز نہیں نکالتے چالیس یا ستر سال تک یہی عمل رہا جب حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا عہد آیا آپ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا قید کرنا ہی شکار ہے جو شنبہ کو کرتے ہو اس سے باز آؤ ورنہ عذاب میں گرفتار کئے جاؤ گے وہ باز نہ آئے آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا عقل و حواس تو ان کے باقی رہے مگر قوت گویائی زائل ہو گئی بدنوں سے بدبو نکلنے لگی اپنے اس حال پر روتے روتے تین روز میں سب ہلاک ہو گئے ان کی نسل باقی نہ رہی یہ ستر ہزار کے قریب تھے بنی اسرائیل کا دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انہیں اس عمل سے منع کرتا رہا جب یہ نہ مانے تو انہوں نے ان کے اور اپنے محلوں کے درمیان دیوار بنا کر علیحدگی کر لی ان سب نے نجات پائی بنی اسرائیل کا تیسرا گروہ ساکت رہا اس کے حق میں حضرت ابن عباس کے سامنے عکرمہ نے کہا کہ وہ مغفور ہیں کیونکہ امر بالمعروف فرض کفایہ ہے بعض کا ادا کرنا کل کا حکم رکھتا ہے ان کے

يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ

فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ اوسر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں

فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ

تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے بولے اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتا دے اس کا رنگ کیا ہے

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾

کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دیتی

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا ھِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ

بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لیے صاف بیان کرے وہ گائے کیسی ہے بے شک گائیوں میں ہم کو شبہ پڑ گیا

وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

اور اللہ چاہے تو ہم راہ پا جائیں گے ف۱۱۹ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے

لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ

جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے بے عیب ہے جس میں کوئی داغ

فِيْهَا ۭ قَالُوا الْــٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾

نہیں بولے اب آپ ٹھیک بات لائے ف۱۲۰ تو اسے ذبح کیا اور (ذبح) کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۲۱

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ

اور جب تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے اور اللہ کو ظاہر کرنا تھا جو تم

ع ۸

بقیہ صفحہ ۱۸ = سکوت کی وجہ یہ تھی کہ یہ ان کے چذپذیر ہونے سے مایوس تھے عکرمہ کی یہ تقریر حضرت ابن عباس کو بہت پسند آئی اور آپ نے سرور سے اٹھ کر ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا (فتح العزیز) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ سرور کا معانقہ سنت صحابہ ہے اس کے لئے سفر سے آنا اور غیبت کے بعد ملنا شرط نہیں (۱۱۶) بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار تھا اس کے چچازاد بھائی نے بطمع وراثت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور خود صبح کو اس کے خون کا مدعی بنا وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمائے اس پر حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی حصہ مقتول کے ماریں وہ زندہ ہو کر قاتل کو بتا دے گا (۱۱۷) کیونکہ مقتول کا حال معلوم ہونے اور گائے کے ذبح میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی (۱۱۸) ایسا جواب جو سوال سے رابطہ نہ رکھے جاہلوں کا کام ہے یا یہ معنی ہیں کہ محاکمہ کے موقع پر استہزاء جاہلوں کا کام ہے انبیاء کی شان اس سے برتر ہے القصہ جب ہی بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ گائے کا ذبح کرنا لازم ہے تو انہوں نے آپ سے اس کے اوصاف دریافت کئے حدیث شریف میں ہے کہ اگر بنی اسرائیل بحث نہ نکالتے تو جو گائے ذبح کر دیتے کافی ہو جاتی (۱۱۹) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ نہ کہتے تو کبھی وہ گائے نہ پاتے مسئلہ ہر نیک کام میں انشاء اللہ کہنا مستحب و باعث برکت ہے (۱۲۰) یعنی اب تشفی ہوئی اور پوری شان و صفت معلوم ہوئی پھر انہوں نے گائے کی تلاش شروع کی ان اطراف میں ایسی صرف ایک گائے تھی اس کا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھے ان کا ایک صغیر السن بچہ تھا اور ان کے پاس سوائے ایک گائے کے بچے کے کچھ نہ رہا تھا انہوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللہ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہ حق میں عرض کیا یارب میں اس بچھیا کو اس فرزند کے لئے تیرے پاس ودیعت رکھتا ہوں جب یہ فرزند بڑا ہو یہ اس کے کام آئے ان کا تو انتقال ہو گیا بچھیا جنگل میں بحفظ الٰہی پرورش پاتی رہی یہ لڑکا بڑا ہوا اور بفضلہ صالح و متقی ہوا ماں کا فرمانبردار تھا ایک روز اس کی والدہ نے کہا اے نور نظر تیرے باپ نے تیرے لئے فلاں جنگل میں خدا کے نام ایک بچھیا چھوڑ دی ہے وہ اب جوان ہو گئی اس کو جنگل سے لا اور اللہ سے دعا کر کہ وہ تجھے عطا فرمائے لڑکے نے گائے کو جنگل میں دیکھا اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اس میں پائیں اور اس کو اللہ کی قسم دے کر بلایا وہ حاضر ہوئی جوان اس کو والدہ کی خدمت میں لایا والدہ نے بازار میں لے جا کر تین دینار پر فروخت کرنے کا حکم دیا اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اس کی اجازت حاصل کی جائے اس زمانہ میں گائے کی

تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى

چھپاتے تھے تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو ۱۲۲ اللہ یونہی مُردے جلائے گا

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہ کہیں تمہیں عقل ہو ۱۲۳ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے

ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ

۱۲۴ تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں

لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ

جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی

الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ۱۲۵ اور اللہ تمہارے کوتکوں

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ

سے بے خبر نہیں تو اے مسلمانو! کیا تمہیں یہ طمع ہے کہ یہ (یہودی) تمہارا یقین لائیں گے اور ان میں کا تو

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ

ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر سمجھنے کے بعد

مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا

اسے دانستہ بدل دیتے ۱۲۶ اور جب مسلمانوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان

بقیہ صفحہ ۱۹ = قیمت ان اطراف میں تین دینار تھی جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت میں آیا اور اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگادی مگر اس شرط سے کہ جوان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہو جوان نے یہ منظور نہ کیا اور والدہ سے تمام قصہ کہا اس کی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دی مگر بیع میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط کی جوان پھر بازار میں آیا اس مرتبہ فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر موقوف نہ رکھو جوان نے نہ مانا اور والدہ کو اطلاع دی وہ صاحب فراست سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کے لئے آتا ہے بیٹے سے کہا کہ اب کی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں اس گائے کے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں لڑکے نے یہی کہا فرشتہ نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رہو جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال میں سونا بھر دیا جائے جوان گائے کو گھر لایا اور جب بنی اسرائیل جستجو کرتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچے تو یہی قیمت طے کی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی مسائل اس واقعہ سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے (۱) جو اپنے عیال کو اللہ کے سپرد کرے اللہ تعالیٰ اس کی ایسی عمدہ پرورش فرماتا ہے (۲) جو اپنا مال اللہ کے بھروسہ پر اس کی امانت میں دے اللہ اس میں برکت دیتا ہے مسئلہ (۳) والدین کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (۴) نیز فیض قربانی و خیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۵) راہ خدا میں نفیس مال دینا چاہئے (۶) گائے کی قربانی افضل ہے (۱۲۱) بنی اسرائیل کے مسلسل سوالات اور اپنی رسوائی کے اندیشہ اور گائے کی گرانی قیمت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ذبح کا قصد نہیں رکھتے مگر جب ان کے سوالات شافی جوابوں سے ختم کر دیئے گئے تو انہیں ذبح کرنا ہی پڑا (۱۲۲) بنی اسرائیل نے گائے ذبح کر کے اس کے کسی عضو سے مردہ کو مارا وہ بحکم الٰہی زندہ ہوا اس کے حلق سے خون کے فوارے جاری تھے اس نے اپنے چچازاد بھائی کو بتایا کہ اس نے مجھے قتل کیا اب اس کو بھی اقرار کرنا پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر قصاص کا حکم فرمایا اس کے بعد شرع کا حکم ہوا کہ مسئلہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہے گا مسئلہ لیکن اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کسی حملہ آور سے جان بچانے کے لئے مدافعت کی اس میں وہ قتل ہو گیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہو گا (۱۲۳) اور تم سمجھو کہ بے شک اللہ تعالیٰ مردے زندہ کرنے پر قادر ہے اور روز جزا مردوں کو زندہ کرنا اور حساب لینا حق ہے (۱۲۴) اور ایسے بڑے نشانہائے قدرت سے تم نے عبرت حاصل نہ کی (۱۲۵) باایں ہمہ تمہارے دل اثر پذیر نہیں پتھروں میں بھی اللہ نے

اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا

اور جب آپس میں اکیلے ہوں تو کہیں وہ علم جو اللہ نے تم پر

فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

کھولا مسلمانوں سے بیان کیے دیتے ہو کہ اس سے تمہارے رب کے یہاں تمہیں پر حجت لائیں کیا تمہیں عقل نہیں

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ

کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور

مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِىَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

ان میں کچھ ان پڑھ ہیں کہ جو کتاب ١٢٨ کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا ١٢٩ یا کچھ اپنی من گھڑت اور وہ نرے

يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ

گمان میں ہیں تو خرابی ہے ان کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر

يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں ١٣٠

فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾

تو خرابی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ

اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن ١٣١ تم فرما دو کیا خدا سے تم نے

بقیہ صفحہ ٢٠ = اور اک دیا ہے انہیں خوف الٰہی ہوتا ہے وہ تسبیح کرتے ہیں اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف مکہ میں گیا جو درخت یا پہاڑ سامنے آتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتا تھا (١٢٦) جیسے انہوں نے توریت میں تحریف کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت بدل ڈالی (١٢٧) شان نزول یہ آیت ان یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہودی منافق جب صحابہ کرام سے ملتے تو کہتے کہ جس پر تم ایمان لائے اس پر ہم بھی ایمان لائے تم حق پر ہو اور تمہارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں ان کا قول حق ہے ہم ان کی نعت و صفت اپنی کتاب توریت میں پاتے ہیں ان لوگوں پر رؤساء یہود ملامت کرتے تھے اس کا بیان وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ میں ہے (خازن) فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا چھپانا اور کمالات کا انکار کرنا یہود کا طریقہ ہے آج کل کے بہت سے گمراہوں کی یہی عادت ہے (١٢٨) کتاب سے توریت مراد ہے (١٢٩) امانی امنیہ کی جمع ہے اور اس کے معنی زبانی پڑھنے کے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ کتاب کو نہیں جانتے مگر صرف زبانی پڑھ لینا بغیر معنی سمجھے (خازن) بعض مفسرین نے یہ معنی بھی بیان کیے ہیں کہ امانی سے وہ جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں مراد ہیں جو یہودیوں نے اپنے علماء سے سن کر بے تحقیق مان لی تھیں (١٣٠) شان نزول جب سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماء توریت و رؤساء یہود کو قوی اندیشہ ہو گیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ توریت میں حضور کا حلیہ اور اوصاف مذکور ہیں جب لوگ حضور کو اس کے مطابق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء اور رؤساء کو چھوڑ دیں گے اس اندیشہ سے انہوں نے توریت میں تحریف و تغییر کر ڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا۔ مثلاً توریت میں آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ خوب رو ہیں بال خوب صورت آنکھیں سرگیں قد میانہ ہے اس کو مٹا کر انہوں نے یہ بنایا کہ وہ بہت دراز قامت ہیں آنکھیں کنجی نیلی بال الجھے ہیں۔ یہی عوام کو سناتے یہی کتاب الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حضور کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے ہمارے گرویدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔

عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى

کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا ۱۳۲ یا خدا پر وہ بات کہتے

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَیِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ

ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کی خطا اسے

خَطِیْٓــٴَـتُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ الَّذِیْنَ

گھیر لے ۱۳۳ وہ دوزخ والوں میں ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا اور جو

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِۚ هُمْ فِیْهَا

ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ

اس میں رہنا اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰهَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ

کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ۱۳۴ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا

مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو ۱۳۵ اور نماز قائم رکھو اور

الزَّكٰوةَؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ

زکوۃ دو پھر تم پھر گئے ۱۳۶ مگر تم میں کے تھوڑے ۱۳۷ اور تم رو گردان ہو ۱۳۸ اور

(۱۳۱) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود کہتے تھے کہ وہ دوزخ میں ہرگز داخل نہ ہوں گے مگر صرف اتنی مدت کے لئے جتنے عرصے ان کے آباء واجداد نے گوسالہ پوجا تھا اور وہ چالیس روز ہیں اس کے بعد وہ عذاب سے چھوٹ جائیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۳۲) کیونکہ کذب بڑا عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال لہٰذا اس کا کذب تو ممکن نہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے تم سے صرف چالیس روز کے عذاب کے بعد چھوڑ دینے کا وعدہ ہی نہیں فرمایا تو تمہارا قول باطل ہوا (۱۳۳) اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے اور احاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے کیونکہ مومن خواہ کیسا بھی گنہگار ہو گناہوں سے گھرا نہیں ہوتا اس لئے کہ ایمان جو اعظم طاعت ہے وہ اس کے ساتھ ہے (۱۳۴) اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے والدین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں ایذا ہو اور اپنے بدن و مال سے ان کی خدمت میں دریغ نہ کرے جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے مسئلہ اگر والدین اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے مسئلہ واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کئے جا سکتے والدین کے ساتھ احسان کے طریقے جو احادیث سے ثابت ہیں یہ ہیں کہ تہ دل سے ان کے ساتھ محبت رکھے رفتار و گفتار میں نشست و برخاست میں ادب لازم جانے ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے ان کو راضی کرنے کی سعی کرتا رہے اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کرے ان کے لئے فاتحہ صدقات تلاوت قرآن سے ایصال ثواب کرے اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرے ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کرے (فتح العزیز) والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو بہ نرمی اصلاح و تقویٰ اور عقیدہ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے (خازن) (۱۳۵) اچھی بات سے مراد نیکیوں کی ترغیب اور بدیوں سے روکنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں حق اور سچ بات کہو اگر کوئی دریافت کرے تو حضور کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کر دو آپ کی خوبیاں نہ چھپاؤ (۱۳۶) عہد کے بعد (۱۳۷) جو ایمان لے آئے مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے انہوں نے تو عہد پورا کیا

اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ

جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور اپنوں کو

اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ

اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم گواہ ہو پھر

اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ

یہ جو تم ہو اپنوں کو قتل کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو ان کے

مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ

وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ اور زیادتی میں اور اگر

يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ

وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلا دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر حرام ہے [۱۳۹]

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ

تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ

ایسا کرے اس کا بدلا کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو [۱۴۰] اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر

(۱۳۸) اور تمہاری قوم کی عادت ہی اعراض کرنا اور عہد سے پھر جانا ہے (۱۳۹) شان نزول توریت میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں وطن سے نہ نکالیں اور جو بنی اسرائیل کسی کی قید میں ہو اس کو مال دے کر چھڑالیں اس عہد پر انہوں نے اقرار بھی کیا اپنے نفس پر شاہد بھی ہوئے لیکن قائم نہ رہے اور اس سے پھر گئے صورت واقعہ یہ ہے کہ نواح مدینہ میں یہود کے دو فرقے بنی قریظہ اور بنی نضیر سکونت رکھتے تھے اور مدینہ شریف میں دو فرقے اوس و خزرج رہتے تھے بنی قریظہ اوس کے حلیف تھے اور بنی نضیر خزرج کے یعنی ہر ایک قبیلہ نے اپنے حلیف کے ساتھ قسما قسمی کی تھی کہ اگر ہم میں سے کسی پر کوئی حملہ آور ہو تو دوسرا اس کی مدد کرے گا اوس اور خزرج باہم جنگ کرتے تھے بنی قریظہ اوس کی اور بنی نضیر خزرج کی مدد کے لئے آتے تھے اور حلیف کے ساتھ ہو کر آپس میں ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے بنی قریظہ بنی نضیر کو اور وہ بنی قریظہ کو قتل کرتے تھے اور ان کے گھر ویران کر دیتے تھے انہیں ان کے مساکن سے نکال دیتے تھے لیکن جب ان کی قوم کے لوگوں کو ان کے حلیف قید کرتے تھے تو وہ ان کو مال دے کر چھڑا لیتے تھے مثلاً اگر بنی نضیر کا کوئی شخص اوس کے ہاتھ میں گرفتار ہوتا تو بنی قریظہ اوس کو مالی معاوضہ دے کر اس کو چھڑا لیتے باوجودیکہ اگر وہی شخص لڑائی کے وقت ان کے موقعہ پر آجاتا تو اس کے قتل میں ہرگز دریغ نہ کرتے اس فعل پر ملامت کی جاتی ہے کہ جب تم نے اپنوں کی خونریزی نہ کرنے ان کو بستیوں سے نہ نکالنے ان کے اسیروں کو چھڑانے کا عہد کیا تھا تو اس کے کیا معنی کہ قتل و اخراج میں تو درگزر نہ کرو اور گرفتار ہو جائیں...... تو چھڑاتے پھرو عہد میں سے کچھ ماننا اور کچھ نہ ماننا کیا معنی رکھتا ہے جب تم قتل و اخراج سے باز نہ رہے تو تم نے عہد شکنی کی اور حرام کے مرتکب ہوئے اور اس کو حلال جان کر کافر ہو گئے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم و حرام پر امداد کرنا بھی حرام ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر ہے فائدہ اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ جب احکام الٰہی میں سے بعض کا ماننا بعض کا نہ ماننا کفر ہوا تو یہود کا حضرت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو ماننا کفر سے نہیں بچا سکتا۔

تَعْمَلُونَ ﴿٨٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ

نہیں ف۱۴۱ یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ اُن کی مدد کی جائے اور بے شک ہم نے

مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى

موسیٰ کو کتاب عطا کی ف۱۴۲ اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے ف۱۴۳ اور ہم نے عیسے

ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ

بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں ف۱۴۴ اور پاک روح سے ف۱۴۵ اس کی مدد کی ف۱۴۶ تو کیا جب تمھارے پاس

رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ

کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمھارے نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تو ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو

وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو ف۱۴۷ اور یہودی بولے ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں ف۱۴۸ بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی

بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

اُن کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں ف۱۴۹ اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی

مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ

کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے ف۱۵۰ اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے

(۱۴۰) دنیا میں تو یہ رسوائی ہوئی کہ بنی قریظہ ۳ ہجری میں مارے گئے ایک روز میں ان کے سات سو آدمی قتل کئے گئے تھے اور بنی نضیر اس سے پہلے ہی جلا وطن کر دیئے گئے حلیفوں کی خاطر عہد الٰہی کی مخالفت کا یہ وبال تھا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا علاوہ اخروی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت ورسوائی کا باعث ہوتا ہے (۱۴۱) اس میں جیسی نافرمانوں کے لئے وعید شدید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے بے خبر نہیں ہے تمہاری نافرمانیوں پر عذاب شدید فرمائے گا ایسے ہی اس آیت میں مومنین وصالحین کے لئے مژدہ ہے کہ انہیں اعمال حسنہ کی بہترین جزا ملے گی (تفسیر کبیر) (۱۴۲) اس کتاب سے توریت مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام عہد مذکور تھے سب سے اہم عہد یہ تھے کہ ہر زمانہ کے پیغمبروں کی اطاعت کرنا ان پر ایمان لانا اور ان کی تعظیم و توقیر کرنا (۱۴۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک متواتر انبیاء آتے رہے ان کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے یہ سب حضرات شریعت موسوی کے محافظ اور اس کے احکام جاری کرنے والے تھے چونکہ خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی اس لئے شریعت محمدیہ کی حفاظت و اشاعت کی خدمت ربانی علماء اور مجددین ملت کو عطا ہوئی (۱۴۴) ان نشانیوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں جیسے مردے زندہ کرنا اندھے اور برص والے کو اچھا کرنا پرند پیدا کرنا غیب کی خبر دینا وغیرہ (۱۴۵) روح قدس سے حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہیں کہ روحانی ہیں وحی لاتے ہیں جس سے قلوب کی حیات ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے پر مامور تھے آپ ۳۳ سال کی عمر شریف میں آسمان پر اٹھالئے گئے اس وقت تک حضرت جبریل علیہ السلام سفر حضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے تائید روح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلیل فضیلت ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں حضور کے بعض امتیوں کو بھی تائید روح القدس میسر ہوئی صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے منبر بچھایا جاتا وہ نعت شریف پڑھتے حضور ان کے لئے فرماتے اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (۱۴۶) پھر بھی اے یہود تمہاری سرکشی میں فرق نہ آیا (۱۴۷) یہود پیغمبروں کے احکام اپنی خواہشوں کے خلاف پا کر انہیں جھٹلاتے اور موقع پاتے تو قتل کر ڈالتے تھے جیسے کہ انہوں نے حضرت شعیا وزکریا اور بہت انبیاء کو شہید کیا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھی درپے رہے کبھی آپ پر جادو کیا کبھی زہر دیا طرح طرح کے فریب بارادہ قتل کئے (۱۴۸) یہود نے یہ استہزاء کہا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ حضور کی ہدایت کو ان

كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۟ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

تھے ف١٥١ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے ف١٥٢ تو اللہ کی لعنت منکروں

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ

پر کس برے مولوں انھوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ کے اتارے سے منکر ہوں

اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

ف١٥٣ اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے وحی اتارے

عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

ف١٥٤ تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے ف١٥٥ اور کافروں کے لیے ذلت کا

مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ

عذاب ہے ف١٥٦ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ ف١٥٧ تو کہتے ہیں وہ جو ہم

بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا

پر اترا اس پر ایمان لاتے ہیں ف١٥٨ اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق

لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

فرماتا ہوا ف١٥٩ تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب پر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

ایمان تھا ف١٦٠ اور بے شک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر تشریف لایا پھر تم نے اس کے بعد ف١٦١ بچھڑے

بقیہ صفحہ ٢٤ = کے دلوں تک راہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ بے دین جھوٹے ہیں قلوب اللہ تعالیٰ نے فطرت پر پیدا فرمائے ان میں قبول حق کی لیاقت رکھی ان کے کفر کی شامت ہے کہ انہوں نے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتراف کرنے کے بعد انکار کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اس کا اثر ہے کہ قبول حق کی نعمت سے محروم ہوگئے (١٤٩) یہی مضمون دوسری جگہ ارشاد ہوا بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (١٥٠) سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے اوصاف کے بیان میں (کبیر و خازن) (١٥١) شان نزول سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لئے حضور کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ یارب ہمیں نبی امی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔ (١٥٢) یہ انکار عناد و حسد اور حب ریاست کی وجہ سے تھا (١٥٣) یعنی آدمی کو اپنی جان کی خلاصی کے لئے وہی کرنا چاہئے جس سے رہائی کی امید ہو یہود نے یہ برا سودا کیا کہ اللہ کے نبی اور اس کی کتاب کے منکر ہوگئے (١٥٤) یہود کی خواہش تھی کہ ختم نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا جب دیکھا کہ وہ محروم رہے بنی اسمٰعیل نوازے گئے تو حسد سے منکر ہوگئے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے (١٥٥) یعنی انواع و اقسام کے غضب کے سزاوار ہوئے۔ (١٥٦) اس سے معلوم ہوا کہ ذلت و اہانت والا عذاب کفار کے ساتھ خاص ہے مومنین کو گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوا بھی تو ذلت و اہانت کے ساتھ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (١٥٧) اس سے قرآن پاک اور تمام وہ کتابیں اور صحائف مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے یعنی سب پر ایمان لاؤ۔ (١٥٨) اس سے ان کی مراد توریت ہے (١٥٩) یعنی توریت پر ایمان لانے کا دعویٰ غلط ہے چونکہ قرآن پاک جو توریت کا مصدق ہے اس کا انکار توریت کا انکار ہوگیا۔ (١٦٠) اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ اگر توریت پر ایمان رکھتے تو انبیاء علیہم السلام کو ہرگز شہید نہ کرتے

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

تو معبود بنا لیا اور تم ظالم تھے ۱۶۲ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے پیمان لیا ۱۶۳ اور کوہ طور کو تمہارے سروں

الطُّوْرَؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اسْمَعُوْاؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا

پر بلند کیا لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو بولے ہم نے سنا اور نہ مانا

وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْؕ قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ

اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب تم فرمادو کیا برا حکم دیتا ہے تم کو

اِیْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ

تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو ۱۶۴ تم فرماؤ اگر پچھلا گھر اللہ کے نزدیک

الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

خالص تمہارے لیے ہو نہ اوروں کے لیے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْؕ

اگر سچے ہو ۱۶۵ اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ۱۶۶ ان بداعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے ۱۶۷

وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۵﴾ وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى

اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور بے شک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس

حَیٰوةٍ ۚۛ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ

رکھتے ہیں اور مشرکوں سے ایک کو تمنا ہے کہ کہیں ہزار برس جیے ۱۶۸

(۱۶۱) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر تشریف لے جانے کے بعد (۱۶۲) اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ شریعت موسوی کے ماننے کا دعویٰ جھوٹا ہے اگر تم مانتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا اور ید بیضا وغیرہ کھلی نشانیوں کے دیکھنے کے بعد گوسالہ پرستی نہ کرتے (۱۶۳) توریت کے احکام پر عمل کرنے کا (۱۶۴) اس میں بھی ان کے دعوائے ایمان کی تکذیب ہے (۱۶۵) یہود کے باطل دعاوی میں سے ایک یہ دعویٰ تھا کہ جنت خاص انہی کے لئے ہے اس کا رد فرمایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے زعم میں جنت تمہارے لئے خاص ہے اور آخرت کی طرف سے تمہیں اطمینان ہے اعمال کی حاجت نہیں تو جنتی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیوی مصائب کیوں برداشت کرتے ہو موت کی تمنا کرو کہ تمہارے دعویٰ کی بناپر تمہارے لئے باعث راحت ہے اگر تم نے موت کی تمنا نہ کی تو یہ تمہارے کذب کی دلیل ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو سب ہلاک ہو جاتے اور روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا (۱۶۶) یہ غیب کی خبر اور معجزہ ہے کہ یہود باوجود نہایت ضد اور شدت مخالفت کے بھی تمنائے موت کا لفظ زبان پر نہ لاسکے (۱۶۷) جیسے نبی آخر الزماں اور قرآن کے ساتھ کفر اور توریت کی تحریف وغیرہ۔ مسئلہ موت کی محبت اور لقائے پروردگار کا شوق اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَوَفَاةً بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ یارب مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر میں وفات نصیب فرما بالعموم تمام صحابہ کرام اور بالخصوص شہدائے بدر واحد واصحاب بیعت رضوان موت فی سبیل اللہ کی محبت رکھتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لشکر کفار کے سردار رستم بن فرخ زاد کے پاس جو خط بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا اِنَّ مَعَنَا قَوْمًا یُّحِبُّوْنَ الْمَوْتَ كَمَا یُحِبُّ الْاَعَاجِمُ الْخَمْرَ یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو اس میں لطیف اشارہ تھا کہ شراب کی ناقص مستی کو محبت دنیا کے دیوانے پسند کرتے ہیں اور اہل اللہ موت کو محبوب حقیقی کے وصال کا ذریعہ سمجھ کر محبوب جانتے ہیں فی الجملہ اہل ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور اگر طول حیات کی تمنا بھی کریں تو وہ اس لئے ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے کے لئے کچھ اور عرصہ مل جائے جس سے آخرت کے لئے ذخیرہ سعادت زیادہ کر سکیں اگر گزشتہ ایام میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ و استغفار کر لیں مسئلہ صحاح کی حدیث میں ہے کوئی دنیوی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنا نہ کرے اور در حقیقت حوادث دنیا سے تنگ آ کر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکل کے خلاف و ناجائز ہے

سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ

اور وہ اسے عذاب سے دور نہ کرے گا اتنی عمر دیا جانا اور اللہ اُن کے

بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ

کوتک دیکھ رہا ہے تم فرمادو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو ف١٦٩ تو اس (جبریل) نے تو تمہارے

قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ

دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت و بشارت

لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ

مسلمانوں کو ف١٧٠ جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل

وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ

اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا ف١٧١ اور بے شک ہم نے تمہاری طرف روشن

بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا

آیتیں اتاریں ف١٧٢ اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر فاسق لوگ اور کیا جب کبھی کوئی عہد کرتے ہیں ان میں

نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ

کا ایک فریق اُسے پھینک دیتا ہے بلکہ ان میں بہتیروں کو ایمان نہیں ف١٧٣ اور جب ان کے پاس تشریف لایا

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ

اللہ کے یہاں سے ایک رسول ف١٧٤ ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا ف١٧٥ تو کتاب والوں سے ایک گروہ نے

(١٦٨) مشرکین کا ایک گروہ مجوسی ہے آپس میں تحیت و سلام کے موقع پر کہتے ہیں "زہ ہزار سال" یعنی ہزار برس جیو مطلب یہ ہے کہ مجوسی مشرک ہزار برس جینے کی تمنا رکھتے ہیں یہودی ان سے بھی بڑھ گئے کہ انہیں حرص زندگانی سب سے زیادہ ہے (١٦٩) شان نزول یہودیوں کے عالم عبداللہ بن صوریا نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا آپ کے پاس آسمان سے کون فرشتہ آتا ہے فرمایا جبریل ابن صوریا نے کہا وہ ہمارا دشمن ہے عذاب شدت اور خسف اتارتا ہے کئی مرتبہ ہم سے عداوت کر چکا ہے اگر آپ کے پاس میکائیل آتے تو ہم آپ پر ایمان لے آتے (١٧٠) تو یہود کی عداوت جبریل کے ساتھ بے معنی ہے بلکہ اگر انہیں انصاف ہوتا تو وہ جبریل امین سے محبت کرتے اور ان کے شکر گزار ہوتے کہ وہ ایسی کتاب لائے جس سے ان کی کتابوں کی تصدیق ہوتی ہے اور بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ فرمانے میں یہود کا رد ہے کہ اب تو جبریل ہدایت و بشارت لا رہے ہیں پھر بھی تم عداوت سے باز نہیں آتے (١٧١) اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبان حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے۔ (١٧٢) شان نزول یہ آیت ابن صوریا یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد آپ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہ لائے جسے ہم پہچانتے اور نہ آپ پر کوئی واضح آیت نازل ہوئی جس کا ہم اتباع کرتے (١٧٣) شان نزول یہ آیت مالک بن صیف یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اللہ تعالیٰ کے وہ عہد یاد دلائے جو حضور پر ایمان لانے کے متعلق کئے تھے تو ابن صیف نے عہد ہی کا انکار کر دیا (١٧٤) یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَ

اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی (176) گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے (177) اور

اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ

اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں (178) اور سلیمان نے کفر نہ کیا (179)

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى

ہاں شیطان کافر ہوئے (180) لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ (جادو) جو

الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ

بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے

حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۚ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا

جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو (181) تو ان سے سیکھتے وہ جس سے

يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۚ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ

جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوْا

مگر خدا کے حکم سے (182) اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بے شک ضرور انہیں معلوم

لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ

کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بری چیز ہے وہ جس کے

(175) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توریت وزبور وغیرہ کی تصدیق فرماتے تھے اور خود ان کتابوں میں بھی حضور کی تشریف آوری کی بشارت اور آپ کے اوصاف واحوال کا بیان تھا اس لئے حضور کی تشریف آوری اور آپ کا وجود مبارک ہی ان کتابوں کی تصدیق ہے تو حال اس کا مقتضی تھا کہ حضور کی آمد پر اہل کتاب کا ایمان اپنی کتابوں کے ساتھ اور زیادہ پختہ ہوتا مگر اس کے برعکس انہوں نے اپنی کتابوں کے ساتھ بھی کفر کیا سدی کا قول ہے کہ جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو یہود نے توریت سے مقابلہ کرکے توریت و قرآن کو مطابق پایا تو توریت کو بھی چھوڑ دیا۔ (176) یعنی اس کتاب کی طرف بے التفاتی کی سفیان ابن عیینہ کا قول ہے کہ یہود نے توریت کو حریر ودیبا کے ریشمی غلافوں میں زر و سیم کے ساتھ مطلا و مزین کرکے رکھ لیا اور اس کے احکام کو نہ مانا (177) ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے چار فرقے تھے ایک توریت پر ایمان لایا اور اس نے اس کے حقوق کو بھی ادا کیا یہ مومنین اہل کتاب ہیں ان کی تعداد تھوڑی ہے اور اَكْثَرُهُمْ سے ان کا پتہ چلتا ہے دوسرا فرقہ جس نے بالاعلان توریت کے عہد توڑے اس کے حدود سے باہر ہوئے سرکشی اختیار کی نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ میں ان کا بیان ہے تیسرا فرقہ وہ جس نے عہد شکنی کا اعلان تو نہ کیا لیکن اپنی جہالت سے عہد شکنی کرتے رہے ان کا ذکر بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ہے چوتھے فرقے نے ظاہری طور پر تو عہد مانے اور باطن میں بغاوت و عناد سے مخالفت کرتے رہے یہ تصنع سے جاہل بنتے تھے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ میں ان پر دلالت ہے (178) شان نزول حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے بنی اسرائیل کے صلحاء و علماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جہال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم جان کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی برأت میں یہ آیت نازل فرمائی (179) کیونکہ وہ نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف سحر کی نسبت باطل و غلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے (180) جنھوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی (181) یعنی جادو سیکھ کر اور اس پر عمل و اعتقاد کر کے اور اس کو مباح جان کر کافر نہ بن یہ جادو فرماں

أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ

بدلے انھوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انھیں علم ہوتا ف۱۸۳ اور اگر وہ ایمان لاتے ف۱۸۴ اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے یہاں

عِندِ اللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا

کا ثواب بہت اچھا ہے کسی طرح انہیں علم ہوتا اے ایمان والو ف۱۸۵ راعنا نہ

رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ مَّا يَوَدُّ

کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو ف۱۸۶ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۸۷ وہ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ

جو کافر ہیں کتابی یا مشرک ف۱۸۸ وہ نہیں چاہتے کہ تم پر

عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ

کوئی بھلائی اُترے تمہارے رب کے پاس سے ف۱۸۹ اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا

نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

بھلا دیں ف۱۹۰ تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ

اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٦﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ

اللہ سب کچھ کر سکتا ہے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہی کے لیے ہے

ع ١٢

بقیہ صفحہ ۲۸ = بردار و نافرمان کے درمیان امتیاز و آزمائش کے لئے نازل ہوا جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافر ہو جائے گا بشرطیکہ اس جادو میں منافی ایمان کلمات و افعال ہوں اور جو اس سے بچنے کے لئے سیکھے یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کے کفریات کا معتقد نہ ہو وہ مومن رہے گا یہی امام ابو منصور ماتریدی کا قول ہے مسئلہ جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہے قتل کر دیا جائے گا مسئلہ جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قطاع طریق کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت مسئلہ جادوگر کی توبہ قبول ہے (مدارک) (۱۸۲) مسئلہ اس سے معلوم ہوا موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیر اسباب تحت مشیت ہے۔ (۱۸۳) اپنے انجام کار و شدت عذاب کا (۱۸۴) حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر (۱۸۵) شان نزول جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے "راعنا یا رسول اللہ" اس کے یہ معنی تھے کہ یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن مار دوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں "راعنا" کہنے کی ممانعت فرما دی گئی تھی اور اس معنی کا دوسرا لفظ "انظرنا" کہنے کا حکم ہوا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع (۱۸۶) اور ہمہ تن گوش ہو جاؤ تاکہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور توجہ فرمائیں کیونکہ دربار نبوت کا یہی ادب ہے مسئلہ دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے (۱۸۷) مسئلہ لِلْكٰفِرِينَ میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے (۱۸۸) شان نزول یہود کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کرتی تھی ان کی تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار خیر خواہی کے دعوے میں جھوٹے ہیں (جمل) (۱۸۹) یعنی کفار اہل کتاب اور مشرکین دونوں مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں اور اس رنج میں ہیں کہ ان کے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و وحی عطا ہوئی اور مسلمانوں کو یہ نعمت عظمیٰ ملی (خازن وغیرہ)

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی نہ

نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى

مددگار کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو موسٰی سے

مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

پہلے ہوا تھا ۱۹۱ اور جو ایمان کے بدلے کفر لے ۱۹۲ وہ ٹھیک راستہ

السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ

بہک گیا بہت کتابیوں نے چاہا ۱۹۳ کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر

اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے ۱۹۴ بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر

لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بے شک اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا

ہر چیز پر قادر ہے اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو ۱۹۵ اور

تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بے شک اللہ تمہارے کام

(۱۹۰) شان نزول قرآن کریم نے شرائع سابقہ وکتب قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفار کو بہت توحش ہوا اور انھوں نے اس پر طعن کئے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی دونوں میں حکمت ہیں اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل وانفع ہوتا ہے قدرت الٰہی پر یقین رکھنے والے کو اس میں جائے تردد نہیں کائنات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن سے رات کو گرما سے سرما کو جوانی سے بچپن کو بیماری سے تندرستی کو بہار سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے یہ تمام نسخ و تبدیل اس کی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب نسخ درحقیقت حکم سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کے لئے تھا اور عین حکمت تھا کفار کی نافہمی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں اور اہل کتاب کا اعتراض ان کے معتقدات کے لحاظ سے بھی غلط ہے انھیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام کی منسوخیت تسلیم کرنا پڑے گی یہ ماننا ہی پڑے گا کہ شنبہ کے روز دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے یہ بھی اقرار ناگزیر ہوگا کہ توریت میں حضرت نوح کی امت کے لئے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسٰی علیہ السلام پر بہت سے حرام کردیئے گئے ان امور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے مسئلہ جس طرح آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیث متواتر سے بھی ہوتی ہے مسئلہ نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا کبھی تلاوت و حکم دونوں کا بیہقی نے ابو امامہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کے لئے اٹھے اور سورہ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس کو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور سوائے بسم اللہ کے کچھ نہ پڑھ سکے صبح کو دوسرے صحابہ سے اس کا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں بھی نہ رہی سب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا حضور نے فرمایا آج شب وہ سورت اٹھالی گئی اس کے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے جن کاغذوں پر وہ لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے۔ (۱۹۱) شان نزول یہود نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس آپ ایسی کتاب لایئے جو آسمان سے یکبارگی نازل ہو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۹۲) یعنی جو آیتیں نازل ہو چکی ہیں ان کے قبول کرنے میں بے جا بحث کرے اور دوسری آیتیں طلب کرے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس سوال میں مفسدہ ہو وہ بزرگوں کے سامنے پیش کرنا جائز نہیں اور سب سے بڑا مفسدہ یہ کہ اس سے نافرمانی ظاہر ہوتی ہو (۱۹۳) شان نزول جنگ احد کے بعد یہود کی جماعت نے حضرت حذیفہ بن یمان اور عمار

بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

دیکھ رہا ہے اور اہل کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو ف۱۹۶

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ بَلٰى ۚ مَنْ

یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل ف۱۹۷ اگر سچے ہو ہاں کیوں نہیں

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

جس نے اپنا منہ جھکایا اللہ کے لیے اور وہ نیکوکار ہے ف۱۹۸ تو اس کا نیگ اس کے رب کے پاس ہے اور انھیں نہ کچھ اندیشہ ہو

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪

اور نہ کچھ غم ف۱۹۹ اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں

وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ

اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں ف۲۰۰ حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں ف۲۰۱

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی ف۲۰۲ تو اللہ قیامت کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ

دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ف۲۰۳

مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لیے جانے سے ف۲۰۴ اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ف۲۰۵

بقیہ صفحہ ۳۰ = بن یاسر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اگر تم حق پر ہوتے تو تمہیں شکست نہ ہوتی تم ہمارے دین کی طرف واپس آ جاؤ حضرت عمار نے فرمایا تمہارے نزدیک عہد شکنی کیسی انہوں نے کہا نہایت بری آپ نے فرمایا میں نے عہد کیا ہے کہ زندگی کے آخر لمحہ تک سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پھروں گا اور کفر نہ اختیار کروں گا۔ اور حضرت حذیفہ نے فرمایا میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اسلام کے دین ہونے قرآن کے ایمان ہونے کعبہ کے قبلہ ہونے مومنین کے بھائی ہونے سے پھر یہ دونوں صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی خبر دی حضور نے فرمایا تم نے بہتر کیا اور فلاح پائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۹۴) اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کے کفر وارتداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ ایمان سے محروم ہو جائیں حسد تھا حسد بڑا ہی عیب ہے مسئلہ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو مسئلہ حسد حرام ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و وجاہت سے گمراہی و بے دینی پھیلاتا ہو تو اس کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے زوال نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں (۱۹۵) مومنین کو یہود سے درگزر کا حکم دینے کے بعد انہیں اپنے اصلاح نفس کی طرف متوجہ فرماتا ہے (۱۹۶) یعنی یہود کہتے ہیں کہ جنت میں صرف یہودی داخل ہوں گے اور نصرانی کہتے ہیں کہ فقط نصرانی اور یہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کے لئے کہتے ہیں جیسے نسخ وغیرہ کے لچر شبہات انہوں نے اس امید پر پیش کئے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے دین میں کچھ تردد ہو جائے اسی طرح ان کو جنت سے مایوس کر کے اسلام سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ آخر پارہ میں ان کا یہ مقولہ مذکور ہے وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا اللہ تعالیٰ ان کے اس خیال باطل کا رد فرماتا ہے (۱۹۷) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدعی کو بھی دلیل لانا ضرور ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل و نامسموع ہو گا۔ (۱۹۸) خواہ وہ کسی زمانہ کسی نسل کسی قوم کا ہو (۱۹۹) اس میں اشارہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کا یہ دعویٰ کہ جنت کے فقط وہی مالک ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ دخول جنت مرتب ہے عقیدہ صحیحہ و عمل صالح پر اور یہ انہیں میسر نہیں (۲۰۰) شان نزول نجران کے نصاریٰ کا وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو علمائے یہود آئے اور دونوں میں مناظرہ شروع ہو گیا آوازیں بلند ہوئیں شور مچا یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اور انجیل کا انکار کیا اسی طرح

مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَ ؕ۬ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ

ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے ف۲۰۶

وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۗ

اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ف۲۰۷ اور پورب و پچھم سب اللہ ہی کا ہے

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ قَالُوا

تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے بیشک اللہ وسعت والا علم والا ہے اور بولے

اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

خدا نے اپنے لئے اولاد رکھی پاکی ہے اسے ف۲۰۸ بلکہ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲۰۹

كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا

سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ف۲۱۰ اور جب کسی بات کا حکم فرمائے

فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ

تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ف۲۱۱ اور جاہل بولے ف۲۱۲ اللہ ہم سے کیوں نہیں

لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ

کلام کرتا ف۲۱۳ یا ہمیں کوئی نشانی ملے ف۲۱۴ ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی

قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ

بات ان کے ان کے دل ایک سے ہیں ف۲۱۵ بیشک ہم نے نشانیاں کھول

بقیہ صفحہ ۳۱ = نصاریٰ نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور توریت و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی (۲۰۱) یعنی باوجود علم کے انہوں نے ایسی جاہلانہ گفتگو کی حالانکہ انجیل جس کو نصاریٰ مانتے ہیں اس میں توریت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق ہے اسی طرح توریت جس کو یہودی مانتے ہیں اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور ان تمام احکام کی تصدیق ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے (۲۰۲) علمائے اہل کتاب کی طرح ان جاہلوں نے جو نہ علم رکھتے تھے نہ کتاب جیسے کہ بت پرست آتش پرست وغیرہ انہوں نے ہر ایک دین والے کی تکذیب شروع کی اور کہا کہ وہ کچھ نہیں انہیں جاہلوں میں سے مشرکین عرب بھی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین کی شان میں ایسے ہی کلمات کہے (۲۰۳) شان نزول یہ آیت بیت المقدس کی بے حرمتی کے متعلق نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ روم کے نصرانیوں نے بنی اسرائیل پر فوج کشی کی ان کے مردان کار آزما کو قتل کیا ذریت کو قید کیا توریت کو جلایا بیت المقدس کو ویران کیا اس میں نجاستیں ڈالیں خنزیر ذبح کئے معاذ اللہ بیت المقدس خلافت فاروقی تک اسی ویرانی میں رہا آپ کے عہد مبارک میں مسلمانوں نے اس کو بنا کیا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے ابتدائے اسلام میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تھا اور جنگ حدیبیہ کے وقت اس میں نماز و حج سے منع کیا تھا (۲۰۴) ذکر نماز خطبہ تسبیح وعظ نعت شریف سب کو شامل ہے اور ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ برا ہے خاص کر مسجدوں میں جو اسی کام کے لئے بنائی جاتی ہیں مسئلہ جو شخص مسجد کو ذکر و نماز سے معطل کر دے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے (۲۰۵) مسئلہ مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز کے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے بھی (۲۰۶) دنیا میں انہیں یہ رسوائی پہنچی کہ قتل کئے گئے گرفتار ہوئے جلاوطن کئے گئے خلافت فاروقی و عثمانی میں ملک شام ان کے قبضہ سے نکل گیا بیت المقدس سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے (۲۰۷) شان نزول صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اندھیری رات سفر میں تھے جہت قبلہ معلوم نہ ہو سکی ہر ایک شخص نے جس طرف اس کا دل جما نماز پڑھی صبح کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جہت قبلہ معلوم نہ ہو سکے تو جس طرف دل جمے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرح منہ کر کے نماز پڑھے اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ

لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا

دیں یقین والوں کے لئے ۲۱۶ بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم

تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ

سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا ۲۱۷ اور ہرگز تم سے یہود

وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ

اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو ۲۱۸ تم فرمادو اللہ ہی کی ہدایت ہدایت

الْهُدٰى ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ

ہے ۲۱۹ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار ۲۲۰ جنہیں ہم نے کتاب

الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ

دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے

يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا

منکر ہوں تو وہی زیاں کار ہیں ۲۲۱ اے اولاد یعقوب یاد کرو

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

میرا احسان جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر تمہیں بڑائی دی

بقیہ صفحہ ۳۲ = یہ اس مسافر کے حق میں نازل ہوئی جو سواری پر نفل ادا کرے اس کی سواری جس طرف متوجہ ہو جائے اس طرف اس کی نماز درست ہے بخاری و مسلم کی احادیث سے یہ ثابت ہے ایک قول یہ ہے کہ جب تحویل قبلہ کا حکم دیا گیا تو یہود نے مسلمانوں پر طعنہ زنی کی ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی بتایا گیا کہ مشرق مغرب سب اللہ کا ہے جس طرف چاہے قبلہ معین فرمائے کسی کو اعتراض کا کیا حق (خازن) ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت دعا کے حق میں وارد ہوئی حضور سے دریافت کیا گیا کہ کس طرف منہ کر کے دعا کی جائے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حق سے گریز و فرار میں ہے اور اَيْنَمَا تُوَلُّوْا کا خطاب ان لوگوں کو ہے جو ذکر الٰہی سے روکتے اور مسجدوں کی ویرانی میں سعی کرتے ہیں کہ وہ دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے کہیں بھاگ نہیں سکتے کیونکہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے جہاں بھاگیں گے وہ گرفت فرمائے گا اس تقدیر پر وجہ اللہ کے معنی خدا کا قرب و حضور ہے (فتح) ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ اگر کفار خانہ کعبہ میں نماز سے منع کریں تو تمہارے لئے تمام زمین مسجد بنادی گئی ہے جہاں سے چاہو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو (۲۰۸) شان نزول یہود نے حضرت عزیر کو اور نصاریٰ نے حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہا مشرکین عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتایا ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی فرمایا سُبْحٰنَهٗ وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے اولاد ہو اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا اس کو عیب لگانا اور بے ادبی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے مجھے گالی دی میرے لئے اولاد بتائی میں اولاد اور بیوی سے پاک ہوں (۲۰۹) اور مملوک ہونا اولاد ہونے کے منافی ہے جب تمام جہان اس کا مملوک ہے تو کوئی اولاد کیسے ہو سکتا ہے مسئلہ اگر کوئی اپنی اولاد کا مالک ہو جائے وہ اسی وقت آزاد ہو جائے گی (۲۱۰) جس نے بغیر کسی مثال سابق کے اشیاء کو عدم سے وجود عطا فرمایا (۲۱۱) یعنی کائنات اس کے ارادہ فرماتے ہی وجود میں آجاتی ہے (۲۱۲) یعنی اہل کتاب یا مشرکین (۲۱۳) یعنی بے واسطہ خود کیوں نہیں فرماتا جیسا کہ ملائکہ و انبیاء سے کلام فرماتا ہے یہ ان کا کمال تکبر اور نہایت سرکشی تھی انہوں نے اپنے آپ کو انبیاء و ملائکہ کے برابر سمجھا شان نزول رافع بن خزیمہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ سے فرمائیے وہ ہم سے کلام کرے ہم خود سنیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۲۱۴) یہ ان آیات کا عناداً انکار ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں (۲۱۵) کوری و نابینائی اور کفر و قساوت میں اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کی سرکشی اور معاندانہ انکار سے رنجیدہ نہ ہوں پچھلے

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا

اور ڈرو اُس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی اور نہ اُس کو کچھ

عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰۤى

لے کر چھوڑیں اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے ۲۲۲ اور نہ اُن کی مدد ہو اور جب ۲۲۳

اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

ابراہیم کو اُس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا ۲۲۴ تو اُس نے وہ پوری کر دکھائیں ۲۲۵ فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا

اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ۲۲۶

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو ۲۲۷ لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا ۲۲۸ اور

مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ ۲۲۹ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا

طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ

گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے اور جب

قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ

عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو

بقیہ صفحہ ۳۳ = کفار بھی انبیاء کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے (۲۱۶) یعنی آیات قرآن و معجزات باہرات انصاف والے کو سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یقین دلانے کے لئے کافی ہیں مگر جو طالب یقین نہ ہو وہ دلائل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا (۲۱۷) کہ وہ کیوں ایمان نہ لائے اس لئے کہ آپ نے اپنا فرض تبلیغ پورے طور پر ادا فرما دیا (۲۱۸) اور یہ ناممکن کیونکہ وہ باطل پر ہیں (۲۱۹) وہی قابل اتباع ہے اور اس کے سوا ہر ایک راہ باطل و ضلالت (۲۲۰) یہ خطاب امت محمدیہ کو ہے کہ جب تم نے جان لیا کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس حق و ہدایت لائے تو تم ہرگز کفار کی خواہشوں کا اتباع نہ کرنا اگر ایسا کیا تو تمہیں کوئی عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں (خازن) (۲۲۱) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت اہل سفینہ کے باب میں نازل ہوئی جو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تھے ان کی تعداد چالیس تھی بتیس اہل حبشہ اور آٹھ شامی راہب ان میں بحیرا راہب بھی تھے معنی یہ ہیں کہ درحقیقت توریت پر ایمان لانے والے وہی ہیں جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور بغیر تحریف و تبدیل پڑھتے ہیں اور اس کے معنی سمجھتے اور مانتے ہیں اور اس میں حضور سید کائنات محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ کر حضور پر ایمان لاتے ہیں اور جو حضور کے منکر ہوتے ہیں وہ توریت پر ایمان نہیں رکھتے (۲۲۲) اس میں یہود کا رد ہے جو کہتے تھے ہمارے باپ دادا بزرگ گزرے ہیں ہمیں شفاعت کر کے چھڑا لیں گے انہیں مایوس کیا جاتا ہے کہ شفاعت کافر کے لئے نہیں (۲۲۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت سرزمین اہواز میں بمقام سوس ہوئی پھر آپ کے والد آپ کو بابل ملک نمرود میں لے آئے یہود و نصارٰی و مشرکین عرب سب آپ کے فضل و شرف کے معترف اور آپ کی نسل میں ہونے پر فخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے وہ حالات بیان فرمائے جن سے سب پر اسلام کا قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے کیونکہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر واجب کیں وہ اسلام کے خصائص میں سے ہیں (۲۲۴) خدائی آزمائش یہ ہے کہ بندے پر کوئی پابندی لازم فرما کر دوسروں پر اس کے کھرے کھوٹے ہونے کا اظہار کر دے (۲۲۵) جو باتیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لئے واجب کی تھیں ان میں مفسرین کے چند قول ہیں قتادہ کا قول ہے کہ وہ مناسک حج ہیں مجاہد نے کہا اس سے وہ دس چیزیں مراد ہیں جو اگلی آیات میں مذکور ہیں حضرت ابن عباس کا ایک قول یہ ہے کہ وہ دس چیزیں یہ ہیں (۱) مونچھیں کتروانا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں صفائی کے لئے پانی استعمال کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) سر میں مانگ نکالنا (۶) ناخن ترشوانا (۷) بغل کے

الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ

طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں ف۲۳۰ فرمایا اور جو کافر ہوا

فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

تھوڑا برتنے کو اُسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کردوں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا

اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب

تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا

ہمارے ہم سے قبول فرما ف۲۳۱ بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کر ہمیں

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا

تیرے حضور گردن رکھنے والا ف۲۳۲ اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری

مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا

عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما ف۲۳۳ بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا

وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

مہربان۔ اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ف۲۳۴ ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب ف۲۳۵

وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع وَمَنْ يَّرْغَبُ

اور پختہ علم سکھائے ف۲۳۶ اور انہیں خوب ستھرا فرمادے ف۲۳۷ بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا اور ابراہیم کے دین

ع ۱۵ ۸/۱۵

بقیہ صفحہ ۳۴ = بال دور کرنا (۸) موئے زیر ناف کی صفائی (۹) ختنہ (۱۰) پانی سے استنجا کرنا یہ سب چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں اور ہم پر ان میں سے بعض واجب ہیں بعض سنت (۲۲۶) مسئلہ یعنی آپ کی اولاد میں جو ظالم (کافر) ہیں وہ امامت کا منصب نہ پائیں گے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا نہیں ہوسکتا اور مسلمانوں کو اس کا اتباع جائز نہیں (۲۲۷) بیت سے کعبہ شریف مراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخل ہے (۲۲۸) امن بنانے سے یہ مراد ہے کہ حرم کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے یا یہ کہ وہاں شکار تک کو امن ہے یہاں تک کہ حرم شریف میں شیر بھیڑیے بھی شکار کا پیچھا نہیں کرتے چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہو کر عذاب سے مامون ہوجاتا ہے حرم کو حرم اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل ظلم شکار حرام و ممنوع ہے (احمدی) اگر کوئی مجرم بھی داخل ہوجائے تو وہاں اس سے تعرض نہ کیا جائے گا (مدارک) (۲۲۹) مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ معظمہ کی بنا فرمائی اور اس میں آپ کے قدم مبارک کا نشان تھا اس کو نماز کا مقام بنانے کا امر استحباب کے لئے ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ اس نماز سے طواف کی دو رکعتیں مراد ہیں (احمدی وغیرہ) (۲۳۰) چونکہ امامت کے باب میں لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ارشاد ہوچکا تھا اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دعا میں مومنین کو خاص فرمایا اور یہی شان ادب تھی اللہ تعالیٰ نے کرم کیا دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ رزق سب کو دیا جائے گا مومن کو بھی کافر کو بھی لیکن کافر کا رزق تھوڑا ہے یعنی صرف دنیوی زندگی میں وہ بہرہ مند ہوسکتا ہے (۲۳۱) پہلی مرتبہ کعبہ معظمہ کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور بعد طوفان نوح پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی یہ تعمیر خاص آپ کے دست مبارک سے ہوئی اس کے لئے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت و سعادت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو میسر ہوئی دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یارب ہماری یہ طاعت و خدمت قبول فرما (۲۳۲) وہ حضرات اللہ تعالیٰ کے مطیع و مخلص بندے تھے پھر بھی یہ دعا اس لئے ہے کہ طاعت و اخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب رکھتے ہیں ذوق طاعت سیر نہیں ہوتا سبحان اللہ۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست (۲۳۳) حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہم السلام معصوم ہیں آپ کی طرف سے تو یہ تواضع ہے اور اللہ والوں کے لئے تعلیم ہے مسئلہ کہ یہ مقام قبول دعا کا ہے اور یہاں دعا و توبہ سنت ابراہیمی ہے (۲۳۴) یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل کی ذریت میں یہ دعا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی یعنی کعبہ معظمہ کی تعمیر کی عظیم

عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی

سے کون منہ پھیرے ف۲۳۸ سوا اس کے جو دل کا احمق ہے اور بیشک ضرور ہم نے دنیا میں

الدُّنْیَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ

اسے چن لیا ف۲۳۹ اور بیشک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے ف۲۴۰ جب کہ اس سے اسکے رب نے فرمایا

اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ وَصّٰی بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ

گردن رکھ عرض کی میں نے گردن رکھی اس کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا۔ اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے

بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا

بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چن لیا تو نہ

تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ

مرنا مگر مسلمان ف۲۴۱ بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب

یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ

یعقوبؑ کو موت آئی جب کہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی پوجا کرو گے

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا

بولے ہم پوجیں گے اُسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباؤ ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ ف۲۴۲ و اسحاقؑ کا ایک خدا

وَّاحِدًا ۖۚ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا

اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں یہ ف۲۴۳ ایک امت ہے کہ گزر چکی ف۲۴۴ ان کے

بقیہ صفحہ ۳۵ = خدمت بجالانے اور توبہ واستغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے یہ دعا کی کہ یارب اپنے محبوب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا اولاد حضرت ابراہیم میں باقی انبیاء حضرت اسحاق کی نسل سے ہیں مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور نے فرمایا میں اللہ تعالٰی کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم کے پتلا کا خمیر ہو رہا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں میں دعائے ابراہیم ہوں بشارت عیسٰی ہوں اپنی والدہ کی اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لئے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان و قصور ان کے لئے روشن ہو گئے اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی دعا مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اللہ تعالٰی نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا الحمد للہ علٰی احسانہ (جمل و خازن) (۲۳۵) اس کتاب سے قرآن پاک اور اس کی تعلیم سے اس کے حقائق و معانی کا سکھانا مراد ہے (۲۳۶) حکمت کے معنی میں بہت اقوال ہیں بعض کے نزدیک حکمت سے فقہ مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ حکمت سنت کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ حکمت علم احکام کو کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ حکمت علم اسرار ہے (۲۳۷) ستھرا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ لوح نفوس و ارواح کو کدورات سے پاک کر کے حجاب اٹھا دیں اور آئینۂ استعدادات کی جلا فرما کر انہیں اس قابل کر دیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہو سکے (۲۳۸) شان نزول علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام نے اسلام لانے کے بعد اپنے دو بھتیجوں مہاجر و سلمہ کو اسلام کی دعوت دی اور ان سے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالٰی نے توریت میں فرمایا ہے کہ میں اولاد اسمٰعیل سے ایک نبی پیدا کروں گا جن کا نام احمد ہو گا جو ان پر ایمان لائے گا راہ یاب ہو گا اور جو ایمان نہ لائے گا ملعون ہے یہ سن کر سلمہ ایمان لے آئے اور مہاجر نے اسلام سے انکار کر دیا اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرما کر ظاہر کر دیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود اس رسول معظم کے مبعوث ہونے کی دعا فرمائی تو جو ان کے دین سے پھرے وہ حضرت ابراہیم کے دین سے پھرا اس میں یہود و نصارٰی و مشرکین عرب پر تعریض ہے جو اپنے آپ کو افتخاراً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے جب ان کے دین سے پھر گئے تو شرافت کہاں رہی (۲۳۹) رسالت و خلت کے ساتھ رسول و خلیل بنایا (۲۴۰) جن کے لئے بلند درجے ہیں تو

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَ

لئے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم کماؤ اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی اور

قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ

کتابی بولے ف۲۴۵ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیم

حَنِيْفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ

کا دین لیتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ف۲۴۶ یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو

اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ

ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و

يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ

یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کئے گئے موسیٰ و عیسیٰ اور جو عطا کئے گئے

النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ

باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

حضور گردن رکھے ہیں پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پا گئے

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ

اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں ف۲۴۷ تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا

بقیہ صفحہ ۳۶ = جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کرامت دارین کے جامع ہیں تو ان کی طریقت وملت سے پھرنے والا ضرور نادان واحمق ہے۔ (۲۴۱) شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے کہا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے روز اپنی اولاد کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے اس بہتان کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی (خازن) معنی یہ ہیں کہ اے بنی اسرائیل تمہارے پہلے لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخر وقت ان کے پاس موجود تھے جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے اسلام وتوحید کا اقرار لیا تھا اور یہ اقرار لیا تھا جو آیت میں مذکور ہے (۲۴۲) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے آباء میں داخل کرنا اس لئے ہے کہ آپ ان کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اور آپ کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام سے پہلے ذکر فرمانا دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے ہیں دوسرے اس لئے کہ آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد ہیں (۲۴۳) یعنی حضرت ابراہیم ویعقوب علیہم السلام اور ان کے مسلمان اولاد (۲۴۴) اے یہود تم ان پر بہتان مت اٹھاؤ (۲۴۵) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت رؤسا یہود اور نجران کے نصرانیوں کے جواب میں نازل ہوئی یہودیوں نے تو مسلمانوں سے یہ کہا تھا کہ حضرت موسیٰ تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں اور توریت تمام کتابوں سے افضل ہے اور یہودی دین تمام ادیان سے اعلیٰ ہے اس کے ساتھ انہوں نے حضرت سید کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انجیل وقرآن کے ساتھ کفر کر کے مسلمانوں سے کہا تھا کہ یہودی بن جاؤ اسی طرح نصرانیوں نے بھی اپنے ہی دین کو حق بتا کر مسلمانوں سے نصرانی ہونے کو کہا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۲۴۶) اس میں یہود ونصاریٰ وغیرہ پر تعریض ہے کہ تم مشرک ہو اس لئے ملت ابراہیم پر ہونے کا دعویٰ جو تم کرتے ہو وہ باطل ہے اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب فرمایا جاتا ہے کہ وہ ان یہود ونصاریٰ سے یہ کہہ دیں قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا الآیۃ۔

الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّ

وہی ہے سنتا جانتا ف۲۴۷ ہم نے اللہ کی رینی (رنگائی) لی ف۲۴۸ اور اللہ سے بہتر کس کی رینی ؟ (رنگائی) ف۲۴۹ اور

نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ

ہم اسی کو پوجتے ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو ف۲۵۰ حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک

وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ

ہے اور تمہارا بھی ف۲۵۱ اور ہماری کرنی (ہمارے اعمال) ہمارے ساتھ اور تمہاری کرنی (تمہارے اعمال) تمہارے ساتھ اور ہم نرے اسی کے ہیں ف۲۵۲ بلکہ

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَ

تم یوں کہتے ہو کہ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب اور

الْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ

ان کے بیٹے یہودی یا نصرانی تھے تم فرماؤ کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللہ کو ف۲۵۳

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جس کے پاس اللہ کی طرف کی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے ف۲۵۴ اور خدا تمہارے

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

کوتکوں (برے اعمال) سے بے خبر نہیں وہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا ان کے لئے ان کی کمائی

وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

اور تمہارے لیے تمہاری کمائی اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہو گی

ع ۱۶

(۲۴۷) اور ان میں طلب حق کا شائبہ بھی نہیں (۲۴۸) یہ اللہ کی طرف سے ذمہ ہے کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اس میں غیب کی خبر ہے کہ آئندہ حاصل ہونے والی فتح و ظفر کا پہلے سے اظہار فرمایا اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ذمہ پورا ہوا اور یہ غیبی خبر صادق ہو کر رہی کفار کے حسد و عناد اور ان کے مکائد سے حضور کو ضرر نہ پہنچا حضور کی فتح ہوئی بنی قریظہ قتل ہوئے بنی نضیر جلاوطن کئے گئے یہود و نصاریٰ پر جزیہ مقرر ہوا۔ (۲۴۹) یعنی جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اس طرح دین الٰہی کے اعتقادات حقہ ہمارے رگ و پے میں سما گئے ہمارا ظاہر و باطن قلب و قالب اس کے رنگ میں رنگ گیا ہمارا رنگ ظاہری رنگ نہیں جو کچھ فائدہ نہ دے بلکہ یہ نفوس کو پاک کرتا ہے ظاہر میں اس کے آثار اوضاع و افعال سے نمودار ہوتے ہیں نصاریٰ جب اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے یا ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو پانی میں زرد رنگ ڈال کر اس میں اس شخص یا بچہ کو غوطہ دیتے اور کہتے کہ اب یہ سچا نصرانی ہوا اس کا اس آیت میں رد فرمایا کہ یہ ظاہری رنگ کسی کام نہیں (۲۵۰) شان نزول یہود نے مسلمانوں سے کہا ہم پہلی کتاب والے ہیں ہمارا قبلہ پرانا ہے ہمارا دین قدیم ہے انبیاء ہم میں سے ہوئے ہیں اگر سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوتے تو ہم میں سے ہوتے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔ (۲۵۱) اسے اختیار ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نبی بنائے عرب میں سے ہو یا دوسروں میں سے (۲۵۲) کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتے اور عبادت و طاعت خالص اسی کے لئے کرتے ہیں تو ہم مستحق اکرام ہیں (۲۵۳) اس کا قطعی جواب یہی ہے کہ اللہ ہی اعلم ہے تو جب اس نے فرمایا مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا تو تمہارا یہ قول باطل ہوا (۲۵۴) یہ یہود کا حال ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی شہادتیں چھپائیں جو توریت میں مذکور تھیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے نبی ہیں اور ان کے یہ نعت و صفات ہیں اور حضرت ابراہیم مسلمان ہیں اور دین مقبول اسلام ہے نہ یہودیت و نصرانیت۔

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ

اب کہیں گے ف۲۵۵ بیوقوف لوگ، کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے،

كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ

جس پر تھے ف۲۵۶ تم فرمادو کہ پورب پچھم (مشرق مغرب) سب اللہ ہی کا ہے ف۲۵۷ جسے چاہے

يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

سیدھی راہ چلاتا ہے۔ اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل، کہ

لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ

تم لوگوں پر گواہ ہو ف۲۵۸ اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ف۲۵۹

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ

اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا

الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا

ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے ف۲۶۰ اور بیشک یہ بھاری تھی مگر ان پر،

عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ

جنہیں اللہ نے ہدایت کی۔ اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے ف۲۶۱ بیشک

اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي

اللہ آدمیوں پر بہت مہربان، مہر والا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا ف۲۶۲

(۲۵۵) شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جب بجائے بیت المقدس کے کعبہ معظمہ کو قبلہ بنایا گیا اس پر انہوں نے طعن کئے کیونکہ یہ انہیں ناگوار تھا اور وہ نسخ کے قائل نہ تھے ایک قول پر یہ آیت مشرکین مکہ کے اور ایک قول پر منافقین کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے کفار کے یہ سب گروہ مراد ہوں کیونکہ طعن و تشنیع میں سب شریک تھے اور کفار کے طعن کرنے سے قبل قرآن پاک میں اس کی خبر دے دینا غیبی خبروں میں سے ہے طعن کرنیوالوں کو بیوقوف اس لئے کہا گیا کہ وہ نہایت واضح بات پر معترض ہوئے باوجودیکہ انبیاء سابقین نے نبی آخر الزماں کے خصائص میں آپ کا لقب ذو القبلتین ذکر فرمایا اور تحویل قبلہ اس کی دلیل ہے کہ یہ وہی نبی ہیں جن کی پہلے انبیاء خبر دیتے آئے ایسے روشن نشان سے فائدہ نہ اٹھانا اور معترض ہونا کمال حماقت ہے (۲۵۶) قبلہ اس جہت کو کہتے ہیں جس کی طرف آدمی نماز میں منھ کرتا ہے یہاں قبلہ سے بیت المقدس مراد ہے (۲۵۷) اسے اختیار ہے جسے چاہے قبلہ بنائے کسی کو کیا جائے اعتراض، بندے کا کام فرماں برداری ہے (۲۵۸) دنیا و آخرت میں مسئلہ دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مومن کافر سب کے حق میں شرعاً معتبر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت لازم القبول ہے مسئلہ اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور نے فرمایا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی برائی کی حضور نے فرمایا واجب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ حضور کیا چیز واجب ہوئی فرمایا پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوئی دوسرے کی تم نے برائی بیان کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوئی تم زمین میں اللہ کے شہداء (گواہ) ہو پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی مسئلہ یہ تمام شہادتیں صلحاء امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لئے زبان کی نگہداشت شرط ہے جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلاف شرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت نہ وہ شافع ہوں گے نہ شاہد اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اولین و آخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کیا تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کوئی نہیں آیا حضرات انبیاء سے دریافت فرمایا جائے گا وہ عرض کریں گے کہ یہ

السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد

الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو ف۲۶۳ اور وہ جنہیں

اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے ف۲۶۴ اور اللہ ان کے کوتکوں (اعمال)

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا

سے بے خبر نہیں اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی

تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ

نہ کریں گے ف۲۶۵ اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو ف۲۶۶ اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ

بَعْضٍ ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ

کے تابع نہیں ف۲۶۷ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ

تو ضرور ستمگار ہوگا جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۲۶۸ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے

اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے ف۲۶۹ اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں ف۲۷۰

وقف لازم

وقف منزل

بقیہ صفحہ ۳۹ = جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی اس پر ان سے اِقَامَۃً لِلْحُجَّۃِ دلیل طلب کی جائے گی وہ عرض کریں گے کہ امت محمدیہ ہماری شاہد ہے یہ امت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی اس پر گذشتہ امت کے کفار کہیں گے انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے تھے دریافت فرمایا جائے گا تم کیسے جانتے ہو یہ عرض کریں گے یارب تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا قرآن پاک نازل فرمایا ان کے ذریعہ سے ہم قطعی و یقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضرات انبیاء نے فرض تبلیغ علیٰ وجہ الکمال ادا کیا پھر سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی امت کی نسبت دریافت فرمایا جائے گا حضور ان کی تصدیق فرمائیں گے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اشیاء معروفہ میں شہادت تسامع کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم یقینی سننے سے حاصل ہو اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے (۲۵۹) امت کو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطلاع کے ذریعہ سے احوال امم و تبلیغ انبیاء کا علم قطعی و یقینی حاصل ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکرم الٰہی نور نبوت سے ہر شخص کے حال اور اس کی حقیقت ایمان اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مطلع ہیں مسئلہ اسی لئے حضور کی شہادت دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں مقبول ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلاً صحابہ و ازواج و اہل بیت کے فضائل و مناقب یا غائبوں اور بعد والوں کے لئے مثل حضرت اویس و امام مہدی وغیرہ کے اس پر اعتقاد واجب ہے مسئلہ ہر نبی کو ان کی امت کے اعمال پر مطلع کیا جاتا ہے تاکہ روز قیامت شہادت دے سکیں چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت عام ہوگی اس لئے حضور تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہیں فائدہ یہاں شہید بمعنی مطلع بھی ہو سکتا ہے کیونکہ شہادت کا لفظ علم و اطلاع کے معنی میں بھی آیا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ (۲۶۰) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا سترہ مہینے کے قریب اس طرف نماز پڑھی پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ اس تحویل کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا (۲۶۱) شان نزول بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانہ میں جن صحابہ نے وفات پائی ان کے رشتہ داروں نے تحویل قبلہ کے بعد ان کی نمازوں کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اطمینان دلایا گیا کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ان پر ثواب ملے گا فائدہ نماز کو ایمان سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ اس کی ادا اور بجماعت پڑھنا دلیل ایمان ہے (۲۶۲) شان نزول سید عالم صلی اللہ

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ

اے سننے والو یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے یا حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو تو خبردار تو شک نہ کرنا اور ہر ایک کے لیے توجہ کی ایک سمت

هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ

ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا ۲۷۱

جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

بے شک اللہ جو چاہے کرے اور جہاں سے آؤ ۲۷۲

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ

شَطْرَهٗ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ

اسی کی طرف کرو کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے ۲۷۳ مگر جو ان میں ناانصافی کریں ۲۷۴

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ اس لیے ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ۔

بقیہ صفحہ ۴۰ = علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا پسند خاطر تھا اور حضور اس امید میں آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرف رخ کیا۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا (۲۶۳) اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں رو بقبلہ ہونا فرض ہے (۲۶۴) کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور کے اوصاف کے سلسلہ میں یہ بھی مذکور تھا کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھیریں گے اور ان کے انبیاء نے بشارتوں کے ساتھ حضور کا یہ نشان بتایا تھا کہ آپ بیت المقدس اور کعبہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے (۲۶۵) کیونکہ نشانی اس کو نافع ہو سکتی ہے جو کسی شبہ کی وجہ سے منکر ہو یہ تو حسد و عناد سے انکار کرتے ہیں انہیں اس سے کیا نفع ہوگا (۲۶۶) معنی یہ ہیں کہ یہ قبلہ منسوخ نہ ہوگا تو اب اہل کتاب کو یہ طمع نہ رکھنا چاہیے کہ آپ ان میں سے کسی کے قبلہ کی طرف رخ کریں گے (۲۶۷) ہر ایک کا قبلہ جدا ہے یہود تو صخرہ بیت المقدس کو اپنا قبلہ قرار دیتے ہیں اور نصاریٰ بیت المقدس کے اس مکان شرقی کو جہاں نفخ روح حضرت مسیح واقع ہوا (فتح) (۲۶۸) یعنی علماء یہود و نصاریٰ (۲۶۹) مطلب یہ ہے کہ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ایسے واضح اور صاف بیان کئے گئے ہیں جن سے علماء اہل کتاب کو حضور کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصب عالی کو اتم یقین کے ساتھ جانتے ہیں احبار یہود میں سے عبداللہ بن سلام مشرف باسلام ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ آیہ يَعْرِفُوْنَهٗ میں جو معرفت بیان کی گئی ہے اس کی کیا شان ہے انہوں نے فرمایا کہ اے عمر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بے اشتباہ پہچان لیا اور میرا حضور کو پہچاننا اپنے بیٹوں کے پہچاننے سے بدرجہا زیادہ اتم و اکمل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیسے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اللہ کی طرف سے اس کے بھیجے رسول ہیں ان کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے ہماری کتاب توریت میں بیان فرمائے ہیں بیٹے کی طرف سے ایسا یقین کس طرح ہو عورتوں کا حال ایسا قطعی کس طرح معلوم ہو سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا سر چوم لیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ غیر محل شہوت میں دینی محبت سے پیشانی چومنا جائز ہے (۲۷۰) یعنی توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت ہے علماء اہل کتاب کا ایک گروہ اس کو حسد و عناد ادیدہ و دانستہ چھپاتا ہے۔ مسئلہ حق کا چھپانا معصیت و گناہ ہے (۲۷۱) روز قیامت سب کو جمع فرمائے گا اور اعمال کی جزا دے گا (۲۷۲) یعنی خواہ

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ

جیسا ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے ۲۷۵ کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ۲۷۶

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے ۲۷۷ اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا ۲۷۸ اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان والو

اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

صبر اور نماز سے مدد چاہو ۲۷۹ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّ

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو ۲۸۰ بلکہ وہ زندہ ہیں

لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ

ہاں تمہیں خبر نہیں ۲۸۱ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے

وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ

۲۸۲ اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ۲۸۳ اور خوشخبری

الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ

سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے

بقیہ صفحہ ۴۱ = کسی شہر سے سفر کے لئے نکلو نماز میں اپنا منہ مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کرو (۲۷۳) اور کفار کو یہ طعن کرنے کا موقعہ نہ ملے کہ انہوں نے قریش کی مخالفت میں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کا قبلہ بھی چھوڑ دیا باوجودیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اولاد میں ہے اور ان کی عظمت و بزرگی مانتے بھی ہیں (۲۷۴) اور براہ عناد بیجا اعتراض کریں۔ (۲۷۵) یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۲۷۶) نجاست شرک و ذنوب سے (۲۷۷) حکمت سے مفسرین نے فقہ مراد لی ہے (۲۷۸) ذکر تین طرح کا ہوتا ہے (۱) لسانی (۲) قلبی (۳) بالجوارح۔ ذکر لسانی تسبیح تقدیس ثناء وغیرہ بیان کرنا ہے خطبہ توبہ استغفار دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکر قلبی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا علماء کا استنباط مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہے۔ ذکر بالجوارح یہ ہے کہ اعضا طاعت الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یہ ذکر بالجوارح میں داخل ہے نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے تسبیح و تکبیر ثناء و قرات تو ذکر لسانی ہے اور خشوع خضوع اخلاص ذکر قلبی اور قیام رکوع و سجود وغیرہ کا ذکر بالجوارح ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم طاعت بجالا کر مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے ہی یاد فرماتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں قرآن و حدیث میں ذکر کے بہت فضائل وارد ہیں اور یہ ہر طرح کے ذکر کو شامل ہیں ذکر بالجہر کو بھی اور بالاخفاء کو بھی (۲۷۹) حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت مہم پیش آتی نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نماز استسقاء و صلوٰۃ حاجت داخل ہے۔ (۲۸۰) شان نزول یہ آیت شہداء بدر کے حق میں نازل ہوئی لوگ شہداء کے حق میں کہتے تھے کہ فلاں کا انتقال ہو گیا وہ دنیوی آسائش سے محروم ہو گیا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۲۸۱) موت کے بعد ہی اللہ تعالیٰ شہداء کو حیات عطا فرماتا ہے ان کی ارواح پر رزق پیش کئے جاتے ہیں انہیں راحتیں دی جاتی ہیں ان کے عمل جاری رہتے ہیں اجر و ثواب بڑھتا رہتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں مسئلہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کو قبر میں جنتی نعمتیں ملتی ہیں شہید وہ مسلمان مکلف طاہر ہے جو تیز ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو یا معرکہ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور

وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَ

مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ف۲۸۴ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور

رَحْمَةٌ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن

رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں بے شک صفا اور مروہ ف۲۸۵

شَعَآئِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

اللہ کے نشانوں سے ہیں ف۲۸۶ تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان

أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ

دونوں کے پھیرے کرے ف۲۸۷ اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا

عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ

خبردار ہے بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو

الْهُدٰى مِنۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ أُولٰٓئِكَ

چھپاتے ہیں ف۲۸۸ بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر

يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَ

اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ف۲۸۹ مگر وہ جو توبہ کریں اور

أَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ

سنواریں اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے

بقیہ صفحہ ۴۲ = اس نے کچھ آسائش نہ پائی اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ نہ اس کو غسل دیا جائے نہ کفن اپنے کپڑوں میں ہی رکھا جائے اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے اسی حالت میں دفن کیا جائے آخرت میں شہید کا بڑا رتبہ ہے بعض شہداء وہ ہیں کہ ان پر دنیا کے یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لئے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر یا جل کر یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا طلب علم سفر حج غرض راہ خدا میں مرنے والا اور نفاس میں مرنے والی عورت اور پیٹ کے مرض اور طاعون اور ذات الجنب اور سل میں اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ (۲۸۲) آزمائش سے فرمانبردار و نافرمان کے حال کا ظاہر کرنا مراد ہے۔ (۲۸۳) امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خوف سے اللہ کا ڈر، بھوک سے رمضان کے روزے، مالوں کی کمی سے زکوٰۃ و صدقات دینا، جانوں کی کمی سے امراض کے ذریعہ موتیں ہونا، پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے اس لئے کہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں یارب پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا عرض کرتے ہیں ہاں یارب فرماتا ہے اس پر میرے بندے نے کیا کہا عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا فرماتا ہے اس کے لئے جنت میں مکان بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو حکمت مصیبت کے پیش آنے سے قبل خبر دینے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو وقت مصیبت صبر آسان ہو جاتا ہے ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلاو مصیبت کے وقت صابر و شاکر اور استقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انہیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو۔ ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبل وقوع اطلاع غیبی خبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلاء کی خبر سے اکھڑ جائیں اور مومن و منافق میں امتیاز ہو جائے (۲۸۴) حدیث شریف میں ہے کہ وقت مصیبت کے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا رحمت الٰہی کا سبب ہوتا ہے یہ بھی حدیث میں ہے کہ مومن کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کفارہ گناہ بناتا ہے (۲۸۵) صفا و مروہ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں جو کعبہ معظمہ کے مقابل جانب شرق واقع ہیں مروہ شمال کی طرف مائل اور صفا جنوب کی طرف جبل ابی قبیس کے دامن میں ہے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں چاہ زمزم ہے بحکم الٰہی سکونت اختیار فرمائی اس وقت یہ مقام سنگلاخ بیابان تھا نہ یہاں سبزہ تھا نہ پانی نہ خورد و نوش کا کوئی سامان رضائے الٰہی

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۵

الرَّحِيْمُ ﴿١٦٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ

والا مہربان بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے اُن پر لعنت ہے

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ف۲۹۰ ہمیشہ رہیں گے اس میں

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾ وَاِلٰهُكُمْ

نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے اور تمہارا معبود

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ

ایک معبود ہے ف۲۹۱ اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان بے شک

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ

آسمانوں ف۲۹۲ اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی

الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ

السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا

نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ

جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان

(۲۹۰) مومن تو کافروں پر لعنت کریں ہی گے کافر بھی روز قیامت باہم ایک دوسرے پر لعنت کریں گے مسئلہ اس آیت میں ان پر لعنت فرمائی گئی جو کفر پر مرے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی موت کفر پر معلوم ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے مسئلہ گنہگار مسلمان پر بالتعیین لعنت کرنا جائز نہیں لیکن علی الاطلاق جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں چور اور سود خوار وغیرہ پر لعنت آئی ہے (۲۹۱) شان نزول کفار نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنے رب کی شان و صفت بیان فرمایئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتا دیا گیا کہ معبود صرف ایک ہے نہ وہ متجزی ہوتا ہے نہ منقسم نہ اس کے لئے مثل نہ نظیر۔ الوہیت و ربوبیت میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ یکتا ہے اپنے افعال میں مصنوعات کو تنہا اسی نے بنایا وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا قسیم نہیں اپنے صفات میں یگانہ ہے کوئی اس کا شبیہ نہیں۔ ابو داؤد و ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ایک یہی آیت وَاِلٰهُكُمْ دوسری الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ (۲۹۲) کعبہ معظمہ کے گرد مشرکین کے تین سو ساٹھ بت تھے جنہیں وہ معبود اعتقاد کرتے تھے انہیں یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی آیت طلب کی جس سے وحدانیت پر استدلال صحیح ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں یہ بتایا گیا کہ آسمان اور اس کی بلندی اور اس کا بغیر ستون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب مہتاب ستارے وغیرہ یہ تمام اور زمین اور اس کی درازی اور پانی پر مفروش ہونا اور پہاڑ دریا چشمے معادن جواہر درخت سبزہ پھل اور شب و روز کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا کشتیاں اور ان کا مسخر ہونا باوجود بہت سے وزن اور بوجھ کے روئے آب پر رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہو کر دریا کے عجائب دیکھنا اور تجارتوں میں ان سے باربرداری کا کام لینا اور بارش اور اس سے خشک و مردہ ہو جانے کے بعد زمین کا سرسبز و شاداب کرنا اور تازہ زندگی عطا فرمانا اور زمین کو انواع و اقسام کے جانوروں سے بھر دینا جن میں بے شمار عجائب حکمت ودیعت ہیں اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص اور ہوا کے عجائبات اور ابر اور اس کا اتنے کثیر پانی کے ساتھ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہنا یہ آٹھ انواع ہیں جو حضرت قادر مختار کے علم و حکمت اور اس کی وحدانیت پر برہان قوی ہیں اور ان کی دلالت وحدانیت پر بیشمار وجوہ سے ہے اجمالی بیان یہ ہے کہ یہ سب امور ممکنہ ہیں اور ان کا وجود بہت سے مختلف طریقوں سے ممکن تھا مگر وہ مخصوص شان سے وجود میں آئے یہ دلالت کرتا ہے کہ ضرور ان کے لئے موجد ہے قادر و حکیم جو بمقتضائے حکمت و مشیت جیسا

وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ

اور زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

معبود بنا لیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ

کے برابر کسی کی محبت نہیں اور کیسے ہو اگر دیکھیں ظالم وہ وقت جب کہ عذاب ان کی آنکھوں کی سامنے آئے گا

الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ

اس لیے کہ سارا زور خدا کو ہے اور اس لیے کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے جب بیزار ہوں گے پیشوا

اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

اپنے پیروؤں سے ف۲۹۳ اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گی ان سب کی ڈوریں

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ

ف۲۹۴ اور کہیں گے پیرو کاش ہمیں لوٹ کر جانا ہوتا (دنیا میں)، تو ہم ان سے توڑ دیتے

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

جیسے انہوں نے ہم سے توڑ دی یونہی اللہ انہیں دکھائے گا ان کے کام ان پر حسرتیں

عَلَیْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا

ہو کر ف۲۹۵ اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں اے لوگو کھاؤ

بقیہ صفحہ ۴۴ = چاہتا ہے بناتا ہے کسی کو دخل و اعتراض کی مجال نہیں وہ معبود بالیقین واحد و یکتا ہے کیونکہ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی فرض کیا جائے تو اس کو بھی اسی مقدورات پر قادر ماننا پڑے گا اب دو حال سے خالی نہیں یا تو ایجاد و تاثیر میں دونوں متفق الارادہ ہوں گے یا نہ ہوں گے اگر ہوں تو ایک ہی شئے کے وجود میں دو موثروں کا تاثیر کرنا لازم آئے گا اور یہ محال ہے کیونکہ یہ مستلزم ہے معلول کے دونوں سے مستغنی ہونے کو اور دونوں کی طرف مفتقر ہونے کو کیونکہ علت جب مستقلہ ہو تو معلول صرف اسی کی طرف محتاج ہوتا ہے دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوتا اور دونوں کو علت مستقلہ فرض کیا گیا ہے تو لازم آئے گا کہ معلول دونوں میں سے، ہر ایک کی طرف محتاج ہو اور ہر ایک سے غنی ہو تو نقیضین مجتمع ہو گئیں اور یہ محال ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ تاثیر ان میں سے ایک کی ہے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی اور دوسرے کا عجز لازم آئے گا جو الٰہ ہونے کے منافی ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ دونوں کے ارادے مختلف ہوتے ہیں تو تمانع و تطارد لازم آئے گا کہ ایک کسی شئے کے وجود کا ارادہ کرے اور دوسرا اسی حال میں اس کے عدم کا تو وہ شئے ایک ہی حال میں موجود و معدوم دونوں ہو گی یا دونوں نہ ہو گی یہ دونوں تقدیریں باطل ہیں تو ضرور ہے کہ یا موجود ہی ہو گی یا معدوم ایک ہی بات ہو گی اگر موجود ہوئی تو عدم کا چاہنے والا عاجز ہوا الٰہ نہ رہا اور اگر معدوم ہوئی تو وجود کا ارادہ کرنے والا مجبور رہا الٰہ نہ رہا لہٰذا ثابت ہو گیا کہ الٰہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ تمام انواع بے نہایت وجوہ سے اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں۔ (۲۹۳) یہ روز قیامت کا بیان ہے جب مشرکین اور ان کے پیشوا جنہوں نے انہیں کفر کی ترغیب دی تھی ایک جگہ جمع ہوں گے اور عذاب نازل ہوتا ہوا دیکھ کر ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے (۲۹۴) یعنی وہ تمام تعلقات جو دنیا میں ان کے مابین تھے خواہ وہ دوستیاں ہوں یا رشتہ داریاں یا باہمی موافقت کے عہد (۲۹۵) یعنی اللہ تعالیٰ ان کے برے اعمال ان کے سامنے کرے گا تو انہیں نہایت حسرت ہو گی انہوں نے یہ کام کیوں کئے تھے ایک قول یہ ہے کہ جنت کے مقامات دکھا کر ان سے کہا جائے گا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے تو یہ تمہارے لئے تھے پھر وہ مساکن و منازل مومنین کو دیے جائیں گے اس پر انہیں حسرت و ندامت ہو گی

مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

جو کچھ زمین میں ہے ف۲۹۶ حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَ

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور

اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں اور جب ان سے کہا جائے اللہ

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ

کے اتارے پر چلو ف۲۹۷ تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ

كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ

ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت ف۲۹۸ اور کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ

کی کہاوت اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ

نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سنے ف۲۹۹ بہرے گونگے اندھے تو انہیں سمجھ نہیں ف۳۰۰ اے ایمان والو کھاؤ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ

ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو

(۲۹۶) یہ آیت ان اشخاص کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے بحیرہ وغیرہ کو حرام قرار دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال فرمائی چیزوں کو حرام قرار دینا اس کی رزاقیت سے بغاوت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مال میں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہوں وہ ان کے لئے حلال ہے اور اسی میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو باطل سے بے تعلق پیدا کیا پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور انہوں نے دین سے بہکایا اور جو میں نے ان کے لئے حلال کیا تھا اس کو حرام ٹھہرایا ایک اور حدیث میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت کی تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوۃ کر دے حضور نے فرمایا اے سعد اپنی خوراک پاک کرو مستجاب الدعوۃ ہو جاؤ گے اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک قبولیت سے محرومی رہتی ہے (تفسیر ابن کثیر) (۲۹۷) توحید و قرآن پر ایمان لاؤ اور پاک چیزوں کو حلال جانو جنہیں اللہ نے حلال کیا (۲۹۸) جب باپ دادا دین کے امور کو نہ سمجھتے ہوں اور راہ راست پر نہ ہوں تو ان کی پیروی کرنا حماقت و گمراہی ہے (۲۹۹) یعنی جس طرح چوپائے چرانے والے کی صرف آواز ہی سنتے ہیں کلام کے معنی نہیں سمجھتے یہی حال ان کفار کا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائے مبارک کو سنتے ہیں لیکن اس کے معنی دل نشین کر کے ارشاد فیض بنیاد سے فائدہ نہیں اٹھاتے (۳۰۰) یہ اس لئے کہ وہ حق بات سن کر منتفع نہ ہوئے کلام حق ان کی زبان پر جاری نہ ہوا نصیحتوں سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ

ف۳۰۱ اس نے یہی تم پر حرام کیئے ہیں مردار ف۳۰۲ اور خون ف۳۰۳ اور سور کا گوشت

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ

ف۳۰۴ اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ف۳۰۵ تو جو ناچار ہو ف۳۰۶ نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت

عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ

سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰۷ وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری

اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ

کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں ف۳۰۸ وہ اپنے پیٹ میں

فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ

آگ ہی بھرتے ہیں ف۳۰۹ اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار (برداشت) ہے یہ اس لیے کہ اللہ

نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ

نے کتاب حق کے ساتھ اتاری اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے ف۳۱۰ وہ ضرور

(۳۰۱) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر واجب ہے (۳۰۲) جو حلال جانور بغیر ذبح کئے مر جائے یا اس کو طریق شرع کے خلاف مارا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ کر یا لاٹھی پتھر ڈھیلے غلے گولی سے مار کر ہلاک کیا گیا ہو یا وہ گر کر مر گیا ہو یا کسی جانور نے سینگ سے مارا ہو یا کسی درندے نے ہلاک کیا ہو اس کو مردار کہتے اور اسی کے حکم میں داخل ہے زندہ جانور کا وہ عضو جو کاٹ لیا گیا ہو۔ مسئلہ مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اس کا پکا ہوا چمڑا کام میں لانا اور اس کے بال سینگ ہڈی پٹھے سم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے (تفسیر احمدی) (۳۰۳) مسئلہ خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو دوسری آیت میں فرمایا اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا (۳۰۴) مسئلہ خنزیر (سور) نجس العین ہے اس کا گوشت پوست بال ناخن وغیرہ تمام اجزاء نجس و حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں چونکہ اوپر سے کھانے کا بیان ہو رہا ہے اس لئے یہاں گوشت کے ذکر پر اکتفا فرمایا گیا (۳۰۵) مسئلہ جس جانور پر بوقت ذبح غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف سے ملا کر وہ حرام ہے مسئلہ اور اگر نام خدا کے ساتھ غیر کا نام بغیر عطف ملایا تو مکروہ ہے مسئلہ اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا مثلاً یہ کہا کہ حقیقہ کا بکرا ولیمہ کا دنبہ یا جس کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا یا جن اولیاء کے لئے ایصال ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں (تفسیر احمدی) (۳۰۶) مضطر وہ ہے جو حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہو اور اس کو نہ کھانے سے خوف جان ہو خواہ تو شدت کی بھوک یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن جائے اور کوئی حلال چیز ہاتھ نہ آئے یا کوئی شخص حرام کے کھانے پر جبر کرتا ہو اور اس سے جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کے لئے حرام چیز کا قدر ضرورت یعنی اتنا کھا لینا جائز ہے کہ خوف ہلاکت نہ رہے۔ (۳۰۷) شان نزول یہود کے علماء و رؤسا جو امید رکھتے تھے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے مبعوث ہوں گے جب انہوں نے دیکھا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قوم میں سے مبعوث فرمائے گئے تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ توریت و انجیل میں حضور کے اوصاف دیکھ کر آپ کی فرمانبرداری کی طرف جھک پڑیں گے اور ان کے نذرانے ہدیئے تحفے تحائف سب بند ہو جائیں گے حکومت جاتی رہے گی اس خیال سے انہیں حسد پیدا ہوا اور توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت اور آپ کے وقت نبوت کا بیان تھا انہوں نے اس کو چھپایا اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی مسئلہ چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے نہ دکھایا جائے اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے اور

شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ

پرلے سرے کے جھگڑالو ہیں۔ کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق

الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

و مغرب کی طرف کرو ف۳۱۱ ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور

وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ

کتاب اور پیغمبروں پر ف۳۱۲ اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور

الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ

یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ

ف۳۱۳ اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰٓئِكَ

اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں

الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں اے ایمان والو

اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

تم پر فرض ہے ف۳۱۴ کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو ف۳۱۵ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

ع ۲۱/۹/۵

بقیہ صفحہ ۴۷ = کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے (۳۰۸) یعنی دنیا کے حقیر نفع کے لئے اخفاء حق کرتے ہیں (۳۰۹) کیونکہ یہ رشوتیں اور یہ مال حرام جو حق پوشی کے عوض انہوں نے لیا ہے انہیں آتش جہنم میں پہنچائے گا (۳۱۰) شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت میں اختلاف کیا بعض نے اس کو حق کہا بعض نے باطل بعض نے غلط تاویلیں کیں بعض نے تحریفیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی اس صورت میں کتاب سے قرآن مراد ہے اور ان کا اختلاف یہ ہے کہ بعض ان میں سے اس کو شعر کہتے تھے بعض سحر بعض کہانت۔ (۳۱۱) شان نزول یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ یہود نے بیت المقدس کے مشرق کو اور نصاریٰ نے اس کے مغرب کو قبلہ بنا رکھا تھا اور ہر فریق کا گمان تھا کہ صرف اس قبلہ ہی کی طرف منہ کرنا کافی ہے اس آیت میں ان کا رد فرمایا گیا کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہو گیا (مدارک) مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ خطاب اہل کتاب اور مؤمنین سب کو عام ہے اور معنی یہ ہیں کہ صرف رو بقبلہ ہونا اصل نیکی نہیں جب تک عقائد درست نہ ہوں اور دل اخلاص کے ساتھ رب قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہو (۳۱۲) اس آیت میں نیکی کے چھ طریقے ارشاد فرمائے (۱) ایمان لانا (۲) مال دینا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکوٰۃ دینا (۵) عہد پورا کرنا (۶) صبر کرنا ایمان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے کہ وہ حی وقیوم علیم حکیم سمیع بصیر غنی قدیر ازلی ابدی واحد لاشریک لہ ہے دوسرے قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے اس میں بندوں کا حساب ہو گا اعمال کی جزا دی جائے گی مقبولان حق شفاعت کریں گے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سعادت مندوں کو حوض کوثر پر سیراب فرمائیں گے پل صراط پر گزر ہو گا اور اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے یا سید انبیاء نے بیان فرمائے سب حق ہیں تیسرے فرشتوں پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت ان کی تعداد اللہ جانتا ہے چار ان میں سے بہت مقرب ہیں جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام چوتھے کتب الٰہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حق ہے ان میں چار بڑی کتابیں ہیں (۱) توریت جو حضرت موسیٰ پر (۲) انجیل جو حضرت عیسیٰ پر (۳) زبور حضرت داؤد پر (۴) قرآن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں اور پچاس صحیفے حضرت شیث پر تیس حضرت ادریس پر دس حضرت آدم پر دس حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے علیہم الصلوٰۃ والسلام پانچویں تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور معصوم یعنی گناہوں سے پاک ہیں ان کی صحیح

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت ف۳۱۶ تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی

فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ

ف۳۱۷ تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ

سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے ف۳۱۸ اس کے لئے

اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

دردناک عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندو ف۳۱۹ کہ تم کہیں

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ

بچو تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال

خَیْرَا ۖۚ الْوَصِیَّةُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى

چھوڑے تو وصیت کرجائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور ف۳۲۰ یہ واجب

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى

ہے پرہیزگاروں پر تو جو وصیت کو سن سنا کر بدل دے ف۳۲۱ اس کا گناہ انہیں

الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ

بدلنے والوں پر ہے ف۳۲۲ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے پھر جسے اندیشہ ہوا

بقیہ صفحہ ۴۸ = تعداد اللہ جانتا ہے ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں اَلنَّبِیّٖنَ بصیغہ جمع مذکر سالم ذکر فرمایا اشارہ کرتا ہے کہ انبیاء مرد ہوتے ہیں کوئی عورت کبھی نبی نہیں ہوئی جیساکہ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا الآیہ سے ثابت ہے۔ ایمان مجمل یہ ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِجَمِیْعِ مَا جَآءَ بِهِ النَّبِیُّ (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی میں اللہ پر ایمان لایا اور ان تمام امور پر جو سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس سے لائے (تفسیر احمدی) (۳۱۳) ایمان کے بعد اعمال کا اور اس سلسلہ میں مال دینے کا بیان فرمایا اس کے چھ مصرف ذکر کئے گردنیں چھڑانے سے غلاموں کا آزاد کرنا مراد ہے یہ سب مستحب طور پر مال دینے کا بیان تھا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بحالت تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے (کذا فی حدیث عن ابی ہریرہ) مسئلہ حدیث شریف میں ہے کہ رشتہ دار کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں ایک صدقہ کا ایک صلہ رحم کا (نسائی شریف) (۳۱۴) شان نزول یہ آیت اوس و خزرج کے بارے میں نازل ہوئی ان میں سے ایک قبیلہ دوسرے سے قوت تعداد مال و شرف میں زیادہ تھا اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے غلام کے بدلے دوسرے قبیلہ کے آزاد کو اور عورت کے بدلے مرد کو اور ایک کے بدلے دو کو قتل کرے گا زمانہ جاہلیت میں لوگ اس قسم کی تعدی کے عادی تھے عہد اسلام میں یہ معاملہ حضور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور عدل و مساوات کا حکم دیا گیا اور اس پر وہ لوگ راضی ہوئے قرآن کریم میں قصاص کا مسئلہ کئی آیتوں میں بیان ہوا ہے اس آیت میں قصاص و عفو دونوں کے مسئلہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا بیان ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو قصاص و عفو میں مختار کیا چاہیں قصاص لیں یا عفو کریں آیت کے اول میں قصاص کے وجوب کا بیان ہے (۳۱۵) اس سے ہر قاتل بالعمد پر قصاص کا وجوب ثابت ہوتا ہے خواہ اس نے آزاد کو قتل کیا ہو یا غلام کو مسلمان کو یا کافر کو مرد کو یا عورت کو کیونکہ قَتْلٰی جو قتیل کی جمع ہے وہ سب کو شامل ہے ہاں جس کو دلیل شرعی خاص کرے وہ مخصوص ہو جائے گا (احکام القرآن) (۳۱۶) اس آیت میں بتایا گیا کہ جو قتل کرے گا وہی قتل کیا جائے گا خواہ آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت اور اہل جاہلیت کا یہ طریقہ ظلم ہے جو ان میں رائج تھا کہ آزادوں میں لڑائی ہوتی تو وہ ایک کے بدلے دو کو قتل کرتے غلاموں میں ہوتی تو بجائے غلام کے آزاد کو مارتے عورتوں میں ہوتی تو عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتے اور محض قاتل کے قتل پر اکتفا نہ کرتے اس کو منع فرمایا گیا (۳۱۷) معنی یہ ہیں کہ جس قاتل کو ولی مقتول کچھ معاف کریں اور اس کے ذمہ مال لازم کیا جائے

مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِؕ اِنَّ

کو وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرادی اس پر کچھ گناہ نہیں ف۳۲۳ بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۠ (۱۸۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ف۳۲۴ تم پر روزے فرض کیے گئے

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۸۳) اَیَّامًا

جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے ف۳۲۵ گنتی کے

مَّعْدُوْدٰتٍؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ

دن ہیں ف۳۲۶ تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو ف۳۲۷ تو اتنے روزے

مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍؕ

اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ

ف۳۲۸ پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے ف۳۲۹ تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۱۸۴) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

بھلا ہے اگر تم جانو ف۳۳۰ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا ف۳۳۱ لوگوں

هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ

کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم

بقیہ صفحہ ۴۹ = اس پر اولیاء مقتول تقاضا کرنے میں نیک روش اختیار کریں اور قاتل خوں بہا خوش معاملگی کے ساتھ ادا کرے اس میں صلح بر مال کا بیان ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ ولی مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کرے یا مال پر صلح کرے اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض رہے گا (جمل) مسئلہ اگر مقتول کے تمام اولیاء قصاص معاف کردیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں رہتا مسئلہ اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہوجاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ ولی مقتول کو قاتل کا بھائی فرمانے میں دلالت ہے اس پر کہ قتل گرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے اخوت ایمانی قطع نہیں ہوتی اس میں خوارج کا ابطال ہے جو مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں (۳۱۸) یعنی بدستور جاہلیت غیر قاتل کو قتل کرے یا دیت قبول کرنے اور معاف کرنے کے بعد قتل کرے (۳۱۹) کیونکہ قصاص مقرر ہونے سے لوگ قتل سے باز رہیں گے اور جانیں بچیں گی (۳۲۰) یعنی موافق دستور شریعت کے عدل کرے اور ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے اور محتاجوں پر مالداروں کو ترجیح نہ دے مسئلہ ابتدائے اسلام میں یہ وصیت فرض تھی جب میراث کے احکام نازل ہوئے منسوخ کی گئی اب غیر وارث کے لئے تہائی سے کم میں وصیت کرنا مستحب ہے بشرطیکہ وارث محتاج نہ ہوں یا ترکہ ملنے پر محتاج نہ رہیں ورنہ ترک وصیت سے افضل ہے (تفسیر احمدی) (۳۲۱) خواہ وصی ہو یا ولی شاہد اور وہ تبدیل کتابت میں کرے یا تقسیم میں یا ادائے شہادت میں اگر وہ وصیت موافق شرع ہے تو بدلنے والا گنہگار ہے۔ (۳۲۲) اور دوسرے خواہ وہ موصی ہوں یا موصیٰ لہ بری ہیں (۳۲۳) معنی یہ ہیں کہ وارث یا وصی یا امام یا قاضی جس کو بھی موصی کی طرف سے ناانصافی یا ناحق کارروائی کا اندیشہ ہو وہ اگر موصی لہ یا وارثوں میں شرع کے موافق صلح کرادے تو گنہگار نہیں کیونکہ اس نے حق کی حمایت کے لئے باطل کو بدلا ایک قول یہ بھی ہے کہ مراد وہ شخص ہے جو وقت وصیت دیکھے کہ موصی حق سے تجاوز کرتا اور خلاف شرع طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کو روک دے اور حق و انصاف کا حکم کرے (۳۲۴) اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے روزہ شرع میں اس کا نام ہے کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض یا نفاس سے خالی عورت صبح صادق سے غروب آفتاب تک بہ نیت عبادت خورد و نوش و مجامعت ترک کرے (عالمگیری وغیرہ) رمضان کے روزے ۱۰ شوال ۲ھ کو فرض کیے گئے (درمختار و خازن) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عبادت قدیمہ ہیں زمانہ آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے اگرچہ ایام و احکام مختلف تھے مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے (۳۲۵) اور تم

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلٰى

میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ؕ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ

ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو ف۳۳۲ اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۸۵﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ؕ

نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا

ف۳۳۳ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے ف۳۳۴ تو انہیں چاہیئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان

بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿۱۸۶﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى

لائیں کہ کہیں راہ پائیں روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے

نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ

حلال ہوا ف۳۳۵ وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم

كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ

اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا ف۳۳۶

بقیہ صفحہ ۵۰ = گناہوں سے بچو کیونکہ یہ کسرِ نفس کا سبب اور متقین کا شعار ہے (۳۲۶) یعنی صرف رمضان کا ایک مہینہ (۳۲۷) سفر سے وہ مراد ہے جس کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مریض و مسافر کو رخصت دی کہ اگر اس کو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک کا اندیشہ ہو یا سفر میں شدت و تکلیف کا تو وہ مرض و سفر کے ایام میں افطار کرے اور بجائے اس کے ایام منہیہ کے سوا اور دنوں میں اس کی قضا کرے۔ ایام منہیہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ دونوں عیدین اور ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخیں۔ مسئلہ مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہر الفسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبہ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہوگا۔ مسئلہ جو بالفعل بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے مسئلہ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار جائز ہے مسئلہ جس مسافر نے طلوع فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں (۳۲۸) مسئلہ جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو شیخ فانی کہتے ہیں اس کے لئے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع یعنی ایک سو پچھتر روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا اس سے دونے جو یا اس کی قیمت بطور فدیہ دے مسئلہ اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آ گئی تو روزہ واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر شیخ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اپنے عفو تقصیر کی دعا کرتا رہے (۳۲۹) یعنی فدیہ کی مقدار سے زیادہ دے (۳۳۰) اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ مسافر و مریض کو افطار کی اجازت ہے لیکن زیادہ بہتر و افضل روزہ رکھنا ہی ہے (۳۳۱) اس کے معنی میں مفسرین کے چند اقوال ہیں (۱) یہ کہ رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت میں قرآن پاک نازل ہوا (۲) یہ کہ قرآن کریم میں نزول کی ابتدا رمضان میں ہوئی (۳) یہ کہ قرآن کریم بتمامہ رمضان مبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حسب اقتضائے حکمت جتنا جتنا منظور الٰہی ہوا جبریل امین لاتے رہے یہ نزول تئیس سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔

بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

تو اب ان سے صحبت کرو ف۳۳۷ اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو ف۳۳۸ اور کھاؤ اور پیو

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ

یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے ف۳۳۹

الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ

(پو پھٹ کر) ف۳۴۰ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو ف۳۴۱ اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم

عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ

مسجدوں میں اعتکاف سے ہو ف۳۴۲ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے اور آپس میں ایک دوسرے کا

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ

مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز

اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ

طور پر کھالو ف۳۴۳ جان بوجھ کر تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں

ع۲۳

الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ

ف۳۴۴ تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے ف۳۴۵ اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ ف۳۴۶

بقیہ صفحہ ۵۱ = (۳۳۲) حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے تو چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اگر ۲۹ رمضان کو چاند کی رویت نہ ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو (۳۳۳) اس میں طالبان حق کی طلب مولیٰ کا بیان ہے جنہوں نے عشق الٰہی پر اپنے حوائج کو قربان کر دیا وہ اسی کے طلبگار ہیں انہیں قرب و وصال کے مژدہ سے شاد کام فرمایا شان نزول ایک جماعت صحابہ نے جذبہ عشق الٰہی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا رب کہاں ہے اس پر نوید قرب سے سرفراز کر کے بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے جو چیز کسی سے مکانی قرب رکھتی ہو وہ اس کے دور والے سے ضرور بعد رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ سب بندوں سے قریب ہے مکانی کی یہ شان نہیں منازل قرب میں رسائی بندہ کو اپنی غفلت دور کرنے سے میسر آتی ہے۔ دوست نزدیک تراز من بمن ست = ویں عجب ترکہ من ازوے دورم (۳۳۴) دعا عرض حاجت ہے اور اجابت یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دعا پر لَبَّيْكَ عَبْدِيْ فرماتا ہے مراد عطا فرمانا دوسری چیز ہے وہ بھی کبھی اس کے کرم سے فی الفور ہوتی ہے کبھی بمقتضائے حکمت کسی تاخیر سے کبھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے کبھی آخرت میں کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اس کی حاجت روائی میں اس لئے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دعا میں مشغول رہے کبھی دعا کرنے والے میں صدق و اخلاص وغیرہ شرائط قبول نہیں ہوتے اسی لئے اللہ کے نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے مسئلہ ناجائز امر کی دعا کرنا جائز نہیں دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضور قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے (۳۳۵) شان نزول شرائع سابقہ میں افطار کے بعد کھانا پینا مجامعت کرنا نماز عشا تک حلال تھا بعد نماز عشا یہ سب چیزیں شب میں بھی حرام ہو جاتی تھیں یہ حکم زمانہ اقدس تک باقی تھا بعض صحابہ سے رمضان کی راتوں میں بعد عشا مباشرت وقوع میں آئی ان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اس پر وہ حضرات نادم ہوئے اور درگاہ رسالت میں عرض حال کیا اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی اور بیان کر دیا گیا کہ آئندہ کے لئے رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مجامعت کرنا حلال کیا گیا (۳۳۶) اس خیانت سے وہ مجامعت مراد ہے جو قبل اباحت رمضان کی راتوں میں مسلمانوں سے سرزد ہوئی تھی اس کی معافی کا بیان فرما کر ان کی تسکین فرمادی گئی (۳۳۷) یہ امر اباحت کے لئے ہے کہ اب وہ

تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَأْتُوا

گھروں میں پچھیت (پچھلی دیوار) توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں

الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٨٩﴾ وَ

میں دروازوں سے آؤ ف۳۴۷ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور

قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۭ إِنَّ

اللہ کی راہ میں لڑو ف۳۴۸ ان سے جو تم سے لڑتے ہیں ف۳۴۹ اور حد سے نہ بڑھو ف۳۵۰

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَ

اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو ف۳۵۱ اور

أَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ

انہیں نکال دو ف۳۵۲ جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا ف۳۵۳ اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے

وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۚ

ف۳۵۴ اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں ف۳۵۵

فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكٰفِرِينَ ﴿١٩١﴾ فَإِنِ انْتَهَوْا

اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو ف۳۵۶ کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں

فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٩٢﴾ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ

ف۳۵۷ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور

بقیہ صفحہ ۵۲ = ممانعت اٹھادی گئی اور لیالی رمضان میں مباشرت مباح کر دی گئی (۳۳۸) اس میں ہدایت ہے کہ مباشرت نسل و اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہئے جس سے مسلمان بڑھیں اور دین قوی ہو مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ مباشرت موافق حکم شرع ہو جس محل میں جس طریقہ سے مباح فرمائی اس سے تجاوز نہ ہو (تفسیر احمدی) ایک قول یہ بھی ہے کہ جو اللہ نے لکھا اس کو طلب کرنے کے معنی ہیں رمضان کی راتوں میں کثرت عبادت اور بیدار رہ کر شب قدر کی جستجو کرنا (۳۳۹) یہ آیت صرمہ بن قیس کے حق میں نازل ہوئی آپ محنتی آدمی تھے ایک دن بحالت روزہ دن بھر اپنی زمین میں کام کر کے شام کو گھر آئے بیوی سے کھانا مانگا وہ پکانے میں مصروف ہوئیں یہ تھکے تھے آنکھ لگ گئی جب کھانا تیار کر کے انہیں بیدار کیا انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس زمانہ میں سو جانے کے بعد روزہ دار پر کھانا پینا ممنوع ہو جاتا تھا اور اسی حالت میں دوسرا روزہ رکھ لیا ضعف انتہا کو پہنچ گیا تھا دوپہر کو غشی آگئی ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور رمضان کی راتوں میں ان کے سبب سے کھانا پینا مباح فرمایا گیا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انابت و رجوع کے باعث قربت حلال ہوئی (۳۴۰) رات کو سیاہ ڈورے سے اور صبح صادق کو سفید ڈورے سے تشبیہ دی گئی معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے کھانا پینا رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مباح فرمایا گیا (تفسیر احمدی) مسئلہ صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے منافی نہیں جس شخص کو بحالت جنابت صبح ہوئی وہ غسل کر لے اس کا روزہ جائز ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ اسی سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا کہ رمضان کے روزے کی نیت دن میں جائز ہے (۳۴۱) اس سے روزے کی آخر حد معلوم ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ بحالت روزہ خورد و نوش و مجامعت میں سے ہر ایک کے ارتکاب سے کفارہ لازم ہو جاتا ہے (مدارک) مسئلہ علماء نے اس آیت کو صوم وصال یعنی نہ کے روزے کے ممنوع ہونے کی دلیل قرار دیا ہے (۳۴۲) اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لئے جماع حلال ہے جبکہ وہ معتکف نہ ہو مسئلہ اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس و کنار حرام ہے مسئلہ مردوں کے اعتکاف کے لئے مسجد ضروری ہے مسئلہ معتکف کو مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہے مسئلہ عورتوں کا اعتکاف ان کے گھروں میں جائز ہے مسئلہ اعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے جس میں جماعت قائم ہو مسئلہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے (۳۴۳) اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری سے یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی

الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں ف۳۵۸ تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ

ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے ف۳۵۹ جو تم

اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ

پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ مع

میں خرچ کرو ف۳۶۰ اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو ف۳۶۱ اور بھلائی والے ہو جاؤ

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ

بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو ف۳۶۲ پھر اگر

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ

تم روکے جاؤ ف۳۶۳ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے ف۳۶۴ اور اپنے سر نہ منڈاؤ

حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ

جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے ف۳۶۵ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے

بقیہ صفحہ ۵۳ = گواہی یا چغل خوری سے یہ سب ممنوع و حرام ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز فائدہ کے لئے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حکام تک لے جانا ناجائز و حرام ہے اسی طرح اپنے فائدہ کی غرض سے دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لئے حکام پر اثر ڈالنا رشوتیں دینا حرام ہے جو حکام رس لوگ ہیں وہ اس آیت کے حکم کو پیش نظر رکھیں حدیث شریف میں مسلمان کے ضرر پہنچوانے والے پر لعنت آئی ہے (۳۴۴) شان نزول یہ آیت حضرت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری کے جواب میں نازل ہوئی ان دونوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند کا کیا حال ہے ابتداء میں بہت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا روشن ہو جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے اور یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک ہو جاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا اس سوال سے مقصد چاند کے گھٹنے بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا تھا بعض مفسرین کا خیال ہے کہ سوال کا مقصود چاند کے اختلافات کا سبب دریافت کرنا تھا (۳۴۵) چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان فرمائے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں کے ہزارہا دینی و دنیوی کام اس سے متعلق ہیں زراعت تجارت لین دین کے معاملات روزے اور عید کے اوقات عورتوں کی عدتیں حیض کے ایام حمل اور دودھ پلانے کی مدتیں اور دودھ چھڑانے کے وقت اور حج کے اوقات اس سے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اول میں جب چاند باریک ہوتا ہے تو دیکھنے والا جان لیتا ہے کہ یہ ابتدائی تاریخیں ہیں اور جب چاند پورا روشن ہوتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ مہینے کی درمیانی تاریخ ہے اور جب چاند چھپ جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مہینہ ختم پر ہے اسی طرح ان کے مابین ایام میں چاند کی حالتیں دلالت کیا کرتی ہیں پھر مہینوں سے سال کا حساب ہوتا ہے یہ وہ قدرتی جنتری ہے جو آسمان کے صفحہ پر ہمیشہ کھلی رہتی ہے اور ہر ملک اور ہر زبان کے لوگ پڑھے بھی اور بے پڑھے بھی سب اس سے اپنا حساب معلوم کر لیتے ہیں (۳۴۶) شان نزول زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لئے احرام باندھتے تو کسی مکان میں اس کے دروازہ سے داخل نہ ہوتے اگر ضرورت ہوتی تو پچھیت توڑ کر آتے اور اس کو نیکی جانتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳۴۷) خواہ حالت احرام ہو یا غیر احرام (۳۴۸) ۶ھ میں حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے بقصد عمرہ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ سال آئندہ تشریف لائیں تو آپ کے لئے تین روز مکہ مکرمہ خالی کر دیا جائے گا چنانچہ اگلے سال ۷ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضاء کے لئے تشریف لائے اب حضور کے

أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ
سر میں کچھ تکلیف ہے ۳۶۶ تو بدلہ دے روزے ۳۶۷ یا خیرات ۳۶۸ یا قربانی

فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ
پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے ۳۶۹ اس پر قربانی ہے

الْهَدْيِ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ
جیسی میسر آئے ۳۷۰ پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے ۳۷۱ اور سات جب

إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ
اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کے لیے ہے جو

حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
مکہ کا رہنے والا نہ ہو ۳۷۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کا

شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ
عذاب سخت ہے حج کے کئی مہینہ ہیں جانے ہوئے ۳۷۳ تو جو ان میں حج کی

فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَ
نیت کرے ۳۷۴ تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا ۳۷۵ حج کے

مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ
وقت تک اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے ۳۷۶ اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے ۳۷۷ اور

بقیہ صفحہ ۵۴ = ساتھ ایک ہزار چار سو کی جماعت تھی مسلمانوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کفار وفائے عہد نہ کریں گے اور حرم مکہ میں شہر حرام یعنی ماہ ذی القعدہ میں جنگ کریں گے اور مسلمان بحالت احرام ہیں اس حالت میں جنگ کرنا گراں ہے کیونکہ زمانہ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک نہ حرم میں جنگ جائز تھی نہ ماہ حرام میں نہ حالت احرام میں تو انہیں تردد ہوا کہ اس وقت جنگ کی اجازت ملتی ہے یا نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳۴۹) اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جو کفار تم سے لڑیں یا جنگ کی ابتداء کریں تم ان سے دین کی حمایت اور اعزاز کے لئے لڑو یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ کیا گیا اور کفار سے قتال کرنا واجب ہوا خواہ وہ ابتدا کریں یا نہ کریں یا یہ معنی ہیں کہ جو تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ بات سارے ہی کفار میں ہے کیونکہ وہ سب دین کے مخالف اور مسلمانوں کے دشمن ہیں خواہ انہوں نے کسی وجہ سے جنگ نہ کی ہو لیکن موقع پانے پر چوکنے والے نہیں یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جو کافر میدان میں تمہارے مقابل آئیں اور تم سے لڑنے والے ہوں ان سے لڑو اس صورت میں ضعیف بوڑھے بچے مجنون اپاہج اندھے بیمار عورتیں وغیرہ جو جنگ کی قدرت نہیں رکھتے اس حکم میں داخل نہ ہوں گے ان کو قتل کرنا جائز نہیں (۳۵۰) جو جنگ کے قابل نہیں ان سے نہ لڑو یا جن سے تم نے عہد کیا ہو یا بغیر دعوت کے جنگ نہ کرو کیونکہ طریقہ شرع یہ ہے کہ پہلے کفار کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر انکار کریں تو جزیہ طلب کیا جائے اس سے بھی منکر ہوں تب جنگ کی جائے اس معنی پر آیت کا حکم باقی ہے منسوخ نہیں (تفسیر احمدی) (۳۵۱) خواہ حرم ہو یا غیر حرم (۳۵۲) مکہ مکرمہ سے (۳۵۳) سال گزشتہ چنانچہ روز فتح مکہ جن لوگوں نے اسلام قبول نہ کیا ان کے ساتھ یہی کیا گیا (۳۵۴) فساد سے شرک مراد ہے یا مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکنا (۳۵۵) کیونکہ یہ حرمت حرم کے خلاف ہے (۳۵۶) کہ انہوں نے حرم شریف کی بے حرمتی کی (۳۵۷) قتل و شرک سے (۳۵۸) کفر و باطل پرستی سے (۳۵۹) جب گزشتہ سال ذی القعدہ ۶ھ میں مشرکین عرب نے ماہ حرام کی حرمت و ادب کا لحاظ نہ رکھا اور تمہیں ادائے عمرہ سے روکا تو یہ بے حرمتی ان سے واقع ہوئی اور اس کے بدلے بتوفیق الٰہی ۷ھ کے ذی القعدہ میں تمہیں موقع ملا کہ تم عمرہ قضا کو ادا کرو (۳۶۰) اس سے تمام دینی امور میں طاعت و رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرنا مراد ہے خواہ جہاد ہو یا اور نیکیاں (۳۶۱) راہ خدا میں انفاق کا ترک بھی سبب ہلاک ہے اور اسراف بیجا بھی اور اس طرح اور چیز بھی جو خطرہ و ہلاک کا باعث ہو ان سب سے باز رہنے کا حکم ہے حتی کہ بے ہتھیار میدان جنگ میں جانا یا زہر کھانا یا کسی طرح خودکشی کرنا مسئلہ

ع ۸ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا

مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو ف۳۷۸ تم پر کچھ گناہ نہیں ف۳۷۹ کہ اپنے رب کا

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

فضل تلاش کرو تو جب عرفات سے پلٹو ف۳۸۰ تو اللہ کی یاد کرو ف۳۸۱

عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۪ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْۚ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ

مشعر حرام کے پاس ف۳۸۲ اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بے شک اس سے پہلے

قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

تم بہکے ہوئے تھے ف۳۸۳ پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ

وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ

پلٹتے ہیں ف۳۸۴ اور اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب اپنے حج کے کام پورے کرچکو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًاؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ

ف۳۸۵ تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے ف۳۸۶ بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے

یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾

کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں

وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ

اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں

بقیہ صفحہ ۵۵ = علماء نے اس سے یہ مسئلہ بھی اخذ کیا ہے کہ جس شہر میں طاعون ہو وہاں نہ جائیں اگرچہ وہاں کے لوگوں کو وہاں سے بھاگنا ممنوع ہے (۳۶۲) اور ان دونوں کو ان فرائض و شرائط کے ساتھ خاص اللہ کے لئے بے سستی و نقصان کامل کرو حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا اس کے لئے خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے مسئلہ حج بقول راجح ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے حج کے فرائض یہ ہیں (۱) احرام (۲) عرفہ میں وقوف (۳) طواف زیارت (۳) حج کے واجبات (۱) مزدلفہ میں وقوف (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی (۳) رمی جمار اور (۴) آفاقی کے لئے طواف رجوع اور حلق یا (۵) تقصیر عمرہ کے رکن طواف و سعی ہیں اور اس کی شرط احرام و حلق ہے حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں (۱) افراد بالحج وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے (۲) افراد بالعمرہ وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے خواہ وقت تلبیہ زبان سے اس کا ذکر کرے یا نہ کرے اور اس کے لئے اشہر حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے مگر حج و عمرہ کے درمیان المام صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو (۳) قران یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل اول سے حج و عمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقت تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے (۴) تمتع یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اشہر حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اس کے اشہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لئے احرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ المام صحیح نہ کرے (مسکین و فتح) مسئلہ اس آیت سے علماء نے قران ثابت کیا ہے (۳۶۳) حج یا عمرہ سے بعد شروع کرنے اور گھر سے نکلنے اور محرم ہو جانے کے یعنی تمہیں کوئی مانع ادائے حج یا عمرہ سے پیش آئے خواہ وہ دشمن کا خوف ہو یا مرض وغیرہ ایسی حالت میں تم احرام سے باہر آجاؤ (۳۶۴) اونٹ یا گائے یا بکری اور یہ قربانی بھیجنا واجب ہے (۳۶۵) یعنی حرم میں جہاں اس کے ذبح کا حکم ہے مسئلہ یہ قربانی بیرون حرم نہیں ہو سکتی (۳۶۶) جس سے وہ سر منڈانے کے لئے مجبور ہو اور سر منڈالے (۳۶۷) تین دن کے (۳۶۸) چھ مسکینوں کا کھانا ہر مسکین

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا

بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ف ۳۸۷ ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ (خوش نصیبی) ہے ف ۳۸۸

وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ

اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ف ۳۸۹ اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں ف ۳۹۰ تو جلدی

تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ

کرکے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پرہیزگار

لِمَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ

کے لیے ف ۳۹۱ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے اور بعض

النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى

آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے ف ۳۹۲ اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ

مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ

لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین میں فساد ڈالتا

لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾

پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے اور اللہ فساد سے راضی نہیں

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ

اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی ف ۳۹۳ ایسے کو دوزخ

بقیہ صفحہ ۵٦ = کے لئے پونے دو سیر گیہوں (۳٦۹) یعنی تمتع کرے (۳۷۰) یہ قربانی تمتع کی ہے حج کے شکر میں واجب ہوئی خواہ تمتع کرنے والا فقیر ہو عید اضحی کی قربانی نہیں جو فقیر و مسافر پر واجب نہیں ہوتی (۳۷۱) یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے خواہ ایک ساتھ یا متفرق کرکے بہتر یہ ہے کہ ۷۔ ۸۔ ۹ ذی الحجہ کو رکھے (۳۷۲) مسئلہ اہل مکہ کے لئے نہ تمتع ہے نہ قران اور حدود مواقیت کے اندر کے رہنے والے اہل مکہ میں داخل ہیں مواقیت پانچ ہیں (۱) ذوالحلیفہ (۲) ذات عرق (۳) جحفہ (۴) قرن (۵) یلملم ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لئے ذات عرق اہل عراق کے لئے جحفہ اہل شام کے لئے قرن اہل نجد کے لئے یلملم اہل یمن کے لئے (۳۷۳) شوال ذوالقعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی حج کے افعال انہی ایام میں درست ہیں۔ مسئلہ اگر کسی نے ان ایام سے پہلے حج کا احرام باندھا تو جائز ہے لیکن بکراہت (۳۷۴) یعنی حج کو اپنے اوپر لازم و واجب کرے احرام باندھ کر یا تلبیہ کہہ کر یا ہدی چلا کر اس پر یہ چیزیں لازم ہیں جن کا آگے ذکر فرمایا جاتا ہے (۳۷۵) رفث جماع یا عورتوں کے سامنے ذکر جماع یا کلام فحش کرنا ہے نکاح اس میں داخل نہیں مسئلہ محرم یا محرمہ کا نکاح جائز ہے مجامعت جائز نہیں۔ فسوق سے معاصی و سیآت اور جدال سے جھگڑا مراد ہے خواہ وہ اپنے رفیقوں یا خادموں کے ساتھ ہو یا غیروں کے ساتھ (۳۷٦) بدیوں کی ممانعت کے بعد نیکیوں کی ترغیب فرمائی کہ بجائے فسق کے تقویٰ اور بجائے جدال کے اخلاق حمیدہ اختیار کرو (۳۷۷) شان نزول بعض یمنی حج کے لئے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو متوکل کہتے تھے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر سوال شروع کرتے اور کبھی غصب و خیانت کے مرتکب ہوتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لے کر چلو اوروں پر بار نہ ڈالو سوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیزگاری ہے ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ کا توشہ ساتھ لو جس طرح دنیوی سفر کے لئے توشہ ضروری ہے ایسے ہی سفر آخرت کے لئے پرہیزگاری کا توشہ لازم ہے (۳۷۸) یعنی عقل کا مقتضا خوف الٰہی ہے جو اللہ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے (۳۷۹) شان نزول بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرایہ پر چلائے اس کا حج ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ جب تک تجارت سے افعال حج کی ادا میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مباح ہے (۳۸۰) عرفات ایک مقام کا نام ہے جو موقف ہے ضحاک کا قول ہے کہ حضرت آدم و حوا جدائی کے بعد ۹ ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر جمع ہوئے اور دونوں میں تعارف ہوا اس لئے اس دن کا نام عرفہ اور

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹٦

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ

کافی ہے اور وہ ضرور بہت بُرا بچھونا ہے اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے ف۳۹۴ اللہ کی

مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے اے ایمان والو

ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ

اسلام میں پورے داخل ہو ف۳۹۵ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو ف۳۹۶ بیشک

لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ

وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اگر اس کے بعد بھی بچلو کر تمہارے پاس روشن حکم آچکے ف۳۹۷

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ

تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے کاہے کے انتظار میں ہیں ف۳۹۸ مگر یہی کہ اللہ کا

اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى

عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں ف۳۹۹ اور کام ہوچکے اور سب کاموں کی

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾ ع سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ

رجوع اللہ کی طرف ہے بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے کتنی روشن نشانیاں انھیں دیں ف۴۰۰

ع ۹ ۲۵

بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ

اور جو اللہ کی آئی ہوئی نعمت کو بدل دے ف۴۰۱ تو بے شک

(۳۹۴) شانِ نزول حضرت صہیب ابن سنان رومی مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے مشرکین قریش کی ایک جماعت نے آپ کا تعاقب کیا تو آپ سواری سے اترے اور ترکش سے تیر نکال کر فرمانے لگے کہ اے قریش تم میں سے کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک کہ میں تیر مارتے مارتے تمام ترکش خالی نہ کردوں اور پھر جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے اس سے ماروں اس وقت تک تمہاری جماعت کا کھیت ہوجائے گا اگر تم میرا مال چاہو جو مکہ مکرمہ میں مدفون ہے تو میں تمہیں اس کا پتہ بتادوں تم مجھ سے تعرض نہ کرو وہ اس پر راضی ہوگئے اور آپ نے اپنے تمام مال کا پتہ بتادیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی حضور نے تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری یہ جاں فروشی بڑی نافع تجارت ہے (۳۹۵) شانِ نزول اہل کتاب میں سے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد شریعت موسوی کے بعض احکام پر قائم رہے شنبہ کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے اجتناب لازم جانتے اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام میں تو مباح ہیں ان کا کرنا ضروری نہیں اور توریت میں ان سے اجتناب لازم کیا گیا ہے تو ان کے ترک کرنے میں اسلام کی مخالفت بھی نہیں ہے اور شریعت موسوی پر عمل بھی ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ اسلام کے احکام کا پورا اتباع کرو یعنی توریت کے احکام منسوخ ہوگئے اب ان سے تمسک نہ کرو (خازن) (۳۹۶) اس کی وساوس و شبہات میں نہ آؤ (۳۹۷) اور باوجود واضح دلیلوں کے اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو (۳۹۸) ملت اسلام کے چھوڑنے اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والے (۳۹۹) جو عذاب پر مامور ہیں۔ (۴۰۰) کہ ان کے انبیاء کے معجزات کو ان کے صدق نبوت کی دلیل بنایا ان کے ارشاد اور ان کی کتابوں کو دین اسلام کی حقانیت کا شاہد کیا (۴۰۱) اللہ کی نعمت سے آیات الٰہیہ مراد ہیں جو سبب رشد و ہدایت ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے انھیں میں سے وہ آیات ہیں جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور حضور کی نبوت و رسالت کا بیان ہے یہود و نصاریٰ کی تحریفیں اس نعمت کی تبدیل ہے

اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ

اللہ کا عذاب سخت ہے کافروں کی نگاہ میں

الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ

دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی ف۴۰۲ اور مسلمانوں سے ہنستے ہیں ف۴۰۳ اور ڈر والے ان سے اوپر ہوں

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ

گے قیامت کے دن ف۴۰۴ اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے لوگ

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَ

ایک دین پر تھے ف۴۰۵ پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ف۴۰۶ اور

مُنْذِرِیْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ

ڈر سناتے ف۴۰۷ اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری ف۴۰۸ کہ وہ لوگوں میں ان کے

فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ

اختلافوں کا فیصلہ کردے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی ف۴۰۹ بعد اس

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۚ فَهَدَی اللّٰهُ الَّذِیْنَ

کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے ف۴۱۰ آپس کی سرکشی سے تو اللہ نے ایمان والوں کو

اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ

وہ حق بات سوجھا دی جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ جسے

وقف لازم

(۴۰۲) وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں۔ (۴۰۳) اور سامان دنیوی سے ان کی بے رغبتی دیکھ کر ان کی تحقیر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور عمار بن یاسر اور صہیب و بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر کفار تمسخر کرتے تھے اور دولت دنیا کے غرور میں اپنے آپ کو اونچا سمجھتے تھے۔ (۴۰۴) یعنی ایماندار روز قیامت جنات عالیہ میں ہوں گے اور مغرور کفار جہنم میں ذلیل و خوار (۴۰۵) حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عہد نوح تک سب لوگ ایک دین اور ایک شریعت پر تھے پھر ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا یہ بعثت میں پہلے رسول ہیں (خازن) (۴۰۶) ایمانداروں اور فرمانبرداروں کو ثواب کی (مدارک و خازن) (۴۰۷) کافروں اور نافرمانوں کو عذاب کا (خازن) (۴۰۸) جیسا کہ حضرت آدم و شیث و ادریس پر صحائف اور حضرت موسیٰ پر توریت حضرت داؤد پر زبور حضرت عیسیٰ پر انجیل اور خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن (۴۰۹) یہ اختلاف تبدیل و تحریف اور ایمان و کفر کے ساتھ تھا جیسا کہ یہود و نصاریٰ سے واقع ہوا (خازن) (۴۱۰) یعنی یہ اختلاف نادانی سے نہ تھا بلکہ

یَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ

چاہے سیدھی راہ دکھائے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے

وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ

اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد(حالت) نہ آئی ف۲۱۱ پہنچی انہیں سختی اور

الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول ف۲۱۲ اور اس کے ساتھ کے ایمان

مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾ یَسْــٴَـلُوْنَكَ مَاذَا

والے کب آئے گی اللہ کی مدد ف۲۱۳ سن لو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے تم سے پوچھتے ہیں ف۲۱۴

یُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ

کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں

وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ

اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے اور جو بھلائی کرو ف۲۱۵ بے شک

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَ

اللہ اسے جانتا ہے ف۲۱۶ تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے ف۲۱۷

عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا

اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں

(۲۱۱) اور جیسی سختیاں ان پر گزر چکیں ابھی تک تمہیں پیش نہ آئیں شان نزول یہ آیت غزوہ احزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں ہیں بخاری شریف میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سایہ کعبہ میں اپنی چادر مبارک سے تکیہ کیے ہوئے تشریف فرما تھے ہم نے حضور سے عرض کی کہ حضور ہمارے لئے کیوں دعا نہیں فرماتے ہماری کیوں مدد نہیں کرتے فرمایا تم سے پہلے لوگ گرفتار کیے جاتے تھے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبائے جاتے تھے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت نوچے جاتے تھے اور ان میں کی کوئی مصیبت انہیں ان کے دین سے روک نہ سکتی تھی۔ (۲۱۲) یعنی شدت اس نہایت کو پہنچ گئی کہ ان امتوں کے رسول اور ان کے فرمانبردار مومن بھی طلب مدد میں جلدی کرنے لگے باوجودیکہ رسول بڑے صابر ہوتے ہیں اور ان کے اصحاب بھی لیکن باوجود ان انتہائی مصیبتوں کے وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت و بلا ان کے حال کو متغیر نہ کر سکی (۲۱۳) اس کے جواب میں انہیں تسلی دی گئی اور یہ ارشاد ہوا (۲۱۴) شان نزول یہ آیت عمرو بن جموح کے جواب میں نازل ہوئی جو بوڑھے شخص تھے اور بڑے مالدار تھے انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کیا خرچ کریں اور کس پر خرچ کریں اس آیت میں انہیں بتا دیا گیا کہ جس قسم کا اور جس قدر مال قلیل یا کثیر خرچ کرو اس میں ثواب ہے اور مصارف اس کے یہ ہیں مسئلہ آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں (جمل وغیرہ) (۲۱۵) یہ ہر نیکی کو عام ہے انفاق ہو یا اور کچھ اور باقی مصارف بھی اس میں آگئے (۲۱۶) اس کی جزا عطا فرمائے گا (۲۱۷) مسئلہ جہاد فرض ہے جب اس کے شرائط پائے جائیں اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہاد فرض عین ہوتا ہے ورنہ فرض کفایہ

وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ

پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۴۱۸ تم سے پوچھتے ہیں ماہ

الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن

حرام میں لڑنے کا حکم ف۴۱۹ تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے ف۴۲۰ اور اللہ کی راہ

سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ

سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو

أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ

نکال دینا ف۴۲۱ اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد ف۴۲۲ قتل سے سخت تر ہے ف۴۲۳ اور ہمیشہ تم

حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ

سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے ف۴۲۴ اور تم میں جو کوئی اپنے

عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي

دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾

میں اور آخرت میں ف۴۲۵ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے

(۴۱۸) کہ تمہارے حق میں کیا بہتر ہے تو تم پر لازم ہے کہ حکم الٰہی کی اطاعت کرو اور اسی کو بہتر سمجھو چاہے وہ تمہارے نفس پر گراں ہو (۴۱۹) شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں مجاہدین کی ایک جماعت روانہ فرمائی تھی اس نے مشرکین سے قتال کیا ان کا خیال تھا کہ وہ روز جمادی الاخریٰ کا آخر دن ہے مگر درحقیقت چاند ۲۹ کو ہو گیا تھا اور وہ رجب کی پہلی تاریخ تھی اس پر کفار نے مسلمانوں کو عار دلائی کہ تم نے ماہ حرام میں جنگ کی اور حضور سے اس کے متعلق سوال ہونے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۴۲۰) مگر صحابہ سے یہ گناہ واقع نہیں ہوا کیونکہ انہیں چاند ہونے کی خبر ہی نہ تھی ان کے نزدیک وہ دن ماہ حرام رجب کا نہ تھا مسئلہ ماہائے حرام میں جنگ کی حرمت کا حکم آیہ اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سے منسوخ ہو گیا۔ (۴۲۱) جو مشرکین سے واقع ہوا کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سال حدیبیہ کعبہ معظمہ سے روکا اور آپ کے زمانہ قیام مکہ معظمہ میں آپ کو اور آپ کے اصحاب کو اتنی ایذائیں دیں کہ وہاں سے ہجرت کرنا پڑی (۴۲۲) یعنی مشرکین کا کہ وہ شرک کرتے ہیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو مسجد حرام سے روکتے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے ہیں (۴۲۳) کیونکہ قتل تو بعض حالات میں مباح ہوتا ہے اور کفر کسی حال میں مباح نہیں اور یہاں تاریخ کا مشکوک ہونا عذر معقول ہے اور کفار کے کفر کے لئے تو کوئی عذر ہی نہیں (۴۲۴) اس میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے کبھی اس کے خلاف نہ ہوگا اور جہاں تک ان سے ممکن ہو گا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی سعی کرتے رہیں گے اِنِ اسْتَطَاعُوْا سے مستفاد ہوتا ہے کہ بکرمہ تعالیٰ وہ اپنی مراد میں ناکام رہیں گے۔ (۴۲۵) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام عمل باطل ہو جاتے ہیں آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اجر و ثواب نہیں اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کا حکم دیتی ہے اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا اس کا مال معصوم نہیں رہتا اس کی مدح و ثنا و امداد جائز نہیں (روح البیان وغیرہ)

أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْأَلُونَكَ

وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۴۲۵ تم سے شراب

عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ

اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی او

إِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلِ

ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے ۴۲۶ تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں ۴۲۷ تم فرماؤ

الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ فِي

جو فاضل بچے ۴۲۸ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ

آخرت کے کام سوچ کر کرو ۴۲۹ اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں ۴۳۰ تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے

خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ

اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے

الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَ

اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے اور

لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ

شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہوجائیں ۴۳۱ اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے

(۴۲۵) شان نزول: عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں جو مجاہدین بھیجے گئے تھے ان کی نسبت بعض لوگوں نے کہا کہ چونکہ انہیں خبر نہ تھی کہ یہ دن رجب کا ہے اس لئے اس روز قتال کرنا گناہ تو نہ ہوا لیکن اس کا کچھ ثواب بھی نہ ملے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ ان کا یہ عمل جہاں مقبول ہے اور اس پر انہیں امیدوار رحمت الٰہی رہنا چاہئے اور یہ امید قطعاً پوری ہوگی (خازن) مسئلہ: یَرْجُوْنَ سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اجر واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضل الٰہی ہے (۴۲۶) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں سبحان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَہُمْ شراب ۳ھ میں غزوہ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال غیرت و حمیت کا زوال عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں سب کی نظر میں خوار ہونا دولت و مال کی اضاعت ایک روایت میں ہے کہ جبریل امین نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جعفر طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا انہوں نے عرض کی ایک تو یہ ہے کہ میں نے شراب کبھی نہیں پی یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا چوتھی خصلت یہ کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا مسئلہ: شطرنج تاش وغیرہ ہار جیت کے کھیل اور جن پر بازی لگائی جائے سب جوئے میں داخل اور حرام ہیں (روح البیان) (۴۲۷) شان نزول: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ مقدار ارشاد فرمائیں کتنا مال راہ خدا میں دیا جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن) (۴۲۸) یعنی جتنا تمہاری حاجت سے زائد ہو۔ ابتدائے اسلام میں حاجت سے زائد مال کا خرچ کرنا فرض تھا صحابہ کرام اپنے مال میں سے اپنی ضرورت کی قدر لے کر باقی سب راہ

مُشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ

اچھی ہے ۴۳۲ اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ

لائیں ۴۳۳ اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ

يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ

کی طرف بلاتے ہیں ۴۳۴ اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے

وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں اور تم سے پوچھتے ہیں

الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَ

حیض کا حکم ۴۳۵ تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور

لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ

ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں

حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ

سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور

الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى

پسند رکھتا ہے ستھروں کو تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح

بقیہ صفحہ ۶۲ = خدا میں تصدق کر دیتے تھے یہ حکم آیت زکوٰۃ سے منسوخ ہو گیا۔ (۴۲۹) کہ جتنا تمہاری دنیوی ضرورت کے لئے کافی ہو وہ لے کر باقی سب اپنے نفع آخرت کے لئے خیرات کر دو (خازن) (۴۳۰) کہ ان کے اموال کو اپنے مال سے ملانے کا کیا حکم ہے شان نزول آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا کے نزول کے بعد لوگوں نے یتیموں کے مال جدا کر دیئے اور ان کا کھانا پینا علیحدہ کر دیا اس میں یہ صورتیں بھی پیش آئیں کہ جو کھانا یتیم کے لئے پکایا اور اس میں سے کچھ بچ رہا وہ خراب ہو گیا اور کسی کے کام نہ آیا اس میں یتیموں کا نقصان ہوا یہ صورتیں دیکھ کر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یتیم کے مال کی حفاظت کی نظر سے اس کا کھانا اس کے اولیاء اپنے کھانے کے ساتھ ملا لیں تو اس کا کیا حکم ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یتیموں کے فائدے کے لئے ملانے کی اجازت دی گئی۔ (۴۳۱) شان نزول حضرت مرثد غنوی ایک بہادر شخص تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تاکہ وہاں سے تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو نکال لائیں وہاں عناق نامی ایک مشرکہ عورت تھی جو زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ محبت رکھتی تھی حسین اور مالدار تھی جب اس کو ان کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ آپ کے پاس آئی اور طالب وصال ہوئی آپ نے بخوف الٰہی اس سے اعراض کیا اور فرمایا کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا تب اس نے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ یہ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت پر موقوف ہے اپنے کام سے فارغ ہو کر جب آپ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حال عرض کر کے نکاح کی بابت دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی) بعض علماء نے فرمایا جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے وہ مشرک ہے خواہ اللہ کو واحد ہی کہتا ہو اور توحید کا مدعی ہو (خازن)۔ (۴۳۲) شان نزول ایک روز حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کسی خطا پر اپنی باندی کے طمانچہ مارا پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت کیا عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی گواہی دیتی ہے رمضان کے روزے رکھتی ہے خوب وضو کرتی ہے اور نماز پڑھتی ہے حضور نے فرمایا وہ مومنہ ہے آپ نے عرض کیا تو اس کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر مبعوث فرمایا میں اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کروں گا اور آپ نے ایسا ہی کیا اس پر لوگوں نے طعنہ زنی کی کہ تم نے ایک سیاہ فام باندی کے ساتھ نکاح کیا باوجودیکہ فلاں مشرکہ حرہ عورت تمہارے لئے حاضر ہے وہ حسین بھی ہے مالدار بھی ہے اس پر نازل ہوا "وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ" یعنی مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر

شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ

چاہو ۴۳۶ اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو ۴۳۷ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ

ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو ۴۳۸ کہ احسان اور پرہیزگاری

تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا

اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ

یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ

تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے

قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ

دلوں نے کیے ۴۳۹ اور اللہ بخشنے والا علم والا ہے اور وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾

انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آگئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ

اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کرلیا تو اللہ سنتا جانتا ہے ۴۴۰ اور طلاق والیاں

یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ

اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک ۴۴۱ اور انہیں حلال نہیں کہ

بقیہ صفحہ ۶۳ = ہے خواہ مشرکہ آزاد ہو اور حسن و مال کی وجہ سے اچھی معلوم ہوتی ہو (۴۳۲) یہ عورت کے اولیاء کو خطاب ہے مسئلہ مسلمان عورت کا نکاح مشرک و کافر کے ساتھ باطل و حرام ہے۔ (۴۳۴) تو ان سے اجتناب ضروری اور ان کے ساتھ دوستی و قرابت نارو (۴۳۵) شان نزول عرب کے لوگ یہود و مجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے اور نصاریٰ اس کے برعکس حیض کے ایام میں عورتوں کے ساتھ بڑی محبت سے مشغول ہوتے تھے اور اختلاط میں بہت مبالغہ کرتے تھے مسلمانوں نے حضور سے حیض کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور افراط و تفریط کی راہیں چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتادیا گیا کہ حالت حیض میں عورتوں سے مجامعت ممنوع ہے۔ (۴۳۶) یعنی عورتوں کی قربت سے نسل کا قصد کرو نہ قضاء شہوت کا (۴۳۷) یعنی اعمال صالحہ یا جماع سے قبل بسم اللہ پڑھنا (۴۳۸) حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اپنے بہنوئی نعمان بن بشیر کے گھر جانے اور ان سے کلام کرنے اور ان کے خصوم کے ساتھ ان کی صلح کرانے سے قسم کھالی تھی جب اس کے متعلق ان سے کہا جاتا تھا تو کہہ دیتے تھے کہ میں قسم کھاچکا ہوں اس لئے یہ کام کرہی نہیں سکتا اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی اور نیک کام کرنے سے قسم کھالینے کی ممانعت فرمائی گئی مسئلہ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہئے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی امر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہئے کہ اس امر خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے مسئلہ بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ (۴۳۹) مسئلہ قسم تین طرح کی ہوتی ہے (۱) لغو (۲) غموس (۳) منعقدہ۔ (۱) لغو یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور در حقیقت وہ اس کے خلاف ہو یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں (۲) غموس یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے اس میں گنہگار ہوگا (۳) منعقدہ یہ ہے کہ کسی آئندہ امر پر قصد کرکے قسم کھائے اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم۔ (۴۴۰) شان نزول زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ معمول تھا کہ اپنی عورتوں سے مال طلب کرتے اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو ایک سال دو سال تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ ان کے پاس نہ جانے اور صحبت ترک کرنے کی قسم

یَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ

چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا ف۴۴۲ اگر اللہ اور قیامت پر ایمان

وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ

رکھتی ہیں ف۴۴۳ اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے

اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًاؕ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

اگر ملاپ چاہیں ف۴۴۴ اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق ف۴۴۵

وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ (۲۲۸) اَلطَّلَاقُ

اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے یہ طلاق ف۴۴۶

مَرَّتٰنِ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍؕ وَ لَا یَحِلُّ

دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے ف۴۴۷ یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ف۴۴۸ اور تمہیں

لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْــٴًـا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا

روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ف۴۴۹ اس میں سے کچھ واپس لو ف۴۵۰ مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں

حُدُوْدَ اللّٰهِؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِۙ فَلَا جُنَاحَ

قائم نہ کریں گے ف۴۵۱ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ

عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَاۚ

گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے ف۴۵۲ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو

بقیہ صفحہ ۶۴ = کھالیتے تھے اور انہیں پریشانی میں چھوڑ دیتے تھے نہ وہ بیوی ہی تھیں کہ کہیں اپنا ٹھکانہ کرلیتیں نہ شوہر دار کہ شوہر سے آرام پاتیں اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لئے چار مہینے کی مدت معین فرمادی کہ اگر عورت سے چار مہینے یا اس سے زائد عرصہ کے لئے یا غیر معین مدت کے لئے ترک صحبت کی قسم کھالے جس کو ایلا کہتے ہیں تو اس کے لئے چار ماہ انتظار کی مہلت ہے اس عرصہ میں خوب سوچ سمجھ لے کہ عورت کو چھوڑنا اس کے لئے بہتر ہے یا رکھنا اگر رکھنا بہتر سمجھے اور اس مدت کے اندر رجوع کرے تو نکاح باقی رہے گا اور قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور اگر اس مدت میں رجوع نہ کیا اور قسم نہ توڑی تو عورت نکاح سے باہر ہوگئی اور اس پر طلاق بائن واقع ہوگئی مسئلہ اگر مرد صحبت پر قادر ہو تو رجوع صحبت ہی سے ہوگا اور اگر کسی وجہ سے قدرت نہ ہو تو بعد قدرت صحبت کا وعدہ رجوع ہے (تفسیر احمدی)۔ (۴۴۱) اس آیت میں مطلقہ عورتوں کی عدت کا بیان ہے جن عورتوں کو ان کے شوہروں نے طلاق دی اگر وہ شوہر کے پاس نہ گئی تھیں اور ان سے خلوت صحیحہ نہ ہوئی تھی جب تو ان پر طلاق کی عدت ہی نہیں ہے جیسا کہ آیہ مَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ میں ارشاد ہے اور جن عورتوں کو خرد سالی یا کبر سنی کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا جو حاملہ ہوں ان کی عدت کا بیان سورہ طلاق میں آئے گا باقی جو آزاد عورتیں ہیں یہاں ان کی عدت و طلاق کا بیان ہے کہ ان کی عدت تین حیض ہے (۴۴۲) وہ حمل ہو یا خون حیض کیونکہ اس کے چھپانے سے رجعت اور ولد میں جو شوہر کا حق ہے وہ ضائع ہوگا۔ (۴۴۳) یعنی یہی مقتضائے ایمانداری ہے (۴۴۴) یعنی طلاق رجعی میں عدت کے اندر شوہر عورت سے رجوع کرسکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو لیکن اگر شوہر کو ملاپ منظور ہو تو ایسا کرے ضرر رسانی کا قصد نہ کرے جیسا کہ اہل جاہلیت عورت کو پریشان کرنے کے لئے کرتے تھے۔ (۴۴۵) یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادا واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رعایت لازم ہے۔ (۴۴۶) یعنی طلاق رجعی شان نزول ایک عورت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ وہ اس کو طلاق دیتا اور رجعت کرتا رہے گا ہر مرتبہ جب طلاق کی عدت گزرنے کے قریب ہوگی رجعت کرلے گا پھر طلاق دے دے گا اسی طرح عمر بھر اس کو قید رکھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمادیا کہ طلاق رجعی دو بار تک ہے اس کے بعد طلاق دینے پر رجعت کا حق نہیں۔ (۴۴۷) رجعت کرکے (۴۴۸) اس طرح کہ رجعت نہ کرے اور عدت گزر کر عورت بائنہ ہوجائے (۴۴۹) یعنی مہر (۴۵۰) طلاق دیتے وقت

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ

اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں پھر اگر

طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ

تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے ف۴۵۳ پھر وہ

طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ

دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں ف۴۵۴ اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے

اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

کی میعاد آلگے ف۴۵۵ تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو ف۴۵۶ یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دو ف۴۵۷ اور انہیں ضرر دینے کے

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ

لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ

نقصان کرتا ہے ف۴۵۸ اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنا لو ف۴۵۹ اور یاد کرو اللہ کا احسان

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ

جو تم پر ہے ف۴۶۰ اور وہ جو تم پر کتاب اور حکمت ف۴۶۱ اتاری تمہیں نصیحت دینے کو

بقیہ صفحہ ۶۵ = (۴۵۱) جو حقوق زوجین کے متعلق ہیں (۴۵۲) یعنی طلاق حاصل کرے شان نزول یہ آیت جمیلہ بنت عبداللہ کے باب میں نازل ہوئی یہ جمیلہ ثابت بن قیس ابن شماس کے نکاح میں تھیں اور شوہر سے کمال نفرت رکھتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے شوہر کی شکایت لائیں اور کسی طرح ان کے پاس رہنے پر راضی نہ ہوئیں تب ثابت نے کہا کہ میں نے ان کو ایک باغ دیا ہے اگر یہ میرے پاس رہنا گوارا نہیں کرتیں اور مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں تو وہ باغ مجھے واپس کریں میں ان کو آزاد کر دوں جمیلہ نے اس کو منظور کیا ثابت نے باغ لے لیا اور طلاق دے دی اس طرح کی طلاق کو خلع کہتے ہیں مسئلہ خلع طلاق بائن ہوتا ہے مسئلہ خلع میں لفظ خلع کا ذکر ضروری ہے مسئلہ اگر جدائی کی طلب گار عورت ہو تو خلع میں مقدار مہر سے زائد لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے نشوز نہ ہو مرد ہی علیحدگی چاہے تو مرد کو طلاق کے عوض مال لینا مطلقاً مکروہ ہے۔ (۴۵۳) مسئلہ تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحرمت مغلظہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعد صحبت طلاق دے پھر عدت گزرے (۴۵۴) دوبارہ نکاح کر لیں (۴۵۵) یعنی عدت تمام ہونے کے قریب ہو شان نزول یہ آیت ثابت بن یسار انصاری کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی عورت کو طلاق دی تھی اور جب عدت قریب ختم ہوتی تھی رجعت کر لیا کرتے تھے تاکہ عورت قید میں پڑی رہے (۴۵۶) یعنی نباہنے اور اچھا معاملہ کرنے کی نیت سے رجعت کرو (۴۵۷) اور عدت گزر جانے دو تاکہ بعد عدت وہ آزاد ہو جائیں (۴۵۸) کہ حکم الٰہی کی مخالفت کر کے گنہگار ہوتا ہے (۴۵۹) کہ ان کی پرواہ نہ کرو اور ان کے خلاف عمل کرو (۴۶۰) کہ تمہیں مسلمان کیا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا (۴۶۱) کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکام قرآن و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے

بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۴۶۲ اور جب

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ

تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے ف۴۶۳ تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں

اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ

سے نکاح کریں ف۴۶۴ جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں ف۴۶۵ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ

تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لیے زیادہ ستھرا

وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ

اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو ف۴۶۶

اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ

پورے دو برس اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے ف۴۶۷

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا

اور جس کا بچہ ہے ف۴۶۸ اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور ف۴۶۹ کسی

تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ

جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے ف۴۷۰ اور نہ اولاد

(۴۶۲) اس سے کچھ مخفی نہیں (۴۶۳) یعنی ان کی عدت گزر چکے (۴۶۴) جن کو انہوں نے اپنے نکاح کے لئے تجویز کیا ہو خواہ وہ نئے ہوں یا یہی طلاق دینے والے یا ان سے پہلے جو طلاق دے چکے تھے (۴۶۵) اپنے کفو میں مہر مثل پر کیونکہ اس کے خلاف کی صورت میں اولیاء اعتراض و تعرض کا حق رکھتے ہیں۔ شان نزول معقل بن یسار مزنی کی بہن کا نکاح عاصم بن عدی کے ساتھ ہوا تھا انہوں نے طلاق دی اور عدت گزرنے کے بعد پھر عاصم نے درخواست کی تو معقل بن یسار مانع ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (بخاری شریف) (۴۶۶) بیان طلاق کے بعد یہ سوال طبعاً سامنے آتا ہے کہ اگر طلاق والی عورت کی گود میں شیر خوار بچہ ہو تو اس جدائی کے بعد اس کی پرورش کا کیا طریقہ ہوگا اس لئے یہ قرین حکمت ہے کہ بچہ کی پرورش کے متعلق ماں باپ پر جو احکام ہیں وہ اس موقعہ پر بیان فرمادئے جائیں لہٰذا یہاں ان مسائل کا بیان ہوا۔ مسئلہ ماں خواہ مطلقہ ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچے کو دودھ پلانا واجب ہے بشرطیکہ باپ کو اجرت پر دودھ پلوانے کی قدرت و استطاعت نہ ہو یا کوئی دودھ پلانے والی میسر نہ آئے یا بچہ ماں کے سوا اور کسی کا دودھ قبول نہ کرے اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی بچہ کی پرورش خاص ماں کے دودھ پر موقوف نہ ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں مستحب ہے (تفسیر احمدی و جمل وغیرہ) (۴۶۷) یعنی اس مدت کا پورا کرنا لازم نہیں اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور دودھ چھڑانے میں اس کے لئے خطرہ نہ ہو تو اس سے کم مدت میں بھی چھڑانا جائز ہے (تفسیر احمدی خازن وغیرہ) (۴۶۸) یعنی والد۔ اس انداز بیان سے معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (۴۶۹) مسئلہ بچہ کی پرورش اور اس کو دودھ پلوانا باپ کے ذمہ واجب ہے اس کے لئے وہ دودھ پلانے والی مقرر کرے لیکن اگر ماں اپنی رغبت سے بچہ کو دودھ پلائے تو مستحب ہے مسئلہ شوہر اپنی زوجہ پر بچہ کے دودھ پلانے کے لئے جبر نہیں کر سکتا اور نہ عورت شوہر سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت طلب کر سکتی ہے جب تک کہ اس کے نکاح یا عدت میں رہے مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور عدت گزر چکی تو وہ اس سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے مسئلہ اگر باپ نے کسی عورت کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر بہ اجرت مقرر کیا اور اس کی ماں اسی اجرت پر یا بے معاوضہ دودھ پلانے پر راضی ہوئی تو ماں ہی دودھ پلانے کی زیادہ مستحق ہے اور اگر ماں نے زیادہ اجرت طلب کی تو باپ کو اس سے دودھ پلوانے پر مجبور نہ کیا جائے گا (تفسیر احمدی و مدارک) المعروف سے مراد یہ ہے کہ حسب حیثیت ہو بغیر تنگی اور فضول خرچی کے (۴۷۰) یعنی اس کو اس کے خلاف مرضی دودھ پلانے پر مجبور نہ کیا جائے

لَهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا

والے کو اس کی اولاد سے ف۴۷۱ یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو ف۴۷۲ اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ

ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے

اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ

اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے

اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ساتھ انہیں ادا کر دو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے

يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ

دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں ف۴۷۳ تو جب ان کی عدت

اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ

پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے

بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اور تم پر گناہ نہیں

(۴۷۱) زیادہ اجرت طلب کر کے (۴۷۲) ماں کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کر لینے کے بعد چھوڑ دے اور باپ کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

(۴۷۳) حاملہ کی عدت تو وضع حمل ہے جیسا کہ سورہ طلاق میں مذکور ہے یہاں غیر حاملہ کا بیان ہے جس کا شوہر مر جائے اس کی عدت چار ماہ دس روز ہے اس مدت میں نہ وہ نکاح کرے نہ اپنا مسکن چھوڑے نہ بے عذر تیل لگائے نہ خوشبو لگائے نہ سنگار کرے نہ رنگین اور ریشمین کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے نہ جدید نکاح کی بات چیت کھل کر کرے اور جو طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہو اس کو زینت اور سنگار کرنا مستحب ہے

فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ

اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو ف۴۷۴

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا

اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ف۴۷۵ ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو

اِلَّاۤ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب

حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْۤ

تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے ف۴۷۶ اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی

اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ

جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا علم والا ہے تم پر کچھ

عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ

مطالبہ نہیں ف۴۷۷ تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کر لیا

فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ

ہو ف۴۷۸ اور ان کو کچھ برتنے کو دو ف۴۷۹ مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس

قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَاِنْ

کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر ف۴۸۰ اور اگر

(۴۷۴) یعنی عدت میں نکاح اور نکاح کا کھلا ہوا پیام تو ممنوع ہے لیکن پردہ کے ساتھ خواہش نکاح کا اظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے (۴۷۵) اور تمہارے دلوں میں خواہش ہو گی اسی لئے تمہارے واسطے تعریض مباح کی گئی (۴۷۶) یعنی عدت گزر چکے (۴۷۷) مہر کا (۴۷۸) شان نزول یہ آیت ایک انصاری کے باب میں نازل ہوئی جنہوں نے قبیلہ بنی حنیفہ کی ایک عورت سے نکاح کیا اور کوئی مہر معین نہ کیا پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اگر اس کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی تو مہر لازم نہیں ہاتھ لگانے سے مجامعت مراد ہے اور خلوت صحیحہ اسی کے حکم میں ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ بے ذکر مہر بھی نکاح درست ہے مگر اس صورت میں بعد نکاح مہر معین کرنا ہو گا اگر نہ کیا تو بعد دخول مہر مثل لازم ہو جائے گا۔ (۴۷۹) تین کپڑوں کا ایک جوڑا (۴۸۰) جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اور اس کو قبل دخول طلاق دی ہو اس کو تو جوڑا دینا واجب ہے اور اس کے سوا ہر مطلقہ کے لئے مستحب ہے (مدارک)

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ

تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے

فَرِیْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ یَّعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ

تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں ف۴۸۱ یا وہ زیادہ

بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰىؕ وَ لَا تَنْسَوُا

دے ف۴۸۲ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے ف۴۸۳ اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں

الْفَضْلَ بَیْنَكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (۲۳۷) حٰفِظُوْا عَلَى

ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۸۴ نگہبانی کرو

الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰىۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ (۲۳۸) فَاِنْ

سب نمازوں کی ف۴۸۵ اور بیچ کی نماز کی ف۴۸۶ اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے ف۴۸۷ پھر اگر

خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًاۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا

خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا

عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (۲۳۹) وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ

اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور جو تم میں مریں اور

وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَیْرَ

بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لیے وصیت کر جائیں ف۴۸۸ سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بے نکالے

(۴۸۱) اپنے اس نصف میں سے (۴۸۲) نصف سے جو اس صورت میں واجب ہے (۴۸۳) یعنی شوہر (۴۸۴) اس میں حسن سلوک و مکارم اخلاق کی ترغیب ہے۔ (۴۸۵) یعنی پنج گانہ فرض نمازوں کو ان کے اوقات پر ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے اور اولاد و ازواج کے مسائل و احکام کے درمیان میں نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ ان کو ادائے نماز سے غافل نہ ہونے دو اور نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے۔ جس کے بغیر معاملات کا درست ہونا متصور نہیں (۴۸۶) حضرت امام ابو حنیفہ اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے اور احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں (۴۸۷) اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا (۴۸۸) اپنے اقارب کو

إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي

پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں ف۴۸۹

أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ

مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب

بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ

طور پر نان و نفقہ ہے یہ واجب ہے پرہیز گاروں پر اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں

آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ

تمہیں سمجھ ہو اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے

وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ

اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے ان سے فرمایا مرجاؤ پھر انہیں زندہ فرمادیا

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ

يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

ناشکرے ہیں ف۴۹۰ اور لڑو اللہ کی راہ میں ف۴۹۱ اور جان لو کہ اللہ سنتا جانتا

عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا

ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے ف۴۹۲ تو اللہ اس کے لیے بہت

(۴۸۹) ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان نفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی پھر ایک سال کی عدت تو يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا سے منسوخ ہوئی جس میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی اور سال بھر کا نفقہ آیت میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکہ سے مقرر کیا گیا لہٰذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا حکمت اس کی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مورث کی بیوہ کا نکلنا یا غیر سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لئے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی عدت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی لہٰذا بتدریج انہیں راہ پر لایا گیا۔ (۴۹۰) بنی اسرائیل کی ایک جماعت تھی جس کے بلاد میں طاعون ہوا تو وہ موت کے ڈر سے اپنی بستیاں چھوڑ بھاگے اور جنگل میں جا پڑے بحکم الٰہی سب وہیں مرگئے کچھ عرصہ کے بعد حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا سے انہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ مدتوں زندہ رہے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بیکار ہے جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی بندے کو چاہئے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے مجاہدین کو بھی سمجھنا چاہئے کہ جہاد سے بیٹھ رہنا موت کو دفع نہیں کر سکتا لہٰذا دل مضبوط رکھنا چاہئے (۴۹۱) اور موت سے نہ بھاگو جیسا بنی اسرائیل بھاگے تھے کیونکہ موت سے بھاگنا کام نہیں آتا (۴۹۲) یعنی راہ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے راہ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمال لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس انفاق کی جزا بالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا

ع ۳۱ ۱۵

كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ

گنا بڑھادے اور اللہ تنگی اور کشایش کرتا ہے ف۴۹۳ اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا۔ اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا

مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا

وقف لازم

بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا ف۴۹۴ جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لیے

مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ

کھڑا کردو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں نبی نے فرمایا کیا تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد

الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ

فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم

قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآىٕنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ

نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور اپنی اولاد سے ف۴۹۵ تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا

تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ

منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے ف۴۹۶ اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰی یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ

بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے ف۴۹۷ بولے اسے ہم پر بادشاہی کیونکر ہوگی ف۴۹۸

عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ

اور ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی ف۴۹۹

(۴۹۳) جس کے لئے چاہے روزی تنگ کرے جس کے لئے چاہے وسیع فرمائے تنگی و فراخی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے سے وسعت کا وعدہ کرتا ہے (۴۹۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور انہوں نے عہد الٰہی کو فراموش کیا بت پرستی میں مبتلا ہوئے سرکشی اور بد افعالی انتہا کو پہنچی ان پر قوم جالوت مسلط ہوئی جس کو عمالقہ کہتے ہیں کیونکہ جالوت عملیق بن عاد کی اولاد سے ایک نہایت جابر بادشاہ تھا اس کی قوم کے لوگ مصرو فلسطین کے درمیان بحر روم کے ساحل پر رہتے تھے انہوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین لئے آدمی گرفتار کئے طرح طرح کی سختیاں کیں اس زمانہ میں کوئی نبی قوم بنی اسرائیل میں موجود نہ تھے خاندان نبوت سے صرف ایک بی بی باقی رہی تھیں جو حاملہ تھیں ان کے فرزند تولد ہوئے ان کا نام شمویل رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو انہیں علم توریت حاصل کرنے کے لئے بیت المقدس میں ایک کبیر السن عالم کے سپرد کیا وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرتے اور آپ کو فرزند کہتے جب آپ سن بلوغ کو پہنچے تو ایک شب آپ اس عالم کے قریب آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی عالم کی آواز میں یا شمویل کہہ کر پکارا آپ عالم کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے عالم نے بایں خیال کہ انکار کرنے سے کہیں آپ ڈر نہ جائیں یہ کہہ دیا کہ فرزند تم سو جاؤ پھر دوبارہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی طرح پکارا اور حضرت شمویل علیہ السلام عالم کے پاس گئے عالم نے کہا کہ اے فرزند اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا تیسری مرتبہ میں حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہو گئے اور انہوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا آپ اپنی قوم کی طرف جایئے اور اپنے رب کے احکام پہنچایئے جب آپ قوم کی طرف تشریف لائے انہوں نے تکذیب کی اور کہا کہ آپ اتنی جلدی نبی بن گئے اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے لئے ایک بادشاہ قائم کیجئے (خازن وغیرہ)۔ (۴۹۵) کہ قوم جالوت نے ہماری قوم کے لوگوں کو ان کے وطن سے نکالا ان کی اولاد کو قتل و غارت کیا چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزندوں کو گرفتار کیا جب حالت یہاں تک پہنچ چکی تو اب ہمیں جہاد سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے تب نبی اللہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور ان کے لئے ایک بادشاہ مقرر کیا اور جہاد فرض فرمایا (خازن) (۴۹۶) جن کی تعداد اہل بدر کے برابر تین سو تیرہ تھی (۴۹۷) طالوت بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ کا نام طول قامت کی وجہ سے طالوت ہے حضرت شمویل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عصا ملا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جو شخص تمہاری قوم کا بادشاہ ہو گا اس کا قد اس عصا کے برابر ہو

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَیْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ

فرمایا اسے اللہ نے تم پر چن لیا ف۵۰۰ اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ف۵۰۱ اور

وَ اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (۲۴۷) وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ

اللہ اپنا ملک جسے چاہے دے ف۵۰۲ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے ف۵۰۳ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا

اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ

اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت ف۵۰۴ جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی

بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ

ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بے شک

ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (۲۴۸) فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ

اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا ف۵۰۵

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۚ وَ

بولا بے شک اللہ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے تو جو اس کا پانی پیئے وہ میرا نہیں اور

مَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِیَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا

جو نہ پیئے وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے لے لے ف۵۰۶ تو سب نے

مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا

اس سے پیا مگر تھوڑوں نے ف۵۰۷ پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار گئے بولے ہم میں آج

ع ۳۲

بقیہ صفحہ ۷۲ = گا آپ نے اس عصا سے طالوت کا قد ناپ کر فرمایا کہ میں تم کو بحکم الٰہی بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرتا ہوں اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے (خازن و جمل) (۴۹۸) بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے کہا کہ نبوت تو لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں چلی آتی ہے اور سلطنت یہود بن یعقوب کی اولاد میں اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں ہیں تو بادشاہ کیسے ہو سکتے ہیں (۴۹۹) وہ غریب شخص ہیں بادشاہ کو صاحب مال ہونا چاہئے (۵۰۰) یعنی سلطنت وراثت نہیں کہ کسی نسل و خاندان کے ساتھ خاص ہو یہ محض فضل الٰہی پر ہے اس میں شیعہ کا رد ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت وراثت ہے (۵۰۱) یعنی نسل و دولت پر سلطنت کا استحقاق نہیں علم و قوت سلطنت کے لئے بڑے معین ہیں اور طالوت اس زمانہ میں تمام بنی اسرائیل سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے جسیم اور توانا تھے (۵۰۲) اس میں وراثت کو کچھ دخل نہیں (۵۰۳) جسے چاہے غنی کر دے اور وسعت مال عطا فرما دے اس کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں سلطنت کے لئے مقرر فرمایا ہے تو اس کی نشانی کیا ہے (خازن و مدارک) (۵۰۴) یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زر اندوز صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں تھیں ان کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سرخ میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے آپ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا یہ صندوق وراثتاً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کی عصا اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بد عملی بڑھ گئی

طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهٖ ۚ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلٰقُوا

طاقت نہیں جالوت اور اس کے لشکروں کی بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا

اللّٰهِ ۙ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ

کہ بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ

الصّٰبِرِينَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهٖ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا

صابروں کے ساتھ ہے ف۵۰۸ پھر جب سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے عرض کی اے رب ہمارے

صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوهُمْ

ہم پر صبر انڈیل اور ہمارے پاؤں جمے رکھ کافر لوگوں پر ہماری مدد کر تو انہوں نے ان کو

بِإِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو ف۵۰۹ اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت ف۵۱۰

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ

عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھایا ف۵۱۱ اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے ف۵۱۲

لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ

تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے یہ اللہ

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۵۲﴾

کی آیتیں ہیں کہ ہم اے محبوب تم پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں اور تم بے شک رسولوں میں ہو

بقیہ صفحہ ۷۳ = اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مقر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لئے آمادہ ہو گئے کیونکہ تابوت پا کر انہیں اپنی فتح کا یقین ہو گیا طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان منتخب کئے جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے (جلالین و جمل و خازن و مدارک وغیرہ) فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز و احترام لازم ہے ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ اور بربادی کا سبب ہے فائدہ تابوت میں انبیاء کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں اللہ کی طرف سے آئی تھیں (۵۰۵) یعنی بیت المقدس سے دشمن کی طرف روانہ ہوا وہ وقت نہایت شدت کی گرمی کا تھا لشکریوں نے طالوت سے اس کی شکایت کی اور پانی کے طلبگار ہوئے۔ (۵۰۶) یہ امتحان مقرر فرمایا گیا تھا کہ شدت تشنگی کے وقت جو اطاعت حکم پر مستقل رہا وہ آئندہ بھی مستقل رہے گا اور سختیوں کا مقابلہ کر سکے گا اور جو اس وقت اپنی خواہش سے مغلوب ہو اور نافرمانی کرے وہ آئندہ سختیوں کو کیا برداشت کرے گا (۵۰۷) جن کی تعداد تین سو تیرہ تھی انہوں نے صبر کیا اور ایک چلو ان کے اور ان کے جانوروں کے لئے کافی ہو گیا اور ان کے قلب و ایمان کو قوت ہوئی اور نہر سے سلامت گزر گئے اور جنہوں نے خوب پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے تشنگی اور بڑھ گئی اور ہمت ہار گئے (۵۰۸) ان کی مدد فرماتا ہے اور اسی کی مدد کام آتی ہے (۵۰۹) حضرت داؤد علیہ السلام کے والد ایشا طالوت کے لشکر میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام فرزند بھی حضرت داؤد علیہ السلام ان سب میں چھوٹے تھے بیمار تھے رنگ زرد تھا بکریاں چراتے تھے جب جالوت نے بنی اسرائیل سے مقابلہ طلب کیا وہ اس کی قوت جسامت دیکھ کر گھبرائے کیونکہ وہ بڑا جابر قوی شہ زور عظیم الجثہ قد آور تھا طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک اس کو دوں گا مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہ الٰہی میں دعا کریں آپ نے دعا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ

یہ ف۵۱۳ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ف۵۱۴ ان میں کسی سے

اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

اللہ نے کلام فرمایا ف۵۱۵ اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا ف۵۱۶ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسٰی کو کھلی نشانیاں

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ

دیں ف۵۱۷ اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی ف۵۱۸ اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں

بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا

نہ لڑتے بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں ف۵۱۹ لیکن وہ مختلف ہو گئے

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا

ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہو گیا ف۵۲۰ اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا

مگر اللہ جو چاہے کرے ف۵۲۱ اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے

مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ

دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ کافروں کے لیے دوستی

وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

اور نہ شفاعت اور کافر خود ہی ظالم ہیں ف۵۲۲ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

بقیہ صفحہ ۷۴ = کی تو بتایا گیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام جالوت کو قتل کریں گے طالوت نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ جالوت کو قتل کریں تو میں اپنی لڑکی آپ کے نکاح میں دوں اور نصف ملک پیش کروں آپ نے قبول فرمایا اور جالوت کی طرف روانہ ہو گئے صف قتال قائم ہوئی اور حضرت داؤد علیہ السلام دست مبارک میں فلاخن لے کر مقابل ہوئے جالوت کے دل میں آپ کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی مگر اس نے باتیں بہت متکبرانہ کیں اور آپ کو اپنی قوت سے مرعوب کرنا چاہا آپ نے فلاخن میں پتھر رکھ کر مارا وہ اس کی پیشانی توڑ کر پیچھے سے نکل گیا اور جالوت مر کر گر گیا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کو لا کر طالوت کے سامنے ڈال دیا تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے اور طالوت نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حسب وعدہ نصف ملک دیا اور اپنی بیٹی کا آپ کے ساتھ نکاح کر دیا ایک مدت کے بعد طالوت نے وفات پائی تمام ملک پر حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت ہوئی (جمل وغیرہ) (۵۱۰) حکمت سے نبوت مراد ہے (۵۱۱) جیسے کہ زرہ بنانا اور جانوروں کا کلام سمجھنا (۵۱۲) یعنی اللہ تعالیٰ نیکوں کے صدقہ میں دوسروں کی بلائیں بھی دفع فرماتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک صالح مسلمان کی برکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بلا دفع فرماتا ہے سبحان اللہ نیکوں کا قرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے (خازن)۔ (۵۱۳) یہ حضرات جن کا ذکر ماسبق میں اور خاص آیہ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ میں فرمایا گیا (۵۱۴) اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے مراتب جداگانہ ہیں بعض حضرات سے بعض افضل ہیں اگرچہ نبوت میں کوئی تفرقہ نہیں وصف نبوت میں سب شریک یکدگر ہیں مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت ہیں یہی آیت کا مضمون ہے اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے (خازن و مدارک) (۵۱۵) یعنی بے واسطہ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر کلام سے مشرف فرمایا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں (جمل) (۵۱۶) وہ حضور پرنور سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے آیت میں حضور کی اس رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح نہ کی گئی اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علو شان کا اظہار مقصود ہے کہ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذات اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پا سکے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي

۵۲۳ وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ۵۲۴ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند ۵۲۵ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ۵۲۶ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ

کے ۵۲۷ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ۵۲۸ اور وہ نہیں پاتے اس

بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ

کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے ۵۲۹ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین

الْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ

۵۳۰ اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا ۵۳۱ کچھ

اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙۚ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ

زبردستی نہیں دین میں ۵۳۲ بے شک خوب جدا ہو گئی ہے نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو

يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے ۵۳۳ اس نے بڑی محکم گرہ تھامی

الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ

جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ والی ہے

بقیہ صفحہ ۷۵ = اور آپ کا کوئی شریک نہیں بیشمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا۔ درجوں بلند کیا ان درجوں کی کوئی شمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے ان بے شمار خصائص میں سے بعض کا جملی و مختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے تمام کائنات آپ کی امت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا دوسری آیت میں فرمایا لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً اور آپ پر نبوت ختم کی گئی قرآن پاک میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا حدیث شریف میں ارشاد ہوا خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ آیات بینات و معجزات باہرات میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا آپ کی امت کو تمام امتوں پر افضل کیا گیا شفاعت کبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی قرب خاص معراج آپ کو ملا علمی و عملی کمالات میں آپ کو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے (مدارک۔ جمل۔ خازن۔ بیضاوی وغیرہ) (۵۱۷) جیسے مردے کو زندہ کرنا بیماروں کو تندرست کرنا مٹی سے پرند بنانا غیب کی خبریں دینا وغیرہ (۵۱۸) یعنی جبریل علیہ السلام سے جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے (۵۱۹) یعنی انبیاء کے معجزات (۵۲۰) یعنی انبیاء سابقین کی امتیں بھی ایمان و کفر میں مختلف رہیں یہ نہ ہوا کہ تمام امت مطیع ہو جاتی (۵۲۱) اس کے ملک میں اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا اور یہی خدا کی شان ہے (۵۲۲) کہ انہوں نے زندگانی دنیا میں روز حاجت یعنی قیامت کے لئے کچھ نہ کیا (۵۲۳) اس میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور اس کی توحید کا بیان ہے اس آیت کو آیت الکرسی کہتے ہیں احادیث میں اس کی بہت فضیلتیں وارد ہیں۔ (۵۲۴) یعنی واجب الوجود اور عالم کا ایجاد کرنے اور تدبیر فرمانے والا (۵۲۵) کیونکہ یہ نقص ہے اور وہ نقص و عیب سے پاک (۵۲۶) اس میں اس کی مالکیت اور نفاذ امر و تصرف کا بیان ہے اور نہایت لطیف پیرایہ میں رد شرک ہے کہ جب سارا جہان اس کی ملک ہے تو شریک کون ہو سکتا ہے مشرکین یا تو کواکب کو پوجتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں یا دریاؤں پہاڑوں پتھروں درختوں جانوروں آگ وغیرہ کو جو زمین میں ہیں جب آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کی ملک ہے تو یہ کیسے پوجنے کے قابل ہو سکتے ہیں (۵۲۷) اس میں مشرکین کا رد ہے جن کا گمان تھا کہ بت شفاعت کریں گے انہیں بتا دیا گیا کہ کفار کے لئے شفاعت نہیں اللہ کے حضور ماذونین کے سوا کوئی شفاعت نہیں کر سکتا اور اذن والے انبیاء و ملائکہ و مومنین ہیں۔ (۵۲۸) یعنی ماقبل و مابعد یا امور دنیا و آخرت (۵۲۹) اور جن کو وہ مطلع فرمائے وہ انبیاء و رسل ہیں جن کو غیب پر مطلع فرمانا ان کی نبوت کی دلیل ہے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ

مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے ۵۳۴ نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں

كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ

کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ

یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا

حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

اُسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر ۵۳۵ کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی ۵۳۶ جبکہ

رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے ۵۳۷ بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں ۵۳۸ ابراہیم نے فرمایا

فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ

تو اللہ سورج کو لاتا ہے پورب (مشرق) سے تو اس کو پچھم (مغرب) سے لے آ

الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

۵۳۹ تو ہوش اُڑ گئے کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى

یا اُس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر ۵۴۰ اور وہ ڈھئی (مسمار ہوئی) پڑی تھی اپنی

بقیہ صفحہ ۷۶ = مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (خازن) (۵۳۰) اس میں اس کی عظمت شان کا اظہار ہے اور کرسی سے یا علم و قدرت مراد ہے یا عرش یا وہ جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہو جو فلک البروج کے نام سے مشہور ہے (۵۳۱) اس آیت میں الٰہیات کے اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے الٰہیت میں واحد ہے حیات کے ساتھ متصف ہے واجب الوجود اپنے ماسوا کا موجد ہے تحیز و حلول سے منزہ اور تغیر اور فتور سے مبرا ہے نہ کسی کو اس سے مشابہت نہ عوارض مخلوق کو اس تک رسائی ملک و ملکیت کا مالک اصول و فروع کا مبدع قوی گرفت والا جس کے حضور سوائے ماذون کے کوئی شفاعت کے لئے لب نہ ہلا سکے تمام اشیاء کا جاننے والا جلی کا بھی اور خفی کا بھی کلی کا بھی اور جزئی کا بھی واسع الملک و القدرۃ ادراک و وہم و فہم سے برتر و بالا (۵۳۲) صفات الٰہیہ کے بعد لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ فرمانے میں یہ اشعار ہے کہ اب عاقل کے لئے قبول حق میں تامل کی کوئی وجہ باقی نہ رہی (۵۳۳) اس میں اشارہ ہے کہ کافر کے لئے اول اپنے کفر سے توبہ و بیزاری ضروری ہے اس کے بعد ایمان لانا صحیح ہوتا ہے (۵۳۴) کفر و ضلالت کی ایمان و ہدایت کی روشنی اور (۵۳۵) غرور و تکبر پر (۵۳۶) اور تمام زمین کی سلطنت عطا فرمائی اس پر اس نے بجائے شکر و طاعت کے تکبر و تجبر کیا اور ربوبیت کا دعویٰ کرنے لگا اس کا نام نمرود بن کنعان تھا سب سے پہلے سر پر تاج رکھنے والا یہی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو خدا پرستی کی دعوت دی خواہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل یا اس کے بعد تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو (۵۳۷) یعنی اجسام میں موت و حیات پیدا کرتا ہے ایک خدا ناشناس کے لئے یہ بہترین ہدایت تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ خود تیری زندگی اس کے وجود کی شاہد ہے کہ تو ایک بے جان نطفہ تھا جس نے اس کو انسانی صورت دی اور حیات عطا فرمائی وہ رب ہے اور زندگی کے بعد پھر زندہ اجسام کو جو موت دیتا ہے وہ پروردگار ہے اس کی قدرت کی شہادت خود تیری اپنی موت و حیات میں موجود ہے اس کے وجود سے بے خبر رہنا کمال جہالت و سفاہت اور انتہائی بدنصیبی ہے یہ دلیل ایسی زبردست تھی کہ اس کا جواب نمرود سے بن نہ پڑا اور اس خیال سے کہ مجمع کے سامنے اس کو لاجواب اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے اس نے کج بحثی اختیار کی۔ (۵۳۸) نمرود نے دو شخصوں کو بلایا ان میں سے ایک کو قتل کیا ایک کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ میں بھی جلاتا مارتا ہوں یعنی کسی کو گرفتار کر کے چھوڑ دینا اس کو جلانا ہے یہ اس کی نہایت احمقانہ بات تھی کہاں قتل کرنا اور چھوڑنا اور کہاں موت و حیات پیدا کرنا قتل کئے ہوئے شخص کو زندہ

عُرُوشِهَا ۚ قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ

چھتوں پر (۵۴۱) بولا اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا

مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ

سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا

بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ

کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کر

وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً

اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں اور یہ اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں

لِّلنَّاسِ ۖ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ

کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اٹھان دیتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ معاملہ

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۵۹﴾

اس پر ظاہر ہوگیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ

اور جب عرض کی ابراہیم نے (۵۴۲) اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں

قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ

(۵۴۳) عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (۵۴۴) فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر

بقیہ صفحہ ۷۷ = کرنے سے عاجز رہنا اور بجائے اس کے زندہ کے چھوڑنے کو جلانا کہنا ہی اس کی ذلت کے لئے کافی تھا عقلاء پر اسی سے ظاہر ہو گیا کہ جو حجت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمائی وہ قاطع ہے اور اس کا جواب ممکن نہیں لیکن چونکہ نمرود کے جواب میں شان دعویٰ پیدا ہو گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر مناظرانہ گرفت فرمائی کہ موت وحیات کا پیدا کرنا تو تیرے مقدور میں نہیں اے ربوبیت کے جھوٹے مدعی تو اس سے سہل کام ہی کر دکھا جو ایک متحرک جسم کی حرکت کا بدلنا ہے (۵۳۹) یہ بھی نہ کر سکے تو ربوبیت کا دعویٰ کس منہ سے کرتا ہے مسئلہ اس آیت سے علم کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔ (۵۴۰) بقول اکثر یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مراد ہے، جب بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا گرفتار کیا تباہ کر ڈالا پھر حضرت عزیر علیہ السلام وہاں سے گزرے آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا اور آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا بستی کی عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا اور آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مر گیا یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انہیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تک تمام جسم مردہ تھا وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا یہ واقعہ شام کے وقت غروب آفتاب کے قریب ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم یہاں کتنے دن ٹھہرے آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے فرمایا بلکہ تم سو برس ٹھہرے اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھئے کہ ویسا ہی ہے اس میں بو تک نہ آئی اور اپنے گدھے کو دیکھئے دیکھا تو وہ مر گیا تھا گل گیا اعضاء بکھر گئے تھے ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے اعضاء اپنے اپنے مواقع پر آئے ہڈیوں پر گوشت چڑھا گوشت پر کھال آئی بال نکلے پھر اس میں روح پھونکی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا

فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ

اپنے ساتھ ہلالے ف۵۴۵ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا

ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ

وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ف۵۴۶ اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ان کی

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ

کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۵۴۷ اس دانہ کی

اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ

طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ف۵۴۸ ہر بال میں سو دانے ف۵۴۹ اور اللہ

يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں

اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ

خرچ کرتے ہیں ف۵۵۰ پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں

اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

ف۵۵۱ ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ

غم اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا ف۵۵۲ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا

بقیہ صفحہ ۷۸ = آپ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے پھر آپ اپنی اس سواری پر سوار ہو کر اپنے محلہ میں تشریف لائے سر اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے عمر وہی چالیس سال کی تھی کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے۔ وہ نابینا ہو گئی تھی آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا یہ عزیر کا مکان ہے اس نے کہا ہاں اور عزیر کہاں انہیں مفقود ہوئے سو برس گزر گئے یہ کہہ کر خوب روئی آپ نے فرمایا میں عزیر ہوں اس نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا پھر زندہ کیا اس نے کہا حضرت عزیر مستجاب الدعوات تھے جو دعا کرتے قبول ہوتی آپ دعا کیجئے میں بینا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں آپ نے دعا فرمائی وہ بینا ہوئی آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اٹھ خدا کے حکم سے یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں درست ہو گئے اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک حضرت عزیر ہیں وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلہ میں لے گئی وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے تھے بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عزیر تشریف لے آئے اہل مجلس نے اس کو جھٹلایا اس نے کہا مجھے دیکھو آپ کی دعا سے میری یہ حالت ہو گئی لوگ اٹھے اور آپ کے پاس آ گئے آپ کے فرزند نے کہا کہ میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا جسم مبارک کھول کر دکھایا گیا تو وہ موجود تھا اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا کوئی اس کا جاننے والا موجود نہ تھا آپ نے تمام توریت حفظ پڑھ دی ایک شخص نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے اس پتہ پر جستجو کر کے توریت کا وہ مدفون نسخہ نکالا گیا اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا (جمل)۔ (۵۴۱) کہ پہلے چھتیں گریں پھر ان پر دیواریں آ پڑیں۔ (۵۴۲) مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا جوار بھاٹے میں سمندر کا پانی چڑھتا اترتا رہتا ہے جب پانی چڑھتا تو مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں جب اتر جاتا تو جنگل کے درندے کھاتے جب درندے جاتے تو پرند کھاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مردے کس طرح زندہ کئے جائیں گے آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا یارب مجھے یقین

أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا

ہو ۵۵۳ اور اللہ بے پرواہ حلم والا ہے اے ایمان والو اپنے صدقے

صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ

باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر ۵۵۴ اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ

لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس

تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ

پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا ۵۵۵ اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے

مِمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ

اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا اور ان کی کہاوت جو اپنے مال

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو ۵۵۶ اس

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ

باغ کی سی ہے جو بھوڑ (ریتلی زمین) پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا

فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٦٥﴾ أَيَوَدُّ

پھر اگر زور کا مینھ اسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے ۵۵۷ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۵۵۸ کیا تم میں

بقیہ صفحہ ۷۹ = ہے کہ تو مردوں کو زندہ فرمائے گا۔ اور ان کے اجزاء دریائی جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا ملک الموت حضرت رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے آپ نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس خلت کی علامت کیا ہے انہوں نے عرض کیا یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مردے زندہ کرے تب آپ نے یہ دعا کی (خازن) (۵۴۳) اللہ تعالیٰ عالم غیب و شہادت ہے اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمال ایمان و یقین کا علم ہے باوجود اس کے یہ سوال فرمانا کہ کیا تجھے یقین نہیں اس لئے ہے کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک و شبہ کی بناء پر نہ تھا (بیضاوی و جمل وغیرہ) (۵۴۴) اور انتظار کی بے چینی رفع ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا (۵۴۵) تاکہ اچھی طرح شناخت ہو جائے (۵۴۶) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرند لئے مور۔ مرغ۔ کبوتر۔ کوا۔ انہیں بحکم الٰہی ذبح کیا ان کے پر اکھاڑے اور قیمہ کر کے ان کے اجزاء باہم خلط کر دیئے اور اس مجموعہ کے کئی حصہ کئے ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا چلے آؤ حکم الٰہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے سبحان اللہ (۵۴۷) خواہ خرچ کرنا واجب ہو یا نفل تمام ابواب خیر کو عام ہے خواہ کسی طالب علم کو کتاب خرید کر دی جائے یا کوئی شفاخانہ بنا دیا جائے یا اموات کے ایصال ثواب کے لئے تیجہ دسویں بیسویں چالیسویں کے طریقہ پر مساکین کو کھانا کھلایا جائے (۵۴۸) اگانے والا حقیقت میں اللہ ہی ہے دانہ کی طرف اس کی نسبت مجازی ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسناد مجازی جائز ہے جبکہ اسناد کرنے والا غیر خدا کو مستقل فی التصرف اعتقاد نہ کرتا ہو اسی لئے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے، یہ مضر ہے، یہ درد کی دافع ہے۔ ماں باپ نے پالا عالم نے گمراہی سے بچایا بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ سب میں اسناد مجازی ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعل حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے باقی سب وسائل (۵۴۹) تو ایک دانہ کے سات سو دانہ ہو گئے اسی طرح راہ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا اجر ہو جاتا ہے (۵۵۰) شان نزول یہ آیت حضرت عثمان

أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّأَعْنَابٍ تَجْرِيْ

کوئی اسے پسند رکھے گا ف۵۵۹ کہ اس کے پاس ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا ف۵۶۰ جس کے نیچے ندیاں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ لَهُ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ

بہتیں اس کے لیے اس میں ہر قسم کے پھلوں سے ہے ف۵۶۱ اور اسے بڑھاپا آیا ف۵۶۲ اور

وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ

اور اس کے ناتوان بچے ہیں ف۵۶۳ تو آیا اس پر ایک بگولا جس میں آگ تھی تو جل گیا ف۵۶۴

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ يٰٓأَيُّهَا

ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تم سے اپنی آیتیں کہ کہیں تم دھیان لگاؤ ف۵۶۵ اے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا

والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو ف۵۶۶ اور اس میں سے جو ہم نے

لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ

تمہارے لیے زمین سے نکالا ف۵۶۷ اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے ف۵۶۸ اور تمہیں ملے تو نہ لو

بِاٰخِذِيْهِ إِلَّآ أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۚ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾

گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ

شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے ف۵۶۹ محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا ف۵۷۰ اور اللہ تم سے

بقیہ صفحہ ۸۰ = تھی وحضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر لشکر اسلام کے لئے ایک ہزار اونٹ مع سامان پیش کئے اور عبدالرحمٰن بن عوف نے چار ہزار درہم صدقہ کے بارگاہ رسالت میں حاضر کئے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے رکھ لئے اور نصف راہ خدا میں حاضر ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دئے اور جو تم نے رکھے اللہ تعالیٰ دونوں میں برکت فرمائے (۵۵۱) احسان رکھنا تو یہ کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور اس کو مکدر کریں اور تکلیف دینا یہ کہ اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا مفلس تھا مجبور تھا نکما تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح دباؤ دیں یہ ممنوع فرمایا گیا (۵۵۲) یعنی اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے اچھی بات کہنا اور خوش خلقی کے ساتھ جواب دینا جو اس کو ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کرنا (۵۵۳) عار دلا کر یا احسان جتا کر یا اور کوئی تکلیف پہنچا کر۔ (۵۵۴) یعنی جس طرح منافق کو رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی وہ اپنا مال ریاکاری کے لئے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اجر ضائع نہ کرو (۵۵۵) یہ منافق ریاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روز قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رضائے الٰہی کے لئے نہ تھے (۵۵۶) راہ خدا میں خرچ کرنے پر (۵۵۷) یہ مومن مخلص کے اعمال کی ایک مثال ہے کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ ایسے ہی باخلاص مومن کا صدقہ اور انفاق خواہ کم ہو یا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے (۵۵۸) اور تمہاری نیت و اخلاص کو جانتا ہے (۵۵۹) یعنی کوئی پسند نہ کرے گا کیونکہ یہ بات کسی عاقل کے گوارا کرنے کے قابل نہیں ہے (۵۶۰) اگرچہ اس باغ میں بھی قسم قسم کے درخت ہوں مگر کھجور اور انگور کا ذکر اس لئے کیا کہ یہ نفیس میوے ہیں (۵۶۱) یعنی وہ باغ فرحت انگیز و دلکشا بھی ہے اور نافع اور عمدہ جائداد بھی (۵۶۲) جو حاجت کا وقت ہوتا ہے اور آدمی کسب و معاش کے قابل نہیں رہتا (۵۶۳) جو کمانے کے قابل نہیں اور ان کی پرورش کی حاجت ہے غرض وقت نہایت شدت حاجت کا ہے اور دارومدار صرف باغ پر اور باغ بھی نہایت عمدہ ہے (۵۶۴) وہ باغ تو اس وقت اس کے رنج و غم اور حسرت

مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ

وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا ف۵۶۲ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اللہ حکمت دیتا ہے ف۵۶۳

مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا

جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اُسے بہت بھلائی ملی اور

يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم

نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے اور تم جو خرچ کرو ف۵۷۳ یا منت مانو ف۵۷۴

مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ إِن

اللہ کو اس کی خبر ہے ف۵۷۵ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اگر

تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ

خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

سب سے بہتر ہے ف۵۷۶ اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں

خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾ لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن

کی خبر ہے انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ف۵۷۷ ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے

يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا

اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے ف۵۷۸ اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ

بقیہ صفحہ ۸۱ = ویاس کی کیا انتہا ہے یہی حال اس کا ہے جس نے اعمال حسنہ تو کیے ہوں مگر رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ ریا کی غرض سے اور وہ اس گمان میں ہو کہ میرے پاس نیکیوں کا ذخیرہ ہے مگر جب شدت حاجت کا وقت یعنی قیامت کا دن آئے تو اللہ تعالیٰ ان اعمال کو نامقبول کر دے اس وقت اس کو کتنا رنج اور کتنی حسرت ہوگی ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ کے علم میں یہ آیت کس باب میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مثال ہے ایک دولت مند شخص کے لئے جو نیک عمل کرتا ہو پھر شیطان کے اغواء سے گمراہ ہو کر اپنی تمام نیکیوں کو ضائع کر دے (مدارک وخازن) (۵۶۵) اور سمجھو کہ دنیا فانی اور عاقبت آنی ہے (۵۶۶) مسئلہ اس سے کسب کی اباحت اور اموال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہوتی ہے (خازن ومدارک) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آیت صدقہ نافلہ و فرضیہ دونوں کو عام ہو (تفسیر احمدی) (۵۶۷) خواہ وہ غلے ہوں یا پھل یا معادن وغیرہ (۵۶۸) شان نزول بعض لوگ خراب مال صدقہ میں دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ مصدق یعنی صدقہ وصول کرنے والے کو چاہیے کہ وہ متوسط مال لے نہ بالکل خراب نہ سب سے اعلیٰ (۵۶۹) کہ اگر خرچ کرو گے صدقہ دو گے تو نادار ہو جاؤ گے (۵۷۰) یعنی بخل کا اور زکوٰۃ وصدقہ نہ دینے کا اس آیت میں یہ لطیفہ ہے کہ شیطان کسی طرح بخل کی خوبی ذہن نشین نہیں کر سکتا اس لئے وہ یہی کرتا ہے کہ خرچ کرنے سے ناداری کا اندیشہ دلا کر روکے آج کل جو لوگ خیرات کو روکنے پر مصر ہیں وہ بھی اسی حیلہ سے کام لیتے ہیں (۵۷۱) صدقہ دینے پر اور خرچ کرنے پر (۵۷۲) حکمت سے یا قرآن وحدیث وفقہ کا علم مراد ہے یا تقویٰ یا نبوت (مدارک وخازن) (۵۷۳) نیکی میں خواہ بدی میں (۵۷۴) طاعت کی یا گناہ کی نذر عرف میں ہدیہ اور پیش کش کو کہتے ہیں اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے اسی لئے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لئے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا یارب میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کر دے یا فلاں بیمار کو تندرست کر دے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لئے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے (ردالمختار) (۵۷۵) وہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔ (۵۷۶) صدقہ خواہ فرض ہو یا نفل جب اخلاص سے اللہ کے لئے دیا جائے اور ریا سے پاک ہو تو خواہ ظاہر کر کے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں مسئلہ لیکن صدقہ فرض کا ظاہر

ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا

کی مرضی چاہنے کے لیے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے

تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا

جاؤ گے ان فقیروں کے لیے جو راہ خدا میں روکے گئے ۵۷۹ زمین میں چل

يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ؗ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ

نہیں سکتے ۵۸۰ نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب ۵۸۱

مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ

تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا ۵۸۲ لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے وہ جو اپنے مال خیرات کرتے

اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ

ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ۵۸۳ ان کے لیے ان کا نیگ (انعام حصہ) ہے ان کے رب

رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ

کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم وہ جو سود کھاتے ہیں

الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ

۵۸۴ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا

بقیہ صفحہ ۸۲ = کر کے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں مسئلہ لیکن صدقہ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر مسئلہ اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لئے ظاہر کر کے دے تو یہ اظہار بھی افضل ہے (مدارک) (۵۷۷) آپ بشیر و نذیر و داعی بنا کر بھیجے گئے ہیں آپ کا فرض دعوت پر تمام ہو جاتا ہے اس سے زیادہ جہد آپ پر لازم نہیں شان نزول قبل اسلام مسلمانوں کی یہود سے رشتہ داریاں تھیں اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے مسلمان ہونے کے بعد انہیں یہود کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور انہوں نے اس لئے ہاتھ روکنا چاہا کہ ان کے اس طرز عمل سے یہود اسلام کی طرف مائل ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۵۷۸) تو دوسروں پر اس کا احسان نہ جتاؤ (۵۷۹) یعنی صدقات مذکورہ جو آیہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ میں ذکر ہوئے ان کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعت الٰہی پر روکا شان نزول یہ آیت اہل صفہ کے حق میں نازل ہوئی ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے نہ یہاں ان کا مکان تھا نہ قبیلہ کنبہ نہ ان حضرات نے شادی کی تھی ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے رات میں قرآن کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے۔ (۵۸۰) کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسب معاش کر سکیں۔ (۵۸۱) یعنی چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لئے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں (۵۸۲) کہ مزاج میں تواضع و انکسار ہے چہروں پر ضعف کے آثار ہیں بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں (۵۸۳) یعنی راہ خدا میں خرچ کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں شان نزول یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ نے راہ خدا میں چالیس ہزار دینار خرچ کئے تھے دس ہزار رات میں اور دس ہزار دن میں اور دس ہزار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ کے پاس فقط چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا۔ ایک رات میں ایک دن میں ایک کو پوشیدہ ایک کو ظاہر فائدہ آیت کریمہ میں نفقہ لیل کو نفقہ نہار اور نفقہ سر کو نفقہ علانیہ پر مقدم فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ چھپا کر دینا ظاہر کر کے دینے سے افضل ہے۔ (۵۸۴) اس آیت میں سود کی حرمت اور سود خواروں کی شامت کا بیان ہے سود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں کہ سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل و عوض

ع ۳۷ / ۵

وقف منزل

وقفِ لازم

مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ

ہو ۵۸۵ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور

اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ

اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی

رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ عَادَ

اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا ۵۸۶ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے ۵۸۷ اور جو اب ایسی

فَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ یَمْحَقُ اللّٰهُ

حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے ۵۸۸ اللہ ہلاک کرتا ہے

الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ ﴿۲۷۶﴾

سود کو ۵۸۹ اور بڑھاتا ہے خیرات کو ۵۹۰ اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا

بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی

الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ

ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو، نہ کچھ

یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ

غم اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا

بقیہ صفحہ ۸۳ = کے لیتا ہے یہ صریح ناانصافی ہے دوم سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے سوم سود کے رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرض حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ چہارم سود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سود خوار اپنے مدیون کی تباہی و بربادی کا خواہش مند رہتا ہے اس کے علاوہ بھی سود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خوار اور اس کے کارپرداز اور سودی دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ سب گناہ میں برابر ہیں (۵۸۵) معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سود خوار کا ایسا ہی حال ہوگا کہ سود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گر گر پڑے گا۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ علامت اس سود خوار کی ہے جو سود کو حلال جانے (۵۸۶) یعنی حرمت نازل ہونے سے قبل جو لیا اس پر مواخذہ نہیں (۵۸۷) جو چاہے امر فرمائے جو چاہے ممنوع و حرام کرے بندے پر اس کی اطاعت لازم ہے (۵۸۸) مسئلہ جو سود کو حلال جانے وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر ایک حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے (۵۸۹) اور اس کو برکت سے محروم کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے نہ صدقہ قبول کرے نہ حج نہ جہاد نہ صلہ (۵۹۰) اس کو زیادہ کرتا ہے اور اس میں برکت فرماتا ہے دنیا میں اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔

مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ

ہے سود اگر مسلمان ہو ف۵۹۱ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا

اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا ف۵۹۲ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم

تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى

کسی کو نقصان پہنچاؤ ف۵۹۳ نہ تمہیں نقصان ہو ف۵۹۴ اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو

مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا

آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہے اگر جانو ف۵۹۵ اور ڈرو

يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھروگے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۵۹۶ اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا

ع ۳۸

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ

لین دین کرو ف۵۹۷ تو اسے لکھ لو ف۵۹۸ اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے

وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ

ف۵۹۹ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے ف۶۰۰ تو اسے لکھ دینا چاہیے اور

(۵۹۱) شان نزول یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور ان کی گراں قدر سودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطالبہ بھی واجب الترک ہیں اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں (۵۹۲) یہ وعید و تہدید میں مبالغہ و تشدید ہے کس کی مجال کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے چنانچہ ان اصحاب نے اپنے سودی مطالبہ چھوڑے اور یہ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہمیں کیا تاب اور تائب ہوئے (۵۹۳) زیادہ لے کر (۵۹۴) راس المال گھٹا کر (۵۹۵) قرضدار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا جزو یا کل معاف کر دینا سبب اجر عظیم ہے مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا سایہ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا (۵۹۶) یعنی نہ ان کی نیکیاں گھٹائی جائیں نہ بدیاں بڑھائی جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سب سے آخر آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکیس روز دنیا میں تشریف فرما رہے اور ایک قول میں نو شب اور ایک میں سات لیکن شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ سب سے آخر آیت رِبٰوا نازل ہوئی (۵۹۷) خواہ وہ دین مبیع ہو یا ثمن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بیع سلم مراد ہے بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے اور مبیع مشتری کو سپرد کرنے کے لئے ایک مدت معین کر لی جائے اس بیع کے جواز کے لئے جنس، نوع، صفت، مقدار، مدت اور مکان ادا اور مقدار راس المال ان چیزوں کا معلوم ہونا شرط ہے (۵۹۸) یہ لکھنا مستحب ہے فائدہ اس کا یہ ہے کہ بھول چوک اور مدیون کے انکار کا اندیشہ نہیں رہتا (۵۹۹) اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کرے نہ فریقین میں سے کسی کی رو رعایت (۶۰۰) حاصل معنی یہ کہ کوئی کاتب لکھنے سے منع نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وثیقہ نویسی کا علم دیا بے تغیر و تبدیل دیانت و امانت کے ساتھ لکھے یہ کتابت ایک قول پر فرض کفایہ ہے اور ایک قول پر فرض عین بشرط فراغ کاتب جس صورت میں اس کے سوا اور نہ پایا جائے اور ایک قول پر مستحب کیونکہ اس میں مسلمان کی حاجت بر آری اور نعمت علم کا شکر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے یہ کتابت فرض تھی پھر لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ سے منسوخ ہوئی

الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ

جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے

فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے ف۶۰۱

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ

تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کرلو

مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ

اپنے مردوں میں سے ف۶۰۲ پھر اگر دو مرد نہ ہوں ف۶۰۳ تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ

تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا

جن کو پسند کرو ف۶۰۴ کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد

الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْــَٔمُوْٓا اَنْ

دلادے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں ف۶۰۵ اور اسے بھاری نہ جانو کہ

تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اس میں گواہی

اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست

(۶۰۱) یعنی اگر مدیون مجنون و ناقص العقل یا بچہ یا شیخ فانی ہو یا گونگا ہونے یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنے مدعا کا بیان نہ کر سکتا ہو (۶۰۲) گواہ کے لئے حریت و بلوغ مع اسلام شرط ہے کفار کی گواہی صرف کفار پر مقبول ہے (۶۰۳) مسئلہ تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں ہو سکتے جیسے کہ بچہ جننا باکرہ ہونا اور نسائی عیوب اس میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے مسئلہ حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت بھی مقبول ہے (مدارک و احمدی) (۶۰۴) جن کا عادل ہونا تمہیں معلوم ہو اور جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد رکھتے ہو (۶۰۵) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انہیں گواہی کا چھپانا جائز نہیں یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن حدود میں گواہ کو اظہار و اخفاء کا اختیار ہے بلکہ اخفاء افضل ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستاری کرے گا لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری گیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو گواہ اتنی احتیاط کر سکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے گواہی میں یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا

حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ؕ

کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں ف۶۰۶ اور جب خرید و فروخت

وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيدٌ ؕ وَإِنْ

کرو تو گواہ کر لو ف۶۰۷ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) ف۶۰۸

تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللَّهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ؕ وَاللَّهُ

اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا

سب کچھ جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو ف۶۰۹ اور لکھنے والا نہ پاؤ ف۶۱۰ تو گرو (رہن) ہو

فَرِهٰنٌ مَّقْبُوضَةٌ ؕ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي

قبضہ میں دیا ہوا ف۶۱۱ اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا

اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَ

تھا ف۶۱۲ اپنی امانت ادا کردے ف۶۱۳ اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ ف۶۱۴ اور

مَنْ يَّكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ؕ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾ ع

جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے ف۶۱۵ اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ ف۶۱۶ تمہارے

(۶۰۶) چونکہ اس صورت میں لین دین ہو کر معاملہ ختم ہو گیا اور کوئی اندیشہ باقی نہ رہا نیز ایسی تجارت اور خرید و فروخت بکثرت جاری رہتی ہے اس میں کتابت و اشہاد کی پابندی شاق و گراں ہوگی (۶۰۷) یہ مستحب ہے کیونکہ اس میں احتیاط ہے (۶۰۸) یُضَآرَّ میں دو احتمال ہیں مجہول و معروف ہونے کے قراۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما اول کی اور قراۃ عمر رضی اللہ عنہ ثانی کی موید ہے پہلی تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ اہل معاملہ کاتبوں اور گواہوں کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ وہ اگر اپنی ضرورتوں میں مشغول ہوں تو انہیں مجبور کریں اور ان کے کام چھڑائیں یا حق کتابت نہ دیں یا گواہ کو سفر خرچ نہ دیں اگر وہ دوسرے شہر سے آیا ہو دوسری تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ کاتب و شاہد اہل معاملہ کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ باوجود فرصت و فراغت کے نہ آئیں یا کتابت میں تحریف و تبدیل زیادتی و کمی کریں (۶۰۹) اور قرض کی ضرورت پیش آئے۔ (۶۱۰) اور وثیقہ و دستاویز کی تحریر کا موقعہ نہ ملے تو اطمینان کے لئے (۶۱۱) یعنی کوئی چیز دائن کے قبضہ میں گروی کے طور پر دے دو مسئلہ یہ مستحب ہے اور حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک یہودی کے پاس گروی رکھ کر بیس صاع جو لئے مسئلہ اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے (۶۱۲) یعنی مدیون جس کو دائن نے امین سمجھا تھا (۶۱۳) اس امانت سے دین مراد ہے (۶۱۴) کیونکہ اس میں صاحب حق کے حق کا ابطال ہے یہ خطاب گواہوں کو ہے کہ وہ جب شہادت کی اقامت و ادا کے لئے طلب کئے جائیں تو حق کو نہ چھپائیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب مدیونوں کو ہے کہ وہ اپنے نفس پر شہادت دینے میں تامل نہ کریں (۶۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور گواہی کو چھپانا ہے (۶۱۶) بدی

أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَ

جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ف۶۱۷ تو جسے چاہے گا بخشے گا ف۶۱۸ اور جسے چاہے گا

يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٨٤﴾ آمَنَ

سزا دے گا ف۶۱۹ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے رسول ایمان

الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ

لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا

بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ

ف۶۲۰ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو ف۶۲۱ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان

رُسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ

لانے میں فرق نہیں کرتے ف۶۲۲ اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا ف۶۲۳ تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا

الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور

وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ

اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی ف۶۲۴ اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں ف۶۲۵ یا چوکیں

أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى

اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا

(۶۱۷) انسان کے دل میں دو طرح کے خیالات آتے ہیں ایک بطور وسوسہ کے ان سے دل کا خالی کرنا انسان کی مقدرت میں نہیں لیکن وہ ان کو برا جانتا ہے اور عمل میں لانے کا ارادہ نہیں کرتا ان کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں اس پر مواخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دلوں میں جو وسوسے گزرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جب تک کہ وہ انہیں عمل میں نہ لائیں یا ان کے ساتھ کلام نہ کریں یہ وسوسے اس آیت میں داخل نہیں دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مواخذہ ہوگا اور انہیں کا بیان اس آیت میں ہے مسئلہ کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کر کے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو کر نہ سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مواخذہ کیا جائے گا شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوائی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیہ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ اور حدیث حضرت عائشہ ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اس پر عقاب کیا جاتا ہے مسئلہ اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو اللہ اس کو معاف فرمائے گا (۶۱۸) اپنے فضل سے اہل ایمان کو (۶۱۹) اپنے عدل سے (۶۲۰) زجاج نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں نماز۔ زکوٰۃ۔ روزے حج کی فرضیت اور طلاق۔ ایلاء حیض و جہاد کے احکام اور انبیاء کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین نے اس تمام کی تصدیق فرمائی اور قرآن اور اس کے جملہ شرائع و احکام کے منزل من اللہ ہونے کی تصدیق کی (۶۲۱) یہ اصول و ضروریات ایمان کے چار مرتبے ہیں (۱) اللہ پر ایمان لانا یہ اس طرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ واحد احد ہے اس کا کوئی شریک و نظیر نہیں اس کے تمام اسمائے حسنیٰ و صفات علیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شے پر قدیر ہے اور اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں (۲) ملائکہ پر ایمان لانا یہ اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں معصوم ہیں پاک ہیں اللہ کے اور اس کے رسولوں کے درمیان احکام و پیام کے وسائط ہیں (۳) اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریق وحی بھیجیں بے شک و شبہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغییر تبدیل تحریف سے محفوظ ہے اور محکم اور متشابہ پر مشتمل ہے (۴) رسولوں پر ایمان

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ

اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (برداشت)

اعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

پر ہمیں مدد دے

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ ۳ مَدَنِيَّةٌ ۸۹ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۲۰۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

سورہ آل عمران مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں ف۲ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا اس نے تم پر یہ سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾

اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ

لوگوں کو راہ دکھاتی اور فیصلہ اتارا بے شک وہ جو اللہ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾

کی آیتوں سے منکر ہوئے ف۳ ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے

بقیہ صفحہ ۸۸ = لاناس طرح پر کہ ایمان لائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا اس کی وحی کے امین ہیں گناہوں سے پاک معصوم ہیں ساری خلق سے افضل ہیں ان میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں۔ (۶۲۲) جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کا انکار کیا (۶۲۳) تیرے حکم وارشاد کو (۶۲۴) یعنی ہر جان کو عمل نیک کا اجر و ثواب اور عمل بد کا عذاب و عقاب ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو طریق دعا کی تلقین فرمائی کہ وہ اس طرح اپنے پروردگار سے عرض کریں (۶۲۵) اور سہو سے تیرے کسی حکم کی تعمیل میں قاصر رہیں (۱) سورہ آل عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیتیں تین ہزار چار سو اسی کلمہ چودہ ہزار پانچ سو بیس حروف ہیں (۲) شان نزول مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت وفد نجران کے حق میں نازل ہوئی جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا اس میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا ایک عاقب جس کا نام عبدالمسیح تھا یہ شخص امیر قوم تھا اور بغیر اس کی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے دوسرا سید جس کا نام ایہم تھا یہ شخص اپنی قوم کا معتمد اعظم اور مالیات کا افسر اعلیٰ تھا خورد و نوش اور رسدوں کے تمام انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے تھے تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ تھا یہ شخص نصاریٰ کے تمام علماء اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا سلاطین روم اس کے علم اور اس کی دینی عظمت کے لحاظ سے اس کا اکرام و ادب کرتے تھے یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑی شان شکوہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے قصد سے آئے اور مسجد اقدس میں داخل ہوئے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اس وقت نماز عصر ادا فرمارہے تھے ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آ گیا اور انہوں نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب شرق متوجہ ہو کر نماز شروع کر دی فراغ کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا تم اسلام لاؤ کہنے لگے ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا یہ غلط ہے یہ دعویٰ جھوٹا ہے تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعویٰ روکتا ہے کہ اللہ کے اولاد ہے اور تمہاری صلیب پرستی روکتی ہے اور تمہارا خنزیر کھانا روکتا ہے انہوں نے کہا کہ اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتایئے ان کا باپ کون ہے اور سب کے سب بولنے لگے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے انہوں نے اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حی لا یموت ہے اس کے لئے موت محال ہے اور

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝٥

اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے ف۴ اس کے سوا کسی کی عبادت

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ

نہیں عزت والا حکمت والا ف۵ وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں

مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

صاف معنیٰ رکھتی ہیں ف۶ وہ کتاب کی اصل ہیں ف۷ اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے ف۸ وہ جن کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ

دلوں میں کجی ہے ف۹ وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں ف۱۰ گمراہی چاہنے ف۱۱

وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي

اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو ف۱۲ اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے ف۱۳ اور پختہ علم والے ف۱۴

الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ

کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ف۱۵ سب ہمارے رب کے پاس سے ہے ف۱۶ اور نصیحت نہیں مانتے مگر

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٧ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ

عقل والے ف۱۷ اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقف منزل
وقف لازم

بقیہ صفحہ ۸۹ = عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر موت آنے والی ہے انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور ان کا حافظ حقیقی اور روزی دینے والا ہے انہوں نے کہاں ہاں حضور نے فرمایا کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں کہنے لگے نہیں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں انہوں نے اقرار کیا حضور نے فرمایا تو کیا حضرت عیسیٰ بغیر تعلیم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں انہوں نے کہا نہیں حضور نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے بچوں کی طرح غذا دیئے گئے کھاتے پیتے تھے عوارض بشری رکھتے تھے انہوں نے اس کا اقرار کیا حضور نے فرمایا پھر وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں جیسا کہ تمہارا گمان ہے اس پر وہ سب ساکت رہ گئے اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا اس پر سورہ آل عمران کی اول سے کچھ اوپر اسی آیتیں نازل ہوئیں فائدہ صفات الٰہیہ میں حی بمعنی دائم باقی کے ہے یعنی ایسا ہمیشگی رکھنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو قیوم وہ ہے جو قائم بالذات ہو اور خلق اپنی دنیوی اور اخروی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اس کی تدبیر فرمائے (۳) اس میں وفد نجران کے نصرانی بھی داخل ہیں۔ (۴) مرد۔ عورت۔ گورا کالا خوب صورت بدشکل وغیرہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا مادہ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن علقہ یعنی خون بستہ کی شکل میں ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن پارہ گوشت کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا انجام کار یعنی اس کی سعادت و شقاوت لکھتا ہے پھر اس میں روح ڈالتا ہے تو اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت ہی کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جہنم ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جنت ہو جاتا ہے (۵) اس میں بھی نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کی عبادت کرتے تھے (۶) جس میں کوئی احتمال و اشتباہ نہیں (۷) کہ احکام میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور حلال و حرام میں انہیں پر عمل (۸) وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی

هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَآ

ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا اے رب

اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

ہمارے بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے ف۱۸ اس دن کے لیے جس میں کوئی شبہہ نہیں ف۱۹ بے شک اللہ کا وعدہ نہیں

الْمِيْعَادَ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ

بدلتا ف۲۰ بے شک وہ جو کافر ہوئے ف۲۱ ان کے مال اور ان

اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿۱۰﴾

کی اولاد اللہ سے انہیں کچھ نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

جیسے فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا طریقہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ

تو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا اور اللہ کا عذاب سخت فرما دو

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ

کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے ف۲۲ اور وہ بہت ہی برا

الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ

بچھونا۔ بے شک تمہارے لیے نشانی تھی ف۲۳ دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے ف۲۴ ایک جتھا اللہ

ع ۹

بقیہ صفحہ ۹۰ = ہیں ان میں سے کونسی وجہ مراد ہے یہ اللہ ہی جانتا ہے یا جس کو اللہ تعالٰی اس کا علم دے (۹) یعنی گمراہ اور بدمذہب لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں (۱۰) اور اس کے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل) (۱۱) اور شک وشبہ میں ڈالنے (جمل) (۱۲) اپنی خواہش کے مطابق باوجودیکہ وہ تاویل کے اہل نہیں (جمل وخازن) (۱۳) حقیقت میں (جمل) اور اپنے کرم وعطا سے جس کو وہ نوازے (۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں راسخین فی العلم سے ہوں اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں ان میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راسخ فی العلم وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ راسخ فی العلم وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں۔ تقویٰ اللہ کا تواضع لوگوں سے زہد دنیا سے مجاہدہ نفس کے ساتھ (خازن) (۱۵) کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو معنی اس کی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا حکمت ہے (۱۶) محکم ہو یا متشابہ (۱۷) اور راسخ علم والے کہتے ہیں (۱۸) حساب یا جزا کے واسطے (۱۹) وہ روز قیامت ہے (۲۰) تو جس کے دل میں کجی ہو وہ ہلاک ہو گا اور جو تیرے منت واحسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہو گا نجات پائے گا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کذب منافی الوہیت ہے لہٰذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اس کی نسبت سخت بے ادبی (مدارک وابو مسعود وغیرہ) (۲۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہو کر (۲۲) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور نے یہود کو جمع کرکے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو اس پر انہوں نے کہا کہ قریش تو فنون حرب سے نا آشنا ہیں اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہوں گے اور قتل کئے جائیں گے گرفتار کئے جائیں گے ان پر جزیہ مقرر ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا (۲۳) اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مؤمنین (جمل) (۲۴) جنگ بدر میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ

کی راہ میں لڑتا ف۲۵ اور دوسرا کافر ف۲۶ کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دونا

الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

سمجھیں اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے ف۲۷ بے شک اس میں عقلمندوں

لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ

کے لیے ضرور دیکھ کر سیکھنا ہے لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت ف۲۸

النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ

عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے

الْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ

ڈھیر اور نشان کیے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ

پونجی ہے ف۲۹ اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا ف۳۰ تم فرماؤ کیا میں تمہیں

بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

اس سے ف۳۱ بہتر چیز بتا دوں پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ

نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ستھری بی بیاں ف۳۲ اور اللہ کی

(۲۵) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ان کی کل تعداد تین سو تیرہ تھی ستتر مہاجر اور دو سو چھتیس انصار مہاجرین کے صاحب رایت حضرت علی مرتضیٰ تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما اس کل لشکر میں دو گھوڑے ستر اونٹ چھ زرہ آٹھ تلواریں تھیں اور اس واقعہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے چھ مہاجر اور آٹھ انصار (۲۶) کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی ان کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا اور ان کے پاس سو گھوڑے تھے اور سات سو اونٹ اور بکثرت زرہ اور ہتھیار تھے جل (۲۷) خواہ اس کی تعداد قلیل ہی ہو اور سرو سامان کی کتنی ہی کمی ہو (۲۸) تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق و امتیاز ظاہر ہو جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (۲۹) اس سے کچھ عرصہ نفع پہنچتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے انسان کو چاہئے کہ متاع دنیا کو ایسے کام میں خرچ کرے جس میں اس کی عاقبت کی درستی اور سعادت آخرت ہو (۳۰) جنت تو چاہئے کہ اس کی رغبت کی جائے اور دنیائے ناپائیدار کی فانی مرغوبات سے دل نہ لگایا جائے (۳۱) متاع دنیا سے (۳۲) جو زنانہ عوارض اور ہر ناپسند و قابل نفرت چیز سے پاک

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ

خوشنودی ف۳۳ اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ف۳۴ وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِیْنَ وَ

ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے صبر والے ف۳۵ اور

الصّٰدِقِیْنَ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ

سچے ف۳۶ اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے

بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ

والے ف۳۷ اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۳۸ اور فرشتوں نے اور

اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ ؕ

عالموں نے ف۳۹ انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۫ وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے ف۴۰ اور پھوٹ میں نہ پڑے

الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَ مَنْ

کتابی ف۴۱ مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا ف۴۲ اپنے دلوں کی جلن سے ف۴۳ اور جو اللہ

یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ

کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے پھر اے محبوب اگر وہ تم

(۳۳) اور یہ سب سے اعلیٰ نعمت ہے (۳۴) اور ان کے اعمال و احوال جانتا اور ان کی جزا دیتا ہے۔ (۳۵) جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور گناہوں سے باز رہیں (۳۶) جن کے قول اور ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں (۳۷) اس میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا و استغفار کرنے والے بھی یہ وقت خلوت و اجابت دعا کا ہے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر سے ندا کرے اور تم سوتے رہو (۳۸) شان نزول احبار شام میں سے دو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ نبی آخر الزماں کے شہر کی یہ صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور کے شکل و شمائل توریت کے مطابق دیکھ کر حضور کو پہچان لیا اور عرض کیا آپ محمد ہیں حضور نے فرمایا ہاں پھر عرض کیا کہ آپ احمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا ہاں عرض کیا ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے فرمایا سوال کرو انہوں نے عرض کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کون سی ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو سن کر وہ دونوں حبر مسلمان ہوگئے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبہ کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے (۳۹) یعنی انبیاء و اولیاء نے (۴۰) اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں اس آیت میں ان کے دعویٰ کو باطل کر دیا (۴۱) یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں وارد ہوئی جنہوں نے اسلام کو چھوڑا اور انہوں نے سید انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں اختلاف کیا (۴۲) وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ چکے اور انہوں نے پہچان لیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی کتب الٰہیہ میں خبریں دی گئی ہیں (۴۳) یعنی ان کے اختلاف کا سبب ان کا حسد اور منافع دنیویہ کی طمع ہے

النصف

فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا

سے حجت کریں تو فرما دو میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے ہوں اور جو میرے پیرو ہوئے

الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ

ف۴۴ اور کتابیوں اور ان پڑھوں سے فرماؤ ف۴۵ کیا تم نے گردن رکھی ف۴۶ پس اگر وہ گردن رکھیں جب تو راہ پا گئے اور

تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا دینا ہے ف۴۷ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے وہ جو اللہ کی

يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ

آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے ف۴۸ اور انصاف کا

الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾

حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۘ وَمَا لَهُمْ

یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے دنیا و آخرت میں ف۴۹ اور ان

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ

کا کوئی مددگار نہیں ف۵۰ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ف۵۱

يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ ان کا فیصلہ کرے پھر ان میں کا ایک گروہ اس سے

(۴۴) یعنی میں اور میرے متبعین ہمہ تن اللہ تعالٰی کے فرمانبردار مطیع ہیں ہمارا دین دین توحید ہے جس کی صحت تمہیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہو چکی ہے تو اس میں تمہارا ہم سے جھگڑا کرنا بالکل باطل ہے (۴۵) جتنے کافر غیر کتابی ہیں وہ امیین میں داخل ہیں انہیں میں سے عرب کے مشرکین بھی ہیں (۴۶) اور دین اسلام کے حضور سرنیاز خم کیا یا باوجود براہین بینہ قائم ہونے کے تم ابھی تک اپنے کفر پر ہو یہ دعوت اسلام کا ایک پیرایہ ہے اور اس طرح انہیں دین حق کی طرف بلایا جاتا ہے (۴۷) وہ تم نے پورا کر دیا اس سے انہوں نے نفع نہ اٹھایا تو نقصان میں وہ رہے اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں (۴۸) جیسا کہ بنی اسرائیل نے صبح کو ایک ساعت کے اندر تینتالیس نبیوں کو قتل کیا پھر جب ان میں سے ایک سو بارہ عابدوں نے اٹھ کر انہیں نیکیوں کا حکم اور بدیوں سے منع کیا تو اسی روز شام کو انہیں بھی قتل کر دیا اس آیت میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو توبیخ ہے کیونکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی ہیں (۴۹) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔ (۵۰) کہ انہیں عذاب الٰہی سے بچائے (۵۱) یعنی یہود کو کہ انہیں توریت شریف کے علوم و احکام سکھائے گئے تھے جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و احوال اور دین اسلام کی حقانیت کا بیان ہے اس سے لازم آتا تھا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں اور انہیں قرآن کریم کی طرف دعوت دیں تو وہ حضور پر اور قرآن شریف پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی تعمیل کریں لیکن ان میں سے بہتوں نے ایسا نہیں کیا اس تقدیر پر آیت میں مِنَ الْكِتٰبِ سے توریت اور کتاب اللہ سے قرآن شریف مراد ہے

وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ

روگرداں ہو کر پھر جاتا ہے ف۵۲ یہ جرأت ف۵۳ انہیں اس لیے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

گنتی کے دنوں ف۵۴ اور ان کے دین میں انہیں فریب دیا اس جھوٹ نے جو باندھتے تھے ف۵۵

فَكَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

تو کیسی ہوگی جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اس دن کے لیے جس میں شک نہیں ف۵۶ اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی

دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے

الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾

اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے ف۵۷

تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ

تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے ف۵۸ اور مردہ سے زندہ

مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے ف۵۹ اور جسے چاہے بے گنتی

(۵۲) شانِ نزول اس آیت کے شانِ نزول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ آئی ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کو اسلام کی دعوت دی نعیم ابن عمرو اور حارث ابن زید نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس دین پر ہیں فرمایا ملت ابراہیمی پر وہ کہنے لگے حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہودی تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت لاؤ ابھی ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اس پر نہ جمے اور منکر ہو گئے اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت میں کتاب اللہ سے توریت مراد ہے انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ یہود خیبر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور توریت میں ایسے گناہ کی سزا پتھر مار کر ہلاک کر دینا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ یہودیوں میں اونچے خاندان کے تھے اس لئے انہوں نے ان کا سنگسار کرنا گوارا نہ کیا اور اس معاملہ کو بایں امید سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے کہ شاید آپ سنگسار کرنے کا حکم نہ دیں مگر حضور نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس پر یہود طیش میں آئے اور کہنے لگے کہ اس گناہ کی یہ سزا نہیں آپ نے ظلم کیا حضور نے فرمایا کہ فیصلہ توریت پر رکھو کہنے لگے یہ انصاف کی بات ہے توریت منگائی گئی اور عبداللہ بن صوریا یہود کے بڑے عالم نے اس کو پڑھا اس میں آیت رجم آئی جس میں سنگسار کرنے کا حکم تھا عبداللہ نے اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کو چھوڑ گیا حضرت عبداللہ ابن سلام نے اس کا ہاتھ ہٹا کر آیت پڑھ دی یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد و عورت جنہوں نے زنا کیا تھا حضور کے حکم سے سنگسار کیے گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۵۳) کتاب الٰہی سے روگردانی کرنے کی (۵۴) یعنی چالیس دن یا ایک ہفتہ پھر کچھ غم نہیں (۵۵) اور ان کا یہ قول تھا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں وہ ہمیں گناہوں پر عذاب نہ کرے گا مگر بہت تھوڑی مدت (۵۶) اور وہ روز قیامت ہے (۵۷) شانِ نزول فتح مکہ کے وقت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ملک فارس و روم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود و منافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے کہاں محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کہاں فارس و روم کے ملک وہ بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کار حضور کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہا (۵۸) یعنی کبھی رات کو بڑھائے دن کو گھٹائے اور کبھی دن کو بڑھا کر رات کو گھٹائے یہ تیری قدرت ہے تو فارس و روم سے ملک لے کر غلامانِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے (۵۹) زندے سے مردے کا نکالنا اس طرح ہے جیسے کہ زندہ انسان کو نطفہ

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن

دے مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنا لیں مسلمانوں

دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي

کے سوا ف۶۰ اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا

شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ ۗ وَ

مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ف۶۱ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور

إِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ إِن تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ

اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔ تم فرما دو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ

معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ

چیز پر اللہ کا قابو ہے جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی

خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۛ وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوءٍ ۛ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ

اور جو برا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں ف۶۲

أَمَدًا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ ع

دور کا فاصلہ ہوتا ف۶۳ اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

بے جان سے اور پرند کے زندہ بچے کو بے روح انڈے سے اور زندہ دل مومن کو مردہ دل کافر سے اور زندہ سے مردہ نکالنا اس طرح جیسے کہ زندہ انسان سے نطفہ بے جان اور زندہ پرندے سے بے جان انڈا اور زندہ دل ایمان دار سے مردہ دل کافر (۶۰) شان نزول حضرت عبادہ ابن صامت نے جنگ احزاب کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل ان سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی (۶۱) کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے انہیں راز دار بنانا ان سے موالات کرنا ناجائز ہے اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔ (۶۲) یعنی روز قیامت ہر نفس کو اعمال کی جزا ملے گی اور اس میں کچھ کمی و کوتاہی نہ ہوگی (۶۳) یعنی میں نے یہ برا کام نہ کیا ہوتا

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ

اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا ف۶۴ اور تمہارے

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ

گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا ف۶۵ پھر اگر

تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَ

وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور

نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا

نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہاں سے ف۶۶ یہ ایک نسل ہے ایک

مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ

دوسرے سے ف۶۷ اور اللہ سنتا جانتا ہے جب عمران کی بی بی نے عرض کی ف۶۸ اے

رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ

رب میرے میں تیرے لیے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے ف۶۹ تو تو مجھ سے

اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ

قبول کرلے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا پھر جب اُسے جنا بولی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی ف۷۰

اُنْثٰى ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ لَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَ اِنِّیْ

اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں ف۷۱ اور میں

(۶۴) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس ٹھہرے جنہوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کئے تھے اور انہیں سجا سجا کر ان کو سجدہ کر رہے تھے حضور نے فرمایا اے گروہ قریش خدا کی قسم تم اپنے آباء حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے دین کے خلاف ہو گئے قریش نے کہا ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبت الٰہی کا دعویٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع و فرماں برداری کے بغیر قابل قبول نہیں جو اس دعوے کا ثبوت دینا چاہے حضور کی غلامی کرے اور حضور نے بت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضور کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعوے میں جھوٹا ہے (۶۵) یہی اللہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت بغیر اطاعت رسول نہیں ہو سکتی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی (۶۶) یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحٰق و یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ہیں اور انہیں کے دین پر ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے (۶۷) ان میں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی (۶۸) عمران دو ہیں ایک عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون کے والد ہیں دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ مریم کے والد ہیں دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے یہاں دوسرے عمران مراد ہیں ان کی بی بی صاحبہ کا نام حنہ بنت فاقوذا ہے یہ مریم کی والدہ ہیں (۶۹) اور تیری عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اس کے متعلق نہ ہو بیت المقدس کی خدمت اس کے ذمہ ہو علماء نے واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضرت زکریا و عمران دونوں ہم زلف تھے فاقوذا کی دختر ایشاع جو حضرت یحییٰ کی والدہ ہیں اور ان کی بہن حنہ جو فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریم کی والدہ ہیں وہ عمران کی بی بی تھیں ایک زمانہ تک حنہ کے اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آ گیا اور مایوسی ہو گئی یہ صالحین کا خاندان تھا اور یہ سب لوگ اللہ کے مقبول بندے تھے ایک روز حنہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچہ کو بھرا رہی تھی یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور

سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ

نے اس کا نام مریم رکھا ف۷۲ اور میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں رانده ہوئے شیطان

الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا

سے تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا ف۷۳ اور اُسے اچھا پروان چڑھایا ف۷۴

وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا

اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے

رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

ف۷۵ کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے

اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا

بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے ف۷۶ یہاں ف۷۷ پکارا زکریا اپنے

رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ

رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے

الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ

دعا سننے والا ۔ تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا ف۷۸ بے شک

اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا

اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی ف۷۹ تصدیق کرے گا اور سردار ف۸۰ اور ہمیشہ کے

بقیہ صفحہ ۹۷ = بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ یارب اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کے لئے حاضر کر دوں جب وہ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر نے فرمایا یہ تم نے کیا کیا اگر لڑکی ہو گی تو وہ اس قابل کہاں ہے اس زمانہ میں لڑکوں کو خدمت بیت المقدس کے لئے دیا جاتا تھا اور لڑکیاں عوارض نسائی اور زنانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں اس لئے ان صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حنہ کے وضع حمل سے قبل عمران کا انتقال ہو گیا (۷۰) حنہ نے یہ کلمہ اعتذار کے طور پر کہا اور ان کو حسرت و غم ہوا کہ لڑکی ہوئی تو نذر کسی طرح پوری ہو سکے گی (۷۱) کیونکہ یہ لڑکی اللہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے یہ صاحب زادی حضرت مریم تھیں اور اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اجمل و افضل تھیں (۷۲) مریم کے معنی عابدہ ہیں (۷۳) اور نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں ان کا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ شریف میں حجبہ کا چونکہ حضرت مریم ان کے امام اور ان کے صاحب قربان کی دختر تھیں اور ان کا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور اہل علم کا خاندان تھا اس لئے ان سب نے جن کی تعداد ستائیس تھی حضرت مریم کو لینے اور ان کا تکفل کرنے کی رغبت کی حضرت زکریا نے فرمایا کہ میں ان کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میرے گھر میں ان کی خالہ ہیں معاملہ اس پر ختم ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے قرعہ حضرت زکریا ہی کے نام پر نکلا (۷۴) حضرت مریم ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔ (۷۵) بے فصل میوے جو جنت سے اترتے اور حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا (۷۶) حضرت مریم نے صغر سنی میں کلام کیا جبکہ وہ پالنے میں پرورش پا رہی تھی جیسا کہ ان کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام فرمایا مسئلہ یہ آیت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق ظاہر فرماتا ہے حضرت زکریا نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم کو بے وقت بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے بایں خیال آپ نے دعا کی جس کا اگلی آیت میں بیان ہے (۷۷) یعنی محراب بیت المقدس میں دروازے بند کر کے دعا کی (۷۸) حضرت زکریا علیہ السلام عالم کبیر تھے قربانیاں بارگاہِ الٰہی

وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ

لیے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے ف۸۱ بولا اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا

بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾

ف۸۲ اور میری عورت بانجھ ف۸۳ فرمایا اللہ یوں ہی کرتا ہے جو چاہے ف۸۴

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ

عرض کی اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی کردے ف۸۵ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں سے بات نہ کرے

اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ وَاِذْ

مگر اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر ف۸۶ اور کچھ دن رہے اور تڑکے اس کی پاکی بول اور جب

قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ

فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا ف۸۷ اور خوب ستھرا کیا ف۸۸ اور آج

عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ

سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا ف۸۹ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو ف۹۰ اور اس کے لیے سجدہ کر اور

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ

رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں ف۹۱ اور تم ان کے

لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ

بقیہ صفحہ ۹۸ = میں آپ ہی پیش کیا کرتے تھے اور مسجد شریف میں بغیر آپ کے اذن کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا جس وقت محراب میں آپ نماز میں مشغول تھے اور باہر آدمی دخول کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے دروازہ بند تھا اچانک آپ نے ایک سفید پوش جوان دیکھا وہ حضرت جبریل تھے انہوں نے آپکو فرزند کی بشارت دی جو اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ میں بیان فرمائی گئی (۷۹) کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے کن فرما کر بغیر باپ کے پیدا کیا اور ان پر سب سے پہلے ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے والے حضرت یحییٰ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے یہ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی تھے حضرت یحییٰ کی والدہ اپنی بہن حضرت مریم سے ملیں تو انہیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا حضرت مریم نے فرمایا میں بھی حاملہ ہوں حضرت یحییٰ کی والدہ نے کہا اے مریم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے (۸۰) سید اس رئیس کو کہتے ہیں جو مخدوم و مطاع ہو حضرت یحییٰ مومنین کے سردار اور علم و حلم و دین میں ان کے رئیس تھے (۸۱) حضرت زکریا علیہ السلام نے براہ تعجب عرض کیا (۸۲) اور عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی (۸۳) ان کی عمر اٹھانوے سال کی مقصود سوال سے یہ ہے کہ بیٹا کس طرح عطا ہو گا آیا میری جوانی لوٹائی جائے گی اور بی بی کا بانجھ ہونا دور کیا جائے گا یا ہم دونوں اپنے حال پر رہیں گے (۸۴) بڑھاپے میں فرزند عطا کرنا اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں (۸۵) جس سے مجھے اپنی بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہو تاکہ میں اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہوں (۸۶) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بند رہی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جس میں جوارح صحیح و سالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے اور یہ علامت اس لئے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو (۸۷) کہ باوجود عورت ہونے کے بیت المقدس کی خدمت کے لئے نذر میں قبول فرمایا اور یہ بات ان کے سوا کسی عورت کو میسر نہ آئی اسی طرح ان کے لئے جنتی رزق بھیجنا حضرت زکریا کو ان کا کفیل بنانا یہ حضرت مریم کی برگزیدگی ہے (۸۸) مرد رسیدگی سے اور گناہوں سے اور بقول بعضے زنانے عوارض سے (۸۹) کہ بغیر باپ کے بیٹا دیا اور ملائکہ کا کلام سنوایا (۹۰) جب فرشتوں نے یہ کہا حضرت مریم نے اتنا طویل قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آگیا اور پاؤں پھٹ کر خون جاری ہو گیا (۹۱) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے

اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ

رہے تھے ف۹۲ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا

اپنے پاس سے ایک کلمہ کی ف۹۳ جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رو دار (باعزت) ہوگا ف۹۴ دنیا اور

وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا

آخرت میں اور قرب والا ف۹۵ اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں ف۹۶ اور پکی

وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ

عمر میں ف۹۷ اور خاصوں میں ہوگا بولی اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی

يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۖ اِذَا قَضٰٓى

شخص نے ہاتھ نہ لگایا ف۹۸ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے

اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا وہ فوراً ہوجاتا ہے اور اللہ سکھائے گا کتاب اور حکمت

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ

اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں

جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ

تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں ف۹۹ تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کے علوم عطا فرمائے (۹۲) باوجود اس کے آپ کا ان واقعات کی اطلاع دینا دلیل قوی ہے اس کی کہ آپ کو غیبی علوم عطا کیے گئے۔ (۹۳) یعنی ایک فرزند کی (۹۴) صاحب جاہ و منزلت (۹۵) بارگاہ الٰہی میں (۹۶) بات کرنے کی عمر سے قبل (۹۷) آسمان سے نزول کے بعد اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجال کو قتل کریں گے (۹۸) اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط سے ہوتا ہے تو مجھے بچہ کس طرح عطا ہوگا نکاح سے یا یوں ہی بغیر مرد کے (۹۹) جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے

الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ

میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے ف۱۰۰ اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے

وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ

اور سفید داغ والے کو ف۱۰۱ اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے ف۱۰۲ اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو

وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو ف۱۰۳ بے شک ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم

مُؤْمِنِينَ ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ

ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیے

لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۠قف

کہ حلال کروں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں ف۱۰۴ اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۵۰﴾ إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پوجو ف۱۰۵

هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ

یہ ہے سیدھا راستہ پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر پایا ف۱۰۶

قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ

بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ف۱۰۷ ہم دین خدا کے مددگار

(۱۰۰) جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی چمگادڑ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں (۱۰۱) جس کا برص عام ہو گیا ہو اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوں چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائی عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امر علاج میں ید طولیٰ رکھتے تھے اس لئے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا تھا ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضر خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اس کے پاس خود حضرت تشریف لے جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے (۱۰۲) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے آپ نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذن الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اس کے اولاد ہوئی ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا اولاد ہوئی ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا ایک سام ابن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں آپ ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے اَجِبْ رُوْحَ اللّٰہ یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی اس ہول سے ان کا نصف سر سفید ہو گیا پھر وہ

اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ

ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ف۱۰۸ اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے

وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ

اتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے اور کافروں نے مکر کیا ف۱۰۹ اور اللہ نے

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ

ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے ف۱۱۰ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری

رَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ

عمر تک پہنچاؤں گا ف۱۱۱ اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا ف۱۱۲ اور تجھے کافروں سے پاک کر دوں گا اور تیرے پیرووں کو ف۱۱۳ قیامت تک

اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

تیرے منکروں پر ف۱۱۴ غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں

فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

فیصلہ فرما دوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو تو وہ جو کافر ہوئے

فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب کروں گا اور ان کا کوئی مددگار

نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ

نہ ہوگا اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ ان کا نیگ (انعام) انہیں بھرپور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ انہیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا اور بِاِذْنِ اللّٰہ فرمانے میں رد ہے نصاریٰ کا جو حضرت مسیح کی الوہیت کے قائل تھے (۱۰۳) جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے بیماروں کو اچھا کیا اور مردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھائیے تو آپ نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر رکھتے ہو میں اس کی تمہیں خبر دیتا ہوں اسی سے ثابت ہوا کہ غیب کے علوم انبیاء کا معجزہ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہر ہوا آپ آدمی کو بتا دیتے تھے جو وہ کل کھا چکا اور جو آج کھائے گا اور جو اگلے وقت کے لئے تیار کر رکھا آپ کے پاس بچے بہت سے جمع ہو جاتے تھے آپ انہیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر فلاں چیز تیار ہوئی ہے تمہارے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے فلاں چیز تمہارے لئے اٹھا رکھی ہے بچے گھر جاتے روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے گھر والے وہ چیز دیتے اور ان سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا بچے کہتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپ کے پاس آنے سے روکا اور کہا وہ جادوگر ہیں ان کے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو تلاش کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا وہ یہاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے انہوں نے کہا سور ہیں فرمایا ایسا ہی ہوگا اب جو دروازہ کھولتے ہیں تو سب سور ہی سور تھے الحاصل غیب کی خبریں دینا انبیاء کا معجزہ ہے اور بے وساطت انبیاء کوئی بشر امور غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا (۱۰۴) جو شریعت موسیٰ علیہ السلام میں حرام تھیں جیسے کہ اونٹ کے گوشت مچھلی کچھ پرند (۱۰۵) یہ اپنی عبدیت کا اقرار اور اپنی ربوبیت کی نفی ہے اس میں نصاریٰ کا رد ہے (۱۰۶) یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ یہود اپنے کفر پر قائم ہیں اور آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں اور اتنی آیات باہرات اور معجزات سے اثر پذیر نہیں ہوئے اور اس کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے پہچان لیا تھا کہ آپ ہی وہ مسیح ہیں جن کی توریت میں بشارت دی گئی ہے اور آپ ان کے دین کو منسوخ کریں گے تو جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت کا اظہار فرمایا تو یہ ان پر بہت شاق گزرا اور وہ آپ کے ایذا و قتل کے درپے ہوئے اور آپ کے ساتھ انہوں نے کفر کیا (۱۰۷) حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر اول ایمان لائے یہ

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ

دے گا اور ظالم اللہ کو نہیں بھاتے یہ ہم تم پر پڑھتے ہیں کچھ آیتیں اور حکمت

وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ

والی نصیحت عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے ف۱۱۵

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا

اُسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے

تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ

حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے

مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ

کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى

اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں ف۱۱۶

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا

یہی بے شک سچا بیان ہے ف۱۱۷ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ ف۱۱۸

بقیہ صفحہ ۱۰۲ = بارہ اشخاص تھے (۱۰۸) مسئلہ اس آیت سے ایمان واسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت (۱۰۹) یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا (۱۱۰) اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کا یہ بدلہ دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو ان کے قتل کے لئے آمادہ ہوا تھا چنانچہ یہود نے اس کو اسی شبہ پر قتل کر دیا۔ مسئلہ لفظ مکر لغت عرب میں ستر یعنی پوشیدگی کے معنی میں ہے اسی لئے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر اچھے مقصد کے لئے ہو تو محمود اور کسی قبیح غرض کے لئے ہو تو مذموم ہوتی ہے مگر اردو زبان میں یہ لفظ فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لئے ہرگز شان الٰہی میں نہ کہا جائے گا اور اب چونکہ عربی میں بھی بمعنی خدع کے معروف ہو گیا ہے اس لئے عربی میں بھی شان الٰہی میں اس کا اطلاق جائز نہیں آیت میں جہاں کہیں وارد ہوا وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے (۱۱۱) یعنی تمہیں کفار قتل نہ کر سکیں گے (مدارک وغیرہ) (۱۱۲) آسمان پر محل کرامت اور مقر ملائکہ میں بغیر موت کے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ میری امت پر خلیفہ ہو کر نازل ہوں گے صلیب توڑیں گے خنازیر کو قتل کریں گے چالیس سال رہیں گے نکاح فرمائیں گے اولاد ہو گی پھر آپ کا وصال ہو گا وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ اور وسط میں میرے اہل بیت میں سے مہدی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام منارہ شرقی دمشق پر نازل ہوں گے یہ بھی وارد ہوا کہ حجرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مدفون ہوں گے (۱۱۳) یعنی مسلمانوں کو جو آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں (۱۱۴) جو یہود ہیں (۱۱۵) شان نزول نصاریٰ۔ نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور سے کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں فرمایا ہاں اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے کلمے جو کواری بتول عذراء کی طرف القا کئے گئے نصاریٰ یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ) اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام

بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ ع قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا

فسادیوں کو جانتا ہے تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم

وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا

میں یکساں ہے ف۱۱۹ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں ف۱۲۰ اور ہم میں کوئی ایک دوسرے

بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا

کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا ف۱۲۱ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ

مسلمان ہیں اے کتاب والو ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو

التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ

توریت و انجیل تو نہ اتری مگر ان کے بعد تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ سنتے ہو یہ جو تم ہو ف۱۲۳

حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ

اس میں جھگڑے جس کا تمہیں علم تھا ف۱۲۴ تو اس میں ف۱۲۵ کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں اور

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ

اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۱۲۶ ابراہیم نہ یہودی تھے اور

لَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾

نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ف۱۲۷

بقیہ صفحہ ۱۰۳ = تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کئے گئے تو جب انہیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللہ کا مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے (۱۱۶) جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصارٰی نجران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کرلیں کل آپ کو جواب دیں گے جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبدالمسیح آپ کی کیا رائے ہے اس نے کہا کہ اے جماعت نصارٰی تم پہچان چکے کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑو اور گھر کو لوٹ چلو یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ علی حضور کے پیچھے ہیں (رضی اللہ تعالٰی عنہم) اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔ نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا اے جماعت نصارٰی میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالٰی پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا یہ سن کر نصارٰی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے آخر کار انہوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دئے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصارٰی ہلاک ہو جاتے۔ (۱۱۷) کہ حضرت عیسٰی اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان کا وہ حال ہے جو اوپر مذکور ہو چکا۔ (۱۱۸) اس میں نصارٰی کا بھی رد ہے اور تمام مشرکین کا بھی (۱۱۹) اور قرآن اور توریت اور انجیل اس میں مختلف نہیں (۱۲۰) نہ حضرت عیسٰی کو نہ حضرت عزیر کو نہ اور کسی کو (۱۲۱) جیسا کہ یہود و نصارٰی نے احبار و رہبان کو بنایا کہ انہیں سجدے کرتے اور ان کی عبادتیں کرتے (جمل) (۱۲۲) شان نزول نجران کے نصارٰی اور یہود کے احبار میں مباحثہ ہوا یہودیوں کا دعوٰی تھا کہ حضرت

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَ

بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو اُن کے پیرو ہوئے ف۱۲۸ اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ

یہ نبی ف۱۲۹ اور ایمان والے ف۱۳۰ اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے

اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا

کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کردیں اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور انہیں

يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ

شعور نہیں ف۱۳۱ اے کتابیو اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم

تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ

خود گواہ ہو ف۱۳۲ اے کتابیو حق میں باطل کیوں ملاتے ہو ف۱۳۳ اور

تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَقَالَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ

حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں خبر ہے اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا ف۱۳۴

الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ

وہ جو ایمان والوں پر اترا ف۱۳۵ صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور

اكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّھُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ

شام کو منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں ف۱۳۶ اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہو

ع ۷ / ۱۵

بقیہ صفحہ ۱۰۴ = ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ نصرانی تھے یہ نزاع بہت بڑھا تو فریقین نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم مانا اور آپ سے فیصلہ چاہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور علماء توریت وانجیل پر ان کا کمال جہل ظاہر کر دیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ان کے کمال جہل کی دلیل ہے۔ یہودیت و نصرانیت توریت و انجیل کے نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جن پر توریت نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسیٰ جن پر انجیل نازل ہوئی ان کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دو ہزار برس کے قریب ہوا ہے اور توریت وانجیل کسی میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا باوجود اس کے آپ کی نسبت یہ دعویٰ جہل و حماقت کی انتہا ہے (۱۲۳) اے اہل کتاب تم (۱۲۴) اور تمہاری کتابوں میں اس کی خبر دی گئی تھی یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور آپ کی نعت و صفت کی جب یہ سب کچھ جان پہچان کر بھی تم حضور پر ایمان نہ لائے اور تم نے اس میں جھگڑا کیا۔ (۱۲۵) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی کہتے ہیں (۱۲۶) حقیقت حال یہ ہے کہ (۱۲۷) تو نہ کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہو سکتا ہے نہ کسی مشرک کا بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں یہود و نصاریٰ پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں (۱۲۸) اور ان کے عہد نبوت میں ان پر ایمان لائے اور ان کی شریعت پر عامل رہے (۱۲۹) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم (۱۳۰) اور آپ کے امتی (۱۳۱) شان نزول یہ آیت حضرت معاذ بن جبل و حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی جن کو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے اس میں بتایا گیا کہ یہ ان کی ہوس خام ہے وہ ان کو گمراہ نہ کر سکیں گے (۱۳۲) اور تمہاری کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہیں اور ان کا دین سچا دین (۱۳۳) اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیل کر کے (۱۳۴) اور انہوں نے باہم مشورہ کر کے یہ مکر سوچا (۱۳۵) یعنی قرآن شریف (۱۳۶) شان نزول یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے مکر کیا کرتے تھے خیبر کے علماء یہود کے بارہ شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ مکر سوچا کہ ان کی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہو جائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی موعود نہیں ہیں جن کی ہماری

قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ

تم فرما دو کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۳۷ (یقین کاہے کا نہ لاؤ) اس کا کہ کسی کو ملے ف۱۳۸ جیسا تمہیں ملا

أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن

یا کوئی تم پر حجت لاسکے تمہارے رب کے پاس ف۱۳۹ تم فرمادو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے

يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ

دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ اپنی رحمت سے ف۱۴۰ خاص کرتا ہے جسے چاہے ف۱۴۱ اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ

بڑے فضل والا ہے۔ اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک

بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهِ

ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کردے گا ف۱۴۲ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت

إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا

رکھے تو وہ تجھے پھیر کر نہ دے گا مگر جب تک تو اس کے سر پر کھڑا رہے ف۱۴۳ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ اَن پڑھوں

فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

۱۴۴ کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں ف۱۴۵

بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧٦﴾

ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیزگاری کی اور بے شک پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں۔

کتابوں میں خبر ہے تاکہ اس حرکت سے مسلمانوں کو دین میں شبہ پیدا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ان کا یہ راز فاش کر دیا اور ان کا یہ مکر نہ چل سکا اور مسلمان پہلے سے خبردار ہو گئے (۱۳۷) اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے (۱۳۸) دین و ہدایت اور کتاب و حکمت اور شرف فضیلت (۱۳۹) روز قیامت (۱۴۰) یعنی نبوت و رسالت سے (۱۴۱) مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے اس میں استحقاق کا دخل نہیں (خازن) (۱۴۲) شان نزول یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں ظاہر فرمایا گیا کہ ان میں دو قسم کے لوگ ہیں امین و خائن بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال ان کے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم و کاست وقت پر ادا کر دیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام جن کے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اوقیہ سونا امانت رکھا تھا آپ نے اس کو ویسا ہی ادا کیا اور بعض اہل کتاب میں اتنے بد دیانت ہیں کہ تھوڑے پر بھی ان کی نیت بگڑ جاتی ہے جیسے کہ فنحاص بن عازوراء جس کے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی مانگتے وقت اس سے مکر گیا (۱۴۳) اور جب ہی دینے والا اس کے پاس سے ہٹے وہ مال امانت ہضم کر جاتا ہے (۱۴۴) یعنی غیر کتابیوں کا (۱۴۵) کہ اس نے اپنی کتابوں میں دوسرے دین والوں کے مال ہضم کر جانے کا حکم دیا ہے باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں کوئی ایسا حکم نہیں

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا

جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ف۱۴۶

أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ

آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر

إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۷۷﴾ وَإِنَّ

فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے

مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ

اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل (ملاوٹ) کرتے ہیں کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے ف۱۴۷

وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ

اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ

عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۷۸﴾ مَا

اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ باندھتے ہیں ف۱۴۸ کسی

كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ

آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے ف۱۴۹

يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ

پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ف۱۵۰ ہاں یہ کہے گا کہ

(۱۴۶) شان نزول یہ آیت یہود کے احبار اور ان کے رؤساء ابو رافع و کنانہ بن ابی الحقیق اور کعب بن اشرف وحی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا وہ عہد چھپایا تھا جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق ان سے توریت میں لیا گیا انہوں نے اس کو بدل دیا اور بجائے اس کے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ انہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور زر حاصل کرنے کے لئے کیا (۱۴۷) مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام فرمائے اور نہ ان کی طرف نظر رحمت کرے نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے اور انہیں دردناک عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو تین مرتبہ پڑھا حضرت ابو ذر راوی نے کہا کہ وہ لوگ ٹوٹے اور نقصان میں رہے یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں حضور نے فرمایا ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور اپنے تجارتی مال کو جھوٹی قسم سے رواج دینے والا حضرت ابو امامہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کا حق مارنے کے لئے قسم کھائے اللہ اس پر جنت حرام کرتا ہے اور دوزخ لازم کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو فرمایا اگرچہ ببول کی شاخ ہی کیوں نہ ہو (۱۴۸) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت و انجیل کی تحریف کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا (۱۴۹) اور کمال علم و عمل عطا فرمائے اور گناہوں سے معصوم کرے (۱۵۰) یہ انبیاء سے ناممکن ہے اور ان کی طرف ایسی نسبت بہتان ہے۔ شان نزول نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہم انہیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا محمد آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا نہ مجھے اس لئے بھیجا

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ

اللہ والے ف۱۵۱ ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم

تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓىِٕكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ

درس کرتے ہو ف۱۵۲ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا ف۱۵۳ کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو

اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَاِذْ اَخَذَ

خدا ٹھیرا لو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہولیے ف۱۵۴ اور یاد کرو

اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ

جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا ف۱۵۵ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر

جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ف۱۵۶ کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے ف۱۵۷ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ

لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى

فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ

ف۱۵۸ کے بعد پھرے ف۱۵۹ تو وہی لوگ فاسق ہیں ف۱۶۰ تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین

(۱۵۱) ربانی کے معنی عالم فقیہ اور عالم باعمل اور نہایت دیندار کے ہیں (۱۵۲) اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہیے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہوا اس کا علم ضائع اور بیکار ہے (۱۵۳) اللہ تعالیٰ یا اس کا کوئی نبی (۱۵۴) ایسا کسی طرح نہیں ہو سکتا (۱۵۵) حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں (۱۵۶) یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۵۷) اس طرح کہ ان کے صفات و احوال اس کے مطابق ہوں جو کتب انبیاء میں بیان فرمائے گئے ہیں (۱۵۸) عہد (۱۵۹) اور آنے والے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے اعراض کرے (۱۶۰) خارج از ایمان

یَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ

چاہتے ہیں ف۱۶۱ اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۱۶۲ خوشی

كَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا

سے ف۱۶۳ اور مجبوری سے ف۱۶۴ اور اسی کی طرف پھریں گے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا

وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَ

اور جو اترا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور

الْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ

ان کے بیٹوں پر اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب سے

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ

ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ف۱۶۵ اور ہم اسی کے حضور گردن جھکائے ہیں اور جو

یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ

اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ كَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ

کاروں سے ہے کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہوگئے

اِیْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ

ف۱۶۶ اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول ف۱۶۷ سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں ف۱۶۸

(۱۶۱) بعد عہد لئے جانے اور دلائل واضح ہونے کے باوجود (۱۶۲) ملائکہ اور انسان وجنات (۱۶۳) دلائل میں نظر کرکے اور انصاف اختیار کرکے اور یہ اطاعت ان کو فائدہ دیتی اور نفع پہنچاتی ہے (۱۶۴) کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے جیسا کہ کافر عند الموت وقت یاس ایمان لاتا ہے یہ ایمان اس کو قیامت میں نفع نہ دے گا (۱۶۵) جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کے منکر ہو گئے (۱۶۶) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپ کے وسیلہ سے دعائیں کرتے تھے اور آپ کی نبوت کے مقر تھے اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو حسداً آپ کا انکار کرنے لگے اور کافر ہوگئے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے توفیق ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہو گئی (۱۶۷) یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۶۸) اور وہ روشن معجزات دیکھ چکے تھے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ

اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر

عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ خٰلِدِيْنَ

لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس

فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

میں رہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے مگر جنہوں نے

تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾ اِنَّ

اس کے بعد توبہ کی ف۱۶۹ اور آپا سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ

وہ جو ایمان لاکر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھتے ف۱۷۰ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی

تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ

اور وہی ہیں بہکے ہوئے وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ف۱۷۱

كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى

ان میں کسی سے زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ اپنی خلاصی

بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾ ع

کو دے ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی یار نہیں

(۱۶۹) اور کفر سے باز آئے شان نزول حارث ابن سوید انصاری کو کفار کے ساتھ جاملنے کے بعد ندامت ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تب وہ مدینہ منورہ میں تائب ہو کر حاضر ہوئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی توبہ قبول فرمائی (۱۷۰) شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کیا پھر کفر میں اور بڑھے اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کیا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت دیکھ کر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کے ظہور کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں اور شدید ہوگئے (۱۷۱) اس حال میں یا وقت موت یا اگر وہ کفر پر مرے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۛ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو ف۱۷۲ اور تم جو کچھ خرچ کرو

شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ

اللہ کو معلوم ہے سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے

اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ

مگر وہ جو یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا توریت اترنے

تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ

سے پہلے تم فرماؤ توریت لاکر پڑھو اگر

صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

سچے ہو ف۱۷۳ تو اس کے بعد جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۷۴

ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا

تو وہی ظالم ہیں تم فرماؤ اللہ سچا ہے تو

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ

ابراہیم کے دین پر چلو ف۱۷۵ جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے بے شک

بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا

(۱۷۲) بر سے تقویٰ و طاعت مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات کا یعنی واجبہ ہوں یا نافلہ سب اس میں داخل ہیں حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اسے رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو (خازن) عمر بن عبدالعزیز شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے ان سے کہا گیا اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے فرمایا شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری مدینے میں بڑے مالدار تھے انہیں اپنے اموال میں بیرحا (باغ) بہت پیارا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا مجھے اپنے اموال میں بیرحا سب سے پیارا ہے میں اس کو راہ خدا میں صدقہ کرتا ہوں حضور نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابو طلحہ نے بایمائے حضور اپنے اقارب اور بنی عم میں اس کو تقسیم کر دیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ میرے لئے ایک باندی خرید کر بھیج دو جب وہ آئی تو آپ کو بہت پسند آئی آپ نے یہ آیت پڑھ کر اللہ کے لئے اس کو آزاد کر دیا (۱۷۳) شان نزول یہود نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور اپنے آپ کو ملت ابراہیمی پر خیال کرتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے آپ کھاتے ہیں تو آپ ملت ابراہیمی پر کیسے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم پر حلال تھیں یہود کہنے لگے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھیں اور ہم تک حرام ہی چلی آئیں اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا گیا کہ یہود کا یہ دعویٰ غلط ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب پر حلال تھیں حضرت یعقوب نے کسی سبب سے ان کو اپنے اوپر حرام فرمایا اور یہ حرمت ان کی اولاد میں باقی رہی یہود نے اس کا انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت اس مضمون پر ناطق ہے اگر تمہیں انکار ہے تو توریت لاؤ اس پر یہود کو اپنی فضیحت و رسوائی کا خوف ہوا اور وہ توریت نہ لا سکے ان کا کذب ظاہر ہو گیا اور انہیں شرمندگی اٹھانی پڑی فائدہ اس سے ثابت ہوا کہ پچھلی شریعتوں میں احکام منسوخ ہوتے تھے اس میں یہود کا رد ہے جو نسخ کے قائل نہ تھے فائدہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے باوجود اس کے یہود کو توریت سے الزام دینا اور توریت کے مضامین سے استدلال فرمانا آپ کا معجزہ اور نبوت کی دلیل ہے اور اس سے آپ کے وہبی اور غیبی علوم کا پتہ چلتا ہے (۱۷۴) اور کہے کہ ملت ابراہیمی میں اونٹوں کے گوشت اور دودھ اللہ

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ

راہنما ف۱۷۶ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ف۱۷۷ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ف۱۷۸ اور جو اس میں آئے امان میں ہو ف۱۷۹

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَ

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے ف۱۸۰ اور

مَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے ف۱۸۱ تم فرماؤ اے کتابیو

لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٨﴾

اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے ف۱۸۲ اور تمہارے کام اللہ کے سامنے ہیں

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ

تم فرماؤ اے کتابیو کیوں اللہ کی راہ سے روکتے ہو ف۱۸۳ اسے جو ایمان لائے اسے

تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ شُهَدَاءُ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٩﴾

ٹیڑھا کیا چاہتے ہو اور تم خود اس پر گواہ ہو ف۱۸۴ اور اللہ تمہارے کوتکوں (بُرے اعمال، کرتوت) سے بے خبر نہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا

اے ایمان والو اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ

الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ

تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے ف۱۸۵ اور تم کیوں کر کفر کرو گے

تعالیٰ نے حرام کئے تھے (۱۷۵) کہ وہی اسلام اور دین محمدی ہے (۱۷۶) شان نزول یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے کعبہ سے افضل اور اس سے پہلا ہے انبیاء کا مقام ہجرت و قبلہ عبادت ہے مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظمہ ہے جو شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا (۱۷۷) جو اس کی حرمت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر ادھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے اور وحوش ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتیٰ کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شب جمعہ کو ارواح اولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے انہیں آیات میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا (مدارک و خازن و احمدی) (۱۷۸) مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں سے مس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں (۱۷۹) یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل و جنایت کر کے حرم میں داخل ہو تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے نہ اس پر حد قائم کی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے والد خطاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے (۱۸۰) مسئلہ اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر زاد و راحلہ سے فرمائی زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہئے کہ جا کر واپس آنے تک کے لئے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہئے راہ کی امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی (۱۸۱) اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے (۱۸۲) جو سید عالم صلی اللہ

وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ

تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول تشریف لایا اور جس نے اللہ کا

بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا گیا اے ایمان والو اللہ

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ

سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان اور

اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ

اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ف۱۸۶ سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں نہ بٹ جانا) ف۱۸۷ اور اللہ کا احسان اپنے

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم

بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ

آپس میں بھائی ہو گئے ف۱۸۸ اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے ف۱۸۹ تو اس نے تمہیں

مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ

اس سے بچا دیا ف۱۹۰ اللہ تم سے یوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ اور تم میں ایک

مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ

گروہ ایسا ہونا چاہیئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے

بقیہ صفحہ ۱۱۲ = علیہ وسلم کے صدق نبوت پر دلالت کرتی ہیں (۱۸۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے اور آپ کی نعت و صفت چھپا کر جو توریت میں مذکور ہے (۱۸۴) کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت میں مکتوب ہے اور اللہ کو جو دین مقبول ہے وہ صرف دین اسلام ہی ہے (۱۸۵) شان نزول اوس و خزرج کے قبیلوں میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدتوں ان کے درمیان جنگ جاری رہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لا کر باہم شیر و شکر ہوئے ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے انس و محبت کی باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمن اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور ان کے باہمی روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہے ایک جوان کو مقرر کیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی پچھلی لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اور اس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کی حقارت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا اور اس کی شر انگیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آ گئے اور ہتھیار اٹھا لئے قریب تھا کہ خونریزی ہو جائے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پا کر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جماعت اہل اسلام یہ کیا جاہلیت کے حرکات ہیں میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی جاہلیت کی بلا سے نجات دی تمہارے درمیان الفت و محبت ڈالی تم پھر زمانہ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو حضور کے ارشاد نے ان کے دلوں پر اثر کیا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا انہوں نے ہاتھوں سے ہتھیار پھینک دئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرمانبردارانہ چلے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۸۶) حَبْلُ اللّٰهِ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول ہیں بعض کہتے ہیں اس سے قرآن مراد ہے مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک حبل اللہ ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حبل اللہ سے جماعت مراد ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کر لو کہ وہ حبل اللہ ہے جس کو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے (۱۸۷) جیسے کہ یہود و نصاریٰ متفرق ہو گئے اس آیت میں ان افعال و حرکات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں طریقہ مسلمین مذہب اہل سنت ہے اس کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفریق اور ممنوع ہے (۱۸۸) اور اسلام کی بدولت عداوت دور ہو کر آپس میں دینی محبت پیدا ہوئی حتیٰ کہ اوس اور خزرج کی وہ مشہور لڑائی جو ایک سو بیس سال سے جاری تھی اور اس کے

عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

منع کریں ف۱۹۱ اور یہی لوگ مراد کو پہنچے ف۱۹۲ اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں

تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ

پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی ف۱۹۳ بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں ف۱۹۴ اور ان کے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا

لیے بڑا عذاب ہے جس دن کچھ منہ اونجالے ہوں گے اور کچھ منہ کالے تو وہ

الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا

جن کے منہ کالے ہوئے ف۱۹۵ کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے ف۱۹۶ تو اب

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُھُمْ

عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ اور وہ جن کے منہ اونجالے ہوئے

فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْھَا

ف۱۹۷ وہ اللہ کی رحمت میں ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم ٹھیک ٹھیک

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا

تم پر پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا ف۱۹۸ اور اللہ ہی کا ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے۔

ع ۱۱ / ۲

بقیہ صفحہ ۱۱۳ = سب رات دن قتل وغارت کی گرم بازاری رہتی تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مٹادی اور جنگ کی آگ ٹھنڈی کر دی اور جنگ جو قبیلوں میں الفت ومحبت کے جذبات پیدا کردیے (۱۸۹) یعنی حالت کفر میں کہ اگر اسی حال میں مرجاتے تو دوزخ میں پہنچتے (۱۹۰) دولت ایمان عطا کرکے (۱۹۱) اس آیت سے امر معروف ونہی منکر کی فرضیت اور اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا گیا ہے (۱۹۲) حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور بدیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے (۱۹۳) جیسا کہ یہود ونصاریٰ آپس میں مختلف ہوئے اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ عناد ودشمنی راسخ ہوگئی یا جیسا کہ خود تم زمانہ اسلام سے پہلے جاہلیت کے وقت میں متفرق تھے تمہارے درمیان بغض وعناد تھا مسئلہ اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق واجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کرکے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حسب ارشاد حدیث وہ شیطان کا شکار ہے اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ (۱۹۴) اور حق واضح ہوچکا تھا (۱۹۵) یعنی کفار ان سے توبیخاً کہا جائے گا (۱۹۶) اس کے مخاطب یا تو تمام کفار ہیں اس صورت میں ایمان سے روز میثاق کا ایمان مراد ہے جب اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے بَلٰی کہا تھا اور ایمان لائے تھے اب جو دنیا میں کافر ہوئے تو ان سے فرمایا جاتا ہے کہ روز میثاق ایمان لانے کے بعد تم کافر ہوگئے حسن کا قول ہے کہ اس سے منافقین مراد ہیں جنہوں نے زبان سے اظہار ایمان کیا تھا اور ان کے دل منکر تھے عکرمہ نے کہا کہ وہ اہل کتاب ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو حضور پر ایمان لائے اور حضور کے ظہور کے بعد آپ کا انکار کرکے کافر ہوگئے ایک قول یہ ہے کہ اس کے مخاطب مرتدین ہیں جو اسلام لاکر پھر گئے اور کافر ہوگئے (۱۹۷) یعنی اہل ایمان کہ اس روز بکرمہ تعالیٰ وہ فرحاں وشاداں ہوں گے اور ان کے چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے داہنے بائیں اور سامنے نور ہوگا (۱۹۸) اور کسی کو بے جرم عذاب نہیں دیتا اور کسی کی نیکی کا ثواب کم نہیں کرتا

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

تم بہتر ہو ۱۹۹ اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور

تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی ایمان لاتے ۲۰۰

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

تو ان کا بھلا تھا اُن میں کچھ مسلمان ہیں ۲۰۱ اور زیادہ کافر

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ

وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا ۲۰۲ اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے ۲۰۳

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا

پھر ان کی مدد نہ ہوگی اُن پر جما دی گئی خواری جہاں ہوں اماں نہ پائیں ۲۰۴ مگر

بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ

اللہ کی ڈور ۲۰۵ اور آدمیوں کی ڈور سے ۲۰۶ اور غضب الٰہی کے سزاوار ہوئے

اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

اور اُن پر جمادی گئی محتاجی ۲۰۷ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

کرتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے یہ اس لیے کہ نافرمان بردار

(۱۹۹) اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شان نزول یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا (۲۰۰) سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر (۲۰۱) جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب یہود میں سے اور نجاشی اور ان کے اصحاب نصاریٰ میں سے (۲۰۲) زبانی طعن و تشنیع اور دھمکی وغیرہ سے شان نزول یہود میں سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہی رؤسا یہود ان کے دشمن ہوگئے اور انہیں ایذا دینے کی فکر میں رہنے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو مطمئن کر دیا کہ زبانی بیل وقال کے سوا وہ مسلمانوں کو کوئی آزار نہ پہنچا سکیں گے غلبہ مسلمانوں ہی کو رہے گا اور یہود کا انجام ذلت و رسوائی ہے (۲۰۳) اور تمہارے مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں گے یہ غیبی خبریں ایسی ہی واقع ہوئیں (۲۰۴) ہمیشہ ذلیل ہی رہیں گے عزت کبھی نہ پائیں گے اسی کا اثر ہے کہ آج تک یہود کو کہیں کی سلطنت میسر نہ آئی جہاں رہے رعایا و غلام ہی بن کر رہے (۲۰۵) تھام کر یعنی ایمان لا کر (۲۰۶) یعنی مسلمانوں کی پناہ لے کر اور انہیں جزیہ دے کر (۲۰۷) چنانچہ یہودی کو مالدار ہو کر بھی غناء قلبی میسر نہیں ہوتا

وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ

اور سرکش تھے سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر

قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

قائم ہیں ف۲۰۸ اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں ف۲۰۹

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ

برائی سے منع کرتے ہیں ف۲۱۰ اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ لائق

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

ہیں اور وہ جو بھلائی کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ کو معلوم

بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

ہیں ڈر والے ف۲۱۱ وہ جو کافر ہوئے ان کے مال اور اولاد ف۲۱۲

وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

ان کو اللہ سے کچھ نہ بچالیں گے اور وہ جہنمی ہیں ان کو ہمیشہ اس میں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

رہنا ف۲۱۳ کہاوت اس کی جو اس دنیا کی زندگی میں ف۲۱۴

(۲۰۸) شان نزول جب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ایمان لائے تو احبار یہود نے جل کر کہا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ برے لوگ ہیں اگر برے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی عطا کا قول ہے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ سے چالیس مرد اہل نجران کے بتیس حبشہ کے آٹھ روم کے مراد ہیں جو دین عیسوی پر تھے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (۲۰۹) یعنی نماز پڑھتے ہیں اس سے یا تو نماز عشاء مراد ہے جو اہل کتاب نہیں پڑھتے یا نماز تہجد (۲۱۰) اور دین میں مداہنت نہیں کرتے (۲۱۱) یہود نے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب سے کہا تھا کہ تم دین اسلام قبول کر کے ٹوٹے میں پڑے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ وہ درجات عالیہ کے مستحق ہوئے اور اپنی نیکیوں کی جزا پائیں گے یہود کی بکواس بیہودہ ہے (۲۱۲) جن پر انہیں بہت ناز ہے (۲۱۳) شان نزول یہ آیت بنی قریظہ و نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہود کے روساء نے تحصیل ریاست و مال کی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان کے مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے وہ رسول کی دشمنی میں ناحق اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ابو جہل کو اپنی دولت و مال پر بڑا فخر تھا اور ابو سفیان نے بدر و احد میں مشرکین پر بہت کثیر مال خرچ کیا تھا ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت تمام کفار کے حق میں عام ہے ان سب کو بتایا گیا کہ مال و اولاد میں سے کوئی بھی کام آنے والا اور عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں (۲۱۴) مفسرین کا قول ہے کہ اس سے یہود کا وہ خرچ مراد ہے جو اپنے علماء اور روساء پر کرتے تھے ایک قول یہ ہے کہ کفار کے تمام نفقات و صدقات مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ ریاکار کا خرچ کرنا مراد ہے کیونکہ ان سب لوگوں کا خرچ کرنا یا نفع دنیوی کے لئے ہوگا یا نفع اخروی کے لئے اگر محض نفع دنیوی کے لئے ہو تو آخرت میں اس سے کیا فائدہ اور ریاکار کو تو آخرت اور رضائے الٰہی مقصود ہی نہیں ہوتی اس کا عمل دکھاوے اور نمود کے لئے ہوتا ہے ایسے عمل کا آخرت میں کیا نفع اور کافر کے تمام عمل اکارت ہیں وہ اگر آخرت کی نیت سے بھی خرچ کرے تو نفع نہیں پا سکتا ان لوگوں کے لئے وہ مثال بالکل مطابق ہے جو آیت میں ذکر فرمائی جاتی ہے

كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ

خرچ کرتے ہیں اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو وہ ایک ایسی قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنا ہی برا کرتے تھے تو

فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يَا أَيُّهَا

اسے بالکل مار گئی ف۲۱۵ اور اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اے ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ

والو غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ ف۲۱۶ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے

خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ

ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا

وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ

اور وہ ف۲۱۷ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں

تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ

عقل ہو ف۲۱۸ سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو ف۲۱۹ اور وہ تمہیں نہیں چاہتے ف۲۲۰

بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا

اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو ف۲۲۱ اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے ف۲۲۲ اور اکیلے ہوں تو

عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ

تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرما دو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن (قلبی جلن) میں ف۲۲۳ اللہ خوب جانتا

(۲۱۵) یعنی جس طرح کہ برفانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اسی طرح کفر انفاق کو باطل کر دیتا ہے (۲۱۶) ان سے دوستی نہ کرو محبت کے تعلقات نہ رکھو وہ قابل اعتماد نہیں ہیں شان نزول بعض مسلمان یہود سے قرابت اور دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بنا پر میل جول رکھتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ کفار سے دوستی و محبت کرنا اور انہیں اپنا راز دار بنانا ناجائز و ممنوع ہے (۲۱۷) غیظ و عناد (۲۱۸) تو ان سے دوستی نہ کرو (۲۱۹) رشتہ داری اور دوستی وغیرہ تعلقات کی بنا پر (۲۲۰) اور دینی مخالفت کی بنا پر تم سے دشمنی رکھتے ہیں (۲۲۱) اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے (۲۲۲) یہ منافقین کا حال ہے (۲۲۳) بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست + کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست

عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَ اِنْ

ہے دلوں کی بات تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے ف۲۲۴ اور تم

تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ

کو برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کیے رہو ف۲۲۵ تو ان کا داؤں

كَیْدُهُمْ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع وَ اِذْ غَدَوْتَ

تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک ان کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں اور یاد کرو اے محبوب جب تم

۱۲ ع ۱۱

مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ

صبح کو ف۲۲۶ اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے ف۲۲۷ اور اللہ سنتا جانتا

عَلِیْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآىٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ وَلِیُّهُمَا ؕ

ہے جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں ف۲۲۸ اور اللہ ان کا سنبھالنے والا

وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد

وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ

کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے ف۲۲۹ تو اللہ سے ڈرو کہیں تم شکر گزار ہو جب اے محبوب

لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ اَنْ یُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ

تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار

(۲۲۴) اور اس پر وہ رنجیدہ ہوں (۲۲۵) اور ان سے دوستی و محبت نہ کرو مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں صبر و تقویٰ کام آتا ہے (۲۲۶) بمقام مدینہ طیبہ بقصد احد (۲۲۷) جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ بیان جنگ احد کا ہے جس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں شکست کھانے سے کفار کو بڑا رنج تھا اس لئے انہوں نے بقصد انتقام لشکر گراں مرتب کر کے فوج کشی کی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ لشکر کفار احد میں اترا ہے تو آپ نے اصحاب سے مشورہ فرمایا اس مشورت میں عبداللہ بن ابی بن سلول کو بھی بلایا گیا جو اس سے قبل کبھی کسی مشورت کے لئے بلایا نہ گیا تھا اکثر انصار کی اور اس عبداللہ کی یہ رائے ہوئی کہ حضور مدینہ طیبہ میں ہی قائم رہیں اور جب کفار یہاں آئیں تب ان سے مقابلہ کیا جائے یہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی تھی لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہیے اور اسی پر انہوں نے اصرار کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور اسلحہ زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے اب حضور کو دیکھ کر ان اصحاب کو ندامت ہوئی اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور کو رائے دینا اور اس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی اس کو معاف فرمایئے اور جو مرضی مبارک ہو وہی کیجئے حضور نے فرمایا کہ نبی کے لئے سزاوار نہیں کہ ہتھیار پہن کر قبل جنگ اتار دے مشرکین احد میں چہار شنبہ پنج شنبہ کو پہنچے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کو اور بعد نماز جمعہ ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھ کر روانہ ہوئے اور پندرہ شوال ۳ھ روز یک شنبہ احد میں پہنچے یہاں نزول فرمایا اور پہاڑ کا ایک درہ جو لشکر اسلام کے پیچھے تھا اس طرف سے اندیشہ تھا کہ کسی وقت دشمن پشت پر سے آ کر حملہ کرے اس لئے حضور نے عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ وہاں مامور کیا فرمایا کہ اگر دشمن اس طرف سے حملہ آور ہو تو تیر باری کر کے اس کو دفع کر دیا جائے اور حکم دیا کہ کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنا خواہ فتح ہو یا شکست ہو عبداللہ بن ابی بن سلول منافق جس نے مدینہ طیبہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے دی تھی اپنی رائے کے خلاف کئے جانے کی وجہ سے برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو عمر لڑکوں کا کہنا تو مانا اور میری بات کی پروا نہ کی اس عبداللہ بن ابی کے ساتھ تین سو منافق تھے ان سے اس نے کہا کہ جب دشمن لشکر اسلام کے مقابل آ جائے اس وقت بھاگ پڑو تاکہ لشکر اسلام میں ابتری ہو جائے اور تمہیں دیکھ کر اور لوگ بھی بھاگ نکلیں مسلمانوں کے لشکر کی کل تعداد معہ ان منافقین کے ہزار تھی اور مشرکین تین ہزار مقابلہ ہوتے ہی عبداللہ بن ابی منافق اپنے تین سو منافقوں کو لے کر بھاگ

الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰۤى اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ یَاْتُوْكُمْ مِّنْ

فرشتہ اُتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر

فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے

مُسَوِّمِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَ لِتَطْمَىٕنَّ

بھیجے گا ف۲۳۰ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لیے اور اسی لیے کہ اس

قُلُوْبُكُمْ بِهٖؕ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۱۲۶﴾

سے تمہارے دلوں کو چین ملے ف۲۳۱ اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے ف۲۳۲

لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْ یَكْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا خَآىٕبِیْنَ ﴿۱۲۷﴾

اس لیے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے ف۲۳۳ یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں

لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ

یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے

فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ

کہ وہ ظالم ہیں اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۹﴾

جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان

الربع

ع ۱۳

نکلا اور حضور کے ساتھ سات سو اصحاب رہ گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ثابت رکھا یہاں تک کہ مشرکین کو ہزیمت ہوئی اب صحابہ بھاگتے ہوئے مشرکین کے پیچھے پڑ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قائم رہنے کے لئے فرمایا تھا وہاں قائم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ دکھا دیا کہ بدر میں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی تھی یہاں حضور کے حکم کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے دلوں سے رعب وہیبت دور فرمائی اور وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت ابوبکر و علی و عباس و طلحہ و سعد تھے اسی جنگ میں دندان اقدس شہید ہوئے اور چہرہ اقدس پر زخم آیا اسی کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۲۲۸) یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک بنی سلمہ "خزرج" میں سے اور ایک بنی حارثہ اوس میں سے یہ دونوں لشکر کے بازو تھے جب عبداللہ بن ابی بن سلول منافق بھاگا تو انہوں نے بھی واپس جانے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور وہ حضور کے ساتھ ثابت رہے یہاں اس نعمت و احسان کا ذکر فرمایا ہے (۲۲۹) تمہاری تعداد بھی کم تھی تمہارے پاس ہتھیاروں اور سواروں کی بھی کمی تھی۔ (۲۳۰) چنانچہ مومنین نے روز بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی۔ (۲۳۱) اور دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے پریشانی واضطراب نہ ہو۔ (۲۳۲) تو چاہئے کہ بندہ مسبب الاسباب پر نظر رکھے اور اسی پر توکل رکھے۔ (۲۳۳) اس طرح کہ ان کے بڑے بڑے سردار مقتول ہوں اور گرفتار کئے جائیں جیسا کہ بدر میں پیش آیا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوۤا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّ

اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ ف۲۳۴ اور

اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ۚ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ

اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ ۚ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ۚ وَ

تیار رکھی ہے ف۲۳۵ اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو ف۲۳۶ اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ اور

سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ

دوڑو ف۲۳۷ اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و

الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ ۙ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ

زمین آجائیں ف۲۳۸ پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے ف۲۳۹ وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے

وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ

ہیں خوشی میں اور رنج میں ف۲۴۰ اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور

اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ

نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا

ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ

اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۲۴۱ اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ف۲۴۲ اور گناہ

(۲۳۴) مسئلہ اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کرکے مدت بڑھاتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے ہیں مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا (۲۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس میں ایمانداروں کو تہدید ہے کہ سود وغیرہ جو چیزیں اللہ نے حرام فرمائیں ان کو حلال نہ جانیں کیونکہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے (۲۳۶) کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت طاعت الٰہی ہے اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا فرمانبردار نہیں ہو سکتا (۲۳۷) توبہ و ادائے فرائض و طاعات و اخلاص عمل اختیار کرکے۔

(۲۳۸) یہ جنت کی وسعت کا بیان ہے اس طرح کہ لوگ سمجھ سکیں کیونکہ انہوں نے سب سے وسیع چیز جو دیکھی ہے وہ آسمان و زمین ہی ہے اس سے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین کے طبقے طبقے اور پرت پرت بنا کر جوڑ دئیے جائیں اور سب کا ایک پرت کردیا جائے اس سے جنت کے عرض کا اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے ہرقل بادشاہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ جب جنت کی یہ وسعت ہے کہ آسمان و زمین اس میں آجائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ سبحان اللہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے اس کلام بلاغت نظام کے معنی نہایت دقیق ہیں ظاہر پہلو یہ ہے کہ دورۂ فلکی سے ایک جانب میں دن حاصل ہوتا ہے تو اس کے جانب مقابل میں شب ہوتی ہے اسی طرح جنت جانب بالا میں ہے اور دوزخ جہت پستی میں یہود نے یہی سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو آپ نے بھی یہی جواب دیا تھا اس پر انہوں نے کہا کہ توریت میں بھی اسی طرح سمجھایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت و اختیار سے کچھ بعید نہیں جس شے کو جہاں چاہے رکھے یہ انسان کی تنگی نظر ہے کہ کسی چیز کی وسعت سے حیران ہوتا ہے تو پوچھنے لگتا ہے کہ ایسی بڑی چیز کہاں سمائے گی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں فرمایا کون سی زمین اور کون سا آسمان ہے جس میں جنت سما سکے عرض کیا گیا پھر کہاں ہے فرمایا آسمانوں کے اوپر زیر عرش (۲۳۹) اس آیت اور اس سے اوپر کی آیت وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہوچکیں موجود ہیں (۲۴۰) یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا یعنی خدا کی راہ

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ

کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ

جائیں ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں ف۲۴۳

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ؕ

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں (نیک لوگوں) کا اچھا نیگ (انعام، حصہ) ہے ف۲۴۴

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آچکے ہیں ف۲۴۵ تو زمین میں چل کر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى

کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ف۲۴۶ یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور

وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ

پرہیزگاروں کو نصیحت ہے اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ ف۲۴۷ تمہیں غالب

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ

آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں ف۲۴۸ کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف

قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ

پاچکے ہیں ف۲۴۹ اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں ف۲۵۰ اور اس لیے کہ اللہ پہچان

میں دو تمہیں اللہ کی رحمت سے ملے گا (۲۴۱) یعنی ان سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو (۲۴۲) اور توبہ کریں اور گناہ سے باز آئیں اور آئندہ کے لئے اس سے باز رہنے کا عزم پختہ کریں کہ یہ توبہ مقبولہ کے شرائط میں سے ہے (۲۴۳) شان نزول تیہان خرما فروش کے پاس ایک حسین عورت خرمے خریدنے آئی اس نے کہا یہ خرمے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرمے مکان کے اندر ہیں اس حیلے سے اس کو مکان میں لے گیا اور پکڑ کر لپٹا لیا اور منھ چوم لیا عورت نے کہا خدا سے ڈر یہ سنتے ہی اس کو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا اس پر یہ آیت "وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا" نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ ایک انصاری اور ثقفی دونوں میں محبت تھی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا ثقفی جہاد میں گیا تھا اور اپنے مکان کی نگرانی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثقفی کی عورت نے گوشت لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اس کا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اس کو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ جنگل میں نکل گیا اپنے سر پر خاک ڈالی اور منھ پر طمانچے مارے جب ثقفی جہاد سے واپس آیا تو اس نے اپنی بی بی سے انصاری کا حال دریافت کیا اس نے کہا خدا ایسے بھائی نہ بڑھائے اور واقعہ بیان کیا انصاری پہاڑوں میں روتا استغفار و توبہ کرتا پھرتا تھا ثقفی اس کو تلاش کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اس کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ (۲۴۴) یعنی اطاعت شعاروں کے لئے بہتر جزا ہے (۲۴۵) پچھلی امتوں کے ساتھ جنہوں نے حرص دنیا اور اس کے لذات کی طلب میں انبیاء و مرسلین کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے انہیں مہلتیں دیں پھر بھی وہ راہ راست پر نہ آئے تو انہیں ہلاک و برباد کر دیا (۲۴۶) تاکہ تمہیں عبرت ہو۔ (۲۴۷) اس کا جو جنگ احد میں پیش آیا (۲۴۸) جنگ احد میں (۲۴۹) جنگ بدر میں باوجود اس کے انہوں نے پست ہمتی نہ کی اور ان سے مقابلہ کرنے میں سستی سے کام نہ لیا تو تمہیں بھی سستی و کم ہمتی نہ چاہئے (۲۵۰) کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

کرادے ایمان والوں کی ف۲۵۱ اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ

اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کردے ف۲۵۲ اور کافروں کو مٹا دے ف۲۵۳ کیا اس گمان میں ہو

اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ

کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی

يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ

آزمائش کی ف۲۵۴ اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے اس کے ملنے

تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ

سے پہلے ف۲۵۵ تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے اور محمد تو ایک رسول ہیں ف۲۵۶

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ

ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ف۲۵۷ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے

عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ

پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ

شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا ف۲۵۸ اور کوئی جان بے حکم خدا

(۲۵۱) صبر و اخلاص کے ساتھ کہ ان کو مشقت و ناکامی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی اور ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آسکتی (۲۵۲) اور انہیں گناہوں سے پاک کردے (۲۵۳) یعنی کافروں سے جو مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ تو مسلمانوں کے لئے شہادت و تطہیر ہیں اور مسلمان جو کفار کو قتل کریں تو یہ کفار کی بربادی اور ان کا استیصال ہے (۲۵۴) کہ اللہ کی رضا کے لئے کیسے زخم کھاتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں اس میں ان پر عتاب ہے جو روز احد کفار کے مقابلہ سے بھاگے (۲۵۵) شان نزول جب شہداء بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعام و احسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انہیں حسرت ہوئی اور انہوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انہیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں انہیں لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے احد پر جانے کے لئے اصرار کیا تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۲۵۶) اور رسولوں کی بعثت کا مقصود رسالت کی تبلیغ اور حجت کا لازم کر دینا ہے نہ کہ اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا (۲۵۷) اور ان کے متبعین ان کے بعد ان کے دین پر باقی رہے شان نزول جنگ احد میں جب کافروں نے پکارا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تو صحابہ کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب ندا کی گئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں تو صحابہ کی ایک جماعت واپس آئی حضور نے انہیں ہزیمت پر ملامت کی انہوں نے عرض کیا ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپ کی شہادت کی خبر سن کر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور ہم سے ٹھہرا نہ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی امتوں پر ان کے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہو تا بھی تو حضور کے دین کا اتباع اور اس کی حمایت لازم رہتی (۲۵۸) جو نہ پھرے اور اپنے دین پر ثابت رہے ان کو شاکرین فرمایا کیونکہ انہوں نے اپنے ثبات سے نعمت اسلام کا شکر ادا کیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امین الشاکرین ہیں

تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

مر نہیں سکتی ف۲۵۹ سب کا وقت لکھا رکھا ہے ف۲۶۰ اور دنیا کا انعام چاہے ف۲۶۱

نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي

ہم اس میں سے اُسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اُسے دیں ف۲۶۲ اور قریب

الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٥﴾ وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا

ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ

وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا

سست پڑے ان مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے ف۲۶۳

وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٦﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا رَبَّنَا

اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے ف۲۶۴ کہ اے ہمارے

اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا

رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں ف۲۶۵ اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں ان

عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿١٤٧﴾ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ

کافر لوگوں پر مدد دے ف۲۶۶ تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام دیا ف۲۶۷ اور آخرت کے

ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ثواب کی خوبی ف۲۶۸ اور نیکی والے اللہ کو پیارے ہیں اے ایمان والو اگر تم

(۲۵۹) اس میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکم الٰہی کے مر نہیں سکتا چاہے وہ مہالک و معارک میں گھس جائے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی (۲۶۰) اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا (۲۶۱) اور اس کو اپنے عمل و طاعت سے حصول دنیا مقصود ہو (۲۶۲) اس سے ثابت ہوا کہ مدار نیت پر ہے جیسا کہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے (۲۶۳) ایسا ہی ہر ایماندار کو چاہیے (۲۶۴) یعنی حمایت دین و مقامات حرب میں ان کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آتا جس میں گھبراہٹ پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے (۲۶۵) یعنی تمام صغائر و کبائر باوجودیکہ وہ لوگ ربانی یعنی اتقیا تھے پھر بھی گناہوں کا اپنی طرف نسبت کرنا شان تواضع و انکسار اور آداب عبدیت میں سے ہے (۲۶۶) اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلب حاجت سے قبل توبہ و استغفار آداب دعا میں سے ہے۔ (۲۶۷) یعنی فتح و ظفر اور دشمنوں پر غلبہ (۲۶۸) مغفرت و جنت اور استحقاق سے زیادہ انعام و اکرام

إِن تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنقَلِبُوا

کافروں کے کہے پر چلے ف۲۶۹ تو وہ تمہیں اُلٹے پاؤں لوٹا دیں گے ف۲۷۰ پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ

خَاسِرِينَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِي فِي

گے ف۲۷۱ بلکہ اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار کوئی دم جاتا ہے کہ

قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ

ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے ف۲۷۲ کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ

سُلْطَانًا ۖ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ

نہ اتاری اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا برا ٹھکانا ناانصافوں کا اور بے شک

صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ

اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے ف۲۷۳ یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی

وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ ۚ

اور حکم میں جھگڑا ڈالا ف۲۷۴ اور نافرمانی کی ف۲۷۵ بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات ف۲۷۶

مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا ف۲۷۷ اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا ف۲۷۸ پھر تمہارا منہ

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى

ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے ف۲۷۹ اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل

(۲۶۹) خواہ وہ یہود و نصاریٰ ہوں یا منافق و مشرک (۲۷۰) کفر و بے دینی کی طرف (۲۷۱) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہرگز ان کی رائے و مشورے پر عمل نہ کریں اور ان کے کہے پر نہ چلیں (۲۷۲) جنگ احد سے واپس ہو کر جب ابو سفیان وغیرہ اپنے لشکریوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہیں اس پر افسوس ہوا کہ ہم نے مسلمانوں کو بالکل ختم کیوں نہ کر ڈالا آپس میں مشورہ کر کے اس پر آمادہ ہوئے کہ چل کر انہیں ختم کر دیں جب یہ قصد پختہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور انہیں خوف شدید پیدا ہوا اور وہ مکہ مکرمہ ہی کی طرف واپس ہو گئے اگرچہ سبب تو خاص تھا لیکن رعب تمام کفار کے دلوں میں ڈال دیا گیا کہ دنیا کے سارے کفار مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ دین اسلام تمام ادیان پر غالب ہے (۲۷۳) جنگ احد میں (۲۷۴) کفار کی ہزیمت کے بعد حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ جو تیر انداز تھے وہ آپس میں کہنے لگے کہ مشرکین کو ہزیمت ہو چکی اب یہاں ٹھہر کر کیا کریں چلو کچھ مال غنیمت حاصل کرنے کی کوشش کریں بعض نے کہا مرکز مت چھوڑو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی جگہ قائم رہنا کسی حال میں مرکز نہ چھوڑنا جب تک میرا حکم نہ آئے مگر لوگ غنیمت کے لئے چل پڑے اور حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ دس سے کم اصحاب رہ گئے (۲۷۵) کہ مرکز چھوڑ دیا اور غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے (۲۷۶) یعنی کفار کی ہزیمت (۲۷۷) جو مرکز چھوڑ کر غنیمت کے لئے چلا گیا (۲۷۸) جو اپنے امیر عبداللہ بن جبیر کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہ کر شہید ہو گیا (۲۷۹) اور مصیبتوں پر تمہارے صابر و ثابت رہنے کا امتحان ہو

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥٢﴾ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ

جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت کرتا ہے

يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا

میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے ف۲۸۰ تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا ف۲۸۱ اور معافی اس لیے سنائی کہ جو ہاتھ

فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ أَنزَلَ

سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے پھر تم پر غم کے بعد

عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَ

چین کی نیند اتاری ف۲۸۲ کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے تھی ف۲۸۳ اور ایک گروہ کو ف۲۸۴

طَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

اپنی جان کی پڑی تھی ف۲۸۵ اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے ف۲۸۶ جاہلیت کے سے

الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ

گمان کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرمادو کہ اختیار

الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ

تو سارا اللہ کا ہے ف۲۸۷ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں ف۲۸۸ جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي

ہمارا کچھ بس ہوتا ف۲۸۹ تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرمادو کہ اگر تم اپنے

(۲۸۰) کہ خدا کے بندو میری طرف آؤ (۲۸۱) یعنی تم نے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کر کے آپ کو غم پہنچایا تھا اس کے بدلے تم کو ہزیمت کے غم میں مبتلا کیا (۲۸۲) جو رعب و خوف دلوں میں تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے دور کیا اور امن و راحت کے ساتھ ان پر نیند اتاری یہاں تک کہ مسلمانوں کو غنودگی آگئی اور نیند نے ان پر غلبہ کیا حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ روز احد نیند ہم پر چھا گئی ہم میدان میں تھے تلوار ہمارے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے پھر چھوٹ جاتی تھی (۲۸۳) اور وہ جماعت مومنین صادق الایمان کی تھی (۲۸۴) جو منافق تھے (۲۸۵) اور وہ خوف سے پریشان تھے اللہ تعالیٰ نے وہاں مومنین کو منافقین سے اس طرح ممتاز کیا تھا کہ مومنین پر تو امن و اطمینان کی نیند کا غلبہ تھا اور منافقین خوف و ہراس میں اپنی جانوں کے خوف سے پریشان تھے اور یہ آیت عظیمہ اور معجزہ باہرہ تھا (۲۸۶) یعنی منافقین کو یہ گمان ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ فرمائے گا یا یہ کہ حضور شہید ہو گئے اب آپ کا دین باقی نہ رہے گا (۲۸۷) فتح و ظفر قضا و قدر سب اس کے ہاتھ ہے (۲۸۸) منافقین اپنا کفر اور وعدہ الٰہی میں اپنا متردد ہونا اور جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ چلے آنے پر متاسف ہونا (۲۸۹) اور ہمیں کچھ ہوتی تو ہم گھر سے نہ نکلتے مسلمانوں کے ساتھ اہل مکہ سے لڑائی کے لئے نہ آتے اور ہمارے سردار نہ مارے جاتے۔ پہلے مقولہ کا قائل عبداللہ بن ابی بن سلول منافق ہے اور اس مقولہ کا قائل معتب بن قشیر

بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۚ

گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے ف۲۹۰

وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَ

اور اس لیے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ف۲۹۱ اسے کھول دے اور

اللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۱۵۴﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى

اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ف۲۹۲ بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے ف۲۹۳ جس دن دونوں

الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ

فوجیں ملی تھیں انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث ف۲۹۴ اور بیشک

عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۵۵﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے اے ایمان والو

تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ

ان کافروں ف۲۹۵ کی طرح نہ ہونا جنھوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر یا جہاد کو

أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ

گئے ف۲۹۶ کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے اس لیے کہ اللہ ان

ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا

کے دلوں میں اس کا افسوس رکھے اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے ف۲۹۷ اور اللہ تمہارے

ع ۷

(۲۹۰) اور گھروں میں بیٹھ رہنا کچھ کام نہ آتا کیونکہ قضا و قدر کے سامنے تدبیر و حیلہ بیکار ہے (۲۹۱) اخلاص یا نفاق (۲۹۲) اس سے کچھ چھپا نہیں اور یہ آزمائش دوسروں کو خبردار کرنے کے لئے ہے (۲۹۳) اور جنگ احد میں بھاگ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ یا چودہ اصحاب کے سوا کوئی باقی نہ رہا (۲۹۴) کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف مرکز چھوڑا (۲۹۵) یعنی ابن ابی وغیرہ منافقین (۲۹۶) اور اس سفر میں مر گئے یا جہاد میں شہید ہو گئے (۲۹۷) موت و حیات اسی کے اختیار ہے وہ چاہے تو مسافر و غازی کو سلامت لائے اور محفوظ گھر میں بیٹھے ہوئے کو موت دے ان منافقین کے پاس بیٹھ رہنا کیا کسی کو موت سے بچا سکتا ہے اور جہاد میں جانے سے کب موت لازم ہے اور اگر آدمی جہاد میں مارا جائے تو وہ موت گھر کی موت سے بدرجہا بہتر للذا منافقین کا یہ قول باطل اور فریب دہی ہے اور ان کا مقصد مسلمانوں کو جہاد سے نفرت دلانا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ

کام دیکھ رہا ہے اور بے شک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ ف۲۹۸

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ

تو اللہ کی بخشش اور رحمت ف۲۹۹ ان کے سارے دھن دولت سے بہتر ہے اور اگر تم مرو یا مارے جاؤ

لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ

تو اللہ کی طرف اٹھنا ہے ف۳۰۰ تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے

كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ

ف۳۰۱ اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے ف۳۰۲ تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ

اور ان کی شفاعت کرو ف۳۰۳ اور کاموں میں ان سے مشورہ لو ف۳۰۴ اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ

عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا

پر بھروسہ کرو ف۳۰۵ بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر

غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ

غالب نہیں آ سکتا ف۳۰۶ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو پھر تمہاری مدد کرے

بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ

اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور کسی نبی پر یہ گمان

(۲۹۸) اور بالفرض وہ صورت پیش ہی آجائے جس کا تمہیں اندیشہ دلایا جاتا ہے (۲۹۹) جو راہ خدا میں مرنے پر حاصل ہوتی ہے (۳۰۰) یہاں مقامات عبدیت کے تینوں مقاموں کا بیان فرمایا گیا پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ بخوف دوزخ اللہ کی عبادت کرے تو اس کو عذاب نار سے امن دی جاتی ہے اس کی طرف لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ میں اشارہ ہے دوسری قسم وہ بندے ہیں جو جنت کے شوق میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کی طرف وَرَحْمَةٌ میں اشارہ ہے کیونکہ رحمت بھی جنت کا ایک نام ہے تیسری قسم وہ مخلص بندے ہیں جو عشق الٰہی اور اس کی ذات پاک کی محبت میں اس کی عبادت کرتے ہیں اور ان کا مقصود اس کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے انہیں حق سبحانہ تعالیٰ اپنے دائرہ کرامت میں اپنی تجلی سے نوازے گا اس کی طرف لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ میں اشارہ ہے (۳۰۱) اور آپ کے مزاج میں اس درجہ لطف و کرم اور رافت و رحمت ہوئی کہ روز احد غضب نہ فرمایا (۳۰۲) اور شدت و غلظت سے کام لیتے (۳۰۳) تاکہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے (۳۰۴) کہ اس میں ان کی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہو جائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی۔ مشورہ کے معنی ہیں کسی امر میں رائے دریافت کرنا مسئلہ اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا (مدارک و خازن) (۳۰۵) توکل کے معنی ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اس کے سپرد کر دینا مقصود یہ ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہیے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے (۳۰۶) اور مدد الٰہی وہی پاتا ہے جو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت کا امیدوار رہتا ہے

اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى

نہیں ہوسکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے ف۳۰۷ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا پھر ہر جان کو

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ

ان کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا تو کیا جو اللہ کی مرضی پر چلا

اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾

ف۳۰۸ وہ اس جیسا ہوگا جس نے اللہ کا غضب اوڑھا ف۳۰۹ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے. اور کیا بری جگہ پلٹنے

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ

کی وہ اللہ کے یہاں درجہ درجہ ہیں ف۳۱۰ اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے بے شک اللہ کا بڑا

اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

احسان ہوا ف۳۱۱ مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ف۳۱۲ ایک رسول ف۳۱۳ بھیجا جو ان پر اس کی

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَ

آیتیں پڑھتا ہے ف۳۱۴ اور انہیں پاک کرتا ہے ف۳۱۵ اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے

اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ

ف۳۱۶ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ف۳۱۷ کیا جب تمہیں کوئی

مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ

مصیبت پہنچے ف۳۱۸ کہ اس سے دونی تم پہنچا چکے ہو ف۳۱۹ تو کہنے لگو کہ یہ کہاں سے آئی ف۳۲۰ تم فرمادو کہ وہ

النصف

(۳۰۷) کیونکہ یہ شان نبوت کے خلاف ہے اور انبیاء سب معصوم ہیں ان سے ایسا ممکن نہیں نہ وحی میں نہ غیر وحی میں اور جو کوئی شخص کچھ چھپا رکھے اس کا حکم اسی آیت میں آگے بیان فرمایا جاتا ہے (۳۰۸) اور اس کی اطاعت کی نافرمانی سے بچا جیسے کہ مہاجرین و انصار و صالحین امت (۳۰۹) یعنی اللہ کا نافرمان ہوا جیسے منافقین و کفار (۳۱۰) ہر ایک کی منزلت اور اس کا مقام جدا نیک کا الگ بد کا الگ (۳۱۱) منت نعمت عظیمہ کو کہتے ہیں اور بے شک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمت عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل و عدم درایت و قلت فہم و نقصان عقل پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہ راست کی ہدایت فرمائی اور آپ کے طفیل میں بیشمار نعمتیں عطا کیں (۳۱۲) یعنی ان کے حال پر شفقت و کرم فرمانے والا اور ان کے لئے باعث فخر و شرف جس کے احوال زہد و ورع راست بازی دیانت داری خصائل جمیلہ اخلاق حمیدہ سے وہ واقف ہیں (۳۱۳) سید عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۳۱۴) اور اس کی کتاب مجید فرقان حمید ان کو سناتا ہے باوجودیکہ ان کے کان پہلے کبھی کلام حق و وحی سماوی سے آشنا نہ ہوئے تھے (۳۱۵) کفر و ضلالت اور ارتکاب محرمات و معاصی اور خصائل ناپسندیدہ و ملکات رذیلہ و ظلمات نفسانیہ سے (۳۱۶) اور نفس کی قوت عملیہ اور علمیہ دونوں کی تکمیل فرماتا ہے (۳۱۷) کہ حق و باطل و نیک و بد میں امتیاز نہ رکھتے تھے اور جہل و نابینائی میں مبتلا تھے (۳۱۸) جیسی کہ جنگ احد میں پہنچی کہ تم میں سے ستر قتل ہوئے (۳۱۹) بدر میں کہ تم نے ستر کو قتل کیا ستر کو گرفتار کیا (۳۲۰) اور کیوں پہنچی جبکہ ہم مسلمان ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں

عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۱۶۵) وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ

تمہاری ہی طرف سے آئی ف۳۲۱ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور وہ مصیبت جو تم

یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ (۱۶۶) وَ لِیَعْلَمَ

پر آئی ف۳۲۲ جس دن دونوں فوجیں ف۳۲۳ ملی تھیں وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اس لیے کہ پہچان کرادے ایمان والوں

الَّذِیْنَ نَافَقُوْا ۖۚ وَ قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ

کی۔ اور اس لیے کہ پہچان کرادے ان کی جو منافق ہوئے ف۳۲۴ اور ان سے ف۳۲۵ کہا گیا کہ آؤ ف۳۲۶ اللہ کی راہ میں لڑو یا

ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ یَوْمَىٕذٍ

دشمن کو ہٹاؤ ف۳۲۷ بولے اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے اور اس دن ظاہری ایمان کی بہ

اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ

نسبت کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں اپنے منہ سے کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یَكْتُمُوْنَ (۱۶۷) اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَ قَعَدُوْا

اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں ف۳۲۸ وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ف۳۲۹ کہا اور آپ

لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ

بیٹھ رہے کہ وہ ہمارا کہا مانتے ف۳۳۰ تو نہ مارے جاتے تم فرما دو تو اپنی ہی موت ٹال دو

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (۱۶۸) وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ

اگر سچے ہو ف۳۳۱ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ف۳۳۲

(۳۲۱) کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر اصرار کیا پھر وہاں پہنچنے کے بعد باوجود حضور کی شدید ممانعت کے غنیمت کے لئے مرکز چھوڑا یہ سبب تمہارے قتل و ہزیمت کا ہوا (۳۲۲) احد میں (۳۲۳) مومنین و مشرکین کی (۳۲۴) یعنی مومن و منافق ممتاز ہو گئے (۳۲۵) یعنی عبداللہ بن ابی بن ابی سلول وغیرہ منافقین سے (۳۲۶) مسلمانوں کی تعداد بڑھاؤ اور حفاظت دین کے لئے (۳۲۷) اپنے اہل و مال کو بچانے کے لئے (۳۲۸) یعنی نفاق (۳۲۹) یعنی شہدائے احد جو نسبی طور پر ان کے بھائی تھے ان کے حق میں عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین نے۔ (۳۳۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہ جاتے یا وہاں سے پھر آتے (۳۳۱) مروی ہے کہ جس روز منافقین نے یہ بات کہی اسی دن ستر منافق مر گئے (۳۳۲) شان نزول اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت شہداء احد کے حق میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بھائی احد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں طلائی قنادیل جو زیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں جب انہوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا پس یہ آیت نازل فرمائی (ابو داؤد) اس سے ثابت ہوا کہ ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتیں

اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ

ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ف۳۳۳ شاد ہیں اس پر

اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ

جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۳۳۴ اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے

مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ

ف۳۳۵ کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾

ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا ف۳۳۶

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ

وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ف۳۳۷

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَھُمُ

ان کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے وہ جن سے لوگوں نے کہا

النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِيْمَانًا

ف۳۳۸ کہ لوگوں نے ف۳۳۹ تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا

وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز ف۳۴۰ تو پلٹے اللہ کے احسان اور

(۳۳۳) اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں۔ سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح و جسم دونوں کے لئے ہے علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم تر و تازہ پائے گئے۔ (خازن وغیرہ) (۳۳۴) فضل و کرامت اور انعام و احسان موت کے بعد حیات دی اپنا مقرب کیا جنت کا رزق اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں اور ان منازل کے حاصل کرنے کے لئے توفیق شہادت دی (۳۳۵) اور دنیا میں وہ ایمان و تقویٰ پر ہیں جب شہید ہوں گے ان کے ساتھ ملیں گے اور روز قیامت امن اور چین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے (۳۳۶) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضور نے فرمایا جس کسی کے راہ خدا میں زخم لگا وہ روز قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون میں خوشبو مشک کی ہوگی اور رنگ خون کا ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے مسلم شریف، حدیث میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں سوائے قرض کے (۳۳۷) شان نزول جنگ احد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابو سفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام روحاء میں پہنچے تو انہیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آگئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کر دیا یہ خیال کر کے انہوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کے تعاقب کے لئے اپنی روانگی کا اعلان فرمادیا صحابہ کی ایک جماعت جن کی تعداد ستر تھی اور جو جنگ احد کے زخموں سے چور ہو رہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو لے کر ابو سفیان کے تعاقب میں روانہ ہو گئے جب حضور مقام حمراء الاسد پر پہنچے جو مدینہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرعوب و خوف زدہ ہو کر بھاگ گئے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (۳۳۸) یعنی نعیم بن مسعود اشجعی نے (۳۳۹) یعنی ابو سفیان وغیرہ مشرکین نے (۳۴۰) شان نزول جنگ احد سے واپس ہوتے ہوئے ابو سفیان نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پکار کر کہہ دیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپ کی مقام بدر میں جنگ ہوگی حضور نے ان کے جواب میں فرمایا انشاء اللہ جب وہ وقت آیا اور ابو سفیان اہل مکہ کو لے کر جنگ کے لئے روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں خوف ڈالا اور انہوں نے واپس ہو جانے کا ارادہ کیا اس موقعہ پر ابو سفیان کی نعیم بن مسعود اشجعی سے ملاقات ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابو سفیان نے اس سے کہا کہ اے نعیم اس زمانہ میں میری لڑائی مقام بدر میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

فضل سے ف۳۴۱ کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور اللہ کی خوشی پر چلے ف۳۴۲ اور اللہ

ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا

بڑے فضل والا ہے ف۳۴۳ وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں سے دھمکاتا ہے ف۳۴۴ تو ان

تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

سے نہ ڈرو ف۳۴۵ اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۳۴۶ اور اے محبوب تم ان کا کچھ

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ

غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۳۴۷ وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اللہ چاہتا ہے کہ

اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ

آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے ف۳۴۸ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے وہ

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ

جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا ف۳۴۹ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے اور ان

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ

کے لیے دردناک عذاب ہے اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ ان کے لیے

اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَ

بھلا ہے ہم تو اسی لیے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں ف۳۵۰ اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے اللہ مسلمانوں کو اس

بقیہ صفحہ ۱۳۰ = ساتھ طے ہو چکی ہے اور اس وقت مجھے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں جنگ میں نہ جاؤں واپس جاؤں تو مدینہ جا اور تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو میدان جنگ میں جانے سے روک دے اس کے عوض میں تجھ کو دس اونٹ دوں گا نعیم نے مدینہ پہنچ کر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہیں ان سے کہنے لگا کہ تم جنگ کے لئے جانا چاہتے ہو اہل مکہ نے تمہارے لئے بڑے لشکر جمع کئے ہیں خدا کی قسم تم میں سے ایک بھی پھر کر نہ آئے گا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ضرور جاؤں گا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو پس حضور ستر سواروں کو ہمراہ لے کر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے بدر میں پہنچے وہاں آٹھ شب قیام کیا مال تجارت ساتھ تھا اس کو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم غانم مدینہ طیبہ واپس ہوئے جنگ نہیں ہوئی چونکہ ابو سفیان اور اہل مکہ خوف زدہ ہو کر مکہ شریف کو واپس ہو گئے تھے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (۳۴۱) امن و عافیت منافع تجارت حاصل کر کے (۳۴۲) اور دشمن کے مقابلہ کے لئے جرات سے نکلے اور جہاد کا ثواب پایا (۳۴۳) کہ اس نے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آمادگی جہاد کی توفیق دی اور مشرکین کے دلوں کو خوف زدہ کر دیا کہ وہ مقابلہ کی ہمت نہ کر سکے اور راہ میں سے واپس ہو گئے (۳۴۴) اور مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے جیسا کہ نعیم بن مسعود اشجعی نے کیا (۳۴۵) یعنی منافقین و مشرکین جو شیطان کے دوست ہیں ان کا خوف نہ کرو (۳۴۶) کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو (۳۴۷) خواہ وہ کفار قریش ہوں یا منافقین یا رؤساء یہود یا مرتدین وہ آپ کے مقابلہ کے لئے کتنے ہی لشکر جمع کریں کامیاب نہ ہوں گے (۳۴۸) اس میں قدریہ و معتزلہ کا رد ہے اور آیت دلیل ہے اس پر کہ خیر و شر بہ ارادہ الٰہی ہے (۳۴۹) یعنی منافقین جو کلمہ ایمان پڑھنے کے بعد کافر ہوئے یا وہ لوگ جو باوجود ایمان پر قادر ہونے کے کافر ہی رہے اور ایمان نہ لائے (۳۵۰) حق سے عناد اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کر کے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون شخص اچھا ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور عمل اچھے ہوں عرض کیا گیا اور بدتر کون ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور عمل خراب

الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ

حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو ۳۵۱ جب تک جدا نہ کردے گندے کو ۳۵۲ ستھرے سے ۳۵۳ اور

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي

اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں

مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَ

سے جسے چاہے ۳۵۴ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ

تَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا

۳۵۵ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے اور جو بخل کرتے ہیں ۳۵۶ اس

آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ

چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب وہ جس میں

مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَ

بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا ۳۵۷ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا ۳۵۸ اور

اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٨٠﴾ لَّقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا

اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے بے شک اللہ نے سنا جنہوں نے کہا کہ اللہ

إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ

محتاج ہے اور ہم غنی ۳۵۹ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا ۳۶۰ اور انبیاء کو ان

ع ۹ ۱۸ وقف لازم

(۳۵۱) اے کلمہ گویان اسلام (۳۵۲) یعنی منافق کو (۳۵۳) مومن مخلص سے یہاں تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے احوال پر مطلع کرکے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرمادے شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کون مجھ پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے براہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا حذافہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا یا رسول ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے پھر منبر سے اتر آئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضور کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے (۳۵۴) تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں (۳۵۵) اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے (۳۵۶) بخل کے معنی پر اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اسی لئے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آرہی ہے ترمذی کی حدیث میں ہے بخل اور بد خلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے (۳۵۷) بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی روز قیامت وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپٹے گا

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ

کا ناحق شہید کرنا ۳۶۱ اور فرمائیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب یہ بدلا

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ

ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا وہ جو کہتے

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا

ہیں اللہ نے ہم سے اقرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک ایسی

بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ

قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے ۳۶۲ تم فرمادو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

اور یہ حکم لے کر آئے جو تم کہتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر سچے ہو ۳۶۳

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ

تو اے محبوب اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو تم سے اگلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو صاف نشانیاں

وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا

۳۶۴ اور صحیفے اور چمکتی کتاب ۳۶۵ لے کر آئے تھے ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے

تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ

بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا

بقیہ صفحہ ۱۳۲ = اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں (۳۵۸) وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فانی ان سب کی ملک باطل ہونے والی ہے تو نہایت نادانی ہے کہ اس مال ناپائدار پر بخل کیا جائے اور راہ خدا میں نہ دیا جائے (۳۵۹) یہود نے یہ آیہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا سن کر کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معبود ہم سے قرض مانگتا ہے تو ہم غنی ہوئے وہ فقیر ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۳۶۰) اعمال ناموں میں (۳۶۱) قتل انبیاء کو اس مقولہ پر معطوف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں۔ اور قباحت میں برابر ہیں اور شان انبیاء میں گستاخی کرنے والا شان الٰہی میں بے ادب ہو جاتا ہے۔ (۳۶۲) شان نزول یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو مدعی رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے سفید آگ اتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس کذب محض اور افتراء خالص کا ابطال کیا گیا کیونکہ اس شرط کا توریت میں نام و نشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لئے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی نے کوئی معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہو گئی اور اس کی تصدیق کرنا اور اس کی نبوت کو ماننا لازم ہو گیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے (۳۶۳) جب تم نے یہ نشانی لانے والے انبیاء کو قتل کیا اور ان پر ایمان نہ لائے تو ثابت ہو گیا کہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹا ہے (۳۶۴) یعنی معجزات باہرہ (۳۶۵) توریت و انجیل

الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ

وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے ف۳۶۶ بے شک ضرور

فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں ف۳۶۷ اور بیشک ضرور تم اگلے کتاب والوں ف۳۶۸

مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا

اور مشرکوں سے بہت کچھ بُرا سنو گے اور اگر تم صبر کرو

وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ

اور بچتے رہو ف۳۶۹ تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؗ فَنَبَذُوْهُ

سے جنھیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا ف۳۷۰ تو انہوں نے

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

اُسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کیے ف۳۷۱ تو کتنی بُری خریداری ہے ف۳۷۲

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا

ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن

بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ

کی تعریف ہو ف۳۷۳ ایسوں کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان

(۳۶۶) دنیا کی حقیقت اس مبارک جملہ نے بے حجاب کر دی آدمی زندگانی پر مفتون ہوتا ہے اسی کو سرمایہ سمجھتا ہے اور اس فرصت کو بیکار ضائع کر دیتا ہے وقت اخیر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بقا نہ تھی اس کے ساتھ دل لگانا حیات باقی اور اخروی زندگی کے لئے سخت مضرت رساں ہوا حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ دنیا طالب دنیا کے لئے متاع غرور اور دھوکے کا سرمایہ ہے لیکن آخرت کے طلب گار کے لئے دولت باقی کے حصول کا ذریعہ اور نفع دینے والا سرمایہ ہے یہ مضمون اس آیت کے اوپر کے جملوں سے مستفاد ہوتا ہے (۳۶۷) حقوق و فرائض اور نقصان اور مصائب اور امراض و خطرات و قتل و رنج و غم وغیرہ سے تاکہ مومن و غیر مومن میں امتیاز ہو جائے مسلمانوں کو یہ خطاب اس لئے فرمایا گیا کہ آنے والے مصائب و شدائد پر انہیں صبر آسان ہو جائے (۳۶۸) یہود و نصاریٰ (۳۶۹) معصیت سے (۳۷۰) اللہ تعالیٰ نے علماء توریت و انجیل پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح مشرح کر کے سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپائیں (۳۷۱) اور رشوتیں لے کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چھپایا جو توریت و انجیل میں مذکور تھے (۳۷۲) علم دین کا چھپانا ممنوع ہے حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے کچھ دریافت کیا گیا جس کو وہ جانتا ہے اور اس نے اس کو چھپایا روز قیامت اس کے آگ کی لگام لگائی جائے گی مسئلہ علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرض فاسد کے لئے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں (۳۷۳) شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے پر خوش ہوتے اور باوجود نادان ہونے کے یہ پسند کرتے کہ انہیں عالم کہا جائے مسئلہ اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنے والے کے لئے اور اس کے لئے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لئے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

کے لیے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ف۳۷۴ اور اللہ ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

پر قادر ہے بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور

اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ

رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں ف۳۷۵ عقلمندوں کے لیے ف۳۷۶ جو اللہ کی

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ

یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ف۳۷۷ اور آسمانوں اور

فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ

زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں ف۳۷۸ اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا ف۳۷۹

سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ

پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے اے رب ہمارے بیشک جسے تو دوزخ میں لے جائے

فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا

اُسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک

مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا

منادی کو سنا ف۳۸۰ کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو

(۳۷۴) اس میں ان گستاخوں کا رد ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے (۳۷۵) صانع قدیم علیم حکیم قادر کے وجود پر دلالت کرنے والی (۳۷۶) جن کی عقل کدورت سے پاک ہو اور مخلوقات کے عجائب و غرائب کو اعتبار و استدلال کی نظر سے دیکھتے ہوں (۳۷۷) یعنی تمام احوال میں مسلم شریف میں مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام احیان میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے بندہ کا کوئی حال یاد الٰہی سے خالی نہ ہونا چاہئے حدیث شریف میں ہے جو بہشتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اسے چاہئے کہ ذکر الٰہی کی کثرت کرے (۳۷۸) اور اس سے ان کے صانع کی قدرت و حکمت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ (۳۷۹) بلکہ اپنی معرفت کی دلیل بنایا (۳۸۰) اس منادی سے مراد یا سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی شان میں دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وارد ہے یا قرآن کریم

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا

ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر (۳۸۱) اے رب

وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ

ہمارے اور ہمیں دے وہ (۳۸۲) جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ

کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی

عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو (۳۸۳)

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ

تو وہ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ

اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں (۳۸۴) اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس

حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾

اچھا ثواب ہے اے سننے والے کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے (۳۸۵)

(۳۸۱) انبیاء و صالحین کے کہ ہم ان کے فرماں برداروں میں داخل کئے جائیں (۳۸۲) وہ فضل و رحمت (۳۸۳) اور جزائے اعمال میں عورت و مرد کے درمیان کوئی فرق نہیں شان نزول ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کی تسکین فرمادی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا (۳۸۴) یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے (۳۸۵) شان نزول مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ کفار و مشرکین اللہ کے دشمن تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم تنگی و مشقت میں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش متاع قلیل ہے اور انجام خراب

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ

تھوڑا برتنا ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا لیکن وہ جو

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے سب سے بھلا ف۳۸۶

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

اور بے شک کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا ف۳۸۷

وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا

ان کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ف۳۸۸ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں لیتے ف۳۸۹

قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا

الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟

ہے اے ایمان والو صبر کرو ف۳۹۰ اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔

(۳۸۶) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سلطان کونین ایک بوریے پر آرام فرما ہیں چمڑہ کا تکیہ جس میں ناریل کے ریشے بھرے ہوئے ہیں زیر سر مبارک ہے جسم اقدس میں بوریے کے نقش ہو گئے ہیں یہ حال دیکھ کر حضرت فاروق رو پڑے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب گریہ دریافت کیا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ قیصر و کسریٰ تو عیش وراحت میں ہوں اور آپ رسول خدا ہو کر اس حالت میں فرمایا کیا تمہیں پسند نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت (۳۸۷) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت نجاشی بادشاہ حبشہ کے باب میں نازل ہوئی ان کی وفات کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا چلو اور اپنے بھائی کی نماز پڑھو جس نے دوسرے ملک میں وفات پائی ہے حضور بقیع شریف میں تشریف لے گئے اور زمین حبشہ آپ کے سامنے کی گئی اور نجاشی بادشاہ کا جنازہ پیش نظر ہوا اس پر آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کے لئے استغفار فرمایا۔ سبحان اللہ کیا نظر ہے کیا شان ہے سرزمین حبشہ حجاز میں سامنے پیش کر دی جاتی ہے منافقین نے اس پر طعن کیا اور کہا دیکھو حبشہ کے نصرانی پر نماز پڑھتے ہیں جس کو آپ نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۳۸۸) عجز و انکسار اور تواضع و اخلاص کے ساتھ (۳۸۹) جیسا کہ یہود کے رؤسا لیتے ہیں (۳۹۰) آپ کے دین پر اور اس کو کسی شدت و تکلیف وغیرہ کی وجہ سے نہ چھوڑو صبر کے معنی میں حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے بغیر جزع کے بعض حکماء نے کہا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) ترک شکایت (۲) قبول قضا (۳) صدق رضا۔

سورۃ النسآء ۴ مدنیۃ ۹۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتہا ۱۷۶ رکوعاتہا ۲۴

سورۂ نساء مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں ایک سو چھہتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

اے لوگو ف۲ اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف۳

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا

اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور

اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو ف۴ بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا

رَقِيْبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ

ہے اور یتیموں کو ان کے مال دو ف۵ اور ستھرے ف۶ کے بدلے گندا نہ لو ف۷

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾

اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بے شک یہ بڑا گناہ ہے

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے ف۸ تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں

مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا

تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار ف۹ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے

(۱) سورہ نساء مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو چھہتر آیتیں ہیں اور تین ہزار پینتالیس کلمے اور سولہ ہزار تیس حروف ہیں (۲) یہ خطاب عام ہے تمام بنی آدم کو (۳) ابو البشر حضرت آدم سے جن کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا تھا انسان کی ابتدائے پیدائش کا بیان کر کے قدرت الہیہ کی عظمت کا بیان فرمایا گیا اگرچہ دنیا کے بے دین بد عقلی و نافہمی سے اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں لیکن اصحاب فہم و خرد جانتے ہیں کہ یہ مضمون ایسی زبردست برہان سے ثابت ہے جس کا انکار محال ہے مردم شماری کا حساب پتہ دیتا ہے کہ آج سے سو برس قبل دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم تو اس طرح جانب ماضی میں چلتے چلتے اس کمی کی حد ایک ذات قرار پائے گی یا یوں کہئے کہ قبائل کی کثیر تعداد یں ایک شخص کی طرف منتہی ہو جاتی ہیں مثلاً سید دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے مگر جانب ماضی میں ان کی نہایت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذات پر ہوگی اور بنی اسرائیل کتنے بھی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک ذات ہوگی اسی طرح اور اوپر کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام شعوب و قبائل کی انتہا ایک ذات پر ہوگی اس کا نام کتب الہیہ میں آدم علیہ السلام ہے اور ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک شخص توالد و تناسل کے معمولی طریقہ سے پیدا ہو سکے اگر اس کے لئے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں کہاں سے آئے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بالیقین انہیں عناصر سے پیدا ہوگا جو اس کے وجود میں پائے جاتے ہیں پھر عناصر میں سے جو عنصر اس کا مسکن ہو اور جس کے سوا دوسرے میں وہ نہ رہ سکے لازم ہے کہ وہی اس کے وجود میں غالب ہو اس لئے پیدائش کی نسبت اسی عنصر کی طرف کی جائے گی یہ بھی ظاہر ہے کہ توالد و تناسل کا معمولی طریقہ ایک شخص سے جاری نہیں ہو سکتا اس لئے اس کے ساتھ ایک اور بھی ہو کہ جوڑا ہو جائے اور وہ دوسرا شخص انسانی جو اس کے بعد پیدا ہو مقتضائے حکمت یہی ہے کہ اسی کے جسم سے پیدا کیا جائے کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی مگر یہ بھی لازم ہے کہ اس کی خلقت پہلے انسان سے توالد معمولی کے سوا کسی اور طریقہ سے ہو کیونکہ توالد معمولی بغیر دو کے ممکن ہی نہیں اور یہاں ایک ہی ہے لہٰذا حکمت الہیہ نے حضرت آدم کی ایک بائیں پسلی ان کے خواب کے وقت نکالی اور ان سے ان کی بی بی حضرت حوا کو پیدا کیا چونکہ حضرت حوا بطریق توالد معمولی پیدا نہیں ہوئیں اس لئے وہ اولاد نہیں ہو سکتیں جس طرح کہ اس طریقہ کے خلاف جسم انسانی سے بہت سے کیڑے پیدا ہوا کرتے ہیں وہ اس کی اولاد نہیں ہو سکتے ہیں خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدم نے اپنے پاس حضرت حوا کو دیکھا تو محبت جنسیت

فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ③ وَ

تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو ف۱۰

اٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو ف۱۱ پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ

نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗـــــًٔا مَّرِيْۗـــــًٔا ④ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ

دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا ف۱۲ اور بے عقلوں کو ف۱۳ ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس

جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ

ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ⑤ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ

سے اچھی بات کہو ف۱۴ اور یتیموں کو آزماتے رہو ف۱۵ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا

تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کردو اور انہیں

تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا

نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جسے حاجت نہ ہو

فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا

وہ بچتا رہے ف۱۶ اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب

بقیہ صفحہ ۱۳۸ = دل میں موجزن ہوئی ان سے فرمایا تم کون ہو انہوں نے عرض کیا عورت فرمایا کس لئے پیدا کی گئی ہو عرض کیا آپ کی تسکین خاطر کے لئے تو آپ ان سے مانوس ہوئے۔ (۴) انہیں قطع نہ کرو حدیث شریف میں ہے جو رزق کی کشائش چاہے اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رکھے (۵) شان نزول ایک شخص کی نگرانی میں اس کے یتیم بھتیجے کا کثیر مال تھا جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچا نے دینے سے انکار کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس کو سن کر اس شخص نے یتیم کا مال اس کے حوالہ کیا اور کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں (۶) یعنی اپنے حلال مال (۷) یتیم کا مال جو تمہارے لئے حرام ہے اس کو اچھا سمجھ کر اپنے ردی مال سے نہ بدلو کیونکہ وہ ردی تمہارے لئے حلال و طیب ہے اور یہ حرام و خبیث (۸) اور ان کے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکو گے (۹) آیت کے معنی میں چند قول ہیں حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیر ولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے باوجودیکہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھر اس کے ساتھ صحبت و معاشرت میں اچھا سلوک نہ کرتے اور اس کے مال کے وارث بننے کے لئے اس کی موت کے منتظر رہتے اس آیت میں انہیں اس سے روکا گیا ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے تو بے انصافی ہو جانے کے اندیشہ سے گھبراتے تھے اور زنا کی پرواہ نہ کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ اگر تم ناانصافی کے اندیشہ سے یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہو تو زنا سے بھی خوف کرو اور اس سے بچنے کے لئے جو عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں ان سے نکاح کرو اور حرام کے قریب مت جاؤ۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت و سرپرستی میں تو ناانصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک نہیں رکھتے تھے انہیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو ان کے حق میں ناانصافی ہونے سے بھی ڈرو اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرو جن کے حقوق ادا کر سکو عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ قریش دس دس بلکہ اس سے زیادہ عورتیں کرتے تھے اور جب ان کا بار نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کر ڈالتے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو تاکہ تمہیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لئے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ ہوں یا امہ یعنی باندی مسئلہ تمام امت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آپ کے

دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو اُن پر گواہ کرلو اور اللہ کافی ہے

حَسِيْبًا ۝٦ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ

حساب لینے کو مردوں کے لیے حصّہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے

وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ

اور عورتوں کے لیے حصّہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو

مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝٧ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى

یا بہت حصّہ ہے اندازہ باندھا ہوا ف۱۶ پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا

اور یتیم اور مسکین ف۱۸ آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو ف۱۹ اور ان سے اچھی بات

مَّعْرُوْفًا ۝٨ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً

کہو ف۲۰ اور ڈریں ف۲۱ وہ لوگ اگر اپنے بعد ناتواں اولاد چھوڑتے تو ان

ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۪ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝٩

کا کیسا انہیں خطرہ ہوتا تو چاہیئے کہ اللہ سے ڈریں ف۲۲ اور سیدھی بات کریں ف۲۳

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ

وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری

بقیہ صفحہ ۱۳۹ = خصائص میں سے ہے۔ ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بی بیاں تھیں حضور نے فرمایا ان میں سے چار رکھنا ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بی بیاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوئیں حضور نے حکم دیا ان میں سے چار رکھو (۱۰) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بی بیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی پرانی باکرہ ثیّبہ سب اس استحقاق میں برابر ہیں یہ عدل لباس میں کھانے پینے میں سکنی یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو (۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ مہر کی مستحق عورتیں ہیں نہ کہ ان کے اولیاء اگر اولیاء نے مہر وصول کرلیا ہو تو انہیں لازم ہے کہ وہ مہر اس کی مستحق عورت کو پہنچادیں (۱۲) مسئلہ عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جزو ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لئے انہیں مجبور کرنا ان کے ساتھ بد خلقی کرنا نہ چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے طِبْنَ لَكُمْ فرمایا جس کے معنی دل کی خوشی سے معاف کرنا (۱۳) جو اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کا مصرف پہچانیں اس کو بے محل خرچ کرتے ہیں اور اگر ان پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کردیں گے (۱۴) جس سے ان کے دل کو تسلی ہو اور وہ پریشان نہ ہوں مثلاً یہ کہ مال تمہارا ہے اور تم ہوشیار ہو جاؤ گے تو تمہیں سپرد کیا جائے گا (۱۵) کہ ان میں ہوشیاری اور معاملہ فہمی پیدا ہوئی یا نہیں (۱۶) یتیم کا مال کھانے سے (۱۷) زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہ دیتے تھے اس آیت میں اس رسم کو باطل کیا گیا (۱۸) اجنبی جن میں سے کوئی میت کا وارث نہ ہو (۱۹) قبل تقسیم اور یہ دینا مستحب ہے (۲۰) اس میں عذر جمیل وعدہ حسنہ اور دعائے خیر سب داخل ہیں اس آیت میں میت کے ترکہ سے غیر وارث رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کو کچھ بطور صدقہ دینے اور قول معروف کہنے کا حکم دیا زمانہ صحابہ میں اس پر عمل تھا محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کے والد نے تقسیم میراث کے وقت ایک بکری ذبح کرا کے کھانا پکایا اور رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کو کھلایا اور یہ آیت پڑھی ابن سیرین نے اسی مضمون کی عبیدہ سلمانی سے بھی روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ کہا کہ اگر یہ آیت نہ آئی ہوتی تو یہ صدقہ میں اپنے مال سے کرتا۔ تیجہ جس کو سوئم کہتے ہیں اور مسلمانوں میں معمول ہے وہ بھی اسی آیت کا اتباع ہے کہ اس میں رشتہ داروں اور یتیموں و مسکینوں پر تصدق ہوتا ہے اور کلمہ کا ختم اور قرآن پاک کی تلاوت اور دعا قول معروف ہے اس میں بعض لوگوں کو بے جا اصرار ہو گیا ہے جو بزرگوں کے اس میں عمل کا ماخذ تو تلاش نہ کرسکے باوجودیکہ اتنا صاف قرآن پاک میں موجود تھا لیکن انہوں نے اپنی رائے کو دین میں دخل دیا اور عمل

فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾ يُوصِيكُمُ اللَّهُ

آگ بھرتے ہیں ف۲۴ اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے (آتش کدے) میں جائیں گے اللہ تمہیں حکم دیتا ہے ف۲۵

فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً

تمہاری اولاد کے بارے میں ف۲۶ بیٹے کا حصّہ دو بیٹیوں برابر ہے ف۲۷ پھر اگر نری لڑکیاں ہوں

فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا

اگرچہ دو سے اوپر ف۲۸ تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا

النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ

آدھا ف۲۹ اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت

إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ

کے اولاد ہو ف۳۰ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے ف۳۱ تو ماں کا

الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ

تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں ف۳۲ تو ماں کا چھٹا ف۳۳ بعد اس

وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ

وصیت کے جو کر گیا اور دین کے ف۳۴ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان

أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا ف۳۵ یہ حصّہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا

بقیہ صفحہ ۱۴۰ = خیر کو روکنے پر مصر ہو گئے اللہ ہدایت کرے۔ (۲۱) وصی اور یتیموں کے ولی اور وہ لوگ جو قریب موت مرنے والے کے پاس موجود ہوں (۲۲) اور مرنے والے کی ذریت کے ساتھ خلاف شفقت کوئی کارروائی نہ کریں جس سے اس کی اولاد پریشان ہو (۲۳) مریض کے پاس اس کی موت کے قریب موجود ہونے والوں کی سیدھی بات تو یہ ہے کہ اسے صدقہ و وصیت میں یہ رائے دیں کہ وہ اتنے مال سے کرے جس سے اس کی اولاد تنگ دست نادار نہ رہ جائے اور وصی و ولی کی سیدھی بات یہ ہے کہ وہ مرنے والے کی ذریت سے حسن خلق کے ساتھ کلام کریں جیسا اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں (۲۴) یعنی یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا۔ حدیث شریف میں ہے روز قیامت یتیموں کا مال کھانے والے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے ان کے منہ اور ان کے کانوں سے دھواں نکلتا ہو گا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے (۲۵) ورثہ کے متعلق (۲۶) اگر میت نے بیٹے بیٹیاں دونوں چھوڑی ہوں تو (۲۷) یعنی دختر کا حصہ پسر سے آدھا ہے اور اگر مرنے والے نے صرف لڑکے چھوڑے ہوں تو کل مال ان کا (۲۸) یا دو (۲۹) اس سے معلوم ہوا کہ اگر اکیلا لڑکا وارث رہا ہو تو کل مال اس کا ہو گا کیونکہ اوپر بیٹے کا حصہ بیٹیوں سے دونا بتایا گیا ہے تو جب اکیلی لڑکی کا نصف ہوا تو اکیلے لڑکے کا اس سے دونا ہوا اور وہ کل ہے (۳۰) خواہ لڑکا ہو یا لڑکی کہ ان میں سے ہر ایک کو اولاد کہا جاتا ہے (۳۱) یعنی صرف ماں باپ چھوڑے اور اگر ماں باپ کے ساتھ زوج یا زوجہ میں سے کسی کو چھوڑا تو ماں کا حصہ زوج کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے اس کا تہائی ہو گا نہ کہ کل کا تہائی (۳۲) سگے خواہ سوتیلے (۳۳) اور ایک ہی بھائی ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھٹا سکتا (۳۴) کیونکہ وصیت اور دین یعنی قرض ورثہ کی تقسیم سے مقدم ہے اور دین وصیت پر بھی مقدم ہے۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ الدَّيْنَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ (۳۵) اس لئے حصوں کی تعیین تمہاری رائے پر نہیں چھوڑی

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ

حکمت والا ہے اور تمہاری بی بیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے

يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا

اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے

تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ

جو وصیت وہ کر گئیں اور دین نکال کر اور تمہارے

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ

ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے ف۳۶ اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو

وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں ف۳۷ جو وصیت تم کر جاؤ

تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً

اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس

اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ

نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو

فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ

چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں ف۳۸ میت کی

(۳۶) خواہ ایک بی بی ہو یا کئی ایک ہوگی تو وہ اکیلی چوتھائی پائے گی کئی ہوں تو سب اس چوتھائی میں برابر شریک ہوں گی خواہ بی بی ایک ہو یا کئی ہوں حصہ یہی رہے گا (۳۷) خواہ بی بی ایک ہو یا زیادہ (۳۸) کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی بدولت مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں پاتی اور اسی لئے ان میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ نہیں ہے

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ

وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو ف۳۹ یہ اللہ کا

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ

ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اس کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اللہ

وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ

اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے ف۴۰ اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں ان پر خاص اپنے میں کے ف۴۱

فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا

چار مردوں کی گواہی لو پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان

فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ

عورتوں کو گھر میں بند رکھو ف۴۲ یہاں تک کہ انہیں موت اٹھا لے یا

(۳۹) اپنے وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت کرکے یا کسی وارث کے حق میں وصیت کرکے مسائل فرائض وارث کئی قسم ہیں اصحاب فرائض یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک ہو تو آدھے مال کی مالک زیادہ ہوں تو سب کے لئے دو تہائی۔ پوتی اور پرپوتی اور اس سے نیچے کی ہر پوتی اگر میت کے اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی ہو تو یہ اس کے ساتھ چھٹا پائے گی اور اگر میت نے بیٹا چھوڑا تو ساقط ہو جائے گی کچھ نہ پائے گی اور اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑیں تو بھی پوتی ساقط ہو گی لیکن اگر اس کے ساتھ یا اس کے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہو گا تو وہ اس کو عصبہ بنا دے گا۔ سگی بہن میت کے بیٹا یا پوتا نہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے۔ علاتی بہنیں جو باپ میں شریک ہوں اور ان کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی مثل ہیں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی علاتی و حقیقی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور بیٹے اور پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط اور امام صاحب کے نزدیک دادا کے ساتھ بھی محروم ہیں۔ سوتیلے بھائی بہن جو فقط ماں میں شریک ہوں ان میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور ان میں مرد و عورت برابر حصہ پائیں گے اور بیٹے پوتے اور اس سے ماتحت کے پوتے باپ دادا کے ہوتے ساقط ہو جائیں گے باپ چھٹا حصہ پائے گا اگر میت نے بیٹا یا پوتا یا اس سے نیچے کے پوتے چھوڑے ہوں اور اگر میت نے بیٹی یا پوتی یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا اور وہ باقی بھی پائے گا جو اصحاب فرض کو دے کر بچے دادا یعنی باپ کا باپ۔ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوائے اس کے کہ ماں کو ثلث ما بقی کی طرف رد نہ کر سکے گا۔ ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے یا پرپوتے کی اولاد یا بہن بھائی میں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سگے ہوں یا سوتیلے اور اگر ان میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں کل مال کا تہائی پائے گی اور اگر میت نے زوج یا زوجہ اور ماں باپ چھوڑے ہوں تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے اس کا تہائی ملے گا اور جدہ کا چھٹا حصہ ہے خواہ وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب والی دور والی کے لئے حاجب ہو جاتی ہے اور ماں ہر ایک جدہ کو مجوب کرتی ہے اور باپ کی طرف کی جدات باپ کے ہونے سے مجوب ہوتی ہیں اس صورت میں کچھ نہ ملے گا زوج چہارم پائے گا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پرپوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائے گا زوجہ میت کی اور اس کے بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں

يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا

اللہ ان کی کچھ راہ نکالے ف۴۳ اور تم میں جو مرد عورت ایسا کام کریں ان کو ایذا دو ف۴۴

فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا

پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ

مہربان ہے ف۴۵ وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ

سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ف۴۶ ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا

عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ

ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں

لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

میں لگے رہتے ہیں ف۴۷ یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے

قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ

اب میں نے توبہ کی ف۴۸ اور نہ ان کی جو کافر مریں

اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۴۹ اے ایمان والو تمہیں

بقیہ صفحہ ۱۴۳ = حصہ پائے گی اور نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی۔ عصبات وہ وارث ہیں جن کے لئے کوئی حصہ معین نہیں اصحاب فرض سے جو باقی بچتا ہے وہ پاتے ہیں ان میں سے سب سے اولیٰ بیٹا ہے پھر اس کا بیٹا پھر اور نیچے کے پوتے پھر باپ پھر دادا پھر آبائی سلسلہ میں جہاں تک کوئی پایا جائے پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا یعنی باپ شریک بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر دادا کے چچا پھر آزاد کرنے والا پھر اس کے عصبات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں ذوی الارحام اصحاب فرض اور عصبات کے سوا جو اقارب ہیں وہ ذوی الارحام میں داخل ہیں اور ان کی ترتیب عصبات کے مثل ہے (۴۰) کیونکہ کل حدوں سے تجاوز کرنے والا کافر ہے اس لئے کہ مومن کیسا بھی گنہگار ہو ایمان کی حد سے تو نہ گزرے گا (۴۱) یعنی مسلمانوں میں کے (۴۲) کہ وہ بدکاری نہ کرنے پائیں (۴۳) یعنی حد مقرر فرمائے یا توبہ اور نکاح کی توفیق دے جو مفسرین اس آیت میں اَلْفَاحِشَةَ (بدکاری) سے زنا مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حبس کا حکم حدود نازل ہونے سے قبل تھا حدود کے ساتھ منسوخ کیا گیا (خازن و جلالین واحمدی) (۴۴) جھڑکو گھڑ کو برا کہو شرم دلاؤ جوتیاں مارو (جلالین و مدارک و خازن وغیرہ) (۴۵) حسن کا قول ہے کہ زنا کی سزا پہلے ایذا مقرر کی گئی پھر حبس پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا ابن بحر کا قول ہے کہ پہلی آیت وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ ان عورتوں کے باب میں ہے جو عورتوں کے ساتھ (بطریق مساحقت) بدکاری کرتی ہیں اور دوسری آیت وَالَّذٰنِ لواطت کرنے والوں کے حق میں ہے اور زانی اور زانیہ کا حکم سورہ نور میں بیان فرمایا گیا اس تقدیر پر یہ آیتیں غیر منسوخ ہیں اور ان میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دلیل ظاہر ہے اس پر جو وہ فرماتے ہیں کہ لواطت میں تعزیر ہے حد نہیں (۴۶) ضحاک کا قول ہے کہ جو توبہ موت سے پہلے ہو وہ قریب ہے (۴۷) اور توبہ میں تاخیر کرتے جاتے ہیں (۴۸) قبول توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں گزرا وہ ایسے لوگوں کے لئے نہیں ہے اللہ مالک ہے جو چاہے کرے ان کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے بخشے یا عذاب فرمائے اس کی مرضی (احمدی) (۴۹) اس سے معلوم ہوا کہ وقت موت کافر کی توبہ اور اس کا ایمان مقبول نہیں

لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا

حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی ف۵۰ اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے

بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ

کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو ف۵۱ مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں ف۵۲

وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ

اور ان سے اچھا برتاؤ کرو ف۵۳ پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں ف۵۴ تو قریب ہے کہ کوئی

تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ

چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے ف۵۵ اور اگر تم ایک بی بی

اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا

کے بدلے دوسری بدلنا چاہو ف۵۶ اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو ف۵۷ تو اس میں

فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾

سے کچھ واپس نہ لو ف۵۸ کیا اسے واپس لوگے جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے ف۵۹

وَ كَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ

اور کیونکر اسے واپس لوگے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ

اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۲۱﴾ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ

ہولیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں ف۶۰ اور باپ دادا کی منکوحہ سے

(۵۰) شان نزول زمانہ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنی اقرب کی بی بیوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو بے مہر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور خود مہر لے لیتے یا انہیں قید کر رکھتے کہ جو ورثہ انہوں نے پایا ہے وہ دے کر رہائی حاصل کریں یا مر جائیں تو یہ ان کے وارث ہو جائیں غرض وہ عورتیں بالکل ان کے ہاتھ میں مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی (۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ اس کے متعلق ہے جو اپنی بی بی سے نفرت رکھتا ہو اور اس لئے بدسلوکی کرتا ہو کہ عورت پریشان ہو کر مہر واپس کر دے یا چھوڑ دے اس کی اللہ تعالٰی نے ممانعت فرمائی۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ عورت کو طلاق دیتے پھر رجعت کرتے پھر طلاق دیتے اس طرح اس کو معلق رکھتے تھے کہ نہ وہ ان کے پاس آرام پا سکتی نہ دوسری جگہ ٹھکانہ کر سکتی اس کو منع فرمایا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ میت کے اولیاء کو خطاب ہے کہ وہ اپنے مورث کی بی بی کو نہ روکیں (۵۲) شوہر کی نافرمانی یا اس کی یا اس کے گھر والوں کی ایذا و بدزبانی یا حرام کاری ایسی کوئی حالت ہو تو خلع چاہنے میں مضائقہ نہیں (۵۳) کھلانے پہنانے میں بات چیت میں اور زوجیت کے امور میں (۵۴) بدخلقی یا صورت ناپسند ہونے کی وجہ سے تو صبر کرو اور جدائی مت چاہو (۵۵) ولد صالح وغیرہ (۵۶) یعنی ایک کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرنا (۵۷) اس آیت سے گراں مہر مقرر کرنے کے جواز پر دلیل لائی گئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بر سر منبر فرمایا عورتوں کے مہر گراں نہ کرو ایک عورت نے یہ آیت پڑھ کر کہا کہ اے ابن خطاب اللہ ہمیں دیتا ہے اور تم منع کرتے ہو اس پر امیر المومنین عمر رضی اللہ نے فرمایا اے عمر تجھ سے ہر شخص زیادہ سمجھ دار ہے جو چاہو مقرر کرو سبحان اللہ خلیفہ رسول کے شان انصاف اور نفس شریف کی پاکی رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى اِتِّبَاعَهٗ آمین (۵۸) کیونکہ جدائی تمہاری طرف سے ہے (۵۹) یہ اہل جاہلیت کے اس فعل کا رد ہے کہ جب انہیں کوئی دوسری عورت پسند آتی تو وہ اپنی بی بی پر تہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے واپس دے دے اس طریقہ کو اس آیت میں منع فرمایا اور جھوٹ اور گناہ بتایا (۶۰) وہ عہد اللہ تعالٰی کا یہ ارشاد ہے فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ مسئلہ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے

مِّنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَ

نکاح نہ کرو ف٦١ مگر جو ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی ف٦٢ اور غضب کا کام ہے اور

سَاۗءَ سَبِيْلًا ۝٢٢ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَ

بہت بری راہ ف٦٣ حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں ف٦٤ اور بیٹیاں ف٦٥ اور بہنیں اور

عَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ

پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں ف٦٦ اور تمہاری

الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَاۗىِٕكُمْ

مائیں جنھوں نے دودھ پلایا ف٦٧ اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں ف٦٨

وَرَبَاۗىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ

اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ف٦٩ ان بی بیوں سے جن سے تم صحبت

بِهِنَّ ۡ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَاۗىِٕلُ

کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں ف٧٠ اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیاں

اَبْنَاۗىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

ف٧١ اور دو بہنیں اکٹھی کرنا ف٧٢ مگر جو ہو گزرا

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٢٣

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(٦١) جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اس کی دوسری عورت کو بیٹا بیاہ لیتا تھا (٦٢) کیونکہ باپ کی بی بی بمنزلہ ماں کے ہے کہا گیا ہے نکاح سے وطی مراد ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ کی موطوءہ یعنی جس سے اس نے صحبت کی ہو خواہ نکاح کر کے یا بطریق زنا یا وہ باندی ہو اس کا وہ مالک ہو کر ان میں سے ہر صورت میں بیٹے کا اس سے نکاح حرام ہے (٦٣) اب اس کے بعد جس قدر عورتیں حرام ہیں ان کا بیان فرمایا جاتا ہے ان میں سات تو نسب سے حرام ہیں (٦٤) اور ہر عورت جس کی طرف باپ یا ماں کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں و نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں (٦٥) پوتیاں اور نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں (٦٦) یہ سب سگی ہوں یا سوتیلی ان کے بعد ان عورتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو سبب سے حرام ہیں (٦٧) دودھ کے رشتے شیر خواری کی مدت میں قلیل دودھ پیا جائے یا کثیر اس کے ساتھ حرمت متعلق ہوتی ہے شیر خواری کی مدت حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں شیر خواری کی مدت کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے رضاعت (شیر خواری) کو نسب کے قائم مقام کیا ہے اور دودھ پلانے والی کو شیر خوار کی ماں اور اس کی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا اسی طرح دودھ پلائی کا شوہر شیر خوار کا باپ اور اس کا باپ شیر خوار کا دادا اور اس کی بہن اس کی پھوپھی اور اس کا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ قبل شیر خواری کے پیدا ہوا یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں اور دودھ پلائی کی ماں شیر خوار کی نانی اور اس کی بہن اس کی خالہ اور اس شوہر سے اس کے جو بچے پیدا ہوں وہ شیر خوار کے رضاعی بھائی بہن اور اس شوہر کے علاوہ دوسرے شوہر سے جو ہوں وہ اس کے سوتیلے بھائی بہن اس میں اصل یہ حدیث ہے کہ رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اس لئے شیر خوار پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان کے نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں (٦٨) یہاں سے محرمات بالصہریہ کا بیان ہے وہ تین ذکر فرمائی گئیں (١) بیبیوں کی مائیں (٢) بیبیوں کی بیٹیاں اور (٣) بیٹوں کی بی بیاں، بیبیوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ وہ بیبیاں مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ (یعنی ان سے صحبت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو) (٦٩) گود میں ہونا غالب حال کا بیان ہے حرمت کے لئے شرط نہیں (٧٠) ان کی ماؤں سے طلاق یا موت وغیرہ کے ذریعہ سے قبل صحبت جدائی ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ نکاح جائز ہے (٧١) اس سے متبنیٰ نکل گئے ان کی عورتوں کے ساتھ

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ

اور حرام ہیں شوہردار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں ف۷۳ یہ اللہ کا

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

نوشتہ ہے تم پر اور ان ف۷۴ کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

قید لاتے ف۷۵ نہ پانی گراتے ف۷۶ تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ

تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا

رضامندی ہوجاوے تو اس میں گناہ نہیں ف۷۷ بے شک اللہ علم و حکمت والا

حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ

ہے اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں

الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ

نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں ف۷۸ اور

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ

اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ف۷۹

بقیہ صفحہ ۱۴۶ = نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بی بی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسبی کے حکم میں ہے اور پوتے پرپوتے بیٹوں میں داخل ہیں (۷۲) یہ بھی حرام ہے خواہ دونوں بہنوں سے نکاح کے ذریعہ جماع کیا جائے یا ملک یمین کے ذریعہ سے وطی میں اور حدیث شریف میں پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا بھی حرام فرمایا گیا اور ضابطہ یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کرنے سے دوسری اس کے لئے حلال نہ ہو جیسے کہ پھوپھی بھتیجی کہ اگر پھوپھی کو مرد فرض کیا جائے تو چچا ہوا بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کیا جائے تو بھتیجا ہوا پھوپھی اس پر حرام ہے حرمت دونوں طرف ہے اور اگر صرف ایک طرف سے ہو تو جمع حرام نہ ہوگی جیسے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے لئے باپ کی بی بی تو حرام رہتی ہے مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بی بی کو اگر مرد فرض کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگا اور کوئی رشتہ ہی نہ رہے گا۔ (۷۳) گرفتار ہو کر بغیر اپنے شوہروں کے وہ تمہارے لئے بعد استبراء حلال ہیں اگرچہ دار الحرب میں ان کے شوہر موجود ہوں کیونکہ تباین دارین کی وجہ سے ان کی شوہروں سے فرقت ہو چکی۔ شان نزول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ایک روز بہت سی قیدی عورتیں پائیں جن کے شوہر دار الحرب میں موجود تھے تو ہم نے ان سے قربت میں تامل کیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۷۴) محرمات مذکورہ (۷۵) نکاح سے یا ملک یمین سے اس آیت سے کئی مسئلے ثابت ہوئے مسئلہ نکاح میں مہر ضروری ہے مسئلہ اگر مہر معین نہ کیا ہو جب بھی واجب ہوتا ہے مسئلہ مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ جو چیزیں مال نہیں ہیں مسئلہ اتنا قلیل جس کو مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا حضرت جابر اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم ہیں اس سے کم نہیں ہو سکتا (۷۶) اس سے حرام کاری مراد ہے اور اس تعبیر میں تنبیہ ہے کہ زانی محض شہوت رانی کرتا اور مستی نکالتا ہے اور اس کا فعل غرض صحیح اور مقصد حسن سے خالی ہوتا ہے نہ اولاد حاصل کرنا نہ نسل و نسب محفوظ رکھنا نہ اپنے نفس کو حرام سے بچانا ان میں سے کوئی بات اس کو مد نظر نہیں ہوتی وہ اپنے نطفہ و مال کو ضائع کر کے دین و دنیا کے خسارہ میں گرفتار ہوتا ہے (۷۷) خواہ عورت مہر مقرر شدہ سے کم کر دے یا بالکل بخش دے یا مرد مقدار مہر کی اور زیادہ کر دے (۷۸) یعنی مسلمانوں کی ایماندار کنیزیں کیونکہ نکاح اپنی کنیز سے نہیں ہوتا وہ بغیر نکاح ہی مولیٰ کے لئے حلال ہے معنی یہ

بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ وَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ

ان کے مالکوں کی اجازت سے ف۸۰ اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو ف۸۱ قید میں

غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ

آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی ف۸۲ جب وہ قید میں آجائیں ف۸۳

اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ

پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر

الۡعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا

ہے ف۸۴ یہ ف۸۵ اس کے لیے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لیے

خَيۡرٌ لَّـكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَـكُمۡ وَ

بہتر ہے ف۸۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لیے بیان کردے

يَهۡدِيَكُمۡ سُنَنَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَيَتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ

اور تمہیں اگلوں کی روشیں بتادے ف۸۷ اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ

عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ وَيُرِيۡدُ الَّذِيۡنَ

علم و حکمت والا ہے اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے مزوں کے پیچھے پڑے

يَتَّبِعُوۡنَ الشَّهَوٰتِ اَنۡ تَمِيۡلُوۡا مَيۡلًا عَظِيۡمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ

ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہو جاؤ ف۸۸ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر

ع ۴

بقیہ صفحہ ۱۴۷ = ہیں کہ جو شخص حرہ مومنہ سے نکاح کی مقدرت و وسعت نہ رکھتا ہو وہ ایماندار کنیز سے نکاح کرے یہ بات عار کی نہیں ہے۔ مسئلہ جو شخص حرہ سے نکاح کی وسعت رکھتا ہو اس کو بھی مسلمان باندی سے نکاح کرنا جائز ہے یہ مسئلہ اس آیت میں تو نہیں ہے مگر اوپر کی آیت وَاُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ سے ثابت ہے مسئلہ ایسے ہی کتابیہ باندی سے بھی نکاح جائز ہے اور مومنہ کے ساتھ افضل و مستحب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوا (۷۹) یہ کوئی عار کی بات نہیں فضیلت ایمان سے ہے اسی کو کافی سمجھو (۸۰) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ باندی کو اپنے مولیٰ کی اجازت بغیر نکاح کا حق نہیں اسی طرح غلام کو (۸۱) اگرچہ مالک ان کے مہر کے مولیٰ ہیں لیکن باندیوں کو دینا مولیٰ ہی کو دینا ہے کیونکہ خود وہ اور جو کچھ ان کے قبضہ میں ہو سب مولیٰ کی ملک ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے مالکوں کی اجازت سے مہر انہیں دو (۸۲) یعنی علانیہ و خفیہ کسی طرح بدکاری نہیں کرتیں (۸۳) اور شوہر دار ہو جائیں (۸۴) جو شوہر دار نہ ہوں یعنی پچاس تازیانے کیونکہ حرہ کے لئے سو تازیانہ ہیں اور باندیوں کو رجم نہیں کیا جاتا کیونکہ رجم قابل تنصیف نہیں ہے (۸۵) باندی سے نکاح کرنا (۸۶) باندی کے ساتھ نکاح کرنے سے کیونکہ اس سے اولاد مملوک پیدا ہوگی (۸۷) انبیاء و صالحین کی (۸۸) اور حرام میں مبتلا ہو کر انہیں کی طرح ہو جاؤ

يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ﴿۲۸﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

تخفیف کرے ف۸۹ اور آدمی کمزور بنایا گیا ف۹۰ اے ایمان والو آپس میں ایک

لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ

دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ ف۹۱ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی

تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ

رضامندی کا ہو ف۹۲ اور اپنی جانیں قتل نہ کرو ف۹۳ بے شک اللہ تم پر مہربان

رَحِيمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ

ہے اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کریں

نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿۳۰﴾ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا

گے اور یہ اللہ کو آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن

تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ﴿۳۱﴾

کی تمہیں ممانعت ہے ف۹۴ تو تمہارے اور گناہ ف۹۵ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ

گے اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ف۹۶ مردوں کے لیے

نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ

ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ف۹۷

(۸۹) اور اپنے فضل سے احکام سہل کرے (۹۰) اس کو عورتوں سے اور شہوات سے صبر دشوار ہے حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں بھلائی نہیں اور ان کی طرف سے صبر بھی نہیں ہو سکتا نیکوں پر وہ غالب آتی ہیں بد ان پر غالب آجاتے ہیں (۹۱) چوری خیانت غصب جوا۔ سود جتنے حرام طریقے ہیں سب ناحق ہیں سب کی ممانعت ہے (۹۲) وہ تمہارے لئے حلال ہے (۹۳) ایسے افعال اختیار کرکے جو دنیا یا آخرت میں ہلاکت کا باعث ہوں اس میں مسلمانوں کو قتل کرنا بھی آگیا اور مومن کا قتل خود اپنا ہی قتل ہے کیونکہ تمام مومن نفس واحد کی طرح ہیں مسئلہ اس آیت سے خودکشی کی حرمت بھی ثابت ہوئی اور نفس کا اتباع کرکے حرام میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے (۹۴) اور جن پر وعید آئی یعنی وعدہ عذاب دیا گیا مثل قتل زنا چوری وغیرہ کے (۹۵) صغائر مسئلہ کفر و شرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ اللہ کی مشیت میں ہیں چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے (۹۶) خواہ دنیا کی جہت سے یا دین کی کہ آپس میں حسد و بغض نہ پیدا ہو حسد نہایت بری صفت ہے حسد والا دوسرے کو اچھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لئے اس کی خواہش کرتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی اس نعمت سے محروم ہو جائے۔ یہ ممنوع ہے بندے کو چاہئے کہ اللہ کی تقدیر پر راضی رہے اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت و غنا کی یا دینی مناصب و مدارج کی یہ اس کی حکمت ہے شان نزول جب آیت میراث میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ نازل ہوا اور میت کے ترکہ میں مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا گیا تو مردوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آخرت میں نیکیوں کا ثواب بھی ہمیں عورتوں سے دونا ملے گا اور عورتوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو جو فضل دیا وہ عین حکمت ہے بندے کو چاہئے کہ وہ اس کی قضا پر راضی رہے (۹۷) ہر ایک کو اس کے اعمال کی جزا۔ شان نزول ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم بھی اگر مرد ہوتے تو جہاد کرتے اور مردوں کی طرح جان فدا کرنے کا ثواب عظیم پاتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ مرد جہاد سے ثواب حاصل کر سکتے ہیں تو عورتیں شوہروں کی اطاعت اور پاکدامنی سے ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔

وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۳۲﴾

اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ

اور ہم نے سب کے لیے مال کے مستحق بنا دیے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے اور

الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا ف۹۸ انہیں ان کا حصہ دو بے شک ہر چیز

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۳۳﴾ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا

اللہ کے سامنے ہے مرد افسر ہیں عورتوں پر ف۹۹ اس

فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ

لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ف۱۰۰ اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ

مال خرچ کیے ف۱۰۱ تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں ف۱۰۲ جس طرح اللہ

تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ

نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو ف۱۰۳ تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ

وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ

اور انہیں مارو ف۱۰۴ پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک

(۹۸) اس سے عقد موالات مراد ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مجہول النسب شخص دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہو گا اور میں کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہو گی دوسرا کہے میں نے قبول کیا اس صورت میں یہ عقد صحیح ہو جاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور دیت بھی اس پر آجاتی ہے اور دوسرا بھی اسی کی طرح سے مجہول النسب ہو اور ایسا ہی کہے اور یہ بھی قبول کرلے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وارث اور اس کی دیت کا ذمہ دار ہو گا یہ عقد ثابت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں (۹۹) تو عورتوں کو ان کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب و حفاظت کی سرانجام دہی کریں شان نزول حضرت سعد بن ربیع نے اپنی بی بی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا ان کے والد انہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے شوہر کی شکایت کی اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۰۰) یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل و دانائی اور جہاد اور نبوت و خلافت و امامت و اذان و خطبہ و جماعت و جمعہ و تکبیر و تشریق اور حدود و قصاص کی شہادت کے اور ورثہ میں دونے حصے اور تعصیب اور نکاح و طلاق کے مالک ہونے اور نسبوں کے ان کی طرف نسبت کیے جانے اور نماز و روزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ کہ ان کے لیے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز و روزہ کے قابل نہ ہوں اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی (۱۰۱) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں (۱۰۲) اپنی عفت اور شوہروں کے گھر مال اور ان کے راز کی (۱۰۳) انہیں شوہر کی نافرمانی اور اس کی اطاعت نہ کرنے اور اس کے حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے نتائج سمجھاؤ جو دنیا و آخرت میں پیش آتے ہیں اور اللہ کے عذاب کا خوف دلاؤ اور بتاؤ کہ ہمارا تم پر شرعاً حق ہے اور ہماری اطاعت تم پر فرض ہے اگر اس پر بھی نہ مانیں (۱۰۴) ضرب غیر شدید

اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا

اللہ بلند بڑا ہے ف۱۰۵ اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو ف۱۰۶ تو ایک پنچ

حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَاۤ اِصْلَاحًا

مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے ف۱۰۷ یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے

يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾ وَ اعْبُدُوا

تو اللہ ان میں میل کر دے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے ف۱۰۸ اور اللہ کی بندگی

اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي

کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ ف۱۰۹ اور ماں باپ سے بھلائی کرو ف۱۱۰ اور رشتہ

الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ

داروں ف۱۱۱ اور یتیموں اور محتاجوں ف۱۱۲ اور پاس کے ہمسائے اور دور کے

الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ

ہمسائے ف۱۱۳ اور کروٹ کے ساتھی ف۱۱۴ اور راہ گیر ف۱۱۵ اور اپنی باندی

اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿٣٦﴾ الَّذِيْنَ

غلام سے ف۱۱۶ بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا ف۱۱۷ جو آپ

يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ

بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں ف۱۱۸ اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے

(۱۰۵) اور تم گناہ کرتے ہو پھر بھی وہ تمہاری دعا قبول فرماتا ہے تو تمہاری زیر دست عورتیں اگر قصور کرنے کے بعد معافی چاہیں تو تمہیں بطریق اولیٰ معاف کرنا چاہیے اور اللہ کی قدرت و برتری کا لحاظ رکھ کر ظلم سے مجتنب رہنا چاہیے (۱۰۶) اور تم دیکھو کہ سمجھانا علیحدہ سونا۔ مارنا کچھ بھی کار آمد نہ ہوا اور دونوں کی نااتفاقی رفع نہ ہوئی (۱۰۷) کیونکہ اقارب اپنے رشتہ داروں کے خانگی حالات سے واقف ہوتے ہیں اور زوجین کے درمیان موافقت کی خواہش بھی رکھتے ہیں اور فریقین کو ان پر اطمینان بھی ہوتا ہے اور ان سے اپنے دل کی بات کہنے میں تامل بھی نہیں ہوتا ہے (۱۰۸) جانتا ہے کہ زوجین میں ظالم کون ہے مسئلہ پنچوں کو زوجین میں تفریق کر دینے کا اختیار نہیں (۱۰۹) نہ جاندار کو نہ بے جان کو نہ اس کی ربوبیت میں نہ اس کی عبادت میں (۱۱۰) ادب و تعظیم کے ساتھ اور ان کی خدمت میں مستعد رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں کمی نہ کرو۔ مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو حضرت ابوہریرہ نے عرض کیا کس کی یا رسول اللہ فرمایا جس نے بوڑھے ماں باپ پائے یا ان میں سے ایک کو پایا اور جنتی نہ ہو گیا (۱۱۱) حدیث شریف میں ہے رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک کرنے والوں کی عمر دراز اور رزق وسیع ہوتا ہے (بخاری و مسلم) (۱۱۲) حدیث سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی سرپرستی کرنے والا ایسے قریب ہوں گے جیسے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی (بخاری شریف) حدیث سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور مسکین کی امداد و خبر گیری کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کے مثل ہے (۱۱۳) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایوں کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کرتے رہے اس حد تک کہ گمان ہوتا تھا کہ ان کو وارث قرار دیں (بخاری و مسلم) (۱۱۴) یعنی بی بی یا جو صحبت میں رہے یا رفیق سفر ہو یا ساتھ پڑھے یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے (۱۱۵) اور مسافر و مہمان حدیث جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھے اسے چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے (بخاری و مسلم) (۱۱۶) کہ انہیں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو اور سخت کلامی نہ کرو اور کھانا کپڑا بقدر ضرورت دو حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بد خلق داخل نہ ہو گا (ترمذی) (۱۱۷) متکبر خود بین جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل سمجھے (۱۱۸) بخل یہ ہے کہ خود کھائے دوسرے کو نہ دے شح یہ ہے کہ نہ کھائے نہ کھلائے سخا یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے جود یہ ہے کہ آپ نہ کھائے دوسرے کو کھلائے شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرنے میں بخل کرتے اور

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۳۷﴾ وَ

دیا ہے اُسے چھپاتے ہیں ف۱۱۹ اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور

الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں ف۱۲۰ اور ایمان نہیں لاتے اللہ

وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ﴿۳۸﴾

اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا ف۱۲۱ تو کتنا برا مصاحب ہے

وَ مَا ذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا

اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر اور اللہ کے دیے میں

رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ

سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ف۱۲۲ اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَ یُؤْتِ مِنْ

فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا

لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ

ثواب دیتا ہے تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں

وقف النبی علیہ السلام

وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا ﴿ؕ۴۱﴾ یَوْمَىٕذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ

ف۱۲۳ اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں ف۱۲۴ اس دن تمنا کریں گے

چھپاتے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علم کو چھپانا مذموم ہے (۱۱۹) حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کو پسند ہے کہ بندے پر اس کی نعمت ظاہر ہو مسئلہ اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لئے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے (۱۲۰) بخل کے بعد صرف بے جا کی برائی بیان فرمائی کہ جو لوگ محض نمود و نمائش اور نام آوری کے لئے خرچ کرتے ہیں اور رضائے الٰہی انہیں مقصود نہیں ہوتی جیسے کہ مشرکین و منافقین یہ بھی انہیں کے حکم میں ہیں جن کا حکم اوپر گزر گیا (۱۲۱) دنیا و آخرت میں دنیا میں تو اس طرح کہ وہ شیطانی کام کر کے اس کو خوش کرتا رہا اور آخرت میں اس طرح کہ ہر کافر ایک شیطان کے ساتھ آتشی زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا (خازن) (۱۲۲) اس میں سراسر ان کا نفع ہی تھا (۱۲۳) اس نبی کو اور وہ اپنی امت کے ایمان و کفر و نفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں کیونکہ انبیاء اپنی امتوں کے افعال سے باخبر ہوتے ہیں (۱۲۴) کہ تم نبی الانبیاء ہو اور سارا عالم تمہاری امت

كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ

وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کردی جائے اور کوئی بات

اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ

اللہ سے نہ چھپا سکیں گے ف۱۲۵ اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس

سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ

نہ جاؤ ف۱۲۶ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر

سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

مسافری میں ف۱۲۷ اور اگر تم بیمار ہو ف۱۲۸ یا سفر میں

اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ

یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو ف۱۲۹ یا تم نے عورتوں کو چھوا ف۱۳۰ اور

تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ

پانی نہ پایا ف۱۳۱ تو پاک مٹی سے تیمم کرو ف۱۳۲ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو ف۱۳۳

وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا

اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ

جن کو کتاب سے ایک حصہ ملا ف۱۳۴ گمراہی مول لیتے ہیں ف۱۳۵ اور چاہتے ہیں ف۱۳۶

(۱۲۵) کیونکہ جب وہ اپنی خطا سے مکریں گے اور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے خطا نہ کی تھی تو ان کے مونھوں پر مہر لگادی جائے گی اور ان کے اعضاء و جوارح کو گویائی دی جائے گی وہ ان کے خلاف شہادت دیں گے (۱۲۶) شان نزول حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے ایک جماعت صحابہ کی دعوت کی اس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی بعضوں نے پی کیونکہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی پھر مغرب کی نماز پڑھی امام نشہ میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَاَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ " پڑھ گئے اور دونوں جگہ لا ترک کر دیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنی فاسد ہو گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمادیا گیا تو مسلمانوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کردی اس کے بعد شراب بالکل حرام کر دی گئی مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمہ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لئے کہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ میں دونوں جگہ لا کا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں حضور نے اس پر کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں ان کو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب فرمایا گیا (۱۲۷) جبکہ پانی نہ پاؤ تیمم کرلو (۱۲۸) اور پانی کا استعمال ضرر کرتا ہو (۱۲۹) یہ کنایہ ہے بے وضو ہونے سے (۱۳۰) یعنی جماع کیا (۱۳۱) اس کے استعمال پر قادر نہ ہونے خواہ پانی موجود نہ ہونے کے باعث یا دور ہونے کے سبب یا اس کے حاصل کرنے کا آلہ نہ ہونے کے سبب یا سانپ، درندہ، دشمن وغیرہ کوئی مانع ہونے کے باعث (۱۳۲) یہ حکم مریضوں، مسافروں جنابت اور حدث والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں (مدارک) مسئلہ حیض ونفاس سے طہارت کے لئے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے (۱۳۳) طریقہ تیمم، تیمم کرنے والا دل سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے تیمم میں نیت بالا جماع شرط ہے کیونکہ وہ نص سے ثابت ہے جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد ریتا پتھر ان سب پر تیمم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو لیکن پاک ہونا ان چیزوں کا شرط ہے تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرہ پر پھیر لیں دوسری مرتبہ ہاتھوں پر مسئلہ پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہوتا ہے اسی طرح تیمم سے حتی کہ ایک تیمم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جاسکتے ہیں مسئلہ تیمم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنے والے کی اقتدا صحیح ہے۔ شان نزول غزوہ بنی المصطلق میں جب لشکر اسلام شب کو ایک بیابان میں اترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا وہاں ام المؤمنین حضرت

اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو ف۱۳۷ اور اللہ کافی ہے

وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ

والی ف۱۳۸ اور اللہ کافی ہے مددگار کچھ یہودی کلاموں کو

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ

ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں ف۱۳۹ اور ف۱۴۰ کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور ف۱۴۱ سنیے

غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ

آپ سنائے نہ جائیں ف۱۴۲ اور راعنا کہتے ہیں ف۱۴۳ زبانیں پھیر کر ف۱۴۴ اور دین میں طعنہ کے لیے ف۱۴۵ اور اگر

اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا

وہ ف۱۴۶ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بھلائی اور

لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا

راستی میں زیادہ ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر

قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا

تھوڑا ف۱۴۷ اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب ف۱۴۸

لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى

کی تصدیق فرماتا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو ف۱۴۹ تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی طرف

بقیہ صفحہ ۱۵۳ = عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا اس کی تلاش کے لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اقامت فرمائی صبح ہوئی تو پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابو بکر یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے یعنی تمہاری برکت سے مسلمانوں کو بہت آسانیاں ہوئیں اور بہت فوائد پہنچے پھر اونٹ اٹھایا گیا تو اس کے نیچے ہار ملا۔ ہار گم ہونے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بتانے میں بہت حکمتیں ہیں حضرت صدیقہ کے ہار کی وجہ سے قیام ان کی فضیلت و منزلت کا مشعر ہے صحابہ کا جستجو فرمانا اس میں ہدایت ہے کہ حضور کے ازواج کی خدمت مومنین کی سعادت ہے اور پھر حکم تیمم ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی ازواج کی خدمت کا ایسا صلہ ہے جس سے قیامت تک مسلمان منتفع ہوتے رہیں گے سبحان اللہ (۱۳۴) وہ یہ کہ توریت سے انہوں نے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو پہچانا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اس میں بیان تھا اس حصہ سے وہ محروم رہے اور آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے شان نزول یہ آیت رفاعہ بن زید اور مالک بن دخشم یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ دونوں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے تو زبان ٹیڑھی کر کے بولتے (۱۳۵) حضور کی نبوت کا انکار کر کے (۱۳۶) اے مسلمانو (۱۳۷) اور اس نے تمہیں بھی ان کی عداوت پر خبردار کر دیا تو چاہیے کہ ان سے بچتے رہو (۱۳۸) اور جس کا کارساز اللہ ہو اسے کیا اندیشہ (۱۳۹) جو توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں فرمائے (۱۴۰) جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کچھ حکم فرماتے ہیں تو (۱۴۱) کہتے ہیں (۱۴۲) یہ کلمہ ذوجہتین ہے مدح و ذم کے دونوں پہلو رکھتا ہے مدح کا پہلو تو یہ ہے کہ کوئی ناگوار بات آپ کے سننے میں نہ آئے اور ذم کا پہلو یہ کہ آپ کو سننا نصیب نہ ہو (۱۴۳) باوجودیکہ اس کلمہ کے ساتھ خطاب کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ یہ ان کی زبان میں خراب معنی رکھتا ہے (۱۴۴) حق سے باطل کی طرف (۱۴۵) کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتے تھے کہ ہم حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اس کو جان لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کے خبث ضمائر کو ظاہر فرما دیا (۱۴۶) بجائے ان کلمات کے اہل ادب کے طریقہ پر (۱۴۷) اتنا کہ اللہ نے انہیں پیدا کیا اور روزی دی اور اس قدر کافی نہیں جب تک کہ تمام ایمانیات کو نہ مانیں اور سب کی تصدیق نہ کریں (۱۴۸) توریت (۱۴۹) آنکھ ناک کان ابرو وغیرہ نقشہ مٹا کر

أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ

یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر ف۱۵۰ اور خدا کا

مَفْعُولًا ﴿۴۷﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ

حکم ہو کر رہے بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے

ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْمًا

معاف فرما دیتا ہے ف۱۵۱ اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان

عَظِيمًا ﴿۴۸﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّي

باندھا کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں ف۱۵۲ بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا

مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿۴۹﴾ أُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى

کرے اور ان پر ظلم نہ ہوگا دانہ خرما کے ڈورے برابر ف۱۵۳ دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں

اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖ إِثْمًا مُّبِينًا ﴿۵۰﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا

اور یہ کافی ہے صریح گناہ کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا ف۱۵۴

نَصِيبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَ

ایک حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر اور

يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هٰٓؤُلَآءِ أَهْدٰى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا

کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ پر

(۱۵۰) ان دونوں باتوں میں سے ایک ضرور لازم ہے اور لعنت تو ان پر ایسی پڑی کہ دنیا انہیں ملعون کہتی ہے یہاں مفسرین کے چند اقوال ہیں بعض اس وعید کا وقوع دنیا میں بتاتے ہیں بعض آخرت میں بعض کہتے ہیں کہ لعنت ہو چکی اور وعید واقع ہو گئی بعض کہتے ہیں ابھی انتظار ہے بعض کا قول ہے کہ یہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہود میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہود ایمان لے آئے اس لئے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اٹھ گئی حضرت عبداللہ بن سلام جو اعظم علمائے یہود سے ہیں انہوں نے ملک شام سے واپس آتے ہوئے راہ میں یہ آیت سنی اور اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اسلام لا کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نہیں خیال کرتا تھا کہ میں اپنا منہ پیٹھ کی طرف پھر جانے سے پہلے اور چہرہ کا نقشہ مٹ جانے سے قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکوں گا یعنی اس خوف سے انہوں نے ایمان لانے میں جلدی کی کیونکہ توریت شریف سے انہیں آپ کے رسول برحق ہونے کا یقینی علم تھا اسی خوف سے حضرت کعب احبار جو علماء یہود میں بڑی منزلت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سن کر مسلمان ہو گئے (۱۵۱) معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اس کی بخشش نہیں اس کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہے، اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار مرتکب کبائر ہو اور بے توبہ بھی مر جائے تو اس کے لئے خلود نہیں اس کی مغفرت اللہ کی مشیت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے اس آیت میں یہود کو ایمان کی ترغیب ہے اور اس پر بھی دلالت ہے کہ یہود پر عرف شرع میں مشرک کا اطلاق درست ہے (۱۵۲) یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اس کا پیارا بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کے سوا کوئی جنت میں نہ داخل ہوگا اس آیت میں بتا دیا گیا کہ انسان کا دینداری اور صلاح و تقویٰ اور قرب و مقبولیت کا مدعی ہونا اور اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا کام نہیں آتا (۱۵۳) یعنی بالکل ظلم نہ ہوگا وہی سزا دی جائے گی جس کے وہ مستحق ہیں (۱۵۴) اپنے آپ کو بے گناہ اور مقبول بارگاہ بتا کر

سَبِيلًا ﴿۵۱﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ

ہیں یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز

فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿۵۲﴾ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا

اس کا کوئی یار نہ پائے گا ف۱۵۵ کیا ملک میں ان کا کچھ حصہ ہے ف۱۵۶ ایسا ہو تو

لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿۵۳﴾ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا

لوگوں کو تل بھر نہ دیں یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں ف۱۵۷ اس پر جو

آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ

اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۱۵۸ تو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور

الْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَ

حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا ف۱۵۹ تو ان میں کوئی اس پر ایمان لایا ف۱۶۰ اور

مِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ﴿۵۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ

کسی نے اس سے منہ پھیرا ف۱۶۱ اور دوزخ کافی ہے بھڑکتی آگ ف۱۶۲ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار

كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم

کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی

بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ غالب

(۱۵۵) شان نزول یہ آیت کعب بن اشرف وغیرہ علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمعیت لے کر قریش سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے قریش نے ان سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اس لئے تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہو تو ہمارے بتوں کو سجدہ کرو تو انہوں نے شیطان کی اطاعت کر کے بتوں کو سجدہ کیا پھر ابو سفیان نے کہا کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن اشرف نے کہا تمہیں ٹھیک راہ پر ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے حضور کی عداوت میں مشرکین کے بتوں تک کو پوجا (۱۵۶) یہود کہتے تھے کہ ہم ملک و نبوت کے زیادہ حقدار ہیں تو ہم کیسے عربوں کا اتباع کریں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کو جھٹلا دیا کہ ان کا ملک میں حصہ ہی کیا ہے اور اگر بالفرض کچھ ہوتا تو ان کا بخل اس درجہ کا ہے کہ (۱۵۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان سے (۱۵۸) نبوت و نصرت و غلبہ و عزت وغیرہ نعمتیں (۱۵۹) جیسا کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو تو پھر اگر اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم کیا تو اس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو۔ (۱۶۰) جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (۱۶۱) اور ایمان سے محروم رہا (۱۶۲) اس کے لئے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ

باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کے

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ

لیے وہاں ستھری بی بیاں ہیں ف۱۶۳ اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا ف۱۶۴ بے شک

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو ف۱۶۵ اور یہ کہ جب تم لوگوں میں

النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ

فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو ف۱۶۶ بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بے شک

اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ

اللہ سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ

اور حکم مانو رسول کا ف۱۶۷ اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں ف۱۶۸ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا

شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر

(۱۶۳) جو ہر نجاست و گندگی اور قابل نفرت چیز سے پاک ہیں (۱۶۴) یعنی سایہ جنت جس کی راحت و آسائش رسائی فہم و احاطہ بیان سے بالاتر ہے (۱۶۵) اصحاب امانات اور حکام کو امانتیں دیانت داری کے ساتھ حق دار کو ادا کرنے اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا بعض مفسرین کا قول ہے کہ فرائض بھی اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں ان کی ادا بھی اس حکم میں داخل ہے (۱۶۶) فریقین میں سے اصلا کسی کی رعایت نہ ہو علماء نے فرمایا کہ حاکم کو چاہیے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے (۱) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے دوسرے کو بھی دے (۲) نشست دونوں کو ایک سی دے (۳) دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے (۴) کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے (۵) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے حدیث شریف میں ہے انصاف کرنے والوں کو قرب الٰہی میں نوری منبر عطا ہوں گے شان نزول بعض مفسرین نے اس کی شان نزول میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ خادم کعبہ سے کعبہ معظمہ کی کلید لے لی۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے وہ کلید انہیں واپس دی اور فرمایا کہ اب یہ کلید ہمیشہ تمہاری نسل میں رہے گی اس پر عثمان بن طلحہ حجبی اسلام لائے اگرچہ یہ واقعہ تھوڑے تھوڑے تغیرات کے ساتھ بہت سے محدثین نے ذکر کیا ہے مگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ قابل وثوق نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ابن عبد اللہ اور ابن مندہ اور ابن اثیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن طلحہ ۸ھ میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو چکے تھے اور انہوں نے فتح مکہ کے روز کنجی خود اپنی خوشی سے پیش کی تھی بخاری اور مسلم کی حدیثوں سے یہی مستفاد ہوتا ہے (۱۶۷) کہ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی (۱۶۸) اسی حدیث میں حضور فرماتے ہیں جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم امراء و حکام کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں

ع ٩ ٥

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٥٩﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

ایمان رکھتے ہو ف۱۶۹ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے انہیں نہ

الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ

پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو

اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿٦٠﴾

تو حکم یہ تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکادے ف۱۷۰

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ

اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم

الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾ ع فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ

دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہوگی جب ان پر کوئی

مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ڰ بِاللّٰهِ

افتاد پڑے ف۱۷۱ بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۷۲ پھر اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم

اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا

کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل ہی تھا ف۱۷۳ ان کے دلوں کی تو بات اللہ جانتا ہے

(۱۶۹) اس آیت سے معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن سے ثابت ہوں ایک وہ جو ظاہر حدیث سے ایک وہ جو قرآن وحدیث کی طرف بطریق قیاس رجوع کرنے سے اولی الامر میں امام امیر بادشاہ حاکم قاضی سب داخل ہیں خلافت کاملہ تو زمانہ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی تھی اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی، کیونکہ امام کے لئے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات میں معدوم ہے لیکن سلطنت و امارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اس لئے ہم پر ان کی اطاعت بھی لازم ہے (۱۷۰) شان نزول بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی نے کہا چلو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طے کرالیں منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لئے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خوار ہے اس لئے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو پنچ تسلیم نہ کیا ناچار منافق کو فیصلہ کے لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آنا پڑا حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم طے فرما چکے لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اس کو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے (۱۷۱) جس سے بھاگنے بچنے کی کوئی راہ نہ ہو جیسی کہ بشر منافق پر پڑی کہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا (۱۷۲) کفر و نفاق اور معاصی جیسا کہ بشر منافق نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے اعراض کر کے کیا (۱۷۳) اور وہ عذر و ندامت کچھ کام نہ دے جیسا کہ بشر منافق کے مارے جانے کے بعد اس کے اولیاء اس کے خون کا بدلہ طلب کرنے آئے اور بے جا عذر تیں کرنے اور باتیں بنانے لگے اللہ تعالیٰ نے اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں دلایا کیونکہ وہ کشتنی ہی تھا۔

فِیْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ

تو تم ان سے چشم پوشی کرو اور انہیں سمجھا دو اور ان کے معاملہ میں اُن سے رسا

قَوْلًۢا بَلِیْغًا ﴿۶۳﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

بات کہو ف۱۷۴ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ

کی جائے ف۱۷۵ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۱۷۶ تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے

لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا

معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں ف۱۷۷ تو اے محبوب تمہارے

یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ

رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس

اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾ وَ لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا

سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں ف۱۷۸ اور اگر ہم ان پر فرض کرتے

عَلَیْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا

کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ ف۱۷۹ تو ان میں تھوڑے

قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ

ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی ہے ف۱۸۰ تو اس میں ان

(۱۷۴) جو ان کے دل میں اثر کر جائے (۱۷۵) جبکہ رسول کا بھیجنا ہی اس لئے ہے کہ وہ مطاع بنائے جائیں اور ان کی اطاعت فرض ہو تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہو اس نے رسالت کو تسلیم نہ کیا وہ کافر واجب القتل ہے (۱۷۶) معصیت و نافرمانی کر کے (۱۷۷) اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار برآری کا ذریعہ ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی اس سے چند مسائل معلوم ہوئے مسئلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لئے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے مسئلہ قبر پر حاجت کے لئے جانا بھی جَآءُوْكَ میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے مسئلہ بعد وفات مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے مسئلہ مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے (۱۷۸) معنی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدق دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہو سکتے سبحان اللہ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان معلوم ہوتی ہے شان نزول پہاڑ سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں آب رسانی کرتے ہیں اس میں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا حضور نے فرمایا اے زبیر تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو یہ انصاری کو گراں گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ باوجودیکہ فیصلہ میں حضرت زبیر کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کر کے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۷۹) جیسا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے اور توبہ کے لئے اپنے آپ کو قتل کا حکم دیا تھا شان نزول ثابت بن قیس بن شماس سے ایک یہودی نے کہا کہ اللہ نے ہم پر اپنا قتل اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا تھا ہم اس کو بجا لائے ثابت نے فرمایا کہ اگر اللہ ہم پر فرض کرتا تو ہم بھی ضرور بجا لاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۸۰) یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کی فرماں برداری کی

وَّ اَشَدَّ تَثْبِیْتًا ﴿۶۶﴾ وَّ اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۶۷﴾

کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے

وَّ لَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۶۸﴾ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ

اور ضرور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے اُن کا

فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ

ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء ف۱۸۱ اور

الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا ﴿۶۹﴾

صدیق ف۱۸۲ اور شہید ف۱۸۳ اور نیک لوگ ف۱۸۴ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ﴿۷۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا اے ایمان والو

اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ﴿۷۱﴾ وَ اِنَّ

ہوشیاری سے کام لو ف۱۸۵ پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو اور تم میں

مِنْكُمْ لَمَنْ لَّیُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ

کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائے گا ف۱۸۶ پھر اگر تم پر کوئی افتاد پڑے تو کہے خدا کا مجھ پر احسان

اللّٰهُ عَلَیَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِیْدًا ﴿۷۲﴾ وَ لَىٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ

تھا کہ میں اُن کے ساتھ حاضر نہ تھا اور اگر تمہیں اللہ کا فضل

(۱۸۱) تو انبیاء کے مخلص فرمانبردار جنت میں ان کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہوں گے (۱۸۲) صدیق انبیاء کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابو بکر صدیق (۱۸۳) جنہوں نے راہ خدا میں جانیں دیں (۱۸۴) وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللہ دونوں ادا کریں اور ان کے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں شان نزول حضرت ثوبان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا حضور نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پا سکوں گا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرق منازل کے فرماں برداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا (۱۸۵) دشمن کی گھات سے بچو اور اسے اپنے اوپر موقع نہ دو ایک قول یہ بھی ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی تدبیریں جائز ہیں (۱۸۶) یعنی منافقین

مِّنَ اللّٰهِ لَیَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهٗ مَوَدَّةٌ یّٰلَیْتَنِیْ

ملے ف۱۸۷ تو ضرور کہے ف۱۸۸ گویا تم میں اس میں کوئی دوستی نہ تھی اے کاش

كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا(۷۳) فَلْیُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

میں ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے

الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِؕ وَ مَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ

جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں اور جو اللہ کی راہ

سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلْ اَوْ یَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا(۷۴)

میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ

اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں ف۱۸۹ اور کمزور مردوں

الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا

اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَاۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے

وَلِیًّاۚۙ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًاؕ(۷۵) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ

دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں ف۱۹۰

(۱۸۷) تمہاری فتح ہو اور غنیمت ہاتھ آئے (۱۸۸) وہی جس کے مقولہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ۔ (۱۸۹) یعنی جہاد فرض ہے اور اس کے ترک کا تمہارے پاس کوئی عذر نہیں (۱۹۰) اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی تاکہ وہ ان کمزور مسلمانوں کو کفار کے پنجہ ظلم سے چھڑائیں جنہیں مکہ مکرمہ میں مشرکین نے قید کر لیا تھا اور طرح طرح کی ایذائیں دے رہے تھے اور ان کی عورتوں اور بچوں تک بے رحمانہ مظالم کرتے تھے اور وہ لوگ ان کے ہاتھوں میں مجبور تھے اس حالت میں وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی خلاصی اور مدد الٰہی کی دعائیں کرتے تھے یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ولی و ناصر کیا اور انہیں مشرکین کے ہاتھوں سے چھڑایا اور مکہ مکرمہ فتح کر کے ان کی زبردست مدد فرمائی

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ

اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا ﴿۷۶﴾

تو شیطان کے دوستوں سے ف۱۹۱ لڑو بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے ف۱۹۲

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَیْدِیَكُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو ف۱۹۳ اور نماز قائم رکھو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ

اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا ف۱۹۴ تو ان میں بعضے

یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا

لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد ف۱۹۵ اور بولے

لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ؕ قُلْ

اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ف۱۹۶ تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا تم

مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

فرما دو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے ف۱۹۷ اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی اور تم پر تاگے برابر

فَتِیْلًا ﴿۷۷﴾ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ

ظلم نہ ہوگا ف۱۹۸ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آ لے گی ف۱۹۹ اگرچہ مضبوط قلعوں

(۱۹۱) اعلاءِ دین اور رضائے الٰہی کے لئے (۱۹۲) یعنی کافروں کا اور وہ اللہ کی مدد کے مقابلہ میں کیا چیز ہے (۱۹۳) قتال سے۔ شانِ نزول مشرکین مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے ہجرت سے قبل اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں کافروں سے لڑنے کی اجازت دیجئے انہوں نے ہمیں بہت ستایا ہے اور بہت ایذائیں دیتے ہیں حضور نے فرمایا کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ روکو نماز اور زکوٰۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو۔ فائدہ اس سے ثابت ہوا کہ نماز و زکوٰۃ جہاد سے پہلے فرض ہوئیں۔ (۱۹۴) مدینہ طیبہ میں اور بدر کی حاضری کا حکم دیا گیا (۱۹۵) یہ خوف طبعی تھا کہ انسان کی جبلت ہے کہ موت و ہلاکت سے گھبراتا اور ڈرتا ہے (۱۹۶) اس کی حکمت کیا ہے یہ سوال وجہ حکمت دریافت کرنے کے لئے تھا نہ بطریق اعتراض اسی لئے ان کو اس سوال پر توبیخ و زجر نہ فرمایا گیا بلکہ جواب تسکین بخش عطا فرما دیا گیا (۱۹۷) زائل و فانی ہے (۱۹۸) اور تمہارے اجر کم نہ کئے جائیں گے تو جہاد میں اندیشہ و تامل نہ کرو (۱۹۹) اور اس سے رہائی پانے کی کوئی صورت نہیں اور جب موت ناگزیر ہے تو بستر پر مرجانے سے راہِ خدا میں جان دینا بہتر ہے کہ یہ سعادتِ آخرت کا سبب ہے

مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ

ہیں ہو اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے ف۲۰۰ تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے

وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ

اور انہیں کوئی برائی پہنچے ف۲۰۱ تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی ف۲۰۲ تم فرما دو سب

مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ

اللہ کی طرف سے ہے ف۲۰۳ تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی نہیں

حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ

ہوتے اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے ف۲۰۴ اور جو برائی پہنچے

مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَ

وہ تیری اپنی طرف سے ہے ف۲۰۵ اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے رسول بھیجا

كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٧٩﴾ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَ

ف۲۰۶ اور اللہ کافی ہے گواہ ف۲۰۷ جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا ف۲۰۸ اور

مَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ

جس نے منہ پھیرا ف۲۰۹ تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا اور کہتے ہیں ہم نے حکم مانا

فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي

ف۲۱۰ پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ان میں ایک گروہ جو کہہ گیا تھا اس کے خلاف رات کو

(۲۰۰) ارزانی اور کثرت پیداوار وغیرہ کی (۲۰۱) گرانی قحط سالی وغیرہ (۲۰۲) یہ حال منافقین کا ہے کہ جب انہیں کوئی سختی پیش آتی تو اس کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے اور کہتے جب سے یہ آئے ہیں ایسی ہی سختیاں پیش آیا کرتی ہیں (۲۰۳) گرانی ہو یا ارزانی قحط ہو یا فراخ حالی رنج ہو یا راحت آرام ہو یا تکلیف فتح ہو یا شکست حقیقت میں سب اللہ کی طرف سے ہے (۲۰۴) اس کا فضل و رحمت ہے (۲۰۵) کہ تو نے ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا مسئلہ یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی بعض مفسرین نے فرمایا بدی کی نسبت بندے کی طرف بر سبیل ادب ہے خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعل حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے (۲۰۶) عرب ہوں یا عجم آپ تمام خلق کے لئے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا امتی کیا گیا یہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت منصب اور رفعت منزلت کا بیان ہے (۲۰۷) آپ کی رسالت عامہ پر تو سب پر آپ کی اطاعت اور آپ کا اتباع فرض ہے (۲۰۸) شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اس پر آج کل کے گستاخ بد دینوں کی طرح اس زمانہ کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو رب مانا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تصدیق فرما دی کہ بے شک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے (۲۰۹) اور آپ کی اطاعت سے اعراض کیا (۲۱۰) شان نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایمان و اطاعت شعاری کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے ہم حضور پر ایمان لائے ہیں ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اس کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔

تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى

منصوبے گانٹھتا ہے اور اللہ لکھ رکھتا ہے ان کے رات کے منصوبے ف۲۱۱ تو اے محبوب تم ان سے چشم پوشی کرو اور اللہ پر

اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ

بھروسہ رکھو اور اللہ کافی ہے کام بنانے کو تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں ف۲۱۲ اور اگر وہ

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ

غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے ف۲۱۳ اور جب ان کے پاس

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ

کوئی بات اطمینان ف۲۱۴ یا ڈر ف۲۱۵ کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں ف۲۱۶ اور اگر اس میں رسول

وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ

اور اپنے ذی اختیار لوگوں ف۲۱۷ کی طرف رجوع لاتے ف۲۱۸ تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں ف۲۱۹

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا

اور اگر تم پر اللہ کا فضل ف۲۲۰ اور اس کی رحمت ف۲۲۱ نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے

قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ

ف۲۲۲ مگر تھوڑے ف۲۲۳ تو اے محبوب اللہ کی راہ میں لڑو ف۲۲۴ تم تکلیف نہ دیئے جاؤ گے مگر اپنے دم کی ف۲۲۵

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ

اور مسلمانوں کو آمادہ کرو ف۲۲۶ قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے ف۲۲۷ اور اللہ کی آنچ

(۲۱۱) ان کے اعمالناموں میں اور اس کا تمہیں بدلہ دے گا (۲۱۲) اور اس کے علوم و حکم کو نہیں دیکھتے کہ اس نے اپنی فصاحت سے تمام خلق کو عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور ان کے مکر و کید کا افشاء راز کر دیا ہے اور اولین و آخرین کی خبریں دی ہیں (۲۱۳) اور زمانہ آئندہ کے متعلق غیبی خبریں مطابق نہ ہوتیں اور جب ایسا نہ ہوا اور قرآن پاک کی غیبی خبروں سے آئندہ پیش آنے والے واقعات مطابقت کرتے چلے گئے تو ثابت ہوا کہ یقیناً وہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے نیز اس کے مضامین میں بھی باہم اختلاف نہیں اسی طرح فصاحت و بلاغت میں بھی کیونکہ مخلوق کا کلام فصیح بھی ہو تو سب یکساں نہیں ہوتا کچھ بلیغ ہوتا ہے تو کچھ رکیک ہوتا ہے جیسا کہ شعراء اور زباندانوں کے کلام میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی بہت ملیح اور کوئی نہایت پھیکا۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کے کلام کی شان ہے کہ اس کا تمام کلام فصاحت و بلاغت کی اعلیٰ مرتبت پر ہے۔ (۲۱۴) یعنی فتح اسلام۔ (۲۱۵) یعنی مسلمانوں کی ہزیمت کی خبر (۲۱۶) جو مفسدے کا موجب ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی فتح کی شہرت سے تو کفار میں جوش پیدا ہوتا ہے اور شکست کی خبر سے مسلمانوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے (۲۱۷) اکابر صحابہ جو صاحب رائے اور صاحب بصیرت ہیں (۲۱۸) اور خود کچھ دخل نہ دیتے (۲۱۹) مسئلہ مفسرین نے فرمایا اس آیت میں دلیل ہے جواز قیاس پر اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہے جو بہ نص قرآن حاصل ہو اور ایک علم وہ ہے جو قرآن و حدیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ امور دینیہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز نہیں جو اہل ہو اس کو تفویض کرنا چاہئے (۲۲۰) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت (۲۲۱) نزول قرآن (۲۲۲) اور کفر و ضلال میں گرفتار رہتے (۲۲۳) وہ لوگ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن پاک کے نزول سے پہلے آپ پر ایمان لائے جیسے زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل اور قس بن ساعدہ (۲۲۴) خواہ کوئی تمہارا ساتھ دے یا نہ دے اور تم اکیلے رہ جاؤ (۲۲۵) شان نزول بدر صغریٰ کی جنگ جو ابوسفیان سے ٹھہر چکی تھی جب اس کا وقت آ پہنچا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جانے کے لئے لوگوں کو دعوت دی بعضوں پر یہ گراں ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ جہاد نہ چھوڑیں اگرچہ تنہا ہوں اللہ آپ کا ناصر ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے یہ حکم پا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر صغریٰ کی جنگ کے لئے روانہ ہوئے صرف ستر سوار ہمراہ تھے (۲۲۶) انہیں جہاد کی ترغیب دو اور بس (۲۲۷) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کا یہ چھوٹا سا لشکر کامیاب آیا اور کفار ایسے

أَشَدُّ بَأْسًا وَّأَشَدُّ تَنْكِيلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ

جنگی طاقت سب سے سخت تر ہے اور اس کا عذاب سب سے کڑا (زبردست) جو اچھی سفارش کرے ف۲۲۸ اس کے لیے اس میں سے

لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا ۖ وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَّهُ كِفْلٌ

حصہ ہے ف۲۲۹ اور جو بری سفارش کرے اس کے لیے اس میں سے

مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا ﴿٨٥﴾ وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ

حصہ ہے ف۲۳۰ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام

فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر

حَسِيبًا ﴿٨٦﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ

حساب لینے والا ہے ف۲۳۱ اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس

فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ

میں کچھ شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ف۲۳۲ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں

فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ

دو فریق ہوگئے ف۲۳۳ اور اللہ نے انہیں اوندھا کردیا ف۲۳۴ ان کے کوتکوں (کرتوتوں) کے سبب ف۲۳۵ کیا یہ چاہتے ہو کہ اسے راہ

أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوا لَوْ

دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور جسے اللہ گمراہ کرے تو ہرگز تو اس کے لیے راہ نہ پائے گا وہ تو یہ چاہتے

مرعوب ہوئے کہ وہ مسلمانوں کے مقابل میدان میں نہ آسکے فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شجاعت میں سب سے اعلیٰ ہیں کہ آپ کو تنہا کفار کے مقابل تشریف لے جانے کا حکم ہوا اور آپ آمادہ ہوگئے (۲۲۸) کسی سے کسی کی کہ اس کو نفع پہنچائے یا کسی مصیبت و بلا سے خلاص کرائے اور ہو وہ موافق شرع تو (۲۲۹) اجر و جزا (۲۳۰) عذاب و سزا (۲۳۱) مسائل سلام، سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللہ بھی کہا تھا تو یہ برکاتہ اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں اور کوئی اضافہ نہیں ہے کافر گمراہ فاسق اور استنجا کرتے مسلمانوں کو سلام نہ کریں۔ جو شخص خطبہ یا تلاوت قرآن یا حدیث یا مذاکرہ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول۔ اس حال میں ان کو سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان پر جواب دینا لازم نہیں اور جو شخص شطرنج۔ چوسر تاش۔ گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو۔ یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ یا غسل خانہ میں یا بے عذر برہنہ ہو اس کو سلام نہ کیا جائے مسئلہ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بی بی کو سلام کرے ہندوستان میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ زن و شو کے اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجودیکہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لئے سلامتی کی دعا ہے مسئلہ بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں (۲۳۲) یعنی اس سے زیادہ سچا کوئی نہیں اس لئے کہ اس کا کذب ناممکن و محال ہے کیونکہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ پر محال ہے وہ جملہ عیوب سے پاک ہے (۲۳۳) شان نزول منافقین کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جانے سے رک گئی تھی ان کے باب میں اصحاب کرام کے دو فرقے ہوگئے ایک فرقہ قتل پر مصر تھا اور ایک ان کے قتل سے انکار کرتا تھا اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی (۲۳۴) کہ وہ حضور کے ساتھ جہاد میں جانے سے محروم رہے (۲۳۵) ان کے کفر و ارتداد اور مشرکین کے ساتھ ملنے کے باعث تو چاہیئے کہ مسلمان بھی ان کے کفر میں اختلاف نہ کریں

تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ

ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ ف۲۳۶

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ

جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں ف۲۳۷ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۲۳۸ تو انہیں پکڑو اور

اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا

جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ

نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ

نہ مددگار ف۲۳۹ مگر وہ جو ایسی قوم سے علاقہ رکھتے ہیں کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے ف۲۴۰

اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ

یا تمہارے پاس یوں آئے کہ ان کے دلوں میں سکت نہ رہی کہ تم سے لڑیں ف۲۴۱ یا اپنی قوم سے لڑیں ف۲۴۲

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ

اور اللہ چاہتا تو ضرور انہیں تم پر قابو دیتا تو وہ بے شک تم سے لڑتے ف۲۴۳ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کریں

يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ

اور نہ لڑیں اور صلح کا پیام ڈالیں تو اللہ نے تمہیں ان پر کوئی راہ نہ

سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا

رکھی ف۲۴۴ اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امان میں رہیں اور اپنی قوم

(۲۳۶) اس آیت میں کفار کے ساتھ موالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں (۲۳۷) اور اس سے ان کے ایمان کی تحقیق نہ ہو جائے (۲۳۸) ایمان و ہجرت سے اور اپنی حالت پر قائم رہیں (۲۳۹) اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ کریں اور مدد کے لئے تیار ہوں تو ان کی مدد نہ قبول کرو (۲۴۰) یہ استثناء قتل کی طرف راجع ہے کیونکہ کفار و منافقین کے ساتھ موالات کسی حال میں جائز نہیں اور عہد سے یہ عہد مراد ہے کہ اس قوم کو اور جو اس قوم سے جا ملے اس کو امن ہے جیسا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے وقت ہلال بن عویمر سلمی سے معاملہ کیا تھا (۲۴۱) اپنی قوم کے ساتھ ہو کر (۲۴۲) تمہارے ساتھ ہو کر (۲۴۳) لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھا (۲۴۴) کہ تم ان سے جنگ کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ حکم آیت اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سے منسوخ ہو گیا

قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ

سے بھی اماں میں رہیں ف۲۴۵ جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد ف۲۴۶ کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گرتے ہیں پھر اگر وہ تم سے کنارہ نہ

وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ

کریں اور ف۲۴۷ صلح کی گردن نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں پکڑو اور جہاں

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾

پاؤ قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح اختیار دیا ف۲۴۸

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ

اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر ف۲۴۹ اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ

مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ

قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے ف۲۵۰

اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ ف۲۵۱ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے ف۲۵۲ اور خود مسلمان ہے

فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ف۲۵۳ اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں

مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ

معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا ف۲۵۴ تو جس

(۲۴۵) شان نزول مدینہ طیبہ میں قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ ریاءً کلمہ اسلام پڑھتے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے اور جب ان میں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ لوگ ان سے کہتے کہ تم کس چیز پر ایمان لائے تو وہ لوگ کہتے کہ بندروں بچھوؤں وغیرہ پر اس انداز سے ان کا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے رسم و راہ رکھیں اور کسی جانب سے انہیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافقین تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۲۴۶) شرک یا مسلمان سے جنگ (۲۴۷) جنگ سے باز آکر (۲۴۸) ان کے کفر غدر اور مسلمانوں کی ضرر رسانی کے سبب (۲۴۹) یعنی مومن کافر کی مثل مباح الدم نہیں ہے جس کا حکم اوپر کی آیت میں مذکور ہو چکا تو مسلمان کا قتل کرنا بغیر حق کے روا نہیں اور مسلمان کی شان نہیں کہ اس سے کسی مسلمان کا قتل سرزد ہو بجز اس کے کہ خطاءً ہو اس طرح کہ مارتا تھا شکار کو یا کافر حربی کو اور ہاتھ بہک کر زد پڑی مسلمان پر یا یہ کہ کسی شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور تھا وہ مسلمان (۲۵۰) یعنی اس کے وارثوں کو دی جائے وہ اُسے مثل میراث کے تقسیم کرلیں دیت مقتول کے ترکہ کے حکم میں ہے اس سے مقتول کا دین بھی ادا کیا جائے گا وصیت بھی جاری کی جائے گی (۲۵۱) جو خطاءً قتل کیا گیا (۲۵۲) یعنی کافر (۲۵۳) لازم ہے اور دیت نہیں (۲۵۴) یعنی اگر مقتول ذمی ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو مسلمان کا

لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ

کا ہاتھ نہ پہنچے ف۲۵۵ وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے ف۲۵۶ یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور

اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ

اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ

جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا

جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے ف۲۵۷ اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار

عَظِيمًا ﴿٩٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

رکھا بڑا عذاب اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو

فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ج

تحقیق کرلو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ف۲۵۸

تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِندَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ط

تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہتیری غنیمتیں ہیں

كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ط إِنَّ اللّٰهَ

پہلے تم بھی ایسے ہی تھے ف۲۵۹ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ف۲۶۰ تو تم پر تحقیق کرنا

كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

لازم ہے ف۲۶۱ بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے برابر نہیں وہ مسلمان

(۲۵۵) یعنی وہ کسی غلام کا مالک نہ ہو (۲۵۶) لگاتار روزہ رکھنا یہ ہے کہ ان روزوں کے درمیان رمضان اور ایام تشریق نہ ہوں اور درمیان میں روزوں کا سلسلہ باعذر یا بلاعذر کسی طرح توڑا نہ جائے۔ شان نزول یہ آیت عیاش بن ربیعہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں اسلام لائے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ طیبہ جا کر پناہ گزین ہوئے ان کی ماں کو اس سے بہت بے قراری ہوئی اور اس نے حارث اور ابوجہل اپنے دونوں بیٹوں سے جو عیاش کے سوتیلے بھائی تھے یہ کہا کہ خدا کی قسم نہ میں سایہ میں بیٹھوں نہ کھانا چکھوں نہ پانی پیوں جب تک تم عیاش کو میرے پاس نہ لے آؤ وہ دونوں حارث بن زید بن ابی انیسہ کو ساتھ لے کر تلاش کے لئے نکلے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر عیاش کو پالیا اور ان کی ماں کے جزع فزع بے قراری اور کھانا پینا چھوڑنے کی خبر سنائی اور اللہ کو درمیان دے کر یہ عہد کیا کہ ہم دین کے باب میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے اس طرح وہ عیاش کو مدینہ سے نکال لائے اور مدینہ سے باہر آ کر اس کو باندھا اور ہر ایک نے سو سو کوڑے مارے پھر ماں کے پاس لائے تو ماں نے کہا کہ میں تیری مشکیں نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا دین ترک نہ کرے پھر عیاش کو دھوپ میں بندھا ہوا ڈال دیا اور ان مصیبتوں میں مبتلا ہو کر عیاش نے ان کا کہا مان لیا اور اپنا دین ترک کر دیا تو حارث بن زید نے عیاش کو ملامت کی اور کہا تو اسی دین پر تھا اگر یہ حق تھا تو تو نے حق کو چھوڑ دیا اور اگر باطل تھا تو تو باطل دین پر رہا یہ بات عیاش کو بڑی ناگوار گزری اور عیاش نے کہا کہ میں تجھ کو اکیلا پاؤں گا تو خدا کی قسم ضرور قتل کر دوں گا اس کے بعد عیاش اسلام لائے اور انہوں نے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور ان کے بعد حارث بھی اسلام لائے اور ہجرت کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے لیکن اس روز عیاش موجود نہ تھے نہ انھیں حارث کے اسلام کی اطلاع ہوئی قباء کے قریب عیاش نے حارث کو دیکھ پایا اور قتل کر دیا تو لوگوں نے کہا اے عیاش تم نے بہت برا کیا حارث اسلام لا چکے تھے اس پر عیاش کو بہت افسوس ہوا اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا اور کہا کہ مجھے تا وقت قتل ان کے اسلام کی خبر ہی نہ ہوئی اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی (۲۵۷) مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ اور اشد کبیرہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر بھی ہے فائدہ خلود مدت دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدت دراز کے لئے

غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى

اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں ف۲۶۲ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ

الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ

بیٹھنے والوں سے بڑا کیا ف۲۶۳ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ف۲۶۴ اور اللہ نے

الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ

جہاد والوں کو ف۲۶۵ بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے اس کی طرف سے درجے

مَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور بخشش اور رحمت ف۲۶۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ لوگ جن کی

تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا

جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے

مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً

کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے ف۲۶۷ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ

فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بری جگہ پلٹنے کی ف۲۶۸

بقیہ صفحہ ۱۶۸ = جہنم ہے فائدہ خلود کا لفظ مدت طویلہ کے معنی میں ہوتا ہے تو قرآن کریم میں اس کے ساتھ ابد مذکور نہیں ہوتا اور کفار کے حق میں خلود بمعنی دوام ہمیشہ ہوتا اس کے ساتھ ابد بھی ذکر فرمایا گیا ہے شان نزول یہ آیت مقیس بن ضبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیت ادا کر دی اس کے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لے کر مکہ کو چلتا ہو گیا اور مرتد ہو گیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مرتد ہوا (۲۵۸) یا جس میں اسلام کی علامت و نشانی پاؤ اس سے ہاتھ روکو اور جب تک اس کا کفر ثابت نہ ہو جائے اس پر ہاتھ نہ ڈالو ابو داؤد و ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے حکم دیتے کہ اگر تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو قتل نہ کرنا مسئلہ اکثر فقہاء نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں مومن ہوں تو اس کو مومن نہ مانا جائے گا کیونکہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے اور اگر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا جب تک کہ وہ اپنے دین سے بیزاری کا اظہار اور اس کے باطل ہونے کا اعتراف نہ کرے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لئے اس کفر سے بیزاری اور اس کو کفر جاننا ضرور ہے (۲۵۹) یعنی جب تم اسلام میں داخل ہوئے تھے تو تمہاری زبان سے کلمہ شہادت سن کر تمہارے جان و مال محفوظ کر دیئے گئے تھے اور تمہارا اظہار بے اعتبار نہ قرار دیا گیا تھا ایسا ہی اسلام میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تمہیں بھی سلوک کرنا چاہئے شان نزول یہ آیت مرداس بن نہیک کے حق میں نازل ہوئی جو اہل فدک میں سے تھے اور ان کے سوا ان کی قوم کا کوئی شخص اسلام نہ لایا تھا اس قوم کو خبر ملی کہ لشکر اسلام ان کی طرف آرہا ہے تو قوم کے سب لوگ بھاگ گئے مگر مرداس ٹھیرے رہے جب انہوں نے دور سے لشکر کو دیکھا تو بایں خیال کہ مبادا کوئی غیر مسلم جماعت ہو یہ پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریاں لے کر چڑھ گئے جب لشکر آیا اور انہوں نے اللہ اکبر کے نعروں کی آوازیں سنیں تو خود بھی تکبیر پڑھتے ہوئے اتر آئے اور کہنے لگے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ السلام علیکم مسلمانوں نے خیال کیا کہ اہل فدک تو سب کافر ہیں یہ شخص مغالطہ دینے کے لئے اظہار ایمان کرتا ہے بایں خیال اسامہ بن زید نے ان کو قتل کر دیا اور بکریاں لے آئے جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو تمام ماجرا عرض کیا حضور کو نہایت رنج ہوا اور فرمایا تم نے اس کے سامان کے سبب اس کو قتل کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو حکم دیا کہ مقتول کی بکریاں

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا

مگر وہ جو دبا لیے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی

يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى

تدبیر بن پڑے ف۲۶۹ نہ راستہ جانیں تو قریب ہے اللہ ایسوں

اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ

کو معاف فرمائے ف۲۷۰ اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے اور جو اللہ کی راہ میں گھر

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ

بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو

يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ

اپنے گھر سے نکلا ف۲۷۱ اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو

فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا

اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا ف۲۷۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب

ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ

تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے

الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ

پڑھو ف۲۷۳ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے ف۲۷۴ بے شک کفار

بقیہ صفحہ ۱۶۹ = اس کے اہل کو واپس کریں (۲۶۰) کہ تم کو اسلام پر استقامت بخشی اور تمہارا مومن ہونا مشہور کیا (۲۶۱) تاکہ تمہارے ہاتھ سے کوئی ایماندار قتل نہ ہو (۲۶۲) اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ بیٹھ رہنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں مجاہدین کے لئے بڑے درجات و ثواب ہیں اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ بیماری یا پیری و ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کئے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں حدیث بخاری میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت فرمایا کچھ لوگ مدینہ میں رہ گئے ہیں ہم کسی گھاٹی یا آبادی میں نہیں چلتے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں انہیں عذر نے روک لیا ہے (۲۶۳) جو عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہو سکے اگرچہ وہ نیت کا ثواب پائیں گے لیکن جہاد کرنے والوں کو عمل کی فضیلت اس سے زیادہ حاصل ہے (۲۶۴) جہاد کرنے والے ہوں یا عذر سے رہ جانے والے (۲۶۵) بغیر عذر کے (۲۶۶) حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے جنت میں سو درجے مہیا فرمائے ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین میں (۲۶۷) شان نزول یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کلمہ اسلام تو زبان سے ادا کیا مگر جس زمانہ میں ہجرت فرض تھی اس وقت ہجرت نہ کی اور جب مشرکین جنگ بدر میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے گئے تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہوئے اور کفار کے ساتھ ہی مارے بھی گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار کے ساتھ ہونا اور فرض ہجرت ترک کرنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے (۲۶۸) مسئلہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے حدیث میں ہے جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا اگرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہوئی اور اس کو حضرت ابراہیم اور سید عالم صلی اللہ علیہما وسلم کی رفاقت میسر ہوگی (۲۶۹) زمین کفر سے نکلنے اور ہجرت کرنے کی (۲۷۰) کہ وہ کریم ہے اور کریم جو امید دلاتا ہے پوری کرتا ہے اور یقیناً معاف فرمائے گا (۲۷۱) شان نزول اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جندع بن ضمیرہ لیثی نے اس کو سنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے میں مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچ سکتا ہوں خدا کی قسم مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھیروں گا مجھے لے چلو چنانچہ ان کو چارپائی پر لے کے چلے مقام تنعیم میں آ کر

كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿١٠١﴾ وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ

تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو ف۲۷۵

فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا

پھر نماز میں ان کی امامت کرو ف۲۷۶ تو چاہیئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو ف۲۷۷ اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں

فَلْيَكُونُوا مِن وَّرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا

ف۲۷۸ پھر جب وہ سجدہ کرلیں ف۲۷۹ تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں ف۲۸۰ اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز

فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ

میں شریک نہ تھی ف۲۸۱ اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہیئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۲۸۲ کافروں کی

كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم

تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر

مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ

جھک پڑیں ف۲۸۳ اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو

أَوْ كُنتُم مَّرْضٰٓى أَن تَضَعُوٓا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ

یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو ف۲۸۴ بے شک

اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ

اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو

بقیہ صفحہ ۱۷۰ = ان کا انتقال ہو گیا آخر وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یا رب یہ تیرا اور یہ تیرے رسول کا میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی یہ خبر پا کر صحابہ کرام نے فرمایا کاش وہ مدینہ پہنچتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لئے نکلے تھے وہ نہ ملا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۲۷۲) اس کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے کیونکہ بطریق استحقاق کوئی چیز اس پر واجب نہیں اس کی شان اس سے عالی ہے مسئلہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا مسئلہ طلب علم۔ جہاد۔ حج۔ زیارت۔ طاعت۔ زہد و قناعت اور رزق حلال کی طلب کے لئے ترک وطن کرنا خدا اور رسول کی طرف ہجرت ہے اس راہ میں مرجانے والا اجر پائے گا (۲۷۳) یعنی چار رکعت والی دو رکعت (۲۷۴) مسئلہ خوف کفار قصر کے لئے شرط نہیں حدیث یعلی بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا حضور نے فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ جو چیزیں قابل تملیک نہیں ہیں ان کا صدقہ اسقاط محض ہے رد کا احتمال نہیں رکھتا آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اس لئے آیت میں اس کا ذکر بیان حال ہے شرط قصر نہیں حضرت عبداللہ بن عمر کی قرأت بھی اس کی دلیل ہے جس میں اَنْ يَّفْتِنَكُمْ بغیر اِنْ خِفْتُمْ کے ہے صحابہ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفروں میں بھی قصر فرماتے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے لہٰذا قصر ضروری ہے۔ مدت سفر مسئلہ جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہیں جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اور اس کے سفر میں قصر ہو گا مسئلہ مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کرے جب بھی قصر ہو گا اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہو گا غرض اعتبار مسافت کا ہے (۲۷۵) یعنی اپنے اصحاب میں (۲۷۶) اس میں جماعت نماز خوف کا بیان ہے شان نزول جہاد میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ

اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ف۲۸۵ پھر جب مطمئن ہو جاؤ

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا

تو حسبِ دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض

مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ

ہے ف۲۸۶ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی

يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ

دکھ پہنچتا ہے جیسا تمہیں پہنچتا ہے اور تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ

اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ف۲۸۷ اے محبوب بے شک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم

بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّ

لوگوں میں فیصلہ کرو ف۲۸۸ جس طرح تمہیں اللہ دکھائے ف۲۸۹ اور دغا والوں کی طرف سے نہ جھگڑو اور

اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ

اللہ سے معافی چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان کی طرف سے نہ

الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا

جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں ف۲۹۰ بے شک اللہ نہیں چاہتا کسی بڑے دغا باز

بقیہ صفحہ ۱۷۱ = تمام اصحاب نے نمازِ ظہر بجماعت ادا فرمائی تو انہیں افسوس ہوا کہ انہوں نے اس وقت میں کیوں نہ حملہ کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا موقع تھا بعضوں نے ان میں سے کہا اس کے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نمازِ عصر جب مسلمان اس نماز کے لئے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کر کے انہیں قتل کر دو اس وقت حضرت جبریل نازل ہوئے اور انہوں نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نمازِ خوف ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے "وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ الآیۃ" (۲۷۷) یعنی حاضرین کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے ایک ان میں سے آپ کے ساتھ رہے آپ انہیں نماز پڑھائیں اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں قائم رہے (۲۷۸) یعنی جو لوگ دشمن کے مقابل ہوں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر جماعت کے نمازی مراد ہوں تو وہ لوگ ایسے ہتھیار لگائے رہیں جن سے نماز میں کوئی خلل نہ ہو جیسے تلوار خنجر وغیرہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھنے کا حکم دونوں فریقوں کے لئے ہے اور یہ احتیاط کے قریب ہے (۲۷۹) یعنی دونوں سجدے کر کے رکعت پوری کر لیں (۲۸۰) تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکیں (۲۸۱) اور اب تک دشمن کے مقابل تھی (۲۸۲) پناہ سے زرہ وغیرہ ایسی چیزیں مراد ہیں جن سے دشمن کے حملے سے بچا جا سکے ان کا ساتھ رکھنا بہرحال واجب ہے جیسا کہ قریب ہی ارشاد ہو گا وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہتھیار ساتھ رکھنا مستحب ہے نمازِ خوف کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کر کے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آ کر امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آ کر دوسری رکعت بغیر قرأت کے پڑھے اور سلام پھیر دے اور دشمن کے مقابل چلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آ کر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اس کو قرأت کے ساتھ پورا کر کے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلی لاحق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح نمازِ خوف ادا فرمانا مروی ہے حضور کے بعد بھی نمازِ خوف صحابہ پڑھتے رہے ہیں حالتِ خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے مسائل حالتِ سفر میں اگر صورتِ خوف پیش آئے تو اس کا یہ بیان ہوا لیکن اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک۔

اَثِيۡمًا ۚ ۝۱۰۷ يَّسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ وَ

گنہگار کو آدمیوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے ۲۹۱ اور

هُوَ مَعَهُمۡ اِذۡ يُبَيِّتُوۡنَ مَا لَا يَرۡضٰى مِنَ الۡقَوۡلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

اللہ ان کے پاس ہے ۲۹۲ جب دل میں وہ بات تجویز کرتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہے ۲۹۳ اور اللہ ان کے

يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطًا ۝۱۰۸ هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَاۤءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا

کاموں کو گھیرے ہوئے ہے سنتے ہو یہ جو تم ہو ۲۹۴ دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے

فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ۝۱۰۹

تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ سے قیامت کے دن یا کون ان کا وکیل ہوگا

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡۤءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ

اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا

غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝۱۱۰ وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ عَلٰى نَفۡسِهٖ ؕ

مہربان پائے گا اور جو گناہ کمائے تو اس کی کمائی اسی کی جان پر پڑے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝۱۱۱ وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ خَطِيۡۤـئَةً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ

اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۲۹۵ اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے ۲۹۶ پھر اسے کسی بے گناہ

يَرۡمِ بِهٖ بَرِيۡۤـئًا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ۝۱۱۲ ع وَلَوۡلَا فَضۡلُ

پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا اور اے محبوب اگر

بقیہ صفحہ ۱۷۲ = (۲۸۳) شان نزول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ فقتھر اصلاہ سے جب فارغ ہوئے اور دشمن کے بہت آدمیوں کو گرفتار کیا اور اموال غنیمت ہاتھ آئے اور کوئی دشمن مقابل باقی نہ رہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے حویرث بن حارث محاربی یہ خبر پا کر تلوار لئے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اترا اور اچانک حضرت کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور دعا فرمائی جب ہی اس نے حضور پر تلوار چلانے کا ارادہ کیا اوندھے منہ گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی حضور نے وہ تلوار لے کر فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا کہنے لگا میرا بچانے والا کوئی نہیں ہے فرمایا اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ پڑھ تو تیری تلوار تجھے دے دوں گا اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑوں گا اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کروں گا آپ نے اس کی تلوار اس کو دے دی کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھ سے بہت بہتر ہیں فرمایا ہاں ہمارے لئے یہی سزاوار ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا (احمدی) (۲۸۴) کہ اس کا ساتھ رکھنا ہمیشہ ضروری ہے شان نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوف زخمی تھے اور اس وقت ہتھیار رکھنا ان کے لئے بہت تکلیف اور بار تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حالت عذر میں ہتھیار کھول رکھنے کی اجازت دی گئی (۲۸۵) یعنی ذکر الٰہی کی ہر حال میں مداومت کرو اور کسی حال میں اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر فرض کی ایک حد معین فرمائی سوائے ذکر کے اس کی کوئی حد نہ رکھی فرمایا ذکر کرو کھڑے بیٹھے کروٹوں پر لیٹے رات میں ہو یا دن میں خشکی میں ہو یا تری میں سفر میں اور حضر میں غناء میں اور فقر میں تندرستی اور بیماری میں پوشیدہ اور ظاہر مسئلہ اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمہ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے مسئلہ ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر ثناء دعا سب داخل ہیں (۲۸۶) تو لازم ہے کہ اس کے اوقات کی رعایت کی جائے (۲۸۷) شان نزول احد کی جنگ سے جب ابو سفیان اور ان کے ساتھی واپس ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحابہ احد میں حاضر ہوئے تھے انہیں مشرکین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا اصحاب زخمی تھے انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا

اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا ف۲۹۷ تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکا دے دیں اور وہ

يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ

اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں ف۲۹۸ اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۲۹۹ اور اللہ نے تم پر

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ

کتاب ف۳۰۰ اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ف۳۰۱ اور

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا

اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ف۳۰۲ ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں ف۳۰۳

مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ

مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور

غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ

مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا

بقیہ صفحہ ۱۷۳ = (۲۸۸) شان نزول انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے ایک شخص طعمہ بن ابیرق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا کر آٹے کی بوری میں زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپائی جب زرہ کی تلاش ہوئی اور طعمہ پر شبہ کیا گیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھا گیا بوری پھٹی ہوئی تھی اور آٹا اس میں سے گرتا جاتا تھا اس کے نشان سے لوگ یہودی کے مکان تک پہنچے اور بوری وہاں پائی گئی یہودی نے کہا کہ طعمہ اس کے پاس رکھ گیا ہے اور یہود کی ایک جماعت نے اس کی گواہی دی اور طعمہ کی قوم بنی ظفر نے یہ عزم کرلیا کہ یہودی کو چور بتائیں گے اور اس پر قسم کھالیں گے تاکہ قوم رسوانہ ہو اور ان کی خواہش تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طعمہ کو بری کر دیں اور یہودی کو سزا دیں اسی لئے انہوں نے حضور کے سامنے طعمہ کے موافق اور یہودی کے خلاف جھوٹی گواہی دی اور اس گواہی پر کوئی جرح وقدح نہ ہوئی (اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی اس واقعہ کے متعلق متعدد روایات آئی ہیں اور ان میں باہم اختلافات بھی ہیں) (۲۸۹) اور علم عطا فرمائے علم یقینی کو قوت ظہور کی وجہ سے رویت سے تعبیر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہرگز کوئی نہ کہے کہ جو اللہ نے مجھے دکھایا اس پر میں نے فیصلہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب خاص اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا آپ کی رائے ہمیشہ صواب ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حقائق و حوادث آپ کے پیش نظر کر دیے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے ظن کا مرتبہ رکھتی ہے (۲۹۰) معصیت کا ارتکاب کر کے (۲۹۱) حیا نہیں کرتے (۲۹۲) ان کا حال جانتا ہے اس پر ان کا کوئی راز چھپ نہیں سکتا (۲۹۳) جیسے طعمہ کی طرفداری میں جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت (۲۹۴) اے قوم طعمہ (۲۹۵) کسی کو دوسرے کے گناہ پر عذاب نہیں فرماتا (۲۹۶) صغیرہ یا کبیرہ (۲۹۷) تمہیں نبی و معصوم کر کے اور رازوں پر مطلع فرما کے (۲۹۸) کیوں کہ اس کا وبال انہیں پر ہے (۲۹۹) کیونکہ اللہ نے آپ کو ہمیشہ کے لئے معصوم کیا ہے (۳۰۰) یعنی قرآن کریم (۳۰۱) امور دین و احکام شرع و علوم غیب مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے (۳۰۲) کہ تمہیں ان نعمتوں کے ساتھ ممتاز کیا (۳۰۳) یہ سب لوگوں کے حق میں عام ہے

مَصِيرًا ﴿۱۱۵﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ

ہی بری جگہ پلٹنے کی وف۳۰۴ اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے

لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿۱۱۶﴾ إِن

معاف فرما دیتا ہے وف۳۰۵ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا یہ

يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا ﴿۱۱۷﴾

شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو وف۳۰۶ اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو وف۳۰۷

لَّعَنَهُ اللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿۱۱۸﴾

جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا وف۳۰۸ قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصّہ لوں گا وف۳۰۹

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ

قسم ہے میں ضرور بہکا دوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا وف۳۱۰ اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں

وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا

گے وف۳۱۱ اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے وف۳۱۲ اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست

مِّن دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ

بنائے وہ صریح ٹوٹے میں پڑا شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿۱۲۰﴾ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا

دلاتا ہے وف۳۱۳ اور شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے وف۳۱۴ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اس

(۳۰۴) یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب و سنت کی مخالفت جائز نہیں (مدارک) اور اس سے ثابت ہوا کہ طریق مسلمین ہی صراط مستقیم ہے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعت مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہل سنت و جماعت ہے (۳۰۵) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت ایک کہن سال اعرابی کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ میں بوڑھا ہوں گناہوں میں غرق ہوں بجز اس کے کہ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا اس وقت سے کبھی میں نے اس کے ساتھ شرک نہ کیا اور اس کے سوا کسی اور کو ولی نہ بنایا اور جرأت کے ساتھ گناہوں میں مبتلا نہ ہوا اور ایک پل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللہ سے بھاگ سکتا ہوں شرمندہ ہوں تائب ہوں مغفرت چاہتا ہوں اللہ کے یہاں میرا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ آیت نص صریح ہے اس پر کہ شرک بخشا نہ جائے گا اگر مشرک اپنے شرک پر مرے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مشرک جو اپنے شرک سے توبہ کرے اور ایمان لائے تو اس کی توبہ و ایمان مقبول ہے (۳۰۶) یعنی مونث بتوں کو جیسے لات۔ عزّیٰ۔ منات وغیرہ یہ سب مونث ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا بت تھا جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور اس کو اس قبیلہ کی انثیٰ (عورت) کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قرأت میں اِلَّا اَوْثَانًا اور حضرت ابن عباس کی قرأت میں اِلَّا اُثُنًا آیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اناث سے مراد بت ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ مشرکین عرب اپنے باطل معبودوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ مشرکین بتوں کو زیور وغیرہ پہنا کر عورتوں کی طرح سجاتے تھے۔ (۳۰۷) کیونکہ اسی کے اغوا سے بت پرستی کرتے ہیں (۳۰۸) شیطان (۳۰۹) انہیں اپنا مطیع بناؤں گا (۳۱۰) طرح طرح کی کبھی عمر طویل کی کبھی لذات دنیا کی کبھی خواہشات باطلہ کی کبھی اور کبھی اور (۳۱۱) چنانچہ انہوں نے ایسا کیا کہ اونٹنی جب پانچ مرتبہ بیالیتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لئے کر لیتے اور اس کو بحیرہ کہتے تھے شیطان نے ان کے دل میں یہ ڈال دیا تھا کہ ایسا کرنا عبادت ہے (۳۱۲) مردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور وغیرہ جلد میں پیوست کر کے نقش و نگار بنانا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے (۳۱۳) اور دل میں طرح

يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ

کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں

وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ

اللہ کا سچا وعدہ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی کام نہ کچھ تمہارے خیالوں

وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ

پر ہے ف۳۱۵ اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر ف۳۱۶ جو برائی کرے گا ف۳۱۷ اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا نہ

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ

کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار ف۳۱۸ اور جو کچھ بھلے کام کرے گا

مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا

مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۳۱۹ تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور

يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ

انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا منہ اللہ کے لیے جھکا دیا ف۳۲۰

وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ

اور وہ نیکی والا ہے اور ابراہیم کے دین پر ف۳۲۱ جو ہر باطل سے جدا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست

طرح کی امیدیں اور وسوسے ڈالتا ہے تاکہ انسان گمراہی میں پڑے (۳۱۴) کہ جس چیز کے نفع اور فائدہ کی توقع دلاتا ہے در حقیقت اس میں سخت ضرر اور نقصان ہوتا ہے (۳۱۵) جو تم نے سوچ رکھا ہے کہ بت تمہیں نفع پہنچائیں گے (۳۱۶) جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ہمیں آگ چند روز سے زیادہ نہ جلائے گی یہود و نصارٰی کا یہ خیال بھی مشرکین کی طرح باطل ہے (۳۱۷) خواہ مشرکین میں سے ہو یا یہود و نصارٰی میں سے (۳۱۸) یہ وعید کفار کے لئے ہے (۳۱۹) مسئلہ اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخل ایمان نہیں (۳۲۰) یعنی اطاعت و اخلاص اختیار کیا (۳۲۱) جو ملت اسلام کے موافق ہے حضرت ابراہیم کی شریعت و ملت سید انبیاء کی ملت میں داخل ہے اور خصوصیات دین محمدی کے اس کے علاوہ ہیں دین محمدی کا اتباع کرنے سے شرع و ملت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع حاصل ہوتا ہے چونکہ عرب اور یہود و نصارٰی سب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے انتساب پر فخر کرتے تھے اور آپ کی شریعت ان سب کو مقبول تھی اور شرع محمدی اس پر حاوی ہے تو ان سب کو دین محمدی میں داخل ہونا اور اس کو قبول کرنا لازم ہے

خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

بنایا ف۳۲۲ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور ہر چیز پر اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿١٢٦﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ

کا قابو ہے ف۳۲۳ اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں ف۳۲۴ تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ

فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا

دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو

تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ

ان کا مقرر ہے ف۳۲۵ اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو اور

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ

کمزور ف۳۲۶ بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو ف۳۲۷

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ

اور تم جو بھلائی کرو تو اللہ کو اس کی خبر ہے اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی

خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ

زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے ف۳۲۸ تو ان پر گناہ نہیں کہ

يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ

آپس میں صلح کرلیں ف۳۲۹ اور صلح خوب ہے ف۳۳۰ اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں ف۳۳۱

(۳۲۲) خلت صفائے مودت اور غیر سے انقطاع کو کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات یہ اوصاف رکھتے تھے اس لئے آپ کو خلیل کہا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیل اس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو یہ معنی بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات میں پائے جاتے ہیں تمام انبیاء کے جو کمالات ہیں سب سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں حضور اللہ کے خلیل بھی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے اور حبیب بھی جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخراً نہیں کہتا (۳۲۳) اور وہ اس کے احاطہ علم وقدرت میں ہے احاطہ بالعلم یہ ہے کہ کسی شے کے لئے جتنے وجوہ ہو سکتے ہیں ان میں سے کوئی وجہ علم سے خارج نہ ہو۔ (۳۲۴) شان نزول زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے مال کا وارث نہیں قرار دیتے تھے جب آیت میراث نازل ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت اور چھوٹے بچے وارث ہوں گے آپ نے ان کو اس آیت سے جواب دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحب مال و جمال ہوتی تو اس سے تھوڑے مہر پر نکاح کر لیتے اور اگر حسن و مال نہ رکھتی تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر حسن صورت نہ رکھتی اور ہوتی مالدار تو اس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشہ سے دوسرے کے نکاح میں بھی نہ دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر انہیں ان عادتوں سے منع فرمایا (۳۲۵) میراث سے (۳۲۶) یتیم (۳۲۷) ان کے پورے حقوق ان کو دو (۳۲۸) زیادتی تو اس طرح کہ اس سے علیحدہ رہے کھانے پہننے کو نہ دے یا کمی کرے یا مارے یا بدزبانی کرے اور اعراض یہ کہ محبت نہ رکھے بول چال ترک کر دے یا کم کر دے (۳۲۹) اور اس صلح کے لئے اپنے حقوق کا بار کم کرنے پر راضی ہو جائیں (۳۳۰) اور زیادتی اور جدائی دونوں سے بہتر ہے (۳۳۱) ہر ایک کو اپنی راحت و آسائش چاہتا اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کر کے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا

وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٢٨﴾ وَ

اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو ف۳۳۲ تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۳۳۳ اور

لَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا

تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو ف۳۳۴ تو یہ تو نہ ہو

كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ

کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر میں لٹکتی چھوڑ دو ف۳۳۵ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک

اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٢٩﴾ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر وہ دونوں ف۳۳۶ جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو

سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

دوسرے سے بے نیاز کر دے گا ف۳۳۷ اور اللہ کشائش والا حکمت والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ

جو کچھ زمین میں اور بے شک تاکید فرما دی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ

أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

اللہ سے ڈرتے رہو ف۳۳۸ اور اگر کفر کرو تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

زمین میں ف۳۳۹ اور اللہ بے نیاز ہے ف۳۴۰ سب خوبیوں سراہا۔ اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

(۳۳۲) اور باوجود نامرغوب ہونے کے اپنی موجودہ عورتوں پر صبر کرو اور برعایت حق صحبت ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں ایذا و رنج دینے سے اور جھگڑا پیدا کرنے والی باتوں سے بچتے رہو اور صحبت و معاشرت میں نیک سلوک کرو اور یہ جانتے رہو کہ وہ تمہارے پاس امانتیں ہیں (۳۳۳) وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا (۳۳۴) یعنی اگر کئی بیبیاں ہوں تو یہ تمہاری مقدرت میں نہیں کہ ہر امر میں تم انہیں برابر رکھو اور کسی امر میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہونے دو نہ میل و محبت میں نہ خواہش و رغبت میں نہ عشرت و اختلاط میں نہ نظر و توجہ میں تم کوشش کر کے یہ تو کر نہیں سکتے لیکن اگر اتنا تمہارے مقدور میں نہیں ہے اور اس وجہ سے ان تمام پابندیوں کا بار تم پر نہیں رکھا گیا اور محبت قلبی اور میل طبعی جو تمہارا اختیاری نہیں ہے اس میں برابری کرنے کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا (۳۳۵) بلکہ یہ ضرور ہے کہ جہاں تک تمہیں قدرت و اختیار ہے وہاں تک یکساں برتاؤ کرو محبت اختیاری شے نہیں تو بات چیت حسن و اخلاق کھانے پہننے پاس رکھنے اور ایسے امور میں برابری کرنا اختیاری ہے ان امور میں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا لازم و ضروری ہے (۳۳۶) زن و شو باہم صلح نہ کریں اور وہ جدائی ہی بہتر سمجھیں اور خلع کے ساتھ تفریق ہو جائے یا مرد عورت کو طلاق دے کر اس کا مہر اور عدت کا نفقہ ادا کر دے اور اس طرح وہ (۳۳۷) اور ہر ایک کو بہتر بدل عطا فرمائے گا (۳۳۸) اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو توحید و شریعت پر قائم رہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم قدیم ہے تمام امتوں کو اس کی تاکید ہوتی رہی ہے (۳۳۹) تمام جہان اس کے فرماں برداروں سے بھرا ہے تمہارے کفر سے اس کا کیا ضرر۔ (۳۴۰) تمام خلق سے اور ان کی عبادت سے

فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٣٢﴾ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ

جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی ہے کارساز اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ف۳۴۱ اور اوروں کو

وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ

لے آئے اور اللہ کو اس کی قدرت ہے جو دنیا کا

يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ

انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا انعام ہے ف۳۴۲ اور اللہ ہی

اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿١٣٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ

سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لیے

شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنْ

گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر

يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ

گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو ف۳۴۳ بہرحال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق

تَعْدِلُوا ۚ وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾

سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو ف۳۴۴ یا منہ پھیرو ف۳۴۵ تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۳۴۶

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي

اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر ف۳۴۷ اور اس کتاب پر جو اپنے ان

(۳۴۱) معدوم کردے (۳۴۲) معنی یہ ہیں کہ جس کو اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو اور اس کی مراد اتنی ہی جو اللہ اس کو دے دیتا ہے اور ثواب آخرت سے وہ محروم رہتا ہے اور جس نے عمل رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کے لئے کیا تو اللہ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے تو جو شخص اللہ سے فقط دنیا کا طالب ہو وہ نادان خسیس اور کم ہمت ہے (۳۴۳) کسی کی رعایت و طرفداری میں انصاف سے نہ ہٹو اور کوئی قرابت و رشتہ حق کہنے میں مخل نہ ہونے پائے (۳۴۴) حق بیان میں اور جیسا چاہئے نہ کہو (۳۴۵) ادائے شہادت سے (۳۴۶) جیسے عمل ہوں گے ویسا بدلہ دے گا (۳۴۷) یعنی ایمان پر ثابت رہو یہ معنی اس صورت میں ہیں کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب مسلمانوں سے ہو اور اگر خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے بعض کتابوں بعض رسولوں پر ایمان لانے والو تمہیں یہ حکم ہے اور اگر خطاب منافقین سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والوں اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ یہاں رسول سے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب سے قرآن پاک مراد ہے۔ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت عبداللہ بن سلام اور اسد و اسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام و سلمہ و یامین کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ مومنین اہل کتاب میں سے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم آپ پر اور آپ کی کتاب پر اور حضرت موسیٰ پر اور توریت پر اور عزیر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا باقی کتابوں اور رسولوں پر ایمان نہ لائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور اس سے پہلی ہر کتاب پر ایمان لاؤ اس پر یہ آیت نازل ہوئی

نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ

رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری ف۳۴۸ اور جو

یَّکْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ

نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو ف۳۴۹ تو وہ ضرور

ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ

دور کی گمراہی میں پڑا بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر

ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا ﴿۱۳۷﴾

اور کفر میں بڑھے ف۳۵۰ اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے ف۳۵۱ نہ انہیں راہ دکھائے

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ

خوش خبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر

الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

کافروں کو دوست بناتے ہیں ف۳۵۲ کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ

تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے ف۳۵۳ اور بے شک اللہ تم پر کتاب ف۳۵۴ میں اتار

اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُکْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا

چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ

(۳۴۸) یعنی قرآن پاک پر اور ان تمام کتابوں پر ایمان لاؤ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں (۳۴۹) یعنی ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے کہ ایک رسول اور ایک کتاب کا انکار بھی سب کا انکار ہے (۳۵۰) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر بچھڑا پوج کر کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کر کے کافر ہو گئے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا انکار کر کے اور کفر میں بڑھے ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ایمان کے بعد پھر ایمان لائے یعنی انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تاکہ ان پر مومنین کے احکام جاری ہوں پھر کفر میں بڑھے یعنی کفر پر ان کی موت ہوئی (۳۵۱) جب تک کفر پر رہیں اور کفر پر مریں کیونکہ کفر بخشا نہیں جاتا مگر جب کہ کافر توبہ کرے اور ایمان لائے جیسا کہ فرمایا "قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ" (۳۵۲) یہ منافقین کا حال ہے جن کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہو گا اور اس لئے وہ کفار کو صاحب قوت اور شوکت سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے باوجودیکہ کفار کے ساتھ دوستی ممنوع اور ان کے ملنے سے طلب عزت باطل (۳۵۳) اور اس کے لئے جس کو وہ عزت دے جیسے کہ انبیاء و مومنین (۳۵۴) یعنی قرآن

مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ

نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ف۳۵۵ ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو ف۳۵۶ بے

اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِينَ وَالْكٰفِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿١٤٠﴾ الَّذِينَ

شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا وہ جو

يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوٓا أَلَمْ نَكُنْ

تمہاری حالت تکا کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ

مَّعَكُمْ ۖ وَإِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِينَ نَصِيبٌ ۙ قَالُوٓا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ

تھے ف۳۵۷ اور اگر کافروں کا حصہ ہو تو ان سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا ف۳۵۸ اور ہم نے تمہیں

وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَ

مسلمانوں سے بچایا ف۳۵۹ تو اللہ تم سب میں ف۳۶۰ قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا ف۳۶۱ اور

لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿١٤١﴾ إِنَّ

اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ف۳۶۲ بے شک

الْمُنٰفِقِينَ يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوٓا إِلَى

منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں ف۳۶۳ اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا

الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ

اور جب نماز کو کھڑے ہوں ف۳۶۴ تو ہارے جی سے ف۳۶۵ لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے

(۳۵۵) کفار کی ہم نشینی اور ان کی مجلسوں میں شرکت کرنا ایسے ہی اور بے دینوں اور گمراہوں کی مجلسوں کی شرکت اور ان کے ساتھ یارانہ و مصاحبت ممنوع فرمائی گئی (۳۵۶) اس سے ثابت ہوا کہ کفر کے ساتھ راضی ہونے والا بھی کافر ہے (۳۵۷) اس سے ان کی مراد غنیمت میں شرکت کرنا اور حصہ چاہنا ہے۔ (۳۵۸) کہ ہم تمہیں قتل کرتے گرفتار کرتے مگر ہم نے یہ کچھ نہیں کیا (۳۵۹) اور انہیں طرح طرح کے حیلوں سے روکا اور ان کے رازوں پر تمہیں مطلع کیا تو اب ہمارے اس سلوک کی قدر کرو اور حصہ دو (یہ منافقوں کا حال ہے) (۳۶۰) اے ایماندارو اور منافقو (۳۶۱) کہ مومنین کو جنت عطا کرے گا اور منافقوں کو داخل جہنم کرے گا (۳۶۲) یعنی کافر نہ مسلمانوں کو مٹا سکیں گے نہ حجت میں غالب آسکیں گے علماء نے اس آیت سے چند مسائل مستنبط کئے ہیں (۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں (۲) کافر مسلمان کے مال پر استیلاء پاکر مالک نہیں ہو سکتا (۳) کافر کو مسلمان غلام کے خریدنے کا مجاز نہیں (۴) ذمی کے عوض مسلمان قتل نہ کیا جائے گا (جمل) (۳۶۳) کیونکہ حقیقت میں تو اللہ کو فریب دینا ممکن نہیں (۳۶۴) مومنین کے ساتھ (۳۶۵) کیونکہ ایمان تو ہے نہیں جس سے ذوق طاعت اور لطف عبادت حاصل ہو محض ریاکاری ہے اس لئے منافق کو نماز بار معلوم ہوتی ہے

إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ

مگر تھوڑا ۳۶۶ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں ۳۶۷ نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے ۳۶۸

وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿١٤٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا اے ایمان والو

لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ

کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا ۳۶۹ کیا یہ چاہتے ہو

أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿١٤٤﴾ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ

کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کرلو ۳۷۰ بے شک منافق دوزخ کے سب سے

الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَ

نیچے طبقہ میں ہیں ۳۷۱ اور تو ہرگز اُن کا کوئی مددگار نہ پائے گا مگر وہ جنہوں نے توبہ کی ۳۷۲ اور

أَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ

سنورے اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص اللہ کے لیے کرلیا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ

الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ

ہیں ۳۷۳ اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا اور اللہ تمہیں

اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٤٧﴾

عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ ہے صلہ دینے والا جاننے والا

(۳۶۶) اس طرح کہ مسلمانوں کے پاس ہوئے تو نماز پڑھ لی اور علیحدہ ہوئے تو نہ ادا (۳۶۷) کفر و ایمان کے (۳۶۸) نہ خالص مومن نہ کھلے کافر (۳۶۹) اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے تم اس سے بچو (۳۷۰) اپنے نفاق کی اور مستحق جہنم ہو جاؤ (۳۷۱) منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہار اسلام کر کے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے (۳۷۲) نفاق سے (۳۷۳) دارین میں

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ

اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا ۳۷۴ مگر مظلوم سے ۳۷۵ اور

اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ

اللہ سنتا جانتا ہے اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزرو

سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ

تو بے شک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے ۳۷۶ وہ جو اللہ اور اس کے

بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ

رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں ۳۷۷ اور

يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے ۳۷۸ اور چاہتے ہیں کہ ایمان و

يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ

کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی ہیں ٹھیک کافر ۳۷۹

وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اللہ اور اس کے

رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ ان کے ثواب

(۳۷۴) یعنی کسی کے پوشیدہ حال کا ظاہر کرنا۔ اس میں غیبت بھی آگئی چغل خوری بھی عاقل وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے ایک قول یہ بھی ہے کہ بری بات سے گالی مراد ہے (۳۷۵) کہ اس کو جائز ہے کہ ظالم کے ظلم کا بیان کرے وہ چور یا غاصب کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ اس نے میرا مال چرایا، یا غصب کیا۔ شان نزول ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا تھا انہوں نے اچھی طرح اس کی میزبانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو ان کی شکایت کرتا نکلا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں نازل ہوئی ایک شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی شان میں زبان درازی کرتا رہا آپ نے کئی بار سکوت کیا مگر وہ باز نہ آیا تو ایک مرتبہ آپ نے اس کو جواب دیا اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص مجھ کو برا کہتا رہا تو حضور نے کچھ نہ فرمایا میں نے ایک مرتبہ جواب دیا تو حضور اٹھ گئے فرمایا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آگیا اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (۳۷۶) تم اس کے بندوں سے درگزر کرو وہ تم سے درگزر فرمائے گا۔ حدیث تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا (۳۷۷) اس طرح کہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسولوں پر نہ لائیں (۳۷۸) شان نزول یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت عیسیٰ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے کفر کیا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کیا (۳۷۹) بعض رسولوں پر ایمان لانا انہیں کفر سے نہیں بچا سکتا کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے

أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۱۵۲﴾ يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ

دے گا ۳۸۰ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۳۸۱ اے محبوب اہل کتاب ۳۸۲

أَن تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ

تم سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو ۳۸۳ تو وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے

مِن ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ

کہ بولے ہمیں اللہ کو علانیہ دکھا دو تو انہیں کڑک نے آ لیا ان کے ۳۸۴

بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ

گناہوں پر پھر بچھڑا لے بیٹھے ۳۸۵ بعد اس کے کہ روشن آیتیں ۳۸۶ ان کے

فَعَفَوْنَا عَن ذَٰلِكَ وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا

پاس آچکیں تو ہم نے یہ معاف فرما دیا ۳۸۷ اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ دیا ۳۸۸ پھر ہم نے ان پر

فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

طور کو اونچا کیا ان سے عہد لینے کو اور ان سے فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو

وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا

اور ان سے فرمایا کہ ہفتہ میں حد سے نہ بڑھو ۳۸۹ اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا

غَلِيظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِآيَاتِ اللَّهِ وَ

۳۹۰ تو ان کی کیسی بدعہدیوں کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی اور اس لیے کہ وہ آیات الٰہی کے منکر ہوئے ۳۹۱ اور

(۳۸۰) مرتکب کبیرہ بھی اس میں داخل ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان رکھتا ہے معتزلہ صاحب کبیرہ کے خلود عذاب کا عقیدہ رکھتے ہیں اس آیت سے ان کے اس عقیدہ کا بطلان ثابت ہوا (۳۸۱) مسئلہ یہ آیت صفات فعلیہ (جیسے کہ مغفرت و رحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حدوث کے قائل کو کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) ازل میں غفور و رحیم نہیں تھا پھر ہو گیا اس کے اس قول کو یہ آیت باطل کرتی ہے (۳۸۲) براہ سرکشی (۳۸۳) یکبارگی شان نزول یہود میں سے کعب بن اشرف و فنحاص بن عاذوراء نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے یکبارگی کتاب لائیے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے یہ سوال ان کا طلب ہدایت و اتباع کے لئے نہ تھا بلکہ سرکشی و بغاوت سے تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳۸۴) یعنی یہ سوال ان کا کمال جہل سے ہے اور اس قسم کی جہالتوں میں ان کے باپ دادا بھی گرفتار تھے اگر سوال طلب رشد کے لئے ہوتا تو پورا کر دیا جاتا مگر وہ تو کسی حال میں ایمان لانے والے نہ تھے (۳۸۵) اس کو پوجنے لگے (۳۸۶) توریت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدق پر واضح الدلالۃ تھے اور باوجودیکہ توریت ہم نے یکبارگی ہی نازل کی تھی "لیکن خوئے بدر ابہانہ بسیار" بجائے اطاعت کرنے کے انہوں نے خدا کے دیکھنے کا سوال کر دیا (۳۸۷) جب انہوں نے توبہ کی اس میں حضور کے زمانہ کے یہودیوں کے لئے توقع ہے کہ وہ بھی توبہ کریں تو اللہ انہیں بھی اپنے فضل سے معاف فرمائے (۳۸۸) ایسا تسلط عطا فرمایا کہ جب آپ نے بنی اسرائیل کو توبہ کے لئے خود ان کے اپنے قتل کا حکم دیا وہ انکار نہ کر سکے اور انہوں نے اطاعت کی (۳۸۹) یعنی مچھلی کا شکار وغیرہ جو عمل اس روز تمہارے لئے حلال نہیں نہ کرو سورہ بقر میں ان تمام احکام کی تفصیلیں گزر چکیں (۳۹۰) کہ جو انہیں حکم دیا گیا ہے وہ کریں اور جس کی ممانعت کی گئی ہے اس سے باز رہیں پھر انہوں نے اس عہد کو توڑا (۳۹۱) جو انبیاء کے صدق پر دلالت کرتے تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات

وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ

انبیاء کو ناحق شہید کرتے ف۳۹۲ اور ان کے اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں ف۳۹۳

اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَ

بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اور اس لیے کہ انہوں نے کفر

قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ

کیا ف۳۹۴ اور مریم پر بڑا بہتان اٹھایا اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَ

عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا ف۳۹۵ اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی

لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ

دی بلکہ ان کے لیے ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا ف۳۹۶ اور وہ جو اس کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے

مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ

شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں ف۳۹۷ انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں ف۳۹۸ مگر یہی گمان کی پیروی ف۳۹۹ اور بے شک انہوں نے اس کو قتل

يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَ

نہیں کیا ف۴۰۰ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ف۴۰۱ اور اللہ غالب حکمت والا ہے کوئی

اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ

کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے ف۴۰۲ اور

(۳۹۲) انبیاء کا قتل کرنا تو ناحق ہے ہی کسی طرح حق ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ ان کے زعم میں بھی انہیں اس کا کوئی استحقاق نہ تھا (۳۹۳) لہٰذا کوئی پند و وعظ کارگر نہیں ہو سکتا (۳۹۴) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی (۳۹۵) یہود نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا اور نصاریٰ نے اس کی تصدیق کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرمادی (۳۹۶) جس کو انہوں نے قتل کیا اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں باوجودیکہ ان کا یہ خیال غلط تھا۔ (۳۹۷) اور یقینی نہیں کہہ سکتے کہ وہ مقتول کون ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ مقتول عیسیٰ ہیں بعض کہتے ہیں کہ چہرہ تو عیسیٰ کا ہے اور جسم عیسیٰ کا نہیں لہٰذا یہ وہ نہیں اسی تردد میں ہیں (۳۹۸) جو حقیقت حال ہے (۳۹۹) اور اٹکلیں دوڑاتا (۴۰۰) ان کا دعوائے قتل جھوٹا ہے (۴۰۱) صحیح و سالم بسوئے آسمان احادیث میں اس کی تفصیلیں وارد ہیں سورہ آل عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے (۴۰۲) اس آیت کی تفسیر میں چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتے ہیں جن کے ساتھ انہوں نے کفر کیا تھا اور اس وقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ قریب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات شریعت محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے اور اسی دین کے آئمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصاریٰ نے ان کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا ابطال فرمائیں گے دین محمدی کی اشاعت کریں گے اس وقت یہود و نصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہو گا یا قتل کر ڈالے جائیں گے جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے گا۔ چوتھا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے گا لیکن وقت موت کا ایمان مقبول نہیں نافع نہ ہو گا

ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ ٱلَّذِينَ هَادُوا۟

قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا ۴۰۳ تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے ۴۰۴ سبب ہم نے وہ

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَٰتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ

بعض ستھری چیزیں کہ ان کے لیے حلال تھیں ۴۰۵ ان پر حرام فرمادیں اور اس لیے کہ انہوں نے بہتوں کو اللہ کی راہ سے

ٱللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾ وَأَخْذِهِمُ ٱلرِّبَوٰا۟ وَقَدْ نُهُوا۟ عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ

روکا اور اس لیے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا

أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَٰطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا

مال ناحق کھاجاتے ۴۰۶ اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب

أَلِيمًا ﴿١٦١﴾ لَّٰكِنِ ٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ مِنْهُمْ وَٱلْمُؤْمِنُونَ

تیار کر رکھا ہے ہاں جو ان میں علم میں پکے ۴۰۷ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس

يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۚ وَ

پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا ۴۰۸ اور

ٱلْمُقِيمِينَ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ وَٱلْمُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ

نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور

وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ أُو۟لَٰٓئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٦٢﴾ إِنَّآ أَوْحَيْنَآ

قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے بے شک اے محبوب

(۴۰۳) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے حق میں زبان طعن دراز کی اور نصاریٰ پر یہ کہ انہوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں ان کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے (۴۰۴) نقض عہد وغیرہ جن کا اوپر آیات میں ذکر ہو چکا (۴۰۵) جن کا سورہ انعام کی آیہ وَعَلَى ٱلَّذِينَ هَادُوا۟ حَرَّمْنَا میں بیان ہے (۴۰۶) رشوت وغیرہ حرام طریقوں سے (۴۰۷) مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے جو علم راسخ اور عقل صافی اور بصیرت کاملہ رکھتے تھے انہوں نے اپنے علم سے دین اسلام کی حقیقت کو جانا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (۴۰۸) پہلے انبیاء پر

اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ

ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی ف۴۰۹ اور ہم نے

اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ

ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں اور

عِیْسٰى وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَۚ وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ

عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو

زَبُوْرًاۚ ﴿۱۶۳﴾ وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا

زبور عطا فرمائی اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے ف۴۱۰ فرما چکے

لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْكَؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًاۚ ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا

اور ان رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا ف۴۱۱ اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا ف۴۱۲ رسول

مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ

خوشخبری دیتے ف۴۱۳ اور ڈر سناتے ف۴۱۴ کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ

بَعْدَ الرُّسُلِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ یَشْهَدُ

رہے ف۴۱۵ اور اللہ غالب حکمت والا ہے لیکن اے محبوب اللہ اس کا

بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَیْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَشْهَدُوْنَؕ وَ كَفٰى

گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا وہ اس نے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے گواہ ہیں اور اللہ کی

(۴۰۹) شان نزول یہود و نصاریٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ ان کے لئے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا بکثرت انبیاء ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے ان کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پس و پیش نہ ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خلق کی ہدایت اور ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طریق عبادت کی تعلیم ہے کتاب کے متفرق طور پر نازل ہونے سے یہ مقصد بروجہ اتم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا بہ آسانی دل نشین ہوتا چلا جاتا ہے اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمال حماقت ہے (۴۱۰) قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں (۴۱۱) اور اب تک ان کے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی (۴۱۲) تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادح نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء کی نبوت میں کچھ بھی قادح نہیں ہو سکتا (۴۱۳) ثواب کی ایمان لانے والوں کو (۴۱۴) عذاب کا کفر کرنے والوں کو (۴۱۵) اور یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر ہمارے پاس رسول آتے تو ہم ضرور ان کا حکم مانتے اور اللہ کے مطیع و فرماں بردار ہوتے اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفت الٰہی بیان شرع و زبان انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقل محض سے اس منزل تک پہنچنا میسر نہیں ہوتا

بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۱۶۶ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

گواہی کافی وہ جنہوں نے کفر کیا ف۴۱۶ اور اللہ کی راہ سے روکا ف۴۱۷ بے شک

قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝۱۶۷ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ

وہ دور کی گمراہی میں پڑے بے شک جنہوں نے کفر کیا ف۴۱۸ اور حد سے بڑھے ف۴۱۹

اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝۱۶۸ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ

اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ف۴۲۰ اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے مگر جہنم کا راستہ کہ اس

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۱۶۹ يٰۤاَيُّهَا

میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے اے لوگو

النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا

تمہارے پاس یہ رسول ف۴۲۱ حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ

لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ

اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو ف۴۲۲ تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۷۰ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

اللہ علم و حکمت والا ہے اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو ف۴۲۳

وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ

اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ ف۴۲۴ مسیح عیسیٰ

(۴۱۶) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرکے (۴۱۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت چھپا کر اور لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال کر (یہ حال یہود کا ہے) (۴۱۸) اللہ کے ساتھ (۴۱۹) کتاب الٰہی میں حضور کے اوصاف بدل کر اور آپ کی نبوت کا انکار کرکے (۴۲۰) جب تک وہ کفر پر قائم رہیں اور کفر پر مریں (۴۲۱) سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۴۲۲) اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرو تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں اور اللہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے (۴۲۳) شان نزول یہ آیت نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جن کے کئی فرقے ہو گئے تھے اور ہر ایک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جداگانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا نسطوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے مرقوسی کہتے کہ وہ تین میں کے تیسرے ہیں اور اس کلمہ کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا بعض تین اقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ بیٹا روح القدس باپ سے ذات بیٹے سے عیسیٰ روح القدس سے ان میں حلول کرنے والی حیات مراد لیتے تھے تو ان کے نزدیک الٰہ تین تھے اور اس تین کو ایک بتاتے تھے "توحید فی التثلیث" اور "تثلیث فی التوحید" کے چکر میں گرفتار تھے بعض کہتے تھے کہ عیسیٰ ناسوتیت اور الوہیت کے جامع ہیں ماں کی طرف سے ان میں ناسوتیت آئی اور باپ کی طرف سے الوہیت آئی تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا یہ فرقہ بندی نصاریٰ میں ایک یہودی نے پیدا کی جس کا نام بولص تھا اور اس نے انہیں گمراہ کرنے کے لئے اس قسم کے عقیدوں کی تعلیم کی اس آیت میں اہل کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں افراط و تفریط سے باز رہیں خدا اور خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور ان کی تنقیص بھی نہ کریں (۴۲۴) اللہ کا شریک اور بیٹا بھی کسی کو نہ بناؤ اور حلول و اتحاد کے عیب بھی مت لگاؤ اور اس اعتقاد حق پر رہو کہ

مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ

مریم کا بیٹا ف۴۲۵ اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ ف۴۲۶ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا

روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ف۴۲۷ اور تین نہ کہو ف۴۲۸ باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک

اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

ہی خدا ہے ف۴۲۹ پاکی اُسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اُسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں

وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۴۳۰ اور اللہ کافی کارساز مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ

اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ

نفرت نہیں کرتا ف۴۳۱ اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا

نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا ف۴۳۲ تو وہ جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ

ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُن کی مزدوری انہیں بھر پور دے کر اپنے

يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا

فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے ف۴۳۳ نفرت اور تکبر کیا تھا

(۴۲۵) ہے اور اس محترم کے لئے اس کے سوا کوئی نسب نہیں (۴۲۶) کہ کن فرمایا اور وہ بغیر باپ اور بغیر نطفہ کے محض امرِ الٰہی سے پیدا ہوگئے (۴۲۷) اور تصدیق کرو کہ اللہ واحد ہے بیٹے اور اولاد سے پاک ہے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرو اور اس کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسولوں میں سے ہیں (۴۲۸) جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ وہ کفر محض ہے (۴۲۹) کوئی اس کا شریک نہیں (۴۳۰) اور وہ سب کا مالک ہے اور جو مالک ہو وہ باپ نہیں ہو سکتا (۴۳۱) شانِ نزول نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے حضور سے کہا کہ آپ حضرت عیسیٰ کو عیب لگاتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے لئے یہ عار کی بات نہیں، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی (۴۳۲) یعنی آخرت میں اس تکبر کی سزا دے گا (۴۳۳) عبادتِ الٰہی بجالانے سے

فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

انہیں درد ناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ

نہ مددگار اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی

رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

ف۴۳۴ اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا ف۴۳۵ تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے

وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّ

اور اس کی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا ف۴۳۶

يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ

اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو

يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ

کہ اللہ تمہیں کلالہ ف۴۳۷ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے ف۴۳۸ اور اس

اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا

کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے ف۴۳۹ اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد

وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ

نہ ہو ف۴۴۰ پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر

(۴۳۴) دلیل واضح سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے جن کے صدق پر ان کے معجزے شاہد ہیں اور منکرین کی عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں (۴۳۵) یعنی قرآن پاک (۴۳۶) اور جنت و درجات عالیہ عطا فرمائے گا (۴۳۷) کلالہ اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد (۴۳۸) شان نزول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عیادت کے لئے تشریف لائے حضرت جابر بے ہوش تھے حضرت نے وضو فرما کر آب وضو ان پر ڈالا انہیں افاقہ ہوا آنکھیں کھول کر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (بخاری و مسلم) ابو داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ بزرگوں کا آب وضو تبرک ہے اور اس کو حصول شفا کے لئے استعمال کرنا سنت ہے۔ مسئلہ مریضوں کی عیادت سنت ہے مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے ہیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے (۴۳۹) اگر وہ بہن سگی یا باپ شریک ہو (۴۴۰) یعنی اگر بہن بے اولاد مری اور بھائی رہا تو وہ بھائی اس کے کل مال کا وارث ہوگا

كَانُوٓا إِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۗ

بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٧٦﴾

اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے

سُورَةُ الْمَآئِدَةِ ٥ مَدَنِيَّةٌ ١١٢ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — اٰیاتہا ١٢٠ رکوعاتہا ١٦

سورۂ مائدہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں ایک سو بیس آیات اور سولہ رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ

اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو ف۲ تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان

الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ

مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو ف۳ لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو ف۴

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرا لو اللہ کے نشان ف۵

اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ

اور نہ ادب والے مہینے ف۶ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ ف۷ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں

الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا

ف۸ اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کرکے آئیں ف۹ اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب

(۱) سورہ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سوائے آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے کہ یہ آیت روز عرفہ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں اس کو پڑھا اس میں ایک سو بیس آیتیں اور بارہ ہزار چار سو چونسٹھ حرف ہیں (۲) عقود کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں یہاں ابن جریر نے کہا کہ اہل کتاب کو خطاب فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ اے مومنین اہل کتاب میں نے کتب متقدمہ میں سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے کے متعلق جو تم سے عہد لئے ہیں وہ پورے کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ خطاب مومنین کو ہے انہیں عقود کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان عقود سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لئے گئے بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مومنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں (۳) یعنی جن کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی ان کے سوا تمام چوپائے تمہارے لئے حلال کئے گئے (۴) مسئلہ کہ خشکی کا شکار حالت احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورہ کے آخر میں آئے گا (۵) اس کے دین کے معالم معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو (۶) ماہ ہائے حج جن میں قتال زمانہ جاہلیت میں بھی ممنوع تھا اور اسلام میں بھی یہ حکم باقی رہا (۷) وہ قربانیاں (۸) عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے اشجار کی چھالوں وغیرہ سے گلوبند بن کر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور ان سے تعرض نہ کریں (۹) حج و عمرہ کرنے کے لئے شان نزول شریح بن ہند ایک مشہور شقی تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلق خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں فرمایا اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوۃ دینے کی کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے میں اپنے سرداروں سے رائے لے لوں تو میں بھی اسلام لاؤں گا اور انہیں بھی لاؤں گا یہ کہہ کر چلا گیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دے دی تھی کہ قبیلہ ربیعہ کا ایک شخص آنیوالا ہے جو شیطانی زبان بولے گا اس کے چلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لے کر آیا اور غادر و بدعہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا یہ اسلام لانیوالا نہیں چنانچہ اس نے غدر کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا اگلے سال یمامہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلادہ پوش قربانیاں لے کر بارادہ حج نکلا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ

احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو ف۱۰ اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ

زیادتی کرنے پر نہ ابھارے ف۱۱ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے

التَّقْوٰی ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ

کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ف۱۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو

اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَ

بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے تم پر حرام ہے ف۱۳ مردار اور

الدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَاۤ اُہِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ وَالْمُنْخَنِقَۃُ

خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور

وَالْمَوْقُوْذَۃُ وَالْمُتَرَدِّیَۃُ وَالنَّطِیْحَۃُ وَمَاۤ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا

بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم

مَا ذَکَّیْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ

ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا

ذٰلِکُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا

کام ہے آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی ف۱۴ تو ان

اصحاب کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے راہ میں صحابہ نے شریح کو دیکھا اور چاہا کہ مویشی اس سے واپس لے لیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ جس کی ایسی شان ہو اس سے تعرض نہ چاہیے۔ (۱۰) یہ بیان اباحت ہے کہ احرام کے بعد شکار مباح ہو جاتا ہے (۱۱) یعنی اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو روز حدیبیہ عمرہ سے روکا ان کے اس معاندانہ فعل کا تم انتقام نہ لو (۱۲) بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجا لانا بر اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا تقویٰ اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا اثم (گناہ) اور جس سے منع کیا گیا اس کو کرنا عدوان (زیادتی) کہلاتا ہے (۱۳) آیت اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ میں جو استثناء ذکر فرمایا گیا تھا یہاں اس کا بیان ہے اور گیارہ چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے ایک مردار یعنی جس جانور کے لئے شریعت میں ذبح کا حکم ہو اور وہ بے ذبح مر جائے دوسرے بہنے والا خون تیسرے سور کا گوشت اور اس کے تمام اجزاء چوتھے وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبداللہ کی گائے عقیقے کا بکرا ولیمہ کا جانور یا وہ جانور جن سے اولیاء کی ارواح کو ثواب پہنچانا منظور ہو ان کو غیر وقت ذبح میں اولیاء کے ناموں کے ساتھ نامزد کیا جائے مگر ذبح ان کا فقط اللہ کے نام پر ہو اس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال و طیب ہیں اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے جس کو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو وہابی جو ذبح کی قید نہیں لگاتے وہ آیت کے معنی میں غلطی کرتے ہیں اور ان کا قول تمام تفاسیر معتبرہ کے خلاف ہے اور خود آیت ان کے معنی کو بننے نہیں دیتی کیونکہ مَاۤ اُہِلَّ بِہٖ کو اگر وقت ذبح کے ساتھ مقید نہ کریں تو اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ کا استثناء اس کو لاحق ہو گا اور وہ جانور جو غیر وقت ذبح میں غیر خدا کے نام سے موسوم رہا ہو وہ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ سے حلال ہو گا غرض وہابی کو آیت سے سند لانے کی کوئی سبیل نہیں پانچواں گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور چھٹے وہ جانور جو لاٹھی پتھر ڈھیلے گولی چھرے یعنی بغیر دھار دار چیز سے مارا گیا ہو ساتویں جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں آٹھویں وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اس کے صدمے سے مر گیا ہو نویں وہ جسے کسی درندہ نے تھوڑا سا کھایا ہو اور وہ اس کے زخم کی تکلیف سے مر گیا ہو لیکن اگر یہ جانور مر نہ گئے ہوں اور بعد ایسے واقعات کے زندہ بچ رہے ہوں پھر تم انہیں باقاعدہ ذبح کر لو تو وہ حلال ہیں دسویں میں وہ جو کسی تھان پر عبادۃ

تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ

سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا ف۱۵ اور تم پر

عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ

اپنی نعمت پوری کر دی ف۱۶ اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا ف۱۷ تو جو بھوک پیاس کی شدت

فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳﴾

میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے ف۱۸ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہوا تم فرما دو کہ حلال کی گئیں تمہارے لیے پاک چیزیں ف۱۹ اور جو شکاری جانور

مُكَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ

تم نے سدھا لیے ف۲۰ انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر

عَلَیْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ

تمہارے لیے رہنے دیں ف۲۱ اور اس پر اللہ کا نام لو ف۲۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو

الْحِسَابِ ﴿۴﴾ اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

حساب کرتے دیر نہیں لگتی آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا ف۲۳

الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ

تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور پارسا عورتیں

بقیہ صفحہ ۱۹۲ = ذبح کیا گیا ہو جیسے کہ اہل جاہلیت نے کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ پتھر نصب کئے تھے جن کی وہ عبادت کرتے اور ان کے لئے ذبح کرتے تھے اور اس ذبح سے ان کی تعظیم و تقرب کی نیت کرتے تھے گیارھویں حصہ اور حکم معلوم کرنے کے لئے پانسہ ڈالنا زمانہ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کام درپیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اس کے مطابق عمل کرتے اور اس کو حکم الٰہی جانتے۔ ان سب کی ممانعت فرمائی گئی (۱۴) یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعد عصر نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ کفار تمہارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہو گئے (۱۵) اور امور تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیئے اسی لئے اس آیت کے نزول کے بعد بیان حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہو سکا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں نے تمہیں دشمن سے امن دی ایک قول یہ ہے کہ دین کا اکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہو گا اور قیامت تک باقی رہے گا شان نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے امیر المومنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روز نزول کو عید مناتے فرمایا کون آیت اس نے یہی آیت " اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ " پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقام نزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لئے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اسی روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظم نعم الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے (۱۶) مکہ مکرمہ فتح فرما کر (۱۷) کہ اس کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں (۱۸) معنی یہ ہیں کہ اوپر حرام چیزوں کا بیان کر دیا گیا ہے لیکن جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر نہ

الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

مسلمان ف۲۴ اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب

قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ

ملی جب تم انہیں ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے ف۲۵ نہ مستی نکالتے

وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

ور نہ آشنا بناتے ف۲۶ اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب

عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے ف۲۷ اے ایمان والو

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى

جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو ف۲۸ تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ

ف۲۹ اور سروں کا مسح کرو ف۳۰ اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ ف۳۱ اور اگر

كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ

تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو ف۳۲ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم

اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً

میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں

بقیہ صفحہ ۱۹۳ = شدت سے جان پر بن جائے اس وقت جان بچانے کے لئے قدر ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اس طرح کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے جس سے خطرہ جان جاتا رہے (۱۹) جن کی حرمت قرآن و حدیث و اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ طیبات وہ چیزیں ہیں جن کو عرب اور سلیم الطبع لوگ پسند کرتے ہیں اور خبیث وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم طبیعتیں نفرت کرتی ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حرمت پر دلیل نہ ہونا بھی اس کی حلت کے لئے کافی ہے۔ شان نزول یہ آیت عدی ابن حاتم اور زید بن مہلہل کے حق میں نازل ہوئی جن کا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید الخیر رکھا تھا ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ کتے اور باز کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں کیا ہمارے لئے حلال ہے تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۲۰) خواہ وہ درندوں میں سے ہوں مثل کتے اور چیتے کے یا شکاری پرندوں میں سے مثل شکرے باز شاہین وغیرہ کے جب انہیں اس طرح سدھالیا جائے کہ جو شکار کریں اس میں سے نہ کھائیں اور جب شکاری ان کو چھوڑے تب شکار پر جائیں جب بلائے واپس آجائیں ایسے شکاری جانوروں کو معلم کہتے ہیں (۲۱) اور خود اس میں سے نہ کھائیں (۲۲) آیت سے جو مستفاد ہوتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے کتا یا شکرہ وغیرہ کوئی شکاری جانور شکار پر چھوڑا تو اس کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے (۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھایا ہوا (۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو (۳) شکاری جانور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھوڑا گیا ہو (۴) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو اس کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہو گا مثلاً اگر شکاری جانور معلم (سکھایا ہوا) نہ ہو یا اس نے زخم نہ کیا ہو یا شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا ہو یا شکار زندہ پہنچا ہو اور اس کو ذبح نہ کیا ہو یا معلم کے ساتھ غیر معلم شکار میں شریک ہو گیا ہو یا ایسا شکاری جانور شریک ہو گیا ہو جس کو چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا گیا ہو یا وہ شکاری جانور مجوسی کافر کا ہو ان سب صورتوں میں وہ شکار حرام ہے مسئلہ تیر سے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر تیر مارا اور اس سے شکار مجروح ہو کر مر گیا تو حلال ہے اور اگر نہ مرا تو دوبارہ اس کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اس کو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے (۲۳) یعنی ان کے ذبیحے مسئلہ مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ (۲۴) نکاح کرنے میں عورت کی

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ

جب پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۶﴾ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو اور یاد کرو اللہ کا احسان

عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

اپنے اوپر ۳۳ اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا ۳۴ جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا ۳۵

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کے

اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ

حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ۳۶ اور تم کو کسی قوم کی

شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَ

عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ایمان والے نیکو کاروں سے اللہ کا

بقیہ صفحہ ۱۹۴ = پارسائی کا لحاظ مستحب ہے لیکن صحت نکاح کے لئے شرط نہیں (۲۵) نکاح کر کے (۲۶) ناجائز طریقہ سے مستی نکالنے سے بے دھڑک زنا کرنا اور آشنا بنانے سے پوشیدہ زنا مراد ہے (۲۷) کیونکہ ارتداد سے تمام عمل اکارت ہو جاتے ہیں (۲۸) اور تم بے وضو ہو تو تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو کے یہ چار ہیں جو آگے بیان کئے جاتے ہیں فائدہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہر نماز کے لئے تازہ وضو کے عادی تھے اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں فرائض و نوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت و ثواب کا موجب ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ کیا گیا اور جب تک حدث واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل سب کا ادا کرنا جائز ہوا (۲۹) کہنیاں بھی دھونے کے حکم میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جمہور اسی پر ہیں (۳۰) چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیث مغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت کا بیان ہے۔ (۳۱) یہ وضو کا چوتھا فرض ہے حدیث صحیح میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطا سے مروی ہے وہ بقسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا (۳۲) مسئلہ جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے جنابت کبھی بیداری میں دفق و شہوت کے ساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتیٰ کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں ادخال حشفہ سے فاعل و مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ مسئلہ حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے۔ حیض کا مسئلہ سورہ بقرہ میں گزر گیا اور نفاس کا موجب غسل ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ تیمم کا بیان سورہ نساء میں گزر چکا (۳۳) کہ تمہیں مسلمان کیا (۳۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے وقت شب عقبہ اور بیعت رضوان میں (۳۵) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ہر حال میں (۳۶) اس طرح کہ قرابت و عداوت کا کوئی اثر تمہیں عدل سے نہ ہٹا سکے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وعدہ ہے کہ اُن کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے اور وہ جنھوں نے کفر کیا اور

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں ف۳۷ اے ایمان والو اللہ کا

اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ

احسان اپنے اوپر یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں

اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

تو اُس نے اُن کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے ف۳۸ اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ

اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد

اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ

لیا ف۳۹ اور ہم نے اُن میں بارہ سردار قائم کیے ف۴۰ اور اللہ نے فرمایا بیشک

مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ

میں ف۴۱ تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ

اور اُن کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو ف۴۲ بے شک میں تمہارے گناہ

ع ۲

(۳۷) یہ آیت نص قاطع ہے اس پر کہ خلود نار سوائے کفار کے اور کسی کے لئے نہیں (خازن) (۳۸) شان نزول ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منزل میں قیام فرمایا اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی ایک اعرابی موقع پاکر آیا اور چھپ کر اس نے تلوار لی اور تلوار کھینچ کر حضور سے کہنے لگا اے محمد تمہیں مجھ سے کون بچائے گا حضور نے فرمایا اللہ، یہ فرمانا تھا حضرت جبریل نے اس کے ہاتھ سے تلوار گرادی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار لے کر فرمایا کہ تجھے مجھ سے کون بچائے گا کہنے لگا کہ کوئی نہیں میں گواہی دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں (تفسیر ابو السعود) (۳۹) کہ اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے توریت کے احکام کا اتباع کریں گے (۴۰) ہر سبط (گروہ) پر ایک سردار جو اپنی قوم کا ذمہ دار ہو کہ وہ عہد وفا کریں گے اور حکم پر چلیں گے (۴۱) مدد و نصرت سے (۴۲) یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو

سَیِّاٰتِکُمْ وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ

اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں پھر

کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ

اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا ۴۳ تو ان کی کیسی بدعہدیوں

مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً ۚ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ

۴۴ پر ہم نے انہیں لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے اللہ کی باتوں کو ۴۵ ان کے ٹھکانوں

مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی

سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ۴۶ اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے

خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ

رہو گے ۴۷ سوا تھوڑوں کے ۴۸ تو انہیں معاف کردو اور ان سے درگزرو ۴۹

اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓی

بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں

اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ

ہم نے ان سے عہد لیا ۵۰ تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ۵۱ تو ہم نے ان کے

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ

آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا ۵۲ اور عنقریب اللہ انہیں بتا دے

(۴۳) واقعہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ انہیں اور ان کی قوم کو ارض مقدسہ کا وارث بنائے گا جس میں کنعانی جبار رہتے تھے تو فرعون کے ہلاک کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ کی طرف لے جائیں میں نے اس کو تمہارے لئے دار و قرار بنایا ہے تو وہاں جاؤ اور جو دشمن وہاں ہیں ان پر جہاد کرو میں تمہاری مدد فرماؤں گا اور اے موسیٰ تم اپنی قوم کے ہر ہر سبط میں سے ایک ایک سردار بناؤ اس طرح بارہ سردار مقرر کرو ہر ایک ان میں سے اپنی قوم کے حکم ماننے اور عہد وفا کرنے کا ذمہ دار ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام سردار منتخب کر کے بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے جب اریحا کے قریب پہنچے تو ان نقیبوں کو تجسس احوال کے لئے بھیجا وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ بہت عظیم الجثہ اور نہایت قوی و توانا صاحب ہیبت و شوکت ہیں یہ ان سے ہیبت زدہ ہو کر واپس ہوئے اور آکر انہوں نے اپنی قوم سے سب حال بیان کیا باوجودیکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا لیکن سب نے عہد شکنی کی سوائے کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون کے کہ یہ عہد پر قائم رہے (۴۴) کہ انہوں نے عہد الٰہی کو توڑا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کی اور انبیاء کو قتل کیا کتاب کے احکام کی مخالفت کی (۴۵) جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے اور جو توریت میں بیان کی گئیں ہیں (۴۶) توریت میں کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں اور ان پر ایمان لائیں (۴۷) کیونکہ دغاء و خیانت و نقض عہد اور رسولوں کے ساتھ بد عہدی ان کی اور ان کے آباء کی قدیم عادت ہے (۴۸) جو ایمان لائے (۴۹) اور جو کچھ ان سے پہلے سرزد ہوا اس پر گرفت نہ کرو شان نزول بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اس قوم کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا پھر توڑا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ ان کی اس عہد شکنی سے در گزر کیجئے جب تک کہ وہ جنگ سے باز رہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں (۵۰) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا (۵۱) انجیل میں اور انہوں نے عہد شکنی کی (۵۲) قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتاب الٰہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسولوں کی نافرمانی کی فرائض ادا نہ کئے حدود کی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عداوت ڈال دی

بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا

گا جو کچھ کرتے تھے ف۵۳ اے کتاب والو ف۵۴ بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ

يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ

رسول ف۵۵ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں ف۵۶ اور بہت

كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ يَّهْدِيْ بِهِ

سی معاف فرماتے ہیں ف۵۷ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ف۵۸ اور روشن کتاب ف۵۹ اللہ اس سے

اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ

ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے ساتھ اور انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف

اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ

لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے بے شک

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ

کافر ہوئے وہ جنھوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے ف۶۰ تم فرما دو

فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ

پھر اللہ کا کوئی کیا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کر دے مسیح

ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

بن مریم اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ف۶۱ اور اللہ ہی کے لیے ہے

(۵۳) یعنی روز قیامت وہ اپنے کردار کا بدلہ پائیں گے (۵۴) یہود و نصرانیو (۵۵) سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم (۵۶) جیسے کہ آیت رجم اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور حضور کا اس کو بیان فرمانا معجزہ ہے (۵۷) اور ان کا ذکر بھی نہیں کرتے نہ ان پر مواخذہ فرماتے ہیں کیونکہ آپ اسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں جس میں مصلحت ہو (۵۸) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی (۵۹) یعنی قرآن شریف (۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نجران کے نصاریٰ سے یہ مقولہ سرزد ہوا اور نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ وملکانیہ کا یہ مذہب ہے کہ وہ حضرت مسیح کو اللہ بتاتے ہیں کیونکہ وہ حلول کے قائل ہیں اور ان کا اعتقاد باطل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدن عیسیٰ میں حلول کیا معاذ اللہ وتعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم کفر دیا اور اس کے بعد ان کے مذہب کا فساد بیان فرمایا (۶۱) اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللہ بتانا کتنا صریح باطل ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی

سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ سب کچھ

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا

کر سکتا ہے اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ کے بیٹے

اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ

اور اس کے پیارے ہیں ف۶۲ تم فرما دو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ف۶۳ بلکہ تم آدمی

مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ

ہو اس کی مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۫ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾ یٰۤاَهْلَ

کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی اور اسی کی طرف پھرنا ہے اے کتاب

الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰی فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

والو بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ف۶۴ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں بعد اس

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ

کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا ف۶۵ کہ کبھی کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے

وَّنَذِیْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی

والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت ہے اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے

(۶۲) شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل کتاب آئے اور انہوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے اس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے کہ اے محمد آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ان کے اس دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا (۶۳) یعنی اس بات کا تو تمہیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہو گے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے جب ایسا نہیں تو تمہارے دعویٰ کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے (۶۴) محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۶۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پانچ سو انہتر برس کی مدت نبی سے خالی رہی اس کے بعد حضور کے تشریف لانے کی منت کا اظہار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت تم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزام حجت و قطع عذر بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف نہ لائے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ

اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کئے ف۶۶

اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ

اور تمہیں بادشاہ کیا ف۶۷ اور تمہیں وہ دیا جو آج سارے جہان میں کسی کو

الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٠ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ

نہ دیا ف۶۸ اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے

اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٢١

لئے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو ف۶۹ کہ نقصان پر پلٹو گے

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا

بولے اے موسیٰ اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے

حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝٢٢

جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں جائیں

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا

دو مرد کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے ف۷۰ اللہ نے انہیں نوازا ف۷۱ بولے کہ

عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ

زبردستی دروازے میں ف۷۲ ان پر داخل ہو اگر تم دروازے میں داخل ہوگئے تو تمہارا ہی غلبہ ہے ف۷۳ اور اللہ ہی پر

(۶۶) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ وہ برکات و ثمرات کا سبب ہے اس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات و ثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے (۶۷) یعنی آزاد و صاحب حشم و خدم اور فرعونیوں کے ہاتھوں میں مقید ہونے کے بعد ان کی غلامی سے نجات حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی پانا بڑی نعمت ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جو کوئی خادم اور عورت اور سواری رکھتا وہ ملک کہلایا جاتا (۶۸) جیسے کہ دریا میں راہ بنانا دشمن کو غرق کرنا من اور سلویٰ اتارنا پتھر سے چشمے جاری کرنا ابر کو سائبان بنانا وغیرہ (۶۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی نعمتیں یاد دلانے کے بعد ان کو اپنے دشمنوں پر جہاد کے لئے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے قوم ارض مقدسہ میں داخل ہو جاؤ اس زمین کو مقدس اس لئے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لئے وہ باعث برکت ہوتی ہے۔ کلبی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا دیکھئے جہاں تک آپ کی نظر پہنچے وہ جگہ مقدس ہے اور آپ کی ذریت کی میراث ہے یہ سرزمین طور اور اس کے گردو پیش کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملک شام (۷۰) کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون جو ان نقباء میں سے تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبابرہ کا حال دریافت کرنے کے لئے بھیجا تھا (۷۱) ہدایت اور وفاء عہد کے ساتھ انہوں نے جبابرہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اور اس کا افشاء نہ کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ انہوں نے افشاء کیا تھا (۷۲) شہر کے (۷۳) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہونا تم جبارین کے بڑے بڑے جسموں سے اندیشہ نہ کرو ہم نے انہیں دیکھا ہے ان کے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور انہوں نے چاہا کہ ان پر سنگ باری کریں

فَتَوَكَّلُوٓا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٣﴾ قَالُوا يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّا لَن نَّدْخُلَهَآ

بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے بولے (۷۴) اے موسیٰ ہم تو وہاں (۷۵) کبھی نہ جائیں

أَبَدًا مَّا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَٰتِلَآ إِنَّا هَٰهُنَا

گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں

قَٰعِدُونَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّى لَآ أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِى وَأَخِى

بیٹھے ہیں موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میرے مجھے اختیار نہیں مگر اپنا اور اپنے

فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَٰسِقِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ

بھائی کا تو تو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ (۷۶) فرمایا تو وہ زمین ان پر حرام

عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِى الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ

ہے (۷۷) چالیس برس تک بھٹکتے پھریں زمین میں (۷۸) تو تم ان بے حکموں

عَلَى الْقَوْمِ الْفَٰسِقِينَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَىْ ءَادَمَ بِالْحَقِّ

کا افسوس نہ کھاؤ اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر (۷۹)

إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْءَاخَرِ

جب دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی

قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾

بولا قسم ہے میں تجھے قتل کردوں گا (۸۰) کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے (۸۱)

(۷۴) بنی اسرائیل (۷۵) جبارین کے شہر میں (۷۶) اور ہمیں ان کی صحبت اور قرب سے بچا یا یہ معنی کہ ہمارے ان کے درمیان فیصلہ فرما (۷۷) اس میں نہ داخل ہو سکیں گے (۷۸) وہ زمین جس میں یہ لوگ بھٹکتے پھرے نو فرسنگ تھی اور قوم چھ لاکھ جنگی جو اپنے سامان لئے تمام دن چلتے تھے جب شام ہوتی تو اپنے کو وہیں پاتے جہاں سے چلے تھے یہ ان پر عقوبت تھی سوائے حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع و کالب کے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی اور ان کی اعانت کی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آگ کو سرد اور سلامتی بنایا اور اتنی بڑی جماعت عظیمہ کا اتنے چھوٹے حصہ زمین میں چالیس برس آوارہ و حیران پھرنا اور کسی کا وہاں سے نکل نہ سکنا خوارق عادات میں سے ہے جب بنی اسرائیل نے اس جنگل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کھانے پینے وغیرہ ضروریات اور تکالیف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کو آسمانی غذا من و سلویٰ عطا فرمایا اور لباس خود ان کے بدن پر پیدا کیا جو جسم کے ساتھ بڑھتا تھا اور ایک سفید پتھر کوہ طور کا عنایت کیا کہ جب رخت سفر اتارتے اور کسی وقت ٹھہرتے تو حضرت اس پتھر پر عصا مارتے اس سے بنی اسرائیل کے بارہ اسباط کے لئے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سایہ کرنے کے لئے ایک ابر بھیجا اور تیہ میں جتنے لوگ داخل ہوئے تھے ان میں سے جو بیس سال سے زیادہ عمر کے تھے سب وہیں مر گئے سوائے یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا کے اور جن لوگوں نے ارض مقدسہ میں داخل ہونے سے انکار کیا ان میں سے کوئی بھی داخل نہ ہو سکا اور کہا گیا ہے کہ تیہ میں ہی حضرت ہارون و حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات ہے چالیس برس بعد حضرت یوشع کو نبوت عطا کی گئی اور جبارین پر جہاد کا حکم دیا گیا آپ باقی ماندہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر گئے اور جبارین پر جہاد کیا (۷۹) جن کا نام ہابیل اور قابیل تھا اس خبر کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے علماء سیر و اخبار کا بیان ہے کہ حضرت حوا کے حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور جبکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کا نکاح لیودا سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا اقلیما سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا قابیل اس پر راضی نہ ہوا اور چونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے اس کا طلب گار ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ

بے شک اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا

اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ

کہ تجھے قتل کروں ف۸۲ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو مالک ہے سارے جہان کا میں تو یہ چاہتا ہوں

اَنْ تَبُوْٓءَا بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ

کہ میرا ف۸۳ اور تیرا گناہ ف۸۴ دونوں تیرے ہی پلہ پڑے تو تو دوزخی ہو جائے اور

ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ

بے انصافوں کی یہی سزا ہے تو اس کے نفس نے اسے بھائی کے قتل کا چاؤ دلایا

فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ

تو اسے قتل کردیا تو رہ گیا نقصان میں ف۸۵ تو اللہ نے ایک کوا بھیجا

فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ ؕ قَالَ یٰوَیْلَتٰۤی

زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر اپنے بھائی کی لاش چھپائے ف۸۶ بولا ہائے

اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ

خرابی میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا

اَخِیْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ ۛۚ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا

تو پچھتاتا رہ گیا ف۸۷ اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل

بقیہ صفحہ ۲۰۱ = فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہٰذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں کہنے لگا یہ تو آپ کی رائے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا آپ نے فرمایا تو تم دونوں قربانیاں لاؤ جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیما کا حقدار ہے۔ اس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھالیا کرتی تھی قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں چھوڑ گئی اس پر قابیل کے دل میں بہت بغض و حسد پیدا ہوا (۸۰) جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا ہابیل نے کہا کیوں کہنے لگا اس لئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اقلیما کا مستحق ٹھہرا اس میں میری ذلت ہے (۸۱) ہابیل کے اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے اس میں میرا کیا دخل ہے (۸۲) اور میری طرف سے ابتدا ہو باوجودیکہ میں تجھ سے قوی و توانا ہوں یہ صرف اس لئے کہ (۸۳) یعنی مجھ کو قتل کرنے کا (۸۴) جو اس سے پہلے تو نے کیا کہ والد کی نافرمانی کی حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا (۸۵) اور متحیر ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرا (۸۶) مروی ہے کہ دو کوے آپس میں لڑے ان میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کوے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڈھا کیا اس میں مرے ہوئے کوے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہئے چنانچہ اس نے زمین کھود کر دفن کر دیا (جلالین مدارک وغیرہ) (۸۷) اپنی نادانی و پریشانی پر اور یہ ندامت گناہ پر نہ تھی کہ توبہ میں شمار ہو سکتی یا ندامت کا توبہ ہونا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی امت کے ساتھ خاص ہو (مدارک)

عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ

پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا

فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَ مَنْ اَحْیَاهَا

زمین میں فساد کئے ف۸۸ تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا ف۸۹ اور جس نے ایک

فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ٘

جان کو جِلا لیا ف۹۰ اس نے گویا سب لوگوں کو جِلا لیا اور بے شک اُن کے ف۹۱ پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں

ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ(۳۲) اِنَّمَا

کے ساتھ آئے ف۹۲ پھر بے شک اُن میں بہت اُس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ف۹۳ وہ کہ

جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ

اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے ف۹۴ اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں

فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ

اُن کا بدلہ یہی ہے کہ گِن گِن کر قتل کئے جائیں یا سُولی دیئے جائیں یا اُن کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری

مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی

طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کردیئے جائیں یہ دنیا میں اُن کی رُسوائی ہے

الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ(۳۳) اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا

اور آخرت میں اُن کے لیے بڑا عذاب مگر وہ جنہوں نے توبہ کرلی

(۸۸) یعنی خون ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر مارا نہ شرک و کفر یا قطع طریق وغیرہ کسی موجب قتل فساد کی وجہ سے مارا (۸۹) کیونکہ اس نے حق اللہ کی رعایت اور حدود شریعت کا پاس نہ کیا (۹۰) اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ اسباب ہلاکت سے بچایا (۹۱) یعنی بنی اسرائیل کے (۹۲) معجزات باہرات بھی لائے اور احکام و شرائع بھی (۹۳) کہ کفر و قتل وغیرہ کا ارتکاب کرکے حدود سے تجاوز کرتے ہیں (۹۴) اللہ تعالیٰ سے لڑنا یہی ہے کہ اس کے اولیاء سے عداوت کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا اس آیت میں قطاع طریق یعنی رہزنوں کی سزا کا بیان ہے شان نزول ۶ھ میں عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آکر اسلام لائے اور بیمار ہوگئے ان کے رنگ زرد ہوگئے پیٹ بڑھ گئے حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ تندرست ہوگئے مگر تندرست ہو کر وہ مرتد ہوگئے اور پندرہ اونٹ لے کر وہ اپنے وطن کو چلتے ہوگئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طلب میں حضرت یسار کو بھیجا ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذائیں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضور کی خدمت میں گرفتار کرکے حاضر کئے گئے تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی)

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ ف۹۵ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان

رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو

وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ف۹۶ اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ بے شک وہ جو کافر ہوئے

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ

جو کچھ زمین میں ہے سب اور اس کی برابر اور اگر ان کی ملک ہو کہ اسے دے کر

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو ان سے نہ لیا جائے گا اور ان کیلئے دکھ کا عذاب

اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ

ہے ف۹۷ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ اس سے نہ نکلیں

مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا

گے اور ان کو دوامی سزا ہے اور جو مرد یا عورت چور ہو ف۹۸ تو ان کا ہاتھ

اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

کاٹو ف۹۹ ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب

(۹۵) یعنی گرفتاری سے قبل توبہ کر لینے سے وہ عذاب آخرت اور قطع طریق (رہزنی) کی حد سے تو بچ جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص حق العباد ہے یہ باقی رہے گا (احمدی) (۹۶) جس کی بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو (۹۷) یعنی کفار کے لئے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں (۹۸) اور اس کی چوری دو مرتبہ کے اقرار یا دو مردوں کی شہادت سے حاکم کے سامنے ثابت ہو اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم سے کم کا نہ ہو (کما فی حدیث ابن مسعود) (۹۹) یعنی داہنا اس لئے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں اَیْمَانَهُمَا آیا ہے۔ مسئلہ پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔ مسئلہ چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور مال مسروق موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہو گیا ہو تو ضمان واجب نہیں (تفسیر احمدی)

حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ

حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے

يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ

اس پر رجوع فرمائے گا ف۱۰۰ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ

لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ

کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے

لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ

جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۱۰۱ اے رسول

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا

تمہیں غمگین نہ کریں وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۱۰۲ جو کچھ وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں

آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا

ہم ایمان لائے اور ان کے دل مسلمان نہیں ف۱۰۳ اور کچھ یہودی

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ

جھوٹ خوب سنتے ہیں ف۱۰۴ اور لوگوں کی خوب سنتے ہیں ف۱۰۵ جو تمہارے پاس حاضر نہ

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ

ہوئے اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے

(۱۰۰) اور عذاب آخرت سے اس کو نجات دے گا (۱۰۱) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجال اعتراض نہیں اس سے قدریہ و معتزلہ کا ابطال ہو گیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں (۱۰۲) اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوْلُ کے خطاب عزت کے ساتھ مخاطب فرما کر تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اے حبیب میں آپ کا ناصر و معین ہوں منافقین کے کفر میں جلدی کرنے یعنی ان کے اظہار کفر اور کفار کے ساتھ دوستی و موالات کر لینے سے آپ رنجیدہ نہ ہوں (۱۰۳) یہ ان کے نفاق کا بیان ہے (۱۰۴) اپنے سرداروں سے اور ان کے افتراؤں کو قبول کرتے ہیں (۱۰۵) ماشاء اللہ حضرت مترجم قدس سرہ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا اس مقام پر بعض مترجمین و مفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ انہوں نے لِقَوْمٍ کے لام کو علت قرار دے کر آیت کے معنی یہ بیان کیے کہ منافقین و یہود اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جس کے وہ جاسوس ہیں مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظم قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں فرماتی بلکہ یہاں لام مِنْ کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور لوگوں یعنی یہود خیبر کی باتوں کو خوب مانتے ہیں جن کے احوال کا آیت شریف میں بیان آ رہا ہے (تفسیر ابو السعود و جمل)

هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

تو مانو اور یہ نہ ملے تو بچو ف۱۰۶ اور جسے اللہ گمراہ کرنا

فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ

چاہے تو ہرگز تو اللہ سے اس کا کچھ بنا نہ سکے گا وہ ہیں کہ اللہ نے ان کا

يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِى

دل پاک کرنا نہ چاہا انہیں دنیا میں رسوائی ہے اور انہیں

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ

آخرت میں بڑا عذاب بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور ف۱۰۷

فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ

تو اگر تمہارے حضور حاضر ہوں ف۱۰۸ تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو ف۱۰۹ اور اگر تم ان سے

عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

منہ پھیر لو گے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۱۱۰ اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو

بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ

بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے

وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ

حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے ف۱۱۱ بایں ہمہ اسی سے منہ پھیرتے ہیں ف۱۱۲

(۱۰۶) شان نزول یہود خیبر کے شرفاء میں سے ایک بیاہے مرد اور بیاہی عورت نے زنا کیا اس کی سزا توریت میں سنگسار کرنا تھی یہ انہیں گوارا نہ تھا اس لئے انہوں نے چاہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرائیں چنانچہ دونوں (مجرموں) کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور حد کا حکم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں تو مت ماننا وہ لوگ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے ہموطن ہیں اور ان کے ساتھ آپ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائے گا چنانچہ سرداران یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عمرو و مالک بن صیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انہیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا حضور نے فرمایا کیا میرا فیصلہ مانو گے انہوں نے اقرار کیا آیت رجم نازل ہوئی اور سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا یہود نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گورا یک چشم فدک کا باشندہ ابن صوریا نامی ہے تم اس کو جانتے ہو کہنے لگے ہاں فرمایا وہ کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہود میں اس کے پایہ کا عالم نہیں توریت کا یکتا ماہر ہے فرمایا اس کو بلاؤ چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا تو ابن صوریا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا یہود میں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے عرض کیا لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں حضور نے یہود سے فرمایا اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے سب نے اقرار کیا تب حضور نے ابن صوریا سے فرمایا میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا تمہارے لئے دریا میں راہیں بنائیں تمہیں نجات دی فرعونیوں کو غرق کیا تمہارے لئے ابر کو سایہ بان بنایا "من و سلویٰ" نازل فرمایا اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے کیا تمہاری کتاب میں بیاہے مرد و عورت کے لئے سنگسار کرنے کا حکم ہے ابن صوریا نے عرض کیا بے شک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمایئے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حکم ہے فرمایا جب چار عادل و معتبر شاہدوں کی گواہی سے زنا بصراحت ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے ابن صوریا نے عرض کیا بخدا بعینہ ایسا ہی توریت میں ہے پھر حضور نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکم الٰہی میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی اس نے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے اس طرز عمل سے شرفاء میں زنا کی بہت کثرت ہو گئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچازاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ

وَمَآ أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٣﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى وَّ

اور وہ ایمان لانے والے نہیں بے شک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور

نُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَ

نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور

الرَّبّٰنِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوا

عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی ف۱۱۳ اور وہ اس

عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا

پر گواہ تھے تو ف۱۱۴ لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے

بِاٰيٰتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ

بدلے ذلیل قیمت نہ لو ف۱۱۵ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے ف۱۱۶ وہی لوگ

الْكٰفِرُونَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ

کافر ہیں اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا ف۱۱۷ کہ جان کے بدلے جان ف۱۱۸ اور

الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَ

آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور

السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ

دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے ف۱۱۹ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ

بقیہ صفحہ ۲۰۶ = کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ جب تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائے گا تب ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لئے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کرائی جائے یہ سن کر یہود بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے لگے تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دے دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مستحق نہیں ابن صوریا نے کہا کہ حضور نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا اس کے بعد حضور کے حکم سے ان دونوں زنا کاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) (۱۰۷) یہ یہود کے حکام کی شان میں ہے جو رشوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکام شرع کو بدل دیتے تھے مسئلہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے (۱۰۸) یعنی اہل کتاب (۱۰۹) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تخیر فرمایا گیا کہ اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لائیں تو آپ کو اختیار ہے فیصلہ فرمائیں یا نہ فرمائیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تخییر آیہ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ سے منسوخ ہو گئی امام احمد نے فرمایا کہ ان آیتوں میں کچھ منافات نہیں کیونکہ یہ آیت مفید تخییر ہے اور آیت "وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ" میں کیفیت حکم کا بیان ہے (خازن و مدارک وغیرہ) (۱۱۰) کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہے (۱۱۱) کہ بیاہے مرد اور شوہردار عورت کے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے (۱۱۲) باوجودیکہ توریت پر ایمان لانے کے مدعی بھی ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ توریت میں رجم کا حکم ہے اس کو نہ ماننا اور آپ کی نبوت کے منکر ہوتے ہوئے آپ سے فیصلہ چاہنا نہایت تعجب کی بات ہے (۱۱۳) کہ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں اور اس کے درس میں مشغول رہیں تاکہ وہ کتاب فراموش نہ ہو اور اس کے احکام ضائع نہ ہوں (خازن) مسئلہ توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو منسوخ نہ کئے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں (جمل و ابوالسعود) (۱۱۴) اے یہودیو تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور رجم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اس کے اظہار میں (۱۱۵) یعنی احکام الٰہیہ کی تبدیل بہر صورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف اور ان کی راضی کے اندیشہ سے ہو یا مال و جاہ و رشوت کی

كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

اس کا گناہ اُتار دے گا ف۱۲۰ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں

وَقَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے اُن کے نشانِ قدم پر عیسٰی بن مریم کو لائے تصدیق کرتا ہوا توریت کی

يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّ

جو اس سے پہلے تھی ف۱۲۱ اور ہم نے اُسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً

تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلی تھی اور ہدایت ف۱۲۲ اور نصیحت

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ؕ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَ

پرہیزگاروں کو اور چاہیئے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے اس میں اُتارا

مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنْزَلْنَاۤ

ف۱۲۳ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں اور اے محبوب

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ف۱۲۴ اور ان پر

وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے ف۱۲۵ اور اے سننے والے

بقیہ صفحہ ۲۰۷ = طمع سے (۱۱۶) اس کا منکر ہو کر (کما قالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما) (۱۱۷) اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے ہم پر یہ احکام لازم رہیں گے کیونکہ شرائع سابقہ کے جو احکام خدا اور رسول کے بیان سے ہم تک پہنچے اور منسوخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا (۱۱۸) یعنی اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اسکی جان مقتول کے بدلے میں ماخوذ ہوگی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلم ہو یا ذمی شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (مدارک) (۱۱۹) یعنی مماثلت و مساوات کی رعایت ضروری ہے (۱۲۰) یعنی جو قاتل یا جنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبال معصیت سے بچنے کے لئے بخوشی اپنے اوپر حکم شرعی جاری کرائے تو قصاص اس کے جرم کا کفارہ ہو جائے گا اور آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا (جلالین و جمل) بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جو صاحب حق قصاص کو معاف کر دے تو یہ معافی اس کے لئے کفارہ ہے (مدارک) تفسیر احمدی میں ہے یہ تمام قصاص جب ہی واجب ہوں گے جب کہ صاحب حق معاف نہ کرے اور اگر وہ معاف کر دے تو قصاص ساقط (۱۲۱) احکام توریت کے بیان کے بعد احکام انجیل کا ذکر شروع ہوا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام توریت کے مصدق تھے کہ وہ منزل من اللہ ہے اور نسخ سے پہلے اس پر عمل واجب تھا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شریعت میں اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے (۱۲۲) اس آیت میں انجیل کے لئے لفظ ھُدًی دو جگہ ارشاد ہوا پہلی جگہ ضلالت و جہالت سے بچانے کے لئے رہنمائی مراد ہے دوسری جگہ ھُدًی سے سید انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے (۱۲۳) یعنی سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے کا حکم (۱۲۴) جو اس سے قبل حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں (۱۲۵) یعنی جب اہل کتاب اپنے مقدمات آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں

اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ

ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لیے ایک ایک شریعت اور

مِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ

راستہ رکھا ف۱۲۶ اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا

فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا

اس میں تمہیں آزمائے ف۱۲۷ تو بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ

بتا دے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ

اتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے

عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا

لغزش نہ دے دیں کسی حکم میں جو تیری طرف اترا پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۲۸ تو جان لو کہ

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

اللہ ان کے بعض گناہوں کی ف۱۲۹ سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے ف۱۳۰ اور بے شک بہت آدمی

النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ

بے حکم ہیں تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ف۱۳۱ اور اللہ سے بہتر کس

(۱۲۶) یعنی فروع و اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین سب کا ایک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے یہی ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر امت کا خاص ہے (۱۲۷) اور امتحان میں ڈالے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے کیا تم ان پر اس یقین و اعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہو کہ ان کا اختلاف مشیت الٰہیہ کے اقتضاء سے حکمت بالغہ اور دنیوی و اخروی مصالح نافعہ پر مبنی ہے یا حق کو چھوڑ کر ہوائے نفس کا اتباع کرتے ہو (تفسیر ابو السعود) (۱۲۸) اللہ کے نازل فرمائے ہوئے حکم سے (۱۲۹) جن میں یہ اعراض بھی ہے (۱۳۰) دنیا میں قتل و گرفتاری و جلاوطنی کے ساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔ (۱۳۱) جو سراسر گمراہی اور ظلم اور مخالف احکام الٰہی ہو تا تھا شان نزول بنی نضیر اور بنی قریظہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل ہوتا رہتا تھا جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قریظہ نے کہا کہ بنی نضیر ہمارے بھائی ہیں ہم وہ ایک جد کی اولاد ہیں ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کے خوں بہا میں ہم ستر وسق کھجوریں دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی ان کے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خوں بہا میں ایک سو چالیس وسق لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرما دیں حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قریظی اور نضیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں اس پر بنی نضیر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ ہمارے دشمن ہیں ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا جاہلیت کی گمراہی و ظلم کا حکم چاہتے ہیں

مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا

کا حکم یقین والوں کے لیے اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو

الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ

دوست نہ بناؤ ف۱۳۲ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ف۱۳۳ اور تم میں جو کوئی ان سے

مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے ف۱۳۴ بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا ف۱۳۵

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ

اب تم انہیں دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار ہے ف۱۳۶ کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑتے ہیں کہتے ہیں ہم ڈرتے

نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ

ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے ف۱۳۷ تو نزدیک ہے کہ اللہ فتح لائے ف۱۳۸ یا اپنی طرف

اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِىْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

سے کوئی حکم ف۱۳۹ پھر اس پر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا ف۱۴۰ پچھتاتے رہ جائیں

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ

اور ف۱۴۱ ایمان والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنہوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی اپنے حلف میں پوری

اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

کوشش سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا تو رہ گئے نقصان میں ف۱۴۲

(۱۳۲) مسئلہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو شان نزول یہ آیت حضرت عبادہ بن صامت صحابی اور عبداللہ بن ابی بن سلول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ و رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کر سکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے ان کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عبادہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) (۱۳۳) اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ (مدارک) (۱۳۴) اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر مخالف دین اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے (مدارک و خازن) (۱۳۵) جو کافروں سے دوستی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ تم نے یہ آیت نہیں سنی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ الآیۃ انہوں نے عرض کیا اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے امیر المومنین نے فرمایا کہ اللہ نے انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو اللہ نے انہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو حضرت ابو موسیٰ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومت بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے مجبوری اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا اس پر حضرت امیر المومنین نے فرمایا نصرانی مر گیا والسلام یعنی فرض کرو کہ وہ مر گیا اس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو یہ آخری بات ہے (خازن) (۱۳۶) یعنی نفاق (۱۳۷) جیسا کہ عبداللہ بن ابی منافق نے کہا (۱۳۸) اور اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مظفر و منصور کرے اور ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور مسلمانوں کو ان کے دشمن یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار پر غلبہ دے چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بکرمہ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور یہود کے بلاد فتح ہوئے (خازن وغیرہ) (۱۳۹) جیسے کہ سرزمین حجاز کو یہود

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي

اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا ف۱۴۳ تو عنقریب اللہ ایسے

اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ

لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ

اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی

لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے ف۱۴۴ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا

عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

علم والا ہے تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ف۱۴۵

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ

کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ف۱۴۶ اور جو اللہ

يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ

اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

غالب ہے اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی

بقیہ صفحہ ۲۱۰ = سے پاک کرنا اور وہاں ان کا نام و نشان باقی نہ رکھنا یا منافقین کے راز افشا کر کے انہیں رسوا کرنا (خازن و جلالین) (۱۴۰) یعنی نفاق یا منافقین کا یہ خیال کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوں گے۔ (۱۴۱) منافقین کا پردہ کھلنے پر (۱۴۲) کہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے اور آخرت میں عذاب دائمی کے سزاوار (۱۴۳) کفار کے ساتھ دوستی و موالات بے دینی و ارتداد کی مستدعی ہے اس کی ممانعت کے بعد مرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے قبل لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بہت لوگ مرتد ہوئے (۱۴۴) یہ صفت جن کی ہے وہ کون ہیں اس میں کئی قول ہیں حضرت علی مرتضیٰ و حسن و قتادہ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت ابو بکر صدیق اور ان کے اصحاب ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہونے اور زکوٰۃ سے منکر ہونے والوں پر جہاد کیا عیاض بن غنم اشعری سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی نسبت فرمایا کہ یہ ان کی قوم ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہل یمن ہیں جن کی تعریف بخاری و مسلم کی حدیثوں میں آئی ہے۔ سدی کا قول ہے کہ یہ لوگ انصار ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور ان اقوال میں کچھ منافات نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا ان صفات کے ساتھ متصف ہونا صحیح ہے (۱۴۵) جن کے ساتھ موالات حرام ہے ان کا ذکر فرمانے کے بعد ان کا بیان فرمایا جن کے ساتھ موالات واجب ہے شان نزول حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبد اللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہماری قوم قریظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا اور قسمیں کھالیں کہ وہ ہمارے ساتھ مجالست (ہم نشینی) نہ کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو عبد اللہ بن سلام نے کہا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اس کے رسول کے نبی ہونے پر مومنین کے دوست ہونے پر اور حکم آیت کا تمام مومنین کے لئے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب ہیں (۱۴۶) جملہ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ دو وجہ رکھتا ہے ایک یہ کہ پہلے جملوں پر معطوف ہو دوسری یہ کہ حال واقع ہو پہلی وجہ اظہر و اقویٰ ہے اور حضرت مترجم قدس سرہ کا ترجمہ بھی اسی کے مساعد ہے (جمل من السمین) دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ يُقِيْمُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ بخشوع و تواضع نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں (تفسیر ابو السعود) دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف یؤتون کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ

دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

کھیل بنا لیا ہے ف۱۴۷ وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر ف۱۴۸ ان میں کسی کو

الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ

اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو ف۱۴۹ اور جب تم نماز کے لیے

اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں ف۱۵۰ یہ اس لیے کہ وہ نرے بے عقل لوگ

يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ

ہیں ف۱۵۱ تم فرماؤ اے کتابیو تمہیں ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ

پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور اس پر جو پہلے اترا ف۱۵۲ اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم

فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ

ہیں تم فرماؤ کیا میں بتا دوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں

اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ

ف۱۵۳ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کر دیے بندر

وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ

اور سور ف۱۵۴ اور شیطان کے پجاری ان کا ٹھکانا زیادہ برا ہے ف۱۵۵ اور یہ سیدھی راہ

ہوتے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہو کر زکوٰۃ دیتے ہیں (جمل) بعض کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ آپ نماز میں سائل کو انگشتری صدقہ دی تھی وہ انگشتری انگشت مبارک میں ڈھیلی تھی بے عمل کثیر کے نکل گئی لیکن امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں اس کا بہت شدومد سے رد کیا ہے اور اس کے بطلان پر بہت وجوہ قائم کئے ہیں (۱۴۷) شان نزول رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث دونوں اظہار اسلام کے بعد منافق ہو گئے بعض مسلمان ان سے محبت رکھتے تھے اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے (۱۴۸) یعنی بت پرست مشرک جو اہل کتاب سے بھی بدتر ہیں (خازن) (۱۴۹) کیونکہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں (۱۵۰) شان نزول کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موذن نماز کیلئے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور تمسخر کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی سدی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب موذن اذان میں اشہدان لاالہ اللہ '' اور اشہدان محمد رسول اللہ '' کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ جل جائے جھوٹا ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا (۱۵۱) جو ایسے سفیہانہ اور جاہلانہ حرکات کرتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نص قرآنی سے بھی ثابت ہے (۱۵۲) شان نزول یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں اس سوال سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں لیکن حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب و اسباط پر نازل فرمایا اور جو حضرت عیسٰی و موسٰی کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا سب کو مانتا ہوں ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے جو عیسٰی کو مانے ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۵۳) کہ اس برحق دین والوں کو تو تم محض اپنے عناد و عداوت ہی سے برا کہتے ہو اور تم پر اللہ تعالٰی نے لعنت کی اور غضب فرمایا اور جو آیت میں مذکور ہے وہ تمہارا حال ہوا تو بدتر درجہ میں تو تم خود ہو کچھ دل میں سوچو (۱۵۴) صورتیں مسخ کر کے (۱۵۵) اور وہ جہنم ہے

سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ

سے زیادہ بہکے اور جب تمہارے پاس آئیں ف۱۵۶ تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت

وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى

بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں اور ان ف۱۵۷

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ

میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے

السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ

ہیں ف۱۵۸ بے شک بہت ہی برے کام کرتے ہیں انہیں کیوں نہیں منع کرتے ان کے پادری

وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے بے شک بہت ہی برے

يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ

کام کر رہے ہیں ف۱۵۹ اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ف۱۶۰ ان کے ہاتھ

وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ

باندھے جائیں ف۱۶۱ اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں ف۱۶۲ عطا فرماتا ہے جیسے

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ

چاہے ف۱۶۳ اور اے محبوب یہ ف۱۶۴ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر

(۱۵۶) شان نزول یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و ضلال چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر دی (۱۵۷) یعنی یہود (۱۵۸) گناہ ہر معصیت و نافرمانی کو شامل ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ گناہ سے توریت کے مضامین کو چھپانا اور اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو محاسن و اوصاف ہیں ان کا مخفی رکھنا اور عدوان یعنی زیادتی سے توریت کے اندر اپنی طرف سے کچھ بڑھا دینا اور حرام خوری سے رشوتیں وغیرہ مراد ہیں (خازن) (۱۵۹) کہ لوگوں کو گناہوں اور برے کاموں سے نہیں روکتے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے اور جو شخص بری بات سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے باز رہے وہ بمنزلہ مرتکب گناہ کے ہے (۱۶۰) یعنی معاذ اللہ وہ بخیل ہے۔ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود بہت خوش حال اور نہایت دولت مند تھے جب انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و مخالفت کی تو ان کی روزی کم ہو گئی اس وقت فخاص یہودی نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہے یعنی معاذ اللہ وہ رزق دینے اور خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے اس کے اس قول پر کسی یہودی نے منع نہ کیا بلکہ راضی رہے اسی لئے یہ سب کا مقولہ قرار دیا گیا اور یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی (۱۶۱) تنگی اور داد و دہش سے ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ یہود دنیا میں سب سے زیادہ بخیل ہو گئے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں اور اس طرح انہیں آتش دوزخ میں ڈالا جائے ان کی اس بیہودہ گوئی اور گستاخی کی سزا میں (۱۶۲) وہ جواد کریم ہے (۱۶۳) اپنی حکمت کے موافق اس میں کسی کو مجال اعتراض نہیں (۱۶۴) قرآن شریف

وقف لازم

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَا

ہیں ترقی ہوگی ف۱۶۵ اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی اور بیر ڈال دیا ف۱۶۶ جب کبھی

اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے ف۱۶۷ اور زمین میں فساد کے لیے دوڑتے پھرتے

فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ

ہیں اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا اور اگر کتاب والے ایمان لاتے

اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾

اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ اتار دیتے اور ضرور انہیں چین کے باغوں میں لے جاتے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ

اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل ف۱۶۸ اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے

رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ

اترا ف۱۶۹ تو انہیں رزق ملتا اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ف۱۷۰ ان میں کوئی گروہ اگر

مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ

اعتدال پر ہے ف۱۷۱ اور ان میں اکثر بہت ہی برے کام کر رہے ہیں ف۱۷۲ اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں

بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ

تمہارے رب کی طرف سے ف۱۷۳ اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا

(۱۶۵) یعنی جتنا قرآن پاک اترتا جائے گا اتنا حسد و عناد بڑھتا جائے گا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے (۱۶۶) وہ ہمیشہ باہم مختلف رہیں گے اور ان کے دل کبھی نہ ملیں گے (۱۶۷) اور ان کی مدد نہیں فرماتا وہ ذلیل ہوتے ہیں (۱۶۸) اس طرح کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور آپ کا اتباع کرتے کہ توریت و انجیل میں اس کا حکم دیا گیا ہے (۱۶۹) یعنی تمام کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں سب میں سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ (۱۷۰) یعنی رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے پہنچتا فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے (۱۷۱) حد سے تجاوز نہیں کرتا یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (۱۷۲) جو کفر پر جمے ہوئے ہیں (۱۷۳) اور کچھ اندیشہ نہ کرو

رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے ف۱۷۴ بے شک اللہ کافروں کو راہ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا

نہیں دیتا تم فرمادو اے کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو ف۱۷۵ جب تک نہ قائم کرو

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا

توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۱۷۶ اور بیشک اے محبوب

مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ

وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی ف۱۷۷ تو تم کافروں کا کچھ غم نہ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَ

کھاؤ بے شک وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ف۱۷۸ اور اسی طرح یہودی اور ستارہ پرست اور

النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ

نصرانی ان میں جو کوئی سچے دل سے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ان پر نہ کچھ اندیشہ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ

ہے اور نہ کچھ غم بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ف۱۷۹ اور

اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ

ان کی طرف رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو اُن کے نفس کی خواہش نہ تھی

(۱۷۴) یعنی کفار سے جو آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں سفروں میں شب کو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی پہرہ ہٹا دیا گیا اور حضور نے پہرہ داروں سے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی (۱۷۵) کسی دین وملت میں نہیں (۱۷۶) یعنی قرآن پاک ان تمام کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے جب تک حضور پر ایمان نہ لائیں توریت وانجیل کی اقامت کا دعویٰ صحیح نہیں ہو سکتا (۱۷۷) کیونکہ جتنا قرآن پاک نازل ہوتا جائے گا یہ مکابرہ وعناد سے اس کے انکار میں اور شدت کرتے جائیں گے (۱۷۸) اور دل میں ایمان نہیں رکھتے منافق ہیں (۱۷۹) توریت میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں

فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا

ف۱۸۰ ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں ف۱۸۱ اور اس گمان میں ہیں کہ کوئی سزا نہ ہوگی ف۱۸۲ تو

وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ

اندھے اور بہرے ہوگئے ف۱۸۳ پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی ف۱۸۴ پھر ان میں بہتیرے اندھے اور بہرے ہوگئے اور اللہ

بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ

ان کے کام دیکھ رہا ہے بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح

ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَ

مریم کا بیٹا ہے ف۱۸۵ اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ف۱۸۶

رَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ

اور تمہارا رب بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا

النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ

دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں

ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا

وقف لازم

کا تیسرا ہے ف۱۸۷ اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا ف۱۸۸ اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے ف۱۸۹

يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ

تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا تو کیوں نہیں رجوع

(۱۸۰) اور انہوں نے انبیاء علیہم السلام کے احکام کو اپنی خواہشوں کے خلاف پایا تو ان میں سے (۱۸۱) انبیاء علیہم السلام کی تکذیب میں تو یہود و نصاریٰ سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہود کا کام ہے انہوں نے بہت سے انبیاء کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام بھی ہیں (۱۸۲) اور ایسے شدید جرموں پر بھی عذاب نہ کیا جائے گا (۱۸۳) حق کے دیکھنے اور سننے سے یہ ان کے غایت جہل اور نہایت کفر اور قبول حق سے بدرجہ غایت اعراض کرنے کا بیان ہے (۱۸۴) جب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد توبہ کی اس کے بعد دوبارہ (۱۸۵) نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے الٰہ جنا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا اور وہ ان کے ساتھ متحد ہو گیا تو عیسیٰ الٰہ ہو گئے تعالیٰ اللہ عن ذالک علوا کبیرا (خازن) (۱۸۶) اور میں اس کا بندہ ہوں الٰہ نہیں (۱۸۷) یہ قول نصاریٰ کے فرقہ مرقوسیہ و نسطوریہ کا ہے اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور مریم اور عیسیٰ تینوں الٰہ ہیں اور الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ باپ بیٹا روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں (۱۸۸) نہ اس کا کوئی ثانی نہ ثالث وہ وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے اس کا کوئی شریک نہیں باپ بیٹے بیوی سب سے پاک (۱۸۹) اور تثلیث کے معتقد رہے توحید اختیار نہ کی

إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ

کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے اور اللہ بخشنے والا مہربان مسیح بن مریم نہیں

مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ

مگر ایک رسول ف ۱۹۰ اس سے پہلے بہت رسول ہو گزرے ف ۱۹۱ اور اس کی ماں صدیقہ ہے ف ۱۹۲

كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ

دونوں کھانا کھاتے تھے ف ۱۹۳ دیکھو تو ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لیے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ

أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ

کیسے اوندھے جاتے ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ

ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا

نفع کا ف ۱۹۴ اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے تم فرماؤ اے کتاب والو اپنے

تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا

دین میں ناحق زیادتی نہ کرو ف ۱۹۵ اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو ف ۱۹۶ جو پہلے گمراہ

مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ

ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے لعنت کیے

الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ

گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم

(۱۹۰) ان کو الٰہ ماننا غلط باطل اور کفر ہے (۱۹۱) وہ بھی معجزات رکھتے تھے یہ معجزات ان کے صدق نبوت کی دلیل تھے اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی رسول ہیں ان کے معجزات بھی دلیل نبوت ہیں انہیں رسول ہی ماننا چاہئے جیسے اور انبیاء علیہم السلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے ان کو بھی خدا نہ مانو (۱۹۲) جو اپنے رب کے کلمات اور اسکی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہیں (۱۹۳) اس میں نصاریٰ کا رد ہے کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہو سکتا تو جو غذا کھائے جسم رکھے اس جسم میں تحلیل واقع ہو غذا اس کا بدل بنے وہ کیسے الٰہ ہو سکتا ہے (۱۹۴) یہ ابطال شرک کی ایک اور دلیل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہ (مستحق عبادت) وہی ہو سکتا ہے جو نفع و ضرر وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو جو ایسا نہ ہو وہ الٰہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو ان کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے (تفسیر ابوالسعود) (۱۹۵) یہود کی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ہی نہیں مانتے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ کہ انہیں معبود ٹھہراتے ہیں (۱۹٦) یعنی اپنے بد دین باپ دادا وغیرہ کی

مَرْيَمَ ۚ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ

کی زبان پر ف۱۹۷ یہ ف۱۹۸ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو

مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ

نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرے کام کرتے تھے ف۱۹۹ ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

دوستی کرتے ہیں کیا ہی بُری چیز اپنے لیے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور

وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَ

وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ف۲۰۰ اور اگر وہ ایمان لاتے ف۲۰۱ اللہ اور ان نبی پر اور

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾

اس پر جو ان کی طرف اترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے ف۲۰۲ مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں

اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا

کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم

نَصٰرٰى ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

نصاریٰ ہیں ف۲۰۳ یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے ف۲۰۴

(۱۹۷) باشندگان ایلہ نے جب حد سے تجاوز کیا اور سنیچر کے روز شکار ترک کرنے کا جو حکم تھا اس کی مخالفت کی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے ان پر لعنت کی اور ان کے حق میں بد دعا فرمائی تو وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اور اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بد دعا کی تو وہ خنزیر اور بندر ہو گئے اور ان کی تعداد پانچ ہزار تھی (جمل وغیرہ) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہود اپنے آباء پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے ہم انبیاء کی اولاد ہیں اور اس آیت میں انھیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم السلام نے ان پر لعنت کی ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے ان پر لعنت کی ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کی بشارت دی اور حضور پر ایمان نہ لانے اور کفر کرنے والوں پر لعنت کی (۱۹۸) لعنت (۱۹۹) مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ نہی منکر یعنی برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اول تو انھیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے ان کے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت اتاری (۲۰۰) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے (۲۰۱) صدق و اخلاص کے ساتھ بغیر نفاق کے (۲۰۲) اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کے ساتھ دوستی و موالات علامت نفاق ہے (۲۰۳) اس آیت میں ان کی مدح ہے جو زمانہ اقدس تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت معلوم ہونے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے شان نزول ابتدائے اسلام میں جب کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین کے اسماء یہ ہیں حضرت عثمان غنی اور ان کی زوجہ طاہرہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زبیر حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت ابو حذیفہ اور ان کی زوجہ حضرت سہلہ بنت سہیل اور حضرت مصعب بن عمیر حضرت ابو سلمہ اور ان کی بی بی حضرت ام سلمہ بنت امیہ حضرت عثمان بن مظعون حضرت عامر بن ربیعہ

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ

اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اترا ف۲۰۵ تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا

آنسوؤں سے ابل رہی ہیں ف۲۰۶ اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ف۲۰۷ تو

مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ

ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے ف۲۰۸ اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا

وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾ فَأَثَابَهُمُ

اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے ف۲۰۹ تو اللہ نے ان کے

اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ

اس کہنے کے بدلے انہیں باغ دیئے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے

وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

یہ بدلہ ہے نیکوں کا ف۲۱۰ اور وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا

وہ ہیں دوزخ والے اے ایمان والو ف۲۱۱ حرام نہ ٹھہراؤ

طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں ف۲۱۲ اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک حد سے بڑھنے والے

بقیہ صفحہ ۲۱۸ = اور ان کی بی بی حضرت لیلیٰ بنت ابی خیثمہ حضرت حاطب بن عمرو حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں بحری سفر کر کے حبشہ پہنچے اس ہجرت کو ہجرت اولیٰ کہتے ہیں ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور مسلمان روانہ ہوتے رہے یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہنچ گئی جب قریش کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف لے کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجی ان لوگوں نے دربار شاہی میں باریابی حاصل کر کے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو نادان بنا ڈالا ہے ان کی جماعت جو آپ کے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد انگیزی کرے گی اور آپ کی رعایا کو باغی بنائے گی ہم آپ کو خبر دینے کے لئے آئے ہیں اور ہماری قوم درخواست کرتی ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کیجئے نجاشی بادشاہ نے کہا ہم ان لوگوں سے گفتگو کر لیں یہ کہہ کر مسلمانوں کو طلب کیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر کہا خدا کی قسم تمہارے آقا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضور کا ارشاد کلام عیسیٰ علیہ السلام کے بالکل مطابق ہے یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کے چہرے اتر گئے پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی حضرت جعفر نے سورہ مریم تلاوت کی اس وقت دربار میں نصرانی عالم اور درویش موجود تھے قرآن کریم سن کر بے اختیار رونے لگے اور نجاشی نے مسلمانوں سے کہا تمہارے لئے میری قلمرو میں کوئی خطرہ نہیں مشرکین مکہ ناکام پھرے اور مسلمان نجاشی کے پاس بہت عزت و آسائش کے ساتھ رہے اور فضل الٰہی سے نجاشی کو دولت ایمان کا شرف حاصل ہوا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (۲۰۴) مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ علم اور ترک تکبر بہت کام آنے والی چیزیں ہیں اور ان کی بدولت ہدایت نصیب ہوتی ہے (۲۰۵) یعنی قرآن شریف (۲۰۶) یہ ان کی رقت قلب کا بیان ہے کہ قرآن کریم کے دل میں اثر کرنے والے مضامین سن کر رو پڑتے ہیں چنانچہ نجاشی بادشاہ کی درخواست پر حضرت جعفر نے اس کے دربار میں سورہ مریم اور سورہ طٰہٰ کی آیات پڑھ کر سنائیں تو نجاشی بادشاہ اور اس کے درباری جن میں اس کی قوم کے علماء موجود تھے سب زار و قطار رونے لگے اسی طرح نجاشی کی قوم کے ستر آدمی جو سید عالم

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ

اللہ کو ناپسند ہیں اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے

الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ

جس پر تمہیں ایمان ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی

اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ

کی قسموں پر ۲۱۳ ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا ۲۱۴ تو ایسی قسم کا بدلہ

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ

دس مسکینوں کو کھانا دینا ۲۱۵ اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے ۲۱۶ یا

كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ

انہیں کپڑے دینا ۲۱۷ یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے ۲۱۸

ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ

یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ ۲۱۹ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو ۲۲۰ اسی طرح

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ

شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام

بقیہ صفحہ ۲۱۹ = صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے حضور سے سورہ یٰسین سن کر بہت روئے (۲۰۷) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہم نے ان کے برحق ہونے کی شہادت دی (۲۰۸) اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہو کر جو روز قیامت تمام امتوں کے گواہ ہوں گے (یہ انہیں انجیل سے معلوم ہو چکا تھا) (۲۰۹) جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس ہوا تو یہود نے انہیں اس پر ملامت کی اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ہم کیوں ایمان نہ لاتے یعنی ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابل ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا کیونکہ یہ سبب ہے فلاح دارین کا (۲۱۰) جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائیں اور حق کا اقرار کریں (۲۱۱) شان نزول صحابہ کرام کی ایک جماعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سن کر ایک روز حضرت عثمان بن مظعون کے یہاں جمع ہوئی اور انہوں نے باہم ترک دنیا کا عہد کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ ٹاٹ پہنیں گے ہمیشہ دن میں روزہ رکھیں گے شب عبادت الٰہی میں بیدار رہ کر گزارا کریں گے بستر پر نہ لیٹیں گے گوشت اور چکنائی نہ کھائیں گے عورتوں سے جدا رہیں گے خوشبو نہ لگائیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس ارادہ سے روک دیا گیا (۲۱۲) یعنی جس طرح حرام کو ترک کیا جاتا ہے اس طرح حلال چیزوں کو ترک نہ کرو اور نہ مبالغہ میں کسی حلال چیز کو یہ کہو کہ ہم نے اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا (۲۱۳) غلط فہمی کی قسم یعنی یمین لغو یہ ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفارہ نہیں (۲۱۴) یعنی یمین منعقدہ پر جو کسی آئندہ امر پر قصد کر کے کھائی جائے ایسی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہے (۲۱۵) دونوں وقت کا خواہ انہیں کھلاوے یا پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو صدقہ فطر کی طرح دے دے۔ مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دے دے یا کھلا دیا کرے (۲۱۶) یعنی نہ بہت اعلیٰ درجہ کا نہ بالکل ادنیٰ بلکہ متوسط (۲۱۷) اوسط درجہ کے جن سے اکثر بدن ڈھک سکے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتا یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو۔ مسئلہ کفارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑے خواہ غلام آزاد کرے ہر ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا (۲۱۸) مسئلہ روزہ سے کفارہ جب ہی ادا ہو سکتا ہے جب کہ کھانا کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔ مسئلہ یہ بھی ضروری ہے کہ روزے متواتر رکھے جائیں (۲۱۹) اور قسم کھا کر توڑ دو یعنی اس کو پورا نہ کرو۔ مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں (۲۲۰) یعنی انہیں پورا کرو اگر اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے

الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ

تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ

يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا

کی یاد اور نماز سے روکے ۲۲۱ تو کیا تم باز آئے اور حکم مانو

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا

اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ ۲۲۲ تو جان لو کہ

عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے ۲۲۳ جو ایمان لائے اور نیک

الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں ۲۲۴ جو کچھ انھوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے ۲۲۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗ

اے ایمان والو ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے جس تک

(۲۲۱) اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خواری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکر الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے (۲۲۲) اطاعت خدا اور رسول سے (۲۲۳) یہ وعید و تہدید ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی صاف صاف پہنچا دیا تو ان کا جو فرض تھا ادا ہو چکا اب جو اعراض کرے وہ مستحق عذاب ہے (۲۲۴) شان نزول یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو شراب حرام کئے جانے سے قبل وفات پا چکے تھے حرمت شراب کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام کو ان کی فکر ہوئی کہ ان سے اس کا مواخذہ ہو گا یا نہ ہو گا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل جن نیک ایمانداروں نے کچھ کھایا پیا وہ گنہگار نہیں (۲۲۵) آیت میں لفظ اتقوا جس کے معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے پہلے سے شرک سے ڈرنا اور پرہیز کرنا دوسرے سے شراب اور جوئے سے بچنا تیسرے سے تمام محرمات سے پرہیز کرنا مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ پہلے سے ترک شرک دوسرے سے ترک معاصی و محرمات تیسرے سے ترک شبہات مراد ہے بعض کا قول ہے کہ پہلے سے تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اس پر قائم رہنا اور تیسرے سے زمانہ نزول وحی میں یا اس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں ان کو چھوڑ دینا مراد ہے (مدارج و خازن و جمل وغیرہ)

أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ

تمہارا ہاتھ اور نیزے پہونچیں ف۲۲۶ کہ اللہ پہچان کرا دے ان کی جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں پھر اس کے بعد جو

بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا

حد سے بڑھے ف۲۲۷ اس کے لئے دردناک عذاب ہے اے ایمان والو شکار نہ

الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا

مارو جب تم احرام میں ہو ف۲۲۸ اور تم میں جو اُسے قصداً قتل کرے ف۲۲۹ تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ

قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ

ویسا ہی جانور مویشی سے دے ف۲۳۰ تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں ف۲۳۱ یہ قربانی ہو کعبہ کو پہونچتی ف۲۳۲

أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ

یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا ف۲۳۳ یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا

أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَ

وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا ف۲۳۴ اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور

اللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا

اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے

لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا

اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار ف۲۳۵ جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ

(۲۲۶) ۶ ہجری جس میں حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال مسلمان محرم (احرام پوش تھے اس حالت میں وہ اس آزمائش میں ڈالے گئے کہ وحوش و طیور بکثرت آئے اور ان کی سواریوں پر چھا گئے ہاتھ سے پکڑنا ہتھیار سے شکار کر لینا بالکل اختیار میں تھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس آزمائش میں وہ بفضل الٰہی فرماں بردار ثابت ہوئے اور حکم الٰہی کی تعمیل میں ثابت قدم رہے (خازن وغیرہ) (۲۲۷) اور بعد ابتلاء کے نافرمانی کرے (۲۲۸) مسئلہ محرم پر شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے۔ مسئلہ جانور کی طرف شکار کرنے کے لئے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا بھی شکار میں داخل اور ممنوع ہے۔ مسئلہ اس حالت احرام میں ہر وحشی جانور کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو مسئلہ کاٹنے والا کتا اور کوا اور بچھو اور چیل اور چوہا اور بھیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث میں فواسق فرمایا گیا اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی مسئلہ مچھر پسو چیونٹی مکھی اور حشرات الارض اور حملہ آور درندوں کو مارنا معاف ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) (۲۲۹) مسئلہ حالت احرام میں جن جانوروں کا مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عمداً ہو یا خطاءً عمداً کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطاءً کا حدیث شریف سے ثابت ہے (مدارک) (۲۳۰) ویسا ہی جانور دینے سے مراد یہ ہے کہ قیمت میں مارے ہوئے جانور کے برابر ہو حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا یہی قول ہے اور امام محمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک خلقت و صورت میں مارے ہوئے جانور کی مثل ہونا مراد ہے (مدارک واحمدی) (۲۳۱) یعنی قیمت کا اندازہ کریں اور قیمت وہاں کی معتبر ہوگی جہاں شکار مارا گیا ہو یا اس کے قریب کے مقام کی (۲۳۲) یعنی کفارہ کے جانور کا حرم مکہ شریف کے باہر ذبح کرنا درست نہیں مکہ مکرمہ میں ہونا چاہئے اور عین کعبہ میں بھی ذبح جائز نہیں اسی لئے کعبہ کو پہنچتی فرمایا کعبہ کے اندر نہ فرمایا اور کفارہ کھانے یا روزہ سے ادا کیا جائے تو اس کے لئے مکہ مکرمہ میں ہونے کی قید نہیں باہر بھی جائز ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) (۲۳۳) مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غلہ خرید کر مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر پہنچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے (۲۳۴) یعنی اس حکم سے قبل جو شکار مارے (۲۳۵) اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ محرم کے لئے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہو

اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ

سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام

قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْیَ وَ الْقَلَآىٕدَؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا

کا باعث کیا ف۲۳۶ اور حرمت والے مہینہ ف۲۳۷ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں جانوروں کو ف۲۳۸ یہ اس لئے کہ تم یقین کرو

اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ

کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور یہ کہ اللہ سب

شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ

کچھ جانتا ہے جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۳۹ اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌؕ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا

بخشنے والا مہربان رسول پر نہیں مگر حکم پہونچانا ف۲۴۰ اور اللہ جانتا ہے جو

تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَ الطَّیِّبُ

تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ف۲۴۱ تم فرما دو کہ گندہ اور ستھرا برابر نہیں ف۲۴۲

وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے تو اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو کہ تم

تُفْلِحُوْنَ۠ ﴿۱۰۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــٴَـلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ

فلاح پاؤ اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی

(۲۳۶) کہ وہاں دینی و دنیوی امور کا قیام ہوتا ہے خائف وہاں پناہ لیتا ہے ضعیفوں کو وہاں امن ملتی ہے تاجر وہاں نفع پاتے ہیں حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں (۲۳۷) یعنی ذی الحجہ کو جس میں حج کیا جاتا ہے (۲۳۸) کہ ان میں ثواب زیادہ ہے ان سب کو تمہارے مصالح کے قیام کا سبب بنایا (۲۳۹) تو حرم و احرام کی حرمت کا لحاظ رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت شدید العقاب ذکر فرمائی تاکہ خوف و رجا سے تکمیل ایمان ہو اس کے بعد صفت غفور و رحیم بیان فرما کر اپنی وسعت رحمت کا اظہار فرمایا (۲۴۰) تو جب رسول، حکم پہنچا کر فارغ ہو گئے تو تم پر طاعت لازم اور حجت قائم ہو گئی اور جائے عذر باقی نہ رہی (۲۴۱) اس کو تمہارے ظاہر و باطن نفاق و اخلاص سب کا علم ہے (۲۴۲) یعنی حلال و حرام۔ نیک و بد مسلم و کافر اور کھرا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہو سکتا۔

لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ

جائیں تو تمہیں بری لگیں ف۲۴۳ اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی

عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ انہیں معاف کر چکا ہے ف۲۴۴ اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے تم سے اگلی ایک قوم نے انہیں پوچھا ف۲۴۵

ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ

پھر ان سے منکر ہو بیٹھے اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار

وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ

اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ف۲۴۶ ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے

الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٣﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا

ہیں ف۲۴۷ اور ان میں اکثر نرے بے عقل ہیں ف۲۴۸ اور جب ان سے کہا جائے آؤ اس طرف جو

أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا

اللہ نے اوتارا اور رسول کی طرف ف۲۴۹ کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا

أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٠٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانیں نہ راہ پر ہوں ف۲۵۰ اے ایمان

آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ إِلَى اللَّهِ

والو تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو ف۲۵۱ تم سب کی

(۲۴۳) شان نزول بعض لوگ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے یہ خاطر مبارک پر گراں ہوتا تھا ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دوں گا ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے فرمایا جہنم دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتادیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ صداقہ ہے باوجودیکہ اس کی ماں کا شوہر اور تھا جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں (تفسیر احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ پھر فرمایا اور پوچھو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر اقرار ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی ابن شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں کا کیا حال تھا خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی اس پر عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتادیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریق استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے کوئی کہتا میرا باپ کون ہے کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے وہ کہاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حج فرض ہونے کا بیان فرمایا اس پر ایک شخص نے کہا کیا ہر سال فرض ہے حضرت نے سکوت فرمایا سائل نے سوال کی تکرار کی تو ارشاد فرمایا کہ جو میں بیان نہ کروں اس کے درپے نہ ہو اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مفوض ہیں جو فرض فرمادیں وہ فرض ہو جائے نہ فرمائیں نہ ہو (۲۴۴) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس امر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا حرام وہ ہے جس کو اس نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے تو کلفت میں نہ پڑو (خازن) (۲۴۵) اپنے انبیاء سے اور بے ضرورت سوال کئے حضرات انبیاء نے احکام بیان فرمادئے تو بجانہ لاسکے (۲۴۶) زمانہ جاہلیت میں کفار کا یہ دستور تھا کہ جو اونٹنی پانچ مرتبہ بچے جنتی اور آخر مرتبہ اس کے نر ہوتا اس کا کان چیر دیتے پھر نہ اس پر سواری کرتے نہ اس کو ذبح کرتے نہ پانی اور چارے پر سے ہنکاتے

مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

رجوع اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے اے ایمان والو ۲۵۲

شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ

تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے ۲۵۳ وصیت کرتے وقت تم میں

ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي

کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر

الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ

کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو ۲۵۴

فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ

وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ۲۵۵ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے ۲۵۶ اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو

وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ﴿١٠٦﴾ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا

اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے

اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ

سزاوار ہوئے ۲۵۷ تو ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان

عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِن شَهَادَتِهِمَا

کو نقصان پہونچایا ۲۵۸ جو میت سے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے

بقیہ صفحہ ۲۲۴ = اس کو بحیرہ کہتے اور جب سفر پیش ہوتا یا کوئی بیمار ہوتا تو یہ نذر کرتے کہ اگر میں سفر سے بخیریت واپس آؤں یا تندرست ہو جاؤں تو میری اونٹنی سائبہ (بجار) ہے اور اس سے بھی نفع اٹھانا بحیرہ کی طرح حرام جانتے اور اس کو آزاد چھوڑ دیتے اور بکری جب سات مرتبہ بچے جن چکتی تو اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں چھوڑ دیتے اور ایسے ہی اگر نر مادہ دونوں ہوتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی اس کو وصیلہ کہتے اور جب نر اونٹ سے دس گیابھ حاصل ہو جاتے تو اس کو چھوڑ دیتے نہ اس پر سواری کرتے نہ اس سے کام لیتے نہ اس کو چارے پانی پر سے روکتے اس کو حامی کہتے (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بحیرہ وہ ہے جس کا دودھ بتوں کے لئے روکتے تھے کوئی اس جانور کا دودھ نہ دوہتا اور سائبہ وہ جس کو اپنے بتوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے کوئی ان سے کام نہ لیتا یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک چلی آرہی تھیں اس آیت میں ان کو باطل کیا گیا (۲۴۷) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا اس کی طرف اس کی نسبت غلط ہے (۲۴۸) جو اپنے سرداروں کے کہنے سے ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اتنا شعور نہیں رکھتے کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہ کی اس کو کوئی حرام نہیں کر سکتا (۲۴۹) یعنی حکم خدا اور رسول کا اتباع کرو اور سمجھ لو کہ یہ چیزیں حرام نہیں (۲۵۰) یعنی باپ دادا کا اتباع جب درست ہوتا کہ وہ علم رکھتے اور سیدھی راہ پر ہوتے (۲۵۱) مسلمان کفار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کفار عناد میں مبتلا ہو کر دولت اسلام سے محروم رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی فرمادی کہ اس میں تمہارا کچھ ضرر نہیں امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فرض ادا کر کے تم بری الذمہ ہو چکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے عبداللہ بن مبارک نے فرمایا اس آیت میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے وجوب کی بہت تاکید ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے نیکیوں کی رغبت دلائے بدیوں سے روکے (خازن) (۲۵۲) شان نزول مہاجرین میں سے بدیل جو حضرت عمرو بن عاص کے موالی میں سے تھے بقصد تجارت ملک شام کی طرف دو نصرانیوں کے ساتھ روانہ ہوئے ان میں سے ایک کا نام تمیم بن اوس داری تھا اور دوسرے کا عدی بن بداء شام پہنچتے ہی بدیل بیمار ہو گئے اور انہوں نے اپنے تمام سامان کی ایک فہرست لکھ کر سامان میں ڈال دی اور ہمراہیوں کو اس کی اطلاع نہ دی جب مرض کی شدت ہوئی تو بدیل نے تمیم و عدی دونوں کو وصیت کی کہ ان کا تمام سرمایہ مدینہ شریف پہنچ کر ان کے اہل کو دے دیں اور بدیل کی وفات ہو گئی ان دونوں نے ان کی موت کے بعد ان کا سامان دیکھا اس میں ایک چاندی کا

وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا

اور ہم حد سے نہ بڑھے ف۲۵۹ ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی

بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ

چاہیے ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کر دی جائیں ان کی قسموں کے بعد ف۲۶۰

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَ

اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا جس دن

يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ

اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو ف۲۶۱ پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا ف۲۶۲ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بے شک تو

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ

ہی ہے سب غیبوں کا جاننے والا ف۲۶۳ جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسٰی یاد کر

نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ قف

میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر ف۲۶۴ جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی ف۲۶۵

تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں ف۲۶۶ اور پکی عمر ہو کر ف۲۶۷ اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت ف۲۶۸

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ

اور توریت اور انجیل اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا

ع ۱۴ — وقف لازم

بقیہ صفحہ ۲۲۵ = جام تھا جس پر سونے کا کام بنا تھا اس میں تین سو مثقال چاندی تھی بدیل یہ جام بادشاہ کو نذر کرنے کے قصد سے لائے تھے ان کی وفات کے بعد ان کے دونوں ساتھیوں نے اس جام کو غائب کر دیا اور اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب یہ لوگ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہوں نے بدیل کا سامان ان کے گھر والوں کے سپرد کر دیا سامان کھولنے پر فہرست ان کے ہاتھ آ گئی جس میں تمام متاع کی تفصیل تھی سامان کو اس کے مطابق کیا جام نہ پایا اب وہ تمیم اور عدی کے پاس پہنچے اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا بدیل نے کچھ سامان بیچا بھی تھا انہوں نے کہا نہیں کہا کوئی تجارتی معاملہ کیا تھا انہوں نے کہا نہیں پھر دریافت کیا بدیل بہت عرصہ بیمار رہے اور انہوں نے اپنے علاج میں کچھ خرچ کیا انہوں نے کہا نہیں وہ تو شہر پہنچتے ہی بیمار ہو گئے اور جلد ہی ان کا انتقال ہو گیا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ان کے سامان میں ایک فہرست ملی ہے اس میں چاندی کا ایک جام سونے سے منقش کیا ہوا جس میں تین سو مثقال چاندی ہے یہ بھی لکھا ہے تمیم و عدی نے کہا ہمیں نہیں معلوم ہمیں تو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق سامان ہم نے تمہیں دے دیا جام کی ہمیں خبر بھی نہیں یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا تمیم و عدی وہاں بھی انکار پر جمے رہے اور قسم کھا لی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر وہ جام مکہ مکرمہ میں پکڑا گیا جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا کہ میں نے یہ جام تمیم و عدی سے خریدا ہے مالک جام کے اولیاء میں سے دو شخصوں نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ احق ہے یہ جام ہمارے مورث کا ہے اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی (ترمذی) (۲۵۳) یعنی موت کا وقت قریب آئے اور زندگی کی امید نہ رہے موت کے آثار و علامات ظاہر ہوں (۲۵۴) اس نماز سے نماز عصر مراد ہے کیونکہ وہ لوگوں کے اجتماع کا وقت ہوتا ہے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نماز ظہر یا عصر کیونکہ اہل حجاز مقدمات اسی وقت کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر عدی و تمیم کو بلایا ان دونوں کو منبر شریف کے پاس قسمیں دیں ان دونوں نے قسمیں کھائیں اس کے بعد مکہ مکرمہ میں وہ جام پکڑا گیا تو جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا میں نے تمیم و عدی سے خریدا ہے (مدارک) (۲۵۵) ان کی امانت و دیانت میں اور وہ یہ کہیں کہ (۲۵۶) یعنی جھوٹی قسم نہ کھائیں گے اور کسی کی خاطر ایسا نہ کریں گے (۲۵۷) خیانت کے یا جھوٹ وغیرہ کے (۲۵۸) اور وہ میت کے اہل و اقارب ہیں (۲۵۹) چنانچہ بدیل کے واقعہ میں جب ان کے دونوں ہمراہیوں کی خیانت ظاہر ہوئی تو بدیل کے

فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ

پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتی ف۲۶۹ اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو

بِإِذْنِي وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا ف۲۷۰ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا

عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا

ف۲۷۱ جب تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے کہ یہ ف۲۷۲

إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿١١٠﴾ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَ

تو نہیں مگر کھلا جادو اور جب میں نے حواریوں ف۲۷۳ کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے

بِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴿١١١﴾ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ

رسول پر ف۲۷۴ ایمان لاؤ بولے ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں ف۲۷۵ جب حواریوں نے کہا

يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً

اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر آسمان سے ایک

مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ

خوان اتارے ف۲۷۶ کہا اللہ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۲۷۷ بولے ہم چاہتے ہیں ف۲۷۸

نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ

اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل ٹھہریں ف۲۷۹ اور ہم آنکھوں دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ف۲۸۰ اور ہم

بقیہ صفحہ ۲۲۶ = ورثاء میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ یہ جام ہمارے مورث کا ہے اور ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے (۲۶۰) حاصل معنیٰ یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو حکم دیا گیا کہ عدی و تمیم کی قسموں کے بعد مال برآمد ہونے پر اولیاء میت کی قسمیں لی گئیں یہ اس لئے کہ لوگ اس واقعہ سے سبق لیں اور شہادتوں میں راہ حق و صواب نہ چھوڑیں اور اس سے خائف رہیں کہ جھوٹی گواہی کا انجام شرمندگی و رسوائی ہے فائدہ مدعی پر قسم نہیں لیکن یہاں جب مال پایا گیا تو مدعا علیہما نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے میت سے خرید لیا تھا اب ان کی حیثیت مدعی کی ہو گئی اور ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہ تھا لہٰذا ان کے خلاف اولیاء میت کی قسم لی گئی (۲۶۱) یعنی روز قیامت (۲۶۲) یعنی جب تم نے اپنی امتوں کو ایمان کی دعوت دی تو انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا اس سوال میں منکرین کی توبیخ ہے (۲۶۳) انبیاء کا یہ جواب ان کے کمال ادب کی شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علم الٰہی کے حضور اپنے علم کو اصلا نظر میں نہ لائیں گے اور قابل ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرما دیں گے (۲۶۴) کہ میں نے ان کو پاک کیا اور جہاں کی عورتوں پر ان کو فضیلت دی (۲۶۵) یعنی حضرت جبریل سے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے اور حوادث میں ان کی مدد کرتے (۲۶۶) صغر سنی میں اور یہ معجزہ ہے (۲۶۷) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے کیونکہ کہولت (پختہ عمر) کا وقت آنے سے پہلے آپ اٹھا لئے گئے نزول کے وقت آپ تینتیس سال کے جوان کی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے اور مصداق اس آیت کے کلام کریں گے اور جو پالنے میں فرمایا تھا "اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ" وہی فرمائیں گے (جمل) (۲۶۸) یعنی اسرار علوم (۲۶۹) یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا (۲۷۰) اندھے اور سفید داغ والے کو بینا اور تندرست کرنا اور مردوں کو قبروں سے زندہ کر کے نکالنا یہ سب باذن اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جلیلہ ہیں (۲۷۱) یہ ایک اور نعمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا جنہوں نے حضرت کے معجزات باہرات دیکھ کر آپ کے قتل کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہود نامراد رہ گئے (۲۷۲) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات (۲۷۳) حواری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب اور آپ کے مخصوصین ہیں (۲۷۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (۲۷۵) ظاہر اور باطن

عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ

اس پر گواہ ہو جائیں ف۲۸۱ عیسٰی بن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے

اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا

ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ف۲۸۲ ہمارے اگلے پچھلوں کی ف۲۸۳

وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ

اور تیری طرف سے نشانی ف۲۸۴ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اللہ نے فرمایا کہ میں

مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ

اسے تم پر اتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا ف۲۸۵ تو بے شک میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ

اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

سارے جہان میں کسی پر نہ کروں گا ف۲۸۶ اور جب اللہ فرمائے گا ف۲۸۷ اے مریم کے بیٹے

مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ

عیسٰی کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو اللہ

دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ

کے سوا ف۲۸۸ عرض کرے گا پاکی ہے تجھے ف۲۸۹ مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہنچتی

بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ

اگر میں نے ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں ف۲۹۰

بقیہ صفحہ ۲۲۷ = میں مخلص و مطیع۔ (۲۷۶) معنی یہ ہیں کہ کیا اللہ تعالٰی اس باب میں آپ کی دعا قبول فرمائے گا (۲۷۷) اور تقوٰی اختیار کرو تاکہ یہ مراد حاصل ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ تمام امتوں سے نرالا سوال کرنے میں اللہ سے ڈرو یا یہ معنی ہیں کہ اس کی کمال قدرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تردد نہ کرو حواری مومن عارف اور قدرت الٰہیہ کے معترف تھے انہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے عرض کیا (۲۷۸) حصول برکت کے لئے (۲۷۹) اور یقین قوی ہو اور جیسا کہ ہم نے قدرت الٰہی کو دلیل سے جانا ہے مشاہدہ سے بھی اس کو پختہ کرلیں۔ (۲۸۰) بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں (۲۸۱) اپنے بعد والوں کے لئے حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسٰی علیہ السلام نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم ان روزوں سے فارغ ہو جاؤ گے تو اللہ تعالٰی سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی انہوں نے روزے رکھ کر خوان اترنے کی دعا کی اس وقت حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل فرمایا اور موٹا لباس پہنا اور دو رکعت نماز ادا کی اور سر مبارک جھکایا اور رو کر یہ دعا کی جس کا اگلی آیت میں ذکر ہے (۲۸۲) یعنی ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنائیں اس کی تعظیم کریں خوشیاں منائیں تیری عبادت کریں شکر بجالائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالٰی کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا اور خوشیاں منانا عبادتیں کرنا شکر الٰہی بجالانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالٰی کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الٰہی بجالانا اور اظہار فرح اور سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے (۲۸۳) جو دیندار ہمارے زمانہ میں ہیں ان کی اور جو ہمارے بعد آئیں ان کی (۲۸۴) تیری قدرت کی اور میری نبوت کی (۲۸۵) یعنی خوان نازل ہونے کے بعد (۲۸۶) چنانچہ آسمان سے خوان نازل ہوا اس کے بعد جنہوں نے ان میں سے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کر کے خنزیر بنا دیئے گئے اور تین روز میں سب ہلاک ہو گئے (۲۸۷) روز قیامت عیسائیوں کی توبیخ کے لئے (۲۸۸) اس خطاب کو سن کر حضرت عیسٰی علیہ السلام کانپ جائیں گے اور (۲۸۹) جملہ نقائص و عیوب سے اور اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو سکے (۲۹۰) یعنی جب کوئی تیرا شریک نہیں ہو سکتا تو میں یہ لوگوں سے کیسے کہہ سکتا تھا

أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ

نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا ۲۹۱ میں نے تو ان سے نہ کہا

إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ

مگر وہی جو تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کو پوجو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب اور میں ان پر

شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ

مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا ۲۹۲ تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا

وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ

اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے ۲۹۳ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں

وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ

اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا ۲۹۴ اللہ نے فرمایا کہ یہ ۲۹۵ ہے وہ دن

يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

جس میں سچوں کو ۲۹۶ ان کا سچ کام آئے گا ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ

ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ

بڑی کامیابی اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت

(۲۹۱) علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کو تفویض کر دینا اور عظمت الٰہی کے سامنے اپنی مسکینی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان ادب ہے (۲۹۲) تَوَفَّيْتَنِي کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر دلیل لانا صحیح نہیں کیونکہ اول تو لفظ توفی موت کے لئے خاص نہیں کسی شے کے پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ بغیر موت کے ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا دوم جب یہ سوال و جواب روز قیامت کا ہے تو اگر لفظ (توفی) موت کے معنی میں بھی فرض کر لیا جائے جب بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت قبل نزول اس سے ثابت نہ ہو سکے گی (۲۹۳) اور میرا ان کا کسی کا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں (۲۹۴) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہے کہ قوم میں بعض لوگ کفر پر مصر رہے بعض شرف ایمان سے مشرف ہوئے اس لئے آپ کی بارگاہ الٰہی میں یہ عرض ہے کہ ان میں سے جو کفر پر قائم رہے ان پر تو عذاب فرمائے تو بالکل حق و بجا اور عدل و انصاف ہے کیونکہ انہوں نے حجت تمام ہونے کے بعد کفر اختیار کیا اور جو ایمان لائے انہیں تو بخشے تو تیرا فضل و کرم ہے اور تیرا ہر کام حکمت ہے (۲۹۵) روز قیامت (۲۹۶) جو دنیا میں سچائی پر رہے جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ف۲۹۷

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ ۶ مَكِّيَّةٌ ۵۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۶۵ رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

سورہ انعام مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا ف۱ — اس میں ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲ اور اندھیریاں اور

وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

روشنی پیدا کی ف۳ اس پر ف۴ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ف۵ وہی ہے جس نے تمہیں ف۶ مٹی

مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿۲﴾

سے پیدا کیا پھر ایک میعاد کا حکم رکھا ف۷ اور ایک مقررہ وعدہ اس کے یہاں ہے ف۸ پھر تم لوگ شک کرتے ہو

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ

اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا ف۹ اسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور

مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿۳﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

تمہارے کام جانتا ہے اور ان کے پاس کوئی بھی نشانی اپنے رب کی نشانیوں سے نہیں آتی مگر اس سے

مُعْرِضِيْنَ ﴿۴﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا

منہ پھیر لیتے ہیں تو بے شک انھوں نے حق کو جھٹلایا ف۱۰ جب ان کے پاس آیا تو اب انہیں خبر ہوا چاہتی ہے

(۲۹۷) صادق کو ثواب دینے پر بھی اور کاذب کو عذاب فرمانے پر بھی مسئلہ قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے نہ کہ واجبات و محالات سے تو معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر ممکن الوجود پر قادر ہے (جمل)۔ مسئلہ کذب وغیرہ عیوب و قبائح اللہ سبحانہ تبارک و تعالیٰ کے لئے محال ہیں ان کو تحت قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط و باطل ہے

(۱) سورہ انعام مکی ہے اس میں بیس رکوع اور ایک سو پینسٹھ آیتیں۔ تین ہزار ایک سو کلمے اور بارہ ہزار نو سو پینتیس حروف ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کل سورہ ایک ہی شب میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی اور اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آئے جن سے آسمانوں کے کنارے بھر گئے یہ بھی ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے تسبیح و تقدیس کرتے آئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سبحان ربی العظیم فرماتے ہوئے سر بسجود ہوئے (۲) حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا توریت میں سب سے اول یہی آیت ہے اس آیت میں بندوں کو شان استغناء کے ساتھ حمد کی تعلیم فرمائی گئی اور پیدائش آسمان و زمین کا ذکر اس لئے ہے کہ ان میں ناظرین کے لئے بہت عجائب قدرت و غرائب حکمت اور عبرتیں و منافع ہیں (۳) یعنی ہر ایک اندھیری اور روشنی خواہ وہ اندھیری شب کی ہو یا کفر کی یا جہل کی یا جہنم کی اور روشنی خواہ دن کی ہو یا ایمان و ہدایت و علم و جنت کی ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ باطل کی راہیں بہت کثیر ہیں اور راہ حق صرف ایک دین اسلام (۴) یعنی باوجود ایسے دلائل پر مطلع ہونے اور ایسے نشانہائے قدرت دیکھنے کے (۵) دوسروں کو حتی کہ پتھروں کو پوجتے ہیں باوجودیکہ اس کے مقر ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے (۶) یعنی تمہاری اصل حضرت آدم کو جن کی نسل سے تم پیدا ہوئے فائدہ اس میں مشرکین کا رد ہے جو کہتے تھے کہ ہم جب گل کر مٹی ہو جائیں گے پھر کیسے زندہ کئے جائیں گے انہیں بتایا گیا کہ تمہاری اصل مٹی ہی سے ہے تو پھر دوبارہ پیدا کئے جانے پر کیا تعجب جس قادر نے پہلے پیدا کیا اس کی قدرت سے بعد موت زندہ فرمانے کو بعید جاننا نادانی ہے (۷) جس کے پورا ہو جانے پر تم مر جاؤ گے (۸) مرنے کے بعد اٹھانے کا (۹) اس کا کوئی شریک نہیں (۱۰) یہاں حق سے یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے معجزات

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ

اس چیز کی جس پر ہنس رہے تھے ف۱۱ کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے ف۱۲ کتنی سنگتیں کھپا

قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ

دیں انھیں ہم نے زمین میں وہ جماؤ دیا ف۱۳ جو تم کو نہ دیا اور ان پر موسلا دھار پانی

مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ

بھیجا ف۱۴ اور ان کے نیچے نہریں بہائیں ف۱۵ تو انہیں ہم نے ان کے گناہوں کے سبب ہلاک

وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ

کیا ف۱۶ اور ان کے بعد اور سنگت اٹھائی ف۱۷ اور اگر ہم تم پر کاغذ میں کچھ لکھا ہوا

قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ

اتارتے ف۱۸ کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے جب بھی کافر کہتے کہ یہ نہیں مگر کھلا

مُّبِيْنٌ ۝۷ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ

جادو اور بولے ف۱۹ ان پر ف۲۰ کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے ف۲۱ تو کام تمام

الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا

ہوگیا ہوتا ف۲۲ پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی ف۲۳ اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے ف۲۴ جب بھی اسے مرد ہی بناتے ف۲۵ اور ان

عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ

پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا تو وہ جو

(۱۱) کہ وہ کیسی عظمت والی ہے اور اس کی ہنسی بنانے کا انجام کیسا وبال و عذاب (۱۲) پچھلی امتوں میں سے (۱۳) قوت و مال اور دنیا کے کثیر سامان دے کر (۱۴) جس سے کھیتیاں شاداب ہوں (۱۵) جس سے باغ پرورش پائے اور دنیا کی زندگانی کے لئے عیش و راحت کے اسباب بہم پہنچے (۱۶) کہ انہوں نے انبیاء کی تکذیب کی اور ان کا یہ سروسامان انہیں ہلاک سے نہ بچا سکا (۱۷) اور دوسرے قرن والوں کو ان کا جانشین کیا مدعا یہ ہے کہ گزری ہوئی امتوں کے حال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا چاہئے کہ وہ لوگ باوجود قوت و دولت و کثرت مال و عیال کے کفر و طغیان کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے تو چاہئے کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کر کے خواب غفلت سے بیدار ہوں (۱۸) شان نزول یہ آیت نضر بن حارث اور عبداللہ بن امیہ اور نوفل بن خویلد کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک تم ہمارے پاس اللہ کی طرف سے کتاب نہ لاؤ جس کے ساتھ چار فرشتے ہوں وہ گواہی دیں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور تم اس کے رسول ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ یہ سب حیلے بہانے ہیں اگر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتار دی جاتی وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر اور ٹٹول کر دیکھ لیتے اور یہ کہنے کا موقع بھی نہ ہوتا کہ نظر بندی کر دی گئی تھی کتاب اترتی نظر آئی تھا کچھ بھی نہیں تو بھی یہ بد نصیب ایمان لانے والے نہ تھے اس کو جادو بتاتے اور جس طرح شق القمر کو جادو بتایا اور اس معجزہ کو دیکھ کر ایمان نہ لائے اس طرح اس پر بھی ایمان نہ لاتے کیونکہ جو لوگ عناداً انکار کرتے ہیں وہ آیات و معجزات سے منتفع نہیں ہو سکتے (۱۹) مشرکین (۲۰) یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر (۲۱) اور پھر بھی یہ ایمان نہ لاتے (۲۲) عذاب واجب ہو جاتا اور یہ سنت الٰہیہ ہے کہ جب کفار کوئی نشانی طلب کریں اور اس کے بعد بھی ایمان نہ لائیں تو عذاب واجب ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں (۲۳) ایک لحظہ کی بھی اور عذاب مؤخر نہ کیا جاتا تو فرشتہ کا اتارنا جس کو وہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا نافع ہوتا (۲۴) یہ ان کفار کا جواب ہے جو نبی علیہ السلام کو کہا کرتے تھے یہ ہماری طرح بشر ہیں اور اسی خبط میں وہ ایمان سے محروم رہتے تھے انہیں انسانوں میں سے رسول مبعوث فرمانے کی حکمت بتائی جاتی ہے کہ ان کے منتفع ہونے اور تعلیم نبی سے فیض اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ نبی صورت بشری میں جلوہ گر ہو کیونکہ فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنے کی تو یہ لوگ تاب نہ لا سکتے دیکھتے ہی ہیبت سے بیہوش ہو جاتے یا مر جاتے اس لئے اگر بالفرض رسول فرشتہ ہی بنایا جاتا (۲۵) اور صورت انسانی ہی میں بھیجتے تاکہ یہ لوگ اس کو دیکھ سکیں اور اس کا کلام سن سکیں

بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ قُلْ سِيْرُوْا

ان سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی ف۲۶ تم فرمادو ف۲۷ زمین

فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ قُلْ

میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ف۲۸ تم فرماؤ

لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ

کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ف۲۹ تم فرماؤ اللہ کا ہے ف۳۰ اس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے ف۳۱

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

بے شک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا ف۳۲ اس میں کچھ شک نہیں وہ جنھوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی ف۳۳

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ

ایمان نہیں لاتے اور اسی کا ہے جو بستا ہے رات اور دن میں ف۳۴ اور وہی ہے سنتا

الْعَلِيْمُ ۝۱۳ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جانتا ف۳۵ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں ف۳۶ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ

اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے ف۳۷ تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۸

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۴ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

اس سے، دین کے احکام معلوم کرسکیں لیکن اگر فرشتہ صورتِ بشری میں آتا تو انہیں پھر وہی کہنے کا موقع رہتا کہ یہ بشر ہے تو فرشتہ کو نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوتا (۲۶) وہ جتلائے عذاب ہوئے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی و تسکین خاطر ہے کہ آپ رنجیدہ و ملول نہ ہوں کفار کا پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے اور اس کا وبال ان کفار کو اٹھانا پڑا ہے نیز مشرکین کو تنبیہ ہے کہ پچھلی امتوں کے حال سے عبرت حاصل کریں اور انبیاء کے ساتھ طریق ادب ملحوظ رکھیں تاکہ پہلوں کی طرح جتلائے عذاب نہ ہوں (۲۷) اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ان تمسخر کرنے والوں سے کہ تم (۲۸) اور انہوں نے کفر و تکذیب کا کیا ثمرہ پایا (۲۹) اگر وہ اس کا جواب نہ دیں تو (۳۰) کیونکہ اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں ہے اور وہ اس کے خلاف نہیں کرسکتے کیونکہ بت جن کو مشرکین پوجتے ہیں وہ بے جان ہیں کسی چیز کے مالک ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے خود دوسرے کے مملوک ہیں آسمان و زمین کا وہی مالک ہوسکتا ہے جو حی و قیوم ازلی و ابدی قادر مطلق ہر شے پر متصرف و حکمراں ہو تمام چیزیں اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئی ہوں ایسا سوائے اللہ کے کوئی نہیں اس لئے تمام سماوی و ارضی کائنات کا مالک اس کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا (۳۱) یعنی اس نے رحمت کا وعدہ کیا اور اس کا وعدہ خلافی و کذب اس کے لئے محال ہے اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے اور کفار کو مہلت دینا اور عقوبت میں تعجیل نہ فرمانا بھی کہ اس سے انہیں توبہ اور انابت کا موقع ملتا ہے (جمل وغیرہ) (۳۲) اور اعمال کا بدلہ دے گا (۳۳) کفر اختیار کر کے (۳۴) یعنی تمام موجودات اسی کی ملک ہے اور وہ سب کا خالق مالک رب ہے (۳۵) اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں (۳۶) شانِ نزول جب کفار نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دی تو یہ آیت نازل ہوئی (۳۷) یعنی خلق سب اس کی محتاج ہے وہ سب سے بے نیاز (۳۸) کیونکہ نبی اپنی امت سے دین میں سابق ہوتے ہیں

رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ

تو مجھے بڑے دن (39) کے عذاب کا ڈر ہے اس دن جس سے عذاب پھیر دیا جائے (40) ضرور اس پر اللہ کی مہر ہوئی

وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

اور یہی کھلی کامیابی ہے اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی (41) پہنچائے تو اس کے سوا اس کا

لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَ

کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے (42) تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے (43)

هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ

اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار تم فرماؤ سب سے بڑی

أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا

گواہی کس کی (44) تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں (45) اور میری طرف اس قرآن

الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ

کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں (46) اور جن جن کو پہنچے (47) تو کیا تم (48) یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ

آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ

اور خدا ہیں تم فرماؤ (49) کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا (50) تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے (51) اور میں بیزار ہوں ان

مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ

سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو (52) جن کو ہم نے کتاب دی (53) اس نبی کو پہچانتے ہیں (54) جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے

(۳۹) یعنی روز قیامت (۴۰) اور نجات دی جائے (۴۱) بیماری یا تنگ دستی یا اور کوئی بلا (۴۲) مثل صحت و دولت وغیرہ کے (۴۳) قادر مطلق ہے ہر شے پر ذاتی قدرت رکھتا ہے کوئی اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا تو کوئی اس کے سوا مستحق عبادت کیسے ہو سکتا ہے یہ رد شرک کی دل میں اثر کرنے والی دلیل ہے (۴۴) شان نزول اہل مکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کوئی ایسا دکھائیے جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۴۵) اور اتنی بڑی اور قابل قبول گواہی اور کس کی ہو سکتی ہے (۴۶) یعنی اللہ تعالیٰ میری نبوت کی شہادت دیتا ہے اس لئے کہ اس نے میری طرف اس قرآن کی وحی فرمائی اور یہ ایسا معجزہ ہے کہ تم باوجود فصیح و بلیغ صاحب زبان ہونے کے اس کے مقابلہ سے عاجز رہے تو اس کتاب کا مجھ پر نازل ہونا اللہ کی طرف سے میرے رسول ہونے کی شہادت ہے جب یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقینی شہادت ہے اور میری طرف وحی فرمایا گیا تاکہ میں تمہیں ڈراؤں کہ تم حکم الٰہی کی مخالفت نہ کرو (۴۷) یعنی میرے بعد قیامت تک آنے والے جنہیں یہ قرآن پاک پہنچے خواہ وہ انسان ہوں یا جن ان سب کو میں حکم الٰہی کی مخالفت سے ڈراؤں حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک پہنچا گویا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کا کلام مبارک سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر وغیرہ سلاطین کو دعوت اسلام کے مکتوب بھیجے (مدارک و خازن) اس کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ من بلغ میں من مرفوع المحل ہے اور معنی یہ ہیں کہ اس قرآن سے میں تم کو ڈراؤں اور وہ ڈرائیں جنہیں یہ قرآن پہنچے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تروتازہ کرے اس کو جس نے ہمارا کلام سنا اور جیسا سنا ویسا پہنچایا بہت سے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ اہل ہوتے ہیں اور ایک روایت میں ہے سننے والے سے زیادہ افقہ ہوتے ہیں اس سے فقہا کی منزلت معلوم ہوتی ہے (۴۸) اے مشرکین (۴۹) اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (۵۰) جو گواہی تم دیتے ہو اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود ٹھہراتے ہو (۵۱) اس کا کوئی شریک نہیں (۵۲) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اس کو چاہئے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے (۵۳) یعنی علمائے یہود و نصاریٰ جنہوں نے توریت وانجیل پائی (۵۴) آپ کے حلیہ شریف اور آپ کے نعت و صفت سے جو ان کتابوں میں مذکور ہے

أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ

ہیں (ف۵۵) جنہوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی وہ ایمان نہیں لاتے اور اس سے بڑھ کر

مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ

ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے (ف۵۶) یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح

الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا

نہ پائیں گے اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے

أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ

کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے پھر ان کی کچھ بناوٹ نہ رہی (ف۵۷)

إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا

مگر یہ کہ بولے ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے دیکھو کیسا جھوٹ باندھا

عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُم مَّن

خود اپنے اوپر (ف۵۸) اور گم گئیں ان سے جو باتیں بناتے تھے اور ان میں کوئی وہ ہے جو

يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي

تمہاری طرف کان لگاتا ہے (ف۵۹) اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان

آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ

کے کان میں ٹینٹ (روئی) اور اگر ساری نشانیاں دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے

(۵۵) یعنی بغیر کسی شک و شبہ کے (۵۶) اس کا شریک ٹھہرائے یا جو بات اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت کرے (۵۷) یعنی کچھ معذرت نہ ملی (۵۸) کہ عمر بھر کے شرک ہی سے مکر گئے (۵۹) ابوسفیان ولید و نضر اور ابوجہل وغیرہ جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن پاک سننے لگے تو نضر سے اس کے ساتھیوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے ہیں کہنے لگا میں نہیں جانتا زبان کو حرکت دیتے ہیں اور پہلوں کے قصے کہتے ہیں جیسے میں تمہیں سنایا کرتا ہوں ابوسفیان نے کہا کہ ان کی باتیں مجھے حق معلوم ہوتی ہیں ابوجہل نے کہا کہ اس کا اقرار کرنے سے مرجانا بہتر ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾

حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں ۶۰

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ

اور وہ اس سے روکتے ۶۱ اور اس سے دُور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں ۶۲

وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا

اور انہیں شعور نہیں اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کئے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم

نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ

واپس بھیجے جائیں ۶۳ اور اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں بلکہ ان پر کھل گیا

مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ

جو پہلے چھپاتے تھے ۶۴ اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کئے گئے تھے اور بیشک وہ

لَكَاذِبُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٢٩﴾

ضرور جھوٹے ہیں اور بولے ۶۵ وہ تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں اٹھنا نہیں ۶۶

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ

اور کبھی تم دیکھو جب اپنے رب کے حضور کھڑے کئے جائیں گے فرمائے گا کیا یہ حق نہیں ۶۷ کہیں گے کیوں نہیں

وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ

ہمیں اپنے رب کی قسم فرمائے گا تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا بے شک ہار میں رہے وہ جنہوں

(۶۰) اس سے ان کا مطلب کلام پاک کی وحی الٰہی ہونے کا انکار کرنا ہے (۶۱) یعنی مشرکین لوگوں کو قرآن شریف سے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع کرنے سے روکتے ہیں شان نزول یہ آیت کفار مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی مجلس میں حاضر ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکتے تھے اور خود بھی دور رہتے تھے کہ کہیں کلام مبارک ان کے دل میں اثر نہ کر جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت حضور کے چچا ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی جو مشرکین کو تو حضور کی ایذا رسانی سے روکتے تھے اور خود ایمان لانے سے بچتے تھے (۶۲) یعنی اس کا ضرر خود انہیں کو پہنچتا ہے (۶۳) دنیا میں (۶۴) جیسا کہ اوپر اسی رکوع میں مذکور ہو چکا کہ مشرکین سے جب فرمایا جائے گا کہ تمہارے شریک کہاں ہیں تو وہ اپنے کفر کو چھپا جائیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اس آیت میں بتایا گیا کہ پھر جب انہیں ظاہر ہو جائے گا جو وہ چھپاتے تھے یعنی ان کا کفر اس طرح ظاہر ہو گا کہ ان کے اعضاء و جوارح ان کے کفر و شرک کی گواہیاں دیں گے تب وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کریں گے (۶۵) یعنی کفار جو بعث و آخرت کے منکر ہیں اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو قیامت کے احوال اور آخرت کی زندگانی ایمانداروں اور فرمانبرداروں کے ثواب کافروں اور نافرمانوں پر عذاب کا ذکر فرمایا تو کافر کہنے لگے کہ زندگی تو بس دنیا ہی کی ہے (۶۶) یعنی مرنے کے بعد (۶۷) کیا تم مرنے کے بعد زندہ نہیں کئے گئے

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا

نے اپنے رب سے ملنے کا انکار کیا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آگئی بولے ہائے افسوس ہمارا

عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِیْهَاۙ وَ هُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْؕ اَلَا سَآءَ

اس پر کہ اس کے ماننے میں ہم نے تقصیر کی اور وہ اپنے ف۶۸ بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں ارے کتنا برا

مَا یَزِرُوْنَ(۳۱) وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ

بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ف۶۹ اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود ف۷۰ اور بے شک پچھلا گھر

خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ(۳۲) قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَیَحْزُنُكَ

بھلا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں ف۷۱ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں رنج دیتی ہے

الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ

وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں ف۷۲ تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے ف۷۳ بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار

اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ(۳۳) وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

کرتے ہیں ف۷۴ اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انہوں نے صبر کیا

عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَاۚ وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ

اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی ف۷۵ اور اللہ کی باتیں بدلنے والا کوئی

اللّٰهِۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ(۳۴) وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ

نہیں ف۷۶ اور تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آ ہی چکیں ہیں ف۷۷ اور اگر ان کا منہ پھیرنا

(۶۸) گناہوں کے (۶۹) حدیث شریف میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے نہایت قبیح بھیانک اور بہت بدبودار صورت آئے گی وہ کافر سے کہے گی تو مجھے پہچانتا ہے کافر کہے گا نہیں تو وہ کافر سے کہے گی میں تیرا خبیث عمل ہوں دنیا میں تو مجھ پر سوار رہا تھا آج میں تجھ پر سوار ہوں گا اور تجھے تمام خلق میں رسوا کروں گا پھر وہ اس پر سوار ہو جاتا ہے (۷۰) جسے بقا نہیں جلد گزر جاتی ہے اور نیکیاں اور طاعتیں اگرچہ مومنین سے دنیا ہی میں واقع ہوں لیکن وہ امور آخرت میں سے ہیں (۷۱) اس سے ثابت ہوا کہ اعمال متقین کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لہو و لعب ہے (۷۲) شان نزول اخنس بن شریق اور ابو جہل کی باہم ملاقات ہوئی تو اخنس نے ابو جہل سے کہا اے ابو الحکم (کفار ابو جہل کو ابو الحکم کہتے تھے) یہ تنہائی کی جگہ ہے اور یہاں کوئی ایسا نہیں جو میری تیری بات پر مطلع ہو سکے اب تو مجھے ٹھیک ٹھیک بتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں یا نہیں ابو جہل نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک سچے ہیں کبھی کوئی جھوٹا حرف ان کی زبان پر نہ آیا مگر بات یہ ہے کہ یہ قصی کی اولاد ہیں اور لوا۔ سقایت حجابت۔ ندوہ وغیرہ تو سارے اعزاز انہیں حاصل ہی ہیں نبوت بھی انہیں میں ہو جائے تو باقی قرشیوں کے لئے اعزاز کیا رہ گیا۔ ترمذی نے حضرت علی مرتضٰی سے روایت کی کہ ابو جہل نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے ہم تو اس کتاب کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۷۳) اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ قوم حضور کے صدق کا اعتقاد رکھتی ہے لیکن ان کی ظاہری تکذیب کا باعث ان کا حسد و عناد ہے (۷۴) آیت کے یہ معنی بھی ہوتے ہیں کہ اے حبیب اکرم آپ کی تکذیب آیات الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم (۷۵) اور تکذیب کرنے والے ہلاک کئے گئے (۷۶) اس کے حکم کو کوئی پلٹ نہیں سکتا رسولوں کی نصرت اور ان کے تکذیب کرنے والوں کا ہلاک اس نے جس وقت مقدر فرمایا ہے ضرور ہو گا (۷۷) اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے کیسی ایذائیں پہنچیں یہ پیش نظر رکھ کر آپ دل مطمئن رکھیں

عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ

تم پر شاق گزرا ہے ف۷۸ تو اگر تم سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کر لو

اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى

یا آسمان میں زینہ پھر ان کے لئے نشانی لے آؤ ف۷۹ اور اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر

الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ

دیتا تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن مانتے تو وہی ہیں جو

يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا

سنتے ہیں ف۸۰ اور ان مردہ دلوں ف۸۱ کو اللہ اٹھائے گا ف۸۲ پھر اس کی طرف ہانکے جائیں گے ف۸۳ اور بولے ف۸۴

لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ

ان پر کوئی نشانی کیوں نہ اتری ان کے رب کی طرف سے ف۸۵ تم فرماؤ کہ اللہ قادر ہے کہ کوئی

يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي

نشانی اتارے لیکن ان میں بہت نرے (بالکل) جاہل ہیں ف۸۶ اور نہیں کوئی زمین میں

الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا

چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں ف۸۷ ہم نے اس

فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ

کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا ف۸۸ پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے ف۸۹ اور جنہوں نے

(۷۸) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ پر بہت شاق رہتی (۷۹) مقصود ان کے ایمان کی طرف سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امید منقطع کرنا ہے تاکہ آپ کو ان کے اعراض کرنے اور ایمان نہ لانے سے رنج و تکلیف نہ ہو (۸۰) دل لگا کر سمجھنے کے لئے وہی پند پذیر ہوتے ہیں اور دین حق کی دعوت قبول کرتے ہیں (۸۱) یعنی کفار (۸۲) روز قیامت (۸۳) اور اپنے اعمال کی جزا پائیں گے (۸۴) کفار مکہ (۸۵) کفار کی گمراہی اور ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ کثیر آیات و معجزات جو انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کئے تھے ان پر قناعت نہ کی اور سب سے مکر گئے اور ایسی آیت طلب کرنے لگے جس کے ساتھ عذاب الٰہی ہو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ یارب اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا (تفسیر ابو السعود)۔ (۸۶) نہیں جانتے کہ اس کا نزول ان کے لئے بلا ہے کہ انکار کرتے ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے (۸۷) یعنی تمام جاندار خواہ وہ بہائم ہوں یا درندے یا پرند تمہاری مثل امتیں ہیں یہ مماثلت جمیع وجوہ سے تو ہے نہیں بعض سے ہے ان وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ حیوانات تمہاری طرح اللہ کو پہچانتے واحد جانتے اس کی تسبیح پڑھتے عبادت کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے سے تفہیم و تفہم کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے ہلاکت سے بچنے نر مادہ کی امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ پیدا ہونے مرنے۔ مرنے کے بعد حساب کے لئے اٹھنے میں تمہاری مثل ہیں (۸۸) یعنی جملہ علوم اور تمام مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے اس کتاب سے یہ قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ (جمل وغیرہ) (۸۹) اور تمام دواب و طیور کا حساب ہو گا اس کے بعد وہ خاک کر دیئے جائیں گے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ ؕ

ہماری آیتیں جھٹلائیں بہرے اور گونگے ہیں ۹۰ اندھیروں میں ۹۱ اللہ جسے چاہے گمراہ کرے

وَ مَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ

اور جسے چاہے سیدھے راستہ ڈال دے ۹۲ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر

اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ

تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے ۹۳ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِیَّاهُ تَدْعُوْنَ فَیَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْهِ

سچے ہو ۹۴ بلکہ اسی کو پکارو گے تو وہ اگر چاہے ۹۵ جس پر اسے پکارتے ہو

اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤی اُمَمٍ مِّنْ

اسے اٹھالے اور شریکوں کو بھول جاؤ گے ۹۶ اور بے شک ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف

قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾

رسول بھیجے تو انہیں سختی اور تکلیف سے پکڑا ۹۷ کہ وہ کسی طرح گڑگڑائیں ۹۸

فَلَوْ لَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَیَّنَ

تو کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے لیکن ان کے دل تو سخت ہوگئے ۹۹ اور

لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا

شیطان نے ان کے کام ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو

(۹۰) کہ حق ماننا اور حق بولنا انہیں میسر نہیں (۹۱) جہل اور حیرت اور کفر کے (۹۲) اسلام کی توفیق عطا فرمائے (۹۳) اور جن کو دنیا میں معبود مانتے تھے ان سے حاجت روائی چاہو گے (۹۴) اپنے اس دعوی میں کہ معاذ اللہ بت معبود ہیں تو اس وقت انہیں پکارو مگر ایسا نہ کرو گے (۹۵) تو اس مصیبت کو (۹۶) جنہیں اپنے اعتقاد باطل میں معبود جانتے تھے اور ان کی طرف التفات بھی نہ کرو گے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ تمہارے کام نہیں آ سکتے (۹۷) فقر و افلاس اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا (۹۸) اللہ کی طرف رجوع کریں اپنے گناہوں سے باز آئیں (۹۹) وہ بارگاہ الٰہی میں عاجزی کرنے کے بجائے کفر و تکذیب پر مصر رہے

عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

کی گئیں تھیں ف۱۰۰ ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے ف۱۰۱ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انھیں ملا ف۱۰۲ تو ہم نے اچانک انھیں

فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ

پکڑ لیا ف۱۰۳ اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی ف۱۰۴ اور سب خوبیاں

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ

سراہا اللہ رب سارے جہاں کا ف۱۰۵ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اللہ تمہارے کان آنکھ لے لے

وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ

اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے ف۱۰۶ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ تمہیں یہ چیزیں لادے ف۱۰۷ دیکھو ہم کس کس

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ

رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر

عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

اللہ کا عذاب آئے اچانک ف۱۰۸ یا کھلم کھلا ف۱۰۹ تو کون تباہ ہوگا سوا ظالموں کے ف۱۱۰

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ

اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے ف۱۱۱ تو جو ایمان لائے اور

اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

سنورے ف۱۱۲ ان کو نہ کچھ اندیشہ نہ کچھ غم اور جنھوں نے ہماری آیتیں

(۱۰۰) اور وہ کسی طرح پند پذیر نہ ہوئے نہ پیش آئی ہوئی مصیبتوں سے نہ انبیاء کی نصیحتوں سے (۱۰۱) صحت و سلامت اور وسعت رزق و عیش وغیرہ کے (۱۰۲) اور اپنے آپ کو اس کا مستحق سمجھے اور قارون کی طرح تکبر کرنے لگے (۱۰۳) اور مبتلائے عذاب کیا (۱۰۴) اور سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے کوئی باقی نہ چھوڑا گیا (۱۰۵) اس سے معلوم ہوا کہ گمراہوں بے دینوں ظالموں کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس پر شکر کرنا چاہیے (۱۰۶) اور علم و معرفت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے (۱۰۷) اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں تو اب توحید پر قوی دلیل قائم ہو گئی کہ جب اللہ کے سوا کوئی اتنی قدرت و اختیار والا نہیں تو عبادت کا مستحق صرف وہی ہے اور شرک بدترین ظلم و جرم ہے (۱۰۸) جس کے آثار و علامات پہلے سے معلوم نہ ہوں (۱۰۹) آنکھوں دیکھتے (۱۱۰) یعنی کافروں کے کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ ہلاکت ان کے حق میں عذاب ہے (۱۱۱) ایمانداروں کو جنت و ثواب کی بشارتیں دیتے اور کافروں کو جہنم و عذاب سے ڈراتے (۱۱۲) نیک عمل کرے

بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ

جھٹلائیں انہیں عذاب پہنچے گا بدلہ ان کی بے حکمی کا تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا

عِنْدِیْ خَزَآىٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف۱۱۳

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ؕ

میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے ف۱۱۴ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھے اور انکھیارے ف۱۱۵

اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا اِلٰى

تو کیا تم غور نہیں کرتے اور اس قرآن سے انہیں ڈراؤ جنہیں خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں

رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّ لَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ

اٹھائے جائیں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو نہ کوئی سفارشی اس امید پر کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں اور

لَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ

دُور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا

وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ

چاہتے ف۱۱۶ تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب

عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَ كَذٰلِكَ

سے کچھ نہیں ف۱۱۷ پھر انہیں تم دُور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور یونہی

ع ۹ / ۱۱

(۱۱۳) کفار کا طریقہ تھا کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طرح طرح کے سوال کیا کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت سی دولت اور مال دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں ہمارے لئے پہاڑوں کو سونا کر دیجئے کبھی کہتے کہ گزشتہ اور آئندہ کی خبریں سنایئے اور ہمیں ہمارے مستقبل کی خبر دیجئے کیا کیا پیش آئے گا تاکہ ہم منافع حاصل کر لیں اور نقصانوں سے بچنے کے پہلے سے انتظام کر لیں کبھی کہتے ہمیں قیامت کا وقت بتایئے کب آئے گی کبھی کہتے آپ کیسے رسول ہیں جو کھاتے پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں ان کے ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا کہ یہ کلام نہایت بے محل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کی جا سکتی ہیں جو اس کے دعوے سے تعلق رکھتی ہوں غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور ان کو اس دعوی کے خلاف حجت بنانا انتہا درجہ کا جہل ہے اس لئے ارشاد ہوا کہ آپ فرما دیجئے کہ میرا دعوی یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ نہ میرا دعوی ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گزشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کر سکو نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعوی کیا ہے کہ کھانا پینا نکاح کرنا قابل اعتراض ہو تو جن چیزوں کا دعوی ہی نہیں کیا ان کا سوال بے محل ہے اور اس کی اجابت مجھ پر لازم نہیں میرا دعوی نبوت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی برہانیں قائم ہو چکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ فائدہ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ اس آیت کریمہ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع کئے جانے کی نفی کے لئے سند بنانا ایسا ہی بے محل ہے جیسا کفار کا ان سوالات کو انکار نبوت کی دستاویز بنانا بے محل تھا علاوہ بریں اس آیت سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں تعارض بین الآیات کا قائل ہونا پڑے گا وہ ہو باطل۔ مفسرین کا یہ بھی قول ہے کہ حضور کا لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ الآیہ فرمانا بطریق تواضع ہے (خازن و مدارک و جمل وغیرہ) (۱۱۴) اور یہی نبی کا کام ہے تو میں تمہیں وہی دوں گا جس کا مجھے اذن ہو گا وہی بتاؤں گا جس کی اجازت ہو گی وہی کروں گا جس کا مجھے حکم ملا ہو (۱۱۵) مومن و کافر عالم و جاہل (۱۱۶) شان نزول کفار کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کے گرد غریب صحابہ کی ایک جماعت حاضر ہے جو ادنیٰ درجہ کے لباس پہنے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان لوگوں کے پاس بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی

فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ

ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لیے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر ف۱۱۸ کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ

بَيْنِنَاؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ

نے احسان کیا ہم میں سے ف۱۱۹ کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے ف۱۲۰

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ

کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں ف۱۲۱ اور اس لئے کہ مجرموں کا راستہ

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

ظاہر ہو جائے ف۱۲۲ تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے

دُوْنِ اللّٰهِؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ

ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا ف۱۲۴ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ پر

الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖؕ مَا

نہ رہوں تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ف۱۲۵ اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے

مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور آپ کی خدمت میں حاضر رہیں حضور نے اس کو منظور فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۱۷) سب کا حساب اللہ پر ہے وہی تمام خلق کو روزی دینے والا ہے اس کے سوا کسی کے ذمہ کسی کا حساب نہیں حاصل معنی یہ کہ وہ ضعیف فقراء جن کا اوپر ذکر ہوا آپ کے دربار میں قرب پانے کے مستحق ہیں انہیں دور نہ کرنا ہی بجا ہے (۱۱۸) بطریق حسد (۱۱۹) کہ انہیں ایمان و ہدایت نصیب کی باوجودیکہ وہ لوگ فقیر غریب ہیں اور ہم رئیس سردار ہیں اس سے ان کا مطلب اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا ہے کہ غرباء امراء پر سبقت کا حق نہیں رکھتے تو اگر وہ حق ہوتا جس پر غرباء ہیں تو وہ ہم پر سابق نہ ہوتے (۱۲۰) اور اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا (۱۲۱) تاکہ حق ظاہر ہو اور اس پر عمل کیا جائے (۱۲۲) تاکہ اس سے اجتناب کیا جائے (۱۲۳) کیونکہ یہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے (۱۲۴) یعنی تمہارا طریقہ اتباع نفس و خواہش ہوا ہے نہ کہ اتباع دلیل اس لئے اختیار کرنے کے قابل نہیں (۱۲۵) اور مجھے اس کی معرفت حاصل ہے میں جانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں روشن دلیل قرآن شریف اور معجزات اور توحید کے براہین واضح سب کو شامل ہے

عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ

پاس نہیں جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ۱۲۶ حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ

خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ (۵۷) قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو ۱۲۷ تو مجھ میں

الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ (۵۸) وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ

تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا ۱۲۸ اور اللہ خوب جانتا ہے ستمگاروں کو اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں

الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ

غیب کی انہیں وہی جانتا ہے ۱۲۹ اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے

وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا

وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ

یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (۵۹) وَ هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَ

خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو ۱۳۰ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے ۱۳۱ اور

یَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ

جانتا ہے جو کچھ دن میں کماؤ پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو ۱۳۲

ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۶۰) ع وَ هُوَ الْقَاهِرُ

پھر اسی کی طرف پھرنا ہے ۱۳۳ پھر وہ بتا دے گا جو کچھ تم کرتے تھے اور وہی غالب ہے

ع ۱۴ ۵

(۱۲۶) کفار استہزاءً حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ حضور سے یہ سوال کرنا نہایت بے جا ہے (۱۲۷) یعنی عذاب (۱۲۸) میں تمہیں ایک ساعت کی مہلت نہ دیتا اور تمہیں رب کا مخالف دیکھ کر بے درنگ ہلاک کر ڈالتا لیکن اللہ تعالیٰ حلیم ہے عقوبت میں جلدی نہیں فرماتا (۱۲۹) تو جسے وہ چاہے وہی غیب پر مطلع ہو سکتا ہے بغیر اس کے بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا (واحدی) (۱۳۰) کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کے علوم اس میں مکتوب فرمائے (۱۳۱) تو تم پر نیند مسلط ہوتی ہے اور تمہارے تصرفات اپنے حال پر باقی نہیں رہتے (۱۳۲) اور عمر اپنی انتہا کو پہنچے (۱۳۳) آخرت میں۔ اس آیت میں بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے پر دلیل ذکر فرمائی گئی جس طرح روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کی جاتی ہے جس سے تمہارے حواس معطل ہو جاتے ہیں اور چلنا پھرنا پکڑنا اور بیداری کے افعال سب معطل ہوتے ہیں اس کے بعد پھر بیداری کے وقت اللہ تعالیٰ تمام قویٰ کو ان کے تصرفات عطا فرماتا ہے یہ دلیل بین ہے اس بات کی کہ وہ زندگانی کے تصرفات بعد موت عطا کرنے پر اسی طرح قادر ہے

فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ

اپنے بندوں پر اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے ۱۳۴ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت

الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ

آتی ہے ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں ۱۳۵ اور وہ قصور نہیں کرتے ۱۳۶ پھر پھیرے جاتے ہیں اپنے

مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ

سچے مولیٰ اللہ کی طرف سنتا ہے اسی کا حکم ہے ۱۳۷ اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ۱۳۸ تم فرماؤ وہ کون

يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ

ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے جنگل اور دریا کی آفتوں سے جسے پکارتے ہو گڑگڑا کر اور آہستہ کہ اگر وہ

اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ

ہمیں اس سے بچا دے تو ہم ضرور احسان مانیں گے ۱۳۹ تم فرماؤ اللہ تمہیں نجات دیتا ہے

مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى

اس سے اور ہر بے چینی سے پھر تم شریک ٹھہراتے ہو ۱۴۰ تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ

اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ

تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے تلے (نیچے) سے یا

يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں

(۱۳۴) فرشتے جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں وہ بنی آدم کی نیکی اور بدی لکھتے رہتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک داہنے ایک بائیں نیکیاں داہنی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدیاں بائیں طرف کا بندوں کو چاہئے ہوشیار رہیں اور بدیوں اور گناہوں سے بچیں کیونکہ ہر ایک عمل لکھا جاتا ہے اور روز قیامت وہ نامہ اعمال تمام خلق کے سامنے پڑھا جائے گا تو گناہ کتنی رسوائی کا سبب ہوں گے اللہ پناہ دے (۱۳۵) ان فرشتوں سے مراد یا تو تنہا ملک الموت ہیں اس صورت میں صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہے یا ملک الموت مع ان فرشتوں کے مراد ہیں جو ان کے اعوان ہیں جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے ملک الموت بحکم الٰہی اپنے اعوان کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو خود قبض فرماتے ہیں (خازن) (۱۳۶) اور تعمیل حکم میں ان سے کوتاہی واقع نہیں ہوتی اور ان کے عمل میں سستی اور تاخیر راہ نہیں پاتی اپنے فرائض ٹھیک وقت پر ادا کرتے ہیں (۱۳۷) اور اس روز اس کے سوا کوئی حکم کرنے والا نہیں (۱۳۸) کیونکہ اس کو سوچنے جانچنے شمار کرنے کی حاجت نہیں جس میں دیر ہو (۱۳۹) اس آیت میں کفار کو تنبیہ کی گئی ہے کہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہو کر پریشان ہوتے ہیں اور ایسے شدائد واہوال پیش آتے ہیں جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کر دیتے ہیں اس وقت بت پرست بھی بتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے اسی کی جناب میں تضرع وزاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حق نعمت بجالاؤں گا (۱۴۰) اور بجائے شکر گزاری کے ایسی بڑی ناشکری کرتے ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ بت نکمے ہیں کسی کام کے نہیں پھر انہیں اللہ کا شریک کرتے ہو کتنی بڑی گمراہی ہے۔

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ

بیان کرتے ہیں کہ کہیں ان کو سمجھ ہو ف۱۴۱ اور اسے ف۱۴۲ جھٹلایا تمہاری قوم نے اور یہی حق ہے تم فرماؤ

لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

میں تم پر کچھ کڑوڑا (حاکم اعلیٰ) نہیں ف۱۴۳ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے ف۱۴۴ اور عنقریب جان جاؤ گے

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں ف۱۴۵ تو ان سے منہ پھیر لے ف۱۴۶ جب تک

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور پرہیزگاروں پر ان کے

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ

حساب سے کچھ نہیں ف۱۴۷ ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں ف۱۴۸ اور چھوڑ

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ

دے ان کو جنھوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنا لیا اور انھیں دنیا کی زندگانی نے فریب دیا اور قرآن

بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

سے نصیحت دو ف۱۴۹ کہ کہیں کوئی جان اپنے کئے پر پکڑی نہ جائے ف۱۵۰ اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی حمایتی ہو

(۱۴۱) مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں ایک جماعت نے کہا کہ اس سے امت محمدیہ مراد ہے اور آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب یہ نازل ہوا کہ وہ قادر ہے تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا کہ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو فرمایا میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا یا تمہیں بھڑاوے مختلف گروہ کر کے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے تو فرمایا یہ آسان ہے مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کئے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے ایک سوال تو یہ تھا کہ میری امت کو قحط عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا ایک یہ تھا کہ انہیں غرق سے عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ و جدال نہ ہو یہ قبول نہیں ہوا (۱۴۲) یعنی قرآن شریف کو یا نزول عذاب کو (۱۴۳) میرا کام ہدایت ہے قلوب کی ذمہ داری مجھ پر نہیں (۱۴۴) یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خبریں دیں ان کے لئے وقت معین ہیں ان کا وقوع ٹھیک اسی وقت ہو گا (۱۴۵) طعن تشنیع استہزاء کے ساتھ (۱۴۶) اور ان کی ہم نشینی ترک کر مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں اس سے ثابت ہو گیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا سننے کے لئے شرکت کرنا جائز نہیں اور رد و جواب کے لئے جانا مجالست نہیں بلکہ اظہار حق ہے وہ ممنوع نہیں جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے (۱۴۷) یعنی طعن و استہزاء کرنے والوں کے گناہ انہیں پر ہیں انہیں سے اس کا حساب ہو گا پرہیزگاروں پر نہیں۔ شان نزول مسلمانوں نے کہا تھا کہ ہمیں گناہ کا اندیشہ ہے جبکہ ہم انہیں چھوڑ دیں اور منع نہ کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۴۸) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہار حق کے لئے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے (۱۴۹) اور احکام شرعیہ بتاؤ (۱۵۰) اور اپنے جرائم کے سبب عذاب جہنم میں گرفتار نہ ہو

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيعٌ ۚ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولٰٓئِكَ

نہ سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو اس سے نہ لئے جائیں یہ ہیں ف۱۵۱

الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَّعَذَابٌ أَلِيمٌۢ

وہ جو اپنے کئے پر پکڑے گئے انہیں پینے کا کھولتا پانی اور دردناک عذاب

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ أَنَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا

بدلہ ان کے کفر کا تم فرماؤ ف۱۵۲ کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ

يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ

بُرا ف۱۵۳ اور الٹے پاؤں پلٹا دیئے جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھائی ف۱۵۴ اس کی طرح جسے

الشَّيٰطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ أَصْحٰبٌ يَّدْعُونَهٗٓ إِلَى الْهُدَى

شیطان نے زمین میں راہ بھلا دی ف۱۵۵ حیران ہے اس کے رفیق اسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ

ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ

ادھر آ تم فرماؤ کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۵۶ اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لئے گردن رکھ دیں

الْعٰلَمِينَ ﴿٧١﴾ وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ الَّذِيٓ إِلَيْهِ

ف۱۵۷ جو رب ہے سارے جہان کا اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف

تُحْشَرُونَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ وَ

تمہیں اٹھنا ہے اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین ٹھیک بناتے ف۱۵۸ اور

(۱۵۱) دین کو ہنسی اور کھیل بنانے والے اور دنیا کے مفتون (۱۵۲) اے مصطفےٰ صلی اللہ علیک وسلم ان مشرکین سے جو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دیتے ہیں (۱۵۳) اور اس میں کوئی قدرت نہیں (۱۵۴) اور اسلام اور توحید کی نعمت عطا فرمائی اور بت پرستی کے بدترین وبال سے بچایا (۱۵۵) اس آیت میں حق و باطل کے دعوت دینے والوں کی ایک تمثیل بیان فرمائی گئی کہ جس طرح مسافر اپنے رفیقوں کے ساتھ تھا جنگل میں بھوتوں اور شیطانوں نے اس کو رستہ بہکا دیا اور کہا منزل مقصود کی یہی راہ ہے اور اس کے رفیق اس کو راہ راست کی طرف بلانے لگے وہ حیران رہ گیا کدھر جائے انجام اس کا یہی ہو گا کہ اگر وہ بھوتوں کی راہ پر چل دے تو ہلاک ہو جائے گا اور رفیقوں کا کہا مانے تو سلامت رہے گا اور منزل پر پہنچ جائے گا یہی حال اس شخص کا ہے جو طریقہ اسلام سے بہکا اور شیطان کی راہ چلا مسلمان اس کو راہ راست کی طرف بلاتے ہیں اگر ان کی بات مانے گا راہ پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا (۱۵۶) یعنی جو طریق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے واضح فرمایا اور جو دین (اسلام) ان کے لئے مقرر کیا وہی ہدایت و نور ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ دین باطل ہے (۱۵۷) اور اسی کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور خاص اسی کی عبادت کریں (۱۵۸) جن سے اس کی قدرت کاملہ اور اس کا علم محیط اور اس کی حکمت و صنعت ظاہر ہے

يَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۖ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي

جس دن فنا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہو جا وہ فوراً ہو جائے گی اس کی بات سچی ہے اور اسی کی سلطنت ہے جس دن صور پھونکا

الصُّوْرِ ۗ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ قَالَ

جائے گا ف۱۵۹ ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا اور وہی حکمت والا خبردار اور یاد کرو جب ابراہیم

اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ

نے اپنے باپ ف۱۶۰ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ

کھلی گمراہی میں پاتا ہوں ف۱۶۱ اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ

زمین کی ف۱۶۲ اور اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے ف۱۶۳ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا

رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾

ایک تارا دیکھا ف۱۶۴ بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا بولے مجھے خوش نہیں آتے ڈوبنے والے

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ

پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولے اسے میرا رب بتاتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اگر مجھے میرا

يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ

رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انھیں گمراہوں میں ہوتا ف۱۶۵ پھر جب سورج جگمگاتا

(۱۵۹) کہ نام کو بھی کوئی سلطنت کا دعویٰ کرنے والا نہ ہو گا تمام جبابرہ فراعنہ اور سب دنیا کی سلطنت کا غرور کرنے والے دیکھیں گے کہ دنیا میں جو وہ سلطنت کا دعویٰ رکھتے تھے وہ باطل تھا (۱۶۰) قاموس میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے امام علامہ جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں قرآن کریم میں ہے نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اس میں حضرت اسمٰعیل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ آپ عم ہیں حدیث شریف میں بھی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اب فرمایا چنانچہ ارشاد کیا "رُدُّوْا عَلَيَّ اَبِيْ" اور یہاں ابی سے حضرت عباس مراد ہیں (مفردات راغب وکبیرہ وغیرہ) (۱۶۱) یہ آیت مشرکین عرب پر حجت ہے جو حضرت ابراہیم علی الصلوٰۃ والسلام کو معظم جانتے تھے اور ان کی فضیلت کے معترف تھے انھیں دکھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بت پرستی کو کتنا بڑا عیب اور گمراہی بتاتے ہیں اگر تم انھیں مانتے ہو تو بت پرستی تم بھی چھوڑ دو (۱۶۲) یعنی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دین میں بینائی عطا فرمائی ایسے ہی انھیں آسمانوں اور زمین کے ملک دکھاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے آسمانوں اور زمین کی خلق مراد ہے مجاہد اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آیات سموات و ارض مراد ہیں یہ اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صخرہ (پتھر) پر کھڑا کیا گیا اور آپ کے لئے سموات مکشوف کئے گئے یہاں تک کہ آپ نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو معائنہ فرمایا آپ کے لئے زمین کشف فرما دی گئی یہاں تک کہ آپ نے سب سے نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے۔ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ رویت بچشم باطن تھی یا بچشم سر (درمنثور و خازن وغیرہ) (۱۶۳) کیونکہ ہر ظاہر و مخفی چیز ان کے سامنے کر دی گئی اور خلق کے اعمال میں سے کچھ بھی ان سے نہ چھپا رہا (۱۶۴) علماء تفسیر اور اصحاب اخبار و سیر کا بیان ہے کہ نمرود ابن کنعان بڑا جابر بادشاہ تھا سب سے پہلے اسی نے تاج سر پر رکھا یہ بادشاہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا تھا کاہن اور منجم کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اس کی روشنی کے سامنے آفتاب ماہتاب بالکل بے نور ہو گئے اس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا کاہنوں سے تعبیر دریافت کی انھوں نے کہا اس سال تیری قلمرو میں ایک فرزند پیدا ہو گا جو تیرے زوال ملک کا باعث ہو گا اور تیرے دین

بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ

دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو ف۱۶۶ یہ تو ان سب سے بڑا ہے، پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اے قوم میں بیزار ہوں

مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ

ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو ف۱۶۷ میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور

الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ

زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر ف۱۶۸ اور میں مشرکوں میں نہیں اور ان کی قوم ان سے جھگڑنے لگی کہا

اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ

کیا اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو تو وہ مجھے راہ بتا چکا ف۱۶۹ اور مجھے ان کا ڈر نہیں جنہیں تم شریک بتلاتے ہو ف۱۷۰

اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْئًا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾

ہاں جو میرا ہی رب کوئی بات چاہے ف۱۷۱ میرے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ

اور میں تمہارے شریکوں سے کیونکر ڈروں ف۱۷۲ اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی

يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ

تم پر اس نے کوئی سند نہ اتاری تو دونوں گروہوں میں امان کا زیادہ سزاوار کون ہے ف۱۷۳ اگر

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ

وقف لازم

تم جانتے ہو وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی انھیں

بقیہ صفحہ ۲۳۶ = والے اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گے یہ خبر سن کر وہ پریشان ہوا اور اس نے حکم دے دیا کہ جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے اور مرد عورتوں سے علیحدہ رہیں اور اس کی نگہبانی کے لئے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا تقدیرات آلہیہ کو کون ٹال سکتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں اور کاہنوں نے نمرود کو اس کی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آ گیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ صاحبہ کی عمر کم تھی ان کا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا جب زمانہ ولادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے پتھروں سے اس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والدہ صاحبہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تھیں تو دیکھتی تھیں کہ آپ اپنی سرانگشت چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ برآمد ہوتا ہے آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں اتنا جتنے دوسرے بچے ایک سال میں اس میں اختلاف ہے کہ آپ تہ خانہ میں کتنے عرصہ رہے بعض کہتے ہیں سات برس بعض تیرہ برس بعض سترہ برس یہ مسئلہ یقینی ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہر حال میں معصوم ہوتے ہیں اور وہ اپنی ابتداء ہستی سے تمام اوقات وجود میں عارف ہوتے ہیں ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا میرا رب (پالنے والا) کون ہے انہوں نے کہا میں فرمایا تمہارا رب کون ہے انہوں نے کہا تمہارے والد فرمایا ان کا رب کون ہے اس پر والدہ نے کہا خاموش رہو اور اپنے شوہر سے جا کر کہا کہ جس لڑکے کے نسبت یہ مشہور ہے کہ وہ زمین والوں کا دین بدل دے گا وہ تمہارا فرزند ہی ہے اور یہ گفتگو بیان کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابتدا ہی سے توحید کی حمایت اور عقائد کفریہ کا ابطال شروع فرما دیا اور جب ایک سوراخ کی راہ سے شب کے وقت آپ نے زہرہ یا مشتری ستارہ کو دیکھا تو اقامت حجت شروع کر دی کیونکہ اس زمانہ کے لوگ بت اور کواکب کی پرستش کرتے تھے تو آپ نے ایک نہایت نفیس اور دل نشین پیرایہ میں انہیں نظر و استدلال کی طرف رہنمائی کی جس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ عالم بتمامہ حادث ہے الٰہ نہیں ہو سکتا وہ خود موجد و مدبر کا محتاج ہے جس کے قدرت و اختیار سے اس میں تغیر ہوتے رہتے ہیں (۱۶۵) اس میں قوم کو تنبیہ ہے کہ جو قمر کو الٰہ ٹھہرائے وہ گمراہ ہے کیونکہ اس کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا دلیل حدوث و امکان ہے (۱۶۶) شمس مونث غیر حقیقی ہے اس کے لئے مذکر و مونث کے دونوں صیغے استعمال کئے جا سکتے ہیں یہاں ہٰذا مذکر لایا گیا اس میں تعلیم ادب ہے کہ لفظ رب کی رعایت کے لئے لفظ تانیث نہ لایا گیا اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت میں علامہ آتا ہے نہ کہ علامۃ (۱۶۷) حضرت ابراہیم علیہ

لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ

کے لئے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس

عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

کی قوم پر عطا فرمائی ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ف۱۷۴ بے شک تمہارا رب علم و حکمت والا ہے

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ

اور ہم نے انہیں اسحٰق اور یعقوب عطا کئے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور ان سے پہلے نوح کو راہ

قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى

دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسٰی

وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَ

اور ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکو کاروں کو اور زکریا اور یحیٰی اور

عِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ

عیسٰی اور الیاس کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں اور اسمٰعیل اور یسع

وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ

اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی ف۱۷۵ اور کچھ ان کے باپ دادا

وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾

اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ف۱۷۶ اور ہم نے انہیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی

بقیہ صفحہ ۲۴۷ = الصلوٰۃ والسلام نے ثابت کر دیا کہ ستاروں میں چھوٹے سے بڑے تک کوئی بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ان کا الٰہ ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا ہے آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور اس کے بعد دین حق کا بیان فرمایا جو آگے آتا ہے (۱۶۸) یعنی اسلام کے سوا باقی تمام ادیان سے جدا رہ کر مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ تمام ادیان باطلہ سے بیزاری ہو (۱۶۹) اپنی توحید و معرفت کی (۱۷۰) کیونکہ وہ بے جان بت ہیں نہ ضرر دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں ان سے کیا ڈرنا یہ آپ نے مشرکین سے جواب میں فرمایا تھا جنہوں نے آپ سے کہا تھا کہ بتوں سے ڈرو ان کے برا کہنے سے کہیں آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچ جائے (۱۷۱) وہ ہوگی کیونکہ میرا رب قادر مطلق ہے (۱۷۲) جو بے جان جماد اور عاجز محض ہیں (۱۷۳) موحد یا مشرک (۱۷۴) علم و عقل و فہم و فضیلت کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درجے بلند فرمائے دنیا میں علم و حکمت و نبوت کے ساتھ اور آخرت میں قرب و ثواب کے ساتھ (۱۷۵) نبوت و رسالت کے ساتھ مسئلہ اس آیت سے اس پر سند لائی جاتی ہے کہ انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں کیونکہ عالم اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو ملائکہ پر بھی فضیلت ثابت ہو گئی یہاں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا اور اس ذکر میں ترتیب نہ زمانہ کے اعتبار سے ہے نہ فضیلت کے نہ واو ترتیب کا مقتضی لیکن جس شان سے کہ انبیاء علیہم السلام کے اسماء ذکر فرمائے گئے اس میں ایک عجیب لطیفہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی ہر ایک جماعت کو ایک خاص طرح کی کرامت و فضیلت کے ساتھ ممتاز فرمایا تو حضرت نوح و ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کا اول ذکر کیا کیونکہ یہ انبیاء کے اصول ہیں یعنی ان کی اولاد میں بکثرت انبیاء ہوئے جن کے انساب انہیں کی طرف رجوع کرتے ہیں نبوت کے بعد مراتب معتبرہ میں سے ملک و اقتدار و سلطنت و اقتدار ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و سلیمان کو اس کا حظ وافر دیا اور مراتب رفیعہ میں سے مصیبت و بلاء پر صابر رہنا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو اس کے ساتھ ممتاز فرمایا پھر ملک و صبر کے دونوں مرتبے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عنایت کئے کہ آپ نے شدت و بلاء پر مدتوں صبر فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ملک مصر عطا کیا کثرت معجزات و قوت براہین بھی مراتب معتبرہ میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسٰی و ہارون کو اس کے ساتھ مشرف کیا زہد و ترک دنیا بھی مراتب معتبرہ میں سے ہے حضرت زکریا و یحیٰی و عیسٰی و الیاس کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا ان حضرات کے بعد اللہ

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ

یہ اللہ کی ہدایت ہے کہ اپنے بندوں میں جسے چاہے دے اور اگر

اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

وہ شرک کرتے تو ضرور ان کا کیا اکارت جاتا یہ ہیں جن کو ہم نے

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا

کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تو اگر یہ لوگ ۱۷۷ اس سے منکر ہوں تو ہم نے اس کے لئے ایک

قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ

ایسی قوم لگا رکھی ہے جو انکار والی نہیں ۱۷۸ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں

اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾

کی راہ چلو ۱۷۹ تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کو ۱۸۰

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ

اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہئے تھی ۱۸۱ جب بولے اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں

شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ

اتارا تم فرماؤ کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے روشنی اور

هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ

لوگوں کے لئے ہدایت جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنا لیے ظاہر کرتے ہو ۱۸۲ اور بہت سے چھپا لیتے ہو ۱۸۳

تعالیٰ نے ان انبیاء کا ذکر فرمایا کہ جن کے نہ متبعین باقی رہے نہ ان کی شریعت جیسے کہ حضرت اسمٰعیل الیسع یونس لوط علیہم الصلوٰۃ والسلام اس شان سے انبیاء کا ذکر فرمانے میں ان کی کرامتوں اور خصوصیتوں کا ایک عجیب لطیفہ نظر آتا ہے (۱۷۶) ہم نے فضیلت دی (۱۷۷) یعنی اہل مکہ (۱۷۸) اس قوم سے یا انصار مراد ہیں یا مہاجرین یا تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور پر ایمان لانے والے سب لوگ فائدہ اس آیہ میں دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائے گا اور آپ کے دین کو قوت دے گا اور اس کو تمام ادیان پر غالب کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ غیبی خبر واقع ہو گئی (۱۷۹) مسئلہ علمائے دین نے اس آیہ سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصال کمال واوصاف شرف جو جدا جدا انبیاء کو عطا فرمائے گئے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سب کو جمع فرمادیا اور آپ کو حکم دیا "فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ" تو جب آپ تمام انبیاء کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے (۱۸۰) اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہان آپ کی امت (خازن) (۱۸۱) اور اس کی معرفت سے محروم رہے اور اپنے بندوں پر اس کو جو رحمت و کرم ہے اس کو نہ جانا شان نزول یہود کی ایک جماعت اپنے حبر الاحبار مالک ابن صیف کو لے کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرنے آئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی کیا توریت میں تو نے یہ دیکھا ہے "اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ" یعنی اللہ کو موٹا عالم مبغوض ہے کہنے لگا ہاں یہ توریت میں ہے حضور نے فرمایا تو موٹا عالم ہی تو ہے اس پر وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں فرمایا گیا کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے تو وہ لاجواب ہوا اور یہود اس سے برہم ہوئے اور اس کو جھڑکنے لگے اور اس کو حبر کے عہدہ سے معزول کر دیا۔ (مدارک و خازن) (۱۸۲) ان میں سے بعض کو جس کا اظہار اپنی خواہش کے مطابق سمجھتے ہو (۱۸۳) جو تمہاری خواہش کے خلاف کرتے ہیں جیسے کہ توریت کے وہ مضامین جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے

وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ

اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے ف۱۸۴ جو نہ تم کو معلوم تھا نہ تمہارے باپ دادا کو اللہ کہو ف۱۸۵ پھر انہیں چھوڑ دو

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ

ان کی بیہودگی میں انہیں کھیلتا ف۱۸۶ اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اتاری ف۱۸۷ تصدیق فرماتی ان کتابوں کی جو

بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

آگے تھیں اور اس لئے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو ف۱۸۸ اور جو کوئی سارے جہاں میں اس کے گرد ہیں اور جو آخرت پر ایمان

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

لاتے ہیں ف۱۸۹ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اس سے

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ

بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۹۰ یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ وحی نہ

شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ

ہوئی ف۱۹۱ اور جو کہے ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا اللہ نے اتارا ف۱۹۲ اور کبھی تم دیکھو جس

الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا

وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں ف۱۹۳ کہ نکالو

اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے

(۱۸۴) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن کریم سے (۱۸۵) یعنی جب وہ اس کا جواب نہ دے سکیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری تو آپ فرما دیجئے اللہ نے (۱۸۶) کیونکہ جب آپ نے حجت قائم کر دی اور انذار و نصیحت نہایت کو پہنچا دی اور ان کے لئے جائے عذر نہ چھوڑی اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں ان کی بیہودگی میں چھوڑ دیجئے یہ کفار کے حق میں وعید و تہدید ہے (۱۸۷) یعنی قرآن شریف (۱۸۸) ام القریٰ مکہ مکرمہ ہے کیونکہ وہ تمام زمین والوں کا قبلہ ہے (۱۸۹) اور قیامت و آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا یقین رکھتے ہیں اور اپنے انجام سے غافل و بے خبر نہیں ہیں (۱۹۰) اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے (۱۹۱) شان نزول یہ آیت مسیلمہ کذاب کے بارے میں نازل ہوئی جس نے یمامہ علاقہ یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آ گئے تھے یہ کذاب زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق میں وحشی قاتل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا (۱۹۲) شان نزول یہ عبد اللہ بن ابی سرح کاتب وحی کے حق میں نازل ہوئی جب آیت " وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ " نازل ہوئی اس نے اس کو لکھا اور آخر تک پہنچتے پہنچتے پیدائش انسان کی تفصیل پر مطلع ہو کر متعجب ہوا اور اس حالت میں آیت کا آخر " فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ " بے اختیار اس کی زبان پر جاری ہو گیا اس پر اس کو یہ گھمنڈ ہوا کہ مجھ پر وحی آنے لگی اور مرتد ہو گیا یہ نہ سمجھا کہ نور وحی اور قوت و حسن کلام سے آیت کا آخر کلمہ زبان پر آ گیا اس میں اس کی قابلیت کا کوئی دخل نہ تھا زور کلام خود اپنے آخر کو بتا دیا کرتا ہے۔ جیسے کبھی کوئی شاعر نفیس مضمون پڑھے وہ مضمون خود قافیہ بتا دیتا ہے اور سننے والے شاعر سے پہلے قافیہ پڑھ دیتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ہرگز ویسا شعر کہنے پر قادر نہیں تو قافیہ بتانا ان کی قابلیت نہیں کلام کی قوت ہے اور یہاں تو نور وحی اور نور نبی سے سینہ میں روشنی آتی تھی چنانچہ مجلس شریف سے جدا ہونے اور مرتد ہو جانے کے بعد پھر وہ ایک جملہ بھی ایسا بنانے پر قادر نہ ہوا جو نظم قرآنی سے مل سکتا آخر کار زمانہ اقدس ہی میں قبل فتح مکہ پھر اسلام سے مشرف ہوا (۱۹۳) ارواح قبض کرنے کے لئے جھڑکتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں

غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى

اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے ۱۹۴ اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى

جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا ۱۹۵ اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال ومتاع ہم نے تمہیں دیا تھا اور ہم تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ

تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جن کا تم اپنے میں ساجھا بتاتے تھے ۱۹۶ بے شک تمہارے آپس

بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ

کی ڈور کٹ گئی ۱۹۷ اور تم سے گئے جو دعوے کرتے تھے ۱۹۸ بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کو

النَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ

چیرنے والا ہے ۱۹۹ زندہ کو مردہ سے نکالنے ۲۰۰ اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ۲۰۱ یہ ہے

اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ

اللہ تم کہاں اوندھے جاتے ہو ۲۰۲ تاریکی چاک کرکے صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو چین بنایا ۲۰۳ اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ

سورج اور چاند کو حساب ۲۰۴ یہ سادھا (سدھایا ہوا) ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ

ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں

(۱۹۴) نبوت اور وحی کے جھوٹے دعوے کرکے اور اللہ کے لئے شریک اور بی بی بچے بتا کر (۱۹۵) نہ تمہارے ساتھ مال ہے نہ جاہ نہ اولاد جنکی محبت میں تم عمر بھر گرفتار رہے نہ وہ بت جنہیں پوجا کئے آج ان میں سے کوئی تمہارے کام نہ آیا یہ کفار سے روز قیامت فرمایا جاوے گا (۱۹۶) کہ وہ عبادت کے حقدار ہونے میں اللہ کے شریک ہیں (معاذ اللہ) (۱۹۷) اور علاقے ٹوٹ گئے جماعت منتشر ہوگئی (۱۹۸) تمہارے وہ تمام جھوٹے دعوے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے باطل ہوگئے (۱۹۹) توحید ونبوت کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت وعلم وحکمت کے دلائل ذکر فرمائے کیونکہ مقصود اعظم اللہ سبحانہ اور اس کے تمام صفات وافعال کی معرفت ہے اور یہ جاننا کہ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور جو ایسا ہو وہی مستحق عبادت ہو سکتا ہے نہ کہ وہ بت جنہیں مشرکین پوجتے ہیں خشک دانہ اور گٹھلی کو چیر کر ان سے سبزہ اور درخت پیدا کرتا اور ایسی سنگلاخ زمینوں میں ان کے نرم ریشوں کو رواں کرتا جہاں آہنی میخ بھی کام نہ کرسکے اس کی قدرت کے کیسے عجائبات ہیں (۲۰۰) جاندار سبزہ کو بے جان دانے اور گٹھلی سے انسان وحیوان کو نطفہ سے اور پرند کو انڈے سے (۲۰۱) جاندار درخت سے بے جان گٹھلی اور دانہ کو اور انسان وحیوان سے نطفہ کو اور پرند سے انڈے کو یہ اس کے عجائب قدرت وحکمت ہیں (۲۰۲) اور ایسے براہین قائم ہونے کے بعد کیوں ایمان نہیں لاتے اور موت کے بعد اٹھنے کا یقین نہیں کرتے جو بے جان نطفہ سے جاندار حیوان پیدا کرتا ہے اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کرنا کیا بعید ہے (۲۰۳) کہ خلق اس میں چین پاتی ہے اور دن کی تکان وماندگی کو استراحت سے دور کرتی ہے اور شب بیدار زاہد تنہائی میں اپنے رب کی عبادت سے چین پاتے ہیں (۲۰۴) کہ ان کے دورے اور سیر سے عبادات ومعاملات کے اوقات معلوم ہوں

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ

ہم نے نشانیاں مفصل بیان کر دیں علم والوں کے لئے اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

پیدا کیا ف۲۰۵ پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے ف۲۰۶ اور کہیں امانت رہنا ف۲۰۷ بیشک ہم نے مفصل آیتیں بیان کر دیں سمجھ

يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ

والوں کے لیے اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے ہر اگنے والی

كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ

چیز نکالی ف۲۰۸ تو ہم نے اس سے نکالی سبزی جس میں سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور کھجور

النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ

کے گابھے سے پاس پاس گچھے اور انگور کے باغ اور زیتون

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ

اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی بات میں الگ اس کا پھل دیکھو جب پھلے اور اس کا پکنا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ

بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے اور ف۲۰۹ اللہ کا شریک ٹھہرایا جنوں کو ف۲۱۰

وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

حالانکہ اسی نے ان کو بنایا اور اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں جہالت سے پاکی اور برتری ہے اس کو ان

(۲۰۵) یعنی حضرت آدم سے (۲۰۶) ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر (۲۰۷) باپ کی پشت میں یا قبر کے اندر (۲۰۸) پانی ایک اور اس سے جو چیزیں اگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ (۲۰۹) باوجودیکہ ان دلائل قدرت و عجائب حکمت اور اس انعام و اکرام اور ان نعمتوں کے پیدا کرنے اور عطا فرمانے کا اقتضاء تھا کہ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے بجائے اس کے بت پرستوں نے یہ ستم کیا (جو آیت میں آگے مذکور ہے) کہ (۲۱۰) کہ ان کی اطاعت کر کے بت پرست ہو گئے

يَصِفُوْنَ ۝١٠٠ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ

کی باتوں سے ۔ بے کسی نمونہ کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ۔ اس کے بچہ کہاں سے ہو ۔ حالانکہ

تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١٠١

اس کی عورت نہیں ف۲۱۱ اور اس نے ہر چیز پیدا کی ف۲۱۲ اور وہ سب کچھ جانتا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ

یہ ہے اللہ تمہارا رب ف۲۱۳ اور اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا تو اسے پوجو وہ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝١٠٢ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ

ہر چیز پر نگہبان ہے ف۲۱۴ آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں ف۲۱۵ اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں

وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝١٠٣ قَدْ جَاۗءَكُمْ بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ

اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے دیکھا تو

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝١٠٤ وَكَذٰلِكَ

اپنے بھلے کو اور جو اندھا ہوا اپنے برے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں اور ہم اسی طرح

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١٠٥ اِتَّبِعْ

آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ف۲۱۶ اور اس لئے کہ کافر بول اٹھیں کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لئے کہ اسے علم والوں پر واضح کر دیں اس پر چلو

مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٦

جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے ف۲۱۷ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو

(۲۱۱) اور بے عورت اولاد نہیں ہوتی اور زوجہ اس کی شان کے لائق نہیں کیونکہ کوئی شے اس کی مثل نہیں (۲۱۲) تو جو ہے وہ اس کی مخلوق ہے اور مخلوق اولاد نہیں ہو سکتی تو کسی مخلوق کو اولاد بتانا باطل ہے (۲۱۳) جس کے صفات مذکور ہوئے اور جس کے یہ صفات ہوں وہی مستحق عبادت ہیں (۲۱۴) خواہ وہ رزق ہو یا اجل یا عمل (۲۱۵) مسائل ادراک کے معنی ہیں مرئی کے جوانب و حدود پر واقف ہونا اسی کو احاطہ کہتے ہیں ادراک کی یہی تفسیر حضرت سعید ابن مسیب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے اور جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اسی چیز کا ہو سکتا ہے جس کے حدود و جہات ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے حد و جہت محال ہے تو اس کا ادراک و احاطہ بھی ناممکن یہی مذہب ہے اہل سنت کا خوارج و معتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے ادراک اور رویت میں فرق نہیں کرتے اس لئے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے کہ انہوں نے دیدار الٰہی کو محال عقلی قرار دے دیا باوجودیکہ نفی رویت نفی علم کو مستلزم ہے ورنہ جیسا کہ باری تعالیٰ بخلاف تمام موجودات کے بلا کیفیت و جہت جانا جا سکتا ہے ایسے ہی دیکھا بھی جا سکتا ہے کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت و جہت کے دیکھی نہیں جا سکتی تو جانی بھی نہیں جا سکتی راز اس کا یہ ہے کہ رویت و دید کے معنی یہ ہیں کہ بصر کسی شے کو جیسی کہ وہ ہو ویسا جانے تو جو شے جہت والی ہو گی اس کی رویت و دید جہت میں ہو گی اور جس کے لئے جہت نہ ہو گی اس کی دید بے جہت ہو گی۔ دیدار الٰہی آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنین کے لئے اہل سنت کا عقیدہ اور قرآن و حدیث و اجماع صحابہ و سلف امت کے دلائل کثیرہ سے ثابت ہے قرآن کریم میں فرمایا وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ "اس سے ثابت ہے کہ مومنین کو روز قیامت ان کے رب کا دیدار میسر ہو گا اس کے علاوہ اور بہت آیات اور صحاح کی کثیر احادیث سے ثابت ہے اگر دیدار الٰہی ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیدار کا سوال نہ فرماتے (رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ) ارشاد نہ کرتے اور ان کے جواب میں " اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ " نہ فرمایا جاتا ان دلائل سے ثابت ہو گیا کہ آخرت میں مومنین کے لئے دیدار الٰہی شرع میں ثابت ہے اور اس کا انکار گمراہی (۲۱۶) کہ حجت لازم ہو (۲۱۷) اور کفار کی بیہودہ گوئیوں کی طرف التفات نہ کرو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ کفار کی یاوہ گوئیوں سے رنجیدہ نہ ہوں یہ ان کی بدنصیبی ہے کہ وہ ایسی واضح برہانوں سے فائدہ نہ اٹھائیں

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْاؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًاۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍؕ كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَاؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا یُشْعِرُكُمْ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ع

اور اللہ چاہتا تو وہ شرک نہیں کرتے اور ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں کیا اور تم ان پر کروڑے (حاکم اعلیٰ) نہیں اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے ف۲۱۸ یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل بھلے کر دیے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انہیں بتادے گا جو کرتے تھے اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے تم فرما دو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں ف۲۱۹ اور تمہیں ف۲۲۰ کیا خبر کہ جب وہ آئیں تو یہ ایمان نہ لائیں گے اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو ف۲۲۱ جیسا وہ پہلی بار ایمان نہ لائے تھے ف۲۲۲ اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں

(۲۱۸) قتادہ کا قول ہے کہ مسلمان کفار کے بتوں کی برائی کیا کرتے تھے تاکہ کفار کو نصیحت ہو اور وہ بت پرستی کے عیب سے باخبر ہوں مگر ان ناخدا شناس جاہلوں نے بجائے پند پذیر ہونے کے شان الٰہی میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولنی شروع کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اگرچہ بتوں کو برا کہنا اور ان کی حقیقت کا اظہار طاعت و ثواب ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کفار کی بدگوئیوں کو روکنے کے لئے اس کو منع فرمایا گیا ابن انباری کا قول ہے کہ یہ حکم اول زمانہ میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا فرمائی منسوخ ہو گیا (۲۱۹) وہ جب چاہتا ہے حسب اقتضائے حکمت نازل فرماتا ہے (۲۲۰) اے مسلمانو (۲۲۱) حق کے ماننے اور دیکھنے سے (۲۲۲) ان آیات پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ظاہر ہوئی تھیں مثل شق القمر وغیرہ معجزات باہرات کے۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے ف۲۲۳ اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم ہر

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ

چیز ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے ف۲۲۴ مگر یہ کہ خدا چاہتا ف۲۲۵

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

ولیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں ف۲۲۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کئے ہیں

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات

الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

ف۲۲۷ دھوکے کو اور تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے ف۲۲۸ تو انہیں ان کی بناوٹوں پر چھوڑ دو ف۲۲۹

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ

اور اس لئے کہ اس ف۲۳۰ کی طرف ان کے دل جھکیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں

وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ

اور گناہ کمائیں جو انہیں کمانا ہے تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے

الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اُتاری ف۲۳۱ اور جن کو ہم نے کتاب دی

(۲۲۳) شانِ نزول ابن جریر کا قول ہے کہ یہ آیت استہزاء کرنے والے قریش کی شان میں نازل ہوئی انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمارے مردوں کو اٹھا لائیے ہم ان سے دریافت کرلیں کہ آپ جو فرماتے ہیں یہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں فرشتے دکھائیے جو آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں یا اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لائیے اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۲۲۴) وہ اہل شقاوت ہیں (۲۲۵) اس کی مشیت جو ہوتی ہے وہی ہوتا ہے جو اس کے علم میں اہل سعادت ہیں وہ ایمان سے مشرف ہوتے ہیں (۲۲۶) نہیں جانتے کہ یہ لوگ وہ وہ نشانیاں بلکہ اس سے زیادہ دیکھ کر بھی ایمان لانے والے نہیں (جمل ومدارک) (۲۲۷) یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں اغوا کرنے کے لئے (۲۲۸) لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ اس کے محنت پر صابر رہنے سے ظاہر ہو جائے کہ یہ جزیل ثواب پانے والا ہے (۲۲۹) اللہ انہیں بدلہ دے گا رسوا کرے گا اور آپ کی مدد فرمائے گا (۲۳۰) بناوٹ کی بات (۲۳۱) یعنی قرآن شریف جس میں امر و نہی وعدہ و وعید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے صدق کی شہادت اور تمہارے افتراء کا بیان ہے۔ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حکم مقرر کیجئے ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی

يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے ف۲۳۲ تو اے سننے والے تو ہرگز

الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ

شک والوں میں نہ ہو اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی

کوئی بدلنے والا نہیں ف۲۳۳ اور وہی ہے سنتا جانتا اور اے سننے والے زمین میں اکثر وہ ہیں

الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ

کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں ف۲۳۴

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ

اور نری اٹکلیں (فضول اندازے) دوڑاتے ہیں ف۲۳۵ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون بہکا اس کی

سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ

راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام

عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا

لیا گیا ف۲۳۶ اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس

ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا

پر اللہ کا نام لیا گیا ف۲۳۷ وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا ف۲۳۸ مگر جب

(۲۳۲) کیونکہ ان کے پاس اس کی دلیلیں ہیں (۲۳۳) نہ کوئی اس کی قضا کا تبدیل کرنے والا نہ حکم کا رد کرنے والا نہ اس کا وعدہ خلاف ہو سکے بعض مفسرین نے فرمایا کہ کلام جب تام ہے تو وہ قابل نقص و تغییر نہیں اور وہ قیامت تک تحریف و تغییر سے محفوظ ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنی یہ ہیں کہ کسی کی قدرت نہیں کہ قرآن پاک کی تحریف کر سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا ضامن ہے (تفسیر ابو السعود) (۲۳۴) اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں بصیرت و حق شناسی سے محروم ہیں (۲۳۵) کہ یہ حلال ہے یہ حرام اور اٹکل سے کوئی چیز حلال حرام نہیں ہوتی جسے اللہ اور اس کے رسول نے حلال کیا وہ حلال اور جسے حرام کیا وہ حرام (۲۳۶) یعنی جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے حلت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو انہوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اس کو حرام جانتے ہو (۲۳۷) ذبیحہ (۲۳۸) مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کے لئے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے

اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ

تمہیں اس سے مجبوری ہو ف۲۳۹ اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ

بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا

وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا

گناہ وہ جو گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا

يَقْتَرِفُونَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ

پائیں گے اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ف۲۴۰ اور وہ بے شک

لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ

حکم عدولی ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں

وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿۱۲۱﴾ أَوَمَن كَانَ مَيْتًا

اور اگر تم ان کا کہنا مانو ف۲۴۱ تو اس وقت تم مشرک ہو ف۲۴۲ اور کیا وہ کہ مردہ تھا تو ہم نے

فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن

اسے زندہ کیا ف۲۴۳ اور اس کے لئے ایک نور کر دیا ف۲۴۴ جس سے لوگوں میں چلتا ہے ف۲۴۵ وہ اس جیسا

مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ

ہو جائے گا جو اندھیریوں میں ہے ف۲۴۶ اُن سے نکلنے والا نہیں یونہی کافروں کی آنکھ میں ان کے

(۲۳۹) تو عند الاضطرار قدر ضرورت روا ہے (۲۴۰) وقت ذبح نہ تحقیقاً نہ تقدیراً خواہ اس طرح کہ وہ جانور اپنی موت مر گیا ہو یا اس طرح کہ اس کو بغیر تسمیہ کے یا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں لیکن جہاں مسلمان ذبح کرنے والا وقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بھول گیا وہ ذبح جائز ہے وہاں ذکر تقدیری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا (۲۴۱) اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال جانو (۲۴۲) کیونکہ دین میں حکم الٰہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اور اللہ کے سوا اور حاکم قرار دینا شرک ہے (۲۴۳) مردہ سے کافر اور زندہ سے مومن مراد ہے کیونکہ کفر قلوب کے لئے موت ہے اور ایمان حیات (۲۴۴) نور سے ایمان مراد ہے جس کی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے قتادہ کا قول ہے کہ نور سے کتاب اللہ یعنی قرآن مراد ہے (۲۴۵) اور بینائی حاصل کر کے راہ حق کا امتیاز کر لیتا ہے (۲۴۶) کفر و جہل و تیرہ باطنی کی یہ ایک مثال ہے جس میں مومن و کافر کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگانی پائی اور اس کو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اس کی شکل ہے جو طرح طرح کی اندھیریوں میں گرفتار ہو اور ان سے نکل نہ سکے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رہے۔ یہ دونوں مثالیں ہر مومن و کافر کے لئے عام ہیں اگرچہ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کا شان نزول یہ ہے کہ ابو جہل نے ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی اس روز حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لئے ہوئے شکار سے واپس آئے تو انہیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گو ابھی تک وہ ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سن کر ان کو نہایت طیش آیا اور وہ ابو جہل پر چڑھ گئے اور اس کو کمان سے مارنے لگے اور ابو جہل عاجزی و خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابو یعلیٰ (حضرت امیر حمزہ کی کنیت ہے) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا دین لائے اور انہوں نے ہمارے معبودوں کو برا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بد عقل بتایا اس پر حضرت امیر حمزہ نے فرمایا تمہارے برابر بد عقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو پوجتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اسی وقت حضرت امیر حمزہ اسلام لے آئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور نور باطن عطا فرمایا اور ابو جہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر و جہل کی تاریکیوں میں گرفتار رہے اور

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ

اعمال بھلے کر دیئے گئے ہیں اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ

مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا

کئے کہ اس میں داؤں کھیلیں ۲۴۷ اور داؤں نہیں کھیلتے مگر اپنی جانوں پر اور

يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى

انہیں شعور نہیں ۲۴۸ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں

مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ

بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا ۲۴۹ اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے ۲۵۰

وقف لازم / وقف منزل

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ

عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب

بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ

بدلہ ان کے مکر کا اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام

لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا

کے لئے کھول دیتا ہے ۲۵۱ اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا سینہ تنگ خوب رکا ہوا کر دیتا ہے ۲۵۲

كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ

گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے اللہ یونہی عذاب ڈالتا ہے ایمان نہ لانے

(۲۴۷) اور طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں اور مکاریوں سے لوگوں کو بہکاتے اور باطل کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں (۲۴۸) کہ اس کا وبال انہیں پر پڑتا ہے (۲۴۹) یعنی جب تک ہمارے پاس وحی نہ آئے اور ہمیں نبی نہ بنایا جائے شان نزول ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ ہے اور مال بھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۲۵۰) یعنی اللہ جانتا ہے کہ نبوت کی اہلیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے کس کو نہیں عمر و مال سے کوئی مستحق نبوت نہیں ہو سکتا اور یہ نبوت کے طلبگار تو حسد مکر بد عہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خصال میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوت کا منصب عالی کہاں (۲۵۱) اس کو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور اس کے دل میں روشنی پیدا کرتا ہے (۲۵۲) کہ اس میں علم اور دلائل توحید و ایمان کی گنجائش نہ ہو تو اس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کو ایمان کی دعوت دی جاتی ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس پر نہایت شاق ہوتا ہے اور اس کو بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

والوں کو اور یہ ۲۵۳ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے ہم نے آیتیں مفصل بیان کر دیں

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا

نصیحت ماننے والوں کے لئے ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے اپنے رب کے یہاں اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ

کے کاموں کا پھل ہے اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا اے جن کے گروہ تم نے

اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا

بہت آدمی گھیر لئے ۲۵۴ اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے رب

اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ

ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا ۲۵۵ اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی تھی ۲۵۶

قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے ۲۵۷ اے محبوب بیشک تمہارا

حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا

رب حکمت والا علم والا ہے اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں بدلہ ان

يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

کے کئے کا ۲۵۸ اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں کے رسول نہ آئے تھے

(۲۵۳) دین اسلام (۲۵۴) ان کو بہکایا اور اغوا کیا (۲۵۵) اس طرح کہ انسانوں نے شہوات و معاصی میں ان سے مدد پائی اور جنوں نے انسانوں کو اپنا مطیع بنایا آخر کار اس کا نتیجہ پایا (۲۵۶) وقت گزر گیا قیامت کا دن آ گیا حسرت و ندامت باقی رہ گئی (۲۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ استثناء اس قوم کی طرف راجع ہے جن کی نسبت علم الٰہی میں ہے کہ وہ اسلام لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور جہنم سے نکالے جائیں گے (۲۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اچھوں کو ان پر مسلط کرتا ہے برائی چاہتا ہے تو بروں کو اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ جو قوم ظالم ہوتی ہے اس پر ظالم بادشاہ مسلط کیا جاتا ہے تو جو اس ظالم کے پنجۂ ظلم سے رہائی چاہیں انہیں چاہئے کہ ظلم ترک کریں

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا

تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن ف۲۵۹ دیکھنے سے ڈراتے ف۲۶۰ کہیں گے

شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى

ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی ف۲۶۱ اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود اپنی جانوں

اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ

پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ف۲۶۲ یہ ف۲۶۳ اس لئے کہ تیرا رب بستیوں کو ف۲۶۴

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ

ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں ف۲۶۵ اور ہر ایک کے لیے ف۲۶۶ ان کے کاموں سے درجے ہیں

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ

اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں اور اے محبوب تمہارا رب بے پرواہ ہے رحمت والا

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ

اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ف۲۶۷ اور جسے چاہے تمہاری جگہ لا دے جیسے

اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ

تمہیں اوروں کی اولاد سے پیدا کیا ف۲۶۸ بے شک جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۶۹ ضرور آنے

وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے تم فرماؤ اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ

(۲۵۹) یعنی روز قیامت (۲۶۰) اور عذاب الٰہی کا خوف دلاتے (۲۶۱) کفار جن اور انسان اقرار کریں گے کہ رسول ان کے پاس آئے اور انہوں نے زبانی پیام پہنچائے اور اس دن کے پیش آنے والے حالات کا خوف دلایا لیکن کافروں نے ان کی تکذیب کی اور ان پر ایمان نہ لائے کفار کا یہ اقرار اس وقت ہوگا جب کہ ان کے اعضاء و جوارح ان کے شرک و کفر کی شہادت دیں گے (۲۶۲) قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے جب کفار مومنین کے انعام و اکرام اور عزت و منزلت کو دیکھیں گے تو اپنے کفر و شرک سے منکر ہو جائیں گے اور اس خیال سے کہ شاید مکر جانے سے کچھ کام بنے یہ کہیں گے "وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ" یعنی خدا کی قسم ہم مشرک نہ تھے اس وقت ان کے مونہوں پر مہریں لگا دی جائیں گی اور ان کے اعضاء ان کے کفر و شرک کی گواہی دیں گے اسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا "وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ" (۲۶۳) یعنی رسولوں کی بعثت (۲۶۴) ان کی معصیت اور (۲۶۵) بلکہ رسول بھیجے جاتے ہیں وہ انہیں ہدایتیں فرماتے ہیں حجتیں قائم کرتے ہیں اس پر بھی وہ سرکشی کرتے ہیں تب ہلاک کیے جاتے ہیں (۲۶۶) خواہ وہ نیک ہو یا بد نیکی اور بدی کے درجے ہیں انہی کے مطابق ثواب و عذاب ہوگا (۲۶۷) یعنی ہلاک کر دے (۲۶۸) اور ان کا جانشین بنایا (۲۶۹) وہ چیز خواہ قیامت ہو یا مرنے کے بعد اٹھنا یا حساب یا ثواب و عذاب

إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ

میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جانا چاہتے ہو کس کا رہتا ہے آخرت کا گھر

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ

بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے اور ف۲۷۰ اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کئے

وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ

ان میں اسے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور یہ ہمارے شریکوں کا ف۲۷۱

فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ

تو وہ جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور جو خدا کا ہے وہ

يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ

ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۲۷۲ اور یوں ہی بہت

لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ

مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ف۲۷۳ کہ انہیں ہلاک کریں

وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ

اور ان کا دین ان پر مشتبہ کر دیں ف۲۷۴ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے تو تم انہیں چھوڑ دو وہ

وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا

ہیں اور ان کے افتراء اور بولے ف۲۷۵ یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی ف۲۷۶ ہے اسے وہی کھائے

(۲۷۰) زمانہ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی کھیتیوں اور درختوں کے پھلوں اور چوپایوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے تھے اور ایک بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے تھے اس کو تو مہمانوں اور مسکینوں پر صرف کر دیتے تھے اور جو بتوں کے لئے مقرر کرتے تھے وہ خاص ان پر اور ان کے خادموں پر صرف کرتے اور جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ بتوں والے حصہ میں مل جاتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر بتوں والے حصہ میں سے کچھ اس میں سے ملتا تو اس کو نکال کر پھر بتوں ہی کے حصہ میں شامل کر دیتے اس آیت میں ان کی اس جہالت اور بد عقلی کا ذکر فرما کر ان پر تنبیہ فرمائی گئی (۲۷۱) یعنی بتوں کا (۲۷۲) اور انتہا درجہ کے جہل میں گرفتار ہیں خالق منعم کے عزت و جلال کی انہیں ذرا بھی معرفت نہیں اور فساد عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ انہوں نے بے جان بتوں پتھر کی تصویروں کو کارساز عالم کے برابر کر دیا اور جیسا اس کے لئے حصہ مقرر کیا ایسا ہی بتوں کے لئے بھی کیا بے شک یہ بہت ہی برا فعل اور انتہا کا جہل اور عظیم خطا و ضلال ہے اس کے بعد ان کے جہل اور ضلالت کی ایک اور حالت ذکر فرمائی جاتی ہے (۲۷۳) یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبائح افعال اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے جن کو عقل صحیح کبھی گوارا نہ کر سکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو بت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فساد عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہو گئے اور اولاد جس کے ساتھ ہر جاندار کو فطرۃً محبت ہوتی ہے شیاطین کے اتباع میں اس کا بے گناہ خون کرنا انہوں نے گوارا کیا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے (۲۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ لوگ پہلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین پر تھے شیاطین نے ان کو اغوا کر کے ان گمراہیوں میں ڈالا تاکہ انہیں دین اسماعیلی سے منحرف کرے (۲۷۵) مشرکین اپنے بعض مویشیوں اور کھیتوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کر کے کہ (۲۷۶) ممنوع الانتفاع

اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا

جسے ہم چاہیں اپنے جھوٹے خیال سے ف۲۷۷ اور کچھ مویشی ہیں جن پر چڑھنا حرام ٹھہرایا ف۲۷۸ اور کچھ مویشی کے

يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا

ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے ف۲۷۹ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے عنقریب وہ انہیں بدلہ دے گا ان

يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ

کے افتراؤں کا اور بولے جو ان مویشی کے پیٹ میں ہے وہ نرا (خالص) ہمارے

لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ

مردوں کا ہے ف۲۸۰ اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور مرا ہوا نکلے تو وہ سب ف۲۸۱

شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ

اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ انہیں ان کی ان باتوں کا بدلہ دے گا بے شک وہ حکمت و علم والا ہے بے شک تباہ ہوئے

الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ

وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے ف۲۸۲ اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں

اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ

روزی دی ف۲۸۳ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو ف۲۸۴ بے شک وہ بہکے اور راہ نہ پائی ف۲۸۵ اور

هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ

وہی ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ زمین پر چھتے (چھائے) ہوئے ف۲۸۶ اور کچھ بے چھتے (پھیلے) اور کھجور

(۲۷۷) یعنی بتوں کی خدمت کرنے والے وغیرہ (۲۷۸) جن کو بحیرہ، سائبہ، حامی، کہتے ہیں (۲۷۹) بلکہ ان بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور ان تمام افعال کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں اللہ نے اس کا حکم دیا ہے (۲۸۰) صرف انہیں کے لئے حلال ہے اگر زندہ پیدا ہو (۲۸۱) مرد و عورت (۲۸۲) شان نزول یہ آیت زمانہ جاہلیت کے ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی لڑکیوں کو نہایت سنگ دلی اور بے رحمی کے ساتھ زندہ در گور کر دیا کرتے تھے ربیعہ و مضر وغیرہ قبائل میں اس کا بہت رواج تھا اور جاہلیت کے بعض لوگ لڑکوں کو بھی قتل کرتے تھے اور بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ کتوں کی پرورش کرتے اور اولاد کو قتل کرتے تھے ان کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ تباہ ہوئے اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی ہلاکت سے اپنی تعداد کم ہوتی ہے اپنی نسل مٹتی ہے یہ دنیا کا خسارہ ہے گھر کی تباہی ہے اور آخرت میں اس پر عذاب عظیم ہے تو یہ عمل دنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا باعث ہوا اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے (۲۸۳) یعنی بحیرے سائبہ حامی وغیرہ جو نذر گور ہو چکے (۲۸۴) کیونکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ایسے مذموم افعال کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کا یہ خیال اللہ پر افتراء ہے (۲۸۵) حق و صواب کی

وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ

اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ف۲۸۷ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے ف۲۸۸ اور

مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ

کسی میں الگ ف۲۸۹ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے اور اس کا حق دو جس دن کٹے ف۲۹۰

وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً

اور بے جا نہ خرچو ف۲۹۱ بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے

وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

اور کچھ زمین پر بچھے ف۲۹۲ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ

بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نر و مادہ ایک جوڑ بھیڑ کا

وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ

اور ایک جوڑ بکری کا تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہیں ف۲۹۳ کسی علم سے بتاؤ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ

سچے ہو اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا تم فرماؤ

(۲۸۶) یعنی ٹٹیوں پر قائم کئے ہوئے مثل انگور وغیرہ کے (۲۸۷) رنگ اور مزے اور مقدار اور خوشبو میں باہم مختلف (۲۸۸) مثلاً رنگ میں یا پتوں میں (۲۸۹) مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں (۲۹۰) معنی یہ ہیں کہ یہ چیزیں جب پھلیں کھانا تو اسی وقت سے تمہارے لئے مباح ہے اور اس کی زکوٰۃ یعنی عشر اس کے کامل ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے جب کھیتی کاٹی جائے یا پھل توڑے جائیں۔ مسئلہ لکڑی بانس گھانس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں عشر واجب ہوتا ہے اور اگر رہٹ وغیرہ سے ہو تو نصف عشر (۲۹۱) حضرت مترجم قدس سرہ نے اسراف کا ترجمہ بے جا خرچ کرنا فرمایا نہایت ہی نفیس ترجمہ ہے اگر کل مال خرچ کر ڈالا اور اپنے عیال کو کچھ نہ دیا اور خود فقیر بن بیٹھا تو سدی کا قول ہے کہ یہ خرچ بے جا ہے اور اگر صدقہ دینے ہی سے ہاتھ روک لیا تو یہ بھی بے جا اور داخل اسراف ہے جیسا کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا سفیان کا قول ہے کہ اللہ کی اطاعت کے سوا اور کام میں جو مال خرچ کیا جاوے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے زہری کا قول ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ معصیت میں خرچ نہ کرو مجاہد نے کہا کہ حق اللہ میں کوتاہی کرنا اسراف ہے اور اگر ابو قبیس پہاڑ سونا ہو اور اس تمام کو راہ خدا میں خرچ کر دو تو اسراف نہ ہو اور ایک درہم معصیت میں خرچ کرو تو اسراف (۲۹۲) چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ بڑے جو لادنے کے کام میں آتے ہیں کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کئے انہیں کھاؤ اور اہل جاہلیت کی طرح اللہ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ (۲۹۳) یعنی اللہ تعالیٰ نے بھیڑ بکری کے نر حرام کئے نہ ان کی مادائیں حرام کیں نہ ان کی اولاد ان میں سے تمہارا یہ فعل کہ کبھی نر حرام ٹھہراؤ کبھی مادہ کبھی ان کے بچے یہ سب تمہارا اختراع ہے اور ہوائے نفس کا اتباع کوئی حلال چیز کسی کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہوتی

ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں

الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

لیے ہیں ۲۹۴ کیا تم موجود تھے جب اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا ۲۹۵ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بے شک

اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ ع قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ

اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا تم فرماؤ ۲۹۶ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف

ع ۱۷

اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا

وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام ۲۹۷ مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا

مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

بہتا خون ۲۹۸ یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا

بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا ۲۹۹ نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۳۰۰

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَ

اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور ۳۰۱ اور گائے اور بکری

(۲۹۴) اس آیت میں اہل جاہلیت کو توبیخ کی گئی جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھیرالیا کرتے تھے جن کا ذکر اوپر کی آیات میں آچکا ہے جب اسلام میں احکام کا بیان ہوا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدال کیا اور ان کا خطیب مالک بن عوف جشمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے سنا ہے آپ ان چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں حضور نے فرمایا تم نے بغیر کسی اصل کے چند قسمیں چوپایوں کی حرام کرلیں اور اللہ تعالیٰ نے آٹھ نر و مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور ان کے نفع اٹھانے کے لئے پیدا کیے تم نے کہاں سے انہیں حرام کیا ان میں حرمت نر کی طرف سے آئی یا مادہ کی طرف سے مالک بن عوف یہ سن کر ساکت اور متحیر رہ گیا اور کچھ نہ بول سکا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بولتا کیوں نہیں کہنے لگا آپ فرمایئے میں سنوں گا سبحان اللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی قوت اور زور نے اہل جاہلیت کے خطیب کو ساکت و حیران کر دیا اور وہ بول ہی کیا سکتا تھا اگر کہتا کہ نر کی طرف سے حرمت آئی تو لازم ہوتا کہ تمام نر حرام ہوں اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے تو ضروری ہوتا کہ ہر ایک مادہ حرام ہو اور اگر کہتا جو پیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہو جاتے کیونکہ جو پیٹ میں رہتا ہے وہ نر ہوتا ہے یا مادہ وہ جو تخصیصیں قائم کرتے تھے اور بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیتے تھے اس حجت نے ان کے اس دعویٰ تحریم کو باطل کر دیا علاوہ بریں ان سے یہ دریافت کرنا کہ اللہ نے نر حرام کیے ہیں یا مادہ یا ان کے بچے یہ منکر نبوت مخالف کو اقرار نبوت پر مجبور کرتا تھا کیونکہ جب تک نبوت کا واسطہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کا کسی چیز کو حرام فرمانا کیسے جانا جا سکتا ہے چنانچہ اگلے جملہ نے اس کو صاف کیا ہے (۲۹۵) جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افترائے خالص ہے (۲۹۶) ان جاہل مشرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں (۲۹۷) اس میں تنبیہ ہے کہ حرمت حجت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل ثبوت حرمت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے (۲۹۸) تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں (۲۹۹) اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں مضطر ہو کر اس نے کچھ کھایا (۳۰۰) اس پر مؤاخذہ نہ فرمائے گا (۳۰۱) جو انگلی رکھتا ہو خواہ چوپایہ ہو یا پرند اس میں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (مدارک) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بط اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں

الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ

کی چربی ان پر حرام کی مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا

الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا

آنت یا ہڈی سے ملی ہو ہم نے یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا ۳۰۲ اور بے شک

لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ

ہم ضرور سچے ہیں پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے ۳۰۳

وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ

اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا ۳۰۴ اب کہیں گے

أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ

مشرک کہ ۳۰۵ اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے ۳۰۶

كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ

ایسا ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا ۳۰۷ تم فرماؤ

هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ

کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے کہ اسے ہمارے لیے نکالو تم تو نرے گمان (خام خیال) کے پیچھے ہو

وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ

اور تم یونہی تخمینے کرتے ہو ۳۰۸ تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے ۳۰۹ تو وہ

(۳۰۲) یہود اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہٰذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بط اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی) (۳۰۳) مکذبین کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا تاکہ انہیں ایمان لانے کا موقع ملے (۳۰۴) اپنے وقت پر آ ہی جاتا ہے (۳۰۵) یہ خبر غیب ہے کہ جو بات وہ کہنے والے تھے وہ بات پہلے سے بیان فرما دی (۳۰۶) ہم نے جو کچھ کیا یہ سب اللہ کی مشیت سے ہوا یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ اس سے راضی ہے (۳۰۷) اور یہ عذر باطل ان کے کچھ کام نہ آیا کیونکہ کسی امر کا مشیت میں ہونا اس کی مرضی و مامور ہونے کو مستلزم نہیں مرضی وہی ہے جو انبیاء کے واسطے سے بتائی گئی اور اس کا امر فرمایا گیا (۳۰۸) اور غلط اٹکلیں چلاتے ہو (۳۰۹) کہ اس نے رسول بھیجے کتابیں نازل فرمائیں راہ حق واضح کر دی

شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ

چاہتا تو سب کی ہدایت فرماتا تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو

يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ

گواہی دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا ف۳۱۰ پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں ف۳۱۱ تو تو اے سننے والے ان کے ساتھ گواہی

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

نہ دینا اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان

بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾ ع قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ

نہیں لاتے اور اپنے رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں ف۳۱۲ تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر

ع ١٨ ٥

رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْــًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا

تمہارے رب نے حرام کیا ف۳۱۳ یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ف۳۱۴ اور

تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا

اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے ف۳۱۵ اور بے حیائیوں

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ

کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی ف۳۱۶ اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَ

ناحق نہ مارو ف۳۱۷ یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو اور

(۳۱۰) جسے تم اپنے لئے حرام قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی شاہد نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ ان کی تراشیدہ بات ہے (۳۱۱) اس میں تنبیہ ہے کہ اگر یہ شہادت واقع ہو بھی تو وہ محض اتباع ہوا اور کذب و باطل ہوگی (۳۱۲) بتوں کو معبود مانتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں (۳۱۳) اس کا بیان یہ ہے (۳۱۴) کیونکہ تم پر ان کے بہت حقوق ہیں انہوں نے تمہاری پرورش کی تمہارے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا تمہاری ہر خطرے سے نگہبانی کی ان کے حقوق کا لحاظ نہ کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا ترک کرنا حرام ہے (۳۱۵) اس میں اولاد کو زندہ در گور کرنے اور مار ڈالنے کی حرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہل جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمہارا ان کا سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جرم کا ارتکاب کرتے ہو (۳۱۶) کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہر گناہ سے بچے اور چھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی للّٰہیت سے نہیں لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے اور اللہ کی رضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے (۳۱۷) وہ امور جن سے قتل مباح ہوتا ہے یہ ہیں مرتد ہونا یا قصاص یا بیاہے ہوئے کا زنا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تین سببوں میں سے کسی ایک سبب سے یا تو بیاہے ہونے کے باوجود اس سے زنا سرزد ہوا ہو یا اس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور اس کا قصاص اس پر آتا ہو یا وہ دین چھوڑ کر مرتد ہو گیا ہو

لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے ف۳۱۸ جب تک وہ اپنی

اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا

جوانی کو پہونچے ف۳۱۹ اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے

اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ

مگر اس کے مقدور بھر اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد

اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۱۵۲ وَاَنَّ هٰذَا

پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانو اور یہ کہ ف۳۲۰ یہ

صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ

ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو ف۳۲۱ کہ تمہیں اس کی

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۵۳ ثُمَّ اٰتَيْنَا

راہ سے جدا کردیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے پھر ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْۤ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ

موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۳۲۲ پورا احسان کرنے کو اس پر جو نکوکار ہے اور ہر چیز کی تفصیل

شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۵۴ وَهٰذَا

اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ ف۳۲۳ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں ف۳۲۴ اور یہ

(۳۱۸) جس سے اس کا فائدہ ہو (۳۱۹) اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کردو (۳۲۰) ان دونوں آیتوں میں جو حکم دیا (۳۲۱) جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت (۳۲۲) توریت (۳۲۳) یعنی بنی اسرائیل (۳۲۴) اور بعث و حساب اور ثواب و عذاب اور دیدار الٰہی کی تصدیق کریں

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ

برکت والی کتاب ف۳۲۵ ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو کبھی

تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَ اِنْ كُنَّا

کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اتری تھی ف۳۲۶ اور ہمیں ان

عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْكِتٰبُ

کے پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی ف۳۲۷ یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ان سے زیادہ

لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ

ٹھیک راہ پر ہوتے ف۳۲۸ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل اور ہدایت اور

رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ

رحمت آئی ف۳۲۹ تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے

سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا

عنقریب وہ جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں بڑے عذاب کی سزا دیں گے

كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ

بدلہ ان کے منہ پھیرنے کا کاہے کے انتظار میں ہیں ف۳۳۰ مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے ف۳۳۱ یا

یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ

تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے ف۳۳۲ جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی

(۳۲۵) یعنی قرآن شریف جو کثیر الخیر اور کثیر النفع اور کثیر البرکۃ ہے اور قیامت تک رہے گا اور تحریف و تبدیل و نسخ سے محفوظ رہے گا (۳۲۶) یعنی یہود و نصاریٰ پر توریت اور انجیل (۳۲۷) کیونکہ وہ ہماری زبان ہی میں نہ تھی نہ ہمیں کسی نے اس کے معنی بتائے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرما کر ان کے اس عذر کو قطع فرما دیا (۳۲۸) کفار کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر کتابیں نازل ہوئیں مگر وہ بد عقلی میں گرفتار رہے ان کتابوں سے منتفع نہ ہوئے ہم ان کی طرح خفیف العقل اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ٹھیک راہ پر ہوتے قرآن نازل فرما کر ان کا یہ عذر بھی قطع فرما دیا چنانچہ آگے ارشاد ہوتا ہے (۳۲۹) یعنی یہ قرآن پاک جس میں حجت واضحہ اور بیان صاف اور ہدایت و رحمت ہے (۳۳۰) جب وحدانیت و رسالت پر زبردست حجتیں قائم ہو چکیں اور اعتقادات کفر و ضلال کا بطلان ظاہر کر دیا گیا تو اب ایمان لانے میں کیوں توقف ہے کیا انتظار باقی ہے (۳۳۱) ان کی ارواح قبض کرنے کے لئے (۳۳۲) قیامت کی نشانیوں میں سے جمہور مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے ترمذی کی حدیث میں بھی ایسا ہی وارد ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب وہ مغرب سے طلوع کرے گا اور اسے لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہ دے گا۔

رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ

آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان

فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی ف۳۳۳ تم فرماؤ رستہ دیکھو ف۳۳۴ ہم بھی دیکھتے ہیں وہ جنہوں نے

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ

اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہوگئے ف۳۳۵ اے محبوب تمہیں ان سے کچھ علاقہ نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی

اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

کے حوالے ہے پھر وہ انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ف۳۳۶ جو ایک نیکی لائے

فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا

تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں ف۳۳۷ اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ف۳۳۸

دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک نہ تھے ف۳۳۹

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا

(۳۳۳) یعنی طاعت نہ کی تھی معنی یہ ہیں کہ نشانی آنے سے پہلے جو ایمان نہ لائے نشانی کے بعد اس کا ایمان قبول نہیں اسی طرح جو نشانی سے پہلے توبہ نہ کرے بعد نشانی کے اس کی توبہ قبول نہیں لیکن جو ایماندار پہلے سے نیک عمل کرتے ہوں گے نشانی کے بعد بھی ان کے عمل مقبول ہوں گے (۳۳۴) ان میں سے کسی ایک کا یعنی موت کے فرشتوں کی آمد یا عذاب یا نشانی آنے کا (۳۳۵) مثل یہود و نصاریٰ کے حدیث شریف میں ہے یہود اکہتر فرقے ہوگئے ان سے صرف ایک ناجی ہے باقی سب ناری اور نصاریٰ بہتر فرقے ہوگئے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی وہ سب کے سب ناری ہوں گے سوائے ایک کے جو سواد اعظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے (۳۳۶) اور آخرت میں انہیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہو جائے گا (۳۳۷) یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا یہ عدل ہے (۳۳۸) یعنی دین اسلام جو اللہ کو مقبول ہے (۳۳۹) اس میں کفار قریش کا رد ہے جو گمان کرتے تھے کہ وہ دین ابراہیمی پر ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک و بت پرست نہ تھے تو بت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ دعویٰ کہ وہ ابراہیمی ملت پر ہیں باطل ہے

لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ

اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۳۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ

اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا

کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے ف۳۴۱ اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ

عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ

ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۳۴۲ پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف۳۴۳ وہ تمہیں بتادے گا

بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ

جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا ف۳۴۴

وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ

اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی ف۳۴۵ کہ تمہیں آزمائے ف۳۴۶ اس چیز میں جو تمہیں عطا کی

إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

بے شک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بے شک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے

سورۃ الاعراف ۷ مکیۃ ۳۹ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتہا ۲۰۶ رکوعاتہا ۲۴

سورہ اعراف مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

الٓمٓصٓ ﴿١﴾ كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

اے محبوب! ایک کتاب تمہاری طرف اتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رکے ف۲ اس لیے

۲۷۰

(۳۴۰) اولیت یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی امت پر مقدم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اول مخلوقات ہیں تو ضرور اول المسلمین ہوئے (۳۴۱) شان نزول کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کی طرف لوٹ آئیے اور ہمارے معبودوں کی عبادت کیجئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولید ابن مغیرہ کہتا تھا کہ میرا رستہ اختیار کرو اس میں اگر کچھ گناہ ہے تو میری گردن پر اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ وہ رستہ باطل ہے خداشناس کس طرح گوارا کر سکتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو رب بتائے اور یہ بھی باطل ہے کہ کسی کا گناہ دوسرا اٹھا سکے (۳۴۲) ہر شخص اپنے گناہ میں ماخوذ ہوگا دوسرے کے گناہ میں نہیں (۳۴۳) روز قیامت (۳۴۴) کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی امت آخر الامم ہے اسی لئے ان کو زمین میں پہلوں کا خلیفہ کیا کہ اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرف کریں (۳۴۵) شکل و صورت میں حسن و جمال میں رزق و مال میں علم و عقل میں قوت و کمال میں (۳۴۶) یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پاکر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو

(۱) یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے سواء پانچ آیتوں کے جن میں سے پہلی " وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي " ہے اس سورت میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں اور تین ہزار تین سو پچیس کلمے اور چودہ ہزار دس حروف ہیں (۲) اس خیال سے کہ شاید لوگ نہ مانیں اور اس پر اعتراض کریں اور اس کی تکذیب کے درپے ہوں

مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کہ تم اس سے ڈر سناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت اے لوگو اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا

وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ

ف۳ اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم سمجھتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہم نے

اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ

ہلاک کیں ف۴ تو ان پر ہمارا عذاب رات میں آیا یا جب وہ دوپہر کو سوتے تھے ف۵ تو ان کے منہ سے کچھ نہ نکلا جب

جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ

ہمارا عذاب ان پر آیا مگر یہی بولے کہ ہم ظالم تھے ف۶ تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن

اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا

کے پاس رسول گئے ف۷ اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے ف۸ تو ضرور ہم ان کو بتا دیں گے ف۹ اپنے علم سے اور ہم کچھ

كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝٧ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

غائب نہ تھے اور اس دن تول ضرور ہونی ہے ف۱۰ تو جن کے پلے بھاری ہوئے ف۱۱ وہی

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

مراد کو پہنچے اور جن کے پلے ہلکے ہوئے ف۱۲ تو وہی ہیں جنھوں نے اپنی جان

اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ

گھاٹے میں ڈالی ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے ف۱۳ اور بے شک ہم نے تمہیں زمین میں جماؤ (ٹھکانا) دیا

(۳) یعنی قرآن شریف جس میں ہدایت و نور کا بیان ہے زجاج نے کہا کہ اتباع کرو قرآن کا اور اس چیز کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے کیونکہ یہ سب اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا "مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الآیہ" یعنی جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں اسے اخذ کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو (۴) اب حکم الٰہی کا اتباع ترک کرنے اور اس سے اعراض کرنے کے نتائج پچھلی قوموں کے حالات میں دکھائے جاتے ہیں (۵) معنی یہ ہیں کہ ہمارا عذاب ایسے وقت آیا جب کہ انہیں خیال بھی نہ تھا یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروف راحت تھے نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی نہ قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے اچانک آ گیا اس سے کفار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسباب امن و راحت پر مغرور نہ ہوں عذاب الٰہی جب آتا ہے تو دفعۃً آ جاتا ہے (۶) عذاب آنے پر انہوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور اس وقت اعتراف بھی فائدہ نہیں دیتا (۷) کہ انہوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی (۸) کہ انہوں نے اپنی امتوں کو ہمارے پیام پہنچائے اور ان امتوں نے انہیں کیا جواب دیا (۹) رسولوں کو بھی اور ان کی امتوں کو بھی کہ انہوں نے دنیا میں کیا کیا (۱۰) اس طرح کہ اللہ عزوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پلہ اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان وسعت ہے ابن جوزی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی جب میزان دکھلائی گئی اور آپ نے اس کے پلوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا یا رب کس کا مقدور ہے کہ ان کو نیکیوں سے بھر سکے ارشاد ہوا کہ اے داؤد میں جب اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہوں تو ایک کھجور سے اس کو بھر دیتا ہوں یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہو جائے تو فضل الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے (۱۱) نیکیاں زیادہ ہوئیں (۱۲) اور ان میں کوئی نیکی نہ ہوئی یہ کفار کا حال ہوگا جو ایمان سے محروم ہیں اور اس وجہ سے ان کا کوئی عمل مقبول نہیں (۱۳) کہ ان کو چھوڑتے تھے جھٹلاتے تھے ان کی اطاعت سے منہ موڑتے تھے

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿١٠﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ

اور تمہارے لیئے اس میں زندگی کے اسباب بنائے ۱۴ بہت ہی کم شکر کرتے ہو ۱۵ اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا

ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر

اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ

ابلیس یہ سجدہ والوں میں نہ ہوا فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا

اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ

جب میں نے تجھے حکم دیا تھا ۱۶ بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے

مِنْ طِيْنٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ

مٹی سے بنایا ۱۷ فرمایا تو یہاں سے اتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے

فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿١٣﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

نکل ۱۸ تو ہے ذلت والوں میں ۱۹ بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ

يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ

لوگ اٹھائے جائیں فرمایا تجھے مہلت ہے ۲۰ بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ

کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا ۲۱ پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا

(۱۴) اور اپنے فضل سے تمہیں راحتیں دیں باوجود اس کے تم (۱۵) شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اس کا اظہار ہے اور ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا (۱۶) مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا توبیخ کے لئے ہے اور اس لئے کہ شیطان کی معاندت اور اس کا کفر و کبر اور اپنی اصل پر مفتخر ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے (۱۷) اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل و اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہو گی وہ اس سے افضل ہو گا جس کی اصل مٹی ہو اور اس خبیث کا یہ خیال غلط و باطل ہے کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے فضیلت کا مدار اصل و جوہر پر نہیں بلکہ مالک کی اطاعت و فرمانبرداری پر ہے اور آگ کا مٹی سے افضل ہونا یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ آگ میں طیش و تیزی اور ترفع ہے یہ سبب استکبار کا ہوتا ہے اور مٹی سے وقار علم و حیا و صبر حاصل ہوتے ہیں مٹی سے ملک آباد ہوتے ہیں آگ سے ہلاک مٹی امانت دار ہے جو چیز اس میں رکھی جائے اس کو محفوظ رکھے اور بڑھائے آگ فنا کر دیتی ہے باوجود اس کے لطف یہ ہے کہ مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور آگ مٹی کو فنا نہیں کر سکتی علاوہ بریں حماقت و شقاوت ابلیس کی یہ کہ اس نے نص کے موجود ہوتے ہوئے اس کے مقابل قیاس کیا اور جو قیاس کہ نص کے خلاف ہو وہ ضرور مردود (۱۸) جنت سے کہ یہ جگہ اطاعت و تواضع والوں کی ہے متکبر و سرکش کی نہیں (۱۹) کہ انسان تیری مذمت کرے گا اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی اور یہی تکبر والے کا انجام ہے (۲۰) اور مدت اس مہلت کی سورہ حجر میں بیان فرمائی گئی اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ) اور یہ وقت نفخہ اولیٰ کا ہے جب سب لوگ مر جائیں گے شیطان نے مردوں کے زندہ ہونے کے وقت تک کی مہلت چاہی تھی اور اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ موت کی سختی سے بچ جائے یہ قبول نہ ہوا اور نفخہ اولیٰ تک کی مہلت دی گئی (۲۱) کہ بنی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور انہیں باطل کی طرف مائل کروں گناہوں کی رغبت دلاؤں تیری اطاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں

أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۖ

ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور ان کے داہنے اور ان کے بائیں سے ف۲۲

وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا ۖ

اور تو ان میں سے اکثر کو شکرگزار نہ پائے گا ف۲۳ فرمایا یہاں سے نکل جا رد کیا گیا راندہ ہوا

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾ وَيَا آدَمُ

ضرور جو ان میں سے تیرے کہے پر چلا میں تم سب سے جہنم بھر دوں گا ف۲۴ اور اے آدم

اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا

تو اور تیرا جوڑا ف۲۵ جنت میں رہو تو اس سے جہاں چاہو کھاؤ اور

تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا

اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو گے پھر شیطان نے ان کے

الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَ

جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے ان کی شرم کی چیزیں ف۲۶ جو ان سے چھپی تھیں ف۲۷ اور

قَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا

بولا تمہیں تمہارے رب نے اس پیڑ سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو

مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا

فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے ف۲۸ اور ان سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا

(۲۲) یعنی چاروں طرف سے انہیں گھیر کر راہ راست سے روکوں گا (۲۳) چونکہ شیطان بنی آدم کو گمراہ کرنے اور مبتلائے شہوات و قبائح کرنے میں اپنی انتہائی سعی خرچ کرنے کا عزم کر چکا تھا اس لئے اسے گمان تھا کہ وہ بنی آدم کو بہکالے گا اور انہیں فریب دے کر خداوند عالم کی نعمتوں کے شکر اور اس کی طاعت و فرمانبرداری سے روک دے گا (۲۴) تجھ کو بھی اور تیری ذریت کو بھی اور تیری طاعت کرنے والے آدمیوں کو بھی سب کو جہنم میں داخل کیا جائے گا شیطان کو جنت سے نکال دینے کے بعد حضرت آدم کو خطاب فرمایا جو آگے آتا ہے (۲۵) یعنی حضرت حوا (۲۶) یعنی ایسا وسوسہ ڈالا کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو جائیں اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ جسم جس کو عورت کہتے ہیں اس کو چھپانا ضروری اور کھولنا منع ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اس کا کھولنا ہمیشہ سے عقل کے نزدیک مذموم اور طبیعتوں کو ناگوار رہا ہے (۲۷) اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے اب تک ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھا تھا (۲۸) کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو

لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ

خیر خواہ ہوں تو اتار لایا انہیں فریب سے ۲۹ پھر جب انہوں نے وہ پیڑ چکھا

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ

ان پر اُن کی شرم کی چیزیں کھل گئیں ۳۰ اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپٹانے لگے

الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ

اور انہیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمہیں اس پیڑ سے منع نہ کیا

وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا

اور نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے دونوں نے عرض کی اے رب ہمارے

ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ

نقصان والوں میں ہوئے فرمایا اترو ۳۱ تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے اور

لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِیْهَا

تمہیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا اسی میں

تَحْیَوْنَ وَ فِیْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ

ع ۲ / ۱۵ / ۹

جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں اٹھائے جاؤ گے ۳۲ اے آدم کی اولاد

(۲۹) معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اس لئے آپ نے اس کی بات کا اعتبار کیا (۳۰) اور جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن نہ چھپا سکا اس وقت تک ان صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دیکھا تھا اور نہ اس وقت تک انہیں اس کی حاجت پیش آئی تھی (۳۱) اے آدم و حوا مع اپنی ذریت کے جو تم میں ہے (۳۲) روز قیامت حساب کے لئے

قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِیْشًاؕ وَ لِبَاسُ

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو ۳۳ اور پرہیزگاری کا

التَّقْوٰىۙ ذٰلِكَ خَیْرٌؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

لباس وہ سب سے بھلا ۳۴ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ كَمَاۤ اَخْرَجَ اَبَوَیْكُمْ مِّنَ

اے آدم کی اولاد ۳۵ خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے

الْجَنَّةِ یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِیُرِیَهُمَا سَوْاٰتِهِمَاؕ اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ

نکالا اتروا دیئے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں انہیں نظر پڑیں بے شک وہ اور اس

هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ

کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے ۳۶ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا

اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا

دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی بے حیائی کریں ۳۷ تو کہتے ہیں

وَجَدْنَا عَلَیْهَاۤ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَاؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا

ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ۳۸ تم فرماؤ بے شک اللہ بے حیائی

یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں

(۳۳) یعنی ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے اور ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی غرض صحیح ہے (۳۴) پرہیزگاری کا لباس ایمان حیا نیک خصلتیں نیک عمل ہیں یہ بے شک لباس زینت سے افضل و بہتر ہیں (۳۵) شیطان کی کیادی اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اس کی عداوت کا بیان فرما کر بنی آدم کو متنبہ اور ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کے وسوسے اور اغواء اور اس کی مکاریوں سے بچتے رہیں جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسی فریب کاری کر چکا ہے وہ ان کی اولاد کے ساتھ کب درگزر کرنے والا ہے (۳۶) اللہ تعالیٰ نے جنوں کو ایسا ادراک دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسانوں کو ایسا ادراک نہیں ملا کہ وہ جنوں کو دیکھ سکیں حدیث شریف میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پیر جاتا ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شیطان ایسا ہے کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو تم ایسے سے مدد چاہو جو اس کو دیکھتا ہو اور وہ اسے نہ دیکھ سکے یعنی اللہ کریم ستار رحیم غفار سے مدد چاہو (۳۷) اور کوئی قبیح فعل یا گناہ ان سے صادر ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ مرد و عورت ننگے ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف کرتے تھے عطاء کا قول ہے کہ بے حیائی شرک ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر قبیح فعل اور تمام معاصی و کبائر اس میں داخل ہیں اگرچہ یہ آیت خاص ننگے ہو کر طواف کرنے کے بارے میں آئی ہو جب کفار کی ایسی بے حیائی کے کاموں پر ان کی مذمت کی گئی تو اس پر انہوں نے جو کہا وہ آگے آتا ہے (۳۸) کفار نے اپنے افعال قبیحہ کے دو عذر بیان کئے ایک یہ کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو یہی فعل کرتے پایا لہٰذا ان کی اتباع میں یہ بھی کرتے ہیں یہ تو جاہل بدکار کی تقلید ہوئی اور یہ کسی صاحب عقل کے نزدیک جائز نہیں تقلید کی جاتی ہے اہل علم و تقویٰ کی نہ کہ جاہل گمراہ کی دوسرا عذر ان کا یہ تھا کہ اللہ نے انہیں ان افعال کا حکم دیا ہے یہ محض افتراء و بہتان تھا چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ رد فرماتا ہے

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ۫ وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت

وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَؕ(۲۹)

اور اس کی عبادت کرو نرے (خالص) اس کے بندے ہو کر جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ۳۹

فَرِیْقًا هَدٰى وَ فَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

ایک فرقے کو راہ دکھائی ۴۰ اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی ۴۱ انہوں نے اللہ کو

الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ(۳۰)

چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا ۴۲ اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ ۴۳ اور کھاؤ اور پیو ۴۴

وَ لَا تُسْرِفُوْاۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۠(۳۱) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ

اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی

اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِؕ قُلْ هِیَ

وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ۴۵ اور پاک رزق ۴۶ تم فرماؤ کہ وہ

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِؕ كَذٰلِكَ

ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہی کی ہے ہم یونہی

(۳۹) یعنی جیسے اس نے تمہیں نیست سے ہست کیا ایسے ہی بعد موت زندہ فرمائے گا یہ اخروی زندگی کا انکار کرنے والوں پر حجت ہے اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ جب اسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ اعمال کی جزا دے گا تو طاعات و عبادات کو اس کے لئے خالص کرنا ضروری ہے (۴۰) ایمان و معرفت کی اور انہیں طاعت و عبادت کی توفیق دی (۴۱) وہ کفار ہیں (۴۲) ان کی اطاعت کی ان کے کہے پر چلے ان کے حکم سے کفر و معاصی کو اختیار کیا (۴۳) یعنی لباس زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا خوشبو لگانا داخل زینت ہے مسئلہ اور سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مستحب جیسا کہ ستر طہارت واجب ہے شان نزول مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں دن میں مرد اور عورتیں رات میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اس آیت میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ ستر عورت نماز و طواف اور ہر حال میں واجب ہے (۴۴) شان نزول کلبی کا قول ہے کہ بنی عامر زمانہ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور چکنائی تو بالکل کھاتے ہی نہ تھے اور اس کو حج کی تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے انہیں دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ایسا کرنے کا زیادہ حق ہے اس پر یہ نازل ہوا کہ کھاؤ اور پیو گوشت ہو خواہ چکنائی ہو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو چکنے کے بعد بھی کھاتے رہو یا حرام کی پرواہ نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کی اس کو حرام کر لو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کھا جو چاہے اور پہن جو چاہے اسراف اور تکبر سے بچتا رہ مسئلہ آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیل حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اباحت ہے مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیل مستقل سے ثابت ہو (۴۵) خواہ لباس ہو یا اور سامان زینت (۴۶) اور کھانے پینے کی لذیذ چیزیں مسئلہ آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو (خازن) تو جو لوگ توشہ گیارہویں میلاد شریف بزرگوں کی فاتحہ عرس مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گناہ گار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے

نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ

مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں ف۴۷ علم والوں کے لئے ف۴۸ تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ

حرام فرمائی ہیں ف۴۹ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی

الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ

اور یہ ف۵۰ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ ف۵۱ کہ

تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ

اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۵۲

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ پیچھے ہو نہ آگے

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ

اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں ف۵۳ میری آیتیں پڑھتے

اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ

تو جو پرہیزگاری کرے ف۵۴ اور سنورے ف۵۵ تو اس پر نہ کچھ خوف اور نہ کچھ

یَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ اُولٰٓىِٕكَ

غم اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا وہ

(۴۷) جن سے حلال و حرام کے احکام معلوم ہوں (۴۸) جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ واحد لاشریک لہ ہے وہ جو حرام کرے وہی حرام ہے (۴۹) یہ خطاب مشرکین سے ہے جو برہنہ ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام کر لیتے تھے ان سے فرمایا جاتا ہے کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام نہیں کیں اور ان سے اپنے بندوں کو نہیں روکا جن چیزوں کو اس نے حرام فرمایا وہ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے ان میں سے بے حیائیاں ہیں جو کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی قولی ہوں یا فعلی (۵۰) حرام کیا (۵۱) حرام کیا (۵۲) وقت معین جس پر مہلت ختم ہو جاتی ہے (۵۳) مفسرین کے اس میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ رسل سے تمام مرسلین مراد ہیں دوسرا یہ کہ خاص سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہے (۵۴) ممنوعات سے بچے (۵۵) طاعات و عبادات بجالائے

أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ أُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ

پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں انہیں ان کے نصیب کا لکھا پہنچے گا

الْكِتٰبِ حَتّٰٓى إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓا أَيْنَ مَا

وف۵۶ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے وف۵۷ ان کی جان نکالنے آئیں تو ان سے کہتے ہیں کہاں ہیں

كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا

وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے کہتے ہیں وہ ہم سے گم گئے وف۵۸ اور اپنی جانوں

عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كٰفِرِينَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادْخُلُوا فِيٓ أُمَمٍ

پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے اللہ ان سے وف۵۹ فرماتا ہے کہ تم سے پہلے جو

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ كُلَّمَا

اور جماعتیں جن اور آدمیوں کی آگ میں گئیں انہیں میں

دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتّٰٓى إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا

جاؤ جب ایک گروہ وف۶۰ داخل ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے وف۶۱ یہاں تک کہ جب سب اس میں جا پڑے

قَالَتْ أُخْرٰىهُمْ لِأُولٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّونَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا

تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے وف۶۲ اے رب ہمارے انہوں نے ہم کو بہکایا تھا تو انہیں آگ کا

(۵۶) یعنی جتنی عمر اور روزی اللہ نے ان کے لئے لکھ دی ہے ان کو پہنچے گی (۵۷) ملک الموت اور ان کے اعوان ان لوگوں کی عمریں اور روزیاں پوری ہونے کے بعد (۵۸) ان کا کہیں نام ونشان ہی نہیں (۵۹) ان کافروں سے روز قیامت (۶۰) دوزخ میں (۶۱) جو اس کے دین پر تھا تو مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے اور یہود یہودیوں پر اور نصاریٰ نصاریٰ پر (۶۲) یعنی پہلوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے کہیں گے

ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾

دونا عذاب دے فرمائے گا سب کو دونا ہے ۶۳ مگر تمہیں خبر نہیں ۶۴

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم کچھ ہم سے اچھے نہ رہے ۶۵

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

تو چکھو عذاب بدلہ اپنے کئے کا ۶۶ وہ جنہوں نے ہماری آیتیں

بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا

جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا ان کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے ۶۷ اور نہ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذٰلِكَ

وہ جنت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے اونٹ داخل نہ ہو ۶۸ اور مجرموں کو

نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ

ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ۶۹ انہیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا

غَوَاشٍ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

۷۰ اور ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور طاقت بھر

الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

اچھے کام کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں

(۶۳) کیونکہ پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور پچھلے بھی ایسے ہی ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور گمراہوں کا ہی اتباع کرتے رہے (۶۴) کہ تم میں سے ہر فریق کے لئے کیسا عذاب ہے (۶۵) کفر و ضلال میں دونوں برابر ہیں (۶۶) کفر کا اور اعمال خبیثہ کا (۶۷) یہ ان کے اعمال کے لئے نہ ان کی ارواح کے لئے کیونکہ ان کے اعمال و ارواح دونوں خبیث ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور مومنین کی ارواح کے لئے کھولے جاتے ہیں ابن جریج نے کہا کہ آسمان کے دروازے نہ کافروں کے اعمال کے لئے کھولے جائیں نہ ارواح کے لئے یعنی نہ زندگی میں ان کا عمل ہی آسمان پر جاسکتا ہے نہ بعد موت روح اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں (۶۸) اور یہ محال تو کفار کا جنت میں داخل ہونا محال کیونکہ محال پر جو موقوف ہو وہ محال ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے (۶۹) مجرمین سے یہاں کفار مراد ہیں کیونکہ اوپر ان کی صفت میں آیات الٰہیہ کی تکذیب اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے (۷۰) یعنی اوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

انہیں اس میں ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لیے وا۷

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا

ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے و۷۲ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ

لِهٰذَا ۫ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ

دکھائی و۷۳ اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا بے شک ہمارے رب

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

کے رسول حق لائے و۷۴ اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی و۷۵ صلہ تمہارے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا

اعمال کا اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ ہمیں تو مل گیا

(النصف)

مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ

جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا و۷۶ تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے و۷۷ سچا وعدہ تمہیں دیا تھا بولے ہاں

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ

اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر جو

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

اللہ کی راہ سے روکتے ہیں و۷۸ اور اسے کجی چاہتے ہیں و۷۹ اور آخرت کا انکار رکھتے ہیں اور

وقف لازم

(۷۱) جو دنیا میں ان کے درمیان تھے اور طبیعتیں صاف کر دی گئیں اور ان میں آپس میں نہ باقی رہی مگر محبت و مودت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوا اور یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان میں سے ہوں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے " وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ " فرمایا حضرت علی مرتضیٰ کے اس ارشاد نے رفض کی بیخ و بنیاد کا قلع قمع کر دیا (۷۲) مومنین جنت میں داخل ہوتے وقت (۷۳) اور ہمیں ایسے عمل کی توفیق دی جس کا یہ اجر و ثواب ہے اور ہم پر فضل و رحمت فرمائی اور اپنے کرم سے عذاب جہنم سے محفوظ کیا (۷۴) اور جو انہوں نے ہمیں دنیا میں ثواب کی خبریں دیں وہ سب ہم نے عیاں دیکھ لیں ان کی ہدایت ہمارے لئے کمال لطف و کرم تھا (۷۵) مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے ایک ندا کرنے والا پکارے گا تمہارے لئے زندگانی ہے کبھی نہ مرو گے تمہارے لئے تندرستی ہے کبھی بیمار نہ ہو گے تمہارے لئے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہو گے جنت کو میراث فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ وہ محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوئی (۷۶) اور رسولوں نے فرمایا تھا کہ ایمان و طاعت پر اجر و ثواب پاؤ گے (۷۷) کفر و نافرمانی پر عذاب کا (۷۸) اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں (۷۹) یعنی یہ چاہتے ہیں کہ دین الٰہی کو بدل دیں اور جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے اس میں تغیر ڈال دیں (خازن)

بَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا

جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے ۸۰ اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے ۸۱ کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے

بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ

پہچانیں گے ۸۲ اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ سلام تم پر یہ ۸۳ جنت

يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ

میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں اور جب ان کی ۸۴ آنکھیں دوزخیوں کی

أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾ وَ

طرف پھریں گی کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر اور

نَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا

اعراف والے کچھ مردوں کو ۸۵ پکاریں گے جنہیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں کہیں گے

مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٨﴾ أَهَٰؤُلَاءِ

تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا اور وہ جو تم غرور کرتے تھے ۸۶ کیا یہ ہیں

الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا

وہ لوگ ۸۷ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کچھ نہ کرے گا ۸۸ ان سے تو کہا گیا کہ جنت میں جاؤ نہ

خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٤٩﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ

تم کو اندیشہ نہ کچھ غم اور دوزخی بہشتیوں کو

(۸۰) جس کو اعراف کہتے ہیں (۸۱) یہ کس طبقے کے ہوں گے اس میں بہت مختلف اقوال ہیں ایک قول تو یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اعراف پر ٹھہرے رہیں گے جب اہل جنت کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سلام کریں گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے یارب ظالم قوم کے ساتھ نہ کر آخر کار جنت میں داخل کئے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شہید ہوئے مگر ان کے والدین ان سے ناراض تھے وہ اعراف میں ٹھہرائے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ ایسے ہیں کہ ان کے والدین میں سے ایک ان سے راضی ہو ایک ناراض وہ اعراف میں رکھے جائیں گے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اعراف کا مرتبہ اہل جنت سے کم ہے مجاہد کا قول یہ ہے اعراف میں صلحاء فقہاء علماء ہوں گے اور ان کا وہاں قیام اس لئے ہوگا کہ دوسرے ان کے فضل و شرف کو دیکھیں اور ایک قول یہ ہے کہ اعراف میں انبیاء ہوں گے اور وہ اس مکان عالی میں تمام اہل قیامت پر ممتاز کئے جائیں گے اور ان کی فضیلت اور رتبہ عالیہ کا اظہار کیا جائے گا تاکہ جنتی اور دوزخی ان کو دیکھیں اور وہ ان سب کے احوال و ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کریں ان قولوں پر اصحاب اعراف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہوں گے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں ان تمام اقوال میں کچھ تناقض نہیں ہے اس لئے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اعراف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرانے کی حکمت جداگانہ ہو (۸۲) دونوں فریق سے جنتی اور دوزخی مراد ہیں جنتیوں کے چہرے سفید اور تروتازہ ہوں گے اور دوزخیوں کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی یہی ان کی علامتیں ہیں (۸۳) اعراف والے ابھی تک (۸۴) اعراف والوں کی (۸۵) کفار میں سے (۸۶) اور اہل اعراف غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کر کے کفار سے کہیں گے (۸۷) جن کو تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور (۸۸) اب دیکھ لو کہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں

أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ

پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ

اللّٰهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿٥٠﴾ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

نے تمہیں دیا ف۸۹ کہیں گے بے شک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے جنھوں نے اپنے

دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ

دین کو کھیل تماشا بنالیا ف۹۰ اور دنیا کی زیست نے انھیں فریب دیا ف۹۱ تو آج ہم انھیں چھوڑ دیں گے

كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٥١﴾

جیسا انھوں نے اس دن کے ملنے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ

اور بے شک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے ف۹۲ جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مفصل کیا ہدایت و رحمت

يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ

ایمان والوں کے لیے کاہے کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس کی کہ اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا بتایا انجام واقع ہوگا ف۹۳

يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا

بول اٹھیں گے وہ جو اسے پہلے سے بھلائے بیٹھے تھے ف۹۴ کہ بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے

بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ

تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں

(۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اعراف والے جنت میں چلے جائیں گے تو دوزخیوں کو بھی طمع دامن گیر ہوگی اور وہ عرض کریں گے یارب جنت میں ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت فرما کہ ہم انھیں دیکھیں ان سے بات کریں اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رشتہ داروں کو جنت کی نعمتوں میں دیکھیں گے اور پہچانیں گے لیکن اہل جنت ان دوزخی رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ دوزخیوں کے منہ کالے ہوں گے صورتیں بگڑ گئی ہوں گی تو وہ جنتیوں کو نام لے لے کر پکاریں گے کوئی اپنے باپ کو پکارے گا کوئی بھائی کو اور کہے گا میں جل گیا مجھ پر پانی ڈالو اور تمہیں اللہ نے دیا ہے کھانے کو دو اس پر اہل جنت (۹۰) کہ حلال و حرام میں اپنی ہوائے نفس کے تابع ہوئے جب ایمان کی طرف انھیں دعوت دی گئی تمسخر کرنے لگے (۹۱) اس کی لذتوں میں آخرت کو بھول گئے (۹۲) قرآن شریف (۹۳) اور وہ روز قیامت ہے (۹۴) نہ اس پر ایمان لاتے تھے نہ اس کے مطابق عمل کرتے تھے

غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا

کر پہلے کاموں کے خلاف کام کریں ف۹۵ بے شک انھوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور ان سے کھوئے گئے جو

كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ

بہتان اٹھاتے تھے ف۹۶ بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین

الْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُغْشِي

ف۹۷ چھ دن میں بنائے ف۹۸ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۹۹ رات

اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ

دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب

مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ

اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب

الْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾

سارے جہان کا اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں ف۱۰۰

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَ

اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ف۱۰۱ اس کے سنورنے کے بعد ف۱۰۲ اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور

طَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ

طمع کرتے بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے اور وہی

(۹۵) یعنی بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت اور نافرمانی کے طاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں مگر نہ انھیں شفاعت میسر آئے گی نہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں گے (۹۶) اور جھوٹ بکتے تھے کہ بت خدا کے شریک ہیں اور اپنے پجاریوں کی شفاعت کریں گے اب آخرت میں انھیں معلوم ہو گیا کہ ان کے یہ دعوے جھوٹے تھے (۹۷) مع ان تمام چیزوں کے جو ان کے درمیان ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۔ (۹۸) چھ دن سے دنیا کے چھ دنوں کی مقدار مراد ہے کیونکہ یہ دن تو اس وقت تھے نہیں آفتاب ہی نہ تھا جس سے دن ہوتا اور اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ ایک لمحہ میں یا اس سے کم میں پیدا فرماتا لیکن اتنے عرصہ میں ان کی پیدائش فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے اور اس سے بندوں کو اپنے کاموں میں تدریج اختیار کرنے کا سبق ملتا ہے (۹۹) یہ استواء متشابہات میں سے ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ کی اس سے جو مراد ہے حق ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول اور اس پر ایمان لانا واجب حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ آفرینش کا خاتمہ عرش پر جا ٹھہرا واللہ اعلم باسرار کتابہ (۱۰۰) دعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخل عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز و محتاج اور اپنے پروردگار کو حقیقی قادر و حاجت روا اعتقاد کرتا ہے اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہوا اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ تضرع سے اظہار عجز و خشوع مراد ہے اور ادب دعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے مسئلہ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اخفاء بعض کہتے ہیں کہ اخفاء افضل ہے کیونکہ وہ ریا سے بہت دور ہے بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ ریا نہ ہو تو اظہار افضل ہے بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے نماز فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور زکوٰۃ کا اظہار کر کے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اخفاء افضل ہے دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے (۱۰۱) کفر و معصیت و ظلم کر کے (۱۰۲) انبیاء کے تشریف لانے حق کی دعوت فرمانے احکام بیان کرنے عدل قائم فرمانے کے بعد

الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ

ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ف۱۰۳ یہاں تک کہ جب

اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ

اٹھا لائیں بھاری بادل ہم نے اسے کسی مردہ شہر کی طرف چلایا ف۱۰۴ پھر اس سے پانی اتارا

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ

پھر اس سے طرح طرح کے پھل نکالے اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے ف۱۰۵ کہیں تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ

نصیحت مانو اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے ف۱۰۶ اور

الَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ

جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل ف۱۰۷ ہم یونہی طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں

لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ

ان کے لیے جو احسان مانیں ف۱۰۸ بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۱۰۹ تو اس نے کہا اے میری قوم

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ

اللہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۱۱ بے شک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب

یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ

کا ڈر ہے ف۱۱۲ اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں

(۱۰۳) بارش اور رحمت سے یہاں مینہ مراد ہے (۱۰۴) جہاں بارش نہ ہوئی تھی سبزہ نہ جما تھا (۱۰۵) یعنی جس طرح مردہ زمین کو ویرانی کے بعد زندگی عطا فرماتا اور اس کو سرسبز اور شاداب فرماتا ہے اور اس میں کھیتی درخت پھل پھول پیدا کرتا ہے ایسے ہی مردوں کو قبروں سے زندہ کرکے اٹھائے گا کیونکہ جو خشک لکڑی سے تروتازہ پھل پیدا کرنے پر قادر ہے اس سے مردوں کا زندہ کرنا کیا بعید ہے قدرت کی یہ نشانی دیکھ لینے کے بعد عاقل سلیم الحواس کو مردوں کے زندہ کئے جانے میں کچھ تردد باقی نہیں رہتا (۱۰۶) مومن کی مثال ہے جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اور اس میں پھول پھل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح جب مومن کے دل پر قرآنی انوار کی بارش ہوتی ہے تو وہ اس سے نفع پاتا ہے ایمان لاتا ہے طاعات و عبادات سے پھلتا پھولتا ہے (۱۰۷) یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآن پاک سے منتفع نہیں ہوتا (۱۰۸) جو توحید و ایمان پر حجت و برہان ہیں (۱۰۹) حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام لمک ہے وہ متوشلخ کے وہ اخنوخ علیہ السلام کے فرزند ہیں اخنوخ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام چالیس یا پچاس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز فرمائے گئے آیات بالا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دلائل قدرت و غرائب صنعت بیان فرمائے جن سے اس کی توحید و ربوبیت ثابت ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اٹھنے اور زندہ ہونے کی صحت پر دلائل قاطعہ قائم کئے اس کے بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرماتا ہے اور ان کے ان معاملات کا جو انہیں امتوں کے ساتھ پیش آئے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ فقط آپ ہی کی قوم نے قبول حق سے اعراض نہیں کیا بلکہ پہلی امتیں بھی اعراض کرتی رہیں اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا انجام دنیا میں ہلاک اور آخرت میں عذاب عظیم ہے اس سے ظاہر ہے کہ انبیاء کی تکذیب کرنے والے غضب الٰہی کے سزاوار ہوتے ہیں جو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرے گا اس کا بھی یہی انجام ہوگا۔ انبیاء کے ان تذکروں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی زبردست دلیل ہے کیونکہ حضور امی تھے پھر آپ کا ان واقعات کو تفصیلاً بیان فرمانا بالخصوص ایسے ملک میں جہاں اہل کتاب کے علماء بکثرت موجود تھے اور سرگرم مخالف بھی تھے ذرا سی بات پاتے تو بہت شور مچاتے وہاں حضور کا ان واقعات کو بیان فرمانا اور اہل کتاب کا ساکت و حیران رہ جانا صریح دلیل ہے کہ آپ نبی برحق ہیں اور پروردگار عالم نے آپ پر علوم کے دروازے کھول دیئے ہیں (۱۱۰) وہی مستحق عبادت ہے (۱۱۱) تو اس کے سوا کسی کو نہ پوجو (۱۱۲) روز قیامت کا یا روز طوفان کا اگر تم میری نصیحت قبول نہ کرو اور راہ راست پر نہ آؤ۔

مُّبِيۡنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوۡمِ لَيۡسَ بِىۡ ضَلٰلَةٌ وَّلٰـكِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ

دیکھتے ہیں کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین کا رسول ہوں

الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ وَاَنۡصَحُ لَـكُمۡ وَاَعۡلَمُ مِنَ

تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا اور میں اللہ کی طرف سے

اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَكُمۡ ذِكۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَلٰى

وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے اور کیا تمہیں اس کا اچنبا ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی

رَجُلٍ مِّنۡكُمۡ لِيُنۡذِرَكُمۡ وَلِتَتَّقُوۡا وَلَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوۡهُ

تم میں کے ایک مرد کی معرفت ۱۱۳ کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو تو انھوں نے اسے ۱۱۴

فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ فِى الۡـفُلۡكِ وَاَغۡرَقۡنَا الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا

جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو ۱۱۵ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو

بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا عَمِيۡنَ ﴿۶۴﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ

ڈبو دیا بے شک وہ اندھا گروہ تھا ۱۱۶ اور عاد کی طرف ۱۱۷ ان کی برادری سے ہود کو بھیجا ۱۱۸

قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۵﴾

کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ۱۱۹

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖۤ اِنَّا لَـنَرٰٮكَ فِىۡ سَفَاهَةٍ وَّ

اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور

(۱۱۳) جس کو تم خوب جانتے اور اس کے نسب کو پہچانتے ہو (۱۱۴) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو (۱۱۵) ان پر ایمان لائے اور (۱۱۶) جسے حق نظر نہ آتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان کے دل اندھے تھے نور معرفت سے ان کو بہرہ نہ تھا (۱۱۷) یہاں عاد اولیٰ مراد ہے یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عاد ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے (جمل) (۱۱۸) ہود علیہ السلام نے (۱۱۹) اللہ کے عذاب کا

إِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّ

بے شک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں ف۱۲۰ کہا اے میری قوم مجھے بے وقوفی سے کیا علاقہ

لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾ أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَأَنَا

میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا

لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى

معتمد خیر خواہ ہوں ف۱۲۱ اور کیا تمہیں اس کا اچنبا ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی

رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ

تم میں سے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین

نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ

کیا ف۱۲۲ اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ بڑھایا ف۱۲۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۲۴ کہ کہیں تمہارا

تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ

بھلا ہو بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو ف۱۲۵ کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ف۱۲۶ ہمارے باپ دادا

يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ

پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں تو لاؤ ف۱۲۷ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو کہا ف۱۲۸

قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ أَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ

ضرور تم پر تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا ف۱۲۹ کیا مجھ سے خالی ان

(۱۲۰) یعنی رسالت کے دعوی میں سچا نہیں جانتے (۱۲۱) کفار کا حضرت ہود علیہ السلام کی جناب میں یہ گستاخانہ کلام کہ تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں جھوٹا گمان کرتے ہیں انتہا درجہ کی بے ادبی اور کمینگی تھی اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انہیں سخت ترین جواب دیا جاتا مگر آپ نے اپنے اخلاق و ادب اور شان حلم سے جو جواب دیا اس میں شان مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی اور ان کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی اس سے دنیا کو سبق ملتا ہے کہ سفہاء اور بد خصال لوگوں سے اس طرح مخاطبہ کرنا چاہئے معہٰذا آپ نے اپنی رسالت اور خیر خواہی و امانت کا ذکر فرمایا اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہل علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے (۱۲۲) یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے (۱۲۳) اور بہت زیادہ قوت و طول قامت عنایت کیا (۱۲۴) اور ایسے منعم پر ایمان لاؤ اور طاعات و عبادات بجالا کر اس کے احسان کی شکر گزاری کرو (۱۲۵) یعنی اپنے عبادت خانہ سے حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کی بستی سے علیحدہ ایک تنہائی کے مقام میں عبادت کیا کرتے تھے جب آپ کے پاس وحی آتی تو قوم کے پاس آکر سنا دیتے (۱۲۶) بت (۱۲۷) وہ عذاب (۱۲۸) حضرت ہود علیہ السلام نے (۱۲۹) اور تمہاری سرکشی سے تم پر عذاب آنا واجب و لازم ہو گیا

أَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

ناموں میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ف۱۳۰ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ

تو راستہ دیکھو ف۱۳۱ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں تو ہم نے اُسے اور اس کے ساتھ والوں

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا

کو ف۱۳۲ اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی ف۱۳۳ اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ف۱۳۴ تھے ان کی جڑ کاٹ دی ف۱۳۵ اور وہ

مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

ایمان والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ف۱۳۶ ان کی برادری سے صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ف۱۳۷ روشن دلیل آئی ف۱۳۸ یہ اللہ کا ناقہ

اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

ہے ف۱۳۹ تمہارے لیے نشانی، تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ ف۱۴۰

فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ

کہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا اور یاد کرو ف۱۴۱ جب تم کو عاد کا جانشین کیا

عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ

اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو ف۱۴۲ اور

(۱۳۰) اور انہیں پوجنے لگے اور معبود ماننے لگے باوجودیکہ ان کی کچھ حقیقت ہی نہیں ہے اور الوہیت کے معنی سے قطعاً خالی و عاری ہیں (۱۳۱) عذاب الٰہی کا (۱۳۲) جو ان کے متبع تھے اور ان پر ایمان لائے تھے (۱۳۳) اس عذاب سے جو قوم ہود پر اترا (۱۳۴) اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتے (۱۳۵) اور اس طرح ہلاک کر دیا کہ ان میں ایک بھی نہ بچا مختصر واقعہ یہ ہے کہ قوم عاد احقاف میں رہتی تھی جو عمان و حضرموت کے درمیان علاقہ یمن میں ایک ریگستان ہے انہوں نے زمین کو فسق سے بھر دیا تھا اور دنیا کی قوموں کو اپنی جفاکاریوں سے اپنے زور قوت کے زعم میں پامال کر ڈالا تھا یہ لوگ بت پرست تھے ان کے ایک بت کا نام صدا اور ایک کا صمود ایک کا ہباء تھا اللہ تعالیٰ نے ان میں حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے انہیں توحید کا حکم دیا شرک و بت پرستی اور ظلم و جفاکاری کی ممانعت کی اس پر وہ لوگ منکر ہوئے آپ کی تکذیب کرنے لگے اور کہنے لگے ہم سے زیادہ زور آور کون ہے چند آدمی ان میں سے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تھوڑے تھے اور اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے ان مومنین میں سے ایک شخص کا نام مرثد ابن سعد بن عفیر تھا وہ اپنا ایمان مخفی رکھتے جب قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اور زمین میں فساد کیا اور ستم گاریوں میں زیادتی کی اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں گمان ہے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ ہی رہیں گے جب ان کی نوبت یہاں تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے بارش روک دی تین سال بارش نہ ہوئی اب وہ بہت مصیبت میں مبتلا ہوئے اور اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت نازل ہوتی تھی تو لوگ بیت اللہ الحرام میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کی دفع کی دعا کرتے تھے اسی لئے ان لوگوں نے ایک وفد بیت اللہ کو روانہ کیا اس وفد میں قیل بن عنز اور نعیم ابن ہزال اور مرثد بن اسعد تھے یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں عمالیق کی سکونت تھی اور ان لوگوں کا سردار معاویہ بن بکر تھا اس شخص کا ننہال قوم عاد میں تھا اسی علاقہ سے یہ وفد مکہ مکرمہ کے حوالی میں معاویہ بن بکر کے یہاں مقیم ہوا اس نے ان لوگوں کا بہت اکرام کیا نہایت خاطر و مدارت کی یہ لوگ وہاں شراب پیتے اور باندیوں کا ناچ دیکھتے تھے اس طرح انہوں نے عیش و نشاط میں ایک مہینہ بسر کیا معاویہ کو خیال آیا کہ یہ لوگ تو راحت میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے جو وہاں گرفتار بلا ہے مگر معاویہ بن بکر کو یہ خیال بھی تھا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے تو شاید وہ یہ خیال کریں کہ اب اس کو میزبانی گراں گزرنے لگی ہے اس لئے اس نے گانے والی باندی کو ایسے اشعار دیئے جن میں قوم عاد کی

تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ

پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو ف۱۴۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۴۴ اور زمین میں فساد مچاتے

مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ

نہ پھرو اس کی قوم کے متکبر والے کمزور مسلمانوں سے

اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ

بولے کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب

مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِیْنَ

کے رسول ہیں بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۵ متکبر بولے

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ

جس پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے پس ف۱۴۶ ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں

عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ

اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح ہم پر لے آؤ ف۱۴۷ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر

مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ

تم رسول ہو تو انھیں زلزلہ نے آلیا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے

جٰثِمِیْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ

پڑے رہ گئے تو صالح نے اُن سے منہ پھیرا ف۱۴۸ اور کہا اے میری قوم! بے شک میں نے تمھیں اپنے رب کی رسالت

بقیہ صفحہ ۲۸۷ = حاجت کا تذکرہ تھا جب باندی نے وہ نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم اس قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کے لیے مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں اب انھیں ...... خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر قوم کے لئے پانی برسنے کی دعا کریں اس وقت مرثد ابن سعد نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہاری دعا سے پانی نہ برسے گا لیکن اگر تم اپنے نبی کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو تو بارش ہوگی اور اس وقت مرثد نے اپنے اسلام کا اظہار کر دیا ان لوگوں نے مرثد کو چھوڑ دیا اور خود مکہ مکرمہ جا کر دعا کی اللہ تعالیٰ نے تین ابر بھیجے ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آسمان سے ندا ہوئی کہ اے قیل اپنے اور اپنی قوم کے لئے ان میں سے ایک ابر اختیار کر اس نے ابر سیاہ کو اختیار کیا با ایں خیال کہ اس سے بہت پانی برسے گا چنانچہ وہ ابر قوم عاد کی طرف بڑھا اور وہ لوگ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے مگر اس میں سے ایک ہوا چلی وہ اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی تھی یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے اور اپنے دروازے بند کر لئے مگر ہوا کی تیزی سے بچ نہ سکے اس نے دروازے بھی اکھیڑ دیئے اور ان لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا اور قدرت الٰہی سے سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنہوں نے ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا حضرت ہود مومنین کو لے کر قوم سے جدا ہو گئے تھے اس لئے وہ سلامت رہے قوم کے ہلاک ہونے کے بعد ایمانداروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آخر عمر شریف تک وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے (۱۳۶) جو حجاز و شام کے درمیان سرزمین حجر میں رہتے تھے (۱۳۷) میرے صدق نبوت پر (۱۳۸) جس کا بیان یہ ہے کہ (۱۳۹) جو نہ کسی پیٹھ میں رہا نہ کسی پیٹ میں نہ کسی نر سے پیدا ہوا نہ مادہ سے نہ حمل میں رہا نہ اس کی خلقت تدریجاً کمال کو پہنچی بلکہ طریقہ عادیہ کے خلاف وہ پہاڑ کے ایک پتھر سے دفعتہً پیدا ہوا اس کی یہ پیدائش معجزہ ہے پھر وہ ایک دن پانی پیتا ہے اور تمام قبیلہ ثمود ایک دن یہ بھی معجزہ ہے کہ ایک ناقہ ایک قبیلہ کے برابر پی جائے اس کے علاوہ اس کے پینے کے روز اس کا دودھ دوہا جاتا تھا اور وہ اتنا ہوتا تھا کہ تمام قبیلہ کو کافی ہو اور پانی کے قائم مقام ہو جائے یہ بھی معجزہ اور تمام وحوش و حیوانات اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے یہ بھی معجزہ اتنے معجزات حضرت صالح علیہ السلام کے صدق نبوت کی زبردست حجتیں ہیں (۱۴۰) نہ مارو نہ ہنکاؤ اگر ایسا کیا تو یہی نتیجہ ہوگا (۱۴۱) اے قوم ثمود (۱۴۲) موسم گرما میں آرام کرنے کے لئے

رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا

پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی (پسند کرنے والے) ہی نہیں اور لوط کو بھیجا ۱۴۹

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ

نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو ۱۵۰ عورتیں چھوڑ

النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ۱۵۱ اور اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

مگر یہی کہنا کہ ان ۱۵۲ کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں ۱۵۳

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا

تو ہم نے اسے ۱۵۴ اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہوئی ۱۵۵ اور ہم نے

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ

ان پر ایک مینہ برسایا ۱۵۶ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا ۱۵۷ اور مدین کی طرف ان کی

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

برادری سے شعیب کو بھیجا ۱۵۸ کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

بقیہ صفحہ ۲۸۸ = (۱۴۳) موسم سرما کے لئے (۱۴۴) اور اس کا شکر بجالاؤ (۱۴۵) ان کے دین کو قبول کرتے ہیں ان کی رسالت کو مانتے ہیں (۱۴۶) قوم ثمود نے (۱۴۷) وہ عذاب (۱۴۸) جبکہ انہوں نے سرکشی کی منقول ہے کہ ان لوگوں نے چہار شنبہ کو ناقہ کی کوچیں کاٹی تھیں تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس کے بعد تین روز زندہ رہو گے پہلے روز تمہارے سب کے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ تیسرے روز سیاہ چوتھے روز عذاب آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یک شنبہ کو دوپہر کے قریب آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے ان لوگوں کے دل پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے (۱۴۹) جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھتیجے ہیں آپ اہل سدوم کی طرف بھیجے گئے اور جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام اردن میں اترے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل سدوم کی طرف مبعوث کیا آپ ان لوگوں کو دین حق کی دعوت دیتے تھے اور فعل بد سے روکتے تھے جیسا کہ آیت شریف میں ذکر آتا ہے (۱۵۰) یعنی ان کے ساتھ بد فعلی کرتے ہو۔ (۱۵۱) کہ حلال کو چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوئے اور ایسے خبیث فعل کا ارتکاب کیا انسان کو شہوت بقائے نسل اور دنیا کی آبادی کے لئے دی گئی ہے اور عورتیں محل شہوت و موضع نسل بنائی گئی ہیں کہ ان سے بطریقہ معروف حسب اجازت شرع اولاد حاصل کی جائے جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل رہتا ہے نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے علمائے سیر و اخبار کا بیان ہے کہ قوم لوط کی بستیاں نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور وہاں غلے اور پھل بکثرت پیدا ہوتے تھے زمین کا دوسرا خطہ اس کا مثل نہ تھا اس لئے جابجا سے لوگ یہاں آتے تھے اور انہیں پریشان کرتے تھے ایسے وقت میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان سے کہنے لگا کہ اگر تم مہمانوں کی اس کثرت سے نجات چاہتے ہو تو جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ بد فعلی کرو اس طرح یہ فعل بد انہوں نے شیطان سے سیکھا اور ان میں رائج ہوا (۱۵۲) یعنی حضرت لوط اور ان کے متبعین (۱۵۳) اور پاکیزگی ہی اچھی ہوتی ہے وہی قابل مدح ہے لیکن اس قوم کا ذوق اتنا خراب ہو گیا تھا کہ انہوں نے اس صفت مدح کو عیب قرار دیا (۱۵۴) یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو (۱۵۵) وہ کافرہ تھی اور اس قوم سے محبت رکھتی تھی (۱۵۶) عجیب طرح کا جس میں ایسے پتھر برسے کہ گندھک اور آگ

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا

بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی ف۱۵۹ تو ناپ اور تول پوری کرو اور

تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ

لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو ف۱۶۰ اور زمین میں انتظام کے بعد فساد نہ

اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا

پھیلاؤ یہ تمھارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ اور ہر راستہ پر

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ

یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انھیں روکو ف۱۶۱ جو اس پر

اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَ

ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اس نے تمھیں بڑھا دیا ف۱۶۲ اور

انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ

دیکھو ف۱۶۳ فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم میں ایک گروہ

مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا

اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا ف۱۶۴ تو ٹھہرے رہو

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے ف۱۶۵ اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ف۱۶۶

بقیہ صفحہ ۲۸۹ = سے مرکب تھے ایک قول یہ ہے کہ بستی میں رہنے والے جو وہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیئے گئے اور جو سفر میں تھے وہ اس بارش سے ہلاک کئے گئے (۱۵۷) مجاہد نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھوں نے اپنا بازو قوم لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہنچ کر اس کو اوندھا کر کے گرا دیا اس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی (۱۵۸) حضرت شعیب علیہ السلام نے (۱۵۹) جس سے میری نبوت ورسالت یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے اس دلیل سے معجزہ مراد ہے (۱۶۰) ان کے حق دیانت داری کے ساتھ پورے ادا کرو (۱۶۱) اور دین کا اتباع کرنے میں لوگوں کے لئے سد راہ بنو (۱۶۲) تمہاری تعداد زیادہ کر دی تو اس کی نعمت کا شکر کرو اور ایمان لاؤ (۱۶۳) بہ نگاہ عبرت پچھلی امتوں کے احوال اور گزرے ہوئے زمانوں میں سرکشی کرنے والوں کے انجام ومال دیکھو اور سوچو (۱۶۴) یعنی اگر تم میری رسالت میں اختلاف کر کے دو فرقے بن گئے ایک فرقے نے مانا اور ایک منکر ہوا (۱۶۵) کہ تصدیق کرنے والے ایمانداروں کو عزت دے اور ان کی مدد فرمائے اور جھٹلانے والے منکرین کو ہلاک کرے اور انہیں عذاب دے (۱۶۶) کیونکہ وہ حاکم حقیقی ہے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ

اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اور تمہارے

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَاؕ

ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ

قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

کہا ۱٦۷ کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں ۱٦۸ ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر تمہارے

فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَاؕ وَ مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ

دین میں آجائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے ۱٦۹ اور ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے

فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَاؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًاؕ عَلَى

دین میں آئے مگر یہ کہ اللہ چاہے ۱۷۰ جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے اللہ ہی

اللّٰهِ تَوَكَّلْنَاؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ

پر بھروسہ کیا ۱۷۱ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر ۱۷۲ اور تیرا فیصلہ

خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾ وَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

سب سے بہتر ہے اور اس کی قوم کے کافر سردار بولے

لَىٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

کہ اگر تم شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور تم نقصان میں رہو گے تو انہیں زلزلے نے آلیا

(۱٦۷) حضرت شعیب علیہ السلام نے (۱٦۸) حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارا دین نہ قبول کریں گے اور اگر تم نے ہم پر جبر کیا جب بھی نہ مانیں گے کیونکہ (۱٦۹) اور تمہارے دین باطل کے قبح و فساد کا علم دیا ہے (۱۷۰) اور اس کو ہلاک کرنا منظور ہو اور ایسا ہی مقدر ہو (۱۷۱) اپنے تمام امور میں وہی ہمیں ایمان پر ثابت رکھے گا وہی زیادت ایقان کی توفیق دے گا (۱۷۲) زجاج نے کہا کہ اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اے رب ہمارے امر کو ظاہر فرمادے مراد اس سے یہ ہے کہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے ان کا باطل پر ہونا اور حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے متبعین کا حق پر ہونا ظاہر ہو

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩١﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ

تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ۱۷۳ شعیب کو جھٹلانے والے گویا ان

لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾

گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے ہی تباہی میں پڑے

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ

تو شعیب نے ان سے منہ پھیرا ۱۷۴ اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا اور تمہارے بھلے

لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ

کو نصیحت کی ۱۷۵ تو کیونکر غم کروں کافروں کا اور نہ بھیجا ہم نے کسی بستی میں

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

کوئی نبی ۱۷۶ مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا ۱۷۷ کہ وہ کسی طرح

يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا

زاری کریں ۱۷۸ پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ۱۷۹ یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے ۱۸۰

وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّ

اور بولے بے شک ہمارے باپ دادا کو رنج و راحت پہنچے تھے ۱۸۱ تو ہم نے انہیں اچانک ان کی

هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

غفلت میں پکڑ لیا ۱۸۲ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے ۱۸۳ تو ضرور ہم

(۱۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر جہنم کا دروازہ کھولا اور ان پر دوزخ کی شدید گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہو گئے اب نہ انہیں سایہ کام دیتا تھا نہ پانی اس حالت میں وہ تہ خانہ میں داخل ہوئے تاکہ وہاں انہیں کچھ امن ملے لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جس میں نہایت سرد اور خوش گوار ہوا تھی اس کے سایہ میں آئے اور ایک نے دوسرے کو پکار پکار کر جمع کر لیا مرد عورتیں بچے سب مجتمع ہو گئے تو وہ بحکم الٰہی آگ بن کر بھڑک اٹھا اور وہ اس میں اس طرح جل گئے جیسے بھاڑ میں کوئی چیز بھن جاتی ہے قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایکہ کی طرف بھی مبعوث فرمایا تھا اور اہل مدین کی طرف بھی اصحاب ایکہ تو ابر سے ہلاک کئے گئے اور اہل مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہو گئے (۱۷۴) جب ان پر عذاب آیا (۱۷۵) مگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے (۱۷۶) جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو (۱۷۷) فقر و تنگ دستی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا (۱۷۸) تکبر چھوڑیں توبہ کریں حکم الٰہی کے مطیع بنیں (۱۷۹) کہ سختی و تکلیف کے بعد راحت و آسائش پہنچنا اور بدنی و مالی نعمتیں ملنا اطاعت و شکر گزاری کا مستدعی ہے (۱۸۰) ان کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے (۱۸۱) یعنی زمانہ کا دستور ہی یہ ہے کبھی تکلیف ہوتی ہے کبھی راحت ہمارے باپ دادا پر بھی ایسے احوال گزر چکے ہیں اس سے ان کا مدعا یہ تھا کہ پچھلا زمانہ جو سختیوں میں گزرا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عقوبت و سزا نہ تھا تو اپنا دین ترک کرنا نہ چاہئے نہ ان لوگوں نے شدت و تکلیف سے کچھ نصیحت حاصل کی نہ راحت و آرام سے ان میں کوئی جذبہ شکر و طاعت پیدا ہوا وہ غفلت میں سرشار رہے (۱۸۲) جبکہ انہیں عذاب کا خیال بھی نہ تھا ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور بندوں کو گناہ و سرکشی ترک کر کے اپنے مالک کا رضا جو ہونا چاہئے (۱۸۳) اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرتے اور جس چیز کو اللہ اور رسول نے منع فرمایا اس سے باز رہتے

عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ

ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے ف۱۸۴ مگر انھوں نے تو جھٹلایا ف۱۸۵ تو ہم نے انھیں

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا

ان کے کئے پر گرفتار کیا ف۱۸۶ کیا بستیوں والے ف۱۸۷ نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات

بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا

کو آئے جب وہ سوتے ہوں یا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب

ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ

دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں ف۱۸۸ کیا اللہ کی خفی تدبیر سے بے خبر ہیں ف۱۸۹ تو اللہ کی خفی تدبیر سے

اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ

نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے ف۱۹۰ اور کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ

وارث ہوئے انھیں اتنی ہدایت نہ ملی کہ ہم چاہیں تو انھیں ان کے گناہوں پر آفت پہنچائیں ف۱۹۱

وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى

اور ہم ان کے دلوں پر مہر کرتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سنتے ف۱۹۲ یہ بستیاں ہیں ف۱۹۳

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

جن کے احوال ہم تمھیں سناتے ہیں ف۱۹۴ اور بے شک ان کے پاس ان کے رسول

(۱۸۴) ہر طرف سے انھیں خیر پہنچتی وقت پر نافع اور مفید بارشیں ہوتیں زمین سے کھیتی پھل بکثرت پیدا ہوتے رزق کی فراخی ہوتی امن و سلامتی رہتی آفتوں سے محفوظ رہتے (۱۸۵) اللہ کے رسولوں کو (۱۸۶) اور انواع عذاب میں مبتلا کیا (۱۸۷) کفار خواہ وہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں یا گرد و پیش کے یا اور کہیں کے (۱۸۸) اور عذاب کے آنے سے غافل ہوں (۱۸۹) اور اس کے ڈھیل دینے اور دنیوی نعمت دینے پر مغرور ہو کر اس کے عذاب سے بے فکر ہو گئے ہیں (۱۹۰) اور اس کے مخلص بندے اس کا خوف رکھتے ہیں ربیع بن خیثم کی صاحبزادی نے ان سے کہا کیا سبب ہے میں دیکھتی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے ہیں فرمایا اے نور نظر تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے یعنی یہ کہ غافل ہو کر سو جانا کہیں سبب عذاب نہ ہو (۱۹۱) جیسا کہ ہم نے ان کے مورثوں کو ان کی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا (۱۹۲) اور کوئی پند و نصیحت نہیں مانتے (۱۹۳) قوم حضرت نوح اور عاد و ثمود اور قوم حضرت لوط و قوم حضرت شعیب کی (۱۹۴) تاکہ معلوم ہو کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اپنے دشمنوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں مدد کیا کرتے ہیں

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ

روشن دلیلیں ف۱۹۵ لے کر آئے تو وہ ف۱۹۶ اس قابل نہ ہوئے کہ وہ اس پر ایمان لاتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ف۱۹۷ اللہ یونہی چھاپ

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ

لگا دیتا ہے کافروں کے دلوں پر ف۱۹۸ اور ان میں اکثر کو ہم نے قول کا سچا نہ پایا ف۱۹۹

وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

اور ضرور ان میں اکثر کو بے حکم ہی پایا پھر ان ف۲۰۰ کے بعد ہم نے موسیٰ کو

مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ

اپنی نشانیوں ف۲۰۱ کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی ف۲۰۲ تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

کیسا انجام ہوا مفسدوں کا اور موسیٰ نے کہا اے فرعون

اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ

میں پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار ہے کہ اللہ پر نہ

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ

کہوں مگر سچی بات ف۲۰۳ میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں ف۲۰۴ تو

مَعِيَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ

بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے ف۲۰۵ بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو لاؤ

(۱۹۵) یعنی معجزات باہرات (۱۹۶) تادم مرگ (۱۹۷) اپنے کفر و تکذیب پر جمے ہی رہے (۱۹۸) جن کی نسبت اس کے علم میں ہے کہ کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ لائیں گے (۱۹۹) انہوں نے اللہ کے عہد پورے نہ کئے ان پر جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یارب تو اگر اس سے ہمیں نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات پاتے عہد سے پھر جاتے (مدارک) (۲۰۰) انبیاء مذکورین (۲۰۱) یعنی معجزات واضحات مثل ید بیضا و عصا وغیرہ (۲۰۲) انہیں جھٹلایا اور کفر کیا (۲۰۳) کیونکہ رسول کی یہی شان ہے وہ کبھی غلط بات نہیں کہتے اور تبلیغ رسالت میں ان کا کذب ممکن نہیں (۲۰۴) جس سے میری رسالت ثابت ہے اور وہ نشانی معجزات ہیں (۲۰۵) اور اپنی قید سے آزاد کر دے تاکہ وہ میرے ساتھ ارض مقدسہ میں چلے جائیں جو ان کا وطن ہے

إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ

اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک

ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٠٧﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٠٨﴾

ظاہر اژدھا ہو گیا ف۲۰۶ اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ف۲۰۷

قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُرِيدُ

قوم فرعون کے سردار بولے یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے ف۲۰۸ تمہیں

أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَ

تمہارے ملک ف۲۰۹ سے نکالا چاہتا ہے تو تمہارا کیا مشورہ ہے بولے انہیں اور ان کے

أَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿١١١﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ

بھائی ف۲۱۰ کو ٹھہرا اور شہروں میں لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے جادوگر کو تیرے پاس

عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا

لے آئیں ف۲۱۱ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر ہم

نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٤﴾ قَالُوا

غالب آئیں بولا ہاں اور اس وقت تم مقرب ہو جاؤ گے بولے

يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿١١٥﴾ قَالَ

اے موسیٰ یا تو ف۲۱۲ آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں ف۲۱۳ کہا

(۲۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ منہ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اور ایک جبڑا اس نے زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر پھر اس نے فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس کی ریح نکل گئی اور لوگوں کی طرف رخ کیا تو ایسی بھاگ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا اے موسیٰ تمہیں اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اٹھا لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا (۲۰۷) اور اس کی روشنی اور چمک نور آفتاب پر غالب ہو گئی (۲۰۸) جس نے جادو سے نظر بندی کی اور لوگوں کو عصا اژدہا نظر آنے لگا اور گندمی رنگ کا ہاتھ آفتاب سے زیادہ روشن معلوم ہونے لگا (۲۰۹) مصر (۲۱۰) حضرت ہارون (۲۱۱) جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و بلاد میں تلاش کر کے جادوگروں کو لے آئے (۲۱۲) پہلے اپنا عصا (۲۱۳) جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا

اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ

انہیں ڈالو ف۲۱۴ جب انھوں نے ڈالا ف۲۱۵ لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں ڈرایا اور بڑا

بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا

جادو لائے اور ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو

هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا

ناگاہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف۲۱۶ تو حق ثابت ہوا اور ان کا کام

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ

باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر پلٹے اور جادوگر سجدے میں

سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

گرا دیئے گئے ف۲۱۷ بولے ہم ایمان لائے جہان کے رب پر جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ

فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں یہ تو بڑا جھل (فریب) ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

جو تم سب نے ف۲۱۸ شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو اس سے نکال دو ف۲۱۹ تو اب جان جاؤ گے ف۲۲۰

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ

قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی دوں گا

(۲۱۴) یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس لئے تھا کہ آپ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ ان کے معجزے کے سامنے سحر ناکام و مغلوب ہوگا (۲۱۵) اپنا سامان جس میں بڑے بڑے رسے اور شہتیر تھے تو وہ اژدہے نظر آنے لگے اور میدان ان سے بھرا معلوم ہونے لگا (۲۱۶) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا ابن زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دم سمندر کے پار پہنچ گئی تھی وہ جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کر کے نگل گیا اور تمام رسے و لٹھے جو انہوں نے جمع کئے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کر دیا جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہو گیا اور اس کا حجم اور وزن اپنے حال پر رہا یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ سحر نہیں اور قدرت بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی ضرور یہ امر سماوی ہے یہ بات سمجھ کر وہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے (۲۱۷) یعنی یہ معجزہ دیکھ کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے معلوم ہوتا تھا کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگا دیں (۲۱۸) یعنی تم نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب نے متفق ہو کر (۲۱۹) اور خود اس پر مسلط ہو جاؤ (۲۲۰) کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں

أَجْمَعِينَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوٓا۟ إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنقِمُ مِنَّآ إِلَّآ

ف۲۲۱ بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں ف۲۲۲ اور تجھے ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم

أَنْ ءَامَنَّا بِـَٔايَـٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا

اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آئیں اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے ف۲۲۳ اور ہمیں

مُسْلِمِينَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ ٱلْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَ

مسلمان اٹھا ف۲۲۴ اور قوم فرعون کے سردار بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم

قَوْمَهُۥ لِيُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَءَالِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ

کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں ف۲۲۵ اور موسیٰ تجھے اور تیرے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے ف۲۲۶ بولا اب ہم ان کے

أَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىِۦ نِسَآءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَـٰهِرُونَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوسَىٰ

بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور ہم بے شک ان پر غالب ہیں ف۲۲۷ موسیٰ نے اپنی

لِقَوْمِهِ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱللَّهِ وَٱصْبِرُوٓا۟ ۖ إِنَّ ٱلْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن

قوم سے فرمایا اللہ کی مدد چاہو ف۲۲۸ اور صبر کرو ف۲۲۹ بے شک زمین کا مالک اللہ ہے ف۲۳۰ اپنے بندوں

يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَٱلْعَـٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوٓا۟ أُوذِينَا مِن

میں جسے چاہے وارث بنائے ف۲۳۱ اور آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے ف۲۳۲ بولے ہم ستائے گئے آپ

قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَمِنۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن

کے آنے سے پہلے ف۲۳۳ اور آپ کے تشریف لانے کے بعد ف۲۳۴ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے

(۲۲۱) نیل کے کنارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے (۲۲۲) تو ہمیں موت کا کیا غم کیونکہ مر کر ہمیں اپنے رب کی لقاء اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرمادے گا (۲۲۳) یعنی ہم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پر انڈیل دیا جاتا ہے (۲۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ لوگ دن کے اول وقت میں جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت میں شہید (۲۲۵) یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ انہوں نے اس لئے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے (مدارک) (۲۲۶) کہ نہ تیری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کی سدی کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کے لئے بت بنوادیئے تھے اور ان کی عبادت کرنے کا حکم دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون دہری تھا یعنی صانع عالم کے وجود کا منکر اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے مدبر کواکب ہیں اسی لئے اس نے ستاروں کی صورتوں پر بت بنوائے تھے ان کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور دوسروں کو بھی ان کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور اپنے آپ کو مطاع و مخدوم زمین کا کہتا تھا اسی لئے أَنَا رَبُّكُمُ ٱلْأَعْلَىٰ کہتا تھا (۲۲۷) قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اس سے ان کا مطلب فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا تھا جب انہوں نے ایسا کیا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو نزول عذاب کا خوف دلایا اور فرعون اپنی قوم کی خواہش پر قدرت نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی قوت سے مرعوب ہوچکا تھا اسی لئے اس نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے لڑکیوں کو چھوڑ دیں گے اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعداد گھٹا کر ان کی قوت کم کریں گے اور عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم بے شک ان پر غالب ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے بنی اسرائیل میں کچھ پریشانی پیدا ہوگئی اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کی شکایت کی اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا (جو اس کے بعد آتا ہے)

يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ

دشمن کو ہلاک کرے اور اس کی جگہ زمین کا مالک تمہیں بنائے پھر دیکھے کیسے کام

تَعْمَلُونَ ﴿١٢٩﴾ ع وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ

کرتے ہو ف۲۳۵ اور بے شک ہم نے فرعون والوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے

الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٣٠﴾ فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا

سے پکڑا ف۲۳۶ کہ کہیں وہ نصیحت مانیں ف۲۳۷ تو جب انہیں بھلائی ملتی ف۲۳۸ کہتے یہ ہمارے

هَٰذِهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ ۗ أَلَا

لئے ہے ف۲۳۹ اور جب برائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بدشگونی لیتے ف۲۴۰ سن لو

إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوا

ان کے نصیبہ کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے ف۲۴۱ لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور بولے

مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾

تم کیسی بھی نشانی لے کر ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادو کرو ہم کسی طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں ف۲۴۲

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَ

تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان ف۲۴۳ اور ٹڈی اور گھن (یا کلنی یا جوئیں) اور مینڈک اور

الدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿١٣٣﴾ وَ

خون جدا جدا نشانیاں ف۲۴۴ تو انہوں نے تکبر کیا ف۲۴۵ اور وہ مجرم قوم تھی اور

بقیہ صفحہ ۲۹۷ = (۲۲۸) وہ کافی ہے (۲۲۹) مصیبتوں اور بلاؤں پر اور گھبراؤ نہیں (۲۳۰) اور زمین مصر بھی اس میں داخل ہے (۲۳۱) یہ فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توقع دلائی کہ فرعون اور اس کی قوم ہلاک ہوگی اور بنی اسرائیل ان کی زمینوں اور شہروں کے مالک ہوں گے (۲۳۲) انہیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انہیں کے لئے عاقبت محمودہ (۲۳۳) کہ فرعون اور فرعونیوں نے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا (۲۳۴) کہ اب وہ پھر ہماری اولاد کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو ہماری مدد کب ہوگی اور یہ مصیبتیں کب دفع کی جائیں گی (۲۳۵) اور کس طرح شکر نعمت بجالاتے ہو (۲۳۶) اور فقر و فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کیا (۲۳۷) اور کفر و معصیت سے باز آئیں فرعون نے اپنی چار سو برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال تو اس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اس مدت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک میں مبتلا ہی نہیں ہوا اب قحط سالی کی سختی ان پر اس لئے ڈالی گئی کہ وہ اس سختی ہی سے خدا کو یاد کریں اور اس کی طرف متوجہ ہوں لیکن وہ کفر میں اس قدر راسخ ہو چکے تھے کہ ان تکلیفوں سے بھی ان کی سرکشی ہی بڑھتی رہی (۲۳۸) اور ارزانی و فراخی و امن و عافیت ہوتی (۲۳۹) یعنی ہم اس کے مستحق ہی ہیں اور اس کو اللہ کا فضل نہ جانتے اور شکر الٰہی نہ بجالاتے (۲۴۰) اور کہتے کہ یہ بلائیں ان کی وجہ سے پہنچیں اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ آتیں (۲۴۱) جو اس نے مقدر کیا ہے وہی پہنچتا ہے اور یہ ان کے کفر کے سبب ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنی یہ ہیں کہ بڑی شامت تو وہ ہے جو ان کے لئے اللہ کے یہاں ہے یعنی عذاب دوزخ (۲۴۲) جب ان کی سرکشی یہاں تک پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا کی آپ مستجاب الدعوات تھے دعا قبول ہوئی (۲۴۳) جب جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنے کفر و سرکشی پر جمے رہے تو ان پر آیات الٰہیہ پیاپے وارد ہونے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی تھی کہ یارب فرعون زمین میں بہت سرکش ہو گیا اور اس کی قوم نے عہد شکنی کی انہیں ایسے عذاب میں گرفتار کر جو ان کے لئے سزاوار ہو اور میری قوم اور بعد والوں کے لئے عبرت تو اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا ابر آیا اندھیرا ہوا کثرت سے بارش ہونے لگی قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا یہاں تک کہ وہ اس میں کھڑے رہ گئے اور پانی ان کی گردنوں کی ہنسلیوں تک آ گیا ان میں سے جو بیٹھا ڈوب گیا نہ ہل سکتے تھے نہ کچھ کام کر سکتے تھے سنیچر سے سنیچر تک سات روز تک اسی مصیبت میں مبتلا رہے اور باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کے گھر ان کے گھروں سے متصل تھے ان کے گھروں میں

لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

جب ان پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب

عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

جو اس کا تمہارے پاس ہے ف۲۴۶ بے شک اگر تم ہم پر عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو

مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ

تمہارے ساتھ کر دیں گے پھر جب ہم ان سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدت کے لیے جس تک

هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى

انہیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو

الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ

دیا ف۲۴۷ اس لیے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور ان سے بے خبر تھے ف۲۴۸ اور ہم نے اس قوم کو ف۲۴۹

الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ

جو دبا لی گئی تھی اس زمین ف۲۵۰ کے پورب پچھم کا وارث کیا جس میں ہم

بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ

نے برکت رکھی ف۲۵۱ اور تیرے رب کا اچھا وعدہ بنی اسرائیل پر پورا ہوا

بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا

بدلہ ان کے صبر کا اور ہم نے برباد کر دیا ف۲۵۲ جو کچھ فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو چنائیاں

بقیہ صفحہ ۲۹۸ = پانی نہ آیا جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا ہمارے لئے دعا فرمائیے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی زمین میں وہ سرسبزی و شادابی آئی جو پہلے نہ دیکھی تھی کھیتیاں خوب ہوئیں درخت خوب پھلے تو فرعونی کہنے لگے یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے ایک مہینہ تو عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی وہ کھیتیاں اور پھل درختوں کے پتے مکان کے دروازے چھتیں تختے سامان حتیٰ کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں اور بنی اسرائیل کے یہاں نہ گئیں اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی ایمان لانے کا وعدہ کیا اس پر عہد و پیمان کیا سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک ٹڈی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے نجات پائی کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انہیں دیکھ کر کہنے لگے یہ ہمیں کافی ہیں ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے چنانچہ ایمان نہ لائے عہد وفا نہ کیا اور اپنے اعمال خبیثہ میں مبتلا ہو گئے ایک مہینہ عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے قمل بھیجے اس میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قمل گھن ہے بعض کہتے ہیں جوں بعض کہتے ہیں ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھا لئے کپڑوں میں گھس جاتا تھا اور جلد کو کاٹتا تھا کھانے میں بھر جاتا تھا اگر کوئی دس بوری گیہوں چکی پر لے جاتا تو تین سیر واپس لاتا باقی سب کیڑے کھا جاتے یہ کیڑے فرعونیوں کے بال، بھنویں پلکیں چاٹ گئے جسم پر چیچک کی طرح بھر جاتے سونا دشوار کر دیا تھا اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہم توبہ کرتے ہیں آپ اس بلا کے دفع ہونے کی دعا فرمائیے چنانچہ سات روز کے بعد۔ یہ مصیبت بھی حضرت کی دعا سے رفع ہوئی لیکن فرعونیوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل شروع کئے ایک مہینہ امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اس کی مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے بات کرنے کے لئے منہ کھولتا تو مینڈک کود کر منہ میں پہنچتا ہانڈیوں میں مینڈک کھانوں میں مینڈک چولھوں میں مینڈک بھر جاتے تھے آگ بجھ جاتی تھی لیٹتے تھے تو مینڈک اوپر سوار ہوتے تھے اس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اب کی بار ہم پکی توبہ کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے عہد و

يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ

اٹھاتے (تعمیر کرتے) تھے اور ہم نے ۲۵۳ بنی اسرائیل کو دریا پار اتارا تو ان کا گزر ایک ایسی قوم

يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا

پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے (جم کر بیٹھے) تھے ۲۵۴ بولے اے موسٰے ہمیں ایک خدا بنا دے جیسا

لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ

ان کے لیے اتنے خدا ہیں بولا تم ضرور جاہل لوگ ہو ۲۵۵ یہ حال تو بربادی کا ہے جس میں یہ ۲۵۶ لوگ

وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ

ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں نرا باطل ہے کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس

فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

نے تمہیں زمانے بھر پر فضیلت دی ۲۵۷ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ

کہ تمہیں بری مار دیتے تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں

نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى

باقی رکھتے اور اس میں رب کا بڑا فضل ہوا ۲۵۸ اور ہم نے موسٰے سے ۲۵۹

ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ

تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں ۲۶۰ دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا ۲۶۱

بقیہ صفحہ ۲۹۹ = پیمان لے کر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی رفع ہوئی اور ایک مہینہ عافیت سے گزرا لیکن پھر انہوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے پھر حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بددعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی نہروں اور چشموں کا پانی دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کے لئے تازہ خون بن گیا انہوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو کہنے لگا کہ حضرت موسٰی علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بندی کر دی انہوں نے کہا کیسی نظر بندی ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام و نشان ہی نہیں تو فرعون نے حکم دیا کہ قبطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں تو جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا قبطی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا یہاں تک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور ان سے پانی مانگا تو وہ پانی ان کے برتن میں آتے ہی خون ہو گیا تو فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو پانی اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کلی کر دے جب تک وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا جب فرعونی عورت کے منہ میں پہنچا خون ہو گیا فرعون خود پیاس سے مضطر ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چوسی وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون ہو گئی سات روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کی میسر نہ آئی تو پھر حضرت موسٰی علٰی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی یہ مصیبت بھی رفع ہوئی مگر ایمان پھر بھی نہ لائے (۲۴۴) ایک کے بعد دوسری اور ہر عذاب ایک ہفتہ قائم رہتا اور دوسرے عذاب سے ایک مہینہ کا فاصلہ ہوتا (۲۴۵) اور حضرت موسٰی علیہ السلام پر ایمان نہ لائے (۲۴۶) کہ وہ آپ کی دعا قبول فرمائے گا (۲۴۷) یعنی دریائے نیل میں جب بار بار انہیں عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو وہ میعاد پوری ہونے کے بعد جو ان کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی انہیں اللہ تعالٰی نے غرق کر کے ہلاک کر دیا (۲۴۸) اصلا تدبر و التفات نہ کرتے تھے (۲۴۹) یعنی بنی اسرائیل کو (۲۵۰) یعنی مصر و شام (۲۵۱) نہروں درختوں پھلوں کھیتیوں اور پیداوار کی کثرت سے (۲۵۲) ان تمام عمارتوں اور ایوانوں اور باغوں کو (۲۵۳) فرعون اور اس کی قوم کو دسویں محرم کو غرق کرنے کے بعد (۲۵۴) اور ان کی عبادت کرتے تھے ابن جریج نے کہا کہ یہ بت گائے کی شکل کے تھے ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل (۲۵۵) کہ اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی نہ سمجھے کہ اللہ واحد لاشریک لہ ہے اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور کسی کی عبادت جائز نہیں

وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَ

اور موسیٰ نے (۲۶۲) اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور

لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ

فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور

كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ

اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا (۲۶۳) عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا (۲۶۴) ہاں

انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ فَلَمَّا تَجَلّٰى

اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا (۲۶۵) پھر جب اس کے

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ

رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کردیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي

پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (۲۶۶) فرمایا اے موسیٰ میں نے

اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ

تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا

وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لیے تختیوں میں (۲۶۷) لکھ دی ہر چیز کی

بقیہ صفحہ ۳۰۰ = (۲۵۶) بت پرست (۲۵۷) یعنی خدا وہ نہیں ہوتا جو تلاش کر کے بنا لیا جائے بلکہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں فضیلت دی کیونکہ وہ فضل و احسان پر قادر ہے تو وہی عبادت کا مستحق ہے (۲۵۸) یعنی جب اس نے تم پر ایسی عظیم نعمتیں فرمائیں تو تمہیں کب شایاں ہے کہ تم اس کے سوا اور کی عبادت کرو (۲۵۹) توریت عطا فرمانے کے لئے ماہ ذوالقعدہ کی (۲۶۰) ذی الحجہ کی (۲۶۱) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک فرمادے تو وہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال و حرام کا بیان ہو گا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں جب وہ روزے پورے کر چکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی آپ نے مسواک کی ملائکہ نے عرض کیا ہمیں آپ کے دہن مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کر کے اس کو ختم کر دیا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں اور فرمایا کہ اے موسیٰ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزے دار کی منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبوئے مشک سے زیادہ اطیب ہے (۲۶۲) پہاڑ پر مناجات کے لئے جاتے وقت (۲۶۳) آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام فرمایا اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم اس کلام کی حقیقت سے بحث کر سکیں اخبار میں وارد ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کلام سننے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طور سینا میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ کے ڈھک لیا شیاطین اور زمین کے جانور حتیٰ کہ ساتھ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کر دیئے گئے اور آپ کے لئے آسمان کھول دیا گیا تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرش الٰہی کو صاف دیکھا یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا آپ نے اس کی بارگاہ میں اپنے معروضات پیش کئے اس نے اپنا کلام کریم سنا کر نوازا حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کلام ربانی کی لذت نے اس کے دیدار کا آرزو مند بنایا (خازن وغیرہ) (۲۶۴) ان آنکھوں سے سوال کر کے بلکہ دیدار الٰہی بغیر سوال کے محض اس کی عطا و فضل سے حاصل ہو گا وہ بھی اس فانی آنکھ سے نہیں بلکہ باقی آنکھ سے یعنی کوئی

مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ

نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کر

يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۗ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ

اس کی اچھی باتیں اختیار کریں ف۲۶۵ عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر ف۲۶۹ اور میں اپنی آیتوں سے انہیں

اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَّرَوْا

پھیردوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں ف۲۷۰ اور اگر سب نشانیاں

كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ

دیکھیں ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کی راہ دیکھیں اس میں چلنا پسند

سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

کریں ف۲۷۱ اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو موجود ہو جائیں یہ اس لیے کہ

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے بے خبر بنے اور جنہوں نے ہماری آیتیں اور

وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۗ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا

آخرت کے دربار کو جھٹلایا ان کا سب کیا دھرا اکارت گیا انہیں کیا بدلہ ملے گا مگر وہی جو

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ

کرتے تھے اور موسیٰ کے ف۲۷۲ بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ف۲۷۳ ایک بچھڑا بنا بیٹھی

بقیہ صفحہ ۳۰۱ = بشر مجھے دنیا میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں اس سے ثابت ہوا کہ دیدار الٰہی ممکن ہے اگرچہ دنیا میں نہ ہو کیونکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ روز قیامت مومنین اپنے رب عزوجل کے دیدار سے فیضیاب کئے جائیں گے علاوہ بریں یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عارف باللہ ہیں اگر دیدار الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز سوال نہ فرماتے (۲۶۵) اور پہاڑ کا ثابت رہنا امر ممکن ہے کیونکہ اس کی نسبت فرمایا جَعَلَهٗ دَكًّا اس کو پاش پاش کر دیا تو جو چیز اللہ تعالیٰ کی مجعول ہو اور جس کو وہ موجود فرمائے ممکن ہے کہ وہ نہ موجود ہو اگر اس کو نہ موجود کرے کیونکہ وہ اپنے فعل میں مختار ہے اس سے ثابت ہوا کہ پہاڑ کا استقرار امر ممکن ہے محال نہیں اور جو چیز امر ممکن پر معلق کی جائے وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال نہیں ہوتی لہٰذا دیدار الٰہی جس کو پہاڑ کے ثابت رہنے پر معلق فرمایا گیا وہ ممکن ہوا تو ان کا قول باطل ہے جو اللہ تعالیٰ کا دیدار محال بتاتے ہیں (۲۶۶) بنی اسرائیل میں سے (۲۶۷) توریت کی جو سات یا دس تختیں زبرجد کی یا زمرد کی (۲۶۸) اس کے احکام پر عامل ہوں (۲۶۹) جو آخرت میں ان کا ٹھکانا ہے حسن و عطاء نے کہا کہ بے حکموں کے گھر سے جہنم مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں تمہیں شام میں داخل کروں گا اور گزری ہوئی امتوں کے منازل دکھاؤں گا جنہوں نے اللہ کی مخالفت کی تاکہ تمہیں اس سے عبرت حاصل ہو عطیہ عوفی کا قول ہے کہ دار الفاسقین سے فرعون اور اس کی قوم کے مکانات مراد ہیں جو مصر میں ہیں سدی کا قول ہے کہ اس سے منازل کفار مراد ہیں کلبی نے کہا کہ عاد و ثمود اور ہلاک شدہ امتوں کے منازل مراد ہیں جن پر عرب کے لوگ اپنے سفروں میں ہو کر گزرا کرتے تھے (۲۷۰) ذوالنون قدس سرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حکمت قرآن سے اہل باطل کے قلوب کا اکرام نہیں فرماتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر تجبر کرتے ہیں اور میرے اولیاء سے لڑتے ہیں میں انہیں اپنی آیتوں کے قبول اور تصدیق سے پھیر دوں گا تاکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں یہ ان کے عناد کی سزا ہے کہ انہیں ہدایت سے محروم کیا گیا (۲۷۱) یہی تکبر کا ثمرہ متکبر کا انجام ہے (۲۷۲) طور کی طرف اپنے رب کی مناجات کے لئے جانے کے (۲۷۳) جو انہوں نے قوم فرعون سے اپنی عید کے لئے عاریت لئے تھے

عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ لَا یَهْدِیْهِمْ

بے جان کا دھڑ ۲۷۴ گائے کی طرح آواز کرتا کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور نہ انہیں کچھ راہ

سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ

بتائے ۲۷۵ اسے لیا اور وہ ظالم تھے ۲۷۶ اور جب پچھتائے

وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ یَغْفِرْ لَنَا

اور سمجھے کہ ہم بہکے بولے اگر ہمارا رب ہم پر مہر نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ

تو ہم تباہ ہوئے اور جب موسٰے ۲۷۷ اپنی قوم کی طرف پلٹا

غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ

غصہ میں بھرا جھنجلایا ہوا ۲۷۸ کہا تم نے کیا بُری میری جانشینی کی میرے بعد ۲۷۹ کیا تم نے اپنے

اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ

رب کے حکم سے جلدی کی ۲۸۰ اور تختیاں ڈال دیں ۲۸۱ اور اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ۲۸۲

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۖؗ

کہا اے میرے ماں جائے ۲۸۳ قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں

فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾

تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا ۲۸۴ اور مجھے ظالموں میں نہ ملا ۲۸۵

(۲۷۴) اور اس کے منہ میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی خاک ڈالی جس کے اثر سے وہ (۲۷۵) ناقص ہے عاجز ہے جماد ہے یا حیوان دونوں تقدیروں پر صلاحیت نہیں رکھتا کہ پوجا جائے (۲۷۶) کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اعراض کیا اور ایسے عاجز و ناقص بچھڑے کو پوجا (۲۷۷) اپنے رب کی مناجات سے مشرف ہو کر طور سے (۲۷۸) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دے دی تھی کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کر دیا (۲۷۹) کہ لوگوں کو بچھڑا پوجنے سے نہ روکا (۲۸۰) اور میرے توریت لے کر آنے کا انتظار نہ کیا (۲۸۱) توریت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۲۸۲) کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی قوم کا ایسی بدترین معصیت میں مبتلا ہونا نہایت شاق اور گراں ہوا تب حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے (۲۸۳) میں نے قوم کو روکنے اور ان کو وعظ و نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی لیکن (۲۸۴) اور میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جس سے وہ خوش ہوں (۲۸۵) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بھائی کا عذر قبول کر کے بارگاہ الٰہی میں

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِی وَلِاَخِی وَاَدْخِلْنَا فِی رَحْمَتِكَ ﱁ وَاَنْتَ اَرْحَمُ

عرض کی اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے ۲۸۶ اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور تو سب مہر والوں سے

الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ

بڑھ کر مہر والا بے شک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انہیں ان کے رب کا غضب

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾

اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں بہتان ہاروں (باندھنے والوں)

وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ؗ اِنَّ

اور جنھوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے

رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى

بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے ۲۸۷ اور جب موسٰی کا غصہ

الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِیْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ

تھما تختیاں اٹھا لیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے

هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا

جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسٰی نے اپنی قوم سے ستّر مرد ہمارے وعدہ

لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ

کے لیے چنے ۲۸۸ پھر جب انہیں زلزلہ نے لیا ۲۸۹ موسٰی نے عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی

(۲۸۶) اگر ہم میں سے کسی سے کوئی افراط یا تفریط ہو گئی یہ دعا آپ نے بھائی کو راضی کرنے اور اعدا کی شماتت رفع کرنے کے لئے فرمائی (۲۸۷) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے (۲۸۸) کہ وہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں چنانچہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں لے کر حاضر ہوئے (۲۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زلزلہ میں مبتلا ہونے کا سبب یہ تھا کہ قوم نے جب بچھڑا قائم کیا تھا یہ ان سے جدا نہ ہوئے تھے (خازن)

مِّنْ قَبْلُ وَاِیَّایَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ

انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا ۲۹۰ کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا ۲۹۱ وہ نہیں

اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ

مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے اور راہ دکھائے جسے چاہے تو ہمارا

وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَ اكْتُبْ

مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر مہر کر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور ہمارے

لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ

لیے اس دنیا میں بھلائی لکھ ۲۹۲ اور آخرت میں بے شک ہم تیری طرف رجوع لائے

قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ

فرمایا ۲۹۳ میرا عذاب میں جسے چاہوں دوں ۲۹۴ اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے

شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ

ہے ۲۹۵ تو عنقریب میں ۲۹۶ نعمتوں کو ان کے لیے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ

هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے

الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ

کی ۲۹۷ جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں ۲۹۸

(۲۹۰) یعنی میقات میں حاضر ہونے سے پہلے تاکہ بنی اسرائیل ان سب کی ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اور انہیں مجھ پر قتل کی تہمت لگانے کا موقع نہ ملتا (۲۹۱) یعنی ہمیں ہلاک نہ کر اور اپنا لطف و کرم فرما (۲۹۲) اور ہمیں توفیقِ طاعت مرحمت فرما (۲۹۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (۲۹۴) مجھے اختیار ہے سب میرے مملوک اور بندے ہیں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں (۲۹۵) دنیا میں نیک اور بد سب کو پہنچتی ہے (۲۹۶) آخرت کی (۲۹۷) یہاں رسول سے باجماعِ مفسرین سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں آپ کا ذکر وصفِ رسالت سے فرمایا گیا کیونکہ آپ اللہ اور اس کے مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں فرائضِ رسالت ادا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی و شرائع و احکام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں اس کے بعد آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا اس کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (غیب کی خبریں دینے والے) کیا ہے۔ اور یہ نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ نبا خبر کو کہتے ہیں جو مفید علم ہو اور شائبہ کذب سے خالی ہو قرآن کریم میں یہ لفظ اس معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے ایک جگہ ارشاد ہوا قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ایک جگہ ارشاد فرمایا تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ایک جگہ فرمایا فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ اور بکثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہوا ہے پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں پہلی صورت میں اس کے معنی غیب کی خبریں دینے والے اور دوسری صورت میں اس کے معنی ہوں گے غیب کی خبریں دیے ہوئے اور دونوں معنی کو قرآن کریم سے تائید پہنچتی ہے پہلے معنی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبِّئْ عِبَادِیْۤ دوسری آیت میں فرمایا قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ اور اسی قبیل سے ہے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد جو قرآن کریم میں وارد ہوا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کے وصف میں نبی فرمایا کیونکہ نبی ہونا اعلیٰ اور اشرف مراتب میں سے ہے اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اللہ کے نزدیک بہت بلند درجے رکھنے والے اور اس کی طرف سے خبر دینے والے ہیں امی کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (بے پڑھے) فرمایا یہ ترجمہ بالکل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد کے مطابق ہے اور یقیناً امی ہونا آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھا نہیں اور کتاب وہ لائے جس میں اولین و آخرین غیبوں کے علوم ہیں (خازن) خلق و برلوحِ عرش منزل امی و کتاب خانہ دروں دیگر امی و دقیقہ دانِ عالم بے سایہ و سائبانِ عالم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ۔

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ

وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ

اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ ف۲۹۹ اور گلے کے پھندے ف۳۰۰ جو

كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا

ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ف۳۰۱ ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور

النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا

کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا ف۳۰۲ وہی بامراد ہوئے تم فرماؤ اے

النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں ف۳۰۳ کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول

النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ

بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ

راہ پاؤ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے ف۳۰۴

ع ۱۹

بقیہ صفحہ ۳۰۵ = (۲۹۸) یعنی توریت وانجیل میں آپ کی نعت وصفت ونبوت لکھی پائیں گے حدیث حضرت عطاء ابن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کئے جو توریت میں مذکور ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہی میں کے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا شاہد و مبشر اور نذیر اور امیوں کا نگہبان بناکر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا نہ بدخلق ہو نہ سخت مزاج نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ برائی سے برائی کو دفع کرو لیکن خطا کاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھائے گا جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرمادے کہ لوگ صدق ویقین کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انہیں ہر خوبی کے قابل کروں گا اور ہر خلق کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینان قلب و وقار کو ان کا لباس بناؤں گا اور طاعات واحسان کو ان کا شعار کروں گا اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہار حق کو ان کی شریعت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا احمد ان کا نام ہے خلق کو ان کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم و معرفت اور گمنامی کے بعد رفعت و منزلت عطا کروں گا اور انہیں کی برکت سے قلت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرقے کے بعد محبت عنایت کروں گا انہیں کی بدولت مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں الفت پیدا کروں گا اور ان کی امت کو تمام امتوں سے بہتر کروں گا ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں میرے بندے احمد مختار ان کا جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے ان کی امت ہر حال میں اللہ کی کثیر حمد کرنے والی ہے یہ چند نقول احادیث سے پیش کئے گئے کتب الٰہیہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت سے بھری ہوئی تھیں اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مسلط رہی کہ حضور کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں توریت انجیل وغیرہ ان کے ہاتھ میں تھیں اس لئے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَیْنَاۤ

انصاف کرتا اور ہم نے انہیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ اور ہم نے وحی

اِلٰی مُوْسٰۤی اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ

بھیجی موسےٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے ۳۰۵ پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ۳۰۶ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان

مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَ

لیا اور ہم نے ان پر ابر سایبان کیا ۳۰۷ اور ان پر من و سلوٰی اتارا

السَّلْوٰی ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ

کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انہوں نے ۳۰۸ ہمارا کچھ نقصان نہ کیا

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ

لیکن اپنی ہی جانوں کا برا کرتے ہیں اور یاد کرو جب ان ۳۰۹ سے فرمایا گیا اس شہر میں بسو ۳۱۰

وَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

اور اس میں جو چاہو کھاؤ اور کہو گناہ اترے اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو

نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ

ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے عنقریب نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے تو ان میں کے ظالموں نے بات

بقیہ صفحہ ۳۰۶ = ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائبل میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولھویں آیت میں ہے۔ "اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے" لفظ مددگار پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنی وکیل یا شفیع لکھے تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر انتیسویں تیسویں آیت میں ہے۔ "اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اسکا کچھ نہیں"۔ کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی امت کو حضور کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سید عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں حضور کی عظمت کا اظہار اس کے حضور اپنا کمال ادب و انکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے۔ "لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا"۔ اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اس کا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ظہور جب ہی ہو گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں اس کی تیرھویں آیت ہے۔ "لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔" اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائے گی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کر دیں گے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور یہ کلمے کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اس میں صاف بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور مَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ (۲۹۹) یعنی سخت تکلیفیں جیسے کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضائے گناہ صادر ہوں ان کو کاٹ ڈالنا (۳۰۰) یعنی احکام شاقہ جیسے کہ بدن اور کپڑے کے جس

ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا

بدل دی اس کے خلاف جس کا انہیں حکم تھا ۳۱۱ تو ہم نے ان پر آسمان سے

مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٦٢﴾ وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي

عذاب بھیجا بدلہ ان کے ظلم کا ۳۱۲ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ

كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ

دریا کنارے تھی ۳۱۳ جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے ۳۱۴ جب ہفتے کے

حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ

دن ان کی مچھلیاں پانی پر تیرتی ان کے سامنے آتیں اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں

كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٣﴾ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ

اس طرح ہم انہیں آزماتے تھے ان کی بے حکمی کے سبب اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا

لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا

کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا

قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا

بولے تمہارے رب کے حضور معذرت کو ۳۱۵ اور شاید انہیں ڈر ہو ۳۱۶ پھر جب بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں

بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ

ہوئی تھی ہم نے بچا لیے وہ جو برائی سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو برے

بقیہ صفحہ ۳۰۷ = مقام کو نجاست لگے اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا اور گناہوں کا مکانوں کے دروازوں پر ظاہر ہونا وغیرہ (۳۰۱) یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر (۳۰۲) اس نور سے قرآن شریف مراد ہے جس سے مومن کا دل روشن ہوتا ہے اور شک و جہالت کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے (۳۰۳) یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہان آپ کی امت۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضور فرماتے ہیں پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں (۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا (۲) میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے نہیں ہوئی تھیں (۳) میرے لئے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابل تیمم) اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے (۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی (۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کئے گئے (۳۰۴) یعنی حق سے (۳۰۵) تیہ میں (۳۰۶) ہر گروہ کے لئے ایک چشمہ (۳۰۷) تاکہ دھوپ سے امن میں رہیں (۳۰۸) ناشکری کرکے (۳۰۹) بنی اسرائیل (۳۱۰) یعنی بیت المقدس میں (۳۱۱) یعنی حکم تو تھا کہ حطۃ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں حطۃ توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ بجائے اس کے براہ تمسخر حنطۃ فی شعرۃ کہتے ہوئے داخل ہوئے (۳۱۲) یعنی عذاب بھیجنے کا سبب ان کا ظلم اور حکم الٰہی کی مخالفت کرنا ہے (۳۱۳) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہود سے توبیخاً اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں مقصود اس سوال سے یہ تھا کہ کفار پر ظاہر کر دیا جائے کہ کفر و معصیت ان کا قدیمی دستور ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے معجزات کا انکار کرنا یہ ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے پہلے بھی کفر پر مصر رہے ہیں اس کے بعد ان کے اسلاف کا حال بیان فرمایا کہ وہ حکم الٰہی کی مخالفت کے سبب بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اس بستی میں اختلاف ہے کہ وہ کون تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ایک قریہ مصر و مدینہ کے درمیان ہے ایک قول ہے کہ مدین و طور کے درمیان زہری نے کہا کہ وہ قریہ طبریہ شام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مدین ہے بعض نے کہا ایلہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم (۳۱۴) کہ باوجود ممانعت کے ہفتے کے روز شکار کرتے اس بستی کے لوگ تین گروہ میں منقسم

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَىٕیْسٍۭ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ

عذاب میں پکڑا بدلہ ان کی نافرمانی کا پھر جب انہوں نے ممانعت

مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـٕیْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ اِذْ تَاَذَّنَ

کے حکم سے سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے ف۳۱۷ اور جب تمہارے رب نے

رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ

حکم سنا دیا کہ ضرور قیامت کے دن تک ان ف۳۱۸ پر ایسے کو بھیجتا رہوں گا جو انہیں بری مار

الْعَذَابِؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَ

چکھائے ف۳۱۹ بےشک تمہارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے ف۳۲۰ اور بےشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۲۱ اور

قَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًاۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ

انہیں ہم نے زمین میں متفرق کر دیا گروہ گروہ ان میں کچھ نیک ہیں ف۳۲۲ اور کچھ اور طرح کے

ذٰلِكَ٘ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

ف۳۲۳ اور ہم نے انہیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا کہ کہیں وہ رجوع لائیں ف۳۲۴

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ

پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ ف۳۲۵ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے ف۳۲۶ اس دنیا کا مال لیتے

هٰذَا الْاَدْنٰى وَ یَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَاۚ وَ اِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

ہیں ف۳۲۷ اور کہتے اب ہماری بخشش ہوگی ف۳۲۸ اور اگر ویسا ہی مال ان کے پاس اور

بقیہ صفحہ ۳۰۸ = ہو گئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور ایک تہائی خاموش تھے دوسروں کو منع نہ کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطا کار لوگ تھے جنہوں نے حکم الٰہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ بود و باش نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے خطاکاروں پر لعنت کی ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطاکاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہو گئے ہوں گے انہیں دیکھنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہو گئے تھے اب یہ لوگ دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آ کر ان کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے ان لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم لوگوں نے تم سے منع نہیں کیا تھا انہوں نے سر کے اشارے سے کہا ہاں اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے (۳۱۵) تاکہ ہم پر نہی عن المنکر ترک کرنے کا الزام نہ رہے (۳۱۶) اور وہ نصیحت سے نفع اٹھا سکیں (۳۱۷) وہ بندر ہو گئے اور تین روز اسی حال میں جتلا رہ کر ہلاک ہو گئے (۳۱۸) یہود (۳۱۹) چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ نے بخت نصر اور سنجاریب اور شاہان روم کو بھیجا جنہوں نے انہیں سخت ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور قیامت تک کے لئے ان پر جزیہ اور ذلت لازم ہوئی (۳۲۰) ان کے لئے جو کفر پر قائم رہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان پر عذاب مستمر رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی (۳۲۱) ان کو جو اللہ کی اطاعت کریں اور ایمان لائیں (۳۲۲) جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور دین پر ثابت رہے (۳۲۳) جنہوں نے نافرمانی کی اور جنہوں نے کفر کیا اور دین کو بدلا اور تغیر کیا (۳۲۴) بھلائیوں سے نعمت و راحت اور برائیوں سے شدت و تکلیف مراد ہے (۳۲۵) جن کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں (۳۲۶) یعنی توریت کے جو انہوں نے اپنے اسلاف سے پائی اور اس کے اوامر و نواہی اور تحلیل و تحریم وغیرہ مضامین پر مطلع ہوئے مدارک میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ان کی حالت یہ ہے کہ (۳۲۷) بطور رشوت کے احکام کی تبدیل اور کلام کی تغییر پر اور وہ جانتے بھی ہیں کہ یہ حرام ہے لیکن پھر بھی اس گناہ عظیم پر مصر ہیں (۳۲۸) اور ان

يَأْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا

آئے تو لے لیں ف۳۲۹ کیا ان پر کتاب میں عہد نہ لیا گیا کہ اللہ کی طرف

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

نسبت نہ کریں مگر حق اور انہوں نے اسے پڑھا ف۳۳۰ اور بے شک پچھلا گھر بہتر ہے

لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ

پرہیزگاروں کو ف۳۳۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں اور وہ جو کتاب کو مضبوط

بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

تھامتے ہیں ف۳۳۲ اور انہوں نے نماز قائم رکھی ہم نیکوں کا نیگ (اجر) نہیں گنواتے

وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ

اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور سمجھے کہ وہ ان پر گر پڑے گا ف۳۳۳

خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع

تو جو ہم نے تمہیں دیا زور سے ف۳۳۴ اور یاد کرو جو اس میں ہے کہ کہیں تم پرہیزگار ہو

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ

اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور

اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ

انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں ف۳۳۵ سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے ف۳۳۶

ع ۹/۲۱ — معانقۃ ۱۱

گناہوں پر ہم سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا (۳۲۹) اور آئندہ بھی گناہ کرتے چلے جائیں سدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ ہوتا تھا جو رشوت نہ لے جب اس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا کہ یہ گناہ بخش دیا جائے گا اس کے زمانہ میں دوسرے اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مرجاتا یا معزول کردیا جاتا اور وہی طعن کرنے والے اس کی جگہ حاکم و قاضی ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے (۳۳۰) لیکن باوجود اس کے انہوں نے اس کے خلاف کیا توریت میں گناہ پر اصرار کرنے والے کے لئے مغفرت کا وعدہ نہ تھا تو ان کا گناہ کئے جانا توبہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مواخذہ نہ ہوگا یہ اللہ پر افترا ہے (۳۳۱) جو اللہ کے عذاب سے ڈریں اور رشوت و حرام سے بچیں اور اس کی فرمانبرداری کریں (۳۳۲) اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اس کے تمام احکام کو مانتے ہیں اور اس میں تغییر و تبدیل روا نہیں رکھتے شان نزول یہ آیت اہل کتاب میں سے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ایسے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلی کتاب کا اتباع کیا اس کی تحریف نہ کی اس کے مضامین کو نہ چھپایا اور اس کتاب کے اتباع کی بدولت انہیں قرآن پاک پر ایمان نصیب ہوا (خازن و مدارک) (۳۳۳) جب بنی اسرائیل نے تکالیف شاقہ کی وجہ سے احکام توریت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت جبریل نے بحکم الٰہی ایک پہاڑ جس کی مقدار ان کے لشکر کے برابر ایک فرسنگ طویل ایک فرسنگ عریض تھی اٹھا کر سائبان کی طرح ان کے سرداروں کے قریب کردیا اور ان سے کہا گیا کہ احکام توریت قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائے گا پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب کے سب سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ بایاں رخسارہ و ابرو تو انہوں نے سجدے میں رکھ دی اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں گر نہ پڑے چنانچہ اب تک یہودیوں کے سجدے کی یہی شان ہے (۳۳۴) عزم و کوشش سے (۳۳۵) حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت نکالی اور ان سے عہد لیا آیات و حدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا جس طرح کہ دنیا میں ایک دوسرے سے پیدا ہوں گے اور ان کے لئے ربوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دے کر ان سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی (۳۳۶) اپنے اوپر اور ہم نے تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا یہ شاہد کرنا اس لئے ہے

أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِينَ ﴿١٧٢﴾ أَوْ تَقُولُوٓا

کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ف۳۳۷ یا کہو کہ

إِنَّمَآ أَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ

شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے ف۳۳۸

أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ

تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو اہل باطل نے کیا ف۳۳۹ اور ہم اسی طرح آیتیں رنگ رنگ سے بیان کرتے ہیں ف۳۴۰

وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا

اور اس لیے کہ کہیں وہ پھر آئیں ف۳۴۱ اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں ف۳۴۲

فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِينَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوْ

تو وہ ان سے صاف نکل گیا ف۳۴۳ تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا اور ہم

شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ

چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے ف۳۴۴ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا ف۳۴۵ اور اپنی خواہش کا تابع ہوا

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ

تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان

يَلْهَثْ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

نکالے ف۳۴۶ یہ حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت

(۳۳۷) ہمیں کوئی تنبیہ نہیں کی گئی تھی (۳۳۸) جیسا انہیں دیکھا ان کے اتباع واقتدار میں ویساہی کرتے رہے (۳۳۹) یہ عذر کرنے کا موقع نہ رہا جب کہ ان سے عہد لے لیا گیا اور ان کے پاس رسول آئے اور انہوں نے اس عہد کو یاد دلایا اور توحید پر دلائل قائم ہوئے (۳۴۰) تاکہ بندے تدبر و تفکر کرکے حق و ایمان قبول کریں (۳۴۱) شرک و کفر سے توحید و ایمان کی طرف اور نبی صاحب معجزات کے بتانے سے اپنے عہد و میثاق کو یاد کریں اور اس کے مطابق عمل کریں (۳۴۲) یعنی بلعم باعور جس کا واقعہ مفسرین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نزول فرمایا تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں ہمیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کریں گے اور بجائے ہمارے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کریں گے تیرے پاس اسم اعظم ہے اور تیری دعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر اللہ تعالیٰ انہیں یہاں سے ہٹادے بلعم باعور نے کہا تمہارا برا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور ان کے ساتھ فرشتے ہیں اور ایماندار لوگ ہیں میں کیسے ان پر دعا کروں میں جانتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا مرتبہ ہے اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت الحاح و زاری کے ساتھ انہوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعور نے کہا کہ میں اپنے رب کی مرضی معلوم کرلوں اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب بھی کوئی دعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کرلیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا چنانچہ اس مرتبہ بھی اس کو یہی جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا اس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی مگر میرے رب نے ان پر دعا کرنے کی ممانعت فرمادی تب قوم نے اس کو ہدیے اور نذرانے دیئے جو اس نے قبول کئے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعور نے رب تبارک و تعالیٰ سے اجازت چاہی اس کا کچھ جواب نہ ملا اس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا تو قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا تو وہ پہلے کی طرح دوبارہ بھی منع فرماتا اور قوم کا الحاح و اصرار اور بھی زیادہ ہوا حتیٰ کہ انہوں نے اس کو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لئے جو دعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اس کی زبان پر آتا تھا قوم نے کہا اے بلعم یہ کیا کر رہا ہے بنی اسرائیل کے لئے دعا کرتا

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ

سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بُری کہاوت ہے ان کی جنہوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٧٧﴾ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ

ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا بُرا کرتے تھے جسے اللہ راہ دکھائے تو وہی

الْمُهْتَدِي ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ

راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے اور بے شک

ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا

ہم نے جہنم کے لئے پیدا کئے بہت جن اور آدمی ف۳۴۷ وہ دل رکھتے ہیں

يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ

جن میں سمجھ نہیں ف۳۴۸ اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں ف۳۴۹ اور وہ کان جن

لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ

سے سنتے نہیں ف۳۵۰ وہ چوپایوں کی طرح ہیں ف۳۵۱ بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ف۳۵۲ وہی

الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا

غفلت میں پڑے ہیں اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام ف۳۵۳ تو اسے ان سے پکارو اور انہیں

الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٨٠﴾

چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں ف۳۵۴ وہ جلد اپنا کیا پائیں گے

بقیہ صفحہ ۳۱۱ = ہے ہمارے لئے بددعا کہا یہ میرے اختیار کی بات نہیں میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور ان کی زبان باہر نکل پڑی تو اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں اس آیت میں اس کا بیان ہے (۳۴۳) اور ان کا اتباع نہ کیا (۳۴۴) اور بلند درجہ عطا فرما کر ابرار کی منزل میں پہنچاتے (۳۴۵) اور دنیا کا مفتون ہو گیا (۳۴۶) یہ ایک ذلیل جانور کے ساتھ تشبیہ ہے کہ دنیا کی حرص رکھنے والا اگر اس کو نصیحت کرو تو مفید نہیں مبتلائے حرص رہتا ہے چھوڑ دو تو اسی حرص کا گرفتار جس طرح زبان نکالنا کتے کی لازمی طبیعت ہے ایسی ہی حرص ان کے لئے لازم ہو گئی ہے (۳۴۷) یعنی کفار جو آیات الٰہیہ میں تدبر سے اعراض کرتے ہیں اور ان کا کافر ہونا اللہ کے علم ازلی میں ہے (۳۴۸) یعنی حق سے اعراض کر کے آیات الٰہیہ میں تدبر کرنے سے محروم ہو گئے اور یہی دل کا خاص کام تھا (۳۴۹) راہ حق و ہدایت اور آیات الٰہیہ اور دلائل توحید (۳۵۰) موعظت و نصیحت کو بگوش قبول اور باوجود قلب و حواس رکھنے کے وہ امور دین میں ان سے نفع نہیں اٹھاتے لہٰذا (۳۵۱) اپنے قلب و حواس سے مدارک علمیہ و معارف ربانیہ کا ادراک نہیں کرتے ہیں کھانے پینے کے دنیوی کاموں میں تمام حیوانات بھی اپنے حواس سے کام لیتے ہیں انسان بھی اتنا ہی کرتا رہا تو اس کو بہائم پر کیا فضیلت (۳۵۲) کیونکہ چوپایہ بھی اپنے نفع کی طرف بڑھتا ہے اور ضرر سے بچتا اور اس سے پیچھے ہٹتا ہے اور کافر جہنم کی راہ چل کر اپنا ضرر اختیار کرتا ہے تو اس سے بدتر ہوا آدمی روحانی شہوانی سماوی ارضی ہے جب اس کی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غلبہ پا جاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے (۳۵۳) حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کر لئے جنتی ہوا علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے ہی میں منحصر نہیں ہیں حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان جنتی ہو جاتا ہے شان نزول ابو جہل نے کہا تھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور رحمٰن دو کو کیوں پکارتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جاہل بے خرد کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اس کے بہت ہیں (۳۵۴) اس کے ناموں میں حق و استقامت سے نکلنا کئی طرح پر ہے مسائل ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے کہ مشرکین نے اِلٰہ کا لات اور عزیز کا عزیٰ اور منان کا منات کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ

اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں ۳۵۵ اور

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں جلد ہم انھیں آہستہ آہستہ ۳۵۶ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی

وَاُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا ؐ مَا

اور میں انھیں ڈھیل دوں گا ۳۵۷ بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ۳۵۸ کیا سوچتے نہیں کہ ان کے

بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا

صاحب کو جنوں سے کچھ علاقہ نہیں وہ تو صاف ڈر سنانے والے ہیں ۳۵۹ کیا انھوں نے نگاہ نہ کی

فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز اللہ نے بنائی ۳۶۰

وَّاَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ

اور یہ کہ شاید ان کا وعدہ نزدیک آگیا ہو ۳۶۱ تو اس کے بعد اور کونسی

بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَیَذَرُهُمْ

بات پر یقین لائیں گے ۳۶۲ جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور انھیں چھوڑتا

فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ

ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ۳۶۳ کہ وہ کب کو ٹھہری ہے

لئے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن وحدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں تیسرے حسن ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار یا مانع یا خالق القردۃ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا یا ضار یا نافع اور یا معطی یا خالق الخلق چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ رام اور پرماتما وغیرہ پنجم ایسے اسماء کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں (۳۵۵) یہ گروہ حق پژوہ علماء اور ہادیان دین کا ہے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ہر زمانہ کے اہل حق کا اجماع حجت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی زمانہ حق پرستوں اور دین کے ہادیوں سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک گروہ میری امت کا تاقیامت دین حق پر قائم رہے گا اس کو کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہنچا سکے گی (۳۵۶) یعنی تدریجی (۳۵۷) ان کی عمریں دراز کرکے (۳۵۸) اور میری گرفت سخت (۳۵۹) شان نزول جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر شب کے وقت قبیلہ قبیلہ کو پکارا اور فرمایا کہ میں تمہیں عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور آپ نے انہیں اللہ کا خوف دلایا اور پیش آنے والے حوادث کا ذکر کیا تو ان میں سے کسی نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کیا انہوں نے تفکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی و دور بینی بالکل بالائے طاق رکھ دی اور یہ دیکھ کر کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں ان کے مخالف ہیں اور دنیا اور اس کی لذتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کردی یہ ان کی غلطی ہے (۳۶۰) ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمال حکمت وقدرت کی روشن دلیلیں ہیں (۳۶۱) اور وہ کفر پر مرجائیں اور ہمیشہ کے لئے جہنمی ہوجائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے (۳۶۲) یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں (۳۶۳) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب قائم ہوگی کیونکہ ہمیں اس کا وقت معلوم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕۘ ثَقُلَتْ فِی
تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا ۳۶۴ بھاری پڑ رہی ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ
آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم

حَفِیٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
نے اسے خوب تحقیق کر رکھا ہے تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں

یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ
۳۶۵ تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں ۳۶۶ مگر جو اللہ

اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَ مَا
چاہے ۳۶۷ اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کر لی اور مجھے

مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع
کوئی برائی نہ پہنچی ۳۶۸ میں تو یہی ڈر ۳۶۹ اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ۳۷۰ اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا ۳۷۱

لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ
کہ اس سے چین پائے پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا ۳۷۲ تو اسے لیے

وقف لازم — وقف منزل — معانقة — ع ۲۳ / ۱۴

(۳۶۴) قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لوازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اے یہود تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے (۳۶۵) اس کے اخفاء کی حکمت تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلام الٰہی وقت قیامت کا علم ہے اور یہ حصر آیت کے منافی نہیں (۳۶۶) شان نزول غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی چوپایہ بھاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں ہے عبداللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیسا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی تو خبر دے رہے ہیں اور اپنا ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر کبیر) (۳۶۷) وہ مالک حقیقی ہے جو کچھ ہے اس کی عطا سے ہے (۳۶۸) یہ کلام براہ ادب و تواضع ہے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اور اس کی عطا سے (خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا بھلائی جمع کرنا اور برائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہو سکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو اس کے تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کر لیتا اور برائی نہ پہنچنے دیتا بھلائی سے مراد راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ ہے اور برائیوں سے تنگی و تکلیف اور دشمنوں کا غالب آنا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بھلائی سے مراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کر لینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہو گا کہ اگر میں نفع و ضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اے منافقین و کافرین تمہیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمہاری کفری حالت دیکھنے کی تکلیف مجھے نہ پہنچتی (۳۶۹) سنانے والا ہوں کافروں کو (۳۷۰) عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں خطاب عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنی یہ ہیں کہ اللہ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک جان سے یعنی اس کے باپ سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کی بی بی کو بنایا پھر جب وہ دونوں جمع ہوئے اور حمل ظاہر ہوا اور ان دونوں نے تندرست بچہ کی دعا کی اور ایسا بچہ ملنے پر ادائے شکر کا عہد کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ویسا ہی بچہ عنایت فرمایا ان کی حالت یہ ہوئی کہ کبھی تو وہ اس بچہ

بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ

پھرا کی پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیئے بچہ دے گا تو بے شک

مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَآ

ہم شکرگزار ہوں گے پھر جب اس نے انہیں جیسا چاہیئے بچہ عطا فرمایا انھوں نے اس کی عطا میں اس

اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ

کے ساجھی ٹھہرائے تو اللہ کو برتری ہے ان کے شرک سے ف۳۷۳ کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے

شَیْــٴًـا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ ۖ وَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ

اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں ف۳۷۴ اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہونچا سکیں اور نہ اپنی جانوں

یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ

کی مدد کریں ف۳۷۵ اور اگر تم انہیں ف۳۷۶ راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں ف۳۷۷

عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ

تم پر ایک سا ہے چاہے انہیں پکارو یا چپ رہو ف۳۷۸ بے شک وہ جن کو تم اللہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ

کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں ف۳۷۹ تو انہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَاۤ٘ ز اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ

اگر تم سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں

بقیہ صفحہ ۳۱۴ = کو طبائع کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے دہریوں کا حال ہے کبھی ستاروں کی طرف جیسا کواکب پرستوں کا طریقہ ہے کبھی بتوں کی طرف جیسا بت پرستوں کا دستور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ان کے اس شرک سے برتر ہے (کبیر) (۳۷۱) یعنی اس کے باپ کی جنس سے اس کی بی بی بنائی (۳۷۲) مرد کا چھانا کنایہ ہے جماع کرنے سے اور ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے (۳۷۳) بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قصی کی اولاد ہیں ان سے فرمایا گیا کہ تمہیں ایک شخص قصی سے پیدا کیا اور اس کی بی بی اسی کی جنس سے عربی قرشی کی تاکہ اس سے چین و آرام پائے پھر جب ان کی درخواست کے مطابق انہیں تندرست بچہ عنایت کیا تو انھوں نے اللہ کی اس عطا میں دوسروں کو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبد مناف عبد العزیٰ عبد قصی اور عبد الدار رکھا (۳۷۴) یعنی بتوں کو جنھوں نے کچھ نہیں بنایا (۳۷۵) اس میں بتوں کی بے قدری اور بطلان شرک کا بیان اور مشرکین کے کمال جہل کا اظہار ہے اور بتایا گیا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو عابد کو نفع پہنچانے اور اس کا ضرر دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو مشرکین جن بتوں کو پوجتے ہیں ان کی بے قدرتی اس درجہ کی ہے کہ وہ کسی چیز کے بنانے والے نہیں کسی چیز کے بنانے والے تو کیا ہوتے خود اپنی ذات میں دوسرے سے بے نیاز نہیں آپ مخلوق ہیں بنانے والے کے محتاج ہیں اس سے بڑھ کر بے اختیاری یہ ہے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے اور کسی کی کیا مدد کریں خود انہیں ضرر پہنچے تو دفع نہیں کر سکتے کوئی انہیں توڑ دے گرا دے جو چاہے کرے وہ اس سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتے ایسے مجبور بے اختیار کو پوجنا انتہا درجہ کا جہل ہے (۳۷۶) یعنی بتوں کو (۳۷۷) کیونکہ وہ نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں (۳۷۸) وہ بہر حال عاجز ہیں ایسے کو پوجنا اور معبود بنانا بڑی بے خردی ہے (۳۷۹) اور اللہ کے مملوک و مخلوق کسی طرح پوجنے کے قابل نہیں اس پر بھی اگر تم انہیں معبود کہتے ہو؟

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ

جن سے گرفت کریں یا ان کے آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے کان ہیں

يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

جن سے سنیں ۳۸۰ تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور مجھے مہلت نہ دو ۳۸۱

اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾

بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری ۳۸۲ اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے ۳۸۳

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ

اور جنہیں اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور

لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا

نہ خود اپنی مدد کریں ۳۸۴ اور اگر تم انہیں راہ کی طرف بلاؤ تو نہ سنیں

وَتَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ

اور تو انہیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں ۳۸۵ اور انہیں کچھ بھی نہیں سوجھتا اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو

بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ

اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی

الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

کونچا دے (کسی برے کام پر اکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے بے شک وہ جو

(۳۸۰) یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے کمتر کو پوج کر کیوں ذلیل ہوتے ہو (۳۸۱) شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ ہو جاتے ہیں برباد ہو جاتے ہیں یہ بت انہیں ہلاک کر دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انہیں پکارو اور میری نقصان رسانی میں ان سے مدد لو اور تم بھی جو مکر و فریب کر سکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے (۳۸۲) اور میری طرف وحی بھیجی اور میری عزت کی (۳۸۳) اور ان کا حافظ و ناصر ہے اس پر بھروسہ رکھنے والوں کو مشرکین وغیرہ کا کیا اندیشہ تم اور تمہارے معبود مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے (۳۸۴) تو میرا کیا بگاڑ سکیں گے (۳۸۵) کیونکہ بتوں کی تصویریں اس شکل کی بنائی جاتی تھیں جیسے کوئی دیکھ رہا ہے (۳۸۶) کوئی وسوسہ ڈالے

اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطَٰنِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم

ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی

مُّبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾ وَإِخْوَٰنُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿٢٠٢﴾

آنکھیں کھل جاتی ہیں ف۳۸۷ اور وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں ف۳۸۸ شیطان انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر کمی نہیں کرتے

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ

اور اے محبوب جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو کہتے ہیں تم نے دل سے کیوں نہ بنائی تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری

إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ

طرف میرے رب سے وحی ہوتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں

يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠٣﴾ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ

کے لیے اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر

تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٤﴾ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ

رحم ہو ف۳۸۹ اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو ف۳۹۰ زاری اور ڈر سے اور بے آواز

الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ

نکلے زبان سے صبح اور شام ف۳۹۱ اور غافلوں میں نہ

الْغَافِلِينَ ﴿٢٠٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ

ہونا بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں ف۳۹۲ اس کی عبادت سے تکبر نہیں

(۳۸۷) اور وہ اس وسوسے کو دور کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں (۳۸۸) یعنی کفار (۳۸۹) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لئے گوش بر آواز ہونے اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بطور سننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قرات کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو غرض اس آیت سے قرات خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کو اس کے مقابل حجت قرار دیا جاسکے قرات خلف الامام کی تائید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مگر اس حدیث سے قرات خلف الامام کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جب کہ حدیث قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ سے ثابت ہے کہ امام کا قرات کرنا ہی مقتدی کا قرات کرنا ہے تو جب امام نے قرات کی اور مقتدی ساکت رہا تو اس کی قرات حکمیہ ہوئی اس کی نماز بے قرات کہاں رہی یہ قرات حکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قرات نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے اور قرات کرنے سے آیت کا اتباع ترک ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے (۳۹۰) اوپر کی آیت کے بعد اس آیت کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف سننے والے کو خاموش رہنا اور بے آواز نکالے دل میں ذکر کرنا یعنی عظمت و جلال الٰہی کا استحضار لازم ہے کذا فی تفسیر ابن جریر۔ اس سے امام کے پیچھے بلند یا پست آواز سے قرات کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور دل میں عظمت و جلال حق کا استحضار اور ذکر قلبی ہے مسئلہ ذکر بالجہر اور ذکر بالاخفاء دونوں میں نصوص وارد ہیں جس شخص کو جس قسم کے ذکر میں ذوق و شوق تام و اخلاص کامل میسر ہو اس کے لئے وہی افضل ہے کذا فی رد المحتار وغیرہ (۳۹۱) شام عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے کیونکہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب تک نماز ممنوع ہے اس لئے ان وقتوں میں ذکر مستحب ہوا تاکہ بندے کے تمام اوقات قربت و طاعت میں مشغول رہیں (۳۹۲) یعنی ملائکہ مقربین

عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ﴿۲۰۶﴾

کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ۳۹۳

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ ۸ مَدَنِيَّة ۸۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۷۵ رُكُوْعَاتُهَا ۱۰

سورہ انفال مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱ اسمیں پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں ۲ تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں ۳ تو اللہ سے

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ

ڈرو ۴ اور اپنے آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

رکھتے ہو ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ۵ ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ

ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ ۚ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

پر بھروسہ کریں ۶ وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس ۷ اور

(۳۹۳) یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے ان کے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ لازم ہو جاتا ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب آدمی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کر کے جنتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنمی ہو گیا۔

(۱) یہ سورت مدنی ہے۔ بجز سات آیتوں کے جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ سے شروع ہوتی ہیں اس میں پچھتر آیتیں اور ایک ہزار پچھتر کلمے اور پانچ ہزار اسی حروف ہیں (۲) شان نزول حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوئی جب غنیمت کے معاملہ میں ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور بدمزگی کی نوبت آ گئی تو اللہ تعالیٰ نے معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکال کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا آپ نے وہ مال برابر تقسیم کر دیا (۳) جیسے چاہیں تقسیم فرمائیں (۴) اور باہم اختلاف نہ کرو (۵) تو اس کے عظمت و جلال سے (۶) اور اپنے تمام کاموں کو اس کے سپرد کریں (۷) بقدر ان کے اعمال کے کیونکہ مومنین کے احوال ان اوصاف میں متفاوت ہیں اس لئے ان کے مراتب بھی جدا گانہ ہیں۔

مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ

بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۸ جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد

بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿۵﴾ يُجَادِلُوْنَكَ

کیا ف۹ اور بے شک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ف۱۰ سچی بات میں تم

فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ

سے جھگڑتے تھے ف۱۱ بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی ف۱۲ گویا وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں ف۱۳

يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ

اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں ف۱۴ میں ایک تمہارے لیے ہے

وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا نہیں (کوئی نقصان نہ ہو) ف۱۵ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ

يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ

اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے ف۱۶ اور کافروں کی جڑ کاٹ دے ف۱۷ کہ سچ کو سچ کرے اور

يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ

جھوٹ کو جھوٹا ف۱۸ پڑے برا مانیں مجرم جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے

فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾

ف۱۹ تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزاروں فرشتوں کی قطار سے ف۲۰

(۸) جو ہمیشہ اکرام و تعظیم کے ساتھ بے محنت و مشقت عطا کی جائے (۹) یعنی مدینہ طیبہ سے بدر کی طرف (۱۰) کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان کی تعداد کم ہے ہتھیار تھوڑے ہیں دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابو سفیان کے ملک شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آنے کی خبر پا کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے مکہ مکرمہ سے ابو جہل قریش کا ایک لشکر گراں لے کر قافلہ کی امداد کے لئے روانہ ہوا ابو سفیان تو رستہ سے کترا کر مع اپنے قافلے کے ساحل بحری راہ چل پڑے اور ابو جہل سے اس کے رفیقوں نے کہا کہ قافلہ تو بچ گیا اب مکہ مکرمہ واپس چل تو اس نے انکار کر دیا اور وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے قصد سے بدر کی طرف چل پڑا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کے دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو فتح مند کرے گا خواہ قافلہ ہو یا قریش کا لشکر صحابہ نے اس میں موافقت کی مگر بعض کو یہ عذر ہوا کہ ہم تیاری سے نہیں چلے تھے اور نہ ہماری تعداد اتنی ہے نہ ہمارے پاس کافی سامان اسلحہ ہے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گزرا اور حضور نے فرمایا کہ قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابو جہل سامنے آ رہا ہے اس پر ان لوگوں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قافلے ہی کا تعاقب کیجئے اور لشکر دشمن کو چھوڑ دیجئے یہ بات ناگوار خاطر اقدس ہوئی تو حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھڑے ہو کر اپنے اخلاص و فرمانبرداری اور رضا جوئی و جاں نثاری کا اظہار کیا اور بڑی قوت و استحکام کے ساتھ عرض کی کہ وہ کسی طرح مرضی مبارک کے خلاف سستی کرنے والے نہیں ہیں پھر اور صحابہ نے بھی عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو جو امر فرمایا اس کے مطابق تشریف لے چلیں ہم ساتھ ہیں کبھی تخلف نہ کریں گے ہم آپ پر ایمان لائے ہم نے آپ کی تصدیق کی ہم نے آپ کے اتباع کے عہد کئے ہمیں آپ کی اتباع میں سمندر کے اندر کود جانے سے بھی عذر نہیں ہے حضور نے فرمایا چلو اللہ کی برکت پر بھروسا کرو اس نے مجھے وعدہ دیا ہے میں تمہیں بشارت دیتا ہوں مجھے دشمنوں کے گرنے کی جگہ نظر آ رہی ہے اور حضور نے کفار کے مرنے اور گرنے کی جگہ نام بنام بتا دیں اور ایک ایک کی جگہ پر نشانات لگا دیئے اور یہ معجزہ دیکھا گیا کہ ان میں سے جو مر کر گرا اسی نشان پر گرا اس سے خطا نہ کی (۱۱) اور کہتے تھے کہ ہمیں لشکر قریش کا حال ہی معلوم نہ تھا کہ ہم ان کے مقابلہ کی تیاری کر کے چلتے (۱۲) یہ بات کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کرتے ہیں حکم الٰہی سے کرتے ہیں اور آپ نے اعلان فرما دیا ہے کہ

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ

اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیے کہ تمہارے دل چین پائیں اور مدد نہیں

اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ

مگر اللہ کی طرف سے ف۲۱ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو

اَمَنَةً مِّنْهُ وَ یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ

اس کی طرف سے چین (تسکین) تھی ف۲۲ اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کر دے اور

یُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَ لِیَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ یُثَبِّتَ

شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرما دے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے

بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

تمہارے قدم جما دے ف۲۳ جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا

کو ثابت رکھو ف۲۴ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا

کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور (جوڑ) پر ضرب لگاؤ ف۲۵ یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ

اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت

بقیہ صفحہ ۳۱۹ = مسلمانوں کو غیبی مدد پہنچے گی (۱۳) یعنی قریش سے مقابلہ انہیں ایسا مہیب معلوم ہوتا ہے (۱۴) یعنی ابو سفیان کے قافلے اور ابو جہل کے لشکر (۱۵) یعنی ابو سفیان کا قافلہ (۱۶) دین حق کو غلبہ دے اس کو بلند و بالا کرے (۱۷) اور انہیں اس طرح ہلاک کرے کہ ان میں سے کوئی باقی نہ بچے (۱۸) یعنی اسلام کو ظہور و ثبات عطا فرمائے اور کفر کو مٹائے (۱۹) شان نزول مسلم شریف کی حدیث ہے روز بدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ ہزار ہیں اور آپ کے اصحاب تین سو دس سے کچھ زیادہ تو حضور قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے یہ دعا کرنے لگے یارب جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے پورا کر یارب جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرما، یارب اگر تو اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی اسی طرح حضور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ دوش مبارک سے چادر شریف اتر گئی تو حضرت ابو بکر حاضر ہوئے اور چادر مبارک دوش اقدس پر ڈالی اور عرض کیا یا نبی اللہ آپ کی مناجات اپنے رب کے ساتھ کافی ہو گئی وہ بہت جلد اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی (۲۰) چنانچہ اول ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان اس روز کافروں کا تعاقب کرتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا (اقدم حیزوم) یعنی آگے بڑھ اے حیزوم (حیزوم حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا اور اس کی ناک تلوار سے اڑا دی گئی اور چہرہ زخمی ہو گیا صحابہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے یہ معائنے بیان کئے تو حضور نے فرمایا کہ یہ آسمان سوم کی مدد ہے ابو جہل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہاں سے ضرب آتی تھی مارنے والا تو ہم کو نظر نہیں آتا تھا آپ نے فرمایا فرشتوں کی طرف سے تو کہنے لگا پھر وہی تو غالب ہوئے تم تو غالب نہیں ہوئے (۲۱) تو بندے کو چاہیے کہ اسی پر بھروسہ کرے اور اپنے زور و قوت اور اسباب و جماعت پر نازنہ کرے (۲۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور نماز میں ہو تو شیطان کی طرف سے ہے جنگ میں غنودگی کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی۔ وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے خوف شدید کے وقت غنودگی آنا حصول امن اور زوال خوف کی دلیل ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور بہت زیادہ پیاس لگی تو ان پر غنودگی ڈال

الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

ہے یہ تو چکھو ف۲۶ اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہے ف۲۷

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا

اے ایمان والو! جب کافروں کے لام (لشکر) سے تمہارا مقابلہ ہو تو

تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَ مَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا

انہیں پیٹھ نہ دو ف۲۸ اور جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا

لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور

مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ

اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی ف۲۹ تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے ف۳۰

قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَ لِیُبْلِیَ

انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لیے کہ

الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَ

مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بے شک اللہ سنتا جانتا ہے یہ ف۳۱ تو لو اور

اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ

اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤں سست کرنے والا ہے اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ تم

بقیہ صفحہ ۳۲۰ = دی گئی جس سے انہیں راحت حاصل ہوئی اور تکان اور پیاس رفع ہوئی اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے یہ اونگھ ان کے حق میں نعمت تھی اور یکبارگی سب کو آئی جماعت کثیر کا خوف شدید کی حالت میں اسی طرح یکبارگی اونگھ جانا خلاف عادت ہے اسی لئے بعض علماء نے فرمایا کہ یہ اونگھ معجزہ کے حکم میں ہے (۲۳) روز بدر مسلمان ریگستان میں اترے ان کے اور ان کے جانوروں کے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے تھے اور مشرکین ان سے پہلے لب آب قبضہ کر چکے تھے صحابہ میں بعض حضرات کو وضو کی بعض کو غسل کی ضرورت تھی اور پیاس کی شدت تھی تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم حق پر ہو تم میں اللہ کے نبی ہیں اور تم اللہ والے ہو اور حال یہ ہے کہ مشرکین غالب ہو کر پانی پر پہنچ گئے تم بغیر وضو اور غسل کئے نمازیں پڑھتے ہو تو تمہیں دشمن پر فتح یاب ہونے کی کس طرح امید ہے تو اللہ تعالیٰ نے مینہ بھیجا جس سے جنگل سیراب ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے پانی پیا اور غسل کئے اور وضو کئے اور اپنی سواریوں کو پلایا اور اپنے برتنوں کو بھرا اور غبار بیٹھ گیا اور زمین اس قابل ہو گئی کہ اس پر قدم جمنے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور یہ نعمت فتح و ظفر حاصل ہونے کی دلیل ہوئی (۲۴) ان کی اعانت کر کے اور انہیں بشارت دے کر (۲۵) ابو داؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن مارنے کے لئے اس کے درپے ہوا اس کا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا سہل ابن حنیف فرماتے ہیں کہ روز بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت سنگریزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھوں میں اس میں سے کچھ پڑا نہ ہو بدر کا یہ واقعہ صبح جمعہ سترہ رمضان مبارک ۲ ہجری میں پیش آیا (۲۶) جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول اور مقید ہوئے یہ تو عذاب دنیا ہے (۲۷) آخرت میں (۲۸) یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلہ سے نہ بھاگو (۲۹) یعنی مسلمانوں میں سے جو جنگ میں کفار کے مقابلہ سے بھاگا وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے سوائے دو حالتوں کے ایک تو یہ کہ لڑائی کا ہنر یا کرتب کرنے کے لئے پیچھے ہٹا ہو وہ پیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے دوسرے جو اپنی جماعت میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹا ہو وہ بھی بھاگنے والا نہیں ہے (۳۰) شان نزول جب مسلمان جنگ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا دوسرا کہتا تھا میں نے فلاں کو قتل کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس قتل

جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُوا

پر آ چکا ۳۲ اور اگر باز آؤ ۳۳ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر تم پھر شرارت کرو

نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ

تو ہم پھر سزا دیں گے اور تمہارا جتھا تمہیں کچھ کام نہ دے گا چاہے کتنا ہی بہت ہو اور اس کے ساتھ یہ ہے

مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو ۳۴

وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

اور سن سنا کر اسے نہ پھرو اور ان جیسے نہ ہونا جنھوں نے

قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ

کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے ۳۵ بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے

اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ

نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ۳۶ اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی ۳۷

خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾

جانتا تو انھیں سنا دیتا اور اگر ۳۸ سنا دیتا جب بھی انجام کار منہ پھیر کر پلٹ جاتے ۳۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو ۴۰ جب رسول تمہیں اس چیز

کو تم اپنے زور وقوت کی طرف نسبت نہ کرو کہ یہ درحقیقت اللہ کی امداد اور اس کی تقویت اور تائید ہے (۳۱) فتح و نصرت (۳۲) شان نزول یہ خطاب مشرکین کو ہے جنہوں نے بدر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور ان میں سے ابو جہل نے اپنی اور حضور کی نسبت یہ دعا کی کہ یارب ہم میں جو تیرے نزدیک اچھا ہو اس کی مدد کر اور جو برا ہو اسے مبتلائے مصیبت کر اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکین نے مکہ مکرمہ سے بدر کو چلتے وقت کعبہ معظمہ کے پردوں سے لپٹ کر یہ دعا کی تھی کہ یارب اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق پر ہوں تو ان کی مدد فرما اور اگر ہم حق پر ہوں تو ہماری مدد کر اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو فیصلہ تم نے چاہا تھا وہ کر دیا گیا اور جو گروہ حق پر تھا اس کو فتح دی گئی یہ تمہارا مانگا ہوا فیصلہ ہے اب آسمانی فیصلہ سے بھی حق کی حقانیت ثابت ہوئی ابو جہل بھی اس جنگ میں ذلت اور رسوائی کے ساتھ مارا گیا اور اس کا سر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیا گیا اسلام کی حقانیت کا طلب کیا ہوا تھا (۳۳) سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت اور حضور کے ساتھ جنگ کرنے سے (۳۴) کیونکہ رسول کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت ایک ہی چیز ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی (۳۵) کیونکہ جو سن کر فائدہ نہ اٹھائے اور نصیحت پذیر نہ ہو اس کا سننا سننا ہی نہیں ہے یہ منافقین و مشرکین کا حال ہے مسلمانوں کو اس سے دور رہنے کا حکم دیا جاتا ہے (۳۶) نہ وہ حق سنتے ہیں نہ حق بولتے ہیں نہ حق کو سمجھتے ہیں کان اور زبان و عقل سے فائدہ نہیں اٹھاتے جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ یہ دیدہ و دانستہ بہرے گونگے بنتے ہیں اور عقل سے دشمنی کرتے ہیں شان نزول یہ آیت بنی عبدالدار بن قصی کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ جو کچھ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے گونگے اندھے ہیں یہ سب لوگ جنگ احد میں مقتول ہوئے اور ان میں سے صرف دو شخص ایمان لائے مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ (۳۷) یعنی صدق و رغبت (۳۸) بحالت موجودہ یہ جانتے ہوئے کہ ان میں صدق رغبت نہیں ہے (۳۹) اپنے عناد اور حق سے دشمنی کے باعث (۴۰) کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے بخاری شریف میں سعید بن معلی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے تھے حضور نے انہیں پکارا انہوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا حضور نے فرمایا

لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ

کے پیتے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی ف۴۱ اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں

وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا

میں حائل ہوجاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز

تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ

تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہونچے گا ف۴۲ اور جان لو کہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ

اللہ کا عذاب سخت ہے اور یاد کرو ف۴۳ جب تم تھوڑے تھے

مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ

ملک میں دبے ہوئے ف۴۴ ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں

النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ

اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں ف۴۵ جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا اور ستھری چیزیں تمہیں

الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا

روزی دیں ف۴۶ کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو اللہ اور رسول

اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْۤا

سے دغا نہ کرو ف۴۷ اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت اور جان رکھو

تمہیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی عرض کیا حضور میں نماز میں تھا حضور نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو عرض کیا بے شک آئندہ ایسا نہ ہوگا (۴۱) اس چیز سے یا ایمان مراد ہے کیونکہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان سے اس کو زندگی حاصل ہوتی ہے قتادہ نے کہا کہ وہ چیز قرآن ہے کیونکہ اس سے دلوں کی زندگی ہے اور اس میں نجات ہے اور عصمت دارین ہے محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ چیز جہاد ہے کیونکہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ ذلت کے بعد عزت عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے اس لئے شہداء اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں (۴۲) بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور تک برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہوگا خطا کار اور غیر خطا کار سب کو پہنچے گا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور منع کرنے پر قادر ہوں باوجود اس کے نہ روکیں نہ منع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرم معاصی ہو اور وہ لوگ باوجود قدرت کے اس کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نہی عن المنکر ترک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اس ترک فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے (۴۳) اے مومنین مہاجرین ابتدائے اسلام میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں (۴۴) قریش تم پر غالب تھے اور تم (۴۵) مدینہ طیبہ میں (۴۶) یعنی اموال غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت کے لئے حلال نہیں کئے گئے تھے (۴۷) فرائض کا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ سے خیانت کرنا ہے اور سنت کا ترک کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شان نزول یہ آیت ابولبابہ ہارون بن عبد المنذر انصاری کے حق میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود بنی قریظہ کا دو ہفتے سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ فرمایا وہ اس محاصرہ سے تنگ آگئے اور ان کے دل خائف ہوگئے تو ان سے ان کے سردار کعب بن اسد نے یہ کہا کہ اب تین شکلیں ہیں یا تو اس شخص یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ

کر تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے ف۴۸ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف۴۹

عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ

اے ایمان والو اگر اللہ سے ڈرو گے ف۵۰ تو تمہیں وہ دے گا جس

فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا

الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ

ہے اور اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کرلیں یا

يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ

شہید کردیں یا نکال دیں ف۵۱ اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر

الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ

سب سے بہتر اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا ہم

نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ

چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں کے قصے ف۵۲ اور

اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ

جب بولے ف۵۳ کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر

۳ ع ۹ ۱۷

بقیہ صفحہ ۳۲۳ = وسلم کی تصدیق کرو اور ان کی بیعت کرلو کیونکہ قسم بخدا وہ نبی مرسل ہیں یہ ظاہر ہوچکا اور یہ وہی رسول ہیں جن کا ذکر تمہاری کتاب میں ہے ان پر ایمان لے آئے تو جان مال اہل واولاد سب محفوظ رہیں گے مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل پیش کی اور کہا کہ تم اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے بی بی بچوں کو قتل کردیں پھر تلواریں کھینچ کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے مقابل آئیں کہ اگر ہم اس مقابلہ میں ہلاک بھی ہوجائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل واولاد کا غم تو نہ رہے اس پر قوم نے کہا کہ اہل واولاد کے بعد جینا ہی کس کام کا تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں ہے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو شاید اس میں کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انہوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا سوائے اس کے کہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلہ کو منظور کریں اس پر انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابولبابہ کو بھیج دیجئے کیونکہ ابولبابہ سے ان کے تعلقات تھے اور ابولبابہ کا مال اور ان کی اولاد اور ان کے عیال سب بنی قریظہ کے پاس تھے حضور نے ابولبابہ کو بھیج دیا بنی قریظہ نے ان سے رائے دریافت کی کہ کیا ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور کرلیں کہ جو کچھ وہ ہمارے حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہو ابولبابہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ تو گلے کٹوانے کی بات ہے ابولبابہ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو نہ آئے سیدھے مسجد شریف پہنچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپ کو بندھوا لیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے یہاں تک کہ مرجائیں یا اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے وقتاً فوقتاً ان کی بی بی آکر انہیں نمازوں کے لئے اور انسانی حاجتوں کے لئے کھول دیا کرتی تھیں اور پھر باندھ دیئے جاتے تھے حضور کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا کہ ابولبابہ میرے پاس آتے تو میں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتا لیکن جب انہوں نے یہ کیا ہے تو میں انہیں نہ کھولوں گا جب تک اللہ ان کی توبہ قبول نہ کرے وہ سات روز بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ بے ہوش ہوکر گر گئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی صحابہ نے انہیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انہوں نے کہا میں خدا کی قسم نہ کھلوں گا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خود نہ کھولیں حضرت نے انہیں اپنے دست مبارک سے کھول دیا ابولبابہ نے کہا میری توبہ اس وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں جس میں مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی اور میں اپنے کل مال کو اپنے ملک سے نکال

عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا

آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا اور اللہ

كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ

کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو ف۵۴ اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں

وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ

جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ف۵۵ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو

يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ

مسجد حرام سے روک رہے ہیں ف۵۶ اور وہ اس کے اہل نہیں ف۵۷ اس کے

اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا

اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں اور

كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا

کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی ف۵۸ تو اب عذاب

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ

چکھو ف۵۹ بدلہ اپنے کفر کا بے شک کافر اپنے مال خرچ کرتے

اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ

ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں ف۶۰ تو اب انہیں خرچ کریں گے پھر وہ

بقیہ صفحہ ۳۲۴ = دوں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۴۸) کہ آخرت کے کاموں میں سدراہ ہوتا ہے (۴۹) تو عاقل کو چاہیے کہ اسی کا طلب گار رہے اور مال و اولاد کے سبب سے اس سے محروم نہ ہو (۵۰) اس طرح کہ گناہ ترک کرو اور اطاعت بجالاؤ (۵۱) اس میں اس واقعہ کا بیان ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کفار قریش دارالندوہ (کمیٹی گھر) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے اور ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا انہوں نے اس کو شامل کر لیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی ابوالبختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کر دو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو دروازہ بند کر دو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے یہ خبر مشہور ہوگی اور ان کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے لوگوں نے کہا شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ان کو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) اونٹ پر سوار کر کے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضرر نہیں ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا جس شخص نے تمہارے ہوش اڑا دیئے اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو تم نے اس کی شیریں کلامی سیف زبانی دل کشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب تسخیر کر کے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اہل مجمع نے کہا شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے اس پر ابوجہل کھڑا ہوا اور اس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہو کر قتل کر دیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائے گا ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہو گیا حضرت جبریل علیہ السلام نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی خواب گاہ میں شب کو نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے اذن دیا ہے مدینہ طیبہ

تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۬ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ

ان پر پچھتاوا ہوں گے ۶۱ پھر مغلوب کر دیئے جائیں گے اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف

يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ

ہو گا اس لیے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا فرما دے ۶۲ اور

بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

نجاستوں کو تلے اوپر رکھ کر سب ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے وہی

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ

نقصان پانے والے ہیں ۶۳ تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ

مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

انہیں معاف فرما دیا جائے گا ۶۴ اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے ۶۵

وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ

اور اگر ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد ۶۶ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا

اگر پھر وہ باز رہیں تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں ۶۷

فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۶۸ تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مدد گار

بقیہ صفحہ ۳۲۵ = کا عزم فرمائیں حضور نے علی مرتضیٰ کو شب میں اپنی خواب گاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دست مبارک میں لی اور آیت اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی سب اندھے ہو گئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع ابو بکر صدیق کے غار ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضیٰ کو لوگوں کی امانتیں پہنچانے کے لئے مکہ مکرمہ میں چھوڑا مشرکین رات بھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی ہیں ان سے حضور کو دریافت کیا کہ کہاں ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لئے نکلے جب غار پر پہنچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے حضور اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے (۵۲) شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سن کر کہا تھا کہ ہم چاہتے تو ہم بھی ایسی ہی کتاب کہہ لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ مقولہ نقل کیا کہ اس میں ان کی کمال بے شرمی و بے حیائی ہے کہ قرآن پاک کی تحدی فرمانے اور فصحائے عرب کو قرآن کریم کے مثل ایک سورہ بنالانے کی دعوتیں دینے اور ان سب کے عاجز و درماندہ رہ جانے کے بعد یہ کلمہ کہنا اور ایسا ادعائے باطل کرنا نہایت ذلیل حرکت ہے (۵۳) کفار اور ان میں یہ کہنے والا یا نضر بن حارث تھا یا ابو جہل جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے (۵۴) کیونکہ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور کوئی نہ بچے ایک جماعت مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ نازل ہوا جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئے گا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیبہ کو روانہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کا اذن دیا اور یہ عذاب موعود آ گیا جس کی نسبت اس آیت میں فرمایا وَمَا لَهُمْ اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ محمد بن اسحاق نے کہا کہ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بھی کفار کا مقولہ ہے جو ان سے حکایۃً نقل کیا گیا اللہ عزوجل نے ان کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یارب اگر

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ

اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو ۶۹ تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور

لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ

رسول و قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں

السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا

کا ہے ۷۰ اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر

یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں ۷۱ اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی

جب تم نالے کے کنارے تھے ۷۲ اور کافر پرلے کنارے

وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ

اور قافلہ ۷۳ تم سے ترائی میں ۷۴ اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے ۷۵

وَلٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ

لیکن یہ اس لیے کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ۷۶ کہ جو ہلاک ہو دلیل سے

عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ

ہلاک ہو ۷۷ اور جو جیئے دلیل سے جیئے ۷۸ اور بے شک اللہ ضرور سنتا

بقیہ صفحہ ۳۲۶ = یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر نازل کر اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہوگا کیونکہ کوئی امت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی کس قدر متعارض اقوال ہیں (۵۵) اس آیت سے ثابت ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے دو امانیں اتاریں ایک میرا ان میں تشریف فرما ہونا ایک ان کا استغفار کرنا (۵۶) اور مومنین کو طواف کعبہ کے لئے نہیں آنے دیتے جیسا کہ واقعہ حدیبیہ کے سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو روکا (۵۷) اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ مشرک ہیں (۵۸) یعنی نماز کی جگہ سیٹی اور تالی بجاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور یہ فعل ان کا یا تو اس اعتقاد باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت سے کہ ان کے اس شور سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو (۵۹) قتل و قید کا بدر میں (۶۰) یعنی لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے مانع ہوں شان نزول یہ آیت کفار میں سے ان بارہ قریشیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے لشکر کفار کا کھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور ہر ایک ان میں سے لشکر کو کھانا دیتا تھا ہر روز دس اونٹ (۶۱) کہ مال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا (۶۲) یعنی گروہ کفار کو گروہ مومنین سے ممتاز کر دے (۶۳) کہ دنیا و آخرت کے ٹوٹے میں رہے اور اپنے مال خرچ کر کے عذاب آخرت مول لیا (۶۴) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کفر اور معاصی معاف ہو جاتے ہیں (۶۵) کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے اور اپنے انبیاء اور اولیاء کی مدد فرماتا ہے (۶۶) یعنی شرک (۶۷) ایمان لانے سے (۶۸) اسی کی مدد پر بھروسہ رکھو (۶۹) خواہ قلیل یا کثیر غنیمت وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق قہر و غلبہ حاصل ہو مسئلہ مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین کے (۷۰) مسئلہ غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لئے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں مسافروں کے لئے مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا (۷۱) اس دن سے روز

عَلِيْمٌ ۝ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ

جانتا ہے ۔ جب کہ اے محبوب اللہ تمہیں کافروں کو تمہاری خواب میں تھوڑا دکھاتا تھا ۷۹ اور اے مسلمانو اگر وہ تمہیں

كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ

بہت کرکے دکھاتا تو ضرور تم بزدلی کرتے اور معاملہ میں جھگڑا ڈالتے ۸۰ مگر اللہ نے بچا لیا ۸۱ بے شک

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَ اِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْۤ

وہ دلوں کی بات جانتا ہے اور جب لڑتے وقت ۸۲ تمہیں کافر تھوڑے کرکے

اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّ يُقَلِّلُكُمْ فِيْۤ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ

دکھائے ۸۳ اور تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کیا ۸۴ کہ اللہ پورا کرے جو کام

مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

ہونا ہے ۸۵ اور اللہ کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے اے ایمان والو

اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو ۸۶ کہ تم مراد کو پہونچو

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کروگے اور تمہاری بندھی ہوئی

رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَ لَا تَكُوْنُوْا

ہوا جاتی رہے گی ۸۷ اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے ۸۸ اور ان جیسے نہ ہونا

ع ۵ / ۱

بقیہ صفحہ ۳۲۷ = بدر مراد ہے۔ اور دونوں فوجوں سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان کو پیش آیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہزیمت دی ان میں سے ستر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے (۷۲) جو مدینہ طیبہ کی طرف ہے (۷۳) قریش کا جس میں ابوسفیان وغیرہ تھے (۷۴) تین میل کے فاصلہ پر ساحل کی طرف (۷۵) یعنی اگر تم اور وہ باہم جنگ کا کوئی وقت معین کرتے پھر تمہیں اپنی قلت و بے سامانی اور ان کی کثرت و سامان کا حال معلوم ہوتا تو ضرور تم ہیبت و اندیشہ سے میعاد میں اختلاف کرتے (۷۶) یعنی اسلام اور مسلمین کی نصرت اور دین کا اعزاز اور دشمنان دین کی ہلاکت اس لئے تمہیں اس نے بے میعاد ہی جمع کر دیا (۷۷) یعنی حجت ظاہرہ قائم ہونے اور عبرت کا معائنہ کر لینے کے بعد (۷۸) محمد بن اسحٰق نے کہا کہ ہلاک سے کفر حیات سے ایمان مراد ہے معنی یہ ہیں کہ جو کوئی کافر ہو اس کو چاہئے کہ پہلے حجت قائم کرے اور ایسے ہی جو ایمان لائے وہ یقین کے ساتھ ایمان لائے اور حجت و برہان سے جان لے کہ یہ دین حق ہے اور بدر کا واقعہ آیات واضحہ میں سے ہے اس کے بعد جس نے کفر اختیار کیا وہ مکابر ہے اپنے نفس کو مغالطہ دیتا ہے (۷۹) یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی اور آپ نے اپنا یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اس سے ان کی ہمتیں بڑھیں اور اپنے ضعف و کمزوری کا اندیشہ نہ رہا اور انہیں دشمن پر جرأت پیدا ہوئی اور قلب قوی ہوئے انبیاء کا خواب حق ہوتا ہے آپ کو کفار دکھائے گئے تھے اور ایسے کفار جو دنیا سے بے ایمان جائیں اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہو وہ تھوڑے ہی تھے کیونکہ جو لشکر مقابل آیا تھا اس میں کثیر لوگ وہ تھے جنہیں اپنی زندگی میں ایمان نصیب ہوا اور خواب میں قلت کی تعبیر ضعف سے ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب فرما کر کفار کا ضعف ظاہر کر دیا (۸۰) اور ثبات و قرار میں متردد رہتے (۸۱) تم کو بزدلی اور تردد اور باہمی اختلاف سے (۸۲) اے مسلمانو (۸۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ہماری نگاہوں میں اتنے کم جچے کہ میں نے اپنے برابر والے ایک شخص سے کہا کیا تمہارے گمان میں کافر ستر ہوں گے اس نے کہا کہ میرے خیال میں سو ہیں اور تھے ہزار (۸۴) یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ انہیں رسیوں میں باندھ لو گویا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو اتنا قلیل دیکھ رہا تھا کہ مقابلہ کرنے اور جنگ آزما ہونے کے لائق بھی خیال نہیں کرتا تھا اور مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلہ پر جم جائیں بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ

جو اپنے گھر سے نکلے اتراتے اور لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کی

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ

راہ سے روکتے ف۸۹ اور ان کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں اور جب کہ شیطان نے ان

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ

کی نگاہ میں ان کے کام بھلے کر دکھائے ف۹۰ اور بولا آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں

وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ

اور تم میری پناہ میں ہو تو جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے الٹے پاؤں بھاگا اور

قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ

بولا میں تم سے الگ ہوں ف۹۱ میں وہ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا ف۹۲ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ف۹۳

وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ

اور اللہ کا عذاب سخت ہے جب کہتے تھے منافق ف۹۴ اور وہ جن

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى

کے دلوں میں آزار ہے ف۹۵ کہ یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں ف۹۶ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے

اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ

ف۹۷ تو بے شک اللہ ف۹۸ غالب حکمت والا ہے اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان

بقیہ صفحہ ۳۲۸ = تھی مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے (۸۵) یعنی اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی نصرت اور شرک کا ابطال اور مشرکین کی ذلت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا اظہار کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا کہ جماعت قلیلہ لشکر گراں پر فتح یاب ہوئی (۸۶) اس سے مدد چاہو اور کفار پر غالب ہونے کی دعائیں کرو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو (۸۷) اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازع ضعف و کمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر خدا اور رسول کی فرماں برداری اور دین کا اتباع ہے (۸۸) ان کا معین و مددگار (۸۹) شان نزول یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے آئے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یارب یہ قریش آ گئے تکبر و غرور میں سرشار اور جنگ کے لئے تیار تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں یارب اب وہ مدد عنایت ہو جس کا تو نے وعدہ کیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ابو سفیان نے دیکھا کہ قافلہ کو کوئی خطرہ نہیں رہا تو انہوں نے قریش کے پاس پیام بھیجا کہ تم قافلہ کی مدد کے لئے آئے تھے اب اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے لہٰذا واپس جاؤ اس پر ابو جہل نے کہا کہ خدا کی قسم ہم واپس نہ ہوں گے یہاں تک کہ ہم بدر میں اتریں تین روز قیام کریں اونٹ ذبح کریں بہت سے کھانے پکائیں شرابیں پئیں کنیزوں کا گانا بجانا سنیں عرب میں ہماری شہرت ہو اور ہماری ہیبت ہمیشہ باقی رہے لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا جب وہ بدر میں پہنچے تو جام شراب کی جگہ انہیں ساغر موت پینا پڑا اور کنیزوں کی ساز و نوا کی جگہ رونے والیاں انہیں روئیں اللہ تعالیٰ مومنین کو حکم فرماتا ہے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ تفخر و ریا اور غرور و تکبر کا انجام خراب ہے بندے کو اخلاص اور اطاعت خدا اور رسول چاہئے (۹۰) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور مسلمانوں کی مخالفت میں جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس پر ان کی تعریفیں کیں اور انہیں خبیث اعمال پر قائم رہنے کی رغبت دلائی اور جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انہیں یاد آیا کہ ان کے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا قصد کرتے یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس لئے اس نے یہ فریب کیا کہ وہ سراقہ بن مالک بن جعشم بنی کنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آ ملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں جب مسلمانوں اور کافروں کے دونوں لشکر صف آرا

كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

نکالتے ہیں مار رہے ہیں ان کے منہ پر اور ان کی پیٹھ پر ف۹۹ اور چکھو آگ کا

الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

عذاب یہ ف۱۰۰ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۰۱ اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں

لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا

کرتا ف۱۰۲ جیسے فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا دستور ف۱۰۳ وہ اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ

آیتوں کے منکر ہوئے تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑا بے شک اللہ قوت والا سخت عذاب

الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى

والا ہے یہ اس لیے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت انہیں دی تھی بدلتا نہیں

قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ

جب تک وہ خود نہ بدل جائیں ف۱۰۴ اور بے شک اللہ سنتا جانتا ہے جیسے

اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا دستور انھوں نے اپنے رب کی آیتیں جھٹلائیں

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا

تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون والوں کو ڈبو دیا ف۱۰۵ اور وہ سب

بقیہ صفحہ ۳۲۹ = ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت خاک مشرکین کے منہ پر ماری اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل ابلیس لعین کی طرف بڑھے جو سراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا وہ ہاتھ چھٹا کر مع اپنے گروہ کے بھاگا حارث پکارتا رہ گیا سراقہ سراقہ تم تو ہمارے ضامن ہوئے تھے کہاں جاتے ہو کہنے لگا مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا اس آیت میں اس واقعہ کا بیان ہے (۹۱) اور امن کی جو ذمہ داری لی تھی اس سے سبکدوش ہوتا ہوں اس پر حارث بن ہشام نے کہا کہ ہم تیرے بھروسہ پر آئے تھے تو اس حالت میں ہمیں رسوا کرے گا کہنے لگا (۹۲) یعنی لشکر ملائکہ (۹۳) کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کردے جب کفار کو ہزیمت ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کا باعث سراقہ ہوا سراقہ کو یہ خبر پہنچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا یہ لوگ کیا کہتے ہیں نہ مجھے ان کے آنے کی خبر نہ جانے کی ہزیمت ہوگئی جب میں نے سنا ہے تو قریش نے کہا کہ تو فلاں فلاں روز ہمارے پاس آیا تھا اس نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے تب انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا (۹۴) مدینہ کے (۹۵) یہ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ تھے جنہوں نے کلمہ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک و تردد باقی تھا جب کفار قریش سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لئے نکلے یہ بھی ان کے ساتھ بدر میں پہنچے وہاں جا کر مسلمانوں کو قلیل دیکھا تو شک اور بڑھا اور مرتد ہوگئے اور کہنے لگے (۹۶) کہ باوجود اپنی ایسی قلیل تعداد کے ایسے لشکر گراں کے مقابل ہوگئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۹۷) اور اپنا کام اس کے سپرد کردے اور اس کے فضل و احسان پر مطمئن ہو (۹۸) اس کا حافظ و ناصر ہے (۹۹) لوہے کے گرز جو آگ میں لال کئے ہوئے ہیں اور ان سے جو زخم لگتا ہے اس میں آگ پڑتی ہے اور سوزش ہوتی ہے ان سے مار کر فرشتے کافروں سے کہتے ہیں (۱۰۰) مصیبتیں اور عذاب (۱۰۱) یعنی جو تم نے کسب کیا کفر اور عصیان (۱۰۲) کسی پر بے جرم عذاب نہیں کرتا اور کافر پہ عذاب کرنا عدل ہے (۱۰۳) یعنی ان کافروں کی عادت کفر و سرکشی میں فرعونی اور ان سے پہلوں کی مثل ہے تو جس طرح وہ ہلاک کئے گئے یہ بھی روز بدر قتل و قید میں مبتلا کئے گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس طرح فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو یقین جان کر ان کی تکذیب کی یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جان پہچان کر تکذیب کرتے ہیں (۱۰۴) اور زیادہ بدتر حال میں مبتلا ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو روزی دے کر بھوک کی تکلیف رفع کی امن دے کر خوف سے نجات دی اور ان کی طرف اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ

ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا

ظالم تھے بے شک سب جانوروں میں بد تر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ

نہیں لاتے وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں

فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ

اور ڈرتے نہیں ف۱۰۷ تو اگر تم انھیں کہیں لڑائی میں پاؤ ف۱۰۶

فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ

تو انھیں ایسا قتل کرو جس سے ان کے پس ماندوں کو بھگاؤ ف۱۰۸ اس امید پر کہ شاید انھیں عبرت ہو ف۱۰۹ اور اگر تم کسی قوم سے

مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

دغا کا اندیشہ کرو ف۱۱۰ تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر ف۱۱۱ بے شک دغا والے اللہ

الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا

کو پسند نہیں اور ہرگز کافر اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ وہ ف۱۱۲ ہاتھ سے نکل گئے بے شک وہ

يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ

عاجز نہیں کرتے ف۱۱۳ اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمھیں بن پڑے ف۱۱۴ اور جتنے

رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ

گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمھارے دشمن ہیں ف۱۱۵ اور ان کے سوا

بقیہ صفحہ ۳۳۰ = علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا انھوں نے ان نعمتوں پر شکر تو نہ کیا بجائے اس کے یہ سرکشی کی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی ان کی خوں ریزی کے درپے ہوئے اور لوگوں کو راہ حق سے روکا سدی نے کہا کہ اللہ کی نعمت حضرت سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (۱۰۵) ایسے ہی یہ کفار قریش ہیں جنھیں بدر میں ہلاک کیا گیا (۱۰۶) شان نزول اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ اور اس کے بعد کی آیتیں بنی قریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئیں جن کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا کہ وہ آپ سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے انھوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو انھوں نے ہتھیاروں سے ان کی مدد کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا پھر دوبارہ عہد کیا اور اس کو بھی توڑا اللہ تعالیٰ نے انھیں سب جانوروں سے بدتر بتایا کیونکہ کفار سب جانوروں سے بدترین اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی خراب (۱۰۷) خدا سے نہ عہد شکنی کے خراب نتیجے سے اور نہ اس سے شرماتے ہیں باوجودیکہ عہد شکنی ہر عاقل کے نزدیک شرمناک جرم ہے اور عہد شکنی کرنے والا سب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاتا ہے جب ان کی بے غیرتی اس درجہ پہنچ گئی تو یقیناً وہ جانوروں سے بدتر ہیں (۱۰۸) اور ان کی ہمتیں توڑ دو اور ان کی جماعتیں منتشر کر دو (۱۰۹) اور وہ پند پذیر ہوں (۱۱۰) اور ایسے آثار و قرائن پائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ وہ غدر کریں گے اور عہد پر قائم نہ رہیں گے (۱۱۱) یعنی انھیں اس عہد کی مخالفت کرنے سے پہلے آگاہ کر دو کہ تمہاری بد عہدی کے قرائن پائے گئے لہٰذا وہ عہد قابل اعتبار نہ رہا اس کی پابندی نہ کی جائے گی (۱۱۲) جنگ بدر سے بھاگ کر قتل و قید سے بچ گئے اور مسلمانوں کے (۱۱۳) اپنے گرفتار کرنے والے کو اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب ہوتا ہے (۱۱۴) خواہ وہ ہتھیار ہوں یا قلعے یا تیر اندازی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں قوت کے معنی رمی یعنی تیر اندازی بتائے (۱۱۵) یعنی کفار اہل مکہ ہوں یا دوسرے

مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

کچھ اوروں کے دلوں میں جنہیں تم نہیں جانتے ف۱۱۶ اللہ انہیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ

شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ

خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا ف۱۱۷ اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے اور اگر

جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ

وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو ف۱۱۸ اور اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک وہی ہے سنتا

الْعَلِیْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ یُّرِیْدُوْۤا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ

جانتا اور اگر وہ تمہیں فریب دیا چاہیں ف۱۱۹ تو بے شک اللہ تمہیں کافی ہے

هُوَ الَّذِیْۤ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ بَیْنَ

وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا اور ان کے دلوں میں

قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ

میل کر دیا ف۱۲۰ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا

قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾ یٰۤاَیُّهَا

سکتے ف۱۲۱ لیکن اللہ نے ان کے دل ملا دیئے بے شک وہی ہے غالب حکمت والا اے غیب

النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَیُّهَا

کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے ف۱۲۲ اے

ع ۸

(۱۱۶) ابن زید کا قول ہے کہ یہاں اوروں سے منافقین مراد ہیں حسن کا قول ہے کہ کافر جن (۱۱۷) اس کی جزا ملے گی (۱۱۸) ان سے صلح قبول کرلو (۱۱۹) اور صلح کا اظہار مکر کے لئے کریں (۱۲۰) جیسا کہ قبیلہ اوس و خزرج میں محبت و الفت پیدا کر دی باوجودیکہ ان میں سو برس سے زیادہ کی عداوتیں تھیں اور بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں یہ محض اللہ کا کرم ہے (۱۲۱) یعنی ان کی باہمی عداوت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ انہیں ملا دینے کے لئے تمام سامان بیکار ہو چکے تھے اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی ذرا ذرا سی بات میں بگڑ جاتے اور صدیوں تک جنگ باقی رہتی کسی طرح دو دل نہ مل سکتے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور عرب لوگ آپ پر ایمان لائے اور انہوں نے آپ کا اتباع کیا تو یہ حالت بدل گئی اور دلوں سے دیرینہ عداوتیں اور کینے دور ہوئے اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن معجزہ ہیں (۱۲۲) شان نزول سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چھ عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اس قول کی بنا پر یہ آیت مکی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدنی سورت میں لکھی گئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوہ بدر میں قبل قتال کے بارے میں نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت مدنی ہے اور مومنین سے یہاں ایک قول میں انصار ایک میں تمام مہاجرین و انصار مراد ہیں

النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ

غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے

عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ

بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں

يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لیے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ۱۲۳

الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن

اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں

مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ

سو صبر والے ہوں دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوں

يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ

تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے کسی نبی کو

لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ

لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے ۱۲۴ تم لوگ

عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾

دنیا کا مال چاہتے ہو ۱۲۵ اور اللہ آخرت چاہتا ہے ۱۲۶ اور اللہ غالب حکمت والا ہے

(۱۲۳) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو بمدد الٰہی دس گنے کافروں پر غالب رہے گی کیونکہ کفار جاہل ہیں اور ان کی غرض جنگ سے نہ حصول ثواب ہے نہ خوف عذاب جانوروں کی طرح لڑتے بھڑتے ہیں تو وہ للہیت کے ساتھ لڑنے والے کے مقابل کیا ٹھہر سکیں گے بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ مسلمانوں کا ایک دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر آیت اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ نازل ہوئی تو یہ لازم کیا گیا کہ ایک سو دو سو کے مقابل قائم رہیں یعنی دس گنے سے مقابلہ کی فرضیت منسوخ ہوئی اور دو گنے کے مقابلہ سے بھاگنا ممنوع رکھا گیا (۱۲۴) اور قتل کفار میں مبالغہ کر کے کفر کی ذلت اور اسلام کی شوکت کا اظہار نہ کرے شان نزول مسلم شریف وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ جنگ بدر میں ستر کافر قید کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے حضور نے ان کے متعلق صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم و قبیلے کے لوگ ہیں میری رائے میں انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اس سے مسلمانوں کو قوت بھی پہنچے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام نصیب کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے آپ کی تکذیب کی آپ کو مکہ مکرمہ میں نہ رہنے دیا یہ کفر کے سردار اور سرپرست ہیں ان کی گردنیں اڑائیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فدیہ سے غنی کیا ہے علی مرتضیٰ کو عقیل پر اور حضرت حمزہ کو عباس پر اور مجھے میرے قرابتی پر مقرر کیجئے کہ ان کی گردنیں مار دیں آخر کار فدیہ ہی لینے کی رائے قرار پائی اور جب فدیہ لیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی (۱۲۵) یہ خطاب مومنین کو ہے اور مال سے فدیہ مراد ہے (۱۲۶) یعنی تمہارے لئے آخرت کا ثواب جو قتل کفار و اعزاز اسلام پر مرتب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم بدر میں تھا جبکہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی اور وہ فضل الٰہی سے قوی ہوئے تو قیدیوں کے حق میں نازل ہوئی فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو اختیار دیا کہ چاہے کافروں کو قتل کریں چاہے انہیں غلام بنائیں چاہے فدیہ لیں چاہے آزاد کریں بدر کے قیدیوں کا فدیہ چالیس اوقیہ سونا فی کس تھا جس کے سولہ سو درہم ہوئے۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾

اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا ۱۲۷ تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖؗ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ ۱۲۸ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى

مہربان ہے اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ ۱۲۹

اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ

اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی ۱۳۰ تو جو تم سے لیا گیا ۱۳۱ اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ

اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۳۲ اور اے محبوب اگر وہ ۱۳۳ تم سے دغا چاہیں گے ۱۳۴

فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

تو اس سے پہلے اللہ ہی کی خیانت کر چکے ہیں جس پر اس نے اتنے تمہارے قابو میں دے دیئے ۱۳۵ اور اللہ جاننے والا

حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

حکمت والا ہے بے شک جو ایمان لائے اور اللہ کے لیے ۱۳۶ گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ

اور جانوں سے لڑے ۱۳۷ اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی ۱۳۸ وہ

ع ۹ ۵

(۱۲۷) یہ کہ اجتہاد پر عمل کرنے والے سے مواخذہ نہ فرمائے گا اور یہاں صحابہ نے اجتہاد ہی کیا تھا اور ان کی فکر میں یہی بات آئی تھی کہ کافروں کو زندہ چھوڑ دینے میں ان کے اسلام لانے کی امید ہے اور فدیہ لینے میں دین کو تقویت ہوتی ہے اور اس پر نظر نہیں کی گئی کہ قتل میں عزت اسلام اور تہدید کفار ہے مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دینی معاملہ میں صحابہ کی رائے دریافت فرمانا مشروعیت اجتہاد کی دلیل ہے یا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ سے وہ مراد ہے جو اس نے لوح محفوظ میں لکھا کہ اہل بدر پر عذاب نہ کیا جائے گا (۱۲۸) جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فدیے لئے تھے ان سے ہاتھ روک لئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بیان فرمایا گیا کہ تمہاری غنیمتیں حلال کی گئیں انہیں کھاؤ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے غنیمتیں حلال کیں ہم سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ کی گئی تھیں (۱۲۹) شان نزول یہ آیت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ کفار قریش کے ان دس سرداروں میں سے تھے جنہوں نے جنگ بدر میں لشکر کفار کے کھانے کی ذمہ داری لی تھی اور یہ اس خرچ کے لئے بیس اوقیہ سونا ساتھ لے کر چلے تھے (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) لیکن ان کے ذمے جس دن کھلانا تجویز ہوا تھا خاص اسی روز جنگ کا واقعہ پیش آیا اور قتال میں کھانے کھلانے کی فرصت و مہلت نہ ملی تو یہ بیس اوقیہ سونا ان کے پاس بچ رہا جب وہ گرفتار ہوئے اور یہ سونا ان سے لے لیا گیا تو انہوں نے درخواست کی کہ یہ سونا ان کے فدیہ میں محسوب کر لیا جائے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا ارشاد کیا جو چیز ہماری مخالفت میں صرف کرنے کے لئے لائے تھے وہ نہ چھوڑی جائے گی اور حضرت عباس پر ان کے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کے فدیے کا بار بھی ڈالا گیا تو حضرت عباس نے عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مجھے اس حال میں چھوڑو گے کہ میں باقی عمر قریش سے مانگ مانگ کر بسر کیا کروں تو حضور نے فرمایا کہ پھر وہ سونا کہاں ہے جس کو تمہارے مکہ مکرمہ سے چلتے وقت تمہاری بی بی ام الفضل نے دفن کیا ہے اور تم ان سے کہہ کر آئے ہو کہ خبر نہیں ہے مجھے کیا حادثہ پیش آئے اگر میں جنگ میں کام آ جاؤں تو یہ تیرا ہے اور عبد اللہ اور عبید اللہ کا اور فضل اور قثم کا (سب ان کے بیٹے تھے) حضرت عباس نے عرض کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا حضور نے فرمایا مجھے میرے رب نے خبردار کیا ہے اس پر حضرت عباس نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپ سچے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اس کے

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا

ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۱۳۹ اور وہ جو ایمان لائے ف۱۴۰ اور ہجرت نہ کی

لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ

تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر

اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ

وہ دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا واجب ہے مگر ایسی قوم

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٧٢﴾ وَ

پر کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور

الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن

کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۱۴۱ ایسا نہ کرو گے

فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا

تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا ف۱۴۲ اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی

وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ

اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی

هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِينَ

سچے ایمان والے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۱۴۳ اور جو

بندے اور رسول ہیں میرے اس راز پر اللہ کے سوا کوئی مطلع نہ تھا اور حضرت عباس نے اپنے بھتیجوں عقیل و نوفل کو حکم دیا وہ بھی اسلام لائے (۱۳۰) خلوص ایمان اور صحت نیت سے (۱۳۱) یعنی فدیہ (۱۳۲) جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال آیا جس کی مقدار اسی ہزار تھی تو حضور نے نماز ظہر کے لئے وضو کیا اور نماز سے پہلے کل کا کل تقسیم کر دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس میں سے لے لو تو جتنا ان سے اٹھ سکا اتنا انہوں نے لیا وہ فرماتے تھے کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ جو اللہ نے مجھ سے لیا اور میں اس کی مغفرت کی امید رکھتا ہوں اور ان کے تمول کا یہ حال ہوا کہ ان کے بیس غلام تھے سب کے سب تاجر اور ان میں سب سے کم سرمایہ جس کا تھا اس کا بیس ہزار کا تھا (۱۳۳) وہ قیدی (۱۳۴) تمہاری بیعت سے پھر کر اور کفر اختیار کر کے (۱۳۵) جیسا کہ وہ بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ قتل ہوئے گرفتار ہوئے آئندہ بھی اگر ان کے اطوار وہی رہے تو انہیں اسی کا امیدوار رہنا چاہئے (۱۳۶) اور اس کے رسول کی محبت میں انہوں نے اپنے (۱۳۷) یہ مہاجرین اولین ہیں (۱۳۸) مسلمانوں کی اور انہیں اپنے مکانوں میں ٹھہرایا یہ انصار ہیں ان مہاجرین اور انصار دونوں کے لئے ارشاد ہوتا ہے (۱۳۹) مہاجر انصار کے اور انصار مہاجر کے یہ وراثت آیت وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ سے منسوخ ہو گئی (۱۴۰) اور مکہ مکرمہ ہی میں مقیم رہے (۱۴۱) ان کے اور مومنین کے درمیان وراثت نہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کفار کی موالات و موارثت سے منع کیا گیا اور ان سے جدا رہنے کا حکم دیا گیا اور مسلمانوں پر باہم میل جول رکھنا لازم کیا گیا (۱۴۲) یعنی اگر مسلمانوں میں باہم تعاون و تناصر نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار قوی ہوں گے اور مسلمان ضعیف اور یہ بڑا فتنہ و فساد ہے (۱۴۳) پہلی آیت میں مہاجرین و انصار کے باہمی تعلقات اور ان میں سے ہر ایک کے دوسرے کے معین و ناصر ہونے کا بیان تھا اس آیت میں ان دونوں کے ایمان کی تصدیق اور ان کے مورد رحمت الٰہی ہونے کا ذکر ہے۔

اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ مِنْكُمْ ؕ

بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں ف۱۴۴

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ

اور رشتہ والے ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں ف۱۴۵

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۟۷۵

بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِیَّةٌ

سورۃ التوبة ۹ مدنیة ۱۱۳ — اٰیاتها ۱۲۹ — رکوعاتها ۱۶

ف۱ سورۃ توبہ مدنی ہے — اسمیں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۟۱

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے ف۲

فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی

تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں

اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ ۟۲ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ

سکتے ف۳ اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے ف۴ اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور

رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ

اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن ف۵ کہ اللہ بیزار ہے

(۱۴۴) اور تمہارے ہی حکم میں اے مہاجرین و انصار مہاجرین کے کئی طبقے ہیں ایک وہ ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ مدینہ طیبہ کو ہجرت کی انہیں مہاجرین اولین کہتے ہیں کچھ وہ حضرات ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ طیبہ کی طرف انہیں اصحاب الہجرتین کہتے ہیں بعض حضرات وہ ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے قبل ہجرت کی یہ اصحاب ہجرت ثانیہ کہلاتے ہیں پہلی آیت میں مہاجرین اولین کا ذکر ہے اور اس آیت میں اصحاب ہجرت ثانیہ کا (۱۴۵) اس آیت سے توارث بالہجرت منسوخ کیا گیا اور ذوی الارحام کی وراثت ثابت ہوئی

(۱) سورہ توبہ مدنیہ ہے مگر اس کے اخیر کی آیتیں لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ سے آخر تک ان کو بعض علماء مکی کہتے ہیں اس سورت میں سولہ رکوع ایک سو انتیس آیتیں چار ہزار اٹھتر کلمے دس ہزار چار سو اٹھاسی حرف ہیں اس سورت کے دس نام ہیں ان میں سے توبہ اور براءت دو نام مشہور ہیں اس سورت کے اول میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس سورت کے ساتھ بسم اللہ لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کا حکم نہیں فرمایا حضرت علی مرتضی سے مروی ہے کہ بسم اللہ امان ہے اور یہ سورت تلوار کے ساتھ امن اٹھا دینے کے لئے نازل ہوئی بخاری نے حضرت براء سے روایت کیا کہ قرآن کریم کی سورتوں میں سب سے آخری یہی سورت نازل ہوئی۔ (۲) مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان عہد تھا ان میں سے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی تو ان عہد شکنوں کا عہد ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا اس عرصہ میں انہیں موقعہ ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کر لیں اور جان لیں کہ اس مدت کے بعد اسلام منظور کرنا ہوگا یا قتل یہ سورت ۹ ہجری میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سنہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد علی مرتضی کو مجمع حجاج میں یہ سورت سنانے کے لئے بھیجا چنانچہ حضرت علی مرتضی نے دس ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ میں تمہاری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرستادہ آیا ہوں لوگوں نے کہا آپ کیا پیام لائے ہیں تو آپ نے تیس یا چالیس آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت فرمائیں پھر فرمایا میں چار حکم لایا ہوں (۱) اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ معظمہ کے پاس نہ آئے (۲) کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف نہ کرے (۳) جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا (۴) جس کا رسول کریم

الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ

مشرکوں سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کرو۶ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو۷

فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ

تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے۸ اور کافروں کو خوشخبری سناؤ درد ناک

أَلِيمٍ ﴿٣﴾ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ

عذاب کی مگر وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے عہد میں

شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

کچھ کمی نہیں کی۹ اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی تو ان کا عہد ٹھہری ہوئی مدت

إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾ فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ

تک پورا کرو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے پھر جب حرمت والے مہینے نکل

الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ

جائیں تو مشرکوں کو مارو۱۰ جہاں پاؤ۱۱ اور انہیں پکڑو

وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا

اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں۱۲ اور

الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۱۳ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا اور جس کی مدت معین نہیں ہے اس کی میعاد چار ماہ پر تمام ہو جائے گی مشرکین نے یہ سن کر کہا کہ اے علی اپنے چچا کے فرزند (یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر دے دیجئے کہ ہم نے عہد پس پشت پھینک دیا ہمارے ان کے درمیان کوئی عہد نہیں ہے بجز نیزہ بازی اور تیغ زنی کے اس واقعہ میں خلافت حضرت صدیق اکبر کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ حضور نے حضرت ابو بکر کو تو امیر حج بنایا اور حضرت علی مرتضٰی کو ان کے پیچھے سورہ برات پڑھنے کے لئے بھیجا تو حضرت ابو بکر امام ہوئے اور حضرت علی مرتضٰی مقتدی۔ اس سے حضرت ابو بکر کی تقدیم حضرت علی مرتضٰی پر ثابت ہوئی (۳) اور باوجود اس مہلت کے اس کی گرفت سے نہیں بچ سکتے (۴) دنیا میں قتل کے ساتھ اور آخرت میں عذاب کے ساتھ (۵) حج کو حج اکبر فرمایا اس لئے کہ اس زمانہ میں عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس حج کو حج اکبر اس لئے کہا گیا کہ اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا تھا اور چونکہ یہ جمعہ کو واقع ہوا تھا اس لئے مسلمان اس حج کو جو روز جمعہ ہو حج وداع کا مذکر جان کر حج اکبر کہتے ہیں (۶) کفر وغدر سے (۷) ایمان لانے اور توبہ کرنے سے (۸) یہ وعید عظیم ہے اور اس میں یہ اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے پر قادر ہے (۹) اور اس کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہ گئے تھے (۱۰) جنہوں نے عہد شکنی کی (۱۱) حل میں خواہ حرم میں کسی وقت و مکان کی تخصیص نہیں (۱۲) شرک و کفر سے اور ایمان قبول کریں (۱۳) اور قید سے رہا کر دو اور ان سے تعرض نہ کرو

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ

اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے ف۱۴ تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾

کلام سنے پھر اسے اُس کی امن کی جگہ پہنچا دو ف۱۵ یہ اس لیے کہ وہ نادان لوگ ہیں ف۱۶

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا

مشرکوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیونکر ہو گا ف۱۷ مگر

الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ

وہ جن سے تمہارا معاہدہ مسجد حرام کے پاس ہوا ف۱۸ تو جب تک وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں

فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷﴾ كَيْفَ وَاِنْ

تم ان کے لیے قائم رہو بے شک پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں بھلا کیونکر ف۱۹ ان

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ

کا حال تو یہ ہے کہ تم پر قابو پائیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا اپنے منہ سے

بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸﴾ اِشْتَرَوْا

تمہیں راضی کرتے ہیں ف۲۰ اور ان کے دلوں میں انکار ہے اور ان میں اکثر بے حکم ہیں ف۲۱ اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ

آیتوں کے بدلے تھوڑے دام مول لیے ف۲۲ تو اس کی راہ سے روکا ف۲۳ بے شک وہ بہت ہی

(۱۴) مہلت کے مہینے گزرنے کے بعد تاکہ آپ سے توحید کے مسائل اور قرآن پاک سنیں جس کی آپ دعوت دیتے ہیں (۱۵) اگر ایمان نہ لائے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ مستامن کو ایذا نہ دی جائے اور مدت گزرنے کے بعد اس کو دارالاسلام میں اقامت کا حق نہیں (۱۶) اسلام اور اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تو انہیں امن دینی عین حکمت ہے تاکہ کلام اللہ سنیں اور سمجھیں (۱۷) کہ وہ غدر و عہد شکنی کیا کرتے ہیں (۱۸) اور ان سے کوئی عہد شکنی ظہور میں نہ آئی مثل بنی کنانہ و بنی ضمرہ کے (۱۹) عہد پورا کریں گے اور کیسے قول پر قائم رہیں گے (۲۰) ایمان اور وفائے عہد کے وعدے کرکے (۲۱) عہد شکن کفر میں سرکش بے مروت جھوٹ سے نہ شرمانے والے انہوں نے (۲۲) اور دنیا کے تھوڑے سے نفع کے پیچھے ایمان و قرآن چھوڑ بیٹھے اور جو عہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا وہ ابوسفیان کے تھوڑے سے لالچ دینے سے توڑ دیا (۲۳) اور لوگوں کو دین الٰہی میں داخل ہونے سے مانع ہوئے

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩ لَا يَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَ

بڑے کام کرتے ہیں کسی مسلمان میں نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا ف۲۴ اور

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ

وہی سرکش ہیں پھر اگر وہ ف۲۵ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور

اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ

زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں ف۲۶ اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے

یَّعْلَمُوْنَ ۝١١ وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا

والوں کے لیے ف۲۷ اور اگر عہد کرکے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے

فِیْ دِیْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو ف۲۸ بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ

یَنْتَهُوْنَ ۝١٢ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ

شاید وہ باز آئیں ف۲۹ کیا اس قوم سے نہ لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں ف۳۰ اور رسول کے نکالنے

الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ

کا ارادہ کیا ف۳۱ حالانکہ انہیں کی طرف سے پہل ہوئی ہے کیا ان سے ڈرتے ہو تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے

اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝١٣ قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ

کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دے گا

(۲۴) جب موقع پائیں قتل کر ڈالیں تو مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ جب مشرکین پر دسترس ہو جائے تو ان سے در گزر نہ کریں (۲۵) کفر و عہد شکنی سے باز آئیں اور ایمان قبول کر کے (۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل قبلہ کے خون حرام ہیں (۲۷) اس سے ثابت ہوا کہ تفصیل آیات پر جس کو نظر ہو وہ عالم ہے (۲۸) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو کافر ذمی دین اسلام پر ظاہر طعن کرے اس کا عہد باقی نہیں رہتا اور وہ ذمہ سے خارج ہو جاتا ہے اس کو قتل کرنا جائز ہے (۲۹) اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے مسلمانوں کی غرض انہیں کفر و بد اعمالی سے روک دینا ہے (۳۰) اور صلح حدیبیہ کا عہد توڑا اور مسلمانوں کے حلیف خزاعہ کے مقابل بنی بکر کی مدد کی (۳۱) مکہ مکرمہ سے دار الندوہ میں مشورہ کر کے

بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ

تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا ف۳۲ اور تمہیں ان پر مدد دے گا ف۳۳ اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى

کرے گا اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا ف۳۴ اور اللہ جس کی چاہے توبہ

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَ

قبول فرمائے ف۳۵ اور اللہ علم و حکمت والا ہے کیا اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے

لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ

اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کریں گے ف۳۶ اور اللہ اور اس کے رسول اور

اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا

مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے ف۳۷ اور اللہ تمہارے کاموں سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ ع مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ

خبردار ہے مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں ف۳۸

شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ

خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ف۳۹ ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے

وَ فِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ

اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ف۴۰ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو

ع ۸

(۳۲) قتل و قید سے (۳۳) اور ان پر غلبہ عطا فرمائے گا (۳۴) یہ تمام مواعید پورے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں صادق ہوئیں اور نبوت کا ثبوت واضح تر ہو گیا (۳۵) اس میں اشارہ ہے کہ بعض اہل مکہ کفر سے باز آ کر تائب ہوں گے یہ خبر بھی ایسی ہی واقع ہوئی چنانچہ ابو سفیان اور عکرمہ بن ابو جہل اور سہیل بن عمرو ایمان سے مشرف ہوئے (۳۶) اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں (۳۷) اس سے معلوم ہوا کہ مخلص اور غیر مخلص میں امتیاز کر دیا جائے گا اور مقصود اس سے مسلمانوں کو مشرکین کی موالات اور ان کے پاس مسلمانوں کے راز پہنچانے سے ممانعت کرنا ہے (۳۸) مسجدوں سے مسجد حرام کعبہ معظمہ مراد ہے اس کو جمع کے صیغے سے اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے اس کا آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کا آباد کرنے والا اور جمع کا صیغہ لانے کی یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہر بقعہ مسجد حرام کا مسجد ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسجد سے جنس مراد ہو اور کعبہ معظمہ اس میں داخل ہو کیونکہ وہ اس جنس کا صدر ہے شان نزول کفار قریش کے رؤسا کی ایک جماعت جو بدر میں گرفتار ہوئی اور ان میں حضور کے چچا حضرت عباس بھی تھے ان کو اصحاب کرام نے شرک پر عار دلائی اور حضرت علی مرتضیٰ نے تو خاص حضرت عباس کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل آنے پر بہت سخت سست کہا حضرت عباس کہنے لگے کہ تم ہماری برائیاں تو بیان کرتے ہو اور ہماری خوبیاں چھپاتے ہو ان سے کہا گیا کیا آپ کی کچھ خوبیاں بھی ہیں انہوں نے کہا ہاں ہم تم سے افضل ہیں ہم مسجد حرام کو آباد کرتے ہیں کعبہ کی خدمت کرتے ہیں حاجیوں کو سیراب کرتے ہیں اسیروں کو رہا کراتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسجدوں کا آباد کرنا کافروں کو نہیں پہنچتا کیونکہ مسجد آباد کی جاتی ہے اللہ کی عبادت کے لئے تو جو خدا ہی کا منکر ہو اس کے ساتھ کفر کرے وہ کیا مسجد آباد کرے گا اور آباد کرنے کے معنی میں بھی کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ آباد کرنے سے مسجد کا بنانا بلند کرنا مرمت کرنا مراد ہے کافر کو اس سے منع کیا جائے گا دوسرا قول یہ ہے کہ مسجد آباد کرنے سے اس میں داخل ہونا بیٹھنا مراد ہے (۳۹) اور بت پرستی کا اقرار کر کے یعنی یہ دونوں باتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں کہ آدمی کافر بھی ہو اور خاص اسلامی اور توحید کے عبادت خانہ کو آباد بھی کرے (۴۰) کیونکہ حالت کفر کے اعمال مقبول نہیں نہ مہمانداری نہ حاجیوں کی خدمت نہ قیدیوں کا رہا کرانا اس لئے کہ کافر کا کوئی فعل اللہ کے لئے تو ہوتا نہیں لہٰذا اس کا عمل سب اکارت ہے اور اگر وہ اسی کفر پر مر جائے تو جہنم میں ان کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہے

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَ

اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ۴۱ اور

لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ۴۲ تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ

تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرا لی جو اللہ

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا

اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ

يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا ۴۳

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے

وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے ۴۴ اور وہی مراد کو پہنچے ۴۵

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا

ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی ۴۶ اور ان باغوں کی جن میں

(۴۱) اس آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے مستحق مومنین ہیں مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں جھاڑو دینا صفائی کرنا روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے (۴۲) یعنی کسی کی رضا کو رضائے الٰہی پر کسی اندیشہ سے بھی مقدم نہیں کرتے یہی معنی ہیں اللہ سے ڈرنے اور غیر سے نہ ڈرنے کے (۴۳) مراد یہ ہے کہ کفار کو مومنین سے کچھ نسبت نہیں نہ ان کے اعمال کو ان کے اعمال سے کیونکہ کافر کے اعمال رائگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجد حرام کی خدمت کریں ان کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے شان نزول روز بدر جب حضرت عباس گرفتار ہو کر آئے تو انہوں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کو اسلام اور ہجرت و جہاد میں سبقت حاصل ہے تو ہم کو بھی مسجد حرام کی خدمت اور حاجیوں کے لئے سبیلیں لگانے کا شرف حاصل ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آگاہ کیا گیا کہ جو عمل ایمان کے ساتھ نہ ہوں وہ بیکار ہیں (۴۴) دوسروں سے (۴۵) اور انہیں کو دنیا و آخرت کی سعادت ملی (۴۶) اور یہ اعلیٰ ترین بشارت ہے کیونکہ مالک کی رحمت و رضا بندے کا سب سے بڑا مقصد اور پیاری مراد ہے

وقف لازم

نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ عِندَهٗٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾

انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوٓا اٰبَآءَكُمْ وَإِخْوٰنَكُمْ أَوْلِيَآءَ

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو

إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمٰنِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ

اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کریگا

فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ إِن كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ

تو وہی ظالم ہیں (۴۷) تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے

وَإِخْوٰنُكُمْ وَأَزْوٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوٰلٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا

اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال

وَتِجٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُم

اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهٖ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ

اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ

اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ

اپنا حکم لائے (۴۸) اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا بے شک اللہ نے

(۴۷) جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترک موالات کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابت داروں سے ترک تعلق کرے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار سے موالات جائز نہیں چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو چنانچہ آگے ارشاد فرمایا (۴۸) اور جلدی آنے والے عذاب میں مبتلا کرے یا دیر میں آنے والے میں اس آیت سے ثابت ہوا کہ دین کے محفوظ رکھنے کے لئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمان پر لازم ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مقابل دنیوی تعلقات کچھ قابل التفات نہیں اور خدا اور رسول کی محبت ایمان کی دلیل ہے

اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ۙ وَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ

بہت جگہ تمہاری مدد کی ف۴۹ اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترا

فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْـًٔا وَّ ضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

گئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی ف۵۰ اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی ف۵۱

ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ۚ(۲۵) ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری اپنے رسول پر ف۵۲

وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِیْنَ

اور مسلمانوں پر ف۵۳ اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے ف۵۴ اور کافروں کو

كَفَرُوْا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ(۲۶) ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ

عذاب دیا ف۵۵ اور منکروں کی یہی سزا ہے پھر اس کے بعد اللہ جسے

ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۷) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

چاہے گا توبہ دے گا ف۵۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان

اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

والو مشرک نرے ناپاک ہیں ف۵۷ تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس

بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَ اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ

نہ آنے پائیں ف۵۸ اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے ف۵۹ تو عنقریب اللہ تمہیں دولتمند کر دے گا

(۴۹) یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا جیسا کہ واقعہ بدر اور قریظہ اور نضیر اور حدیبیہ اور خیبر اور فتح مکہ میں (۵۰) حنین ایک وادی ہے طائف کے قریب مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلہ پر یہاں فتح مکہ سے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن وثقیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو مسلمانوں میں سے کسی شخص نے اپنی کثرت پر نظر کر کے یہ کہا کہ اب ہم ہرگز مغلوب نہ ہوں گے یہ کلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت گراں گزرا کیونکہ حضور ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر توکل فرماتے تھے اور تعداد کی قلت و کثرت پر نظر نہ رکھتے تھے جنگ شروع ہوئی اور قتال شدید ہوا مشرکین بھاگے اور مسلمان مال غنیمت لینے میں مصروف ہو گئے تو بھاگے ہوئے لشکر نے اس کو غنیمت سمجھا اور تیروں کی بارش شروع کر دی اور تیر اندازی میں بہت مہارت رکھتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ اس ہنگامے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لشکر بھاگ پڑا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے حضور کے چچا حضرت عباس اور آپ کے ابن عم ابو سفیان بن حارث کے اور کوئی باقی نہ رہا حضور نے اس وقت اپنی سواری کو کفار کی طرف آگے بڑھایا اور حضرت عباس کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے اپنے اصحاب کو پکاریں ان کے پکارنے سے وہ لوگ لبیک لبیک کہتے ہوئے پلٹ آئے اور کفار سے جنگ شروع ہو گئی جب لڑائی خوب گرم ہوئی حضور نے اپنے دست مبارک میں سنگ ریزے لے کر کفار کے مونہوں پر مارے اور فرمایا رب محمد کی قسم بھاگ نکلے سنگریزوں کا مارنا تھا کہ کفار بھاگ پڑے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غنیمتیں مسلمانوں کو تقسیم فرما دیں ان آیتوں میں اس واقعہ کا بیان ہے (۵۱) اور تم وہاں نہ ٹھہر سکے (۵۲) کہ اطمینان کے ساتھ اپنی جگہ قائم رہے (۵۳) کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پکارنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے (۵۴) یعنی فرشتے جنہیں کفار نے ابلق گھوڑوں پر سفید لباس پہنے عمامہ باندھے دیکھا یہ فرشتے مسلمانوں کی شوکت بڑھانے کے لئے آئے تھے اس جنگ میں انہوں نے قتال نہیں کیا قتال صرف بدر میں کیا تھا (۵۵) کہ پکڑے گئے مارے گئے ان کے عیال واموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے (۵۶) اور توفیق اسلام عطا فرمائے گا چنانچہ ہوازن کے باقی لوگوں کو توفیق دی اور وہ مسلمان ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور نے ان کے اسیروں کو رہا فرمایا (۵۷) کہ ان کا باطن خبیث ہے اور وہ نہ طہارت کرتے ہیں نہ نجاستوں سے بچتے ہیں (۵۸) نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے اور اس

مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ

اپنے فضل سے اگر چاہے ف۶۰ بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے لڑو ان سے جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ

ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر ف۶۱ اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے ف۶۲ اور سچے دین ف۶۳ کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے

الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ

گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر ف۶۴ اور

ع ۱۰

قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ

یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے ف۶۵ اور نصرانی بولے مسیح

ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِــــُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ

اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں ف۶۶ اگلے کافروں کی سی بات

كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ڬ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْٓا

بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۶۷ انھوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ

اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ف۶۸ اور مسیح بن

سال سے مراد ۹ ہجری ہے اور مشرکین کے منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان ان کو روکیں (۵۹) کہ مشرکین کو حج سے روک دینے سے تجارتوں کو نقصان پہنچے گا اور اہل مکہ کو تنگی پیش آئے گی (۶۰) عکرمہ نے کہا ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے انہیں غنی کر دیا بارشیں خوب ہوئیں پیداوار کثرت سے ہوئی مقاتل نے کہا کہ خطہ ہائے یمن کے لوگ مسلمان ہوئے اور انہوں نے اہل مکہ پر اپنی کثیر دولتیں خرچ کیں (اگر چاہے) فرمانے میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہیے کہ طلب خیر اور دفع آفات کے لئے ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہے اور تمام امور کو اسی کی مشیت سے متعلق جانے (۶۱) اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کی ذات اور جملہ صفات و تنزیہات کو مانے اور جو اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت نہ کرے اور بعض مفسرین نے رسولوں پر ایمان لانا بھی اللہ پر ایمان لانے میں داخل قرار دیا ہے تو یہود و نصاریٰ اگرچہ اللہ پر ایمان لانے کے مدعی ہیں لیکن ان کا یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ یہود تجسیم و تشبیہ کے اور نصاریٰ حلول کے معتقد ہیں تو وہ کس طرح اللہ پر ایمان لانے والے ہو سکتے ہیں ایسے ہی یہود میں سے جو حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو ان میں سے کوئی بھی اللہ پر ایمان لانے والا نہ ہوا اسی طرح جو ایک رسول کی تکذیب کرے وہ اللہ پر ایمان لانے والا نہیں یہود و نصاریٰ بہت انبیاء کی تکذیب کرتے ہیں لہٰذا وہ اللہ پر ایمان لانے والوں میں نہیں شان نزول مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روم سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا اور اسی کے نازل ہونے کے بعد غزوہ تبوک ہوا کلبی کا قول ہے کہ یہ آیت یہود کے قبیلہ قریظہ اور نضیر کے حق میں نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صلح منظور فرمائی اور یہی پہلا جزیہ ہے جو اہل اسلام کو ملا اور پہلی ذلت ہے جو کفار کو مسلمانوں کے ہاتھ سے پہنچی (۶۲) قرآن و حدیث میں بعض مفسرین کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ توریت و انجیل کے مطابق عمل نہیں کرتے ان کی تحریف کرتے ہیں اور احکام اپنے دل سے گڑھتے ہیں (۶۳) اسلام دین الٰہی (۶۴) معاہد اہل کتاب سے جو خراج لیا جاتا ہے اس کا نام جزیہ ہے مسائل یہ جزیہ نقد لیا جاتا ہے اس میں ادھار نہیں مسئلہ جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہو کر دینا چاہیے مسئلہ پیادہ پا لے کر حاضر ہو کر کھڑے ہو کر پیش کرے مسئلہ قبول جزیہ میں ترک و ہندو وغیرہ اہل کتاب کے ساتھ ملحق ہیں سوا مشرکین عرب کے کہ ان سے جزیہ قبول نہیں مسئلہ اسلام لانے سے جزیہ ساقط ہو جاتا ہے حکمت جزیہ مقرر کرنے کی یہ ہے کہ کفار کو مہلت دی جائے کہ تاکہ وہ اسلام کے محاسن اور دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور

مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

مریم کو ٦٩ اور انہیں حکم نہ تھا ٧٠ مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ

اسے پاکی ہے ان کے شرک سے چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور ٧١ اپنے منہ سے بجھا

بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا ٧٢ پڑے برا مانیں کافر

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

وہی ہے جس نے اپنا رسول ٧٣ ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

دینوں پر غالب کرے ٧٤ پڑے برا مانیں مشرک اے ایمان

اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ

والو بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

مال ناحق کھا جاتے ہیں ٧٥ اور اللہ کی راہ سے ٧٦ روکتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ

اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ

حضور کی نعت و صفت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقع پائیں (٦٥) اہل کتاب کی بے دینی کا جو اوپر ذکر فرمایا گیا یہ اس کی تفصیل ہے کہ وہ اللہ کی جناب میں ایسے فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور مخلوق کو اللہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہود کی ایک جماعت آئی وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم آپ کا کس طرح اتباع کریں آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا اور آپ حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (٦٦) جس پر نہ کوئی دلیل نہ برہان اور پھر اپنے جہل سے اس باطل صریح کے معتقد بھی ہیں (٦٧) اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر حجتیں قائم ہونے اور دلیلیں واضح ہونے کے باوجود اس کفر میں مبتلا ہوتے ہیں (٦٨) حکم الٰہی کو چھوڑ کر ان کے حکم کے پابند ہوئے (٦٩) کہ انہیں بھی خدا بنایا اور ان کے نسبت یہ اعتقاد باطل کیا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں یا خدا نے ان میں حلول کیا ہے (٧٠) ان کی کتابوں میں نہ ان کے انبیاء کی طرف سے (٧١) دین اسلام یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل (٧٢) اور اپنے دین کو غلبہ دینا (٧٣) محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (٧٤) اور اس کی حجت قوی کرے اور دوسرے دینوں کو اس سے منسوخ کرے چنانچہ الحمد للہ ایسا ہی ہوا ضحاک کا قول ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ظاہر ہو گا جبکہ کوئی دین والا ایسا نہ ہو گا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سوا ہر ملت ہلاک ہو جائے گی (٧٥) اس طرح کہ دین کے احکام بدل کر لوگوں سے رشوتیں لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں طمع زر کے لئے تحریف و تبدیل کرتے ہیں اور کتب سابقہ کی جن آیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے مال حاصل کرنے کے لئے ان میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے ہیں (٧٦) اسلام سے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے

سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي

میں خرچ نہیں کرتے ف۷۷ انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی

نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ

آگ میں ف۷۸ پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں ف۷۹ یہ ہے وہ جو تم نے

لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ

اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا بے شک مہینوں کی گنتی

عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے ف۸۰ اللہ کی کتاب میں ف۸۱ جب سے اس نے آسمان

وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا

اور زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں ف۸۲ یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں

فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ

ف۸۳ اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾ إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي

اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۸۴ ان کا مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور کفر

الْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا

میں بڑھنا ف۸۵ اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے حلال ف۸۶ ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں

(۷۷) بخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق ادا نہیں کرتے زکوٰۃ نہیں دیتے شان نزول سدی کا قول ہے کہ یہ آیت مانعین زکوٰۃ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ نے احبار اور رہبان کی حرص مال کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں کو مال جمع کرنے اور اس کے حقوق ادا نہ کرنے سے حذر دلایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دی گئی وہ کنز نہیں خواہ دفینہ ہی ہو اور جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی وہ کنز ہے جس کا ذکر قرآن میں ہوا کہ اس کے مالک کو اس سے داغ دیا جائے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے عرض کیا کہ سونے چاندی کا تو یہ حال معلوم ہوا پھر کونسا مال بہتر ہے جس کو جمع کیا جائے فرمایا ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور نیک بی بی جو ایماندار کی اس کے ایمان پر مدد کرے یعنی پرہیزگار ہو کہ اس کی صحبت سے طاعت و عبادت کا شوق بڑھے (رواہ الترمذی) مسئلہ مال کا جمع کرنا مباح ہے مذموم نہیں جبکہ اس کے حقوق ادا کئے جائیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ وغیرہ اصحاب مالدار تھے اور جو اصحاب کہ جمع مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے (۷۸) اور شدت حرارت سے سفید ہو جائے گا (۷۹) جسم کے تمام اطراف و جوانب اور کہا جائے گا (۸۰) یہاں یہ بیان فرمایا گیا کہ احکام شرع قمری مہینوں پر ہے جن کا حساب چاند سے ہے (۸۱) یہاں اللہ کی کتاب سے یا لوح محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا (۸۲) تین متصل ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور ایک جدا رجب عرب لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور ان میں قتال حرام جانتے تھے اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی (۸۳) گناہ و نافرمانی سے (۸۴) ان کی نصرت و مدد فرمائے گا (۸۵) نسی لغت میں وقت کے موخر کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں شہر حرام کی حرمت کا دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا مراد ہے زمانہ جاہلیت میں عرب اشہر حرم (یعنی ذوالقعدہ و ذی الحجہ محرم رجب) کی حرمت و عظمت کے معتقد تھے تو جب کبھی لڑائی کے زمانے میں یہ حرمت والے مہینے آجاتے تو ان کو بہت شاق گزرتے اس لئے انہوں نے یہ کیا کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے کی طرف ہٹانے لگے محرم کی حرمت صفر کی طرف ہٹا کر محرم میں جنگ جاری رکھتے اور بجائے اس کے صفر کو ماہ حرام بنا لیتے اور جب اس سے بھی تحریم ہٹانے کی حاجت سمجھتے تو اس میں بھی جنگ حلال کر لیتے اور ربیع الاول کو ماہ حرام قرار دیتے اس طرح تحریم سال کے تمام مہینوں میں گھومتی اور ان کے اس طرز عمل سے ماہ ہائے حرام کی تخصیص ہی باقی نہ رہی اسی طرح حج کو مختلف مہینوں میں گھماتے پھرتے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا کہ نسی کے مہینے

لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ

کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی ف۸۷ اور اللہ کے حرام کیے ہوئے حلال کرلیں ان کے بُرے کام ان کی آنکھوں

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ يٰۤاَيُّهَا

میں بھلے لگتے ہیں اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ

تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو ف۸۸ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی

فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا

اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا ف۸۹ اگر نہ کوچ کرو گے تو ف۹۰

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۬ وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ

تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا ف۹۱ اور تم اس کا

شَيْـًٔا ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا ف۹۲ صرف دو جان سے جب وہ دونوں ف۹۳ غار میں تھے

بقیہ صفحہ ۳۴۶ = گئے گزرے ہوئے اب مہینوں کے اوقات کی وضع الٰہی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینہ اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے اور اس آیت میں نسی کو ممنوع قرار دیا گیا اور کفر پر کفر کی زیادتی بتایا گیا کیونکہ اس میں ماہ ہائے حرام میں تحریم قتال کو حلال جاننا اور خدا کے حرام کیے ہوئے کو حلال کرلینا پایا جاتا ہے (۸۶) یعنی ماہ حرام کو پاس ہٹانے کو (۸۷) یعنی ماہ حرام جاری رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں اور ان کی تخصیص توڑ کر حکم الٰہی کی مخالفت جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کرلیا اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دیا (۸۸) اور سفر سے گھبراتے ہو شان نزول یہ آیت غزوہ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی تبوک ایک مقام ہے اطراف شام میں مدینہ طیبہ سے چودہ منزل فاصلہ پر رجب ۹ ہجری میں طائف سے واپسی کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عرب کے نصرانیوں کی تحریک سے ہرقل شاہ روم نے رومیوں اور شامیوں کی فوج گراں جمع کی ہے اور وہ مسلمانوں پر حملے کا ارادہ رکھتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا یہ زمانہ نہایت تنگی قحط سالی اور شدت گرمی کا تھا یہاں تک کہ دو دو آدمی ایک ایک کھجور پر بسر کرتے تھے سفر دور کا تھا دشمن کثیر اور قوی تھے اس لئے بعض قبیلے بیٹھ رہے اور انہیں اس وقت جہاد میں جانا گراں معلوم ہوا اور اس غزوہ میں بہت سے منافقین کا پردہ فاش اور حال ظاہر ہو گیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غزوہ میں بڑی عالی ہمتی سے خرچ کیا دس ہزار مجاہدین کو سامان دیا اور دس ہزار دینار اس غزوہ پر خرچ کئے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے مع ساز و سامان کے اس کے علاوہ ہیں اور اصحاب نے بھی خوب خرچ کیا ان میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ہیں جنہوں نے اپنا کل مال حاضر کر دیا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال حاضر کیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے حضرت علی مرتضیٰ کو مدینہ طیبہ میں چھوڑا عبداللہ بن ابی اور اس کے ہمراہی منافقین ثنیۃ الوداع تک چل کر رہ گئے جب لشکر اسلام تبوک میں اترا تو انہوں نے دیکھا کہ چشمے میں پانی بہت تھوڑا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانی سے اس میں کلی فرمائی جس کی برکت سے پانی جوش میں آیا اور چشمہ بھر گیا لشکر اور اس کے تمام جانور اچھی طرح سیراب ہوئے حضرت نے کافی عرصہ یہاں قیام فرمایا ہرقل اپنے دل میں آپ کو سچا نبی جانتا تھا اس لئے اسے خوف ہوا اور اس نے آپ سے مقابلہ نہ کیا حضرت نے اطراف میں لشکر بھیجے چنانچہ حضرت خالد کو چار سو سے زائد سواروں کے ساتھ اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے مقابل بھیجا اور فرمایا کہ تم اس کو نیل گائے کے شکار میں پکڑ لو چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ نیل گائے کے شکار کے لئے اپنے

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ

جب اپنے یار سے ف۹۳ فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا

سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ

سکینہ اتارا ف۹۵ اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں ف۹۶ اور کافروں

الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

کی بات نیچے ڈالی ف۹۷ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب

حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾ انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَ

حکمت والا ہے کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے ف۹۸ اور اللہ کی راہ میں

أَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾

لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر جانو ف۹۹

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن

اگر کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہوتا ف۱۰۰ تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے ف۱۰۱ مگر ان پر تو

بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا

مشقت کا راستہ دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے ف۱۰۲ کہ ہم سے بن پڑتا

لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ

تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے ف۱۰۳ اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں ف۱۰۴ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ بے شک

بقیہ صفحہ ۳۴۷ = قلعے سے اترا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کو گرفتار کر کے خدمت اقدس میں لائے حضور نے جزیہ مقرر فرما کر اس کو چھوڑ دیا اسی طرح حاکم ایلہ پر اسلام پیش کیا اور جزیہ پر صلح فرمائی واپسی کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب تشریف لائے تو جو لوگ جہاد میں ساتھ ہونے سے رہ گئے تھے وہ حاضر ہوئے حضور نے اصحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کسی سے کلام نہ کریں اور اپنے پاس نہ بٹھائیں جب تک ہم اجازت نہ دیں تو مسلمانوں نے ان سے اعراض کیا یہاں تک کہ باپ اور بھائی کی طرف بھی التفات نہ کیا اسی باب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں (۸۹) کہ دنیا اور اس کی تمام متاع فانی ہے اور آخرت اور اس کی تمام نعمتیں باقی ہیں (۹۰) اے مسلمانو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب حکم اللہ تعالیٰ (۹۱) جو تم سے بہتر اور فرمانبردار ہوں گے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور ان کے دین کو عزت دینے کا خود کفیل ہے تو اگر تم اطاعت فرمان رسول میں جلدی کرو گے تو یہ سعادت تمہیں نصیب ہوگی اور اگر تم نے سستی کی تو اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنے نبی کے شرف خدمت سے سرفراز فرمائے گا (۹۲) یعنی وقت ہجرت مکہ مکرمہ سے جبکہ کفار نے دار الندوہ میں حضور کے لئے قتل وقید وغیرہ کے برے برے مشورے کئے تھے (۹۳) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (۹۴) یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا (۹۵) اور قلب کو اطمینان عطا فرمایا (۹۶) ان سے مراد ملائکہ کی فوجیں ہیں جنہوں نے کفار کے رخ پھیر دیئے اور وہ ان کو دیکھ نہ سکے اور بدر و احزاب و حنین میں بھی انہیں غیبی فوجوں سے مدد فرمائی (۹۷) دعوت کفر و شرک کو پست فرمایا (۹۸) یعنی خوشی سے یا گرانی سے اور ایک قول یہ ہے کہ قوت کے ساتھ یا ضعف کے ساتھ اور بے سامانی سے یا سرو سامان سے (۹۹) کہ جہاد کا ثواب بیٹھ رہنے سے بہتر ہے تو مستعدی کے ساتھ تیار ہو اور کاہلی نہ کرو (۱۰۰) اور دنیوی نفع کی امید ہوتی اور شدید محنت و مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا (۱۰۱) شان نزول یہ آیت ان منافقین کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوہ تبوک میں جانے سے تخلف کیا تھا (۱۰۲) یہ منافقین اور اس طرح معذرت کریں گے (۱۰۳) منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دے دینا غیبی خبر اور دلائل نبوت میں سے ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں (۱۰۴) جھوٹی قسم کھا کر مسئلہ اس آیت

لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

ضرور جھوٹے ہیں اللہ تمہیں معاف کرے ف۱۰۵ تم نے انہیں کیوں اذن دے دیا جب تک نہ کھلے تھے

لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

تم پر سچے اور ظاہر نہ ہوئے تھے جھوٹے اور وہ جو اللہ اور قیامت پر

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ

ایمان رکھتے ہیں تم سے چھٹی نہ مانگیں گے اس سے کہ اپنے مال اور جان سے

اَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٤﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

جہاد کریں اور اللہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو تم سے یہ چھٹی وہی مانگتے ہیں جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ

اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ف۱۰۶ اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ

فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ

اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں ف۱۰۷ انہیں نکلنا منظور ہوتا ف۱۰۸ تو اس کا سامان کرتے

عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا

مگر خدا ہی کو ان کا اٹھنا ناپسند ہوا تو ان میں کاہلی بھر دی اور ف۱۰۹ فرمایا گیا کہ بیٹھ رہو

مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ

بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ف۱۱۰ اگر وہ تم میں نکلتے تو ان سے سوا نقصان کے تمہیں کچھ نہ بڑھتا اور

سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا سبب ہلاکت ہے (۱۰۵) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ سے ابتدائے کلام وافتتاح خطاب مخاطب کی تعظیم وتوقیر میں مبالغہ کے لئے ہے اور زبان عرب میں یہ عرف شائع ہے کہ مخاطب کی تعظیم کے موقع پر ایسے کلمے استعمال کئے جاتے ہیں قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے شفا میں فرمایا جس کسی نے اس سوال کو عتاب قرار دیا اس نے غلطی کی کیونکہ غزوہ تبوک میں حاضر نہ ہونے اور گھر رہ جانے کی اجازت مانگنے والوں کو اجازت دینا نہ دینا دونوں حضرت کے اختیار میں تھے اور آپ اس میں مختار تھے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دیجئے تو لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ فرمانا عتاب کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ اظہار ہے کہ اگر آپ انہیں اجازت نہ دیتے تو بھی وہ جہاد میں جانے والے نہ تھے اور عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تمہیں معاف کرے گناہ سے تمہیں واسطہ ہی نہیں اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تکریم وتوقیر اور تسکین وتسلی ہے کہ قلب مبارک پر لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ فرمانے سے کوئی بار نہ ہو (۱۰۶) یعنی منافقین (۱۰۷) نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے نہ کافر کے ساتھ رہ سکے نہ مومنین کا ساتھ دے سکے (۱۰۸) اور جہاد کا ارادہ رکھتے (۱۰۹) ان کے اجازت چاہنے پر (۱۱۰) بیٹھ رہنے والوں سے عورتیں بچے بیمار اور اپاہج لوگ مراد ہیں

لَاۡاَوۡضَعُوۡا خِلٰلَكُمۡ يَبۡغُوۡنَكُمُ الۡفِتۡنَةَ‌ ۚ وَفِيۡكُمۡ سَمّٰعُوۡنَ لَهُمۡ‌ ؕ

تم میں فتنہ ڈالنے کو تمہارے بیچ میں غرابیں دوڑاتے (فساد ڈالتے) ف۱۱۱ اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں ف۱۱۲

وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابۡتَغَوُا الۡفِتۡنَةَ مِنۡ قَبۡلُ

اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو بیشک انھوں نے پہلے ہی فتنہ چاہا تھا ف۱۱۳

وَقَلَّبُوۡا لَكَ الۡاُمُوۡرَ حَتّٰى جَآءَ الۡحَـقُّ وَظَهَرَ اَمۡرُ اللّٰهِ وَهُمۡ

اور اے محبوب تمہارے لیے تدبیریں الٹی پلٹیں ف۱۱۴ یہاں تک کہ حق آیا ف۱۱۵ اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا ف۱۱۶ اور انھیں

كٰرِهُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ ائۡذَنۡ لِّىۡ وَلَا تَفۡتِنِّىۡ‌ ؕ اَلَا

ناگوار تھا اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے ف۱۱۷ سن لو

فِى الۡفِتۡنَةِ سَقَطُوۡا‌ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌ ۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۴۹﴾ اِنۡ

وہ فتنہ ہی میں پڑے ف۱۱۸ اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو اگر

تُصِبۡكَ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡكَ مُصِيۡبَةٌ يَّقُوۡلُوۡا

تمہیں بھلائی پہونچے ف۱۱۹ تو انھیں بُرا لگے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہونچے ف۱۲۰ تو کہیں ف۱۲۱

قَدۡ اَخَذۡنَاۤ اَمۡرَنَا مِنۡ قَبۡلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۵۰﴾ قُلۡ

ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے پھر جائیں تم فرماؤ

لَّنۡ يُّصِيۡبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَـنَا‌ ۚ هُوَ مَوۡلٰٮنَا‌ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ

ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو

(۱۱۱) اور جھوٹی جھوٹی باتیں بنا کر فساد انگیزیاں کرتے (۱۱۲) جو تمہاری باتیں ان تک پہونچائیں (۱۱۳) اور وہ آپ کے اصحاب کو دین سے روکنے کی کوشش کرتے جیسا کہ عبداللہ بن ابی بن ابی سلول منافق نے روز احد کیا کہ مسلمانوں کو اغوا کرنے کے لئے اپنی جماعت لے کر واپس ہوا (۱۱۴) اور انھوں نے تمہارا کام بگاڑنے اور دین میں فساد ڈالنے کے لئے بہت مکر و حیلے کئے (۱۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت (۱۱۶) اور اس کا دین غالب ہوا (۱۱۷) شان نزول یہ آیت جد بن قیس منافق کے حق میں نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لئے تیاری فرمائی تو جد بن قیس نے کہا یا رسول اللہ میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھوں گا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیجئے اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالئے میں آپ کی اپنے مال سے مدد کروں گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ اس کا حیلہ تھا اور اس میں سوائے نفاق کے اور کوئی علت نہ تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اسے اجازت دے دی اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۱۸) کیونکہ جہاد سے رک رہنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنا بہت بڑا فتنہ ہے (۱۱۹) اور تم دشمن پر فتح یاب ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آئے (۱۲۰) اور کسی طرح کی شدت پیش آئے (۱۲۱) منافقین کہ چالاکی سے جہاد میں نہ جا کر

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى

اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے تم فرماؤ تم ہم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں

الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ

میں سے ایک کا ۱۲۲ اور ہم تم پر اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تم پر عذاب ڈالے

مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾

اپنے پاس سے ۱۲۳ یا ہمارے ہاتھوں ۱۲۴ تو اب راہ دیکھو ہم بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہے ہیں ۱۲۵

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ

تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز قبول نہ ہوگا ۱۲۶ بے شک تم

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ

بے حکم لوگ ہو اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لیے

اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ

کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر

كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ

جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے ۱۲۷ تو تمہیں ان کے مال اور

وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ

ان کی اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان چیزوں سے

(۱۲۲) یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت و مغفرت کیونکہ مسلمان جب جہاد میں جاتا ہے تو وہ اگر غالب ہو جب تو فتح و غنیمت اور اجر عظیم پاتا ہے اور اگر راہ خدا میں مارا جائے تو اس کو شہادت حاصل ہوتی ہے جو اس کی اعلیٰ مراد ہے (۱۲۳) اور تمہیں عاد و ثمود وغیرہ کی طرح ہلاک کرے (۱۲۴) تم کو قتل و اسیری کے عذاب میں گرفتار کرے (۱۲۵) کہ تمہارا کیا انجام ہوتا ہے (۱۲۶) شان نزول یہ آیت جد بن قیس منافق کے جواب میں نازل ہوئی جس نے جہاد میں نہ جانے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ یہ کہا تھا کہ میں اپنے مال سے مدد کروں گا اس پر حضرت حق تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تم خوشی سے دو یا ناخوشی سے تمہارا مال قبول نہ کیا جائے گا یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ لیں گے کیونکہ یہ دینا اللہ کے لئے نہیں ہے (۱۲۷) کیونکہ انہیں رضائے الٰہی مقصود نہیں

الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

ان پر وبال ڈالے اور اگر کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے ۱۲۸ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ۱۲۹

إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ط وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ

کہ وہ تم میں سے ہیں ۱۳۰ اور تم میں سے ہیں نہیں ۱۳۱ ہاں وہ لوگ ڈرتے ہیں ۱۳۲ اگر

يَجِدُوْنَ مَلْجَأً أَوْ مَغٰرٰتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ

پائیں کوئی پناہ یا غار یا سما جانے کی جگہ تو رسیاں تڑاتے ادھر پھر

يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ج فَإِنْ

جائیں گے ۱۳۳ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے ۱۳۴ تو اگر ان میں

أُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَإِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾

سے کچھ ملے تو راضی ہوجائیں اور نہ ملے تو جبھی وہ ناراض ہیں

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوْا مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لا وَقَالُوْا حَسْبُنَا

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی

اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ لا إِنَّا إِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے ۱۳۶

ع ۱۴ | ۱۷

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ

زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے ۱۳۷ محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کرکے لائیں اور

(۱۲۸) تو وہ مال ان کے حق میں سبب راحت نہ ہوا بلکہ وبال ہوا (۱۲۹) منافقین اس پر (۱۳۰) یعنی تمہارے دین و ملت پر ہیں مسلمان ہیں (۱۳۱) تمہیں دھوکا دیتے اور جھوٹ بولتے ہیں (۱۳۲) کہ اگر ان کا نفاق ظاہر ہو جائے تو مسلمان ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو مشرکین کے ساتھ کرتے ہیں اس لئے وہ براہ تقیہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں (۱۳۳) کیونکہ انہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے انتہا درجے کا بغض ہے (۱۳۴) شان نزول یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر ہے اور یہی خوارج کی اصل و بنیاد ہے بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے حضور نے فرمایا تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے (۱۳۵) صدقات (۱۳۶) کہ ہم پر اپنا فضل وسیع کرے اور ہمیں خلق کے اموال سے غنی اور بے نیاز کر دے (۱۳۷) جب منافقین نے تقسیم صدقات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا تو اللہ عزوجل نے اس آیت میں بیان فرما دیا کہ صدقات کے مستحق صرف یہی آٹھ قسم کے لوگ ہیں انہیں پر صدقات صرف کئے جائیں گے ان کے سوا اور کوئی مستحق نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اموال صدقہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقات حرام ہیں تو طعن کرنے والوں کو اعتراض کا کیا موقع صدقہ سے اس آیت میں زکوٰۃ مراد ہے مسئلہ زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں ان میں سے مؤلفۃ القلوب با جماع صحابہ ساقط ہو گئے کیونکہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی یہ اجماع زمانہ صدیق میں منعقد ہوا مسئلہ فقیر وہ ہے جس کے پاس ادنیٰ چیز ہو اور جب تک اس کے پاس ایک وقت کے لئے کچھ ہو اس کو سوال حلال نہیں مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو سوال کر سکتا ہے عاملین وہ لوگ ہیں جن کو امام نے صدقے تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو انہیں امام اتنا دے جو ان کے اور ان کے متعلقین کے لئے کافی ہو مسئلہ اگر عامل غنی ہو تو بھی اس کو لینا جائز ہے مسئلہ عامل سید یا ہاشمی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے گردنیں چھوڑانے سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے مکاتب کر دیا ہو اور ایک مقدار مال کی مقرر کر دی

الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ

جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوٹانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ

اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾

میں اور مسافر کو یہ ٹھیرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے

وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ

اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے ہیں ۱۳۸ اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں تم فرماؤ

أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ

تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں ۱۳۹ اور جو تم

لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ

میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ

دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں ۱۴۰ کہ تمہیں راضی کرلیں ۱۴۱ اور اللہ و رسول کا

أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن

حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے کیا انہیں خبر نہیں کہ جو

يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ

خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی

ہو کہ اس قدر وہ ادا کر دیں تو آزاد ہیں وہ بھی مستحق ہیں ان کو آزاد کرانے کے لئے مال زکوٰۃ دیا جائے قرضدار جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا کریں انہیں ادائے قرض میں مال زکوٰۃ سے مدد دی جائے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بے سامان مجاہدین اور نادار حاجیوں پر صرف کرنا مراد ہے ابن سبیل سے وہ مسافر مراد ہیں جس کے پاس مال نہ ہو مسئلہ زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کو دے مسئلہ زکوٰۃ انہیں لوگوں کے ساتھ خاص کی گئی تو ان کے علاوہ اور دوسرے مصرف میں خرچ نہ کی جائے گی نہ مسجد کی تعمیر میں نہ مردے کے کفن میں نہ اس کے قرض کی ادا میں مسئلہ زکوٰۃ بنی ہاشم اور غنی اور ان کے غلاموں کو نہ دی جائے اور نہ آدمی اپنی بی بی اور اولاد اور غلاموں کو دے (تفسیر احمدی و مدارک) (۱۳۸) یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شان نزول منافقین اپنے جلسوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہو گئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہو گا جلاس بن سوید منافق نے کہا ہم جو چاہیں کہیں حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھالیں گے وہ تو کان ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ فرمایا کہ اگر وہ سننے والے بھی ہیں تو خیر اور صلاح کے سننے اور ماننے والے ہیں شر اور فساد کے نہیں (۱۳۹) نہ منافقوں کی بات پر (۱۴۰) منافقین اس لئے (۱۴۱) شان نزول منافقین اپنی مجلسوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا کرتے تھے اور مسلمانوں کے پاس آکر اس سے مکر جاتے تھے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی بریت ثابت کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو راضی کرنے کے لئے قسمیں کھانے سے زیادہ اہم اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا تھا اگر ایمان رکھتے تھے تو ایسی حرکتیں کیوں کیں جو خدا اور رسول کی ناراضی کا سبب ہوں

الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ

بڑی رسوائی ہے منافق ڈرتے ہیں کہ ان پر ۱۴۲ کوئی سورۃ ایسی اُترے

تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِءُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ

جو اُن کے ۱۴۳ دلوں کی چھپی ۱۴۴ جتا دے تم فرماؤ ہنسے جاؤ اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے

مَا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَ

جس کا تمہیں ڈر ہے اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں

نَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا

تھے ۱۴۵ تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے

تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ

نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر ۱۴۶ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں

مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ الْمُنَافِقُونَ

۱۴۷ تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم تھے ۱۴۸ منافق مرد

وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَ

اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ۱۴۹ بُرائی کا حکم دیں ۱۵۰ اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ

بھلائی سے منع کریں ۱۵۱ اور اپنی مٹھی بند رکھیں ۱۵۲ وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے ۱۵۳

(۱۴۲) مسلمانوں (۱۴۳) منافقوں (۱۴۴) دلوں کی چھپی چیز ان کا نفاق ہے اور وہ بغض و عداوت جو وہ مسلمانوں کے ساتھ رکھتے تھے اور اس کو چھپایا کرتے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھنے اور آپ کی غیبی خبریں سننے اور ان کو واقع کے مطابق پانے کے بعد منافقوں کو اندیشہ ہو گیا کہ کہیں اللہ تعالیٰ کوئی ایسی سورت نازل نہ فرمائے جس سے ان کے اسرار ظاہر کر دیے جائیں اور ان کی رسوائی ہو اس آیت میں اس کا بیان ہے (۱۴۵) شان نزول غزوہ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین نفروں میں سے دو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید خیال ہے اور ایک نفر بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سن کر ہنستا تھا حضور نے ان کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے انہوں نے کہا ہم راستہ کاٹنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کر رہے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کا یہ عذر و حیلہ قبول نہ کیا گیا اور ان کے لئے یہ فرمایا گیا جو آگے ارشاد ہوتا ہے (۱۴۶) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں (۱۴۷) اس کے تائب ہونے اور بہ اخلاص ایمان لانے سے محمد بن اسحٰق کا قول ہے کہ اس سے وہی شخص مراد ہے جو ہنستا تھا مگر اس نے اپنی زبان سے کوئی کلمہ گستاخی نہ کہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ تائب ہوا اور اخلاص کے ساتھ ایمان لایا اور اس نے دعا کی کہ یارب مجھے اپنی راہ میں مقتول کر کے ایسی موت دے کہ کوئی یہ کہنے والا نہ ہو کہ میں نے غسل دیا میں نے کفن دیا میں نے دفن کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کا پتہ ہی نہ چلا ان کا نام یحییٰ بن حمیر اشجعی تھا اور چونکہ انہوں نے حضور کی بدگوئی سے زبان روکی تھی اس لئے انہیں توبہ و ایمان کی توفیق ملی (۱۴۸) اور اپنے جرم پر قائم رہے اور تائب نہ ہوئے (۱۴۹) وہ سب نفاق اور اعمال خبیثہ میں یکساں ہیں ان کا حال یہ ہے کہ (۱۵۰) یعنی کفر و معصیت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کا (خازن) (۱۵۱) یعنی ایمان و طاعت و تصدیق رسول سے (۱۵۲) راہ خدا میں خرچ کرنے سے (۱۵۳) اور انہوں نے اس کی اطاعت و رضا طلبی نہ کی

فَنَسِيَهُمْ ۗ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ

تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا ف۱۵۴ بے شک منافق وہی پکے بے حکم ہیں اللہ نے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ

اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے وہ انہیں بس ہے

وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے جیسے وہ جو تم سے پہلے تھے

كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۗ فَاسْتَمْتَعُوْا

تم سے زور میں بڑھ کر تھے اور ان کے مال اور اولاد تم سے زیادہ تو وہ اپنا حصہ ف۱۵۵ برت گئے

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ

تو تم نے اپنا حصہ برتا جیسے اگلے اپنا حصہ برت

قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۗ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

گئے اور تم بے ہودگی میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے ف۱۵۶ ان کے عمل

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ

اکارت گئے دنیا اور آخرت میں اور وہی لوگ گھاٹے میں ہیں ف۱۵۷ کیا

يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ وَ

نہیں ف۱۵۸ اپنے سے اگلوں کی خبر نہ آئی ف۱۵۹ نوح کی قوم ف۱۶۰ اور عاد ف۱۶۱ اور ثمود ف۱۶۲ اور

(۱۵۴) اور ثواب و فضل سے محروم کر دیا (۱۵۵) لذات و شہوات دنیویہ کا (۱۵۶) اور تم نے اتباع باطل اور تکذیب خدا و رسول اور مومنین کے ساتھ استہزاء کرنے میں ان کی راہ اختیار کی (۱۵۷) انہیں کفار کی طرح اے منافقین تم ٹوٹے میں ہو اور تمہارے عمل باطل ہیں (۱۵۸) یعنی منافقوں کو (۱۵۹) گزری ہوئی امتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ہم نے انہیں اپنے حکم کی مخالفت اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کرنے پر کس طرح ہلاک کیا (۱۶۰) جو طوفان سے ہلاک کی گئی (۱۶۱) جو ہوا سے ہلاک کیے گئے (۱۶۲) جو زلزلہ سے ہلاک کیے گئے

قَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اَصْحٰبِ مَدْیَنَ وَ الْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ابراہیم کی قوم ۱۶۳ اور مدین والے ۱۶۴ اور وہ بستیاں کہ الٹ دی گئیں ۱۶۵ ان کے رسول روشن دلیلیں

بِالْبَیِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

ان کے پاس لائے تھے ۱۶۶ تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا ۱۶۷ بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر

یَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ

ظالم تھے ۱۶۸ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق

بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

وقف لازم

ہیں ۱۶۹ بھلائی کا حکم دیں ۱۷۰ اور برائی سے منع کریں اور

یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم

رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىٕكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۷۱﴾

مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ

اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ

رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا ۱۷۱ بسنے کے باغوں

(۱۶۳) جو سلب نعمت سے ہلاک کی گئی اور نمرود مچھر سے ہلاک کیا گیا (۱۶۴) یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم جو روز ابر کے عذاب سے ہلاک کی گئی (۱۶۵) اور زیر و زبر کر ڈالی گئیں وہ قوم لوط کی بستیاں تھیں اللہ تعالٰی نے ان چھ کا ذکر فرمایا اس لئے کہ بلاد شام و عراق و یمن جو سرزمین عرب کے بالکل قریب ہیں ان میں ان ہلاک شدہ قوموں کے نشان باقی ہیں اور عرب لوگ ان مقامات پر اکثر گزرتے رہتے ہیں (۱۶۶) ان لوگوں نے بجائے تصدیق کرنے کے اپنے رسولوں کی تکذیب کی جیسا کہ اے منافقین کفار تم کر رہے ہو ڈرو کہ انہیں کی طرح مبتلائے عذاب نہ کئے جاؤ (۱۶۷) کیونکہ وہ حکیم ہے بغیر جرم کے سزا نہیں فرماتا (۱۶۸) کہ کفر اور تکذیب انبیاء کر کے عذاب کے مستحق بنے (۱۶۹) اور باہم دینی محبت و موالات رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے معین و مددگار ہیں (۱۷۰) یعنی اللہ اور رسول پر ایمان لانے اور شریعت کا اتباع کرنے کا (۱۷۱) حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت میں موتی اور یاقوت سرخ اور زبرجد کے محل مومنین کو عطا ہوں گے

عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

ہیں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ف۱۷۲ یہی ہے بڑی مراد

الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ

پانی اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر ف۱۷۳

وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾

اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا ف۱۷۴ اور بےشک ضرور انھوں نے کفر کی بات کہی اور

كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَ مَا نَقَمُوْۤا

اسلام میں آکر کافر ہوگئے اور وہ چاہا تھا جو انھیں نہ ملا ف۱۷۵ اور انھیں کیا برا لگا

اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا

یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا ف۱۷۶ تو اگر وہ توبہ کریں

يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں ف۱۷۷ تو اللہ انھیں سخت عذاب کرے گا

فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ مَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ

دنیا اور آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا

(۱۷۲) اور تمام نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنا رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۷۳) کافروں پر تو تلوار اور حرب سے اور منافقوں پر اقامتِ حجت سے (۱۷۴) شانِ نزول امام بغوی نے کلبی سے نقل کیا کہ یہ آیت جلاس بن سوید کے حق میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں خطبہ فرمایا اس میں منافقین کا ذکر کیا اور ان کی بدحالی و بدمآلی کا ذکر فرمایا یہ سن کر جلاس نے کہا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدتر جب حضور مدینہ واپس تشریف لائے تو عامر بن قیس نے حضور سے جلاس کا مقولہ بیان کیا جلاس نے انکار کیا اور کہا کہ یارسول اللہ عامر نے مجھ پر جھوٹ بولا حضور نے دونوں کو حکم فرمایا کہ منبر کے پاس قسم کھائیں جلاس نے بعد عصر منبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ کی قسم کھائی کہ یہ بات اس نے نہیں کہی اور عامر نے اس پر جھوٹ بولا پھر عامر نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ بے شک یہ مقولہ جلاس نے کہا اور میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا پھر عامر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کے حضور میں دعا کی یارب اپنے نبی پر سچے کی تصدیق نازل فرما ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی حضرت جبریل یہ آیت لے کر نازل ہوئے آیت میں فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَکُ خَیْرًا لَّھُمْ سن کر جلاس کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یارسول اللہ سنئے اللہ نے مجھے توبہ کا موقع دیا عامر بن قیس نے جو کچھ کہا سچ کہا میں نے وہ کلمہ کہا تھا اور اب میں توبہ و استغفار کرتا ہوں حضور نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور وہ توبہ پر ثابت رہے (۱۷۵) مجاہد نے کہا کہ جلاس نے افشائے راز کے اندیشہ سے عامر کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پورا نہ ہوا (۱۷۶) ایسی حالت میں ان پر شکر واجب تھا نہ کہ ناسپاسی (۱۷۷) توبہ و ایمان سے اور کفر و نفاق پر مصر رہیں

لَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ

نہ مددگار (۱۷۸) اور ان میں کوئی وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا

لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ

تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے (۱۷۹) تو جب اللہ نے انھیں اپنے

فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے تو اس کے پیچھے

نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا

اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انھوں نے اللہ سے

وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے (۱۸۰) کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ

يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾

ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے (۱۸۱)

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے

الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ

ہیں (۱۸۲) اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے (۱۸۳) تو ان سے ہنستے

(۱۷۸) کہ انھیں عذاب الٰہی سے بچاسکے (۱۷۹) شان نزول ثعلبہ بن حاطب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اس کے لئے مالدار ہونے کی دعا فرمائیں حضور نے فرمایا اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کرسکے دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا اسی کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا حضور نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا حضور نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہو گیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی حضور نے فرمایا کہ ثعلبہ پر افسوس پھر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیل کرنے والے بھیجے لوگوں نے انھیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب ثعلبہ سے جاکر انھوں نے صدقہ مانگا اس نے کہا یہ تو ٹیکس ہو گیا جاؤ میں سوچ لوں جب یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو حضور نے ان کے کچھ عرض کرنے سے قبل دو مرتبہ فرمایا ثعلبہ پر افسوس تو یہ آیت نازل ہوئی پھر ثعلبہ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرمادی وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا پھر اس صدقہ کو خلافت صدیقی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انھوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا پھر خلافت فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انھوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافت عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہو گیا (مدارک) (۱۸۰) امام فخر الدین رازی نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے حدیث شریف میں ہے منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے (۱۸۱) اس پر کچھ مخفی نہیں منافقین کے دلوں کی بات بھی جانتا ہے اور جو آپس میں وہ ایک دوسرے سے کہیں وہ بھی (۱۸۲) شان نزول جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو لوگ صدقہ لائے ان میں کوئی بہت کثیر لائے انھیں تو منافقین نے ریاکار کہا اور کوئی ایک صاع (ساڑھے تین سیر) لائے تو انھیں کہا اللہ کو اس کی کیا پرواہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت

مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ

ہیں ف۱۸۴ اللہ اُن کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے تم ان کی معافی

لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے

فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ

تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا ف۱۸۵ یہ اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ

اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا ف۱۸۶ پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے

بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا

کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے ف۱۸۷ اور انہیں گوارا نہ ہوا کہ اپنے مال اور

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي

جان سے اللہ کی راہ میں لڑیں اور بولے اس گرمی میں نہ

الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾

نکلو تم فرماؤ جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انہیں سمجھ ہوتی ف۱۸۸

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

تو انہیں چاہیے تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں ف۱۸۹ بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۱۹۰

بقیہ صفحہ ۳۵۸ = عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا یارسول اللہ میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں حضور نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی (۱۸۳) ابو عقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں ایک صاع تو میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہ خدا میں حاضر ہے حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اس کی قدر کی (۱۸۴) منافقین اور صدقہ کی قلت پر عار دلاتے ہیں (۱۸۵) شان نزول اوپر کی آیتیں جب نازل ہوئیں اور منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا تو منافقین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معذرت کر کے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لئے استغفار کیجئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ فرمائے گا چاہے آپ استغفار میں مبالغہ کریں (۱۸۶) جو ایمان سے خارج ہوں جب تک کہ وہ کفر پر رہیں۔ (مدارک) (۱۸۷) اور غزوہ تبوک میں نہ گئے (۱۸۸) تو تھوڑی دیر کی گرمی برداشت کرتے اور ہمیشہ کی آگ میں جلنے سے اپنے آپ کو بچاتے (۱۸۹) یعنی دنیا میں خوش ہونا اور ہنسنا چاہے کتنی ہی دراز مدت کے لئے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مقابل تھوڑا ہے کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائم اور باقی ہے (۱۹۰) یعنی آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل کرنے کا بدلہ ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآىٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

پھر اے محبوب ؑ۱۹۱ اگر اللہ تمہیں ان ؑ۱۹۲ میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ ؑ۱۹۳ تم سے جہاد کی نکلنے

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّ لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ

کی اجازت مانگے تو تم فرمانا کہ تم کبھی میرے ساتھ نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن

عَدُوًّاؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ

سے نہ لڑو تم نے پہلی دفعہ بیٹھ رہنا پسند کیا تو بیٹھ رہو پیچھے رہ جانے

الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا

والوں کے ساتھ ؑ۱۹۴ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ

تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ

اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں

فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ لَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ اَوْلَادُهُمْؕ اِنَّمَا

مر گئے ؑ۱۹۵ اور ان کے مال یا اولاد پر تعجب نہ کرنا اللہ یہی

یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الدُّنْیَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ

چاہتا ہے کہ اسے دنیا میں ان پر وبال کرے اور کفر ہی پر ان کا

وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ اِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

دم نکل جائے اور جب کوئی سورت اترے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور

(۱۹۱) غزوہ تبوک کے بعد (۱۹۲) متخلفین (۱۹۳) اگر وہ منافق جو تبوک میں جانے سے بیٹھ رہا تھا (۱۹۴) عورتوں بچوں بیماروں اور اپاہجوں کے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے مکروخدع ظاہر ہو اس سے انقطاع اور علیحدگی کرنا چاہئے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے مصاحبت و موافقت جائز نہیں ہوتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ منافقین کے جہاد میں جانے کو منع فرمادیا آج جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو ملالو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کرو یہ اس حکم قرآنی کے بالکل خلاف ہے (۱۹۵) اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے اور یہ جو فرمایا (اور فسق ہی میں مر گئے) یہاں فسق سے کفر مراد ہے قرآن کریم میں اور جگہ بھی فسق بمعنی کفر وارد ہوا ہے جیسے کہ آیت اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا میں مسئلہ فاسق کے جنازے کی نماز جائز ہے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے اور اس پر علمائے صالحین کا عمل اور یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے مسئلہ اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور اس کا فرض کفایہ ہونا حدیث مشہور سے ثابت ہے مسئلہ جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے مسئلہ جب کوئی کافر مر جائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہئے کہ بطریق مسنون غسل نہ دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہادے اور نہ کفن مسنون دے بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے اور نہ سنت طریقہ پر دفن کرے نہ بطریق سنت قبر بنائے صرف گڑھا کھود کر دبادے شان نزول عبد اللہ بن ابی سلول منافقوں کا سردار تھا جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے نے جو مسلمان صالح مخلص صحابی اور کثیر العبادت تھے انہوں نے یہ خواہش کی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم ان کے باپ عبد اللہ بن ابی سلول کو کفن کے لئے اپنا قمیص مبارک عنایت فرمادیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھادیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی لیکن چونکہ اس وقت تک ممانعت نہیں ہوئی تھی اور حضور کو معلوم تھا کہ حضور کا یہ عمل ایک ہزار آدمیوں کے ایمان لانے کا باعث ہوگا اس لئے حضور نے اپنی قمیص بھی عنایت فرمائی اور جنازہ کی شرکت بھی کی قمیص دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے چچا حضرت عباس جو بدر میں اسیر ہو کر آئے تھے تو عبد اللہ بن ابی نے اپنا کرتہ انہیں پہنایا تھا حضور کو اس کا بدلہ کرنا بھی منظور تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے بعد

جَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ

اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور

قَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقٰعِدِينَ ﴿۸۶﴾ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ

کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجئے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہولیں انہیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے

الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ

ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ۱۹۶ تو وہ کچھ نہیں سمجھتے ۱۹۷ لیکن

الرَّسُولُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهٗ جٰهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ

رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا

وَأُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۸۸﴾ أَعَدَّ اللّٰهُ

اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں ۱۹۸ اور یہی مراد کو پہونچے اللہ نے ان

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذٰلِكَ

کے لیے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۸۹﴾ ع وَجَآءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ

بڑی مراد ملنی ہے اور بہانے بنانے والے گنوار آئے ۱۹۹ کہ انہیں رخصت

لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ

دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا ۲۰۰ جلد اُن میں کے

پھر کبھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق کے جنازہ کی شرکت نہ فرمائی اور حضور کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی چنانچہ جب کفار نے دیکھا کہ ایسا شدید العداوت شخص جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے عقیدے میں بھی آپ اللہ کے حبیب اور اس کے سچے رسول ہیں یہ سوچ کر ہزار کافر مسلمان ہو گئے (۱۹۶) ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث (۱۹۷) کہ جہاد میں کیا فوز و سعادت اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت ہے (۱۹۸) دونوں جہان کی (۱۹۹) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد سے رہ جانے کا عذر کرنے ضحاک کا قول ہے کہ یہ عامر بن طفیل کی جماعت تھی انہوں نے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد میں جائیں تو قبیلہ طے کے عرب ہماری بی بیوں بچوں اور جانوروں کو لوٹ لیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ نے تمہارے حال سے خبردار کیا ہے اور وہ مجھے تم سے بے نیاز کرے گا عمرو بن علاء نے کہا کہ ان لوگوں نے عذر باطل بنا کر پیش کیا تھا (۲۰۰) یہ دوسرے گروہ کا حال ہے جو بغیر کسی عذر کے بیٹھ رہے یہ منافقین تھے انہوں نے ایمان کا دعویٰ جھوٹا کیا تھا

كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى

کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا ف۲۰۱ ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں ف۲۰۲ اور نہ

الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ

بیماروں پر ف۲۰۳ اور نہ ان پر جنھیں خرچ کا مقدور نہ ہو ف۲۰۴

إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ

جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں ف۲۰۵ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں ف۲۰۶

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩١﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ ف۲۰۷

قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ

تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے

الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ﴿٩٢﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى

ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا مواخذہ تو ان سے ہے

الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ

جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں ف۲۰۸ انہیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ

الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی تو وہ کچھ نہیں جانتے ف۲۰۹

(۲۰۱) دنیا میں قتل ہونے کا اور آخرت میں جہنم کا (۲۰۲) باطل والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے یہ کون لوگ ہیں ان کے چند طبقے بیان فرمائے پہلے ضعیف جیسے کہ بوڑھے بچے عورتیں، اور وہ شخص بھی انہیں میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف نحیف ناکارہ ہو (۲۰۳) یہ دوسرا طبقہ ہے جس میں اندھے لنگڑے اپاہج بھی داخل ہیں (۲۰۴) اور سامان جہاد نہ کرسکیں یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں (۲۰۵) ان کی اطاعت کریں اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبر گیری کریں (۲۰۶) مواخذہ کی (۲۰۷) شان نزول اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چند حضرات جہاد میں جانے کے لئے حاضر ہوئے انہوں نے حضور سے سواری کی درخواست کی حضور نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں تو وہ روتے واپس ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۲۰۸) جہاد میں جانے کی قدرت رکھتے ہیں باوجود اس کے (۲۰۹) کہ جہاد میں کیا نفع و ثواب ہے

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ

تم سے بہانے بنائیں گے ف۲۱۰ جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز

نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ

تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ و رسول تمہارے

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

کام دیکھیں گے ف۲۱۱ پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا

وہ تمہیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب ف۲۱۲

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لیے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو ف۲۱۳ تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو ف۲۱۴ وہ تو

رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

نرے پلید ہیں ف۲۱۵ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۲۱۶

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ ف۲۱۷ تو بےشک اللہ

لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ

تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا ف۲۱۸ گنوار ف۲۱۹ کفر اور نفاق میں زیادہ

(۲۱۰) اور باطل عذر کریں گے یہ جہاد سے رہ جانے والے منافق تمہارے اس سفر سے واپس ہونے کے وقت (۲۱۱) کہ تم نفاق سے توبہ کرتے ہو یا اس پر قائم رہتے ہو بعض مفسرین نے کہا کہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ زمانہ مستقبل میں وہ مومنین کی مدد کریں گے ہو سکتا ہے کہ اسی کی نسبت فرمایا گیا ہو کہ اللہ و رسول تمہارے کام دیکھیں گے کہ تم اپنے اس عہد کو بھی وفا کرتے ہو یا نہیں (۲۱۲) اپنے اس سفر سے واپس ہو کر مدینہ طیبہ میں (۲۱۳) اور ان پر ملامت و عتاب نہ کر (۲۱۴) اور ان سے اجتناب کرو بعض مفسرین نے فرمایا مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا ان سے بولنا ترک کر دو چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضور نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ منافقین کے پاس نہ بیٹھیں ان سے بات نہ کریں کیونکہ ان کے باطن خبیث اور اعمال قبیح ہیں اور ملامت و عتاب سے ان کی اصلاح نہ ہوگی اس لئے کہ (۲۱۵) اور پلیدی کے پاک ہونے کا کوئی طریقہ نہیں (۲۱۶) دنیا میں خبیث عمل شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت جد بن قیس اور معتب بن قشیر اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ اسی منافق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو ان سے کلام نہ کرو مقاتل نے کہا کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اب کبھی وہ جہاد میں جانے سے سستی نہ کرے گا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ حضور اس سے راضی ہو جائیں اس پر یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی (۲۱۷) اور ان کے عذر قبول کر لو تو اس سے انہیں کچھ نفع نہ ہوگا کیونکہ تم اگر ان کی قسموں کا اعتبار بھی کر لو (۲۱۸) اس لئے کہ وہ ان کے دل کے کفر و نفاق کو جانتا ہے (۲۱۹) جنگل کے رہنے والے

نِفَاقًا وَّ اَجْدَرُ اَلَّا یَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَ

نفت ہیں ف۲۲۰ اور اسی قابل ہیں کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس سے جاہل رہیں اور

اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۹۷﴾ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یَّتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ مَغْرَمًا

اللہ علم و حکمت والا ہے اور کچھ گنوار وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اسے تاوان سمجھیں ف۲۲۱

وَّ یَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآىِٕرَ ؕ عَلَیْهِمْ دَآىِٕرَةُ السَّوْءِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ

اور تم پر گردشیں آنے کے انتظار میں رہیں ف۲۲۲ انہیں پر ہے بری گردش ف۲۲۳ اور اللہ سنتا

عَلِیْمٌ ﴿۹۸﴾ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

جانتا ہے اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ف۲۲۴ اور

یَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا

جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ف۲۲۵ ہاں ہاں وہ

قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹۹﴾

ان کے لیے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ع ۱۲

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر ف۲۲۶ اور انصار ف۲۲۷ اور جو بھلائی

اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ

کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے ف۲۲۸ اللہ ان سے راضی ف۲۲۹ اور وہ اللہ سے راضی ف۲۳۰ اور ان

(۲۲۰) کیونکہ وہ مجالس علم اور صحبت علماء سے دور رہتے ہیں (۲۲۱) کیونکہ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں رضائے الٰہی اور طلب ثواب کے لئے تو کرتے نہیں ریاکاری اور مسلمانوں کے خوف سے خرچ کرتے ہیں (۲۲۲) اور یہ راہ دیکھتے ہیں کہ کب مسلمانوں کا زور کم ہو اور کب وہ مغلوب ہوں انہیں خبر نہیں کہ اللہ کو کیا منظور ہے وہ بتلا دیا جاتا ہے (۲۲۳) اور وہی رنج و بلا اور بدحالی میں گرفتار ہوں گے شان نزول یہ آیت قبیلہ اسد و غطفان و تمیم کے اعرابیوں کے حق میں نازل ہوئی پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان میں سے جن کو مستثنیٰ کیا ان کا ذکر اگلی آیت میں ہے (خازن) (۲۲۴) مجاہد نے کہا کہ یہ لوگ قبیلہ مزینہ میں سے بنی مقرن ہیں کلبی نے کہا وہ اسلم اور غفار اور جہینہ کے قبیلے ہیں بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور شجاع اور غفار موالی ہیں اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی مولیٰ نہیں (۲۲۵) کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صدقہ لائیں تو حضور ان کے لئے خیر و برکت و مغفرت کی دعا فرمائیں یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا مسئلہ یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے لہٰذا فاتحہ کو بدعت و ناروا بتانا قرآن و حدیث کے خلاف ہے (۲۲۶) وہ حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہل بدر یا اہل بیعۃ رضوان (۲۲۷) اصحاب بیعت عقبہ اولیٰ جو چھ حضرات تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثانیہ جو بارہ تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثالثہ جو ستر اصحاب ہیں یہ حضرات سابقین انصار کہلاتے ہیں (خازن) (۲۲۸) کہا گیا ہے کہ ان سے باقی مہاجرین و انصار مراد ہیں تو اب تمام اصحاب اس میں آ گئے اور ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت کے وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان و طاعت و نیکی میں انصار و مہاجرین کی راہ چلیں (۲۲۹) اس کو ان کے نیک عمل قبول (۲۳۰) اس کے ثواب و عطا سے خوش

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ

کامیابی ہے اور تمہارے آس پاس ۲۳۱ کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ

اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ

مدینہ والے ان کی خو ہو گئی ہے نفاق تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں

نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

جانتے ہیں ۲۳۲ جلد ہم انہیں دوبارہ ۲۳۳ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے ۲۳۴

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ

اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر ہوئے ۲۳۵ اور ملایا ایک کام اچھا ۲۳۶ اور دوسرا

سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾

برا ۲۳۷ قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ

اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو اور ان کے حق

عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمْ

میں دعائے خیر کرو ۲۳۸ بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے کیا

(۲۳۱) یعنی مدینہ طیبہ کے قرب وجوار (۲۳۲) اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ ایسا جاننا جس کا اثر انہیں معلوم ہو وہ ہمارا جاننا ہے کہ ہم انہیں عذاب کریں گے یا حضور سے منافقین کے حال جاننے کی نفی باعتبار ماسبق ہے اور اس کا علم بعد کو عطا ہوا جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ (جمل) کلبی وسدی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روز جمعہ خطبہ کے لئے قیام کر کے نام بنام فرمایا نکل اے فلاں تو منافق ہے، نکل اے فلاں تو منافق ہے تو مسجد سے چند لوگوں کو رسوا کر کے نکالا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس کے بعد منافقین کے حال کا علم عطا فرمایا گیا (۲۳۳) ایک بار تو دنیا میں رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں (۲۳۴) یعنی عذاب دوزخ کی طرف جس میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے (۲۳۵) اور انہوں نے دوسروں کی طرح جھوٹے عذر نہ کئے اور اپنے فعل پر نادم ہوئے شان نزول جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو غزوہ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے اس کے بعد نادم ہوئے اور توبہ کی اور کہا افسوس ہم گمراہوں کے ساتھ یا عورتوں کے ساتھ رہ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جہاد میں ہیں جب حضور اپنے سفر سے واپس ہوئے اور قریب مدینہ پہنچے تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم اپنے آپکو مسجد کے ستونوں سے باندھ دیں گے اور ہر گز نہ کھولیں گے یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کھولیں یہ قسمیں کھا کر وہ مسجد کے ستونوں سے بندھ گئے جب حضور تشریف لائے اور انہیں ملاحظہ کیا تو فرمایا یہ کون ہیں عرض کیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو جہاد میں حاضر ہونے سے رہ گئے تھے انہوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ یہ اپنے آپ کو نہ کھولیں گے جب تک حضور ان سے راضی ہو کر انہیں خود نہ کھولیں حضور نے فرمایا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں نہ کھولوں گا نہ ان کا عذر قبول کروں جب تک کہ مجھے اللہ کی طرف سے ان کے کھولنے کا حکم دیا جائے تب یہ آیت نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھولا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مال ہمارے رہ جانے کے باعث ہوئے انہیں لیجئے اور صدقہ کیجئے اور ہمیں پاک کر دیجئے اور ہمارے لئے دعائے مغفرت فرمایئے حضور نے فرمایا مجھے تمہارے مال لینے کا حکم نہیں دیا گیا اس پر اگلی آیت نازل ہوئی خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ (۲۳۶) یہاں عمل صالح سے یا اعتراف قصور اور توبہ مراد ہے یا اس تخلف سے پہلے غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا یا طاعت و تقویٰ کے تمام اعمال اس تقدیر پر آیت تمام مسلمانوں کے حق میں ہوگی (۲۳۷) اس سے تخلف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے (۲۳۸) آیت

يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ

انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقے خود اپنے

الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى

دستِ قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۲۳۹ اور تم فرماؤ کام کرو اب تمہارے

اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ

کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان اور جلد اس کی طرف پلٹو گے جو چھپا اور کھلا

وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ

سب جانتا ہے تو وہ تمہارے کام تمہیں جتاوے گا اور کچھ ف۲۴۰ موقوف رکھے گئے

لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

اللہ کے حکم پر یا ان پر عذاب کرے یا ان کی توبہ قبول کرے ف۲۴۱ اور اللہ علم و

حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًۢا

حکمت والا ہے اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی ف۲۴۲ نقصان پہنچانے کو ف۲۴۳ اور کفر کے سبب ف۲۴۴ اور مسلمانوں میں

بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ

تفرقہ ڈالنے کو ف۲۴۵ اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے ف۲۴۶

وَ لَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں

بقیہ صفحہ ۳۶۵ = میں جو صدقہ وارد ہوا ہے اس کے معنی میں مفسرین کے کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ وہ صدقہ غیر واجب تھا جو بطور کفارہ کے ان صاحبوں نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر کی آیت میں ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو ان کے ذمہ واجب تھی وہ تائب ہوئے اور انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لینے کا حکم دیا امام ابو بکر رازی جصاص نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے (خازن واحکام القرآن) مدارک میں ہے کہ سنت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لئے دعا کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لاتا آپ اس کے حق میں دعا کرتے میرے باپ نے صدقہ حاضر کیا تو حضور نے دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰٓی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدقہ لینے والے صدقہ پا کر دعا کرتے ہیں یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے (۲۳۹) اس میں توبہ کرنے والوں کو بشارت دی گئی کہ ان کی توبہ اور ان کے صدقات مقبول ہیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ جن لوگوں نے اب تک توبہ نہیں کی اس آیت میں انہیں توبہ اور صدقہ کی ترغیب دی گئی (۲۴۰) متخلفین میں سے (۲۴۱) متخلفین یعنی غزوہ تبوک سے رہ جانے والے تین قسم کے تھے ایک منافقین جو نفاق کے خوگر اور عادی تھے دوسرے وہ لوگ جنہوں نے قصور کے اعتراف اور توبہ میں جلدی کی جن کا اوپر ذکر ہو چکا تیسرے وہ جنہوں نے توقف کیا اور جلدی توبہ نہ کی یہی اس آیت سے مراد ہیں (۲۴۲) شان نزول یہ آیت ایک جماعت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجد قبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانِ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں حضور نے فرمایا کہ میں ملت حنیفیہ دین ابراہیم لایا ہوں کہنے لگا میں اسی دین پر ہوں حضور نے فرمایا نہیں اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے حضور نے فرمایا کہ نہیں میں خالص صاف ملت لایا ہوں ابو عامر نے کہا ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کر کے ہلاک کرے حضور نے آمین فرمایا لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا روز احد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروف جنگ رہا جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر ملک شام کی

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ

اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا ف۲۴۷ بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے ف۲۴۸

أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ

وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں ف۲۴۹ اور ستھرے

يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿۱۰۸﴾ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ

اللہ کو پیارے ہیں تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی

اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ

رضا پر ف۲۵۰ وہ بھلا یا وہ جس نے اپنی نیو چنی ایک گراؤ (ٹوٹے ہوئے کناروں والے) گڑھے کے کنارے

هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰۹﴾

ف۲۵۱ تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا ف۲۵۲ اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ

وہ تعمیر جو چنی (کی) ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی ف۲۵۳ مگر یہ کہ ان کے دل

قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۱۱۰﴾ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ف۲۵۴ اور اللہ علم و حکمت والا ہے بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور

أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے ف۲۵۵ اللہ کی راہ میں لڑیں

بقیہ صفحہ ۳۶۶ = طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامان جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ میں شاہ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سید عالم) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا یہ خبر پا کر ان لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لئے بنادی ہے کہ جو لوگ بوڑھے ضعیف کمزور ہیں وہ اس میں بہ فراغت نماز پڑھ لیا کریں آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفر تبوک کے لئے پا بہ رکاب ہوں واپسی پر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب ملک شام میں بحالت سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا (۲۴۳) مسجد قبا والوں کے (۲۴۴) کہ وہاں خدا اور رسول کے ساتھ کفر کریں اور نفاق کو قوت دیں (۲۴۵) جو مسجد قبا میں نماز کے لئے مجتمع ہوتے ہیں (۲۴۶) یعنی ابو عامر راہب (۲۴۷) اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی مسئلہ جو مسجد فخر و ریا اور نمود و نمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض سے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار کے ساتھ لاحق ہے (مدارک) (۲۴۸) اس سے مراد مسجد قبا ہے جس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور جب تک حضور نے قبا میں قیام فرمایا اس میں نماز پڑھی بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجد مدینہ مراد ہے اور اس میں بھی حدیثیں وارد ہیں ان دونوں باتوں میں کچھ تعارض نہیں کیونکہ آیت کا مسجد قبا کے حق میں نازل ہونا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ مسجد مدینہ میں یہ اوصاف نہ ہوں (۲۴۹) تمام نجاستوں سے یا گناہوں سے شان نزول یہ آیت اہل مسجد قبا کے حق میں نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے گروہ انصار اللہ عزوجل نے تمہاری ثنا فرمائی تم وضو اور استنجے کے وقت کیا عمل کرتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بڑا استنجا تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں اس کے بعد پھر پانی سے طہارت کرتے

فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيلِ

تو ماریں ف۲۵۶ اور مریں ف۲۵۷ اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل

وَالْقُرْاٰنِ ۚ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

اور قرآن میں ف۲۵۸ اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی

الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۚ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ

جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے توبہ والے ف۲۵۹

الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ

عبادت والے ف۲۶۰ سراہنے والے ف۲۶۱ روزے والے رکوع والے سجدہ والے ف۲۶۲

الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ

بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں

لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ

نگاہ رکھنے والے ف۲۶۳ اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو ف۲۶۴ نبی اور ایمان والوں

اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ

کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ف۲۶۵

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں ف۲۶۶ اور ابراہیم کا اپنے باپ ف۲۶۷

بقیہ صفحہ ۳۶۷ = ہیں مسئلہ نجاست اگر جائے خروج سے متجاوز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے مسئلہ مستحب مسئلہ ڈھیلوں سے استنجا سنت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مواظبت فرمائی اور کبھی ترک بھی کیا (۲۵۰) جیسے کہ مسجد قبا اور مسجد مدینہ (۲۵۱) جیسے کہ مسجد ضرار والے (۲۵۲) مراد یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی بنا تقویٰ اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنا باطل و نفاق کے گرا و گڑھے پر رکھی (۲۵۳) اور اس کے گرائے جانے کا صدمہ باقی رہے گا (۲۵۴) خواہ قتل ہو کر یا مر کر یا قبر میں یا جہنم میں معنی یہ ہیں کہ ان کے دلوں کا غم و غصہ تا مرگ باقی رہے گا۔ بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست + کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست، اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جب تک ان کے دل اپنے قصور کی ندامت اور افسوس سے پارہ پارہ نہ ہوں اور وہ اخلاص سے تائب نہ ہوں اس وقت تک وہ اسی رنج و غم میں رہیں گے (مدارک) (۲۵۵) راہ خدا میں جان و مال خرچ کر کے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگار عالم نے انہیں جنت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا شان نزول جب انصار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ بیعت کی تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنے رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرما لیجئے جو آپ چاہیں فرمایا میں اپنے رب کے لئے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا فرمایا جنت (۲۵۶) خدا کے دشمنوں کو (۲۵۷) راہ خدا میں (۲۵۸) اس سے ثابت ہوا کہ تمام شریعتوں اور ملتوں میں جہاد کا حکم تھا (۲۵۹) تمام گناہوں سے (۲۶۰) اللہ کے فرمانبردار بندے جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کو اپنے اوپر لازم جانتے ہیں (۲۶۱) جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں (۲۶۲) یعنی نمازوں کے پابند اور ان کو خوبی سے ادا کرنے والے (۲۶۳) اور اس کے احکام بجالانے والے یہ لوگ جنتی ہیں (۲۶۴) کہ وہ اللہ کا عہد وفا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا (۲۶۵) شان نزول اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے

إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ

کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کرچکا تھا ۲۶۸ پھر جب ابراہیم کو کھل گیا

أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا (لاتعلق ہوگیا) ۲۶۹ بے شک ابراہیم بہت آہیں کرنے والا ۲۷۰ متحمل ہے اور اللہ کی

اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ

شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کرکے گمراہ فرمائے ۲۷۱ جب تک انھیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انھیں بچنا ہے

إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے بے شک اللہ ہی کے لیئے ہے آسمانوں اور زمین

الْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا

کی سلطنت جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی والی اور نہ

نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

مددگار بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار

الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ

پر جنھوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا ۲۷۳ بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے

فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ

دل پھر جائیں ۲۷۴ پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا ۲۷۵ بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین پر جو

بقیہ صفحہ ۳۶۸ = فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرما دی (۲) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی زیارت قبر کی اجازت چاہی اس نے مجھے اجازت دی پھر میں نے ان کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ اٰخر تک یہ وجہ شان نزول کی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث حاکم نے روایت کی اور اس کو صحیح بتایا اور ذہبی نے حاکم پر اعتماد کرکے میزان میں اس کی تصحیح کی لیکن مختصر المستدرک میں ذہبی نے اس حدیث کی تضعیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابن معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کا والدہ کے لئے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابو طالب کے لئے استغفار کرنے کے باب میں یہ حدیث وارد ہوئی اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں ابن سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتایا اور سند المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ التعظیم والمنۃ میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتایا لہٰذا یہ وجہ شان نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت ہے اس پر بہت دلائل قائم ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ موحدہ اور دین ابراہیمی پر تھیں (۳) بعض اصحاب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آبا کے لئے استغفار کرنے کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۲۶۶) شرک پر مرے (۲۶۷) یعنی آزر (۲۶۸) اس سے یا تو وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر سے کیا تھا کہ میں اپنے رب سے تیری مغفرت کی دعا کروں گا یا وہ وعدہ مراد ہے جو آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسلام لانے کا کیا تھا شان نزول حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت کر رہا ہے باوجودیکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا کہ تو مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے آزر کے لئے دعا نہ کی تھی وہ بھی تو مشرک تھا یہ واقعہ میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار بہ امید اسلام تھا جس کا آزر آپ سے وعدہ کرچکا تھا اور آپ آزر سے استغفار کا وعدہ کر چکے تھے جب یہ امید منقطع ہو گئی تو آپ نے اس سے اپنا علاقہ قطع کر دیا (۲۶۹) اور استغفار کرنا ترک فرما دیا۔

ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

موقوف رکھے گئے تھے ف۲۷۶ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی ف۲۷۷

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوٓا۟ أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ ٱللَّهِ إِلَّآ

اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے ف۲۷۸ اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی

إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾

کے پاس پھر ف۲۷۹ ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿١١٩﴾ مَا

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ف۲۸۰ اور سچوں کے ساتھ ہو ف۲۸۱

كَانَ لِأَهْلِ ٱلْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ ٱلْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا۟

مدینہ والوں ف۲۸۲ اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ

عَن رَّسُولِ ٱللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا۟ بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

سے پیچھے بیٹھ رہیں ف۲۸۳ اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں ف۲۸۴ یہ اس لیے کہ انہیں

لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا

جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور

يَطَـُٔونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ ٱلْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا

جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں ف۲۸۵ جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں ف۲۸۶ اس سب

بقیہ صفحہ ۳۶۹ = (۲۷۰) کثیر الدعا متضرع (۲۷۱) یعنی ان پر گمراہی کا حکم کرے اور انہیں گمراہوں میں داخل فرمائے (۲۷۲) معنی یہ ہیں کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ جب تک کہ اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ کی طرف سے نہ آجائے لہٰذا قبل ممانعت اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں (مدارک و خازن) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی جانب شرع سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے شان نزول جب مومنین کو مشرکین کے لئے استغفار کرنے سے منع فرمایا گیا تو انہیں اندیشہ ہوا کہ ہم پہلے جو استغفار کر چکے ہیں کہیں اس پر گرفت نہ ہو اس آیت سے انہیں تسکین دی گئی اور بتایا گیا کہ ممانعت کا بیان ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے مواخذہ ہوتا ہے (۲۷۳) یعنی غزوہ تبوک میں جس کو غزوہ عسرت بھی کہتے ہیں اس غزوہ میں عسرت کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اونٹ تھا نوبت بہ نوبت اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھانے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی بسر کرتے تھے اس طرح کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا پانی کی بھی نہایت قلت تھی گرمی شدت کی تھی پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید اس حال میں صحابہ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے فرمایا کیا تمہیں یہ خواہش ہے عرض کیا جی ہاں تو حضور نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور ابھی دست مبارک اٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابر بھیجا بارش ہوئی لشکر سیراب ہوا لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لئے اس کے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی ابر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کو بھیجا گیا تھا (۲۷۴) اور وہ اس شدت و سختی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا گوارا کریں (۲۷۵) اور وہ صابر و ثابت رہے اور ان کا اخلاص محفوظ رہا اور جو خطرہ دل میں گزرا تھا اس پر نادم ہوئے (۲۷۶) توبہ سے جن کا ذکر آیت وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ میں ہے اور یہ تین صاحب کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع ہیں یہ سب انصاری تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے واپس ہو کر ان سے جہاد میں حاضر نہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی اور فرمایا ٹھہرو جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی فیصلہ فرمائے اور مسلمانوں کو ان لوگوں سے ملنے جلنے کلام کرنے سے ممانعت فرمائی حتیٰ کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان سے کلام ترک کر دیا یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو کوئی پہچانتا ہی نہیں اور ان کی کسی سے شناسائی ہی نہیں

كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

کے بدلے ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے ۲۸۷ بے شک اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتا

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا

اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں چھوٹا ۲۸۸ یا بڑا ۲۸۹ اور جو نالا طے کرتے ہیں

اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا

سب ان کے لیے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کے سب سے بہتر کاموں کا انہیں صلہ دے ۲۹۰ اور

كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ

مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں ۲۹۱ تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ۲۹۲ ایک

طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا

جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں ۲۹۳ اس امید

اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ

پر کہ وہ بچیں ۲۹۴ اے ایمان والو جہاد کرو ان

يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں ۲۹۵ اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان رکھو کہ اللہ

مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ

پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ۲۹۶ اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان میں کوئی کہنے لگتا ہے کہ اس نے

بقیہ صفحہ ۳۷۰ = اس حال میں انہیں پچاس روز گزرے (۲۷۷) اور انہیں کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی جہاں ایک لحہ کے لئے انہیں قرار ہوتا ہر وقت پریشانی اور رنج و غم بے چینی و اضطراب میں مبتلا تھے (۲۷۸) شدت رنج و غم سے نہ کوئی انیس ہے جس سے بات کریں نہ کوئی غم خوار جسے حال دل سنائیں وحشت و تنہائی ہے اور شب و روز کی گریہ وزاری (۲۷۹) اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور (۲۸۰) معاصی ترک کرو (۲۸۱) جو صادق الایمان ہیں مخلص ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں سعید بن جبیر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابو بکر و عمر مراد ہیں رضی اللہ عنہما ابن جریر کہتے ہیں کہ مہاجرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلب و اعمال مستقیم اور وہ اخلاص کے ساتھ غزوہ تبوک میں حاضر ہوئے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے (۲۸۲) یہاں اہل مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار (۲۸۳) اور جہاد میں حاضر نہ ہوں (۲۸۴) بلکہ انہیں حکم تھا کہ شدت و تکلیف میں حضور کا ساتھ نہ چھوڑیں اور سختی کے موقع پر اپنی جانیں آپ پر فدا کریں (۲۸۵) اور کفار کی زمین کو اپنے گھوڑوں کے سموں سے روندتے ہیں (۲۸۶) قید کر کے یا قتل کر کے یا ہزیمت دے کر (۲۸۷) اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اطاعت الٰہی کا قصد کرے اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا حرکت کرنا ساکن رہنا سب نیکیاں ہیں اللہ کے یہاں لکھی جاتی ہیں (۲۸۸) یعنی قلیل مثلاً ایک کھجور (۲۸۹) جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیش عسرت میں خرچ کیا (۲۹۰) اس آیت سے جہاد کی فضیلت اور اس کا احسن الاعمال ہونا ثابت ہوا (۲۹۱) اور ایک دم اپنے وطن خالی کر دیں (۲۹۲) ایک جماعت وطن میں رہے اور (۲۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے جماعتیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتیں اور وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھتے اور تفقہ حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لئے حضور انہیں اللہ اور رسول کی فرماں برداری کا حکم دیتے اور نماز زکوۃ وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں ان کی قوم پر مامور فرماتے جب وہ لوگ اپنی قوم پر پہنچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرما دیتے (خازن) یہ

زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِیْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ هُمْ

تم میں کس کے ایمان کو ترقی دی ف۲۹۷ تو وہ جو ایمان والے ہیں ان کو اس نے ترقی دی اور وہ

یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ

خوشیاں منا رہے ہیں اور جن کے دلوں میں آزار ہے ف۲۹۸ انہیں اور پلیدی

رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَ لَا یَرَوْنَ اَنَّهُمْ

پر پلیدی بڑھائی ف۲۹۹ اور وہ کفر ہی پر مر گئے کیا انہیں ف۳۰۰ نہیں سوجھتا کہ ہر

یُفْتَنُوْنَ فِیْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَ لَا هُمْ

سال ایک یا دو بار آزمائے جاتے ہیں ف۳۰۱ پھر نہ تو توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت

یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ

مانتے ہیں اور جب کوئی سورت اترتی ہے ان میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگتا ہے ف۳۰۲

هَلْ یَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ

کہ کوئی تمہیں دیکھتا تو نہیں ف۳۰۳ پھر پلٹ جاتے ہیں ف۳۰۴ اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ف۳۰۵ کہ وہ

قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ

ناسمجھ لوگ ہیں ف۳۰۶ بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول ف۳۰۷ جن پر

عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان ف۳۰۸

بقیہ صفحہ ۳۷۱ = رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنا دیتے تھے اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے مسئلہ علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ حدیث شریف میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے مسئلہ طلب علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے جو شخص طلب علم کے لئے راہ چلے اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرتا ہے (ترمذی) مسئلہ فقہ افضل ترین علوم ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا (بخاری و مسلم) حدیث میں ہے ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے (ترمذی) فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں فقہ مصطلح اس کا صحیح مصدق ہے (۲۹۴) عذاب الٰہی سے احکام دین کا اتباع کرکے (۲۹۵) قتال تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر جو ان سے متصل ہوں ایسے ہی درجہ بدرجہ (۲۹۶) انہیں غلبہ دیتا ہے اور ان کی نصرت فرماتا ہے (۲۹۷) یعنی منافقین آپس میں بطریق استہزاء ایسی باتیں کہتے ہیں ان کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے (۲۹۸) شک و نفاق کا (۲۹۹) کہ پہلے جتنا نازل ہوا تھا اسی کے انکار کے وبال میں گرفتار تھے اب جو اور نازل ہوا اس کے انکار کی خباثت میں بھی مبتلا ہوئے (۳۰۰) یعنی منافقین کو (۳۰۱) امراض و شدائد اور قحط وغیرہ کے ساتھ (۳۰۲) اور آنکھوں سے نکل بھاگنے کے اشارے کرتا ہے اور کہتا ہے (۳۰۳) اگر دیکھتا ہوا تو بیٹھ گئے ورنہ نکل گئے (۳۰۴) کفر کی طرف (۳۰۵) اس سبب سے (۳۰۶) اپنے نفع و ضرر کو نہیں سوچتے (۳۰۷) محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قرشی جن کے حسب نسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے عالی نسب ہیں اور تم ان کے صدق و امانت زہد و تقویٰ طہارت و تقدس اور اخلاق حمیدہ کو بھی خوب جانتے ہو اور ایک قراءۃ میں اَنْفَسِكُمْ بفتح فا آیا ہے اس کے معنی ہیں کہ تم میں سب سے نفیس تر اور اشرف و افضل اس آیت کریمہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری یعنی آپ کے میلاد مبارک کا بیان ہے ترمذی کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کا بیان قیام کرکے فرمایا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد مبارک کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ﳗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ

پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۰۹ تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا

وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۠ ﴿۱۲۹﴾ ع

اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے ف۳۱۰

سُوْرَةُ یُوْنُسَ ۱۰ مَكِّیَّةٌ ۵۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اٰیَاتُهَا ۱۰۹ رُكُوْعَاتُهَا ۱۱

سورۂ یونس مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگوں کو اس کا اچنبا ہوا کہ

اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

ہم نے ان میں سے ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ ف۲ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو

اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْؔؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا

کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے کافر بولے بے شک یہ

لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

تو کھلا جادوگر ہے ف۳ بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور

الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَؕ

زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے کام کی تدبیر فرماتا ہے ف۴

(۳۰۸) اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دو ناموں سے مشرف فرمایا یہ کمال تکریم ہے اس سرور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی (۳۰۹) یعنی منافقین و کفار آپ پر ایمان لانے سے اعراض کریں (۳۱۰) حاکم نے مستدرک میں ابی ابن کعب سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ سے آخر سورت تک دونوں آیتیں قرآن کریم میں سب کے بعد نازل ہوئیں

(۱) سورہ یونس مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ سے اس میں گیارہ رکوع اور ایک سو نو آیتیں اور ایک ہزار آٹھ سو بتیس کلمے اور نو ہزار ننانوے حرف ہیں (۲) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو عرب منکر ہو گئے اور ان میں سے بعضوں نے یہ کہا کہ اللہ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں (۳) کفار نے پہلے تو بشر کا رسول ہونا قابل تعجب و انکار قرار دیا اور پھر جب حضور کے معجزات دیکھے اور یقین ہوا کہ یہ بشر کے مقدرت سے بالاتر ہیں تو آپ کو ساحر بتایا ان کا یہ دعویٰ تو کذب و باطل ہے مگر اس میں بھی حضور کے کمال اور اپنے عجز کا اعتراف پایا جاتا ہے (۴) یعنی تمام خلق کے امور کا حسب اقتضاء حکمت سرانجام فرماتا ہے

مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ

کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد ۵ یہ ہے اللہ تمہارا رب ۶ تو اس کی بندگی کرو

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ

تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اسی کی طرف تم سب کو پھرنا ہے ۷ اللہ کا سچا وعدہ

إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

بے شک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا کہ ان کو جو ایمان لائے اور اچھے

الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ

کام کئے انصاف کا صلہ دے ۸ اور کافروں کے لیے پینے کو کھولتا پانی

وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ

اور دردناک عذاب بدلہ ان کے کفر کا وہی ہے جس نے سورج کو

ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ

جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لیے منزلیں ٹھہرائیں ۹ کہ تم برسوں کی گنتی

وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

اور ۱۰ حساب جانو اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق ۱۱ نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم والوں

يَعْلَمُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ

کے لیے ۱۲ بے شک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ اللہ نے

(۵) اس میں بت پرستوں کے اس قول کا رد ہے کہ بت ان کی شفاعت کریں گے انہیں بتایا گیا کہ شفاعت ماذونین کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور ماذون صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے (۶) جو آسمان و زمین کا خالق اور تمام امور کا مدبر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں فقط وہی مستحق عبادت ہے (۷) روز قیامت اور یہی ہے (۸) اس آیت میں حشر و نشر و معاد کا بیان اور منکرین کا رد ہے اور اس پر نہایت لطیف پیرایہ میں دلیل قائم فرمائی گئی ہے کہ وہ پہلی بار بناتا ہے اور اعضاء مرکبہ کو پیدا کرتا اور ترکیب دیتا ہے تو موت کے ساتھ متفرق و منتشر ہونے کے بعد ان کو دوبارہ پھر ترکیب دینا اور بنے ہوئے انسان کو فنا کے بعد پھر دوبارہ بنا دینا اور وہی جان جو اس بدن سے متعلق تھی اس کو اس بدن کی درستی کے بعد پھر اسی بدن سے متعلق کر دینا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے اور اس دوبارہ پیدا کرنے کا مقصود جزائے اعمال یعنی مطیع کو ثواب اور عاصی کو عذاب دینا ہے (۹) اٹھائیس منزلیں جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج کے لئے اڑھائی منزلیں ہیں چاند ہر شب ایک منزل میں رہتا ہے اور مہینہ تیس دن کا ہو تو دو شب ورنہ ایک شب چھپتا ہے (۱۰) مہینوں دنوں ساعتوں کا (۱۱) کہ اس سے اس کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے دلائل ظاہر ہوں (۱۲) کہ ان میں غور کر کے نفع اٹھائیں

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لیے بے شک وہ جو

لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ

ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ف۱۳ اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہو گئے ف۱۴ اور

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا

وہ جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں ف۱۵ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ

بدلہ ان کی کمائی کا بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا

رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٩﴾

رب ان کے ایمان کے سبب انھیں راہ دے گا ف۱۶ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ

ان کی دعا اس میں یہ ہو گی کہ اللہ تجھے پاکی ہے ف۱۷ اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے ف۱۸ اور ان کی دعا

دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠﴾ ع وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ

کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا ف۱۹ اور اگر اللہ لوگوں پر برائی

لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ

ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو ان کا وعدہ پورا ہو چکا ہوتا ف۲۰ تو ہم چھوڑتے

(۱۳) روز قیامت اور ثواب وعذاب کے قائل نہیں (۱۴) اور اس فانی کو جاودانی پر ترجیح دی اور عمر اس کی طلب میں گزاری (۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور قرآن شریف مراد ہے اور غفلت کرنے سے مراد ان سے اعراض کرنا ہے (۱۶) جنتوں کی طرف قتادہ کا قول ہے کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل خوب صورت شکل میں اس کے سامنے آئے گا یہ شخص کہے گا تو کون ہے وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں اور اس کے لئے نور ہو گا اور جنت تک پہنچائے گا اور کافر کا معاملہ برعکس ہو گا کہ اس کا عمل بری شکل میں نمودار ہو کر اسے جہنم میں پہنچائے گا (۱۷) یعنی اہل جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح تحمید تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انھیں فرحت و سرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہو گی سبحان اللہ (۱۸) یعنی اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کی تحیت و تکریم سلام سے کریں گے یا ملائکہ انھیں بطور تحیت سلام عرض کریں گے یا ملائکہ رب عزوجل کی طرف سے ان کے پاس سلام لائیں گے (۱۹) ان کے کلام کی ابتداء اللہ کی تعظیم و تنزیہ سے ہو گی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہو گا (۲۰) یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی بد دعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وقت اپنے لئے اور اپنے اہل اولاد و مال کے لئے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہو جائیں خدا ہمیں غارت کرے برباد کرے اور ایسے کلمے ہی اپنی اولاد و اقارب کے لئے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں کوسنا کہتے ہیں اگر وہ دعا ایسی جلدی قبول کر لی جاتی جیسی جلدی وہ دعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہو گئے ہوتے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے دعائے بد کے قبول میں نہیں یہ اس کی رحمت ہے شان نزول نضر بن حارث نے کہا تھا یارب یہ دین اسلام اگر تیرے نزدیک حق ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے عذاب میں جلدی فرماتا جیسا کہ ان کے لئے مال و اولاد وغیرہ دنیا کی بھلائی دینے میں جلدی فرمائی تو وہ سب ہلاک ہو چکے ہوتے

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١﴾ وَإِذَا

انھیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں ۲۱ اور جب

مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا

آدمی کو ۲۲ تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے ۲۳ پھر جب

كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ

ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں چل دیتا ہے ۲۴ گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا یونہی

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ

بھلے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والے کو ۲۵ ان کے کام ۲۶ اور بے شک ہم نے تم سے پہلی سنگتیں (قومیں) ۲۷

مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا

ہلاک فرما دیں جب وہ حد سے بڑھے ۲۸ اور ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے ۲۹ اور وہ

كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ

ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے ہم یونہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو پھر ہم نے ان کے

خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

بعد تمہیں زمین میں جانشین کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو ۳۰

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ

اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں ۳۱ پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں جنھیں ہم سے ملنے کی

(۲۱) اور ہم انھیں مہلت دیتے ہیں اور ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتے (۲۲) یہاں آدمی سے کافر مراد ہے (۲۳) ہر حال میں اور جب تک اس کی تکلیف زائل نہ ہو دعا میں مشغول رہتا ہے (۲۴) اپنے پہلے طریقہ پر اور وہی کفر کی راہ اختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے (۲۵) یعنی کافروں کو (۲۶) مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے لیٹے بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے جب اللہ تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالت سابقہ کی طرف لوٹ جاتا ہے یہ حال غافل کا ہے مومن عاقل کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع و زاری اور دعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مصیبت و بلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں قضاء الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور جمیع احوال پر شکر کرتے ہیں (۲۷) یعنی امتیں (۲۸) اور کفر میں مبتلا ہوئے (۲۹) جو ان کے صدق کی بہت واضح دلیلیں تھیں لیکن انہوں نے نہ مانا اور انبیاء کی تصدیق نہ کی (۳۰) تاکہ تمہارے ساتھ تمہارے عمل کے لائق معاملہ فرمائیں (۳۱) جن میں ہماری توحید اور بت پرستی کی برائی اور بت پرستوں کی سزا کا بیان ہے

لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ

امید نہیں ف۳۲ کہ اس کے سوا اور قرآن لے آئیے ف۳۳ یا اسی کو بدل دیجئے ف۳۴ تم فرماؤ مجھے نہیں پہونچتا

اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ

کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے ف۳۵

اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ

میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں ف۳۶ تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۳۷ تم فرماؤ اگر

شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ

اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا نہ وہ تم کو اس سے خبردار کرتا ف۳۸ تو میں اس سے پہلے تم میں

عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں ف۳۹ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۴۰ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

جھوٹ باندھے ف۴۱ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک مجرموں کا بھلا نہ ہو گا اور

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

اللہ کے سوا ایسی چیز ف۴۲ کو پوجتے ہیں جو ان کا کچھ بھلا نہ کرے اور کہتے ہیں کہ

هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ

یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں ف۴۳ تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں

(۳۲) اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (۳۳) جس میں بتوں کی برائی نہ ہو (۳۴) شان نزول کفار کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لائیے جس میں لات عزیٰ منات وغیرہ بتوں کی برائی اور ان کی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنا لیجئے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق کر دیجئے تو ہم ایمان لے آئیں گے ان کا یہ کلام یا تو بطریق تمسخر و استہزاء تھا یا انہوں نے تجربہ و امتحان کے لئے ایسا کہا تھا کہ اگر یہ دوسرا قرآن بنا لائیں یا اس کو بدل دیں تو ثابت ہو جائے گا کہ قرآن کلام ربانی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس کا یہ جواب دیں جو آیت میں مذکور ہوتا ہے (۳۵) میں اس میں کوئی تغیر تبدل کمی بیشی نہیں کر سکتا یہ میرا کلام نہیں کلام الٰہی ہے (۳۶) یا اس کی کتاب کے احکام کو بدلوں (۳۷) اور دوسرا قرآن بنانا انسان کی مقدرت ہی سے باہر ہے اور خلق کا اس سے عاجز ہونا خوب ظاہر ہو چکا (۳۸) یعنی اس کی تلاوت محض اللہ کی مرضی سے ہے (۳۹) اور چالیس سال تم میں رہا ہوں اس زمانہ میں تمہارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں نے تمہیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے احوال کا خوب مشاہدہ کیا ہے میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا کسی کتاب کا مطالعہ نہ کیا اس کے بعد یہ کتاب عظیم لایا جس کے حضور ہر ایک کلام فصیح پست اور بے حقیقت ہو گیا اس کتاب میں نفیس علوم ہیں اصول و فروع کا بیان ہے احکام و آداب میں مکارم اخلاق کی تعلیم ہے غیبی خبریں ہیں اس کی فصاحت و بلاغت نے ملک بھر کے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا ہے ہر صاحب عقل سلیم کے لئے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ یہ بغیر وحی الٰہی کے ممکن ہی نہیں (۴۰) کہ اتنا سمجھ سکو کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اس کی مثل بنا سکے (۴۱) اس کے لئے شریک بتائے (۴۲) بت (۴۳) یعنی دنیوی امور میں کیونکہ آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا تو وہ اعتقاد ہی نہیں رکھتے

فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں ۴۴ اسے پاکی اور برتری ہے ان کے شرک سے

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

اور لوگ ایک ہی امت تھے ۴۵ پھر مختلف ہوئے اور اگر تیرے رب کی

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی ۴۶ تو یہیں ان کے اختلافوں کا ان پر فیصلہ ہو گیا ہوتا ۴۷ اور

يَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ

کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ۴۸ تم فرماؤ غیب تو اللہ کے لیے

لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا

ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں اور جب کہ ہم آدمیوں

النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ؕ

کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی تھی جبھی وہ ہماری آیتوں کے ساتھ داؤں چلتے ہیں ۴۹

قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ

تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے ۵۰ بے شک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں ۵۱ وہی ہے

الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ

کہ تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے ۵۲ یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو

(۴۴) یعنی اس کا وجود ہی نہیں کیونکہ جو چیز موجود ہے وہ ضرور علم الٰہی میں ہے (۴۵) ایک دین اسلام پر جیسا کہ زمانہ آدم علیہ السلام میں قابیل کے ہابیل کو قتل کرنے کے وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت ایک ہی دین پر تھے اس کے بعد ان میں اختلاف ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ زمانہ نوح علیہ السلام تک ایک دین پر رہے پھر اختلاف ہوا تو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے گئے ایک قول یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے وقت سب لوگ ایک دین اسلام پر تھے ایک قول یہ ہے کہ عہد حضرت ابراہیم سے سب لوگ ایک دین پر تھے یہاں تک کہ عمرو بن لحی نے دین کو متغیر کیا اس تقدیر پر النّاس سے مراد خاص عرب ہوں گے ایک قول یہ ہے کہ لوگ ایک دین پر تھے یعنی کفر پر پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تو بعض ان سے ایمان لائے اور بعض علماء نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ اول خلقت میں فطرۃ سلیمہ پر تھے پھر ان میں اختلافات ہوئے حدیث شریف میں ہے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اور حدیث میں فطرۃ سے فطرۃ اسلام مراد ہے (۴۶) اور ہر امت کے لئے ایک میعاد معین نہ کر دی گئی ہوتی یا جزاء اعمال قیامت تک موخر نہ فرمائی گئی ہوتی (۴۷) نزول عذاب سے (۴۸) اہل باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف برہان قوی قائم ہوتی ہے اور وہ جواب سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس برہان کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یہ کہا کرتے ہیں کہ دلیل لاؤ تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابل اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی ہے اس طرح کفار نے حضور کے معجزات اور بالخصوص قرآن کریم معجزہ عظیمہ ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کہ معجزات انہوں نے دیکھے ہی نہیں اور قرآن پاک کو وہ نشانی شمار ہی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ غیب تو اللہ کے لئے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں تقریر کا جواب یہ ہے کہ دلالت قاہرہ اس پر قائم ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا ظاہر ہونا بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے کیونکہ حضور ان میں پیدا ہوئے ان کے درمیان حضور بڑھے تمام زمانے حضور کے ان کی آنکھوں کے سامنے گزرے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا نہ کسی استاد کی شاگردی کی یکبارگی قرآن کریم آپ پر ظاہر ہوا اور ایسی بے مثال اعلیٰ ترین کتاب کا ایسی شان کے ساتھ نزول بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں یہ قرآن کریم کے معجزہ قاہرہ ہونے کی برہان ہے اور جب ایسی قوی

وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ

اور وہ ف۵۳ اچھی ہوا سے انہیں لے کر چلیں اور اس پر خوش ہوئے ف۵۴ ان پر آندھی کا جھونکا آیا

وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ

اور ہر طرف لہروں نے انہیں آ لیا اور سمجھ لیے کہ ہم گھر گئے

دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ

اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں نرے اس کے بندے ہو کر کہ اگر تو اس سے ہمیں بچا لے گا

لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي

تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے ف۵۵ پھر اللہ جب انہیں بچا لیتا ہے جبھی وہ زمین میں

الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم

ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں ف۵۶ اے لوگو! تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے

مَّتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ

دنیا کے جیتے جی برت لو (فائدہ اٹھالو) پھر تمہیں ہماری طرف پھرنا ہے اس وقت ہم تمہیں جتادیں گے جو تمہارے

تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ

کوتک تھے ف۵۷ دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا

فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ ؕ

تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں سب گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں ف۵۸

بقیہ صفحہ ۳۷۸ = برہان قائم ہے تو اثبات نبوت کے لئے کسی دوسری نشانی کا طلب کرنا قطعاً غیر ضروری ہے ایسی حالت میں اس نشانی کا نازل کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے تو یہ امر غیب ہوا اور اس کے لئے انتظار لازم آیا کہ اللہ کیا کرتا ہے لیکن وہ یہ غیر ضروری نشانی جو کفار نے طلب کی ہے نازل فرمائے یا نہ فرمائے نبوت ثابت ہو چکی اور رسالت کا ثبوت قاہرہ معجزات سے کمال کو پہنچ چکا (۴۹) اہل مکہ پر اللہ تعالیٰ نے قحط مسلط کیا جس کی مصیبت میں وہ سات برس گرفتار رہے یہاں تک کہ قریب ہلاکت کے پہنچے پھر اس نے رحم فرمایا بارش ہوئی زمینیں سرسبز ہوئیں تو اگرچہ اس تکلیف و راحت دونوں میں قدرت کی نشانیاں تھیں اور تکلیف کے بعد راحت بڑی عظیم نعمت تھی اس پر شکر لازم تھا مگر بجائے اس کے وہ پند پذیر نہ ہوئے اور فساد و کفر کی طرف پلٹے (۵۰) اور اس کا عذاب دیر نہیں کرتا (۵۱) اور تمہاری خفیہ تدبیریں کاتب اعمال فرشتوں پر بھی مخفی نہیں ہیں تو اللہ علیم و خبیر سے کیسے چھپ سکتی ہیں (۵۲) اور تمہیں قطع مسافت کی قدرت دیتا ہے خشکی میں تم پیادہ اور سوار منزلیں طے کرتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے سفر کرتے ہو وہ تمہیں خشکی اور تری دونوں میں اسباب سیر عطا فرماتا ہے

(۵۳) یعنی کشتیاں (۵۴) کہ ہوا موافق ہے اچانک (۵۵) تیری نعمتوں کے تجھ پر ایمان لا کر اور خاص تیری عبادت کر کے (۵۶) اور وعدہ کے خلاف کر کے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں (۵۷) اور ان کی تمہیں جزا دیں گے (۵۸) غلے اور پھل اور سبزہ

حَتّٰىٓ اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ

یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا ف۵۹ اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے

اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا

کہ یہ ہمارے بس میں آ گئی ف۶۰ ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں ف۶۱ تو ہم نے اسے کر دیا کاٹی ہوئی

كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

گویا کل تھی ہی نہیں ف۶۲ ہم یونہی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لیے ف۶۳

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے ف۶۴ اور جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے ف۶۵

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ

بھلائی والوں کے لیے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد ف۶۶ اور ان کے منہ پر نہ

وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾

چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری ف۶۷ وہی جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ

اور جنھوں نے برائیاں کمائیں ف۶۸ تو برائی کا بدلہ اسی جیسا ف۶۹ اور ان پر ذلت چڑھے گی

مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا

انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے

(۵۹) خوب پھولی پھلی سرسبز و شاداب ہوئی (۶۰) کہ کھیتیاں تیار ہو گئیں پھل رسیدہ ہو گئے ایسے وقت (۶۱) یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں یا اولے برسنے یا آندھی چلنے کی صورت میں (۶۲) یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ ہیں اور آخرت کی انھیں کچھ پروا نہیں اس میں بہت دل پذیر طریقہ پر خاطر گزیں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہو اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذاب الٰہی آتا ہے اور اس کا تمام سرو سامان جس سے اس کی امیدیں وابستہ تھیں غارت ہو جاتا ہے (۶۳) تاکہ وہ نفع حاصل کریں اور ظلمات شکوک و اوہام سے نجات پائیں اور دنیائے ناپائیدار کی بے ثباتی سے باخبر ہوں (۶۴) دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد دار باقی کی طرف دعوت دی قتادہ نے کہا کہ دارالسلام جنت ہے یہ اللہ کا کمال رحمت و کرم ہے کہ اپنے بندوں کو جنت کی دعوت دی (۶۵) سیدھی راہ دین اسلام ہے بخاری کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتے حاضر ہوئے آپ خواب میں تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ خواب میں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں خواب میں ہیں دل بیدار ہے بعض کہنے لگے کہ ان کی کوئی مثال بیان کرو تو انھوں نے کہا جس طرح کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں مہیا کیں اور ایک بلانے والے کو بھیجا کہ لوگوں کو بلائے جس نے اس بلانے والے کی اطاعت کی اس مکان میں داخل ہوا اور ان نعمتوں کو کھایا پیا اور جس نے بلانے والے کی اطاعت نہ کی وہ نہ مکان میں داخل ہو سکا نہ کچھ کھا سکا پھر وہ کہنے لگے کہ اس مثال کی تطبیق کرو کہ سمجھ میں آئے تطبیق یہ ہے کہ مکان جنت ہے داعی محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی (۶۶) بھلائی والوں سے اللہ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور زیادت اس پر دیدار الٰہی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ عنایت کروں وہ عرض کریں گے یارب کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی حضور نے فرمایا پھر پردہ اٹھا دیا جائے گا تو دیدار الٰہی انھیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہو گا صحاح کی بہت حدیثیں یہ ثابت کرتی

مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ

چڑھا دیئے ہیں ف۷۰ وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور

يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ

جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ف۷۱ پھر مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور

شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾

تمہارے شریک ف۷۲ تو ہم انہیں مسلمانوں سے جدا کردیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے تم ہمیں کب پوجتے تھے ف۷۳

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

تو اللہ گواہ کافی ہے ہم میں اور تم میں کہ ہمیں تمہارے پوجنے کی خبر بھی

لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْۤا اِلَى

نہ تھی یہاں ہر جان جانچ لے گی جو آگے بھیجا ف۷۴ اور اللہ کی طرف پھیرے

اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ

جائیں گے جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کی ساری بناوٹیں ف۷۵ ان سے گم ہو جائیں گی ف۷۶ تم فرماؤ تمہیں کون

يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ

روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے ف۷۷ یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا ف۷۸

وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ

اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے ف۷۹ اور کون

بقیہ صفحہ ۳۸۰ = ہیں کہ زیادۃ سے آیت میں دیدار الٰہی مراد ہے (۶۷) کہ یہ بات جہنم والوں کے لئے ہے (۶۸) یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے (۶۹) ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائے گا (۷۰) یہ حال ہوگا ان کی روسیاہی کا خدا کی پناہ (۷۱) اور تمام خلق کو موقف حساب میں جمع کریں گے (۷۲) یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے (۷۳) روز قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بت اپنے پجاریوں کی پوجا کا انکار کر دیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے نہ جانتے تھے نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللہ کی قسم ہم تمہیں کو پوجتے تھے تو بت کہیں گے (۷۴) یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے مضر یا مفید (۷۵) بتوں کو خدا کا شریک بتانا اور معبود ٹھہرانا (۷۶) اور باطل و بے حقیقت ثابت ہوں گی (۷۷) آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اگا کر (۷۸) اور یہ حواس تمہیں کس نے دیئے ہیں کس نے یہ عجائب تمہیں عنایت کئے ہیں انہیں مدتوں کون محفوظ رکھتا ہے (۷۹) انسان کو نطفہ سے اور نطفہ کو انسان سے پرند کو انڈے سے اور انڈے کو پرندے سے مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے عالم کو جاہل سے اور جاہل کو عالم سے

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ

تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ ف۸۰ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے ف۸۱ تو یہ اللہ ہے تمہارا

رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾

سچا رب ف۸۲ پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی ف۸۳ پھر کہاں پھرے جاتے ہو

كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾

یونہی ثابت ہو چکی ہے تیرے رب کی بات فاسقوں پر ف۸۴ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ

تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں ف۸۵ کوئی ایسا ہے کہ اول بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے ف۸۶ تم فرماؤ اللہ

يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

اول بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا تو کہاں اوندھے جاتے ہو ف۸۷ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے

مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى

کہ حق کی راہ دکھائے ف۸۸ تم فرماؤ کہ اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق کی راہ دکھائے

الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ

اس کے حکم پر چلنا چاہیے یا اس کے جو خود ہی راہ نہ پائے جب تک راہ نہ دکھایا جائے ف۸۹ تو تمہیں کیا ہوا کیسا

تَحْكُمُونَ ﴿٣٥﴾ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ

حکم لگاتے ہو اور ان ف۹۰ میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر ف۹۱ بے شک گمان حق کا کچھ کام نہیں

(۸۰) اور اس کی قدرت کاملہ کا اعتراف کریں گے اور اس کے سوا کچھ چارہ نہ ہو گا (۸۱) اس کے عذاب سے اور کیوں بتوں کو پوجتے اور ان کو معبود بناتے ہو باوجودیکہ وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے (۸۲) جس کی ایسی قدرت کاملہ ہے (۸۳) یعنی جب ایسے براہین واضحہ اور دلائل قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ مستحق عبادت صرف اللہ ہے تو ماسوا اس کے سب باطل و ضلال ہے اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کر لیا تو (۸۴) جو کفر میں راسخ ہو گئے اور رب کی بات سے مراد قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ الآیہ (۸۵) جنہیں اے مشرکین تم معبود ٹھہراتے ہو (۸۶) اس کا جواب ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کیونکہ مشرکین بھی یہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے لہٰذا اے مصطفےٰ صلی اللہ علیک وسلم (۸۷) اور ایسی روشن دلیلیں قائم ہونے کے بعد راہ راست سے منحرف ہوتے ہو (۸۸) حجتیں اور دلائل قائم کر کے رسول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر مکلفین کو عقل و نظر عطا فرما کر اس کا واضح جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) (۸۹) جیسے کہ تمہارے بت ہیں کہ کسی جگہ جا نہیں سکتے جب تک کہ کوئی اٹھا لے جانے والا انہیں اٹھا کر لے نہ جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہ حق کو پہچانیں بغیر اس کے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی عقل اور ادراک دے تو جب ان کی مجبوری کا یہ عالم ہے تو وہ دوسروں کو کیا راہ بتا سکیں ایسوں کو معبود بنانا ان کا مطیع بننا کتنا باطل اور بیہودہ ہے (۹۰) مشرکین (۹۱) جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں نہ اس کی صحت کا جزم و یقین شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ بھی بت پرستی کرتے تھے انہوں نے کچھ تو سمجھا ہو گا

الْحَقِّ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ

دیتا بے شک اللہ ان کے کاموں جانتا ہے اور اس قرآن کی یہ شان نہیں

اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ

کہ کوئی اپنی طرف سے بنالے بے اللہ کے اتارے ۹۲ ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے ۹۳

يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۷ اَمْ

اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا یہ

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

کہتے ہیں ۹۴ کہ انہوں نے اسے بنالیا ہے تم فرماؤ ۹۵ تو اس جیسی کوئی ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں سب

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۳۸ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ

کو بلا لاؤ ۹۶ اگر تم سچے ہو بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم

يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

پر قابو نہ پایا ۹۷ اور ابھی انہوں نے اس کا انجام نہیں دیکھا ۹۸ ایسے ہی ان سے اگلوں نے

قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۹ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ

جھٹلایا تھا ۹۹ تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا ۱۰۰ اور ان ۱۰۱ میں کوئی اس ۱۰۲ پر

بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝۴۰ وَاِنْ

ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی اس پر ایمان نہیں لاتا ہے اور تمہارا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے ۱۰۳ اور اگر

(۹۲) کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنالیا ہے اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردد ہو سکے اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہے تو یقیناً وہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب ہے (۹۳) توریت و انجیل وغیرہ کی (۹۴) کفار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت (۹۵) اگر تمہارا یہ خیال ہے تو تم بھی عرب ہو فصاحت و بلاغت کے دعوی دار ہو دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کے کلام کے مقابل کلام بنانے کو تم ناممکن سمجھتے ہو اگر تمہارے گمان میں یہ انسانی کلام ہے (۹۶) اور ان سے مدد بھی لو اور سب مل کر قرآن جیسی ایک سورہ تو بناؤ (۹۷) یعنی قرآن پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر انہوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ کمال جہل ہے کہ کسی شے کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا مدعیان علم و خرد احاطہ نہ کر سکیں اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا (۹۸) یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں (۹۹) عناد سے اپنے رسولوں کو بغیر اس کے کہ ان کے معجزات اور آیات دیکھ کر نظر و تدبیر سے کام لیتے (۱۰۰) اور پہلی امتیں اپنے انبیاء کو جھٹلا کر کیسے کیسے عذابوں میں مبتلا ہوئیں تو اے سید انبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے (۱۰۱) اہل مکہ (۱۰۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم (۱۰۳) جو عناد سے ایمان نہیں لاتے اور کفر پر مصر رہتے ہیں

كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ

وہ تمھیں جھٹلائیں ف۱۰۴ تو فرما دو کہ میرے لیے میری کرنی اور تمھارے لیے تمھاری کرنی (اعمال) ف۱۰۵ تمھیں میرے کام سے علاقہ نہیں

وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ

اور مجھے تمھارے کام سے تعلق نہیں ف۱۰۶ اور ان میں کوئی وہ ہیں جو تمھاری طرف کان لگاتے ہیں ف۱۰۷ تو کیا تم

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ۚ

بہروں کو سنا دو گے اگرچہ انھیں عقل نہ ہو ف۱۰۸ اور ان میں کوئی تمھاری طرف تکتا ہے ف۱۰۹

أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ

کیا تم اندھوں کو راہ دکھا دو گے اگرچہ وہ نہ سوجھیں بے شک اللہ لوگوں پر کچھ

النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

ظلم نہیں کرتا ف۱۱۰ ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ف۱۱۱ اور جس دن انھیں اٹھائے گا

كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ

ف۱۱۲ گویا دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی ف۱۱۳ آپس میں پہچان کریں گے ف۱۱۴ کہ پورے گھاٹے

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ

میں رہے وہ جنھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے ف۱۱۵ اور اگر ہم تمھیں دکھا دیں

بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ

کچھ ف۱۱۶ اس میں سے جو انھیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۱۷ یا تمھیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں ف۱۱۸ بہرحال انھیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے

(۱۰۴) اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی راہ پر آنے اور حق و ہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہو جائے (۱۰۵) ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا (۱۰۶) کسی کے عمل پر دوسرا ماخوذ نہ ہوگا جو پکڑا جائے گا خود اپنے عمل پر پکڑا جائے گا یہ فرمانا بطور زجر کے ہے کہ تم نصیحت نہیں مانتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو اس کا وبال خود تم پر ہوگا کسی دوسرے کا اس سے ضرر نہیں (۱۰۷) اور آپ سے قرآن پاک اور احکام دین سنتے ہیں اور بغض و عداوت کی وجہ سے دل میں جگہ نہیں دیتے اور قبول نہیں کرتے تو یہ سننا بیکار ہے اور وہ ہدایت سے نفع نہ پانے میں بہروں کی مثل ہیں (۱۰۸) اور وہ نہ حواس سے کام لیں نہ عقل سے (۱۰۹) اور دلائل صدق اور اعلام نبوت کو دیکھتا ہے لیکن تصدیق نہیں کرتا اور اس دیکھنے سے نتیجہ نہیں نکالتا فائدہ نہیں اٹھاتا دل کی بینائی سے محروم اور باطن کا اندھا ہے (۱۱۰) بلکہ انھیں ہدایت اور راہ پانے کے تمام سامان عطا فرماتا ہے اور روشن دلائل قائم فرماتا ہے (۱۱۱) کہ ان دلائل میں غور نہیں کرتے اور حق واضح ہو جانے کے باوجود خود گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں (۱۱۲) قبروں سے موقف حساب میں حاضر کرنے کے لئے تو اس روز کی ہیبت و وحشت سے یہ حال ہوگا کہ وہ دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت تھوڑا سمجھیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ (۱۱۳) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کفار نے طلب دنیا میں عمریں ضائع کر دیں اور اللہ کی اطاعت جو آج کار آمد ہوتی بجا نہ لاتے تو ان کی زندگانی کا وقت ان کے کام نہ آیا اس لئے وہ اسے بہت ہی کم سمجھیں گے (۱۱۴) قبروں سے نکلتے وقت تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر روز قیامت کے اہوال اور دہشت ناک مناظر دیکھ کر یہ معرفت باقی نہ رہے گی اور ایک قول یہ ہے کہ روز قیامت دمبدم حال بدلیں گے کبھی ایسا حال ہوگا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے کبھی ایسا کہ نہ پہچانیں گے اور جب پہچانیں گے تو کہیں گے (۱۱۵) جو انھیں گھاٹے سے بچاتی (۱۱۶) عذاب (۱۱۷) دنیا ہی میں آپ کے زمانہ حیات میں تو وہ ملاحظہ کیجئے (۱۱۸) تو آخرت میں آپ کو ان کا عذاب دکھائیں گے اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور انکی ذلت و رسوائیاں آپ کی حیات دنیا ہی میں آپ کو دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے بسبب کفر و تکذیب کے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا

شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ

پھر اللہ گواہ ہے ف۱۱۹ ان کے کاموں پر اور ہر امت میں ایک رسول ہوا ف۱۲۰ جب ان کا رسول ان کے پاس آتا

قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

ف۱۲۱ ان پر انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا ف۱۲۲ اور ان پر ظلم نہیں ہوتا اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا

آئے گا اگر تم سچے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں اپنی جان کے برے بھلے کا (ذاتی) اختیار نہیں

نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

رکھتا مگر جو اللہ چاہے ف۱۲۴ ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۱۲۵ جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ

ہٹیں نہ آگے بڑھیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب ف۱۲۶ تم پر رات کو آئے ف۱۲۷ یا

نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ

دن کو ف۱۲۸ تو اس میں وہ کونسی چیز ہے کہ مجرموں کو جس کی جلدی ہے تو کیا جب ف۱۲۹ ہو پڑے گا اس وقت اس کا

بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

یقین کرو گے ف۱۳۰ کیا اب مانتے ہو پہلے تو ف۱۳۱ اس کی جلدی مچا رہے تھے پھر ظالموں سے کہا جائے گا

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ

ہمیشہ کا عذاب چکھو تمہیں کچھ اور بدلہ نہ ملے گا مگر وہی جو کماتے تھے ف۱۳۲ اور

(۱۱۹) مطلع ہے عذاب دینے والا ہے (۱۲۰) جو انہیں دین حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا (۱۲۱) اور احکام الٰہی کی تبلیغ کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے تو (۱۲۲) کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا آیت کی تفسیر میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہوگا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی جب وہ رسول موقف میں آئے گا اور مومن و کافر پر شہادت دے گا تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا کہ مومنوں کو نجات ہوگی اور کافر گرفتار عذاب ہوں گے (۱۲۳) شان نزول جب آیت اِمَّا نُرِيَنَّكَ میں عذاب کی وعید دی گئی تو کافروں نے براہ سرکشی یہ کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس عذاب کا آپ وعدہ دیتے ہیں وہ کب آئے گا اس میں کیا تاخیر ہے اس عذاب کو جلد لائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۲۴) یعنی دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا اور انہیں غلبہ دینا یہ سب بہ مشیت الٰہی ہے اور مشیت الٰہی میں (۱۲۵) اس کے ہلاک و عذاب کا ایک وقت معین ہے لوح محفوظ میں مکتوب ہے (۱۲۶) جس کی تم جلدی کرتے ہو (۱۲۷) جب تم غافل پڑے سوتے ہو (۱۲۸) جب تم معاش کے کاموں میں مشغول ہو (۱۲۹) وہ عذاب تم پر نازل (۱۳۰) اس وقت کا یقین کچھ فائدہ نہ دے گا اور کہا جائے گا (۱۳۱) بطریق تکذیب و استہزاء (۱۳۲) یعنی دنیا میں جو عمل کرتے تھے اور کفر و تکذیب انبیاء میں مصروف رہتے تھے اسی کا بدلہ

یَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔ ۚ وَمَاۤ

اور تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ ۱۳۳ حق ہے تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے اور تم

اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی

کچھ تھکا نہ سکو گے ۱۳۴ اور اگر ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے ۱۳۵ سب

الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ

کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھڑانے میں دیتی ۱۳۶ اور دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوئے جب عذاب دیکھا

وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا

اور ان میں انصاف سے فیصلہ کر دیا گیا اور ان پر ظلم نہ ہوگا سن لو بے شک اللہ ہی کا

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ۱۳۷ سن لو بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾

اکثر کو خبر نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کی طرف پھرو گے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی ۱۳۸ اور دلوں کی

الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ

صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل

(۱۳۳) بعث اور عذاب جس کے نازل ہونے کی آپ نے ہمیں خبر دی (۱۳۴) یعنی وہ عذاب تمہیں ضرور پہنچے گا (۱۳۵) مال و متاع خزانہ دفینہ (۱۳۶) اور روز قیامت اس کو اپنی رہائی کے لئے فدیہ کر ڈالتی مگر یہ فدیہ قبول نہیں اور تمام دنیا کی دولت خرچ کر کے بھی اب رہائی ممکن نہیں جب قیامت میں یہ منظر پیش آیا اور کفار کی امیدیں ٹوٹیں (۱۳۷) تو کافر کسی چیز کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اللہ کا مملوک ہے اس کا فدیہ دینا ممکن ہی نہیں (۱۳۸) اس آیت میں قرآن کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفا و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائد عظیمہ کی جامع ہے موعظت کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہو شفاء سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے دل کے امراض اخلاق ذمیمہ عقائد فاسدہ اور جہالت مہلکہ ہیں قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں

وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں ۱۳۹ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو

مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ

وہ جو اللہ نے تمہارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرا لیا ۱۴۰ تم فرماؤ

آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو ۱۴۱ اور کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

جھوٹ باندھتے ہیں کہ قیامت میں اُن کا کیا حال ہوگا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرتا ہے ۱۴۲

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ

مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور تم کسی کام میں ہو ۱۴۳ اور اس کی طرف سے

مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ

کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ ۱۴۴ کوئی کام کرو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب

تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي

تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین

الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ

میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں

(۱۳۹) فرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہیے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں (۱۴۰) جیسے کہ اہل جاہلیت نے بحیرہ سائبہ وغیرہ کو اپنی طرف سے حرام قرار دے لیا تھا (۱۴۱) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افترا ہے (اللہ کی پناہ) آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں بعض تصویروں کو بعض کھیل تماشوں کو بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو بعض بھوک ہڑتال کو جو خود کشی ہے مباح سمجھتے ہیں اور حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو فاتحہ کو گیارہویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصال ثواب کو بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے (۱۴۲) کہ رسول بھیجتا ہے کتابیں نازل فرماتا ہے اور حلال و حرام سے باخبر فرماتا ہے (۱۴۳) اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (۱۴۴) اے مسلمانو

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ف۱۴۵ سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ

غم ف۱۴۶ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انھیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

میں ف۱۴۷ اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں ف۱۴۸ یہی بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ

وقف لازم

اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو ف۱۴۹ بے شک عزت ساری اللہ کے لیے ہے ف۱۵۰ وہی سنتا ہے

الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا

جانتا ہے سن لو بے شک اللہ ہی کے ملک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں ف۱۵۱ اور کاہے

يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ

کے پیچھے جارہے ہیں ف۱۵۲ وہ جو اللہ کے سوا شریک پکار رہے ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے

اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

مگر گمان کے اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے ف۱۵۳ وہی ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾

کہ اس میں چین پاؤ ف۱۵۴ اور دن بنایا تمہاری آنکھیں کھولتا ف۱۵۵ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے ف۱۵۶

(۱۴۵) کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہے (۱۴۶) ولی کی اصل ولاء ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الٰہی حاصل کرے اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائل قدرت الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعت الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قرب الٰہی ہو اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفت اولیاء کی ہے بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے متکلمین کہتے ہیں ولی وہ ہے جو اعتقاد صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمال صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قرب الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ یعنی ایمان و تقویٰ دونوں کا جامع ہو بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لئے محبت کریں اولیاء کی یہ صفت احادیث کثیرہ میں وارد ہوئی ہے بعض اکابر نے فرمایا ولی وہ ہیں جو طاعت سے قرب الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی خلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہو گئے یہ معانی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کر دی گئی ہے جسے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل و شرف رکھتا ہے (۱۴۷) اس خوشخبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآن کریم میں جابجا دی گئی ہے یا بہترین خواب مراد ہے جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقت خواب اس کے دل میں سوائے ذکر و معرفت الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا اس لئے جب ولی خواب دیکھتا ہے تو اس کی خواب حق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے بعض مفسرین نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی بھی مراد لی ہے

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا

بولے اللہ نے اپنے لئے اولاد بنائی ف۱۵۷ پاکی اس کو وہی بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو

فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ

کچھ زمین میں ف۱۵۸ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ

جس کا تمہیں علم نہیں تم فرماؤ وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں

لَا یُفْلِحُوْنَ ؕ ﴿۶۹﴾ مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ

ان کا بھلا نہ ہوگا دنیا میں کچھ برت لینا (فائدہ اٹھانا) ہے پھر انہیں ہماری طرف واپس آنا پھر ہم انہیں سخت

الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ

عذاب چکھائیں گے بدلہ ان کے کفر کا اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكُمْ مَّقَامِیْ وَتَذْكِیْرِیْ

جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا ف۱۵۹ اور اللہ کی نشانیاں

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَعَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ

یاد دلانا ف۱۶۰ تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ف۱۶۱ تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا

لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ

کرلو تمہارے کام میں تم پر کچھ گنجلک (الجھن) نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کرلو اور مجھے مہلت نہ دو ف۱۶۲ پھر اگر

بقیہ صفحہ ۳۸۸ = مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اس شخص کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں فرمایا یہ مومن کے لئے بشارت عاجلہ ہے علماء فرماتے ہیں کہ یہ بشارت عاجلہ رضائے الٰہی اور اللہ کے محبت فرمانے اور خلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کو زمین میں مقبول کر دیا جاتا ہے قتادہ نے کہا کہ ملائکہ وقت موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتے ہیں عطا کا قول ہے کہ دنیا کی بشارت تو وہ ہے جو ملائکہ وقت موت سناتے ہیں اور آخرت کی بشارت وہ ہے جو مومن کو جان نکلنے کے بعد سنائی جاتی ہے کہ اس سے اللہ راضی ہے (۱۴۸) اس کے وعدے خلاف نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے اولیاء اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے (۱۴۹) اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین فرمائی گئی کہ کفار نابکار جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور آپ کے خلاف برے برے مشورے کرتے ہیں آپ اس کا کچھ غم نہ فرمائیں (۱۵۰) وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے اے سید انبیاء وہ آپ کا ناصر و مددگار ہے اس نے آپ کو اور آپ کے صدقہ میں آپ کے فرمانبرداروں کو عزت دی جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول کے لئے اور ایمانداروں کے لئے (۱۵۱) سب اس کے مملوک ہیں اس کے تحت قدرت و اختیار اور مملوک رب نہیں ہو سکتا اس لئے اللہ کے سوا ہر ایک کی پرستش باطل ہے یہ توحید کی ایک عمدہ برہان ہے (۱۵۲) یعنی کس دلیل کا اتباع کرتے ہیں مراد یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں (۱۵۳) اور بے دلیل محض گمان فاسد سے اپنے باطل معبودوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و نعمت کا اظہار فرماتا ہے (۱۵۴) اور آرام کرکے دن کی تکان دور کرو (۱۵۵) روشن تاکہ تم اپنے حوائج و اسباب معاش کا سرانجام کر سکو (۱۵۶) جو سنیں اور سمجھیں کہ جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے بعد مشرکین کا ایک مقولہ ذکر فرماتا ہے (۱۵۷) کفار کا یہ کلمہ نہایت قبیح اور انتہا درجہ کے جہل کا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے (۱۵۸) یہاں مشرکین کے اس مقولہ کے تین رد فرمائے پہلا رد تو کلمہ سُبْحٰنَهٗ میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات ولد سے منزہ ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے دوسرا هُوَ الْغَنِیُّ فرمانے میں ہے کہ وہ تمام خلق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے ہو سکتی ہے اولاد تو یا کمزور چاہتا ہے جو اس سے قوت حاصل کرے یا فقیر چاہتا ہے جو اس سے مدد لے یا ذلیل چاہتا ہے جو اس کے ذریعہ سے عزت حاصل کرے غرض

تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ

تم منہ پھیرو ف۱۶۳ تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۱۶۴ میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر ف۱۶۵ اور مجھے حکم ہے

أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي

کہ میں مسلمانوں سے ہوں تو انہوں نے اسے ف۱۶۶ جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی

الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَانظُرْ

میں تھے ان کو نجات دی اور انہیں ہم نے نائب کیا ف۱۶۷ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو ہم نے ڈبو دیا تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِ رُسُلًا

ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا پھر اس کے بعد اور رسول ف۱۶۸ ہم نے ان کی قوموں

إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ

کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اس پر جسے پہلے جھٹلا

مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا

چکے تھے ہم یونہی مہر لگا دیتے ہیں سرکشوں کے دلوں پر پھر ان کے بعد

مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا

ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں لے

فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ

کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق

بقیہ صفحہ ۳۸۹ = جو چاہتا ہے وہ حاجت رکھتا ہے تو جو غنی ہو یا غیر محتاج ہو اس کے لئے ولد کس طرح ہو سکتا ہے نیز ولد والد کا ایک جزو ہوتا ہے تو والد ہونا مرکب ہونے کو مستلزم اور مرکب ہونا ممکن ہونے کو اور ہر ممکن غیر کا محتاج ہے تو حادث ہوا لہٰذا محال ہوا کہ غنی قدیم کے ولد ہو تیسرا لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں ہے کہ تمام خلق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہو سکتا (۱۵۹) اور مدت دراز تک تم میں ٹھہرنا (۱۶۰) اور اس پر تم نے میرے قتل کرنے اور نکال دینے کا ارادہ کیا ہے (۱۶۱) اور اپنا معاملہ اس واحد لا شریک لہ کی سپرد کیا (۱۶۲) مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام بطریق تعجیز ہے مدعا یہ ہے کہ مجھے اپنے قوی و قادر پروردگار پر کامل بھروسہ ہے تم اور تمہارے بے اختیار معبود مجھے کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے (۱۶۳) میری نصیحت سے (۱۶۴) جس کے فوت ہونے کا مجھے افسوس ہے (۱۶۵) وہی مجھے جزا دے گا مدعا یہ ہے کہ میرا وعظ و نصیحت خالص اللہ کے لئے ہے کسی دنیوی غرض سے نہیں (۱۶۶) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو (۱۶۷) اور ہلاک ہونے والوں کے بعد زمین میں ساکن کیا (۱۶۸) ہود صالح ابراہیم لوط شعیب وغیرہم علیہم السلام

عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ

بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے ۱۶۹ موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت ایسا کہتے ہو

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْؕ اَسِحْرٌ هٰذَاؕ وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْۤا

جب وہ تمہارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے ۱۷۰ اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے بولے ۱۷۱

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اس سے ۱۷۲ پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں تمہیں دونوں کی

فِی الْاَرْضِؕ وَ مَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ

بڑائی رہے اور ہم تم پر ایمان لانے کے نہیں اور فرعون ۱۷۳ بولا ہر جادوگر

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ

علم والے کو میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آئے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِۙ السِّحْرُؕ اِنَّ

تمہیں ڈالنا ہے ۱۷۴ پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے ۱۷۵ اب

اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ یُحِقُّ

اللہ اسے باطل کر دے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا اور اللہ

اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا

اپنی باتوں سے ۱۷۶ حق کو حق کر دکھاتا ہے پڑے برا مانیں مجرم تو موسیٰ پر ایمان نہ لائے مگر

(۱۶۹) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے اور فرعونیوں نے پہچان لیا کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے ہے تو براہِ نفسانیت (۱۷۰) ہرگز نہیں (۱۷۱) فرعونی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (۱۷۲) دین وملت اور بت پرستی وفرعون پرستی (۱۷۳) سرکش ومتکبر نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کا مقابلہ باطل سے کرے اور دنیا کو اس مغالطہ میں ڈالے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات (معاذ اللہ) جادو کی قسم سے ہیں اس لئے وہ (۱۷۴) رسے شہتیر وغیرہ او جو تمہیں جادو کرنا ہے کرو یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ حق وباطل ظاہر ہو جائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو (۱۷۵) نہ کہ وہ آیات الٰہیہ جن کو فرعون نے اپنی بے ایمانی سے جادو بتایا (۱۷۶) یعنی اپنے حکم اپنی قضاء وقدر اور اپنے اس وعدے سے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جادوگروں پر غالب کرے گا

ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ

اس کی قوم کی اولاد سے کچھ لوگ ف۱۷۷ فرعون اور اس کے درباروں سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں انہیں ف۱۷۸ ہٹنے پر مجبور

وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ

کردیں اور بے شک فرعون زمین پر سر اٹھانے والا تھا اور بے شک وہ حد سے گزر گیا ف۱۷۹ اور موسیٰ

مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ

نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے تو اسی پر بھروسہ کرو ف۱۸۰ اگر تم

مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

اسلام رکھتے ہو بولے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا الٰہی ہم کو ظالم لوگوں کے لیے آزمائش

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَاۤ

نہ بنا ف۱۸۱ اور اپنی رحمت فرماکر ہمیں کافروں سے نجات دے ف۱۸۲ اور ہم نے

اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا

موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور اپنے

بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ

گھروں کو نماز کی جگہ کرو ف۱۸۳ اور نماز قائم رکھو اور مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ ف۱۸۴ اور موسیٰ نے

مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى

عرض کی اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش ف۱۸۵ اور مال دنیا کی زندگی میں

(۱۷۷) اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ اپنی امت کے ایمان لانے کا نہایت اہتمام فرماتے تھے اور ان کے اعراض کرنے سے مغموم ہوتے تھے آپ کی تسکین فرمائی گئی کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا بڑا معجزہ دکھایا پھر بھی تھوڑے لوگوں نے ایمان قبول کیا ایسی حالتیں انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں آپ اپنی امت کے اعراض سے رنجیدہ نہ ہوں مِنْ قَوْمِهٖ میں جو ضمیر ہے وہ یا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف واقع ہے اس صورت میں قوم کی ذریت سے بنی اسرائیل مراد ہوں گے جن کی اولاد مصر میں آپ کے ساتھ تھی اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو فرعون کے قتل سے بچ رہے تھے کیونکہ جب بنی اسرائیل کے لڑکے بحکم فرعون قتل کیے جاتے تھے تو بنی اسرائیل کی بعض عورتیں جو قوم فرعون کی عورتوں کے ساتھ کچھ رسم و راہ رکھتی تھیں وہ جب بچے جنتیں تو اس کی جان کے اندیشہ سے وہ بچہ فرعونی قوم کی عورتوں کو دے ڈالتیں ایسے بچے جو فرعونیوں کے گھروں میں پلے تھے اس روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے جس دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو جادوگروں پر غلبہ دیا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ضمیر فرعون کی طرف راجع ہے اور قوم فرعون کی ذریت مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ قوم فرعون کے تھوڑے لوگ تھے جو ایمان لائے (۱۷۸) دین سے (۱۷۹) کہ بندہ ہو کر خدائی کا مدعی ہوا (۱۸۰) وہ اپنے فرمانبرداروں کی مدد کرتا اور دشمنوں کو ہلاک فرماتا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمال ایمان کا مقتضا ہے (۱۸۱) یعنی انہیں ہم پر غالب نہ کر تاکہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں (۱۸۲) اور ان کے ظلم و ستم سے بچا (۱۸۳) کہ قبلہ رو ہو حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا قبلہ کعبہ شریف تھا اور ابتداء میں بنی اسرائیل کو یہی حکم تھا کہ وہ گھروں میں چھپ کر نماز پڑھیں تاکہ فرعونیوں کی شر و ایذا سے محفوظ رہیں (۱۸۴) مدد الٰہی کی اور جنت کی (۱۸۵) عمدہ لباس نفیس فرش قیمتی زیور طرح طرح کے سامان

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى

میں دیئے اے رب ہمارے اس لیے کہ تیری راہ سے بہکا دیں اے رب ہمارے ان کے مال

اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ

برباد کر دے ف۱۸۶ اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ

الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ

دیکھ لیں ف۱۸۷ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی ف۱۸۸ تو ثابت قدم رہو ف۱۸۹ اور نادانوں

سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ

کی راہ نہ چلو ف۱۹۰ اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ

تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے

الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا

آلیا ف۱۹۱ بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے

اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ

اور میں مسلمان ہوں ف۱۹۲ کیا اب ف۱۹۳ اور پہلے سے نافرمان رہا اور

كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ

تو فسادی تھا ف۱۹۴ آج ہم تیری لاش کو اوترا دیں (باقی رکھیں) گے تو اپنے

(۱۸۶) کہ وہ تیری نعمتوں پر بجائے شکر کے جری ہو کر معصیت کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور فرعونیوں کے درہم و دینار وغیرہ پتھر ہو کر رہ گئے حتیٰ کہ پھل اور کھانے کی چیزیں بھی اور یہ ان نو نشانیوں میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں (۱۸۷) جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تب آپ نے ان کے لئے یہ دعا کی اور ایسا ہی ہوا کہ وہ غرق ہونے کے وقت تک ایمان نہ لائے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لئے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے (مدارک) (۱۸۸) دعا کی نسبت حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہٰذا اس کے لئے اخفاہی مناسب ہے (مدارک) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا (۱۸۹) دعوت و تبلیغ پر (۱۹۰) جو قبول دعا میں دیر ہونے کی حکمت نہیں جانتے (۱۹۱) تب فرعون (۱۹۲) فرعون نے بہ تمنائے قبول ایمان کا مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا لیکن یہ ایمان قبول نہ ہوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب کے دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر حالت اختیار میں وہ ایک مرتبہ بھی یہ کلمہ کہتا تو اسکا ایمان قبول کر لیا جاتا لیکن اس نے وقت کھو دیا اس لئے اس سے یہ کہا گیا جو آیت میں آگے مذکور ہے (۱۹۳) حالت اضطرار میں جبکہ غرق میں مبتلا ہو چکا ہے اور زندگانی کی امید باقی نہیں رہی اس وقت ایمان لاتا ہے (۱۹۴) خود گمراہ تھا دوسروں کو گمراہ کرتا تھا مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبرئیل نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کر دیا اور اس کو اس نے پہچان لیا (سبحان اللہ)

لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۟ ﴿۹۲﴾

بچھلوں کے لیے نشانی ہو ف۱۹۵ اور بے شک لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں

وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی ف۱۹۶ اور انہیں ستھری روزی

الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ

عطا کی تو اختلاف میں نہ پڑے ف۱۹۷ مگر علم آنے کے بعد ف۱۹۸ بے شک تمہارا رب قیامت

بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِیْ

کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں جھگڑتے تھے ف۱۹۹ اور اے سننے والے اگر تجھے

شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ

کچھ شبہہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا ف۲۰۰ تو ان سے پوچھ دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے

قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۹۴﴾

ہیں ف۲۰۱ بے شک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ف۲۰۲ تو تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو

وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ

اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں کہ تو خسارے والوں میں

الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا

ہوجائے گا بے شک وہ جن پر تیرے رب کی بات ٹھیک پڑ چکی ہے ف۲۰۳

(۱۹۵) علماء تفسیر کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ان کے ہلاکت کی خبر دی تو بعض بنی اسرائیل کو شبہ رہا اور اس کی عظمت و ہیبت جو ان کے قلوب میں تھی اس کے باعث انہیں اس کی ہلاکت کا یقین نہ آیا بامر الٰہی دریا نے فرعون کی لاش ساحل پر پھینک دی بنی اسرائیل نے اس کو دیکھ کر پہچانا (۱۹۶) عزت کی جگہ سے یا تو ملک مصر اور فرعون و فرعونیوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمین شام و قدس وار دن جو نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز بلاد ہیں (۱۹۷) بنی اسرائیل جن کے ساتھ یہ واقعات ہوچکے (۱۹۸) علم سے مراد یہاں یا تو توریت ہے جس کے معنی میں یہود باہم اختلاف کرتے تھے یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو یہود سب آپ کے مقر اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کے صفات مذکور تھے ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت سے کفر کیا ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مراد ہے (۱۹۹) اس طرح کہ اے سید انبیاء آپ پر ایمان لانے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور آپ کے انکار کرنے والوں کو جہنم میں عذاب فرمائے گا (۲۰۰) بواسطہ اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے (۲۰۱) یعنی علمائے اہل کتاب مثل حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے تاکہ وہ تجھ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اطمینان دلائیں اور آپ کی نعت و صفت جو توریت میں مذکور ہے وہ سنا کر شک رفع کریں فائدہ شک انسان کے نزدیک کسی امر میں دونوں طرفوں کا برابر ہوتا ہے خواہ وہ اس طرح ہو کہ دونوں جانب برابر قرینے پائے جائیں خواہ اس طرح کہ کسی طرف بھی کوئی قرینہ نہ ہو محققین کے نزدیک شک اقسام جہل سے ہے اور جہل و شک میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر ایک شک جہل ہے اور ہر جہل شک نہیں (۲۰۲) جو براہین لائحہ و آیات واضحہ سے اتنا روشن ہے کہ اس میں شک کی مجال نہیں (خازن) (۲۰۳) یعنی وہ قول ان پر ثابت ہوچکا جو لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے اور جس کی ملائکہ نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ کافر مریں گے وہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ

ایمان نہ لائیں گے اگرچہ سب نشانیاں ان کے پاس آئیں جب تک دردناک عذاب نہ

الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا

دیکھ لیں ف۲۰۴ تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی ف۲۰۵ کہ ایمان لاتی ف۲۰۶ تو اس کا ایمان کام آتا ہاں

قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي

یونس کی قوم جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب دنیا کی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ

زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انہیں برتنے دیا ف۲۰۷ اور اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں

مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى

جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے ف۲۰۸ تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک

يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ

کہ مسلمان ہو جائیں ف۲۰۹ اور کسی جان کی قدرت نہیں کہ ایمان لے آئے مگر اللہ کے

اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ

حکم سے ف۲۱۰ اور عذاب ان پر ڈالتا ہے جنہیں عقل نہیں تم فرماؤ

انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَ

دیکھو ف۲۱۱ آسمانوں اور زمین میں کیا ہے ف۲۱۲ اور آیتیں اور رسول انہیں

(۲۰۴) اور اس وقت کا ایمان نافع نہیں (۲۰۵) ان بستیوں میں سے جن کو ہم نے ہلاک کیا (۲۰۶) اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرتی عذاب نازل ہونے سے پہلے (مدارک) (۲۰۷) قوم یونس کا واقعہ یہ ہے کہ نینوٰی علاقہ موصل میں یہ لوگ رہتے تھے اور کفر و شرک میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی طرف بھیجا آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا ان لوگوں نے انکار کیا حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی آپ نے انہیں بحکم الٰہی نزول عذاب کی خبر دی ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انہوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہئے کہ عذاب آئے گا شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے صبح کو آثار عذاب نمودار ہو گئے آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابر آیا اور دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھ کر انہیں یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا اب انہیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ مع اپنی عورتوں بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے موٹے کپڑے پہنے اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہو گئے اور سب نے بارگاہ الٰہی میں گریہ و زاری شروع کی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبہ صادقہ کی جو مظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا پرائے مال واپس کئے حتیٰ کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اکھاڑ کر پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں پروردگار عالم نے ان پر رحم کیا دعا قبول فرمائی عذاب اٹھا دیا گیا یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ جب نزول عذاب کے بعد فرعون کا ایمان اور اس کی توبہ قبول نہ ہوئی تو قوم یونس کی قبول فرمانے اور عذاب اٹھا دینے میں کیا حکمت ہے علماء نے اس کے کئی جواب دیئے ہیں ایک تو یہ کرم خاص تھا قوم حضرت یونس کے ساتھ دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لایا جب امید زندگانی باقی ہی نہ رہی اور قوم یونس علیہ السلام سے جب عذاب قریب ہوا تو وہ اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ایمان لے آئے اور اللہ قلوب کا جاننے والا ہے اخلاص مندوں کے صدق و اخلاص کا اس کو علم ہے (۲۰۸) یعنی ایمان لانا سعادت ازلی پر موقوف ہے ایمان وہی لائیں گے جن کے لئے توفیق الٰہی مساعد ہو اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں اور راہ راست اختیار کریں پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم ہوتا ہے اس کا آپ کو غم نہ ہونا چاہئے

النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ

کچھ نہیں دیتے جن کے نصیب میں ایمان نہیں تو انھیں کاہے کا انتظار ہے مگر انھیں لوگوں

اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ

کے سے دنوں کا جو ان سے پہلے ہو گزرے ۲۱۳ تم فرماؤ تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

انتظار میں ہوں ۲۱۴ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے

كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

بات یہی ہے ہمارے ذمہ کرم پر حق ہے مسلمانوں کو نجات دینا تم فرماؤ اے لوگو!

ع ۱۵ / ۱۱

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہہ میں ہو تو میں تو اسے نہ پوجوں گا جسے تم اللہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ وَ

کے سوا پوجتے ہو ۲۱۵ ہاں اس اللہ کو پوجتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا ۲۱۶ اور

اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

مجھے حکم ہے کہ ایمان والوں میں ہوں اور یہ کہ اپنا منہ دین کے لیئے

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ

سیدھا رکھ سب سے الگ ہو کر ۲۱۷ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا اور اللہ کے سوا

بقیہ صفحہ ۳۹۵ = کیونکہ ازل سے جو شقی ہے وہ ایمان نہ لائے گا (۲۰۹) اور ایمان میں زبردستی نہیں ہو سکتی کیونکہ ایمان ہوتا ہے تصدیق واقرار سے اور جبر واکراہ سے تصدیق قلبی حاصل نہیں ہوتی (۲۱۰) اس کی مشیت سے (۲۱۱) دل کی آنکھوں سے اور غور کرو کہ (۲۱۲) جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرتا ہے (۲۱۳) مثل نوح وعاد وثمود وغیرہ کے (۲۱۴) تمہاری ہلاکت اور عذاب کے ربیع بن انس نے کہا کہ عذاب کا خوف دلانے کے بعد اگلی آیت میں یہ بیان فرمایا کہ جب عذاب واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ رسول کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرماتا ہے (۲۱۵) کیونکہ وہ مخلوق ہے عبادت کے لائق نہیں (۲۱۶) کیونکہ وہ قادر مختار الٰہ برحق مستحق عبادت ہے (۲۱۷) یعنی مخلص مومن رہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَ لَا یَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ

اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کر سکے نہ برا پھر اگر ایسا کرے

فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

تو اس وقت تو ظالموں سے ہو گا اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہونچائے

فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ

تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں ف۲۱۸

یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۷﴾

اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ

تم فرماؤ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا ف۲۱۹ تو جو

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ

راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا ف۲۲۰ اور جو بہکا وہ اپنے برے

عَلَیْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۸﴾ ؕ وَ اتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ

کو بہکا ف۲۲۱ اور کچھ میں کروڑا (حاکم اعلٰی) نہیں ف۲۲۲ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے

وَ اصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ ۖۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور صبر کرو ف۲۲۳ یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے ف۲۲۴ اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے ف۲۲۵

(۲۱۸) وہی نفع و ضرر کا مالک ہے تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود و کرم والا ہے بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اسی پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد چاہئے اور نفع و ضرر جو کچھ بھی ہے وہی (۲۱۹) حق سے یہاں قرآن مراد ہے یا اسلام یا سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام (۲۲۰) کیونکہ اس کا نفع اسی کو پہنچے گا (۲۲۱) کیونکہ اسی کا وبال اسی پر ہے (۲۲۲) کہ تم پر جبر کروں (۲۲۳) کفار کی تکذیب اور ان کی ایذا پر (۲۲۴) مشرکین سے قتال کرنے اور کتابیوں سے جزیہ لینے کا (۲۲۵) کہ اس کے حکم میں خطا و غلط کا احتمال نہیں اور وہ بندوں کے اسرار و مخفی حالات سب کا جاننے والا ہے اس کا فیصلہ دلیل و گواہ کا محتاج نہیں

سُوْرَةُ هُوْدٍ ۱۱ مَكِّيَّةٌ ۵۲ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۲۳ رُكُوْعَاتُهَا ۱۰

سورۃ ہود مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں ایک سو تیئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱﴾ اَلَّا

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں ف۲ پھر تفصیل کی گئیں ف۳ حکمت والے خبردار کی طرف سے کہ بندگی

تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ ﴿۲﴾ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا

نہ کرو مگر اللہ کی بے شک میں تمہارے لیے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں اور یہ کہ اپنے رب سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ

معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا (فائدہ اٹھانا) دے گا ف۴ ایک ٹھہرائے وعدہ تک اور

یُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ

ہر فضیلت والے ف۵ کو اس کا فضل پہونچائے گا ف۶ اور اگر منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن ف۷ کے

عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴﴾

عذاب کا خوف کرتا ہوں تمہیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ف۸ اور وہ ہر شے پر قادر ہے ف۹

اَلَاۤ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ

سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے (منہ چھپاتے) ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں ف۱۰ سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن

ثِیَابَهُمْ ۙ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے بے شک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے

(۱) سورہ ہود مکیہ ہے حسن و عکرمہ وغیرہم مفسرین نے فرمایا کہ آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے مقاتل نے کہا کہ آیت فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ اور اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ کے علاوہ تمام سورت مکی ہے اس میں دس رکوع اور ایک سو تیئیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور نو ہزار پانچ سو سڑسٹھ حرف ہیں حدیث شریف میں ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضور پر پیری کے آثار نمودار ہوگئے فرمایا مجھے سورہ ہود سورہ واقعہ سورہ عم یتساءلون اور سورہ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا (ترمذی) غالباً یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت و بعث و حساب و جنت و دوزخ کا ذکر ہے (۲) جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ بعض مفسرین نے فرمایا کہ احکمت کے معنی یہ ہیں کہ ان کی نظم محکم و استوار کی گئی اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ اس میں نقص و خلل راہ نہیں پاسکتا وہ بنائے محکم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی کتاب ان کی ناسخ نہیں جیسا کہ یہ دوسری کتابوں اور شریعتوں کی ناسخ ہیں (۳) اور سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد و احکام و مواعظ و قصص اور غیبی خبریں ان میں بہ تفصیل بیان فرمائی گئیں (۴) عمر دراز اور عیش وسیع و رزق کثیر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرنا درازی عمر و کشائش رزق کے لئے بہتر عمل ہے (۵) جس نے دنیا میں اعمال فاضلہ کئے ہوں اور اس کے طاعات و حسنات زیادہ ہوں (۶) اس کو جنت میں بقدر اعمال درجات عطا فرمائے گا بعض مفسرین نے فرمایا آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ کے لئے عمل کیا اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے اسے عمل نیک و طاعت کی توفیق دیتا ہے (۷) یعنی روز قیامت (۸) آخرت میں وہاں نیکیوں اور بدیوں کی جزا و سزا ملے گی (۹) دنیا میں روزی دینے پر بھی موت دینے پر بھی موت کے بعد زندہ کرنے اور ثواب و عذاب پر بھی (۱۰) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت اخنس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شیریں گفتار شخص تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے ایک قول یہ ہے کہ بعضے منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے اور سر نیچا کرتے چہرا چھپا لیتے تاکہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں اس پر یہ آیت نازل

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور زمین پر چلنے والا کوئی ف۱۱ ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو ف۱۲ اور جانتا ہے

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ط كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿۶﴾ وَهُوَ

کہ کہاں ٹھہرے گا ف۱۳ اور کہاں سپرد ہو گا ف۱۴ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب ف۱۵ میں ہے اور وہی ہے

الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ

جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس

عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ط وَلَئِنْ قُلْتَ

کا عرش پانی پر تھا ف۱۶ کہ تمہیں آزمائے ف۱۷ تم میں کس کا کام اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ

إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

بے شک تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے کہ

إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۷﴾ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

یہ ف۱۸ تو نہیں مگر کھلا جادو ف۱۹ اور اگر ہم ان سے عذاب ف۲۰ کچھ

إِلٰى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ط أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ

گنتی کی مدت تک ہٹا دیں تو ضرور کہیں گے کس چیز نے روکا ہے ف۲۱ سن لو جس دن ان پر آئے گا

لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۸﴾

ان سے پھیرا نہ جائے گا اور انہیں گھیرے گا وہی عذاب جس کی ہنسی اڑاتے تھے

ہوئی بخاری نے افراد میں ایک حدیث روایت کی کہ مسلمان بول و براز و مجامعت کے وقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہذا چاہئے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عامل رہے (۱۱) جاندار ہو (۱۲) یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے (۱۳) یعنی اس کے جائے سکونت کو جانتا ہے (۱۴) سپرد ہونے کی جگہ سے یا مدفن مراد ہے یا مکان یا موت یا قبر (۱۵) یعنی لوح محفوظ (۱۶) یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے (۱۷) یعنی آسمان و زمین اور ان کی درمیانی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور ظاہر ہو کہ کون شکر گزار متقی فرمانبردار ہے اور (۱۸) یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان ہے یہ (۱۹) یعنی باطل اور دھوکا (۲۰) جس کا وعدہ کیا ہے (۲۱) وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا کیا دیر ہے کفار کا یہ جلدی کرنا براہ تکذیب و استہزاء ہے

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهٗ

اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں ۲۲ پھر اُسے اُس سے چھین لیں ضرور وہ

لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ⑨ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ

بڑا ناامید ناشکرا ہے ۲۳ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی

لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّي ۗ إِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ⑩ إِلَّا

تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دُور ہوئیں بے شک وہ خوش ہونے والا بڑائی مارنے والا ہے ۲۴ مگر

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَ

جنھوں نے صبر کیا اور اچھے کام کیے ۲۵ اُن کے لیے بخشش اور

أَجْرٌ كَبِيرٌ ⑪ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحٰى إِلَيْكَ وَضَائِقٌ

بڑا ثواب ہے تو کیا جو وحی تمھاری طرف ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل

بِهٖ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهٗ

تنگ ہو گے ۲۶ اس بنا پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہ اُترا یا ان کے ساتھ کوئی

مَلَكٌ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ⑫ أَمْ

فرشتہ آتا تم تو ڈر سنانے والے ہو ۲۷ اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے کیا ۲۸

يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَ

یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنالیا تم فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ ۲۹ اور

(۲۲) صحت و امن کا یا وسعت رزق و دولت کا (۲۳) کہ دوبارہ اس نعمت کے پانے سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللہ کے فضل سے اپنی امید قطع کر لیتا ہے اور صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے (۲۴) بجائے شکر گزار ہونے اور حق نعمت ادا کرنے کے (۲۵) مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر رہے (۲۶) ترمذی نے کہا کہ استفہام نہی کے معنی میں ہے یعنی آپ کی طرف جو وحی ہوتی ہے وہ سب آپ انھیں پہنچائیں اور دل تنگ نہ ہوں یہ تبلیغ رسالت کی تاکید ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادائے رسالت میں کمی کرنے والے نہیں اور اس نے ان کو اس سے معصوم فرمایا ہے اس تاکید میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ ان کا استہزاء تبلیغ کے کام میں مخل نہیں ہو سکتا شان نزول عبداللہ بن امیہ مخزومی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اتارا یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۲۷) تمھیں کیا پرواہ اگر کفار نہ مانیں یا تمسخر کریں (۲۸) کفار مکہ قرآن کریم کی نسبت (۲۹) کیونکہ انسان اگر ایسا کلام بنا سکتا ہے تو اس کے مثل بنانا تمھارے مقدور سے باہر نہ ہوگا تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو

ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۳﴾

اللہ کے سوا جو مل سکیں ف۳۰ سب کو بلا لو اگر تم سچے ہو ف۳۱

فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ اَنْ لَّاۤ

تو اے مسلمانو! اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اترا ہے اور یہ کہ اس

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ

کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ف۳۲ جو دنیا کی زندگی اور

الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا

آرائش چاہتا ہو ف۳۳ ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے ف۳۴ اور اس میں کمی نہ

یُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ

دیں گے یہ ہیں وہ جن کے لیے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ

وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ

اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے ف۳۵ تو کیا وہ جو اپنے

عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ یَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ

رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۳۶ اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے ف۳۷ اور اس سے پہلے موسیٰ کی

مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ

کتاب ف۳۸ پیشوا اور رحمت وہ اس پر ف۳۹ ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا منکر ہو

(۳۰) اپنی مدد کے لئے (۳۱) اس میں کہ یہ کلام انسان کا بنایا ہوا ہے (۳۲) اور یقین رکھو گے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یعنی اعجاز قرآن دیکھ لینے کے بعد ایمان و اسلام پر ثابت رہو (۳۳) اور اپنی دون ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو (۳۴) اور جو اعمال انہوں نے طلب دنیا کے لئے کئے ہیں اس کا اجر صحت دولت وسعت رزق کثرت اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کر دیں گے (۳۵) شان نزول ضحاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں ہے کہ وہ اگر صلہ رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی اور نیکی کریں تو اللہ تعالیٰ وسعت رزق وغیرہ سے ان کے عمل کی جزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور آخرت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثواب آخرت کے تو معتقد نہ تھے اور جہادوں میں مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے شامل ہوتے تھے (۳۶) وہ اس کی مثل ہو سکتا ہے جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ایسا نہیں ان دونوں میں عظیم فرق ہے روشن دلیل سے وہ دلیل عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور اس شخص سے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ یہود مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام (۳۷) اور اس کی صحت کی گواہی دے یہ گواہ قرآن مجید ہے (۳۸) یعنی توریت (۳۹) یعنی قرآن پر

مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ

سارے گروہوں میں ف۴۰ تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں شک نہ ہو بے شک

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ مَنْ

وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰى

بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۴۱ وہ اپنے رب کے حضور پیش

رَبِّهِمْ وَ یَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا

کئے جائیں گے ف۴۲ اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ

ظالموں پر خدا کی لعنت ف۴۳ جو اللہ کی راہ سے روکتے

اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَمْ

ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں وہ

یَكُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تھکانے والے نہیں زمین میں ف۴۴ اور نہ اللہ سے جدا اُن کے کوئی

مِنْ اَوْلِیَآءَ ۘ یُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ

حمایتی ف۴۵ انھیں عذاب پر عذاب ہوگا ف۴۶ وہ نہ سن سکتے تھے

وقف لازم

(۴۰) خواہ کوئی بھی ہوں حدیث شریف سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جس کو بھی میری خبر پہنچے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مرجائے وہ ضرور جہنمی ہے (۴۱) اور اس کے لئے شریک و اولاد بتائے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بدترین ظلم ہے (۴۲) روز قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کئے جائیں گے اور انبیاء و ملائکہ ان پر گواہی دیں گے (۴۳) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت کفار اور منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ظالموں پر خدا کی لعنت اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کئے جائیں گے (۴۴) اللہ کو اگر وہ ان پر عذاب کرنا چاہے کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہیں نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں نہ بچ سکتے ہیں (۴۵) کہ ان کی مدد کریں اور انھیں اس کے عذاب سے بچائیں (۴۶) کیونکہ انھوں نے لوگوں کو راہ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔

وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

اور نہ دیکھتے ف۴۷ وہی ہیں جنھوں نے اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں اور ان سے

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾

کھوئی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے خواہ نخواہ (ضرور) وہی آخرت میں سب سے زیادہ نقصان میں ہیں ف۴۸

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اپنے رب کی طرف رجوع لائے وہ

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ

جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریق ف۴۹ کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا

وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾

اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ف۵۰ کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے ف۵۱ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَنْ لَا

اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۵۲ کہ میں تمھارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں کہ اللہ

تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ

کے سوا کسی کو نہ پوجو بے شک میں تم پر ایک مصیبت والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ف۵۳ تو اس کی

الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ

قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمھیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں ف۵۴ اور ہم نہیں دیکھتے کہ

(۴۷) قتادہ نے کہا کہ وہ حق سننے سے بہرے ہو گئے تو کوئی خیر کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیات قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں (۴۸) کہ انھوں نے بجائے جنت کے جہنم کو اختیار کیا (۴۹) یعنی کافر اور مومن (۵۰) کافر اس کی مثل ہے جو نہ دیکھے نہ سنے یہ ناقص ہے اور مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے وہ کامل ہے حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے (۵۱) ہرگز نہیں (۵۲) انھوں نے قوم سے فرمایا (۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں (خازن) (۵۴) اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں اس امت میں بھی بہت سے بدنصیب سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں گمراہی سے بچائے

تَبِعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِۚ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ

تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے ۵۵ سرسری نظر سے ۵۶ اور ہم تم میں اپنے اوپر

عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ (۲۷) قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ

کوئی بڑائی نہیں پاتے ۵۷ بلکہ ہم تمہیں ۵۸ جھوٹا خیال کرتے ہیں بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو

اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں ۵۹ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ۶۰

فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ (۲۸) وَ یٰقَوْمِ

تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اُسے تمہارے گلے چپیٹ (چپکا) دیں اور تم بیزار ہو ۶۱ اور اے قوم

لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًاؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ

میں تم سے کچھ اس پر ۶۲ مال نہیں مانگتا ۶۳ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ (۲۹)

دُور کرنے والا نہیں ۶۴ بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں ۶۵ لیکن میں تم کو نرے جاہل لوگ پاتا ہوں ۶۶

وَ یٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (۳۰)

اور اے قوم مجھے اللہ سے کون بچالے گا اگر میں انہیں دور کروں گا تو کیا تمہیں دھیان نہیں

وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ

اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ

(۵۵) کمینوں سے مراد ان کی وہ لوگ تھے جو ان کی نظر میں خسیس پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ قول جہل خالص تھا کیونکہ انسان کا مرتبہ دین کے اتباع اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے مال و منصب و پیشے کو اس میں دخل نہیں دیندار نیک سیرت پیشہ ور کو نظر حقارت سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے (۵۶) یعنی بغیر غور و فکر کے (۵۷) مال اور ریاست میں ان کا یہ قول بھی جہل تھا کیونکہ اللہ کے نزدیک بندے کے لئے ایمان و طاعت سبب فضیلت ہے نہ کہ مال و ریاست (۵۸) نبوت کے دعوی میں اور تمہارے متبعین کو اس کی تصدیق میں (۵۹) جو میرے دعوی کے صدق پر گواہ ہو (۶۰) یعنی نبوت عطا کی (۶۱) اور اس حجت کو ناپسند رکھتے ہو (۶۲) یعنی تبلیغ رسالت پر (۶۳) کہ تم پر اس کا ادا کرنا گراں ہو (۶۴) یہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی اس بات کے جواب میں فرمایا تھا جو وہ لوگ کہتے تھے کہ اے نوح رذیل لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہمیں آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے شرم نہ آئے (۶۵) اور اس کے قرب سے فائز ہوں گے تو میں انہیں کیسے نکال دوں (۶۶) ایمانداروں کو رذیل کہتے ہو اور ان کی قدر نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ وہ تم سے بہتر ہیں

أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِيٓ أَعْيُنُكُمْ لَن

کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف۶۷ اور میں انہیں نہیں کہتا جن کو تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں کہ ہرگز

يُؤْتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيْرًا ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِيٓ أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّيٓ إِذًا لَّمِنَ

انہیں اللہ کوئی بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے ف۶۸ ایسا کروں ف۶۹ تو ضرور میں

ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا۟ يَٰنُوحُ قَدْ جَٰدَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَٰلَنَا فَأْتِنَا

ظالموں میں سے ہوں ف۷۰ بولے اے نوح تم ہم سے جھگڑے اور بہت ہی جھگڑے تو لے آؤ

بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ

جس ف۷۱ کا ہمیں وعدے دے رہے ہو اگر تم سچے ہو بولا وہ تو اللہ تم پر

ٱللَّهُ إِن شَآءَ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِيٓ إِنْ

لائے گا اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے ف۷۲ اور تمہیں میری نصیحت نفع نہ دے گی اگر

أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ ٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ

میں تمہارا بھلا چاہوں جب کہ اللہ تمہاری گمراہی چاہے وہ

رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ ٱفْتَرَيْتُهُۥ

تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرو گے ف۷۳ کیا یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے جی سے بنا لیا ف۷۴ تم فرماؤ اگر میں نے بنا لیا ہوگا

فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا۠ بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ﴿٣٥﴾ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ

تو میرا گناہ مجھ پر ہے ف۷۵ اور میں تمہارے گناہ سے الگ ہوں اور نوح کو وحی ہوئی

(۶۷) حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی قوم نے آپ کی نبوت میں تین شبہے کئے تھے ایک شبہہ تو یہ کہ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ کہ ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے یعنی تم مال و دولت میں ہم سے زیادہ نہیں ہو اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا لَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَآئِنُ ٱللَّهِ یعنی میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں تو تمہارا یہ اعتراض بالکل بے محل ہے میں نے کبھی مال کی فضیلت نہیں جتائی اور دنیوی دولت کا تم کو متوقع نہیں کیا اور اپنی دعوت کو مال کے ساتھ وابستہ نہیں کیا پھر تم یہ کہنے کے کیسے مستحق ہو کہ ہم تم میں کوئی مالی فضیلت نہیں پاتے اور تمہارا یہ اعتراض محض بیہودہ ہے دوسرا شبہہ قوم نوح نے یہ کیا تھا " مَا نَرٰىكَ ٱتَّبَعَكَ إِلَّا ٱلَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ ٱلرَّأْيِ یعنی ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری کسی نے پیروی کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے مطلب یہ تھا کہ وہ بھی صرف ظاہر میں مومن ہیں باطن میں نہیں اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں تو میرے احکام غیب پر مبنی ہیں تاکہ تمہیں یہ اعتراض کرنے کا موقع ہوتا جب میں نے یہ کہا ہی نہیں تو اعتراض بے محل ہے اور شرع میں ظاہر ہی کا اعتبار ہے لہٰذا تمہارا اعتراض بالکل بے جا ہے نیز "لَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ" فرمانے میں قوم پر ایک لطیف تعریض بھی ہے کہ کسی کے باطن پر حکم کرنا اس کا کام ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو میں نے تو اس کا دعویٰ نہیں کیا باوجودیکہ نبی ہوں تم کس طرح کہتے ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لائے تیسرا شبہہ اس قوم کا یہ تھا کہ مَا نَرٰىكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا "یعنی ہم تمہیں اپنا ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میں نے اپنی دعوت کو اپنے فرشتہ ہونے پر موقوف نہیں کیا تھا کہ تمہیں یہ اعتراض کا موقع ملتا کہ جتاتے تو تھے وہ اپنے آپ کو فرشتہ اور تھے بشر لہٰذا تمہارا یہ اعتراض بھی باطل ہے (۶۸) نیکی یا بدی اخلاص یا نفاق (۶۹) یعنی اگر میں ان کے ایمان ظاہر کو جھٹلا کر ان کے باطن پر الزام لگاؤں اور انہیں نکال دوں (۷۰) اور بحمد اللہ میں ظالموں میں سے ہرگز نہیں ہوں تو ایسا کبھی نہ کروں گا (۷۱) عذاب (۷۲) اس کو عذاب کرنے سے یعنی نہ اس عذاب کو روک سکو گے نہ اس سے بچ سکو گے (۷۳) آخرت میں وہی تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا (۷۴) اور اس طرح خدا کے کلام اور اس کے احکام ماننے سے گریز کرتے ہیں اور اس کے رسول پر بہتان اٹھاتے ہیں اور ان کی طرف افتراء کی نسبت کرتے ہیں جن کا صدق براہین بینہ اور حجت قویہ سے ثابت ہو چکا ہے لہٰذا اب ان سے (۷۵) ضرور اس کا وبال آئے گا لیکن

أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ

کہ تمہاری قوم سے مسلمان نہ ہوں گے مگر جتنے ایمان لا چکے تو غم نہ کھا اس پر

بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا

جو وہ کرتے ہیں (۷۶) اور کشتی بناؤ ہمارے سامنے (۷۷) اور ہمارے حکم سے اور

تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ

ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا (۷۸) وہ ضرور ڈبوئے جائیں گے (۷۹) اور نوح کشتی بناتا ہے

وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا

اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے اس پر ہنستے (۸۰) بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو

مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ

تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے (۸۱) جیسا تم ہنستے ہو (۸۲) تو اب جان جاؤ گے کس پر

يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٩﴾ حَتَّىٰ

آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے (۸۳) اور اترتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہے (۸۴) یہاں تک کہ

إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ

جب ہمارا حکم آیا (۸۵) اور تنور ابلا (۸۶) ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کرلے ہر جنس میں سے ایک جوڑا

اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَ

نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے (۸۷) ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو اور اس

بحمد اللہ میں صادق ہوں تو تم سمجھ لو کہ تمہاری تکذیب کا وبال تم پر پڑے گا (۷۶) یعنی کفر اور آپ کی تکذیب اور آپ کی ایذا کیونکہ اب آپ کے اعداء سے انتقام لینے کا وقت آ گیا (۷۷) ہماری حفاظت میں ہماری تعلیم سے (۷۸) یعنی ان کی شفاعت اور دفع عذاب کی دعا نہ کرنا کیونکہ ان کا غرق مقدر ہو چکا ہے (۷۹) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکم الٰہی سال کے درخت بوئے بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے اس عرصہ میں مطلقاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا اس سے پہلے جو بچے پیدا ہو چکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انہوں نے بھی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے (۸۰) اور کہتے اے نوح کیا کر رہے ہو آپ فرماتے ایسا مکان بناتا ہوں جو پانی پر چلے یہ سن کر ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ تمسخر سے یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہو گئے (۸۱) تمہیں ہلاک ہوتا دیکھ کر (۸۲) کشتی دیکھ کر مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی اس کی لمبائی تین سو گز چوڑائی پچاس گز اونچائی تیس گز تھی اس میں اور بھی اقوال ہیں اس کشتی میں تین درجہ بنائے گئے تھے طبقہ زیریں میں وحوش اور درندے اور ہوام اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا پرندے بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے (خازن و مدارک) وغیرہ (۸۳) دنیا میں اور وہ عذاب غرق ہے (۸۴) یعنی عذاب آخرت (۸۵) عذاب و ہلاک کا (۸۶) اور پانی نے اس میں سے جوش مارا تنور سے یا روئے زمین مراد ہے یا یہی تنور جس میں روٹی پکائی جاتی ہے اس میں بھی چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ تنور پتھر کا تھا حضرت حوا کا جو آپ کو ترکہ میں پہنچا تھا اور وہ یا شام میں تھا یا ہند میں اور تنور کا جوش مارنا عذاب آنے کی علامت تھی (۸۷) یعنی ان کے ہلاک کا حکم ہو چکا ہے اور ان سے مراد آپ کی بی بی واعلہ جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ کا بیٹا کنعان ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو سوار کیا جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے

مَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا

کے ساتھ مسلمان نہ تھے مگر تھوڑے ف۸۸ اور بولا اس میں سوار ہو ف۸۹ اللہ کے نام پر اس کا چلنا

وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ

اور اس کا ٹھہرنا ف۹۰ بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور وہی انہیں لیے جارہی ہے ایسی موجوں میں

كَالْجِبَالِ ۣ وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ

جیسے پہاڑ ف۹۱ اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا ف۹۲ اے میرے بچے ہمارے ساتھ

مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ

سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ف۹۳ بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں

يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاۗءِ ۭ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا

وہ مجھے پانی سے بچالے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر

مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَ

جس پر وہ رحم کرے اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا ف۹۴ اور

قِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ

حکم فرمایا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کردیا گیا

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَي الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ

اور کام تمام ہوا اور کشتی ف۹۵ کوہ جودی پر ٹھہری ف۹۶ اور فرمایا گیا کہ دور ہوں

(۸۸) مقاتل نے کہا کہ کل مرد و عورت بہتر تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے (۸۹) یہ کہتے ہوئے کہ (۹۰) اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہیے جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سبب فلاح ہو ضحاک نے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ فرماتے تھے کشتی چلنے لگتی تھی اور جب چاہتے تھے کہ ٹھہر جائے بسم اللہ فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی (۹۱) چالیس شب و روز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین سے پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہوگئے (۹۲) یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا (۹۳) کہ ہلاک ہوجائے گا یہ لڑکا منافق تھا اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا (حسینی) (۹۴) جب طوفان اپنی نہایت پر پہنچا اور کفار غرق ہوچکے تو حکم الٰہی آیا (۹۵) چھ مہینے تمام زمین کا طواف کرکے (۹۶) جو موصل یا شام کے حدود میں واقع ہے حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہ جودی پر ٹھہری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ

بے انصاف لوگ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا

اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ

ہے ف۹۷ اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حکم والا ف۹۸ فرمایا

يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا

اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ف۹۹ بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ

تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۗ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ

سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں ف۱۰۰ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ

الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ

بن عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا

لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۗ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾

مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ

فرمایا گیا اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ ف۱۰۱ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کے

مِّمَّنْ مَّعَكَ ۗ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾

کچھ گروہوں پر ف۱۰۲ اور کچھ گروہ ہیں جنہیں ہم دنیا برتنے دیں گے ف۱۰۳ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ف۱۰۴

(۹۷) اور تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے (۹۸) تو اس میں کیا حکمت ہے شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے نجات کی دعا نہ کرتے (مدارک) (۹۹) اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے (۱۰۰) کہ وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں (۱۰۱) ان برکتوں سے آپ کی ذریت اور آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ بکثرت انبیاء اور ائمہ دین آپ کی نسل پاک سے ہوئے ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکات (۱۰۲) محمد ابن کعب خزاعی نے کہا کہ ان گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر ایک مومن داخل ہے (۱۰۳) اس سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی میعادوں تک فراخی عیش اور وسعت رزق عطا فرمائے گا (۱۰۴) آخرت میں

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَ لَا

یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں ف۱۰۵ انہیں نہ تم جانتے تھے نہ

قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ﳍ فَاصْبِرْ ﳍ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ۠ (۴۹) وَ اِلٰى

تمہاری قوم اس ف۱۰۶ سے پہلے تو صبر کرو ف۱۰۷ بے شک بھلا انجام پرہیزگاروں کا ف۱۰۸ اور عاد

عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ

کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو ف۱۰۹ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ (۵۰) یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ

تم تو نرے مفتری (بالکل جھوٹے الزام عائد کرنے والے) ہو ف۱۱۱ اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا میری مزدوری

اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۵۱) وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا

تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ف۱۱۲ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۱۳ اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی چاہو ف۱۱۴

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ

پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی

قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ (۵۲) قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا

قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا ف۱۱۵ اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو ف۱۱۶ بولے اے ہود تم کوئی دلیل لے کر

بِبَیِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ

ہمارے پاس نہ آئے ف۱۱۷ اور ہم خالی تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے کے نہیں نہ تمہاری بات پر

(۱۰۵) یہ خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا (۱۰۶) خبر دینے (۱۰۷) اپنی قوم کی ایذاؤں پر جیسا کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کی ایذاؤں پر صبر کیا (۱۰۸) کہ دنیا میں مظفر و منصور اور آخرت میں مثاب و ماجور (۱۰۹) نبی بنا کر بھیجا حضرت ہود علیہ السلام کو اخ باعتبار نسب فرمایا گیا اسی لئے حضرت مترجم قدس سرہ نے اس لفظ کا ترجمہ ہم قوم کیا اَعْلَی اللّٰہُ مَقَامَہٗ (۱۱۰) اس کی توحید کے معتقد رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو (۱۱۱) جو بتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو (۱۱۲) جتنے رسول تشریف لائے سب نے اپنی قوموں سے یہی فرمایا اور نصیحت خالصہ وہی ہے جو کسی طمع سے نہ ہو (۱۱۳) اتنا سمجھ سکو کہ جو محض بے غرض نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً خیر خواہ اور سچا ہے باطل کار جو کسی کو گمراہ کرتا ہے ضرور کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی مقصد سے کرتا ہے اس سے حق و باطل میں بہ آسانی تمیز کی جا سکتی ہے (۱۱۴) ایمان لا کر جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ نے ان کے کفر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کر دی اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور قوت و اولاد دے گا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ مجھے اولاد دے آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کر واس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انہوں نے فرمایا یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ فائدہ کثرت رزق اور حصول اولاد کے لئے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے (۱۱۵) مال و اولاد کے ساتھ (۱۱۶) میری اولاد سے (۱۱۷) جو تمہارے دعوے کی صحت پر دلالت کرتی اور یہ بات انہوں نے بالکل غلط اور جھوٹ کہی تھی حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں جو معجزات دکھائے تھے ان سب سے مکر گئے

بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ

یقین لائیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی تمہیں بری جھپٹ (ٹکّر) پہونچی ف۱۱۸ کہا

اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ

میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں بیزار ہوں ان سب سے جنہیں تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو تم سب

فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

مل کر میرا برا چاہو ف۱۱۹ پھر مجھے مہلت نہ دو ف۱۲۰ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو

رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ

میرا رب ہے اور تمہارا رب کوئی چلنے والا نہیں ف۱۲۱ جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو ف۱۲۲ بے شک میرا رب

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ

سیدھے راستہ پر ملتا ہے پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں پہونچا چکا جو تمہاری طرف لے کر بھیجا

اِلَیْكُمْ ؕ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ

گیا ف۱۲۳ اور میرا رب تمہاری جگہ اوروں کو لے آئے گا ف۱۲۴ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ف۱۲۵ بے شک

رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا

میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے ف۱۲۶ اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود اور

وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾

اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو ف۱۲۷ اپنی رحمت فرما کر بچا لیا ف۱۲۸ اور انہیں ف۱۲۹ سخت عذاب سے نجات دی

(۱۱۸) یعنی تم جو بتوں کو برا کہتے ہو اس لئے انہوں نے تمہیں دیوانہ کر دیا مراد یہ ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہو یہ دیوانگی کی باتیں ہیں (معاذ اللہ) (۱۱۹) یعنی تم اور وہ جنہیں تم معبود سمجھتے ہو سب مل کر مجھے ضرر پہنچانے کی کوشش کرو (۱۲۰) مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی اور تمہاری مکاریوں کی کچھ پرواہ نہیں اور مجھے تمہاری شوکت و قوت سے کچھ اندیشہ نہیں جن کو تم معبود کہتے ہو وہ جماد بے جان ہیں نہ کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر ان کی کیا حقیقت کہ وہ مجھے دیوانہ کر سکتے یہ حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جبار صاحب قوت و شوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلا خوف نہ کیا اور وہ قوم باوجود انتہائی عداوت اور دشمنی کے آپ کو ضرر پہنچانے سے عاجز رہی (۱۲۱) اس میں بنی آدم اور حیوان سب آگئے (۱۲۲) یعنی وہ سب کا مالک ہے اور سب پر غالب اور قادر و متصرف ہے (۱۲۳) اور حجت ثابت ہو چکی (۱۲۴) یعنی اگر تم نے ایمان سے اعراض کیا اور جو احکام میں تمہاری طرف لایا ہوں انہیں قبول نہ کیا تو اللہ تمہیں ہلاک کرے گا اور بجائے تمہارے ایک دوسری قوم کو تمہارے دیار و اموال کا والی بنائے گا جو اس کی توحید کے معتقد ہوں اور اس کی عبادت کریں (۱۲۵) کیونکہ وہ اس سے پاک ہے کہ اسے کوئی ضرر پہنچ سکے لہٰذا تمہارے اعراض کا جو ضرر ہے وہ تمہیں کو پہنچے گا (۱۲۶) اور کسی کا قول فعل اس سے مخفی نہیں جب وہ قوم ہود نصیحت پذیر نہ ہوئی تو بارگاہ قدیر برحق سے ان کے عذاب کا حکم نافذ ہوا (۱۲۷) جن کی تعداد چار ہزار تھی (۱۲۸) اور قوم عاد کو ہوا کے عذاب سے ہلاک کر دیا (۱۲۹) یعنی جیسے مسلمانوں کو عذاب دنیا سے بچایا ایسے ہی آخرت کے

وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ

اور یہ عاد ہیں ف۱۳۰ کہ اپنے رب کی آیتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش

كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے اور ان کے پیچھے لگی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن

اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ

سن لو بے شک عاد اپنے رب سے منکر ہوئے ارے دور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

کے ہم قوم صالح کو ف۱۳۱ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۳۲ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۳۳

هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ

اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ف۱۳۴ اور اس میں تمہیں بسایا ف۱۳۵ تو اس سے معافی چاہو پھر

تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ

اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک میرا رب قریب ہے دعا سننے والا بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم

فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا

ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے ف۱۳۶ کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بے شک

لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے ایک بڑے دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں بولا اے میری قوم! بھلا بتاؤ تو اگر

(۱۳۰) یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اور تِلْكَ اشارہ ہے قوم عاد کی قبور و آثار کی طرف مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انہیں دیکھو اور عبرت حاصل کرو (۱۳۱) بھیجا تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے (۱۳۲) اور اس کی وحدانیت مانو (۱۳۳) صرف وہی مستحق عبادت ہے کیونکہ (۱۳۴) تمہارے جد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمہاری نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس سے بنا کر (۱۳۵) اور زمین کو تم سے آباد کیا ضحاک نے اِسْتَعْمَرَكُمْ کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ تمہیں طویل عمریں دیں حتی کہ ان کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوئیں (۱۳۶) اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہو گئیں اور کہنے لگے

كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ

میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۱۳۷ تو مجھے اس سے کون بچائے گا

مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَيٰقَوْمِ

اگر میں اس کی نافرمانی کروں ف۱۳۸ تو تم مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ بڑھاؤ گے ف۱۳۹ اور اے میری قوم

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا

یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے

تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ

بری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک عذاب پہنچے گا ف۱۴۰ تو انہوں نے ف۱۴۱ اس کی کونچیں کاٹیں تو صالح

تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا

نے کہا اپنے گھروں میں تین دن اور برت لو (فائدہ اٹھالو) ف۱۴۲ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا ف۱۴۳ پھر جب

جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ

ہمارا حکم آیا ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر ف۱۴۴ بچا لیا اور اس

خِزْيِ يَوْمِىٕذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ

دن کی رسوائی سے بے شک تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو

ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

چنگھاڑ نے آلیا ف۱۴۵ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ

(۱۳۷) حکمت و نبوت عطا کی (۱۳۸) رسالت کی تبلیغ اور بت پرستی سے روکنے میں (۱۳۹) یعنی مجھے تمہارے خسارے کا تجربہ اور زیادہ ہوگا (۱۴۰) قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا (جس کا بیان سورہ اعراف میں ہو چکا ہے) آپ نے اللہ تعالٰی سے دعا کی تو پتھر سے بحکم الٰہی ناقہ (اونٹنی) پیدا ہوا یہ ناقہ ان کے لئے آیت و معجزہ تھا اس آیت میں اس ناقہ کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی آزار نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتار عذاب ہوگے اور مہلت نہ پاؤ گے (۱۴۱) حکم الٰہی کی مخالفت کی اور چہار شنبہ کو (۱۴۲) یعنی جمعہ تک جو کچھ دنیا کا عیش کرنا ہے کرلو شنبہ کو تم پر عذاب آئے گا پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب نازل ہوگا (۱۴۳) چنانچہ ایسا ہی ہوا (۱۴۴) ان بلاؤں سے (۱۴۵) یعنی ہولناک آواز نے جس کی ہیبت سے ان کے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے

فِيهَا ۗ أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا۟ كَفَرُوا۟ رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ

تھے سن لو بے شک ثمود اپنے رب سے منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر اور بے شک ہمارے

رُسُلُنَآ إِبْرَٰهِيمَ بِٱلْبُشْرَىٰ قَالُوا۟ سَلَـٰمًا ۖ قَالَ سَلَـٰمٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن

فرشتے ابراہیم کے پاس ف۱۴۶ مژدہ لے کر آئے بولے سلام کہا ف۱۴۷ سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ

جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَءَآ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ

ایک بچھڑا بھنا لے آئے ف۱۴۸ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری سمجھا اور

أَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا۟ لَا تَخَفْ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾

جی ہی جی میں ان سے ڈرنے لگا بولے ڈریئے نہیں ہم قوم لوط کی طرف ف۱۴۹ بھیجے گئے ہیں

وَٱمْرَأَتُهُۥ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَـٰهَا بِإِسْحَـٰقَ وَمِن وَرَآءِ إِسْحَـٰقَ

اور اس کی بی بی ف۱۵۰ کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے ف۱۵۱ اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے ف۱۵۲

يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يَـٰوَيْلَتَىٰٓ ءَأَلِدُ وَأَنَا۠ عَجُوزٌ وَهَـٰذَا بَعْلِى شَيْخًا ۖ

یعقوب کی ف۱۵۳ بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں ف۱۵۴ اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے ف۱۵۵

إِنَّ هَـٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوٓا۟ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ ۖ رَحْمَتُ

بے شک یہ تو اچنبھے کی بات ہے فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبھا کرتی ہو اللہ کی رحمت

ٱللَّهِ وَبَرَكَـٰتُهُۥ عَلَيْكُمْ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ ۚ إِنَّهُۥ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا

اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک ف۱۵۶ وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا پھر جب

(۱۴۶) سادہ رو نوجوانوں کی حسین شکلوں میں حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کی پیدائش کا (۱۴۷) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۱۴۸) مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات بہت ہی مہمان نواز تھے بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا آپ اس غم میں تھے ان مہمانوں کو دیکھتے ہی آپ نے ان کے لئے کھانا لانے میں جلدی فرمائی چونکہ آپ کے یہاں گائیں بکثرت تھیں اس لئے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دسترخوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ اس کو پسند فرماتے تھے گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنت ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو مزید ثواب پائیں (۱۴۹) عذاب کرنے کے لئے (۱۵۰) حضرت سارہ پس پردہ (۱۵۱) اس کے فرزند (۱۵۲) حضرت اسحٰق کے فرزند (۱۵۳) حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام موجود تھے اس بشارت کے ضمن ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرت سارہ کی عمر اتنی دراز ہوگی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گی (۱۵۴) میری عمر نوے سے متجاوز ہو چکی ہے (۱۵۵) جن کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوگئی ہے۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ

پھر جب ابراہیم کا خوف زائل ہوا اور اسے خوشخبری ملی ہم سے قوم لوط کے بارے میں

لُوْطٍؕ (۷۴) اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ (۷۵) یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ

جھگڑنے لگا ف۱۵۷ بیشک ابراہیم تحمل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانیوالا ہے ف۱۵۸ اے ابراہیم اس خیال میں

هٰذَاۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ (۷۶)

نہ پڑ بے شک تیرے رب کا حکم آچکا اور بے شک ان پر عذاب آنے والا ہے کہ پھیرا نہ جائے گا

وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ

اور جب لوط کے یہاں ہمارے فرشتے آئے ف۱۵۹ اسے ان کا غم ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا اور بولا

هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ (۷۷) وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِؕ وَ مِنْ قَبْلُ

یہ بڑی سختی کا دن ہے ف۱۶۰ اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی آئی اور انھیں آگے ہی سے

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِؕ قَالَ یٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ

برے کاموں کی عادت پڑی تھی ف۱۶۱ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے ستھری ہیں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ (۷۸)

تو اللہ سے ڈرو ف۱۶۲ اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک چلن نہیں

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ (۷۹)

بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ف۱۶۳ اور تم ضرور جانتے ہو جو ہماری خواہش ہے

(۱۵۶) فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے کیا جائے تعجب ہے تم اس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارق عادات اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنا ہوا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہل بیت میں داخل ہیں (۱۵۷) یعنی کلام و سوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مجادلہ یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قوم لوط کی بستیوں میں اگر پچاس ایماندار ہوں تو بھی انھیں ہلاک کرو گے فرشتوں نے کہا نہیں فرمایا اگر چالیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ نے فرمایا اگر تیس ہوں انہوں نے کہا جب بھی نہیں آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگر ایک مرد مسلمان موجود ہو تب ہلاک کر دو گے انہوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس میں لوط علیہ السلام ہیں اس پر فرشتوں نے کہا ہمیں معلوم ہے جو وہاں ہیں ہم لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو بچائیں گے سوائے ان کی عورت کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و معاصی سے باز آنے کے لئے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے (۱۵۸) ان صفات سے آپ کی رقت قلب اور آپ کی رافت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مباحثہ کا سبب ہوئی فرشتوں نے کہا (۱۵۹) حسین صورتوں میں اور حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی ہیئت اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خباثت و بدعملی کا خیال کر کے (۱۶۰) مروی ہے کہ ملائکہ کو حکم الٰہی یہ تھا کہ وہ قوم لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک کہ حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بدعملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہ تھا فرشتوں نے کہا ان کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عورت جو کافرہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جا کر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں ایسے خوبرو اور حسین مہمان آئے ہیں جن کی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا (۱۶۱) اور کچھ شرم و حیا باقی نہ رہی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے (۱۶۲) اور اپنی بیبیوں سے تمتع کرو کہ یہ تمہارے لئے حلال ہے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسن اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور حمیت سیکھیں (۱۶۳) یعنی ہمیں ان کی طرف رغبت نہیں

قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا یٰلُوْطُ

بولے اے کاش مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا ف۱۶۴ فرشتے بولے اے لوط

اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں ف۱۶۵ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے ف۱۶۶ تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات

الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ

لے جاؤ اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے ف۱۶۷ سوائے تمہاری عورت کے اسے بھی وہی پہنچنا ہے جو

اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا

انہیں پہنچے گا ف۱۶۸ بے شک ان کا وعدہ صبح کے وقت ہے ف۱۶۹ کیا صبح قریب نہیں پھر جب

جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ

ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کر دیا ف۱۷۰ اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار

سِجِّیْلٍ ۙ۬ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

برسائے جو نشان کئے ہوئے تیرے رب کے پاس ہیں ف۱۷۱ اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے

بِبَعِیْدٍ ﴿۸۳﴾ وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

دور نہیں ف۱۷۲ اور ف۱۷۳ مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو ف۱۷۴ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ وَ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ اِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۱۷۵ اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو بیشک میں تمہیں آسودہ حال

(۱۶۴) یعنی مجھے اگر تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا ایسا قبیلہ رکھتا جو میری مدد کرتا تو تم سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا تھا اور اندر سے یہ گفتگو فرما رہے تھے قوم نے چاہا کہ دیوار توڑے فرشتوں نے آپ کا رنج و اضطراب دیکھا تو (۱۶۵) تمہارا پایہ مضبوط ہے ہم ان لوگوں کو عذاب کرنے کے لئے آئے ہیں تم دروازہ کھول دو اور ہمیں اور انہیں چھوڑ دو (۱۶۶) اور تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے حضرت نے دروازہ کھول دیا قوم کے لوگ مکان میں گھس آئے حضرت جبریل نے بحکم الٰہی اپنا بازو ان کے منہ پر مارا سب اندھے ہو گئے اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان سے نکل کر بھاگے انہیں راستہ نظر نہیں آتا تھا اور یہ کہتے جاتے تھے ہائے ہائے لوط کے گھر میں بڑے جادوگر ہیں انہوں نے ہمیں جادو کر دیا فرشتوں نے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا (۱۶۷) اس طرح آپ کے گھر کے تمام لوگ چلے جائیں (۱۶۸) حضرت لوط علیہ السلام نے کہا یہ عذاب کب ہوگا حضرت جبریل نے کہا (۱۶۹) حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اس سے جلدی چاہتا ہوں حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا (۱۷۰) یعنی الٹ دیا اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے قوم لوط کے شہر جس طبقہ زمین میں تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹا (۱۷۱) ان پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے قتادہ نے کہا کہ ان پر سرخ خطوط تھے حسن و سدی کا قول ہے کہ ان پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی ان کا نام اس پتھر پر لکھا تھا (۱۷۲) یعنی اہل مکہ سے (۱۷۳) ہم نے بھیجا باشندگان شہر (۱۷۴) آپ نے اپنی قوم سے (۱۷۵) پہلے تو آپ نے توحید و عبادت کی ہدایت فرمائی کہ وہ تمام امور میں سب سے اہم ہے اس کے بعد جن عادات قبیحہ میں وہ مبتلا تھے اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا

بِخَيْرٍ وَّاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا

دیکھتا ہوں ف۱۷۶ اور مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۷۷ اور اے میری قوم ناپ

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو

وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۬ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ

تمہیں یقین ہو ف۱۷۸ اور میں کچھ تم پر نگہبان نہیں ف۱۷۹ بولے اے شعیب

اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْۤ

کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں ف۱۸۰ یا اپنے مال میں جو چاہیں

اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ

نہ کریں ف۱۸۱ ہاں جی تمہیں بڑے عقلمند نیک چلن ہو کہا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو

اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ

اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں ف۱۸۲ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے اچھی روزی دی ف۱۸۳ اور

اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا

میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ اس کے خلاف کرنے لگوں ف۱۸۴ میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی

(۱۷۶) ایسے حال میں آدمی کو چاہیے کہ نعمت کی شکر گزاری کرے اور دوسروں کو اپنے مال سے فائدہ پہنچائے نہ کہ ان کے حقوق میں کمی کرے ایسی حالت میں اس خباثت کی عادت سے اندیشہ ہے کہ کہیں اس عادت سے محروم نہ کر دیئے جاؤ (۱۷۷) کہ جس سے کسی کو رہائی میسر نہ ہو اور سب کے سب ہلاک ہو جائیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دن کے عذاب سے عذاب آخرت مراد ہو (۱۷۸) یعنی مال حرام ترک کرنے کے بعد حلال جس قدر بچے وہی تمہارے لئے بہتر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے (۱۷۹) کہ تمہارے افعال پر دارو گیر کروں علماء نے فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کو حرب کی اجازت تھی جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت سلیمان علیہم السلام وغیرہم بعض وہ تھے جنہیں حرب کا حکم نہ تھا حضرت شعیب علیہ السلام انہیں میں سے ہیں تمام دن وعظ فرماتے اور شب تمام نماز میں گزارتے قوم آپ سے کہتی کہ اس نماز سے آپ کو کیا فائدہ آپ فرماتے نماز خوبیوں کا حکم دیتی ہے برائیوں سے منع کرتی ہے تو اس پر وہ تمسخر سے یہ کہتے جو اگلی آیت میں مذکور ہے (۱۸۰) بت پرستی نہ کریں (۱۸۱) مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال کے مختار ہیں چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں (۱۸۲) بصیرت و ہدایت پر (۱۸۳) یعنی نبوت و رسالت یا مال حلال اور ہدایت و معرفت تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں بت پرستی اور گناہوں سے منع نہ کروں کیونکہ انبیاء اسی لئے بھیجے جاتے ہیں (۱۸۴) امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے حلیم و رشید ہونے کا اعتراف کیا تھا اور ان کا یہ کلام استہزاء نہ تھا بلکہ مدعا یہ تھا کہ آپ باوجود حلم و کمال عقل کے ہم کو اپنے مال میں اپنے حسب مرضی تصرف کرنے سے کیوں منع فرماتے ہیں اس کا جواب جو حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ جب تم میرے کمال عقل کے معترف ہو تو تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے اپنے لئے جو بات پسند کی ہے وہ وہی ہو گی جو سب سے بہتر ہو اور وہ خدا کی توحید اور ناپ تول میں ترک خیانت ہے میں اس کا پابندی سے عامل ہوں تو تمہیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہی طریقہ بہتر ہے

اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿٨٨﴾

چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں

وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ

اور اے میری قوم تمہیں میری ضد یہ نہ کموادے کہ تم پر پڑے جو پڑا تھا نوح کی قوم

نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوا

یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر اور لوط کی قوم تو کچھ تم سے دور نہیں ف۱۸۵ اور اپنے رب سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا

معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب ہماری سمجھ میں

نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

نہیں آتیں تمہاری بہت سی باتیں اور بیشک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ف۱۸۶ اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا ف۱۸۷ تو

لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ

ہم نے تمہیں پتھراؤ کردیا ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمہیں عزت نہیں کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ اللہ

عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا

سے زیادہ ہے ف۱۸۸ اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ف۱۸۹ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو

تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٩٢﴾ وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ

سب میرے رب کے بس میں ہے اور اے قوم تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا چاہتے ہو

(۱۸۵) انہیں کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے نہ وہ کچھ دور کے رہنے والے تھے تو ان کے حال سے عبرت حاصل کرو (۱۸۶) کہ اگر ہم آپ کے ساتھ کچھ زیادتی کریں تو آپ میں مدافعت کی طاقت نہیں (۱۸۷) جو دین میں ہمارا موافق ہے اور جس کو ہم عزیز رکھتے ہیں (۱۸۸) کہ اللہ کے لئے تو تم میرے قتل سے باز نہ رہے اور میرے کنبہ کی وجہ سے باز رہے اور تم نے اللہ کے نبی کا تو احترام نہ کیا اور کنبے کا احترام کیا (۱۸۹) اور اس کے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی

تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا

کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے ف۱۹۰ اور انتظار کرو

اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ف۱۹۱ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں اور جب ف۱۹۲ ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ

اپنی رحمت فرما کر بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آ لیا ف۱۹۳ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں

دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا

کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دُور ہوں مدین جیسے

بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾

دور ہوئے ثمود ف۱۹۴ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں ف۱۹۵ اور صریح غلبے کے ساتھ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے ف۱۹۶ اور فرعون کا کام راستی

بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ

کا نہ تھا ف۱۹۷ اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن تو انہیں دوزخ میں لا اتارے گا ف۱۹۸ اور وہ کیا ہی بُرا

الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ

گھاٹ اُترنے کا اور ان کے پیچھے پڑی اس جہان میں لعنت اور قیامت کے دن ف۱۹۹ کیا ہی

(۱۹۰) اپنے دعاوی میں یعنی تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم اور عذاب الٰہی سے شقی کی شقاوت ظاہر ہو جائے گی (۱۹۱) عاقبت امر اور انجام کار کا (۱۹۲) ان کے عذاب اور ہلاک کے لئے (۱۹۳) حضرت جبریل علیہ السلام نے ہیبتناک آواز سے کہا مُوْتُوْا جَمِیْعًا سب مرجاؤ اس آواز سے دہشت سے ان کے دم نکل گئے اور سب مر گئے (۱۹۴) اللہ کی رحمت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کبھی دو امتیں ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز حضرت شعیب و صالح علیہما السلام کی امتوں کے لیکن قوم صالح کو ان کے نیچے سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قوم شعیب کو اوپر سے (۱۹۵) یعنی معجزات (۱۹۶) اور کفر میں مبتلا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے (۱۹۷) وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونے کے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستم گاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے وہ کہاں اور خدائی کہاں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رشد و حقانیت تھی آپ کی سچائی کی دلیلیں آیات ظاہرہ و معجزات باہرہ وہ لوگ معائنہ کر چکے تھے پھر بھی انہوں نے آپ کی اتباع سے منہ پھیرا اور ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دنیا میں کفر و ضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں ان کا امام ہوگا اور (۱۹۸) جیسا کہ انہیں دریائے نیل میں لا ڈالا تھا (۱۹۹) یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآىِٕمٌ

برا انعام جو انہیں ملا یہ بستیوں ف۲۰۰ کی خبریں ہیں کہ ہم تمہیں سناتے ہیں ف۲۰۱ ان میں کوئی کھڑی ہے ف۲۰۲

وَّ حَصِیْدٌ ﴿١٠٠﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ

اور کوئی کٹ گئی ف۲۰۳ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ خود انہوں نے ف۲۰۴ اپنا برا کیا تو ان کے

اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ

معبود جنہیں ف۲۰۵ اللہ کے سوا پوجتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے ف۲۰۶ جب تمہارے رب کا

رَبِّكَ ؕ وَ مَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿١٠١﴾ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ

حکم آیا اور ان ف۲۰۷ سے انہیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو

الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے ف۲۰۸ بے شک اس میں

لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

نشانی ف۲۰۹ ہے اس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے وہ دن ہے جس میں سب لوگ ف۲۱۰ اکٹھے ہوں گے

وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿١٠٤﴾ یَوْمَ

اور وہ دن حاضری کا ہے ف۲۱۱ اور ہم اسے ف۲۱۲ پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لئے ف۲۱۳ جب وہ دن

یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا

آئے گا کوئی بے حکم خدا بات نہ کرے گا ف۲۱۴ تو ان میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی خوش نصیب ف۲۱۵ تو وہ

(۲۰۰) یعنی گزری ہوئی امتوں (۲۰۱) کہ تم اپنی امت کو ان کی خبریں دو تاکہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں ان بستیوں کی حالت کھیتیوں کی طرح ہے کہ (۲۰۲) اس کے مکانوں کی دیواریں موجود ہیں کھنڈر پائے جاتے ہیں نشان باقی ہیں جیسے کہ عاد و ثمود کے دیار (۲۰۳) یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام و نشان ہو گئی اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا جیسے کہ قوم نوح علیہ السلام کے دیار (۲۰۴) کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے (۲۰۵) جہل و گمراہی سے (۲۰۶) اور ایک شمہ عذاب دفع نہ کر سکے (۲۰۷) بتوں اور جھوٹے معبودوں (۲۰۸) تو ہر ظالم کو چاہیئے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے (۲۰۹) عبرت و نصیحت (۲۱۰) اگلے پچھلے حساب کے لئے (۲۱۱) جس میں آسمان والے اور زمین والے سب حاضر ہوں گے (۲۱۲) یعنی روز قیامت کو (۲۱۳) یعنی جو مدت ہم نے بقائے دنیا کے لئے مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک (۲۱۴) تمام خلق ساکت ہوگی قیامت کا دن بہت طویل ہو گا اس میں احوال مختلف ہوں گے بعض احوال میں تو شدت ہیبت سے کسی کو بے اذن الٰہی بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض احوال میں اذن دیا جائے گا کہ لوگ اذن سے کلام کریں گے اور بعض احوال میں ہول و دہشت کم ہوگی اس وقت لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے (۲۱۵) شقیق بلخی قدس سرہ نے فرمایا سعادت کی پانچ علامتیں ہیں (۱) دل کی نرمی (۲) کثرت گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) امیدوں کا کوتاہ ہونا (۵) حیا۔ اور بدبختی کی علامت بھی پانچ چیزیں ہیں (۱) دل کی سختی (۲) آنکھ کی خشکی یعنی عدم گریہ (۳) دنیا کی رغبت (۴) دراز امیدیں (۵) بے حیائی

الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح رینکیں گے وہ اس میں رہیں گے

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ

جب تک آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۶ بیشک تمہارا رب جب جو

لِّمَا یُرِیْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا

چاہے کرے اور وہ جو خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک

دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۷ یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی

فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّمَّا یَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا یَعْبُدُ

تو اے سننے والے دھوکا میں نہ پڑ اس سے جسے یہ کافر پوجتے ہیں ف۲۱۸ یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے ان کے باپ دادا

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَ لَقَدْ

پوجتے تھے ف۲۱۹ اور بے شک ہم ان کا حصہ انہیں پورا پھیر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بیشک

اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ف۲۲۰ تو اس میں پھوٹ پڑ گئی ف۲۲۱ اگر تمہارے رب کی ایک بات ف۲۲۲ پہلے

رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِنَّ

نہ ہو چکی ہوتی تو جبھی ان کا فیصلہ کر دیا جاتا ف۲۲۳ اور بیشک وہ اس کی طرف سے ف۲۲۴ دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۲۲۵ اور

(۲۱۶) اتنا اور زیادہ رہیں گے اور اس زیادتی کی کوئی انتہا نہیں تو معنی یہ ہوئے کہ ہمیشہ رہیں گے کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے (جلالین) (۲۱۷) اتنا اور زیادہ رہیں گے اس زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے ہیشگی مراد ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے (۲۱۸) بے شک یہ اس بت پرستی پر عذاب دیئے جائیں گے جیسے کہ پہلی امتیں مبتلائے عذاب ہوئیں (۲۱۹) اور تمہیں معلوم ہو چکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا (۲۲۰) یعنی توریت (۲۲۱) بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا (۲۲۲) کہ ان کے حساب میں جلدی نہ فرمائے گا مخلوق کے حساب و جزا کا دن روز قیامت ہے (۲۲۳) اور دنیا ہی میں گرفتار عذاب کئے جاتے (۲۲۴) یعنی آپ کی امت کے کفار قرآن کریم کی طرف سے (۲۲۵) جس نے ان کی عقلوں کو حیران کر دیا ہے

كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ

بیشک جتنے ہیں ف۲۲۶ ایک ایک کو تمہارا رب اس کا عمل پورا بھر دے گا اسے ان کے کاموں کی خبر ہے ف۲۲۷ تو قائم رہو

كَمَاۤ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ف۲۲۸ جیسا تمہیں حکم ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع لایا ہے ف۲۲۹ اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بیشک وہ تمہارے کام

بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ

دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی ف۲۳۰ اور اللہ کے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں ف۲۳۱ پھر مدد نہ پاؤ گے اور نماز قائم رکھو

طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ

دن کے دونوں کناروں ف۲۳۲ اور کچھ رات کے حصوں میں ف۲۳۳ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں

ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

ف۲۳۴ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو اور صبر کرو کہ اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ

نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم میں سے اگلی سنگتوں (قوموں) میں ف۲۳۵ ایسے جن میں

يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ

بھلائی کا کچھ حصہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے ف۲۳۶ ہاں ان میں تھوڑے تھے وہی جن کو ہم نے نجات دی ف۲۳۷

(۲۲۶) تمام خلق تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے روز قیامت (۲۲۷) اس پر کچھ مخفی نہیں اس میں نیکیوں اور تصدیق کرنے والوں کے لئے تو بشارت ہے کہ وہ نیکی کی جزا پائیں گے اور کافروں اور تکذیب کرنے والوں کے لئے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے (۲۲۸) اپنے رب کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر (۲۲۹) اور اس نے تمہارا دین قبول کیا ہے وہ دین و طاعت پر قائم رہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے سفیان بن عبداللہ ثقفی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے فرمایا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کہہ اور قائم رہ (۲۳۰) کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں ابو العالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو سدی نے کہا ان کے ساتھ مداہنت نہ کرو قتادہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم و راہ مودت و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے (۲۳۱) کہ تمہیں اس کے عذاب سے بچا سکے یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے رسم و راہ میل و محبت رکھیں اور اسی سے ان کا حال قیاس کرنا چاہئے جو خود ظالم ہیں (۲۳۲) دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں (۲۳۳) اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشا ہیں (۲۳۴) نیکیوں سے مراد یا یہی پنج گانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استغفار یا اور کچھ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لئے جو ان کے درمیان واقع ہوں جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے شان نزول ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لئے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لئے ہے فرمایا نہیں سب کے لئے (۲۳۵) یعنی پہلی امتوں میں جو ہلاک کی گئیں (۲۳۶) معنی یہ ہیں کہ ان امتوں میں ایسے اہل خیر نہیں ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا

اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا ف۲۳۸ اور وہ گنہگار تھے اور تمہارا

كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ

رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک کر دے اور ان کے لوگ اچھے ہوں اور اگر

شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا ف۲۳۹ اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ

مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا ف۲۴۱ اور لوگ اسی لئے بنائے ہیں ف۲۴۲ اور تمہارے رب کی بات پوری ہوچکی ف۲۴۰

لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ

کہ بیشک ضرور جہنم بھر دوں گا جنوں اور آدمیوں کو ملا کر ف۲۴۳ اور سب کچھ ہم تمہیں

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ

رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں ف۲۴۴ اور اس سورت میں

هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ

تمہارے پاس حق آیا ف۲۴۵ اور مسلمانوں کو پند و نصیحت ف۲۴۶ اور کافروں سے فرماؤ

لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا

تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ف۲۴۷ ہم اپنا کام کرتے ہیں ف۲۴۸ اور راہ دیکھو ہم بھی

اور گناہوں سے منع کرتے اسی لئے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا (۲۳۷) وہ انبیاء پر ایمان لائے ان کے احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد سے روکتے رہے (۲۳۸) اور بلظم وتلذذ اور خواہشات وشہوات کے عادی ہوگئے اور کفر ومعاصی میں ڈوبے رہے (۲۳۹) تو سب ایک دین پر ہوتے (۲۴۰) کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر (۲۴۱) وہ دین حق پر متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کریں گے (۲۴۲) یعنی اختلاف والے اختلاف کے لئے اور رحمت والے اتفاق کے لئے (۲۴۳) کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہوں گے (۲۴۴) اور انبیاء کے حال اور ان کی امتوں کے سلوک دیکھ کر آپ کو اپنی قوم کی ایذا کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو (۲۴۵) اور انبیاء اور ان کی امتوں کے تذکرے واقع کے مطابق بیان ہوئے جو دوسری کتابوں اور دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں یعنی جو واقعات بیان فرمائے گئے وہ حق بھی ہیں (۲۴۶) بھی کہ گزری ہوئی امتوں کے حالات اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں (۲۴۷) عنقریب اس کا نتیجہ پالو گے (۲۴۸) جس کا ہمیں ہمارے رب نے حکم دیا

مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ

راہ دیکھتے ہیں ف۲۴۹ اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے غیب ف۲۵۰ اور اسی کی طرف سب

الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی کرو اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں

سُوْرَةُ يُوْسُفَ ۱۲ مَكِّيَّةٌ ۵۳ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۱۱ رُكُوْعَاتُهَا ۱۲

سورۂ یوسف مکی ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ ۫ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ بیشک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ

کہ تم سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں ف۳ اس لئے کہ

اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾

ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بیشک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ ف۴ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

سورج اور چاند دیکھے انھیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا ف۵ کہا اے میرے بچے اپنا خواب

(۲۴۹) تمہارے انجام کار کی (۲۵۰) اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا

(۱) سورہ یوسف مکیہ ہے اس میں بارہ رکوع اور ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حرف ہیں شان نزول علماء یہود نے اشراف عرب سے کہا تھا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ اولاد حضرت یعقوب ملک شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور ان کے وہاں جاکر آباد ہونے کا کیا سبب ہوا اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا واقعہ کیا ہے اس پر یہ سورہ مبارکہ نازل ہوئی (۲) جس کا اعجاز ظاہر اور من عند اللہ ہونا واضح اور معانی اہل علم کے نزدیک غیر مشتبہ ہیں اور اس میں حلال و حرام حدود و احکام صاف بیان فرمائے گئے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں متقدمین کے احوال روشن طور پر مذکور ہیں اور حق و باطل کو ممتاز کر دیا گیا ہے (۳) جو بہت سے عجائب و غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دنیا کے بہت فوائد اور سلاطین و رعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائص اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے تجاوز کرنے کا نفیس بیان ہے جس سے سننے والے میں نیک سیرتی اور پاکیزہ خصائل پیدا ہوتے ہیں صاحب بحر الحقائق نے کہا کہ اس بیان کا احسن ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ قصہ انسان کے احوال کے ساتھ کمال مشابہت رکھتا ہے اگر یوسف سے دل کو اور یعقوب سے روح اور راحیل سے نفس کو برادران یوسف سے قویٰ حواس کو تعبیر کیا جائے اور تمام قصہ کو انسانوں کے حالات سے مطابقت دی جائے چنانچہ انہوں نے وہ مطابقت بیان بھی کی ہے جو یہاں بہ نظر اختصار درج نہیں کی جاسکتی (۴) حضرت یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام (۵) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں ان سب نے آپ کو سجدہ کیا یہ خواب شب جمعہ کو دیکھا یہ رات شب قدر تھی ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے سدی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقۃً سجدہ مراد ہے کیونکہ اس زمانہ میں سلام کی طرح سجدہ تحیت تھا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ محبت تھی اس لئے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے

رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ف۶ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے ف۷ بے شک شیطان

لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ

آدمی کا کھلا دشمن ہے ف۸ اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا ف۹ اور تجھے باتوں کا

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ

انجام نکالنا سکھائے گا ف۱۰ اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر ف۱۱

كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی ف۱۲ بیشک تیرا رب

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۷﴾

علم و حکمت والا ہے بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں ف۱۳ پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ف۱۴

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ

جب بولے ف۱۵ کہ ضرور یوسف اور اس کا بھائی ف۱۶ ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ف۱۷

اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۚ ﴿۸﴾ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا

بیشک ہمارے باپ صراحۃً ان کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ف۱۸ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ ف۱۹

يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾

کہ تمہارے باپ کا منہ صرف تمہاری ہی طرف رہے ف۲۰ اور اس کے بعد پھر نیک ہو جانا ف۲۱

اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے اس لئے جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے (۶) کیونکہ وہ اس کی تعبیر کو سمجھ لیں گے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت کے لئے برگزیدہ فرمائے گا اور دارین کی نعمتیں اور شرف عنایت کرے گا اس لئے آپ کو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپ نے فرمایا (۷) اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تدبیر سوچیں گے (۸) ان کو کینہ و حسد پر ابھارے گا اس میں ایما ہے کہ برادران یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایذا و ضرر پر اقدام کریں گے تو اس کا سبب وسوسہ شیطان ہوگا (خازن) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے چاہئے کہ اس کو محبت سے بیان کیا جاوے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہئے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّهَا وَ الرُّؤْيَا (۹) اجتباء یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا یعنی چن لینا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیض ربانی کے ساتھ مخصوص کرے جس سے اس کو طرح طرح کے کرامات و کمالات بے سعی و محنت حاصل ہوں یہ مرتبہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے اور ان کی بدولت ان کے مقربین صدیقین و شہداء و صالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کئے جاتے ہیں (۱۰) علم و حکمت عطا کرے گا اور کتب سابقہ اور احادیث انبیاء کے غوامض کشف فرمائے گا اور مفسرین نے اس سے تعبیر خواب بھی مراد لی ہے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تعبیر خواب کے بڑے ماہر تھے (۱۱) نبوت عطا فرما کر جو اعلیٰ مناصب میں سے ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر ہیں اور سلطنتیں دے کر دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کر کے (۱۲) کہ انہیں نبوت عطا فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نار نمرود سے خلاصی دی اور اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یعقوب اور اسباط عنایت کئے (۱۳) حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بی بی لیا بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں ان سے آپ کے چھ فرزند ہوئے روبیل شمعون لاوی یہودا زبولون یشجر اور چار بیٹے حرم سے ہوئے دان نفتالی جاد آشر ان کی مائیں زلفہ اور بلہہ لیا کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی بہن راحیل سے نکاح فرمایا ان سے دو فرزند ہوئے یوسف بنیامین یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے ہیں انہیں کو اسباط کہتے ہیں (۱۴) پوچھنے والوں سے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ

ان میں ایک کہنے والا ف۲۲ بولا یوسف کو مارو نہیں ف۲۳ اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو

یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ

کہ کوئی چلتا اسے آکر لے جائے ف۲۴ اگر تمہیں کرنا ہے ف۲۵ بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا

لَا تَاْمَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا

کہ یوسف کے معاملہ میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے

یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ

کہ میوے کھائے اور کھیلے ف۲۶ اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں ف۲۷ بولا بے شک مجھے رنج دے گا کہ

تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾

اُسے لے جاؤ ف۲۸ اور ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھالے ف۲۹ اور تم اس سے بے خبر رہو ف۳۰

قَالُوْا لَىٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا

بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی مصرف کے نہیں ف۳۱ پھر جب

ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ

اسے لے گئے ف۳۲ اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں ف۳۳ اور ہم نے اسے وحی

اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ

بھیجی ف۳۴ کہ ضرور تو انھیں اُن کا یہ کام جتا دے گا ف۳۵ ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ف۳۶ اور رات ہوئے اپنے باپ

بقیہ صفحہ ۴۲۴ = یہود مراد ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا حال اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کے خطہ کنعان سے سرزمین مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے ان کو توریت کے مطابق پایا تو انہیں حیرت ہوئی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتابیں پڑھنے اور علماء اور احبار کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اس قدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے یہ دلیل ہے کہ آپ ضرور نبی ہیں اور قرآن پاک ضرور وحی الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم قدس سے مشرف فرمایا علاوہ بریں اس واقعہ میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں اور حکمتیں ہیں (۱۵) برادران حضرت یوسف (۱۶) حقیقی بنیامین (۱۷) قوی ہیں زیادہ کام آسکتے ہیں زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے ہیں کیا کام کر سکتے ہیں (۱۸) اور یہ بات ان کے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ کا ان کی صغر سنی میں انتقال ہو گیا اس لئے وہ مزید شفقت و محبت کے مورد ہوئے اور ان میں رشد و نجابت کی وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں یہ سبب ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت ہے یہ سب باتیں خیال میں نہ لا کر انہیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انہوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلس مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگوئے مشورہ اس طرح ہوئی (۱۹) آبادیوں سے دور بس یہی صورتیں ہیں جن سے (۲۰) اور انہیں فقط تمہاری ہی محبت ہو اور کی نہیں (۲۱) اور توبہ کر لینا (۲۲) یعنی یہودا یا روبیل (۲۳) کیونکہ قتل گناہ عظیم ہے (۲۴) یعنی کوئی مسافر وہاں گزرے اور کسی ملک کو انہیں لے جائے اس سے بھی غرض حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظر عنایت اس طرح ان پر ہوگی (۲۵) اس میں اشارہ ہے کہ چاہئے تو یہ کہ کچھ بھی نہ کرو لیکن اگر تم نے ارادہ ہی کر لیا ہے تو بس اتنے ہی پر اکتفا کرو چنانچہ سب اس پر متفق ہو گئے اور اپنے والد سے (۲۶) یعنی تفریح کے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں مثل شکار اور تیر اندازی وغیرہ کے (۲۷) ان کی پوری نگہداشت رکھیں گے (۲۸) کیونکہ ان کی ایک ساعت کی جدائی گوارا نہیں ہے (۲۹) کیونکہ اس سرزمین میں

عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا

کے پاس روتے ہوئے آئے ف۳۷ بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے نکل گئے ف۳۸ اور یوسف کو اپنے اسباب

يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ

کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ

كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ

النصف

ہم سچے ہوں ف۳۹ اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے ف۴۰ کہا بلکہ

سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى

تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے ف۴۱ تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر

مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ

جو تم بتا رہے ہو ف۴۲ اور ایک قافلہ آیا ف۴۳ انھوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا ف۴۴ تو اس نے اپنا ڈول ڈالا

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا

ف۴۵ بولا آہا کیسی خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اسے ایک پونجی بنا کر چھپا لیا ف۴۶ اور اللہ جانتا ہے جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا

کرتے ہیں اور بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے روپوں پر بیچ ڈالا ف۴۷ اور انھیں

فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ

اس میں کچھ رغبت نہ تھی ف۴۸ اور مصر کے جس شخص نے اسے خریدا

بقیہ صفحہ ۴۲۵ = بھیڑیئے اور درندے بہت ہیں (۳۰) اور اپنی سیر و تفریح میں مشغول ہو جاؤ (۳۱) لہٰذا انہیں ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تقدیر الٰہی یونہی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور وقت روانگی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص جو حریر جنت کی تھی اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے اتار کر آگ میں ڈالا گیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ قمیص آپ کو پہنائی تھی وہ قمیص مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو اور ان سے ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی وہ قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی (۳۲) اس طرح کہ جب تک حضرت یعقوب علیہ السلام انہیں دیکھتے رہے وہاں تک تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر سوار کئے ہوئے عزت و احترام کے ساتھ لے گئے جب دور نکل گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے غائب ہو گئے تو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے پٹکا اور دلوں میں جو عداوت تھی وہ ظاہر ہوئی جس کی طرف جاتے تھے وہ مارتا تھا اور طعنے دیتا تھا اور خواب جو کسی طرح انہوں نے سن پایا تھا اس پر تشنیع کرتے تھے اور کہتے تھے اپنے خواب کو بلا وہ اب تجھے ہمارے ہاتھوں سے چھڑائے جب سختیاں حد کو پہنچیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہودا سے کہا خدا سے ڈر اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک یہودا نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم نے مجھ سے کیا عہد کیا تھا یاد کرو قتل کی نہیں ٹھہری تھی تب وہ ان حرکتوں سے باز آئے (۳۳) چنانچہ انہوں نے ایسا کیا یہ کنواں کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں واقع تھا اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قمیص اتار کر کنوئیں میں چھوڑا جب وہ اس کی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسی چھوڑ دی تاکہ آپ پانی میں گر کر ہلاک ہو جائیں حضرت جبریل امین بحکم الٰہی پہنچے اور انہوں نے آپ کو ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنوئیں میں تھا اور آپ کے ہاتھ کھول دیئے اور روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قمیص جو تعویذ بنا کر آپ کے گلے میں ڈال دیا تھا وہ کھول کر آپ کو پہنا دیا اس سے اندھیرے میں روشنی ہو گئی سبحان اللہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبارک اجساد شریفہ میں کیا برکت ہے کہ ایک قمیص جو اس بابرکت بدن سے مس ہوا اس نے اندھیرے کنوئیں کو روشن کر دیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ملبوسات اور آثار مقبولانِ حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سنت ہے (۳۴) بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام کے یا بطریق الہام کہ آپ غمگین نہ

لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ

وہ اپنی عورت سے بولا ف۴۹ انھیں عزت سے رکھو ف۵۰ شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے ف۵۱ یا ان کو ہم بیٹا بنا لیں ف۵۲ اور

كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ٘ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ

اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ (رہنے کا ٹھکانا) دیا اور اس لئے کہ اسے باتوں کا انجام

الْاَحَادِیْثِ ؕ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

سکھائیں ف۵۳ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں

یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی

جانتے اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ف۵۴ ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۵۵ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ

نیکوں کو اور وہ جس عورت ف۵۶ کے گھر میں تھا اس نے اسے لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے ف۵۷ اور دروازے

الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ

سب بند کر دیئے ف۵۸ اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں ف۵۹ کہا اللہ کی پناہ ف۶۰ وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا

مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا

ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ف۶۱ بیشک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا اور بیشک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا

لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ؕ

اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ف۶۲ ہم نے یوں ہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں ف۶۳

بقیہ صفحہ ۴۲۶ = ہوں ہم آپ کو عمیق چاہ سے بلند جاہ پر پہنچائیں گے اور تمہارے بھائیوں کو حاجت مند بنا کر تمہارے پاس لائیں گے اور انہیں تمہارے زیر فرمان کریں گے اور ایسا ہو گا (۳۵) جو انہوں نے اس وقت تمہارے ساتھ کیا (۳۶) کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپ کی شان ایسی رفیع ہوگی آپ اس مسند سلطنت و حکومت پر ہوں گے کہ وہ آپ کو نہ پہچانیں گے الحاصل برادران یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈال کر واپس ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص جو اتار لیا تھا اس کو ایک بکری کے بچے کے خون میں رنگ کر ساتھ لے لیا (۳۷) جب مکان کے قریب پہنچے ان کے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا اے میرے فرزندو کیا تمہیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا انہوں نے کہا نہیں فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں (۳۸) یعنی ہم آپس میں ایک دوسرے سے دوڑ کرتے تھے کہ کون آگے نکلے اس دوڑ میں ہم دور نکل گئے (۳۹) کیونکہ نہ ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ایسی دلیل و علامت ہے جس سے ہماری راست گوئی ثابت ہو (۴۰) اور قمیص کو پھاڑنا بھول گئے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ قمیص اپنے چہرہ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا عجب طرح کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو کھا تو گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک بھیڑیا پکڑ لائے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ بھیڑیا ہے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھایا ہے آپ اس بھیڑئے سے دریافت فرمایا وہ بحکم الٰہی گویا ہو کر کہنے لگا حضور نہ میں نے آپ کے فرزند کو کھایا اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی بھیڑیا ایسا کر سکتا ہے حضرت نے اس بھیڑئے کو چھوڑ دیا اور بیٹوں سے (۴۱) اور واقعہ اس کے خلاف ہے (۴۲) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تین روز کنوئیں میں رہے اس کے بعد اللہ نے انہیں اس سے نجات عطا فرمائی (۴۳) جو مدین سے مصر کی طرف جا رہا تھا وہ راستہ بھٹک کر اس جنگل میں آ پڑا جہاں آبادی سے بہت دور یہ کنواں تھا اور اس کا پانی کھاری تھا مگر حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے میٹھا ہو گیا جب وہ قافلہ والے اس کنوئیں کے قریب اترے تو (۴۴) جس کا نام مالک بن ذعر خزاعی تھا یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا جب وہ کنوئیں پر پہنچا (۴۵) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ ڈول پکڑ لیا اور اس میں لٹک گئے مالک نے ڈول کھینچا آپ باہر تشریف لائے اس نے آپ کا حسن عالم افروز دیکھا تو نہایت خوشی میں آ کر اپنے یاروں کو مژدہ دیا (۴۶) حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جو اس جنگل میں اپنی بکریاں چراتے تھے وہ دیکھ بھال رکھتے تھے آج جو انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں نہ دیکھا تو

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ

بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ف۶۴ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ف۶۵ اور عورت نے اس کا

قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ

کرتا پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں ف۶۶ دروازے کے پاس ملا ف۶۷ بولی کیا سزا ہے اس کی

مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ

جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی ف۶۸ مگر یہ کہ قید کیا جائے یا دکھ کی مار ف۶۹ کہا اس نے

هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ

مجھ کو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں ف۷۰ اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے ف۷۱ گواہی دی اگر

كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٢٦﴾

ان کا کرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انہوں نے غلط کہا ف۷۲

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٧﴾

اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے ف۷۳

فَلَمَّا رَأَى قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ

پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے چرا دیکھا ف۷۴ بولا بیشک یہ تم عورتوں کا چرتر (فریب) ہے بے شک

كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۜ وَاسْتَغْفِرِي

تمہارا چرتر (فریب) بڑا ہے ف۷۵ اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو ف۷۶ اور اے عورت تو

بقیہ صفحہ ۴۲۷ = انہیں تلاش ہوئی اور قافلہ میں پہنچے وہاں انہوں نے مالک بن ذعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہے ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے کسی کام کا نہیں ہے نافرمان ہے اگر خرید و تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے پھر اسے کہیں اتنی دور لے جانا کہ اس کی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا (۴۷) جن کی تعداد بقول قتادہ بیس درہم تھی (۴۸) پھر مالک بن ذعر اور اس کے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصر میں لائے اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریان بن ولید بن نزدان عملیقی تھا اور اس نے اپنی عنان سلطنت قطفیر مصری کے ہاتھ میں دے رکھی تھی تمام خزائن اسی کے تحت تصرف تھے اس کو عزیز مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیر اعظم تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کے لئے لائے گئے تو ہر شخص کے دل میں آپ کی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی تا آنکہ آپ کے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی اتنا ہی مشک اتنا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی اور آپ کا وزن چار سو رطل تھا اور عمر شریف اس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی عزیز مصر نے اس قیمت پر آپ کو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا دوسرے خریدار اس کے مقابلہ میں خاموش ہو گئے (۴۹) جس کا نام زلیخا تھا (۵۰) قیام گاہ نفیس ہو لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو (۵۱) اور وہ ہمارے کاموں میں اپنے تدبر و دانائی سے ہمارے لئے نافع اور بہتر مددگار ہوں اور امور سلطنت و ملک داری کے سرانجام میں ہمارے کام آئیں کیونکہ رشد کے آثار ان کے چہرے سے نمودار ہیں (۵۲) یہ قطفیر نے اس لئے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی (۵۳) یعنی خوابوں کی تعبیر (۵۴) شباب اپنی نہایت پر آیا اور عمر شریف بقول ضحاک بیس سال کی اور بقول سدی تیس کی اور بقول کلبی اٹھارہ اور تیس کے درمیان ہوئی (۵۵) یعنی علم باعمل اور فقاہت فی الدین عنایت کی بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قول صواب اور علم سے تعبیر خواب مراد ہے بعض نے فرمایا علم حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے (۵۶) یعنی زلیخا (۵۷) اور اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی ناجائز خواہش کو پورا کریں زلیخا کے مکان میں یکے بعد دیگر سات دروازے تھے اس نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو یہ خواہش پیش کی (۵۸) مقفل کر ڈالے (۵۹) حضرت یوسف علیہ السلام نے (۶۰) وہ مجھے اس قباحت سے بچائے جس کی تو طلب گار ہے مدعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے میں اس کے پاس جانے والا نہیں (۶۱) اس کا بدلہ یہ نہیں کہ میں اس کے اہل میں خیانت کروں جو ایسا کرے وہ ظالم ہے (۶۲) مگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ

لِذَنۢبِكِ ۚ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ ٱلْخَاطِـِٔينَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى ٱلْمَدِينَةِ

اپنے گناہ کی معافی مانگ ف۷۷ بیشک تو خطاواروں میں ہے ف۷۸ اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں ف۷۹

ٱمْرَأَتُ ٱلْعَزِيزِ تُرَٰوِدُ فَتَىٰهَا عَن نَّفْسِهِۦ ۖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا

کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے بیشک ان کی محبت اس کے دل میں پیر گئی (سما گئی) ہے ہم تو

لَنَرَىٰهَا فِى ضَلَـٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٣٠﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ

اسے صریح خود رفتہ پاتے ہیں ف۸۰ تو جب زلیخا نے ان کا چرچا سنا تو ان عورتوں کو

إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَـًٔا وَءَاتَتْ كُلَّ وَٰحِدَةٍ مِّنْهُنَّ

بلا بھیجا ف۸۱ اور ان کے لئے مسندیں تیار کیں ف۸۲ اور ان میں ہر ایک کو ایک چھری

سِكِّينًا وَقَالَتِ ٱخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُۥٓ أَكْبَرْنَهُۥ وَقَطَّعْنَ

دی ف۸۳ اور یوسف ف۸۴ سے کہا ان پر نکل آؤ ف۸۵ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اسکی بڑائی بولنے لگیں ف۸۶ اور

أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَـٰشَ لِلَّهِ مَا هَـٰذَا بَشَرًا إِنْ هَـٰذَآ إِلَّا مَلَكٌ

اپنے ہاتھ کاٹ لئے ف۸۷ اور بولیں اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنس بشر سے نہیں ف۸۸ یہ تو نہیں مگر کوئی معزز

كَرِيمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ ٱلَّذِى لُمْتُنَّنِى فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَٰوَدتُّهُۥ

فرشتہ زلیخا نے کہا تو یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ف۸۹ اور بے شک میں نے ان کا جی

عَن نَّفْسِهِۦ فَٱسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَآ ءَامُرُهُۥ لَيُسْجَنَنَّ

لبھانا چاہا تو انھوں نے اپنے آپ کو بچایا ف۹۰ اور بیشک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں

بقیہ صفحہ ۴۲۸ = والسلام نے اپنے رب کی برہان دیکھی اور اس ارادہ فاسدہ سے محفوظ رہے اور برہان عصمت نبوت ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے نفوس طاہرہ کو اخلاق ذمیمہ وافعال رذیلہ سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاق شریفہ طاہرہ مقدسہ پر ان کی خلقت فرمائی ہے اس لئے وہ ہر ناکردنی فعل سے باز رہتے ہیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپ کے درپے ہوئی اس وقت آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ انگشت مبارک دندان اقدس کے نیچے دبا کر اجتناب کا اشارہ فرماتے ہیں (۶۳) اور خیانت وزنا سے محفوظ رکھیں (۶۴) جنہیں ہم نے برگزیدہ کیا ہے اور جو ہماری طاعت میں اخلاص رکھتے ہیں الحاصل جب زلیخا آپ کے درپے ہوئی تو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام بھاگے اور زلیخا ان کے پیچھے انہیں پکڑنے بھاگی حضرت جس جس دروازے پر پہنچتے جاتے تھے اس کا قفل کھل کر گرتا چلا جاتا تھا (۶۵) آخر کار زلیخا حضرت تک پہنچی اور اس نے آپ کا کرتا پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں مگر آپ غالب آئے (۶۶) یعنی عزیز مصر (۶۷) فوراً ہی زلیخا نے اپنی برات ظاہر کرنے اور حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے مکر سے خائف کرنے کے لئے حیلہ تراشا اور شوہر سے (۶۸) اتنا کہہ کر اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں عزیز طیش میں آکر حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے قتل کے درپے نہ ہو جائے اور یہ زلیخا کی شدت محبت کب گوارا کر سکتی تھی اس لئے اس نے یہ کہا (۶۹) یعنی اس کو کوڑے لگائے جائیں جب حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لئے قید وسزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ نے اپنی برات کا اظہار اور حقیقت حال کا بیان ضروری سمجھا اور (۷۰) یعنی یہ مجھ سے فعل قبیح کی طلبگار ہوئی میں نے اس سے انکار کیا اور میں بھاگا عزیز نے کہا یہ بات کس طرح باور کی جائے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ گھر میں ایک چار مہینے کا بچہ پالنے میں تھا جو زلیخا کے ماموں کا لڑکا ہے اس سے دریافت کرنا چاہئے عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا بچہ کیا جانے اور کیسے بولے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی کی شہادت ادا کرا دینے پر قادر ہے عزیز نے اس بچہ سے دریافت کیا قدرت الٰہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی تصدیق کی اور زلیخا کے قول کو باطل بتایا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۷۱) یعنی اس بچے نے (۷۲) کیونکہ یہ صورت بتاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام آگے بڑھے اور زلیخا نے ان کو دفع کیا تو کرتا آگے سے پھٹا (۷۳) اس لئے کہ یہ حال صاف بتاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ

وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا

بڑیں گے اور وہ ضرور ذلت اٹھائیں گے ف۹۱ یوسف نے عرض کی اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے

يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ

جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا ف۹۲ تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا

وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ

اور نادان بنوں گا تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر

كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا

پھیر دیا بے شک وہی سنتا جانتا ہے ف۹۳ پھر سب کچھ نشانیاں دیکھ دکھا کر پچھلی مت انھیں یہی

رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ

آئی کہ ضرور ایک مدت تک اسے قید خانہ میں ڈالیں ف۹۴ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان

فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ

داخل ہوئے ف۹۵ ان میں ایک ف۹۶ بولا میں نے خواب دیکھا کہ ف۹۷ شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا ف۹۸ میں نے

اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا

خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں ہمیں اس کی

بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ

تعبیر بتائیے بے شک ہم آپ کو نیکوکار دیکھتے ہیں ف۹۹ یوسف نے کہا جو کھانا تمھیں ملا کرتا ہے

بقیہ صفحہ ۴۲۹ = الصلوٰۃ والسلام اس سے بھاگتے تھے اور زلیخا پیچھے سے پکڑتی تھی اس لئے کرتا پیچھے سے پھٹا (۷۴) اور جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں اور زلیخا جھوٹی ہے (۷۵) پھر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر عزیز نے اس طرح معذرت کی (۷۶) اور اس پر مغموم نہ ہو بے شک تم پاک ہو اور اس کلام سے یہ بھی مطلب تھا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرو تاکہ چرچا نہ ہو اور شہرہ عام نہ ہو جائے فائدہ اس کے علاوہ بھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برات کی بہت سی علامتیں موجود تھیں ایک تو یہ کہ کوئی شریف طبیعت انسان اپنے محسن کے ساتھ اس طرح کی خیانت روا نہیں رکھتا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام باایں کرامت اخلاق کس طرح ایسا کر سکتے تھے دوئم یہ کہ دیکھنے والوں نے آپ کو بھاگتے آتے دیکھا اور طالب کی یہ شان نہیں ہوتی وہ در پے ہوتا ہے بھاگتا نہیں بھاگتا وہی ہے جو کسی بات پر مجبور کیا جائے اور وہ اسے گوارا نہ کرے سوم یہ کہ عورت نے انتہا درجہ کا سنگار کیا تھا اور وہ غیر معمولی زیب و زینت کی حالت میں تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رغبت و اہتمام محض اس کی طرف سے تھا چہارم حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا تقویٰ و طہارت جو ایک دراز مدت تک دیکھا جا چکا تھا اس سے آپ کی طرف ایسے امر قبیح کی نسبت کسی طرح قابل اعتبار نہیں ہو سکتی تھی پھر عزیز مصر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا (۷۷) کہ تو نے بے گناہ پر تہمت لگائی (۷۸) عزیز مصر نے اگرچہ اس قصہ کو بہت دبایا لیکن یہ خبر چھپ نہ سکی اور اس کا چرچا اور شہرہ ہو ہی گیا (۷۹) یعنی شرفاء مصر کی عورتیں (۸۰) کہ اس آشفتگی میں اس کو اپنے ننگ و ناموس اور پردے و عفت کا لحاظ بھی نہ رہا (۸۱) یعنی جب اس نے سنا کہ اشراف مصر کی عورتیں اس کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت پر ملامت کرتی ہیں تو اس نے چاہا کہ وہ اپنا عذر انھیں ظاہر کر دے اس لئے اس نے ان کی دعوت کی اور اشراف مصر کی چالیس عورتوں کو مدعو کر دیا ان میں وہ سب بھی تھیں جنھوں نے اس پر ملامت کی تھی زلیخا نے ان عورتوں کو بہت عزت و احترام کے ساتھ مہمان بنایا (۸۲) نہایت پر تکلف جن پر وہ بہت عزت و آرام سے تکئے لگا کر بیٹھیں اور دسترخوان بچھائے گئے اور قسم قسم کے کھانے اور میوے چنے گئے (۸۳) تاکہ کھانے کے لئے اس سے گوشت کاٹیں اور میوے تراشیں (۸۴) کو عمدہ لباس پہنا کر (۸۵) پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اصرار و تاکید زیادہ ہوئی تو اس کی مخالفت کے اندیشہ سے آپ کو آنا ہی پڑا (۸۶) کیونکہ انھوں نے اس جمال عالم افروز کے ساتھ نبوت و رسالت کے انوار و تواضع و انکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت و اقتدار اور لذائذ اطعمہ اور صور جمیلہ کی طرف سے بے نیازی کی

تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ

وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتادوں گا ف۱۰۰ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے

رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

رب نے سکھایا ہے بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے

كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ

منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ف۱۰۱

مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں یہ ف۱۰۲ اللہ کا ایک فضل ہے

عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ف۱۰۳

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو کیا جدا جدا رب ف۱۰۴ اچھے یا ایک اللہ جو سب پر

الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ

غالب ف۱۰۵ تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام (فرضی نام) جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے

اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ

تراش لئے ہیں ف۱۰۶ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا اس نے

بقیہ صفحہ ۴۳۰ = شان دیکھی تعجب میں آگئیں اور آپ کی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہو گئی (۸۷) بجائے لیموں کے اور دل حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اصلاً احساس نہ ہوا (۸۸) کہ ایسا حسن و جمال بشر میں دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصری عالی خاندان جمیلہ مخدرات طرح طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ پیراستہ سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعاً التفات نہیں کرتے (۸۹) اب تم نے دیکھ لیا اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ میری شیفتگی کچھ قابل تعجب اور ملامت نہیں (۹۰) اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے اس پر مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجئے زلیخا بولی (۹۱) اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کے ساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلوار سے میرا خون بہایا تو یوسف علیہ السلام کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا میسر نہ ہو گا جیسا میں جدائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدموں میں پریشانی کے ساتھ وقت کاٹتی ہوں یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں میرے ساتھ حریر میں شاہانہ سریر پر عیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چبھنے والے بوریئے پر ننگے جسم کو دکھانا گوارا کریں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سن کر مجلس سے اٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانہ سے باہر آئیں اور ایک ایک نے آپ سے اپنی تمناؤں اور مرادوں کا اظہار کیا آپ کو ان کی گفتگو بہت ناگوار ہوئی تو بارگاہ الٰہی میں (خازن و مدارک و حسینی) (۹۲) اور اپنی عصمت کی پناہ میں نہ لے گا (۹۳) جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے امید پوری ہونے کی کوئی شکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تاکہ وہاں کی محنت و مشقت دیکھ کر انہیں نعمت و راحت کی قدر ہو اور وہ تیری درخواست قبول کریں زلیخا نے اس رائے کو مانا اور عزیز مصر سے کہا کہ میں اس عبری غلام کی وجہ سے بدنام ہو گئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے مناسب یہ ہے کہ ان کو قید کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ وہ خطاوار ہیں اور میں ملامت سے بری ہوں یہ بات عزیز کے خیال میں آگئی (۹۴) چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیج دیا (۹۵) ان میں سے ایک تو مصر کے شاہ اعظم ولید بن نروان عملیقی کا مہتمم مطبخ تھا اور دوسرا اس کا ساقی ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اس جرم میں دونوں قید کئے گئے

أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو ف۱۰۷ یہ سیدھا دین ہے ف۱۰۸ لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٠﴾ يَٰصَٰحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُۥ

نہیں جانتے ف۱۰۹ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب

خَمْرًا ۖ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِۦ ۚ قُضِيَ

پلائے گا ف۱۱۰ رہا دوسرا ف۱۱۱ وہ سُولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے ف۱۱۲ حکم ہوچکا

الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُۥ نَاجٍ

اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے ف۱۱۳ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا

مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَىٰهُ الشَّيْطَٰنُ ذِكْرَ رَبِّهِۦ فَلَبِثَ

ف۱۱۴ اس سے کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا ف۱۱۵ تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے

فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ﴿٤٢﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّيٓ أَرَىٰ سَبْعَ

یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیل خانہ میں رہا ف۱۱۶ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات

بَقَرَٰتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنۢبُلَٰتٍ خُضْرٍ وَ

گائیں فربہ کہ انہیں سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور

أُخَرَ يَابِسَٰتٍ ۖ يَٰٓأَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُءْيَٰيَ إِن كُنتُمْ

دوسری سات سُوکھی ف۱۱۷ اے درباریو میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب کی

ع ۵ ۱۵

بقیہ صفحہ ۴۳۱ = اور حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں (۹۶) جو بادشاہ کا ساقی تھا (۹۷) میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے میں ان خوشوں سے (۹۸) یعنی مہتمم مطبخ (۹۹) کہ آپ دن میں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نماز میں گزارتے ہیں جب کوئی جیل میں بیمار ہوتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں اس کی خبر گیری رکھتے ہیں جب کسی پر تنگی ہوتی ہے اس کے لئے کشائش کی راہ نکالتے ہیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے تعبیر دینے سے پہلے اپنے معجزے کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کر دی اور یہ ظاہر فرما دیا کہ علم میں آپ کا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علم تعبیر ظن پر مبنی ہے اس لئے آپ نے چاہا کہ انہیں ظاہر فرما دیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے جس کو اللہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اس کے نزدیک خواب کی تعبیر کیا بڑی بات ہے اس وقت معجزے کا اظہار آپ نے اس لئے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ ان دونوں میں ایک عنقریب سولی دیا جائے گا آپ نے چاہا اس کو کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچاویں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لئے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے (مدارک و خازن) (۱۰۰) اس کی مقدار اور اس کا رنگ اور اس کے آنے کا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا یا کتنا کھایا یا کب کھایا (۱۰۱) حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے معجزہ کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء ہیں جن کا مرتبہ علیا دنیا میں مشہور ہے اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت کو مانیں (۱۰۲) توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا (۱۰۳) اس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں (۱۰۴) جیسے کہ بت پرستوں نے بنا رکھے ہیں کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانبے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی چھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب نکمے بیکار نہ نفع دے سکیں نہ ضرر پہنچا سکیں ایسے جھوٹے معبود (۱۰۵) کہ نہ کوئی اس کا مقابل ہو سکے نہ اس کے حکم میں دخل دے سکے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ نظیر سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک (۱۰۶) اور ان کا نام معبود رکھ لیا ہے باوجودیکہ وہ بے حقیقت پتھر ہیں (۱۰۷) کیونکہ صرف وہی مستحق عبادت ہے (۱۰۸) جس پر دلائل و براہین قائم ہیں (۱۰۹) توحید و عبادت الٰہی کی دعوت دینے کے بعد حضرت

لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ

تعبیر آتی ہو بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ

تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جو ان دونوں میں سے بچا تھا ف۱۱۸ اور ایک

اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ

مدت بعد اُسے یاد آیا ف۱۱۹ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو ف۱۲۰ اے یوسف اے صدیق

اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ

ہمیں تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنہیں سات دُبلی کھاتی ہیں اور سات

سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی ف۱۲۱ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں شاید وہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ

آگاہ ہوں ف۱۲۲ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار ف۱۲۳ تو جو کاٹو اسے

فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ

اس کی بال میں رہنے دو ف۱۲۴ مگر تھوڑا جتنا کھا لو ف۱۲۵ پھر اس کے بعد

بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

سات برس کرّے (سخت تنگی والے) آئیں گے ف۱۲۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے اُن کے لئے پہلے جمع کر رکھا تھا ف۱۲۷ مگر تھوڑا جو

بقیہ صفحہ ۴۳۲ = یوسف علیہ السلام نے تعبیر خواب کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد کیا (۱۱۰) یعنی بادشاہ کا ساقی تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائے گا اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائے گا اور تین خوشے جو خواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ تین دن ہیں اتنے ہی ایام قید خانہ میں رہے گا پھر بادشاہ اس کو بلا لے گا (۱۱۱) یعنی مہتمم مطبخ و طعام (۱۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا (۱۱۳) جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہو گا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ حکم ٹل نہیں سکتا (۱۱۴) یعنی ساقی کو (۱۱۵) اور میرا حال بیان کرنا کہ قید خانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے (۱۱۶) اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے اس مدت کے گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے ساحروں اور کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کر کے ان سے اپنا خواب بیان کیا (۱۱۷) جو ہری پر لپٹیں اور انہوں نے ہری کو سکھا دیا (۱۱۸) یعنی ساقی (۱۱۹) حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا ساقی نے کہا کہ (۱۲۰) قید خانہ میں وہاں تعبیر خواب کے ایک عالم ہیں بس بادشاہ نے اس کو بھیج دیا وہ قید خانہ میں پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا (۱۲۱) یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور ملک کے تمام علماء و حکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں (۱۲۲) خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبت و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کر کے اپنے پاس بلائیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعبیر دی اور (۱۲۳) اس زمانہ میں خوب پیداوار ہو گی سات موٹی گایوں اور سات سبز بالوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے (۱۲۴) تاکہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے (۱۲۵) اس پر سے بھوسی اتار لو اور اسے صاف کر لو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کر لو (۱۲۶) جن کی طرف دبلی گایوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے (۱۲۷) اور ذخیرہ کر لیا تھا

تُحْصِنُونَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ

بچا لو ف۱۲۸ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینھ دیا جائے گا

وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ

اور اس میں رس نچوڑیں گے ف۱۲۹ اور بادشاہ بولا کہ انھیں میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس

الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي

ایلچی آیا ف۱۳۰ کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ ف۱۳۱ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنھوں

قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ

نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بے شک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے ف۱۳۲ بادشاہ نے کہا اے عورتو

إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا

تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں

عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا

کوئی بدی نہیں پائی عزیز کی عورت ف۱۳۳ بولی اب اصلی بات کھل گئی میں نے

رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي

ان کا جی لبھانا چاہا تھا اور وہ بے شک سچے ہیں ف۱۳۴ یوسف نے کہا یہ میں نے اس لئے

لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿۵۲﴾

کیا کہ عزیز کو معلوم ہوجائے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

ع ۷ ۱۶

(۱۲۸) بیج کے لئے تاکہ اس سے کاشت کرو (۱۲۹) انگور کا اور تل زیتون کے تیل نکالیں گے یہ سال کثیر الخیر ہوگا زمین سرسبز و شاداب ہوگی درخت خوب پھلیں گے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ تعبیر سن کر واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جاکر تعبیر بیان کی بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ضرور ویسا ہی ہوگا بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سنے (۱۳۰) اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بادشاہ کا پیام عرض کیا تو آپ نے (۱۳۱) یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ پوچھے تفتیش کرے (۱۳۲) یہ آپ نے اس لئے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی براءت اور بے گناہی معلوم ہوجائے اور یہ اس کو معلوم ہو کہ یہ قید طویل بے وجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو نیش زنی کا موقع نہ ملے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے اب قاصد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچا بادشاہ نے سن کر عورتوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی (۱۳۳) زلیخا (۱۳۴) بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پیام بھیجا کہ عورتوں نے آپ کی پاکی بیان کی اور عزیز کی عورت نے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا اس پر حضرت۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا ف۱۳۵ بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم

رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ

کرے ف۱۳۶ بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۷ اور بادشاہ بولا انھیں میرے پاس لے آؤ کہ میں انھیں اپنے لیے

لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾

چن لوں ف۱۳۸ پھر جب اس سے بات کی کہا بے شک آج آپ ہمارے یہاں معزز معتمد ہیں ف۱۳۹

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ وَ

یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کر دے بے شک میں حفاظت والا علم والا ہوں ف۱۴۰ اور

كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ

یوں ہی ہم نے یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے ف۱۴۱

نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ

ہم اپنی رحمت ف۱۴۲ جسے چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے اور بے شک

الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَجَاۗءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ

آخرت کا ثواب ان کے لیے بہتر جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ف۱۴۳ اور یوسف کے بھائی آئے

فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ

تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انھیں ف۱۴۴ پہچان لیا اور وہ اس سے انجان رہے ف۱۴۵ اور جب ان کا سامان مہیا کر دیا ف۱۴۶

(۱۳۵) زلیخا کے اقرار و اعتراف کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ میں نے اپنی برات کا اظہار اس لئے چاہا تھا کہ عزیز کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی غیبت میں اس کی خیانت نہیں کی ہے اور میں اس کے اہل کی حرمت خراب کرنے سے مجتنب رہا ہوں اور جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں میں ان سے پاک ہوں اس کے بعد آپ کا خیال مبارک اس طرف گیا کہ اس میں اپنی طرف پاکی کی نسبت اور اپنی نیکی کا بیان ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں شان خود بینی اور خود پسندی کا شائبہ بھی آئے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تواضع و انکسار سے عرض کیا کہ میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا مجھے اپنی بے گناہی پر ناز نہیں ہے اور میں گناہ سے بچنے کو اپنے نفس کی خوبی قرار نہیں دیتا نفس کی جنس کا یہ حال ہے کہ (۱۳۶) یعنی اپنے جس مخصوص بندے کو اپنے کرم سے معصوم کرے تو اس کا برائیوں سے بچنا اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور معصوم کرنا اسی کا کرم ہے (۱۳۷) جب بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اور امانت کا حال معلوم ہوا اور وہ آپ کے حسن صبر حسن ادب قید خانے والوں کے ساتھ احسان محنتوں و تکلیفوں پر ثبات و استقلال رکھنے پر مطلع ہوا تو اس کے دل میں آپ کا بہت ہی عظیم اعتقاد پیدا ہوا (۱۳۸) اور اپنا مخصوص بنالوں چنانچہ اس نے معززین کی ایک جماعت بہترین سواریاں اور شاہانہ ساز و سامان اور نفیس لباس لے کر قید خانہ بھیجی تاکہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ ایوان شاہی میں لائیں ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بادشاہ کا پیام عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور قید خانہ سے نکلتے وقت قیدیوں کے لئے دعا فرمائی جب قید خانہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے دروازہ پر لکھا یہ بلا کا گھر زندوں کی قبر اور دشمنوں کی بدگوئی اور سچوں کے امتحان کی جگہ ہے پھر غسل فرمایا اور پوشاک پہنی ایوان شاہی کی طرف روانہ ہوئے جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو فرمایا میرا رب مجھے کافی ہے اس کی پناہ بڑی اور اس کی ثناء برتر اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر قلعہ میں داخل ہوئے بادشاہ کے سامنے پہنچے تو یہ دعا کی کہ یارب تیرے فضل سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کی اور دوسروں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپ نے عربی میں سلام فرمایا بادشاہ نے دریافت کیا یہ کیا زبان ہے فرمایا یہ میرے عم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان ہے پھر آپ نے اس کو عبرانی زبان میں دعا کی اس نے دریافت کیا یہ کون زبان ہے فرمایا یہ میرے ابا کی زبان ہے بادشاہ یہ دونوں زبانیں نہ سمجھ سکا باوجودیکہ وہ ستر زبانیں جانتا تھا پھر اس نے جس زبان میں گفتگو کی آپ نے اسی زبان میں اس کو جواب دیا اس وقت آپ کی عمر شریف

قال ائتونی باخ لکم من ابیکم الا ترون انی اوفی الکیل

کہا اپنا سوتیلا بھائی ف۱۴۷ میرے پاس لے آؤ کیا نہیں دیکھتے کہ میں پورا ماپتا ہوں ف۱۴۸

وانا خیر المنزلین ﴿۵۹﴾ فان لم تاتونی بہ فلا کیل لکم عندی

اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں پھر اگر اسے لیکر میرے پاس نہ آؤ تو تمہارے لیے میرے یہاں ماپ نہیں

ولا تقربون ﴿۶۰﴾ قالوا سنراود عنہ اباہ وانا لفعلون ﴿۶۱﴾ وقال

اور میرے پاس نہ پھٹکنا بولے ہم اس کی خواہش کریں گے اس کے باپ سے اور ہمیں یہ ضرور کرنا اور یوسف نے

لفتینہ اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم لعلہم یعرفونہا اذا

اپنے غلاموں سے کہا ان کی پونجی ان کی خورجیوں میں رکھ دو ف۱۴۹ شاید وہ اسے پہچانیں جب

انقلبوا الی اہلہم لعلہم یرجعون ﴿۶۲﴾ فلما رجعوا الی ابیہم

اپنے گھر کی طرف لوٹ کر جائیں ف۱۵۰ شاید وہ واپس آئیں پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے ف۱۵۱

قالوا یابانا منع منا الکیل فارسل معنا اخانا نکتل و

بولے اے ہمارے باپ ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے ف۱۵۲ تو ہمارے بھائی کو ہمارے پاس بھیج دیجیے کہ غلہ لائیں اور

انا لہ لحفظون ﴿۶۳﴾ قال ہل امنکم علیہ الا کما امنتکم علی

ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے کہا کیا اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کرلوں جیسا پہلے اس کے بھائی کے

اخیہ من قبل فاللہ خیر حفظا وہو ارحم الرحمین ﴿۶۴﴾ و

بارے میں کیا تھا ف۱۵۳ تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان اور

بقیہ صفحہ ۴۳۵ = تیس سال کی تھی اس عمر میں یہ وسعت علوم دیکھ کر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور اس نے آپ کو اپنے برابر جگہ دی (۱۳۹) بادشاہ نے درخواست کی کہ حضرت اس کے خواب کی تعبیر اپنے زبان مبارک سے سنادیں حضرت نے اس خواب کی پوری تفصیل بھی سنادی جس جس شان سے کہ اس نے دیکھا تھا باوجودیکہ آپ سے یہ خواب پہلے مجملاً بیان کیا گیا تھا اس پر بادشاہ کو بہت تعجب ہوا کہنے لگا کہ آپ نے میرا خواب ہو بہو بیان فرمادیا خواب تو عجیب تھا ہی مگر آپ کا اس طرح بیان فرمادینا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے اب تعبیر ارشاد ہو جائے آپ نے تعبیر بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب لازم یہ ہے کہ غلے جمع کئے جائیں اور ان فراخی کے سالوں میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غلے مع بالوں کے محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی پیداوار میں سے خمس لیا جائے اس سے جو جمع ہوگا وہ مصر و حوالی مصر کے باشندوں کے لئے کافی ہوگا اور پھر خلق خدا ہر ہر طرف سے تیرے پاس غلہ خریدنے آئے گی اور تیرے یہاں اتنے خزائن و اموال جمع ہوں گے جو تجھ سے پہلوں کے لئے جمع نہ ہوئے بادشاہ نے کہا یہ انتظام کون کرے گا (۱۴۰) یعنی اپنی قلمرو کے تمام خزانے میرے سپرد کردے بادشاہ نے کہا آپ سے زائد اس کا مستحق اور کون ہو سکتا ہے اور اس نے اس کو منظور کیا مسائل احادیث میں طلب امارت کی ممانعت آئی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اقامت احکام الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اس کو احکام الٰہیہ کی اقامت کے لئے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حال میں تھے آپ رسول تھے امت کے مصالح کے عالم تھے یہ جانتے تھے کہ قحط شدید ہونے والا ہے جس میں خلق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی سبیل ہے کہ عنان حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لئے آپ نے امارت طلب فرمائی مسئلہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیت اقامت عدل جائز ہے مسئلہ اگر احکام دین کا اجراء کافر یا فاسق بادشاہ کی تمکین کے بغیر نہ ہو سکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے مسئلہ اپنی خوبیوں کا بیان تفاخر و تکبر کے لئے ناجائز ہے مگر دوسروں کو نفع پہنچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں اس لئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں (۱۴۱) سب ان کے تحت تصرف ہے امارت طلب کرنے کے ایک سال بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا کر آپ کی تاج پوشی کی اور تلوار اور مہر آپ کے سامنے پیش کی اور آپ کو طلائی تخت پر تخت نشین کیا جو

لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ ؕ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا

جب انھوں نے اپنا اسباب کھولا اپنی پونجی پائی کہ ان کو پھیر دی گئی ہے بولے اے ہمارے باپ

مَا نَبْغِیْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا ۚ وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا

اب اور کیا چاہیں یہ ہے ہماری پونجی کہ ہمیں واپس کر دی گئی اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت

وَنَزْدَادُ كَیْلَ بَعِیْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَیْلٌ یَّسِیْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ

کریں اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں یہ دینا بادشاہ کے سامنے کچھ نہیں ف۱۵۴ کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا

حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ ۚ

جب تک تم مجھے اللہ کا یہ عہد نہ دے دو ف۱۵۵ کہ ضرور اسے لے کر آؤ گے مگر یہ کہ تم گھر جاؤ ف۱۵۶

فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ

پھر جب انھوں نے یعقوب کو عہد دے دیا کہا ف۱۵۷ اللہ کا ذمہ ہے ان باتوں پر جو ہم کہہ رہے ہیں اور کہا

یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

اے میرے بیٹو ف۱۵۸ ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا ف۱۵۹

وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ

میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا ف۱۶۰ حکم تو سب اللہ ہی کا ہے میں نے اسی

تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ

پر بھروسہ کیا اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہیئے اور جب وہ داخل ہوئے جہاں

بقیہ صفحہ ۴۳۶ = جواہرات سے مرصع تھا اور اپنا ملک آپ کو تفویض کیا اور قطفیر (عزیز مصر) کو معزول کرکے آپ کو اس کی جگہ والی بنایا اور تمام خزائن آپ کو تفویض کیے سلطنت کے تمام امور آپ کے ہاتھ میں دے دیئے اور خود مثل تابع کے ہو گیا کہ آپ کی رائے میں دخل نہ دیتا اور آپ کے ہر حکم کو مانتا اسی زمانہ میں عزیز مصر کا انتقال ہو گیا بادشاہ نے اس کے انتقال کے بعد زلیخا کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کر دیا جب یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام زلیخا کے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے جو تو چاہتی تھی زلیخا نے عرض کیا اے صدیق مجھے ملامت نہ کیجئے میں خوبرو تھی نوجوان تھی عیش میں تھی اور عزیز مصر عورتوں سے سروکار ہی نہ رکھتا تھا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ حسن و جمال عطا کیا ہے میرا دل اختیار سے باہر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو معصوم کیا ہے آپ محفوظ رہے حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو باکرہ پایا اور اس سے آپ کے دو فرزند ہوئے افرائیم اور میشا اور مصر میں آپ کی حکومت مضبوط ہوئی آپ نے عدل کی بنیادیں قائم کیں ہر زن و مرد کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوئی اور آپ نے قحط سالی کے ایام کے لئے غلوں کے ذخیرے جمع کرنے کی تدبیر فرمائی اس کے لئے بہت وسیع اور عالی شان انبار خانے تعمیر فرمائے اور بہت کثیر ذخائر جمع کئے جب فراخی کے سال گزر گئے اور قحط کا زمانہ آیا تو آپ نے بادشاہ اور اس کے خدم کے لئے روزانہ صرف ایک وقت کا کھانا مقرر فرما دیا ایک روز دوپہر کے وقت بادشاہ نے حضرت سے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ قحط کی ابتداء کا وقت ہے پہلے سال میں لوگوں کے پاس جو ذخیرے تھے سب ختم ہو گئے بازار خالی رہ گئے اہل مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے جنس خریدنے لگے اور ان کے تمام درہم دینار آپ کے پاس آ گئے دوسرے سال زیور اور جواہرات سے غلہ خریدے اور وہ تمام آپ کے پاس آ گئے لوگوں کے پاس زیور و جواہر کی قسم سے کوئی چیز نہ رہی تیسرے سال چوپائے اور جانور دے کر غلے خریدے اور ملک میں کوئی کسی جانور کا مالک نہ رہا چوتھے سال میں غلے کے لئے تمام غلام اور باندیاں بیچ ڈالیں پانچویں سال تمام اراضی و عملہ و جاگیریں فروخت کر کے حضرت سے غلہ خریدا اور یہ تمام چیزیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں چھٹے سال جب کچھ نہ رہا تو انھوں نے اپنی اولادیں بیچیں اس طرح غلے خرید کر وقت گزارا ساتویں سال وہ لوگ خود بک گئے اور غلام بن گئے اور مصر میں کوئی آزاد مرد و عورت باقی نہ رہا جو مرد تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام تھا جو عورت تھی وہ آپ کی کنیز تھی اور لوگوں کی زبان پر تھا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سی عظمت و جلالت کبھی کسی بادشاہ کو میسر نہ آئی حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا کہ تو نے دیکھا اللہ کا مجھ

حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ ۗ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا ف۱۶۱ وہ کچھ انہیں اللہ سے بچا نہ سکتا

إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ

ہاں یعقوب کے جی کی ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کرلی اور بے شک وہ صاحب علم ہے ہمارے سکھائے سے

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ف۱۶۲ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے ف۱۶۳

آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ ۖ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا

اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی ف۱۶۴ کہا یقین جان میں ہی تیرا بھائی ف۱۶۵ ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ

يَعْمَلُونَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي

کھا ف۱۶۶ پھر جب ان کا سامان مہیا کردیا ف۱۶۷ پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے

رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿٧٠﴾

میں رکھ دیا ف۱۶۸ پھر ایک منادی نے ندا کی اے قافلہ والو! بے شک تم چور ہو

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ﴿٧١﴾ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ

بولے اور اُن کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا نہیں پاتے بولے بادشاہ کا پیمانہ

الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا

نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ ہے اور میں اس کا ضامن ہوں بولے

بقیہ صفحہ ۴۳۷ = پر کیسا کرم ہے اس نے مجھ پر ایسا احسان عظیم فرمایا اب ان کے حق میں تیری کیا رائے ہے بادشاہ نے کہا جو حضرت کی رائے اور ہم آپ کے تابع ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہل مصر کو آزاد کیا اور ان کے تمام املاک اور کل جاگیریں واپس کیں اس زمانہ میں حضرت نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں ملاحظہ فرمایا آپ سے عرض کیا گیا کہ اتنے عظیم خزانوں کے مالک ہو کر آپ بھوکے رہتے ہیں فرمایا اس اندیشہ سے کہ سیر ہو جاؤں تو کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں سبحان اللہ کیا پاکیزہ اخلاق ہیں مفسرین فرماتے ہیں کہ مصر کے تمام زن و مرد کو حضرت یوسف علیہ السلام کے خریدے ہوئے غلام اور کنیزیں بنانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام غلام کی شان میں آئے تھے اور مصر کے ایک شخص کے خریدے ہوئے ہیں بلکہ سب مصری ان کے خریدے اور آزاد کئے ہوئے غلام ہوں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اس حالت میں صبر کیا اس کی یہ جزا دی گئی (۱۴۲) یعنی ملک و دولت و نبوت (۱۴۳) اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آخرت کا اجر و ثواب اس سے بہت زیادہ افضل و اعلیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عطا فرمایا ابن عیینہ نے کہا کہ مومن اپنی نیکیوں کا ثمرہ دنیا و آخرت دونوں میں پاتا ہے اور کافر جو کچھ پاتا ہے دنیا ہی میں پاتا ہے آخرت میں اس کو کوئی حصہ نہیں مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب قحط کی شدت ہوئی اور بلائے عظیم عام ہو گئی تمام بلاد و امصار قحط کی سخت تر مصیبت میں مبتلا ہوئے اور ہر جانب سے لوگ غلہ خریدنے کے لئے مصر پہنچنے لگے حضرت یوسف علیہ السلام کسی کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلہ نہیں دیتے تاکہ مساوات رہے اور سب کی مصیبت رفع ہو قحط کی جیسی مصیبت مصر اور تمام بلاد میں آئی ایسی ہی کنعان میں بھی آئی اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کے سوا اپنے دسوں بیٹوں کو غلہ خریدنے مصر بھیجا (۱۴۴) دیکھتے ہی (۱۴۵) کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالنے سے اب تک چالیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا تھا اور ان کا خیال یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہو گا اور یہاں آپ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس میں شوکت و شان کے ساتھ جلوہ فرما تھے اس لئے انہوں نے آپ کو نہ پہچانا اور آپ سے عبرانی زبان میں گفتگو کی آپ نے بھی اسی زبان میں جواب دیا آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو انہوں نے عرض کیا ہم شام کے رہنے والے ہیں جس مصیبت میں دنیا مبتلا ہے اسی میں ہم بھی ہیں آپ سے غلہ خریدنے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہیں تم جاسوس تو نہیں ہو انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں ہم جاسوس نہیں ہیں ہم سب بھائی ہیں ایک باپ کی اولاد

تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا

خدا کی قسم تمھیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے اور نہ ہم

سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ

چور ہیں بولے پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو ۱۶۹ بولے اس کی سزا یہ ہے

مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

کہ جس کے اسباب میں ملے وہی اس کے بدلے میں غلام بنے ۱۷۰ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے ۱۷۱

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ

تو اول ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی ۱۷۲ کی خرجی سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے

اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ

نکال لیا ۱۷۳ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی ۱۷۴ بادشاہی قانون میں اسے نہیں

اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ

پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے ۱۷۵ مگر یہ کہ خدا چاہے ۱۷۶ ہم جسے

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ

چاہیں درجوں بلند کریں ۱۷۷ اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے ۱۷۸ بھائی بولے اگر یہ

يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ

چوری کرے ۱۷۹ تو بے شک اس سے پہلے اس کا بھائی چوری کر چکا ہے ۱۸۰ تو یوسف نے یہ بات اپنے دل

بقیہ صفحہ ۴۳۸ = ہیں ہمارے والد بہت بزرگ معمر صدیق ہیں اور ان کا نام نامی حضرت یعقوب ہے وہ اللہ کے نبی ہیں آپ نے فرمایا تم کتنے بھائی ہو کہنے لگے تھے تو ہم بارہ مگر ایک بھائی ہمارا ہمارے ساتھ جنگل گیا تھا ہلاک ہو گیا اور وہ والد صاحب کو ہم سب سے زیادہ پیارا تھا فرمایا اب تم کتنے ہو عرض کیا دس فرمایا گیارھواں کہاں ہے وہ والد صاحب کے پاس ہے کیونکہ جو ہلاک ہو گیا وہ اسی کا حقیقی بھائی تھا اب والد صاحب کی اسی سے کچھ تسلی ہوتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے ان بھائیوں کی بہت عزت کی اور بہت خاطر ومدارات سے ان کی میزبانی فرمائی (۱۴۶) ہر ایک کا اونٹ بھر دیا اور زاد سفر دے دیا (۱۴۷) یعنی بنیامین (۱۴۸) اس کو لے آؤ تو ایک اونٹ غلہ اس کے حصہ کا اور زیادہ دوں گا (۱۴۹) جو انہوں نے قیمت میں دی تھی تاکہ جب وہ اپنا سامان کھولیں تو اپنی پونجی انہیں مل جائے اور قحط کے زمانہ میں کام آئے اور مخفی طور پر ان کے پاس پہنچے تاکہ انہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے اور یہ کرم واحسان دوبارہ آنے کے لئے ان کی رغبت کا باعث بھی ہو (۱۵۰) اور اس کا واپس کرنا ضروری سمجھیں (۱۵۱) اور بادشاہ کے حسن سلوک اور اس کے احسان کا ذکر کیا کہا کہ اس نے ہماری وہ عزت وتکریم کی کہ اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی ہوتا تو بھی ایسا نہ کر سکتا فرمایا اب اگر تم بادشاہ مصر کے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ ہمارے والد تیرے حق میں تیرے اس سلوک کی وجہ سے دعا کرتے ہیں (۱۵۲) اگر آپ ہمارے بھائی بنیامین کو نہ بھیجیں گے تو غلہ نہ ملے گا (۱۵۳) اس وقت بھی تم نے حفاظت کا ذمہ لیا تھا (۱۵۴) کیونکہ اس نے اس سے زیادہ احسان کئے ہیں (۱۵۵) یعنی اللہ کی قسم نہ کھاؤ (۱۵۶) اور اس کو لے کر آنا تمہاری طاقت سے باہر ہو جائے (۱۵۷) حضرت یعقوب علیہ السلام نے (۱۵۸) مصر میں (۱۵۹) تاکہ نظر بد سے محفوظ رہو بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے پہلی مرتبہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اس لئے کہ اس وقت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لئے نظر ہو جانے کا احتمال تھا اس واسطے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدبیر اور مناسب احتیاطیں انبیاء کا طریقہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی آپ نے امر اللہ کو تفویض کر دیا کہ باوجود احتیاطوں کے توکل واعتماد اللہ پر ہے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہیں (۱۶۰) یعنی جو مقدر ہے وہ تدبیر سے ٹلا نہیں جا سکتا (۱۶۱) یعنی شہر کے مختلف دروازوں سے تو ان کا متفرق ہو کر داخل ہونا (۱۶۲) جو اللہ تعالیٰ اپنے اصفیاء کو علم دیتا ہے (۱۶۳) اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے بھائی بنیامین کو لے آئے تو

نَفْسِهٖ وَ لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

میں رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی جی میں کہا تم بدتر جگہ ہو ف۱۸۱ اور اللہ خوب جانتا ہے جو

تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا

باتیں بناتے ہو بولے اے عزیز! اس کے ایک باپ ہیں بوڑھے بڑے ف۱۸۲ تو ہم میں اس کی

مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ

جگہ کسی کو لے لو بے شک ہم تمہارے احسان دیکھ رہے ہیں کہا ف۱۸۳ خدا کی پناہ کہ ہم لیں

اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا

ع ۹ ۱۱ ۴

مگر اسی کو جس کے پاس ہمارا مال ملا ف۱۸۴ جب تو ہم ظالم ہوں گے پھر جب اس سے ناامید

مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ

ہوئے الگ جا کر سرگوشی کرنے لگے ان کا بڑا بھائی بولا کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ

عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ

کا عہد لے لیا تھا اور اس سے پہلے یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَ

تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ ف۱۸۵ اجازت دیں یا اللہ مجھے حکم فرمائے ف۱۸۶ اور

هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ

اس کا حکم سب سے بہتر اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو کہ اے ہمارے باپ بے شک آپ کے

بقیہ صفحہ ۴۳۹ = حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا پھر انہیں عزت کے ساتھ مہمان بنایا اور جابجا دسترخوان لگائے گئے اور ہر دسترخوان پر دو دو صاحبوں کو بٹھایا گیا بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ آج اگر میرے بھائی یوسف (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارا ایک بھائی اکیلا رہ گیا اور آپ نے بنیامین کو اپنے دسترخوان پر بٹھایا (۱۶۴) اور فرمایا کہ تمہارے ہلاک شدہ بھائی کی جگہ میں تمہارا بھائی ہو جاؤں تو کیا تم پسند کرو گے بنیامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی کس کو میسر آئے لیکن یعقوب (علیہ السلام) کا فرزند اور راحیل (مادر حضرت یوسف علیہ السلام) کا نور نظر ہونا تمہیں کیسے حاصل ہو سکتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے سے لگایا اور (۱۶۵) یوسف (علیہ السلام) (۱۶۶) بے شک اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خیر کے ساتھ جمع فرمایا اور ابھی اس راز کی بھائیوں کو اطلاع نہ دینا یہ سن کر بنیامین فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے اب میں آپ سے جدا نہ ہوں گا آپ نے فرمایا والد صاحب کو میری جدائی کا بہت غم پہنچ چکا ہے اگر میں نے تمہیں بھی روک لیا تو انہیں اور زیادہ غم ہو گا علاوہ بریں روکنے کی بجز اس کے اور کوئی سبیل بھی نہیں ہے کہ تمہاری طرف کوئی غیر پسندیدہ بات منسوب ہو بنیامین نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں (۱۶۷) اور ہر ایک کو ایک بار شتر غلہ دے دیا اور ایک بار شتر بنیامین کے نام کا خاص کر دیا (۱۶۸) جو بادشاہ کے پانی پینے کا سونے کا جواہرات سے مرصع کیا ہوا تھا اور اس وقت اس سے غلہ ناپنے کا کام لیا جاتا تھا یہ پیالہ بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا گیا اور قافلہ کنعان کے قصد سے روانہ ہو گیا جب شہر کے باہر جا چکا تو انبار خانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ پیالہ نہیں ہے ان کے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلے والے لے گئے انہوں نے اس کی جستجو کے لئے آدمی بھیجے (۱۶۹) اس بات میں اور پیالہ تمہارے پاس نکلے (۱۷۰) اور شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی چنانچہ انہوں نے کہا کہ (۱۷۱) پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور ان صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ اسلام کے دربار میں حاضر کیا گیا (۱۷۲) یعنی بنیامین (۱۷۳) یعنی بنیامین کی خرجی سے برآمد کیا (۱۷۴) اپنے بھائی کے لینے کی کہ اس معاملہ میں بھائیوں سے استفسار کریں تاکہ وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم بتائیں جس سے بھائی مل سکے (۱۷۵) کیونکہ بادشاہ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دونا مال لے لینا مقرر تھی (۱۷۶) یعنی یہ بات خدا کی مشیت سے ہوئی کہ ان کے دل میں ڈال دیا کہ سزا بھائیوں سے دریافت کریں اور ان کے دل میں

سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾

بیٹے نے چوری کی ف۱۸۷ اور ہم تو اتنی ہی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے علم میں تھی ف۱۸۸ اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے ف۱۸۹

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا

اور اس بستی سے پوچھ دیکھیے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے اور ہم بیشک

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ

سچے ہیں ف۱۹۰ کہا ف۱۹۱ تمہارے نفس نے تمہیں کچھ حیلہ بنا دیا تو اچھا صبر

جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ

ہے قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے ف۱۹۲ بے شک وہی علم و

الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ

حکمت والا ہے اور ان سے منہ پھیرا ف۱۹۳ اور کہا ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر اور اس کی

عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ

آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں ف۱۹۴ وہ غصہ کھاتا رہا بولے ف۱۹۵ خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے

يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ

رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے جا لگیں یا جان سے گزر جائیں کہا

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا

میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں ف۱۹۶ اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں

بقیہ صفحہ ۴۴۰ = ڈال دیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں (۱۷۷) علم میں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے (۱۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اس کا علم سب کے علم سے برتر ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے بھائی علماء تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام ان سے اعلم تھے جب پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا تو بھائی شرمندہ ہوئے اور انہوں نے سر جھکائے اور (۱۷۹) یعنی سامان میں پیالہ نکلنے سے سامان والے کا چوری کرنا تو یقینی نہیں لیکن اگر یہ فعل اس کا ہو (۱۸۰) یعنی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اور جس کو انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف نسبت کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا جس کو وہ پوجتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے چپکے سے وہ بت لیا اور توڑ کر راستہ میں نجاست کے اندر ڈال دیا یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بت پرستی کا مٹانا تھا بھائیوں کا اس ذکر سے یہ مدعا تھا کہ ہم لوگ بنیامین کے سوتیلے بھائی ہیں یہ فعل ہو تو شاید بنیامین کا ہو نہ ہماری اس میں شرکت نہ ہمیں اس کی اطلاع (۱۸۱) اس سے جس کی طرف چوری کی نسبت کرتے ہو کیونکہ چوری کی نسبت حضرت یوسف کی طرف تو غلط ہے وہ فعل تو شرک کا ابطال اور عبادت تھا اور تم نے جو یوسف کے ساتھ کیا وہ بڑی زیادتیاں ہیں (۱۸۲) ان سے محبت رکھتے ہیں اور انہیں سے ان کے دل کی تسلی ہے (۱۸۳) حضرت یوسف علیہ السلام نے (۱۸۴) کیونکہ تمہارے فیصلے سے ہم اسی کو لینے کے مستحق ہیں جس کے کجاوے میں ہمارا مال ملا اگر ہم بجائے اس کے دوسرے کو لیں (۱۸۵) میرے پاس واپس آنے کی (۱۸۶) میرے بھائی کو خلاصی دے کر یا اس کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلنے کا (۱۸۷) یعنی ان کی طرف چوری کی نسبت کی گئی (۱۸۸) کہ پیالہ ان کے کجاوہ میں نکلا (۱۸۹) اور ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ صورت پیش آئے گی حقیقت حال اللہ ہی جانے کہ کیا ہے اور پیالہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا (۱۹۰) پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتا دیا تھا وہ سب والد سے عرض کیا (۱۹۱) حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی سزا غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو (۱۹۲) یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو (۱۹۳) حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا اندوہ و غم انتہا کو پہنچ گیا

تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا

جانتے ۱۹۷ اے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور

تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر

الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا

کافر لوگ ۱۹۸ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے بولے اے عزیز ہمیں اور

وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ

ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ۱۹۹ اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں ۲۰۰ تو آپ ہمیں پورا ناپ دیجئے ۲۰۱ اور

تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ

ہم پر خیرات کیجئے ۲۰۲ بے شک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے ۲۰۳ بولے کچھ خبر

عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا

ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم نادان تھے ۲۰۴ بولے

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ قَدْ مَنَّ

کیا سچ مچ آپ ہی یوسف ہیں کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بے شک اللہ

اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

نے ہم پر احسان کیا ۲۰۵ بے شک جو پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ نیکوں کا نیگ اجر ضائع نہیں

بقیہ صفحہ ۴۴۱ = (۱۹۴) روتے روتے آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی ضعیف ہو گئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ السلام اسی برس روتے رہے اور احباء کے غم میں رونا جو تکلف اور نمائش سے نہ ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی شکایت و بے صبری نہ پائی جائے رحمت ہے ان غم کے ایام میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مبارک پر کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا نہ آیا (۱۹۵) برادران یوسف اپنے والد سے (۱۹۶) تم سے یا اور کسی سے نہیں (۱۹۷) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع رکھتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ان کا خواب حق ہے ضرور واقع ہوگا ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے حضرت ملک الموت سے دریافت کیا کہ تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح قبض کی ہے انہوں نے عرض کیا نہیں اس سے بھی آپ کو ان کی زندگانی کا اطمینان ہوا اور آپ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا (۱۹۸) یہ سن کر برادران حضرت یوسف علیہ السلام پھر مصر کی طرف روانہ ہوئے (۱۹۹) یعنی تنگی اور بھوک کی سختی اور جسموں کا دبلا ہو جانا (۲۰۰) ردی کھوٹی جسے کوئی سوداگر مال کی قیمت میں قبول نہ کرے وہ چند کھوٹے درہم تھے اور اثاث البیت کی چند پرانی بوسیدہ چیزیں (۲۰۱) جیسا کھرے داموں سے دیتے تھے (۲۰۲) ناقص پونجی قبول کر کے (۲۰۳) ان کا یہ حال سن کر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گریہ طاری ہوا اور چشم گوہر فشاں سے اشک رواں ہو گئے اور (۲۰۴) یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا کنوئیں میں گرانا بیچنا والد سے جدا کرنا اور ان کے بعد ان کے بھائی کو تنگ رکھنا پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تبسم آگیا اور انہوں نے آپ کے گوہر دنداں کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمال یوسفی کی شان ہے (۲۰۵) ہمیں جدائی کے بعد سلامتی کے ساتھ ملایا اور دنیا اور دین کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا

الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٠﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا

کرتا ف۲۰۶ بولے خدا کی قسم بے شک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بے شک ہم

لَخَاطِئِينَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ

خطاوار تھے ف۲۰۷ کہا آج ف۲۰۸ تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٩٢﴾ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ

سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ف۲۰۹ میرا یہ کرتا لے جاؤ ف۲۱۰ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو

أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ

ان کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے جدا

الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ ﴿٩٤﴾

ہوا ف۲۱۱ یہاں ان کے باپ نے ف۲۱۲ کہا بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ (بہک) گیا ہے

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّا أَن جَاءَ الْبَشِيرُ

بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خود رفتگی میں ہیں ف۲۱۳ پھر جب خوشی سنانے والا آیا ف۲۱۴

أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ

اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (دیکھنے لگیں) کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ

مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا

شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۲۱۵ بولے اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے بے شک ہم

(۲۰۶) برادران حضرت یوسف علیہ السلام بہ طریق عذر خواہی (۲۰۷) اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت دی بادشاہ بنایا اور ہمیں مسکین بنا کر آپ کے سامنے لایا (۲۰۸) اگرچہ ملامت کرنے کا دن ہے مگر میری جانب سے (۲۰۹) اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے اپنے والد ماجد کا حال دریافت کیا انہوں نے کہا آپ کی جدائی کے غم میں روتے روتے ان کی بینائی بحال نہیں رہی آپ نے فرمایا (۲۱۰) جو میرے والد ماجد نے تعویذ بنا کر میرے گلے میں ڈال دیا تھا (۲۱۱) اور کنعان کی طرف روانہ ہوا (۲۱۲) اپنے پوتوں اور پاس والوں سے (۲۱۳) کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف (علیہ السلام) کہاں ان کی وفات بھی ہو چکی ہوگی (۲۱۴) لشکر کے آگے آگے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودا تھے انہوں نے کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا گیا میں نے ہی انہیں غمگین کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی لے کر جاؤں گا اور حضرت یوسف (علیہ السلام) کی زندگانی کی فرحت انگیز خبر بھی میں ہی سناؤں گا تو یہودا برہنہ سر برہنہ پا کرتا لے کر اسی فرسنگ دوڑتے آئے راستہ میں کھانے کے لئے سات روٹیاں ساتھ لائے تھے فرط شوق کا یہ عالم تھا کہ ان کو بھی راستہ میں کھا کر تمام نہ کر سکے (۲۱۵) حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت فرمایا یوسف کیسے ہیں یہودا نے عرض کیا حضور وہ مصر کے بادشاہ ہیں فرمایا میں بادشاہی کو کیا کروں یہ بتاؤ کس دین پر ہیں عرض کیا دین اسلام پر فرمایا الحمد للہ اللہ کی نعمت پوری ہوئی برادران حضرت یوسف علیہ السلام

كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

خطا وار ہیں کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بے شک وہی بخشنے والا

الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَ قَالَ

مہربان ہے ف۲۱۶ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے اس نے اپنے ماں ف۲۱۷ باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا

ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ﴿۹۹﴾ؕ وَ رَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ

مصر میں ف۲۱۸ داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ ف۲۱۹ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا

وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ

اور سب ف۲۲۰ اس کے لیے سجدے میں گرے ف۲۲۱ اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر

قَبْلُ ؗ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَ قَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ

ہے ف۲۲۲ بے شک اسے میرے رب نے سچا کیا اور بے شک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید

مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ

سے نکالا ف۲۲۳ اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور

بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ

میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے بے شک وہی علم و

الْحَكِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ

حکمت والا ہے ف۲۲۴ اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا

(۲۱۶) حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقت سحر بعد نماز ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے صاحب زادوں کے لئے دعا کی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی گئی کہ صاحب زادوں کی خطا بخش دی گئی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو مع ان کے اہل اولاد کے بلانے کے لئے اپنے بھائیوں کے ساتھ دو سو سواریاں اور کثیر سامان بھیجا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر کا ارادہ فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا کل مرد و زن بہتر یا تہتر تن تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ برکت فرمائی کہ ان کی نسل اتنی بڑھی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو چھ لاکھ سے زیادہ تھے باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے الحاصل جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہ اعظم کو اپنے والد ماجد کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور چار ہزار لشکری اور بہت سے مصری سواروں کو ہمراہ لے کر آپ اپنے والد صاحب کے استقبال کے لئے صدہا ریشمی پھریرے اڑاتے قطاریں باندھے روانہ ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لا رہے تھے جب آپ کی نظر لشکر پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ زرق برق سواروں سے پر ہو رہا ہے فرمایا اے یہودا کیا یہ فرعون مصر ہے جس کا لشکر اس شوکت و شکوہ سے آرہا ہے عرض کیا نہیں یہ حضور کے فرزند یوسف ہیں علیہم السلام حضرت جبریل نے آپ کو متعجب دیکھ کر عرض کیا ہوا کی طرف نظر فرمائیے آپ کے سرور میں شرکت کے لئے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے ہنہنانے نے اور طبل و بوق کی آوازوں نے عجیب کیفیت پیدا کر دی تھی یہ محرم کی دسویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والد و ولد و پدر و پسر قریب ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنے کا ارادہ کیا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ توقف کیجئے اور والد صاحب کو ابتداء بسلام کا موقع دیجئے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ (یعنی اے غم و اندوہ کے دور کرنے والے سلام) اور دونوں صاحبوں نے اتر کر معانقہ کیا اور مل کر خوب روئے پھر اس مزین فرود گاہ میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپ کے استقبال کے لئے نفیس خیمے وغیرہ نصب کر کے آراستہ کی گئی تھی یہ دخول حدود مصر میں تھا اس کے بعد دوسرا دخول خاص شہر میں ہے جس کا بیان اگلی آیت میں ہے (۲۱۷) ماں سے یا خاص والدہ مراد ہیں اگر اس وقت تک زندہ ہوں یا خالہ مفسرین کے اس باب میں کئی اقوال ہیں (۲۱۸) یعنی خاص شہر میں

الْاَحَادِیْثِۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا

سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا

وَ الْاٰخِرَةِۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ(۱۰۱) ذٰلِكَ مِنْ

اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں ف۲۲۵ یہ کچھ

اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَۚ وَ مَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ

غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے ف۲۲۶ جب انھوں نے اپنا کام پکا کیا تھا

وَ هُمْ یَمْكُرُوْنَ(۱۰۲) وَ مَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ(۱۰۳)

اور وہ داؤں چل رہے تھے ف۲۲۷ اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے

وَ مَا تَسْــٴَـلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۴) وَ كَاَیِّنْ

اور تم اس پر ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتے ف۲۲۸ یہ تو نہیں مگر سارے جہان کو نصیحت اور کتنی

مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَ هُمْ عَنْهَا

نشانیاں ہیں ف۲۲۹ آسمانوں اور زمین میں کہ اکثر لوگ ان پر گزرتے ہیں ف۲۳۰ اور ان سے بے خبر

مُعْرِضُوْنَ(۱۰۵) وَ مَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ(۱۰۶)

رہتے ہیں اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے ف۲۳۱

اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ

کیا اس سے نڈر ہو بیٹھے کہ اللہ کا عذاب انھیں آ کر گھیر لے یا قیامت ان پر اچانک

بقیہ صفحہ ۴۴۴ = (۲۱۹) جب مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا (۲۲۰) یعنی والدین اور سب بھائی (۲۲۱) یہ سجدہ تحیت و تواضع کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی معظم کی تعظیم کے لئے قیام و مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدہ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں (۲۲۲) جو میں نے صغر سنی یعنی بچپن کی حالت میں دیکھا تھا (۲۲۳) اس موقع پر آپ نے کنویں کا ذکر نہ کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو (۲۲۴) اصحاب تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے قریب وفات آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپکا جنازہ ملک شام میں لے جا کر ارض مقدسہ میں آپ کے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور بعد وفات سال کی لکڑی کے تابوت میں آپ کا جسد اطہر شام میں لایا گیا اسی وقت آپ کے بھائی عیص کی وفات ہوئی اور آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ایک ہی قبر میں کئے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ایک سو پینتالیس سال تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد اور چچا کو دفن کر کے مصر کی طرف واپس ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے (۲۲۵) یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہم السلام انبیاء سب معصوم ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا تعلیم امت کے لئے ہے کہ وہ حسن خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تیئیس سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی آپ کے مقام دفن میں اہل مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا ہر محلہ والے حصول برکت کے لئے اپنے ہی محلہ میں دفن کرنے پر مصر تھے آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہل مصر فیض یاب ہوں چنانچہ آپ کو سنگ خام یا سنگ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا تابوت شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملک شام میں دفن کیا (۲۲۶) یعنی برادران یوسف علیہ السلام کے (۲۲۷) باوجود اس کے اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا ان تمام واقعات کو اس تفصیل سے بیان فرمانا غیبی خبر اور معجزہ ہے (۲۲۸) قرآن شریف (۲۲۹) خالق اور اس

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ۛؔ

آجائے اور انہیں خبر نہ ہو تم فرماؤ ف۲۳۲ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں

عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ

میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں ف۲۳۳ اور اللہ کو پاکی ہے ف۲۳۴ اور میں شریک کرنے والا

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ

نہیں اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے ف۲۳۵ جنہیں ہم وحی کرتے

مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ

اور سب شہر کے ساکن تھے ف۲۳۶ تو یہ لوگ زمین پر چلے نہیں تو دیکھتے ان سے پہلوں

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

کا کیا انجام ہوا ف۲۳۷ اور بے شک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہتر

اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا

تو کیا تمہیں عقل نہیں یہاں تک جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی ف۲۳۸ اور لوگ

اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا

سمجھے کہ رسولوں نے غلط کہا تھا ف۲۳۹ اس وقت ہماری مدد آئی تو جسے ہم نے چاہا بچالیا گیا ف۲۴۰ اور ہمارا عذاب مجرموں

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ

سے پھیرا نہیں جاتا بے شک ان کی خبروں سے ف۲۴۱ عقل مندوں کی

وقف النبی علیہ السلام

بقیہ صفحہ ۴۲۵ = کی توحید وصفات پر دلالت کرنے والی ان نشانیوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار مراد ہیں (مدارک) (۲۳۰) اور ان کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن تفکر نہیں کرتے عبرت نہیں حاصل کرتے (۲۳۱) جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی خالقیت ورزاقیت کا اقرار کرنے کے ساتھ بت پرستی کر کے غیروں کو عبادت میں اس کا شریک کرتے تھے (۲۳۲) اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ توحید الٰہی اور دین اسلام کی دعوت دینا (۲۳۳) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب احسن طریق اور افضل ہدایت پر ہیں یہ علم کے معدن ایمان کے خزانے رحمٰن کے لشکر ہیں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طریقہ اختیار کرنے والوں کو چاہئے کہ گزرے ہوؤں کا طریقہ اختیار کریں وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جن کے دل امت میں سب سے زیادہ پاک علم میں سب سے عمیق تکلف میں سب سے کم ایسے حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اور ان کے دین کی اشاعت کے لئے برگزیدہ کیا (۲۳۴) تمام عیوب ونقائص اور شرکا واضداد وانداد سے (۲۳۵) نہ فرشتے نہ کسی عورت کو نبی بنایا گیا یہ اہل مکہ کا جواب ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں کو کیوں نہ نبی بنا کر بھیجا انہیں بتایا گیا کہ یہ کیا تعجب کی بات ہے پہلے ہی سے کبھی فرشتے نبی ہو کر نہ آئے (۲۳۶) حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل بادیہ اور جنات اور عورتوں میں سے کبھی کوئی نبی نہیں کیا گیا (۲۳۷) انبیاء کے جھٹلانے سے کس طرح ہلاک کئے گئے (۲۳۸) یعنی لوگوں کو چاہئے کہ عذاب الٰہی میں تاخیر ہونے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی امتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جاچکی ہیں یہاں تک کہ جب ان کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور بہ اسباب ظاہر رسولوں کو قوم پر دنیا میں ظاہر عذاب آنے کی امید نہ رہی (ابو السعود) (۲۳۹) یعنی قوموں نے گمان کیا کہ رسولوں نے انہیں جو عذاب کے وعدے دیئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں (مدارک وغیرہ) (۲۴۰) اپنے بندوں میں سے یعنی اطاعت کرنے والے ایمانداروں کو بچالیا (۲۴۱) یعنی انبیاء کی اور ان کی قوموں کی

لِّاُولِی الْاَلْبَابِؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَ لٰكِنْ تَصْدِیْقَ

آنکھیں کھلتی ہیں ۲۴۲ یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں ۲۴۳ لیکن اپنوں سے اگلے

الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ تَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً

کاموں کی ۲۴۴ تصدیق ہے اور ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے

لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

ہدایت اور رحمت

سُوْرَةُ الرَّعْدِ ۱۳ مَدَنِیَّةٌ ۹۶ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اٰیَاتُهَا ۴۳ ۔ رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورہ رعد مدنی ہے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۔ اسمیں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

الٓمّٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِؕ وَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ

یہ کتاب کی آیتیں ہیں ۲ اور وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ۳

الْحَقُّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ

حق ہے ۴ مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے ۵ اللہ ہے جس نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ

کو بلند کیا بے ستونوں کے کہ تم دیکھو ۶ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّیؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ

اور سورج اور چاند کو مسخر کیا ۷ ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک چلتا ہے ۸ اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مفصل

(۲۴۲) جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ سے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت و کرامت ہے اور ایذا رسانی و بدخواہی کا انجام ندامت اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والا کامیاب ہوتا ہے اور بندے کو سختیوں کے پیش آنے سے مایوس نہ ہونا چاہیے رحمت الٰہی دستگیری کرے تو کسی کی بدخواہی کچھ نہیں کر سکتی اس کے بعد قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے (۲۴۳) جس کو کسی انسان نے اپنی طرف سے بنایا ہو کیونکہ اس کا اعجاز اس کے من اللہ ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے (۲۴۴) توریت انجیل وغیرہ کتب الٰہیہ کی (۱) سورہ رعد مکیہ ہے اور ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ ہے کہ دو آیتوں لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ اور یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا کے سوا سب مکی ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سورہ مدنی ہے اس میں چھ رکوع تینتالیس یا پینتالیس آیتیں اور آٹھ سو پچپن کلمے اور تین ہزار پانچ سو چھ حرف ہیں (۲) یعنی قرآن شریف کی (۳) یعنی قرآن شریف (۴) کہ اس میں کچھ شبہ نہیں (۵) یعنی مشرکین مکہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے انہوں نے خود بنایا اس آیت میں ان کا رد فرمایا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے دلائل اور اپنے عجائب قدرت بیان فرمائے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں (۶) اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے اور قول اول صحیح تر ہے اسی پر جمہور ہیں (خازن و جمل) (۷) اپنے بندوں کے منافع اور اپنے بلاد کے مصالح کے لئے وہ حسب حکم گردش میں ہیں (۸) یعنی فنائے دنیا کے وقت تک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اجل مسمّٰی سے ان کے درجات و منازل مراد ہیں یعنی وہ اپنے منازل و درجات میں ایک غایت تک گردش کرتے ہیں جس سے تجاوز نہیں کر سکتے شمس و قمر میں سے ہر ایک کے لئے سیر خاص جہت خاص کی طرف سرعت و بطوء حرکت کی مقدار خاص سے مقرر فرمائی ہے

الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۞۲ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ

نشانیاں بتاتا ہے ف۹ کہیں تم اپنے رب کا ملنا یقین کرو ف۱۰ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا

وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا

اور اس میں لنگر ف۱۱ اور نہریں بنائیں اور زمین ہر قسم کے پھل دو دو طرح

زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

کے بنائے ف۱۲ رات سے دن کو چھپا لیتا ہے بےشک اس میں نشانیاں ہیں دھیان

یَّتَفَكَّرُوْنَ ۞۳ وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ

کرنے والوں کو ف۱۳ اور زمین کے مختلف قطعے ہیں اور ہیں پاس پاس ف۱۴ اور باغ ہیں انگوروں کے

وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَ

اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے (تھال) سے اُگے اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور

نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۞۴ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا

عقل مندوں کے لیے ف۱۵ اور اگر تم تعجب کرو ف۱۶ تو اچنبا تو ان کے اس کہنے کا ہے کہ کیا ہم مٹی ہوکر

ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ۬ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓىٕكَ

پھر نئے بنیں گے ف۱۷ وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے اور وہ ہیں

(۹) اپنے وحدانیت وکمال قدرت کی (۱۰) اور جانو کہ جو انسان کو نیستی کے بعد ہست کرنے پر قادر ہے وہ اس کو موت کے بعد بھی زندہ کرنے پر قادر ہے (۱۱) یعنی مضبوط پہاڑ (۱۲) سیاہ وسفید ترش وشیریں صغیر وکبیر بری وبستانی گرم وسرد وتر وخشک وغیرہ (۱۳) جو سمجھیں گے کہ یہ تمام آثار صانع حکیم کے وجود پر دلالت کرتے ہیں (۱۴) ایک دوسرے سے ملے ہوئے ان میں سے کوئی قابل زراعت ہے کوئی ناقابل زراعت کوئی پتھریلا کوئی ریتیلا (۱۵) حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا اس میں بنی آدم کے قلوب کی ایک تمثیل ہے کہ جس طرح زمین ایک تھی اس کے مختلف قطعات ہوئے ان پر آسمان سے ایک ہی پانی برسا اس سے مختلف قسم کے پھل پھول بیل بوٹے اچھے برے پیدا ہوئے اسی طرح آدمی حضرت آدم سے پیدا کئے گئے ان پر آسمان سے ہدایت اتری اس سے بعض دل نرم ہوئے ان میں خشوع خضوع پیدا ہوا بعض سخت ہو گئے وہ لہو ولغو میں مبتلا ہوئے تو جس طرح زمین کے قطعات اپنے پھول پھل میں مختلف ہیں اسی طرح انسانی قلوب اپنے آثار وانوار واسرار میں مختلف ہیں (۱۶) اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کفار کی تکذیب کرنے سے باوجودیکہ آپ ان میں صادق وامین معروف تھے (۱۷) اور انہوں نے کچھ نہ سمجھا کہ جس نے ابتداءً بغیر مثال کے پیدا کر دیا اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے

الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾

جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے ۱۸ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اسی میں رہنا

وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ

اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں رحمت سے پہلے ۱۹ اور ان اگلوں کی سزائیں

الْمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَ اِنَّ

ہو چکیں ۲۰ اور بے شک تمہارا رب تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک طرح کی معافی دیتا ہے ۲۱ اور بے شک

رَبَّكَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ

تمہارے رب کا عذاب سخت ہے ۲۲ اور کافر کہتے ہیں ان پر ان کی طرف سے

اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا

کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ۲۳ تم تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی ۲۴ اللہ جانتا ہے جو

تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ

کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے ۲۵ اور پیٹ جو کچھ گھٹتے بڑھتے ہیں ۲۶ اور ہر چیز

شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ

اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ۲۷ ہر چھپے اور کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا

الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ

بلندی والا ۲۸ برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ کہے اور جو آواز سے اور جو

(۱۸) روز قیامت (۱۹) مشرکین مکہ اور یہ جلدی کرنا بطریق تمسخر تھا اور رحمت سے سلامت و عافیت مراد ہے (۲۰) وہ بھی رسولوں کی تکذیب اور عذاب کا تمسخر کیا کرتے تھے ان کا حال دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہئے (۲۱) کہ ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتا اور انہیں مہلت دیتا ہے (۲۲) جب عذاب فرمائے (۲۳) کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے جب حجت قائم ہو چکے اور ناقابل انکار براہین پیش کر دیے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز و متحیر رہیں اور انہیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہو جائے ایسے آیات بینہ اور براہین واضحہ و معجزات ظاہرہ دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری روز روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد و فرار ہے کسی مدعا پر جب برہان قوی قائم ہو جائے پھر اس پر دوبارہ دلیل قائم کرنی ضروری نہیں رہتی اور ایسی حالت میں طلب دلیل عناد و مکابرہ ہوتا ہے جب تک کہ دلیل کو مجروح نہ کر دیا جائے کوئی شخص دوسری دلیل کے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر یہ سلسلہ قائم کر دیا جائے کہ ہر شخص کے لئے نئی برہان قائم کی جائے جس کو وہ طلب کرے اور وہی نشانی لائی جائے جو وہ مانگے تو نشانیوں کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا اسلئے حکمت الٰہیہ یہ ہے کہ انبیاء کو ایسے معجزات دیے جاتے ہیں جن سے ہر شخص ان کے صدق و نبوت کا یقین کر سکے اور بیشتر وہ اس قبیل سے ہوتے ہیں جس میں ان کی امت اور ان کے عہد کے لوگ زیادہ مشق و مہارت رکھتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علم سحر اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس زمانہ کے لوگ سحر کے بڑے ماہر کامل تھے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ معجزہ عطا ہوا جس سے سحر کو باطل کر دیا اور ساحروں کو یقین دلا دیا کہ جو کمال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھایا وہ ربانی نشان ہے سحر سے اس کا مقابلہ ممکن نہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائی عروج پر تھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو شفائے امراض و احیائے اموات کا وہ معجزہ عطا فرمایا جس سے طب کے ماہر عاجز ہو گئے اور وہ اس یقین پر مجبور تھے کہ یہ کام طب سے ناممکن ہے ضرور یہ قدرت الٰہی کا زبردست نشان ہے اسی طرح سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عرب کی فصاحت و بلاغت اوج کمال پر پہنچی ہوئی تھی اور وہ لوگ خوش بیانی میں عالم پر فائق تھے سید عالم

هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ

رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ چلتا ہے ف۲۹ آدمی کے لیے بدلی والے فرشتے ہیں اس

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا

کے آگے پیچھے ف۳۰ کہ بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں ف۳۱ بے شک اللہ کسی قوم سے اپنی

بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا

نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود ف۳۲ اپنی حالت نہ بدلیں اور جب کسی قوم سے برائی چاہے ف۳۳ تو وہ

مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ

پھر نہیں سکتی اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ف۳۴ وہی ہے تمہیں بجلی دکھاتا

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ

ہے ڈر کو اور امید کو ف۳۵ اور بھاری بدلیاں اٹھاتا ہے اور گرج اسے سراہتی ہوئی

بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ

اس کی پاکی بولتی ہے ف۳۶ اور فرشتے اس کے ڈر سے ف۳۷ اور کڑک بھیجتا ہے ف۳۸ تو اسے ڈالتا ہے

بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

جس پر چاہے اور وہ اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں ف۳۹ اور اس کی پکڑ سخت ہے

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ

اسی کا پکارنا سچا ہے ف۴۰ اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں ف۴۱ وہ ان کی کچھ بھی

بقیہ صفحہ ۴۴۹ = صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ معجزہ عطا فرمایا گیا جس نے انہیں عاجز و حیران کر دیا اور ان کے بڑے سے بڑے لوگ اور ان کے اہل کمال کی جماعتیں قرآن کریم کے مقابل ایک چھوٹی سی عبارت پیش کرنے سے بھی عاجز و قاصر رہیں اور قرآن کے اس کمال نے یہ ثابت کر دیا کہ بے شک یہ ربانی عظیم نشان ہے اور اس کا مثل بنالانا بشری قوت کے امکان میں نہیں اس کے علاوہ اور صدہا معجزات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمائے جنہوں نے ہر طبقہ کے انسانوں کو آپ کے صدق رسالت کا یقین دلا دیا ان معجزات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کس قدر عناد اور حق سے مکرنا ہے (۲۴) اپنی نبوت کے دلائل پیش کرنے اور اطمینان بخش معجزات دکھا کر اپنی رسالت ثابت کر دینے کے بعد احکام الٰہیہ پہنچانے اور خدا کا خوف دلانے کے سوا آپ پر کچھ لازم نہیں اور ہر ہر شخص کے لیے اس کی طلبیدہ جداجدا نشانیاں پیش کرنا آپ پر ضروری نہیں جیسا کہ آپ سے پہلے ہادیوں (انبیاء علیہم السلام کا طریقہ رہا ہے (۲۵) نر مادہ ایک یا زیادہ وغیر ذالک (۲۶) یعنی مدت میں کس کا حمل جلد وضع ہوگا کس کا دیر میں حمل کی کم سے کم مدت جس میں بچہ پیدا ہو کر زندہ رہ سکے چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال یہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور اسی کے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قائل ہیں بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ پیٹ کے گھٹنے بڑھنے سے بچہ کا قوی تام الخلقت اور ناقص الخلقت ہونا مراد ہے (۲۷) کہ اس سے گھٹ بڑھ نہیں سکتی (۲۸) ہر نقص سے منزہ (۲۹) یعنی دل کی چھپی باتیں اور زبان سے باعلان کہی ہوئی اور رات کو چھپ کر کئے ہوئے عمل اور دن کو ظاہر طور پر کئے ہوئے کام سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کوئی اس کے علم سے باہر نہیں (۳۰) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تم میں فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں رات اور دن میں اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں نئے فرشتے رہ جاتے ہیں اور جو فرشتے رہ چکے ہیں وہ چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں کہ نماز پڑھتے پایا اور نماز پڑھتے چھوڑا (۳۱) مجاہد نے کہا ہر بندے کے ساتھ ایک فرشتہ حفاظت پر مامور ہے جو سوتے جاگتے جن و انس اور موذی جانوروں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ستانے والی چیز کو اس سے روک دیتا ہے۔ بجز اس کے جس کا پہنچنا مشیت میں ہو (۳۲) معاصی میں مبتلا ہو کر (۳۳) اس کے عذاب و ہلاک کا ارادہ فرمائے (۳۴) جو اس کے عذاب کو روک سکے (۳۵) کہ اس سے گر کر نقصان پہنچانے کا خوف ہوتا ہے اور بارش سے نفع اٹھانے کی امید یا بعضوں کو خوف ہوتا ہے جیسے مسافروں کو جو سفر میں ہوں اور بعضوں کو

لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ

نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے ۴۲ اور

بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ

وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ

جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے ۴۳ خواہ مجبوری سے ۴۴ اور ان کی پرچھائیاں ہر صبح و

الْاٰصَالِ ۩ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ

شام ۴۵ تم فرماؤ کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ۴۶

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا

تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے وہ حمایتی بنا لئے ہیں جو اپنا بھلا برا نہیں

وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ

کر سکتے ہیں ۴۷ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھا اور انکھیارا (بینا) ۴۸ یا کیا

تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا

برابر ہو جائیں گی اندھیریاں اور اُجالا ۴۹ کیا اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہراتے ہیں جنھوں نے اللہ کی

كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ

طرح کچھ بنایا تو انھیں ان کا اور اس کا بنانا ایک سا معلوم ہوا ۵۰ تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے ۵۱

بقیہ صفحہ ۴۵۰ = فائدہ کی امید جیسے کہ کاشتکار وغیرہ (۳۶) گرج یعنی بادل سے جو آواز ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق قادر ہر نقص سے منزہ کے وجود کی دلیل ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح رعد سے مراد ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے اس کو چلاتا ہے (۳۷) یعنی اس کی ہیبت و جلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں (۳۸) صاعقہ وہ شدید آواز ہے جو آسمان و زمین کے درمیان سے اترتی ہے پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں (خازن) (۳۹) شان نزول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی انہوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب کون ہے جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا تانبے کا مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انہوں نے واپس ہو کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایسا اکفر سیاہ دل سرکش دیکھنے میں نہیں آیا حضور نے فرمایا اس کے پاس پھر جاؤ اس نے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا کہ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت قبول کر کے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا نہ پہچانا یہ حضرات پھر واپس ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس کا خبث تو اور ترقی پر ہے فرمایا پھر جاؤ بہ تعمیل ارشاد پھر گئے جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی ہی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا ایک ابر آیا اس سے بجلی چمکی اور کڑک ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انہیں اصحاب کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہئے وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا انہوں نے فرمایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی آئی ہے وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ (خازن) بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے اربد بن ربیعہ سے کہا کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس چلو میں انہیں باتوں میں لگاؤں گا تو پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا یہ رہ کر کے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جرار لشکر آپ پر لائیں گے یہ کہہ کر چلا آیا باہر آ کر اربد سے کہنے لگا کہ تو نے تلوار کیوں نہیں ماری اس نے کہا جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو تو درمیان میں آ جاتا

وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿١٦﴾ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ

اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے ف۵۲ اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ

بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی اور جس پر آگ

فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ

دہکاتے ہیں ف۵۳ گہنا یا اور اسباب ف۵۴ بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے

الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ

ہیں اللہ بتاتا ہے کہ حق و باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ تو پھک کر دور ہو جاتا ہے اور وہ جو لوگوں

النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾

کے کام آئے زمین میں رہتا ہے ف۵۵ اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ

جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لیے بھلائی ہے ف۵۶ اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا ف۵۷

لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ

اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور ان کی ملک میں ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دے دیتے

أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾

یہی ہیں جن کا برا حساب ہوگا ف۵۸ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا بچھونا

وقف النبی علیہ السلام — النصف — ع ۱۱/۸

بقیہ صفحہ ۴۵۱ = تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمَا بِمَا شِئْتَ "جب یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اربد جل گیا اور عامر بھی اسی راہ میں بہت بدتر حالت میں مرا (حسینی) (۴۰) یعنی اس کی توحید کی شہادت دینا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا یہ معنی ہیں کہ وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسی سے دعا کرنا سزاوار ہے (۴۱) معبود جان کر یعنی کفار جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں (۴۲) تو ہتھیلیاں پھیلائے اور بلانے سے پانی کنویں سے نکل کر اس کے منہ میں نہ آئے گا کیونکہ پانی کو نہ علم ہے نہ شعور جو اس کی حاجت اور پیاس کو جانے اور اس کے بلانے کو سمجھے اور پہچانے نہ اس میں یہ قدرت ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اپنے مقتضائے طبیعت کے خلاف اوپر چڑھ کر بلانے والے کے منہ میں پہنچ جائے یہی حال بتوں کا ہے کہ نہ انہیں بت پرستوں کے پکارنے کی خبر ہے نہ ان کی حاجت کا شعور نہ وہ ان کے نفع پر کچھ قدرت رکھتے ہیں (۴۳) جیسے کہ مومن (۴۴) جیسے کہ منافق و کافر (۴۵) ان کی تبعیت میں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں زجاج نے کہا کہ کافر غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور اس کا سایہ اللہ کو ابن انباری نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ پرچھائیوں میں ایسی فہم پیدا کرے کہ وہ اس کو سجدہ کریں بعض کا قول ہے سجدے سے سایہ کا ایک طرف سے دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے ارتفاع و نزول کے ساتھ دراز و کوتاہ ہونا مراد ہے (خازن) (۴۶) کیونکہ اس سوال کا اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین باوجود غیر اللہ کی عبادت کرنے کے اس کے مقر ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مسلم ہے تو (۴۷) یعنی بت جب ان کی یہ بے قدرتی و بیچارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع و ضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق رازق قوی و قادر کو چھوڑنا انتہا درجے کی گمراہی ہے (۴۸) یعنی کافر و مومن (۴۹) یعنی کفر و ایمان (۵۰) اور اس وجہ سے کہ حق ان پر مشتبہ ہو گیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے ایسا تو نہیں ہے بلکہ جن بتوں کو وہ پوجتے ہیں اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو کجا وہ بندوں کے مصنوعات کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجز محض ہیں ایسے پتھروں کا پوجنا عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے (۵۱) جو مخلوق ہونے کی صلاحیت رکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریک عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کر سکتا ہے (۵۲) سب اس کے تحت و قدرت و اختیار ہیں (۵۳) جیسے کہ سونا چاندی تانبہ وغیرہ (۵۴) برتن وغیرہ (۵۵) ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور بعض اوقات و احوال میں جھاگ کی طرح حد سے اونچا ہو جائے مگر انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ

تو کیا وہ جو جانتا ہے جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا حق ہے ف۵۹ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے ف۶۰

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا

نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں ف۶۱ اور

يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ

قول باندھ کر پھرتے نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ

يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِينَ

نے حکم دیا ف۶۲ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں ف۶۳ اور وہ جنہوں نے

صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا

صبر کیا ف۶۴ اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے

رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ

ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا ف۶۵ اور برائی کے بدلے بھلائی کرکے ٹالتے ہیں ف۶۶ انہیں

لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

کے لیے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو لائق ہوں ف۶۷

آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ

ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں ف۶۸ اور فرشتے ف۶۹ ہر دروازے سے ان پر ف۷۰

بقیہ صفحہ ۴۵۲ = شے اور جوہر صاف کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے (۵۶) یعنی جنت (۵۷) اور کفر کیا (۵۸) کہ ہر امر پر مواخذہ کیا جائے گا اور اس میں (جلالین وخازن) (۵۹) اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے (۶۰) حق کو نہیں جانتا قرآن پر ایمان نہیں لاتا اس کے مطابق عمل نہیں کرتا یہ آیت حضرت حمزہ ابن عبد المطلب اور ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی (۶۱) اس کی ربوبیت کی شہادت دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں (۶۲) یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حقوق قرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے اسی میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابتیں اور ایمانی قرابتیں بھی داخل ہیں سادات کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مودت و احسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مدافعت اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں خادموں ہمسایوں سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اس میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں بہ کثرت احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں (۶۳) اور وقت حساب سے پہلے خود اپنے نفسوں سے محاسبہ کرتے ہیں (۶۴) طاعتوں اور مصیبتوں پر اور معصیت سے باز رہے (۶۵) نوافل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا افضل ہے (۶۶) بدکلامی کا جواب شیریں سخنی سے دیتے ہیں اور جو انہیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے معاف کرتے ہیں جب ان سے پیوند قطع کیا جاتا ہے ملاتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں جب ناجائز کام دیکھتے ہیں اسے بدلتے ہیں جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرتے ہیں (۶۷) یعنی مومن ہوں (۶۸) اگرچہ لوگوں نے ان کے سے عمل نہ کئے ہوں جب بھی اللہ تعالیٰ ان کے اکرام کے لئے ان کو ان کے درجہ میں داخل فرمائے گا (۶۹) ہر ایک روز و شب میں ہدایا اور رضا کی بشارتیں لے کر جنت کے (۷۰) بہ طریق تحیت و تکریم

مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ

اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکے ہونے کے بعد توڑتے اور جس کے

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ

جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اسے قطع کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۷۲ ان کا

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

حصہ لعنت ہی ہے اور اُن کا نصیبہ بُرا گھر ف۷۳ اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور ف۷۴

يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي

تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے (نازاں ہوئے) ف۷۵ اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل

الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

نہیں مگر کچھ دن برت لینا اور کافر کہتے ان پر کوئی نشانی ان کے رب

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ

کی طرف سے کیوں نہ اتری تم فرماؤ بے شک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے ف۷۶ اور اپنی راہ اسے دیتا ہے

مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ

جو اس کی طرف رجوع لائے وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں

(۷۱) اور اس کو قبول کر لینے (۷۲) کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے (۷۳) یعنی جہنم (۷۴) جس کے لئے چاہے (۷۵) اور شکر گزار نہ ہوئے مسئلہ دولت دنیا پر اترانا اور مغرور ہونا حرام ہے (۷۶) کہ وہ آیات و معجزات نازل ہونے کے بعد بھی یہ کہتا رہتا ہے کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کوئی معجزہ کیوں نہیں آیا معجزات کثیرہ کے باوجود گمراہ رہتا ہے

ع ۸

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے ؁۷۷ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ

ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام ؁۷۸ اسی طرح ہم نے تم کو اس امت میں بھیجا جس سے پہلے

مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ

امتیں ہو گزریں ؁۷۹ کہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ ؁۸۰ جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ

يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

رحمن کے منکر ہو رہے ہیں ؁۸۱ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا

وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ

اور اسی کی طرف میری رجوع ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے ؁۸۲ یا زمین پھٹ

الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْئَسِ

جاتی یا مُردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر نہ مانتے ؁۸۳ بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ؁۸۴ تو کیا مسلمان اس

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا

سے ناامید نہ ہوئے ؁۸۵ کہ اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا ؁۸۶ اور

يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا

کافروں کو ہمیشہ کے لیے یہ سخت دھمک دہلا دینے والی مصیبت پہنچتی رہے گی ؁۸۷ یا ان کے گھروں

(۷۷) اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کر کے بے قرار دلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے اگرچہ اس کے عدل و عتاب کی یاد دلوں کو خائف کر دیتی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ مسلمان جب اللہ کا نام لے کر قسم کھاتا ہے دوسرے مسلمان اس کا اعتبار کر لیتے ہیں اور ان کے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے (۷۸) طوبیٰ بشارت ہے راحت و نعمت اور خرمی و خوش حالی کی سعید بن جبیر نے کہا کہ طوبیٰ زبان حبشی میں جنت کا نام ہے حضرت ابو ہریرہ اور دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ طوبیٰ جنت کے ایک درخت کا نام ہے جس کا سایہ ہر جنت میں پہنچے گا یہ درخت جنت عدن میں ہے اور اس کی اصل (جڑ) سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ایوان معلی میں اور اس کی شاخیں جنت کے ہر غرفہ اور قصر میں اس میں سوا سیاہی کے ہر قسم کے رنگ اور خوش نمائیاں ہیں ہر طرح کے پھل اور میوہ اس میں پھلے ہیں اس کی جڑ سے کافور سلسبیل کی نہریں رواں ہیں (۷۹) تو تمہاری امت سب سے پچھلی امت ہے اور تم خاتم الانبیاء ہو تمہیں بڑے شان و شکوہ سے رسالت عطا کی (۸۰) وہ کتاب عظیم (۸۱) شان نزول قتادہ و مقاتل وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کے لئے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق باسمک اللّٰھم لکھوائے اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں (۸۲) اپنی جگہ سے (۸۳) شان نزول کفار قریش نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ آپ ہماری نبوت مانیں اور آپ کا اتباع کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہٹا دیجئے تاکہ ہمیں کھیتیاں کرنے کے لئے وسیع میدان مل جائیں اور زمین پھاڑ کر چشمہ جاری کیجئے تاکہ ہم کھیتوں اور باغوں کو ان سے سیراب کریں اور قصی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجئے وہ ہم سے کہہ جائیں کہ آپ نبی ہیں اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ یہ حیلے حوالے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں (۸۴) تو ایمان وہی لائے گا جس کو اللہ چاہے اور توفیق دے اس کے سوا اور کوئی ایمان لانے والا نہیں اگرچہ انہیں وہی نشان دکھا دیئے جائیں جو وہ طلب کریں (۸۵) یعنی کفار کے ایمان لانے سے خواہ انہیں کتنی ہی نشانیاں دکھلا دی جائیں اور کیا مسلمانوں کو اس کا یقینی علم نہیں

مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾

کے نزدیک اترے گی ف۸۸ یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آئے ف۸۹ بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا ف۹۰

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور بے شک تم سے اگلے رسولوں سے بھی ہنسی کی گئی تو میں نے کافروں کو کچھ دنوں ڈھیل دی

ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ

پھر انہیں پکڑا ف۹۱ تو میرا عذاب کیسا تھا تو کیا وہ ہر جان پر اس کے اعمال

نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ

کی نگہداشت رکھتا ہے ف۹۲ اور وہ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں تم فرماؤ ان کا نام تو لو ف۹۳ یا اسے وہ بتاتے ہو

بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ

جو اس کے علم میں ساری زمین میں نہیں ف۹۴ یا یوں ہی اوپری بات ف۹۵ بلکہ کافروں

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ

کی نگاہ میں ان کا فریب اچھا ٹھہرا ہے اور راہ سے روکے گئے ف۹۶ اور جسے اللہ گمراہ

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ

کرے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں انہیں دنیا کے جیتے عذاب ہوگا ف۹۷ اور بے شک

الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ

آخرت کا عذاب سب سے سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں احوال اس جنت کا کہ

بقیہ صفحہ ۴۵۵ = (۸۶) بغیر کسی نشانی کے لیکن وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہی حکمت ہے یہ جواب ہے ان مسلمانوں کا جنہوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھا دیجئے اس میں انہیں بتا دیا گیا کہ جب زبردست نشان آچکے اور شکوک و اوہام کی تمام راہیں بند کر دی گئیں دین کی حقانیت روز روشن سے زیادہ واضح ہو چکی ان جلی براہنوں کے باوجود جو لوگ مکر گئے حق کے معترف نہ ہوئے ظاہر ہو گیا کہ وہ معاند ہیں اور معاند کسی دلیل سے بھی مانا نہیں کرتا تو مسلمانوں کو اب ان سے قبول حق کی کیا امید کیا اب تک ان کا عناد دیکھ کر اور آیات و بینات واضحہ سے اعراض مشاہدہ کر کے بھی ان سے قبول حق کی امید رکھی جا سکتی ہے البتہ اب ان کے ایمان لانے اور مان جانے کی یہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مجبور کرے اور ان کا اختیار سلب فرمالے اس طرح کی ہدایت چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت فرما دیتا اور کوئی کافر نہ رہتا مگر دار الابتلاء والامتحان کی حکمت اس کی مقتضی نہیں (۸۷) یعنی وہ اس تکذیب و عناد کی وجہ سے طرح طرح کے حوادث و مصائب اور آفتوں اور بلاؤں میں مبتلا رہیں گے کبھی قحط میں کبھی لٹنے میں کبھی مارے جانے میں کبھی قید میں (۸۸) اور ان کے اضطراب و پریشانی کا باعث ہوگی اور ان تک ان مصائب کے ضرر پہنچیں گے (۸۹) اللہ کی طرف سے فتح و نصرت اللہ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کا دین غالب ہو اور مکہ مکرمہ فتح کیا جائے بعض مفسرین نے کہا کہ اس وعدہ سے روز قیامت مراد ہے جس میں اعمال کی جزا دی جائے گی (۹۰) اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اس قسم کے بیہودہ سوال اور ایسے تمسخر و استہزاء سے آپ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ ہادیوں کو ایسے واقعات پیش آیا ہی کرتے ہیں چنانچہ ارشاد فرماتا ہے (۹۱) اور دنیا میں انہیں قحط و قتل و قید میں مبتلا کیا اور آخرت میں ان کے لئے عذاب جہنم ہے (۹۲) نیک کی بھی بد کی بھی یعنی اللہ تعالیٰ کیا وہ ان بتوں کی مثل ہو سکتا ہے جو ایسے نہیں نہ انہیں علم ہے نہ قدرت عاجز بے شعور ہیں (۹۳) وہ ہیں کون (۹۴) اور جو اس کے علم میں نہ ہو وہ باطل محض ہے ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے لہٰذا اس کے لئے شریک ہونا باطل و غلط (۹۵) کے درپے ہوتے ہو جس کی کچھ اصل و حقیقت نہیں (۹۶) یعنی رشد و ہدایت اور دین کی راہ سے (۹۷) قتل و قید کا

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُؕ اُكُلُهَا دَآىٕمٌ وَّ ظِلُّهَاؕ

ڈر والوں کے لیے جس کا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ ف۹۸

تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ﳓ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ (۳۵) وَ

ڈر والوں کا تو یہ انجام ہے ف۹۹ اور کافروں کا انجام آگ اور

الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مِنَ

جن کو ہم نے کتاب دی ف۱۰۰ وہ اس پر خوش ہوتے جو تمہاری طرف اترا اور ان

الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ

گروہوں میں ف۱۰۱ کچھ وہ ہیں کہ اس کے بعض سے منکر ہیں تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں

وَ لَاۤ اُشْرِكَ بِهٖؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَیْهِ مَاٰبِ (۳۶) وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ف۱۰۲ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی

حُكْمًا عَرَبِیًّاؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ

فیصلہ اتارا ف۱۰۳ اور اے سننے والے اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا ف۱۰۴ بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا

الْعِلْمِۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا وَاقٍ (۳۷) وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہو گا نہ بچانے والا اور بے شک ہم نے تم

رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّیَّةًؕ وَ مَا كَانَ

سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیبیاں ف۱۰۵ اور بچے کیے اور کسی رسول کا

(۹۸) یعنی اس کے میوے اور اس کا سایہ دائمی ہے ان میں سے کوئی منقطع اور زائل ہونے والا نہیں جنت کا حال عجیب ہے اس میں نہ سورج ہے نہ چاند نہ تاریکی باوجود اس کے غیر منقطع دائمی سایہ ہے (۹۹) یعنی تقویٰ والوں کے لئے جنت ہے (۱۰۰) یعنی وہ یہود و نصاریٰ جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ عبد اللہ بن سلام وغیرہ اور حبشہ و نجران کے نصرانی (۱۰۱) یہود و نصاریٰ و مشرکین کے جو آپ کی عداوت میں سرشار ہیں اور آپ پر انہوں نے چڑھائیاں کی ہیں (۱۰۲) اس میں کیا بات قابل انکار ہے کیوں نہیں مانتے (۱۰۳) یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی زبانوں میں احکام دیئے تھے اسی طرح ہم نے یہ قرآن اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی زبان عربی میں نازل فرمایا قرآن کریم کو حکم اس لئے فرمایا کہ اس میں اللہ کی عبادت اور اس کی توحید اور اس کے دین کی طرف دعوت اور تمام تکالیف و احکام اور حلال و حرام کا بیان ہے بعض علماء نے فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام خلق پر قرآن شریف کے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرمایا اس لئے اس کا نام حکم رکھا (۱۰۴) یعنی کافروں کو جو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں (۱۰۵) شانِ نزول کافروں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کر دیتے بی بی بچے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ بی بی بچے ہونا نبوت کے منافی نہیں لہٰذا یہ اعتراض محض بے جا ہے اور پہلے جو رسول آچکے ہیں وہ بھی نکاح کرتے تھے ان کے بھی بیبیاں اور بچے تھے

لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

کام نہیں کہ کوئی نشانی لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ہر وعدہ کی ایک لکھت ہے ف۱۰۶

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا

اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے ف۱۰۷ اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے ف۱۰۸ اور اگر ہمیں

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ

تمہیں دکھادیں کوئی وعدہ ف۱۰۹ جو انھیں دیا جاتا ہے یا پہلے ہی ف۱۱۰ اپنے پاس بلائیں تو بہر حال تم پر

الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

تو صرف پہنچانا ہے اور حساب لینا ف۱۱۱ ہمارا ذمہ ف۱۱۲ کیا انھیں نہیں سوجھتا کہ ہم ہر طرف سے ان کی آبادی گھٹاتے

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾

آرہے ہیں ف۱۱۳ اور اللہ حکم فرماتا ہے اس کا حکم پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں ف۱۱۴ اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا

اور ان سے اگلے ف۱۱۵ فریب کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے ف۱۱۶ جانتا ہے جو کچھ

تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَ

کوئی جان کمائے ف۱۱۷ اور اب جانا چاہتے ہیں کافر کسے ملتا ہے پچھلا گھر ف۱۱۸ اور

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

کافر کہتے ہیں تم رسول نہیں تم فرماؤ اللہ گواہ کافی ہے

(۱۰۶) اس سے مقدم و موخر نہیں ہو سکتا خواہ وہ وعدہ عذاب کا ہو یا کوئی اور (۱۰۷) سعید بن جبیر اور قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ جن احکام کو چاہتا ہے منسوخ فرماتا ہے جنہیں چاہتا ہے باقی رکھتا ہے انہیں ابن جبیر کا ایک قول یہ ہے کہ بندوں کے گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہے مغفرت فرما کر مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے عکرمہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور اس کی جگہ نیکیاں قائم فرماتا ہے اور اس کی تفسیر میں اور بھی بہت اقوال ہیں (۱۰۸) جس کو اس نے ازل میں لکھا یہ علم الٰہی ہے یا ام الکتاب سے لوح محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء مکتوب ہیں اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا (۱۰۹) عذاب کا (۱۱۰) ہم تمہیں (۱۱۱) اور اعمال کی جزا دینا (۱۱۲) تو آپ کافروں کے اعراض کرنے سے رنجیدہ نہ ہوں اور عذاب کی جلدی نہ کریں (۱۱۳) اور زمین شرک کی وسعت دمبدم کم کر رہے ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کفار کے گرد و پیش کی اراضی یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ صریح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی مدد فرماتا ہے اور ان کے لشکر کو فتح مند کرتا ہے اور ان کے دین کو غلبہ دیتا ہے (۱۱۴) اس کا حکم نافذ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس میں چون و چرا یا تغیر و تبدیل کر سکے جب وہ اسلام کو غلبہ دینا چاہے اور کفر کو پست کرنا تو کس کی تاب و مجال کہ اس کے حکم میں دخل دے سکے (۱۱۵) یعنی گزری ہوئی امتوں کے کفار اپنے انبیاء کے ساتھ (۱۱۶) پھر بغیر اس کی مشیت کے کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ (۱۱۷) ہر ایک کا کسب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس کے نزدیک ان کی جزا مقرر ہے (۱۱۸) یعنی کافر عنقریب جان لیں گے کہ راحت آخرت مومنین کے لئے ہے اور وہاں کی ذلت و خواری کفار کے لئے ہے

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

مجھ میں اور تم میں ف۱۱۹ اور وہ جسے کتاب کا علم ہے ف۱۲۰

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ ۱۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتُها ۵۲ رُکُوعاتُها ۷

سورۂ ابراہیم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اسمیں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

ایک کتاب ہے ف۲ کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو ف۳ اندھیریوں سے ف۴ اجالے

النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ

میں لاؤ ف۵ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ ف۶ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ اسی کا ہے

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۷ اور کافروں کی خرابی ہے ایک

عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى

سخت عذاب سے جنہیں آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے

الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ

اور اللہ کی راہ سے روکتے ف۸ اور اس میں کجی چاہتے ہیں وہ

فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

دور کی گمراہی میں ہیں ف۹ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا ف۱۰

(۱۱۹) جس نے میرے ہاتھوں میں معجزات باہرہ و آیات قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مرسل ہونے کی شہادت دی (۱۲۰) خواہ وہ علمائے یہود میں سے توریت کا جاننے والا ہو یا نصاریٰ میں سے انجیل کا عالم وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھ کر جانتا ہے ان علماء میں سے اکثر آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں (۱) سورہ ابراہیم مکیہ ہے سوائے آیت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا اور اس کے بعد والی آیت کے اس سورت میں سات رکوع باون آیتیں آٹھ سو اکسٹھ کلمے تین ہزار چار سو چونتیس حرف ہیں (۲) یہ قرآن شریف (۳) کفر و ضلالت و جہل و غوایت کی (۴) ایمان کے (۵) ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں ایماء ہے کہ دین حق کی راہ ایک ہے اور کفر و ضلالت کے طریقے کثیر (۶) یعنی دین اسلام (۷) وہ سب کا خالق و مالک ہے سب اس کے بندے اور مملوک تو اس کی عبادت سب پر لازم اور اس کے سوا کسی کی عبادت روا نہیں (۸) اور لوگوں کو دین الٰہی قبول کرنے سے مانع ہوتے ہیں (۹) کہ حق سے بہت دور ہو گئے ہیں (۱۰) جس میں وہ رسول مبعوث ہوا خواہ اس کی دعوت عام ہو اور دوسری قوموں اور دوسرے ملکوں پر بھی اس کا اتباع لازم ہو جیسا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت تمام آدمیوں اور جنوں بلکہ ساری خلق کی طرف ہے اور آپ سب کے نبی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَ

کہ وہ انھیں صاف بتائے ف۱۱ پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ

وہی عزت و حکمت والا ہے اور بےشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں ف۱۲ دے کر بھیجا کہ اپنی

قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ

قوم کو اندھیریوں سے ف۱۳ اجالے میں لا اور انھیں اللہ کے دن یاد دلا ف۱۴ بےشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ

اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا ف۱۵

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ

یاد کرو اپنے اوپر اللہ کا احسان جب اس نے تمھیں فرعون والوں سے نجات دی جو تم

سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۗ وَ

کو بری مار دیتے تھے اور تمھارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمھاری بیٹیاں زندہ رکھتے اور

فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ⑥ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ

اس میں ف۱۶ تمھارے رب کا بڑا فضل ہوا اور یاد کرو جب تمھارے رب نے سنا دیا کہ اگر

شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ⑦ وَقَالَ

احسان مانوگے تو میں تمھیں اور دوں گا ف۱۷ اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے

(۱۱) اور جب اس کی قوم اچھی طرح سمجھ لے تو دوسری قوموں کو ترجموں کے ذریعہ سے وہ احکام پہنچا دیئے جائیں اور ان کے معنی سمجھا دیئے جائیں بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ قومہ کی ضمیر سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان یعنی عربی میں وحی فرمائی اور یہ معنی ایک روایت میں بھی آئے ہیں کہ وحی ہمیشہ عربی ہی میں نازل ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کے لئے ان کی زبانوں میں ترجمہ فرما دیا (اتقان حسینی) مسئلہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے (۱۲) مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات باہرہ کے (۱۳) کفر کی نکال کر ایمان کے (۱۴) قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں حضرت ابن عباس و اُبی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر (اللہ کی نعمتیں) فرمائیں مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے من و سلویٰ اتارنے کا دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن (خازن و مدارک و مفردات راغب) ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہائلہ ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف معراج شریف اور ذکر شہادت کے ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں انھیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہئے (۱۵) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکیر بایام اللہ کی تعمیل ہے (۱۶) یعنی نجات دینے میں (۱۷) اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقت شکر یہ ہے کہ منعم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے یہاں ایک باریکی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ منعم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات باقی نہ رہے یہ مقام صدیقوں کا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے

مُوسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

نے کہا اگر تم اور زمین میں جتنے ہیں سب کافر ہو جاؤ ف۱۸ تو بے شک اللہ

لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۸﴾ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ

بے پرواہ سب خوبیوں والا ہے کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھی نوح کی قوم

وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۬ؕ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕۛ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ

اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے انہیں اللہ ہی جانے ف۱۹

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ

ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے ف۲۰ تو وہ اپنے ہاتھ ف۲۱ اپنے منہ کی طرف لے گئے ف۲۲ اور

قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ

بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ ف۲۳ کی طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ شک ہے کہ

اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ﴿۹﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ

بات کھلنے نہیں دیتا ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے ف۲۴ آسمان اور زمین کا

وَ الْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى

بنانے والا تمہیں بلاتا ہے ف۲۵ کہ تمہارے کچھ گناہ بخشے ف۲۶ اور موت کے مقرر وقت تک

اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ

تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے بولے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو ف۲۷ تم چاہتے ہو کہ

(۱۸) تو تم ہی ضرر پاؤ گے اور تم ہی نعمتوں سے محروم رہو گے (۱۹) کتنے تھے (۲۰) اور انہوں نے معجزات دکھائے (۲۱) شدت غیظ سے (۲۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ غصہ میں آ کر اپنے ہاتھ کاٹنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے کتاب اللہ سن کر تعجب سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے غرض یہ کوئی نہ کوئی انکار کی ادا تھی (۲۳) یعنی توحید و ایمان (۲۴) کیا اس کی توحید میں تردد ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کی دلیلیں تو نہایت ظاہر ہیں (۲۵) اپنی طاعت و ایمان کی طرف (۲۶) جب تم ایمان لے آئے اس لئے کہ اسلام لانے کے بعد پہلے کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں سوائے حقوق عباد کے اور اسی لئے کچھ گناہ فرمایا (۲۷) ظاہر میں ہمیں اپنی مثل معلوم ہوتے ہو پھر کیسے مانا جائے کہ ہم تو نبی نہ ہوئے اور تمہیں یہ فضیلت مل گئی۔

تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾

ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۸ اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ ف۲۹

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

ان کے رسولوں نے ان سے کہا ف۳۰ ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے

يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ

بندوں میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ف۳۱ اور ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس

بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

کچھ سند لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے ف۳۲

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ

اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں ف۳۳ اس نے تو ہماری راہیں ہمیں دکھا دیں ف۳۴ اور تم جو ہمیں ستا

عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَقَالَ

رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِىْ

نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین ف۳۵ سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین

مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

پر ہو جاؤ تو انہیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو

(۲۸) یعنی بت پرستی سے (۲۹) جس سے تمہارے دعوے کی صحت ثابت ہو یہ کلام ان کا عناد و سرکشی سے تھا اور باوجودیکہ انبیاء آیات لا چکے تھے معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی سند مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا (۳۰) اچھا یہی مانو کہ ہم واقعی انسان ہیں (۳۱) اور نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصب عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے (۳۲) وہی اعداء کا شر دفع کرتا اور اس سے محفوظ رکھتا ہے (۳۳) ہم سے ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ قضائے الٰہی میں ہے وہی ہوگا ہمیں اس پر پورا بھروسہ اور کامل اعتماد ہے ابو تراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ توکل بدن کو عبودیت میں ڈالنا قلب کو ربوبیت کے ساتھ متعلق رکھنا عطا پر شکر بلا پر صبر کا نام ہے (۳۴) اور رشد و نجات کے طریقے ہم پر واضح فرما دئے اور ہم جانتے ہیں کہ تمام امور اس کے قدرت و اختیار میں ہیں (۳۵) یعنی اپنے دیار

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ

اُن کے بعد زمین میں بسائیں گے ف۳۶ یہ اس لیے ہے جو ف۳۷ میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب

وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ وَ اسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآىٕهٖ

کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے اور انہوں نے ف۳۸ فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ہٹ دھرم نامراد ہوا ف۳۹ جہنم اس کے پیچھے

جَهَنَّمُ وَ یُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾ یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ

لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی

وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍ ؕ وَ مِنْ وَّرَآىٕهٖ

امید نہ ہوگی ف۴۰ اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے

عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ

ایک گاڑھا عذاب ف۴۱ اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں ف۴۲

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں ف۴۳ ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ

عَلٰى شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

نہ لگا یہی ہے دور کی گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ

آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے ف۴۴ اگر چاہے تو تمہیں لے جائے ف۴۵ اور ایک نئی مخلوق لے

(۳۶) حدیث شریف میں ہے جو اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی ہمسائے کو مالک بناتا ہے (۳۷) قیامت کے دن (۳۸) یعنی انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی یا امتوں نے اپنے اور رسولوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے (۳۹) معنی یہ ہیں کہ انبیاء کی نصرت فرمائی گئی اور انہیں فتح دی گئی اور حق کے معاند سرکش کافر نامراد ہوئے اور ان کے اخلاص کی کوئی سبیل نہ رہی (۴۰) حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پئے گا تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی (اللہ کی پناہ) (۴۱) یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ مِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ (۴۲) جن کو وہ نیک عمل سمجھتے تھے جیسے کہ محتاجوں کی امداد مسافروں کی اعانت اور بیماروں کی خبر گیری وغیرہ چونکہ ایمان پر مبنی نہیں اس لئے وہ سب بیکار ہیں اور ان کی ایسی مثال ہے (۴۳) اور وہ سب اڑ گئی اور اس کے اجزاء منتشر ہوگئے اور اس میں کچھ باقی نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ ان کے شرک و کفر کی وجہ سے سب برباد اور باطل ہوگئے (۴۴) ان میں بڑی حکمتیں ہیں اور ان کی پیدائش عبث نہیں ہے (۴۵) معدوم کر دے

جَدِيدٍ ۝۱۹ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ۝۲۰ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ جَمِيعًا

آ جائے ف۴۶ اور یہ ف۴۷ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور سب اللہ کے حضور ف۴۸ علانیہ حاضر ہوں گے

فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ

تو جو کمزور تھے ف۴۹ بڑائی والوں سے کہیں گے ف۵۰ ہم تمہارے تابع تھے کیا تم سے ہو سکتا

مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

ہے کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو ف۵۱ کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت کرتا

لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيصٍ ۝۲۱

تو ہم تمہیں کرتے ف۵۲ ہم پر ایک سا ہے چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ

اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا ف۵۳ بے شک اللہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا ف۵۴

وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ

اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا ف۵۵ وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۵۶ مگر

اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ

یہی کہ میں نے تم کو ف۵۷ بلایا تم نے میری مان لی ف۵۸ تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو ف۵۹ خود اپنے اوپر الزام رکھو نہ

اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ

میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکو وہ جو پہلے تم نے مجھے شریک ٹھہرایا تھا ف۶۰ میں

(۴۶) بجائے تمہارے جو فرمانبردار ہو اس کی قدرت سے یہ کیا بعید ہے جو آسمان و زمین پیدا کرنے پر قادر ہے (۴۷) معدوم کرنا اور موجود فرمانا (۴۸) روزِ قیامت (۴۹) اور دولت مندوں اور بااثر لوگوں کی اتباع میں انہوں نے کفر اختیار کیا تھا (۵۰) کہ دین و اعتقاد میں (۵۱) یہ کلام ان کا توبیخ و عناد کے طور پر ہوگا کہ دنیا میں تم نے گمراہ کیا تھا اور راہِ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے اب وہ دعوے کیا ہوئے اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹالو کافروں کے سردار اس کے جواب میں (۵۲) جب خود ہی گمراہ ہو رہے تھے تو تمہیں کیا راہ دکھاتے اب خلاصی کی کوئی راہ نہیں نہ کافروں کے لئے شفاعت آؤ روئیں اور فریاد کریں پانچ سو برس فریاد و زاری کریں گے اور کچھ کام نہ آئے گی تو کہیں گے کہ اب صبر کر کے دیکھو شاید اس سے کچھ کام نکلے پانچ سو برس صبر کریں گے وہ بھی کام نہ آئے گا تو کہیں گے کہ (۵۳) اور حساب سے فراغت ہو جائے گی جنتی جنت کا اور دوزخی دوزخ کا حکم پا کر جنت و دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی شیطان پر ملامت کریں گے اور اس کو برا کہیں گے کہ بدنصیب تو نے ہمیں گمراہ کر کے اس مصیبت میں گرفتار کیا تو وہ جواب دے گا کہ (۵۴) کہ مرنے کے بعد پھر اٹھنا ہے اور آخرت میں نیکیوں اور بدیوں کا بدلہ ملے گا اللہ کا وعدہ سچا تھا سچا ہوا (۵۵) کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ جزا نہ جنت نہ دوزخ (۵۶) نہ میں نے تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کیا تھا یا یہ کہ میں نے اپنے وعدہ پر تمہارے سامنے کوئی حجت و برہان پیش نہیں کی تھی (۵۷) وسوسے ڈال کر گمراہی کی طرف (۵۸) اور بغیر حجت و برہان کے تم میرے بہکائے میں آ گئے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ فرمایا تھا کہ شیطان کے بہکائے میں نہ آنا اور اس کے رسول اس کی طرف سے دلائل لے کر تمہارے پاس آئے اور انہوں نے حجتیں پیش کیں اور برہانیں قائم کیں تو تم پر خود لازم تھا کہ تم ان کا اتباع کرتے اور ان کے روشن دلائل اور ظاہر معجزات سے منہ نہ پھیرتے اور میری بات نہ مانتے اور میری طرف التفات نہ کرتے مگر تم نے ایسا نہ کیا (۵۹) کیونکہ میں دشمن ہوں اور میری دشمنی ظاہر ہے اور دشمن سے خیر خواہی کی امید رکھنا ہی حماقت ہے تو (۶۰) اللہ کا اس کی عبادت میں (خازن)۔

مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾ وَ اُدْخِلَ الَّذِیْنَ

س سے سخت بیزار ہوں بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے اور وہ جو ایمان

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

لائے اور اچھے کام کیے وہ باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں

فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ

رہیں اپنے رب کے حکم سے اس میں ان کے ملتے وقت کا اکرام سلام ہے ف۶۱ کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال

مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی

بیان فرمائی پاکیزہ بات کی ف۶۲ جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان

السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ

میں ہر وقت پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے ف۶۳ اور اللہ لوگوں کے لیے

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ

مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں ف۶۴ اور گندی بات ف۶۵ کی مثال

كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾

جیسے ایک گندہ پیڑ ف۶۶ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے کوئی قیام نہیں ف۶۷

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات ف۶۸ پر دنیا کی زندگی میں ف۶۹

(۶۱) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے (۶۲) یعنی کلمہ توحید کی (۶۳) ایسے ہی کلمہ ایمان ہے کہ اس کی جڑ قلب مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصحاب کرام سے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اس کے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل اکارت نہیں ہوتے) اور اس کی برکتیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں صحابہ نے فکریں کیں کہ ایسا کونسا درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس کا پھل ہر وقت موجود رہتا ہو چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لئے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور نے دریافت فرمایا تھا تو میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابہ تشریف فرما تھے میں چھوٹا تھا اس لئے میں ادبا خاموش رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتادیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی (۶۴) اور ایمان لائیں کیونکہ مثالوں سے معنی اچھی طرح خاطر گزیں ہو جاتے ہیں (۶۵) یعنی کفری کلام (۶۶) مثل اندرائن کے جس کا مزہ کڑوا بو ناگوار یا مثل لہسن کے بدبودار (۶۷) کیونکہ جڑ اس کی زمین میں ثابت و مستحکم نہیں شاخیں اس کی بلند نہیں ہوتیں یہی حال ہے کفری کلام کا کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور کوئی حجت و برہان نہیں رکھتا جس سے استحکام ہو نہ اس میں کوئی خیر و برکت کہ وہ بلندیٔ قبول پر پہنچ سکے (۶۸) یعنی کلمہ ایمان (۶۹) کہ وہ ابتلاء اور مصیبت کے وقتوں میں بھی صابر و قائم رہتے ہیں اور راہ حق و دین قویم سے نہیں ہٹتے حتی کہ ان کی حیات کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے

وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۚ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ ع

اور آخرت میں ف۷۰ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے ف۷۱ اور اللہ جو چاہے کرے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی ف۷۲ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر

الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

لا اُتارا وہ جو دوزخ ہے اس کے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرائے ف۷۳

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾

کہ اس کی راہ سے بہکاویں تم فرماؤ ف۷۴ کچھ برت لو کہ تمہارا انجام آگ ہے ف۷۵

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا

میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے میں سے

رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ

کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی ف۷۶

وَلَا خِلٰلٌ ﴿٣١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ

نہ یارانہ ف۷۷ اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ

سے پانی اُتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کیے اور تمہارے

(۷۰) یعنی قبر میں کہ اول منازل آخرت ہے جب منکر نکیر آکر ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے تمہارا دین کیا ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں کہ ان کی نسبت تو کیا کہتا ہے تو مومن اس منزل میں بفضلِ الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول پھر اسکی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا (۷۱) وہ قبر میں منکر و نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ دوزخ کا لباس پہناؤ دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو اس کو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں عذاب کرنے والے فرشتے اس پر مقرر کیے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَثَبَّتَنَا عَلَى الْاِيْمَانِ (۷۲) بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفار مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی شکر گزاری انہوں نے نہ کی وہ اللہ کے حبیب ہیں سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود سے اس امت کو نوازا اور ان کی زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا لازم تھا کہ اس نعمت جلیلہ کا شکر بجالاتے اور ان کا اتباع کر کے مزید کرم کے مورد ہوتے بجائے اس کے انہوں نے ناشکری کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اپنی قوم کو جو دین میں ان کے موافق تھے دار الہلاک میں پہنچایا (۷۳) یعنی بتوں کو اس کا شریک کیا (۷۴) اے مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کفار سے کہ تھوڑے دن دنیا کی خواہشات کو (۷۵) آخرت میں (۷۶) کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے و فدیے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جا سکے (۷۷) کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے اس آیت میں نفسانی و طبعی دوستی کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبتِ الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی جیسا کہ سورہ زخرف میں فرمایا اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ

لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿٣٢﴾ وَ

لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے ۷۸ اور تمہارے لیے ندیاں مسخر کیں ۷۹ اور

سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾

تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں ۸۰ اور تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے ۸۱

وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا

اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار

تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ

نہ کر سکو گے بے شک آدمی بڑا ظالم ناشکرا ہے ۸۲ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے

اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾

میرے رب اس شہر ۸۳ کو امان والا کر دے ۸۴ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا ۸۵

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ ۖ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ

اے میرے رب بے شک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے ۸۶ تو جس نے میرا ساتھ دیا ۸۷ وہ تو

مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ

میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے ۸۸ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ

مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا

اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس ۸۹ اے میرے رب

(۷۸) اور اس سے تم فائدے اٹھاؤ (۷۹) کہ ان سے کام لو (۸۰) نہ تھکیں نہ رکیں تم ان سے نفع اٹھاتے ہو (۸۱) آرام اور کام کے لئے (۸۲) کہ کفر و معصیت کا مرتکب کر کے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور اپنے رب کی نعمت اور اس کے احسان کا حق نہیں مانتا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انسان سے یہاں ابو جہل مراد ہے زجاج کا قول ہے کہ انسان اسم جنس ہے اور یہاں اس سے کافر مراد ہے (۸۳) مکہ مکرمہ (۸۴) کہ قرب قیامت دنیا کے ویران ہونے کے وقت تک یہ ویرانی سے محفوظ رہے یا اس شہر والے امن میں ہوں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ویران ہونے سے امن دی اور کوئی بھی اس کے ویران کرنے پر قادر نہ ہو سکا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا کہ اس میں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کسی پر ظلم کیا جائے نہ وہاں شکار مارا جائے نہ سبزہ کاٹا جائے (۸۵) انبیاء علیہم السلام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعا کرنا بارگاہ الٰہی میں تواضع و اظہار احتیاج کے لئے ہے کہ باوجودیکہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دست احتیاج دراز رکھتے ہیں (۸۶) یعنی ان کی گمراہی کا سبب ہوئے کہ وہ انہیں پوجنے لگے (۸۷) اور میرے عقیدے اور دین پر رہا (۸۸) چاہے تو اسے ہدایت کرے اور توفیق توبہ عطا فرمائے (۸۹) یعنی اس وادی میں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے اور ذریت سے مراد حضرت اسمٰعیل ہیں علیہ السلام آپ سرزمین شام میں حضرت ہاجرہ کے بطن پاک سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات کی بیوی حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انہیں رشک پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجئے حکمت الٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا چنانچہ وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ و اسمٰعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں (جہاں اب مکہ مکرمہ ہے) آپ ان دونوں کو اپنے ساتھ براق پر سوار کر کے شام سے سرزمین حرم میں لائے اور کعبہ مقدسہ کے نزدیک اتارا یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا حضرت ہاجرہ والدہ اسمٰعیل نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے انیس و رفیق چھوڑے جاتے ہیں لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور ان کی طرف التفات نہ فرمایا حضرت ہاجرہ نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس وقت انہیں اطمینان ہوا حضرت ابراہیم علیہ

لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ

اس لیے کہ وہ ف۹۰ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے ف۹۱

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے ف۹۲ شاید وہ احسان مانیں اے ہمارے رب تو جانتا ہے

مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ

جو ہم چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے اور اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں

وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ

اور نہ آسمان میں ف۹۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے بوڑھاپے میں اسماعیل

اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ

و اسحاق دیئے بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے اے میرے رب مجھے

مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖۗ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا

نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو ف۹۴ اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے اے ہمارے رب

اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَ

مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۹۵ اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا اور

ع ۷ ۱۸

لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ

ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے ف۹۶ انہیں ڈھیل نہیں

السلام چلے گئے اور انہوں نے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی جو آیت میں مذکور ہے حضرت ہاجرہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدت ہوئی اور صاحب زادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا مروہ کے درمیان دوڑیں ایسا سات مرتبہ ہوا یہاں تک کہ فرشتے کے پر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا آیت میں حرمت والے گھر سے بیت اللہ مراد ہے جو طوفان نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھا لیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ آپ کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا آگ کے واقعہ میں آپ نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور تضرع کیا اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کر کے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقام دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اس آخر واقعہ میں دعا فرمانا اس لئے ہے کہ آپ مدارج کمال میں دمبدم ترقی پر ہیں (۹۰) یعنی حضرت اسمٰعیل اور ان کی اولاد اس وادی بے زراعت میں تیرے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور تیرے بیت حرام کے پاس (۹۱) اطراف و بلاد سے یہاں آئیں اور ان کے قلوب اس مکان طاہر کی شوق زیارت میں کھنچیں اس میں ایمانداروں کے لئے یہ دعا ہے کہ انہیں بیت اللہ کا حج میسر آئے اور اپنی یہاں رہنے والی ذریت کے لئے یہ کہ وہ زیارت کے لئے آنے والوں سے منتفع ہوتے رہیں غرض یہ دعا دینی و دنیوی برکات پر مشتمل ہے حضرت کی دعا قبول ہوئی اور قبیلہ جرہم نے اس طرف سے گزرتے ہوئے ایک پرند دیکھا تو انہیں تعجب ہوا کہ بیابان میں پرند کیسا شاید کہیں چشمہ نمودار ہوا جستجو کی تو دیکھا کہ زمزم شریف میں پانی ہے یہ دیکھ کر ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی انہوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ پانی میں تمہارا حق نہ ہو گا وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جوان ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کے صلاح و تقویٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں آپ کی شادی کر دی اور حضرت ہاجرہ کا وصال ہو گیا اس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا پوری ہوئی اور آپ نے دعا میں یہ بھی فرمایا (۹۲) اسی کا ثمرہ ہے کہ فصول مختلفہ ربیع و خریف و صیف و شتاء کے میوے وہاں بیک وقت موجود ملتے ہیں (۹۳) حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ نے اس کا شکر ادا کیا اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا (۹۴) کیونکہ بعض کی نسبت تو آپ کو باعلام الٰہی معلوم تھا کہ کافر ہوں گے اس لئے بعض ذریت کے

لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ

دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لیے جس میں ف۹۷ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی بے تحاشا دوڑے نکلیں گے ف۹۸ اپنے سر

لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَ اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَ اَنْذِرِ النَّاسَ

اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں ف۹۹ اور ان کے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی ف۱۰۰ اور لوگوں کو اس دن سے

يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى

ڈراؤ ف۱۰۱ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم ف۱۰۲ کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں

اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَ لَمْ تَكُوْنُوْۤا

ف۱۰۳ مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں ف۱۰۴ اور رسولوں کی غلامی کریں ف۱۰۵ تو کیا تم پہلے ف۱۰۶

اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ

قسم نہ کھا چکے تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں ہٹ کر جانا نہیں ف۱۰۷ اور تم ان کے گھروں

مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا

میں بسے جنہوں نے اپنا برا کیا تھا ف۱۰۸ اور تم پر خوب کھل گیا ہم نے ان کے ساتھ

بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَ قَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ عِنْدَ

کیسا کیا ف۱۰۹ اور ہم نے تمہیں مثالیں دے کر بتا دیا ف۱۱۰ اور بے شک وہ ف۱۱۱ اپنا سا داؤں (فریب) چلے ف۱۱۲ اور ان کا

اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا

داؤں اللہ کے قابو میں ہے اور ان کا داؤں کچھ ایسا نہ تھا جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں ف۱۱۳ تو ہرگز

واسطے نمازوں کی پابندی و محافظت کی دعا کی (۹۵) بشرط ایمان یا ماں باپ سے حضرت آدم و حوا مراد ہیں (۹۶) اس میں مظلوم کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ ظالم سے اس کا انتقام لے گا (۹۷) ہول و دہشت سے (۹۸) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی طرف جو انہیں عرصہ محشر کی طرف بلائیں گے (۹۹) کہ اپنے آپ کو دیکھ سکیں (۱۰۰) شدت حیرت و دہشت سے قتادہ نے کہا کہ دل سینوں سے نکل کر گلوں میں آ پھنسیں گے نہ باہر نکل سکیں نہ اپنی جگہ واپس جا سکیں گے معنی یہ ہیں کہ اس دن کی شدت ہول و دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ سر اوپر اٹھے ہوں گے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی دل اپنی جگہ پر قرار نہ پا سکیں گے (۱۰۱) یعنی کفار کو قیامت کے دن کا خوف دلاؤ (۱۰۲) یعنی کافر (۱۰۳) دنیا میں واپس بھیج دے اور (۱۰۴) اور تیری توحید پر ایمان لائیں (۱۰۵) اور ہم سے جو قصور ہو چکے اس کی تلافی کریں اس پر انہیں زجر و توبیخ کی جائے گی اور فرمایا جائے گا (۱۰۶) دنیا میں (۱۰۷) اور کیا تم نے بعث و آخرت کا انکار نہ کیا تھا (۱۰۸) کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ (۱۰۹) اور تم نے اپنی آنکھوں سے ان کے منازل میں عذاب کے آثار اور نشان دیکھے اور تمہیں ان کی ہلاکت و بربادی کی خبریں ملیں یہ سب کچھ دیکھ کر اور جان کر تم نے عبرت نہ حاصل کی اور تم کفر سے باز نہ آئے (۱۱۰) تاکہ تم تدبیر کرو اور سمجھو اور عذاب و ہلاک سے اپنے آپ کو بچاؤ (۱۱۱) اسلام کے مٹانے اور کفر کی تائید کرنے کے لئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (۱۱۲) کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتل کرنے یا قید کرنے یا نکال دینے کا ارادہ کیا (۱۱۳) یعنی آیات الٰہی اور احکام شرع مصطفائی جو اپنے قوت و ثبات میں بمنزلہ مضبوط پہاڑوں کے ہیں محال ہے کہ کافروں کے مکر اور ان کی حیلہ انگیزیوں سے اپنی جگہ سے ٹل سکیں

تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍؕ (۴۷)

خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا ف۱۱۴ بے شک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ

جس دن ف۱۱۵ بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان ف۱۱۶ اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ف۱۱۷ ایک اللہ

الْقَهَّارِ (۴۸) وَ تَرَى الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىٕذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِۚ (۴۹)

کے سامنے جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں ف۱۱۸ کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوں گے ف۱۱۹

سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُۙ (۵۰) لِیَجْزِیَ اللّٰهُ

ان کے کرتے رال کے ہوں گے ف۱۲۰ اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی اس لیے کہ اللہ

كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (۵۱) هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ

ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دے بے شک اللہ کو حساب کرتے کچھ دیر نہیں لگتی یہ ف۱۲۱ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے

وَ لِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَ لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۠ (۵۲)

اور اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے ف۱۲۲ اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں

ع ۱۱/۷ ۱۹

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۵ ۵۴	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اٰیَاتُهَا ۹۹ رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۂ حجر مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ اس میں ننانوے آیات اور چھ رکوع ہیں

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ (۱)

یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی

(۱۱۴) یہ تو ممکن ہی نہیں وہ ضرور وعدہ پورا کرے گا اور اپنے رسول کی نصرت فرمائے گا ان کے دین کو غالب کرے گا ان کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا (۱۱۵) اس دن سے روز قیامت مراد ہے (۱۱۶) زمین و آسمان کی تبدیلی میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک یہ کہ ان کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائے گی نہ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غار نہ درخت نہ عمارت نہ کسی بستی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ رہے گا اور آفتاب و ماہتاب کی روشنیاں معدوم ہوں گی یہ تبدیلی اوصاف کی ہے ذات کی نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی جائے گی اس زمین کی جگہ ایک دوسری چاندی کی زمین ہوگی سفید و صاف جس پر نہ کبھی خون بہایا گیا ہو نہ گناہ کیا گیا ہو اور آسمان سونے کا ہو گا یہ دو قول اگرچہ بظاہر باہم مختلف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک صحیح ہے اور وجہ جمع یہ ہے کہ اول تبدیل صفات ہوگی اور دوسری مرتبہ بعد حساب تبدیل ثانی ہوگی اس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی (۱۱۷) اپنی قبروں سے (۱۱۸) یعنی کافروں (۱۱۹) اپنے شیاطین کے ساتھ بندھے ہوئے (۱۲۰) سیاہ رنگ بدبودار جن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں (مدارک و خازن) تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ان کے بدنوں پر رال لیپ دی جائے گی وہ مثل کرتے کے ہو جائے گی اس کی سوزش اور اس کے رنگ کی وحشت و بدبو سے تکلیف پائیں گے (۱۲۱) قرآن شریف (۱۲۲) یعنی ان آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں (۱) سورہ حجر مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ننانوے آیتیں چھ سو چون کلمے دو ہزار سات سو ساٹھ حرف ہیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا

بہت آرزوئیں کریں گے کافر ۲ کاش مسلمان ہوتے انہیں چھوڑو ۳ کہ کھائیں

وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا

اور برتیں ۴ اور امید ۵ انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں ۶ اور جو بستی ہم نے

مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ

ہلاک کی اس کا ایک جانا ہوا نوشتہ تھا ۷ کوئی گروہ اپنے وعدہ سے

أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٥﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ

آگے نہ بڑھے نہ پیچھے ہٹے اور بولے ۸ کہ اے وہ جن پر قرآن

الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿٦﴾ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ

اترا بے شک مجنون ہو ۹ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے ۱۰ اگر تم

مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا

سچے ہو ۱۱ ہم فرشتے بیکار نہیں اتارتے اور وہ اتریں تو انہیں

مُنْظَرِينَ ﴿٨﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ

مہلت نہ ملے ۱۲ بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں ۱۳ اور بے شک

أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٠﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ

ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے اور ان کے پاس کوئی رسول

(۲) یہ آرزوئیں یا وقت نزع عذاب دیکھ کر ہوں گی جب کافر کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ گمراہی میں تھا یا آخرت میں روز قیامت کے شدائد اور اہوال اور اپنا انجام و مآل دیکھ کر زجاج کا قول ہے کہ کافر جب کبھی اپنے احوال عذاب اور مسلمانوں پر اللہ کی رحمت دیکھیں گے ہر مرتبہ آرزوئیں کریں گے کہ (۳) اے مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) (۴) دنیا کی لذتیں (۵) تنعم و تلذذ و طول حیات کی جس کے سبب وہ ایمان سے محروم ہیں (۶) اپنا انجام کار اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذات دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایماندار کی شان نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لمبی امیدیں آخرت کو بھلاتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روکتا ہے (۷) لوح محفوظ میں اسی معین وقت پر وہ ہلاک ہوئی (۸) کفار مکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (۹) ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء کے طور پر تھا جیسا کہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا تھا اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ (۱۰) جو تمہارے رسول ہونے اور قرآن شریف کے کتاب الٰہی ہونے کی گواہی دیں (۱۱) اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے (۱۲) فی الحال عذاب میں گرفتار کر دیئے جائیں (۱۳) کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں تمام جن و انس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغییر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلہ سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمال عداوت کے اس کتاب مقدس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ

نہیں آتا مگر اس سے ہنسی کرتے ہیں ف۱۴ ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان مجرموں ف۱۵ کے دلوں

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

میں راہ دیتے ہیں وہ اس پر ف۱۶ ایمان نہیں لاتے اور اگلوں کی راہ پڑ چکی ہے ف۱۷

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْۤا

اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس میں چڑھتے جب بھی یہی کہتے

اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ

کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو ہوا ہے ف۱۸ اور بے شک

جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ

ہم نے آسمان میں برج بنائے ف۱۹ اور اسے دیکھنے والوں کے لیے آراستہ کیا ف۲۰ اور اسے ہم نے ہر

كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ

شیطان مردود سے محفوظ رکھا ف۲۱ مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے پڑتا ہے روشن

مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا

شعلہ ف۲۲ اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے ف۲۳ اور اس

فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ

میں ہر چیز اندازے سے اگائی اور تمہارے لیے اس میں روزیاں کر دیں ف۲۴

ع۱ | ۱۵

(۱۴) اس آیت میں بتایا گیا کہ جس طرح کفار مکہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاہلانہ باتیں کیں اور بے ادبی سے آپ کو مجنون کہا قدیم زمانہ سے کفار کی انبیاء کے ساتھ یہی عادت رہی ہے اور وہ رسولوں کے ساتھ تمسخر کرتے رہے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے (۱۵) یعنی مشرکین مکہ (۱۶) یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا قرآن پر (۱۷) کہ وہ انبیاء کی تکذیب کر کے عذاب الٰہی سے ہلاک ہوتے رہے ہیں یہی حال ان کا ہے تو انہیں عذاب الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہیے (۱۸) یعنی ان کفار کا عناد اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان کے لئے آسمان میں دروازہ کھول دیا جائے اور انہیں اس میں چڑھنا میسر ہو اور دن میں اس سے گزریں اور آنکھوں سے دیکھیں جب بھی نہ مانیں اور یہ کہہ دیں کہ ہماری نظر بندی کی گئی اور ہم پر جادو ہوا تو جب خود اپنے معائنہ سے انہیں یقین حاصل نہ ہوا تو ملائکہ کے آنے اور گواہی دینے سے جس کو یہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا فائدہ ہو گا (۱۹) جو کواکب سیارہ کے منازل ہیں وہ بارہ ہیں حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت (۲۰) ستاروں سے (۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دیئے گئے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دیئے گئے (۲۲) شہاب اس ستارہ کو کہتے ہیں جو شعلہ کے مثل روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں (۲۳) پہاڑوں کے تاکہ ثابت و قائم رہے اور جنبش نہ کرے (۲۴) غلے پھل وغیرہ

وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا

اور وہ کر دیئے جنھیں تم رزق نہیں دیتے ف۲۵ اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ

خَزَآىٕنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ

ہوں ف۲۶ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازہ سے اور ہم نے ہوائیں بھیجیں بادلوں کو

فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ ﴿۲۲﴾

بارور کرنے والیاں ف۲۷ تو ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر وہ تمھیں پینے کو دیا اور تم کچھ اس کے خزانچی نہیں ف۲۸

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

اور بے شک ہم ہی جلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم ہی وارث ہیں ف۲۹ اور بے شک ہمیں معلوم ہیں

الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ

جو تم میں آگے بڑھے اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے ف۳۰ اور بے شک

رَبَّكَ هُوَ یَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

تمھارا رب ہی انھیں قیامت میں اٹھائے گا ف۳۱ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے اور بے شک ہم نے آدمی کو ف۳۲

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ

بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی ف۳۳ اور جن کو اس سے پہلے

قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ

بنایا بے دھوئیں کی آگ سے ف۳۴ اور یاد کرو جب تمھارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو

(۲۵) باندی غلام چوپائے اور خدام وغیرہ (۲۶) خزانے ہونا عبارت ہے اقتدار و اختیار سے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہیں جتنی چاہیں اور جو اندازہ مقتضائے حکمت ہو (۲۷) جو آبادیوں کو پانی سے بھرتی اور سیراب کرتی ہیں (۲۸) کہ پانی تمھارے اختیار میں ہو یا وہ جو دیکھ تمھیں اس کی حاجت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بندوں کے عجز پر دلالت عظیمہ ہے (۲۹) یعنی تمام خلق فنا ہونے والی ہے اور ہمیں باقی رہنے والے ہیں اور مدعی ملک کی ملک ضائع ہو جائے گی اور سب مالکوں کا مالک باقی رہے گا (۳۰) یعنی پہلی امتیں اور امت محمدیہ جو سب امتوں میں پچھلی ہے یا وہ جو طاعت و خیر میں سبقت کرنے والے ہیں اور جو سستی سے پیچھے رہ جانے والے ہیں یا وہ جو فضیلت حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو عذر سے پیچھے رہ جانے والے ہیں شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت نماز کی صف اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صف اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا ازدحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہو گئے تاکہ صف اول میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں تسلی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں (۳۱) جس حال پر وہ مرے ہوں گے (۳۲) یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سوکھی (۳۳) اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہو گیا اور اس میں بو پیدا ہوئی تو اس میں صورت انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہو گیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت سے وہ پختہ ہو گیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہو گیا (۳۴) جو اپنی حرارت و لطافت سے مساموں میں نفوذ کر جاتی ہے

بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ

بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبو دار سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ

اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک لوں ف۳۵ تو اس ف۳۶ کے لیے سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے

اَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ

میں گرے سوا ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا ف۳۷ فرمایا

يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ

اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ

لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ

فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ

تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے ف۳۸ بولا اے میرے رب

فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٣٧﴾

تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں ف۳۹ فرمایا تو ان میں ہے جن کو اس معلوم

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

وقت کے دن تک مہلت ہے ف۴۰ بولا اے رب میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں

(۳۵) اور اس کو حیات عطا فرمادوں (۳۶) کی تحیت و تعظیم (۳۷) اور حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے (۳۸) کہ آسمان و زمین والے تجھ پر لعنت کریں گے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو اس لعنت کے ساتھ ہمیشگی کے عذاب میں گرفتار کیا جائے گا جس سے کبھی رہائی نہ ہوگی یہ سن کر شیطان (۳۹) یعنی قیامت کے دن تک اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی لیکن اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ

لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

انھیں زمین میں بھلاوے دوں گا ؁۴۱ اور ضرور میں ان سب کو ؁۴۲ بے راہ کروں گا مگر جو ان میں تیرے چنے

الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾ إِنَّ

ہوئے بندے ہیں ؁۴۳ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے بے شک

عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

میرے ؁۴۴ بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ

الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ

دیں ؁۴۵ اور بے شک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ؁۴۶ اس کے سات

أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

دروازے ہیں ؁۴۷ ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے ؁۴۸ بے شک ڈر والے باغوں

جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي

اور چشموں میں ہیں ؁۴۹ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں ؁۵۰ اور ہم نے ان کے

صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا

سینوں میں جو کچھ ؁۵۱ کینے تھے سب کھینچ لیے ؁۵۲ آپس میں بھائی ہیں ؁۵۳ تختوں پر رو برو بیٹھے نہ

يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي

انھیں اس میں کچھ تکلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں خبر دو ؁۵۴ میرے بندوں

(۴۰) جس میں تمام خلق مرجائے گی اور وہ نفخۂ اولیٰ ہے تو شیطان کے مردہ رہنے کی مدت نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ تک چالیس برس ہے اور اس کو اس قدر مہلت دینا اس کے اکرام کے لئے نہیں بلکہ اس کی بلاو شقاوت اور عذاب کی زیادتی کے لئے ہے یہ سن کر شیطان (۴۱) یعنی دنیا میں گناہوں کی رغبت دلاؤں گا (۴۲) دلوں میں وسوسہ ڈال کر (۴۳) جنھیں تو نے اپنی توحید و عبادت کے لئے برگزیدہ فرمالیا ان پر شیطان کا وسوسہ اور اسکا کید نہ چلے گا (۴۴) ایماندار (۴۵) یعنی جو کافر کہ تیرے مطیع و فرمانبردار ہوجائیں اور تیرے اتباع کا قصد کرلیں (۴۶) ابلیس کا بھی اور اس کے اتباع کرنے والوں کا (۴۷) یعنی سات طبقے ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات ہیں اول جہنم۔ لظیٰ۔ حطمہ۔ سعیر۔ سقر۔ جحیم۔ ہاویہ (۴۸) یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے جہنم کا ایک درکہ معین ہے (۴۹) ان سے کہا جائے گا کہ (۵۰) یعنی جنت میں داخل ہو امن و سلامتی کے ساتھ نہ یہاں سے نکالے جاؤ نہ موت آئے نہ کوئی آفت رونما ہو نہ کوئی خوف نہ پریشانی (۵۱) دنیا میں (۵۲) اور ان کے نفوس کو حقد و حسد و عناد و عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کر دیا وہ (۵۳) ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر انھیں میں سے ہیں یعنی ہمارے سینوں سے عناد و عداوت اور بغض و حسد نکال دیا گیا ہے ہم آپس میں خالص محبت رکھنے والے ہیں اس میں روافض کا رد ہے (۵۴) اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾

کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب درد ناک عذاب ہے

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا

وقف لازم

اور انہیں احوال سناؤ ابراہیم کے مہمانوں کا ف۵۵ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے سلام ف۵۶

قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ

کہا ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے ف۵۷ انہوں نے کہا ڈریئے نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی

عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

بشارت دیتے ہیں ف۵۸ کہا کیا اس پر مجھے بشارت دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا اب کاہے

تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ﴿٥٥﴾

پر بشارت دیتے ہو ف۵۹ کہا ہم نے آپ کو سچی بشارت دی ہے ف۶۰ آپ ناامید نہ ہوں

قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا

کہا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے ف۶۱ کہا پھر

خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾

تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو! ف۶۲ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ف۶۳

إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا

مگر لوط کے گھر والے ان سب کو ہم بچالیں گے ف۶۴ مگر اس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں

(۵۵) جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں یہ مہمان حضرت جبریل علیہ السلام تھے مع کئی فرشتوں کے (۵۶) یعنی فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ کی تحیت و تکریم بجالائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے (۵۷) اس لئے کہ بے اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا (۵۸) یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۵۹) یعنی ایسی پیرانہ سالی میں اولاد ہونا عجیب و غریب ہے کس طرح اولاد ہوگی کیا ہمیں پھر جوان کیا جائے گا یا اسی حالت میں بیٹا عطا فرمایا جائے گا فرشتوں نے (۶۰) قضائے الٰہی اس پر جاری ہو چکی کہ آپ کے بیٹا ہو اور اس کی ذریت بہت پھیلے (۶۱) یعنی میں اس کی رحمت سے ناامید نہیں کیونکہ رحمت سے ناامید کافر ہوتے ہیں ہاں اس کی سنت جو عالم میں جاری ہے اس سے یہ بات عجیب معلوم ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے (۶۲) اس بشارت کے سوا اور کیا کام ہے جس کے لئے تم بھیجے گئے ہو (۶۳) یعنی قوم لوط کی طرف کہ ہم انہیں ہلاک کریں (۶۴) کیونکہ وہ ایماندار ہیں

إِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ اٰلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ

کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہے ف۶۵ تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے ف۶۶ کہا

إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ ﴿٦٢﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾

تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو ف۶۷ کہا بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ ف۶۸ لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے ف۶۹

وَاٰتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ﴿٦٤﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

اور ہم آپ کے پاس سچا حکم لائے ہیں اور ہم بے شک سچے ہیں تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے کر

الَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَّامْضُوا حَيْثُ

باہر جائیے اور آپ ان کے پیچھے چلئے اور تم میں کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے ف۷۰ اور جہاں کو حکم ہے

تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ

سیدھے چلے جائیے ف۷۱ اور ہم نے اسے اس حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح ہوتے ان کافروں

مُّصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾ قَالَ

کی جڑ کٹ جائے گی ف۷۲ اور شہر والے ف۷۳ خوشیاں مناتے آئے لوط نے کہا

إِنَّ هٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾

یہ میرے مہمان ہیں ف۷۴ مجھے فضیحت (رسوا) نہ کرو ف۷۵ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو ف۷۶

قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰؤُلَاءِ بَنٰتِي إِنْ

بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو کہا یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں اگر

(۶۵) اپنے کفر کے سبب (۶۶) خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں اور حضرت لوط علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ قوم ان کے درپے ہوگی تو آپ نے فرشتوں سے (۶۷) نہ تو یہاں کے باشندے ہو نہ کوئی مسافرت کی علامت تم میں پائی جاتی ہے کیوں آئے ہو فرشتوں نے (۶۸) عذاب جس کے نازل ہونے کا آپ اپنی قوم کو خوف دلایا کرتے تھے (۶۹) اور آپ کو جھٹلاتے تھے (۷۰) کہ قوم پر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ کس عذاب میں مبتلا کئے گئے (۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم ملک شام کو جانے کا تھا (۷۲) اور تمام قوم عذاب سے ہلاک کر دی جائے گی (۷۳) یعنی شہر سدوم کے رہنے والے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہاں خوب صورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سن کر بہ ارادہ فاسدہ بہ نیت ناپاک (۷۴) اور مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے تم ان کی بے حرمتی کا قصد کر کے (۷۵) کہ مہمان کی رسوائی میزبان کے لئے خجالت و شرمندگی کا سبب ہوتی ہے (۷۶) ان کے ساتھ بد ارادہ کر کے اس پر قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ السلام سے

كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾

تمہیں کرنا ہے ف۷۷ اے محبوب تمہاری جان کی قسم ف۷۸ بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

تو دن نکلتے انہیں چنگھاڑ نے آ لیا ف۷۹ تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کا حصہ کردیا ف۸۰ اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

فراست والوں کے لیے اور بے شک وہ بستی اس راہ پر ہے جو اب تک چلتی ہے ف۸۱ بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا

ایمان والوں کو اور بے شک جھاڑی والے ضرور ظالم تھے ف۸۲ تو ہم نے ان سے

مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ

بدلہ لیا ف۸۳ اور بے شک دونوں بستیاں ف۸۴ کھلے راستہ پر پڑتی ہیں ف۸۵ اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا

جھٹلایا ف۸۶ اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں ف۸۷ تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ف۸۸ اور وہ

يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ

پہاڑوں میں گھر تراشتے تھے بے خوف ف۸۹ تو انہیں صبح ہوتے چنگھاڑ نے

(۷۷) تو ان سے نکاح کرو اور حرام سے باز رہو اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے (۷۸) اور خلق الٰہی میں سے کوئی جان بارگاہ الٰہی میں آپ کی جان پاک کی طرح عزت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر کے سوا کسی کی عمرو حیات کی قسم نہیں فرمائی یہ مرتبہ صرف حضور ہی کا ہے اب اس قسم کے بعد ارشاد فرماتا ہے (۷۹) یعنی ہولناک آواز نے (۸۰) اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس خطہ کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کر کے زمین پر ڈال دیا (۸۱) اور قافلے اس پر گزرتے ہیں اور غضب الٰہی کے آثار ان کے دیکھنے میں آتے ہیں (۸۲) یعنی کافر تھے ایکہ جھاڑی کو کہتے ہیں ان لوگوں کا شہر سرسبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان پر رسول بنا کر بھیجا ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا (۸۳) یعنی عذاب بھیج کر ہلاک کیا (۸۴) یعنی قوم لوط کے شہر اور اصحاب ایکہ کے (۸۵) جہاں آدمی گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اے اہل مکہ تم ان کو دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے (۸۶) حجر ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان جس میں قوم ثمود رہتے تھے انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے کیونکہ ہر رسول تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے (۸۷) کہ پتھر سے ناقہ پیدا کیا جو بہت سے عجائب پر مشتمل تھا مثلاً اس کا عظیم الجثہ ہونا اور پیدا ہوتے ہی بچہ جننا اور کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم ثمود کو کافی ہو وغیرہ یہ سب حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور قوم ثمود کے لئے ہماری نشانیاں تھیں (۸۸) اور ایمان نہ لائے (۸۹) کہ انہیں اس کے گرنے اور اس میں نقب لگائے جانے کا اندیشہ نہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ گھر تباہ نہیں ہوسکتے ان پر کوئی آفت نہیں آسکتی

مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا

آ لیا ف۹۰ تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ف۹۱ اور ہم نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنایا اور بے شک قیامت آنے والی

لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾

ہے ف۹۲ تو تم اچھی طرح درگزر کرو ف۹۳ بے شک تمہارا رب ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ف۹۴

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ

اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں ف۹۵ اور عظمت والا قرآن اپنی آنکھ اٹھا کر

عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے کو دی ف۹۶ اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ ف۹۷

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ

اور مسلمانوں کو اپنے رحمت کے پروں میں لے لو ف۹۸ اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں صاف ڈر سنانے والا

الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ

(اس عذاب سے) جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اُتارا جنہوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی

عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

کر لیا ف۹۹ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ف۱۰۰ جو کچھ وہ کرتے تھے ف۱۰۱

(۹۰) اور وہ عذاب میں گرفتار ہوئے (۹۱) اور ان کے مال و متاع اور ان کے مضبوط مکان انہیں عذاب سے نہ بچا سکے (۹۲) اور ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ملے گی (۹۳) اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنی قوم کی ایذاؤں پر تحمل کرو یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہو گیا (۹۴) اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حال جانتا ہے (۹۵) نماز کی رکعتوں میں یعنی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور ان سات آیتوں سے سورت فاتحہ مراد ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں وارد ہوا (۹۶) معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن کے سامنے دنیوی نعمتیں حقیر ہیں تو آپ متاع دنیا سے مستغنی رہیں جو یہود و نصاریٰ وغیرہ مختلف قسم کے کافروں کو دی گئیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی بدولت ہر چیز سے مستغنی نہ ہو گیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جس کے سامنے دنیوی نعمتیں ہیچ ہیں (۹۷) کہ وہ ایمان نہ لائے (۹۸) اور انہیں اپنے کرم سے نوازو (۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بانٹنے والوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں چونکہ وہ قرآن کریم کے کچھ حصہ پر ایمان لائے جو ان کے خیال میں ان کی کتابوں کے موافق تھا اور کچھ کے منکر ہو گئے قتادہ و ابن سائب کا قول ہے کہ بانٹنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں جن میں بعض قرآن کو سحر بعض کہانت بعض افسانہ کہتے تھے اس طرح انہوں نے قرآن کریم کے حق میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بانٹنے والوں سے وہ بارہ اشخاص مراد ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ کے راستوں پر مقرر کیا تھا حج کے زمانہ میں ہر راستہ پر ان میں کا ایک شخص بیٹھ جاتا تھا اور وہ آنے والوں کو بہکانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منحرف کرنے کے لئے ایک ایک بات مقرر کر لیتا تھا کوئی آنے والوں سے یہ کہتا تھا کہ ان کی باتوں میں نہ آنا کہ وہ جادوگر ہیں کوئی کہتا وہ کذاب ہیں کوئی کہتا وہ مجنون ہیں کوئی کہتا وہ کاہن ہیں کوئی کہتا وہ شاعر ہیں یہ سن کر لوگ جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے وہاں ولید بن مغیرہ بیٹھا رہتا اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے اور کہتے کہ ہم نے مکہ مکرمہ آتے ہوئے شہر کے کنارے ان کی نسبت ایسا سنا وہ کہہ دیتا کہ ٹھیک سنا اس طرح خلق کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا (۱۰۰) روز قیامت (۱۰۱) اور جو کچھ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کی نسبت کہتے تھے

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ

تو علانیہ کہہ دو جس بات کا تمہیں حکم ہے ف۱۰۲ اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ف۱۰۳ بے شک ان ہنسنے

الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ

والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں ف۱۰۴ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو اب

يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾

جان جائیں گے ف۱۰۵ اور بے شک ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے تم دل تنگ ہوتے ہو ف۱۰۶

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ

تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو ف۱۰۷ اور مرتے دم تک

حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع

اپنے رب کی عبادت میں رہو

سورۃ النحل — ۱۶ مکیۃ ۷۰ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتہا ۱۲۸ — رکوعاتہا ۱۶

سورۂ نحل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو ف۲ پاکی اور برتری ہے اسے ان شریکوں سے ف۳

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ

ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے اتارتا ہے ف۴

(۱۰۲) اس آیت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا عبداللہ بن عبید کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک دعوت اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی (۱۰۳) یعنی اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف ملتفت نہ ہو اور ان کے تمسخر و استہزاء کا غم نہ کرو (۱۰۴) کفار قریش کے پانچ سردار عاص بن وائل سہمی اور اسود بن مطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید بن مغیرہ مخزومی یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر و استہزاء کرتے تھے اسود بن مطلب کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یارب اس کو اندھا کر دے ایک روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے یہ پانچوں آئے اور انہوں نے حسب دستور طعن و تمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہو گئے اسی حال میں حضرت جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کف پا کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں ان کا شر دفع کروں گا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہو گئے ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہ بند میں ایک پیکان چبھا مگر اس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لئے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کر گیا اور یہ شخص بھی مر گیا اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مر گیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمد نے قتل کیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اسود بن عبد یغوث کو استسقاء ہوا اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مر گیا کہ مجھ کو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا اسی میں ہلاک ہو گیا انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (خازن) (۱۰۵) اپنا انجام کار (۱۰۶) اور ان کے طعن اور استہزاء اور شرک و کفر کی باتوں سے آپ کو ملال ہوتا ہے (۱۰۷) کہ خدا پرستوں کے لئے تسبیح و عبادت میں مشغول ہونا غم کا بہترین علاج ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔
(۱) سورہ نحل مکیہ ہے مگر آیت فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ سے آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں اور اس میں اور

اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝۲ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

کہ ڈر سناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو ۵ اس نے آسمان اور

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

زمین بجا بنائے ۶ وہ ان کے شرک سے برتر ہے (اس نے) آدمی کو ایک نتھری بوند

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝۴ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ

سے بنایا ۷ تو جبھی کھلا جھگڑالو ہے اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے

فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۵ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ

لیے گرم لباس اور منفعتیں ہیں ۸ اور ان میں سے کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمل ہے جب انہیں

حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝۶ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى

شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے

بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ

شہر کی طرف کہ اس تک نہ پہونچتے مگر ادھ مرے ہو کر بے شک تمہارا رب نہایت مہربان

رَّحِيْمٌ ۝۷ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ

رحم والا ہے ۹ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے اور وہ پیدا کرے گا ۱۰

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَ

جس کی تمہیں خبر نہیں ۱۱ اور بیچ کی راہ ۱۲ ٹھیک اللہ تک ہے اور کوئی راہ ٹیڑھی ہے ۱۳ اور

بقیہ صفحہ ۴۸۰ = اقوال بھی ہیں اس سورت میں سولہ رکوع اور ایک سو اٹھائیس آیتیں اور دو ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور سات ہزار سات سو سات حرف ہیں (۲) شان نزول جب کفار نے عذاب موعود کے نزول اور قیامت کے قائم ہونے کی بطریق تکذیب و استہزاء جلدی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ جس کی تم جلدی کرتے ہو وہ کچھ دور نہیں بہت ہی قریب ہے اور اپنے وقت پر بالیقین واقع ہو گا اور جب واقع ہو گا تو تمہیں اس سے خلاص کی کوئی راہ نہ ملے گی اور وہ بت جنہیں تم پوجتے ہو تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے (۳) وہ واحد ہ لاشریک لہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں (۴) اور انہیں نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے (۵) اور میری ہی عبادت کرو اور میرے سوا کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں وہ ہوں کہ (۶) جن میں اس کی توحید کے بے شمار دلائل ہیں (۷) یعنی منی سے جس میں نہ حس ہے نہ حرکت پھر اس کو اپنی قدرت کاملہ سے انسان بنایا قوت و طاقت عطا کی شان نزول یہ آیت ابی بن ابی خلف کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا ایک مرتبہ وہ کسی مردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھا لایا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہنے لگا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضوی شکل رکھتی بھی ہے اللہ تعالیٰ تو منی کے ایک چھوٹے سے بے حس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے یہ دیکھ کر بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا (۸) کہ ان کی نسل سے دولت بڑھاتے ہو ان کے دودھ پیتے ہو اور ان پر سواری کرتے ہو (۹) کہ اس نے تمہارے نفع اور آرام کے لئے یہ چیزیں پیدا کیں (۱۰) ایسی عجیب و غریب چیزیں (۱۱) اس میں وہ تمام چیزیں آ گئیں جو آدمی کے نفع و راحت و آرام و آسائش کے کام آتی ہیں اور اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ دخانی جہاز ریلیں موٹر ہوائی جہاز برقی قوتوں سے کام کرنے والے آلات دخانی اور برقی مشینیں خبر رسانی و نشر صوت کے سامان اور خدا جانے اس کے علاوہ اس کو کیا کیا پیدا کرنا منظور ہے (۱۲) یعنی صراط مستقیم اور دین اسلام کیونکہ دو مقاموں کے درمیان جتنی راہیں نکالی جائیں ان میں سے جو بیچ کی راہ ہو گی وہی سیدھی ہو گی (۱۳) جس پر چلنے والا منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا کفر کی تمام راہیں ایسی ہی ہیں

ع ۹ / ۱

لَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹﴾ ع هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

چاہتا تو تم سب کو راہ پر لاتا ف۱۴ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا

لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ

اس سے تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو ف۱۵ اس پانی سے تمہارے

بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ

لیے کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے

الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ

پھل ف۱۶ بے شک اس میں نشانی ہے ف۱۷ دھیان کرنے والوں کو اور اس نے تمہارے

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ

لیے مسخر کیے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ

بے شک اس آیت میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کو ف۱۸ اور وہ جو تمہارے لیے زمین میں پیدا کیا

مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ

رنگ برنگ ف۱۹ بے شک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے

الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ

جس نے تمہارے لیے دریا مسخر کیا ف۲۰ کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو ف۲۱ اور اس میں سے گہنا (زیور)

(۱۴) راہ راست پر (۱۵) اپنے جانوروں کو اور اللہ تعالیٰ (۱۶) مختلف صورت و رنگ مزے بو خاصیت والے کہ سب ایک ہی پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کے اوصاف دوسرے سے جدا ہیں یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں (۱۷) اس کی قدرت و حکمت اور وحدانیت کی (۱۸) جو ان چیزوں کو غور کر کے سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار ہے اور علویات و سفلیات سب اس کے تحت قدرت و اختیار (۱۹) خواہ حیوانوں کی قسم سے ہو یا درختوں کی یا پھلوں کی (۲۰) کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہو کر سفر کرو یا غوطے لگا کر اس کی تہ تک پہنچو یا اس سے شکار کرو (۲۱) یعنی مچھلی

حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ

نکالتے ہو جسے پہنتے ہو ۲۲ اور تو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لیے کہ تم اس کا

فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۴﴾ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ

فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے ۲۳

أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵﴾ وَعَلَامَاتٍ ۚ

کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور رستے کہ تم راہ پاؤ ۲۴ اور علامتیں ۲۵

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۱۶﴾ أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا

اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں ۲۶ تو کیا جو بنائے ۲۷ وہ ایسا ہو جائے گا جو نہ بنائے ۲۸ تو کیا تم

تَذَكَّرُونَ ﴿۱۷﴾ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ

نصیحت نہیں مانتے اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے ۲۹ بے شک اللہ

لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿۱۹﴾ وَ

بخشنے والا مہربان ہے ۳۰ اور اللہ جانتا ہے ۳۱ جو چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور

الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ

اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں ۳۲ وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور ۳۳ وہ خود

يُخْلَقُونَ ﴿۲۰﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ

بنائے ہوئے ہیں ۳۴ مُردے ہیں ۳۵ زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب

(۲۲) یعنی گوہر و مرجان (۲۳) بھاری پہاڑوں کے (۲۴) اپنے مقاصد کی طرف (۲۵) بنائیں جن سے تمہیں رستے کا پتہ چلے (۲۶) خشکی اور تری میں اور اس سے انہیں رستے اور قبلہ کی پہچان ہوتی ہے (۲۷) ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت و حکمت سے یعنی اللہ تعالیٰ (۲۸) کسی چیز کو اور عاجز و بے قدرت ہو جیسے کہ بت تو عاقل کو کب سزاوار ہے کہ ایسے خالق و مالک کی عبادت چھوڑ کر عاجز و بے اختیار بتوں کی پرستش کرے یا انہیں عبادت میں اس کا شریک ٹھہرائے (۲۹) چہ جائیکہ ان کے شکر سے عہدہ بر آ ہو سکو (۳۰) کہ تمہارے ادائے شکر سے قاصر ہونے کے باوجود اپنی نعمتوں سے تمہیں محروم نہیں فرماتا (۳۱) تمہارے تمام اقوال و افعال (۳۲) یعنی بتوں کو (۳۳) بنائیں کیا کہ (۳۴) اور اپنے وجود میں بنانے والے کے محتاج اور وہ (۳۵) بے جان

يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

اٹھائے جائیں گے ۳۶ تمہارا معبود ایک معبود ہے ۳۷ تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

ان کے دل منکر ہیں ۳۸ اور وہ مغرور ہیں ۳۹ فی الحقیقت اللہ جانتا ہے

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۗ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا

جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا اور جب

قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوْٓا

ان سے کہا جائے ۴۰ تمہارے رب نے کیا اتارا ۴۱ کہیں اگلوں کی کہانیاں ہیں ۴۲ کہ قیامت

اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ

کے دن اپنے ۴۳ بوجھ پورے اٹھائیں اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کرتے ہیں سن لو کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں بے شک ان سے اگلوں نے ۴۴ فریب کیا تھا

فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ

تو اللہ نے ان کی چنائی کو نیو سے (تعمیر کو بنیاد) سے لیا تو اوپر سے ان پر چھت گر

فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ

پڑی اور عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں کی انہیں خبر نہ تھی ۴۵ پھر

(۳۶) تو ایسے مجبور بے جان بے علم معبود کیسے ہوسکتے ہیں ان دلائل قاطعہ سے ثابت ہوگیا کہ (۳۷) اللہ عزوجل جو اپنی ذات وصفات میں نظیر و شریک سے پاک ہے (۳۸) وحدانیت کے (۳۹) کہ حق ظاہر ہوجانے کے باوجود اس کا اتباع نہیں کرتے (۴۰) یہ لوگ ان سے دریافت کریں کہ (۴۱) محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو (۴۲) یعنی جھوٹے افسانے کوئی ماننے کی بات نہیں شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کی شان میں نازل ہوئی اس نے بہت سی کہانیاں یاد کرلی تھیں اس سے جب کوئی قرآن کریم کی نسبت دریافت کرتا تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ قرآن شریف کتاب معجز اور حق و ہدایت سے مملو ہے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ کہہ دیتا کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں مجھے بھی بہت یاد ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام یہ ہے (۴۳) گناہوں اور گمراہی و گمراہ گری کے (۴۴) یعنی پچھلی امتوں نے اپنے انبیاء کے ساتھ (۴۵) یہ ایک تمثیل ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کے لئے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود انہیں کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہوگئے اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے والوں سے نمرود بن کنعان مراد ہے جو زمانہ ابراہیم علیہ السلام میں روئے زمین کا سب سے بڑا بادشاہ تھا اس نے بابل میں بہت اونچی ایک عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کے لئے بنائی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہوگئے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

قیامت کے دن انھیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک ف۴۶ جن میں تم

تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ

جھگڑتے تھے ف۴۷ علم والے ف۴۸ کہیں گے آج ساری رسوائی

وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ

اور برائی ف۴۹ کافروں پر ہے وہ کہ فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں اس حال پر کہ

اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ

وہ اپنا برا کر رہے تھے ف۵۰ اب صلح ڈالیں گے ف۵۱ کہ ہم تو کچھ برائی نہ کرتے تھے ف۵۲ ہاں کیوں نہیں بے شک اللہ

عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک (برے اعمال) تھے ف۵۳ اب جہنم کے دروازوں میں جاؤ کہ ہمیشہ اس

فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

میں رہو تو کیا ہی برا ٹھکانا مغروروں کا اور ڈر والوں ف۵۴ سے کہا گیا

مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوبی ف۵۵ جنھوں نے اس دنیا میں بھلائی کی ف۵۶

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾

ان کے لیے بھلائی ہے ف۵۷ اور بے شک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور ف۵۸ کیا ہی اچھا گھر پرہیزگاروں کا

(۴۶) جو تم نے گھڑ لئے تھے اور (۴۷) مسلمانوں سے (۴۸) یعنی ان امتوں کے انبیاء و علماء جو انہیں دنیا میں ایمان کی دعوت دیتے اور نصیحت کرتے تھے اور یہ لوگ ان کی بات نہ مانتے تھے (۴۹) یعنی عذاب (۵۰) یعنی کفر میں مبتلا تھے (۵۱) اور وقت موت اپنے کفر سے مکر جائیں گے اور کہیں گے (۵۲) اس پر فرشتے کہیں گے (۵۳) لہٰذا یہ انکار تمہیں مفید نہیں (۵۴) یعنی ایمانداروں (۵۵) یعنی قرآن شریف جو تمام خوبیوں کا جامع اور حسنات و برکات کا منبع اور دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی کمالات کا سرچشمہ ہے شان نزول قبائل عرب ایام حج میں حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے تحقیق حال کے لئے مکہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے یہ قاصد جب مکہ مکرمہ پہنچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے (جیسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا ہے) ان سے یہ قاصد نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے تو وہ بہکانے پر مامور ہی ہوتے تھے ان میں سے کوئی حضرت کو ساحر کہتا کوئی کاہن کوئی شاعر کوئی کذاب کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اس پر قاصد کہتے کہ اگر ہم مکہ مکرمہ پہنچ کر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف واپس ہوں تو ہم برے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی فرائض کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی ہمیں تحقیق کے لئے بھیجا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے اپنے اور بیگانوں سب سے ان کے حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم و کاست قوم کو مطلع کریں اس خیال سے وہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر اصحاب رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بھی ملتے تھے اور ان سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے اصحاب کرام انہیں تمام حال بتاتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حالات و کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا (۵۶) یعنی ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ (۵۷) یعنی حیات طیبہ ہے اور فتح و ظفر و رزق وسیع وغیرہ نعمتیں (۵۸) دار آخرت

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهُمۡ فِيۡهَا

بسنے کے باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں انہیں وہاں

مَا يَشَآءُوۡنَ‌ؕ كَذٰلِكَ يَجۡزِى اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَۙ ﴿۳۱﴾ الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ

ملے گا جو چاہیں ﴿۵۹﴾ اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو وہ جن کی جان نکالتے

الۡمَلٰۤٮِٕكَةُ طَيِّبِيۡنَ‌ۙ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ ادۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ بِمَا

ہیں فرشتے ستھرے پن میں ﴿۶۰﴾ یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر ﴿۶۱﴾ جنت میں جاؤ بدلہ

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۲﴾ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤٮِٕكَةُ اَوۡ

اپنے کیے کا کاہے کے انتظار میں ہیں ﴿۶۲﴾ مگر اس کے کہ فرشتے ان پر آئیں ﴿۶۳﴾ یا

يَاۡتِىَ اَمۡرُ رَبِّكَ‌ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ وَمَا

تمہارے رب کا عذاب آئے ﴿۶۴﴾ ان سے اگلوں نے ایسا ہی کیا ﴿۶۵﴾ اور اللہ

ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمۡ

نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ﴿۶۶﴾ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے تو ان کی

سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ

بری کمائیاں ان پر پڑیں ﴿۶۷﴾ اور انہیں گھیر لیا اس ﴿۶۸﴾ نے جس پر ہنستے تھے اور

قَالَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ

مشرک بولے اللہ چاہتا تو اس کے سوا کچھ نہ پوجتے

ع ۹ / ۱۰

(۵۹) اور یہ بات جنت کے سوا کسی کو کہیں بھی حاصل نہیں (۶۰) کہ وہ شرک و کفر سے پاک ہوتے ہیں اور انکے اقوال و افعال اور اخلاق و خصال پاکیزہ ہوتے ہیں طاعتیں ساتھ ہوتی ہیں محرمات و ممنوعات کے داغوں سے انکا دامن عمل میلا نہیں ہوتا قبض روح کے وقت انکو جنت و رضوان و رحمت و کرامت کی بشارتیں دی جاتی ہیں اس حالت میں موت انہیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت و سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے ساتھ اسکو قبض کرتے ہیں (خازن) (۶۱) مروی ہے کہ قریب موت بندہ مومن کے پاس فرشتہ آکر کہتا ہے اے اللہ کے دوست تجھ پر سلام اور اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے اور آخرت میں ان سے کہا جائے گا (۶۲) کفار کیوں ایمان نہیں لاتے کس چیز کے انتظار میں ہیں (۶۳) ان کی ارواح قبض کرنے (۶۴) دنیا میں یا روز قیامت (۶۵) یعنی پہلی امتوں کے کفار نے بھی کہ کفر و تکذیب پر قائم رہے (۶۶) کفر اختیار کر کے (۶۷) اور انہوں نے اپنے اعمال خبیثہ کی سزا پائی (۶۸) عذاب

شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ

نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس سے جدا ہو کر ہم کوئی چیز حرام ٹھہراتے ف۶۹

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا

ایسا ہی اُن سے اگلوں نے کیا ف۷۰ تو رسولوں پر کیا ہے مگر

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ

صاف پہونچا دینا ف۷۱ اور بے شک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ف۷۲ کہ

اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ

اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو تو اُن ف۷۳ میں کسی کو اللہ نے راہ دکھائی ف۷۴

وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اور کسی پر گمراہی ٹھیک اتری ف۷۵ تو زمین میں چل پھر کر

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى

دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ف۷۶ اگر تم ان کی ہدایت کی

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

حرص کرو ف۷۷ تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے اور ان کا کوئی

نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ

مددگار نہیں اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مردے

(۶۹) مثل بحیرہ و سائبہ وغیرہ کے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا شرک کرنا اور ان چیزوں کو حرام قرار دے لینا اللہ کی مشیت و مرضی سے ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (۷۰) کہ رسولوں کی تکذیب کی اور حلال کو حرام کیا اور ایسے ہی تمسخر کی باتیں کہیں (۷۱) حق کا ظاہر کر دینا اور شرک کے باطل و قبیح ہونے پر مطلع کر دینا (۷۲) اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے فرمائیں (۷۳) امتوں (۷۴) وہ ایمان سے مشرف ہوئے (۷۵) وہ اپنی ازلی شقاوت سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے (۷۶) جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور ان کے شہر ویران کئے اجڑی ہوئی بستیاں ان کے ہلاک کی خبر دیتی ہیں اس کو دیکھ کر سمجھو کہ اگر تم بھی ان کی طرح کفر و تکذیب پر مصر رہے تو تمہارا بھی ایسا ہی انجام ہونا ہے (۷۷) اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحالیکہ یہ لوگ ان میں سے ہیں جن کی گمراہی ثابت ہو چکی اور ان کی شقاوت ازلی ہے

مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

نہ اٹھائے گا ۷۸ ہاں کیوں نہیں ۷۹ سچا وعدہ اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ نہیں

يَعْلَمُوْنَ ۝۳۸ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ

جانتے ۸۰ اس لیے کہ انہیں صاف بتادے جس بات میں جھگڑتے تھے ۸۱ اور اس لیے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝۳۹ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ

کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ۸۲ جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے

اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۴۰ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ

کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ۸۳ اور جنھوں نے اللہ کی راہ میں ۸۴ اپنے گھر بار چھوڑے

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ

مظلوم ہو کر ضرور ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے ۸۵ اور بے شک آخرت کا ثواب بہت بڑا

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۴۲

ہے کسی طرح لوگ جانتے ۸۶ وہ جنھوں نے صبر کیا ۸۷ اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ۸۸

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ

اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد ۸۹ جن کی طرف ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۴۳ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں ۹۰ روشن دلیلیں اور کتابیں لے کر ۹۱ اور اے محبوب ہم نے

(۷۸) شان نزول ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا دوران گفتگو میں اس نے اس طرح اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی قسم جس سے میں مرنے کے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں اس پر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنے کے بعد اٹھے گا اور مشرک نے قسم کھا کر کہا کہ اللہ مردے نہ اٹھائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا (۷۹) یعنی ضرور اٹھائے گا (۸۰) اس اٹھانے کی حکمت اور اس کی قدرت بے شک وہ مردوں کو اٹھائے گا (۸۱) یعنی مردوں کو اٹھانے میں کہ وہ حق ہے (۸۲) اور مردوں کے زندہ کئے جانے کا انکار غلط (۸۳) تو ہمیں مردوں کا زندہ کر دینا کیا دشوار (۸۴) اس کے دین کی خاطر ہجرت کی شان نزول قتادہ نے کہا کہ یہ آیت اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہل مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے انہوں نے (۸۵) وہ مدینہ طیبہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دار الہجرت بنایا (۸۶) یعنی کفار یا وہ لوگ جو ہجرت کرنے سے رہ گئے کہ اس کا اجر کتنا عظیم ہے (۸۷) وطن کی مفارقت اور کفار کی ایذا اور جان و مال کے خرچ کرنے پر (۸۸) اور اس کے دین کی وجہ سے جو پیش آئے اس پر راضی ہیں اور خلق سے انقطاع کر کے بالکل حق کی طرف متوجہ ہیں اور سالک کے لئے یہ انتہائے سلوک کا مقام ہے (۸۹) شان نزول یہ آیت مشرکین مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے انہیں بتایا گیا کہ سنت الٰہی اسی طرح جاری ہے ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا (۹۰) حدیث شریف میں ہے بیماری جہل کی شفاء علماء سے دریافت کرنا ہے لہٰذا علماء سے دریافت کرو وہ تمہیں بتادیں گے کہ سنت الٰہیہ یونہی جاری رہی کہ اس نے مردوں کو رسول بنا کر بھیجا (۹۱) مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ روشن دلیلوں اور کتابوں کے جاننے والوں سے پوچھو اگر تم کو دلیل و کتاب کا علم نہ ہو مسئلہ اس آیت سے تقلید ائمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾

تمھاری طرف یہ یادگار اتاری ف۹۲ کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ف۹۳ ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ

تو کیا جو لوگ بڑے مکر کرتے ہیں ف۹۴ اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے ف۹۵

أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ

یا انھیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انھیں خبر نہ ہو ف۹۶ یا انھیں چلتے پھرتے

فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ

ف۹۷ پکڑ لے کہ وہ تھکا نہیں سکتے ف۹۸ یا انھیں نقصان دیتے دیتے گرفتار کرلے کہ

فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ

بے شک تمھارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۹۹ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ جو ف۱۰۰ چیز اللہ نے بنائی ہے

شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَ

اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں ف۱۰۱ اللہ کو سجدہ کرتی اور

هُمْ دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وہ اس کے حضور ذلیل ہیں ف۱۰۲ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں

مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ

چلنے والا ہے ف۱۰۳ اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے اپنے اوپر اپنے رب کا

(۹۲) یعنی قرآن شریف (۹۳) حکم (۹۴) رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ اور ان کی ایذا کے درپے رہتے ہیں اور چھپ چھپ کر فساد انگیزی کی تدبیریں کیا کرتے ہیں جیسے کہ کفار مکہ (۹۵) جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا (۹۶) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدر میں ہلاک کئے گئے باوجودیکہ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے (۹۷) سفر و حضر میں ہر ایک حال میں (۹۸) خدا کو عذاب کرنے سے (۹۹) کہ حلم کرتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا (۱۰۰) سایہ دار (۱۰۱) صبح اور شام (۱۰۲) خوار و عاجز و مطیع و مسخر (۱۰۳) سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدہ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لئے دوسرا سجدہ انقیاد و خضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسب حیثیت ہے مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدہ طاعت و عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ سجدہ انقیاد و خضوع

مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۩ ﴿۵۰﴾ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا

خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہو ف۱۰۴ اور اللہ نے فرما دیا دو خدا

اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ

نہ ٹھہراؤ ف۱۰۵ وہ تو ایک ہی معبود ہے تو مجھی سے ڈرو ف۱۰۶ اور اسی کا

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی فرمانبرداری لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی

تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

دوسرے سے ڈرو گے ف۱۰۷ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے ف۱۰۸

فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ

تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو ف۱۰۹ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو تم میں ایک گروہ اپنے

بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۥ فَسَوْفَ

رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے ف۱۱۰ کہ ہماری دی نعمتوں کی ناشکری کریں تو کچھ برت لو ف۱۱۱ کہ عنقریب

تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ

جان جاؤ گے ف۱۱۲ اور انجانی چیزوں کے لیے ف۱۱۳ ہماری دی ہوئی روزی میں سے ف۱۱۴ حصہ مقرر کرتے ہیں

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ

خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے ف۱۱۵ اور اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں ف۱۱۶

(۱۰۴) اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے مکلف ہیں اور جب ثابت کر دیا گیا کہ تمام آسمان و زمین کی کائنات اللہ کے حضور خاضع و متواضع اور عابد و مطیع ہے اور سب اس کے مملوک اور اسی کے تحت قدرت و تصرف ہیں تو شرک سے ممانعت فرمائی (۱۰۵) کیونکہ دو تو خدا ہو ہی نہیں سکتے (۱۰۶) میں ہی وہ معبود برحق ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے (۱۰۷) باوجودیکہ معبود برحق صرف وہی ہے (۱۰۸) خواہ فقر کی یا مرض کی یا اور کوئی (۱۰۹) اسی سے دعا مانگتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو (۱۱۰) اور ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے (۱۱۱) اور چند روز اسی حالت میں زندگی گزار لو (۱۱۲) کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا (۱۱۳) یعنی بتوں کے لئے جن کا الٰہ اور مستحق اور نافع و ضار ہونا انہیں معلوم نہیں (۱۱۴) یعنی کھیتیوں اور چوپایوں وغیرہ میں سے (۱۱۵) بتوں کو معبود اور اہل تقرب اور بت پرستی کو خدا کا حکم بتا کر (۱۱۶) جیسے کہ خزاعہ و کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں (معاذ اللہ)

سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی

پاکی ہے اس کو ف۱۱۷ اور اپنے لیے جو اپنا جی چاہتا ہے ف۱۱۸ اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۵۸﴾ یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ

تو دن بھر اس کا منہ ف۱۱۹ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے ف۱۲۰ چھپتا پھرتا ہے اس

سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ

بشارت کی برائی کے سبب، کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا ف۱۲۱

اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ

ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۱۲۲ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے انہیں کا

السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَوْ یُؤَاخِذُ

برا حال ہے اور اللہ کی شان سب سے بلند ف۱۲۳ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اور اگر اللہ

اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ

لوگوں کو ان کے ظلم پر گرفت کرتا ف۱۲۴ تو زمین پر کوئی چلنے والا نہیں چھوڑتا ف۱۲۵ لیکن انہیں

یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ

ایک ٹھہرائے وعدے تک مہلت دیتا ہے ف۱۲۶ پھر جب ان کا وعدہ آئے گا نہ ایک گھڑی پیچھے

سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا یَكْرَهُوْنَ وَ

ہٹیں نہ آگے بڑھیں اور اللہ کے لیے وہ ٹھہراتے ہیں جو اپنے لیے ناگوار ہے ف۱۲۷

(۱۱۷) وہ برتر ہے، اولاد سے اور اس کی شان میں ایسا کہنا نہایت بے ادبی و کفر ہے (۱۱۸) یعنی کفر کے ساتھ یہ کمال بد تمیزی بھی ہے کہ اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے جو مطلقاً ولاد سے منزہ اور پاک ہے اور اس کے لئے اولاد ہی کا ثابت کرنا عیب لگانا ہے اس کے لئے اولاد میں بھی وہ ثابت کرتے ہیں جس کو اپنے لئے حقیر اور سبب عار جانتے ہیں (۱۱۹) غم سے (۱۲۰) شرم کے مارے (۱۲۱) جیسا کہ کفار مضر و خزعہ بنیم لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے (۱۲۲) کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں ثابت کرتے ہیں جو اپنے لئے انہیں اس قدر ناگوار ہیں (۱۲۳) کہ وہ والد و ولد سب سے، پاک اور منزہ کوئی اس کا شریک نہیں تمام صفات جلال و کمال سے متصف (۱۲۴) یعنی معاصی پر پکڑتا اور عذاب میں جلدی فرماتا (۱۲۵) سب کو ہلاک کر دیتا زمین پر چلنے والے سے یا کافر مراد ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یا یہ معنی ہیں کہ روئے زمین پر کسی چلنے والے کو باقی نہیں چھوڑتا جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو کوئی زمین پر تھا ان سب کو ہلاک کر دیا صرف وہی باقی رہے جو زمین پر نہ تھے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کشتی میں تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کر دیتا اور ان کی نسلیں منقطع ہو جاتیں پھر زمین میں کوئی باقی نہ رہتا (۱۲۶) اپنے فضل و کرم اور حلم سے ٹھہرائے وعدے سے یا اختتام عمر مراد ہے یا قیامت (۱۲۷) یعنی بیٹیاں اور شریک

تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ

اور ان کی زبانیں جھوٹوں کہتی ہیں کہ ان کے لیے بھلائی ہے ف۱۲۸ تو آپ ہی ہوا کہ ان کیلئے

النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ

آگ ہے اور وہ حد سے گزارے ہوئے ہیں ف۱۲۹ خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلے کتنی امتوں کی طرف رسول

قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ

بھیجے تو شیطان نے ان کے کوتک دبرے اعمال، ان کی آنکھوں میں بھلے کر دکھائے ف۱۳۰ تو آج وہی ان کا رفیق ہے ف۱۳۱ اور

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ

ان کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۳۲ اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری ف۱۳۳ مگر اس لیے کہ تم لوگوں پر روشن کر دو

الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ

جس بات میں اختلاف کریں ف۱۳۴ اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے اور

اللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین کو ف۱۳۵ زندہ کر دیا اس کے مرے پیچھے ف۱۳۶

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ

بے شک اس میں نشانی ہے ان کو جو کان رکھتے ہیں ف۱۳۷ اور بے شک تمہارے لیے چوپایوں میں نگاہ

لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا

حاصل ہونے کی جگہ ہے ف۱۳۸ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے

ع ۱۴/۸

(۱۲۸) یعنی جنت کفار باوجود اپنے کفر و بہتان کے اور خدا کے لئے بیٹیاں بتانے کے بھی اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سچے ہوں اور خلقت مرنے کے بعد پھر اٹھائی جائے تو جنت ہمیں کو ملے گی کیونکہ ہم حق پر ہیں ان کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۱۲۹) جہنم ہی میں چھوڑ دیے جائیں گے (۱۳۰) اور انہوں نے اپنی بدیوں کو نیکیاں سمجھا (۱۳۱) دنیا میں اسی کے کہے پر چلتے ہیں اور جو شیطان کو اپنا رفیق اور مختار کار بنائے وہ ضرور ذلیل و خوار ہو یا یہ معنی ہیں کہ روز آخرت شیطان کے سوا انہیں کوئی رفیق نہ ملے گا اور شیطان خود ہی گرفتار عذاب ہو گا ان کی کیا مدد کر سکے گا (۱۳۲) آخرت میں (۱۳۳) یعنی قرآن شریف (۱۳۴) امور دین سے (۱۳۵) روئیدگی سے سرسبزی و شادابی بخش کر (۱۳۶) یعنی خشک اور بے سبزہ و بے گیاہ ہونے کے بعد (۱۳۷) اور سن کر سمجھتے اور غور کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں جو قادر برحق زمین کو اس کی موت یعنی قوت نامیہ فنا ہو جانے کے بعد پھر زندگی دیتا ہے وہ انسان کو اس کے مرنے کے بعد بے شک زندہ کرنے پر قادر ہے (۱۳۸) اگر تم اس میں غور کرو تو بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہو اور حکمت الٰہیہ کے عجائب پر تمہیں آگاہی حاصل ہو سکتی ہے

خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ

خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لیے ف۱۳۹ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے ف۱۴۰

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق ف۱۴۱ بے شک اس میں نشانی ہے

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ

عقل والوں کو اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِيْ

میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں پھر ہر

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْ

قسم کے پھل میں سے کھا اور ف۱۴۲ اپنے رب کی راہیں چل کر تیرے لیے نرم و آسان ہیں ف۱۴۳ اس کے پیٹ

بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ

سے ایک پینے کی چیز ف۱۴۴ رنگ برنگ نکلتی ہے ف۱۴۵ جس میں لوگوں کی تندرستی ہے ف۱۴۶ بے شک اس میں

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ

نشانی ہے ف۱۴۷ دھیان کرنے والوں کو ف۱۴۸ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا ف۱۴۹ پھر تمہاری جان قبض کرے گا

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ

ف۱۵۰ اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف پھیرا جاتا ہے ف۱۵۱ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ف۱۵۲

(۱۳۹) جس میں کوئی شائبہ کسی چیز کی آمیزش کا نہیں باوجودیکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارا گھاس بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ خون گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا نہایت صاف لطیف برآمد ہوتا ہے اس سے حکمت الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے اوپر مسئلہ بعث کا بیان ہو چکا ہے یعنی مردوں کو زندہ کیے جانے کا کفار اس کے منکر تھے اور انہیں اس میں دو شبہے درپیش تھے ایک تو یہ کہ جو چیز فاسد ہو گئی اور اس کی حیات جاتی رہی اس میں دوبارہ پھر زندگی کس طرح لوٹے گی اس شبہ کا ازالہ تو اس سے پہلی آیت میں فرما دیا گیا کہ تم دیکھتے رہتے ہو کہ ہم مردہ زمین کو خشک ہونے کے بعد آسمان سے پانی برسا کر حیات عطا فرما دیا کرتے ہیں تو قدرت کا یہ فیض دیکھنے کے بعد کسی مخلوق کا مرنے کے بعد زندہ ہونا ایسے قادر مطلق کی قدرت سے بعید نہیں دوسرا شبہ کفار کا یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اجزاء منتشر ہو گئے اور خاک میں مل گئے وہ اجزاء کس طرح جمع کیے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے ان کو کس طرح ممتاز کیا جائے گا اس آیت کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے سے وہ شبہ بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے کہ قدرت الٰہی کی یہ شان تو روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب و جوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا اس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونے کے بعد پھر مجتمع فرما دے شقیق بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نعمت کا اتمام یہی ہے کہ دودھ صاف خالص آئے اور اس میں خون اور گوبر کے رنگ اور بو کا نام و نشان نہ ہو ورنہ نعمت تام نہ ہوگی اور طبع سلیم اس کو قبول نہ کرے گی جیسی صاف نعمت پروردگار کی طرف سے پہنچتی ہے بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پروردگار کے ساتھ اخلاص سے معاملہ کرے اور اس کے عمل ریا اور ہوائے نفس کی آمیزشوں سے پاک و صاف ہوں تاکہ شرف قبول سے مشرف ہوں (۱۴۰) ہم تمہیں رس پلاتے ہیں (۱۴۱) یعنی سرکہ اور رب اور خرمہ اور مویز مسئلہ مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر پکا لیا جائے کہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہو جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں یہ حد سکر تک نہ پہنچے اور نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے اور یہی آیت اور بہت سی احادیث اس کی دلیل ہے (۱۴۲) پھلوں کی تلاش میں (۱۴۳) فضل الٰہی سے جس کا تجھے الہام کیا گیا ہے حتی کہ تجھے چلنا پھرنا دشوار نہیں اور تو کتنی ہی دور نکل جائے راہ نہیں بھٹکتی اور اپنے مقام پر واپس آ جاتی ہے (۱۴۴) یعنی شہد (۱۴۵) سفید اور زرد

إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں

فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ

بڑائی دی وف۱۵۳ تو جنھیں بڑائی دی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر

أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ﴿٧١﴾ وَاللّٰهُ

دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہوجائیں وف۱۵۴ تو کیا اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں وف۱۵۵ اور اللہ

جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ

نے تمھارے لیے تمھاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمھارے لیے تمھاری عورتوں سے

بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ

بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمھیں ستھری چیزوں سے روزی دی وف۱۵۶ تو کیا جھوٹی بات وف۱۵۷ پر یقین لاتے ہیں

وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ

اور اللہ کے فضل وف۱۵۸ سے منکر ہوتے ہیں اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں وف۱۵۹

مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا

جو انھیں آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ

يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾ فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ

کرسکتے ہیں تو اللہ کے لیے مانند نہ ٹھہراؤ وف۱۶۰ بے شک اللہ جانتا ہے اور

بقیہ صفحہ ۴۹۳ = اور سرخ (۱۴۶) اور نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بکثرت معاجین میں شامل کیا جاتا ہے (۱۴۷) اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت پر (۱۴۸) کہ اس نے ایک کمزور ناتوان مکھی کو ایسی زیرکی و دانائی عطا فرمائی اور ایسی دقیق صنعتیں مرحمت کیں پاک ہے وہ اور اپنی ذات وصفات میں شریک سے منزہ اس سے فکر کرنے والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے ایک ادنیٰ ضعیف سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو طاہر و پاکیزہ ہو فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر حکیم ایک مکھی کو اس مادے کے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو جمع کردے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو محال سمجھنے والے کس قدر احمق ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی قدرت کے وہ آثار ظاہر فرماتا ہے جو خود ان میں اور ان کے احوال میں نمایاں ہیں (۱۴۹) عدم سے اور نیستی کے بعد ہستی عطا فرمائی کیسی عجیب قدرت ہے (۱۵۰) اور تمھیں زندگی کے بعد موت دے گا جب تمھاری اجل پوری ہو جو اس نے مقرر فرمائی ہے خواہ بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے میں (۱۵۱) جس کا زمانہ عمر انسانی کے مراتب میں ساٹھ سال کے بعد آتا ہے کہ قویٰ اور حواس سب ناکارہ ہو جاتے ہیں اور انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے (۱۵۲) اور نادانی میں بچوں سے زیادہ بدتر ہو جائے ان تغیرات میں قدرت الٰہی کے کیسے عجائب مشاہدے میں آتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان بفضل الٰہی اس سے محفوظ ہیں طول عمر وبقا سے انھیں اللہ کے حضور میں کرامت اور عقل و معرفت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ توجہ الی اللہ کا ایسا غلبہ ہو کہ اس عالم سے انقطاع ہو جائے اور بندہ مقبول دنیا کی طرف التفات سے مجتنب ہو عکرمہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن پاک پڑھا وہ اس ارذل عمر کی حالت کو نہ پہنچے گا کہ علم کے بعد محض بے علم ہو جائے (۱۵۳) تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو مالدار کسی کو نادار کسی کو مالک کسی کو مملوک (۱۵۴) اور باندی غلام آقاؤں کے شریک ہو جائیں جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ کے بندوں اور اس کے مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو سبحان اللہ یہ بت پرستی کا کیسا نفیس دل نشین اور خاطر گزین رد ہے (۱۵۵) کہ اس کو چھوڑ کر مخلوق کو پوجتے ہیں (۱۵۶) قسم قسم کے غلوں پھلوں میووں کھانے پینے کی چیزوں سے (۱۵۷) یعنی شرک وبت پرستی (۱۵۸) اللہ کے فضل و نعمت سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی یا اسلام مراد ہے (مدارک) (۱۵۹) یعنی بتوں کو (۱۶۰) اس کا کسی کو شریک نہ کرو

أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ

تم نہیں جانتے اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ف۱۶۱ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک آپ کچھ

عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ

مقدور نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے

سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

چھپے اور ظاہر ف۱۶۲ کیا وہ برابر ہو جائیں گے ف۱۶۳ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۱۶۴

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ

اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا جو کچھ کام نہیں کر سکتا ف۱۶۵

وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ

اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے ف۱۶۶ کیا

يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٧٦﴾

برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی راہ پر ہے ف۱۶۷

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ

اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۱۶۸ اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک

الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٧﴾ وَاللَّهُ

پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب ف۱۶۹ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ نے

(۱۶۱) یہ کہ (۱۶۲) جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے تو وہ عاجز مملوک غلام اور یہ آزاد مالک صاحب مال جو بفضل الٰہی قدرت و اختیار رکھتا ہے (۱۶۳) ہرگز نہیں تو جب غلام و آزاد برابر نہیں ہو سکتے باوجودیکہ دونوں اللہ کے بندے ہیں تو اللہ خالق مالک قادر کے ساتھ بے قدرت و اختیار بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور ان کو اس کے مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم و جہل ہے (۱۶۴) کہ ایسے براہین بینہ اور حجت واضحہ کے ہوتے ہوئے شرک کرنا کتنے بڑے وبال و عذاب کا سبب ہے (۱۶۵) نہ اپنی کسی سے کہہ سکے نہ دوسرے کی سمجھ سکے (۱۶۶) اور کسی کام نہ آئے یہ مثال کافر کی ہے (۱۶۷) یہ مثال مومن کی ہے معنی یہ ہیں کہ کافر ناکارہ گونگے غلام کی طرح ہے وہ کسی طرح مسلمان کی مثل نہیں ہو سکتا جو عدل کا حکم کرتا ہے اور صراط مستقیم پر قائم ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ گونگے ناکارہ غلام سے بتوں کو تمثیل دی گئی اور انصاف کا حکم دینا شان الٰہی کا بیان ہوا اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالٰی کے ساتھ بتوں کو شریک کرنا باطل ہے کیونکہ انصاف قائم کرنے والے بادشاہ کے ساتھ گونگے اور ناکارہ غلام کو کیا نسبت (۱۶۸) اس میں اللہ تعالٰی کے کمال علم کا بیان ہے کہ وہ جمیع غیوب کا جاننے والا ہے اس پر کوئی چھپنے والی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد علم قیامت ہے (۱۶۹) کیونکہ پلک مارنا بھی زمانہ چاہتا ہے جس میں پلک کی حرکت حاصل ہو اور اللہ تعالٰی جس چیز کا ہونا چاہے وہ کن فرماتے ہی ہو جاتی ہے

أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ

تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے ف۱۷۰ اور تمہیں

السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى

کان اور آنکھ اور دل دیئے ف۱۷۱ کہ تم احسان مانو ف۱۷۲ کیا انھوں نے

الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ

پرندے نہ دیکھے حکم کے باندھے آسمان کی فضا میں انھیں کوئی نہیں روکتا ف۱۷۳ سوا اللہ کے بے شک

فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ﴿٧٩﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو ف۱۷۴ اور اللہ نے تمہیں گھر

بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا

دیئے بسنے کو ف۱۷۵ اور تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے ف۱۷۶

تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَ

جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون اور

أَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَّمَتَاعًا إِلٰى حِينٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ

ببری (دونگٹوں) اور بالوں سے کچھ گرستی (خانگی ضروریات) کا سامان ف۱۷۷ اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ نے تمہیں

لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَّجَعَلَ

اپنی بنائی ہوئی چیزوں ف۱۷۸ سے سائے دیئے ف۱۷۹ اور تمہارے لیے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی ف۱۸۰ اور تمہارے

(١٧٠) اور اپنی پیدائش کی ابتداء اور اول فطرت میں علم و معرفت سے خالی تھے (١٧١) کہ ان سے اپنا پیدائشی جہل دور کرو (١٧٢) اور علم و عمل سے فیض یاب ہو کر منعم کا شکر بجالاؤ اور اس کی عبادت میں مشغول ہو اور اس کے حقوق نعمت ادا کرو (١٧٣) کرنے سے باوجودیکہ جسم ثقیل بالطبع گرنا چاہتا ہے (١٧٤) کہ اس نے انھیں ایسا پیدا کیا کہ وہ ہوا میں پرواز کر سکتے ہیں اور اپنے جسم ثقیل کی طبیعت کے خلاف ہوا میں ٹھہرے رہتے ہیں گرتے نہیں اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ اس میں ان کی پرواز ممکن ہے ایماندار اس میں غور کر کے قدرت الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں (١٧٥) جن میں تم آرام کرتے ہو (١٧٦) مثل خیمہ وغیرہ کے (١٧٧) بچھانے اوڑھنے کی چیزیں مسئلہ یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارہ اون اور پشمینے اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی علت ثابت ہوتی ہے (١٧٨) مکانوں دیواروں چھتوں درختوں اور ابر وغیرہ (١٧٩) جس میں تم آرام کرتے ہو (١٨٠) غار وغیرہ کہ امیر و غریب سب آرام کر سکیں

لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ

لیے کچھ پہناوے بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے ۱۸۱ کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں ۱۸۲ یونہی اپنی

يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ

نعمت تم پر پوری کرتا ہے ۱۸۳ کہ تم فرمان مانو ۱۸۴ پھر اگر وہ منہ پھیریں ۱۸۵ تو اے محبوب تم

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ

پر نہیں مگر صاف پہنچا دینا ۱۸۶ اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں ۱۸۷ پھر اس سے منکر ہوتے ہیں ۱۸۸ اور ان میں

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ

اکثر کافر ہیں ۱۸۹ اور جس دن ۱۹۰ ہم اٹھائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ ۱۹۱ پھر کافروں

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا

کو نہ اجازت ہو ۱۹۲ نہ وہ منائے جائیں ۱۹۳ اور ظلم کرنے والے ۱۹۴ جب

الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ

عذاب دیکھیں گے اسی وقت سے نہ وہ ان پر سے ہلکا ہو نہ انہیں مہلت ملے اور شرک کرنے والے جب اپنے

اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا

شریکوں کو دیکھیں گے ۱۹۵ کہیں گے اے ہمارے رب یہ ہیں ہمارے شریک کہ ہم تیرے سوا

مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا

پوجتے تھے ۱۹۶ تو وہ ان پر بات پھینکیں گے کہ تم بے شک جھوٹے ہو ۱۹۷ اور اس دن

(۱۸۱) زرہ و جوشن وغیرہ (۱۸۲) کہ تیر تلوار نیزے وغیرہ سے بچاؤ کا سامان ہو (۱۸۳) دنیا میں تمہارے حوائج و ضروریات کا سامان پیدا فرما کر (۱۸۴) اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کر کے اسلام لاؤ اور دین برحق قبول کرو (۱۸۵) اور اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر جمے رہیں (۱۸۶) اور جب آپ نے پیام الٰہی پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور نہ ماننے کا وبال ان کی گردن پر رہا (۱۸۷) یعنی جو نعمتیں کہ ذکر کی گئیں ان سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے سدی کا قول ہے کہ اللہ کی نعمت سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ وہ حضور کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور باوجود اس کے (۱۸۸) اور دین اسلام قبول نہیں کرتے (۱۸۹) معاند کہ حسد و عناد سے کفر پر قائم رہتے ہیں (۱۹۰) یعنی روز قیامت (۱۹۱) جو ان کی تصدیق و تکذیب اور ایمان و کفر کی گواہی دے اور یہ گواہ انبیاء ہیں علیہم السلام (۱۹۲) معذرت کی یا کسی کلام کی یا دنیا کی طرف لوٹنے کی (۱۹۳) یعنی نہ ان سے عتاب و ملامت دور کی جائے (۱۹۴) یعنی کفار (۱۹۵) بتوں وغیرہ کو جنہیں پوجتے تھے (۱۹۶) جو ہمیں معبود بتاتے ہو ہم نے تمہیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی (۱۹۷) مشرکین

إِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾

اللہ کی طرف عاجزی سے گریں گے ف۱۹۸ اور ان سے گم ہو جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۹

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم نے عذاب پر عذاب

فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ

بڑھایا ف۲۰۰ بدلہ ان کے فساد کا اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک

اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى

گواہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے ف۲۰۱ اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر ف۲۰۲ شاہد

هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّ

بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے ف۲۰۳ اور ہدایت اور

رَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ

رحمت اور بشارت مسلمانوں کو بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور

ع ۱۲ ۹ ۱۸

الْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ

نیکی ف۲۰۴ اور رشتہ داروں کے دینے کا ف۲۰۵ اور منع فرماتا ہے بے حیائی ف۲۰۶ اور

الْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ

بری بات ف۲۰۷ اور سرکشی سے ف۲۰۸ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو اور اللہ کا عہد پورا کرو ف۲۰۹

(۱۹۸) اور اس کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے (۱۹۹) دنیا میں بتوں کو خدا کا شریک بتا کر (۲۰۰) ان کے کفر کا عذاب اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے اور گمراہ کرنے کا عذاب (۲۰۱) یہ گواہ انبیاء ہوں گے جو اپنی امتوں پر گواہی دیں گے (۲۰۲) امتوں اور ان کے شاہدوں پر جو انبیاء ہوں گے جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (ابو السعود وغیرہ) (۲۰۳) جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ اور ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی صحابہ نے ان سے خلاص کا طریقہ دریافت کیا فرمایا کتاب اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمہارے مابین کا علم بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا جو علم چاہے وہ قرآن کو لازم کرلے اس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآن پاک سے مفہوم ہوا ابو بکر بن مجاہد سے منقول ہے انہوں نے ایک روز فرمایا کہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اس پر کسی نے ان سے کہا سراؤں کا ذکر کہاں ہے فرمایا ہے اس آیت میں " لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ " ابن ابو الفضل مرسی نے کہا کہ اولین و آخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے (۲۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انصاف تو یہ ہے کہ آدمی " لا الٰہ الا اللہ " کی گواہی دے اور نیکی اور فرائض کا ادا کرنا اور آپ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ انصاف شرک کا ترک کرنا اور نیکی اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور دوسروں کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اگر وہ مومن ہو تو اس کے برکات ایمان کی ترقی تمہیں پسند ہو اور اگر کافر ہو تو تمہیں یہ پسند آئے کہ وہ تمہارا اسلامی بھائی ہو جائے انہیں سے ایک اور روایت ہے اس میں ہے کہ انصاف توحید ہے اور نیکی اخلاص اور ان تمام روایتوں کا طرز بیان اگرچہ جدا جدا ہے لیکن مآل و مدعا ایک ہی ہے (۲۰۵) اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور نیک سلوک کرنے کا (۲۰۶) یعنی ہر شرمناک مذموم قول و فعل (۲۰۷) یعنی شرک و کفر و معاصی تمام ممنوعات شرعیہ (۲۰۸) یعنی ظلم و تکبر سے ابن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل ظاہر و باطن دونوں میں برابر حق و طاعت

اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ

جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم

جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ

اللہ کو ف۲۱۰ اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بے شک تمہارے کام جانتا ہے اور ف۲۱۱

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ

اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا ف۲۱۲

تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى

اپنی قسمیں آپس میں ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے

مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

زیادہ نہ ہو ف۲۱۳ اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا ہے ف۲۱۴ اور ضرور تم پر صاف ظاہر کردے گا قیامت کے دن ف۲۱۵

مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

جس بات میں جھگڑتے تھے ف۲۱۶ اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت کرتا ف۲۱۷

وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ

لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے ف۲۱۸ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے ف۲۱۹ جسے چاہے اور ضرور تم سے ف۲۲۰

عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ

تمہارے کام پوچھے جائیں گے ف۲۲۱ اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنا لو کہ

بقیہ صفحہ ۴۹۸ = بھلائی کو کہتے ہیں اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو اور فحشاء و منکر و بغی یہ ہے کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن ایسا نہ ہو بعض مفسرین نے فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین سے منع فرمایا عدل کا حکم دیا اور وہ انصاف و مساوات ہے اقوال و افعال میں اس کے مقابل فحشاء یعنی بے حیائی ہے وہ قبیح اقوال و افعال ہیں اور احسان کا حکم فرمایا وہ یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا اس کو معاف کرو اور جس نے برائی کی اس کے ساتھ بھلائی کرو اس کے مقابل منکر ہے یعنی محسن کے احسان کا انکار کرنا اور تیسرا حکم اس آیت میں رشتہ داروں کو دینے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور شفقت و محبت کا فرمایا اور اس کے مقابل بغی ہے اور وہ اپنے آپ کو اونچا کھینچنا اور اپنے علاقہ داروں کے حقوق تلف کرنا ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت تمام خیر و شر کے بیان کو جامع ہے یہی آیت حضرت عثمان بن مظعون کے اسلام کا سبب ہوئی جو فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول سے ایمان میرے دل میں جگہ پکڑ گیا اس آیت کا اثر اتنا زبردست ہوا کہ ولید بن مغیرہ اور ابو جہل جیسے سخت دل کفار کی زبانوں پر بھی اس کی تعریف آ ہی گئی اس لئے یہ آیت ہر خطبہ کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔ (۲۰۹) یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی تھی انہیں اپنے عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ حکم انسان کے ہر عہد نیک اور وعدہ کو شامل ہے (۲۱۰) اس کے نام کی قسم کھا کر (۲۱۱) تم عہد اور قسمیں توڑ کر (۲۱۲) مکہ مکرمہ میں ریطہ بنت عمرو ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور وہ دوپہر تک محنت کر کے سوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑواتی یہی اسکا معمول تھا معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بیوقوف نہ بنو (۲۱۳) مجاہد کا قول ہے کہ لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ ایک قوم سے حلف کرتے اور جب دوسری قوم اس سے زیادہ تعداد یا مال یا قوت میں پاتے تو پہلوں سے جو حلف کئے تھے توڑ دیتے اور اب دوسرے سے حلف کرتے اللہ تعالیٰ نے اس کو منع فرمایا اور عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا (۲۱۴) کہ مطیع اور عاصی ظاہر ہو جائے (۲۱۵) اعمال کی جزا دے کر (۲۱۶) دنیا کے اندر (۲۱۷) کہ تم سب ایک دین پر ہوتے (۲۱۸) اپنے عدل سے (۲۱۹) اپنے فضل سے (۲۲۰) روز قیامت (۲۲۱) جو تم نے دنیا میں کئے

فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ

کہیں کوئی پاؤں ف۲۲۲ جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں بُرائی چکھنی ہو ف۲۲۳ بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ

سَبِیْلِ اللّٰهِۚ وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ

سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ف۲۲۴ اور اللہ کے عہد پر تھوڑے

ثَمَنًا قَلِیْلًاؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾

دام مول نہ لو ف۲۲۵ بے شک وہ ف۲۲۶ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو

مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍؕ وَ لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ

جو تمہارے پاس ہے ف۲۲۷ ہو چکے گا اور جو اللہ کے پاس ہے ف۲۲۸ ہمیشہ رہنے والا اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا

صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ

کا وہ صلہ دیں گے جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو ف۲۲۹ جو اچھا کام

صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً

کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۲۳۰ تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں

طَیِّبَةًۚ وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾

گے ف۲۳۱ اور ضرور انھیں ان کا نیگ (اجر) دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۹۸﴾

تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے ف۲۳۲

(۲۲۲) راہ حق و طریقہ اسلام سے (۲۲۳) یعنی عذاب (۲۲۴) آخرت میں (۲۲۵) اس طرح کہ دنیائے ناپائدار کے قلیل نفع پر اس کو توڑ دو (۲۲۶) جزاؤ ثواب (۲۲۷) سامان دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم (۲۲۸) اسکا خزانہ رحمت و ثواب آخرت (۲۲۹) یعنی ان کی ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی پر بھی وہ اجر و ثواب دیا جائے گا جو وہ اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے (ابو السعود) (۲۳۰) یہ ضرور شرط ہے کیونکہ کفار کے اعمال بیکار ہیں عمل صالح کے موجب ثواب ہونے کے لئے ایمان شرط ہے (۲۳۱) دنیا میں رزق حلال اور قناعت عطا فرما کر اور آخرت میں جنت کی نعمتیں دے کر بعض علماء نے فرمایا کہ اچھی زندگی سے لذت عبادت مراد ہے حکمت مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اس کی زندگانی دولتمند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ کی طرف سے ہے جو اس نے مقدر کیا اس پر راضی ہوتا ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے اور کافر جو اللہ پر نظر نہیں رکھتا وہ حریص رہتا ہے اور ہمیشہ رنج و تعب اور تحصیل مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے (۲۳۲) یعنی قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو یہ مستحب ہے اعوذ کے مسائل سورہ فاتحہ کی تفسیر میں مذکور ہو چکے

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

بے شک اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب ہی پر

يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ

بھروسہ رکھتے ہیں ۲۳۳ اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اسے

هُم بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ

شریک ٹھہراتے ہیں اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں ۲۳۴ اور اللہ

أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا

خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے ۲۳۵ کافر کہیں تم تو دل سے بنالاتے ہو ۲۳۶ بلکہ ان میں اکثر کو

يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

علم نہیں ۲۳۷ تم فرماؤ اسے پاکیزگی کی روح ۲۳۸ نے اتارا تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک ٹھیک

لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٢﴾

کہ اس سے ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ الَّذِي

اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے جس کی طرف

يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٠٣﴾ إِنَّ

ڈھالتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان ۲۳۹ بے شک

(۲۳۳) وہ شیطانی وسوسے قبول نہیں کرتے (۲۳۴) اور اپنی حکمت سے ایک حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم دیں شان نزول مشرکین مکہ اپنی جہالت سے نسخ پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس کو تمسخر بناتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ایک روز ایک حکم دیتے ہیں دوسرے ہی روز اور دوسرا حکم دیتے ہیں اور وہ اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۲۳۵) کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لئے اس میں کیا مصلحت ہے (۲۳۶) اللہ تعالیٰ نے اس پر کفار کی تجہیل فرمائی اور ارشاد کیا (۲۳۷) اور وہ نسخ و تبدیل کی حکمت و فوائد سے خبردار نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآن کریم کی طرف افترا کی نسبت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جس کلام کے مثل بنانا قدرت بشری سے باہر ہے وہ کسی انسان کا بنایا ہوا کیسے ہو سکتا ہے لہٰذا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوا (۲۳۸) یعنی حضرت جبریل علیہ السلام (۲۳۹) قرآن کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تسخیر کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوئی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انہوں نے طرح طرح کے افترا اٹھانے شروع کئے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ خود بنا لیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتاب مقدس کی طرف سے بدگمان ہوں انہیں مکاریوں میں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ انہوں نے ایک عجمی غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھاتا ہے اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کر سکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تمہارے فصحاء وبلغاء جن کی زبان دانی پر اہل عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انہیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار یہ نسبت کرتے تھے اس کو بھی اس کلام کے اعجاز نے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ اسلام لایا

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِۙ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ وَ لَهُمْ

وہ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ف۲۴۰ اللہ انہیں راہ نہیں دیتا اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ (۱۰۴) اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

دردناک عذاب ہے ف۲۴۱ جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان

بِاٰیٰتِ اللّٰهِۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ (۱۰۵) مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ

نہیں رکھتے ف۲۴۲ اور وہی جھوٹے ہیں جو ایمان لا کر اللہ

بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ وَ

کا منکر ہو ف۲۴۳ سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو ف۲۴۴

لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِۚ

ہاں وہ جو دل کھول کر ف۲۴۵ کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے

وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (۱۰۶) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا

اور ان کو بڑا عذاب ہے یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت

عَلَى الْاٰخِرَةِۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ (۱۰۷) اُولٰٓىٕكَ

سے پیاری جانی ف۲۴۶ اور اس لیے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں

الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْۚ وَ

وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے ف۲۴۷ اور

(۲۴۰) اور اس کی تصدیق نہیں کرتے (۲۴۱) بسبب انکار قرآن و تکذیب رسول علیہ السلام کے (۲۴۲) یعنی جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے (۲۴۳) اس پر اللہ کا غضب (۲۴۴) وہ مغضوب نہیں شان نزول یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انہیں اور انکے والد یاسر اور انکی والدہ سمیہ اور صہیب اور بلال اور خباب اور سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پکڑ کر کفار نے سخت سخت ایذائیں دیں تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن یہ حضرات نہ پھرے تو کفار نے حضرت عمار کے والدین کو بہت بے رحمیوں سے قتل کیا اور عمار ضعیف تھے بھاگ نہیں سکتے تھے انہوں نے مجبور ہو کر جب دیکھا کہ جان پر بن گئی تو بادل ناخواستہ کلمہ کفر کا تلفظ کر دیا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ عمار کافر ہو گئے فرمایا ہرگز نہیں عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پر ہیں اور اس کے گوشت اور خون میں ذوق ایمانی سرایت کر گیا ہے پھر حضرت عمار روتے ہوئے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا کیا ہوا عمار نے عرض کیا اے خدا کے رسول بہت ہی برا ہوا اور بہت ہی برے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے ارشاد فرمایا اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شفقت و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہیے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ حالت اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمہ کفر کا اجرا جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو مسئلہ اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ ماجور اور شہید ہوگا جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر کیا اور وہ سولی پر چڑھا کر شہید کر ڈالے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سید الشہداء فرمایا مسئلہ جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمہ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا مسئلہ اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخر یا جہل سے کلمہ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائے گا (تفسیر احمدی) (۲۴۵) رضامندی اور اعتقاد کے ساتھ (۲۴۶) اور جب یہ دنیا ارتداد پر اقدام کرنے کا سبب ہے (۲۴۷) نہ وہ تدبر کرتے ہیں نہ مواعظ و نصائح پر کان رکھتے ہیں نہ طریق رشد و صواب کو دیکھتے ہیں

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾

وہی غفلت میں پڑے ہیں ف۲۴۸ آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں ف۲۴۹

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا

پھر بے شک تمہارا رب ان کے لیے جنھوں نے اپنے گھر چھوڑے ف۲۵۰ بعد اس کے کہ ستائے گئے ف۲۵۱ پھر انھوں نے ف۲۵۲

وَ صَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿١١٠﴾ یَوْمَ تَاْتِیْ

جہاد کیا اور صابر رہے بے شک تمہارا رب اس ف۲۵۳ کے بعد ضرور بخشنے والا ہے مہربان جس دن

كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی ف۲۵۴ اور ہر جان کو اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا

وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْیَةً كَانَتْ اٰمِنَةً

اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۲۵۵ اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی ف۲۵۶ ایک بستی ف۲۵۷ کہ امان و

مُّطْمَىٕنَّةً یَّاْتِیْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ

اطمینان سے تھی ف۲۵۸ ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی

بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا

نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی ف۲۵۹ تو اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی کہ اسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا ف۲۶۰ بدلہ ان کے

یَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ

کئے کا اور بے شک ان کے پاس انھیں میں سے ایک رسول تشریف لایا ف۲۶۱ تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو انھیں

(۲۴۸) کہ اپنی عاقبت و انجام کار کو نہیں سوچتے (۲۴۹) کہ ان کے لئے دائمی عذاب ہے (۲۵۰) اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی (۲۵۱) کفار نے ان پر سختیاں کیں اور انھیں کفر پر مجبور کیا (۲۵۲) ہجرت کے بعد (۲۵۳) ہجرت و جہاد و صبر (۲۵۴) وہ روز قیامت ہے جب ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی (۲۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ روز قیامت لوگوں میں خصومت یہاں تک بڑھے گی کہ روح و جسم میں جھگڑا ہوگا روح کہے گی یارب نہ میرے ہاتھ تھا کہ میں کسی کو پکڑتی نہ پاؤں تھا کہ چلتی نہ آنکھ کہ دیکھتی جسم کہے گا یارب میں تو لکڑی کی طرح تھا نہ میرا ہاتھ پکڑ سکتا تھا نہ پاؤں چل سکتا تھا نہ آنکھ دیکھ سکتی تھی جب یہ روح نوری شعاع کی طرح آئی تو اس سے میری زبان بولنے لگی آنکھ بینا ہو گئی پاؤں چلنے لگے جو کچھ کیا اس نے کیا اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرمائے گا کہ ایک اندھا اور ایک لولا دونوں ایک باغ میں گئے اندھے کو تو پھل نظر نہیں آتے تھے اور لولے کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا تھا تو اندھے نے لولے کو اپنے اوپر سوار کر لیا اس طرح انھوں نے پھل توڑے تو سزا کے وہ دونوں مستحق ہوئے اس لئے روح اور جسم دونوں ملزم ہیں (۲۵۶) ایسے لوگوں کے لئے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور وہ اس نعمت پر مغرور ہو کر ناشکری کرنے لگے کافر ہو گئے یہ سبب اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ہو ان کی مثال ایسی سمجھیے کہ (۲۵۷) مثل مکہ کے (۲۵۸) نہ اس پر غنیم چڑھتا نہ وہاں کے لوگ قتل و قید کی مصیبت میں گرفتار کیے جاتے (۲۵۹) اور اس نے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی (۲۶۰) کہ سات برس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بددعا سے قحط اور خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ مردار کھاتے تھے پھر امن و اطمینان کے بجائے خوف و ہراس ان پر مسلط ہوا اور ہر وقت مسلمانوں کے حملے اور لشکر کشی کا اندیشہ رہنے لگا (۲۶۱) یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

عذاب نے پکڑا ف۲۶۲ اور وہ بے انصاف تھے تو اللہ کی دی ہوئی روزی ف۲۶۳ حلال پاکیزہ کھاؤ ف۲۶۴

وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ

اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو تم پر تو یہی

عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

حرام کیا ہے مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام

بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

پکارا گیا ف۲۶۵ پھر جو لاچار ہو ف۲۶۶ نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا ف۲۶۷ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ

حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو ف۲۶۸ بے شک جو اللہ پر جھوٹ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ

باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا تھوڑا برتنا ہے ف۲۶۹ اور ان کے لیے دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ

عذاب ف۲۷۰ اور خاص یہودیوں پر ہم نے حرام فرمائیں وہ چیزیں جو پہلے تمہیں

(۲۶۲) بھوک اور خوف کے (۲۶۳) جو اس نے سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک سے عطا فرمائی (۲۶۴) بجائے ان حرام اور خبیث اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ غصب اور خبیث مکاسب سے حاصل کئے ہوئے۔ جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکین مکہ ہیں کلبی نے کہا کہ جب اہل مکہ قحط کے سبب بھوک سے پریشان ہوئے اور تکلیف کی برداشت نہ رہی تو ان کے سرداروں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہنچ رہی ہے اس کا خیال فرمایئے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ ان کے لئے طعام لے جایا جائے اس آیت میں اس کا بیان ہوا ان دونوں قولوں میں اول صحیح تر ہے (خازن) (۲۶۵) یعنی اس کو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو (۲۶۶) اور ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھانے پر مجبور ہو (۲۶۷) یعنی قدر ضرورت پر صبر کر کے (۲۶۸) زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ پر افتراء فرمایا گیا آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتا دیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی فاتحہ گیارہویں عرس وغیرہ ایصال ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے (۲۶۹) اور دنیا کی چند روزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں (۲۷۰) ہے آخرت میں

مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

ہم نے سنائیں ف۲۷۱ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۲۷۲

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ

پھر بے شک تمہارا رب ان کے لیے جو نادانی سے ف۲۷۳ برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد

بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾

توبہ کریں اور سنور جائیں بے شک تمہارا رب اس کے بعد ف۲۷۴ ضرور بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ

بے شک ابراہیم ایک امام تھا ف۲۷۵ اللہ کا فرمانبردار اور سب سے جدا ف۲۷۶ اور مشرک نہ

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ

تھا ف۲۷۷ اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اسے چن لیا ف۲۷۸ اور اسے سیدھی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

راہ دکھائی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی ف۲۷۹ اور بے شک وہ آخرت میں

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ۭ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

شایان قرب ہے پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو جو ہر

حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَي

باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا ف۲۸۰ ہفتہ تو انہیں پر رکھا گیا تھا

(۲۷۱) سورہ انعام میں آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الآیہ میں (۲۷۲) بغاوت و معصیت کا ارتکاب کر کے جس کی سزا میں وہ چیزیں ان پر حرام ہوئیں جیسا کہ آیت فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ میں ارشاد فرمایا گیا (۲۷۳) بغیر انجام سوچے (۲۷۴) یعنی توبہ کے (۲۷۵) نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع (۲۷۶) دین اسلام پر قائم (۲۷۷) اس میں کفار قریش کی تکذیب ہے جو اپنے آپ کو دین ابراہیمی پر خیال کرتے تھے (۲۷۸) اپنی نبوت و خلت کے لئے (۲۷۹) رسالت و اموال و اولاد و ثناء حسن و قبول عام کہ تمام ادیان والے مسلمان اور یہود اور نصاریٰ اور عرب کے مشرکین سب ان کی عظمت کرتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں (۲۸۰) اتباع سے مراد یہاں عقائد و اصول دین میں موافقت کرنا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اتباع کا حکم دیا گیا اس میں آپ کی عظمت منزلت اور رفعت درجت کا اظہار ہے کہ آپ کا دین ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ان کے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے کیونکہ آپ اکرم الاولین و آخرین ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا اور تمام انبیاء اور کل خلق سے آپ کا مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے، شعر
تو اصلی و باقی طفیل تواند تو شاہی و مجموع خیل تواند

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

جو اس میں مختلف ہو گئے ۲۸۱ اور بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا

فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

جس بات میں اختلاف کرتے تھے ۲۸۲ اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ ۲۸۳ پکی تدبیر اور

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ

اچھی نصیحت سے ۲۸۴ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو ۲۸۵ بے شک

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ

تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ

راہ والوں کو اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی

بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ

تھی ۲۸۶ اور اگر تم صبر کرو ۲۸۷ تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر

اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ ۲۸۸ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو ۲۸۹

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں

۱۶ ع ۹ ۲۲

(۲۸۱) یعنی شنبہ کی تعظیم اور اس روز شکار ترک کرنا اور وقت کو عبادت کے لئے فارغ کرنا یہود پر فرض کیا گیا تھا اور اس کا واقعہ اس طرح ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں روز جمعہ کی تعظیم کا حکم فرمایا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص کرو اس دن میں کچھ کام نہ کرو اس میں انہوں نے اختلاف کیا اور کہا وہ دن جمعہ نہیں بلکہ سنیچر ہونا چاہئے بجز ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں جمعہ پر ہی راضی ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ نے یہود کو سنیچر کی اجازت دے دی اور شکار حرام فرما کر ابتلا میں ڈال دیا تو جو لوگ جمعہ پر راضی ہو گئے تھے وہ تو مطیع رہے اور انہوں نے اس حکم کی فرمانبرداری کی باقی لوگ صبر نہ کر سکے انہوں نے شکار کئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسخ کئے گئے یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ سورہ اعراف میں بیان ہو چکا ہے (۲۸۲) اس طرح کہ مطیع کو ثواب دے گا اور عاصی کو عقاب فرمائے گا اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے (۲۸۳) یعنی خلق کو دین اسلام کی دعوت دو (۲۸۴) آپ کی تدبیر سے وہ دلیل محکم مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کر دے اور اچھی نصیحت سے ترغیبات و ترہیبات مراد ہیں (۲۸۵) بہتر طریق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت حق اور اظہار حقانیت دین کے لئے مناظرہ جائز ہے (۲۸۶) یعنی سزا بقدر جنایت ہو اس سے زائد نہ ہو شان نزول جنگ احد میں کفار نے مسلمانوں کے شہداء کے چہروں کو زخمی کر کے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور انکے پیٹ چاک کئے تھے ان کے اعضاء کاٹے تھے ان شہداء میں حضرت حمزہ بھی تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو حضور کو بہت صدمہ ہوا اور حضور نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلہ ستر کافروں سے لیا جائے گا اور ستر کا یہی حال کیا جائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور نے وہ ارادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا مسئلہ مثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے (مدارک) (۲۸۷) اور انتقام نہ لو (۲۸۸) اگر وہ ایمان نہ لائیں (۲۸۹) کیونکہ ہم تمہارے معین و ناصر ہیں

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۱۷ مَکِّیَّۃٌ ۵۰ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُہَا ۱۱۱ رُکُوْعَاتُہَا ۱۲

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ ایک سو گیارہ آیات اور بارہ رکوع ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پاکی ہے اسے ف۲ جو اپنے بندے ف۳ کو راتوں رات لے گیا ف۴ مسجد حرام سے

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ

مسجد اقصا تک ف۵ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ف۶ کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① وَ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ

بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۷ عطا فرمائی اور اسے

هُدًى لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ② ؕ

بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہراؤ

ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ③ وَ

اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ ف۸ سوار کیا بیشک وہ بڑا شکرگزار بندہ تھا ف۹ اور

قَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب ف۱۰ میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دوبارہ فساد

مَرَّتَیْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ④ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا

مچاؤ گے ف۱۱ اور ضرور بڑا غرور کرو گے ف۱۲ پھر جب ان میں پہلی بار ف۱۳ کا وعدہ آیا ف۱۴ ہم نے

(۱) سورۂ بنی اسرائیل اس کا نام سورۂ اسراء اور سورۂ سبحان بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے مگر آٹھ آیتیں وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ سے نَصِیْرًا تک یہ قول قتادہ کا ہے بیضاوی نے جزم کیا ہے کہ یہ سورت تمام کی تمام مکیہ ہے اس سورت میں بارہ رکوع اور ایک سو دس آیتیں بصری ہیں اور کوفی ایک سو گیارہ اور پانچ سو تینتیس کلمے اور تین چار ہزار چار سو ساٹھ حرف ہیں (۲) منزہ ہے اس کی ذات ہر عیب و نقص سے (۳) محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴) شب معراج (۵) جس کا فاصلہ چالیس منزل یعنی سوا مہینہ سے زیادہ کی راہ ہے شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب معراج درجات عالیہ و مراتب رفیعہ پر فائز ہوئے تو رب عزوجل نے خطاب فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ فضیلت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا حضور نے عرض کیا اس لئے کہ تو نے مجھے عبدیت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (خازن) (۶) دینی بھی دنیوی بھی کہ وہ سرزمین پاک وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام و قبلہ عبادت ہے اور کثرت انہار و اشجار سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے معراج شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں نبوت کے بارہویں سال سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی مکہ مکرمہ سے حضور کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہنچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حد تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے معراج شریف بحالت بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور کے اجلہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں نصوص آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے تیرہ دماغان فلسفہ کے اوہام فاسدہ محض باطل ہیں قدرت الٰہی کے معتقد کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں حضرت جبریل کا براق لے کر حاضر ہونا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غایت اکرام و احترام کے ساتھ سوار کر کے لے جانا بیت المقدس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انبیاء کی امامت فرمانا پھر وہاں سے سیر سماوات کی طرف متوجہ ہونا جبریل امین کا ہر ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحب مقام انبیاء

عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَ

تم پر اپنے بندے بھیجے سخت لڑائی والے ف۱۵ تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے ف۱۶ اور

كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ

یہ ایک وعدہ تھا ف۱۷ جسے پورا ہونا تھا پھر ہم نے ان پر اُلٹ کر تمہارا حملہ کر دیا ف۱۸ اور تم کو

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ

مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور تمہارا جتھا بڑھا دیا اگر تم بھلائی کرو گے اپنا بھلا

لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا

کرو گے ف۱۹ اور اگر برا کرو گے تو اپنا پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا ف۲۰ کہ دشمن

وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا

تمہارا منہ بگاڑ دیں ف۲۱ اور مسجد میں داخل ہوں ف۲۲ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے ف۲۳ اور جس چیز پر

مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ

وقف لازم

قابو پائیں ف۲۴ تباہ کر کے برباد کر دیں قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے ف۲۵ اور اگر تم پھر شرارت کرو ف۲۶

وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ

تو ہم پھر عذاب کریں گے ف۲۷ اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو

لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ

سب سے سیدھی ہے ف۲۸ اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں

بقیہ صفحہ ۵۰۷ = علیہم السلام کا شرف زیارت سے مشرف ہونا اور حضور کی تکریم کرنا احترام بجالانا تشریف آوری کی مبارک بادیں دینا حضور کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کی نہایت منازل سدرۃ المنتہٰی کو پہنچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی ملک مقرب کو بھی مجال نہیں ہے جبریل امین کا وہاں معذرت کر کے رہ جانا پھر مقام قرب خاص میں حضور کا ترقیاں فرمانا اور اس قرب اعلیٰ میں پہنچنا کہ جس کے تصور تک خلق کے اوہام و افکار بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں مورد رحمت و کرم ہونا اور انعامات الٰہیہ اور خصائص نعم سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت سمٰوٰت و ارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کے لئے نمازیں فرض ہونا حضور کا شفاعت فرمانا جنت و دوزخ کی سیریں اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا اور اس واقعہ کی خبریں دینا کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملک شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کرنا حضور کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور نے بتائے قافلوں کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور بکثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے مملو ہیں (۷) یعنی توریت (۸) کشتی میں (۹) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کثیر الشکر تھے جب کچھ کھاتے پیتے پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے ان کی ذریت پر لازم ہے کہ وہ اپنے جد محترم کے طریقہ پر قائم رہے (۱۰) توریت (۱۱) اس سے زمین شام و بیت المقدس مراد ہے اور دو مرتبہ کے فساد کا بیان اگلی آیت میں آتا ہے (۱۲) اور ظلم و بغاوت میں مبتلا ہو گے (۱۳) کے فساد کے عذاب (۱۴) اور انہوں نے احکام توریت کی مخالفت کی اور محارم و معاصی کا ارتکاب کیا اور حضرت شعیا پیغمبر علیہ السلام (وقیل) حضرت ارمیا کو قتل کیا (بیضاوی وغیرہ) (۱۵) بہت زور و قوت والے ان کو تم پر مسلط کیا اور وہ سنجاریب اور اس کے افواج ہیں یا بخت نصر یا جالوت جنہوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا توریت کو جلایا اور مسجد کو خراب کیا اور ستر ہزار کو ان میں سے گرفتار کیا (۱۶) کہ تمہیں لوٹیں اور قتل و قید کریں (۱۷) عذاب کا کہ لازم تھا (۱۸) جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے تو ہم نے تم کو دولت دی اور ان پر غلبہ عنایت فرمایا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے (۱۹) تمہیں اس بھلائی کی جزا ملے گی (۲۰) اور تم نے پھر فساد برپا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچایا اور اپنی طرف اٹھا لیا اور تم نے حضرت زکریا اور حضرت یحیٰی علیہم السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہل فارس اور روم کو مسلط کیا کہ تمہارے وہ

أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا

کہ ان کے لئے بڑا ثواب ہے اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے

لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾ وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَ

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے ف۲۹ جیسے بھلائی مانگتا ہے ف۳۰ اور

كَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَا

آدمی بڑا جلد باز ہے ف۳۱ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ف۳۲ تو رات کی

آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

نشانی مٹی ہوئی رکھی ف۳۳ اور دن کی نشانیاں دکھانے والی ف۳۴ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو ف۳۵

وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ

اور ف۳۶ برسوں کی گنتی اور حساب جانو ف۳۷ اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر

تَفْصِيلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ

فرمادی ف۳۸ اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگادی ف۳۹ اور اس کے لئے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا ﴿١٣﴾ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ

قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائیگا ف۴۰ فرمایا جائیگا کہ اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب

عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿١٤﴾ مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ

کرنے کو بہت ہے جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا ف۴۱ اور جو

بقیہ صفحہ ۵۰۸ = دشمن تمہیں قتل کریں یا قید کریں اور تمہیں انتہا پریشان کریں (۲۱) کہ رنج و پریشانی کے آثار تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں (۲۲) یعنی بیت المقدس میں اور اس کو ویران کریں (۲۳) اور اس کو ویران کیا تھا تمہارے پہلے فساد کے وقت (۲۴) بلا دبنی اسرائیل سے اس کو (۲۵) دوسری مرتبہ کے بعد بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو اور معاصی سے باز آؤ (۲۶) تیسری مرتبہ (۲۷) چنانچہ ایسا ہوا اور انہوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف عود کیا اور زمانہ پاک مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تکذیب کی تو قیامت تک کے لئے ان پر ذلت لازم کردی گئی اور مسلمان ان پر مسلط فرمادیئے گئے جیسا کہ قرآن کریم میں یہود کی نسبت وارد ہوا ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ الآیہ (۲۸) وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا اور ان کی اطاعت کرتا ہے (۲۹) اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور غصہ میں آکر ان سب کو کوستا ہے اور ان کے لئے بددعائیں کرتا ہے (۳۰) اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بددعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہوجائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا (۳۱) بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے کافر مراد ہے اور برائی کی دعا سے اس کا عذاب کی جلدی کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نضر بن حارث کافر نے کہا یارب اگر یہ دین اسلام تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول کرلی اور اس کی گردن ماری گئی (۳۲) اپنی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی (۳۳) یعنی شب کو تاریک کیا تاکہ اس میں آرام کیا جائے (۳۴) روشن کہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں (۳۵) اور کسب و معاش کے کام بآسانی انجام دے سکو (۳۶) رات دن کے دورے سے (۳۷) دینی و دنیوی کاموں کے اوقات کا (۳۸) خواہ اس کی حاجت دین میں ہو یا دنیا میں مدعا یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی تفصیل فرمادی جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ہم نے کتاب میں کچھ چھوڑ نہ دیا اور ایک اور آیت میں ارشاد کیا وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ غرض ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآن کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے سبحان اللہ کیا کتاب ہے کیسی اس کی جامعیت (جمل خازن مدارک وغیرہ) (۳۹) یعنی جو کچھ اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے خیر یا شر سعادت یا شقاوت وہ اس کو اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار جہاں جائے ساتھ رہے کبھی جدا نہ ہو مجاہد نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نوشتہ ڈال دیا جاتا ہے (۴۰) وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا (۴۱) اس کا ثواب وہی پائے گا

ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا

بھٹکا تو اپنے ہی برے کو بھٹکا ف۴۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۴۳ اور ہم

مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً

عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ف۴۴ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے

اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا

خوشحالوں ف۴۵ پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ کر کے

تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى

برباد کر دیتے ہیں اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں (قومیں) ف۴۶ نوح کے بعد ہلاک کر دیں ف۴۷ اور تمہارا

بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار دیکھنے والا ف۴۸ جو یہ جلدی والی

الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ

چاہے ف۴۹ ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں ف۵۰ پھر اس کے لئے جہنم

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى

کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی

لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا

کوشش کرے ف۵۱ اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی ف۵۲ ہم سب کو

(۴۲) اس کے بھٹکنے کا گناہ اور وبال اسی پر (۴۳) ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا (۴۴) جو امت کو اس کے فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہِ حق ان پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے (۴۵) اور سرداروں (۴۶) یعنی تکذیب کرنے والی امتیں (۴۷) مثل عاد و ثمود وغیرہ کے (۴۸) ظاہر و باطن کا عالم اس سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا (۴۹) یعنی دنیا کا طلب گار ہو (۵۰) یہ ضروری نہیں کہ طالب دنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کر دیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں ان حالتوں میں کافر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے میں رہا اور اگر دنیا میں اس کو اس کی پوری مراد دے دی گئی تو آخرت کی بدنصیبی و شقاوت تو جب بھی ہے بخلاف مومن کے جو آخرت کا طلب گار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمت اس کے لئے ہے اور اگر دنیا میں بھی فضلِ الٰہی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب غرض مومن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافر اگر دنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا کیونکہ (۵۱) اور عمل صالح بجالائے (۵۲) اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں ایک تو طلب آخرت ہونا یعنی نیت نیک دوسرے سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا تیسری ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے

نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ

مدد دیتے ہیں اُن کو بھی ف۵۳ اور ان کو بھی ف۵۴ تمہارے رب کی عطا سے ف۵۵ اور تمہارے رب کی عطا پر

مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ

روک نہیں ف۵۶ دیکھو ہم نے ان میں ایک کو ایک پر کیسی بڑائی دی ف۵۷ اور بیشک آخرت

اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ ہے اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا

فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ

کہ تو بیٹھ رہے گا مذمت کیا جاتا بےبس ف۵۸ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو

اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ

نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو

اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

پہنچ جائیں ف۵۹ تو اُن سے ہُوں نہ کہنا ف۶۰ اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات

كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ

کہنا ف۶۱ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا ف۶۲ نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب

ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ

تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا ف۶۳ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے ف۶۴

(۵۳) جو دنیا چاہتے ہیں (۵۴) جو طالب آخرت ہیں (۵۵) دنیا میں سب کو روزی دیتے ہیں اور انجام ہر ایک کا اس کے حسب حال (۵۶) دنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد (۵۷) مال و کمال و جاہ و ثروت میں (۵۸) بے یار و مدد گار (۵۹) ضعف کا غلبہ ہو اعضا میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس ناتوان رہ جائیں (۶۰) یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت میں کچھ گرانی ہے (۶۱) اور حسن ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا مسئلہ ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے مسئلہ ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے (۶۲) یعنی بہ نرمی و تواضع پیش آ اور ان کے ساتھ تھکے وقت میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر (۶۳) مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا اس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یارب میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہو سکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہونچانے والی ہے مردوں کے ایصال ثواب میں بھی ان کے لئے دعائے رحمت ہوتی ہے لہٰذا اس کے لئے یہ آیت اصل ہے مسئلہ والدین کافر ہوں تو ان کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے دوسری حدیث میں ہے والدین کا فرماں بردار جہنمی نہ ہو گا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتار عذاب ہو گا ایک اور حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے بچو اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا نہ قاطع رحم نہ بوڑھا زنا کار نہ تکبر سے اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا (۶۴) والدین کی اطاعت کا ارادہ اور ان کی خدمت کا ذوق

إِنْ تَكُونُوا صٰلِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴿٢٥﴾ وَاٰتِ

اگر تم لائق ہوئے ف۶۵ تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور رشتہ داروں

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾

کو ان کا حق دے ف۶۶ اور مسکین اور مسافر کو ف۶۷ اور فضول نہ اڑا ف۶۸

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيٰطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهِ

بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں ف۶۹ اور شیطان اپنے رب کا

كَفُورًا ﴿٢٧﴾ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا

بڑا ناشکرا ہے ف۷۰ اور اگر تو ان سے ف۷۱ منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے

فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَيْسُورًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلٰى عُنُقِكَ

تو ان سے آسان بات کہہ ف۷۲ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ

اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا ف۷۳ بیشک تمہارا رب

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا

جسے چاہے رزق کشادہ دیتا اور ف۷۴ کستا ہے (تنگی دیتا ہے) بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ف۷۵

بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ

دیکھتا ہے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ف۷۶ ہم انھیں بھی رزق دیں گے

(۶۵) اور تم سے والدین کی خدمت میں تقصیر واقع ہوئی تو تم نے توبہ کی (۶۶) ان کے ساتھ صلہ رحمی کر اور محبت اور میل جول اور خبر گیری اور موقع پر مدد اور حسن معاشرت مسئلہ اور اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحب استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دینا اور ان کی تعظیم و توقیر بجالانا ہے (۶۷) ان کا حق دو یعنی زکوٰۃ (۶۸) یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تبذیر مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے (۶۹) کہ ان کی راہ چلتے ہیں (۷۰) تو اس کی راہ اختیار کرنا نہ چاہئے (۷۱) یعنی رشتہ داروں اور مسکینوں اور مسافروں سے شان نزول یہ آیت مہجع و بلال و صہیب و سالم و خباب اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی جو وقتاً فوقتاً سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حوائج و ضروریات کے لئے سوال کرتے رہتے تھے اگر کسی وقت حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ حیاءً ان سے اعراض کرتے اور خاموش ہو جاتے بایں انتظار کہ اللہ تعالیٰ کچھ بھیجے تو انہیں عطا فرمائیں (۷۲) یعنی ان کی خوش دلی کے لئے ان سے وعدہ کیجئے یا ان کے حق میں دعا فرمایئے (۷۳) یہ تمثیل ہے جس سے انفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا ایسا کرنا تو سبب ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے شان نزول ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی اور کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰت والتسلیمات کی سخاوت اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنے ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دریغ نہ فرماتے یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب صاحب فضل و کمال ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے جود و نوال میں کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جود و کرم کی آزمائش کرا دی جائے چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی خدمت میں بھیجا کہ حضور سے قمیص مانگ لائے اس وقت

وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ

اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ

كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ

بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا

رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق نہ مارا جائے تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے

فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ

ف۷۷ تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ف۷۸ ضرور اس کی مدد ہونی ہے ف۷۹ اور یتیم کے مال کے پاس

الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا

نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے ف۸۰ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے ف۸۱ اور عہد

بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ

پورا کرو ف۸۲ بے شک عہد سے سوال ہونا ہے اور ناپو تو پورا ناپو

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾

اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ف۸۳ بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے

بقیہ صفحہ ۵۱۲ = حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیب تن تھی وہی اتار کر عطا فرما دی اور اپنے آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا اذان ہوئی صحابہ نے انتظار کیا حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لئے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیص نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۷۴) جسے چاہے اس کے لئے تنگی کرتا اور اس کو (۷۵) اور ان کے احوال و مصالح کو (۷۶) زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے تھے اور اس کے کئی سبب تھے ناداری و مفلسی کا خوف لوٹ کا خوف اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمائی (۷۷) قصاص لینے کا مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیب عصبات ہیں مسئلہ اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے (۷۸) اور زمانہ جاہلیت کی طرح ایک مقتول کے عوض میں کئی کئی کو یا بجائے قاتل کے اس کی قوم و جماعت کے اور کسی شخص کو قتل نہ کرے (۷۹) یعنی ولی کی یا مقتول مظلوم کی یا اس شخص کی جس کو ولی ناحق قتل کرے (۸۰) وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ (۸۱) اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یہی مختار ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامات ظاہر نہ ہونے کی حالت میں انتہائے مدت بلوغ اسی سے تمسک کر کے اٹھارہ سال قرار دی (احمدی) (۸۲) اللہ کا بھی بندوں کا بھی (۸۳) یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اسے یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت نہ کہو کہ میں نے سنا ابن حنفیہ سے منقول ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو

أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ

سوال ہونا ہے ف۸۴ اور زمین میں اتراتا نہ چل ف۸۵ بے شک

لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ

ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا ف۸۶ یہ جو کچھ گزرا ان میں کی

سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤی اِلَیْكَ رَبُّكَ

بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے یہ ان وحیوں میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی

مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ

حکمت کی باتیں ف۸۷ اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا

مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

طعنہ پاتا دھکے کھاتا کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹے چن دیئے اور اپنے لئے فرشتوں سے بیٹیاں

اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

بنائیں ف۸۸ بے شک تم بڑا بول بولتے ہو ف۸۹ اور بے شک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے

لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا

بیان فرمایا ف۹۰ کہ وہ سمجھیں ف۹۱ اور اس سے انہیں نہیں بڑھتی مگر نفرت ف۹۲ تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ

یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ

بکتے ہیں جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ف۹۳ اسے پاکی اور

(۸۴) کہ تم نے ان سے کیا کام لیا (۸۵) تکبر و خود نمائی سے (۸۶) معنی یہ ہیں کہ تکبر و خود نمائی سے کچھ فائدہ نہیں (۸۷) جن کی صحت پر عقل گواہی دے اور ان سے نفس کی اصلاح ہو ان کی رعایت لازم ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور طاعتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ اٹھارہ آیتیں لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ سے مَدْحُوْرًا تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الواح میں تھیں ان کی ابتدا توحید کے حکم سے ہوئی اور انتہا شرک کی ممانعت پر اس سے معلوم ہوا کہ ہر حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابلِ پذیرائی نہیں (۸۸) یہ خلاف حکمت بات کس طرح کہتے ہو (۸۹) کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ثابت کرتے ہو جو خواص اجسام سے ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک پھر اس میں بھی اپنی بڑائی رکھتے ہو کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہو کتنی بے ادبی اور گستاخی ہے (۹۰) دلیلوں سے بھی مثالوں سے بھی حکمتوں سے بھی عبرتوں سے بھی اور جا بجا اس مضمون کو قسم قسم کے پیرایوں میں بیان فرمایا (۹۱) اور پند پذیر ہوں (۹۲) اور حق سے دوری (۹۳) اور اس سے بر سرِ مقابلہ ہوتے جیسا بادشاہوں کا طریقہ ہے

تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ

برتری ان کی باتوں سے بڑی برتری اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور

الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ

زمین اور جو کوئی ان میں ہیں ف۹۴ اور کوئی چیز نہیں ف۹۵ جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ف۹۶

لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا

ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے ف۹۷ بے شک وہ علم والا بخشنے والا ہے ف۹۸ اور

قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اے محبوب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ

لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا ف۹۹ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیئے ہیں کہ

يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ

اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ف۱۰۰ اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی

وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ

یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے ہم خوب جانتے ہیں جس لئے وہ سنتے ہیں

بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ

ف۱۰۱ جب تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور جب آپس میں مشورہ کرتے ہیں جبکہ ظالم کہتے ہیں

(۹۴) زبان حال سے اس طرح کہ ان کے وجود صانع کے قدرت وحکمت پر دلالت کرتے ہیں یا زبان قال سے اور یہی صحیح ہے احادیث کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں اور سلف سے بھی منقول ہے (۹۵) جماد و نبات و حیوان سے زندہ (۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہر زندہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی زندگی اس کے حسب حیثیت ہے مفسرین نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرتا ہے اور ان سب کی تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا (بخاری شریف) حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا (مسلم شریف) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رویا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس پر دست کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جماد کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا (۹۷) اختلاف لغات کے باعث یا دشواری ادراک کے سبب (۹۸) کہ بندوں کی غفلت پر عذاب میں جلدی نہیں فرماتا (۹۹) کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکیں شان نزول جب آیت "تَبَّتْ یَدَا" نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت پتھر لے کر آئی حضور مع حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشریف رکھتے تھے اس نے حضور کو نہ دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگی تمہارے آقا کہاں ہیں مجھے معلوم ہوا ہے انہوں نے میری ہجو کی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ شعر گوئی نہیں کرتے ہیں تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کے لئے یہ پتھر لائی تھی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس نے حضور کو دیکھا نہیں فرمایا میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (۱۰۰) گرانی جس کے باعث وہ قرآن شریف نہیں سنتے (۱۰۱) یعنی سنتے بھی ہیں تو تمسخر اور تکذیب کے لئے

إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٤٧﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ

تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد کے جس پر جادو ہوا ف۱۰۲ دیکھو انہوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں

الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٤٨﴾ وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا

دیں تو گمراہ ہوئے کہ راہ نہیں پا سکتے اور بولے کیا جب ہم

عِظَامًا وَّرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُونُوا

ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کیا سچ مچ نئے بن کر اٹھیں گے ف۱۰۳ تم فرماؤ کہ

حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ﴿٥٠﴾ أَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ

پتھر یا لوہا ہو جاؤ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے خیال میں بڑی ہو ف۱۰۴

فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُعِيدُنَا قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ

تو اب کہیں گے ہمیں کون پھر پیدا کرے گا تم فرماؤ وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا

فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ قُلْ

تو اب تمہاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہے ف۱۰۵ تم فرماؤ

عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا ﴿٥١﴾ يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ

شاید نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا ف۱۰۶ تو تم اس کی حمد کرتے

وَتَظُنُّونَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٥٢﴾ وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي

چلے آؤ گے اور ف۱۰۷ سمجھو گے کہ نہ رہے تھے ف۱۰۸ مگر تھوڑا اور میرے ف۱۰۹ بندوں سے فرماؤ ف۱۱۰ وہ بات کہیں

(۱۰۲) تو بعض ان میں سے آپ کو مجنون کہتے ہیں بعض ساحر بعض کاہن بعض شاعر (۱۰۳) یہ بات انہوں نے بہت تعجب سے کہی اور مرنے اور خاک میں مل جانے کے بعد زندہ کیے جانے کو انہوں نے بہت بعید سمجھا اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرمایا (۱۰۴) اور حیات سے دور ہو جان اس سے کبھی متعلق نہ ہوئی ہو تو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں زندہ کرے گا اور پہلی حالت کی طرف واپس فرمائے گا چہ جائیکہ ہڈیاں اور اس جسم کے ذرے انہیں زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ان سے تو جان پہلے متعلق رہ چکی ہے (۱۰۵) یعنی قیامت کب قائم ہوگی اور مردے کب اٹھائے جائیں گے (۱۰۶) قبروں سے موقف قیامت کی طرف (۱۰۷) اپنے سروں سے خاک جھاڑتے اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہتے اور یہ اقرار کرتے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اٹھانے والا ہے (۱۰۸) دنیا میں یا قبروں میں (۱۰۹) ایماندار (۱۱۰) کہ وہ کافروں سے

هِيَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ يَنۡزَغُ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ

جو سب سے اچھی ہو ف۱۱۱ بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بے شک شیطان

لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ

آدمی کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے ف۱۱۲

اِنۡ يَّشَاۡ يُعَذِّبۡكُمۡ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ

چاہے تو تمہیں عذاب کرے اور ہم نے تم کو ان پر کروڑا (حاکمِ اعلیٰ) بنا کر نہ بھیجا ف۱۱۳ اور تمہارا رب خوب جانتا ہے جو کوئی

فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَلَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعۡضٍ

آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۱۱۴ اور بے شک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی ف۱۱۵

وَّاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادۡعُوا الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ فَلَا

اور داؤد کو زبور عطا فرمائی ف۱۱۶ تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ

يَمۡلِكُوۡنَ كَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡكُمۡ وَلَا تَحۡوِيۡلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓٮِٕكَ الَّذِيۡنَ

اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا ف۱۱۷ وہ مقبول بندے جنہیں

يَدۡعُوۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الۡوَسِيۡلَةَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ وَيَرۡجُوۡنَ

یہ کافر پوجتے ہیں ف۱۱۸ وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے ف۱۱۹ اس کی

رَحۡمَتَهٗ وَيَخَافُوۡنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿۵۷﴾ وَ

رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں ف۱۲۰ بے شک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے اور

(۱۱۱) نرم ہو یا پاکیزہ ہو ادب اور تہذیب کی ہو ارشاد و ہدایت کی ہو کفار اگر بیہودگی کریں تو ان کا جواب انہیں کے انداز میں نہ دیا جائے شانِ نزول مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انہیں ایذائیں دیتے تھے انہوں نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ کفار کی جاہلانہ باتوں کا ویسا ہی جواب نہ دیں صبر کریں اور یَهۡدِيۡكُمُ اللّٰهُ کہہ دیں یہ حکم قتال و جہاد کے حکم سے پہلے تھا بعد کو منسوخ ہو گیا اور ارشاد فرمایا گیا یٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الۡكُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ایک کافر نے ان کی شان میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں صبر کرنے اور معاف فرمانے کا حکم دیا (۱۱۲) اور تمہیں توبہ اور ایمان کی توفیق عطا فرمائے (۱۱۳) کہ تم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہوتے (۱۱۴) سب کے احوال کو اور اس کو کہ کون کس لائق ہے (۱۱۵) مخصوص فضائل کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبیب (۱۱۶) زبور کتابِ الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اس کی تحمید و تمجید ہے نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ فرائض نہ حدود و احکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا مفسرین نے اس کے چند وجوہ بیان کئے ہیں ایک یہ کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کی باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا اس میں تنبیہ ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلتِ علم ہے نہ کہ فضیلتِ ملک و مال دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی امت خیر الامم اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا تیسری وجہ یہ ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمانے کا ذکر کر کے یہود کی تکذیب کر دی گئی اور ان کے دعوے کا بطلان ظاہر فرما دیا گیا غرض کہ یہ آیت سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتِ کبریٰ پر دلالت کرتی ہے قطعہ ای وصف تو در کتاب موسیٰ ۔ ۔ وی نعت تو در زبور داؤد ۔ ۔ مقصود توئی ز آفرینش ۔ ۔ باقی بہ طفیل تست موجود ۔ ۔ (۱۱۷) شانِ نزول کفار جب قحطِ شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتے اور

اِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا

کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت سے پہلے نیست کردیں گے یا اسے سخت

عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾ وَ مَا مَنَعَنَاۤ

عذاب دیں گے ف۱۲۱ یہ کتاب میں ف۱۲۲ لکھا ہوا ہے اور ہم ایسی

اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَ اٰتَیْنَا ثَمُوْدَ

نشانیاں بھیجنے سے یوں ہی باز رہے کہ انہیں اگلوں نے جھٹلایا ف۱۲۳ اور ہم نے ثمود کو

النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَ مَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾

ف۱۲۴ ناقہ دیا آنکھیں کھولنے کو ف۱۲۵ تو انہوں نے اس پر ظلم کیا ف۱۲۶ اور ہم ایسی نشانیاں نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کو ف۱۲۷

وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ

اور جب ہم نے تم سے فرمایا کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں ف۱۲۸ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا ف۱۲۹ جو

اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ ؕ وَ

تمہیں دکھایا تھا ف۱۳۰ مگر لوگوں کی آزمائش کو ف۱۳۱ اور وہ پیڑ جس پر قرآن میں لعنت ہے ف۱۳۲ اور

نُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا

ہم انہیں ڈراتے ہیں ف۱۳۳ تو انہیں نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا ﴿۶۱﴾

کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۳۴ تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا

بقیہ صفحہ ۵۱۷ = مردار کھا گئے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائے اور آپ سے دعا کی التجا کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب بتوں کو خدا مانتے ہو تو اس وقت انہیں پکارو اور وہ تمہاری مدد کریں اور جب تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے تو کیوں انہیں معبود بناتے ہو (۱۱۸) جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ شان نزول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آیت ایک جماعت عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے وہ جنات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں عار دلائی (۱۱۹) تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے مقبول بندوں کا یہی طریقہ ہے (۱۲۰) کافر انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں (۱۲۱) قتل وغیرہ کے ساتھ جب وہ کفر کریں اور معاصی میں مبتلا ہوں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب کسی بستی میں زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک کا حکم دیتا ہے (۱۲۲) لوح محفوظ میں (۱۲۳) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل مکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کر دیں اور پہاڑوں کو سرزمین مکہ سے ہٹا دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا اس لئے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کر کے ایمان نہیں لاتی تو ہم اسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۲۴) ان کے حسب طلب (۱۲۵) یعنی حجت واضحہ (۱۲۶) اور کفر کیا کہ اس کے من اللہ ہونے سے منکر ہو گئے (۱۲۷) جلد آنے والے عذاب سے (۱۲۸) اس کے قبضہ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمائیے اور کسی کا خوف نہ کیجئے اللہ آپ کا نگہبان ہے (۱۲۹) یعنی معائنہ عجائب آیات الٰہیہ کا (۱۳۰) شب معراج بحالت بیداری (۱۳۱) یعنی اہل مکہ کی چنانچہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واقعہ معراج کی خبر دی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی اور بعض مرتد ہو گئے اور تمسخر سے عمارت بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے حضور نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو ساحر کہنے لگے (۱۳۲) یعنی درخت زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سبب آزمائش بنا دیا یہاں تک کہ ابو جہل نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو جہنم کی

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ

بولا ف۱۳۵ دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا ف۱۳۶ اگر تو نے مجھے قیامت تک

الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ

مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ف۱۳۷ مگر تھوڑا ف۱۳۸ فرمایا دُور ہو ف۱۳۹ تو ان میں جو تیری پیروی

مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ

کرے گا تو بے شک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا اور ڈگا دے (بہکا دے) ان میں سے

اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ

جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے ف۱۴۰ اور ان پر لام باندھ (فوج چڑھا) لا اپنے سواروں اور اپنے پیادوں کا

وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ

ف۱۴۱ اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں ف۱۴۲ اور انہیں وعدہ دے ف۱۴۳ اور شیطان انہیں وعدہ

اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ كَفٰى

نہیں دیتا مگر فریب سے بیشک جو میرے بندے ہیں ف۱۴۴ ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب

بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ

کافی ہے کام بنانے کو ف۱۴۵ تمہارا رب وہ ہے کہ تمہارے لئے دریا میں کشتی رواں کرتا ہے کہ ف۱۴۶

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

تم اس کا فضل تلاش کرو بیشک وہ تم پر مہربان ہے اور جب تمہیں دریا میں مصیبت

بقیہ صفحہ ۵۱۸ = آگ سے ڈراتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اُگیں گے آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے یہ اعتراض انہوں نے کیا اور قدرتِ الٰہی سے غافل رہے یہ نہ سمجھے کہ اس قادر مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں سمندل ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے بلادِ ترک میں اسکے اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کر لی جاتیں اور جلتی نہ تھیں شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے (۱۳۳) دینی اور دنیوی خوفناک امور سے (۱۳۴) تحیت کا (۱۳۵) شیطان (۱۳۶) اور اس کو مجھ پر فضیلت دی اور اس کو سجدہ کرایا تو میں قسم کھاتا ہوں کہ (۱۳۷) گمراہ کر کے (۱۳۸) جنہیں اللہ بچائے اور محفوظ رکھے وہ اس کے مخلص بندے ہیں شیطان کے اس کلام پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس سے (۱۳۹) تجھے نفخۂ اولیٰ تک مہلت دی گئی (۱۴۰) وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے لہو و لعب کی آوازیں ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے (۱۴۱) یعنی اپنے سب مکر تمام کر لے اور اپنے تمام لشکروں سے مدد لے (۱۴۲) زجاج نے کہا کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو ابلیس اس میں شریک ہے جیسے کہ سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور فسق اور ممنوعات میں خرچ کرنا اور زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں جن میں شیطان کی شرکت ہے اور زنا و ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے (۱۴۳) اپنی طاعت پر (۱۴۴) نیک مخلص انبیاء اور اصحاب فضل و صلاح (۱۴۵) انہیں تجھ سے محفوظ رکھے گا اور شیطانی مکائد اور وساوس کو دفع فرمائے گا (۱۴۶) ان میں تجارتوں کے لئے سفر کر کے

فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ

پہنچتی ہے ف۱۴۷ تو اس کے سوا جنہیں پوجتے ہیں سب گم ہو جاتے ہیں ف۱۴۸ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف

اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ

نجات دیتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں ف۱۴۹ اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم ف۱۵۰ اس سے نڈر ہوئے کہ وہ خشکی ہی کا

جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿۶۸﴾

کوئی کنارہ تمہارے ساتھ دھنسا دے ف۱۵۱ یا تم پر پتھراؤ بھیجے ف۱۵۲ پھر اپنا کوئی حمایتی نہ پاؤ ف۱۵۳

اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا

یا اس سے نڈر ہوئے کہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے پھر تم پر جہاز توڑنے والی آندھی

مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿۶۹﴾

بھیجے تو تم کو تمہارے کفر کے سبب ڈبو دے پھر اپنے لئے کوئی ایسا نہ پاؤ کہ اس پر ہمارا پیچھا کرے ف۱۵۴

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی ف۱۵۵ اور ان کو خشکی اور تری میں ف۱۵۶ سوار کیا اور ان کو ستھری

الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾ يَوْمَ

چیزیں روزی دیں ف۱۵۷ اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا ف۱۵۸ جس دن

نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ف۱۵۹ تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا

(۱۴۷) اور ڈوبنے کا اندیشہ کرتے ہیں (۱۴۸) اور ان جھوٹے معبودوں میں سے کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے ہیں (۱۴۹) اس کی توحید سے اور پھر انہیں ناکارہ بتوں کی پرستش شروع کر دیتے ہو (۱۵۰) دریا سے نجات پا کر (۱۵۱) جیسا کہ قارون کو دھنسا دیا تھا مقصد یہ ہے کہ خشکی وتری سب اس کے تحت قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے خشکی ہو یا تری ہر کہیں بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے وہ زمین میں دھنسانے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ (۱۵۲) جیسا قوم لوط پر بھیجا تھا (۱۵۳) جو تمہیں بچاسکے (۱۵۴) اور ہم سے دریافت کر سکے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ ہم قادر مختار ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہمارے کام میں کوئی دخل دینے والا اور دم مارنے والا نہیں (۱۵۵) عقل وعلم و گویائی پاکیزہ صورت معتدل قامت اور معاش و معاد کی تدابیر اور تمام چیزوں پر استیلاو تسخیر عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دے کر (۱۵۶) جانوروں اور دوسری سواریوں اور کشتیوں او جہازوں وغیرہ میں (۱۵۷) لطیف خوش ذائقہ حیوانی اور نباتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی کیونکہ انسان کے سوا حیوانات میں پکی ہوئی غذا اور کسی کی خوراک نہیں (۱۵۸) حسن کا قول ہے کہ اکثر سے کل مراد ہے اور اکثر کا لفظ کل کے معنی میں بولا جاتا ہے قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ اور مَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا میں اکثر بہ معنی کل ہے لہٰذا ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں اور خواص بشر یعنی انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ سے افضل ہیں اور صلحائے بشر عوام ملائکہ سے حدیث شریف میں ہے کہ مومن اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ کرامت رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ فرشتے طاعت و مجبول ہیں یہی ان کی سرشت ہے ان میں عقل ہے شہوت نہیں اور بہائم میں شہوت ہے عقل نہیں اور آدمی شہوت و عقل دونوں کا جامع ہے تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ ملائکہ سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ بہائم سے بدتر ہے (۱۵۹) جس کا وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس سے وہ امام زماں مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت کی ہو یا باطل کی حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین

فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ

یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے ف۱۶۰ اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائیگا ف۱۶۱ اور جو اس زندگی میں

هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنْ

اندھا ہو ف۱۶۲ وہ آخرت میں اندھا ہے ف۱۶۳ اور اور بھی زیادہ گمراہ اور وہ تو

كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا

قریب تھا کہ تمہیں کچھ لغزش دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو بھیجی کہ تم ہماری طرف کچھ اور نسبت

غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ

کر دو اور ایسا ہوتا تو وہ تم کو اپنا گہرا دوست بنالیتے ف۱۶۴ اور اگر ہم تمہیں ف۱۶۵ ثابت قدم نہ رکھتے تو

كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ

قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی عمر

وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنْ كَادُوْا

اور دوچند موت ف۱۶۶ کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے اور بیشک قریب تھا

لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ

کہ وہ تمہیں اس زمین سے ف۱۶۷ ڈگا دیں (کھسکا دیں) کہ تمہیں اس سے باہر کر دیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے

خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا

نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا ف۱۶۸ دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ف۱۶۹

(۱۶۰) نیک لوگ جو دنیا میں صاحب بصیرت تھے اور راہ راست پر رہے ان کو ان کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اسکو ذوق وشوق سے پڑھیں گے اور جو بد بخت ہیں کفار ہیں ان کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ انہیں دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور دہشت سے پوری طرح پڑھنے پر قادر نہ ہوں گے (۱۶۱) یعنی ثواب اعمال میں ان سے ادنیٰ بھی کمی نہ کی جائے گی (۱۶۲) دنیا کی حق کے دیکھنے سے (۱۶۳) نجات کی راہ سے معنیٰ یہ ہیں کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہو گا کیونکہ دنیا میں توبہ مقبول ہے اور آخرت میں توبہ مقبول نہیں (۱۶۴) شان نزول ثقیف کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کر لیں تو ہم آپ کی بیعت کر لیں ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں یعنی رکوع سجدہ نہ کریں گے دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے تیسرے یہ کہ لات کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھالیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اس کو وصول کر لیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو اور بتوں کے توڑنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات و عزیٰ سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا وہ کہنے لگے یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم چاہتے یہ ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہو تاکہ ہم فخر کر سکیں اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ اللہ کا حکم ہی ایسا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۶۵) معصوم کر کے (۱۶۶) کے عذاب (۱۶۷) یعنی عرب سے شان نزول مشرکین نے اتفاق کر کے چاہا کہ سب مل کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سرزمین عرب سے باہر کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (خازن) (۱۶۸) اور جلد ہلاک کر دیئے جاتے (۱۶۹) یعنی جس قوم نے اپنے درمیان سے اپنے رسول کو نکالا ان کے لئے سنت الٰہی یہی رہی کہ انہیں ہلاک کر دیا

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ

اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی

غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿٧٨﴾

اندھیری تک ف١٧٠ اور صبح کا قرآن ف١٧١ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ف١٧٢

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے ف١٧٣ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے

مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿٧٩﴾ وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي

جہاں سب تمہاری حمد کریں ف١٧٤ اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر

مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا ﴿٨٠﴾ وَقُلْ

لے جا ف١٧٥ اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے ف١٧٦ اور فرماؤ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿٨١﴾ وَنُنَزِّلُ

کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا ف١٧٧ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا ف١٧٨ اور ہم قرآن میں

مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ

اتارتے ہیں وہ چیز ف١٧٩ جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے ف١٨٠ اور اس سے ظالموں کو ف١٨١ نقصان ہی

إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۖ

بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں ف١٨٢ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے ف١٨٣

(١٧٠) اس میں ظہر سے عشاتک کی چار نمازیں آگئیں (١٧١) اس سے نماز فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قرات ایک رکن ہے اور جز سے کل تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ قرات نماز کا رکن ہے (١٧٢) یعنی نماز فجر میں رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی آجاتے ہیں (١٧٣) تہجد نماز کے لئے نیند کو چھوڑے یا بعد عشا سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں نماز تہجد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں نماز تہجد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض تھی جمہور کا یہی قول ہے حضور کی امت کے لئے یہ نماز سنت ہے مسئلہ تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں مسئلہ اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کرلے درمیان تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصف اخیر افضل ہے مسئلہ جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو اس کے لئے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے (ردالمحتار) (١٧٤) اور مقام محمود مقام شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور کی حمد کریں گے اسی پر جمہور ہیں (١٧٥) جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا منصب ہو یا کام بعض مفسرین نے کہا مراد یہ ہے کہ مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور وقت بعث عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا بعض نے کہا معنی یہ ہیں کہ مجھے اپنی طاعت میں صدق کے ساتھ داخل کر اور اپنی مناہی سے صدق کے ساتھ خارج فرما اور اس کے معنی میں ایک قول یہ بھی ہے کہ منصب نبوت میں مجھے صدق کے ساتھ داخل کر اور صدق کے ساتھ دنیا سے رخصت کے وقت نبوت کے حقوق واجبہ سے عہدہ برآ فرما ایک قول یہ بھی ہے کہ مجھے مدینہ طیبہ میں پسندیدہ داخلہ عنایت کر اور مکہ مکرمہ سے میرا خروج صدق کے ساتھ کر کہ اس سے میرا دل غمگین نہ ہو۔ مگر یہ توجیہ اس صورت میں صحیح ہو سکتی ہے جب کہ یہ آیت مدنی نہ ہو جیسا کہ علامہ سیوطی نے تکمیل فرما کر اس آیت کے مدنی ہونے کا قول ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا (١٧٦) وہ قوت عطا فرما جس سے میں تیرے دشمنوں پر غالب ہوں اور وہ حجت جس سے میں ہر مخالف پر فتح پاؤں اور وہ غلبہ ظاہرہ جس سے میں تیرے دین کو تقویت دوں یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے ان کے دین کو غالب کرنے اور انہیں دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا (١٧٧) یعنی اسلام آیا اور کفر مٹ گیا یا قرآن آیا اور شیطان ہلاک ہوا

وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ

اور جب اسے برائی پہنچے ۱۸۴ تو ناامید ہو جاتا ہے ۱۸۵ تم فرماؤ سب اپنے کینڈے (انداز) پر کام کرتے ہیں ۱۸۶

فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ

تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾

تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا ۱۸۷

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

اور اگر ہم چاہتے تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اُسے لے جاتے ۱۸۸ پھر تم کوئی نہ پاتے کہ

لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ

تمہارے لئے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا مگر تمہارے رب کی رحمت ۱۸۹ بے شک تم پر اس کا

عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ

بڑا فضل ہے ۱۹۰ تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر

يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ

متفق ہو جائیں کہ ۱۹۱ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا

لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ

مددگار ہو ۱۹۲ اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل

بقیہ صفحہ ۵۲۲ = (۱۷۸) کیونکہ اگرچہ باطل کو کسی وقت میں دولت و صولت حاصل ہو مگر اس کو پائداری نہیں اس کا انجام بربادی و خواری ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ مقدسہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب کئے ہوئے تھے جن کو لوہے اور رانگ سے جوڑ کر مضبوط کیا گیا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی حضور یہ آیت پڑھ کر اس لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ فرماتے جاتے تھے وہ گرتا جاتا تھا (۱۷۹) صورتیں اور آیتیں (۱۸۰) کہ اس سے امراض ظاہرہ اور باطنہ ضلالت و جہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے اعتقادات باطلہ و اخلاق رذیلہ دفع ہوتے ہیں اور عقائد حقہ و معارف الٰہیہ و صفات حمیدہ و اخلاق فاضلہ حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتاب مجید ایسے علوم و دلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی و شیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست و نابود کر دیتے ہیں اور اس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں (۱۸۱) یعنی کافروں کو جو اس کی تکذیب کرتے ہیں (۱۸۲) یعنی کافر پر کہ اس کو صحت اور وسعت عطا فرماتے ہیں تو وہ ہمارے ذکر و دعا اور طاعت و ادائے شکر سے (۱۸۳) یعنی تکبر کرتا ہے (۱۸۴) کوئی شدت و ضرر اور کوئی فقر و حادثہ تو تضرع و زاری سے دعائیں کرتا ہے اور ان دعاؤں کے قبول کا اثر ظاہر نہیں ہوتا (۱۸۵) مومن کو ایسا نہ چاہئے اگر اجابت دعا میں تاخیر ہو تو وہ مایوس نہ ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے (۱۸۶) ہم اپنے طریقہ پر تم اپنے طریقہ پر جس کا جوہر ذات شریف و طاہر ہے اس سے افعال جمیلہ و اخلاق پاکیزہ صادر ہوتے ہیں اور جس کا نفس خبیث ہے اس سے افعال خبیثہ ردیہ سرزد ہوتے ہیں (۱۸۷) قریش مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور ان میں باہم گفتگو یہ ہوئی کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم میں رہے اور کبھی ہم نے ان کو صدق و امانت میں کمزور نہ پایا کبھی ان پر تہمت لگانے کا موقع ہاتھ نہ آیا اب انہوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تو ان کی سیرت اور ان کے چال چلن پر کوئی عیب لگانا تو ممکن نہیں ہے یہود سے پوچھنا چاہئے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے اس مطلب کے لئے ایک جماعت یہود کے پاس بھیجی گئی یہود نے کہا کہ ان سے تین سوال کرو اگر تینوں کے جواب نہ دیں تو وہ نبی نہیں اور اگر تینوں کا جواب دے دیں جب بھی نبی نہیں اور اگر دو کا جواب دے دیں ایک کا جواب نہ دیں تو وہ سچے نبی ہیں وہ تین سوال یہ ہیں اصحاب کہف کا واقعہ ذوالقرنین کا واقعہ اور روح کا حال چنانچہ قریش نے حضور سے یہ سوال کئے آپ نے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے واقعات تو مفصل بیان کر

كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

طرح طرح بیان فرمائی تو اکثر آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا ف۱۹۳ اور بولے کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے

حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ

یہاں تک کہ تم ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ بہا دو ف۱۹۴ یا تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا

نَّخِيْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ

کوئی باغ ہو پھر تم اس کے اندر بہتی نہریں رواں کرو یا تم ہم پر آسمان گرا دو

كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ يَكُوْنَ

جیسا تم نے کہا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ ف۱۹۵ یا تمہارے لئے

لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ ؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

طلائی گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے

حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ

جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں

اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ ع وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى

مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا ف۱۹۶ اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی

ع ۱۰ ۹ ۱۰

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ

مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ف۱۹۷ تم فرماؤ اگر زمین میں

بقیہ صفحہ ۵۲۳ = دیئے اور روح کا معاملہ ابہام میں رکھا جیسا کہ توریت میں مبہم رکھا گیا تھا قریش یہ سوال کر کے نادم ہوئے اس میں اختلاف ہے کہ سوال حقیقت روح سے تھا یا اس کی مخلوقیت سے جواب دونوں کا ہو گیا اور آیت میں یہ بھی بتا دیا گیا کہ مخلوق کا علم علم الٰہی کے سامنے قلیل ہے اگرچہ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ کا خطاب یہود کے ساتھ خاص ہو (۱۸۸) یعنی قرآن کریم کو سینوں اور صحیفوں سے محو کر دیتے اور اس کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑتے (۱۸۹) کہ قیامت تک اس کو باقی رکھا اور ہر تغییر و تبدل سے محفوظ فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ قرآن پاک خوب پڑھو اس سے پہلے کہ قرآن پاک اٹھا لیا جائے کیونکہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قرآن پاک نہ اٹھایا جائے (۱۹۰) کہ اس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کو باقی و محفوظ رکھا اور آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین کیا اور مقام محمود عطا فرمایا (۱۹۱) بلاغت اور حسن و نظم و ترتیب اور علوم غیبیہ و معارف الٰہیہ میں سے کسی کمال میں (۱۹۲) شان نزول مشرکین نے کہا تھا کہ ہم چاہیں تو اس قرآن کی مثل بنالیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالٰی نے ان کی تکذیب کی کہ خالق کے کلام کے مثل مخلوق کا کلام ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ سب باہم مل کر کوشش کریں جب بھی ممکن نہیں کہ اس کلام کے مثل لا سکیں چنانچہ ایسا ہی ہوا تمام کفار عاجز ہوئے اور انہیں رسوائی اٹھانا پڑی اور وہ ایک سطر بھی قرآن کریم کے مقابل بنا کر پیش نہ کر سکے (۱۹۳) اور حق سے منکر ہونا اختیار کیا (۱۹۴) شان نزول جب قرآن کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور معجزات واضحات نے حجت قائم کر دی اور کفار کے لئے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے مروی ہے کہ کفار قریش کے سردار کعبہ معظمہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بلوایا حضور تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ آج گفتگو کر کے آپ سے معاملہ طے کر لیں تاکہ ہم پھر آپ کے حق میں معذور سمجھے جائیں عرب میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کئے ہوں جو آپ نے کئے ہیں آپ نے ہمارے باپ دادا کو برا کہا ہمارے دین کو عیب لگائے ہمارے دانش مندوں کو کم عقل ٹھہرایا معبودوں کی توہین کی جماعت متفرق کر دی کوئی برائی اٹھا نہ رکھی اس سے تمہاری غرض کیا ہے اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لئے اتنا مال جمع کر دیں کہ ہماری قوم میں تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ اگر اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنالیں اگر ملک و سلطنت چاہتے ہو تو ہم تمہیں بادشاہ تسلیم کر لیں یہ سب باتیں کرنے

مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا

فرشتے ہوتے ف۱۹۸ چین سے چلتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ

رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

اتارتے ف۱۹۹ تم فرماؤ اللہ بس ہے گواہ میرے تمہارے درمیان ف۲۰۰ بیشک وہ اپنے بندوں کو

خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

جانتا دیکھتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے ف۲۰۱ تو

تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے ف۲۰۲ اور ہم انھیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل ف۲۰۳

عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾

اٹھائینگے اندھے اور گونگے اور بہرے ف۲۰۴ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انہوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور بولے کیا جب ہم ہڈیاں

وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا سچ مچ نئے بن کر اٹھائے جائیں گے اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲۰۵ ان لوگوں کی مثل بنا سکتا ہے ف۲۰۶

بقیہ صفحہ ۵۲۴ = کے لئے ہم تیار ہیں اور اگر تمہیں کوئی دماغی بیماری ہو گئی ہے یا کوئی خلش ہو گیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہو اٹھائیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال و سلطنت و سرداری کسی چیز کا طالب نہیں واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمہیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمت آخرت کی بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذاب الٰہی کا خوف دلاؤں میں نے تمہیں اپنے رب کا پیام پہنچایا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لئے دنیا و آخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کروں گا اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجئے اور میدان صاف نکل دیجئے اور نہریں جاری کر دیجئے اور ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجئے ہم ان سے پوچھ دیکھیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم مان لیں گے حضور نے فرمایا میں ان باتوں کے لئے نہیں بھیجا گیا جو پہنچانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں وہ میں نے پہنچا دیا اگر تم مانو تمہارا نصیب نہ مانو تو میں خدائی فیصلہ کا انتظار کروں گا کفار نے کہا پھر آپ اپنے رب سے عرض کر کے ایک فرشتہ بلوا لیجئے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لئے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجئے فرمایا میں اس لئے نہیں بھیجا گیا میں بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اس پر کہنے لگے تو ہم پر آسمان گروا دیجئے اور بعضے ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیے اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبداللہ بن امیہ آپ کے ساتھ اٹھا اور آپ سے کہنے لگا خدا کی قسم میں کبھی آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک تم سیڑھی لگا کر آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لے کر نہ آؤ اور خدا کی قسم اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر بھی نہ مانوں گا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اس قدر ضد اور عناد میں ہیں اور ان کی حق دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپ کو ان کی حالت پر رنج ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۹۵) ہمارے سامنے تمہارے صدق کی گواہی دیں (۱۹۶) میرا کام اللہ کا پیام پہنچا دینا ہے وہ میں نے پہنچا دیا اب جس قدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کے لئے درکار ہیں ان سے بہت زیادہ میرا پروردگار ظاہر فرما چکا حجت ختم ہو گئی اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیات الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے (۱۹۷) رسولوں کو بشریٰ

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾

اور اس نے ان کے لیے ف۲۰۷ ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کئے ف۲۰۸

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ

تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے ف۲۰۹ تو انہیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے

الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ

کہ خرچ نہ ہو جائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں

ع ۱۱

اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ

دیں ف۲۱۰ تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب وہ ف۲۱۱ اُن کے پاس آیا تو اس سے فرعون نے کہا

اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ

اے موسیٰ میرے خیال میں تو تم پر جادو ہوا ف۲۱۲ کہا یقیناً تو خوب جانتا ہے ف۲۱۳ کہ انہیں نہ اتارا

هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ

مگر آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں ف۲۱۴ اور میرے گمان میں تو

يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ

اے فرعون تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ف۲۱۵ تو اس نے چاہا کہ ان کو ف۲۱۶ زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے

وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا

ساتھیوں کو سب کو ڈبو دیا ف۲۱۷ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں بسو

بقیہ صفحہ ۵۲۵ = جانتے رہے اور ان کے منصب نبوت اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مقر اور معترف نہ ہوئے یہی ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لئے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے حبیب ان سے (۱۹۸) وہی اس میں بستے (۱۹۹) کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے (۲۰۰) میرے صدق وادائے فرض رسالت اور تمہارے کذب وعداوت پر (۲۰۱) اور توفیق نہ دے (۲۰۲) جو انہیں ہدایت کرے (۲۰۳) گھسٹتا (۲۰۴) جیسے وہ دنیا میں حق کے دیکھنے بولنے اور سننے سے اندھے گونگے بہرے بنے رہے ایسے ہی اٹھائے جائیں گے (۲۰۵) ایسے عظیم و وسیع وہ (۲۰۶) یہ اس کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں (۲۰۷) عذاب کی یا موت و بعث کی (۲۰۸) باوجود دلیل واضح اور حجت قائم ہونے کے (۲۰۹) جن کی کچھ انتہا نہیں (۲۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ نو نشانیاں یہ ہیں عصا ید بیضا وہ عقدہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک میں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو حل فرمایا دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا طوفان ٹڈی گھن مینڈک خون ان میں سے چھ آخر کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا (۲۱۱) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام (۲۱۲) یعنی معاذ اللہ جادو کے اثر سے تمہاری عقل بجا نہ رہی یا مسحور ساحر کے معنی میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ عجائب جو آپ دکھلاتے ہیں یہ جادو کے کرشمہ ہیں اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۲۱۳) اے فرعون معاند (۲۱۴) کہ ان آیات سے میرا صدق اور میرا غیر مسحور ہونا اور ان آیات کا خدا کی طرف سے ہونا ظاہر ہے (۲۱۵) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کے اس قول کا جواب ہے کہ اس نے آپ کو مسحور کہا تھا اس کا قول کذب و باطل تھا جسے وہ خود بھی جانتا تھا مگر اس کے عناد نے اس سے کہلایا اور آپ کا ارشاد حق و صحیح چنانچہ ویسا ہی واقع ہوا (۲۱۶) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو مصر کی (۲۱۷) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو ہم نے سلامتی عطا فرمائی

الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۝۱۰۴ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ

ف۲۱۸ پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا ف۲۱۹ ہم تم سب کو گھال میل (دلپیٹ کر) لے آئیں گے ف۲۲۰ اور ہم نے قرآن کو

وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۱۰۵ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ

حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے لئے اترا ف۲۲۱ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے

لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝۱۰۶ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ

ف۲۲۲ اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۲۲۳ اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا ف۲۲۴ تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر

اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ف۲۲۵ بے شک وہ جنہیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا ف۲۲۶ جب ان پر پڑھا جاتا ہے

يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝۱۰۷ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ

ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہمارے

وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝۱۰۸ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ

رب کا وعدہ پورا ہونا تھا ف۲۲۷ اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں ف۲۲۸ روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا

خُشُوْعًا ۩ ۝۱۰۹ السجدۃ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ

بڑھاتا ہے ف۲۲۹ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ

اچھے نام ہیں ف۲۳۰ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے

(۲۱۸) یعنی زمین مصر و شام میں (خازن و قرطبی) (۲۱۹) یعنی قیامت (۲۲۰) موقف قیامت میں پھر سعداء اور اشقیاء کو ایک دوسرے سے ممتاز کر دیں گے (۲۲۱) شیاطین کے خلط سے محفوظ رہا اور کسی تغیر نے اس میں راہ نہ پائی بتیان میں ہے کہ حق سے مراد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے فائدہ آیت شریفہ کا یہ جملہ ہر ایک بیماری کے لئے عمل مجرب ہے موضع مرض پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذن اللہ بیماری دور ہو جاتی ہے محمد بن سماک بیمار ہوئے تو ان کے متوسلین قارورہ لے کر ایک نصرانی طبیب کے پاس بغرض علاج گئے راہ میں ایک صاحب ملے نہایت خوش رو خوش لباس ان کے جسم مبارک سے نہایت پاکیزہ خوشبو آرہی تھی انہوں نے فرمایا کہاں جاتے ہو ان لوگوں نے کہا ابن سماک کا قارورہ دکھانے کے لئے فلاں طبیب کے پاس جاتے ہیں انہوں نے فرمایا سبحان اللہ اللہ کے ولی کے لئے خدا کے دشمن سے مدد چاہتے ہو قارورہ پھینکو واپس جاؤ اور ان سے کہو کہ مقام درد پر ہاتھ رکھ کر پڑھو بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہو گئے ان صاحبوں نے واپس ہو کر ابن سماک سے واقعہ بیان کیا انہوں نے مقام درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کلمے پڑھے فوراً آرام ہو گیا اور ابن سماک نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے علیٰ نبینا و علیہ السلام (۲۲۲) تئیس سال کے عرصہ میں (۲۲۳) تاکہ اس کے مضامین بآسانی سننے والوں کے ذہن نشین ہوتے رہیں (۲۲۴) حسب اقتضائے مصالح و حوادث (۲۲۵) اور اپنے لئے نعمت آخرت اختیار کرو یا عذاب جہنم (۲۲۶) یعنی مومنین اہل کتاب جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے انتظار و جستجو میں تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد شرف اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی اور ابو ذر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۲۲۷) جو اس نے اپنی پہلی کتابوں میں فرمایا تھا کہ نبی آخر الزماں محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمائیں گے (۲۲۸) اپنے رب کے حضور عجز و نیاز سے نرم دلی سے (۲۲۹) مسئلہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو خوف الٰہی سے روئے (۲۳۰) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں یا اللہ یا رحمٰن فرماتے رہے ابو جہل نے سنا تو کہنے لگا کہ (حضرت) محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں اللہ کو اور رحمٰن کو (معاذ اللہ) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبود برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو

بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ

بیچ میں راستہ چاہو ف۲۳۱ اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا ف۲۳۲

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ

اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ف۲۳۳ اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں ف۲۳۴

وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو ف۲۳۵

سُوْرَةُ الْكَهْفِ ۱۸ مَكِّيَّةٌ ۶۹ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۱۰ رُكُوْعَاتُهَا ۱۲

سورۂ کہف مکی ہے اس میں ایک سو دس آیات اور بارہ رکوع ہیں ف۱ — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے ف۲ پر کتاب اتاری ف۳ اور اس میں اصلاً (بالکل ذرا بھی) کجی نہ رکھی

عِوَجًا ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

ف۴ عدل والی کتاب کہ ف۵ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ

نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ

اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ

رہیں گے اور ان ف۶ کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا اس بارے میں نہ وہ کچھ

(۲۳۱) یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی بہ آسانی سن لیں شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قرات بلند آواز سے فرماتے مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اس کے نازل فرمانے والے کو اور جن پر نازل ہوا ان سب کو گالیاں دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۲۳۲) جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا گمان ہے (۲۳۳) جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں (۲۳۴) یعنی وہ کمزور نہیں کہ اس کو کسی حمایتی اور مددگار کی حاجت ہو (۲۳۵) حدیث شریف میں ہے روز قیامت جنت کی طرف سب سے پہلے وہی لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ بہترین دعا "الحمد للہ" ہے اور بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ" فائدہ اس آیت کا نام آیت العز ہے بنی عبدالمطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت " قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ " سکھائی جاتی تھی (۱) اس سورت کا نام سورہ کہف ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچ سو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں (۲) محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳) یعنی قرآن پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لئے نجات و فلاح کا سبب ہے (۴) نہ لفظی نہ معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض (۵) کفار کو (۶) کفار

عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآىٕهِمْؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْؕ اِنْ

علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا وے کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا

يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ

جھوٹ کہہ رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر

لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ

وہ اس بات پر ف۸ ایمان نہ لائیں غم سے ف۹ بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا

زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا

جو کچھ اس پر ہے ف۱۰ کہ انھیں آزمائیں ان میں کس کے کام بہتر ہیں ف۱۱ اور بیشک جو کچھ اس پر ہے ایک دن

صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ؕ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ

ہم اسے پیٹ پر میدان (سفید زمین) کر چھوڑیں گے ف۱۲ کیا تمھیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ف۱۳

كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا

ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب ان نوجوانوں نے ف۱۴ غار میں پناہ لی پھر بولے

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے ف۱۵ اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر

فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ

تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس تھپکا ف۱۶ پھر ہم نے انھیں جگایا

(۷) خالص جہالت سے یہ بہتان اٹھاتے اور ایسی باطل بات بکتے ہیں (۸) یعنی قرآن شریف پر (۹) اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجئے اور اپنی جان پاک کو اس غم سے ہلاکت میں نہ ڈالئے (۱۰) وہ خواہ حیوان ہو یا نبات یا معادن یا انہار (۱۱) اور کون زہد اختیار کرتا اور محرمات و ممنوعات سے بچتا ہے (۱۲) اور آباد ہونے کے بعد ویران کر دیں گے اور نبات و اشجار وغیرہ جو چیزیں زینت کی تھیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا تو دنیا کی ناپائیدار زینت پر شیفتہ نہ ہو (۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحاب کہف ہیں آیت میں ان اصحاب کی نسبت فرمایا کہ وہ (۱۴) اپنی کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے (۱۵) اور ہدایت و نصرت اور رزق و مغفرت اور دشمنوں سے امن عطا فرما اصحاب کہف قوی ترین اقوال یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں مکسلمینا یملیخا مرطونس بینونس سارینونس ذونوانس کشفیط طنونس اور ان کے کتے کا نام قطمیر ہے خواص یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں جاتا کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے بچے کے رونے باری کے بخار درد سر ام الصبیان خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت عقل کی تیزی قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ اسماء لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں باندھے جائیں (جمل) واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اہل انجیل کی حالت ابتر ہو گئی وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے ان میں دقیانوس بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا اصحاب کہف شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایماندار لوگ تھے دقیانوس کے جبر و ظلم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوئے وہاں سو گئے تین سو برس سے زیادہ عرصہ تک اسی حالت میں رہے بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہو جائے یہی ان کی سزا ہے عمال حکومت میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا اس نے ان اصحاب کے نام تعداد پورا واقعہ رانگ کی تختی پر کندہ کرا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد

لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ

کہ دیکھیں ف۱۸ دو گروہوں میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے ہم ان کا ٹھیک حال

عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾

تمہیں سنائیں وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی

وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

اور ہم نے ان کی ڈھارس بندھائی جب ف۱۸ کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے

الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾

ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی

هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ

یہ جو ہماری قوم ہے اس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے ان پر

بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَ

کوئی روشن سند تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۹ اور

اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ یَنْشُرْ

جب تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب

لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى

تمہارے لئے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا اور اے

بقیہ صفحہ ۵۲۹ = کے اندر محفوظ کر دیا یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرا دی گئی کچھ عرصہ بعد دقیانوس ہلاک ہوا زمانے گزرے سلطنتیں بدلیں تا آنکہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا اس کا نام بیدروس تھا جس نے اڑسٹھ سال حکومت کی پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے منکر ہو گئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ و زاری سے بارگاہ الٰہی میں دعا کی یا رب کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خلق کو مردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرا دی دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے اصحاب کہف بحکم الٰہی فرحاں و شاداں اٹھے چہرے شگفتہ طبیعتیں خوش زندگی کی تروتازگی موجود ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کے لئے کھڑے ہو گئے فارغ ہو کر یملیخا سے کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ بھی خبر لائیے کہ دقیانوس کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے سنا تعجب ہوا یہ کیا معاملہ ہے کل تو کوئی شخص اپنا ایمان نہیں ظاہر کر سکتا تھا حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں لوگ بے خوف و خطر حضرت کے نام قسمیں کھاتے ہیں پھر آپ نان پز کی دوکان پر گئے کھانے خریدنے کے لئے اس کو دقیانوسی سکہ کا روپیہ دیا جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہو گیا تھا اور اس کو دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آ گیا ہے انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے انہوں نے کہا خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے حاکم نے کہا یہ بات کسی طرح قابل یقین نہیں اس میں جو سنہ موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں ہم لوگ بوڑھے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل ہو جائے گا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے حاکم نے کہا آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں سینکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے آپ نے فرمایا کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہیں چلو میں تمہیں ان سے ملا دوں حاکم اور شہر کے عمائد اور ایک خلق کثیر ان کے ہمراہ سر غار پہنچے اصحاب کہف یملیخا کے انتظار میں تھے کثیر

الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا

محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے دہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب

غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ

ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے ف۲۰ حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں ف۲۱ یہ

آيَاتِ اللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا

تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَ

کوئی حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے اور تم انہیں جاگتا سمجھو ف۲۲ اور وہ سوتے ہیں اور

نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ

ہم ان کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ف۲۳ اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے

بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

غار کی چوکھٹ پر ف۲۴ اے سننے والے اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے

رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ

ف۲۵ اور یوں ہی ہم نے ان کو جگایا ف۲۶ کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ف۲۷ ان میں ایک کہنے والا بولا ف۲۸

كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا

تم یہاں کتنی دیر رہے، کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم ف۲۹ دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا

بقیہ صفحہ ۵۳۰ = لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے سن کر سمجھے کہ یملیخا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آرہی ہے اللہ کی حمد اور شکر بجالانے لگے اتنے میں یہ لوگ پہنچے یملیخا نے تمام قصہ سنایا ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکم الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے بعد موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں حاکم سر غار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی اس تختی میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی دقیانوس نے خبر پاکر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں جب کبھی یہ غار کھلے تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثناء بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے حاکم نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لے کر حاضر ہوا اور سجدہ شکر الٰہی بجالایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اصحاب کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن و انس کے شر سے بچائے بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنے خواب گاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروف خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی بادشاہ نے سال کے صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے بادشاہ نے سر غار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں (خازن وغیرہ) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم سے ہے (۱۶) یعنی انہیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کر سکے (۱۷) کہ اصحاب کہف کے (۱۸) دقیانوس بادشاہ کے سامنے (۱۹) اور اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہرائے پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا (۲۰) یعنی ان پر تمام دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی (۲۱) اور تازہ ہوائیں ان کو پہنچتی ہیں (۲۲) کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں (۲۳) سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو (۲۴) جب وہ کروٹ لیتے ہیں وہ بھی کروٹ بدلتا ہے فائدہ تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کتے کے ضرر سے امن میں رہے (۲۵) اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا حضرت معاویہ

لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ

تم ٹھہرے ف۳۰ تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر ف۳۱ شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا

اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَ لْیَتَلَطَّفْ وَ لَا یُشْعِرَنَّ

کھانا زیادہ ستھرا ہے ف۳۲ کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہئے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو

بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ

تمہاری اطلاع نہ دے بے شک اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھراؤ کریں گے ف۳۳ یا اپنے دین

فِیْ مِلَّتِهِمْ وَ لَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ

میں پھیر لیں گے ف۳۴ اور ایسا ہوا تو تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی ف۳۵

لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا ۚۗ اِذْ

کہ لوگ جان لیں ف۳۶ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب

یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ

وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے ف۳۷ تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب

اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ

انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے ف۳۸ قسم ہے کہ ہم تو ان پر

مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ

مسجد بنائیں گے ف۳۹ اب کہیں گے ف۴۰ کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں

جنگ روم کے وقت کہف کی طرف گزرے تو انہوں نے اصحاب کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے (۲۶) ایک مدت دراز کے بعد (۲۷) اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ دیکھ کر ان کا یقین زیادہ ہو اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں (۲۸) یعنی مکسلمینا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں (۲۹) کیونکہ وہ غار میں طلوع آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب قریب غروب تھا اس سے انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظن غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے (۳۰) انہیں یا تو الہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انہیں کچھ ایسے دلائل و قرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا جس سے انہوں نے یہ خیال کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا (۳۱) یعنی دقیانوسی سکہ کے روپے جو گھر سے لے کر آئے تھے اور سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لئے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقہ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہئے کہ بھروسہ اللہ پر رکھے (۳۲) اور اس میں کوئی شبہ حرمت نہیں (۳۳) اور بری طرح قتل کریں گے (۳۴) یعنی جبر و ستم سے کفری ملت (۳۵) لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد (۳۶) اور بیدروس کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے (۳۷) یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں (۳۸) یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی (۳۹) جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں (مدارک) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے (۴۰) نصرانی جیسا کہ ان میں سے سید اور عاقب نے کہا

سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ

چھٹا ان کا کتا بے دیکھے الاؤتکا (تیر تکا) بات ف۴۱ اور کچھ کہیں گے سات ہیں ف۴۲ اور آٹھواں ان کا کتا

قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ

تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے ف۴۳ انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے ف۴۴ تو ان کے بارے میں ف۴۵

إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ

بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی ف۴۶ اور ان کے ف۴۷ بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو اور ہرگز کسی بات کو

لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر

نہ کہنا کہ میں کل یہ کر دوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۴۸ اور اپنے رب

رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ

کی یاد کر جب تو بھول جائے ف۴۹ اور یوں کہو کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس ف۵۰ سے نزدیک تر

هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا

راستی کی راہ دکھائے ف۵۱ اور وہ اپنے غار میں تین سو برس ٹھہرے نو اوپر

تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے ف۵۳ اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب ف۵۲

أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي

وہ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے ف۵۴ اس کے سوا ان کا ف۵۵ کوئی والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو

(۴۱) جو بے جانے کہہ دی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی (۴۲) اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل کر کے کہا (۴۳) کیونکہ جہانوں کی تفاصیل اور کائنات ماضیہ و مستقبلہ کا علم اللہ ہی کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے (۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں انہیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں استثنا فرمایا (۴۵) اہل کتاب سے (۴۶) اور قرآن میں نازل فرمادی گئی آپ اتنے ہی پر اکتفا کریں اور اس معاملہ میں یہود کے جہل کا اظہار کرنے کے درپے نہ ہوں (۴۷) یعنی اصحاب کہف کے (۴۸) یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ انشاء اللہ ایسا کروں گا بغیر انشاء اللہ کے نہ کہے شان نزول اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور نے فرمایا کل بتاؤں گا اور انشاء اللہ نہیں فرمایا تھا تو کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل فرمائی (۴۹) یعنی انشاء اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تک اس مجلس میں رہے اس آیت کی تفسیروں میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے (بخاری و مسلم) بعض عارفین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر مذکور میں فنا ہو جائے۔ ذکر و ذاکر محو گردد باتمام، جملگی مذکور ماند والسلام (۵۰) واقعہ اصحاب کہف کے بیان اور اس کی خبر دینے (۵۱) یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر دلالت کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیوب کا علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث و وقائع کا بیان اور شق القمر اور حیوانات سے اپنی شہادتیں دلوانا وغیرہا (خازن و جمل) (۵۲) اور اگر وہ اس مدت میں جھگڑا کریں تو (۵۳) اسی کا فرمانا حق ہے شان نزول نجران کے نصرانیوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیک ہیں اور نو کی زیادتی کیسی ہے اس کا ہمیں علم نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۵۴) کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں (۵۵) آسمان اور زمین والوں کا

حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا

شریک نہیں کرتا اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب ۵۶ تمہیں وحی ہوئی اس کی

مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ۫ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ

باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ۵۷ اور ہرگز تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤ گے اور اپنی جان

نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ

ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا

یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ

چاہتے ہیں ۵۸ اور تمہاری آنکھیں انھیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگانی کا سنگار

الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ

چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا

وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ

اور اس کا کام حد سے گزر گیا اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے ۵۹ تو جو چاہے ایمان لائے

(النصف)

وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ

اور جو چاہے کفر کرے ۶۰ بیشک ہم نے ظالموں ۶۱ کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انھیں

سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ

گھیر لیں گی اور اگر ۶۲ پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دئے (کھولتے ہوئے) دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون

(۵۶) یعنی قرآن شریف (۵۷) اور کسی کو اس کے تبدیل و تغیر کی قدرت نہیں (۵۸) یعنی اخلاص کے ساتھ ہر وقت اللہ کی طاعت میں مشغول رہتے ہیں شان نزول سرداران کفار کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انھیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لے آنے سے خلق کثیر اسلام لے آئے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۵۹) یعنی اس کی توفیق سے اور حق و باطل ظاہر ہو چکا میں تو مسلمانوں کو ان کی غربت کے باعث تمہاری دل جوئی کے لئے اپنی مجلس مبارک سے جدا نہیں کروں گا (۶۰) اپنے انجام و مآل کو سوچ لے اور سمجھ لے کہ (۶۱) یعنی کافروں (۶۲) پیاس کی شدت سے

بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

دے گا کیا ہی بُرا پینا ہے ف٦٣ اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ بے شک جو ایمان لائے اور نیک

الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

کام کئے ہم ان کے نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ف٦٤ ان کے لئے بسنے کے

جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ

باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن

أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَ

پہنائے جائیں گے ف٦٥ اور سبز کپڑے کریب اور قناویز کے

إِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ

پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے ف٦٦ کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کی کیا ہی

مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ

اچھی آرام کی جگہ اور ان کے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو ف٦٧ کہ ان میں ایک کو ف٦٨ ہم نے

مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ

انگوروں کے دو باغ دئیے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور ان کے بیچ بیچ میں کھیتی رکھی ف٦٩ دونوں باغ اپنے

آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا ۙ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ

پھل لائے اور اس میں کچھ کمی نہ دی ف٧٠ اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ ف٧١ پھل رکھتا تھا

(٦٣) اللہ کی پناہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ غلیظ پانی ہے روغن زیتون کی تلچھٹ کی طرح ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پگھلایا ہوا رانگ اور پیتل ہے (٦٤) بلکہ انہیں ان کی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں (٦٥) ہر جنتی کو تین تین کنگن پہنائے جائیں گے سونے اور چاندی اور موتیوں کے حدیث صحیح میں ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہنچتا ہے وہ تمام اعضاء بہشتی زیوروں سے آراستہ کئے جائیں گے (٦٦) شاہانہ شان و شکوہ کے ساتھ ہوں گے (٦٧) کہ کافر و مومن اس میں غور کرکے اپنا اپنا انجام و مآل سمجھیں اور ان دو مردوں کا حال یہ ہے (٦٨) یعنی کافر کو (٦٩) یعنی انہیں نہایت بہترین ترتیب کے ساتھ مرتب کیا (٧٠) پھل خوب آئی (٧١) باغ والا اس کے علاوہ اور بھی

فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَ

ف۷۲ تو اپنے ساتھی ف۷۳ سے بولا اور وہ اس سے رد و بدل کرتا تھا ف۷۴ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں ف۷۵

دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ

اپنے باغ میں گیا ف۷۶ اور اپنی جان پر ظلم کرتا ہوا ف۷۷ بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو

اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ

اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو اور اگر میں ف۷۸ اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس

خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ

باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا ف۷۹ اس کے ساتھی ف۸۰ نے اس سے الٹ پھیر کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے

خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ

تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر تجھے ٹھیک مرد کیا ف۸۱ لیکن میں تو یہی کہتا ہوں

رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا

کہ وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ہوں اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا

شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾

جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا ف۸۲ اگر تو مجھے اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا ف۸۳

فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

تو قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے اچھا دے ف۸۴ اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں

(۷۲) یعنی اموال کثیرہ سونا چاندی وغیرہ ہر قسم کی چیزیں (۷۳) ایماندار (۷۴) اور اترا کر اور اپنے مال پر فخر کر کے کہنے لگا کہ (۷۵) میرا کنبہ قبیلہ بڑا ہے ملازم خدمت گار نوکر چاکر بہت ہیں (۷۶) اور مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے گیا وہاں اس کو اِدھر اُدھر ہر طرف لئے پھرا اور ہر ہر چیز دکھائی (۷۷) کفر کے ساتھ اور باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور (۷۸) جیسا کہ تیرا گمان ہے بالفرض (۷۹) کیونکہ دنیا میں بھی میں نے بہترین جگہ پائی ہے (۸۰) مسلمان (۸۱) عقل و بلوغ قوت و طاقت عطا کی اور تو سب کچھ پا کر کافر ہو گیا (۸۲) اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے چاہے اس کو آباد رکھے چاہے ویران کرے ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا تو نے ایسا کیوں نہیں کیا (۸۳) اس وجہ سے تکبر میں مبتلا تھا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا (۸۴) دنیا میں یا عقبیٰ میں

مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ

اتارے تو وہ پٹ پر میدان (سفید زمین) ہو کر رہ جائے ف۸۵ یا اس کا پانی زمین میں دھنس جائے ف۸۶ پھر تو

تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَا

اسے ہرگز تلاش نہ کر سکے ف۸۷ اور اس کے پھل گھیر لئے گئے ف۸۸ تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا ف۸۹ اس لاگت پر

اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ

جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹٹیوں پر (اوندھے منہ) گرا ہوا تھا ف۹۰ اور کہہ رہا ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو

بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ

شریک نہ کیا ہوتا اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلہ لینے

مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع

کے قابل تھا ف۹۱ یہاں کھلتا ہے ف۹۲ کہ اختیار سچے اللہ کا ہے اس کا ثواب سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ

اور ان کے سامنے ف۹۳ زندگانی دنیا کی کہاوت بیان کرو ف۹۴ جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب

بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا ف۹۵ کہ سوکھی گھاس ہو گیا جسے ہوائیں اڑائیں ف۹۶ اور اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ

قابو والا ہے ف۹۷ مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے ف۹۸ اور

(۸۵) کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان باقی نہ رہے (۸۶) نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جا سکے (۸۷) چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا (۸۸) اور باغ بالکل ویران ہو گیا (۸۹) پشیمانی اور حسرت سے (۹۰) اس حال کو پہنچ کر اس کو مومن کی نصیحت یاد آتی ہے اور اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے (۹۱) کہ ضائع شدہ چیز کو واپس کر سکتا (۹۲) اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے (۹۳) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۹۴) کہ اس کی حالت ایسی ہے (۹۵) زمین تر و تازہ ہوئی پھر قریب ہی ایسا ہوا (۹۶) اور پراگندہ کر دیں (۹۷) پیدا کرنے پر بھی اور فنا کرنے پر بھی اس آیت میں دنیا کی تری و تازگی اور بہجت و شادمانی اور اس کے فنا و ہلاک ہونے کی سبزہ سے تمثیل فرمائی گئی کہ جس طرح سبزہ شاداب ہو کر فنا ہو جاتا ہے اور اس کا نام و نشان باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی حیات بے اعتبار کی ہے اس پر مغرور و شیدا ہونا عقل کا کام نہیں (۹۸) راہ قبر و آخرت کے لئے توشہ نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال و اولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمال صالحہ آخرت کی اور اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے

اَلْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ

باقی رہنے والی اچھی باتیں ف۹۹ ان کا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے بھلی اور جس دن ہم پہاڑوں کو

الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾

چلائیں گے ف۱۰۰ اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے ف۱۰۱ اور ہم انھیں اٹھائیں گے ف۱۰۲ تو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ۫ بَلْ

اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے پیش ہوں گے ف۱۰۳ بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے تمھیں پہلی بار بنایا تھا ف۱۰۴ بلکہ

زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ

تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدہ کا وقت نہ رکھیں گے ف۱۰۵ اور نامہ اعمال رکھا جائیگا ف۱۰۶ تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ

کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے اور ف۱۰۷ کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا

چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انھوں نے سامنے پایا اور تمہارا

يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ

رب کسی پر ظلم نہیں کرتا ف۱۰۸ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۰۹ تو سب نے سجدہ کیا

اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ

سوا ابلیس کے قوم جن سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا ف۱۱۰ بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو

ع ۶ / ۱۸

(۹۹) باقیات صالحات سے اعمال خیر مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں جیسے کہ پنج گانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں فرمایا اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنا (۱۰۰) کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر ابر کی طرح رواں ہوں گے (۱۰۱) نہ اس پر کوئی پہاڑ ہو گا نہ عمارت نہ درخت (۱۰۲) قبروں سے اور موقف حساب میں حاضر کریں گے (۱۰۳) ہر امت کی جماعت کی قطاریں علیحدہ علیحدہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا (۱۰۴) زندہ برہنہ تن و برہنہ پا بے زر و مال (۱۰۵) جو وعدہ کہ ہم نے زبان انبیاء پر فرمایا تھا یہ ان سے فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے (۱۰۶) ہر شخص کا اس کے ہاتھ میں مومن کا داہنے میں کافر کا بائیں میں (۱۰۷) اس میں اپنی بدیاں لکھی دیکھ کر (۱۰۸) نہ کسی کو بے جرم عذاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے (۱۰۹) تحیت کا (۱۱۰) اور باوجود مامور ہونے کے اس نے سجدہ نہ کیا تو اے بنی آدم۔

أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَا أَشْهَدْتُهُمْ

میرے سوا دوست بناتے ہو ف۱۱۱ اور وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی بُرا بدل (بدلہ) ملا ف۱۱۲ نہ میں نے آسمانوں اور

خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

زمین کو بناتے وقت انھیں سامنے بٹھا لیا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کہ گمراہ کرنیوالوں

الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ

کو بازو بناؤں ف۱۱۳ اور جس دن فرمائے گا ف۱۱۴ کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ﴿٥٢﴾ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ

تو انھیں پکاریں گے وہ انھیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے ف۱۱۵ درمیان ایک ہلاکت کا میدان کردینگے ف۱۱۶ اور مجرم

النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا

دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کرینگے کہ انھیں اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور بیشک ہم نے

فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ

لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی ف۱۱۷ اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر

شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا

جھگڑالو ہے ف۱۱۸ اور آدمیوں کو کسی چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جب ہدایت ف۱۱۹ ان کے پاس آئی اور اپنے

رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَ

رب سے معافی مانگتے ف۱۲۰ مگر یہ کہ ان پر اگلوں کا دستور آئے ف۱۲۱ یا ان پر قسم قسم کا عذاب آئے اور

(۱۱۱) اور ان کی اطاعت اختیار کرتے ہو (۱۱۲) کہ بجائے اطاعت الٰہی بجالانے کے طاعت شیطان میں مبتلا ہوئے (۱۱۳) معنی یہ ہیں کہ اشیاء کے پیدا کرنے میں منفرد اور یگانہ ہوں نہ میرا کوئی شریک عمل نہ کوئی مشیر کار پھر میرے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے (۱۱۴) اللہ تعالٰی کفار سے (۱۱۵) یعنی بتوں اور بت پرستوں کے یا اہل ہدیٰ اور اہل ضلال کے (۱۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ موبق جہنم کی ایک وادی کا نام ہے (۱۱۷) تاکہ سمجھیں اور پند پذیر ہوں (۱۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہاں آدمی سے مراد نضر بن حارث ہے اور جھگڑے سے اس کا قرآن پاک میں جھگڑا کرنا بعض نے کہا ابی بن خلف مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ تمام کفار مراد ہیں بعض کے نزدیک آیت عموم پر ہے اور یہی اصح ہے (۱۱۹) یعنی قرآن کریم یا رسول مکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذات مبارک (۱۲۰) معنی یہ ہیں کہ ان کے لئے جائے عذر نہیں ہے کیونکہ انھیں ایمان و استغفار سے کوئی مانع نہیں (۱۲۱) یعنی وہ ہلاک جو مقدر ہے اس کے بعد

مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ

ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر ف۱۲۲ خوشی ف۱۲۳ ڈر سنانے والے اور جو کافر ہیں وہ

كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا

باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں ف۱۲۴ کہ اس سے حق کو ہٹا دیں اور انھوں نے میری آیتوں کی اور جو ڈر انھیں سنائے

هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا

گئے تھے ف۱۲۵ ان کی ہنسی بنالی اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر لے ف۱۲۶ اور اس کے

قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي

ہاتھ جو آگے بھیج چکے ف۱۲۷ اُسے بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور اُن کے کانوں میں

آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَن يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَ

گرانی ف۱۲۸ اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے ف۱۲۹ اور

رَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ

تمہارا رب بخشنے والا مہر والا ہے اگر وہ انھیں ف۱۳۰ اُن کے کیے پر پکڑتا تو جلد ان پر عذاب بھیجتا ف۱۳۱

بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ

بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۳۲ جس کے سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کر دیں ف۱۳۳

لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ

جب انھوں نے ظلم کیا ف۱۳۴ اور ہم نے ان کی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا اور یاد کرو جب موسیٰ ف۱۳۵ نے اپنے خادم سے

ع ۸ / ۲۰

(۱۲۲) ایمانداروں اطاعت شعاروں کے لئے ثواب کی (۱۲۳) بے ایمانوں نافرمانوں کے لئے عذاب کا (۱۲۴) اور رسولوں کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں (۱۲۵) عذاب کے (۱۲۶) اور پند پذیر نہ ہو اور ان پر ایمان نہ لائے (۱۲۷) یعنی معصیت اور گناہ اور نافرمانی جو کچھ اس نے کیا (۱۲۸) کہ حق بات نہیں سنتے (۱۲۹) یہ ان کے حق میں ہے جو علم الٰہی میں ہے جو ایمان سے محروم ہیں (۱۳۰) دنیا ہی میں (۱۳۱) لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے مہلت دی اور عذاب میں جلدی نہ فرمائی (۱۳۲) یعنی روز قیامت بعث و حساب کا دن (۱۳۳) وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا اور وہ بستیاں ویران ہو گئیں ان بستیوں سے قوم لوط و عاد و ثمود وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں (۱۳۴) حق کو نہ مانا اور کفر اختیار کیا (۱۳۵) ابن عمران نبی محترم صاحب توریت و معجزات ظاہرہ

لَآ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا

کہا ف۱۳۶ میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں ف۱۳۷ یا قرنوں (مدتوں تک) چلا جاؤں ف۱۳۸ پھر جب وہ

مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا

دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے ف۱۳۹ اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی پھر جب

جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا٘ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

وہاں سے گزر گئے ف۱۴۰ موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ف۱۴۱

قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ٘ وَ مَاۤ

بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے

اَنْسٰىنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ٘ وَ اتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ٘ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے ف۱۴۲ تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبھا ہے

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ٘ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا

موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے ف۱۴۳ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے بندوں میں سے

مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾

ایک بندہ پایا ف۱۴۴ جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی ف۱۴۵ اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا ف۱۴۶

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾

اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی ف۱۴۷

(۱۳۶) جن کا نام یوشع ابن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت و صحبت میں رہتے تھے اور آپ سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں (۱۳۷) بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اس لئے آپ نے وہاں پہنچنے کا عزم مصمم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی سعی جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں پہنچوں (۱۳۸) اگر وہ جگہ دور ہو پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے (۱۳۹) جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمہ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے استراحت کی اور مصروف خواب ہو گئے بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہو گئی اور تڑپ کر دریا میں گری اور اس پر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور ایک محراب سی بن گئی حضرت یوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے (۱۴۰) اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت (۱۴۱) تھکان بھی ہے بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی منزل مقصود سے آگے بڑھ کر تکان اور بھوک معلوم ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزل مقصود کی طرف واپس ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے معذرت کی اور (۱۴۲) یعنی مچھلی نے (۱۴۳) مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصول مقصد کی علامت ہے جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہو گی (۱۴۴) جو چادر اوڑھے آرام فرما رہا تھا یہ حضرت خضر تھے علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام لفظ خضر لغت میں تین طرح آیا ہے بکسر خا و سکون ضاد اور بفتح خا و سکون ضاد اور بفتح خا و کسر ضاد یہ لقب ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں اگر گھاس خشک ہو تو سرسبز ہو جاتی نام آپ کا بلیا ابن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں آپ نے دنیا ترک کر کے زہد اختیار فرمایا (۱۴۵) اس رحمت سے یا نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا طول حیات آپ ولی تو بالیقین ہیں آپ کی نبوت میں اختلاف ہے (۱۴۶) یعنی غیوب کا علم مفسرین نے فرمایا علم لدنی وہ ہے جو بندہ کو بطریق الہام حاصل ہو حدیث شریف میں ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو دیکھا کہ سفید چادر میں لپٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں سلام کیا انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ فرمایا کہ جی ہاں پھر (۱۴۷) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں

قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ

کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۴۸ اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم

بِهٖ خُبۡرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ لَكَ

محیط نہیں ف۱۴۹ کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف

اَمۡرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـئَلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰۤى اُحۡدِثَ

نہ کروں گا کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا

لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿۷۰﴾ فَانۡطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ

ذکر نہ کروں ف۱۵۰ اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے ف۱۵۱ اس بندہ نے اسے چیر ڈالا ف۱۵۲

اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡــًٔـا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّكَ

موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو ڈبا دو بیشک یہ تم نے بری بات کی ف۱۵۳ کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے

لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَلَا

ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۵۴ کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو ف۱۵۵ اور

تُرۡهِقۡنِىۡ مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾ فَانۡطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ

مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو پھر دونوں چلے ف۱۵۶ یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا ف۱۵۷ اس بندہ

قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيۡرِ نَفۡسٍؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡــًٔـا نُّكۡرًا ﴿۷۴﴾

نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان ف۱۵۸ بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی بیشک تم نے بہت بری بات کی

رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ بتواضع و ادب پیش آئے (مدارک) خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں (۱۴۸) حضرت خضر نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام امور منکرہ و ممنوعہ دیکھیں گے اور انبیاء علیہم السلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ منکرات دیکھ کر صبر کر سکیں پھر حضرت خضر علیہ السلام نے اس ترک صبر کو عذر بھی خود ہی بیان فرما دیا اور فرمایا (۱۴۹) اور ظاہر میں وہ منکر ہیں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا مفسرین و محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے لئے خاص فرمایا وہ علم باطن و مکاشفہ ہے اور یہ اہل کمال کے لئے باعث فضل ہے چنانچہ وارد ہوا ہے کہ صدیق کو نماز وغیرہ اعمال کی بناء پر صحابہ پر فضیلت نہیں بلکہ ان کی فضیلت اس چیز سے ہے جو ان کے سینہ میں ہے یعنی علم باطن و علم اسرار کیونکہ جو افعال صادر ہوں گے وہ حکمت سے ہوں گے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں (۱۵۰) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مسترشد کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبان اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمائیں (مدارک و ابو اسعود) (۱۵۱) اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کر لیا (۱۵۲) اور بسولے یا کلہاڑی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن باوجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا (۱۵۳) حضرت خضر نے (۱۵۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۱۵۵) کیونکہ بھول پر شریعت میں گرفت نہیں (۱۵۶) یعنی کشتی سے اتر کر ایک مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے (۱۵۷) جو ان میں خوبصورت تھا اور حد بلوغ کو نہ پہنچا تھا بعض مفسرین نے کہا جوان تھا اور رہزنی کیا کرتا تھا (۱۵۸) جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا

قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ

کہا ۱۵۹ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے ۱۶۰ کہا

إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ

اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری طرف

مِن لَّدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا

سے تمہارا عذر پورا ہو چکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ۱۶۱ ان دہقانوں

أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن

سے کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی ۱۶۲ پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی ہے اس

يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ ۖ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ

بندہ نے ۱۶۳ اسے سیدھا کر دیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ۱۶۴ کہا

هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع

یہ ۱۶۵ میری اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر (بھید) بتاؤں گا جن پر آپ

عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي

سے صبر نہ ہو سکا ۱۶۶ وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی ۱۶۷ کہ دریا میں کام کرتے

الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ

تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا ۱۶۸ کہ ہر ثابت کشتی

(۱۵۹) حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ (۱۶۰) اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۱۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطاکیہ ہے وہاں ان حضرات نے (۱۶۲) اور میزبانی پر آمادہ نہ ہوئے حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بدتر ہے جہاں مہمانوں کی میزبانی نہ کی جائے (۱۶۳) یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دست مبارک لگا کر اپنی کرامت سے (۱۶۴) کیونکہ یہ ہماری تو حاجت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مدارات نہیں کی ایسی حالت میں ان کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا اس پر حضرت خضر نے (۱۶۵) وقت یا اس مرتبہ کا انکار (۱۶۶) اور ان کے اندر جو راز تھے ان کا اظہار کردوں گا (۱۶۷) جو دس بھائی تھے ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کر سکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو (۱۶۸) کہ انہیں واپسی میں اس کی طرف گزرنا ہوتا اس بادشاہ کا نام جلندی تھا کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا

سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَأَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ أَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَآ أَنْ

زبردستی چھین لیتا ف۱۶۹ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ

يُّرْهِقَهُمَا طُغْيٰنًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَآ أَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ

وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھاوے ف۱۷۰ تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ف۱۷۱ ستھرا

زَكٰوةً وَّأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ

اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے ف۱۷۲ رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی

فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صٰلِحًا فَأَرَادَ

تھی ف۱۷۳ اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ تھا ف۱۷۴ اور ان کا باپ نیک آدمی تھا ف۱۷۵ تو آپ

رَبُّكَ أَنْ يَّبْلُغَآ أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہونچیں ف۱۷۶ اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے

وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾

اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا ف۱۷۷ یہ پھیر ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہو سکا ف۱۷۸

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ

اور تم سے ف۱۷۹ ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں ف۱۸۰ تم فرماؤ میں تمہیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا

ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾

ہوں بے شک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا ف۱۸۱

(۱۶۹) اور اگر عیب دار ہوتی چھوڑ دیتا اس لئے میں نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا کہ وہ ان غریبوں کے لئے بچ رہے (۱۷۰) اور وہ اس کی محبت میں دین سے پھر جائیں اور گمراہ ہو جائیں اور حضرت خضر کا یہ اندیشہ اس سبب سے تھا کہ وہ باعلام الٰہی اس کے حال باطن کو جانتے تھے حدیث مسلم میں ہے کہ یہ لڑکا کافر ہی پیدا ہوا تھا امام سبکی نے فرمایا کہ حال باطن جان کر بچے کو قتل کر دینا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے انہیں اس کی اجازت تھی اگر کوئی ولی کسی بچے کے ایسے حال پر مطلع ہو تو اس کو قتل جائز نہیں ہے کتاب عرائس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے فرمایا کہ تم نے ستھری جان کو قتل کر دیا تو یہ انہیں گراں گزرا اور انہوں نے اس لڑکے کا کندھا توڑ کر اس کا گوشت چیرا تو اس کے اندر لکھا ہوا تھا کافر ہے کبھی اللہ پر ایمان نہ لائے گا (جمل) (۱۷۱) بچہ گناہوں اور نجاستوں سے پاک اور (۱۷۲) جو والدین کے ساتھ طریق ادب و حسن سلوک اور مودت و محبت رکھتا ہو مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹی عطا کی جو ایک نبی کے نکاح میں آئی اور اس سے نبی پیدا ہوئے جن کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو ہدایت دی بندے کو چاہئے کہ اللہ کی قضا پر راضی رہے اسی میں بہتری ہوتی ہے (۱۷۳) جن کے نام اصرم اور صریم تھے (۱۷۴) ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی اس پر ایک طرف لکھا تھا اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے اس کا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اس کو غصہ کیسے آتا ہے اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب میں پڑتا ہے اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے اور اسکے ساتھ لکھا تھا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور دوسری جانب اس لوح پر لکھا تھا میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں میں نے خیر و شر پیدا کی اس کے لئے خوشی جسے میں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی اس کے لئے تباہی جس کو شر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کی (۱۷۵) اس کا نام کاشح تھا اور یہ شخص پرہیزگار تھا حضرت محمد ابن منکدر نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی سے اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو اور اس کے کنبہ والوں کو اور اس کے محلہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے (سبحان اللہ) (۱۷۶) اور ان کی عقل کامل ہو جائے اور وہ قوی و توانا ہو جائیں (۱۷۷) بلکہ بامر الٰہی و الہام خداوندی کیا (۱۷۸) بعضے لوگ ولی کو نبی پر فضیلت دے کر

فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰىٓ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ

تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا ۱۸۲ یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہونچا اُسے ایک سیاہ کیچڑ کے

فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّآ

چشمے میں ڈوبتا پایا ۱۸۳ اور وہاں ۱۸۴ ایک قوم ملی ۱۸۵ ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین یا تو

أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّآ أَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ

تو انھیں عذاب دے ۱۸۶ یا ان کے ساتھ بھلائی اختیار کرے ۱۸۷ عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیا ۱۸۸

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ إِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَ

اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے ۱۸۹ پھر اپنے رب کی طرف پھیرا جائیگا ۱۹۰ وہ اسے بری مار دے گا اور

أَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ

جو ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اس کا بدلہ بھلائی ہے ۱۹۱ اور عنقریب ہم

لَهٗ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰىٓ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ

اسے آسان کام کہیں گے ۱۹۲ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ۱۹۳ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا

پہونچا اُسے ایسی قوم پر نکلتا پایا جن کے لئے ہم نے سورج سے کوئی آڑ

سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ۗ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾

نہیں رکھی ۱۹۴ بات یہی ہے اور جو کچھ اس کے پاس تھا ۱۹۵ سب کو ہمارا علم محیط ہے ۱۹۶ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ۱۹۷

بقیہ صفحہ ۵۴۴ = گمراہ ہوگئے اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت موسیٰ کو حضرت خضر سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا باوجودیکہ حضرت خضر ولی ہیں اور در حقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفر جلی ہے اور حضرت خضر نبی ہیں اور اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ بعض کا گمان ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ابتلاء ہے علاوہ بریں یہ کہ اہل کتاب اس کے قائل ہیں کہ یہ حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کا واقعہ ہی نہیں بلکہ موسیٰ بن ماثان کا واقعہ ہے اور ولی تو نبی پر ایمان لانے سے مرتبہ ولایت پر پہنچتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ نبی سے بڑھ جائے (مدارک) اکثر علماء اس پر ہیں کہ مشائخ صوفیہ و اصحاب عرفان کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں شیخ ابو عمرو بن صلاح نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا کہ حضرت خضر جمہور علماء و صالحین کے نزدیک زندہ ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت خضر و الیاس دونوں زندہ ہیں اور ہر سال زمانہ حج میں ملتے ہیں یہ بھی منقول ہے کہ حضرت خضر نے چشمہ حیات میں غسل فرمایا اور اس کا پانی پیا واللہ تعالیٰ اعلم (خازن) (۱۷۹) ابوجہل وغیرہ کفار مکہ یا یہود بہ طریق امتحان (۱۸۰) ذوالقرنین کا نام اسکندر ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں انہوں نے اسکندریہ بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا حضرت خضر علیہ السلام ان کے وزیر اور صاحب لواء تھے دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمران تھے دو مومن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہما السلام اور دو کافر نمرود اور بخت نصر اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس امت سے ہونے والے ہیں جن کا اسم مبارک حضرت امام مہدی ہے ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہ نبی تھے نہ فرشتے اللہ سے محبت کرنے والے بندے تھے اللہ نے انہیں محبوب بنایا (۱۸۱) جس چیز کی خلق کو حاجت ہوتی ہے اور جو کچھ بادشاہوں کو دیار و امصار فتح کرنے اور دشمنوں کے محاربہ میں درکار ہوتا ہے وہ سب عنایت کیا (۱۸۲) سبب وہ چیز ہے جو مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہو خواہ وہ علم ہو یا قدرت تو ذوالقرنین نے جس مقصد کا ارادہ کیا اسی کا سبب اختیار کیا (۱۸۳) ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ اولاد سام میں سے ایک شخص چشمہ حیات سے پانی پئے گا اور اس کو موت نہ آئے گی یہ دیکھ کر چشمہ حیات کی طلب میں مغرب و مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت خضر بھی تھے وہ تو چشمہ حیات تک پہنچ گئے اور انہوں نے پی بھی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا انہوں نے نہ پایا اس سفر میں جانب مغرب روانہ ہوئے تو جہاں تک آبادی ہے وہ سب منازل قطع کر ڈالے اور سمت مغرب میں وہاں پہنچے

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا

یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہونچا اُن سے اِدھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی

یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ

بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۹۸ انھوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یاجوج

وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی

ماجوج ف۱۹۹ زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ مال مقرر کر دیں اس پر

اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ

کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنا دیں ف۲۰۰ کہا وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے ف۲۰۱

فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ

تو میری مدد طاقت سے کرو ف۲۰۲ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنا دوں ف۲۰۳ میرے پاس لوہے کے

الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ

تختے لاؤ ف۲۰۴ یہاں تک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کر دی کہا دھونکو

حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا

یہاں تک کہ جب اُسے آگ کر دیا کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبہ اونڈیل دوں تو

اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا

یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا ف۲۰۵ یہ

بقیہ صفحہ ۵۴۵ = جہاں آبادی کا نام ونشان باقی نہ رہا وہاں انھیں آفتاب وقت غروب ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنے والے کو پانی میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے (۱۸۴) اس چشمہ کے پاس (۱۸۵) جو شکار کئے ہوئے جانوروں کے چمڑے پہنے تھے اس کے سوا ان کے بدن پر اور کوئی لباس نہ تھے اور دریائی مردہ جانور ان کی غذا تھے یہ لوگ کافر تھے (۱۸۶) اور ان میں سے جو اسلام میں داخل نہ ہو اس کو قتل کر دے (۱۸۷) اور انھیں احکام شرع کی تعلیم دے اگر وہ ایمان لائیں (۱۸۸) یعنی کفر و شرک اختیار کیا ایمان نہ لایا (۱۸۹) قتل کریں گے یہ تو اس کی دنیوی سزا ہے (۱۹۰) میں مت میں (۱۹۱) یعنی جنت (۱۹۲) اور اس کو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو اس پر سہل ہوں دشوار نہ ہوں اب ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ (۱۹۳) جانب مشرق میں (۱۹۴) اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی نہ وہاں کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے (۱۹۵) فوج لشکر آلات حرب سامان سلطنت اور بعض مفسرین نے فرمایا سلطنت و ملک داری کی قابلیت اور امور مملکت کے سرانجام کی لیاقت (۱۹۶) مفسرین نے کذلک کے معنی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کے ساتھ سلوک کیا تھا ایسا ہی اہل مشرق کے ساتھ بھی کیا کیونکہ یہ لوگ بھی ان کی طرح کافر تھے تو جو ان میں سے ایمان لائے ان کے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مصر رہے ان کو تعذیب کی (۱۹۷) جانب شمال میں (خازن) (۱۹۸) کیونکہ ان کی زبان عجیب و غریب تھی ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے بہ مشقت بات کی جا سکتی تھی (۱۹۹) یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے زمین میں فساد کرتے تھے ربیع کے زمانے میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے آدمیوں کو کھا لیتے تھے، درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی کہ وہ (۲۰۰) تاکہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں اور ہم ان کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں (۲۰۱) یعنی اللہ کے فضل سے میرے پاس مال کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں (۲۰۲) اور جو کام میں بتاؤں وہ انجام دو (۲۰۳) ان لوگوں نے عرض کیا پھر ہمارے متعلق کیا خدمت ہے فرمایا (۲۰۴) اور بنیاد کھدوائی جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر

رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ

میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا ف۲۰۴ اسے پاش پاش کردیگا اور میرے رب کا

رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی

وعدہ سچا ہے ف۲۰۵ اور اس دن ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا (سیلاب کی طرح) آوے گا اور صور پھونکا

الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ

جائے گا ف۲۰۸ تو ہم سب کو ف۲۰۹ اکٹھا کر لائیں گے اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے

عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ

ف۲۱۰ وہ جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا تھا ف۲۱۱ اور

كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ

حق بات سن نہ سکتے تھے ف۲۱۲ تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ

یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ

میرے بندوں کو ف۲۱۳ میرے سوا حمایتی بنالیں گے ف۲۱۴ بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار

نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ

کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ف۲۱۵ ان کے جن کی ساری

سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ

کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی ف۲۱۶ اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں

بقیہ صفحہ ۵۴۶ = نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروا دیا اور آگ دے دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی اوپر سے پگھلایا ہوا تانبہ دیوار میں پلا دیا گیا یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا (۲۰۵) ذوالقرنین نے کہ (۲۰۶) اور یاجوج ماجوج کے خروج کا وقت آپہنچے گا قریب قیامت (۲۰۷) حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے اب چلو باقی کل توڑ لیں گے دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ بحکم الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا کہ اب چلو باقی دیوار کل توڑ لیں گے انشاء اللہ۔ انشاء اللہ کہنے کا یہ ثمرہ ہو گا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہ جائے گی اور اگلے دن انہیں دیوار اتنی ٹوٹی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے قتل و غارت کریں گے اور چشموں کا پانی پی جائیں گے جانوروں درختوں کو اور جو آدمی ہاتھ آئیں گے ان کو کھا جائیں گے مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہو سکیں گے اللہ تعالیٰ بددعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں ہلاک کرے گا اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے (۲۰۸) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج کا نکلنا قرب قیامت کے علامات میں سے ہے (۲۰۹) یعنی تمام خلق کو عذاب و ثواب کے لئے روز قیامت (۲۱۰) کہ اس کو صاف دیکھیں (۲۱۱) اور وہ آیات الٰہیہ اور قرآن و ہدایت و بیان اور دلائل قدرت و ایمان سے اندھے بنے رہے اور ان میں سے کسی چیز کو وہ نہ دیکھ سکے (۲۱۲) اپنی بدبختی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے کے باعث (۲۱۳) مثل حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر و ملائکہ کے (۲۱۴) اور اس سے کچھ نفع پائیں گے یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ بندے ان سے بیزار ہیں اور بے شک ہم ان کے اس شرک پر عذاب کریں گے (۲۱۵) یعنی وہ کون لوگ ہیں جو عمل کر کے تھکے اور مشقتیں اٹھائیں اور یہ امید کرتے رہے کہ ان اعمال پر فضل و نوال سے نوازے جائیں گے مگر بجائے اس کے ہلاکت و بربادی میں پڑے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ یہود و نصاریٰ ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ وہ راہب لوگ ہیں جو صوامع میں عزلت گزین رہتے تھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اہل حروراء یعنی خوارج ہیں (۲۱۶) اور عمل باطل ہو گئے

صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

یہ لوگ جنھوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا ف۲۱۷ تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے ف۲۱۸ یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس پر کہ انھوں نے کفر کیا

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے ف۲۱۹ وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا

عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

نہ چاہیں گے ف۲۲۰ تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ

اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں ف۲۲۱ تو فرماؤ ظاہر صورت

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ

بشری میں تو میں تم جیسا ہوں ف۲۲۲ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے ف۲۲۳ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید

رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ف۲۲۴

ع ۱۲ ۹ ۳

(۲۱۷) رسول و قرآن پر ایمان نہ لائے اور بعث و حساب و ثواب کے منکر رہے (۲۱۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ روز قیامت بعضے لوگ ایسے اعمال لائیں گے جو ان کے خیالوں میں مکہ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو ان میں وزن کچھ نہ ہو گا (۲۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر عرش رحمن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں حضرت کعب نے فرمایا کہ فردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ ہے اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے عیش کریں گے (۲۲۰) جس طرح دنیا میں انسان کیسی ہی بہتر جگہ ہو اس سے اعلیٰ و ارفع کی طلب رکھتا ہے یہ بات وہاں نہ ہوگی کیونکہ وہ جانتے ہوں گے کہ فضل الٰہی سے انھیں بہت اعلیٰ و ارفع مکان و مکانت حاصل ہے (۲۲۱) یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے کلمات لکھے جائیں اور ان کے لئے تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے اور تمام خلق لکھے تو وہ کلمات ختم نہ ہوں اور یہ تمام پانی ختم ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی ختم ہو جائے مدعا یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت کی نہایت نہیں شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود نے کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی اور آپ کی کتاب میں ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی پھر آپ کیسے فرماتے ہیں کہ تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ جب آیہ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ ہمیں توریت کا علم دیا گیا اور اس میں ہر شے کا علم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی مدعا یہ ہے کہ کل شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو (۲۲۲) کہ مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورت خاصہ میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء اوصاف بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام و ظواہر تو حد بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے ارواح و بواطن بشریت سے بالا اور ملاء اعلیٰ سے متعلق ہیں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ والضحیٰ کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غلبہ انوار حق آپ پر علی الدوام حاصل ہو بہر حال آپ کی ذات و کمالات

سورۃ مریم ۱۹ مکیۃ ۴۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | ایاتھا ۹۸ رکوعاتھا ۶

سورہ مریم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ف۱ — اس میں اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب

نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ

کو آہستہ پکارا ف۲ عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو گئی ف۳ اور سر سے بڑھاپے کا

الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ

بھبھوکا پھوٹا (شعلہ چمکا) ف۴ اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا ف۵ اور مجھے اپنے بعد اپنے

الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ

قرابت والوں کا ڈر ہے ف۶ اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے

لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ

ڈال جو میرا کام اٹھائے ف۷ وہ میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اسے

رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ

پسندیدہ کر ف۸ اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے اس کے پہلے ہم نے

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ

اس نام کا کوئی نہ کیا عرض کی اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہو گا میری عورت تو

بقیہ صفحہ ۵۴۸ = میں آپ کا کوئی بھی مثل نہیں اس آیت کریمہ میں آپ کو اپنی ظاہری صورت بشریہ کے بیان کا اظہار تواضع کے لئے حکم فرمایا گیا یہی فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (خازن) مسئلہ کسی کو جائز نہیں کہ حضور کو اپنے مثل بشر کہے کیونکہ جو کلمات اصحاب عزت و عظمت بہ طریقہ تواضع فرماتے ہیں ان کا کہنا دوسروں کے لئے روا نہیں ہوتا دوم یہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے فضائل جلیلہ و مراتب رفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصف عام سے ذکر کرنا جو ہر کہ ومہ میں پایا جائے ان کمالات کے نہ ماننے کا مشعر ہے سوم یہ کہ قرآن کریم میں جابجا کفار کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل کہتے تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے پھر اس کے بعد آیت يُوْحٰى اِلَيَّ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوص بالعلم اور مکرم عند اللہ ہونے کا بیان ہے (۲۲۳) اس کا کوئی شریک نہیں (۲۲۴) شرک اکبر سے بھی بچے اور ریاء سے بھی جس کو شرک اصغر کہتے ہیں مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ دجال سے محفوظ رکھے گا یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورہ کہف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

(۱) سورہ مریم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اٹھانوے آیتیں سات سو اسی کلمے ہیں (۲) کیونکہ اخفا ریا سے دور اور اخلاص سے معمور ہوتا ہے نیز یہ بھی فائدہ تھا کہ پیرانہ سالی کی عمر میں جبکہ سن شریف پچھتر یا اسی برس کا تھا اولاد کا طلب کرنا احتمال رکھتا تھا کہ عوام اس پر ملامت کریں اس لئے بھی اس دعا کا اخفا مناسب تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ ضعف پیری کے باعث حضرت کی آواز بھی ضعیف ہو گئی تھی (مدارک خازن) (۳) یعنی پیرانہ سالی کا ضعف غایت کو پہنچ گیا کہ ہڈی جو نہایت مضبوط عضو ہے اس میں کمزوری آگئی تو باقی اعضاء و قویٰ کا حال محتاج بیان ہی نہیں (۴) کہ تمام سر سفید ہو گیا (۵) ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی اور مجھے مستجاب الدعوات کیا (۶) چچازاد وغیرہ کا کہ وہ شریر لوگ ہیں کہیں میرے بعد دین میں رخنہ اندازی نہ کریں جیسا کہ بنی اسرائیل سے مشاہدہ میں آچکا ہے (۷) اور میرے علم کا حامل ہو (۸) کہ تو اپنے فضل سے اس کو نبوت عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا

امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ۝۸ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ

بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا ۹ فرمایا ایسا ہی ہے ۱۰ تیرے

رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَیْـًٔا ۝۹

رب نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہ تھا ۱۱

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ

عرض کی اے میرے رب مجھے کوئی نشانی دے دے ۱۲ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں سے کلام نہ

لَیَالٍ سَوِیًّا ۝۱۰ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ

کرے بھلا چنگا ہوکر ۱۳ تو اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا ۱۴ تو انہیں اشارہ سے کہا

اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ۝۱۱ یٰیَحْیٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَیْنٰهُ

کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو ۱۵ اے یحییٰ کتاب ۱۶ مضبوط تھام اور ہم نے اسے

الْحُكْمَ صَبِیًّا ۝۱۲ وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ وَ كَانَ تَقِیًّا ۝۱۳ وَّ بَرًّۢا

بچپن ہی میں نبوت دی ۱۷ اور اپنی طرف سے مہربانی ۱۸ اور ستھرائی ۱۹ اور کمال ڈر والا تھا ۲۰ اور اپنے ماں باپ

بِوَالِدَیْهِ وَ لَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ۝۱۴ وَ سَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ

سے اچھا سلوک کرنے والا تھا زبردست و نافرمان نہ تھا ۲۱ اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا

یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ۝۱۵ ع وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ

اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا ۲۲ اور کتاب میں مریم کو یاد کرو ۲۳ جب اپنے گھر والوں

ع ۱۵ — وقف لازم

(۹) یہ سوال استبعاد نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقہ پر ہوگا کیا دوبارہ جوانی مرحمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا (۱۰) تمہیں دونوں سے لڑکا پیدا فرمانا منظور ہے (۱۱) تو جو معدوم کے موجود کرنے پر قادر ہے اس سے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمانا کیا عجب (۱۲) جس سے مجھے اپنی بی بی کے حاملہ ہونے کی معرفت ہو (۱۳) صحیح سالم ہو کر بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گونگا ہونے کے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے زبان کھل جاتی (۱۴) جو آپ کی نماز کی جگہ تھی اور لوگ پس محراب انتظار میں تھے کہ آپ ان کے لئے دروازہ کھولیں تو وہ داخل ہوں اور نماز پڑھیں جب حضرت زکریا علیہ السلام باہر آئے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا گفتگو نہیں فرما سکتے تھے یہ حال دیکھ کر لوگوں نے دریافت کیا کیا حال ہے (۱۵) اور حسب عادت فجر و عصر کی نمازیں ادا کرتے رہو اب حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے کلام نہ کر سکنے سے جان لیا کہ آپ کی بیوی صاحبہ حاملہ ہو گئیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت سے دو سال بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا (۱۶) یعنی توریت کو (۱۷) جبکہ آپ کی عمر شریف تین سال کی تھی اس وقت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو عقل کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول ہے اور اتنی سی عمر میں فہم و فراست اور کمال عقل و دانش خوارق عادات میں سے ہے اور جب بکرمہ تعالیٰ یہ حاصل ہو تو اس حال میں نبوت ملنا کچھ بھی بعید نہیں لہٰذا اس آیت میں حکم سے نبوت مراد ہے یہی قول صحیح ہے بعض مفسرین نے اس سے حکمت یعنی فہم توریت اور فقہ فی الدین بھی مراد لی ہے (خازن و مدارک کبیر) منقول ہے کہ اس کم سنی کے زمانہ میں بچوں نے آپ کو کھیل کے لئے بلایا تو آپ نے فرمایا مَا لِلَّعِبِ خُلِقْنَا ہم کھیل کے لئے پیدا نہیں کئے گئے (۱۸) عطا کی اور ان کے دل میں رقت و رحمت رکھی کہ لوگوں پر مہربانی کریں (۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے یہاں طاعت و اخلاص مراد ہے (۲۰) اور آپ خوف الٰہی سے بہت گریہ و زاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک پر آنسوؤں سے نشان بن گئے تھے (۲۱) یعنی آپ نہایت متواضع اور خلیق تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطیع (۲۲) کہ یہ تینوں دن بہت اندیشہ ناک ہیں کیونکہ ان میں آدمی وہ دیکھتا ہے جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھا اس لئے ان تینوں موقعوں پر امن و سلامتی عطا کی (۲۳) یعنی اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کریم میں حضرت مریم کا واقعہ پڑھ کر ان لوگوں کو سنائیے تاکہ انہیں ان کا حال معلوم ہو

مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا

سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی ۲۴ تو ان سے اُدھر ۲۵ ایک پردہ کر لیا

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ

تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی (روح الامین) بھیجا ۲۶ وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا بولی میں تجھ سے

بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ

رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں

لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ

کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہو گا مجھے تو

يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ

کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں کہا یونہی ہے ۲۷ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ

عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا

مجھے ۲۸ آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی ۲۹ کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت ۳۰ اور یہ کام

مَقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَأَجَاءَهَا

ٹھہر چکا ہے ۳۱ اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی ۳۲ پھر اسے جننے

الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا

کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا ۳۳ بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی

الربع

(۲۴) اپنے مکان میں یا بیت المقدس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لئے خلوت میں بیٹھیں (۲۵) یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان (۲۶) جبریل علیہ السلام (۲۷) یہی منظور الٰہی ہے کہ تمہیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لڑکا عنایت فرمائے (۲۸) یعنی بغیر باپ کے بنا دینا (۲۹) اور اپنی قدرت کی برہان (۳۰) ان کے لئے جو اس کے دین کا اتباع کریں اس پر ایمان لائیں (۳۱) علم الٰہی میں اب نہ رد ہو سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے جب حضرت مریم کو اطمینان ہو گیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریل نے ان کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور وہ بقدرت الٰہی فی الحال حاملہ ہو گئیں اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ سال یا دس سال کی تھی (۳۲) اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیت لحم تھی وہب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچازاد بھائی یوسف نجار ہے جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا اس کو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی عبادت و تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کر کے خاموش ہو جاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو ان کو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا بالآخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیجئے کہ میں کہہ گزروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو تو اس نے کہا کہ اے مریم مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہو سکتا ہے حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم ہی کے پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اگائے کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں یوسف نے کہا میں یہ تو نہیں کہتا بے شک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہو جاتی ہے حضرت مریم نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہو گیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہو گئی تھیں اس لئے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں اس لئے وہ بیت لحم میں چلی گئیں (۳۳) جس کا درخت جنگل میں خشک ہو گیا تھا وقت تیز سردی کا تھا آپ اس درخت کی جڑ میں آئی تاکہ اس سے ٹیک لگائیں اور فضیحت کے اندیشہ سے

وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ

اور بھولی بسری ہو جاتی تو اسے ف۳۴ اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا ف۳۵ بے شک تیرے

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّیْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ

رب نے نیچے ایک نہر بہا دی ہے ف۳۶ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی

رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ

پکی کھجوریں گریں گی ف۳۷ تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ف۳۸ پھر اگر تو کسی آدمی کو

الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ

دیکھے ف۳۹ تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے

اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا

بات نہ کروں گی ف۴۰ تو اسے گود میں لے اپنی قوم کے پاس آئی ف۴۱ بولے اے مریم! بے شک تو نے بہت بری

فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ

بات کی اے ہارون کی بہن ف۴۲ تیرا باپ ف۴۳ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں ف۴۴

بَغِيًّا ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ

بدکار اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا ف۴۵ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں

صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾

بچہ ہے ف۴۶ بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ ف۴۷ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا ف۴۸

(۳۴) جبریل نے وادی کے نشیب سے (۳۵) اپنی تنہائی کا اور کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہ ہونے اور لوگوں کی بد گوئی کرنے کا (۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آب شیریں کا ایک چشمہ جاری ہو گیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہو گیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ ہو گئے اور حضرت مریم سے کہا گیا (۳۷) جو زچہ کے لئے بہترین غذا ہیں (۳۸) اپنے فرزند عیسیٰ سے (۳۹) کہ تجھ سے بچے کو دریافت کرتا ہے (۴۰) پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہو گیا حضرت مریم کو سکوت کی نذر ماننے کا اس لئے حکم دیا گیا تاکہ کلام حضرت عیسیٰ فرمائیں اور ان کا کلام حجت قویہ ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ سفیہ کے جواب میں سکوت و اعراض چاہئے۔ جواب جاہلاں باشد خموشی۔ مسئلہ کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولیٰ ہے حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی (۴۱) جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ ان کی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے اور (۴۲) اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں اور نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لئے ان لوگوں نے حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا یا حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی طرف نسبت کی باوجودیکہ ان کا زمانہ بہت بعید تھا اور ہزار برس کا عرصہ ہو چکا تھا مگر چونکہ یہ ان کی نسل سے تھیں اس لئے ہارون کی بہن کہہ دیا جیسا کہ عربوں کا محاورہ ہے کہ وہ تمیمی کو یا اخاتمیم کہتے ہیں (۴۳) یعنی عمران (۴۴) حنہ (۴۵) کہ جو کچھ کہنا ہے خود ان سے کہو اس پر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور (۴۶) یہ گفتگو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے داہنے دست مبارک سے اشارہ کر کے کلام شروع کیا (۴۷) پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تاکہ کوئی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک و تعالیٰ پر لگتی تھی اس لئے منصب رسالت کا تقاضا یہی تھا کہ والدہ کی براءت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرما دیں جو اللہ تعالیٰ کے جناب پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہو گئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ

وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

اور اس نے مجھے مبارک کیا ف۴۹ میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی

مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ٘ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ

جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنیوالا ف۵۰ اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور

السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ

وہی سلامتی مجھ پر ف۵۱ جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں ف۵۲ یہ ہے

عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ

عیسٰی مریم کا بیٹا سچی بات جس میں شک کرتے ہیں ف۵۳ اللہ کو

لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ

لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے اس کو ف۵۴ جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اس سے فرماتا ہے

كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُؕ هٰذَا صِرَاطٌ

ہو جاؤ وہ فوراً ہو جاتا ہے اور عیسٰی نے کہا بے شک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا ف۵۵ تو اس کی بندگی کرو یہ راہ

مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ

سیدھی ہے پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں ف۵۶ تو خرابی ہے

كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا

کافروں کے لئے ایک بڑے دن کی حاضری سے ف۵۷ کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے جس دن ہمارے پاس

اس مرتبہ عظیمہ کے ساتھ جس بندے کو نوازتا ہے بالیقین اس کی ولادت اور اس کی سرشت نہایت پاک و طاہر ہے (۴۸) کتاب سے انجیل مراد ہے حسن کا قول ہے کہ آپ بطن والدہ ہی میں تھے کہ آپ کو توریت کا الہام فرما دیا گیا تھا اور پالنے میں تھے جب آپ کو نبوت عطا کر دی گئی اور اس حالت میں آپ کا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب کی ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی (۴۹) یعنی لوگوں کے لئے نفع پہنچانے والا اور خیر کی تعلیم دینے والا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی دعوت دینے والا (۵۰) بنایا (۵۱) جو حضرت یحیٰی پر ہوئی (۵۲) جب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی براءت و طہارت کا یقین ہو گیا اور حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا فرما کر خاموش ہو گئے اور اس کے بعد کلام نہ کیا جب تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں (خازن) (۵۳) کہ یہود تو انہیں ساحر کذاب کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور نصاریٰ انہیں خدا اور خدا کا بیٹا اور تین میں کا تیسرا کہتے ہیں تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی تنزیہ بیان فرماتا ہے (۵۴) اس سے (۵۵) اور اس کے سوا کوئی رب نہیں (۵۶) اور حضرت عیسٰی کے باب میں نصاریٰ کے کئی فرقے ہو گئے ایک یعقوبیہ ایک نسطوریہ ایک ملکانیہ۔ یعقوبیہ کہتا تھا کہ وہ اللہ ہے زمین پر اتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا نسطوریہ کا قول ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جب تک چاہا اسے زمین پر رکھا پھر اٹھا لیا اور تیسرا فرقہ یہ کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں مخلوق ہیں نبی ہیں یہ مومن تھا (مدارک) (۵۷) بڑے دن سے روز قیامت مراد ہے

لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ

حاضر ہوں گے ۵۸ مگر آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ۵۹ اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا ف۶۰

اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

وقف لازم

جب کام ہو چکے گا ۶۱ اور وہ غفلت میں ہیں ۶۲ اور نہیں مانتے بے شک زمین اور جو کچھ

الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ

ع ۲ ۵ ۲۵

اس پر ہے سب کے وارث ہم ہوں گے ۶۳ اور وہ ہماری ہی طرف پھریں گے ۶۴ اور کتاب میں ۶۵ ابراہیم کو یاد کرو

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ

بے شک وہ صدیق ۶۶ تھا (نبی) غیب کی خبریں بتاتا جب اپنے باپ سے بولا ۶۷ اے میرے باپ کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے

وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ

نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے ۶۸ اے میرے باپ بے شک میرے پاس ۶۹ وہ علم

الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ

آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ ۷۰ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں ۷۱ اے میرے باپ شیطان کا

الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ

بندہ نہ بن ۷۲ بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں

اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ

کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہونچے تو تو شیطان کا رفیق ہو جائے ۷۳ بولا

(۵۸) اور اس دن کا دیکھنا اور سننا کچھ نفع نہ دے گا جب انہوں نے دنیا میں دلائل حق کو نہیں دیکھا اور اللہ کے مواعید کو نہیں سنا بعض مفسرین نے کہا کہ یہ کلام بطریق تہدید ہے کہ اس روز ایسی ہولناک باتیں سنیں اور دیکھیں گے جن سے دل پھٹ جائیں (۵۹) نہ حق دیکھیں نہ حق سنیں بہرے اندھے بنے ہوئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ اور معبود ٹھہراتے ہیں باوجودیکہ انہوں نے بصراحت اپنے بندہ ہونے کا اعلان فرمایا (۶۰) حدیث شریف میں ہے کہ جب کافر منازل جنت دیکھیں گے جن سے وہ محروم کئے گئے تو انہیں ندامت و حسرت ہوگی کہ کاش وہ دنیا میں ایمان لے آئے ہوتے (۶۱) اور جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں پہنچیں گے ایسا سخت دن درپیش ہے (۶۲) اور اس دن کے لئے کچھ فکر نہیں کرتے (۶۳) یعنی سب فنا ہو جائیں گے ہم ہی باقی رہیں گے (۶۴) ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے (۶۵) یعنی قرآن میں (۶۶) یعنی کثیر الصدق بعض مفسرین نے کہا کہ صدیق کے معنی ہیں کثیر التصدیق جو اللہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیت اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کی اور مرنے کے بعد اٹھنے کی تصدیق کرے اور احکام الٰہیہ بجالائے (۶۷) یعنی آزر بت پرست سے (۶۸) یعنی عبادت معبود کی غایت تعظیم ہے اس کا وہی مستحق ہو سکتا ہے جو صاحب اوصاف کمال اور ولی نعم ہو نہ کہ بت جیسی ناکارہ مخلوق مدعا یہ ہے کہ اللہ واحد لاشریک لہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں (۶۹) میرے رب کی طرف سے معرفت الٰہی کا (۷۰) میرا دین قبول کر (۷۱) جس سے تو قرب الٰہی کی منزل مقصود تک پہنچ سکے (۷۲) اور اس کی فرماں برداری کر کے کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو (۷۳) اور لعنت و عذاب میں اس کا ساتھی ہو اس نصیحت لطف آمیز اور ہدایت دل پذیر سے آزر نے نفع نہ اٹھایا اور اس کے جواب میں

اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ

کیا تو میرے خداؤں سے منہ پھیرتا ہے اے ابراہیم بے شک اگر تو ۷۴ باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کروں گا اور

اهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہو جا ۷۵ کہا بس تجھے سلام ہے ۷۶ قریب ہے کہ میں تیرے لئے اپنے رب سے معافی مانگوں گا ۷۷ بیشک وہ

بِیْ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾ وَ اَعْتَزِلُكُمْ وَ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ ۖ

مجھ پر مہربان ہے اور میں ایک کنارے ہو جاؤں گا ۷۸ تم سے اور ان سب سے جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو اور اپنے رب کو پوجوں گا ۷۹

عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ

قریب ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی سے بدبخت نہ ہوں ۸۰ پھر جب ان سے اور اللہ کے سوا ان کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ﴿۴۹﴾ وَ

معبودوں سے کنارہ کر گیا ۸۱ ہم نے اسے اسحٰق ۸۲ اور یعقوب ۸۳ عطا کئے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا نبی کیا اور

وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ﴿۵۰﴾ وَ اذْكُرْ

ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی ۸۴ اور ان کے لئے سچی بلند ناموری رکھی ۸۵ اور

فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۱﴾ وَ نَادَیْنٰهُ

کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو بے شک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے

مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ﴿۵۲﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ

ہم نے طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی ۸۶ اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا ۸۷ اور اپنی رحمت سے اس کا بھائی

(۷۴) بتوں کی مخالفت اور ان کو برا کہنے اور ان کے عیوب بیان کرنے سے (۷۵) تاکہ میرے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۷۶) یہ سلام متارکت تھا (۷۷) کہ وہ تجھے توفیق توبہ و ایمان دے کر تیری مغفرت کرے (۷۸) شہر بابل سے شام کی طرف ہجرت کر کے (۷۹) جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھ پر احسان فرمائے (۸۰) اس میں تعریض ہے کہ جیسے تم بتوں کی پوجا کر کے بدنصیب ہوئے خدا کے پرستار کے لئے یہ بات نہیں اس کی بندگی کرنے والا شقی و محروم نہیں ہوتا (۸۱) ارض مقدسہ کی طرف ہجرت کر کے (۸۲) فرزند (۸۳) فرزند کے فرزند یعنی پوتے فائدہ اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اتنی دراز ہوئی کہ آپ نے اپنے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ اللہ کے لئے ہجرت کرنے اور اپنے گھر بار کو چھوڑنے کی یہ جزا ملی کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے عطا فرمائے (۸۴) کہ اموال و اولاد بکثرت عنایت کئے (۸۵) کہ ہر دین والے مسلمان ہوں خواہ یہودی خواہ نصرانی سب ان کی ثنا کرتے ہیں اور نمازوں میں ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے (۸۶) طور ایک پہاڑ کا نام ہے جو مصر و مدین کے درمیان ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدین سے آتے ہوئے طور کی اس جانب سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے داہنی طرف تھی ایک درخت سے ندا دی گئی "یٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ" اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا پالنے والا (۸۷) مرتبہ قرب عطا فرمایا حجاب مرتفع کئے یہاں تک کہ آپ نے صریر اقلام سنی اور آپ کی قدر و منزلت بلند کی گئی اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا

أَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيْلَ إِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ

ہارون عطا کیا (غیب کی خبریں بتانیوالا نبی) ف۸۸ اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو ف۸۹ بے شک وہ وعدے کا سچا

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

تھا ف۹۰ اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو ف۹۱ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا

وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيْسَ إِنَّهٗ كَانَ

اور اپنے رب کو پسند تھا ف۹۲ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو ف۹۳ بے شک وہ صدیق

صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ

تھا غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھا لیا ف۹۴ یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان

عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ

کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے ف۹۵ اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا ف۹۶ اور

ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

ابراہیم ف۹۷ اور یعقوب کی اولاد سے ف۹۸ اور ان میں سے جنہیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا ف۹۹ جب ان پر رحمٰن کی

اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے ف۱۰۰ تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے ف۱۰۱

السجدة ۵

أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ إِلَّا مَنْ

جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۱۰۲ تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے ف۱۰۳ مگر جو

(۸۸) جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یارب میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کی دعا سے نبی کیا حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے (۸۹) جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد ہیں (۹۰) انبیاء سب ہی سچے ہوتے ہیں لیکن آپ اس وصف میں خاص شہرت رکھتے ہیں ایک مرتبہ کسی مقام پر آپ سے کوئی شخص کہہ گیا تھا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہیے جب تک میں واپس آؤں آپ اس جگہ اس کے انتظار میں تین روز ٹھہرے رہے آپ نے صبر کا وعدہ کیا تھا ذبح کے موقع پر اس شان سے اس کو وفا فرمایا کہ سبحان اللہ (۹۱) اور اپنی قوم جرہم کو جن کی طرف آپ مبعوث تھے (۹۲) بسبب اپنے طاعت و اعمال و صبر و استقلال و احوال و خصال کے (۹۳) آپ کا نام اخنوخ ہے آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں آپ کے والد حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ہیں سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کئے اور کتب الٰہیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا (۹۴) دنیا میں انہیں علو مرتبت عطا کیا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان پر اٹھا لیا اور یہی صحیح تر ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر دیکھا حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی آپ زندہ ہو گئے فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوف الٰہی زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم دیکھ کر آپ نے مالک داروغہ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ وہ آپ کو جنت میں لے گئے آپ دروازے کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلئے فرمایا اب میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وہ میں چکھ ہی

تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ

شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ

دیا جائے گا ف۱۰۴ بسنے کے باغ جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے ف۱۰۵ بندوں سے غیب میں کیا ف۱۰۶ بیشک

كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ

اس کا وعدہ آنے والا ہے وہ اس میں کوئی بیکار بات نہ سنیں گے مگر سلام ف۱۰۷ اور انہیں اس میں

فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ

ان کا رزق ہے صبح و شام ف۱۰۸ یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے

كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا

جو پرہیزگار ہے (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ف۱۰۹ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو

خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے ف۱۱۰ اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں ف۱۱۱ آسمانوں اور زمین

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ

اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اس کے نام کا دوسرا

سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا

جانتے ہو ف۱۱۲ اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا تو ضرور عنقریب جلا کر نکالا جاؤں گا ف۱۱۳ اور کیا

بقیہ صفحہ ۵۵۶ = چکا ہوں اور یہ فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے اب مجھے جنت سے چلنے کے لئے کیوں کہتے ہو اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور وہ میرے اذن سے جنت میں داخل ہوئے انہیں چھوڑ دو وہ جنت ہی میں رہیں گے چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں (۹۵) یعنی حضرت ادریس و حضرت نوح (۹۶) یعنی ابراہیم علیہ السلام جو حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے اور آپ کے فرزند سام کے فرزند ہیں (۹۷) کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب (۹۸) حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت زکریا اور حضرت یحیٰی اور حضرت عیسٰی صلوات اللہ علیہم و سلامہ (۹۹) شرح شریعت و کشف حقیقت کے لئے (۱۰۰) اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں خبر دی کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سن کر خضوع و خشوع اور خوف سے روتے اور سجدے کرتے تھے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخشوع قلب سننا اور رونا مستحب ہے (۱۰۱) مثل یہود و نصاریٰ وغیرہ کے (۱۰۲) اور بجائے طاعت الٰہی کے معاصی کو اختیار کیا (۱۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کے وادی بھی پناہ مانگتے ہیں یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مصر ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار سود کے خوگر ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں (۱۰۴) اور ان کے اعمال کی جزا میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی (۱۰۵) ایماندار صالح و تائب (۱۰۶) یعنی اس حال میں کہ جنت ان سے غائب ہے ان کی نظر کے سامنے نہیں یا اس حال میں کہ وہ جنت سے غائب ہیں اس کا مشاہدہ نہیں کرتے (۱۰۷) ملائکہ کا یا آپس میں ایک دوسرے کا (۱۰۸) یعنی علی الدوام کیونکہ جنت میں رات اور دن نہیں ہیں اہل جنت ہمیشہ نور ہی میں رہیں گے یا مراد یہ ہے کہ دنیا کے دن کی مقدار میں دو مرتبہ بہشتی نعمتیں ان کے سامنے پیش کی جائیں گی (۱۰۹) شان نزول بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل سے فرمایا اے جبریل تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۱۰) یعنی تمام اماکن کا وہی مالک ہے ہم ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل و حرکت کرنے میں اس کے حکم و مشیت

يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ

آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا ف۱۱۴ تو تمہارے رب

لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ

کی قسم ہم انہیں ف۱۱۵ اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے ف۱۱۶ اور انہیں دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر

لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ

ہم ف۱۱۷ ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا ف۱۱۸ پھر

لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا

ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر

وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا

دوزخ پر نہ ہو ف۱۱۹ تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے ف۱۲۰ پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے ف۱۲۱

وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ

اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں ف۱۲۲

قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَ

کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور

أَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا

مجلس بہتر ہے ف۱۲۳ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپا دیں (قومیں ہلاک کردیں) ف۱۲۴ کہ وہ ان سے بھی سامان اور

بقیہ صفحہ ۵۵۷ = کے تابع ہیں وہ ہر حرکت و سکون کا جاننے والا اور غفلت و نسیان سے پاک ہے (۱۱۱) جب چاہے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجے (۱۱۲) یعنی کسی کو اس کے ساتھ اسمی شرکت بھی نہیں اور اس کی وحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبود باطل کا نام اللہ نہیں رکھا (۱۱۳) انسان سے یہاں مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے جیسے کہ ابی بن خلف اور ولید بن مغیرہ انہیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور یہی اس کا شان نزول ہے (۱۱۴) تو جس نے معدوم کو موجود فرمایا اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کر دینا کیا عجب (۱۱۵) یعنی منکرین بعث کو (۱۱۶) یعنی کفار کو ان کے گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ اس طرح کہ ہر کافر شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا ہوگا (۱۱۷) کفار کے (۱۱۸) یعنی دخول نار میں جو سب سے زیادہ سرکش اور کفر میں اشد ہو گا وہ مقدم کیا جائے گا بعض روایات میں ہے کہ کفار سب کے سب جہنم کے گرد زنجیروں میں جکڑے طوق ڈالے ہوئے حاضر کئے جائیں گے پھر جو کفر و سرکشی میں اشد ہوں گے وہ پہلے جہنم میں داخل کئے جائیں گے (۱۱۹) نیک ہو یا بد مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب ان کا گزر دوزخ پر ہو گا تو دوزخ سے صدا اٹھے گی کہ اے مومن گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کر دی حسن و قتادہ سے مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے (۱۲۰) یعنی ورود جہنم قضائے لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے (۱۲۱) یعنی ایمانداروں کو (۱۲۲) مثل نضر بن حارث وغیرہ کفار قریش بناؤ سنگار کر کے بالوں میں تیل ڈال کر کنگھیاں کر کے عمدہ لباس پہن کر فخر و تکبر کے ساتھ غریب فقیر (۱۲۳) مدعا یہ ہے کہ جب آیات نازل کی جاتی ہیں اور دلائل و براہین پیش کئے جاتے ہیں تو کفار ان میں تو فکر نہیں کرتے اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور بجائے اسکے دولت و مال اور لباس و مکان پر فخر و تکبر کرتے ہیں (۱۲۴) انہیں ہلاک کر دیں

وَرِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ

نمود میں بہتر تھے تم فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے ف۱۲۵

حَتّٰى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُونَ

یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ چیز جس کا انھیں وعدہ دیا جاتا ہے یا تو عذاب ف۱۲۶ یا قیامت ف۱۲۷ تو اب جان لیں گے

مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا

کہ کس کا برا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور ف۱۲۸ اور جنھوں نے ہدایت پائی ف۱۲۹ اللہ انھیں اور

هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾

ہدایت بڑھائیگا ف۱۳۰ اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا ف۱۳۱ تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بھلا انجام ف۱۳۲

أَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ

تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے ف۱۳۳ کیا غیب

الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ

کو جھانک آیا ہے ف۱۳۴ یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے ہرگز نہیں ف۱۳۵ اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے

وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ف۱۳۶ ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا ف۱۳۷

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُونَ

اور اللہ کے سوا اور خدا بنا لئے ف۱۳۸ کہ وہ انہیں زور دیں ف۱۳۹ ہرگز نہیں ف۱۴۰ کوئی دم جاتا ہے

(۱۲۵) دنیا میں اس کی عمر دراز کرکے اور اس کو اس کی گمراہی و طغیان میں چھوڑ کر (۱۲۶) دنیا کا قتل و گرفتاری (۱۲۷) جو طرح طرح کی رسوائی اور عذاب پر مشتمل ہے (۱۲۸) کفار کی شیطانی فوج یا مسلمانوں کا لشکر اس میں مشرکین کے اس قول کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا کہ کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے (۱۲۹) اور ایمان سے مشرف ہوئے (۱۳۰) اس پر استقامت عطا فرما کر اور مزید بصیرت و توفیق دے کر (۱۳۱) طاعتیں اور آخرت کے تمام اعمال اور پنج گانہ نمازیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور اس کا ذکر اور تمام اعمال صالحہ یہ سب باقیات صالحات ہیں کہ مومن کے لئے باقی رہتے ہیں اور کام آتے ہیں (۱۳۲) بخلاف اعمال کفار کے کہ وہ سب نکمے اور باطل ہیں (۱۳۳) شان نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت خباب بن ارت کا زمانہ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض تھا وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کروں گا جب تک کہ تم سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو حضرت خباب نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تو مرے اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے وہ کہنے لگا کہ کیا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا حضرت خباب نے کہا ہاں عاص نے کہا تو پھر مجھے چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ میں مر جاؤں اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے مال و اولاد ملے جب ہی آپ کا قرض ادا کروں گا اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں (۱۳۴) اور اس نے لوح محفوظ میں دیکھ لیا ہے کہ آخرت میں اس کو مال و اولاد ملے گی (۱۳۵) ایسا نہیں ہے تو (۱۳۶) یعنی مال و اولاد ان سب سے اس کی ملک اور اس کا تصرف اس کے ہلاک ہونے سے اٹھ جائے گا اور (۱۳۷) کہ نہ اس کے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اس کا یہ دعویٰ کرنا جھوٹا ہو جائے گا (۱۳۸) یعنی مشرکوں نے بتوں کو معبود بنایا اور ان کی عبادت کرنے لگے اس امید پر (۱۳۹) اور ان کی مدد کریں اور انہیں عذاب سے بچائیں (۱۴۰) ایسا ہو ہی نہیں سکتا

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ

کر وہ ١٤١ ان کی بندگی سے منکر ہوں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے ١٤٢ کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان

عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ

بھیجے ١٤٣ کہ وہ انہیں خوب اُچھالتے ہیں ١٤٤ تو تم ان پر جلدی نہ کرو ہم تو اُن کی گنتی پوری

عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ

کرتے ہیں ١٤٥ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر ١٤٦ اور مجرموں کو جہنم کی

إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ

طرف ہانکیں گے پیاسے ١٤٧ لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار

عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾

رکھا ہے ١٤٨ اور کافر بولے ١٤٩ رحمٰن نے اولاد اختیار کی بے شک تم حد کی بھاری بات لائے ١٥٠

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ

قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ کر

هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ

(مسمار ہو کر) ١٥١ اس پر کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے اولاد بتائی اور رحمٰن کے لائق نہیں کہ اولاد اختیار

وَلَدًا ﴿٩٢﴾ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ

کرے ١٥٢ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اس کے حضور بندے ہو کر حاضر

وقف لازم

(١٤١) بت جنہیں یہ پوجتے تھے (١٤٢) انہیں جھٹلائیں گے اور ان پر لعنت کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں زبان دے گا اور وہ کہیں گے یارب انہیں عذاب کر (١٤٣) یعنی شیاطین کو ان پر چھوڑ دیا اور مسلط کر دیا (١٤٤) اور معاصی پر ابھارتے ہیں (١٤٥) اعمال کی جزا کے لئے یا سانسوں کی فنا کے لئے یا دنوں مہینوں اور برسوں کی اس میعاد کے لئے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے (١٤٦) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مومنین متقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار کر کے اٹھائیں جائیں گے اور ان کی سواریوں پر طلائی مرصع زینیں اور پالان ہوں گے (١٤٧) ذلت و اہانت کے ساتھ بسبب ان کے کفر کے (١٤٨) یعنی جنہیں شفاعت کا اذن مل چکا ہے وہی شفاعت کریں گے یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مومنین کی ہو گی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے حدیث شریف میں ہے جو ایمان لایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے لئے اللہ کے نزدیک عہد ہے (١٤٩) یعنی یہودی و نصرانی و مشرکین جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے کہ (١٥٠) اور انتہا درجہ کا باطل و نہایت سخت و شنیع کلمہ تم نے منہ سے نکالا (١٥١) یعنی یہ کلمہ ایسی بے ادبی و گستاخی کا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے تو اس پر تمام جہان کا نظام درہم و برہم کر دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار نے جب یہ گستاخی کی اور ایسا بے باکانہ کلمہ منہ سے نکالا تو جن و انس کے سوا آسمان زمین پہاڑ وغیرہ تمام خلق پریشانی سے بے چین ہو گئی اور قریب ہلاکت کے پہنچ گئی ملائکہ کو غضب ہوا اور جہنم کو جوش آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تنزیہ بیان فرمائی (١٥٢) وہ اس سے پاک ہے اور اس کے لئے اولاد ہونا محال ہے ممکن نہیں

عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ہوں گے ف۱۵۳ بیشک وہ ان کا شمار جانتا ہے اور ان کو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے ف۱۵۴ اور ان میں ہر ایک روز قیامت اس کے حضور اکیلا

فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ

حاضر ہوگا ف۱۵۵ بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت

وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ

کردے گا ف۱۵۶ تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یونہی آسان فرمایا کہ تم اس سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو

قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ

اس سے ڈر سناؤ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں (قومیں ہلاک کیں) ف۱۵۷ کیا تم ان میں کسی کو

مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

دیکھتے ہو یا ان کی بھنک (ذرا بھی آواز) سنتے ہو ف۱۵۸

سُوْرَةُ طٰهٰ ٢٠ — مَكِّيَّةٌ ٤٥ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ١٣٥ — رُكُوْعَاتُهَا ٨

سورۂ طٰہٰ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو ف۲ ہاں اس کو نصیحت جو ڈر رکھتا

يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ

ہو ف۳ اس کا اتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے وہ بڑی مہر والا

(۱۵۳) بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور بندہ ہونا اور اولاد ہونا جمع ہو ہی نہیں سکتا اور اولاد مملوک نہیں ہوتی تو جو مملوک ہے ہرگز اولاد نہیں (۱۵۴) سب اس کے علم میں محصور و محاط ہیں اور ہر ایک کے انفاس ایام آثار اور تمام احوال اور جملہ امور اس کے شمار میں ہیں اس پر کچھ مخفی نہیں سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت میں ہیں (۱۵۵) بغیر مال و اولاد اور معین و ناصر کے (۱۵۶) یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فلانا میرا محبوب ہے جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیت عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں (۱۵۷) تکذیب انبیاء کی وجہ سے کتنی بہت سی امتیں ہلاک کیں (۱۵۸) وہ سب نیست و نابود کر دیئے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا

(۱) سورہ طٰہٰ مکیہ ہے اس میں آٹھ رکوع ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حروف ہیں (۲) اور تمام شب کے قیام کی تکلیف اٹھاؤ شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبادت میں بہت جہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک ورم کر آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر بحکم الٰہی عرض کیا کہ اپنے نفس پاک کو کچھ راحت دیجئے اس کا بھی حق ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے کفر اور ان کے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ متاسف و متحسر رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج و ملال رہا کرتا تھا اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج و ملال کی کوفت نہ اٹھائیں قرآن پاک آپ کی مشقت کے لیے نازل نہیں کیا گیا ہے (۳) وہ اس سے نفع اٹھائے گا اور ہدایت پائے گا

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝۵ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا

اس نے عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ

بَیْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝۶ وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ

ان کے بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے ف۴ اور اگر تو بات پکار کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اسے جو اس سے بھی زیادہ

وَ اَخْفٰى ۝۷ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝۸ وَ هَلْ اَتٰىكَ

چھپا ہے ف۵ اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام ف۶ اور کچھ تمہیں

حَدِیْثُ مُوْسٰى ۝۹ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ

وقف لازم

موسیٰ کی خبر آئی ف۷ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی

نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝۱۰ فَلَمَّاۤ

ہے شاید میں تمہارے لئے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں ف۸ پھر جب

اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ۝۱۱ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَۚ اِنَّكَ

آگ کے پاس آیا ف۹ ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ بے شک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال ف۱۰ بے شک تو

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝۱۲ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ۝۱۳

پاک جنگل طویٰ میں ہے ف۱۱ اور میں نے تجھے پسند کیا ف۱۲ اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے

اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝۱۴

بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ف۱۳

(۴) جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے مراد یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے عرش و سماوات زمین و تحت الثریٰ کچھ ہو کہیں ہو سب کا مالک اللہ ہے (۵) سر یعنی بھید وہ ہے جس کو آدمی رکھتا اور چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ پوشیدہ وہ ہے جس کو انسان کرنے والا ہے مگر ابھی جانتا بھی نہیں نہ اس سے اس کا ارادہ متعلق ہوا نہ اس تک خیال پہنچا ایک قول یہ ہے کہ بھید سے مراد وہ ہے جس کو انسانوں سے چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی چیز وسوسہ ہے ایک قول یہ ہے کہ بھید بندہ کا وہ ہے جسے بندہ خود جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس سے زیادہ پوشیدہ ربانی اسرار ہیں جن کو اللہ جانتا ہے بندہ نہیں جانتا آیت میں تنبیہ ہے کہ آدمی کو قبائح افعال سے پرہیز کرنا چاہیے وہ ظاہرہ ہوں یا باطنہ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپا نہیں اور اس میں نیک اعمال پر ترغیب بھی ہے کہ طاعت ظاہر ہو یا باطن اللہ سے چھپی نہیں وہ جزا عطا فرمائے گا تفسیر بیضاوی میں قول سے ذکر الٰہی اور دعا مراد لی ہے اور فرمایا ہے کہ اس آیت میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ ذکر و دعا میں جہر اللہ تعالیٰ کو سنانے کے لئے نہیں ہے بلکہ ذکر کو نفس میں راسخ کرنے اور نفس کو غیر کے ساتھ مشغولی سے روکنے اور باز رکھنے کے لئے ہے (۶) وہ واحد بالذات ہے اور اسماء و صفات عبارات ہیں اور ظاہر ہے کہ تعدد عبارات تعدد معنی کو مقتضی نہیں (۷) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احوال کا بیان فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام جو درجہ علیا پاتے ہیں وہ ادائے فرائض نبوت و رسالت میں کس قدر مشقتیں برداشت کرتے اور کیسے کیسے شدائد پر صبر فرماتے ہیں یہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر کا واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جس میں آپ مدین سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے تھے آپ کے اہل بیت ہمراہ تھے اور آپ نے بادشاہان شام کے اندیشہ سے سڑک چھوڑ کر جنگل میں قطع مسافت اختیار فرمائی بی بی صاحبہ حاملہ تھیں چلتے چلتے طور کے غربی جانب پہنچے یہاں رات کے وقت بی بی صاحبہ کو درد زہ شروع ہوا یہ رات اندھیری تھی برف پڑ رہا تھا سردی شدت کی تھی آپ کو دور سے آگ معلوم ہوئی (۸) وہاں ایک درخت سرسبز شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اس کے قریب جاتے ہیں دور ہوتا ہے جب ٹھہر جاتے ہیں قریب ہوتا ہے اس وقت آپ کو (۹) کہ اس میں تواضع اور بقعہ معظمہ کا احترام اور وادی مقدس کی خاک سے حصول برکت کا موقع ہے (۱۰) طویٰ وادی مقدس کا نام ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا (۱۱) تیری قوم میں سے نبوت و رسالت و شرف کلام کے ساتھ مشرف فرمایا یہ ندا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہر جزو بدن سے سنی اور

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾

بے شک قیامت آنے والی ہے قریب تھا کہ میں اسے سب سے چھپاؤں ف۱۳ کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے ف۱۴

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ﴿١٦﴾

تو ہرگز تجھے ف۱۵ اس کے ماننے سے وہ باز نہ رکھے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا ف۱۶ پھر تو ہلاک ہو جائے

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا

اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ ف۱۷ عرض کی یہ میرا عصا ہے ف۱۸ میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں

وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ قَالَ أَلْقِهَا

اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں ف۱۹ فرمایا اسے ڈال دے

يَا مُوسَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا

اے موسیٰ تو موسیٰ نے ڈال دیا تو جبھی وہ دوڑتا ہوا سانپ ہو گیا ف۲۰ فرمایا اسے اٹھالے اور

تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ

ڈر نہیں اب ہم اسے پھر پہلی طرح کر دیں گے ف۲۱ اور اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا ف۲۲

تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا

خوب سپید نکلے گا بے کسی مرض کے ف۲۳ ایک اور نشانی ف۲۴ کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں

الْكُبْرَى ﴿٢٣﴾ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ

دکھائیں فرعون کے پاس جا ف۲۵ اس نے سر اٹھایا ف۲۶ عرض کی اے میرے رب میرے لئے

قوت سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسم اقدس کان بن گیا سبحان اللہ (۱۲) تاکہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص اور میری رضا مقصود ہو کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے (۱۳) اور بندوں کو اس کے آنے کی خبر نہ دوں اور اس کے آنے کی خبر نہ دی جاتی اگر اس خبر دینے میں یہ حکمت نہ ہوتی (۱۴) اور اس کے خوف سے معاصی ترک کرے نیکیاں زیادہ کرے اور ہر وقت توبہ کرتا رہے (۱۵) اے امت موسیٰ خطاب بظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد اس سے آپ کی امت ہے (مدارک) (۱۶) اگر تو اس کا کہنا مانے اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو (۱۷) اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تاکہ ہیبت مکالمت کا اثر کم ہو (مدارک وغیرہ) (۱۸) اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام نبعہ تھا (۱۹) مثل توشہ اور پانی اٹھانے اور موذی جانوروں کو دفع کرنے اور اعداء سے محاربہ میں کام لینے وغیرہ کے ان فوائد کا ذکر کرنا بطریق شکر نعم الہیہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (۲۰) اور قدرت الٰہی دکھائی گئی کہ جو عصا ہاتھ میں رہتا تھا اور اتنے کاموں میں آتا تھا اب اچانک وہ ایسا ہیبت ناک اژدہا بن گیا یہ حال دیکھ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے (۲۱) یہ فرماتے ہی خوف جاتا رہا حتیٰ کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس کے منہ میں ڈال دیا اور وہ آپ کے ہاتھ لگاتے ہی مثل سابق عصا بن گیا اب اس کے بعد ایک اور معجزہ عطا فرمایا جس کی نسبت ارشاد فرمایا (۲۲) یعنی کف دست راست بائیں بازو سے بغل کے نیچے ملا کر نکالئے تو آفتاب کی طرح چمکتا نگاہوں کو خیرہ کرتا اور (۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک سے رات و دن میں آفتاب کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا اور یہ معجزہ آپ کے اعظم معجزات میں سے ہے جب آپ دوبارہ اپنا دست مبارک بغل کے نیچے رکھ کر بازو سے ملاتے تو وہ دست اقدس حالت سابقہ پر آجاتا (۲۴) آپ کے صدق نبوت کی عصا کے بعد اس نشانی کو بھی لیجئے (۲۵) رسول ہو کر (۲۶) اور کفر میں حد سے گزر گیا اور الوہیت کا دعویٰ کرنے لگا

لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ﴿٢٧﴾

میرا سینہ کھول دے (۲۷) اور میرے لئے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے (۲۸)

يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾ وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾

کہ وہ میری بات سمجھیں اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے (۲۹) وہ کون میرا بھائی ہارون

اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿٣١﴾ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَ

اس سے میری کمر مضبوط کر اور اسے میرے کام میں شریک کر (۳۰) کہ ہم بکثرت تیری پاکی بولیں اور

نَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ

بکثرت تیری یاد کریں (۳۱) بے شک تو ہمیں دیکھ رہا ہے (۳۲) فرمایا اے موسیٰ تیری مانگ تجھے

يَا مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ

عطا ہوئی اور بے شک ہم نے (۳۳) تجھ پر ایک بار اور احسان فرمایا جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا

مَا يُوحَىٰ ﴿٣٨﴾ أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ

جو الہام کرنا تھا (۳۴) کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں (۳۵) ڈال دے تو دریا اسے کنارے پر ڈالے کہ

الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ

اسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اس کا دشمن (۳۶) اور میں نے تجھ پر اپنی

مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ﴿٣٩﴾ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ

وقف لازم

طرف کی محبت ڈالی (۳۷) اور اس لئے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو (۳۸) تیری بہن چلی (۳۹) پھر کہا کیا

(۲۷) اور اسے تحمل رسالت کے لئے وسیع فرما دے (۲۸) جو خورد سالی میں آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لینے سے پڑ گئی ہے اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا اس پر اسے غصہ آیا اور اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا آسیہ نے کہا کہ اے بادشاہ یہ نادان بچہ ہے کیا سمجھے تو چاہے تو تجربہ کر لے اس تجربہ کے لئے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یاقوت سرخ آپ کے سامنے پیش کئے گئے آپ نے یاقوت لینا چاہا مگر فرشتے نے آپ کا ہاتھ انگارہ پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہو گئی اس کے لئے آپ نے یہ دعا کی (۲۹) جو میرا معاون اور معتمد ہو (۳۰) یعنی امر نبوت و تبلیغ رسالت میں (۳۱) نمازوں میں بھی اور خارج نماز بھی (۳۲) ہمارے احوال کا عالم ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے (۳۳) اس سے قبل (۳۴) دل میں ڈال کر یا خواب کے ذریعہ سے جبکہ انہیں آپ کی ولادت کے وقت فرعون کی طرف سے آپ کو قتل کر ڈالنے کا اندیشہ ہوا (۳۵) یعنی نیل میں (۳۶) یعنی فرعون چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور اس میں روئی بچھائی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں رکھ کر صندوق بند کر دیا اور اس کی درزیں روغن قیر سے بند کر دیں آپ اس صندوق کے اندر پانی میں پہنچے پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہا دیا اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل میں گزرتی تھی فرعون مع اپنی بی بی آسیہ کے نہر کے کنارہ بیٹھا تھا نہر میں صندوق آتا دیکھ کر اس نے غلاموں اور کنیزوں کو اس کے نکالنے کا حکم دیا وہ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل فرزند جس کی پیشانی سے وجاہت و اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہو گیا اور عقل و حواس بجانہ رہے اپنے اختیار سے باہر ہو گیا اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے (۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب بنایا اور خلق کا محبوب کر دیا اور جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی محبوبیت سے نوازتا ہے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا یہی حال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا جو آپ کو دیکھتا تھا اسی کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی قتادہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی جسے دیکھ کر ہر دیکھنے والے کے دل میں محبت جوش مارنے لگتی تھی (۳۸) یعنی میری حفاظت و نگہبانی میں پرورش پائے (۳۹) جس کا نام مریم تھا تاکہ وہ آپ کے حال کا تجسس کرے اور معلوم

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ یَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ

میں تمہیں وہ لوگ بتا دوں جو اس بچہ کی پرورش کریں ف۴۰ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے کہ اس کی آنکھ

عَیْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ

ف۴۱ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے ف۴۲ اور تو نے ایک جان کو قتل کیا ف۴۳ تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے

فُتُوْنًا ۬ قف فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ

خوب جانچ لیا ف۴۴ تو تو کئی برس مدین والوں میں رہا ف۴۵ پھر تو ایک ٹھہرائے وعدہ پر حاضر

یّٰمُوْسٰى (۴۰) وَ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ (۴۱) اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ

ہوا اے موسیٰ ف۴۶ اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے بنایا ف۴۷ تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں ف۴۸

بِاٰیٰتِیْ وَ لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ (۴۲) اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (۴۳)

لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک اس نے سر اٹھایا

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى (۴۴) قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ

تو اس سے نرم بات کہنا ف۴۹ اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے ف۵۰ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب بیشک ہم

اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَاۤ اَوْ اَنْ یَّطْغٰى (۴۵) قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ

ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے فرمایا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ف۵۱ سنتا

وَ اَرٰى (۴۶) فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬

اور دیکھتا ف۵۲ تو اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو اولاد یعقوب کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے ف۵۳

کرے کہ صندوق کہاں پہنچا آپ کس کے ہاتھ آئے جب اس نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کے لئے دائیاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو منہ نہ لگایا تو آپ کی بہن نے (۴۰) ان لوگوں نے اس کو منظور کیا وہ اپنی والدہ کو لے گئیں آپ نے ان کا دودھ قبول فرمایا (۴۱) آپ کے دیدار سے (۴۲) یعنی غم فراق دور ہو اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے (۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کافر کو مارا تھا وہ مر گیا کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی اس واقعہ پر آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا (۴۴) محنتوں میں ڈال کر اور ان سے خلاصی عطا فرما کر (۴۵) مدین ایک شہر ہے مصر سے آٹھ منزل فاصلہ پر یہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مصر سے مدین آئے اور کئی برس تک حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اقامت فرمائی اور ان کی صاحبزادی صفوراء کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا (۴۶) یعنی اپنی عمر کے چالیسویں سال اور یہ وہ سن ہے کہ انبیاء کی طرف اس سن میں وحی کی جاتی ہے (۴۷) اپنی وحی اور رسالت کے لئے تاکہ تو میرے ارادہ اور میری محبت پر تصرف کرے اور میری حجت پر قائم رہے اور میرے اور میری خلق کے درمیان خطاب پہنچانے والا ہو (۴۸) یعنی معجزات (۴۹) یعنی اس کو بہ نرمی نصیحت فرمانا اور نرمی کا حکم اس لئے تھا کہ اس نے بچپن میں آپ کی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئے گا اور مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی اور کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تادم مرگ باقی رہیں گی اور بعد موت دخول جنت میسر آئے گا جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اس کو یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر بغیر مشورہ ہامان کے قطعی فیصلہ نہیں کرتا تھا ہامان موجود نہ تھا جب وہ آیا تو فرعون نے اس کو یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت پر ایمان قبول کر لوں ہامان کہنے لگا میں تو تجھ کو عاقل و دانا سمجھتا تھا تو رب ہے بندہ بننا چاہتا ہے تو معبود ہے عابد بننے کی خواہش کرتا ہے فرعون نے کہا تو نے ٹھیک کہا اور حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ وہ حضرت ہارون کے پاس آئیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملیں چنانچہ وہ ایک منزل چل کر آپ سے ملے اور جو وحی انہیں ہوئی تھی اس کی

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ

اور انھیں تکلیف نہ دے ف۵۴ بے شک ہم تیرے رب کی طرف سے نشانی لائے ہیں ف۵۵ اور سلامتی اسے جو

اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ﴿٤٧﴾ إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ

ہدایت کی پیروی کرے ف۵۶ بے شک ہماری طرف وحی ہوئی ہے کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے ف۵۷

وَتَوَلَّىٰ ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ

اور منہ پھیرے ف۵۸ بولا تو تم دونوں کا خدا کون ہے اے موسیٰ کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ﴿٥١﴾

اس کے لائق صورت دی ف۵۹ پھر راہ دکھائی ف۶۰ بولا ف۶۱ اگلی سنگتوں (قوموں) کا کیا حال ہے ف۶۲

قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِي

کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے ف۶۳ میرا رب نہ بہکے نہ بھولے وہ جس

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ

نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لئے اس میں چلتی راہیں رکھیں اور آسمان سے

السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ﴿٥٣﴾ كُلُوا وَارْعَوْا

پانی اتارا ف۶۴ تو ہم نے اس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے ف۶۵ تم کھاؤ اور اپنے

أَنْعَامَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ﴿٥٤﴾ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ

مویشیوں کو چراؤ ف۶۶ بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا ف۶۷

ع ۲ / ۱۱

بقیہ صفحہ ۵۶۵ = حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی (۵۰) یعنی آپ کی تعلیم و نصیحت اس امید کے ساتھ ہونی چاہئے تاکہ آپ کے لئے اجر اور اس پر الزام حجت اور قطع عذر ہو جائے اور حقیقت میں ہونا تو وہی ہے جو تقدیر الٰہی ہے (۵۱) اپنی مدد سے (۵۲) اس کے قول و فعل کو (۵۳) اور انہیں بندگی و اسیری سے رہا کر دے (۵۴) محنت و مشقت کے سخت کام لے کر (۵۵) یعنی معجزے جو ہمارے صدق نبوت کی دلیل ہیں فرعون نے کہا وہ کیا ہیں تو آپ نے معجزہ ید بیضاء دکھایا (۵۶) یعنی دونوں جہان میں اس کے لئے سلامتی ہے وہ عذاب سے محفوظ رہے گا (۵۷) ہماری نبوت کو اور ان احکام کو جو ہم لائے (۵۸) ہماری ہدایت سے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون کو یہ پیغام پہنچایا تو وہ (۵۹) ہاتھ کو اس کے لائق ایسی کہ کسی چیز کو پکڑ سکے پاؤں کو اس کے قابل کہ چل سکے زبان کو اس کے مناسب کہ بول سکے آنکھ کو اس کے موافق کہ دیکھ سکے کان کو ایسی کہ سن سکے (۶۰) اور اس کی معرفت دی کہ دنیا کی زندگانی اور آخرت کی سعادت کے لئے اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو کس طرح کام میں لایا جائے (۶۱) فرعون (۶۲) یعنی جو امتیں گزر چکی ہیں مثل قوم نوح و عاد و ثمود کے جو بتوں کو پوجتے تھے اور بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جانے کے منکر تھے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۶۳) یعنی لوح محفوظ میں ان کے تمام احوال مکتوب ہیں روز قیامت انہیں ان اعمال پر جزا دی جائے گی (۶۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام تو یہاں تمام ہو گیا اب اللہ تعالیٰ اہل مکہ کو خطاب کر کے اس کو تتمیم فرماتا ہے (۶۵) یعنی قسم قسم کے سبزے مختلف رنگتوں خوشبوؤں شکلوں کے بعض آدمیوں کے لئے بعض جانوروں کے لئے (۶۶) یہ امر اباحت اور تذکیر نعمت کے لئے ہے یعنی ہم نے یہ سبزے نکالے تمہارے لئے ان کا کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا مباح کر کے (۶۷) تمہارے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے

وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا

اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے ۶۸ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ۶۹ اور بے شک ہم نے اسے ۷۰ اپنی

كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ

سب نشانیاں ۷۱ دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ۷۲ بولا کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے سبب ہماری زمین سے نکال دو

یٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ مَوْعِدًا

اے موسیٰ ۷۳ تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے ۷۴ تو ہم میں اور اپنے میں ایک وعدہ ٹھہرا دو

لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ یَوْمُ الزِّیْنَةِ

جس سے نہ ہم بدلہ لیں نہ تم ہموار جگہ ہو موسیٰ نے کہا تمہارا وعدہ میلے کا دن ہے ۷۵

وَاَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَیْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾

اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کئے جائیں ۷۶ تو فرعون پھرا اور اپنے داؤں (فریب) اکٹھے کئے ۷۷ پھر آیا ۷۸

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَیْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَیُسْحِتَكُمْ

ان سے موسیٰ نے کہا تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ۷۹ کہ وہ تمہیں عذاب

بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ وَ

سے ہلاک کر دے اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا ۸۰ تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہو گئے ۸۱ اور

اَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ یُّخْرِجٰكُمْ

چھپ کر مشورت کی بولے بے شک یہ دونوں ۸۲ ضرور جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری زمین سے

(۶۸) تمہاری موت و دفن کے وقت (۶۹) روز قیامت (۷۰) یعنی فرعون کو (۷۱) یعنی کل آیات تسع جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں (۷۲) اور ان آیات کو سحر بتایا اور قبول حق سے انکار کیا اور (۷۳) یعنی ہمیں مصر سے نکال کر خود اس پر قبضہ کرو اور بادشاہ بن جاؤ (۷۴) اور جادو میں ہمارا تمہارا مقابلہ ہوگا (۷۵) اس میلہ سے فرعونوں کا میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کر کر کے جمع ہوتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ دن عاشوراء یعنی دسویں محرم کا تھا اور اس سال یہ تاریخ سنیچر کو واقع ہوئی تھی اس روز کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے معین فرمایا کہ یہ روز ان کی غایت شوکت کا دن تھا اس کو مقرر کرنا اپنے کمال قوت کا اظہار ہے نیز اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ حق کا ظہور اور باطل کی رسوائی کے لئے ایسا ہی وقت مناسب ہے جب کہ اطراف و جوانب کے تمام لوگ مجتمع ہوں (۷۶) تاکہ خوب روشنی پھیل جائے اور دیکھنے والے باطمینان دیکھ سکیں اور ہر چیز صاف صاف نظر آئے (۷۷) کثیر التعداد جادوگروں کو جمع کیا (۷۸) وعدہ کے دن ان سب کو لے کر (۷۹) کسی کو اس کا شریک کر کے (۸۰) اللہ تعالیٰ پر (۸۱) یعنی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام سن کر آپس میں مختلف ہو گئے بعض کہنے لگے کہ یہ بھی ہماری مثل جادوگر ہیں بعض نے کہا کہ یہ باتیں ہی جادوگروں کی نہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو منع کرتے ہیں (۸۲) یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون

مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ

اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا اچھا دین لے جائیں تو اپنا داؤں (فریب) پکا کر لو

ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ

پھر پرا باندھ (صف باندھ) کر آؤ اور آج مراد کو پہونچا جو غالب رہا بولے ف۸۳ اے موسیٰ یا

اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا

تو تم ڈالو ف۸۴ یا ہم پہلے ڈالیں ف۸۵ موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو ف۸۶ جبھی ان

حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ

کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں ف۸۷ تو اپنے

فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَ

جی میں موسیٰ نے خوف پایا ہم نے فرمایا ڈر نہیں بے شک تو ہی غالب ہے اور

اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ

ڈال تو دے جو تیرے دہنے ہاتھ میں ہے ف۸۸ اور ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بناکر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے اور

لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ

اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے ف۸۹ تو سب جادوگر سجدے میں گرالئے گئے بولے ہم اس پر ایمان

هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ

لائے جو ہارون اور موسیٰ کا رب ہے ف۹۰ فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بے شک

(۸۳) جادوگر (۸۴) پہلے اپنا عصا (۸۵) اپنے سامان ابتداء کرنا جادوگروں نے ادباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں دولت ایمان سے مشرف فرمایا (۸۶) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لئے فرمایا کہ جو کچھ جادو کے مکر ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر چکیں اس کے بعد آپ معجزہ دکھائیں اور حق باطل کو مٹائے اور معجزہ سحر کو باطل کرے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو چنانچہ جادوگروں نے رسیاں لاٹھیاں وغیرہ جو سامان لائے تھے سب ڈال دیا اور لوگوں کی نظر بندی کر دی (۸۷) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس باطل نظر بندی سے مسحور ہو گئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس کے گرویدہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھیں (۸۸) یعنی اپنا عصا (۸۹) پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا عصا ڈالا وہ جادوگروں کے تمام اژدہوں اور سانپوں کو نگل گیا اور آدمی اس کے خوف سے گھبرا گئے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنے دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہو گیا یہ دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہوا کہ یہ معجزہ ہے جس سے سحر مقابلہ نہیں کر سکتا اور جادو کی فریب کاری اس کے سامنے قائم نہیں رہ سکتی (۹۰) سبحان اللہ کیا عجیب حال تھا جن لوگوں نے ابھی کفر و جحود کے لئے رسیاں اور عصا ڈالے تھے ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکر و سجود کے لئے سر جھکا دئے اور گردنیں ڈال دیں منقول ہے کہ اس سجدے میں انہیں جنت اور دوزخ دکھائی گئی اور انہوں نے جنت میں اپنے منازل دیکھ لئے

لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ

وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ؁۹۱ تو مجھے قسم ہے ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے

خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ

پاؤں کاٹوں گا ؁۹۲ اور تمہیں کھجور کے ڈھنڈ پر سولی چڑھاؤں گا اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا

عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ﴿٧١﴾ قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَ

عذاب سخت اور دیرپا ہے ؁۹۳ بولے ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے ان روشن دلیلوں پر جو ہمارے پاس آئیں ؁۹۴

الَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ

ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم تو تو کر چک جو تجھے کرنا ہے ؁۹۵ تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا

الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ

؁۹۶ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں مجبور کیا جادو پر

السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿٧٣﴾ إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ

؁۹۷ اور اللہ بہتر ہے ؁۹۸ اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ؁۹۹ بے شک جو اپنے رب کے حضور مجرم ؁۱۰۰ ہو کر آئے تو ضرور اس

جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿٧٤﴾ وَمَن يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ

کے لئے جہنم ہے جس میں نہ مرے ؁۱۰۱ نہ جئے ؁۱۰۲ اور جو اس کے حضور ایمان کے ساتھ آئے کہ اچھے کام

الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ﴿٧٥﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي

کئے ہوں ؁۱۰۳ تو انہیں کے درجے اونچے بسنے کے باغ جن کے نیچے

(۹۱) یعنی جادو میں وہ استاد کامل اور تم سب سے فائق ہیں (معاذ اللہ) (۹۲) یعنی داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں (۹۳) اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا رب العالمین کا فرعون کا یہ متکبرانہ کلمہ سن کر وہ جادوگر (۹۴) ید بیضا اور عصائے موسیٰ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو بھی سحر کہتا ہے تو بتا وہ رسے اور لاٹھیاں کہاں گئیں بعض مفسرین کہتے ہیں کہ بینات سے مراد جنت اور اس میں اپنے منازل کا دیکھنا ہے (۹۵) ہمیں اس کی کچھ پرواہ نہیں (۹۶) آگے تو تیری کچھ مجال نہیں اور دنیا زائل اور یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو مہربان بھی ہو تو بقائے دوام نہیں دے سکتا پھر زندگانی دنیا اور اس کی راحتوں کے زوال کا کیا غم بالخصوص اس کو جو جانتا ہے کہ آخرت میں اعمال دنیا کی جزا ملے گی (۹۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے بلایا تھا تو جادوگروں نے فرعون سے کہا تھا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ اس کی کوشش کی گئی اور انہیں ایسا موقع بہم پہنچا دیا گیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت خواب میں ہیں اور عصائے شریف پہرہ دے رہا ہے یہ دیکھ کر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں کیونکہ جادوگر جب سوتا ہے تو اس وقت اس کا جادو کام نہیں کرتا مگر فرعون نے انہیں جادو کرنے پر مجبور کیا اس کی مغفرت کے وہ اللہ تعالیٰ سے طالب اور امیدوار ہیں (۹۸) فرمانبرداروں کو ثواب دینے میں (۹۹) بالحاظ عذاب کرنے کے نافرمانوں پر (۱۰۰) یعنی کافر مثل فرعون کے (۱۰۱) کہ مر کر ہی اس سے چھوٹ سکے (۱۰۲) ایسا جینا جس سے کچھ نفع اٹھا سکے (۱۰۳) یعنی جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو اور انہوں نے اپنی زندگی میں نیک عمل کئے ہوں فرائض اور نوافل بجالائے ہوں

ع ۳ ۲۲ ۱۲

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ مَن تَزَكَّىٰ ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ

نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اور یہ صلہ ہے اس کا جو پاک ہوا ف۱۰۴ اور بیشک

أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي

ہم نے موسیٰ کو وحی کی ف۱۰۵ کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل ف۱۰۶ اور ان کے لئے دریا میں

الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ﴿٧٧﴾ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ

سوکھا راستہ نکال دے ف۱۰۷ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے اور نہ خطرہ ف۱۰۸ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر ف۱۰۹

فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ﴿٧٩﴾

تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا ف۱۱۰ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی ف۱۱۱

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ

اے بنی اسرائیل بے شک ہم نے تم کو تمہارے دشمن ف۱۱۲ سے نجات دی اور تمہیں طور کی دہنی

الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ﴿٨٠﴾ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ

طرف کا وعدہ دیا ف۱۱۳ اور تم پر من اور سلویٰ اتارا ف۱۱۴ کھاؤ جو پاک چیزیں

مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۖ وَمَن يَحْلِلْ

ہم نے تمہیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو ف۱۱۵ کہ تم پر میرا غضب اترے اور جس پر میرا

عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ﴿٨١﴾ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَ

غضب اترا بے شک وہ گرا ف۱۱۶ اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی ف۱۱۷ اور

(۱۰۴) کفر کی نجاست اور معاصی کی گندگی سے (۱۰۵) جبکہ فرعون معجزات دیکھ کر راہ پر نہ آیا اور پند پذیر نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور زیادہ کرنے لگا (۱۰۶) مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچیں اور فرعونی لشکر پیچھے سے آئے تو اندیشہ نہ کر (۱۰۷) اپنا عصا مار کر (۱۰۸) دریا میں غرق ہونے کا موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی پا کر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر مصر سے روانہ ہوئے (۱۰۹) جن میں چھ لاکھ قبطی تھے (۱۱۰) وہ غرق ہو گئے اور پانی ان کے سروں سے اونچا ہو گیا (۱۱۱) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اور احسان کا ذکر کیا اور فرمایا (۱۱۲) یعنی فرعون اور اس کی قوم (۱۱۳) کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو وہاں توریت عطا فرمائیں گے جس پر عمل کیا جائے (۱۱۴) تیہ میں اور فرمایا (۱۱۵) ناشکری اور کفران نعمت کرکے اور ان نعمتوں کی معاصی اور گناہوں میں خرچ کرکے یا ایک دوسرے پر ظلم کرکے (۱۱۶) جہنم میں اور ہلاک ہوا (۱۱۷) شرک سے

عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَآ أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ

ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا ١١٨ اور تو نے اپنی قوم سے کیوں جلدی کی اے موسیٰ ١١٩ عرض کی

هُمْ أُولَآءِ عَلٰٓى أَثَرِيْ وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَإِنَّا قَدْ

کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو ١٢٠ فرمایا تو ہم نے

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوسٰٓى إِلٰى

تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو ١٢١ بلا میں ڈالا اور انہیں سامری نے گمراہ کر دیا ١٢٢ تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف

قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۥ

پلٹا ١٢٣ غصہ میں بھرا افسوس کرتا ١٢٤ کہا اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا ١٢٥

أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُّمْ أَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ

کیا تم پر مدت لمبی گزری یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب اترے

رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَآ أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ

تو تم نے میرا وعدہ خلاف کیا ١٢٦ بولے ہم نے آپ کا وعدہ اپنے اختیار سے خلاف نہ کیا

لٰكِنَّا حُمِّلْنَآ أَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ أَلْقَى

لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم کے گہنے کے ١٢٧ تو ہم نے انہیں ١٢٨ ڈال دیا پھر اسی طرح

السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ إِلٰهُكُمْ

سامری نے ڈالا ١٢٩ تو اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ گائے کی طرح بولتا ١٣٠ تو بولے ١٣١ یہ ہے تمہارا معبود

(١١٨) تادم آخر (١١٩) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کر کے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلام پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انہیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرما دیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا وَمَآ أَعْجَلَكَ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (١٢٠) یعنی تیری رضا اور زیادہ ہو مسئلہ اس آیت سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوا (مدارک) (١٢١) جنہیں آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ چھوڑا ہے (١٢٢) گوسالہ پرستی کی دعوت دے کر مسئلہ اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی دینی پیشواؤں نے ہدایت کی اولیاء نے حاجت روائی فرمائی بزرگوں نے بلا دفع کی مفسرین نے فرمایا ہے کہ امور ظاہر میں منشاء و سبب کی طرف منسوب کر دئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا موجد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں (خازن) (١٢٣) چالیس دن پورے کر کے توریت لے کر (١٢٤) ان کے حال پر (١٢٥) کہ وہ تمہیں توریت عطا فرمائے گا جس میں ہدایت ہے نور ہے ہزار سورتیں ہیں ہر سورت میں ہزار آیتیں ہیں (١٢٦) اور ایسا ناقص کام کیا کہ گوسالہ کو پوجنے لگے تمہارا وعدہ تو مجھ سے یہ تھا کہ میرے حکم کی اطاعت کرو گے اور میرے دین پر قائم رہو گے (١٢٧) یعنی قوم فرعون کے زیوروں کے جو بنی اسرائیل نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر مانگ لئے تھے (١٢٨) سامری کے حکم سے آگ میں (١٢٩) ان زیوروں کو جو اس کے پاس تھے اور اس خاک کو جو حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اس نے حاصل کی تھی (١٣٠) یہ بچھڑا سامری نے بنایا اور اس میں کچھ سوراخ اس طرح رکھے کہ جب ان میں ہوا داخل ہو تو اس سے بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہو ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسپ جبریل کی خاک زیر قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر بچھڑے کی طرح بولتا تھا (١٣١) سامری اور اس کے متبعین

وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ

اور موسیٰ کا معبود تو بھول گئے ۱۳۲ تو کیا نہیں دیکھتے کہ وہ ۱۳۳ انہیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور ان کے کسی

لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا

بُرے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا ۱۳۴ اور بے شک ان سے ہارون نے اس سے پہلے کہا تھا کہ اے میری قوم یونہی ہے

فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا

کہ تم اس کے سبب فتنے میں پڑے ۱۳۵ اور بے شک تمہارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو بولے

لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ

ہم تو اس پر آسن مارے جمے (پوجا کے لیے بیٹھے) رہیں گے ۱۳۶ جب تک ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کے آئیں ۱۳۷ موسیٰ نے کہا اے ہارون

مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ

تمہیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا کہ میرے پیچھے آتے ۱۳۸ تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا کہا

يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ

اے میرے ماں جائے نہ میری داڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہو گے

فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ

تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا ۱۳۹ موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال

يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ

ہے اے سامری ۱۴۰ بولا میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا ۱۴۱ تو ایک مٹھی بھر لی

(۱۳۲) یعنی موسیٰ معبود کو بھول گئے اور اس کو یہاں چھوڑ کر اس کی جستجو میں طور پر چلے گئے (معاذ اللہ) بعض مفسرین نے کہا کہ نسی کا فاعل سامری ہے اور معنی یہ ہیں کہ سامری نے جو بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کو بھول گیا یا وہ حدوث اجسام سے استدلال کرنا بھول گیا (۱۳۳) بچھڑا (۱۳۴) خطاب سے بھی عاجز اور نفع و ضرر سے بھی وہ کس طرح معبود ہو سکتا ہے (۱۳۵) تو اسے نہ پوجو (۱۳۶) گوسالہ پرستی پر قائم رہیں گے اور تمہاری بات نہ مانیں گے (۱۳۷) اس پر حضرت ہارون علیہ السلام ان سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر ہمراہیوں سے فرمایا یہ فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آ کر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھ میں اور داڑھی بائیں میں پکڑی اور (۱۳۸) اور مجھے خبر دے دیتے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آ ملے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا (۱۳۹) یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ (۱۴۰) تو نے ایسا کیوں کیا اس کی وجہ بتا (۱۴۱) یعنی میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا وہ اسپ حیات پر سوار تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے گھوڑے کے نشان قدم کی خاک لے لوں

اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ

فرشتہ کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا ف۱۴۲ اور میرے جی کو یہی بھلا لگا ف۱۴۳ کہا تو چلتا بن ف۱۴۴

فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ

کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ ف۱۴۵ تو کہے چھو نہ جا ف۱۴۶ اور بے شک تیرے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے

تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰۤی اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ

ف۱۴۷ جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو دن بھر آسن مارے (پوجا کے لیے بیٹھا) رہا ف۱۴۸ قسم ہے ہم ضرور اسے

ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہائیں گے ف۱۴۹ تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں

هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا

ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے ہم ایسا ہی تمہارے سامنے اگلی خبریں بیان فرماتے ہیں

قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ

اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا ف۱۵۰ جو اس سے منہ پھیرے ف۱۵۱ تو بے شک

یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا ف۱۵۲ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ف۱۵۳ اور وہ قیامت کے دن ان کے حق میں کیا ہی

حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾

برا بوجھ ہوگا جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۵۴ اور ہم اس دن مجرموں کو ف۱۵۵ اٹھائیں گے نیلی آنکھیں ف۱۵۶

(۱۴۲) اس بچھڑے میں جس کو بنایا تھا (۱۴۳) اور یہ فعل میں نے اپنے ہی ہوائے نفس سے کیا کوئی دوسرا اس کا باعث و محرک نہ تھا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (۱۴۴) دور ہو جا (۱۴۵) جب تجھ سے کوئی ملنا چاہے جو تیرے حال سے واقف نہ ہو تو اس سے (۱۴۶) یعنی سب سے علیحدہ رہ نہ تجھ سے کوئی چھوئے نہ تو کسی سے چھوئے لوگوں سے ملنا اس کے لئے کلی طور پر ممنوع قرار دیا گیا اور ملاقات مکالمت خرید و فروخت ہر ایک کے ساتھ حرام کر دی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت میں گزارتا تھا (۱۴۷) یعنی عذاب کے وعدے کا آخرت میں بعد اس عذاب دنیا کے تیرے شرک و فساد انگیزی پر (۱۴۸) اور اس کی عبادت پر قائم رہا (۱۴۹) چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کیا اور جب آپ سامری کے اس فساد کو مٹا چکے تو بنی اسرائیل سے مخاطبہ فرما کر دین حق کا بیان فرمایا اور ارشاد کیا (۱۵۰) یعنی قرآن پاک کہ وہ ذکر عظیم ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اس کے لئے اس کتاب کریم میں نجات اور برکتیں ہیں اور اس کتاب مقدسہ میں امم ماضیہ کے ایسے حالات کا ذکر و بیان ہے جو فکر کرنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہیں (۱۵۱) یعنی قرآن سے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھائے (۱۵۲) گناہوں کا بار گراں (۱۵۳) یعنی اس گناہ کے عذاب میں (۱۵۴) لوگوں کو محشر میں حاضر کرنے کے لئے مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے (۱۵۵) یعنی کافروں کو اس حال میں (۱۵۶) اور کالے منہ

يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ

آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ تم دنیا میں نہ رہے مگر دس رات ف۱۵۷ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ ف۱۵۸ کہیں گے

إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

جب کہ ان میں سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے ف۱۵۹ اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے

الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾

ہیں ف۱۶۰ تم فرماؤ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر (چٹیل میدان) ہموار کر چھوڑے گا

لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا

کہ تو اس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے ف۱۶۱

عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾

اس میں کجی نہ ہوگی ف۱۶۲ اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور ف۱۶۳ پست ہوکر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز ف۱۶۴

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے ف۱۶۵ اذن دے دیا ہے اور اس کی بات

قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾

پسند فرمائی وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ف۱۶۶ اور ان کا علم اسے نہیں گھیر سکتا ف۱۶۷

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَ

اور سب منہ جھک جائیں گے اس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور ف۱۶۸ اور بے شک نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ لیا ف۱۶۹ اور

(۱۵۷) آخرت کے احوال اور وہاں کے خوفناک منازل دیکھ کر انہیں زندگانی دنیا کی مدت بہت قلیل معلوم ہوگی (۱۵۸) آپس میں ایک دوسرے سے (۱۵۹) بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اس دن کے شدائد دیکھ کر اپنے دنیا میں رہنے کی مقدار بھول جائیں گے (۱۶۰) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۶۱) جو انہیں روز قیامت موقف کی طرف بلائے گا اور ندا کرے گا کہ چلو رحمٰن کے حضور پیش ہونے کو اور یہ پکارنے والے حضرت اسرافیل ہوں گے (۱۶۲) اور اس دعوت سے کوئی انحراف نہ کر سکے گا (۱۶۳) ہیبت و جلال سے (۱۶۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسی کہ اس میں صرف لبوں کی جنبش ہوگی (۱۶۵) شفاعت کرنے کا (۱۶۶) یعنی تمام ماضیات و مستقبلات اور جملہ امور دنیا و آخرت یعنی اللہ تعالیٰ کا علم بندوں کے ذات و صفات اور جملہ حالات کا محیط ہے (۱۶۷) یعنی تمام کائنات کا علم ذات الٰہی کا احاطہ نہیں کر سکتا اس کی ذات کا ادراک علوم کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے اسماء و صفات اور آثار قدرت و شیون حکمت سے پہچانا جاتا ہے۔ شعر: ، کجا دریابد او را عقل چالاک ، ، کہ او بالاترا است از حد ادراک ، ، نظر کن اندر اسماء و صفاتش ، ، کہ واقف نیست کس از کنہ ذاتش ، ، بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ علوم خلق معلومات الٰہیہ کا احاطہ نہیں کر سکتے بظاہر یہ عبارتیں دو ہیں مگر دل پر نظر رکھنے والے با آسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے (۱۶۸) اور ہر ایک شان عجز و نیاز کے ساتھ حاضر ہوگا کسی میں سرکشی نہ رہے گی اللہ تعالیٰ کے قہر و حکومت کا ظہور تام ہوگا (۱۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا جس نے شرک کیا ٹوٹے میں رہا اور بے شک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیر بار ہو کر موقف قیامت میں آئے اس سے بڑھ کر نامراد کون

مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۖ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ۗ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا

جو کچھ نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا ف۱۷۰ اور یونہی ہم نے اسے عربی قرآن اتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیے ف۱۷۱ کہ کہیں انہیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے ف۱۷۲ تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ ف۱۷۳ اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہولے ف۱۷۴ اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا ف۱۷۵ تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدہ میں گرے مگر ابلیس اس نے نہ مانا تو ہم نے فرمایا اے آدم بے شک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے ف۱۷۶ تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے ف۱۷۷ بے شک تیرے لیے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو اور نہ

(۱۷۰) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کار آمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو یہ سب عمل بیکار (۱۷۱) فرائض کے چھوڑنے اور ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر (۱۷۲) جس سے انہیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ پند و نصیحت حاصل کریں (۱۷۳) جو اصل مالک ہے اور تمام بادشاہ اس کے محتاج (۱۷۴) شان نزول جب حضرت جبریل قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی فرمایا گیا کہ آپ مشقت نہ اٹھائیں اور سورہ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی (۱۷۵) کہ شجر ممنوعہ کے پاس نہ جائیں (۱۷۶) اس سے معلوم ہوا کہ صاحب فضل و شرف کی فضیلت کو تسلیم نہ کرنا اور اس کی تعظیم و احترام بجالانے سے اعراض کرنا دلیل حسد و عداوت ہے اس آیت میں شیطان کا حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنا آپ کے ساتھ اس کی دشمنی کی دلیل قرار دیا گیا (۱۷۷) اور اپنی غذا اور خوراک کے لئے زمین جوتنے کھیتی کرنے دانہ نکالنے پیسنے پکانے کی محنت میں مبتلا ہو اور چونکہ عورت کا نفقہ مرد کے ذمہ ہے اس لئے اس تمام محنت کی نسبت صرف حضرت آدم علیہ السلام کی طرف فرمائی گئی

تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ

ننگا ہو اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے نہ دھوپ ف۱۷۸ تو شیطان نے اُسے

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا

وسوسہ دیا بولا اے آدم کیا میں تمہیں بتادوں ہمیشہ جینے کا پیڑ ف۱۷۹ اور وہ بادشاہی کہ

يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ

پرانی نہ پڑے ف۱۸۰ تو ان دونوں نے اس میں سے کھالیا اب ان پر ان کی شرم کی چیزیں ظاہر

عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ

ہوئیں ف۱۸۱ اور جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے ف۱۸۲ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی ف۱۸۳ پھر

رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ

اس کے رب نے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے قرب خاص کی راہ دکھائی فرمایا تم دونوں مل کر جنت سے اترو تم میں ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ

دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے ف۱۸۴ تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا

فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ

وہ نہ بہکے ف۱۸۵ نہ بدبخت ہو ف۱۸۶ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا ف۱۸۷ تو بے شک اس کیلئے

مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ

تنگ زندگانی ہے ف۱۸۸ اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے کہے گا اے رب میرے مجھے

(۱۷۸) ہر طرح کا عیش و راحت جنت میں موجود ہے کسب و محنت سے بالکل امن ہے (۱۷۹) جس کو کھا کر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے (۱۸۰) اور اس میں زوال نہ آئے (۱۸۱) یعنی بہشتی لباس ان کے جسم سے اتر گئے (۱۸۲) ستر چھپانے اور جسم ڈھکنے کے لئے (۱۸۳) اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی پھر حضرت آدم علیہ السلام توبہ و استغفار میں مشغول ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کی (۱۸۴) یعنی کتاب اور رسول (۱۸۵) یعنی دنیا میں (۱۸۶) آخرت میں کیونکہ آخرت کی بدبختی دنیا میں طریق حق سے بہکنے کا نتیجہ ہے تو جو کوئی کتاب الٰہی اور رسول برحق کا اتباع کرے اور ان کے حکم کے مطابق چلے وہ دنیا میں بہکنے سے اور آخرت میں اس کے عذاب و وبال سے نجات پائے گا (۱۸۷) اور میری ہدایت سے روگردانی کی (۱۸۸) دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عمل بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہو کر گرفتار حرص ہو جائے اور کثرت مال و اسباب سے بھی اس کو فراغ خاطر اور سکون قلب میسر نہ ہو دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مومن متوکل کی طرح اس کو سکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حیات طیبہ کہتے ہیں قَالَ تَعَالٰی فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اور قبر کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر پر ننانوے اژدہے اس کی قبر میں مسلط کئے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا شان نزول یہ آیت اسود بن عبد العزی مخزومی کے حق میں نازل ہوئی اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں اور آخرت میں تنگ زندگانی جہنم کے عذاب ہیں جہاں زقوم (تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پیپ کھانے پینے کو دی جائے گی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسب حرام میں مبتلا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوف خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے (تفسیر کبیر و خازن و مدارک وغیرہ)

حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا

تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا (بینا) تھا ف۱۸۹ فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں

فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ

ف۱۹۰ تو نے انہیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا ف۱۹۱ اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے

وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ

اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیرپا ہے تو کیا

يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ

انہیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں (قومیں) ہلاک کردیں ف۱۹۲ کہ یہ ان کے بسنے کی جگہ چلتے پھرتے ہیں ف۱۹۳

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ف۱۹۴ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات نہ گزر چکی ہوتی ف۱۹۵ تو ضرور عذاب

رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ ؕ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

انہیں ف۱۹۶ لپٹ جاتا اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہرایا ہوا ف۱۹۷ تو ان کی باتوں پر صبر کرو

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ

اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے ف۱۹۸ اور اس کے ڈوبنے سے پہلے ف۱۹۹ اور

اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ

رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو ف۲۰۰ اور دن کے کناروں پر ف۲۰۱ اس امید پر کہ تم راضی ہو ف۲۰۲ اور اے سننے والے

(۱۸۹) دنیا میں (۱۹۰) تو ان پر ایمان نہ لایا اور (۱۹۱) جہنم کی آگ میں جلا کرے گا (۱۹۲) جو رسولوں کو نہیں مانتی تھیں (۱۹۳) یعنی قریش اپنے سفروں میں ان کے دیار پر گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے نشان دیکھتے ہیں (۱۹۴) جو عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ انبیاء کی تکذیب اور ان کی مخالفت کا انجام برا ہے (۱۹۵) امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی (۱۹۶) دنیا ہی میں (۱۹۷) یعنی روز قیامت (۱۹۸) اس سے نماز فجر مراد ہے (۱۹۹) اس سے ظہر و عصر کی نمازیں مراد ہیں جو دن کے نصف آخر میں آفتاب کے زوال و غروب کے درمیان واقع ہیں (۲۰۰) یعنی مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھو (۲۰۱) فجر و مغرب کی نمازیں ان کی تاکیداً تکرار فرمائی گئی اور بعض مفسرین قبل غروب سے نماز عصر اور اطراف نہار سے ظہر مراد لیتے ہیں ان کی توجیہ یہ ہے کہ نماز ظہر زوال کے بعد ہے اور اس وقت دن کے نصف اول اور نصف آخر کے اطراف ملتے ہیں نصف اول کی انتہا ہے اور نصف آخر کی ابتدا (مدارک و خازن) (۲۰۲) اللہ کے فضل و عطا اور اس کے انعام و اکرام سے تمہیں امت کے حق میں شفیع بنا کر تمہاری شفاعت قبول فرمائے اور تمہیں راضی کرے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﳔ

اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی ف۲۰۳

لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَ اْمُرْ اَهْلَكَ

کہ ہم انھیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں ف۲۰۴ اور تیرے رب کا رزق ف۲۰۵ سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے اور اپنے گھر والوں کو نماز

بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ

کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ف۲۰۶ ہم تجھے روزی دیں گے ف۲۰۷

وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَ لَمْ

اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لئے اور کافر بولے یہ ف۲۰۸ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ف۲۰۹ اور

تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَ لَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ

کیا انھیں اس کا بیان نہ آیا جو اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۱۰ اور اگر ہم انھیں کسی عذاب سے ہلاک کر

بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا

دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ف۲۱۱ ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا

فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ نَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ

کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل و رسوا ہوتے تم فرماؤ سب راہ دیکھ رہے ہیں ف۲۱۲

فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَ مَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾

تو تم بھی راہ دیکھو تو اب جان جاؤ گے ف۲۱۳ کہ کون ہیں سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی

ع ۸ / ۱۷

(۲۰۳) یعنی اصناف و اقسام کفار یہود و نصاریٰ وغیرہ کو جو دنیوی ساز و سامان دیا ہے مومن کو چاہئے کہ اس کو استحسان و اعجاب کی نظر سے نہ دیکھے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نافرمانوں کے طمطراق نہ دیکھو لیکن یہ دیکھو کہ گناہ اور معصیت کی ذلت کس طرح ان کی گردنوں سے نمودار ہے (۲۰۴) اس طرح کہ جتنی ان پر نعمت زیادہ ہوا تنی ہی ان کی سرکشی اور ان کا طغیان بڑھے اور وہ سزائے آخرت کی سزاوار ہوں (۲۰۵) یعنی جنت اور اس کی نعمتیں (۲۰۶) اور اس کا مکلف نہیں کرتے کہ ہماری خلق کو روزی دے یا اپنے نفس اور اپنے اہل کی روزی کا ذمہ دار ہو بلکہ (۲۰۷) اور انھیں بھی تو روزی کے غم میں نہ پڑ اپنے دل کو امر آخرت کے لئے فارغ رکھ کہ جو اللہ کے کام میں ہوتا ہے اللہ اس کی کارسازی کرتا ہے (۲۰۸) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۰۹) جو ان کی صحت نبوت پر دلالت کرے باوجودیکہ آیات کثیرہ آچکی تھیں اور معجزات کا متواتر ظہور ہو رہا تھا پھر کفار ان سب سے اندھے بنے اور انہوں نے حضور کی نسبت یہ کہہ دیا کہ آپ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہ لاتے اس کے جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے (۲۱۰) یعنی قرآن اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت اور آپ کی نبوت و بعثت کا ذکر یہ کیسے اعظم آیات ہیں ان کے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کی طلب کرنے کا کیا موقع ہے (۲۱۱) روز قیامت (۲۱۲) ہم بھی اور تم بھی شان نزول مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانہ کے حوادث اور انقلاب کا انتظار کرتے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمہارے عقوبت و عذاب کا انتظار کر رہے ہیں (۲۱۳) جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہوگی۔

سورۃ الانبیآء ۲۱ مکیۃ ۷۳ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتہا ۱۱۲ رکوعاتہا ۷

سورۃ انبیاء مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا — اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ①

لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں ف۲

مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ

جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے

يَلْعَبُونَ ② لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِينَ ظَلَمُوا

ف۳ ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں ف۴ اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی ف۵

هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ③

کہ یہ کون ہیں ایک تم ہی جیسے آدمی تو ہیں ف۶ کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر

قٰلَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ④

نبی نے فرمایا میرا رب جانتا ہے آسمانوں اور زمین میں ہر بات کو اور وہی ہے سنتا جانتا ف۷

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَأْتِنَا

بلکہ بولے پریشان خوابیں ہیں ف۸ بلکہ ان کی گڑھت (گھڑی ہوئی چیز) ہے ف۹ بلکہ یہ شاعر ہیں ف۱۰ تو ہمارے پاس

بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ⑤ مَا آمَنَتْ قَبْلَهُم مِّن قَرْيَةٍ

کوئی نشانی لائیں جیسے اگلے بھیجے گئے تھے ف۱۱ ان سے پہلے کوئی بستی ایمان نہ لائی جسے

(۱) سورت انبیاء مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ایک سو بارہ آیتیں اور ایک ہزار ایک سو چھیاسی کلمے اور چار ہزار آٹھ سو نوے حروف ہیں (۲) یعنی حساب اعمال کا وقت روز قیامت قریب آ گیا اور لوگ ابھی تک غفلت میں ہیں شان نزول یہ آیت منکرین بعث کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو نہیں مانتے تھے اور روز قیامت کو گزرے ہوئے زمانہ کے قریب بتایا گیا کیونکہ جتنے دن گزرتے جاتے ہیں آنے والا دن قریب ہوتا جاتا ہے (۳) نہ اس سے پند پذیر ہوں نہ عبرت حاصل کریں نہ آنے والے وقت کے لئے کچھ تیاری کریں (۴) اللہ کی یاد سے غافل ہیں (۵) اور اس کے اخفاء میں بہت مبالغہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا راز فاش کر دیا اور بیان فرما دیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ کہتے ہیں (۶) یہ کفر کا ایک اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کر دی جائے گی کہ وہ تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہیں لائے گا حضور کے زمانہ کے کفار نے یہ بات کہی اور اس کو چھپایا لیکن آج کل کے بعض بیباک یہ کلمہ اعلان کے ساتھ کہتے ہیں اور نہیں شرماتے کفار یہ مقولہ وقت جانتے تھے کہ ان کی بات کسی کے دل میں جمے گی نہیں کیونکہ لوگ رات دن معجزات دیکھتے ہیں وہ کس طرح باور کر سکیں گے کہ حضور ہماری طرح بشر ہیں اس لئے انہوں نے معجزات کو جادو بتا دیا اور کہا (۷) اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی خواہ کتنے ہی پردہ اور راز میں رکھی گئی ہو ان کا راز بھی اس نے ظاہر فرما دیا اس کے بعد قرآن کریم سے انہیں سخت پریشانی و حیرانی لاحق تھی کہ اس کا کس طرح انکار کریں وہ ایسا بین معجزہ ہے جس نے تمام ملک کے مایہ ناز ماہروں کو عاجز و متحیر کر دیا ہے اور وہ اس کی دو چار آیتوں کی مثل کلام بنا کر نہیں لا سکے اس پریشانی میں انہوں نے قرآن کی نسبت مختلف قسم کی باتیں کہیں جن کا بیان اگلی آیت میں ہے (۸) ان کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی الٰہی سمجھ گئے ہیں کفار نے یہ کہہ کر سوچا کہ یہ بات چسپاں نہیں ہو سکے گی تو اب اس کو چھوڑ کر کہنے لگے (۹) یہ کہہ کر خیال ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ کلام حضرت کا بنایا ہوا ہے اور تم انہیں اپنے مثل بشر بھی کہتے ہو تو تم ایسا کلام کیوں نہیں بنا سکتے یہ خیال کر کے اس بات کو بھی چھوڑا اور کہنے لگے (۱۰) اور یہ کلام شعر ہے اسی طرح کی باتیں بناتے رہے کسی ایک بات پر قائم نہ رہ سکے اور اہل باطل کذابوں کا یہی حال ہوتا ہے اب انہوں نے سمجھا کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی چلنے والی نہیں ہے تو کہنے لگے (۱۱) اس کے رد و جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

أَهْلَكْنٰهَا ۚ أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ⑥ وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِىٓ

ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ ایمان لائیں گے ف۱۲ اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنھیں ہم وحی

إِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوٓا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ⑦ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ

کرتے ف۱۳ تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم نہ ہو ف۱۴ اور ہم نے انھیں ف۱۵

جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خٰلِدِينَ ⑧ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ

خالی بدن نہ بنایا کہ کھانا نہ کھائیں ف۱۶ اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں پھر ہم نے اپنا وعدہ

الْوَعْدَ فَأَنجَيْنٰهُمْ وَمَن نَّشَآءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ⑨ لَقَدْ أَنزَلْنَآ

انھیں سچا کر دکھایا ف۱۷ تو انھیں نجات دی اور جن کو چاہی ف۱۸ اور حد سے بڑھنے والوں کو ف۱۹ ہلاک کر دیا بے شک ہم نے

إِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ⑩ وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ

تمھاری طرف ف۲۰ ایک کتاب اتاری جس میں تمھاری ناموری ہے ف۲۱ تو کیا تمھیں عقل نہیں ف۲۲ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر

كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا ءَاخَرِينَ ⑪ فَلَمَّآ أَحَسُّوا

دیں کہ وہ ستم گار تھیں ف۲۳ اور ان کے بعد اور قوم پیدا کی تو جب انھوں نے ف۲۴ ہمارا

بَأْسَنَآ إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ⑫ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوٓا إِلَىٰ مَآ

عذاب پایا جبھی وہ اس سے بھاگنے لگے ف۲۵ نہ بھاگو اور لوٹ کے جاؤ ان آسائشوں کی

أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُونَ ⑬ قَالُوا يٰوَيْلَنَآ إِنَّا

طرف جو تم کو دی گئی تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف شاید تم سے پوچھنا ہو ف۲۶ بولے ہائے خرابی ہماری بیشک ہم

(۱۲) معنی یہ ہیں کہ ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو نشانیاں آئیں تو وہ ان پر ایمان نہ لائے اور ان کی تکذیب کرنے لگے اور اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے تو کیا یہ لوگ نشانی دیکھ کر ایمان لے آئیں گے باوجودیکہ ان کی سرکشی ان سے بڑھی ہوئی ہے (۱۳) یہ ان کے کلام سابق کا رد ہے کہ انبیاء کا صورت بشری میں ظہور فرمانا نبوت کے منافی نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے (۱۴) کیونکہ ناواقف کو اس سے چارہ ہی نہیں کہ واقف سے دریافت کرے اور مرض جہل کا علاج یہی ہے کہ عالم سے سوال کرے اور اس کے حکم پر عامل ہو مسئلہ اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کرو کہ اللہ کے رسول صورت بشری میں ظہور فرما ہوئے تھے یا نہیں اس سے تمہارے تردد کا خاتمہ ہو جائے گا (۱۵) یعنی انبیاء کو (۱۶) تو ان پر کھانے پینے کا اعتراض کرنا اور یہ کہنا کہ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ محض بے جا ہے تمام انبیاء کا یہی حال تھا وہ سب کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے (۱۷) ان کے دشمنوں کو ہلاک کرنے اور انہیں نجات دینے کا (۱۸) یعنی ایمانداروں کو جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی (۱۹) جو انبیاء کی تکذیب کرتے تھے (۲۰) اے گروہ قریش (۲۱) اگر تم اس پر عمل کرو یا یہ معنی ہیں کہ وہ کتاب تمہاری زبان میں ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے لئے نصیحت ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے دین اور دنیوی امور اور حوائج کا بیان ہے (۲۲) کہ ایمان لا کر اس عزت و کرامت اور سعادت کو حاصل کرو (۲۳) یعنی کافر تھیں (۲۴) یعنی ان ظالموں نے (۲۵) شان نزول مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ سرزمین یمن میں ایک بستی ہے جس کا نام حصور ہے وہاں کے رہنے والے عرب تھے انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور ان کو قتل کیا تو اللہ تعالٰی نے ان پر بخت نصر کو مسلط کیا اس نے انہیں قتل کیا اور گرفتار کیا اور اس کا یہ عمل جاری رہا تو یہ لوگ بستی چھوڑ کر بھاگے تو ملائکہ نے ان سے بطریق طنز کہا (جو اگلی آیت میں ہے) (۲۶) کہ تم پر کیا گزری اور تمہارے اموال کیا ہوئے تو تم دریافت کرنے والے کو اپنے علم و مشاہدے سے جواب دے سکو

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ

ظالم تھے ف۲۷ تو وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں کر دیا

حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا

کاٹے ہوئے ف۲۸ بجھے ہوئے اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان

بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ

ہے عبث نہ بنائے ف۲۹ اگر ہم کوئی بہلاوا اختیار کرنا چاہتے ف۳۰ تو اپنے پاس سے اختیار

لَّدُنَّآ ﴿ق﴾ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ

کرتے اگر ہمیں کرنا ہوتا ف۳۱ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں

فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ

تو وہ اس کا بھیجہ نکال دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے ف۳۲ اور تمہاری خرابی ہے ف۳۳ ان باتوں سے جو بناتے ہو ف۳۴ اور اسی کے

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۳۵ اور اس کے پاس والے ف۳۶ اس کی عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں

لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور سستی نہیں کرتے ف۳۷ کیا انہوں نے زمین میں سے کچھ ایسے خدا بنا لئے ہیں ف۳۸ کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں ف۳۹

(۲۷) عذاب دیکھنے کے بعد انہوں نے گناہ کا اقرار کیا اور نادم ہوئے اس لئے یہ اعتراف انہیں کام نہ آیا (۲۸) کھیت کی طرح کہ تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے اور بجھی ہوئی آگ کی طرح ہو گئے (۲۹) کہ ان سے کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ اس میں ہماری حکمتیں ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ ہمارے بندے ان سے ہماری قدرت و حکمت پر استدلال کریں اور انہیں ہمارے اوصاف و کمال کی معرفت ہو (۳۰) مثل زن و فرزند کے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں اور ہمارے لئے بی بی اور بیٹیاں بتاتے ہیں اگر یہ ہمارے حق میں ممکن ہوتا (۳۱) کیونکہ زن و فرزند والے زن و فرزند اپنے پاس رکھتے ہیں مگر ہم اس سے پاک ہیں ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں (۳۲) معنی یہ ہیں کہ ہم اہل باطل کے کذب کو بیان حق سے مٹا دیتے ہیں (۳۳) اے کفار نابکار (۳۴) شان الٰہی میں کہ اس کے لئے بیوی و بچہ ٹھہراتے ہو (۳۵) وہ سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک تو کوئی اس کی اولاد کیسے ہو سکتا ہے مملوک ہونے اور اولاد ہونے میں منافات ہے (۳۶) اس کے مقربین جنہیں اس کے کرم سے اس کے حضور قرب و منزلت حاصل ہے (۳۷) ہر وقت اس کی تسبیح میں رہتے ہیں حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ملائکہ کے لئے تسبیح ایسی ہے جیسی کہ بنی آدم کے لئے سانس لینا (۳۸) جواہر ارضیہ سے مثل سونے چاندی پتھر وغیرہ کے (۳۹) ایسا تو نہیں ہے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ خود بے جان ہو وہ کسی کو جان دے سکے تو پھر اس کو معبود ٹھہرانا اور الٰہ قرار دینا کتنا کھلا باطل ہے الٰہ وہی ہے جو ہر ممکن پر قادر ہو جو قادر نہیں وہ الٰہ کیسا

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ

اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ ف۴۰ تباہ ہو جاتے ف۴۱ تو پاکی ہے اللہ عرش کے

ٱلْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ﴿٢٣﴾

مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۴۲ اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے ف۴۳ اور ان سب سے سوال ہوگا ف۴۴

أَمِ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا۟ بُرْهَٰنَكُمْ ۖ هَٰذَا ذِكْرُ

کیا اللہ کے سوا اور خدا بنا رکھے ہیں تم فرماؤ ف۴۵ اپنی دلیل لاؤ ف۴۶ یہ قرآن میرے

مَن مَّعِىَ وَذِكْرُ مَن قَبْلِى ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ٱلْحَقَّ ۖ

ساتھ والوں کا ذکر ہے ف۴۷ اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ ف۴۸ بلکہ ان میں اکثر حق کو نہیں جانتے

فَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٤﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا

تو وہ روگرداں ہیں ف۴۹ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجے مگر

نُوحِىٓ إِلَيْهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا۟ ٱتَّخَذَ

یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو اور بولے رحمٰن نے

ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُۥ

بیٹا اختیار کیا ف۵۰ پاک ہے وہ ف۵۱ بلکہ بندے ہیں عزت والے ف۵۲ بات میں اس سے

بِٱلْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِۦ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ

سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کار بند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور

(۴۰) آسمان و زمین (۴۱) کیونکہ اگر خدا سے وہ خدا مراد لئے جائیں جن کی خدائی کے بت پرست معتقد ہیں تو فساد عالم کا لزوم ظاہر ہے کیونکہ وہ جمادات ہیں تدبیر عالم پر اصلاً قدرت نہیں رکھتے اور اگر تعمیم کی جائے تو بھی لزوم فساد یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ دونوں متفق ہوں گے یا مختلف اگر شے واحد پر متفق ہوئے تو لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی مقدور ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو یہ محال ہے اور اگر مختلف ہوئے تو ایک شے کے متعلق دونوں کے ارادے یا معاً واقع ہوں گے اور ایک ہی وقت میں وہ موجود و معدوم دونوں ہو جائیں گی یا دونوں کے ارادے واقع نہ ہوں اور شے نہ موجود ہو نہ معدوم یا ایک کا ارادہ واقع ہو دوسرے کا واقع نہ ہو یہ تمام صورتیں محال ہیں تو ثابت ہوا کہ فساد ہر تقدیر پر لازم ہے توحید کی یہ نہایت قوی برہان ہے اور اس کی تقریریں بہت بسط کے ساتھ ائمہ کلام کی کتابوں میں مذکور ہیں یہاں اختصاراً اسی قدر پر اکتفا کیا گیا (تفسیر کبیر وغیرہ) (۴۲) کہ اس کے لئے اولاد و شریک ٹھہراتے ہیں (۴۳) کیونکہ وہ مالک حقیقی ہے جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے جسے چاہے سعادت دے جسے چاہے شقی کرے وہ سب کا حاکم ہے کوئی اس کا حاکم نہیں جو اس سے پوچھ سکے (۴۴) کیونکہ سب اس کے بندے ہیں مملوک ہیں سب پر اس کی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے اس سے توحید کی ایک اور دلیل مستفاد ہوتی ہے جب سب مملوک ہیں تو ان میں سے کوئی خدا کیسے ہو سکتا ہے اس کے بعد بطریق استفہام توبیخاً فرمایا (۴۵) اے حبیب (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ان مشرکین سے کہ تم اپنے اس باطل دعویٰ پر (۴۶) اور حجت قائم کرو خواہ عقلی ہو یا نقلی مگر نہ کوئی دلیل عقلی لا سکتے ہو جیسا کہ براہین مذکورہ سے ظاہر ہو چکا اور نہ کوئی دلیل نقلی پیش کر سکتے ہو کیونکہ تمام کتب سماویہ میں اللہ تعالٰی کی توحید کا بیان ہے اور سب میں شرک کا ابطال کیا گیا ہے (۴۷) ساتھ والوں سے مراد آپ کی امت ہے قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے کہ اس کو طاعت پر کیا ثواب ملے گا اور معصیت پر کیا عذاب کیا جائے گا (۴۸) یعنی پہلے انبیاء کی امتوں کا اور اس کا کہ دنیا میں ان کے ساتھ کیا کیا گیا اور آخرت میں کیا کیا جائے گا (۴۹) اور غور و تامل نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ توحید پر ایمان لانا ان کے لئے ضروری ہے (۵۰) شان نزول یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا تھا (۵۱) اس کی ذات اس سے منزہ ہے کہ اس کے اولاد ہو (۵۲) یعنی فرشتے اس کے برگزیدہ اور مکرم بندے ہیں

مَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ

جو ان کے پیچھے ہے ۵۳ اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے ۵۴ اور وہ اس کے

خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ

خوف سے ڈر رہے ہیں اور ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ۵۵

فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ أَوَلَمْ يَرَ

تو اسے ہم جہنم کی جزا دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو کیا کافروں

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا

نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا ۵۶

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا

اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی ۵۷ تو کیا وہ ایمان لائیں گے اور زمین میں

فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا

ہم نے لنگر ڈالے ۵۸ کہ انہیں لے کر نہ کانپے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں

سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ۖ وَ

رکھیں کہ کہیں وہ راہ پائیں ۵۹ اور ہم نے آسمان کو چھت بنایا نگاہ رکھی گئی ۶۰ اور

هُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

وہ ۶۱ اس کی نشانیوں سے روگرداں ہیں ۶۲ اور وہی ہے جس نے بنائے رات ۶۳ اور دن ۶۴

(۵۳) یعنی جو کچھ انہوں نے کیا اور جو کچھ وہ آئندہ کریں گے (۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یعنی جو توحید کا قائل ہو (۵۵) یہ کہنے والا ابلیس ہے جو اپنی عبادت کی دعوت دیتا ہے فرشتوں میں اور کوئی ایسا نہیں جو یہ کلمہ کہے (۵۶) بند ہونا یا تو یہ ہے کہ دوسرے سے ملا ہوا تھا ان میں فصل پیدا کر کے انہیں کھولا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان بند تھا بایں معنی کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی زمین بند تھی بایں معنی کہ اس سے روئیدگی پیدا نہیں ہوتی تھی تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا (۵۷) یعنی پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب کیا بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا اس سے نطفہ مراد ہے (۵۸) مضبوط پہاڑوں کے (۵۹) اپنے سفروں میں اور جن مقامات کا قصد کریں وہاں تک پہنچ سکیں (۶۰) گرنے سے (۶۱) یعنی کفار (۶۲) یعنی آسمانی کائنات سورج چاند ستارے اور اپنے اپنے افلاک میں ان کی حرکتوں کی کیفیت اور اپنے اپنے مطالع سے ان کے طلوع و غروب اور ان کے عجائب احوال جو صانع عالم کے وجود اور اس کی وحدت اور اس کے کمال قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں کفار ان سب سے اعراض کرتے ہیں اور ان دلائل سے فائدہ نہیں اٹھاتے (۶۳) تاریک کہ اس میں آرام کریں (۶۴) روشن کہ اس میں معاش وغیرہ کے کام انجام دیں

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ

اور سورج اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے ۶۵ اور ہم نے تم سے پہلے

مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ

کسی آدمی کے لئے دنیا میں ہمیشگی نہ بنائی ۶۶ تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے ۶۷ ہر

نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا

جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے ۶۸ جانچنے کو ۶۹ اور ہماری

تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا

ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے ۷۰ اور جب کافر تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر

هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ

ٹھٹھا ۷۱ کیا یہ ہیں وہ جو تمہارے خداؤں کو برا کہتے ہیں اور وہ ۷۲ رحمٰن ہی کی یاد سے

هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي

منکر ہیں ۷۳ آدمی جلد باز بنایا گیا اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا

فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

مجھ سے جلدی نہ کرو ۷۴ اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ ۷۵ اگر تم

صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن

سچے ہو کسی طرح جانتے کافر اس وقت کو جب نہ روک سکیں گے اپنے

(۶۵) جس طرح کہ تیراک پانی میں (۶۶) شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن اپنے ضلال و عناد سے کہتے تھے کہ ہم حوادث زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات ہو جائے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ دشمنان رسول کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہم نے دنیا میں کسی آدمی کے لئے ہیشگی نہیں رکھی (۶۷) اور انہیں موت کے پنجے سے رہائی مل جائے گی جب ایسا نہیں ہے تو پھر خوش کس بات پر ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ (۶۸) یعنی راحت و تکلیف و تندرستی و بیماری دولت مندی و ناداری نفع اور نقصان سے (۶۹) تاکہ ظاہر ہو جائے کہ صبر و شکر میں تمہارا کیا درجہ ہے (۷۰) ہم تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں گے (۷۱) شان نزول یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی حضور تشریف لئے جاتے تھے وہ آپ کو دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ بنی عبد مناف کے نبی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے (۷۲) کفار (۷۳) کہتے ہیں کہ ہم رحمٰن کو جانتے ہی نہیں اس جہل و ضلال میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ ہنسی کے قابل خود ان کا اپنا حال ہے (۷۴) شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو کہتا تھا کہ جلد عذاب نازل کرائیے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا یعنی جو وعدے عذاب کے دیئے گئے ہیں ان کا وقت قریب آگیا ہے چنانچہ روز بدر وہ منظر ان کے نظر کے سامنے آگیا (۷۵) عذاب کا یا قیامت کا یہ ان کے استعجال کا بیان ہے

وُجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ

منہوں سے آگ ۷۶ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد ہو ۷۷ بلکہ وہ ان پر

بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ

اچانک آپڑے گی ۷۸ تو انھیں بے حواس کر دے گی پھر نہ وہ اسے پھیر سکیں گے اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی ۷۹ اور

لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا

بے شک تم سے اگلے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا ۸۰ تو مسخرگی کرنے والوں کا

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ

ٹھٹھا انہیں کو لے بیٹھا ۸۱ تم فرماؤ شبانہ روز تمہاری کون نگہبانی

النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ

کرتا ہے رحمٰن سے ۸۲ بلکہ وہ اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ہیں ۸۳ کیا

لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ

ان کے کچھ خدا ہیں ۸۴ جو ان کو ہم سے بچاتے ہیں ۸۵ وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچا سکتے ۸۶

وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

اور نہ ہماری طرف سے ان کی یاری ہو بلکہ ہم نے ان کو ۸۷ اور ان کے باپ دادا کو برتاوا دیا ۸۸ یہاں تک

طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

کہ زندگی ان پر دراز ہوئی ۸۹ تو کیا نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو ۹۰ اس کے کناروں سے گھٹاتے

(۷۶) دوزخ کی (۷۷) اگر وہ یہ جانتے ہوتے تو کفر پر قائم نہ رہتے اور عذاب میں جلدی نہ کرتے (۷۸) قیامت (۷۹) توبہ و معذرت کی (۸۰) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۸۱) اور وہ اپنے استہزاء اور مسخرگی کے وبال و عذاب میں گرفتار ہوئے اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی گئی کہ آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے (۸۲) یعنی اس کے عذاب سے (۸۳) جب ایسا ہے تو انھیں عذاب الٰہی کا کیا خوف ہو اور وہ اپنی حفاظت کرنے والے کو کیا پہچانیں (۸۴) ہمارے سوا ان کے خیال میں (۸۵) اور ہمارے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں ایسا تو نہیں ہے اور اگر وہ اپنے بتوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں تو ان کا حال یہ ہے کہ (۸۶) اپنے پوجنے والوں کو کیا بچا سکیں گے (۸۷) یعنی کفار کو (۸۸) اور دنیا میں انھیں نعمت و مہلت دی (۸۹) اور وہ اس سے اور مغرور ہوئے اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے (۹۰) کفرستان کی

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْیِ ۖ٘ وَ

آ رہے ہیں ف۹۱ تو کیا یہ غالب ہوں گے ف۹۲ تم فرماؤ کہ میں تم کو صرف وحی سے ڈراتا ہوں ف۹۳ اور

لَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَىٕنْ مَّسَّتْهُمْ

بہرے پکارنا نہیں سنتے جب ڈرائے جائیں ف۹۴ اور اگر انہیں تمہارے

نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۴۶﴾

رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے تو ضرور کہیں گے ہائے خرابی ہماری بےشک ہم ظالم تھے ف۹۵

وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـا ؕ

اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا

وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا

اور اگر کوئی چیز ف۹۶ رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں

حٰسِبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَ ضِیَآءً

حساب کو اور بےشک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا ف۹۷ اور اوجالا ف۹۸

وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَ هُمْ

اور پرہیزگاروں کو نصیحت ف۹۹ وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انہیں

مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ

قیامت کا اندیشہ لگا ہوا ہے اور یہ ہے برکت والا ذکر کہ ہم نے اتارا ف۱۰۰ تو کیا تم

(۹۱) روز بروز مسلمانوں کو اس پر تسلط دے رہے ہیں اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آ رہا ہے حدود اسلام بڑھ رہی ہیں اور سرزمین کفر گھٹتی چلی آتی ہے اور حوالیٔ مکہ مکرمہ پر مسلمانوں کا تسلط ہوتا جاتا ہے کیا مشرکین جو عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس کو نہیں دیکھتے اور عبرت حاصل نہیں کرتے (۹۲) جن کے قبضہ سے زمین دمبدم نکلتی جا رہی ہے یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب جو بفضل الٰہی فتح پر فتح پا رہے ہیں اور ان کے مقبوضات دم بدم بڑھتے چلے جاتے ہیں (۹۳) اور عذاب الٰہی کا اسی کی طرف سے خوف دلاتا ہوں (۹۴) یعنی کافر ہدایت کرنے والے اور خوف دلانے والے کے کلام سے نفع نہ اٹھانے میں بہرے کی طرح ہیں (۹۵) نبی کی بات پر کان نہ رکھا اور ان پر ایمان نہ لائے (۹۶) اعمال میں سے (۹۷) یعنی توریت عطا کی جو حق و باطل میں تفرقہ کرنے والی ہے (۹۸) یعنی روشنی ہے کہ اس سے نجات کی راہ معلوم ہوتی ہے (۹۹) جس سے وہ پند پذیر ہوتے ہیں اور دینی امور کا علم حاصل کرتے ہیں (۱۰۰) اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یعنی قرآن پاک یہ کثیر الخیر ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں بڑی برکتیں ہیں

لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا

اس کے منکر ہو اور بے شک ہم نے ابراہیم کو ف۱۰۱ پہلے ہی سے اس کی نیک راہ عطا کردی اور ہم

بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ

اس سے خبردار تھے ف۱۰۲ جب اس نے اپنے باپ اور قوم سے کہا یہ مورتیں کیا ہیں ف۱۰۳ جن کے

اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ

آگے تم آسن مارے (پوجا کے لیے بیٹھے) ہو ف۱۰۴ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایا ف۱۰۵ کہا

لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو بولے کیا تم ہمارے

بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

پاس حق لائے ہو یا یونہی کھیلتے ہو ف۱۰۶ کہا بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾

اور زمین کا جس نے انھیں پیدا کیا اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ

اور مجھے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ پیٹھ دے کر ف۱۰۷ تو ان سب کو

جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ

ف۱۰۸ چورا کر دیا مگر ایک کو جو ان سب کا بڑا تھا ف۱۰۹ کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں ف۱۱۰ بولے کس نے ہمارے

(۱۰۱) ان کی ابتدائی عمر میں بالغ ہونے کے (۱۰۲) کہ وہ ہدایت و نبوت کے اہل ہیں (۱۰۳) یعنی بت، جو درندوں پرندوں اور انسانوں کی صورتوں کے بنے ہوئے ہیں (۱۰۴) اور ان کی عبادت میں مشغول ہو (۱۰۵) تو ہم بھی ان کی اقتدا میں ویسا ہی کرنے لگے (۱۰۶) چونکہ انھیں اپنے طریقہ کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا اور اس کا انکار کرنا وہ بہت بڑی بات جانتے تھے اس لئے انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات واقعی طور پر ہمیں بتارہے ہیں یا بطریق کھیل کے فرماتے ہیں اس کے جواب میں آپ نے حضرت مالک علام کی ربوبیت کا اثبات فرما کر ظاہر فرمادیا کہ آپ کھیل کے طریقے پر کلام فرمانے والے نہیں ہیں بلکہ حق کا اظہار فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے (۱۰۷) اپنے میلے کو واقعہ یہ ہے کہ اس قوم کا سالانہ ایک میلہ لگتا تھا جنگل میں جاتے تھے اور شام تک وہاں لہو و لعب میں مشغول رہتے تھے واپسی کے وقت بت خانہ میں آتے تھے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے اس کے بعد اپنے مکانوں کو واپس جاتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ایک جماعت سے بتوں کے متعلق مناظرہ کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے آپ وہاں چلیں دیکھیں کہ ہمارے دین اور طریقے میں کیا بہار ہے اور کیسے لطف آتے ہیں جب وہ میلے کا دن آیا اور آپ سے میلے میں چلنے کو کہا گیا تو آپ عذر کر کے رہ گئے وہ لوگ روانہ ہو گئے جب ان کے باقی ماندہ اور کمزور لوگ جو آہستہ آہستہ جارہے تھے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا اس کو بعض لوگوں نے سنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ کی طرف لوٹے (۱۰۸) یعنی بتوں کو توڑ کر (۱۰۹) چھوڑ دیا اور بسولا اس کے کاندھے پر رکھ دیا (۱۱۰) یعنی بڑے بت سے کہ ان چھوٹے بتوں کا کیا حال ہے یہ کیوں ٹوٹے اور بسولا تیری گردن پر کیسا رکھا ہے اور انھیں اس کا عجز ظاہر ہو اور انھیں ہوش آئے کہ ایسے عاجز خدا نہیں ہو سکتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کریں اور آپ کو حجت قائم کرنے کا موقع ملے چنانچہ جب قوم کے لوگ شام کو واپس ہوئے اور بت خانے میں پہنچے اور انھوں نے دیکھا کہ بت ٹوٹے پڑے ہیں تو

هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ (۵۹) قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی

خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا بے شک وہ ظالم ہے ان میں کے کچھ بولے ہم نے ایک

یَّذْكُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِیْمُ (۶۰) قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤی اَعْیُنِ

جوان کو انہیں برا کہتے سنا جسے ابراہیم کہتے ہیں ؎۱۱۱ بولے تو اسے لوگوں کے سامنے لاؤ

النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَشْهَدُوْنَ (۶۱) قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا

شاید وہ گواہی دیں ؎۱۱۲ بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ

بِاٰلِهَتِنَا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ (۶۲) قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا فَسْــٴَـلُوْهُمْ

یہ کام کیا اے ابراہیم ؎۱۱۳ فرمایا بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا ؎۱۱۴ تو ان سے پوچھو

اِنْ كَانُوْا یَنْطِقُوْنَ (۶۳) فَرَجَعُوْۤا اِلٰۤی اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْۤا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ

اگر بولتے ہوں ؎۱۱۵ تو اپنے جی کی طرف پلٹے ؎۱۱۶ اور بولے بے شک تمہیں

الظّٰلِمُوْنَ (۶۴) ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ

ستم گار ہو ؎۱۱۷ پھر اپنے سروں کے بل اوندھائے گئے ؎۱۱۸ کہ تمہیں خوب معلوم ہے یہ

یَنْطِقُوْنَ (۶۵) قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكُمْ

بولتے نہیں ؎۱۱۹ کہا تو کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں نفع دے ؎۱۲۰

شَیْــٴًـا وَّ لَا یَضُرُّكُمْ (۶۶) اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور نہ نقصان پہنچائے ؎۱۲۱ تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو

(۱۱۱) یہ خبر نمرود جبار اور اس کے امراء کو پہنچی تو (۱۱۲) کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فعل ہے یا ان سے بتوں کی نسبت ایسا کلام سنا گیا ہے مدعا یہ تھا کہ شہادت قائم ہو تو وہ آپ کے درپے ہوں چنانچہ حضرت بلائے گئے اور وہ لوگ (۱۱۳) آپ نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا اور شانِ مناظرانہ سے تعریض کے طور پر ایک عجیب و غریب حجت قائم کی (۱۱۴) اس غصہ سے کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو پوجتے ہو اس کے کندھے پر بسولا ہونے سے ایسا ہی قیاس کیا جاسکتا ہے۔ مجھ سے کیا پوچھتے ہو (۱۱۵) وہ خود بتائیں کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا مدعا یہ تھا کہ قوم غور کرے کہ جو بول نہیں سکتا جو کچھ کر نہیں سکتا وہ خدا نہیں ہو سکتا اس کی خدائی کا اعتقاد باطل ہے چنانچہ آپ نے یہ فرمایا (۱۱۶) اور سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حق پر ہیں (۱۱۷) جو ایسے مجبوروں اور بے اختیاروں کو پوجتے ہو جو اپنے کاندھے سے بسولا نہ ہٹا سکے اور اپنے پجاری کو مصیبت سے کیا بچا سکے اور اس کے کیا کام آ سکے (۱۱۸) اور کلمۂ حق کہنے کے بعد پھر ان کی بدبختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل مجادلہ و مکابرہ شروع کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے (۱۱۹) تو ہم ان سے کیسے پوچھیں اور اے ابراہیم تم ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے حکم دیتے ہو (۱۲۰) اگر اسے پوجو (۱۲۱) اگر اس کا پوجنا موقوف کر دو

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ بولے ان کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں

فَاعِلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ وَ

کرنا ہے ف۱۲۳ ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ف۱۲۴ اور

أَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا

انہوں نے اس کا برا چاہا تو ہم نے انہیں سب سے بڑھکر زیاں کار کر دیا ف۱۲۵ اور ہم اسے اور لوط کو ف۱۲۶ نجات

إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ

بخشی ف۱۲۷ اس زمین کی طرف ف۱۲۸ جس میں ہم نے جہاں والوں کے لئے برکت رکھی ف۱۲۹ اور ہم نے اسے اسحاق عطا فرمایا ف۱۳۰

وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً

اور یعقوب پوتا اور ہم نے ان سب کو اپنے قرب خاص کا سزاوار کیا اور ہم نے انہیں امام کیا کہ

يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ

ہمارے حکم سے بلاتے ہیں ف۱۳۱ اور ہم نے انہیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے اور نماز برپا رکھنے

وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ ۖ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا

اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے اور لوط کو ہم نے حکومت اور

وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ

علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی ف۱۳۲

(۱۲۲) کہ اتنا بھی سمجھ سکو کہ یہ بت پوجنے کے قابل نہیں جب حجت تمام ہو گئی اور وہ لوگ جواب سے عاجز آئے تو (۱۲۳) نمرود اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا ڈالنے پر متفق ہو گئی اور انہوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کر دیا اور قریہ کوثیٰ میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (گوپھن) کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اس وقت آپ کی زبان مبارک پر تھا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ جبریل امین نے آپ سے عرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے آپ نے فرمایا تم سے نہیں جبریل نے عرض کیا تو اپنے رب سے سوال کیجئے فرمایا سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے (۱۲۴) تو آگ نے سوا آپ کی بندش کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہو گئی اور روشنی باقی رہی (۱۲۵) کہ ان کی مراد پوری نہ ہوئی اور سعی ناکام رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر مچھر بھیجے جو ان کے گوشت کھا گئے اور خون پی گئے اور ایک مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا اور اس کی ہلاکت کا سبب ہوا (۱۲۶) جو ان کے بھتیجے ان کے بھائی ہاران کے فرزند تھے نمرود اور اس کی قوم سے (۱۲۷) اور عراق سے (۱۲۸) روانہ کیا (۱۲۹) اس زمین سے زمین شام مراد ہے اس کی برکت یہ ہے کہ یہاں کثرت سے انبیاء ہوئے اور تمام جہان میں ان کے دینی برکات پہنچے اور سرسبزی و شادابی کے اعتبار سے بھی یہ خطہ دوسرے خطوں پر فائق ہے یہاں کثرت سے نہریں ہیں پانی پاکیزہ اور خوش گوار ہے اشجار و ثمار کی کثرت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام نے موتفکہ میں (۱۳۰) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بیٹے کی دعا کی تھی (۱۳۱) لوگوں کو ہمارے دین کی طرف (۱۳۲) اس بستی کا نام سدوم تھا

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ ﴿٧٤﴾ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا ۖ

بے شک وہ برے لوگ بے حکم تھے اور ہم نے اسے ۱۳۳ اپنی رحمت میں داخل کیا

إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٧٥﴾ وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا

بے شک وہ ہمارے قرب خاص سزاواروں میں ہے اور نوح کو جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول

لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ

کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی ۱۳۴ اور ہم نے ان لوگوں پر اس

الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

کو مدد دی جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بے شک وہ برے لوگ تھے تو ہم نے ان

أَجْمَعِينَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ

سب کو ڈبو دیا اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب

نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنَاهَا

رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں ۱۳۵ اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے ہم نے وہ معاملہ

سُلَيْمَانَ ۚ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ

سلیمان کو سمجھا دیا ۱۳۶ اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا ۱۳۷ اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما

الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ

دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے ۱۳۸ اور یہ ہمارے کام تھے اور ہم نے اسے تمہارا ایک

(۱۳۳) یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو (۱۳۴) یعنی طوفان سے اور تکذیب اہل طغیان سے (۱۳۵) ان کے ساتھ کوئی چرانے والا نہ تھا وہ کھیتی کھا گئیں یہ مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا آپ نے تجویز کی کہ بکریاں کھیتی والے کو دے دی جائیں بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر تھی (۱۳۶) حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ فریقین کے لئے اس سے زیادہ آسانی کی شکل بھی ہو سکتی ہے اس وقت حضرت کی عمر شریف گیارہ سال کی تھی حضرت داؤد علیہ السلام نے آپ پر لازم کیا کہ وہ صورت بیان فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور جب تک کھیتی اس حالت کو پہنچے جس حالت میں بکریوں نے کھائی ہے اس وقت تک کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور کھیتی اس حالت پر پہنچ جانے کے بعد کھیتی والے کو کھیتی دے دی جائے بکری والے کو اس کی بکریاں واپس کر دی جاویں یہ تجویز حضرت داؤد علیہ السلام نے پسند فرمائی اس معاملہ میں یہ دونوں حکم اجتہادی تھے اور اس شریعت کے مطابق تھے ہماری شریعت میں حکم یہ ہے کہ اگر چرانے والا ساتھ نہ ہو تو جانور جو نقصانات کرے اس کا ضمان لازم نہیں مجاہد کا قول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اس مسئلہ کا حکم تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو تجویز فرمائی یہ صورت صلح تھی (۱۳۷) وجوہ اجتہاد و طرق احکام وغیرہ کا مسئلہ جن علماء کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو انہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب و سنت کا حکم نہ پاویں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جاوے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مصیب ہو تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر (۱۳۸) پتھر اور پرندے آپ کے ساتھ آپ کی موافقت میں تسبیح کرتے تھے

لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے (زخمی ہونے سے) بچائے ف۱۳۹ تو کیا تم شکر کرو گے

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ

اور سلیمان کے لیے تیز ہوا مسخر کر دی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں

بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ

ہم نے برکت رکھی ف۱۴۰ اور ہم کو ہر چیز معلوم ہے اور شیطانوں میں سے وہ

مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ

جو اس کے لئے غوطہ لگاتے ف۱۴۱ اور اس کے سوا اور کام کرتے ف۱۴۲ اور ہم انہیں

حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ

روکے ہوئے تھے ف۱۴۳ اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا ف۱۴۴ کہ مجھے تکلیف پہونچی اور تو

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ

سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے تو ہم نے اس کی دعا سن لی تو ہم نے دور کر دی جو تکلیف اسے تھی ف۱۴۵

وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى

اور ہم نے اسے اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کئے ف۱۴۶ اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ

والوں کے لئے نصیحت ف۱۴۷ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب

(۱۳۹) یعنی جنگ میں دشمن کے مقابل کام آئے اور وہ زرہ ہے سب سے پہلے زرہ بنانے والے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں (۱۴۰) اس زمین سے مراد شام ہے جو آپ کا مسکن تھا (۱۴۱) دریا کی گہرائی میں داخل ہو کر سمندر کی تہ سے آپ کے لئے جواہر نکال کر لاتے (۱۴۲) عجیب عجیب صنعتیں عمارتیں محل برتن شیشے کی چیزیں صابون وغیرہ بنانا (۱۴۳) کہ آپ کے حکم سے باہر نہ ہوں (۱۴۴) یعنی اپنے رب سے دعا کی حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں حسن صورت بھی کثرت اولاد بھی کثرت اموال بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابتلا میں ڈالا اور آپ کے فرزند و اولاد مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ ہزار ہا بکریاں تھیں سب مر گئے تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں کے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمد الٰہی بجالاتے تھے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیا جب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا میں اس کی مرضی پر راضی ہوں پھر آپ بیمار ہوئے تمام جسم شریف میں آبلے پڑے بدن مبارک سب کا سب زخموں سے بھر گیا سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی (۱۴۵) اس طرح کہ حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے بحکم الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی (۱۴۶) حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور ان کے کثیر اولادیں ہوئیں (۱۴۷) کہ وہ اس واقعہ سے بلاؤں پر صبر کرنے اور اس کے ثواب عظیم سے باخبر ہوں اور صبر کریں اور ثواب پائیں

مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ

صبر والے تھے ۱۴۸ اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بے شک وہ ہمارے قرب

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ

خاص کے سزاواروں میں ہیں اور ذوالنون کو (یاد کرو) ۱۴۹ جب چلا غصہ میں بھرا ۱۵۰ تو گمان کیا کہ

لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ

ہم اس پر تنگی نہ کریں گے ۱۵۱ تو اندھیریوں میں پکارا ۱۵۲ کوئی معبود نہیں سوا تیرے

سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ

پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا ۱۵۳ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور

نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَ زَكَرِيَّاۤ اِذْ

اسے غم سے نجات بخشی ۱۵۴ اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو ۱۵۵ اور زکریا کو جب

نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾

اس نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ ۱۵۶ اور تو سب سے بہتر وارث ۱۵۷

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ

تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے ۱۵۸ یحیٰی عطا فرمایا اور اس کے لئے اس کی بی بی سنواری ۱۵۹

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ

بے شک وہ ۱۶۰ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے

(۱۴۸) کہ انہوں نے محنتوں اور بلاؤں اور عبادتوں کی مشقتوں پر صبر کیا (۱۴۹) یعنی حضرت یونس ابن متیٰ کو (۱۵۰) اپنی قوم سے جس نے ان کی دعوت نہ قبول کی تھی اور نصیحت نہ مانی تھی اور کفر پر قائم رہی تھی آپ نے گمان کیا کہ یہ ہجرت آپ کے لئے جائز ہے کیونکہ اس کا سبب صرف کفر اور اہل کفر کے ساتھ بغض اور اللہ کے لئے غضب کرنا ہے لیکن آپ نے اس ہجرت میں حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا (۱۵۱) تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈالا (۱۵۲) کئی قسم کی اندھیریاں تھیں دریا کی اندھیری رات کی اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اندھیری ان اندھیریوں میں حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس طرح دعا کی کہ (۱۵۳) کہ میں اپنی قوم سے قبل تیرا اذن پانے کے جدا ہوا حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت زدہ بارگاہ الٰہی میں ان کلمات سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے (۱۵۴) اور مچھلی کو حکم دیا تو اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے پر پہنچا دیا (۱۵۵) مصیبتوں اور تکلیفوں سے جب وہ ہم سے فریاد کریں اور دعا کریں (۱۵۶) یعنی بے اولاد بلکہ وارث عطا فرما (۱۵۷) خلق کی فنا کے بعد باقی رہنے والا مدعا یہ ہے کہ اگر تو مجھے وارث نہ دے تو بھی کچھ غم نہیں کیونکہ تو بہتر وارث ہے (۱۵۸) فرزند سعید (۱۵۹) جو بانجھ تھی اس کو قابل ولادت کیا (۱۶۰) یعنی انبیاء مذکورین

وَكَانُوا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا

اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں اور اس عورت کو جس نے اپنی پارسائی نگاہ رکھی ف۱۶۱ تو ہم نے اس

مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ

میں اپنی روح پھونکی ف۱۶۲ اور اسے اور اس کے بیٹے کو سارے جہان کے لئے نشانی بنایا ف۱۶۳ بے شک تمہارا یہ دین ایک

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ

ہی دین ہے ف۱۶۴ اور میں تمہارا رب ہوں ف۱۶۵ تو میری عبادت کرو اور اوروں نے اپنے کام آپس میں

بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ

ٹکڑے ٹکڑے کرلئے ف۱۶۶ سب کو ہماری طرف پھرنا ہے ف۱۶۷ تو جو کچھ بھلے کام کرے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ

اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے لکھ رہے ہیں اور حرام ہے

عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ

اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کردیا کہ پھر لوٹ کر آئیں ف۱۶۸ یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے

يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَ

یاجوج و ماجوج ف۱۶۹ اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے اور

اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ

قریب آیا سچا وعدہ ف۱۷۰ تو جبھی آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی کافروں

(۱۶۱) پورے طور پر کہ کسی طرح کوئی بشر اس کی پارسائی کو چھو نہ سکا مراد اس سے حضرت مریم ہیں (۱۶۲) اور اس کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا (۱۶۳) اپنے کمال قدرت کی کہ حضرت عیسیٰ کو اس کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا کیا (۱۶۴) دین اسلام یہی تمام انبیاء کا دین ہے اس کے سوا جتنے ادیان ہیں سب باطل سب کو اسی دین پر قائم رہنا لازم ہے (۱۶۵) نہ میرے سوا کوئی دوسرا رب نہ میرے دین کے سوا اور کوئی دین (۱۶۶) یعنی دین میں اختلاف کیا اور فرقے فرقے ہوگئے (۱۶۷) ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے (۱۶۸) دنیا کی طرف تلافی اعمال و تدارک احوال کے لئے یعنی اس لئے کہ ان کا واپس آنا ممکن ہے مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ جس بستی والوں کو ہم نے ہلاک کیا ان کا شرک و کفر سے واپس آنا محال ہے یہ معنی اس تقدیر پر ہیں جب کہ "لا" کو زائدہ قرار دیا جائے اور اگر "لا" زائدہ نہ ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ دار آخرت میں ان کا حیات کی طرف نہ لوٹنا ناممکن ہے اس میں منکرین بعث کا ابطال ہے اور اوپر جو كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ اور لَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ فرمایا گیا اس کی تاکید ہے (تفسیر کبیر وغیرہ) (۱۶۹) قریب قیامت اور یاجوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں (۱۷۰) یعنی قیامت

كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا

کی ف۱۷۱ کہ ہائے ہماری خرابی بے شک ہم ف۱۷۲ اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم

ظٰلِمِيْنَ ۝۹۷ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ

ظالم تھے ف۱۷۳ بے شک تم ف۱۷۴ اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۷۵ سب جہنم کے

جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝۹۸ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ

ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا اگر یہ ف۱۷۶ خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے

وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۹۹ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۱۰۰

اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ف۱۷۷ وہ اس میں رینکیں گے ف۱۷۸ اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ف۱۷۹

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا

بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور

مُبْعَدُوْنَ ۝۱۰۱ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ

رکھے گئے ہیں ف۱۸۰ وہ اس کی بھنک (ہلکی سی آواز بھی) نہ سنیں گے ف۱۸۱ اور وہ اپنی من مانتی خواہشوں میں

اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۲ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ

ف۱۸۲ ہمیشہ رہیں گے انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ ف۱۸۳ اور فرشتے ان کی

الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۱۰۳ يَوْمَ

پیشوائی کو آئیں گے ف۱۸۴ کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا جس دن

(۱۷۱) اس دن کے ہول اور دہشت سے اور کہیں گے (۱۷۲) دنیا کے اندر (۱۷۳) کہ رسولوں کی بات نہ مانتے تھے اور انہیں جھٹلاتے تھے (۱۷۴) اے مشرکو (۱۷۵) یعنی تمہارے بت (۱۷۶) بت جیسا کہ تمہارا گمان ہے (۱۷۷) بتوں کو بھی اور ان کے پوجنے والوں کو بھی (۱۷۸) اور عذاب کی شدت سے چیخیں گے اور دھاڑیں گے (۱۷۹) جہنم کی شدت جوش کی وجہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب جہنم میں وہ لوگ رہ جائیں گے جنہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے تو وہ آگ کے تابوتوں میں بند کئے جائیں گے وہ تابوت میں اور ان تابوتوں پر آگ کی میخیں جڑ دی جائیں گی تو وہ کچھ نہ سنیں گے اور نہ کوئی ان میں کسی کو دیکھے گا (۱۸۰) اس میں ایمان والوں کے لئے بشارت ہے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ میں انہیں میں سے ہوں اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمٰن بن عوف شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے نضر بن حارث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا حضور نے اس کو جواب دے کر ساکت کر دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں یہ فرما کر حضور تشریف لے آئے پھر عبد اللہ بن زبعری سہمی آیا اس کو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا اس پر لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا ابن زبعری یہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں کہنے لگا یہود تو حضرت عزیر کو پوجتے ہیں اور نصاریٰ حضرت مسیح کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بیان فرما دیا کہ حضرت عزیر اور مسیح اور فرشتے وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ در حقیقت یہود و نصاریٰ وغیرہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں ان جوابوں کے بعد اس کو مجال دم زدن نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا اور در حقیقت اس کا اعتراض کمال عناد سے تھا کیونکہ جس آیت پر اس نے اعتراض کیا اس میں مَا تَعْبُدُوْنَ ہے اور ما زبان عربی میں غیر ذوی العقول کے لئے بولا جاتا ہے یہ جانتے ہوئے اس نے اندھا بن کر اعتراض کیا یہ اعتراض تو اہل زبان کی نگاہوں میں کھلا ہوا باطل تھا مگر مزید بیان کے لئے اس آیت میں

نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ

ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سجل فرشتہ ف۱۸۵ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی

نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي

پھر کردیں گے ف۱۸۶ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا اور بے شک ہم نے زبور

الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے ف۱۸۷

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو ف۱۸۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ

سارے جہان کے لئے ف۱۸۹ تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک اللہ تو کیا

اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰي سَوَآءٍ ۭ وَ

تم مسلمان ہوتے ہو پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۹۰ تو فرمادو میں نے تمہیں لڑائی کا اعلان کردیا برابری

اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

پر اور میں کیا جانوں ف۱۹۱ کہ پاس ہے یا دور ہے وہ جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۹۲ بے شک اللہ جانتا ہے

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ

آواز کی بات ف۱۹۳ اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ف۱۹۴ اور میں کیا جانوں شاید وہ ف۱۹۵

بقیہ صفحہ ۵۹۴ = توبیخ فرمادی گئی (۱۸۱) اور اس کے جوش کی آواز بھی ان تک نہ پہنچے گی وہ منازل جنت میں آرام فرما ہوں گے (۱۸۲) خداوندی نعمتوں اور کرامتوں میں (۱۸۳) یعنی نفخۂ اخیرہ (۱۸۴) قبروں سے نکلتے وقت مبارک بادیں دیتے تہنیت پیش کرتے اور یہ کہتے (۱۸۵) جو کاتب اعمال ہے آدمی کی موت کے وقت اس کے (۱۸۶) یعنی ہم نے جیسے پہلے عدم سے بنایا تھا ویسے ہی پھر معدوم کرنے کے بعد پیدا کردیں گے یا یہ معنی ہیں کہ جیسا ماں کے پیٹ سے برہنہ غیر مختون پیدا کیا تھا ایسا ہی مرنے کے بعد اٹھائیں گے (۱۸۷) اس زمین سے مراد زمین جنت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہمانے فرمایا کہ کفار کی زمینیں مراد ہیں جن کو مسلمان فتح کریں گے اور ایک قول یہ ہے کہ زمین شام مراد ہے (۱۸۸) کہ جو اس کا اتباع کرے اور اس کے مطابق عمل کرے جنت پائے اور مراد کو پہنچے اور عبادت والوں سے مومنین مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ امت محمدیہ مراد ہے جو پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں رمضان کے روزے رکھتے ہیں حج کرتے ہیں (۱۸۹) کوئی ہو جن ہو یا انس مومن ہو یا کافر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہمانے فرمایا کہ حضور کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا مومن کے لئے تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف مسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بر جمیع مقیدات رحمت غیبیہ و شہادت علمیہ و عینیہ و وجودیہ و شہودیہ و سابقہ و لاحقہ وغیر ذلک تمام جہانوں کے لئے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو (۱۹۰) اور اسلام نہ لائیں (۱۹۱) بے خدا کے بتائے یعنی یہ بات عقل و قیاس سے جاننے کی نہیں ہے یہاں درایت کی نفی فرمائی گئی درایت کہتے ہیں اندازے اور قیاس سے جاننے کو جیسا کہ مفردات راغب اور ردالمحتار میں ہے اسی لئے اللہ تعالٰی کے واسطے لفظ درایت استعمال نہیں کیا جاتا اور قرآن کریم کے اطلاقات اس پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ لہٰذا یہاں بے تعلیم الٰہی محض اپنے عقل و قیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ کہ مطلق علم کی اور مطلق علم کی نفی کیسے ہو سکتی ہے جبکہ اسی رکوع کے اول میں آچکا ہے وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ یعنی قریب آیا سچا وعدہ تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وعدے کا قرب و بعد کسی طرح معلوم نہیں خلاصہ یہ ہے کہ

فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١١١﴾ قُلْ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ ۗ وَ

تمہاری جانچ ہو ١٩٦ اور ایک وقت تک برتوانا ١٩٧ نبی نے عرض کی کہ اے میرے رب حق فیصلہ فرمادے ١٩٨

رَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١١٢﴾

اور ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد درکار ہے ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو ١٩٩

سُورَةُ الْحَجِّ ٢٢ — مَدَنِيَّةٌ ١٠٣ — آيَاتُهَا ٧٨ — رُكُوعَاتُهَا ١٠

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ حج مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۱ اسمیں اٹھہتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ﴿١﴾

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۲ بے شک قیامت کا زلزلہ۳ بڑی سخت چیز ہے

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ

جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی۴ اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھنی

ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ

اپنا گابھ ڈال دے گی۵ اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور نشہ میں نہ ہوں گے۶

وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ﴿٢﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ

مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں

فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ﴿٣﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ

بے جانے بوجھے اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں۸ جس پر لکھ دیا گیا ہے

اپنے عقل و قیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ کہ تعلیم الٰہی سے جاننے کی (١٩٢) عذاب کا یا قیامت کا (١٩٣) جو اے کفار تم اعلان کے ساتھ اسلام پر بطریق طعن کہتے ہو (١٩٤) اپنے دلوں میں یعنی نبی کی عداوت اور مسلمانوں سے حسد جو تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اللہ اس کو بھی جانتا ہے سب کا بدلہ دے گا (١٩٥) یعنی دنیا میں عذاب کو موخر کرنا (١٩٦) جس سے تمہارا حال ظاہر ہو جائے (١٩٧) یعنی وقت موت تک (١٩٨) میرے اور ان کے درمیان جو مجھے جھٹلاتے ہیں اس طرح کہ میری مدد کر اور ان پر عذاب نازل فرما، یہ دعا مستجاب ہوئی اور کفار بدر و احزاب و حنین وغیرہ میں مبتلائے عذاب ہوئے (١٩٩) شرک و کفر اور بے ایمانی کی (١) سورۂ حج بقول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و مجاہد مکیہ ہے سوائے چھ آیتوں کے جو هَٰذَانِ خَصْمَانِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دس رکوع اور اٹھتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اکانوے کلمات اور پانچ ہزار پچھتر حروف ہیں (٢) اس کے عذاب کا خوف کرو اور اس کی طاعت میں مشغول ہو (٣) جو علامات قیامت میں سے ہے اور قریب قیامت آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے نزدیک واقع ہوگا (٤) اس کی ہیبت سے (٥) یعنی حمل والی اس دن کے ہول سے (٦) حمل ساقط ہو جائیں گے (٧) بلکہ عذاب الٰہی کے خوف سے لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے (٨) شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو بڑا جھگڑالو تھا اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور قرآن کو پہلوں کے قصے بتاتا تھا اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا منکر تھا

أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿۴﴾

کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا اور اسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے گا ۹

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم

اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا

مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ

مٹی سے ۱۰ پھر پانی کی بوند سے ۱۱ پھر خون کی پھٹک سے ۱۲ پھر گوشت کی بوٹی سے

مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا

نقشہ بنی اور بے بنی ۱۳ تاکہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں ۱۴ اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ

نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا

میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک ۱۵ پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر ۱۶ اس لئے کہ تم اپنی

أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ

جوانی کو پہونچو ۱۷ اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا

الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ

ہے ۱۸ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ۱۹ اور تو زمین کو دیکھے

هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَ

مرجھائی ہوئی ۲۰ پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا تر و تازہ ہوئی اور ابھر آئی اور

(۹) شیطان کے اتباع سے زجر فرمانے کے بعد منکرین بعث پر حجت قائم فرمائی جاتی ہے (۱۰) تمہاری نسل کی اصل یعنی تمہارے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے (۱۱) یعنی قطرہ منی سے ان کی تمام ذریت کو (۱۲) کہ نطفہ خون غلیظ ہو جاتا ہے (۱۳) یعنی مصور اور غیر مصور بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا مادہ پیدائش ماں کے شکم میں چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت خون بستہ ہو جاتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کی بوٹی کی طرح رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا شقی یا سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس میں روح پھونکتا ہے (الحدیث) اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش اس طرح فرماتا ہے اور اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے یہ اس لئے بیان فرمایا گیا (۱۴) اور تم اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت و حکمت کو جانو اور اپنی ابتدائے پیدائش کے حالات پر نظر کر کے سمجھ لو کہ جو قادر برحق بے جان مٹی میں اتنے انقلاب کر کے جاندار آدمی بنا دیتا ہے وہ مرے ہوئے انسان کو زندہ کرے تو اس کی قدرت سے کیا بعید (۱۵) یعنی وقت ولادت تک (۱۶) تمہیں عمر دیتے ہیں (۱۷) اور تمہاری عقل و قوت کامل ہو (۱۸) اور اس کو اتنا بڑھاپا آ جاتا ہے کہ عقل و حواس بجا نہیں رہتے اور ایسا ہو جاتا ہے (۱۹) اور جو جانتا ہو وہ بھول جائے عکرمہ نے کہا جو قرآن کی مداومت رکھے گا اس حالت کو نہ پہنچے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ بعث یعنی مرنے کے بعد اٹھنے پر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے (۲۰) خشک بے گیاہ

اَنۢبَتَتۡ مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍۭ بَهِيۡجٍ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ

ہر رونق دار جوڑا (۲۱) اُگا لائی (۲۲) یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے (۲۳)

وَاَنَّهٗ يُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۶﴾ وَّاَنَّ

اور یہ کہ وہ مُردے جلائے گا اور یہ کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اس لئے

السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡعَثُ مَنۡ فِى

کہ قیامت آنے والی اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انہیں جو

الۡقُبُوۡرِ ﴿۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّ

قبروں میں ہیں اور کوئی آدمی وہ ہے کہ اللہ کے بارے میں یوں جھگڑتا ہے کہ نہ تو علم

لَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيۡرٍ ﴿۸﴾ ثَانِىَ عِطۡفِهٖ لِيُضِلَّ عَنۡ

نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ (تحریر) (۲۴) حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے تاکہ اللہ کی

سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّنُذِيۡقُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ

راہ سے بہکا دے (۲۵) اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے (۲۶) اور قیامت کے دن ہم اُسے آگ

عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ

کا عذاب چکھائیں گے (۲۷) یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا (۲۸) اور اللہ

لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۱۰﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّعۡبُدُ اللّٰهَ

بندوں پر ظلم نہیں کرتا (۲۹) اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر

ع ۱ / ۱۰ / ۸

(۲۱) یعنی ہر قسم کا خوش نما سبزہ (۲۲) یہ دلیلیں بیان فرمانے کے بعد نتیجہ مرتب فرمایا جاتا ہے (۲۳) اور یہ جو کچھ ذکر کیا گیا آدمی کی پیدائش اور خشک بے گیاہ زمین کو سرسبز و شاداب کر دینا اس کے وجود و حکمت کی دلیلیں ہیں ان سے اس کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے (۲۴) شانِ نزول یہ آیت ابو جہل وغیرہ ایک جماعت کفار کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں جھگڑا کرتے تھے اور اس کی طرف ایسے اوصاف کی نسبت کرتے تھے جو اس کی شان کے لائق نہیں اس آیت میں بتایا گیا کہ آدمی کو کوئی بات بغیر علم اور بے سند و دلیل کے کہنی نہ چاہئے خاص کر شانِ الٰہی میں اور جو بات علم والے کے خلاف بے علمی سے کہی جائے گی وہ باطل ہوگی پھر اس پر یہ انداز کہ اصرار کرے اور براہِ تکبر (۲۵) اور اس کے دین سے منحرف کر دے (۲۶) چنانچہ بدر میں وہ ذلت و خواری کے ساتھ قتل ہوا (۲۷) اور اس سے کہا جائے گا (۲۸) یعنی جو تو نے دنیا میں کیا کفر و تکذیب (۲۹) اور کسی کو بے جرم نہیں پکڑتا

عَلٰی حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ ۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ

کرتے ہیں ف۳۰ پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ آکر

فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ۚ۫ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ

پڑی ف۳۱ منہ کے بل پلٹ گئے ف۳۲ دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا ف۳۳ یہی

هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۱﴾ یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهٗ

ہے صریح نقصان ف۳۴ اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو ان کا برا

وَمَا لَا یَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۲﴾ یَدْعُوْا لَمَنْ

بھلا کچھ نہ کرے ف۳۵ یہی ہے دور کی گمراہی ایسے کو پوجتے ہیں

ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰی وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ ﴿۱۳﴾

جس کے نفع سے ف۳۶ نقصان کی توقع زیادہ ہے ف۳۷ بے شک ف۳۸ کیا ہی برا مولیٰ اور بے شک کیا ہی برا رفیق

اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

بے شک اللہ داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ﴿۱۴﴾

جن کے نیچے نہریں رواں بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہے ف۳۹

مَنْ كَانَ یَظُنُّ اَنْ لَّنْ یَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ اپنے نبی ف۴۰ کی مدد نہ فرمائے گا دنیا ف۴۱ اور آخرت میں ف۴۲

(۳۰) اس میں اطمینان سے داخل نہیں ہوتے اور انہیں ثبات و قرار حاصل نہیں ہوتا شک و تردد میں رہتے ہیں جس طرح پہاڑ کے کنارے کھڑا ہوا شخص تزلزل کی حالت میں ہوتا ہے شان نزول یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اطراف سے آکر مدینہ میں داخل ہوتے اور اسلام لاتے تھے ان کی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب تندرست رہے اور ان کی دولت بڑھی اور ان کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے اسلام اچھا دین ہے اس میں آکر ہمیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی امید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہو گئے یا لڑکی ہو گئی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور دین سے پھر جاتے تھے یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انہیں ابھی دین میں ثبات ہی حاصل نہیں ہوا ان کا حال یہ ہے (۳۱) کسی قسم کی سختی پیش آئی (۳۲) مرتد ہو گئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے (۳۳) دنیا کا گھاٹا تو یہ کہ جو ان کی امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور ارتداد کی وجہ سے ان کا خون مباح ہوا اور آخرت کا گھاٹا ہمیشہ کا عذاب (۳۴) وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد بت پرستی کرتے ہیں اور (۳۵) کیونکہ وہ بے جان ہے (۳۶) یعنی جس کی پرستش کے خیالی نفع سے اس کو پوجنے کے (۳۷) یعنی عذاب دنیا و آخرت کی (۳۸) وہ بت (۳۹) فرماں برداروں پر انعام اور نافرمانوں پر عذاب (۴۰) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴۱) میں ان کے دین کو غلبہ عطا فرما کر (۴۲) ان کے درجے بلند کر کے

فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ

تو اسے چاہئے کہ اوپر کو ایک رسی تانے پھر اپنے آپ کو پھانسی دے لے پھر دیکھے کہ اس کا یہ داؤں کچھ

كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ﴿١٥﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَأَنَّ

لے گیا اس بات کو جس کی اسے جلن ہے ۴۳ اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن اتارا روشن آیتیں اور یہ کہ

اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ﴿١٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا

اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہے بے شک مسلمان اور یہودی

وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا

اور ستارہ پرست اور نصرانی اور آتش پرست اور مشرک

إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ

بے شک اللہ ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا ۴۴ بے شک ہر چیز اللہ

شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١٧﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ

کے سامنے ہے کیا تم نے نہ دیکھا ۴۵ کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ

اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ

وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ

اور درخت اور چوپائے ۴۶ اور بہت آدمی ۴۷ اور بہت وہ ہیں جن پر

(۴۳) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد ضرور فرمائے گا جسے اس سے جلن ہو وہ اپنی انتہائی سعی ختم کر دے اور جلن میں مر بھی جائے تو بھی کچھ نہیں کر سکتا (۴۴) مومنین کو جنت عطا فرمائے گا اور کفار کو کسی قسم کے بھی ہوں جہنم میں داخل کرے گا (۴۵) اے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴۶) سجدہ خضوع جیسا اللہ چاہے (۴۷) یعنی مومنین مزید براں سجدہ طاعت و عبادت بھی

الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عذاب مقرر ہو چکا ف۴۸ اور جسے اللہ ذلیل کرے ف۴۹ اسے کوئی عزت دینے والا نہیں بے شک اللہ

يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ

جو چاہے کرے یہ دو فریق ہیں ف۵۰ کہ اپنے رب میں جھگڑے ف۵۱

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ

تو جو کافر ہوئے ان کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں ف۵۲ اور ان کے

فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ

سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا ف۵۳ جس سے گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور

الْجُلُوْدُ ؕ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ

ان کی کھالیں ف۵۴ اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں ف۵۵ جب گھٹن کے سبب اس میں سے

يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

نکلنا چاہیں گے ف۵۶ اور پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو آگ کا

الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

عذاب بے شک اللہ داخل کرے گا انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ

بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے

(۴۸) یعنی کفار (۴۹) اس کی شقاوت کے سبب (۵۰) یعنی مومنین اور پانچوں قسم کے کفار جن کا اوپر ذکر کیا گیا (۵۱) یعنی اس کے دین کے بارے میں اور اس کی صفات میں (۵۲) یعنی آگ انھیں ہر طرف سے گھیر لے گی (۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسا تیز گرم کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا کے پہاڑوں پر ڈال دیا جائے تو ان کو گلا ڈالے (۵۴) حدیث شریف میں ہے پھر انھیں ویسا ہی کر دیا جائے گا (ترمذی) (۵۵) جن سے ان کو مارا جائے گا (۵۶) یعنی دوزخ میں سے گرزوں سے مار کر

مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ؕ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَ هُدُوْۤا اِلَى

کنگن اور موتی ۵۷ اور وہاں ان کی پوشاک ریشم ہے ۵۸ اور انہیں پاکیزہ

الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۖۚ وَ هُدُوْۤا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ

بات کی ہدایت کی گئی ۵۹ اور سب خوبیوں سراہے کی راہ بتائی گئی ۶۰ بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ

وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ ۶۱ اور اس ادب

الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ١لْعَاكِفُ فِيْهِ وَ الْبَادِ ؕ

والی مسجد سے ۶۲ جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا

وَ مَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾

اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے ۶۳

وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّ

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا ۶۴ اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور

طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآىِٕفِيْنَ وَ الْقَآىِٕمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَ

میرا گھر ستھرا رکھ ۶۵ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے ۶۶ اور

اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ

لوگوں میں حج کی عام ندا کردے ۶۷ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر

(۵۷) ایسے جن کی چمک مشرق سے مغرب تک روشن کر ڈالے (ترمذی) (۵۸) جس کا پہننا دنیا میں مردوں کو حرام ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا آخرت میں نہ پہنے گا (۵۹) یعنی دنیا میں اور پاکیزہ بات سے کلمہ توحید مراد ہے بعض مفسرین نے کہا قرآن مراد ہے (۶۰) یعنی اللہ کا دین اسلام (۶۱) یعنی اس کے دین اور اس کی اطاعت سے (۶۲) یعنی اس میں داخل ہونے سے شان نزول یہ آیت سفیان بن حرب وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تھا مسجد حرام سے یا خاص کعبہ معظمہ مراد ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ وہ تمام لوگوں کا قبلہ ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی سب برابر ہیں سب کے لئے اسکی تعظیم و حرمت اور اس میں ادائے مناسک حج یکساں ہے اور طواف و نماز کی فضیلت میں شہری اور پردیسی کے درمیان کوئی فرق نہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہاں مسجد حرام سے مکہ مکرمہ یعنی جمیع حرم مراد ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ حرم شریف شہری اور پردیسی سب کے لئے یکساں ہے اس میں رہنے اور ٹھہرنے کا سب کسی کو حق ہے بجز اس کے کہ کوئی کسی کو نکالے نہیں اس لئے امام صاحب مکہ مکرمہ کی اراضی کی بیع اور اس کے کرایہ کو منع فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ حرام ہے اس کی اراضی فروخت نہ کی جائیں (تفسیر احمدی) (۶۳) بالحاد بظلم یعنی ناحق زیادتی سے یا شرک و بت پرستی مراد ہے بعض مفسرین نے کہا کہ ہر ممنوع قول و فعل مراد ہے حتی کہ خادم کو گالی دینا بھی بعض نے کہا اس سے مراد ہے حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا یا ممنوعات حرم کا ارتکاب کرنا مثل شکار مارنے اور درخت کاٹنے کے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو تجھے نہ قتل کرے تو اسے قتل کرے یا جو تجھ پر ظلم نہ کرے تو اس پر ظلم کرے شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن انیس کو دو آدمیوں کے ساتھ بھیجا تھا جن میں ایک مہاجر تھا دوسرا انصاری ان لوگوں نے اپنے اپنے مفاخر نسب بیان کئے تو عبد اللہ بن انیس کو غصہ آیا اور اس نے انصاری کو قتل کر دیا اور خود مرتد ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۶۴) تعمیر کعبہ شریف کے وقت پہلے عمارت کعبہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے بنائی تھی اور طوفان نوح کے وقت وہ آسمان پر اٹھالی گئی اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا مقرر کی جس نے اس کی جگہ کو صاف کر

يَأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ

کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں ۶۸ تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں ۶۹ اور

يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ

اللہ کا نام لیں ۷۰ جانے ہوئے دنوں میں ۷۱ اس پر کہ انہیں روزی دی

بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾

بے زبان چوپائے ۷۲ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ ۷۳

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ

پھر اپنا میل کچیل اتاریں ۷۴ اور اپنی منتیں پوری کریں ۷۵ اور اس آزاد گھر کا

الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ

طواف کریں ۷۶ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے ۷۷ تو وہ اس کے لیے اس کے

عِنْدَ رَبِّهٖ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

رب کے یہاں بھلا ہے اور تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے ۷۸ سوا ان کے جن کی ممانعت تم پر

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾

پڑھی جاتی ہے ۷۹ تو دور ہو بتوں کی گندگی سے ۸۰ اور بچو جھوٹی بات سے

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا

ایک اللہ کے ہوکر کہ اس کا ساجھی کسی کو نہ کرو اور جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا

بقیہ صفحہ ۶۰۲ = دیا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جو خاص اس بقعہ کے مقابل تھا جہاں کعبہ معظمہ کی عمارت تھی اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ شریف کی جگہ بتائی گئی اور آپ نے اس کی قدیم بنیاد پر عمارت کعبہ تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی (۶۵) شرک سے اور بتوں سے اور ہر قسم کی نجاستوں سے (۶۶) یعنی نمازیوں کے (۶۷) چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابو قبیس پہاڑ پر چڑھ کر جہان کے لوگوں کو ندا کر دی کہ بیت اللہ کا حج کرو جن کے مقدور میں حج ہے انہوں نے باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے پیٹوں سے جواب دیا لبیک اللّٰھم لبیک حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ اس آیت میں اَذِّنْ کا خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے چنانچہ حجۃ الوداع میں اعلان فرمادیا اور ارشاد کیا کہ اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا تو حج کرو (۶۸) اور کثرت سیر و سفر سے بھی ہو جاتی ہیں (۶۹) دینی بھی دنیوی بھی جو اس عبادت کے ساتھ خاص ہیں دوسری عبادت میں نہیں پائے جاتے (۷۰) وقت ذبح (۷۱) جانے ہوئے دنوں سے ذی الحجہ کا عشرہ مراد ہے جیسا کہ حضرت علی اور ابن عباس و حسن و قتادہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور صاحبین کے نزدیک جانے ہوئے دنوں سے ایام نحر مراد ہیں یہ قول ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اور ہر تقدیر پر یہاں ان دنوں سے خاص روز عید مراد ہے (تفسیر احمدی) (۷۲) اونٹ گائے بکری بھیڑ (۷۳) تطوع اور متعہ و قران و ہر ایک ہدی سے جن کا اس آیت میں بیان ہے کھانا جائز ہے باقی ہدایا سے جائز نہیں (تفسیر احمدی و مدارک) (۷۴) مونچھیں کتروائیں ناخن تراشیں بغلوں اور زیر ناف کے بال دور کریں (۷۵) جو انہوں نے مانی ہوں (۷۶) اس سے طواف زیارت مراد ہے مسائل حج بالتفصیل سورہ بقر پارہ دو میں ذکر ہو چکے (۷۷) یعنی اس کے احکام کی خواہ وہ مناسک حج ہوں یا ان کے سوا اور احکام بعض مفسرین نے اس سے مناسک حج مراد لئے ہیں اور بعض نے بیت حرام و مشعر حرام و شہر و بلد حرام و مسجد حرام مراد لئے ہیں (۷۸) کہ انہیں ذبح کر کے کھاؤ (۷۹) قرآن پاک میں جیسے کہ سورہ مائدہ کی آیت حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ میں بیان فرمائی گئی (۸۰) جن کی پرستش کرنا بدترین گندگی سے آلودہ ہونا ہے

خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ

گرا آسمان سے کہ پرندے اسے اچک لے جاتے ہیں ف۸۱ یا ہوا اُسے کسی دُور جگہ

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝۳۱ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ

پھینکتی ہے ف۸۲ بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی

تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝۳۲ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

پرہیزگاری سے ہے ف۸۳ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ف۸۴ ایک مقررہ میعاد تک ف۸۵ پھر

مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝۳۳ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا

ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک ف۸۶ اور ہر امت کے لئے ف۸۷ ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی

لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ

کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر ف۸۸

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝۳۴

تو تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۸۹ تو اسی کے حضور گردن رکھو ف۹۰ اور اے محبوب خوشی سنا دو ان تواضع والوں کو

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ

کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں ف۹۱ اور جو افتاد پڑے اس کے

اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳۵

سہنے والے اور نماز برپا رکھنے والے اور ہمارے دیئے سے خرچ کرتے ہیں ف۹۲

(۸۱) اور بوٹی بوٹی کر کے کھا جاتے ہیں (۸۲) مراد یہ ہے کہ شرک کرنے والا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے ایمان کو بلندی میں آسمان سے تشبیہ دی گئی اور ایمان ترک کرنے والے کو آسمان سے گرنے والے کے ساتھ اور اس کی خواہشات نفسانیہ کو جو اس کی فکروں کو منتشر کرتی ہیں بوٹی بوٹی لے جانے والے پرندے کے ساتھ اور شیاطین کو جو اس وادی ضلالت میں پھینکتے ہیں ہوا کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس نفیس تشبیہ سے شرک کا انجام بد سمجھایا گیا (۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شعائر اللہ سے مراد بدنے اور ہدایا ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ خوبصورت قیمتی لئے جائیں (۸۴) وقت ضرورت ان پر سوار ہونے اور وقت حاجت ان کے دودھ پینے کے (۸۵) یعنی ان کے ذبح کے وقت تک (۸۶) یعنی حرم شریف تک جہاں وہ ذبح کئے جائیں (۸۷) پچھلی ایماندار امتوں میں سے (۸۸) ان کے ذبح کے وقت (۸۹) تو ذبح کے وقت صرف اسی کا نام لو اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ نام خدا کا ذکر کرنا ذبح کے لئے شرط ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک امت کے لئے مقرر فرما دیا تھا کہ اس کے لئے بہ طریق تقرب قربانی کریں اور تمام قربانیوں پر اسی کا نام لیا جائے (۹۰) اور اخلاص کے ساتھ اس کی اطاعت کرو (۹۱) اس کے ہیبت و جلال سے (۹۲) یعنی صدقہ دیتے ہیں

ع ۸ ۱۱

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا

اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے ۹۳ تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے ۹۴ تو ان پر

اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا

اللہ کا نام لو ۹۵ ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے ۹۶ پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں ۹۷ تو ان میں سے خود کھاؤ ۹۸

وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ

اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ

احسان مانو اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہونچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں

يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى

تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے ۹۹ یونہی ان کو تمہارے بس میں کردیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ

مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ

تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو ۱۰۰ بے شک اللہ بلائیں ٹالتا ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ اُذِنَ

مسلمانوں کی ۱۰۱ بے شک اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے دغاباز ناشکرے کو ۱۰۲ پروانگی (اجازت)

لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں ۱۰۳ اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا ۱۰۴ اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر

(۹۳) یعنی اس کے اعلام دین سے (۹۴) دنیا میں نفع و آخرت میں اجر و ثواب (۹۵) ان کے ذبح کے وقت جس حال میں کہ وہ ہوں (۹۶) اونٹ کے ذبح کا یہی مسنون طریقہ ہے (۹۷) یعنی بعد ذبح ان کے پہلو زمین پر گریں اور ان کی حرکت ساکن ہو جائے (۹۸) اگر تم چاہو (۹۹) یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور شروط تقوٰی کی رعایت سے اللہ تعالٰی کو راضی کر سکتے ہیں شان نزول زمانہ جاہلیت کے کفار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبہ معظمہ کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور اس کو سبب تقرب جانتے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۰۰) ثواب کی (۱۰۱) اور ان کی مدد فرماتا ہے (۱۰۲) یعنی کفار کو جو اللہ اور اس کے رسول کی خیانت اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں (۱۰۳) جہاد کی (۱۰۴) شان نزول کفار مکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو روزمرہ ہاتھ اور زبان سے شدید ایذائیں دیتے اور آزار پہنچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور کے پاس اس حال میں پہنچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پاؤں بندھا ہوا ہے روزمرہ اس قسم کی شکایتیں بارگاہ اقدس میں پہنچتی تھیں اور اصحاب کرام کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور یہ فرمادیا کرتے کہ صبر کرو مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے

لَقَدِيْرُ ﴿۳۹﴾ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ

ضرور قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے ف۱۰۵ صرف اتنی بات پر

يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

کہ انھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے ف۱۰۶ اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا ف۱۰۷

لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا

تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں ف۱۰۸ اور گرجا ف۱۰۹ اور کلیسے ف۱۱۰ اور مسجدیں ف۱۱۱ جن میں اللہ کا

اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ

بکثرت نام لیا جاتا ہے اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کریگا بے شک ضرور اللہ قدرت والا

عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ

غالب ہے وہ لوگ کہ اگر ہم انھیں زمین میں قابو دیں ف۱۱۲ تو نماز برپا رکھیں اور

اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ

زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں ف۱۱۳ اور اللہ ہی کیلئے

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

سب کاموں کا انجام اور اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں ف۱۱۴ تو بے شک ان سے پہلے جھٹلا چکی ہے

نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ۙ وَّاَصْحٰبُ

نوح کی قوم اور عاد ف۱۱۵ اور ثمود ف۱۱۶ اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین

(۱۰۵) اور بے وطن کیے گئے (۱۰۶) اور یہ کلام حق ہے اور حق پر گھروں سے نکالنا اور بے وطن کرنا قطعاً ناحق (۱۰۷) جہاد کی اجازت دے کر اور حدود قائم فرما کر تو نتیجہ یہ ہوتا کہ مشرکین کا استیلا ہو جاتا اور کوئی دین و ملت والا ان کے دست تعدی سے نہ بچتا (۱۰۸) راہبوں کی (۱۰۹) نصرانیوں کے (۱۱۰) یہودیوں کے (۱۱۱) مسلمانوں کی (۱۱۲) اور ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرمائیں (۱۱۳) اس میں خبر دی گئی ہے کہ آئندہ مہاجرین کو زمین میں تصرف عطا فرمانے کے بعد ان کی سیرتیں ایسی پاکیزہ رہیں گی اور وہ دین کے کاموں میں اخلاص کے ساتھ مشغول رہیں گے اس میں خلفائے راشدین مہدیین کے عدل اور ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کی دلیل ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمکین و حکومت عطا فرمائی اور سیرت عادلہ عطا کی (۱۱۴) اے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۱۵) حضرت ہود کی قوم (۱۱۶) حضرت صالح کی قوم

مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ

والے ف۱۱۷ اور موسیٰ کی تکذیب ہوئی ف۱۱۸ تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی ف۱۱۹ پھر انہیں پکڑا ف۱۲۰

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ

تو کیسا ہوا میرا عذاب ف۱۲۱ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے کھپادیں (ہلاک کردیں) ف۱۲۲ کہ وہ ستمگار تھیں ف۱۲۳

فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾

تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھئی (گری) پڑی ہیں اور کتنے کنوئیں بیکار پڑے ف۱۲۴ اور کتنے محل گچ کئے ہوئے ف۱۲۵

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ

تو کیا زمین میں نہ چلے ف۱۲۶ کہ ان کے دل ہوں جن سے سمجھیں ف۱۲۷

اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ

یا کان ہوں جن سے سنیں ف۱۲۸ تو یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ف۱۲۹ بلکہ وہ

تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ

دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں ف۱۳۰ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱

وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ

اور اللہ ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا ف۱۳۲ اور بے شک تمہارے رب کے یہاں ف۱۳۳ ایک دن ایسا ہے

سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ

جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس ف۱۳۴ اور کتنی بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ

(۱۱۷) یعنی حضرت شعیب کی قوم (۱۱۸) یہاں موسیٰ کی قوم نہ فرمایا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم بنی اسرائیل نے آپ کی تکذیب نہ کی تھی بلکہ فرعون کی قوم قبطیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان قوموں کا تذکرہ اور ہر ایک کے اپنے رسول کی تکذیب کرنے کا بیان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تسکین خاطر کے لئے ہے کہ کفار کا یہ قدیمی طریقہ ہے پچھلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے (۱۱۹) اور ان کے عذاب میں تاخیر کی اور انہیں مہلت دی (۱۲۰) اور ان کے کفر و سرکشی کی سزا دی (۱۲۱) آپ کی تکذیب کرنے والوں کو چاہیے کہ اپنے انجام کو سوچیں اور عبرت حاصل کریں (۱۲۲) اور وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا (۱۲۳) یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے (۱۲۴) کہ ان سے کوئی پانی بھرنے والا نہیں (۱۲۵) ویران پڑے ہیں (۱۲۶) کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں (۱۲۷) کہ انبیاء کی تکذیب کا کیا انجام ہوا اور عبرت حاصل کریں (۱۲۸) پچھلی امتوں کے حالات اور ان کا ہلاک ہونا اور ان کی بستیوں کی ویرانی کہ اس سے عبرت حاصل ہو (۱۲۹) یعنی کفار کی ظاہری حس باطل نہیں ہوئی ہے وہ ان آنکھوں سے دیکھنے کی چیزیں دیکھتے ہیں (۱۳۰) اور دلوں ہی کا اندھا ہونا غضب ہے اسی سے آدمی دین کی راہ پانے سے محروم رہتا ہے (۱۳۱) یعنی کفار مکہ مثل نضر بن حارث وغیرہ کے اور یہ جلدی کرنا انکا استہزاء کے طریقہ پر تھا (۱۳۲) اور ضرور حسب وعدہ عذاب نازل فرمائے گا چنانچہ یہ وعدہ بدر میں پورا ہوا (۱۳۳) آخرت میں عذاب کا (۱۳۴) تو یہ کفار کیا سمجھ کر عذاب کی جلدی کرتے ہیں

ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا ۚ وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ ع قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

ستمگار تھیں پھر میں نے انہیں پکڑا ۱۳۵ اور میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ۱۳۶ تم فرما دو کہ اے لوگو!

إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

میں تو یہی تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا

ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ۱۳۷ اور وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں

مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ

ہار جیت کے ارادہ سے ۱۳۸ وہ جہنمی ہیں اور ہم نے تم سے

قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ

پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے ۱۳۹ سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان

فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ

نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں

اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾ لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ

پکی کر دیتا ہے ۱۴۰ اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ

فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ

کر دے ۱۴۱ ان کے لئے جن کے دلوں میں بیماری ہے ۱۴۲ اور جن کے دل سخت ہیں ۱۴۳

(۱۳۵) اور دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا (۱۳۶) آخرت میں (۱۳۷) جو کبھی منقطع نہ ہو وہ جنت ہے (۱۳۸) کہ کبھی ان آیات کو سحر کہتے ہیں کبھی شعر کبھی پچھلوں کے قصے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام کے ساتھ ان کا یہ مکر چل جائے گا (۱۳۹) نبی اور رسول میں فرق ہے نبی عام ہے اور رسول خاص بعض مفسرین نے فرمایا کہ رسول شرع کے واضع ہوتے ہیں اور نبی اس کے حافظ اور نگہبان شان نزول جب سورہ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى پڑھ کر حسب دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی (۱۴۰) جو پیغمبر پڑھتے ہیں اور انہیں شیطانی کلمات کے خلط سے محفوظ فرماتا ہے (۱۴۱) اور ابتلاء و آزمائش بنا دے (۱۴۲) شک اور نفاق کی (۱۴۳) حق کو قبول نہیں کرتے اور یہ مشرکین ہیں

وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

اور بے شک ستمگار ف۱۴۴ دھر کے (پرلے درجے کے) جھگڑالو ہیں اور اس لئے کہ جان لیں وہ جن کو علم

الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ

ملا ہے ف۱۴۵ کہ وہ ف۱۴۶ تمہارے رب کے پاس سے حق ہے تو اس پر ایمان لائیں تو جھک جائیں اس کے لئے ان کے دل

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۴﴾ وَ لَا

اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ چلانے والا ہے اور

یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ

کافر اس سے ف۱۴۷ ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر قیامت آجائے

بَغْتَةً اَوْ یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذٍ

اچانک ف۱۴۸ یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس کا پھل ان کے لیے کچھ اچھا نہ ہو ف۱۴۹ بادشاہی اس دن ف۱۵۰

لِّلّٰهِ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ

اللہ ہی کی ہے وہ ان میں فیصلہ کردے گا تو جو ایمان لائے اور ف۱۵۱ اچھے کام کئے وہ

جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاُولٰٓىٕكَ

چین کے باغوں میں ہیں اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں اُن کے لئے

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ

ذلت کا عذاب ہے اور وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار

(۱۴۴) یعنی مشرکین و منافقین (۱۴۵) اللہ کے دین کا اور اس کی آیات کا (۱۴۶) یعنی قرآن شریف (۱۴۷) یعنی قرآن سے یا دین اسلام سے (۱۴۸) یا موت کہ وہ بھی قیامت صغریٰ ہے (۱۴۹) اس سے بدر کا دن مراد ہے جس میں کافروں کے لئے کچھ کشائش و راحت نہ تھی اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے روز قیامت مراد ہے (۱۵۰) یعنی قیامت کے دن (۱۵۱) انہوں نے

اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ

چھوڑے ف۱۵۲ پھر مارے گئے یا مر گئے تو اللہ ضرور انہیں اچھی روزی دے گا ف۱۵۳ اور

اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۵۸﴾ لَیُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا

بے شک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے ضرور انہیں ایسی جگہ لے جائے گا جسے وہ

یَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَ مَنْ عَاقَبَ

پسند کریں گے ف۱۵۴ اور بے شک اللہ علم اور حلم والا ہے بات یہ ہے اور جو بدلہ لے ف۱۵۵

بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ

جیسی تکلیف پہنچائی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی جائے ف۱۵۶ تو بے شک اللہ اس کی مدد فرمائے گا ف۱۵۷ بیشک

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ

اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے یہ ف۱۵۸ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ رات کو ڈالتا ہے دن کے حصہ میں

وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ

اور دن کو لاتا ہے رات کے حصہ میں ف۱۵۹ اور اس لیے کہ اللہ سنتا دیکھتا ہے یہ اس لئے ف۱۶۰

بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ

کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے پوجتے ہیں ف۱۶۱ وہی

الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ ہی بلندی بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

(۱۵۲) اور اس کی رضا کے لئے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر وطن سے نکلے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی (۱۵۳) یعنی رزق جنت جو کبھی منقطع نہ ہو (۱۵۴) وہاں ان کی ہر مراد پوری ہوگی اور کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے جو اصحاب شہید ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ بارگاہ الٰہی میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں حضور کے ساتھ رہیں گے لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور بے شہادت کے موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (۱۵۵) کوئی مومن ظلم کا مشرک سے (۱۵۶) ظالم کی طرف سے اس کو بے وطن کر کے (۱۵۷) شان نزول یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جو ماہ محرم کی اخیر تاریخوں میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں نے ماہ مبارک کی حرمت کے خیال سے لڑنا نہ چاہا مگر مشرک نہ مانے اور انہوں نے قتال شروع کر دیا مسلمان ان کے مقابل ثابت رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی (۱۵۸) یعنی مظلوم کی مدد فرمانا اس لئے ہے کہ اللہ جو چاہے اس پر قادر ہے اور اس کی قدرت کی نشانیاں ظاہر ہیں (۱۵۹) یعنی کبھی دن کو بڑھاتا رات کو گھٹاتا ہے اور کبھی رات کو بڑھاتا دن کو گھٹاتا ہے اس کے سوا کوئی اس پر قدرت نہیں رکھتا جو ایسا قدرت والا ہے وہ جس کی چاہے مدد فرمائے اور جسے چاہے غالب کرے (۱۶۰) یعنی اور یہ مدد اس لئے بھی ہے (۱۶۱) یعنی بت

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ

نے آسمان سے پانی اتارا تو صبح کو زمین ۱۶۲ ہریالی ہو گئی بے شک

اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿٦٣﴾ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ

اللہ پاک خبردار ہے اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم

اور بے شک اللہ ہی بے نیاز سب خوبیوں سراہا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کر دیا

مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ وَ

جو کچھ زمین میں ہے ۱۶۳ اور کشتی کہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہے ۱۶۴ اور

يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ

وہ روکے ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بے شک

اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ۙ

اللہ آدمیوں پر بڑی مہر والا مہربان ہے ۱۶۵ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا ۱۶۶

ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ ﴿٦٦﴾ لِّكُلِّ

پھر تمہیں مارے گا ۱۶۷ پھر تمہیں جلائے گا ۱۶۸ بے شک آدمی بڑا ناشکرا ہے ۱۶۹ ہر امت

أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ ۖ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي

کے لئے ۱۷۰ ہم نے عبادت کے قاعدے بنا دیئے کہ وہ ان پر چلے ۱۷۱ تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ

(۱۶۲) سبزے سے (۱۶۳) جانور وغیرہ جن پر تم سوار ہوتے ہو اور جن سے تم کام لیتے ہو (۱۶۴) تمہارے لئے اس کے چلانے کے واسطے ہوا اور پانی کو مسخر کیا (۱۶۵) کہ اس نے ان کے لئے منفعتوں کے دروازے کھولے اور طرح طرح کی مضرتوں سے ان کو محفوظ کیا (۱۶۶) بے جان نطفہ سے پیدا فرما کر (۱۶۷) تمہاری عمریں پوری ہونے پر (۱۶۸) روز بعث ثواب وعذاب کے لئے (۱۶۹) کہ باوجود اتنی نعمتوں کے اس کی عبادت سے منہ پھیرتا ہے اور بے جان مخلوق کی پرستش کرتا ہے (۱۷۰) اہل دین وملل میں سے (۱۷۱) اور عامل ہو

الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾

نہ کریں ۱۷۲ اور اپنے رب کی طرف بلاؤ ۱۷۳ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ

اور اگر وہ ۱۷۴ تم سے جھگڑیں تو فرما دو کہ اللہ خوب جانتا ہے تمہارے کوتک (تمہاری کرتوت) اللہ تم پر فیصلہ

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ

کر دے گا قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے ہو ۱۷۵ کیا تو نے نہ جانا

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ

کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک یہ سب ایک کتاب میں ہے ۱۷۶

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بے شک یہ ۱۷۷ اللہ پر آسان ہے ۱۷۸ اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ۱۷۹

مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا

جن کی کوئی سند اس نے نہ اتاری اور ایسوں کو جن کا خود انہیں کچھ علم نہیں ۱۸۰ اور

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

ستمگاروں کا ۱۸۱ کوئی مددگار نہیں ۱۸۲ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں ۱۸۳

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ

تو تم ان کے چہروں پر بگڑنے کے آثار دیکھو گے جنہوں نے کفر کیا قریب ہے کہ

(۱۷۲) یعنی امر دین میں یا ذبیحہ کے امر میں شان نزول یہ آیت بدیل بن ورقاء اور بشر بن سفیان اور یزید بن خنیس کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کیا سبب ہے جس جانور کو تم خود قتل کرتے ہو وہ تو کھاتے ہو اور جس کو اللہ مارتا ہے اس کو نہیں کھاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۷۳) اور لوگوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کا دین قبول کرنے اور اس کی عبادت میں مشغول ہونے کی دعوت دو (۱۷۴) باوجود تمہارے طرح دینے کے بھی (۱۷۵) اور تم پر حقیقت حال ظاہر ہو جائے گی (۱۷۶) یعنی لوح محفوظ میں (۱۷۷) یعنی ان سب کا علم یا تمام حوادث کا لوح محفوظ میں ثبت فرمانا (۱۷۸) اس کے بعد کفار کی جہالتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو عبادت کے مستحق نہیں (۱۷۹) یعنی بتوں کو (۱۸۰) یعنی ان کے پاس اپنے اس فعل کی نہ کوئی دلیل عقلی ہے نہ نقلی محض جہل و نادانی سے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور جو کسی طرح پوجے جانے کے مستحق نہیں ان کو پوجتے ہیں یہ شدید ظلم ہے (۱۸۱) یعنی مشرکین کا (۱۸۲) جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے (۱۸۳) اور قرآن کریم انہیں سنایا جائے جس میں بیان احکام اور تفصیل حلال و حرام ہے

يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ

لپٹ پڑیں ان کو جو ہماری آیتیں ان پر پڑھتے ہیں تم فرمادو کیا میں تمہیں بتا دوں

بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

جو تمہارے اس حال سے بھی ف۱۸۴ بدتر ہے وہ آگ ہے اللہ نے اس کا وعدہ دیا ہے کافروں کو

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا

اور کیا ہی بری پلٹنے کی جگہ اے لوگو! ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر

لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا

سنو ف۱۸۵ وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۸۶ ایک مکھی نہ بنا سکیں

ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا

گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں ف۱۸۷ اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کرلے جائے ف۱۸۸ تو

يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا

اس سے چھڑا نہ سکیں ف۱۸۹ کتنا کمزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا ف۱۹۰ اللہ کی قدر نہ

اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ

جانی جیسی چاہیے تھی ف۱۹۱ بے شک اللہ قوت والا غالب ہے اللہ چن لیتا ہے

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾

فرشتوں میں سے رسول ف۱۹۲ اور آدمیوں میں سے ف۱۹۳ بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

(۱۸۴) یعنی تمہارے اس غیظ و ناگواری سے بھی جو قرآن پاک سن کر تم میں پیدا ہوتی ہے (۱۸۵) اور اس میں خوب غور کرو وہ کہاوت یہ ہے کہ تمہارے بت (۱۸۶) ان کی عاجزی اور بے قدرتی کا یہ حال ہے کہ وہ نہایت چھوٹی سی چیز (۱۸۷) تو عاقل کو کب شایاں ہے کہ ایسے کو معبود ٹھہرائے۔ ایسے کو پوجنا اور الٰہ قرار دینا کتنا انتہا درجہ کا جہل ہے (۱۸۸) وہ شہد و زعفران وغیرہ جو مشرکین بتوں کے منہ اور سروں پر ملتے ہیں جس پر مکھیاں بھنکتی ہیں (۱۸۹) ایسے کو خدا بنانا اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے (۱۹۰) چاہنے والے سے بت پرست اور چاہے ہوئے سے بت مراد ہے یا چاہنے والے سے مکھی مراد ہے جو بت پر سے شہد و زعفران کی طالب ہے اور مطلوب سے بت اور بعض نے کہا کہ طالب سے بت مراد ہے اور مطلوب سے مکھی (۱۹۱) اور اس کی عظمت نہ پہچانی جنہوں نے ایسوں کو خدا کا شریک کیا جو مکھی سے بھی کمزور ہیں معبود وہی ہے جو قدرت کاملہ رکھے (۱۹۲) مثل جبریل و میکائیل وغیرہ کے (۱۹۳) مثل حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت سید عالم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم وسلامہ کے شان نزول یہ آیت ان کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جنہیں چاہے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾

جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے ف۱۹۴ اور سب کاموں کی رجوع اللہ کی طرف ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو ف۱۹۵ اور اپنے رب کی بندگی کرو ف۱۹۶

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ السجدة وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ

السجدة عند الشافعی

اور بھلے کام کرو ف۱۹۷ اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے

جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ

جہاد کرنے کا ف۱۹۸ اس نے تمہیں پسند کیا ف۱۹۹ اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی

حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ

ف۲۰۰ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ف۲۰۱ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی

قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا

کتابوں میں اور اس قرآن میں تاکہ رسول تمہارا نگہبان و گواہ ہو ف۲۰۲ اور تم

شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

اور لوگوں پر گواہی دو ف۲۰۳ تو نماز برپا رکھو ف۲۰۴ اور زکوٰۃ دو اور

ع ۱۰

اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾

اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ف۲۰۵ وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

(۱۹۴) یعنی امور دنیا کو بھی اور امور آخرت کو بھی یا ان کے گزرے ہوئے اعمال کو بھی اور آئندہ کے احوال کو بھی (۱۹۵) اپنی نمازوں میں اسلام کے اول عہد میں نماز بغیر رکوع و سجود کے تھی پھر نماز میں رکوع و سجود کا حکم فرمایا گیا (۱۹۶) یعنی رکوع و سجود خاص اللہ کے لئے ہوں اور عبادت میں اخلاص اختیار کرو (۱۹۷) صلہ رحمی و مکارم اخلاق وغیرہ نیکیاں (۱۹۸) یعنی نیت صادقہ خالصہ کے ساتھ اعلاء دین کے لئے (۱۹۹) اپنے دین و عبادت کے لئے (۲۰۰) بلکہ ضرورت کے موقعوں پر تمہارے لئے سہولت کر دی جیسے کہ سفر میں نماز کا قصر اور روزے کے افطار کی اجازت اور پانی نہ پانے یا پانی کے ضرر کرنے کی حالت میں غسل اور وضو کی جگہ تیمم تو تم دین کی پیروی کرو (۲۰۱) جو دین محمدی میں داخل ہے (۲۰۲) روز قیامت کہ تمہارے پاس خدا کا پیام پہنچا دیا (۲۰۳) کہ انہیں ان رسولوں نے احکام خداوندی پہنچا دیئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ عزت و کرامت عطا فرمائی (۲۰۴) اس پر مداومت کرو (۲۰۵) اور اس کے دین پر قائم رہو۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ ۲۳ مَكِّيَّةٌ ۷۴ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۱۸ رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۂ مومنون مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اسمیں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾

بے شک مُراد کو پہونچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں ۲

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ

اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے ۳ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام

فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ

کرتے ہیں ۴ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ

یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں ۵ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ۶ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی

رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ

رعایت کرتے ہیں ۷ اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں ۸ یہی لوگ

الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ

وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور

(۱) سورہ مومنون مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور چار ہزار آٹھ سو دو حروف ہیں (۲) ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضا ساکن ہوتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشہ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کے حرکات سے باز رہے بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے (۳) ہر لہو و باطل سے مجتنب رہتے ہیں (۴) یعنی اس کے پابند ہیں اور مداومت کرتے ہیں (۵) اپنی بی بیوں اور باندیوں کے ساتھ جائز طریقہ پر قربت کرنے میں (۶) کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتے تھے (۷) خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں یا خلق کی اور اسی طرح عہد خدا کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ سب کی وفا لازم ہے (۸) اور انھیں ان کے وقتوں میں ان کے شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فرائض و واجبات اور سنن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً

بے شک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی (انتخاب کی) مٹی سے بنایا ف۹ پھر اُسے ف۱۰ پانی کی بوند کیا

فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ

ایک مضبوط ٹھہراؤ میں ف۱۱ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت

مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ

کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ

اسے اور صورت میں اٹھان دی ف۱۲ تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا پھر اس کے

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ

بعد تم ضرور ف۱۳ مرنے والے ہو پھر تم سب قیامت کے دن ف۱۴ اٹھائے جاؤ گے اور بے شک

خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖۗ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں ف۱۵ اور ہم خلق سے بے خبر نہیں ف۱۶ اور

اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ ۖۗ وَ اِنَّا عَلٰی

ہم نے آسمان سے پانی اتارا ف۱۷ ایک اندازہ پر ف۱۸ پھر اسے زمین میں ٹھہرایا اور بے شک ہم

ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ

اس کے لے جانے پر قادر ہیں ف۱۹ تو اس سے ہم نے تمہارے باغ پیدا کئے کھجوروں

(۹) مفسرین نے فرمایا کہ انسان سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں (۱۰) یعنی اس کی نسل کو (۱۱) یعنی رحم میں (۱۲) یعنی اس میں روح ڈالی اس بے جان کو جان دار کیا نطق اور سمع اور بصر عنایت کی (۱۳) اپنی عمریں پوری ہونے پر (۱۴) حساب و جزا کے لئے (۱۵) ان سے مراد سات آسمان ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اترنے کے رستے ہیں (۱۶) سب کے اعمال اقوال ضمائر کو جانتے ہیں کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں (۱۷) یعنی مینہ برسایا (۱۸) جتنا ہمارے علم و حکمت میں خلق کی حاجتوں کے لئے چاہئے (۱۹) جیسا اپنی قدرت سے نازل فرمایا ایسا ہی اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو زائل کر دیں تو بندوں کو چاہئے کہ اس نعمت کی شکر گزاری سے حفاظت کریں

وَّاَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ

اور انگوروں کے تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں ف۲۰ اور ان میں سے کھاتے ہو ف۲۱ اور وہ پیڑ پیدا کیا کہ

مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنَّ لَكُمْ

طور سینا سے نکلتا ہے ف۲۲ لے کر اگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لئے سالن ف۲۳ اور بیشک تمہارے لئے

فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

چوپاؤں میں سمجھنے کا مقام ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے ف۲۴ اور تمہارے لئے ان میں بہت

كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ

فائدے ہیں ف۲۵ اور ان سے تمہاری خوراک ہے ف۲۶ اور ان پر ف۲۷ اور کشتی پر ف۲۸ سوار کئے جاتے ہو اور بے شک

اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۲۹ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے ف۳۰ یہ تو

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے ف۳۱ اور اللہ چاہتا ف۳۲ تو

لَاَنْزَلَ مَلٰۗئِكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِنْ

فرشتے اتارتا ہم نے تو یہ اگلے باپ داداؤں میں نہ سنا ف۳۳ وہ تو

(۲۰) طرح طرح کے (۲۱) جاڑے اور گرمی وغیرہ موسموں میں اور عیش کرتے ہو (۲۲) اس درخت سے مراد زیتون ہے (۲۳) یہ اس میں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کئے جاتے ہیں جلایا بھی جاتا ہے دوا کے طریقہ پر بھی کام میں لایا جاتا ہے اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جا سکتی ہے (۲۴) یعنی دودھ خوشگوار موافق طبع جو لطیف غذا ہوتا ہے (۲۵) کہ ان کے بال کھال اون وغیرہ سے کام لیتے ہو (۲۶) کہ انہیں ذبح کرکے کھا لیتے ہو (۲۷) خشکی میں (۲۸) دریاؤں میں (۲۹) اس کے عذاب کا جو اس کے سوا اوروں کو پوجتے ہو (۳۰) اپنی قوم کے لوگوں سے کہ (۳۱) اور تمہیں اپنا تابع بنائے (۳۲) کہ رسول کو بھیجے اور مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائے (۳۳) کہ بشر بھی رسول ہوتا ہے یہ ان کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا پتھروں کو خدا مان لیا اور انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت یہ بھی کہا

هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ

نہیں مگر ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کئے رہو ف۳۴ نوح نے عرض کی اے میرے

انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا

رب میری مدد فرما ف۳۵ اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا تو ہم نے اسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے ف۳۶ اور ہمارے

وَ وَحْیِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ فَاسْلُكْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ

حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے ف۳۷ اور تنور ابلے ف۳۸ تو اس میں بٹھا لے ف۳۹ ہر

زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ

جوڑے میں سے دو ف۴۰ اور اپنے گھر والے ف۴۱ مگر ان میں سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی ف۴۲ اور

وَ لَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَیْتَ

ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۴۳ یہ ضرور ڈبوئے جائیں گے پھر جب ٹھیک

اَنْتَ وَ مَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا

بیٹھ لے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ والے تو کہہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ان ظالموں

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۸﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ

سے نجات دی اور عرض کر ف۴۴ کہ اے میرے رب مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو

خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ

سب سے بہتر اتارنے والا ہے بے شک اس میں ف۴۵ ضرور نشانیاں ہیں ف۴۶ اور بیشک ضرور ہم جانچنے والے تھے ف۴۷ پھر

(۳۴) تا آنکہ اس کا جنون دور ہو ایسا ہو تو خیر ورنہ اس کو قتل کر ڈالنا جب حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے اور ان کے ہدایت پانے کی امید نہ رہی تو حضرت (۳۵) اور اس قوم کو ہلاک کر (۳۶) یعنی ہماری حمایت و حفاظت میں (۳۷) ان کی ہلاکت کا اور آثار عذاب نمودار ہوں (۳۸) اور اس میں سے پانی بر آمد ہو تو یہ علامت ہے عذاب کے شروع ہونے کی (۳۹) یعنی کشتی میں حیوانات کے (۴۰) نر اور مادہ (۴۱) یعنی اپنی مومنہ بی بی اور ایماندار اولاد یا تمام مومنین (۴۲) اور کلام ازلی میں ان کا عذاب و ہلاک معین ہو چکا وہ آپ کا ایک بیٹا تھا کنعان نام اور ایک عورت کہ یہ دونوں کافر تھے آپ نے اپنے تین فرزندوں سام حام یافث اور ان کی بی بیوں کو اور دوسرے مومنین کو سوار کیا کل لوگ جو کشتی میں تھے ان کی تعداد اسی تھی، نصف مرد اور نصف عورتیں (۴۳) اور ان کے لئے نجات نہ طلب کرنا دعا نہ فرمانا (۴۴) کشتی سے اترتے وقت یا اس میں سوار ہوتے وقت (۴۵) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے واقعے میں اور اس میں جو دشمنان حق کے ساتھ کیا گیا (۴۶) اور عبرتیں اور نصیحتیں اور قدرت الٰہی کے دلائل ہیں (۴۷) اس قوم کے حضرت نوح علیہ السلام کو اس میں بھیج کر اور ان کو وعظ و نصیحت پر مامور فرما کر تاکہ ظاہر ہو جائے کہ نزول عذاب سے پہلے کون نصیحت قبول کرتا اور تصدیق و اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان تکذیب و مخالفت پر مصر رہتا ہے

اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

ان کے ف۴۸ بعد ہم نے اور سنگت (قوم) پیدا کی ف۴۹ تو ان میں ایک رسول انہیں میں سے بھیجا ف۵۰

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ

کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۵۱ اور بولے

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ

اس قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی حاضری ف۵۲ کو جھٹلایا اور ہم نے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ

انہیں دنیا کی زندگی میں چین دیا ف۵۳ کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا

مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ

ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے ف۵۴ اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو جب تو

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ

تم ضرور گھاٹے میں ہو کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس کے

مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا

بعد پھر ف۵۵ نکالے جاؤ گے کتنی دور ہے کتنی دور ہے جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۵۶ وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی

الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ

زندگی ف۵۷ کہ ہم مرتے جیتے ہیں ف۵۸ اور ہمیں اٹھنا نہیں ف۵۹ وہ تو نہیں مگر ایک مرد

(۴۸) یعنی قوم نوح کے عذاب وہلاک کے (۴۹) یعنی عاد قوم ہود (۵۰) یعنی ہود علیہ السلام اور ان کی معرفت اس قوم کو حکم دیا (۵۱) اس کے عذاب کا کہ شرک چھوڑو اور ایمان لاؤ (۵۲) اور وہاں کے ثواب وعذاب وغیرہ (۵۳) یعنی بعض کفار جنہیں اللہ تعالیٰ نے فراخی عیش اور نعمت دنیا عطا فرمائی تھی اپنے نبی علیہ السلام کی نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے (۵۴) یعنی یہ اگر نبی ہوتے تو ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے پاک ہوتے ان باطن کے اندھوں نے کمالات نبوت کو نہ دیکھا اور کھانے پینے کے اوصاف دیکھ کر نبی کو اپنی طرح بشر کہنے لگے یہ بنیاد ان کی گمراہی کی ہوئی چنانچہ اسی سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپس میں کہنے لگے (۵۵) قبروں سے زندہ (۵۶) یعنی انہوں نے مرنے کے بعد زندہ ہونے کو بہت بعید جانا اور سمجھا کہ ایسا کبھی ہونے والا ہی نہیں، اور اسی خیال باطل کی بنا پر کہنے لگے (۵۷) اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے (۵۸) کہ ہم میں کوئی مرتا ہے کوئی پیدا ہوتا ہے (۵۹) مرنے کے بعد اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انہوں نے یہ کہا

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ

جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۶۰ اور ہم اسے ماننے کے نہیں ف۶۱ عرض کی کہ اے میرے رب

انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

میری مدد فرما اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا اللہ نے فرمایا کہ کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ صبح کریں گے پچھتاتے ہوئے ف۶۲

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ

تو انھیں آ لیا سچی چنگھاڑ نے ف۶۳ تو ہم نے انھیں گھاس کوڑا کر دیا ف۶۴ تو دور ہوں ف۶۵ ظالم

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ

لوگ پھر اُن کے بعد ہم نے اور سنگتیں (قومیں) پیدا کیں ف۶۶ کوئی امت

مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّمَا

اپنی میعاد سے نہ پہلے جائے نہ پیچھے رہے ف۶۷ پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا

جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ

جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا انھوں نے اسے جھٹلایا ف۶۸ تو ہم نے اگلوں سے پچھلے ملا دیئے ف۶۹ اور انھیں

اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ

کہانیاں کر ڈالا ف۷۰ تو دور ہوں وہ لوگ کہ ایمان نہیں لاتے پھر ہم نے موسٰی اور اس کے بھائی

هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

ہارون کو اپنی آیتوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

(۶۰) کہ اپنے آپ کو اس کا نبی بتایا اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کی خبر دی (۶۱) پیغمبر علیہ السلام جب ان کے ایمان سے مایوس ہوئے اور انھوں نے دیکھا کہ قوم انتہائی سرکشی پر ہے تو ان کے حق میں بد دعا کی اور بارگاہ الٰہی میں (۶۲) اپنے کفر و تکذیب پر جبکہ عذاب الٰہی دیکھیں گے (۶۳) یعنی وہ عذاب و ہلاک میں گرفتار کیے گئے (۶۴) یعنی وہ ہلاک ہو کر گھاس کوڑے کی طرح ہو گئے (۶۵) یعنی خدا کی رحمت سے دور ہوں انبیاء کی تکذیب کرنے والے (۶۶) مثل قوم صالح اور قوم لوط اور قوم شعیب وغیرہ کے (۶۷) جس کے لئے ہلاک کا جو وقت مقرر ہے وہ ٹھیک اسی وقت ہلاک ہوگی اس میں کچھ بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی (۶۸) اور اس کی ہدایت کو نہ مانا اور اس پر ایمان نہ لائے (۶۹) اور بعد والوں کو پہلوں کی طرح ہلاک کر دیا (۷۰) کہ بعد والے افسانہ کی طرح ان کا حال بیان کیا کریں اور ان کے عذاب و ہلاک کا بیان سبب عبرت ہو

فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ

تو انھوں نے غرور کیا ف۷۲ اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے ف۷۳ تو بولے کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو

مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ

آدمیوں پر ف۷۴ اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے ف۷۵ تو انھوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کئے ہوؤں

الْمُهْلَكِیْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

میں ہوگئے ف۷۶ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۷۷ کہ ان کو ف۷۸ ہدایت ہو

وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰیَةً وَّ اٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ

اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو ف۷۹ نشانی کیا اور انہیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین ف۸۰ جہاں بسنے کا مقام ف۸۱

وَّ مَعِیْنٍ ﴿۵۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ

اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ ف۸۲ اور اچھا کام کرو

اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا

میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں ف۸۳ اور بے شک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے ف۸۴ اور میں

رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا

تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو تو ان کی امتوں نے اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا ف۸۵ ہر گروہ جو اس کے پاس

لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۵۴﴾ اَیَحْسَبُوْنَ

ہے اس پر خوش ہے ف۸۶ تو تم ان کو چھوڑ دو ان کے نشہ میں ف۸۷ ایک وقت تک ف۸۸ کیا یہ خیال کررہے ہیں کہ

(۷۱) مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات کے (۷۲) اور اپنے تکبر کے باعث ایمان نہ لائے (۷۳) بنی اسرائیل پر اپنے ظلم و ستم سے جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے انہیں ایمان کی دعوت دی (۷۴) یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر (۷۵) یعنی بنی اسرائیل ہمارے زیر فرمان ہیں تو یہ کیسے گوارا ہو کہ اسی قوم کے دو آدمیوں پر ایمان لاکر ان کے مطیع بن جائیں (۷۶) اور غرق کر ڈالے گئے (۷۷) یعنی توریت شریف فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد (۷۸) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو (۷۹) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی (۸۰) اس سے مراد یا بیت المقدس ہے یا دمشق یا فلسطین کئی قول ہیں (۸۱) یعنی زمین ہموار فراخ پھلوں والی جس میں رہنے والے بآسائش بسر کرتے ہیں (۸۲) یہاں پیغمبروں سے مراد یا تمام رسول ہیں اور ہر ایک رسول کو ان کے زمانہ میں یہ ندا فرمائی گئی یا رسولوں سے مراد خاص سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی قول ہیں (۸۳) ان کی جزا عطا فرماؤں گا (۸۴) یعنی اسلام (۸۵) اور فرقے فرقے ہو گئے یہودی نصرانی مجوسی وغیرہ (۸۶) اور اپنے ہی آپ کو حق پر جانتا ہے اور دوسروں کو باطل پر سمجھتا ہے اس طرح ان کے درمیان دینی اختلافات ہیں اب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے (۸۷) یعنی ان کے کفر و ضلال اور ان کی جہالت و غفلت میں (۸۸) یعنی ان کی موت کے وقت تک

أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ

وہ جو ہم ان کی مدد کر رہے ہیں مال اور بیٹوں سے ف۸۹ یہ جلد جلد ان کو بھلائیاں دیتے ہیں ف۹۰

بَل لَّا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿٥٧﴾

بلکہ انہیں خبر نہیں ف۹۱ بے شک وہ جو اپنے رب کے ڈر سے سہمے ہوئے ہیں ف۹۲

وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا

اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف۹۳ اور وہ جو اپنے رب کا کوئی

يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ

شریک نہیں کرتے اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں ف۹۴ اور ان کے دل ڈر رہے ہیں یوں کہ

إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿٦٠﴾ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا

ان کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف۹۵ یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی سب سے

سَابِقُونَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ

پہلے انہیں پہونچے ف۹۶ اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے کہ حق

بِالْحَقِّ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَ

بولتی ہے ف۹۷ اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۹۸ بلکہ اُن کے دل اس سے ف۹۹ غفلت میں ہیں اور اُن

لَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ﴿٦٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا

کے کام ان کاموں سے جدا ہیں ف۱۰۰ جنہیں وہ کر رہے ہیں یہاں تک کہ جب ہم نے ان

(۸۹) دنیا میں (۹۰) اور ہماری یہ نعمتیں ان کے اعمال کی جزا ہیں یا ہمارے راضی ہونے کی دلیل ہیں ایسا خیال کرنا غلط ہے واقعہ یہ نہیں ہے (۹۱) کہ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں (۹۲) انہیں اس کے عذاب کا خوف ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن نیکی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے اور کافر بدی کرتا ہے اور نڈر رہتا ہے (۹۳) اور اس کی کتابوں کو مانتے ہیں (۹۴) زکوٰۃ و صدقات یا یہ معنی ہیں کہ اعمال صالحہ بجالاتے ہیں (۹۵) ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو شرابیں پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں فرمایا اے صدیق کی نور دیدہ ایسا نہیں یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو روزے رکھتے ہیں صدقے دیتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ اعمال نامقبول نہ ہو جائیں (۹۶) یعنی نیکیوں کو معنی یہ ہیں کہ وہ نیکیوں میں اور امتوں پر سبقت کرتے ہیں (۹۷) اس میں ہر شخص کا عمل مکتوب ہے اور وہ لوح محفوظ ہے (۹۸) نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائے گی نہ بدی بڑھائی جائے گی اس کے بعد کفار کا ذکر فرمایا جاتا ہے (۹۹) یعنی قرآن شریف سے (۱۰۰) جو ایمانداروں کے ذکر کیے گئے

مُتْرَفِيهِمْ بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُمْ

کے امیروں کو عذاب میں پکڑا ف۱۰۱ تو جبھی وہ فریاد کرنے لگے ف۱۰۲ آج فریاد نہ کرو ہماری

مِنَّا لَا تُنْصَرُونَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلَىٰ

طرف سے تمہاری مدد نہ ہوگی بے شک میری آیتیں ف۱۰۳ تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں

أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَلَمْ

کے بل الٹے پلٹتے تھے ف۱۰۴ خدمت حرم پر بڑائی مارتے ہو ف۱۰۵ رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے ف۱۰۶ حق کو چھوڑے

يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ مَا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ أَمْ

ہوئے ف۱۰۷ کیا انھوں نے بات کو سوچا نہیں ف۱۰۸ یا ان کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا ف۱۰۹ یا

لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ ۚ

انھوں نے اپنے رسول کو نہ پہچانا ف۱۱۰ تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں ف۱۱۱ یا کہتے ہیں اسے سودا ہے ف۱۱۲

بَلْ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ

بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لائے ف۱۱۳ اور ان میں اکثر کو حق برا لگتا ہے ف۱۱۴ اور اگر حق ف۱۱۵ ان کی خواہشوں کی

أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ بَلْ

پیروی کرتا ف۱۱۶ تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے ف۱۱۷ بلکہ

أَتَيْنَاهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ ﴿٧١﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا

ہم تو ان کے پاس وہ چیز لائے ف۱۱۸ جس میں ان کی ناموری تھی تو وہ اپنی عزت سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں کیا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو ف۱۱۹

(۱۰۱) اور وہ روز بدر تہ تیغ کیے گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عذاب سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی تھی اور اس قحط سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مردار تک کھا گئے تھے (۱۰۲) اب ان کا جواب یہ ہے کہ (۱۰۳) یعنی آیات قرآن مجید (۱۰۴) اور ان آیات کو نہ مانتے تھے اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے (۱۰۵) اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہل حرم ہیں اور بیت اللہ کے ہمسایہ ہیں ہم پر کوئی غالب نہ ہوگا ہمیں کسی کا خوف نہیں (۱۰۶) کعبہ معظمہ کے گرد جمع ہو کر اور ان کہانیوں میں اکثر قرآن پاک پر طعن اور اس کو سحر اور شعر کہنا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے جا باتیں کہنا ہوتا تھا (۱۰۷) یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ پر ایمان لانے کو اور قرآن کریم کو (۱۰۸) یعنی قرآن پاک میں غور نہیں کیا اور اس کے اعجاز پر نظر نہیں ڈالی جس سے انھیں معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہے اس کی تصدیق لازم ہے اور جو کچھ اس میں ارشاد فرمایا گیا وہ سب حق اور واجب التسلیم ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق و حقانیت پر اس میں دلالات واضحہ موجود ہیں (۱۰۹) یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے عہد میں ہوئی ہی نہ ہو اور وہ یہ کہہ سکیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ خدا کی طرف سے رسول آیا بھی کرتے ہیں، کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانتے یہ عذر کرنے کا موقع بھی نہیں ہے کیونکہ پہلی امتوں میں رسول آ چکے ہیں اور خدا کی کتابیں نازل ہو چکی ہیں (۱۱۰) اور حضور کی عمر شریف کے جملہ احوال کو نہ دیکھا اور آپ کے نسب عالی اور صدق و امانت اور وفور عقل و حسن اخلاق اور کمال حلم اور وفا و کرم و مروت وغیرہ پاکیزہ اخلاق و محاسن صفات اور بغیر کسی سے سیکھے آپ کے علم میں کامل اور تمام جہان سے اعلم اور فائق ہونے کو نہ جانا کیا ایسا ہے (۱۱۱) حقیقت میں یہ بات تو نہیں بلکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ کے اوصاف و کمالات کو خوب جانتے ہیں اور آپ کے برگزیدہ صفات شہرہ آفاق ہیں (۱۱۲) یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ جیسا دانا اور کامل العقل شخص ان کے دیکھنے میں نہیں آیا (۱۱۳) یعنی قرآن کریم جو توحید الٰہی و احکام دین پر مشتمل ہے (۱۱۴) کیونکہ اس میں ان کی خواہشات نفسانیہ کی مخالفت ہے اس لئے وہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صفات و کمالات کو جاننے کے باوجود حق کی مخالفت کرتے ہیں اکثر کی قید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حال ان میں بیشتر لوگوں کا ہے چنانچہ بعض ان میں ایسے بھی تھے جو آپ کو حق پر جانتے تھے اور حق انھیں برا بھی نہیں لگتا تھا لیکن وہ اپنی

فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ

تو تمہارے رب کا اجر سب سے بھلا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ف۱۲۰ اور بے شک تم انہیں

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ

سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو ف۱۲۱ اور بے شک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ضرور

الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ

سیدھی راہ سے ف۱۲۲ کترائے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ف۱۲۳ ان پر پڑی ہے ٹال دیں

لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا

تو ضرور ہٹ پنا (احسان فراموشی) کریں گے اپنی سرکشی میں بہکتے ہوئے ف۱۲۴ اور بے شک ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا ف۱۲۵ تو نہ وہ

اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا

اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ گڑگڑاتے ہیں ف۱۲۶ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر کھولا کسی

ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ

سخت عذاب کا دروازہ ف۱۲۷ تو وہ اب اس میں ناامید پڑے ہیں اور وہی ہے جس نے بنائے

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ

تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل ف۱۲۸ تم بہت ہی کم حق مانتے ہو ف۱۲۹ اور وہی

الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ

ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ف۱۳۰ اور وہی جلاتے

بقیہ صفحہ ۶۲۳ = قوم کی موافقت یا ان کے طعن و تشنیع کے خوف سے ایمان نہ لائے جیسے کہ ابو طالب (۱۱۵) یعنی قرآن شریف (۱۱۶) اس طرح کہ اس میں وہ مضامین مذکور ہوتے جن کی کفار خواہش کرتے ہیں جیسے کہ چند خدا ہونا اور خدا کے بیٹا اور بیٹیاں ہونا وغیرہ کفریات (۱۱۷) اور تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جاتا (۱۱۸) یعنی قرآن پاک (۱۱۹) انہیں ہدایت کرنے اور راہ حق بتانے پر ایسا تو نہیں اور وہ کیا ہیں اور آپ کو کیا دے سکتے ہیں تم اگر اجر چاہو (۱۲۰) اور اس کا فضل آپ پر عظیم اور جو جو نعمتیں اس نے آپ کو عطا فرمائی وہ بہت کثیر اور اعلیٰ تو آپ کو ان کی کیا پرواہ پھر جب وہ آپ کے اوصاف و کمالات سے واقف بھی ہیں قرآن پاک کا اعجاز بھی ان کی نگاہوں کے سامنے ہے اور آپ ان سے ہدایت و ارشاد کا کوئی اجر و عوض بھی طلب نہیں فرماتے تو اب انہیں ایمان لانے میں کیا عذر رہا (۱۲۱) تو ان پر لازم ہے کہ آپ کی دعوت قبول کریں اور اسلام میں داخل ہوں (۱۲۲) یعنی دین حق سے (۱۲۳) ہفت سالہ قحط سالی کی (۱۲۴) یعنی اپنے کفر و عناد اور سرکشی کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ تملق و چاپلوسی جاتی رہے گی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومنین کی عداوت اور تکبر جو ان کا پہلا طریقہ تھا وہی اختیار کریں گے شان نزول جب قریش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہو گئی تو ابو سفیان ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے خیال میں رحمۃ للعالمین بنا کر نہیں بھیجے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ابو سفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ کر دیا اولاد جو رہی وہ آپ کی بد دعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبت قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آ گئی لوگ بھوک کی بے تابی سے ہڈیاں چاب گئے مردار تک کھا گئے میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے حضور نے دعا کی اور انہوں نے اس بلا سے رہائی پائی اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں (۱۲۵) قحط سالی کے یا قتل کے (۱۲۶) بلکہ اپنے تمرد و سرکشی پر ہیں (۱۲۷) اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شان نزول کا مقتضی ہے یا روز بدر کا قتل یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ واقعہ قحط واقعہ بدر سے پہلے ہوا اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے بعض نے کہا کہ قیامت (۱۲۸) تاکہ سنو اور دیکھو اور سمجھو اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو (۱۲۹) کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کانوں آنکھوں اور دلوں سے آیات الٰہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفت الٰہی حاصل کرنے اور منعم حقیقی کا حق پہچان

وَ يُمِيْتُ وَ لَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلْ

اور مارے اور اسی کے لئے ہیں رات اور دن کی تبدیلیاں ۱۳۱ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ۱۳۲ بلکہ

قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ

انہوں نے وہی کہی جو اگلے ۱۳۳ کہتے تھے بولے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی اور

عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ

ہڈیاں ہو جائیں کیا پھر نکالے جائیں گے بے شک یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا

قَبْلُ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ مَنْ

گیا یہ تو نہیں مگر وہی اگلی داستانیں ۱۳۴ تم فرماؤ کس کا مال ہے زمین اور جو کچھ

فِيْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾

اس میں ہے اگر تم جانتے ہو ۱۳۵ اب کہیں گے کہ اللہ کا ۱۳۶ تم فرماؤ پھر کیوں نہیں سوچتے ۱۳۷

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ

تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا اور مالک بڑے عرش کا اب کہیں گے یہ اللہ ہی

لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ

کی شان ہے تم فرماؤ پھر کیوں نہیں ڈرتے ۱۳۸ تم فرماؤ کس کے ہاتھ ہے ہر چیز کا قابو ۱۳۹ اور

هُوَ يُجِيْرُ وَ لَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ

وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہو ۱۴۰ اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے

کر شکر گزار بننے کا نفع نہ اٹھایا (۱۳۰) روز قیامت (۱۳۱) ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد آنا اور تاریکی و روشنی اور زیادتی و کمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ سب اس کی قدرت کے نشان ہیں (۱۳۲) کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر کے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ (۱۳۳) یعنی ان سے پہلے کافر (۱۳۴) جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں کفار کے اس مقولہ کا رد فرمانے اور ان پر حجت قائم فرمانے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا (۱۳۵) اس کے خالق و مالک کو تو بتاؤ (۱۳۶) کیونکہ بجز اس کے کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین اللہ تعالیٰ کی خالقیت کے مقر بھی ہیں جب وہ یہ جواب دیں (۱۳۷) کہ جس نے زمین کو اور اس کی کائنات کو ابتدا پیدا کیا وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے (۱۳۸) اس کے غیر کو پوجنے اور شرک کرنے سے اور اس کے مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے کا انکار کرنے سے (۱۳۹) اور ہر چیز پر حقیقی قدرت و اختیار کس کا ہے (۱۴۰) تو جواب دو

قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾

تم فرماؤ پھر کس جادو کے فریب میں پڑے ہو ۱۴۱ بلکہ ہم اُن کے پاس حق لائے ۱۴۲ اور وہ بے شک جھوٹے ہیں ۱۴۳

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ

اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا ۱۴۴ اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا خدا ۱۴۵ یوں ہوتا تو ہر

اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾

خدا اپنی مخلوق لے جاتا ۱۴۶ اور ضرور ایک دوسرے پر اپنی تعلّی چاہتا ۱۴۷ پاکی ہے اللہ کو اُن باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ۱۴۸

عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا

جاننے والا ہر نہاں و عیاں کا تو اُسے بلندی ہے اُن کے شرک سے تم عرض کرو کہ اے میرے رب اگر

تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۴﴾

تو مجھے دکھائے ۱۴۹ جو انہیں وعدہ دیا جاتا ہے تو اے میرے رب مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ۱۵۰

وَ اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِیَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ

اور بے شک ہم قادر ہیں کہ تمہیں دکھا دیں جو انہیں وعدہ دے رہے ہیں ۱۵۱ سب سے اچھی بھلائی سے

اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ

بُرائی کو دفع کرو ۱۵۲ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بناتے ہیں ۱۵۳ اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب تیری

بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

پناہ شیاطین کے وسوسوں سے ۱۵۴ اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں

(۱۴۱) یعنی کس شیطانی دھوکے میں ہو کہ توحید و طاعت الٰہی کو چھوڑ کر حق کو باطل سمجھ رہے ہو جب تم اقرار کرتے ہو کہ قدرت حقیقی اسی کی ہے اور اس کے خلاف کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا تو دوسرے کی عبادت قطعاً باطل ہے (۱۴۲) کہ اللہ کے نہ اولاد ہو سکتی ہے نہ اس کا شریک یہ دونوں باتیں محال ہیں (۱۴۳) جو اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں (۱۴۴) وہ اس سے منزہ ہے کیونکہ نوع اور جنس سے پاک ہے اور اولاد وہی ہو سکتی ہے جو ہم جنس ہو (۱۴۵) جو الوہیت میں شریک ہو (۱۴۶) اور اس کو دوسرے کے تحت تصرف نہ چھوڑتا (۱۴۷) اور دوسرے پر اپنی برتری اور اپنا غلبہ پسند کرتا کیونکہ متقابل حکومتیں اسی کی مقتضی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے تحت تصرف ہے (۱۴۸) کہ اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں (۱۴۹) وہ عذاب (۱۵۰) اور ان کا قرین اور ساتھی نہ بنانا یہ دعا بہ طریق تواضع و اظہار عبدیت ہے باوجودیکہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا قرین و ساتھی نہ کرے گا اسی طرح انبیاء معصومین استغفار کیا کرتے ہیں باوجودیکہ انہیں اپنی مغفرت اور اکرام خداوندی کا علم یقینی ہوتا ہے یہ سب بہ طریق تواضع و اظہار بندگی ہے (۱۵۱) یہ جواب ہے ان کفار کا جو عذاب موعود کا انکار کرتے اور اس کی ہنسی اڑاتے تھے انہیں بتایا گیا کہ اگر تم غور کرو تو سمجھ لو گے کہ اللہ تعالیٰ اس وعدہ کے پورا کرنے پر قادر ہے پھر وجہ انکار اور سبب استہزاء کیا اور عذاب میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس میں اللہ کی حکمتیں ہیں کہ ان میں سے جو ایمان لانے والے ہیں وہ ایمان لے آئیں اور جن کی نسلیں ایمان لانے والی ہیں ان سے وہ نسلیں پیدا ہو لیں (۱۵۲) اس جملہ جمیلہ کے معنی بہت وسیع ہیں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ توحید جو اعلیٰ بھتری ہے اس سے شرک کی برائی کو دفع فرمائے اور یہ بھی کہ طاعت و تقویٰ کو رواج دے کر معصیت اور گناہ کی برائی دفع کیجئے اور یہ بھی کہ اپنے مکارم اخلاق سے خطا کاروں پر اس طرح عفو و رحمت فرمائیے جس سے دین میں کوئی سستی نہ ہو (۱۵۳) اللہ اور اس کے رسول کی شان میں تو ہم اس کا بدلہ دیں گے (۱۵۴) جن سے وہ لوگوں کو فریب دے کر معاصی اور گناہوں میں جتلا کرتے ہیں

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ

یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے ف۱۵۵ تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے ف۱۵۶ شاید اب میں

صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآىٕلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآىٕهِمْ بَرْزَخٌ

کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں ف۱۵۷ ہشت یہ تو ایک بات ہے جو وہ اپنے منہ سے کہتا ہے ف۱۵۸ اور ان کے آگے ایک آڑ ہے ف۱۵۹

اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ

اس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے تو جب صور پھونکا جائے گا ف۱۶۰ تو نہ ان میں رشتے رہیں گے ف۱۶۱

یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ

اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے ف۱۶۲ تو جن کی تولیں ف۱۶۳ بھاری ہولیں وہی مراد

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا

کو پہونچے اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں ف۱۶۴ وہی ہیں جنھوں نے اپنی جانیں

اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ فِیْهَا

گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ان کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ اس میں

كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

منہ چڑائے ہوں گے ف۱۶۵ کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں ف۱۶۶ تو تم انھیں جھٹلاتے تھے

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَاۤ

کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے رب ہمارے

(۱۵۵) یعنی کافر وقت موت تک تو اپنے کفر و سرکشی اور خدا اور رسول کی تکذیب اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے انکار پر مصر رہتا ہے اور جب موت کا وقت آتا ہے اور اس کو جہنم میں اس کا جو مقام ہے دکھایا جاتا ہے اور جنت کا وہ مقام بھی دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ ایمان لاتا تو یہ مقام اسے دیا جاتا (۱۵۶) دنیا کی طرف (۱۵۷) اور اعمال نیک بجالا کر اپنی تقصیرات کا تدارک کروں اس پر اس کو فرمایا جائے گا (۱۵۸) حسرت و ندامت سے یہ ہونے والی نہیں اور اس کا کچھ فائدہ نہیں (۱۵۹) جو انھیں دنیا کی طرف واپس ہونے سے مانع ہے اور وہ موت ہے (خازن) بعض مفسرین نے کہا کہ برزخ وقت موت سے وقت بعث تک کی مدت کو کہتے ہیں (۱۶۰) پہلی مرتبہ جس کو نفخۂ اولیٰ کہتے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے (۱۶۱) جن پر دنیا میں فخر کیا کرتے تھے اور آپس کے نسبی تعلقات منقطع ہو جائیں گے اور قرابت کی محبتیں باقی نہ رہیں گی اور یہ حال ہو گا کہ آدمی اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بی بی اور بیٹوں سے بھاگے گا (۱۶۲) جیسے کہ دنیا میں پوچھتے تھے کیونکہ ہر ایک اپنے ہی حال میں مبتلا ہو گا پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا اور بعد حساب لوگ ایک دوسرے کا حال دریافت کریں گے (۱۶۳) اعمال صالحہ اور نیکیوں سے (۱۶۴) نیکیاں نہ ہونے کے باعث اور وہ کفار ہیں (۱۶۵) ترمذی کی حدیث میں ہے کہ آگ ان کو بھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر نصف سر تک پہنچے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک جائے گا دانت کھلے رہ جائیں گے (خدا کی پناہ) اور ان سے فرمایا جائے گا (۱۶۶) دنیا میں

أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظٰلِمُونَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَـُٔوا فِيهَا

ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں ۱۶۷ رب فرمائے گا دتکارے (خائب و خاسر) پڑے رہو

وَلَا تُكَلِّمُونِ ﴿۱۰۸﴾ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا

اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو ۱۶۸ بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب

آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرّٰحِمِينَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ

ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم نے انھیں ٹھٹھا

سِخْرِيًّا حَتّٰى أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ﴿۱۱۰﴾ إِنِّي

بنا لیا ۱۶۹ یہاں تک کہ انھیں بنانے کے شغل میں ۱۷۰ میری یاد بھول گئے اور تم ان سے ہنسا کرتے بے شک آج

جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ

میں نے ان کے صبر کا انھیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں فرمایا ۱۷۱ تم

لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ

زمین میں کتنا ٹھہرے ۱۷۲ برسوں کی گنتی سے بولے ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ ۱۷۳

يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ

تو گننے والوں سے دریافت فرما ۱۷۴ فرمایا تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا ۱۷۵ اگر تمہیں

تَعْلَمُونَ ﴿۱۱۴﴾ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا

علم ہوتا تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف

(۱۶۷) ترمذی کی حدیث میں ہے کہ دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ مالک کو چالیس برس تک پکارتے رہیں گے اس کے بعد وہ کہے گا کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہو گے پھر وہ پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں دوزخ سے نکال اور یہ پکار ان کی دنیا سے دونی عمر کی مدت تک جاری رہے گی، اس کے بعد انھیں یہ جواب دیا جائے گا جو اگلی آیت میں ہے (خازن) اور دنیا کی عمر کتنی ہے اس میں کئی قول ہیں بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے بعض نے کہا بارہ ہزار برس بعض نے کہا تین لاکھ ساٹھ برس واللہ تعالیٰ اعلم (تذکرہ قرطبی) (۱۶۸) اب ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ اہل جہنم کا آخر کلام ہوگا پھر اس کے بعد انھیں کلام کرنا نصیب نہ ہوگا روتے چیختے ڈکراتے بھونکتے رہیں گے (۱۶۹) شان نزول یہ آیتیں کفار قریش کے حق میں نازل ہوئیں جو حضرت بلال و حضرت عمار و حضرت صہیب و حضرت خباب وغیرہ رضی اللہ عنہم فقراء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر کرتے تھے (۱۷۰) یعنی ان کے ساتھ تمسخر کرنے میں اتنے مشغول ہوئے کہ (۱۷۱) اللہ تعالیٰ نے کفار سے (۱۷۲) یعنی دنیا میں اور قبر میں (۱۷۳) یہ جواب اس وجہ سے دیں گے کہ اس دن کی دہشت اور عذاب کی ہیبت سے انھیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انھیں شک ہو جائے گا اسی لئے کہیں گے (۱۷۴) یعنی ان ملائکہ سے جن کو تو نے بندوں کی عمریں اور ان کے اعمال لکھنے پر مامور کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے (۱۷۵) بہ نسبت آخرت کے۔

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ

پھرنا نہیں ف۱۷۶ تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے

الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ

عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی

لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ

سند نہیں ف۱۷۷ تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کا چھٹکارا نہیں اور

قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

تم عرض کرو اے میرے رب بخش دے ف۱۷۸ اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا

سُوْرَةُ النُّوْرِ ۲۴ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۶۴ رُكُوْعَاتُهَا ۹

سورۃ نور مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورۃ ہے کہ ہم نے اتاری اور ہم نے اسکے احکام فرض کئے ف۲ اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ

جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

ف۳ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں ف۴ اگر تم ایمان لاتے ہو

(۱۷۶) اور آخرت میں جزا کے لئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کے لئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں (۱۷۷) یعنی غیر اللہ کی پرستش محض باطل بے سند ہے (۱۷۸) ایمان والوں کو (۱) سورہ نور مدنیہ ہے اس میں نو رکوع چونسٹھ آیتیں ہیں (۲) اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا (۳) یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے سو کوڑے لگاؤ یہ حد حر غیر محصن کی ہے کیونکہ حر محصن کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے مسائل مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوا تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر چہرے اور شرم گاہ کے کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ الم گوشت تک نہ پہنچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اتار دیئے جائیں یہ حکم حر اور حرہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورہ نساء میں مذکور ہو چکا ثبوت زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے کہاں کیا کس سے کیا کب کیا اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہو گا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحتہً اپنا معائنہ بیان کرنا ہو گا بغیر اس کے ثبوت نہ ہو گا لواطت زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چند قول مروی ہیں آگ میں جلا دینا غرق کر دینا بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے (تفسیر احمدی) (۴) یعنی حدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور متصلب رہو

بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾

اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو (۵)

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً٘ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا

بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر

زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ

بدکار مرد یا مشرک (۶) اور یہ کام (۷) ایمان والوں پر حرام ہے (۸) اور جو پارسا عورتوں

الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ

کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انھیں اسی کوڑے

جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾

لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو (۹) اور وہی فاسق ہیں

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْاۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں (۱۰) تو بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ

مہربان ہے اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں (۱۱) اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا

اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِۙ اِنَّهٗ لَمِنَ

گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ

(۵) تاکہ عبرت حاصل ہو (۶) کیونکہ خبیث کا میلان خبیث ہی کی طرف ہوتا ہے نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی شانِ نزول مہاجرین میں بعضے بالکل نادار تھے نہ ان کے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولت مند اور مالدار تھیں یہ دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو ان کی دولت کام میں آئے گی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انہوں نے اس کی اجازت چاہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس سے روک دیا گیا (۷) یعنی بدکاروں سے نکاح کرنا (۸) ابتدائے اسلام میں زانیہ سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں آیت وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ سے منسوخ ہو گیا (۹) اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے مسئلہ جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے اسی کوڑے آیت میں محصنات کا لفظ خصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لئے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے مسئلہ اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زنا سے پاک ہوں مسئلہ زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں مسئلہ حد قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں مسئلہ مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے مسئلہ غلام اپنے مولیٰ پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا مسئلہ قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذف ہو جائے گا اور اس پر تہمت کی حد آئے گی مسئلہ اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حد قذف قائم نہ ہو گی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہو گی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسب تجویز حاکم شرع کوڑے لگانا ہے اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق اے کافر اے خبیث اے چور اے بدکار اے مخنث اے بددیانت اے لوطی اے زندیق اے دیوث اے شرابی اے سود خوار اے بدکار عورت کے بچے اے حرام زادے اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہو گی مسئلہ امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ

سچا ہے ۱۲ اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ

جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے

شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ

کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ۱۳ اور پانچویں یوں کہ عورت پر

اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو ۱۴ اور اگر اللہ کا فضل اور

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ

اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے تو تمہارا پردہ کھول دیتا بے شک وہ کہ یہ

بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے ۱۵ اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ۱۶

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ

ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا ۱۷ اور ان میں وہ جس نے سب

مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ

سے بڑا حصہ لیا ۱۸ اس کے لئے بڑا عذاب ہے ۱۹ کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں

بقیہ صفحہ ۶۳۰ = ہے مسئلہ اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے مسئلہ تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کر لیا جائے گا کیونکہ یہ در حقیقت شہادت نہیں ہے اسی لئے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں (۱۰) اپنے احوال و افعال کو درست کر لیں (۱۱) زنا کا (۱۲) عورت پر زنا کا الزام لگانے میں (۱۳) اس پر زنا کی تہمت لگانے میں (۱۴) اس کو لعان کہتے ہیں مسئلہ جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مقر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حد قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی اور عورت پر لعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائے گی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان شان نزول یہ آیت ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہے اور نہ بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حد قذف کا اندیشہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا (۱۵) بڑے بہتان

وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا

اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا ف۲۰ اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے ف۲۱ اس پر

جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ

چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی

عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾

دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی ف۲۲ تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہونچتا

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ

جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں

وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

اور اسے سہل سمجھتے تھے ف۲۳ اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے ف۲۴ اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا

قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ

کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہونچتا کہ ایسی بات کہیں ف۲۵ الٰہی پاکی ہے تجھے ف۲۶ یہ بڑا بہتان

عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ

ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان

بقیہ صفحہ ۶۳۱ = سے مراد حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ ہجری میں غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ ام المومنین اس میں ہیں قافلہ چل دیا آپ آ کر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہو گا قافلہ کے پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لئے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پکارا آپ نے کپڑے سے پردہ کر لیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں منافقین سیاہ باطن نے اوہام فاسدہ پھیلائے اور آپ کی شان میں بدگوئی شروع کی بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آ گئے اور ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بیجا سرزد ہوا ام المومنین بیمار ہو گئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانہ میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں ایک روز ام مسطح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحہ کے لئے نیند آتی تھی اس حال میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین کی طہارت میں یہ آیتیں اتریں اور آپ کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت و فضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بر سر منبر بقسم فرما دیا تھا مجھے اپنے اہل کی پاکی و خوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کر سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں ام المومنین بالیقین پاک ہیں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو بد عورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی طرح آپ کی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگار عالم نے آپ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپ کی نعلین شریف کی اتنی سی

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧﴾ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٨﴾

رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾

دردناک عذاب ہے دنیا ۲۷ اور آخرت میں ۲۸ اور اللہ جانتا ہے ۲۹ اور تم نہیں جانتے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٢٠﴾

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ

کا مزہ چکھتے ۳۰ اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو

خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ

شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بُری ہی بات بتائے گا ۳۱ اور اگر اللہ کا فضل

اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ

اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ۳۲ ہاں اللہ ستھرا کر

يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ

دیتا ہے جسے چاہے ۳۳ اور اللہ سنتا جانتا ہے اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت

بقیہ صفحہ ۶۳۲ = آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سے صحابیات نے قسمیں کھائیں آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المومنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے ان کا عزو شرف اور زیادہ کر دیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لئے سخت ترین مصیبت ہے (۱۶) کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں اس پر جزا دے گا اور حضرت ام المومنین کی شان اور ان کی برات ظاہر فرمائے گا چنانچہ اس برات میں اس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں (۱۷) یعنی بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا کسی نے بہتان اٹھانے والے کی زبانی موافقت کی کوئی ہنس دیا کسی نے خاموشی کے ساتھ سن ہی لیا جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائے گا (۱۸) کہ اپنے دل سے یہ طوفان گڑھا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق ہے (۱۹) آخرت میں مروی ہے کہ ان بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حد قائم کی گئی اور اسی اسی کوڑے لگائے گئے (۲۰) کیونکہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اس معاملہ میں بدگمانی ہو گئی تھی وہ مفتری کذاب ہیں اور شان رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مومنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے اللہ تعالیٰ مومنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا تو کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدگمانی کرتے اور حضور کی نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے خاص کر ایسی حالت میں جب کہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں (۲۱) بالکل جھوٹ ہے بے حقیقت ہے (۲۲) اور تم پر فضل و کرم منظور نہ ہوتا جس میں سے توبہ کے لئے مہلت دینا بھی ہے اور آخرت میں عفوو مغفرت فرمانا بھی (۲۳) اور خیال کرتے تھے کہ اس میں بڑا گناہ نہیں (۲۴) جرم عظیم ہے (۲۵) یہ ہمارے لئے روا نہیں کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا (۲۶) اس سے کہ تیرے نبی کی حرم کو فجور کی آلودگی پہنچے مسئلہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے اگرچہ اس کا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابل نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان

مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ

والے ۳۴ اور گنجائش والے ہیں ۳۵ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ

میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری

اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۳۶ بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان ۳۷

الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ

پارسا ایمان والیوں کو ۳۸ ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا

عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا

عذاب ہے ۳۹ جس دن ۴۰ ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں ۴۱ اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ یَوْمَىٕذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ

کرتے تھے اس دن اللہ انہیں ان کی سچی سزا پوری دے گا ۴۲ اور جان لیں گے

اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ

کہ اللہ ہی صریح حق ہے ۴۳ گندیاں گندوں کے لئے اور گندے

لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىٕكَ

گندیوں کے لئے ۴۴ اور ستھریاں ستھروں کے لئے اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ۴۵

بقیہ صفحہ ۶۳۳ = کے نزدیک قابل نفرت ہے (کبیرہ وغیرہ) (۲۷) یعنی اس جہان میں اور وہ حد قائم کرنا ہے چنانچہ ابن ابی اور حسان اور مسطح کے حد لگائی گئی (مدارک) (۲۸) دوزخ اگر بے توبہ مرجائیں (۲۹) دلوں کے راز اور باطن کے احوال (۳۰) اور عذاب الٰہی تمہیں مہلت نہ دیتا (۳۱) اس کے وسوسوں میں نہ پڑو اور بہتان اٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ (۳۲) اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ و حسن عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفو و مغفرت نہ فرماتا (۳۳) توبہ قبول فرماکر (۳۴) اور منزلت والے ہیں دین میں (۳۵) ثروت و مال میں شان نزول یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے اور وہ آپ کی خالہ کے بیٹے تھے نادار تھے مہاجر تھے بدری تھے آپ ہی ان کا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المومنین پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انہوں نے موافقت کی تھی اس لئے آپ نے یہ قسم کھائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳۶) جب یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو کبھی موقوف نہ کروں گا چنانچہ آپ نے اس کو جاری فرمادیا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے حدیث صحیح میں یہی وارد ہے مسئلہ اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی علوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولوالفضل فرمایا (۳۷) عورتوں کو جو بدکاری اور فجور کو جانتی بھی نہیں اور برا خیال ان کے دل میں بھی نہیں گزرتا اور (۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے اوصاف ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار پارسا عورتیں مراد ہیں ان کے عیب لگانے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے (۳۹) یہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں ہے (خازن) (۴۰) یعنی روز قیامت (۴۱) زبانوں کا گواہی دینا تو ان کے مونہوں پر مہریں لگائے جانے سے قبل ہوگا اور اس کے بعد مونہوں پر مہریں لگادی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہو جائیں گی اور اعضا بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کئے تھے ان کی خبر دیں گے جیسے کہ آگے ارشاد ہے (۴۲) جس کے وہ مستحق ہیں (۴۳) یعنی موجود ظاہر ہے اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللہ تعالیٰ آخرت میں انہیں ان کے اعمال کی

مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيُّهَا

پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں ف۴۶ ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے ف۴۷ اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَ

ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو ف۴۸ اور

تُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِن

ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو ف۴۹ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو پھر اگر

لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن

ان میں کسی کو نہ پاؤ ف۵۰ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ ف۵۱ اور اگر

قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ف۵۲ یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے کاموں کو

عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ

جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں ف۵۳

فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٩﴾ قُل

اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو مسلمان

لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ

مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۴ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ف۵۵ یہ

بقیہ صفحہ ۶۳۴ = جزا دے کر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرما دے گا فائدہ قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تغلیظ و تشدید اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعت منزلت ظاہر ہوتی ہے (۴۴) یعنی خبیث کے لئے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لئے اور خبیث مرد خبیثہ عورت کے لئے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتا ہے اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وطیرہ ہوتی ہیں (۴۵) یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان ہیں (۴۶) تہمت لگانے والے خبیث (۴۷) یعنی ستھروں اور ستھریوں کے لئے جنت میں اس آیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمال فضل و شرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں ان کی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انہیں مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپ کے لئے قابل فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریل امین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حریر پر آپ کی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری (باکرہ) سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات آپ کی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرہ شریفہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرام گاہ اور آپ کا روضہ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات ایسی حالت میں حضور پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت صدیقہ آپ کے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتیں اور یہ کہ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دختر ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ سے مغفرت و رزق کریم کا وعدہ فرمایا گیا (۴۸) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہے یا کھکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو (۴۹) مسئلہ غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحب مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہ کہے السلام علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو حضرت عبداللہ کی قرات بھی اسی پر دلالت کرتی ہے ان کی

أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣٠﴾ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ

ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ

اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۶ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ

زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ

دکھائیں ف۵۷ مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ

اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ ف۵۸ یا شوہروں کے باپ ف۵۹

أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ

یا اپنے بیٹے ف۶۰ یا شوہروں کے بیٹے ف۶۱ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے

أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ

یا اپنے بھانجے ف۶۲ یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں ف۶۳ یا نوکر

غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ

بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں ف۶۴ یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی

عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ

چیزوں کی خبر نہیں ف۶۵ اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا

بقیہ صفحہ ۶۳۵ = قرات یوں ہے حَتّٰی تُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَهْلِهَا وَتَسْتَاْذِنُوْا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے (مدارک کشاف احمدی) مسئلہ اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے مسئلہ حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے (موطا امام مالک) (۵۰) یعنی مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو (۵۱) کیونکہ ملک غیر میں تصرف کرنے کے لئے اس کی رضا ضروری ہے (۵۲) اور اجازت طلب کرنے میں اصرار و الحاح نہ کرو مسئلہ کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹ کھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلاف ادب ہے (۵۳) مثل سرائے اور مسافر خانے وغیرہ کے کہ اس میں جانے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں شان نزول یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیت استیذان یعنی اوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے (۵۴) اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں مسائل مرد کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہے اس کا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرہ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے اِنْ لَّمْ يَاْمَنْ مِنَ الشَّهْوَةِ وَاِنْ اَمِنَ مِنْهَا فَالْمَمْنُوْعُ النَّظْرُ اِلٰى مَا سِوَى الْوَجْهِ وَالْكَفِّ وَالْقَدَمِ وَمَنْ يَّاْمَنْ فِيْ الزَّمَانِ زَمَانِ الْفَسَادِ فَلَا يَحِلُّ النَّظْرُ اِلَى الْحُرَّةِ الْاَجْنَبِيَّةِ مُطْلَقًا مِّنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ مگر بحالت ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضع مرض کا بقدر ضرورت دیکھنا جائز ہے مسئلہ امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے (مدارک و احمدی) (۵۵) اور زنا و حرام سے بچیں یا یہ معنی ہیں کہ اپنی شرم گاہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدن عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں (۵۶) اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں حدیث شریف میں ہے کہ ازواج مطہرات میں سے بعض امہات المومنین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابن ام مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو (ترمذی و ابو داؤد) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

سنگار ۶۶ اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ

اور نکاح کردو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں ۶۷ اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا

اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾

اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انھیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب ۶۸ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ

اور چاہیئے کہ بچے رہیں ۶۹ وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ۷۰ یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کر دے اپنے

فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ

فضل سے ۷۱ اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انھیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو ۷۲

اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا

اگر ان میں کچھ بھلائی جانو ۷۳ اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا ۷۴ اور

تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ

مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ

کچھ مال چاہو ۷۵ اور جو انھیں مجبور کرے گا تو بے شک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت

بقیہ صفحہ ٦٣٦ = عورتوں کو بھی نامحرم کا دیکھنا اور اس کے سامنے ہونا جائز نہیں (۵۷) اظہر یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لئے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدر ضرورت جائز ہے (تفسیر احمدی) (۵۸) اور انہیں کے حکم میں ہیں دادا پر دادا وغیرہ تمام اصول (۵۹) کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں (٦٠) اور انہیں کے حکم میں ہے ان کی اولاد (٦١) کہ وہ بھی محرم ہو گئے (٦٢) اور انہیں کے حکم میں ہیں چچا ماموں وغیرہ تمام محارم حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابو عبیدہ بن جراح کو لکھا تھا کہ کفار اہل کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں مسئلہ عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے (مدارک وغیرہ) (٦٣) ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں اور غلام ان کے حکم میں نہیں اس کو اپنی مالکہ کے مواضع زینت کو دیکھنا جائز نہیں (٦٤) مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلا شہوت باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح مسئلہ آئمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنین حرمت نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں مسئلہ اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے (٦٥) وہ ابھی نادان نابالغ ہیں (٦٦) یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے مسئلہ اسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالٰی اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدم قبول دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجب غضب الٰہی ہو گی پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے (اللہ کی پناہ) تفسیر احمدی وغیرہ (٦٧) خواہ مرد یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے (٦٨) اس غناء سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع کو تردد سے بے نیاز کر دیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج و زوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ برکت نکاح جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے (٦٩) حرام کاری سے (٧٠) جنہیں مہر و نفقہ میسر نہیں (٧١) اور وہ مہر و نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو نکاح کی قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی و پاک بازی کا معین ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ

بڑا مہربان ہے ۶۶ اور بے شک ہم نے اتاریں تمہاری طرف روشن آیتیں ۶۷ اور کچھ ان لوگوں کا

الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ

بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ڈر والوں کے لئے نصیحت اللہ نور ہے ۷۸ آسمانوں

وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي

اور زمین کا اس کے نور کی ۷۹ مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک

زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ

زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ

زیتون سے ۸۰ جو نہ پورب کا نہ پچھم کا ۸۱ قریب ہے کہ اس کا تیل ۸۲ بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ

نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ

چھوئے نور پر نور ہے ۸۳ اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا

الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ

ہے لوگوں کے لئے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ان گھروں میں جنہیں بلند

اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ

کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ۸۴ اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور

بقیہ صفحہ ۶۳۷ = روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کے توڑنے والے ہیں (۷۲) کہ وہ اس قدر مال ادا کر کے آزاد ہو جائیں اور اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں اس کا امر استحباب کے لئے ہے اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے شان نزول حویطب بن عبدالعزیٰ کے غلام صبیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اس کو سو دینار پر مکاتب کر دیا اور ان میں سے بیس اس کو بخش دیے باقی اس نے ادا کر دیے (۷۳) بھلائی سے مراد امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھنا ہے کہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کر کے آزاد ہو سکے اور مولیٰ کو مال دے کر آزادی حاصل کرنے کے لئے بھیک نہ مانگتا پھرے اسی لئے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب کرنے سے انکار فرمایا جو سوائے بھیک کے کوئی ذریعہ کسب کا نہ رکھتا تھا (۷۴) مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ وہ مکاتب غلاموں کو زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کریں جس سے وہ بدل کتابت دے کر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہو سکیں (۷۵) یعنی طمع مال میں اندھے ہو کر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کریں شان نزول یہ آیت عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں نازل ہوئی جو مال حاصل کرنے کے لئے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا ان کنیزوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۷۶) اور وبال گناہ مجبور کرنے والے پر (۷۷) جنہوں نے حلال و حرام حدود و احکام سب کو واضح کر دیا (۷۸) نور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ آسمان و زمین کا ہادی ہے تو اہل سموات و ارض اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا منور فرمانے والا ہے اس نے آسمانوں کو ملائکہ سے اور زمین کو انبیاء سے منور کیا (۷۹) اللہ کے نور سے یا تو قلب مومن کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے اس نور کی مثال جو اس نے مومن کو عطا فرمایا بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سید کائنات افضل موجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں (۸۰) یہ درخت نہایت کثیر البرکت ہے کیونکہ اس کا روغن جس کو زیت کہتے ہیں نہایت صاف و پاکیزہ روشنی دیتا ہے سر میں بھی لگایا جاتا ہے سالن اور نانخورش کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے دنیا کے اور کسی

الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ

شام ۸۵ وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد ۸۶ اور

اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ

نماز برپا رکھنے ۸۷ اور زکوٰۃ دینے سے ۸۸ ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل

وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ

اور آنکھیں ۸۹ تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے اُن کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام

فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا

زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی اور جو کافر ہوئے

اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ

ان کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک جب اس کے پاس آیا

لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ

تو اسے کچھ نہ پایا ۹۰ اور اللہ کو اپنے قریب پایا تو اس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب

الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

کرلیتا ہے ۹۱ یا جیسے اندھیریاں کسی کنڈے کے (گہرائی والے) دریا میں ۹۲ اس کے اوپر موج موج کے

مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ

اوپر اور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک ۹۳ جب

بقیہ صفحہ ۶۳۸ = تیل میں یہ وصف نہیں اور درخت زیتون کے پتے نہیں گرتے (خازن) (۸۱) بلکہ وسط کا ہے کہ نہ اسے گرمی سے ضرر پہنچے نہ سردی سے اور وہ نہایت اجود و اعلیٰ ہے اور اس کے پھل غایت اعتدال میں (۸۲) اپنی صفا و لطافت کے باعث خود (۸۳) اس تمثیل کے معنی میں اہل علم کے کئی قول ہیں ایک یہ کہ نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت غایت ظہور میں ہے کہ عالم محسوسات میں اس کی تشبیہ ایسے روشندان سے ہو سکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور مصفی زیتون سے روشن ہو کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تمثیل نور سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعب احبار سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان (طاق) تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلب مبارک اور چراغ نبوت کہ شجر نبوت سے روشن ہے اور اس نور محمدی کی روشنی و اضاءت اس مرتبہ کمال ظہور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خلق پر ظاہر ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشندان تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور فانوس قلب اطہر اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا کہ شرقی ہے نہ غربی نہ یہودی و نصرانی ایک شجرہ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نور قلب ابراہیم پر نور محمدی نور پر نور ہے اور محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ روشندان و فانوس تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شجرہ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی و غربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصاری مشرق کی طرف قریب ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن و کمالات نزول وحی سے قبل ہی خلق پر ظاہر ہو جائیں نور پر نور یہ کہ نبی ہیں نسل نبی سے نور محمدی ہے نور ابراہیمی پر اس کے علاوہ اور بھی بہت اقوال ہیں (خازن) (۸۴) اور ان کی تعظیم و تطہیر لازم کی مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مسجدیں بیت اللہ ہیں زمین میں (۸۵) تسبیح سے مراد نمازیں ہیں صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء مراد ہیں (۸۶) اور اس کے ذکر قلبی و لسانی اور اوقات نماز پر مسجدوں کی حاضری سے (۸۷) اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز

أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ

اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو ۹۴ اور جسے اللہ نور نہ دے اس کے لئے کہیں

مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

نور نہیں ۹۵ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں

وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۗ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيْحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيْمٌ

اور پرندے ۹۶ پر پھیلائے سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللہ ان کے

بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللَّهِ

کاموں کو جانتا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی

الْمَصِيْرُ ﴿٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللَّهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ

طرف پھر جانا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نرم نرم چلاتا ہے بادل کو ۹۷ پھر انہیں آپس میں ملاتا ہے ۹۸ پھر

يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهِ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ

انہیں تہہ پر تہہ کر دیتا ہے تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلتا ہے اور اتارتا ہے

السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَ

آسمان سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے ۹۹ پھر ڈالتا ہے انہیں جس پر چاہے ۱۰۰ اور

يَصْرِفُهُ عَنْ مَّنْ يَّشَاءُ ۗ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿٤٣﴾

پھیر دیتا ہے انہیں جس سے چاہے ۱۰۱ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھ لے جائے ۱۰۲

بقیہ صفحہ ۶۳۹ = کے لئے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اٹھے اور دوکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے تو فرمایا کہ آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے (۸۸) اس کے وقت پر (۸۹) دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدت خوف و اضطراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے نہ باہر نکلیں نہ نیچے اتریں اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی یا یہ معنی ہیں کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں گے یہ تو اس دن کا بیان ہے آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ وہ فرمانبردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مستعد رہتے ہیں اور عبادت کی ادا میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسن عمل کے اس روز سے خائف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا (۹۰) یعنی پانی سمجھ کر اس کی تلاش میں چلا جب وہاں پہنچا تو پانی کا نام و نشان نہ تھا ایسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالٰی سے اس کا ثواب پائے گا جب عرصات قیامت میں پہنچے گا تو ثواب نہ پائے گا بلکہ عذاب عظیم میں گرفتار ہو گا اور اس وقت اس کی حسرت اور اس کا اندوہ و غم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہو گا (۹۱) اعمال کفار کی مثال ایسی ہے (۹۲) سمندروں کی گہرائی میں (۹۳) ایک اندھیرا دریا کی گہرائی کا اس پر ایک اور اندھیرا موجوں کے تراکم کا اس پر اور اندھیرا بادلوں کی گھری ہوئی گھٹا کا ان اندھیریوں کی شدت کا یہ عالم کہ جو اس میں ہو وہ (۹۴) باوجودیکہ اپنا ہاتھ نہایت ہی قریب اور اپنے جسم کا جزو ہے جب وہ بھی نظر نہ آئے تو اور دوسری چیز کیا نظر آئے گی ایسا ہی حال ہے کفار کا کہ وہ اعتقاد باطل اور قول ناحق اور عمل قبیح کی تاریکیوں میں گرفتار ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ دریا کے کنڈے اور اس کی گہرائی سے کافر کے دل کو اور موجوں سے جہل و شک و حیرت کو جو کافر کے دل پر چھائے ہوئے ہیں اور بادلوں سے مہر کو جو ان کے دلوں پر ہے تشبیہ دی گئی (۹۵) راہ یاب وہی ہوتا ہے جس کو وہ راہ دے (۹۶) جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں (۹۷) جس سرزمین اور جن بلاد کی طرف چاہے (۹۸) اور ان کے متفرق ٹکڑوں کو یک جا کر دیتا ہے (۹۹) اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جس طرح زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان میں برف کے پہاڑ اللہ تعالٰی نے پیدا کئے ہیں اور یہ اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ان پہاڑوں سے اولے برساتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ آسمان سے اولوں کے پہاڑ برساتا ہے یعنی بکثرت اولے برساتا ہے (مدارک وغیرہ) (۱۰۰) اور جس کے جان و مال کو چاہتا ہے ان سے ہلاک و تباہ کرتا ہے (۱۰۱) اس کے جان و مال کو محفوظ رکھتا ہے (۱۰۲) اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں کو بیکار کر دے

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾

اللہ بدلی کرتا ہے رات اور دن کی ف۱۰۳ بے شک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ

اور اللہ نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ف۱۰۴ تو ان میں کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ف۱۰۵

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ

اور ان میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۶ اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۷

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ

اللہ بناتا ہے جو چاہے بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے بے شک ہم نے اتاریں

اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾

صاف بیان کرنے والی آیتیں ف۱۰۸ اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے ف۱۰۹

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں کے اس کے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

بعد پھر جاتے ہیں ف۱۱۰ اور وہ مسلمان نہیں ف۱۱۱ اور جب بلائے جائیں اللہ

وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ

اور اس کے رسول کی طرف کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے اور اگر ان کی

(۱۰۳) کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات (۱۰۴) یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود متحد الاصل ہونے کے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں یہ خالق عالم کے علم و حکمت اور اس کے کمال قدرت کی دلیل روشن ہے (۱۰۵) جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے (۱۰۶) جیسے کہ آدمی اور پرند (۱۰۷) مثل بہائم اور درندوں کے (۱۰۸) یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت و احکام اور حلال و حرام کا واضح بیان ہے (۱۰۹) اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضائے الٰہی و نعمت آخرت میسر ہو دین اسلام ہے آیات کا ذکر فرمانے کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان تین فرقوں میں منقسم ہو گئے ایک وہ جنہوں نے ظاہر میں تصدیق حق کی اور باطن میں تکذیب کرتے رہے وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنہوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی معتقد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنہوں نے ظاہر میں بھی تکذیب کی اور باطن میں بھی وہ کفار ہیں ان کا ذکر بالترتیب فرمایا جاتا ہے (۱۱۰) اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے (۱۱۱) منافق ہیں کیونکہ ان کے دل ان کی زبانوں کے موافق نہیں

لَهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ

ڈگری ہو (ان کے حق میں فیصلہ ہو) تو اس کی طرف آئیں مانتے ہوئے ف۱۱۲ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۱۳ یا شک رکھتے ہیں ف۱۱۴

یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول ان پر ظلم کریں گے ف۱۱۵ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے ف۱۱۶ جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے

اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ مَنْ یُّطِعِ

کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَخْشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اَقْسَمُوْا

اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں اور انہوں نے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَیَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ

ف۱۱۷ اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم انہیں حکم دو گے تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے تم فرماؤ قسمیں نہ کھاؤ ف۱۱۸ موافق شرع

مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا

حکم برداری چاہیے اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ف۱۱۹ تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ

رسول کا ف۱۲۰ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۲۱ تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا ف۱۲۲ اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ف۱۲۳ اور اگر

(۱۱۲) کفار و منافقین بارہا تجربہ کر چکے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ سراسر حق و عدل ہوتا ہے اس لئے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اس کا فیصلہ فرمائیں اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پا سکتا اس لئے وہ حضور کے فیصلہ سے ڈرتا اور گھبراتا تھا شان نزول بشر نامی ایک منافق تھا ایک زمین کے معاملہ میں اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں وہ سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لئے اس نے خواہش کی کہ یہ مقدمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیصل کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدل و انصاف میں کسی کی رو رعایت نہیں فرماتے اس لئے وہ حضور کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۱۳) کفر یا نفاق کی (۱۱۴) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت میں (۱۱۵) ایسا تو ہے نہیں کیونکہ یہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ حق سے متجاوز ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بددیانت آپ کی عدالت سے پرایا حق مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے وہ آپ کے فیصلہ سے اعراض کرتے ہیں (۱۱۶) اور ان کو یہ طریق ادب لازم ہے کہ (۱۱۷) یعنی منافقین نے (مدارک) (۱۱۸) کہ جھوٹی قسم گناہ ہے (۱۱۹) زبانی اطاعت اور عملی مخالفت اس سے کچھ چھپا نہیں (۱۲۰) سچے دل اور سچی نیت سے (۱۲۱) رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمانبرداری سے تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں (۱۲۲) یعنی دین کی تبلیغ اور احکام الٰہی کا پہنچا دینا اس کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھی طرح ادا کر دیا اور وہ اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو چکے (۱۲۳) یعنی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری

تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللَّهُ

رسول کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا ۱۲۴ اللہ نے وعدہ دیا

الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ

ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے ۱۲۵ کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا ۱۲۶

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي

جیسی ان سے پہلوں کو دی ۱۲۷ اور ضرور ان کے لئے جما دے گا ان کا وہ دین جو ان

ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا

کے لئے پسند فرمایا ہے ۱۲۸ اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا ۱۲۹ میری عبادت کریں

يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٥٥﴾

میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٦﴾

اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ

ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں ہمارے قابو سے نکل جائیں زمین میں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے

وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٥٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ

اور ضرور کیا ہی برا انجام اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ

(۱۲۴) چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر پہنچا دیا (۱۲۵) شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحی نازل ہونے سے تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکم الٰہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے منازل کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روزمرہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سبکدوش ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۲۶) اور بجائے کفار کے تمہاری فرمانروائی ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزرے ہیں ان سب پر دین اسلام داخل ہوگا (۱۲۷) حضرت داؤد و سلیمان وغیرہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور جیسی کہ جبابرہ مصر و شام کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو خلافت دی اور ان ممالک پر ان کو مسلط کیا (۱۲۸) یعنی دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمائے گا (۱۲۹) چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمین عرب سے کفار مٹا دیئے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے فتح فرمائے اکاسرہ کے ممالک و خزائن ان کے قبضہ میں آئے دنیا پر ان کا رعب چھا گیا فائدہ اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے بعد ہونے والے خلفاء راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں فتوحات عظیمہ ہوئے اور کسریٰ وغیرہ ملوک کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن و تمکین اور دین کا غلبہ حاصل ہوا ترمذی و ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر ملک ہوگا اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو برس تین ماہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چھ ماہ ہوئی (خازن)

أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن قَبْلِ

کے مال غلام ف۱۳۰ اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہونچے ف۱۳۱ تین وقت ف۱۳۲ نماز صبح

صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ

سے پہلے ف۱۳۳ اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو ف۱۳۴ اور نماز

صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ

عشاء کے بعد ف۱۳۵ یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ف۱۳۶ ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر

جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ

ف۱۳۷ آمد و رفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس ف۱۳۸ اللہ یونہی

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٨﴾ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ

بیان کرتا ہے تمہارے لئے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب تم میں لڑکے ف۱۳۹ جوانی

مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ

کو پہونچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں ف۱۴۰ جیسے ان کے اگلوں ف۱۴۱ نے اذن مانگا اللہ یونہی

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ

بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں ف۱۴۲

اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ

جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار

(۱۳۰) اور باندیاں شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج بن عمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلانے کے لئے بھیجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی (۱۳۱) بلکہ ابھی قریب بلوغ ہیں سن بلوغ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لڑکے کے لئے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لئے سترہ سال اور عامہ علماء کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کے لئے پندرہ سال ہے (تفسیر احمدی) (۱۳۲) یعنی ان تین وقتوں میں اجازت حاصل کریں جن کا بیان اسی آیت میں فرمایا جاتا ہے (۱۳۳) کہ وہ وقت ہے خواب گاہوں سے اٹھنے اور شب خوابی کا لباس اتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا (۱۳۴) قیلولہ کرنے کے لئے اور تہ بند باندھ لیتے ہو (۱۳۵) کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس اتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا (۱۳۶) کہ ان اوقات میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہٰذا ان اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں (خازن وغیرہ) (۱۳۷) مسئلہ یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ (۱۳۸) کام و خدمت کے لئے تو ان پر ہر وقت استیذان کا لازم ہونا سبب حرج ہوگا اور شرع میں حرج مدفوع ہے (مدارک) (۱۳۹) یعنی آزاد (۱۴۰) تمام اوقات میں (۱۴۱) ان سے بڑے مردوں (۱۴۲) جن کا سن زیادہ ہو چکا اور اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی کے باعث

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ

رکھیں جب کہ سنگار نہ چمکائیں ف۱۴۳ اور اس سے بھی بچنا ف۱۴۴ ان کے لئے اور بہتر ہے اور

اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ

اللہ سنتا جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی ف۱۴۵ اور نہ لنگڑے پر

حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ

مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد

بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ

کے گھر ف۱۴۶ یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا

بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپھیوں کے گھر یا اپنے

اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ

ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں ف۱۴۷ یا اپنے دوست کے یہاں ف۱۴۸

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ

تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ ف۱۴۹ پھر جب کسی گھر

بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ

میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ف۱۵۰ ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ

(۱۴۳) اور بال سینہ پنڈلی وغیرہ نہ کھولیں (۱۴۴) بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا (۱۴۵) شان نزول سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جو ان اعذار کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انھیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے بایں خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انھیں اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب اندھے نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وہ انھیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کے لئے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے (۱۴۶) کہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال ترے باپ کا ہے اسی طرح شوہر کے لئے بیوی کا اور بیوی کے لئے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے (۱۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کارپرداز ہے (۱۴۸) معنی یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سلف کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت میں پہنچتا تو اس کی باندی سے اس کا کیسہ طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں لہذا بے اجازت کھانا نہ چاہئے (مدارک وجلالین) (۱۴۹) شان نزول قبیلہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لئے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۵۰) مسئلہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو (خازن) مسئلہ اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰۤى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو ایمان والے تو وہی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ

ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کیلئے

يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىِٕكَ

جمع کیے گئے ہوں ف۱۵۱ تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۲ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لئے

فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو ف۱۵۳ بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

مہربان ہے رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ف۱۵۴

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ

بے شک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر ف۱۵۵ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم

يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے ف۱۵۶ یا ان پر دردناک عذاب پڑے ف۱۵۷

عَلَيْهِ وَسَلَّمْ (شفا شریف) ملا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں روح اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے (۱۵۱) جیسے کہ جہاد اور تدبیر جنگ اور جمعہ وعیدین اور مشورہ اور ہر اجتماع جو اللہ کے لئے ہو (۱۵۲) ان کا اجازت چاہنا نشان فرمانبرداری اور دلیل صحت ایمان ہے (۱۵۳) اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں مسئلہ اماموں اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہئے (مدارک) (۱۵۴) کیونکہ جس کو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکاریں اس پر اجابت و تعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو اور ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ کہہ کر (۱۵۵) شان نزول منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۵۶) دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا سخت ہو کر معرفت الٰہی سے محروم رہنا (۱۵۷) آخرت میں

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِؕ

سن لو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو ۱۵۸

وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْاؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۠ (۶۴)

اور اس دن کو جس میں اس کی طرف پھیرے جائیں گے ۱۵۹ تو وہ انہیں بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۶۰

سورۃ الفرقان ۲۵ مکیۃ ۴۲ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیاتہا ۷۷ رکوعاتہا ۶

سورۃ فرقان مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر ۲ جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا

نَذِیْرَاۙ (۱) الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا

ہو ۳ وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ ۴

وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ

اور اس کی سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں ۵ اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ

تَقْدِیْرًا (۲) وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ هُمْ

پر رکھی اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرالئے ۶ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود

یُخْلَقُوْنَ وَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا

پیدا کیے گئے ہیں اور خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں

(۱۵۸) ایمان پر یا نفاق پر (۱۵۹) جزا کے لئے اور وہ دن روز قیامت (۱۶۰) اس سے کچھ چھپا نہیں

(۱) سورہ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستتر آیتیں اور آٹھ سو بانوے کلمے اور تین ہزار سات سو تین حرف ہیں (۲) یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (۳) اس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عموم رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے امتی ہیں کیونکہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ محلی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شعب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا بے دلیل ہے اور دعویٰ اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سبکی و بارزی و ابن حزم و سیوطی نے اس کا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَآفَّةً یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں ہے (۴) اس میں یہود و نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عزیر و مسیح علیہما السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں معاذ اللہ (۵) اس میں بت پرستوں کا رد ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں (۶) یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں

وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝٣ وَ

اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا نہ اٹھنے کا اور

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ

کافر بولے ف۷ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انھوں نے بنالیا ہے ف۸ اور اس پر اور لوگوں نے ف۹ انہیں

اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝٤ وَقَالُوْۤا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا

مدد دی ہے بے شک وہ ف۱۰ ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں جو انھوں نے ف۱۲ لکھ

فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٥ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي

لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں تم فرماؤ اسے تو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٦ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا

زمین کی ہر بات جانتا ہے ف۱۳ بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۴ اور بولے ف۱۵ اس رسول کو کیا

الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ

ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے ف۱۶ کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ

فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝٧ اَوْ يُلْقٰۤى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ

کہ ان کے ساتھ ڈر سناتا ف۱۷ یا غیب سے انھیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے

مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝٨ اُنْظُرْ كَيْفَ

کھاتے ف۱۸ اور ظالم بولے ف۱۹ تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ف۲۰ اے محبوب دیکھو کیسی

(۷) یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ (۸) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (۹) اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عداس و یسار وغیرہ اہل کتاب (۱۰) نضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ بیہودہ بات کہنے والے تھے (۱۱) وہی مشرکین قرآن کریم کی نسبت کہ یہ رستم و اسفندیار وغیرہ کے قصوں کی طرح (۱۲) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (۱۳) یعنی قرآن کریم علوم غیبی پر مشتمل ہے یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علام الغیوب کی طرف سے ہے (۱۴) اسی لئے کفار کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا (۱۵) کفار قریش (۱۶) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ نبی ہوتے تو نہ کھاتے نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا ہو (۱۷) اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی شہادت دیتا (۱۸) مالداروں کی طرح (۱۹) مسلمانوں سے (۲۰) اور معاذ اللہ اس کی عقل بجا نہ رہی ایسی طرح طرح کی بیہودہ باتیں انھوں نے بکیں

ضربوا لك الامثال فضلوا فلا يستطيعون سبيلا ﴿٩﴾ تبرك الذي

کہاوتیں تمہارے لیے بنا رہے ہیں تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے بڑی برکت والا ہے وہ

ان شاء جعل لك خيرا من ذلك جنت تجري من تحتها

کہ اگر چاہے تو تمہارے لئے بہت بہتر اس سے کر دے ۲۱ جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں

الانهر ويجعل لك قصورا ﴿١٠﴾ بل كذبوا بالساعة واعتدنا لمن

اور کرے گا تمہارے لئے اونچے اونچے محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو

كذب بالساعة سعيرا ﴿١١﴾ اذا راتهم من مكان بعيد سمعوا لها

جھٹلائے ہم نے اس کے لئے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی آگ جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی ۲۲ تو سنیں گے اس کا

تغيظا وزفيرا ﴿١٢﴾ واذا القوا منها مكانا ضيقا مقرنين دعوا هنالك

جوش مارنا اور چنگھاڑنا اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے ۲۳ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ۲۴ تو وہاں موت

ثبورا ﴿١٣﴾ لا تدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا كثيرا ﴿١٤﴾ قل

مانگیں گے ۲۵ فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو ۲۶ تم فرماؤ

اذلك خير ام جنة الخلد التي وعد المتقون كانت لهم جزاء

کیا یہ ۲۷ بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے وہ ان کا صلہ

ومصيرا ﴿١٥﴾ لهم فيها ما يشاءون خلدين كان على ربك وعدا

اور انجام ہے ان کے لئے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے

(۲۱) یعنی جلد آپ کو اس خزانے اور باغ سے بہتر عطا فرماوے جو یہ کافر کہتے ہیں (۲۲) ایک برس کی راہ سے دونوں قوم ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو حیات و عقل اور رویت عطا فرمائے اور بعض مفسرین نے کہا کہ مراد ملائکہ جہنم کا دیکھنا ہے (۲۳) جو نہایت کرب و بے چینی پیدا کرنے والی ہو (۲۴) اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دئے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر کافر اپنے اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو (۲۵) اور واثبوراہ واثبوراہ کا شور مچائیں گے بایں معنی کہ ہائے موت آجا حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذریت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت پکارتے ہوں گے ان سے (۲۶) کیونکہ تم طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کئے جاؤ گے (۲۷) عذاب اور اہوال جہنم جس کا ذکر کیا گیا

مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ

مانگا ہوا ف۲۸ اور جس دن اکٹھا کرے گا انھیں ف۲۹ اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں ف۳۰ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا

ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

کیا تم نے گمراہ کردیئے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے ف۳۱ وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو

مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ

ف۳۲ ہمیں سزاوار (حق) نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں ف۳۳ لیکن تو نے انھیں اور ان کے باپ

وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا

دادوں کو برتنے دیا ف۳۴ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے ف۳۵ تو اب معبودوں نے تمھاری بات

تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ

جھٹلا دی تو اب تم نہ عذاب پھیر سکو نہ اپنی مدد کر سکو اور تم میں جو ظالم ہے

نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ

ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی

اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا

تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے ف۳۶ اور ہم نے

بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾

تم میں ایک کو دوسرے کی جانچ کیا ہے ف۳۷ اور اے لوگو کیا تم صبر کرو گے ف۳۸ اور اے محبوب تمھارا رب دیکھتا ہے ف۳۹

ع ۱۱/۱۷

(۲۸) یعنی مانگنے کے لائق یا وہ جو مومنین نے دنیا میں یہ عرض کرکے مانگا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً یا یہ عرض کرکے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ (۲۹) یعنی مشرکین کو (۳۰) یعنی ان کے باطل معبودوں کو خواہ ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول کلبی نے کہا کہ ان معبودوں سے بت مراد ہیں انھیں اللہ تعالیٰ گویائی دے گا (۳۱) اللہ تعالیٰ حقیقت حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لیے ہے کہ ان کے معبود انھیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو (۳۲) اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو (۳۳) تو ہم دوسرے کو کیا تیرے غیر کے معبود بنانے کا حکم دے سکتے تھے ہم تیرے بندے ہیں (۳۴) اور انھیں اموال و اولاد و طول عمر و صحت و سلامت عنایت کی (۳۵) شقی بعد ازاں کفار سے فرمایا جائے گا (۳۶) یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا کھاتے ہیں یہاں بتایا گیا کہ یہ امور منافی نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادت مستمرہ تھی لہٰذا یہ طعن محض جہل و عناد ہے (۳۷) شان نزول شرفا جب اسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غربا کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی بایں خیال وہ اسلام سے باز رہتے اور شرفا کے لئے غربا آزمائش بن جاتے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابو جہل و ولید بن عقبہ اور عاص بن وائل سہمی اور نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابوذر و ابن مسعود و عمار بن یاسر و بلال و صہیب و عامر بن فہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انھیں جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقراء مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفار قریش استہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور ارذل ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور ان مومنین سے فرمایا (خازن) (۳۸) اس فقر و شدت پر اور کفار کی اس بدگوئی پر (۳۹) اس کو جو صبر کرے اور اس کو جو بے صبری کرے

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ

اور بولے وہ جو ف۴۰ ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہم پر فرشتے کیوں نہ اتارے ف۴۱

اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ وَ عَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

یا ہم اپنے رب کو دیکھتے ف۴۲ بے شک اپنے جی میں بہت ہی اونچی کھینچی (سرکشی کی) اور بڑی سرکشی پر آئے ف۴۳

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ

جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے ف۴۴ وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا ف۴۵ اور کہیں گے الٰہی ہم میں

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَ قَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ

ان میں کوئی آڑ کردے رکی ہوئی ف۴۶ اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے ف۴۷ ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک غبار کے

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ

بکھرے ہوئے ذرے کردیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ف۴۸ جنت والوں کا اس دن اچھا ٹھکانا ف۴۹ اور حساب کے دوپہر کے بعد اچھی

مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

آرام کی جگہ اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اتارے جائیں گے پوری طرح ف۵۰

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ كَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے اور وہ دن کافروں پر سخت

عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ

ہے ف۵۱ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا ف۵۲ کہ ہائے کسی طرح سے میں نے

(۴۰) کافرہیں حشر و بعث کے معتقد نہیں اسی لئے (۴۱) ہمارے لئے رسول بنا کر یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے گواہ بنا کر (۴۲) وہ خود ہمیں خبر دے دیتا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں (۴۳) اور ان کا تکبر انتہا کو پہنچ گیا اور سرکشی حد سے گزر گئی کہ معجزات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ملائکہ کے اپنے اوپر اترنے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا سوال کیا (۴۴) یعنی موت کے دن یا قیامت کے دن (۴۵) روز قیامت فرشتے مومنین کو بشارت سنائیں گے اور کفار سے کہیں گے تمہارے لئے کوئی خوشخبری نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ مومن کے سوا کسی کے لئے جنت میں داخل ہونا حلال نہیں اس لئے وہ دن کفار کے واسطے نہایت حسرت و اندوہ اور رنج و غم کا دن ہوگا (۴۶) اس کلمے سے وہ ملائکہ سے پناہ چاہیں گے (۴۷) حالت کفر میں مثل صلہ رحمی و مہمانداری و یتیم نوازی وغیرہ کے (۴۸) نہ ہاتھ سے چھوئے جائیں نہ ان کا سایہ ہو مراد یہ ہے کہ وہ اعمال باطل کر دیئے گئے ان کا کچھ ثمرہ اور کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اعمال کی مقبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور وہ انہیں میسر نہ تھا اس کے بعد اہل جنت کی فضیلت ارشاد ہوتی ہے (۴۹) اور ان کی قرار گاہ ان مغرور متکبر مشرکوں سے بلند و بالا بہتر و اعلیٰ (۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا آسمان دنیا پھٹے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اتریں گے اور وہ تمام اہل زمین سے زیادہ ہیں جن و انس سب سے پھر دوسرا آسمان پھٹے گا وہاں کے رہنے والے اتریں گے وہ آسمان دنیا کے رہنے والوں سے اور جن و انس سب سے زیادہ ہیں اسی طرح آسمان پھٹتے جائیں گے اور ہر آسمان والوں کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے یہاں تک کہ ساتواں آسمان پھٹے گا پھر کروبی اتریں گے پھر حاملین عرش اور یہ روز قیامت ہوگا (۵۱) اور اللہ کے فضل سے مسلمانوں پر سہل حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان کے لئے ایک فرض نماز سے ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھی تھی (۵۲) حسرت و ندامت سے یہ حال اگرچہ کفار کے لئے عام ہے مگر عقبہ بن ابی معیط سے اس کا خاص تعلق ہے شان نزول عقبہ بن ابی معیط ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے اس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دی اور اس کے بعد ابی بن خلف کے زور ڈالنے سے پھر مرتد ہو گیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو مقتول ہونے کی خبر دی چنانچہ بدر میں مارا گیا یہ آیت اس کے حق میں نازل ہوئی کہ روز قیامت اس کو انتہا درجہ کی حسرت و ندامت ہوگی اس حسرت میں وہ اپنے ہاتھ چاب چاب لے گا

مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾

رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی ۵۳ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا

لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ

بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے ۵۴ اور شیطان آدمی کو

لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا

بے مدد چھوڑ دیتا ہے ۵۵ اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو

هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ

چھوڑنے کے قابل ٹھہرا لیا ۵۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنا دیئے تھے

الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مجرم لوگ ۵۷ اور تمہارا رب کافی ہے ہدایت کرنے اور مدد دینے کو اور کافر بولے

لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ

مع

قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ۵۸ ہم نے یونہی بتدریج اسے اتارا ہے کہ

فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ

اس سے تمہارا دل مضبوط کریں ۵۹ اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ۶۰ اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے ۶۱ مگر ہم حق

بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ؕ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

اور اس سے بہتر بیان لے آئیں گے وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل

(۵۳) جنت و نجات کی اور ان کا اتباع کیا ہوتا اور ان کی ہدایت قبول کی ہوتی (۵۴) یعنی قرآن و ایمان سے (۵۵) اور بلا و عذاب نازل ہونے کے وقت اس سے علیحدگی کرتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو داؤد و ترمذی میں ایک حدیث مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھنا چاہئے کس کو دوست بناتا ہے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نشینی نہ کرو مگر ایماندار کے ساتھ اور کھانا نہ کھلاؤ مگر پرہیزگار کو مسئلہ بے دین اور بدمذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط اور الفت و احترام ممنوع ہے (۵۶) کسی نے اس کو سحر کہا کسی نے شعر اور وہ لوگ ایمان لانے سے محروم رہے اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور کو تسلی دی اور آپ سے مدد کا وعدہ فرمایا جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے (۵۷) یعنی انبیاء کے ساتھ بدنصیبوں کا یہی معمول رہا ہے (۵۸) جیسے کہ توریت و انجیل و زبور میں سے ہر ایک کتاب ایک ساتھ اتری تھی کفار کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل ہے کیونکہ قرآن کریم کا معجزہ و معجز بہ ہونا ہر حال میں یکساں ہے چاہے یکبارگی نازل ہو یا بتدریج بلکہ بتدریج نازل فرمانے میں اس کے اعجاز کا اور بھی کامل اظہار ہے کہ جب ایک آیت نازل ہوئی اور تحدی کی گئی اور خلق کا اس کے مثل بنانے سے عاجز ہونا ظاہر ہوا پھر دوسری اتری اسی طرح اس کا اعجاز ظاہر ہوا اس طرح برابر آیت آیت ہو کر قرآن پاک نازل ہوتا رہا اور ہر دم اس کی بے مثالی اور خلق کی عاجزی ظاہر ہوتی رہی غرض کفار کا اعتراض محض لغو و بے معنی ہے آیت میں اللہ تعالیٰ بتدریج نازل فرمانے کی حکمت ظاہر فرماتا ہے (۵۹) اور پیام کا سلسلہ جاری رہنے سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہوتی رہے اور کفار کو ہر ہر موقع پر جواب ملتے رہیں علاوہ بریں یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کا حفظ سہل اور آسان ہو (۶۰) بزبان جبریل تھوڑا تھوڑا بیس یا تیئیس برس کی مدت میں یا یہ معنی ہیں کہ ہم نے آیت کے بعد آیت بتدریج نازل فرمائی اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرأت میں ترتیل کرنے یعنی ٹھہر ٹھہر کر بہ اطمینان پڑھنے اور قرآن شریف کو اچھی طرح ادا کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (۶۱) یعنی مشرکین آپ کے دین کے خلاف یا آپ کی نبوت میں قدح کرنے والا کوئی سوال پیش نہ کر سکیں گے

إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى

ان کا ٹھکانا سب سے برا ٦٢ اور وہ سب سے گمراہ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو

الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى

کتاب عطا فرمائی اور اس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم

الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ

کی طرف جس نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ٦٣ پھر ہم نے انہیں تباہ کرکے ہلاک کردیا اور نوح کی قوم کو ٦٤

لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا

جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ٦٥ ہم نے ان کو ڈبو دیا اور انہیں لوگوں کے لئے نشانی کردیا ٦٦ اور ہم نے

لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا

ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود ٦٧ اور کنوئیں والوں کو ٦٨ اور ان

بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿٣٩﴾

کے بیچ میں بہت سی سنگتیں (قومیں) ٦٩ اور ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں ٧٠ اور سب کو تباہ کرکے مٹا دیا

وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا

اور ضرور یہ ٧١ ہو آئے ہیں اس بستی پر جس پر برا برساؤ برسا تھا ٧٢ تو کیا یہ اسے

يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿٤٠﴾ وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ

دیکھتے نہ تھے ٧٣ بلکہ انہیں جی اٹھنے کی امید تھی ہی نہیں ٧٤ اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے

(٦٢) حدیث شریف میں ہے کہ آدمی روز قیامت تین طریقے پر اٹھائے جائیں گے ایک گروہ سواریوں پر ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس نے پاؤں پر چلایا وہی منہ کے بل چلائے گا (٦٣) یعنی قوم فرعون کی طرف چنانچہ وہ دونوں حضرات ان کی طرف گئے اور انہیں خدا کا خوف دلایا اور اپنی رسالت کی تبلیغ کی لیکن ان بدبختوں نے ان حضرات کو جھٹلایا (٦٤) بھی ہلاک کردیا (٦٥) یعنی حضرت نوح اور حضرت ادریس کو اور حضرت شیث کو یا یہ بات ہے کہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب ہے تو جب انہوں نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو سب رسولوں کو جھٹلایا (٦٦) کہ بعد والوں کے لئے عبرت ہوں (٦٧) اور عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ان دونوں قوموں کو بھی ہلاک کیا (٦٨) یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی جو بت پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے سرکشی کی حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو ایذا دی ان لوگوں کے مکان کنوئیں کے گرد تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا اور یہ تمام قوم مع اپنے مکانوں کے اس کنوئیں کے ساتھ زمین میں دھنس گئی اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں (٦٩) یعنی قوم عاد و ثمود اور کنوئیں والوں کے درمیان میں بہت سی امتیں ہیں جن کو انبیاء کی تکذیب کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا (٧٠) اور حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو بغیر انذار ہلاک نہ کیا (٧١) یعنی کفار مکہ اپنی تجارتوں میں شام کے سفر کرتے ہوئے بار بار (٧٢) اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قوم لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیث بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے اسی لئے انہوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیاں اپنی بدعملی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کردی گئیں (٧٣) کہ عبرت پکڑتے اور ایمان لاتے (٧٤) یعنی مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے قائل نہ تھے کہ انہیں آخرت کے ثواب و عذاب کی پرواہ ہوتی

إِلَّا هُزُوًا ۭ أَهٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا

مگر ٹھٹھا ف۷۵ کیا یہ ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے

عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ

خداؤں سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے ف۷۶ اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن

يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهٗ

عذاب دیکھیں گے ف۷۷ کہ کون گمراہ تھا ف۷۸ کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی جی کی خواہش کو اپنا خدا

هَوٰىهُ ۭ أَفَأَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ

بنا لیا ف۷۹ تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے ف۸۰ یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ

يَسْمَعُوْنَ أَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ

سنتے یا سمجھتے ہیں ف۸۱ وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی

سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ أَلَمْ تَرَ إِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ

بدتر گمراہ ف۸۲ اے محبوب کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھا ف۸۳ کہ کیسا پھیلایا سایہ ف۸۴ اور اگر چاہتا تو اسے ٹھہرایا ہوا کر دیتا ف۸۵

ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾

پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل کیا پھر ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹا ف۸۶

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور دن بنایا

(۷۵) اور کہتے ہیں (۷۶) اس سے معلوم ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کے اظہار معجزات نے کفار پر اتنا اثر کیا تھا اور دین حق کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ خود کفار کو اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر جمے نہ رہتے تو قریب تھا کہ بت پرستی چھوڑ دیں اور دین اسلام اختیار کریں یعنی دین اسلام کی حقانیت ان پر خوب واضح ہو چکی تھی اور شکوک و شبہات مٹا ڈالے گئے تھے لیکن وہ اپنی ہٹ اور ضد کی وجہ سے محروم رہے (۷۷) آخرت میں (۷۸) یہ اس کا جواب ہے کہ کفار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں یہاں بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو اور آخرت میں یہ تم کو خود معلوم ہو جائے گا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بے جا ہے (۷۹) اور اپنی خواہش نفس کو پوجنے لگا اسی کا مطیع ہو گیا وہ ہدایت کس طرح قبول کرے گا مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب کہیں انہیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے (۸۰) کہ خواہش پرستی سے روک دو (۸۱) یعنی وہ اپنے شدت عناد سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور ناسمجھ بنے ہوئے ہیں (۸۲) کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں نفع کی طلب کرتے ہیں مضرت سے بچتے ہیں چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں یہ کفار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں نہ ثواب جیسی عظیم المنفعت چیز کے طالب ہیں نہ عذاب جیسے سخت مضر مہلکہ سے بچتے ہیں (۸۳) کہ اس کی صنعت و قدرت کیسی عجیب ہے (۸۴) صبح صادق کے طلوع کے بعد سے آفتاب کے طلوع تک کہ اس وقت تمام زمین میں سایہ ہی سایہ ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا ہے (۸۵) کہ آفتاب کے طلوع سے بھی زائل نہ ہوتا (۸۶) کہ طلوع کے بعد آفتاب جتنا اونچا ہوتا گیا سایہ سمٹتا گیا

نُشُورًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَ

اٹھنے کے لئے ف۸۷ اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی ف۸۸ اور

اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّنُسْقِیَهٗ مِمَّا

اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پاک کرنے والا تاکہ ہم اس سے زندہ کریں کسی مردہ شہر کو ف۸۹ اور اُسے پلائیں اپنے

خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ لِیَذَّكَّرُوْا ۖ

بنائے ہوئے بہت سے چوپائے اور آدمیوں کو اور بے شک ہم نے ان میں پانی کے پھیرے رکھے ف۹۰ کہ وہ دھیان کریں

فَاَبٰٓی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ

تو بہت لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈر سنانے والا

نَّذِیْرًا ﴿۵۱﴾ ۖ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ

بھیجتے ف۹۲ تو کافروں کا کہا نہ مان اور اس قرآن سے ان پر جہاد کر بڑا جہاد اور وہی ہے

الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ

جس نے ملے ہوئے رواں کئے دو سمندر یہ میٹھا ہے نہایت شیریں اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ

وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ

اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ ف۹۳ اور وہی ہے جس نے پانی سے ف۹۴

الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾ وَیَعْبُدُوْنَ

بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی ف۹۵ اور تمہارا رب قدرت والا ہے ف۹۶ اور اللہ کے سوا

(۸۷) کہ اس میں روزی تلاش کرو اور کاموں میں مشغول ہو حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا جیسے سوتے ہو پھر اٹھتے ہو ایسے ہی مروگے اور موت کے بعد پھر اٹھوگے (۸۸) یہاں رحمت سے مراد بارش ہے (۸۹) جہاں کی زمین خشکی سے بے جان ہو گئی (۹۰) کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں کبھی کہیں زیادہ ہو کبھی کہیں مختلف طور پر حسب اقتضائے حکمت ایک حدیث میں ہے کہ آسمان سے روز و شب کی تمام ساعتوں میں بارش ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے جس خطہ کی جانب چاہتا ہے پھیرتا ہے اور جس زمین کو چاہتا ہے سیراب کرتا ہے (۹۱) اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و نعمت میں غور کریں (۹۲) اور آپ پر سے انذار کا بار کم کر دیتے لیکن ہم نے تمام بستیوں کے انذار کا بار آپ ہی پر رکھا تاکہ آپ تمام جہان کے رسول ہو کر کل رسولوں کی فضیلتوں کے جامع ہوں اور نبوت آپ پر ختم ہو کہ آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہو (۹۳) کہ نہ میٹھا کھاری ہو نہ کھاری میٹھا نہ کوئی کسی کے ذائقہ کو بدل سکے جیسے کہ دجلہ دریائے شور میں میلوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے ذائقہ میں کوئی تغیر نہیں آتا عجب شان الٰہی ہے (۹۴) یعنی نطفہ سے (۹۵) کہ نسل چلے (۹۶) کہ اس نے ایک نطفہ سے دو قسم کے انسان پیدا کئے مذکر اور مؤنث پھر بھی کافروں کا یہ حال ہے کہ اس پر ایمان نہیں لاتے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَ لَا یَضُرُّهُمْؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ

ایسوں کو پوجتے ہیں ف۹۷ جو ان کا بھلا برا کچھ نہ کریں اور کافر اپنے رب کے مقابل شیطان کو

ظَهِیْرًا(۵۵) وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا(۵۶) قُلْ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ

مدد دیتا ہے ف۹۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر ف۹۹ خوشی اور ف۱۰۰ ڈر سناتا تم فرماؤ میں اس ف۱۰۱ پر تم سے کچھ

مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا(۵۷) وَ تَوَكَّلْ عَلَى

اجرت نہیں مانگتا مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے ف۱۰۲ اور بھروسہ کرو اس

الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِهٖؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا ف۱۰۳ اور اسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو ف۱۰۴ اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں پر

خَبِیْرَا ۚۛ(۵۸) الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ

مع

خبردار ف۱۰۵ جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے

اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْــٴَـلْ بِهٖ خَبِیْرًا(۵۹) وَ

ف۱۰۶ پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۱۰۷ وہ بڑی مہر والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ ف۱۰۸

اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا

اور جب ان سے کہا جائے ف۱۰۹ رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کرلیں جسے

تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا(۶۰) ۩ تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا

ع ۵

تم کہو ف۱۱۰ اور اس حکم نے انہیں اور بدکنا بڑھایا ف۱۱۱ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے ف۱۱۲

(۹۷) یعنی بتوں کو (۹۸) کیونکہ بت پرستی کرنا شیطان کو مدد دینا ہے (۹۹) ایمان وطاعت پر جنت کی (۱۰۰) کفر ومعصیت پر عذاب جہنم کا (۱۰۱) تبلیغ وارشاد (۱۰۲) اور اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرے مراد یہ ہے کہ ایمانداروں کا ایمان لانا اور ان کا طاعت الٰہی میں مشغول ہونا ہی میرا اجر ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اس پر جزا عطا فرمائے گا اس لئے صلحاء امت کے ایمان اور ان کی نیکیوں کے ثواب انہیں بھی ملتے ہیں اور ان کے انبیاء کو جن کی ہدایت سے وہ اس رتبہ پر پہنچے (۱۰۳) اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے کیونکہ مرنے والے پر بھروسہ کرنا عاقل کی شان نہیں (۱۰۴) اس کی تسبیح وتحمید کرو اس کی طاعت اور اس کا شکر بجالاؤ (۱۰۵) نہ اس سے کسی کا گناہ چھپے نہ کوئی اس کی گرفت سے اپنے کو بچا سکے (۱۰۶) یعنی اتنی مقدار میں کیونکہ لیل ونہار اور آفتاب تو تھے ہی نہیں اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم کے لئے ہے ورنہ وہ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے (۱۰۷) سلف کا مذہب یہ ہے کہ استواء اور اس کے امثال جو وارد ہوئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت کے درپے نہیں ہوتے اس کو اللہ جانے بعض مفسرین استواء کو بلندی اور برتری کے معنی میں لیتے ہیں اور بعض استیلاء کے معنی میں لیکن قول اول ہی اسلم واقویٰ ہے (۱۰۸) اس میں انسان کو خطاب ہے کہ حضرت رحمٰن کے صفات مرد عارف سے دریافت کرے (۱۰۹) یعنی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے فرمائیں کہ (۱۱۰) اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ رحمٰن کو جانتے نہیں اور یہ باطل ہے جو انہوں نے براہ عناد کہا کیونکہ لغت عرب کا جاننے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کے معنی نہایت رحمت والا ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے (۱۱۱) یعنی سجدہ کا حکم ان کے لئے اور زیادہ ایمان سے دوری کا باعث ہوا (۱۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ ہے حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت

وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اور ان میں چراغ رکھا ف۱۱۳ اور چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی ف۱۱۴

خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ

اس کے لئے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے اور رحمٰن کے وہ بندے

يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا

کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں ف۱۱۵ اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں ف۱۱۶ تو کہتے ہیں

سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ

بس سلام ف۱۱۷ اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں ف۱۱۸ اور وہ جو

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غل

غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا

(پھندا) ہے ف۱۱۹ بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں

لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا

نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں ف۱۲۰ اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں ف۱۲۱ اور وہ جو اللہ

يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ

کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے ف۱۲۲ اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ف۱۲۳

(۱۱۳) چراغ سے یہاں آفتاب مراد ہے (۱۱۴) کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے کہ جس کا عمل رات یا دن میں سے کسی ایک میں قضا ہو جائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی دلیل ہے (۱۱۵) اطمینان و وقار کے ساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جوتے کھٹکھٹاتے پاؤں زور سے مارتے اتراتے کہ یہ متکبرین کی شان ہے اور شرع نے اس کو منع فرمایا (۱۱۶) اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا خلاف ادب و تہذیب بات کہتے ہیں (۱۱۷) یہ سلام متارکت ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم رہیں حسن بصری نے فرمایا کہ یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور ان کی رات کا بیان آگے آتا ہے مراد یہ ہے کہ ان کی مجلسی زندگی اور خلق کے ساتھ معاملہ ایسا پاکیزہ ہے اور ان کی خلوت کی زندگانی اور حق کے ساتھ رابطہ یہ ہے جو آگے بیان فرمایا جاتا ہے (۱۱۸) یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس کسی نے بعد عشاء دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے مسلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی اس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بھی با جماعت ادا کی وہ تمام شب کے عبادت کرنے والے کی مثل ہے (۱۱۹) یعنی لازم جدا نہ ہونے والا اس آیت میں ان بندوں کی شب بیداری اور عبادت کا ذکر فرمانے کے بعد ان کی اس دعا کا بیان کیا اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ وہ باوجود کثرت عبادت کے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے حضور تضرع کرتے ہیں (۱۲۰) اسراف معصیت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں دوسرے بزرگ نے کہا نیکی میں اسراف ہی نہیں اور تنگی کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی حق کو منع کیا اس نے اقتار کیا یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ اسراف و اقتار کے دونوں مذموم طریقوں سے بچتے ہیں

إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ

ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے ۱۲۴ اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا

لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ

اس پر عذاب قیامت کے دن ۱۲۵ اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے ۱۲۶ اور ایمان لائے

وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ

۱۲۷ اور اچھا کام کرے ۱۲۸ تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا ۱۲۹

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ

يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا

اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے ۱۳۰ اور جب

مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ

بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں ۱۳۱ اور وہ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں

لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا

تو ان پر ۱۳۲ بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے ۱۳۳ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے

مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾

ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک ۱۳۴ اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ۱۳۵

بقیہ صفحہ ۶۵۷ = (۱۲۱) عبدالملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نیکی ہے اور وہ اسراف و اقتار کے درمیان ہے جو دونوں بدیاں ہیں اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کبار ہیں جو نہ لذت و تنعم کے لئے کھاتے نہ خوبصورتی اور زینت کے لئے پہنتے بھوک روکنا ستر چھپانا سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا اتنا ان کا مقصد تھا (۱۲۲) شرک سے بری اور بیزار ہیں (۱۲۳) اور اس کا خون مباح نہ کیا جیسے کہ مومن و معاہد اس کو (۱۲۴) صالحین سے ان کبائر کی نفی فرمانے میں کفار پر تعریض ہے جو ان بدیوں میں گرفتار تھے (۱۲۵) یعنی وہ شرک کے عذاب میں بھی گرفتار ہوگا اور ان معاصی کا عذاب اس عذاب پر اور زیادہ کیا جائے گا (۱۲۶) شرک و کبائر سے (۱۲۷) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (۱۲۸) یعنی بعد توبہ نیکی اختیار کرے (۱۲۹) یعنی بدی کرنے کے بعد نیکی کی توفیق دے کر یا یہ معنی کہ بدیوں کو توبہ سے مٹا دے گا اور ان کی جگہ ایمان و طاعت وغیرہ نیکیاں ثبت فرمائے گا (مدارک) مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت ایک شخص حاضر کیا جائے گا ملائکہ بحکم الٰہی اس کے صغیرہ گناہ ایک ایک کر کے اس کو یاد دلاتے جائیں گے وہ اقرار کرتا جائے گا اور اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے ڈرتا ہوگا اس کے بعد کہا جائے گا کہ ہر ایک بدی کے عوض تجھ کو نیکی دی گئی یہ بیان فرماتے ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی اور اس کی شان کرم پر خوشی ہوئی اور چہرہ اقدس پر سرور سے تبسم کے آثار نمایاں ہوئے (۱۳۰) اور جھوٹوں کی مجلس سے علیحدہ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ مخالطت نہیں کرتے (۱۳۱) اور اپنے آپ کو لہو و باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے ایسی مجالس سے اعراض کرتے ہیں (۱۳۲) بہ طریق تغافل (۱۳۳) کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ بگوش ہوش سنتے ہیں اور بچشم بصیرت دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے ہیں نفع اٹھاتے ہیں اور ان آیتوں پر فرمانبردارانہ گرتے ہیں (۱۳۴) یعنی فرحت و سرور مراد یہ ہے کہ ہمیں بی بیاں اور اولاد نیک صالح متقی عطا فرما کہ ان کے حسن عمل اور ان کی اطاعت خدا اور رسول دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں (۱۳۵) یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار اور ایسا عابد و خدا پرست بنا کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور وہ دینی امور میں ہماری اقتدا کریں مسئلہ بعض مفسرین نے فرمایا کہ

أُولَٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَّ

ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ ان کی

سَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا

پیشوائی ہوگی ۱۳۶ ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ تم فرماؤ ۱۳۷

يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

تمہاری کچھ قدر نہیں میرے رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو تو تم نے تو جھٹلایا ۱۳۸ تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا ۱۳۹

سُورَةُ الشُّعَرَآءِ ۲۶ مَكِّيَّةٌ ۴۷ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | اٰيَاتُهَا ۲۲۷ رُكُوعَاتُهَا ۱۱

سورۂ شعراء مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

طٰسٓمٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِينِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ۲ کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے غم میں کہ

يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۳﴾ إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ

وہ ایمان نہیں لائے ۳ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتاریں کہ ان کے اونچے

أَعْنٰقُهُمْ لَهَا خٰضِعِينَ ﴿۴﴾ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ

اونچے اس کے حضور جھکے رہ جائیں ۴ اور نہیں آتی ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت

إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿۵﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنۢبٰٓؤُا مَا كَانُوا

مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ۵ تو بے شک انہوں نے جھٹلایا تو اب ان پر آیا چاہتی ہیں خبریں ان

اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت و طلب چاہئے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد ان کی جزا ذکر فرمائی جاتی ہے (۱۳۶) ملائکہ تحیت و تسلیم کے ساتھ ان کی تکریم کریں گے یا اللہ عزوجل ان کی طرف سلام بھیجے گا (۱۳۷) اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے کہ (۱۳۸) میرے رسول اور میری کتاب کو (۱۳۹) یعنی عذاب دائم و ہلاک لازم

(۱) سورہ شعراء مکیہ ہے سوائے آخر کی چار آیتوں کے جو وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں گیارہ رکوع اور دو سو ستائیس آیتیں اور ایک ہزار دو سو اناسی کلمے اور پانچ ہزار پانچ سو چالیس حرف ہیں (۲) یعنی قرآن پاک کی جس کا اعجاز ظاہر ہے اور جو حق کو باطل سے ممتاز کرنے والا ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بر اور حمت و کرم خطاب ہوتا ہے (۳) جب اہل مکہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو حضور پر ان کی محرومی بہت شاق ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ آپ اس قدر غم نہ کریں (۴) اور کوئی معصیت و نافرمانی کے ساتھ گردن نہ اٹھا سکے (۵) یعنی دم بدم ان کا کفر بڑھتا جاتا ہے کہ جو موعظت و تذکیر اور جو وحی نازل ہوتی ہے وہ اس کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ

کے ٹھٹھے کی ف۶ کیا انھوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے عزت

كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨

والے جوڑے اگائے ف۷ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے ف۸ اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ

اور بے شک تمھارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے ف۹ اور یاد کرو جب تمھارے رب نے موسیٰ کو ندا فرمائی کہ

ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١ قَالَ رَبِّ

ظالم لوگوں کے پاس جا جو فرعون کی قوم ہے ف۱۰ کیا وہ نہ ڈریں گے ف۱۱ عرض کی اے میرے

اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢ ۭ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ

رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے ف۱۲ اور میری زبان نہیں

لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ

چلتی ف۱۳ تو تو ہارون کو بھی رسول کر ف۱۴ اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے ف۱۵ تو میں ڈرتا ہوں کہیں

يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤ ۚ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝١٥

مجھے ف۱۶ قتل کر دیں فرمایا یوں نہیں ف۱۷ تم دونوں میری آیتیں لے کر جاؤ ہم تمھارے ساتھ سنتے ہیں ف۱۸

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا

تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں اس کے رسول ہیں جو رب ہے سارے جہان کا کہ تو ہمارے ساتھ

(۶) یہ وعید ہے اور اس میں انذار ہے کہ روز بدر یا روز قیامت جب انھیں عذاب پہنچے گا تب انھیں خبر ہوگی کہ قرآن اور رسول کی تکذیب کا یہ انجام ہے (۷) یعنی قسم قسم کے بہترین اور نافع نباتات پیدا کئے اور شعبی نے کہا کہ آدمی زمین کی پیداوار ہیں جو جنتی ہے وہ عزت والا اور کریم اور جو جہنمی ہے وہ بدبخت لئیم ہے (۸) اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر (۹) کافروں سے انتقام لیتا اور مومنین پر رحمت فرماتا ہے (۱۰) جنھوں نے کفر و معاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور انھیں طرح طرح کی ایذائیں پہنچا کر ان پر ظلم کیا اس قوم کا نام قبط ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ انھیں ان کی بدکرداری پر زجر فرمائیں (۱۱) اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور اس کی فرمانبرداری کر کے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں (۱۲) ان کے جھٹلانے سے (۱۳) یعنی گفتگو کرنے میں کسی قدر تکلف ہوتا ہے اس عقدہ کی وجہ سے جو زبان میں بایام صغر سنی منہ میں آگ کا انگارہ رکھ لینے سے ہو گیا ہے (۱۴) تاکہ وہ تبلیغ رسالت میں میری مدد کریں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شام میں نبوت عطا کی گئی اس وقت حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے (۱۵) کہ میں نے قبطی کو مارا تھا (۱۶) اس کے بدلے میں (۱۷) تمھیں قتل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست منظور فرما کر حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبی کر دیا اور دونوں کو حکم دیا (۱۸) جو تم کہو اور جو تمھیں دیا جائے

بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا وَّ لَبِثْتَ فِیْنَا

بنی اسرائیل کو چھوڑ دے ف۱۹ بولا کیا ہم نے تمہیں اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں

مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ

اپنی عمر کے کئی برس گزارے ف۲۰ اور تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا ف۲۱ اور تم

مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ

ناشکر تھے ف۲۲ موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جب کہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی ف۲۳ تو میں تمہارے

مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۱﴾

یہاں سے نکل گیا جب کہ تم سے ڈرا ف۲۴ تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا ف۲۵ اور مجھے پیغمبروں سے کیا

وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ

اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے غلام بنا کر رکھے بنی اسرائیل ف۲۶ فرعون بولا

وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا اِنْ

اور سارے جہان کا رب کیا ہے ف۲۷ موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں ہے

كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ

اگر تمہیں یقین ہو ف۲۸ اپنے آس پاس والوں سے بولا کیا تم غور سے سنتے نہیں ف۲۹ موسیٰ نے فرمایا رب تمہارا

وَ رَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْۤ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ

اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا ف۳۰ بولا تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں

(۱۹) تاکہ ہم انہیں سرزمین شام میں لے جائیں فرعون نے چار سو برس تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا اور اس وقت بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار تھی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پاکر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ پشمینہ کا جبہ پہنے ہوئے تھے دست مبارک میں عصا تھا عصا کے سرے میں زنبیل لٹکی تھی جس میں سفر کا توشہ تھا اس شان سے آپ مصر میں پہنچ کر اپنے مکان میں داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام وہیں تھے آپ نے انہیں خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو بھی رسول بنایا ہے کہ فرعون کو خدا کی طرف دعوت دو یہ سن کر آپ کی والدہ صاحبہ گھبرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگیں کہ فرعون تمہیں قتل کرنے کے لئے تمہاری تلاش میں ہے جب تم اس کے پاس جاؤ گے تو تمہیں قتل کرے گا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے یہ فرمانے سے نہ رکے اور حضرت ہارون کو ساتھ لے کر شب کے وقت فرعون کے دروازے پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں ہوں موسیٰ رب العالمین کا رسول فرعون کو خبر دی گئی اور صبح کے وقت آپ بلائے گئے آپ نے پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی رسالت ادا کی اور فرعون کے پاس جو حکم پہنچانے پر آپ مامور کئے گئے تھے وہ پہنچایا فرعون نے آپ کو پہچانا (۲۰) مفسرین نے کہا تیس برس اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرعون کے لباس پہنتے تھے اور اس کی سواریوں میں سوار ہوتے تھے اور اس کے فرزند مشہور تھے (۲۱) قبطی کو قتل کیا (۲۲) کہ تم نے ہماری نعمت کی سپاس گزاری نہ کی اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کر دیا (۲۳) میں نہ جانتا تھا کہ گھونسہ مارنے سے وہ شخص مرجائے گا میرا مارنا تادیب کے لئے تھا نہ قتل کے لئے (۲۴) کہ تم مجھے قتل کرو گے اور شہر مدین کو چلا گیا (۲۵) مدین سے واپسی کے وقت حکم سے یہاں یا نبوت مراد ہے یا علم (۲۶) یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا کھلایا پہنایا کیونکہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ان کی اولادوں کو قتل کیا یہ تیرا ظلم عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا اس لئے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اس کا احسان جتایا جائے فرعون موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی (۲۷) جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو (۲۸) یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی پیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو اسی

لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ

ضرور عقل نہیں رکھتے ف۳۱ موسیٰ نے فرمایا رب پورب (مشرق) اور پچھم (مغرب) کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ف۳۲ اگر تمہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ

عقل ہو ف۳۳ بولا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو خدا ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں

الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاْتِ

قید کر دوں گا ف۳۴ فرمایا کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی روشن چیز لاؤں ف۳۵ کہا تو لاؤ

بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ

اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جبھی وہ صریح اژدہا

مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ

ہو گیا ف۳۶ اور اپنا ہاتھ ف۳۷ نکالا تو جبھی وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا ف۳۸ بولا اپنے گرد کے

حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

سرداروں سے کہ بے شک یہ دانا جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے جادو

بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي

کے زور سے تب تمہارا کیا مشورہ ہے ف۳۹ وہ بولے انہیں اور ان کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں

الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

میں جمع کرنے والے بھیجو کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو ف۴۰ تو جمع کیے گئے جادوگر

بقیہ صفحہ ۶۶۱ = لئے اللہ تعالیٰ کی شان میں موقن نہیں کہا جاتا (۲۹) اس وقت اس کے گرد اس کی قوم کے اشراف میں سے پانچ سو شخص زیوروں سے آراستہ زریں کرسیوں پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کیا تم غور سے نہیں سنتے بایں معنی تھا کہ وہ زمین اور آسمان کو قدیم سمجھتے تھے اور ان کے حدوث کے منکر تھے مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کے لئے رب کی کیا حاجت اب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا جن کا حدوث اور جن کی فنا مشاہدہ میں آچکی ہے (۳۰) یعنی اگر تم دوسری چیزوں سے استدلال نہیں کر سکتے تو خود تمہارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپ کو جانتے ہو پیدا ہوئے ہو اپنے باپ دادا کو جانتے ہو کہ وہ فنا ہو گئے تو اپنی پیدائش سے اور ان کی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کر دینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے (۳۱) فرعون نے یہ اس لئے کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اس کو خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقۃً اس طرح کی گفتگو عجز کے وقت آدمی کی زبان پر آتی ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرض ہدایت وارشاد کو علیٰ وجہ الکمال ادا کیا اور اس کی اس تمام لایعنی گفتگو کے باوجود پھر مزید بیان کی طرف متوجہ ہوئے (۳۲) کیونکہ پورب سے آفتاب کا طلوع کرنا اور پچھم میں غروب ہو جانا اور سال کی فصلوں میں ایک حساب معین پر چلنا اور ہواؤں اور بارشوں وغیرہ کے انتظام یہ سب اس کے وجود وقدرت پر دلالت کرتے ہیں (۳۳) اب فرعون متحیر ہو گیا اور آثار قدرت الٰہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے بن نہ آیا تو (۳۴) فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اس کا جیل خانہ تنگ و تاریک عمیق گڑھا تھا اس میں اکیلا ڈال دیتا تھا نہ وہاں کوئی آواز سنائی دیتی تھی نہ کچھ نظر آتا تھا (۳۵) جو میری رسالت کی برہان ہو مراد اس سے معجزہ ہے اس پر فرعون نے (۳۶) عصا اژدہا بن کر آسمان کی طرف بقدر ایک میل کے اڑا پھر اتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے موسیٰ مجھے جو چاہئے حکم دیجئے فرعون نے گھبرا کر کہا اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہو گیا فرعون کہنے لگا اس کے سوا اور بھی کوئی معجزہ ہے آپ نے فرمایا ہاں اور اس کو ید بیضا دکھایا (۳۷) گریبان میں ڈال کر (۳۸) اس سے آفتاب کی سی شعاع ظاہر ہوئی (۳۹) کیونکہ اس زمانہ میں جادو کا بہت رواج تھا اس لئے فرعون نے خیال کیا کہ یہ بات چل جائے گی اور اس کی قوم کے لوگ اس دھوکے میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہو جائیں گے اور ان کی بات قبول نہ کریں گے

لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٣٨﴾ وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ ﴿٣٩﴾

ایک مقرر دن کے وعدہ پر ۴۱ اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہو گئے ۴۲

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ

شاید ہم ان جادو گروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب آئیں ۴۳ پھر جب جادوگر آئے

قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ

فرعون سے بولے کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں

وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم

اور اس وقت تم میرے مقرب ہو جاؤ گے ۴۴ موسیٰ نے ان سے فرمایا ڈالو جو تمہیں

مُّلْقُونَ ﴿٤٣﴾ فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا

ڈالنا ہے ۴۵ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بے شک

لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا

ہماری ہی جیت ہے ۴۶ تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ ان کی بناوٹوں کو

يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾

نگلنے لگا ۴۷ اب سجدہ میں گرے جادوگر بولے ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہان کا رب

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٤٨﴾ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ

جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بے شک

بقیہ صفحہ ۶۶۲ = (۴۰) جو علم سحر میں بقول ان کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہو اور وہ لوگ اپنے جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حجت باقی نہ رہے اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ کام جادو سے ہو جاتے ہیں لہٰذا نبوت کی دلیل نہیں (۴۱) وہ دن فرعونیوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کے لئے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا (۴۲) تاکہ دیکھو کہ دونوں فریق کیا کرتے ہیں اور ان میں کون غالب آتا ہے (۴۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس سے مقصود ان کا جادوگروں کا اتباع کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے روکیں (۴۴) تمہیں درباری بنایا جائے گا تمہیں خاص اعزاز دیئے جائیں گے سب سے پہلے داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی سب سے بعد تک دربار میں رہو گے اس کے بعد جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حضرت پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں (۴۵) تاکہ تم اس کا انجام دیکھ لو (۴۶) انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ سحر کے اعمال میں جو انتہا کے عمل تھے یہ ان کو کام میں لائے تھے اور یقین کامل رکھتے تھے کہ اب کوئی سحر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا (۴۷) جو انہوں نے جادو کے ذریعہ سے بنائیں تھیں یعنی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو سے اژدہے بن کر دوڑتے نظر آ رہے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بن کر ان سب کو نگل گیا پھر اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دست مبارک میں لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا جب جادوگروں نے یہ دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے۔

لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ

وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ف۴۸ تو اب جانا چاہتے ہو ف۴۹ مجھے قسم ہے بے شک

أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا

میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سولی دوں گا ف۵۰ وہ بولے

لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا

کچھ نقصان نہیں ف۵۱ ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ف۵۲ ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے

أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ ع وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي

ع ۱۸ ۳

اس پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ف۵۳ اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو ف۵۴

إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

لے نکل بیشک تمہارا پیچھا ہونا ہے ف۵۵ اب فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے ف۵۶ کہ یہ

هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ

لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں اور بے شک ہم سب کا دل جلاتے ہیں ف۵۷ اور بے شک ہم سب

حَاذِرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنَاهُم مِّن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٧﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ

چوکنے ہیں ف۵۸ تو ہم نے انہیں ف۵۹ باہر نکالا باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانوں

كَرِيمٍ ﴿٥٨﴾ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ﴿٦٠﴾

سے ہم نے ایسا ہی کیا اور ان کا وارث کر دیا بنی اسرائیل کو ف۶۰ تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا دن نکلے

(۴۸) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے استاد ہیں اسی لئے وہ تم سے بڑھ گئے (۴۹) کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے (۵۰) اس سے مقصود یہ تھا کہ عام خلق ڈر جائے اور جادوگروں کو دیکھ کر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئیں (۵۱) خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے کیونکہ (۵۲) ایمان کے ساتھ اور ہمیں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید ہے (۵۳) رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے اس واقعہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال وہاں اقامت فرمائی اور ان لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے لیکن ان کی سرکشی بڑھتی گئی (۵۴) یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے (۵۵) فرعون اور اس کے لشکر پیچھا کریں گے اور تمہارے پیچھے دریا میں داخل ہوں گے ہم تمہیں نجات دیں گے اور انہیں غرق کریں گے (۵۶) لشکروں کو جمع کرنے کے لئے جب لشکر جمع ہو گئے تو ان کی کثرت کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی معلوم ہونے لگی چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کی نسبت کہا (۵۷) ہماری مخالفت کر کے اور بے ہماری اجازت کے ہماری سرزمین سے نکل کر (۵۸) مستعد ہیں ہتھیار بند ہیں (۵۹) یعنی فرعونیوں کو (۶۰) فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ

پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا ۶۱ موسیٰ والوں نے کہا ہم کو انہوں نے آلیا ۶۲ موسیٰ نے فرمایا

كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ

یوں نہیں ۶۳ بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ وَ

اپنا عصا مار ۶۴ تو جبھی دریا پھٹ گیا ۶۵ تو ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ ۶۶ اور

اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾

وہاں قریب لائے ہم دوسروں کو ۶۷ اور ہم نے بچا لیا موسیٰ اور اس کے سب ساتھ والوں کو ۶۸

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر دوسروں کو ڈبو دیا ۶۹ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے ۷۰ اور ان میں اکثر مسلمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ

نہ تھے ۷۱ اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا ۷۲ مہربان ہے ۷۳ اور ان پر پڑھو خبر

اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ

ابراہیم کی ۷۴ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ۷۵ بولے ہم بتوں کو

اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾

پوجتے ہیں پھر ان کے سامنے آسن مارے رہتے ہیں فرمایا کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم پکارو

(۶۱) اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا (۶۲) اب وہ ہم پر قابو پالیں گے نہ ہم ان کے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے (۶۳) وعدہ الٰہی پر کامل بھروسہ ہے (۶۴) چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا (۶۵) اور اس کے بارہ حصہ نمودار ہوئے (۶۶) اور ان کے درمیان خشک راہیں (۶۷) یعنی فرعون اور فرعونیوں کو تا آنکہ وہ بنی اسرائیل کے راستوں میں چل پڑے جو ان کے لئے دریا میں بقدرتِ الٰہی پیدا ہوئے تھے (۶۸) دریا سے سلامت نکال کر (۶۹) یعنی فرعون اور اس کی قوم کو اس طرح کہ جب بنی اسرائیل کل کے کل دریا سے باہر ہو گئے اور تمام فرعونی دریا کے اندر آگئے تو دریا بحکمِ الٰہی مل گیا اور مثلِ سابق ہو گیا اور فرعون مع اپنی قوم کے ڈوب گیا (۷۰) اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے (۷۱) یعنی اہلِ مصر میں صرف آسیہ فرعون کی بی بی اور حزقیل جن کو مومن آلِ فرعون کہتے ہیں وہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچازاد تھے اور مریم جس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کا نشان بتایا تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے تابوت کو دریا سے نکالا (۷۲) کہ اس نے کافروں کو غرق کر کے ان سے انتقام لیا (۷۳) مومنین پر جنہیں غرق سے نجات دی (۷۴) یعنی مشرکین پر (۷۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ وہ لوگ بت پرست ہیں باوجود اس کے آپ کا سوال فرمانا اس لئے تھا تاکہ انہیں دکھا دیں کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح اس کے مستحق نہیں

أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ

یا تمہارا کچھ بھلا بُرا کرتے ہیں ف۷۶ بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی

يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ

کرتے پایا فرمایا تو کیا تم دیکھتے ہو یہ جنہیں پوج رہے ہو تم اور تمہارے اگلے

الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي

باپ دادا ف۷۷ بے شک وہ سب میرے دشمن ہیں ف۷۸ مگر پروردگار عالم ف۷۹ وہ جس نے مجھے پیدا کیا ف۸۰

فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ

تو وہ مجھے راہ دے گا ف۸۱ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ف۸۲ اور جب میں بیمار ہوں

فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ

تو وہی مجھے شفا دیتا ہے ف۸۳ اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا ف۸۴ اور وہ جس کی مجھے آس لگی

أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي

ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا ف۸۵ اے میرے رب مجھے حکم عطا کر ف۸۶ اور مجھے ان سے ملادے

بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَ

جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں ف۸۷ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں ف۸۸ اور

اجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ

مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ف۸۹ اور میرے باپ کو بخش دے ف۹۰ بے شک وہ

(۷۶) جب یہ کچھ نہیں تو انہیں تم نے معبود کس طرح قرار دیا (۷۷) کہ نہ یہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت نہ کچھ سنتے ہیں نہ کوئی نفع یا ضرر پہنچا سکتے ہیں (۷۸) میں ان کا پوجا جانا گوارا نہیں کر سکتا (۷۹) میرا رب ہے میرا کارساز ہے میں اس کی عبادت کرتا ہوں وہ مستحق عبادت ہے اس کے اوصاف یہ ہیں (۸۰) نیست سے ہست فرمایا اور اپنی طاعت کے لئے بنایا (۸۱) آداب خلت کی جیسی کہ سابق میں ہدایت فرما چکا ہے مصالح دنیا و دین کی (۸۲) اور میرا روزی دینے والا ہے (۸۳) میرے امراض دور کرتا ہے ابن عطا نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب میں خلق کی دید سے بیمار ہوتا ہوں تو مشاہدہ حق سے مجھے شفا عطا فرماتا ہے (۸۴) موت اور حیات اس کے قبضہ قدرت میں ہے (۸۵) انبیاء معصوم ہیں گناہ ان سے صادر نہیں ہوتے ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کے لئے طلب مغفرت کی تعلیم ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان صفات الٰہیہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اقامت حجت ہے کہ معبود وہی ہو سکتا ہے جس کے یہ صفات ہوں (۸۶) حکم سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت (۸۷) یعنی انبیاء علیہم السلام اور آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (۸۸) یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی ثنا کرتے ہیں (۸۹) جنہیں تو جنت عطا فرمائے گا (۹۰) توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دعا آپ نے اس لئے فرمائی کہ وقت مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ اس سے بیزار ہو گئے جیسا کہ سورہ برات میں ہے مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ

الضَّآلِّينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا

گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے ف۹۱ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ

بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ

بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر ف۹۲ اور قریب لائی جائے گی جنت

لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ

پرہیزگاروں کے لئے ف۹۳ اور ظاہر کی جائے گی دوزخ گمراہوں کے لئے اور ان سے کہا جائے گا ف۹۴ کہاں ہیں وہ

تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾ مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾

جن کو تم پوجتے تھے اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے ف۹۵ یا بدلہ لیں گے

فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا

تو اوندھا دیئے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ ف۹۶ اور ابلیس کے لشکر سارے ف۹۷ کہیں گے

وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ

اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوں گے خدا کی قسم بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے جب کہ

نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا

تمہیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے اور ہمیں نہ بہکایا مگر مجرموں نے ف۹۸ تو اب ہمارا

مِن شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ

کوئی سفارشی نہیں ف۹۹ اور نہ کوئی غم خوار دوست ف۱۰۰ تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا ف۱۰۱ کہ ہم

(۹۱) یعنی روز قیامت (۹۲) جو شرک کفر نفاق سے پاک ہو اس کو اس کا مال بھی نفع دے گا جو راہ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اسکے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوا تین کے ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ مال جس سے وہ لوگ نفع اٹھائیں تیسری نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے (۹۳) کہ اس کو دیکھیں گے (۹۴) بطریق زجر و توبیخ کے ان کے شرک و کفر پر (۹۵) عذاب الٰہی سے بچا کر (۹۶) یعنی بت اور ان کے پجاری سب اوندھے کر کے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے (۹۷) یعنی اس کے اتباع کرنے والے جن ہوں یا انسان بعض مفسرین نے کہا کہ ابلیس کے لشکروں سے اس کی ذریت مراد ہے (۹۸) جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ جن کا ہم نے اتباع کیا یا ابلیس اور اس کی ذریت نے (۹۹) جیسے کہ مومنین کے لئے انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور مومنین شفاعت کرنے والے ہیں (۱۰۰) جو کام آئے یہ بات کفار اس وقت کہیں گے جب دیکھیں گے کہ انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور صالحین ایمان داروں کی شفاعت کر رہے ہیں اور ان کی دوستیاں کام آ رہی ہیں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی کہے گا میرے فلاں دوست کا کیا حال ہے اور وہ دوست گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہو گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے دوست کو نکالو اور جنت میں داخل کرو تو جو لوگ جہنم میں باقی رہ جائیں گے وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی غم خوار دوست حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت کریں گے (۱۰۱) دنیا میں

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

مسلمان ہو جاتے ۔ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے ۔ اور ان میں بہت ایمان والے

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ

نہ تھے ۔ اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے ۔ نوح کی قوم نے پیغمبروں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

کو جھٹلایا ف۱۰۲ ۔ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا ۔ کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۰۳ ۔ بے شک میں تمہارے لئے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں ف۱۰۴ ۔ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ف۱۰۵ ۔ اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت

مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

نہیں مانگتا ۔ میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ۔ تو اللہ سے ڈرو اور

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قَالَ

میرا حکم مانو ۔ بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں ف۱۰۶ ۔ فرمایا

وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ

مجھے کیا خبر ان کے کام کیا ہیں ف۱۰۷ ۔ ان کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے ف۱۰۸

لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

اگر تمہیں حس ہو ف۱۰۹ ۔ اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ف۱۱۰ ۔ میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے

(۱۰۲) یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں (۱۰۳) اللہ تعالیٰ سے کہ کفر و معاصی ترک کرو (۱۰۴) اس کی وحی و رسالت کی تبلیغ پر اور آپ کی امانت آپ کی قوم کو مسلم تھی جیسے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امانت پر عرب کو اتفاق تھا (۱۰۵) جو میں توحید و ایمان و طاعت الٰہی کے متعلق دیتا ہوں (۱۰۶) یہ بات انہوں نے غرور سے کہی غرباء کے پاس بیٹھنا انہیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسر شان سمجھتے تھے اس لئے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے کمینے سے مراد ان کی غرباء اور پیشہ ور لوگ تھے اور ان کو رذیل اور کمین کہنا یہ کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ در حقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقویٰ کا نسب مسئلہ مومنین کو رذیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو (مدارک) (۱۰۷) وہ کیا پیشے کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں (۱۰۸) وہی انہیں جزا دے گا (۱۰۹) تو نہ تم انہیں عیب لگاؤ نہ پیشوں کے باعث ان سے عار کرو پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا (۱۱۰) یہ میری شان نہیں کہ میں تمہاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمہارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں

مُبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾

والا و۱۱۱ بولے اے نوح اگر تم باز نہ آئے و۱۱۲ تو ضرور سنگسار کیے جاؤ گے و۱۱۳

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَ

عرض کی اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا و۱۱۴ تو مجھ میں اور ان میں پورا فیصلہ کر دے اور

نَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي

مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دے و۱۱۵ تو ہم نے بچا لیا اسے اور اس کے ساتھ والوں کو

الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

بھری ہوئی کشتی میں و۱۱۶ پھر اس کے بعد و۱۱۷ ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا بے شک اس میں ضرور

لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا

الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ

مہربان ہے عاد نے رسولوں کو جھٹلایا و۱۱۸ جب کہ اُن سے اُن کے ہم قوم ہود نے فرمایا

أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾

کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو و۱۱۹ اور میرا حکم مانو

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾

اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب

(۱۱۱) برہان صحیح کے ساتھ جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے تو جو ایمان لائے وہی میرا مقرب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی دور (۱۱۲) دعوت و انذار سے (۱۱۳) حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں (۱۱۴) تیری وحی و رسالت میں مراد آپ کی یہ تھی کہ میں جو ان کے حق میں بد دعا کرتا ہوں اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ انہوں نے مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دی نہ یہ کہ انہوں نے میرے متبعین کو رذیل کہا بلکہ میری دعا کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے تیرے کلام کو جھٹلایا اور تیری رسالت کے قبول کرنے سے انکار کیا (۱۱۵) ان لوگوں کی شامت اعمال سے (۱۱۶) جو آدمیوں پرندوں اور حیوانوں سے بھری ہوئی تھی (۱۱۷) یعنی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دینے کے بعد (۱۱۸) عاد ایک قبیلہ ہے اور دراصل یہ ایک شخص کا نام ہے جس کی اولاد سے یہ قبیلہ ہے (۱۱۹) اور میری تکذیب نہ کرو

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ

کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں سے ہنسنے کو ۱۲۰ اور مضبوط محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم

تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

ہمیشہ رہوگے ۱۲۱ اور جب کسی پر گرفت کرتے ہو تو بڑی بیدردی سے گرفت کرتے ہو ۱۲۲ تو اللہ سے ڈرو اور

أَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمَدَّكُم

میرا حکم مانو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے کہ تمہیں معلوم ہیں ۱۲۳ تمہاری مدد کی

بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

چوپایوں اور بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے بے شک مجھے تم پر ڈر ہے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُن

ایک بڑے دن کے عذاب کا ۱۲۴ بولے ہمیں برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو یا ناصحوں میں

مِّنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ

نہ ہو ۱۲۵ یہ تو نہیں مگر وہی اگلوں کی ریت ۱۲۶ اور ہمیں عذاب

بِمُعَذَّبِينَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا

ہونا نہیں ۱۲۷ تو انہوں نے اسے جھٹلایا ۱۲۸ تو ہم نے انہیں ہلاک کیا ۱۲۹ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور

كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ

ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے ثمود نے

ع ۷ ۱۸ ۱۱

(۱۲۰) کہ اس پر چڑھ کر گزرنے والوں سے تمسخر کرو اور یہ اس قوم کا معمول تھا انہوں نے سرِ راہ بلند بنائیں بنالی تھیں وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور کھیل کرتے (۱۲۱) اور کبھی نہ مروگے (۱۲۲) تلوار سے قتل کرکے درے مار کر نہایت بے رحمی سے (۱۲۳) یعنی وہ نعمتیں جنہیں تم جانتے ہو آگے ان کا بیان فرمایا جاتا ہے (۱۲۴) اگر تم میری نافرمانی کرو اس کا جواب ان کی طرف سے یہ ہوا کہ (۱۲۵) ہم کسی طرح تمہاری بات نہ مانیں گے اور تمہاری دعوت قبول نہ کریں گے (۱۲۶) یعنی جن چیزوں کا آپ نے خوف دلایا یہ پہلوں کا دستور ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کہا کرتے تھے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم ان باتوں کا اعتبار نہیں کرتے انہیں جھوٹ جانتے ہیں یا آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت و حیات اور عمارتیں بنانا پہلوں کا طریقہ ہے (۱۲۷) دنیا میں نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ آخرت میں حساب (۱۲۸) یعنی ہود علیہ السلام کو (۱۲۹) ہوا کے عذاب سے۔

ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّیْ

رسولوں کو جھٹلایا جب کہ اُن سے اُن کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بیشک میں

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ

تمہارے لئے اللہ کا امانتدار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں تم سے کچھ اس پر اُجرت

مِنْ اَجْرٍۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٤٥﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا

نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا تم یہاں کی ف١٣٠

هٰهُنَاۤ اٰمِنِیْنَ ﴿١٤٦﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا

نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیئے جاؤ گے ف١٣١ باغوں اور چشموں اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ

هَضِیْمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

نرم نازک اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے ف١٣٢ تو اللہ سے ڈرو

وَاَطِیْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿١٥١﴾ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ

اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ف١٣٣ وہ جو زمین میں فساد

فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿١٥٣﴾

پھیلاتے ہیں ف١٣٤ اور بناؤ نہیں کرتے ف١٣٥ بولے تم پر تو جادو ہوا ہے ف١٣٦

مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَاۖ فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿١٥٤﴾

تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ ف١٣٧ اگر سچے ہو ف١٣٨

(١٣٠) یعنی دنیا کی (١٣١) کہ یہ نعمتیں کبھی زائل نہ ہوں اور کبھی عذاب نہ آئے کبھی موت نہ آئے آگے ان نعمتوں کا بیان ہے (١٣٢) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ فرہ بمعنی فخر و غرور ہے معنی یہ ہوئے کہ اپنی صنعت پر غرور کرتے اتراتے (١٣٣) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مسرفین سے مراد مشرکین بعض مفسرین نے کہا کہ مسرفین سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے ناقہ کو قتل کیا تھا (١٣٤) کفر و ظلم اور معاصی کے ساتھ (١٣٥) ایمان لا کر اور عدل قائم کر کے اور اللہ کے مطیع ہو کر معنی یہ ہیں کہ ان کا فساد خالص ہے جس میں کسی طرح نیکی کا شائبہ بھی نہیں اور بعض مفسدین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ فساد بھی کرتے ہیں کچھ نیکی بھی ان میں ہوتی ہے مگر یہ ایسے نہیں (١٣٦) یعنی بار بار بکثرت جادو ہوا ہے جس کی وجہ سے عقل بجا نہیں رہی (معاذ اللہ) (١٣٧) اپنی سچائی کی (١٣٨) رسالت کے دعوٰی میں

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا

فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اس کے پینے کی باری ۱۳۹ اور ایک معین دن تمہاری باری اور اسے برائی

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا

کے ساتھ نہ چھوؤ ۱۴۰ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آلے گا ۱۴۱ اس پر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں ۱۴۲ پھر صبح کو

نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ

پچھتاتے رہ گئے ۱۴۳ تو انہیں عذاب نے آلیا ۱۴۴ بےشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ

بہت مسلمان نہ تھے اور بےشک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے لوط کی

قَوْمُ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب کہ اُن سے ان کے ہم قوم لوط نے فرمایا کیا تم نہیں ڈرتے

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ

بےشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ

سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا مخلوق میں

الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

مردوں سے بدفعلی کرتے ہو ۱۴۵ اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے جورُوئیں بنائیں

ع ۸ ۱۹ ۱۲

(۱۳۹) اس میں اس سے مزاحمت نہ کرو یہ ایک اونٹنی تھی جو ان کے معجزہ طلب کرنے پر ان کے حسب خواہش بدعائے حضرت صالح علیہ السلام پتھر سے نکلی تھی اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا تو اس دن نہ پیتی (مدارک) (۱۴۰) نہ اس کو مارو نہ اس کی کونچیں کاٹو (۱۴۱) نزول عذاب کی وجہ سے اس دن کو بڑا فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اس قدر عظیم اور سخت تھا کہ جس دن میں وہ واقع ہوا اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا (۱۴۲) کونچیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ اس کے اس فعل سے راضی تھے اس لئے کونچیں کاٹنے کی نسبت ان سب کی طرف کی گئی (۱۴۳) کونچیں کاٹنے پر نزول عذاب کے خوف سے نہ کہ معصیت پر تائبانہ نادم ہوئے ہوں یا یہ بات کہ آثار عذاب دیکھ کر نادم ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں (۱۴۴) جس کی انہیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہوگئے (۱۴۵) اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لئے تم ہی رہ گئے ہو جہان کے اور لوگ بھی تو ہیں انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہئے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بکثرت عورتیں ہوتے ہوئے اس فعل قبیح کا مرتکب ہونا انتہا درجہ کی خباثت ہے

أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا لُوطُ

بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ف۱۴۶ بولے اے لوط اگر تم باز نہ آئے ف۱۴۷

لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُم مِّنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾

تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے ف۱۴۸ فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں ف۱۴۹

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾

اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا ف۱۵۰ تو ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ف۱۵۱

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم

مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی ف۱۵۲ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے ان پر ایک برساؤ

مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ

برسایا ف۱۵۳ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے گیوں کا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں

أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ

بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے بن والوں

أَصْحَابُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۵۴ جب ان سے شعیب نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

بے شک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم

(۱۴۶) کہ حلال طیب کو چھوڑ کر حرام خبیث میں مبتلا ہوتے ہو (۱۴۷) نصیحت کرنے اور اس فعل کو برا کہنے سے (۱۴۸) شہر سے اور تمہیں یہاں نہ رہنے دیا جائے گا (۱۴۹) اور مجھے اس سے نہایت دشمنی ہے پھر آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی (۱۵۰) ان کی شامت اعمال سے محفوظ رکھ (۱۵۱) یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے (۱۵۲) جو آپ کی بی بی تھی اور وہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت پر راضی ہو وہ عاصی کے حکم میں ہوتا ہے اسی لئے وہ بڑھیا گرفتار عذاب ہوئی اور اس نے نجات نہ پائی (۱۵۳) پتھروں کا یا گندھک اور آگ کا (۱۵۴) یہ بن مدین کے قریب تھا اس میں بہت درخت اور جھاڑیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی طرف مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ اہل مدین کی طرف مبعوث کیا تھا اور یہ لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے نہ تھے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ

سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے (۱۵۵) ناپ پورا کرو

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾

اور گھٹانے والوں میں نہ ہو (۱۵۶) اور سیدھی ترازو سے تولو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾

اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو (۱۵۷)

وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ

اور اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوق کو بولے تم پر جادو

الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ

ہوا ہے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی (۱۵۸) اور بے شک ہم تمہیں جھوٹا

الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ

سمجھتے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادو اگر تم

الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ

سچے ہو (۱۵۹) فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک ہیں (۱۶۰) تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا (۱۶۱) بے شک اس میں ضرور

(۱۵۵) ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا یہی عنوان رہا کیونکہ وہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور اخلاص فی العبادۃ کا حکم دیتے اور تبلیغ رسالت پر کوئی اجر نہیں لیتے تھے لہٰذا سب نے یہی فرمایا (۱۵۶) لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ اور تول میں (۱۵۷) رہزنی اور لوٹ مار کرکے اور کھیتیاں تباہ کرکے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں ان سے منع فرمایا (۱۵۸) نبوت کا انکار کرنے والے انبیاء کی نسبت بالعموم یہی کہا کرتے تھے جیسا کہ آج کل کے بعض فاسد العقیدہ کہتے ہیں (۱۵۹) نبوت کے دعوے میں (۱۶۰) اور جس عذاب کے تم مستحق ہو وہ جو عذاب چاہے گا تم پر نازل فرمائے گا (۱۶۱) جو کہ اس طرح ہوا کہ انہیں شدید گرمی پہنچی ہوا بند ہوئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے اس کے بعد ایک ابر آیا سب اس کے نیچے آکے جمع ہوگئے اس سے آگ برسی اور سب جل گئے (اس واقعہ کا بیان سورہ اعراف اور سورہ ہود میں گزر چکا)۔

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾

نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى

اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اسے روح الامین لے کر اترا ۱۶۲ تمہارے

قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَاِنَّهٗ

دل پر ۱۶۳ کہ تم ڈر سناؤ روشن عربی زبان میں اور بیشک

لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ

اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے ۱۶۴ اور کیا یہ اُن کے لئے نشانی نہ تھی ۱۶۵ کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی

اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ

اسرائیل کے عالم ۱۶۶ اور اگر ہم اسے کسی غیر عربی شخص پر اتارتے کہ وہ انہیں پڑھ سناتا

مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾

جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے ۱۶۷ ہم نے یونہی جھٹلانا پیرا دیا ہے مجرموں کے دلوں میں ۱۶۸

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب تو وہ اچانک ان پر آجائے گا اور

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

انہیں خبر نہ ہوگی تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی ۱۶۹ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

(۱۶۲) روح الامین سے حضرت جبریل مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں (۱۶۳) تاکہ آپ اسے محفوظ رکھیں اور سمجھیں اور نہ بھولیں دل کی تخصیص اس لئے ہے کہ در حقیقت وہی مخاطب ہے اور تمیز و عقل و اختیار کا مقام بھی وہی ہے تمام اعضاء اس کے مسخر و مطیع ہیں حدیث شریف میں ہے کہ دل کے درست ہونے سے تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور اس کے خراب ہونے سے سب جسم خراب اور فرح و سرور و رنج و غم کا مقام دل ہی ہے جب دل کو خوشی ہوتی ہے تمام اعضاء پر اس کا اثر پڑتا ہے تو وہ مثل رئیس کے ہے وہی موضع ہے عقل کا تو امیر مطلق ہوا اور تکلیف جو عقل و فہم کے ساتھ مشروط ہے اسی کی طرف راجع ہوئی (۱۶۴) "انہ" کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ضمیر راجع ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ اگلی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت مذکور ہے (۱۶۵) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق نبوت و رسالت پر (۱۶۶) اپنی کتابوں سے اور لوگوں کو خبریں دیتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہل مکہ نے یہود مدینہ کے پاس اپنے معتمدین کو یہ دریافت کرنے بھیجا کہ کیا نبی آخر الزماں سید کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کی کتابوں میں کوئی خبر ہے اس کا جواب علماء یہود نے یہ دیا کہ یہی ان کا زمانہ ہے اور ان کی نعت و صفت توریت میں موجود ہے علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام اور ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید یہ حضرات جنہوں نے توریت میں حضور کے اوصاف پڑھے تھے حضور پر ایمان لائے (۱۶۷) معنی یہ ہیں کہ ہم نے یہ قرآن کریم ایک فصیح بلیغ عربی نبی پر اتارا جس کی فصاحت اہل عرب کو مسلم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم معجز ہے اور اس کی مثل ایک سورت بنانے سے بھی تمام دنیا عاجز ہے علاوہ بریں علماء اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اس کے نزول سے قبل اس کے نازل ہونے کی بشارت اور اس نبی کی صفت ان کی کتابوں میں انہیں مل چکی ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ نبی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ کتاب اس کی نازل فرمائی ہوئی ہے اور کفار جو طرح طرح کی بیہودہ باتیں اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں سب باطل ہیں اور خود کفار بھی متحیر ہیں کہ اس کے خلاف کیا بات کہیں اس لئے کبھی اس کو پہلوں کی داستانیں کہتے ہیں کبھی شعر کبھی سحر اور کبھی یہ کہ معاذ اللہ اس کو خود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنالیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی غلط نسبت کر دی ہے اس طرح کے بیہودہ اعتراض معاند ہر حال میں کر سکتا ہے حتی کہ اگر بالفرض یہ قرآن کسی غیر عربی شخص پر نازل کیا جاتا جو عربی کی مہارت نہ رکھتا اور باوجود اس کے وہ ایسا معجز قرآن پڑھ کر سناتا جب بھی

أَفَرَءَيْتَ إِن مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُم مَّا كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾

بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انہیں برتنے دیں ف١٧٠ پھر آئے ان پر جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں ف١٧١

مَآ أَغْنٰى عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا

تو کیا کام آئے گا ان کے وہ جو برتتے تھے ف١٧٢ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہ کی جسے ڈر

مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِينُ ﴿٢١٠﴾

سنانے والے نہ ہوں نصیحت کے لئے اور ہم ظلم نہیں کرتے ف١٧٣ اور اس قرآن کو لے کر شیطان نہ اترے ف١٧٤

وَمَا يَنۢبَغِى لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٢﴾

اور وہ اس قابل نہیں ف١٧٥ اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں ف١٧٦ وہ تو سننے کی جگہ سے دور کر دیئے گئے ہیں ف١٧٧

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا ءَاخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَأَنذِرْ

تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر عذاب ہوگا اور اے محبوب اپنے

عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ ف١٧٨ اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ ف١٧٩ اپنے پیرو

الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾ وَ

مسلمانوں کے لئے ف١٨٠ تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرما دو میں تمہارے کاموں سے بے علاقہ ہوں اور

تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِى يَرٰىكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَ

اسی پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہر والا ہے ف١٨١ جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو ف١٨٢ اور

بقیہ صفحہ ۶۷۵ = لوگ اسی طرح کفر کرتے جس طرح انہوں نے اب کفر و انکار کیا کیونکہ ان کے کفر و انکار کا باعث عناد ہے (١٦٨) یعنی ان کافروں کے جن کا کفر اختیار کرنا اور اس پر مصر رہنا ہمارے علم میں ہے تو ان کے لئے ہدایت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے کسی حال میں وہ کفر سے پلٹنے والے نہیں (١٦٩) تاکہ ہم ایمان لائیں اور تصدیق کریں لیکن اس وقت مہلت نہ ملے گی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کو اس عذاب کی خبر دی تو براہ تمسخر و استہزاء کہنے لگے کہ یہ عذاب کب آئے گا اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (١٧٠) اور فوراً ہلاک نہ کر دیں (١٧١) یعنی عذاب الٰہی (١٧٢) یعنی دنیا کی زندگانی اور اس کا عیش خواہ طویل بھی ہو لیکن نہ وہ عذاب کو دفع کر سکے گا نہ اس کی شدت کم کر سکے گا (١٧٣) پہلے حجت قائم کر دیتے ہیں ڈر سنانے والوں کو بھیج دیتے ہیں اس کے بعد بھی جو لوگ راہ پر نہیں آتے اور حق کو قبول نہیں کرتے ان پر عذاب کرتے ہیں (١٧٤) اس میں کفار کا رد ہے جو کہتے تھے کہ جس طرح شیاطین کاہنوں کے پاس آسمانی خبریں لاتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قرآن لاتے ہیں اس آیت میں ان کے اس خیال کو باطل کر دیا کہ یہ غلط ہے (١٧٥) کہ قرآن لائیں (١٧٦) کیونکہ یہ ان کے مقدور سے باہر ہے (١٧٧) یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی طرف جو وحی ہوتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیا جب تک کہ فرشتہ اس کو بارگاہ رسالت میں پہنچائے اس سے پہلے شیاطین اس کو نہیں سن سکتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے (١٧٨) حضور کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اعلان کے ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے (١٧٩) یعنی لطف و کرم فرماؤ (١٨٠) جو صدق و اخلاص سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے قرابت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں (١٨١) یعنی اللہ تعالیٰ تم اپنے تمام کام اس کو تفویض کرو (١٨٢) نماز کے لئے یا دعا کے لئے یا ہر اس مقام پر جہاں تم ہو

تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو ف۱۸۳ بےشک وہی سنتا جانتا ہے ف۱۸۴ کیا میں تمہیں بتا دوں

عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ

کہ کس پر اترتے ہیں شیطان اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گناہگار پر ف۱۸۵ شیطان

السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ

اپنی سنی ہوئی ف۱۸۶ ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں ف۱۸۷ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں ف۱۸۸ کیا تم نے

اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں ف۱۸۹ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ف۱۹۰

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا

مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ف۱۹۱ اور بکثرت اللہ کی یاد کی ف۱۹۲ اور بدلہ لیا ف۱۹۳

مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا ف۱۹۴ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم ف۱۹۵ کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ف۱۹۶

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ۲۷ — ۴۸ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۹۳ — رُكُوْعَاتُهَا ۷

سورۂ نمل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ف۲ ہدایت اور خوشخبری

(۱۸۳) جب تم اپنے تہجد پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرمانے کے لئے شب کو دورہ کرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب تم امام ہو کر نماز پڑھاتے ہو اور قیام و رکوع و سجود و قعود میں گزرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ وہ آپ کی گردش چشم کو دیکھتا ہے نمازوں میں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس و پیش یکساں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے بخدا مجھ پر تمہارا خشوع و رکوع مخفی نہیں میں تمہیں اپنے پس پشت دیکھتا ہوں بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون تک مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں (مدارک و جمل وغیرہ) (۱۸۴) تمہارے قول و عمل اور تمہاری نیت کو اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے جواب میں جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شیطان اترتے ہیں یہ ارشاد فرماتا ہے (۱۸۵) مثل مسیلمہ وغیرہ کاہنوں کے (۱۸۶) جو انہوں نے ملائکہ سے سنی ہوتی ہے (۱۸۷) کیونکہ وہ فرشتوں سے سنی ہوئی باتوں میں اپنی طرف سے بہت جھوٹ ملا دیتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ ایک بات سنتے ہیں تو سو جھوٹ اس کے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ بھی اس وقت تک تھا جب تک کہ وہ آسمان پر پہنچنے سے روکے نہ گئے تھے (۱۸۸) ان کے اشعار میں کہ ان کو پڑھتے ہیں رواج دیتے ہیں باوجودیکہ وہ اشعار کذب و باطل ہوتے ہیں شان نزول یہ آیت شعراء کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی (۱۸۹) اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں، جھوٹی مدح کرتے ہیں، جھوٹی ہجو کرتے ہیں (۱۹۰) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پر ہو مسلمان شعراء جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنیٰ کئے گئے (۱۹۱) اس میں شعراء اسلام کا استثناء فرمایا گیا وہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد لکھتے ہیں اسلام کی مدح لکھتے ہیں پند و نصائح لکھتے ہیں اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں، بخاری شریف میں ہے کہ مسجد نبوی میں حضرت حسان کے لئے منبر بچھایا جاتا تھا وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مفاخر

لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝٢ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

ایمان والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں ؃۳ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ؃۴ اور وہ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝٣ اِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے کوتک (برے

اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

اعمال، ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے ہیں ؃۵ تو وہ بھٹک رہے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے برا عذاب ہے ؃۶ اور یہی

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُونَ ۝٥ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان میں ؃۷ اور بے شک تم قرآن سکھائے جاتے ہو حکمت والے

حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝٦ اِذْ قَالَ مُوسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيكُمْ

علم والے کی طرف سے ؃۸ جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا ؃۹ مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے عنقریب میں

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝٧ فَلَمَّا

تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا اس میں سے کوئی چمکتی چنگاری لاؤں گا کہ تم تاپو ؃۱۰ پھر جب

جَآءَهَا نُودِيَ اَنْۢ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ

آگ کے پاس آیا ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسیٰ اور جو اس کے آس پاس ہیں یعنی فرشتے ؃۱۱ اور پاکی

اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝٨ يٰمُوسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٩ وَ

ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا اور

الثلثة

بقیہ صفحہ ۶۷۷ = پڑھتے تھے اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے جاتے تھے بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض برا اچھے کو لو برے کو چھوڑ دو شعبی نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیق شعر کہتے تھے حضرت علی ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۱۹۲) اور شعر ان کے لئے ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلحاء امت کی مدح اور حکمت و موعظت اور زہد و ادب میں (۱۹۳) کفار سے ان کی ہجو کا (۱۹۴) کفار کی طرف سے کہ انہوں نے مسلمانوں کی اور ان کے پیشواؤں کی ہجو کی ان حضرات نے اس کو دفع کیا اور اس کے جواب دیئے یہ مذموم نہیں ہیں بلکہ مستحق اجر و ثواب ہیں حدیث شریف میں ہے کہ مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی یہ ان حضرات کا جہاد ہے (۱۹۵) یعنی مشرکین جنہوں نے سید الطاہرین افضل الخلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کی (۱۹۶) موت کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ برا ہی ٹھکانا ہے

(۱) سورہ نمل مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ترانوے آیتیں اور ایک ہزار تین سو سترہ کلمے اور چار ہزار سات سو ننانوے حرف ہیں (۲) جو حق و باطل میں امتیاز کرتی ہے اور جس میں علوم و حکم ودیعت رکھے گئے ہیں (۳) اور اس پر مداومت کرتے ہیں اور اس کے شرائط و آداب و جملہ حقوق کی حفاظت کرتے ہیں (۴) خوش دلی سے (۵) کہ وہ اپنی برائیوں کو شہوات کے سبب سے بھلائی جانتے ہیں (۶) دنیا میں قتل اور گرفتاری (۷) کہ ان کا انجام دائمی عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے (۸) اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جو دقائق علم و لطائف حکمت پر مشتمل ہے (۹) مدین سے مصر کو سفر کرتے ہوئے تاریک رات میں جب کہ برف باری سے نہایت سردی ہو رہی تھی اور راستہ گم ہو گیا تھا اور بی بی صاحبہ کو درد زہ شروع ہو گیا تھا (۱۰) اور سردی کی تکلیف سے امن پاؤ (۱۱) یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تحیت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کے ساتھ

اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ

اپنا عصا ڈال دے ف۱۲ پھر موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ

یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِلَّا

کر نہ دیکھا ہم نے فرمایا اے موسیٰ ڈر نہیں بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ف۱۳ ہاں

مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ

جو کوئی زیادتی کرے ف۱۴ پھر برائی کے بعد بھلائی سے بدلے تو بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں ف۱۵ اور اپنا ہاتھ

یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰى

اپنے گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب ف۱۶ نو نشانیوں میں ف۱۷

فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً

فرعون اور اس کی قوم کی طرف بے شک وہ بے حکم لوگ ہیں پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی ان کے پاس آئیں

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا

ف۱۸ بولے یہ تو صریح جادو ہے اور ان کے منکر ہوئے اور ان کے دلوں میں ان کا یقین تھا ف۱۹ ظلم

وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ

اور تکبر سے تو دیکھو کیسا انجام ہوا فسادیوں کا ف۲۰ اور بے شک ہم نے داؤد

وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِیْرٍ مِّنْ

اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا ف۲۱ اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے

(۱۲) چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی عصا ڈال دیا اور وہ سانپ ہو گیا (۱۳) نہ سانپ کا نہ کسی اور چیز کا یعنی جب میں انہیں امن دوں تو پھر کیا اندیشہ (۱۴) اس کو ڈر ہو گا اور وہ بھی جب توبہ کرے (۱۵) توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دوسری نشانی دکھائی گئی اور فرمایا گیا (۱۶) یہ نشانی ہے ان (۱۷) جن کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے ہو (۱۸) یعنی انہیں معجزے دکھائے گئے (۱۹) اور وہ جانتے تھے کہ بے شک یہ نشانیاں اللہ کی طرف سے ہیں لیکن باوجود اس کے اپنی زبانوں سے انکار کرتے رہے (۲۰) کہ غرق کر کے ہلاک کئے گئے (۲۱) یعنی علم قضا و سیاست اور حضرت داؤد کو پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم دیا اور حضرت سلیمان کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا (خازن)

عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

بندوں پر فضیلت بخشی ف۲۲ اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا ف۲۳ اور کہا اے لوگو!

عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا ف۲۴ بے شک یہی ظاہر

الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

فضل ہے ف۲۵ اور جمع کئے گئے سلیمان کے لئے اس کے لشکر جنوں اور آدمیوں

وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ

اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے ف۲۶ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے ف۲۷ ایک چیونٹی بولی ف۲۸

يٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ

اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ

بے خبری میں ف۲۹ تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا ف۳۰ اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق

اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ

دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے ف۳۱ مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ

صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَ

بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں ف۳۲ اور

(۲۲) نبوت و ملک عطا فرما کر اور جن و انس اور شیاطین کو مسخر کر کے (۲۳) نبوت و علم و ملک میں (۲۴) یعنی بکثرت نعمتیں دنیا و آخرت کی ہم کو عطا فرمائی گئیں (۲۵) مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو اللہ تعالیٰ نے مشارق و مغارب ارض کا ملک عطا فرمایا چالیس سال آپ اس کے مالک رہے پھر تمام دنیا کی مملکت عطا فرمائی جن و انس شیطان پرندے چوپائے درندے سب پر آپ کی حکومت تھی اور ہر ایک شے کی زبان آپ کو عطا فرمائی اور عجیب و غریب صنعتیں آپ کے زمانہ میں بروئے کار آئیں (۲۶) آگے بڑھنے سے تاکہ سب جمع ہو جائیں پھر چلائے جاتے تھے (۲۷) یعنی طائف یا شام میں اس وادی پر گزرے جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں (۲۸) جو چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی (لطیفہ) جب حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے لوگوں سے کہا جو چاہو دریافت کرو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نوجوان تھے آپ نے دریافت فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نر حضرت قتادہ ساکت ہو گئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا آپ نے فرمایا قرآن کریم میں ارشاد ہوا "قالت نملۃ" اگر نر ہوتی تو قرآن شریف میں قَالَ نَمْلَۃٌ وارد ہوتا (سبحان اللہ اس سے حضرت امام کی شان علم معلوم ہوتی ہے) غرض جب اس چیونٹی کی ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگی (۲۹) یہ اس نے اس لئے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں صاحب عدل ہیں جبر اور زیادتی آپ کی شان نہیں ہے اس لئے اگر آپ کے لشکر سے چیونٹیاں کچل جائیں گی تو بے خبری ہی میں کچل جائیں گی کہ وہ گزرتے ہوں اور اس طرف التفات نہ کریں چیونٹی کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے سن لی اور ہوا ہر شخص کا کلام آپ کے سمع مبارک تک پہنچاتی تھی جب آپ چیونٹیوں کی وادی پر پہنچے تو آپ نے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہو گئیں یہ سیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر تھی مگر بعید نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو (۳۰) انبیاء کا ہنسنا تبسم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے (۳۱) نبوت و ملک و علم عطا فرما کر (۳۲) حضرات انبیاء و اولیاء

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ

پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہُد ہُد کو نہیں دیکھتا یا وہ واقعی

الْغَآئِبِينَ ﴿۲۰﴾ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي

حاضر نہیں ضرور میں اسے سخت عذاب کروں گا۳۳ یا ذبح کردوں گا یا کوئی روشن

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ

سند میرے پاس لائے ۳۴ تو ہُد ہُد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر ۳۵ عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ آیا ہوں جو حضور نے

بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿۲۲﴾ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ

نہ دیکھی اور میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی ۳۶ کہ ان پر بادشاہی کر رہی ہے

وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا

اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے ۳۷ اور اس کا بڑا تخت ہے ۳۸ میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ

يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ

اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں ۳۹ اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿۲۴﴾ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي

ان کو سیدھی راہ سے روک دیا ۴۰ تو وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو

يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿۲۵﴾

نکالتا ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ۴۱ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو ۴۲

(۳۳) اس کے پر اکھاڑ کر یا اس کو اس کے پیاروں سے جدا کر کے یا اس کو اس کے اقران کا خادم بنا کر یا اس کو غیر جانوروں کے ساتھ قید کر کے اور ہدہد کو حسب مصلحت عذاب کرنا آپ کے لئے حلال تھا اور جب پرند آپ کے لئے مسخر کئے گئے تھے تو تادیب و سیاست مقتضائے تسخیر ہے (۳۴) جس سے اس کی معذوری ظاہر ہو (۳۵) نہایت عجز و انکسار اور ادب و تواضع کے ساتھ معافی چاہ کر (۳۶) جس کا نام بلقیس ہے (۳۷) جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے (۳۸) جس کا طول اسی گز عرض چالیس سونے چاندی کا جواہرات کے ساتھ مرصع (۳۹) کیونکہ وہ لوگ آفتاب پرست مجوسی تھے (۴۰) سیدھی راہ سے مراد طریق حق و دین اسلام ہے (۴۱) آسمان کی چھپی چیزوں سے مینہ اور زمین کی چھپی چیزوں سے نباتات مراد ہیں (۴۲) اس میں آفتاب پرستوں بلکہ تمام باطل پرستوں کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی پوجیں مقصود یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات ارضی و سماوی پر قدرت رکھتا ہو اور جمیع معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ کسی طرح مستحق عبادت نہیں

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿۲۶﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ

اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ

یا تو جھوٹوں میں ہے ف۴۳ میرا یہ فرمان لے جا کر اُن پر ڈال پھر

تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ

ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ف۴۴ وہ عورت بولی اے سردارو بے شک میری طرف

اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾

ایک عزت والا خط ڈالا گیا ف۴۵ بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ

یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو ف۴۶ اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو ف۴۷ بولی اے سردارو! میرے اس معاملہ میں مجھے

اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ

رائے دو میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو وہ بولے ہم زور والے اور

اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾

بڑی سخت لڑائی والے ہیں ف۴۸ اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے ف۴۹

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ

بولی بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں ف۵۰ داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ف۵۱

(۴۳) پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ از جانب بندہ خدا سلیمان بن داؤد بسوئے بلقیس ملکہ شہر سبا بسم اللہ الرحمن الرحیم اس پر سلام جو ہدایت قبول کرے اس کے بعد مدعا یہ کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو اس پر آپ نے اپنی مہر لگائی اور ہدہد سے فرمایا (۴۴) چنانچہ ہدہد وہ مکتوب گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہنچا اس وقت بلقیس کے گرد اس کے اعیان و وزراء کا مجمع تھا ہدہد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا اور وہ اس کو دیکھ کر خوف سے لرز گئی اور پھر اس پر مہر دیکھ کر (۴۵) اس نے اس خط کو عزت والا اس لئے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی اس سے اس نے جانا کہ کتاب کا بھیجنے والا جلیل المنزلت بادشاہ ہے یا اس لئے کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی پھر اس نے بتایا کہ وہ مکتوب کس کی طرف سے آیا ہے چنانچہ کہا (۴۶) یعنی میری تعمیل ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں (۴۷) فرماں بردارانہ شان سے مکتوب کا یہ مضمون سنا کر بلقیس اپنی اعیان دولت کی طرف متوجہ ہوئی (۴۸) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لئے تیار ہیں بہادر اور شجاع ہیں صاحب قوت و توانائی ہیں کثیر فوجیں رکھتے ہیں جنگ آزما ہیں (۴۹) اے ملکہ ہم تیری اطاعت کریں گے تیرے حکم کے منتظر ہیں اس جواب میں انہوں نے یہ اشارہ کیا کہ ان کی رائے جنگ کی ہے یا ان کا مدعا یہ ہو کہ ہم جنگی لوگ ہیں رائے اور مشورہ ہمارا کام نہیں تو خود صاحب عقل و تدبیر ہے ہم بہر حال تیرا اتباع کریں گے جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انہیں ان کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کئے (۵۰) اپنے زور و قوت سے (۵۱) قتل اور قید اور اہانت کے ساتھ

أَهْلِهَآ أَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّى مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ

ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں ۵۲ اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں

فَنَاظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ

پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لے کر پلٹے ۵۳ پھر جب وہ ۵۴ سلیمان کے پاس آیا فرمایا کیا مال سے میری مدد

بِمَالٍ فَمَآ ءَاتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ ءَاتٰىكُم ۚ بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾

کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا ۵۵ وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا ۵۶ بلکہ تمہیں اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ۵۷

ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَآ

پلٹ جا ان کی طرف تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انہیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے

أَذِلَّةً وَهُمْ صٰغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِى بِعَرْشِهَا

ذلیل کرکے نکال دیں گے یوں کہ وہ پست ہوں گے ۵۸ سلیمان نے فرمایا اے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے

قَبْلَ أَن يَأْتُونِى مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا۠ ءَاتِيكَ

قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں ۵۹ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر

بِهِۦ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّى عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ

کردوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں ۶۰ اور میں بیشک اس پر قوت والا امانت دار ہوں ۶۱ اس نے

الَّذِى عِندَهُۥ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ

عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا ۶۲ کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے

(۵۲) یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے بادشاہوں کی عادت کا جو اس کو علم تھا اس کی بنا پر اس نے یہ کہا اور مراد اس کی یہ تھی کہ جنگ مناسب نہیں ہے اس میں ملک اور اہل ملک کی تباہی و بربادی کا خطرہ ہے اس کے بعد اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا (۵۳) اس سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہ کریں گے اور سوا اس کے کہ ہم ان کے دین کا اتباع کریں وہ اور کسی بات سے راضی نہ ہوں گے تو اس نے پانچ سو غلام اور پانچ سو باندیاں بہترین لباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کرکے زر نگار زینوں پر سوار کرکے بھیجے اور پانچ سو اینٹیں سونے کی اور جواہر سے مرصع تاج اور مشک و عنبر وغیرہ وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے ہدہد یہ دیکھ کر چل دیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سب خبر پہنچائی آپ نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نو فرسنگ کے میدان میں بچھا دی جائیں اور اس کے گرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنادی جائے اور بر و بحر کے خوب صورت جانور اور جنات کے بچے میدان کے دائیں بائیں حاضر کئے جائیں (۵۴) یعنی بلقیس کا ایلچی مع اپنی جماعت کے ہدیہ لے کر (۵۵) یعنی دین اور نبوت اور حکمت و ملک (۵۶) مال و اسباب دنیا (۵۷) یعنی تم اہل مفاخرت ہو زخارف دنیا پر فخر کرتے ہو اور ایک دوسرے کے ہدیہ پر خوش ہوتے ہو مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اس کے دین اور نبوت سے مجھ کو مشرف کیا اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے وفد کے امیر منذر بن عمرو سے فرمایا کہ یہ ہدیئے لے کر (۵۸) یعنی اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو یہ انجام ہوگا جب قاصد ہدیئے لے کر بلقیس کے پاس واپس گئے اور تمام واقعات سنائے تو اس نے کہا بے شک وہ نبی ہیں اور ہمیں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں اور اس نے اپنا تخت اپنے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کرکے تمام دروازے مقفل کر دیئے اور ان پر پہرہ دار مقرر کر دیئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا انتظام کیا تاکہ دیکھے کہ آپ اس کو کیا حکم فرماتے ہیں اور وہ ایک لشکر گراں لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی جس میں بارہ ہزار نواب تھے اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری جب اتنے قریب پہنچ گئی کہ حضرت سے صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا (۵۹) اس سے آپ کا مدعا یہ تھا کہ اس کا تخت حاضر کرکے اس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھا دیں بعضوں نے کہا ہے کہ آپ نے چاہا کہ اس کے آنے سے قبل اس کی وضع

إليك طرفك ۚ فلما رآه مستقرا عنده قال هذا من فضل ربي

سے پہلے ف۶۳ پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے

ليبلوني أأشكر أم أكفر ۖ ومن شكر فإنما يشكر لنفسه ۖ ومن كفر فإن

تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے ف۶۴ اور جو ناشکری کرے تو

ربي غني كريم ﴿٤٠﴾ قال نكروا لها عرشها ننظر أتهتدي أم تكون من

میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا سلیمان نے حکم دیا عورت کا تخت اس کے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کر دو کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا ان میں ہوتی

الذين لا يهتدون ﴿٤١﴾ فلما جاءت قيل أهكذا عرشك ۖ قالت كأنه

ہے جو ناواقف رہے پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی گویا یہ وہی

هو ۚ وأوتينا العلم من قبلها وكنا مسلمين ﴿٤٢﴾ وصدها ما كانت

ہے ف۶۵ اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی ف۶۶ اور ہم فرمانبردار ہوئے ف۶۷ اور اسے روکا ف۶۸ اس چیز نے

تعبد من دون الله ۖ إنها كانت من قوم كافرين ﴿٤٣﴾ قيل لها ادخلي

جسے وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی بے شک وہ کافر لوگوں میں سے تھی اس سے کہا گیا صحن

الصرح ۖ فلما رأته حسبته لجة وكشفت عن ساقيها ۚ قال إنه صرح

میں آ ف۶۹ پھر جب اس نے اسے دیکھا اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں کھولیں ف۷۰ سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا

ممرد من قوارير ۗ قالت رب إني ظلمت نفسي وأسلمت مع سليمان

صحن ہے شیشوں جڑا ف۷۱ عورت نے عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ف۷۲ اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ کے حضور

بقیہ صفحہ ۶۸۳ = بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ پہچان سکتی ہے یا نہیں (۶۰) آپ کا اجلاس صبح سے دوپہر تک ہوتا تھا (۶۱) حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس سے جلد چاہتا ہوں (۶۲) یعنی آپ کے وزیر آصف بن برخیا جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے (۶۳) حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لاؤ حاضر کرو آصف نے عرض کیا آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رتبہ بارگاہ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہو گا آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اسی وقت تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہوا (۶۴) کہ اس شکر کا نفع خود اس شکر گزار کی طرف عائد ہوتا ہے (۶۵) اس جواب سے اس کا کمال عقل معلوم ہوا اب اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے دروازہ بند کرنے قفل لگانے پہرہ دار مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہوا اس پر اس نے کہا (۶۶) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی صحت نبوت کی ہدہد کے واقعہ سے اور امیر وفد سے (۶۷) ہم نے آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری اختیار کی (۶۸) اللہ کی عبادت و توحید سے یا اسلام کی طرف تقدم سے (۶۹) وہ صحن شفاف آبگینہ کا تھا اس کے نیچے آب جاری تھا اس میں مچھلیاں تھیں اور اس کے وسط میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر آپ جلوہ افروز تھے (۷۰) تاکہ پانی میں چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو (۷۱) یہ پانی نہیں ہے یہ سن کر بلقیس نے اپنی ساقیں چھپائیں اور اس سے اس کو بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک و حکومت اللہ کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے اس نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ کی نبوت پر استدلال کیا اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اسلام کی دعوت دی (۷۲) کہ تیرے غیر کو پوجا آفتاب کی پرستش کی

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا

گردن رکھتی ہوں جو رب سارے جہان کا ف۷۳ اور بے شک ہم نے ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو

اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ

پوجو ف۷۴ تو جبھی وہ دو گروہ ہوگئے ف۷۵ جھگڑا کرتے ف۷۶ صالح نے فرمایا اے میری قوم کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو ف۷۷

قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا

بھلائی سے پہلے ف۷۸ اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے ف۷۹ شاید تم پر رحم ہو ف۸۰ بولے ہم نے برا شگون

بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾

لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے ف۸۱ فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے ف۸۲ بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو ف۸۳

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور شہر میں نو شخص تھے ف۸۴ کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا

آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر بولے ہم ضرور رات کو چھاپا ماریں گے صالح اور اس کے گھر والوں پر ف۸۵ پھر اس کے وارث سے ف۸۶ کہیں گے اس گھر والوں

مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا

کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بے شک ہم سچے ہیں اور انھوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی ف۸۷ اور وہ

يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾

غافل رہے تو دیکھو کیسا انجام ہوا ان کے مکر کا ہم نے ہلاک کردیا انھیں ف۸۸ اور ان کی ساری قوم کو ف۸۹

(۷۳) چنانچہ اس نے اخلاص کے ساتھ توحید و اسلام کو قبول کیا اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کی (۷۴) اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو (۷۵) ایک مومن اور ایک کافر (۷۶) ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے کافر گروہ نے کہا اے صالح جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اس کو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو (۷۷) یعنی بلاو عذاب کی (۷۸) بھلائی سے مراد عافیت ورحمت ہے (۷۹) عذاب نازل ہونے سے پہلے کفر سے توبہ کر کے ایمان لا کر (۸۰) اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے (۸۱) حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مبعوث ہوئے اور قوم نے تکذیب کی اس کے باعث بارش رک گئی قحط ہو گیا لوگ بھوکے مرنے لگے اس کو انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا (۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بدشگونی جو تمہارے پاس آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی (۸۳) آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو (۸۴) یعنی ثمود کے شہر میں جس کا نام حجر ہے ان کے شریف زادوں میں سے نو شخص تھے جن کا سردار قدار بن سالف تھا یہی لوگ ہیں جنہوں نے ناقہ کی کوچیں کاٹنے میں سعی کی تھی (۸۵) یعنی رات کے وقت ان کو اور ان کی اولاد کو اور ان کے متبعین کو جو ان پر ایمان لائے ہیں قتل کر دیں گے (۸۶) جس کو ان کے خون کا بدلہ طلب کرنے کا حق ہوگا (۸۷) یعنی ان کے مکر کی جزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی (۸۸) یعنی ان نو شخصوں کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب حضرت صالح علیہ السلام کے مکان کی حفاظت کے لئے فرشتے بھیجے تو وہ نو شخص ہتھیار باندھ کر تلواریں کھینچ کر حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر آئے فرشتوں نے ان کے پتھر مارے وہ پتھر لگتے تھے اور مارنے والے نظر نہ آتے تھے اس طرح ان نو کو ہلاک کیا (۸۹) ہولناک آواز سے

فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۵۲﴾

تو یہ ہیں ان کے گھر ڈھے پڑے بدلہ ان کے ظلم کا بے شک اس میں نشانی ہے جاننے والوں کے لئے

وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿۵۳﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ

اور ہم نے ان کو بچا لیا جو ایمان لائے ف۹۰ اور ڈرتے تھے ف۹۱ اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا بے حیائی

الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿۵۴﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن

پر آتے ہو ف۹۲ اور تم سوجھ رہے ہو ف۹۳ کیا تم مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو عورتیں

دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا

چھوڑ کر ف۹۴ بلکہ تم جاہل لوگ ہو ف۹۵ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر

أَن قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿۵۶﴾

یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو ستھرا پن چاہتے ہیں ف۹۶

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿۵۷﴾ وَأَمْطَرْنَا

تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے ف۹۷ اور ہم نے ان پر

عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ

ایک برساؤ برسایا ف۹۸ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا تم کہو سب خوبیاں اللہ کو ف۹۹ اور سلام

عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۵۹﴾

اس کے چنے ہوئے بندوں پر ف۱۰۰ کیا اللہ بہتر ف۱۰۱ یا ان کے ساختہ شریک ف۱۰۲

(۹۰) حضرت صالح علیہ السلام پر (۹۱) ان کی نافرمانی سے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار تھی (۹۲) اس بے حیائی سے مراد ان کی بدکاری ہے (۹۳) یعنی اس فعل کی قباحت جانتے ہو یا یہ معنی ہیں کہ ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ بالاعلان بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو یا یہ کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بد اعمالی میں مبتلا ہو (۹۴) باوجودیکہ مردوں کے لئے عورتیں بنائی گئی ہیں مردوں کے لئے مرد اور عورتوں کے لئے عورتیں نہیں بنائی گئیں لہٰذا یہ فعل حکمتِ الٰہی کی مخالفت ہے (۹۵) جو ایسا فعل کرتے ہو (۹۶) اور اس گندے کام کو منع کرتے ہیں (۹۷) عذاب میں (۹۸) پتھروں کا (۹۹) یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ پچھلی امتوں کے ہلاک پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائیں (۱۰۰) یعنی انبیاء و مرسلین پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چنے ہوئے بندوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں (۱۰۱) خدا پرستوں کے لئے جو خاص اس کی عبادت کریں اور اس پر ایمان لائیں اور وہ انہیں عذاب و ہلاک سے بچائے (۱۰۲) یعنی بت جو اپنے پرستاروں کے کچھ کام نہ آسکیں تو جب ان میں کوئی بھلائی نہیں وہ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے تو ان کو پوجنا اور معبود ماننا نہایت بے جا ہے اس کے بعد چند انواع ذکر فرمائے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ

یا وہ جس نے آسمان و زمین بنائے ف۱۰۳ اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اُتارا

مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ

تو ہم نے اس سے باغ اُگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ

تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ أَمَّنْ

ان کے پیڑ اُگاتے ف۱۰۴ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ف۱۰۵ بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں ف۱۰۶ یا وہ

جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَا أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ

جس نے زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لیے لنگر بنائے ف۱۰۷

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا

اور دونوں سمندروں میں آڑ رکھی ف۱۰۸ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بلکہ ان میں اکثر

يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

جاہل ہیں ف۱۰۹ یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے ف۱۱۰ جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے بُرائی

وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے ف۱۱۱ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو

أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

یا وہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے ف۱۱۲ اندھیریوں میں خشکی اور تری کی ف۱۱۳ اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے

(۱۰۳) عظیم ترین اشیاء جو مشاہدے میں آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ پر دلالت کرتی ہیں ان کا ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ کیا بت بہتر ہیں یا وہ جس نے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور عجیب مخلوق بنائی (۱۰۴) یہ تمہاری قدرت میں نہ تھا (۱۰۵) کیا یہ دلائل قدرت دیکھ کر ایسا کہا جاسکتا ہے کہ ہرگز نہیں وہ واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۱۰۶) جو اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہیں (۱۰۷) وزنی پہاڑ جو اسے جنبش سے روکتے ہیں (۱۰۸) کہ کھاری میٹھے ملنے نہ پائیں (۱۰۹) جو اپنے رب کی توحید اور اس کے قدرت و اختیار کو نہیں جانتے اور اس پر ایمان نہیں لاتے (۱۱۰) اور حاجت روائی فرماتا ہے (۱۱۱) کہ تم اس میں سکونت کرو اور قرناً بعد قرن اس میں متصرف رہو (۱۱۲) تمہارے منازل و مقاصد کی (۱۱۳) ستاروں سے اور علامتوں سے

بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی ۱۱۴ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ اُن کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ

شرک سے یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا ۱۱۵ اور وہ جو تمہیں آسمانوں

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

اور زمین سے روزی دیتا ہے ۱۱۶ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اگر تم سچے ہو ۱۱۷ تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں

الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ

ہیں مگر اللہ ۱۱۸ اور انہیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے کیا ان کے علم کا

عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا

سلسلہ آخرت کے جاننے تک پہونچ گیا ۱۱۹ کوئی نہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں ۱۲۰ بلکہ وہ اس سے

عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَاۤ اَئِنَّا

اندھے ہیں اور کافر بولے کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے کیا ہم

لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ

پھر نکالے جائیں گے ۱۲۱ بے شک اس کا وعدہ دیا گیا ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں کو یہ تو

(۱۱۴) رحمت سے مراد یہاں بارش ہے (۱۱۵) اس کی موت کے بعد اگرچہ موت کے بعد زندہ کئے جانے کے کفار مقر و معترف نہ تھے لیکن جب کہ اس پر براہین قائم ہیں تو ان کا اقرار نہ کرنا کچھ قابل لحاظ نہیں بلکہ جب وہ ابتدائی پیدائش کے قائل ہیں تو انہیں اعادے کا قائل ہونا پڑے گا کیونکہ ابتدا اعادے پر دلالت قویہ کرتی ہے تو اب ان کے لئے کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہی (۱۱۶) آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات (۱۱۷) اپنے اس دعوٰی میں کہ اللہ کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو جو صفات و کمالات اوپر ذکر کئے گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللہ کے سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے کو کس طرح معبود ٹھہراتے ہو یہاں هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فرما کر ان کے عجز و بطلان کا اظہار منظور ہے (۱۱۸) وہی جاننے والا ہے غیب کا اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے جیسا کہ سورہ آل عمران میں ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ لیعنی اللہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے اور بکثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۔ یعنی جتنے غیب ہیں آسمان اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں شان نزول یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا (۱۱۹) اور انہیں قیامت قائم ہونے کا علم و یقین حاصل ہو گیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں (۱۲۰) انہیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے (۱۲۱) اپنی قبروں سے زندہ

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں ۱۲۲ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا

کیسا ہوا انجام مجرموں کا ۱۲۳ اور تم ان پر غم نہ کھاؤ ۱۲۴ اور

تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

ان کے مکر سے دل تنگ نہ ہو ۱۲۵ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ۱۲۶

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ

اگر تم سچے ہو تم فرماؤ قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ

بَعْضُ الَّذِىْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى

چیز جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ۱۲۷ اور بے شک تیرا رب فضل والا ہے آدمیوں

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا

پر ۱۲۸ لیکن اکثر آدمی حق نہیں مانتے ۱۲۹ اور بے شک تمہارا رب جانتا ہے جو

تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ

ان کے سینوں میں چھپی ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ۱۳۰ اور جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ

کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ۱۳۱ بے شک یہ قرآن ذکر فرماتا ہے

(۱۲۲) یعنی (معاذ اللہ) جھوٹی باتیں (۱۲۳) کہ وہ انکار کے سبب عذاب سے ہلاک کیے گئے (۱۲۴) ان کے اعراض و تکذیب کرنے اور اسلام سے محروم رہنے کے سبب (۱۲۵) کیونکہ اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہے (۱۲۶) یعنی یہ وعدہ عذاب کا کب پورا ہوگا (۱۲۷) یعنی عذاب الٰہی چنانچہ وہ عذاب روز بدر ان پر آ ہی گیا اور باقی کو وہ بعد موت پائیں گے (۱۲۸) اسی لئے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے (۱۲۹) اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جہالت سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں (۱۳۰) یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنا اور آپ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے وہ اس کی سزا دے گا (۱۳۱) یعنی لوح محفوظ میں ثبت ہیں اور جنہیں ان کا دیکھنا بفضل الٰہی میسر ہے ان کے لئے ظاہر ہیں

عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ

بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ف۱۳۲ اور بے شک

لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ

وہ ہدایت اور رحمت ہے مسلمانوں کے لئے بے شک تمہارا رب ان کے آپس میں فیصلہ فرماتا ہے اپنے حکم سے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾

اور وہی ہے عزت والا علم والا تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بے شک تم روشن حق پر ہو

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾

بے شک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے ف۱۳۳ اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر ف۱۳۴

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ

اور اندھوں کو ف۱۳۵ گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سنائے تو وہی سنتے ہیں جو

يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف۱۳۶ اور وہ مسلمان ہیں اور جب بات ان پر آ پڑے گی ف۱۳۷

اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا

ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے ف۱۳۸ جو لوگوں سے کلام کریگا ف۱۳۹ اس لئے کہ لوگ

بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ

ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے ف۱۴۰ اور جس دن اٹھائیں گے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج جو

رکوع ۲

(۱۳۲) دینی امور میں اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا ان کے بہت فرقے ہوگئے اور آپس میں لعن طعن کرنے لگے تو قرآن کریم نے اس کا بیان فرمایا ایسا بیان کیا کہ اگر وہ انصاف کریں اور اس کو قبول کریں اور اسلام لائیں تو ان میں یہ باہمی اختلاف باقی نہ رہے (۱۳۳) مردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جن کے دل مردہ ہیں چنانچہ اسی آیت میں ان کے مقابل اہل ایمان کا ذکر فرمایا اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا جو لوگ اس آیت سے مردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے ہیں ان کا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مردہ کفار کو فرمایا گیا اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ پند و موعظت اور کلام ہدایت کے بسمع قبول سننے کی نفی ہے اور مراد یہ ہے کہ کافر مردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ بتانا کہ مردے نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مردوں کا سننا ثابت ہے (۱۳۴) معنی یہ ہیں کہ کفار غایت اعراض و روگردانی سے مردے اور بہرے کے مثل ہو گئے ہیں کہ انہیں پکارنا اور حق کی دعوت دینا کسی طرح نافع نہیں ہوتا (۱۳۵) جن کی بصیرت جاتی رہی اور دل اندھے ہو گئے (۱۳۶) جن کے پاس سمجھنے والے دل ہیں اور جو علم الٰہی میں سعادت ایمان سے بہرہ اندوز ہونے والے ہیں (بیضاوی و کبیر و ابو السعود و مدارک) (۱۳۷) یعنی ان پر غضب الٰہی ہو گا اور عذاب واجب ہو جائے گا اور حجت پوری ہو چکے گی اس طرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی منکر ترک کر دیں گے اور ان کی درستی کی کوئی امید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہو جائے گی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اس وقت توبہ نفع نہ دے گی (۱۳۸) اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہو گا جو کوہ صفا سے بر آمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا (۱۳۹) بزبان فصیح اور کہے گا ھٰذا مومن و ھٰذا کافر یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے (۱۴۰) یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے جس میں بعث و حساب و عذاب و خروج دابۃ الارض کا بیان ہے اس کے بعد کی آیت میں قیامت کا بیان فرمایا جاتا ہے

يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ

ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے ف۱۴۱ تو ان کے اگلے روکے جائیں گے کہ پچھلے ان سے آملیں یہاں تک کہ جب سب حاضر ہولیں گے ف۱۴۲ فرمائے گا کیا تم نے میری

بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ

آیتیں جھٹلائیں حالانکہ تمہارا علم ان تک نہ پہونچتا تھا ف۱۴۳ یا کیا کام کرتے تھے ف۱۴۴ اور بات

الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا

پڑ چکی ان پر ف۱۴۵ ان کے ظلم کے سبب تو وہ اب کچھ نہیں بولتے ف۱۴۶ کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے

الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

رات بنائی کہ اس میں آرام کریں اور دن کو بنایا سوجھانے والا بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے کہ

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ

کہ ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۷ اور جس دن پھونکا جائے گا صور ف۱۴۸ تو گھبرائے جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں

وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور جتنے زمین میں ہیں ف۱۴۹ مگر جسے خدا چاہے ف۱۵۰ اور سب اس کے حضور حاضر ہوئے عاجزی کرتے ف۱۵۱

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ

اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال ف۱۵۲ یہ کام ہے

اللّٰهِ الَّذِىْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَىْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ

اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز بے شک اسے خبر ہے تمہارے کاموں کی جو

(۱۴۱) جو کہ ہم نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں فوج سے مراد جماعت کثیرہ ہے (۱۴۲) روز قیامت موقف حساب میں (۱۴۳) اور تم نے ان کی معرفت حاصل نہ کی تھی بغیر سوچے سمجھے ہی ان آیتوں کا انکار کر دیا (۱۴۴) جب تم نے ان آیتوں کو بھی نہیں سوچا تم بیکار تو نہیں پیدا کئے گئے تھے (۱۴۵) عذاب ثابت ہو چکا (۱۴۶) کہ ان کے لئے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ عذاب ان پر اس طرح چھا جائے گا کہ وہ بول نہ سکیں گے (۱۴۷) اور آیت میں بعث بعد الموت پر دلیل ہے اس لئے کہ جو دن کی روشنی کو شب کی تاریکی سے اور شب کی تاریکی کو دن کی روشنی سے بدلنے پر قادر ہے وہ مردے کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے نیز انقلاب لیل و نہار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ان کی دنیوی زندگی کا انتظام ہے تو یہ عبث نہیں کیا گیا بلکہ اس زندگانی کے اعمال پر عذاب و ثواب کا ترتب مقتضائے حکمت ہے اور جب دنیا دار العمل ہے تو ضروری ہے کہ ایک دار آخرت بھی ہو وہاں کی زندگانی میں یہاں کے اعمال کی جزا ملے (۱۴۸) اور اس کے پھونکنے والے حضرت اسرافیل ہوں گے علیہ السلام (۱۴۹) ایسا گھبرانا جو سبب موت ہو گا (۱۵۰) اور جس کے قلب کو اللہ تعالیٰ سکون عطا فرمائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ شہداء ہیں جو اپنی تلواریں گلوں میں حمائل کئے عرش کے گرد حاضر ہوں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ شہداء ہیں اس لئے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں "فزع" ان کو نہ پہنچے گا ایک قول یہ ہے کہ نفخہ کے بعد حضرت جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہی باقی رہیں گے (۱۵۱) یعنی روز قیامت سب لوگ بعد موت زندہ کئے جائیں گے اور موقف میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہوں گے صیغہ ماضی سے تعبیر فرمانا تحقق وقوع کے لئے ہے (۱۵۲) معنی یہ ہیں کہ نفخہ کے وقت پہاڑ دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت و قائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ مثل بادلوں کے نہایت تیز چلتے ہوں گے جیسے کہ بادل وغیرہ بڑے جسم چلتے ہیں متحرک نہیں معلوم ہوتے یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ

نیکی لائے ۱۵۳ اس کے لئے اس سے بہتر صلہ ہے ۱۵۴ اور ان کو اس دن کی

يَوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ

گھبراہٹ سے امان ہے ۱۵۵ اور جو بدی لائے ۱۵۶ تو ان کے منہ اوندھائے

فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾

گئے آگ میں ۱۵۷ تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اسی کا جو کرتے تھے ۱۵۸

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا

مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو ۱۵۹ جس نے اسے حرمت والا کیا

وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

ہے ۱۶۰ اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ

اور یہ کہ قرآن کی تلاوت کروں ۱۶۱ تو جس نے راہ پائی اس نے اپنے بھلے کو راہ پائی ۱۶۲

وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ

اور جو بہکے ۱۶۳ تو فرما دو کہ میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں ۱۶۴ اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللہ

لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

کے لئے ہیں عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو انہیں پہچان لوگے ۱۶۵ اور اے محبوب تمہارا رب غافل نہیں اے لوگو تمہارے اعمال سے

(۱۵۳) نیکی سے مراد کلمہ توحید کی شہادت ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اخلاص عمل اور بعض نے کہا کہ ہر طاعت جو اللہ کے لئے کی ہو (۱۵۴) جنت اور ثواب (۱۵۵) جو خوف عذاب سے ہوگی پہلی گھبراہٹ جس کا اوپر کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے (۱۵۶) یعنی شرک (۱۵۷) یعنی وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن ان سے کہیں گے (۱۵۸) یعنی شرک اور معاصی اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرمائے گا کہ آپ فرما دیجئے کہ (۱۵۹) یعنی مکہ مکرمہ کے اور اپنی عبادت اس رب کے ساتھ خاص کروں مکہ مکرمہ کا ذکر اس لئے ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وطن اور وحی کا جائے نزول ہے (۱۶۰) کہ وہاں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کوئی شکار مارا جائے نہ وہاں کی گھانس کاٹی جائے (۱۶۱) مخلوق خدا کو ایمان کی دعوت دینے کے لئے (۱۶۲) اس کا نفع و ثواب وہ پائے گا (۱۶۳) اور رسول خدا کی اطاعت نہ کرے اور ایمان نہ لائے (۱۶۴) میرے ذمہ پہنچا دینا تھا وہ میں نے انجام دیا هٰذِهٖ اٰیَةٌ نسختها اٰیة القتال (۱۶۵) ان نشانیوں سے مراد شق قمر وغیرہ معجزات ہیں اور وہ عقوبتیں جو دنیا میں آئیں جیسے کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا قید ہونا ملائکہ کا انہیں مارنا۔

سُورَةُ الْقَصَصِ ۲۸ مَكِّيَّةٌ ۴۹ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۸۸ رُكُوْعَاتُهَا ۹

سورۃ قصص مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا [1] — اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی [2] ہم تم پر پڑھیں

نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ③ اِنَّ

موسیٰ اور فرعون کی سچی خبر ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں بے شک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا [3] اور اس کے لوگوں کو اپنا تابع بنایا ان میں ایک گروہ کو [4] کمزور

طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

دیکھتا ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا [5] بے شک وہ

مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

فسادی تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں پر احسان فرمائیں

فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ وَنُمَكِّنَ

اور ان کو پیشوا بنائیں [6] اور ان کے ملک و مال کا انہیں کو وارث بنائیں [7] اور انہیں [8]

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ

زمین میں قبضہ دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی دکھا دیں جس کا

(۱) سورہ قصص مکیہ ہے سوائے چار آیتوں کے جو اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ سے شروع ہو کر لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ ایسی ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں نو رکوع اٹھاسی آیتیں چار سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار آٹھ سو حرف ہیں (۲) جو حق کو باطل سے ممتاز کرتی ہے (۳) یعنی سرزمین مصر میں اس کا تسلط تھا اور وہ ظلم و تکبر میں انتہا کو پہنچ گیا تھا حتیٰ کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا (۴) یعنی بنی اسرائیل کو (۵) یعنی لڑکیوں کو خدمت گری کے لئے زندہ چھوڑ دیتا اور بیٹوں کو ذبح کرنے کا سبب یہ تھا کہ کاہنوں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اس لئے وہ ایسا کرتا تھا اور یہ اس کی نہایت حماقت تھی کیونکہ وہ اگر اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی لڑکوں کے قتل کر دینے سے کیا نتیجہ تھا اور اگر سچا نہیں جانتا تھا تو ایسی لغویات کا کیا لحاظ تھا اور قتل کرنا کیا معنی رکھتا تھا (۶) کہ وہ لوگوں کو نیکی کی راہ بتائیں اور لوگ نیکی میں ان کی اقتدا کریں (۷) یعنی فرعون اور اس کی قوم کے املاک و اموال ان ضعیف بنی اسرائیل کو دے دیں (۸) مصر اور شام کی

مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ

انہیں ان کی طرف سے خطرہ ہے ف۹ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا ف۱۰ کہ اسے دودھ پلا ف۱۱

فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ

پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو ف۱۲ تو اسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر ف۱۳ اور نہ غم کر ف۱۴

اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ

بے شک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے ف۱۵ تو اسے اٹھا لیا فرعون

فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ

کے گھر والوں نے ف۱۶ کہ وہ ان کا دشمن اور ان پر غم ہو ف۱۷ بے شک فرعون اور ہامان ف۱۸ اور

جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ

ان کے لشکر خطاکار تھے ف۱۹ اور فرعون کی بی بی نے کہا ف۲۰ یہ بچہ میری

عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ

اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے

وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ

بیٹا بنا لیں ف۲۱ اور وہ بے خبر تھے ف۲۲ اور صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل بے صبر ہو گیا ف۲۳

اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ

ضرور قریب تھا کہ وہ اس کا حال کھول دیتی ف۲۴ اگر ہم نہ ڈھارس بندھاتے اس کے دل پر کہ اسے ہمارے

(۹) کہ بنی اسرائیل کے ایک فرزند کے ہاتھ سے ان کے ملک کا زوال اور ان کا ہلاک ہو (۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانذ ہے آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو خواب کے یا فرشتے کے ذریعہ یا ان کے دل میں ڈال کر الہام فرمایا (۱۱) چنانچہ وہ چند روز آپ کو دودھ پلاتی رہیں اس عرصہ میں نہ آپ روتے تھے نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے نہ آپ کی ہمشیر کے سوا اور کسی کو آپ کی ولادت کی اطلاع تھی (۱۲) کہ ہمسایہ واقف ہو گئے ہیں وہ غمازی اور چغل خوری کریں گے اور فرعون اس فرزند ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا (۱۳) یعنی نیل مصر میں بے خوف و خطر ڈال دے اور اس کے غرق و ہلاک کا اندیشہ نہ کر (۱۴) اس کی جدائی کا (۱۵) تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین ماہ دودھ پلایا اور جب آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو ایک صندوق میں رکھ کر جو خاص طور پر اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا شب کے وقت دریائے نیل میں بہا دیا (۱۶) اس شب کی صبح کو اور اس صندوق کو فرعون کے سامنے رکھا اور وہ کھولا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بر آمد ہوئے جو اپنے انگوٹھے سے دودھ چوستے تھے (۱۷) آخر کار (۱۸) جو اس کا وزیر تھا (۱۹) یعنی نافرمان تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ سزا دی کہ ان کے ہلاک کرنے والے دشمن کی انہیں سے پرورش کرائی (۲۰) جبکہ فرعون نے اپنی قوم کے لوگوں کے ورغلانے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا (۲۱) کیونکہ یہ اسی قابل ہے فرعون کی بی بی آسیہ بہت نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم و کرم کرتی تھیں انہوں نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ بریں معلوم نہیں یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے آسیہ کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی (۲۲) اس سے جو انجام ہونے والا تھا (۲۳) جب انہوں نے سنا کہ ان کے فرزند فرعون کے ہاتھ میں پہنچ گئے (۲۴) اور جوش محبت مادری میں (ہائے بیٹے ہائے بیٹے) پکار اٹھتیں

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ

وعدہ پر یقین رہے ف۲۵ اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا ف۲۶ اس کے پیچھے چلی جا تو وہ اسے دور سے

جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ

دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی ف۲۷ اور ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں ف۲۸

قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ

تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس بچہ کو پال دیں اور

هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا

وہ اس کے خیر خواہ ہیں ف۲۹ تو ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور

تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ط

جانتے ف۳۰ اور جب اپنی جوانی کو پہونچا اور پورے زور پر آیا ف۳۱ ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۳۲

وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ

اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور اس شہر میں داخل ہوا ف۳۳ جس وقت شہر

غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ

والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ف۳۴ تو اس میں دو مرد لڑتے پائے ایک موسیٰ کے گروہ

(۲۵) جو وعدہ ہم کر چکے کہ تیرے اس فرزند کو تیری طرف پھیر لائیں گے (۲۶) جن کا نام مریم تھا کہ حال معلوم کرنے کے لئے (۲۷) کہ یہ اس بچہ کی بہن ہے اور اس کی نگرانی کرتی ہے (۲۸) چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں سے کسی کی چھاتی آپ نے منہ میں نہ لی اس سے ان لوگوں کو بہت فکر ہوئی کہ کہیں سے کوئی ایسی دائی میسر آئے جس کا دودھ آپ پی لیں دائیوں کے ساتھ آپ کی ہمشیر بھی یہ حال دیکھنے چلی گئی تھیں اب انہوں نے موقع پایا (۲۹) چنانچہ وہ ان کی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لئے روتے تھے فرعون آپ کو شفقت کے ساتھ بہلاتا تھا جب آپ کی والدہ آئی اور آپ نے ان کی خوشبو پائی تو آپ کو قرار آیا اور آپ نے ان کا دودھ منہ میں لیا فرعون نے کہا تو اس بچہ کی کون ہے کہ اس نے تیرے سوا کسی کے دودھ کو منہ بھی نہ لگایا انہوں نے کہا میں ایک عورت ہوں پاک صاف رہتی ہوں میرا دودھ خوشگوار ہے جسم خوشبودار ہے اس لئے جن بچوں کے مزاج میں نفاست ہوتی ہے وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں لیتے ہیں میرا دودھ پی لیتے ہیں فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے پر انہیں مقرر کرکے فرزند کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی چنانچہ آپ اپنے مکان پر لے آئیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اس وقت انہیں اطمینان کامل ہو گیا کہ یہ فرزند ارجمند ضرور نبی ہوں گے اللہ تعالیٰ اس وعدہ کا ذکر فرماتا ہے (۳۰) اور شک میں رہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پاس دودھ پینے کے زمانہ تک رہے اور اس زمانہ میں فرعون انہیں ایک اشرفی روز دیتا رہا دودھ چھوٹنے کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پرورش پاتے رہے (۳۱) عمر شریف تیس سال سے زیادہ ہو گئی (۳۲) یعنی مصالح دین و دنیا کا علم (۳۳) وہ شہر یا منف تھا جو حدود مصر میں ہے اصل اس کی مافہ ہے زبان قبطی میں اس لفظ کے معنی ہیں تیس یہ پہلا شہر ہے جو طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آباد ہوا اس سرزمین میں مصر بن حام نے اقامت کی یہ اقامت کرنے والے کل تیس تھے اس لئے اس کا نام مافہ ہوا پھر اس کی عربی منف ہوئی یا وہ شہر حابین تھا جو مصر سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شہر عین شمس تھا (جمل وخازن) (۳۴) اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو آپ نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد شروع کیا بنی اسرائیل کے لوگ آپ کی بات سنتے اور آپ کا اتباع کرتے آپ فرعونیوں کے دین کی مخالفت فرماتے شدہ شدہ اس کا چرچا ہوا اور فرعونی جستجو میں ہوئے اس لئے آپ جس بستی میں داخل ہوتے

شِيْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ

سے تھا ف۳۵ اور دوسرا اس کے دشمنوں سے ف۳۶ تو وہ جو اس کے گروہ سے تھا ف۳۷ اس نے

عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ

موسیٰ سے مدد مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا ف۳۸ تو اس کا کام تمام کردیا ف۳۹ کہا

هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ

یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ف۴۰ بے شک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا عرض کی

رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ف۴۱ تو مجھے بخش دے تو رب نے اسے بخش دیا بے شک وہی بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا

مہربان ہے عرض کی اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ف۴۲ ہرگز میں مجرموں کا

لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا

مددگار نہ ہوں گا تو صبح کی اس شہر میں ڈرتے ہوئے اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے ف۴۳ جبھی دیکھا

الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى

کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی فریاد کر رہا ہے ف۴۴ موسیٰ نے اس سے فرمایا

اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ

بے شک تو کھلا گمراہ ہے ف۴۵ تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اس پر گرفت کرے جو ان

ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دن عید کا تھا لوگ اپنے لہو و لعب میں مشغول تھے (مدارک و خازن) (۳۵) بنی اسرائیل میں سے (۳۶) یعنی قبطی قوم فرعون سے یہ اسرائیلی پر جبر کر رہا تھا کہ اس پر لکڑیوں کا انبار لاد کر فرعون کے مطبخ میں لے جائے (۳۷) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے (۳۸) پہلے آپ نے قبطی سے کہا کہ اسرائیلی پر ظلم نہ کر اس کو چھوڑ دے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرنے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس ظلم سے روکنے کے لئے گھونسا مارا (۳۹) یعنی وہ مر گیا اور آپ نے اس کو ریت میں دفن کر دیا آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا (۴۰) یعنی اس قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا (خازن) (۴۱) یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طریق تواضع ہے کیونکہ آپ سے کوئی معصیت سرزد نہیں ہوئی اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ نہیں ہوتے قبطی کا مارنا آپ کا دفع ظلم اور امداد مظلوم تھی یہ کسی ملت میں بھی گناہ نہیں پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور استغفار چاہنا یہ مقربین کا دستور ہی ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں تاخیر اولیٰ تھی اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترک اولیٰ کو زیادتی فرمایا اور اس پر حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کی (۴۲) یہ کرم بھی کر کہ مجھے فرعون کی صحبت اور اس کے یہاں رہنے سے بھی بچا کہ اس زمرہ میں شمار کیا جانا یہ بھی ایک طرح کا مددگار ہونا ہے (۴۳) کہ خدا جانے اس قبطی کے مارے جانے کا کیا نتیجہ نکلے اور اس کی قوم کے لوگ کیا کریں (۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کرو فرعونی گشت کرتے پھرتے تھے اور انہیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا دوسرے روز جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعونی سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ان سے فریاد کرنے لگا تب حضرت (۴۵) مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اس کو فرعونی کے پنجہ ظلم سے رہائی دلائیں

هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ

دونوں کا دشمن ہے ف۴۶ وہ بولا اے موسیٰ کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل

نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖۗ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ

ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سخت گیر بنو

وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ

اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے ف۴۷ اور شہر کے پرلے کنارے

اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ

سے ایک شخص ف۴۸ دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ! بے شک دربار والے ف۴۹ آپ کے

بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ

قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو نکل جائیے ف۵۰ میں آپ کا خیر خواہ ہوں ف۵۱ تو اس شہر

مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾

سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب مجھے ستمگاروں سے بچا لے ف۵۲

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ

اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا ف۵۳ کہا قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً

بتائے ف۵۴ اور جب مدین کے پانی پر آیا ف۵۵ وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا

(۴۶) یعنی فرعونی پر تو اسرائیلی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے پکڑنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر (۴۷) فرعونی نے یہ بات سنی اور جاکر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعونی مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈنے نکلے (۴۸) جس کو مومن آل فرعون کہتے ہیں یہ خبر سن کر قریب کی راہ سے (۴۹) فرعون کے (۵۰) شہر سے (۵۱) یہ بات خیر خواہی اور مصلحت اندیشی سے کہتا ہوں (۵۲) یعنی قوم فرعون سے (۵۳) مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اس کو مدین ابن ابراہیم کہتے ہیں مصر سے یہاں تک آٹھ روز کی مسافت ہے یہ شہر فرعون کے حدود و قلمرو سے باہر تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کا رستہ بھی نہ دیکھا تھا نہ کوئی سواری ساتھ تھی نہ توشہ نہ کوئی ہمراہی راہ میں درختوں کے پتوں اور زمین کے سبزے کے سوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملتی تھی (۵۴) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ کو مدین تک لے گیا (۵۵) یعنی کنوئیں پر جس سے وہاں کے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو سیراب کرتے تھے یہ کنواں شہر کے کنارے تھا

مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ ۬ وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ

کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے اس طرف ف٥٦ دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں ف٥٧

قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَ اَبُوْنَا

موسیٰ نے فرمایا تم دونوں کا کیا حال ہے ف٥٨ وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتے جب تک سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں ف٥٩ اور ہمارے باپ

شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ

بہت بوڑھے ہیں ف٦٠ تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا ف٦١ عرض کی اے میرے رب میں

لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی

اس کھانے کا جو تو میرے لیے اتارے محتاج ہوں ف٦٢ تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے

اسْتِحْیَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ

چلتی ہوئی ف٦٣ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں

لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٙ قف

کو پانی پلایا ہے ف٦٤ جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں ف٦٥ اس نے کہا ڈریئے نہیں

نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ٚ

آپ بچ گئے ظالموں سے ف٦٦ ان میں کی ایک بولی ف٦٧ اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو ف٦٨

اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ

بے شک بہتر نوکر وہ جو طاقتور ہو امانت دار ہو ف٦٩ کہا میں چاہتا ہوں

(٥٦) یعنی مردوں سے علیحدہ (٥٧) اس انتظار میں کہ لوگ فارغ ہوں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنوئیں کو قوی اور زور آور لوگوں نے گھیر رکھا تھا ان کے ہجوم میں عورتوں سے ممکن نہ تھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا سکتیں (٥٨) یعنی اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں (٥٩) کیونکہ نہ ہم مردوں کے انبوہ میں جا سکتے ہیں نہ پانی کھینچ سکتے ہیں جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس ہو جاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیتے ہیں (٦٠) ضعیف ہیں خود یہ کام نہیں کر سکتے اس لئے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی جب موسیٰ علیہ السلام نے ان کی باتیں سنیں تو آپ کو رقت آئی اور رحم آیا اور وہیں دوسرا کنواں جو اس کے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر اس پر ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے آپ نے تنہا اس کو ہٹا دیا (٦١) دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا بھوک کا غلبہ تھا اس لئے آرام حاصل کرنے کی غرض سے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور بارگاہِ الٰہی میں (٦٢) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھانا ملاحظہ فرمائے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اس درمیان میں ایک لقمہ نہ کھایا تھا شکم مبارک پشت اقدس سے مل گیا تھا اس حالت میں اپنے رب سے غذا طلب کی اور باوجودیکہ بارگاہِ الٰہی میں نہایت قرب و منزلت رکھتے ہیں اس عجز و انکسار کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کیا اور جب وہ دونوں صاحب زادیاں اس روز بہت جلد اپنے مکان واپس ہو گئیں تو ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ آج اس قدر جلد واپس آجانے کا کیا سبب ہوا عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا اس پر ان کے والد صاحب نے ایک صاحب زادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس مردِ صالح کو میرے پاس بلا لاؤ (٦٣) چہرہ آستین سے ڈھکے جسم چھپائے یہ بڑی صاحب زادی تھیں ان کا نام صفوراء ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحب زادی تھیں (٦٤) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت اور ان کی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحب زادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتاتی جائیے یہ آپ نے پردہ کے اہتمام کے لئے فرمایا اور اس طرح تشریف لائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھئے کھانا کھائیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور نہ کیا اور اعوذ باللہ فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی

اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ

کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں ف۷۰ اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت

حِجَجٍۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَۚ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ

کرو ف۷۱ پھر اگر پورے دس برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے ف۷۲ اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا

عَلَیْكَؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (۲۷) قَالَ ذٰلِكَ

نہیں چاہتا ف۷۳ قریب ہے انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے ف۷۴ موسیٰ نے کہا یہ

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّؕ وَ

میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کردوں ف۷۵ تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور

اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ۠ (۲۸) فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ

ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے ف۷۶ پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کر دی ف۷۷ اور

سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًاۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا

اپنی بی بی کو لے کر چلا ف۷۸ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی ف۷۹ اپنی گھر والی سے کہا تم ٹھہرو

اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ

مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں ف۸۰ یا تمہارے لئے کوئی آگ کی چنگاری

لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ (۲۹) فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ

لاؤں کہ تم تاپو پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی میدان کے دہنے

بقیہ صفحہ ٦٩٨ = پلاکر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض لینا قبول نہیں کرتے حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اے جوان ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپ کے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آباؤ اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا (٦٥) اور تمام واقعات و احوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کے درپے جان ہونے تک کے سب حضرت شعیب علیہ السلام سے بیان کر دیئے (٦٦) یعنی فرعون اور فرعونیوں سے کیونکہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں مسائل اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع و احتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے (مدارک) (٦٧) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے واسطے بھیجی گئی تھی بڑی یا چھوٹی (٦٨) کہ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے (٦٩) حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحب زادی سے دریافت کیا کہ تمہیں ان کی قوت و امانت کا کیا علم انہوں نے عرض کیا کہ قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اٹھا لیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (٧٠) یہ وعدہ نکاح تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ مسئلہ عقد کے لئے صیغہ ماضی ضروری ہے مسئلہ اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے (٧١) مسئلہ آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے مسئلہ اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہو سکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہو گا (ہدایہ و احمدی) (٧٢) یعنی یہ تمہاری مہربانی ہوگی اور تم پر واجب نہ ہو گا (٧٣) کہ تم پر پورے دس سال لازم کردوں (٧٤) تو میری طرف سے حسن معاملت اور وفائے عہد ہی ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد پر بھروسہ کرنے کے لئے فرمایا (٧٥) خواہ دس سال کی یا آٹھ سال کی (٧٦) پھر جب آپ کا عقد ہو چکا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحب زادی کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عصا دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور درندوں کو دفع کریں حضرت شعیب علیہ

الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ

کنارے سے وا۸۱ برکت والے مقام میں پیڑ سے وا۸۲ کہ اے موسیٰ بے شک میں

اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ

ہی ہوں اللہ رب سارے جہان کا وا۸۳ اور یہ کہ ڈال دے اپنا عصا وا۸۴ پھر جب موسیٰ نے اسے دیکھا لہراتا

كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا

ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا وا۸۵ اے موسیٰ سامنے آ اور

تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ

ڈر نہیں بے شک تجھے امان ہے وا۸۶ اپنا ہاتھ وا۸۷ گریبان میں ڈال

تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ؗ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ

نکلے گا سفید چمکتا بے عیب وا۸۸ اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لے خوف دور

الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ

کرنے کو وا۸۹ تو یہ دو حجتیں ہیں تیرے رب کی وا۹۰ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ

بے شک وہ بے حکم لوگ ہیں عرض کی اے میرے رب میں نے ان میں ایک جان مار

نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ

ڈالی ہے وا۹۱ تو ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کر دیں اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف

بقیہ صفحہ ۶۹۹ = السلام کے پاس انبیاء علیہم السلام کے کئی عصا تھے صاحب زادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کے عصا پر پڑا جو آپ جنت سے لائے تھے اور انبیاء اس کے وارث ہوتے چلے آئے تھے اور وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہنچا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا (۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت شعیب علیہ السلام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی (۷۸) ان کے والد کی اجازت سے مصر کی طرف (۷۹) جب کہ آپ جنگل میں تھے اندھیری رات تھی سردی شدت کی پڑ رہی تھی راستہ گم ہو گیا تھا اس وقت آپ نے آگ دیکھ کر (۸۰) راہ کی کہ کس طرف ہے (۸۱) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف تھا (۸۲) وہ درخت عناب کا تھا یا عوسج کا (عوسج ایک خار دار درخت ہے جو جنگلوں میں ہوتا ہے) (۸۳) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بے شک اس کلام کا اللہ تعالیٰ ہی متکلم ہے یہ بھی منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف گوش مبارک ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسم اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا (۸۴) چنانچہ آپ نے عصا ڈال دیا وہ سانپ بن گیا (۸۵) تب ندا کی گئی (۸۶) کوئی خطرہ نہیں (۸۷) اپنی قمیص کے (۸۸) شعاع آفتاب کی طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دست مبارک گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس میں ایسی تیز چمک تھی جس سے نگاہیں جھپکیں (۸۹) تاکہ ہاتھ اپنی اصلی حالت پر آئے اور خوف رفع ہو جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا تاکہ جو خوف سانپ دیکھنے کے وقت پیدا ہو گیا تھا رفع ہو جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو خوف زدہ اپنا ہاتھ سینہ پر رکھے گا اس کا خوف دفع ہو جائے گا (۹۰) یعنی عصا اور ید بیضا تمہاری رسالت کی برہانیں ہیں (۹۱) یعنی قبطی میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے

لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾

ہے تو اسے میری مدد کے لئے رسول بنا کہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ ف۹۲ مجھے جھٹلائیں گے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا

فرمایا قریب ہے کہ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوت دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ

يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾

تم دونوں کا کچھ نقصان نہ کرسکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آؤ گے ف۹۳

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ

مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ

کا جادو ف۹۴ اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں ایسا نہ سنا ف۹۵ اور موسیٰ نے

مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ

فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لایا ف۹۶ اور جس

تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ

کے لئے آخرت کا گھر ہوگا ف۹۷ بے شک ظالم مراد کو نہیں پہنچتے ف۹۸ اور فرعون

فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ

بولا اے درباریو! میں تمہارے لئے اپنے سوا کوئی خدا نہیں جانتا

(۹۲) یعنی فرعون اور اس کی قوم (۹۳) فرعون اور اس کی قوم پر (۹۴) ان بدنصیبوں نے معجزات کا انکار کر دیا اور ان کو جادو بتادیا مطلب یہ تھا کہ جس طرح تمام انواع سحر باطل ہوتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ یہ بھی ہے (۹۵) یعنی آپ سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا یا یہ معنی ہیں کہ جو دعوت آپ ہمیں دیتے ہیں وہ ایسی نئی ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد میں بھی ایسی نہیں سنی گئی تھی (۹۶) یعنی جو حق پر ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا (۹۷) اور وہ وہاں کی نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ نوازا جائے گا (۹۸) یعنی کافروں کو آخرت کی فلاح میسر نہیں

فَأَوْقِدْ لِي يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ لِّي صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ

تو اے ہامان میرے لئے گارا پکا کر ف۹۹ ایک محل بنا ف۱۰۰ کہ شاید میں

أَطَّلِعُ إِلٰٓى إِلٰهِ مُوسٰى وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَ

موسیٰ کے خدا کو جھانک آؤں ف۱۰۱ اور بے شک میرے گمان میں تو وہ ف۱۰۲ جھوٹا ہے ف۱۰۳ اور

اسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوٓا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا

اس نے اور اس کے لشکروں نے زمین میں بے جا بڑائی چاہی ف۱۰۴ اور سمجھے کہ انہیں ہماری

لَا يُرْجَعُونَ ﴿۳۹﴾ فَأَخَذْنٰهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ فَانْظُرْ

طرف پھرنا نہیں تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا ف۱۰۵ تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَّدْعُونَ

کیسا انجام ہوا ستم گاروں کا اور انہیں ہم نے ف۱۰۶ دوزخیوں کا پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف

إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُونَ ﴿۴۱﴾ وَأَتْبَعْنٰهُمْ فِي هٰذِهِ

بلاتے ہیں ف۱۰۷ اور قیامت کے دن ان کی مدد نہ ہوگی اور اس دنیا میں ہم نے ان کے

الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوحِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَلَقَدْ

پیچھے لعنت لگائی ف۱۰۸ اور قیامت کے دن ان کا بُرا ہے اور بے شک

اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولٰى

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹ بعد اس کے کہ اگلی سنگتیں (قومیں) ف۱۱۰ ہلاک فرما دیں

(۹۹) اینٹ تیار کر کہتے ہیں کہ یہی دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا ہے یہ صنعت اس سے پہلے نہ تھی (۱۰۰) نہایت بلند (۱۰۱) چنانچہ ہامان نے ہزارہا کاریگر اور مزدور جمع کئے اینٹیں بنوائیں اور عمارتی سامان جمع کر کے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ دنیا میں اس کے برابر کوئی عمارت بلند نہ تھی فرعون نے یہ گمان کیا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لئے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لئے ممکن ہوگا (۱۰۲) یعنی موسیٰ علیہ السلام (۱۰۳) اپنے اس دعوےٰ میں کہ اس کا ایک معبود ہے جس نے اس کو اپنا رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا ہے (۱۰۴) اور حق کو نہ مانا اور باطل پر رہے (۱۰۵) اور سب غرق ہوگئے (۱۰۶) دنیا میں (۱۰۷) یعنی کفر و معاصی کی دعوت دیتے ہیں جس سے عذاب جہنم کے مستحق ہوں اور جو ان کی اطاعت کرے جہنمی ہو جائے (۱۰۸) یعنی رسوائی اور رحمت سے دوری (۱۰۹) یعنی توریت (۱۱۰) مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے

رکوع ۴

بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَمَا

جس میں لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت مانیں اور تم

كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ

طور کی جانب مغرب میں نہ تھے ف۱۱۱ جب کہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا ف۱۱۲ اور اس ف۱۱۳

مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ

وقت تم حاضر نہ تھے مگر ہوا یہ کہ ہم نے سنگتیں پیدا کیں ف۱۱۴ کہ ان پر زمانہ دراز گزرا ف۱۱۵

وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَلٰكِنَّا

اور نہ تم اہل مدین میں مقیم تھے ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ

رسول بنانے والے ہوئے ف۱۱۶ اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی ف۱۱۷ ہاں تمہارے رب

رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ

کی مہر ہے (کہ تمہیں غیب کے علم دیئے) ف۱۱۸ کہ تم ایسی قوم کو ڈر سناؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا

قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ

نہ آیا ف۱۱۹ یہ امید کرتے ہوئے کہ ان کو نصیحت ہو اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہنچتی انہیں کوئی مصیبت ف۱۲۰

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَآ رَسُوْلًا

اس کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۱ تو کہتے اے ہمارے رب تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول

(۱۱۱) اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۱۲) وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا میقات تھا (۱۱۳) اور ان سے کلام فرمایا اور انہیں مقرب کیا (۱۱۴) یعنی بہت سی امتیں بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے (۱۱۵) تو وہ اللہ کا عہد بھول گئے اور انہوں نے اس کی فرمانبرداری ترک کی اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم سے سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اور آپ پر ایمان لانے کے متعلق عہد لئے تھے جب دراز زمانہ گزرا اور امتوں کے بعد امتیں گزرتی چلی گئیں تو وہ لوگ ان عہدوں کو بھول گئے اور اس کی وفا ترک کر دی (۱۱۶) تو ہم نے آپ کو علم دیا اور پہلوں کے حالات پر مطلع کیا (۱۱۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا فرمانے کے وقت (۱۱۸) جن سے تم ان کے احوال بیان فرماتے ہو آپ کا ان امور کی خبر دینا آپ کی نبوت کی ظاہر دلیل ہے (۱۱۹) اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں جو زمانہ فترۃ میں تھے جو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو پچاس برس کی مدت کا ہے (۱۲۰) عذاب و سزا (۱۲۱) یعنی جو کفر و عصیان انہوں نے کیا

فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ

کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان لاتے ف۱۲۲ پھر جب ان کے پاس حق آیا ف۱۲۳

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُوْتِیَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؕ اَوَ لَمْ

ہماری طرف سے بولے ف۱۲۴ انہیں کیوں نہ دیا گیا جو موسٰے کو دیا گیا ف۱۲۵ کیا اس

يَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۟ وَ

کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسٰے کو دیا گیا ف۱۲۶ بولے دو جادو ہیں ایک دوسرے کی پشتی (امداد) پر اور

قَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

بولے ہم ان دونوں کے منکر ہیں ف۱۲۷ تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ

هُوَ اَهْدٰی مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ

جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی ہو ف۱۲۸ میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو ف۱۲۹ پھر اگر وہ یہ تمہارا

يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَ مَنْ اَضَلُّ

فرمانا قبول نہ کریں ف۱۳۰ تو جان لو کہ ف۱۳۱ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون

مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًی مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی

جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَ لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ

ظالم لوگوں کو اور بے شک ہم نے ان کے لئے بات مسلسل اتاری ف۱۳۲ کہ وہ

ع ۵

(۱۲۲) معنیٔ آیت کے یہ ہیں کہ رسولوں کا بھیجنا ہی الزام حجت کے لئے ہے کہ انہیں یہ عذر کرنے کی گنجائش نہ ملے کہ ہمارے پاس رسول نہیں بھیجے گئے اس لئے گمراہ ہو گئے اگر رسول آتے تو ہم ضرور مطیع ہوتے اور ایمان لاتے (۱۲۳) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۲۴) مکہ کے کفار (۱۲۵) یعنی انہیں قرآن کریم یکبارگی کیوں نہیں دیا گیا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری توریت ایک ہی بار میں عطا کی گئی تھی یا یہ معنی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عصا اور ید بیضا جیسے معجزات کیوں نہ دیئے گئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے (۱۲۶) یہود نے قریش کو پیغام بھیجا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سے معجزات طلب کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جن یہود نے یہ سوال کیا ہے کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو انہیں اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے اس کے منکر نہ ہوئے (۱۲۷) یعنی توریت کے بھی اور قرآن کے بھی ان دونوں کو انہوں نے جادو کہا اور ایک قرأت میں ساحران ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ دونوں جادوگر ہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام شان نزول مشرکین مکہ نے یہود مدینہ کے سرداروں کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کتب سابقہ میں کوئی خبر ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں حضور کی نعت و صفت ان کی کتاب توریت میں موجود ہے جب یہ خبر قریش کو پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام و سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہنے لگے کہ وہ دونوں جادوگر ہیں ان میں ایک دوسرے کا معین ومددگار ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (۱۲۸) یعنی توریت و قرآن سے (۱۲۹) اپنے اس قول میں کہ یہ دونوں جادو یا جادوگر ہیں اس میں تنبیہ ہے کہ وہ اس کے مثل کتاب لانے سے عاجز محض ہیں چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے (۱۳۰) اور ایسی کتاب نہ لاسکیں (۱۳۱) ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے (۱۳۲) یعنی قرآن کریم ان کے پاس پیاپے اور مسلسل آیا وعدہ اور وعید اور قصص اور عبرتیں اور موعظتیں تاکہ سمجھیں اور ایمان لائیں

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥١﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ

دھیان کریں جن کو ہم نے اس سے پہلے ۱۳۳ کتاب دی وہ اس پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ

ایمان لاتے ہیں اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے بے شک یہی حق ہے

مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٣﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ

ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ۱۳۴ ان کو ان کا

اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

اجر دوبالا دیا جائے گا ۱۳۵ بدلہ ان کے صبر کا ۱۳۶ اور وہ بھلائی سے برائی کو ٹالتے ہیں ۱۳۷

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ

اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ۱۳۸ اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے تغافل کرتے ہیں ۱۳۹

وَقَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى

اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل بس تم پر سلام ۱۴۰ ہم جاہلوں کے

الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ

غرضی (چاہنے والے) نہیں ۱۴۱ بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى

جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو ۱۴۲ اور کہتے ہیں اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی

(۱۳۳) قرآن شریف سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے شان نزول یہ آیت مومنین اہل کتاب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انہوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگی معاش دیکھی تو بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال ہیں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جاکر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کریں حضور نے اجازت دی اور وہ جاکر اپنے مال لے آئے اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کی ان کے حق میں یہ آیات بِمَا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ تک نازل ہوئیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیتیں اسی اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں چالیس نجران کے اور بتیس حبشہ کے اور آٹھ شام کے تھے (۱۳۴) یعنی نزول قرآن سے قبل ہی ہم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ نبی برحق ہیں کیونکہ توریت وانجیل میں ان کا ذکر ہے (۱۳۵) کیونکہ وہ پہلی کتاب پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی (۱۳۶) کہ انہوں نے اپنے دین پر بھی صبر کیا اور مشرکین کی ایذا پر بھی بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں دو اجر ملیں گے ایک اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور مولا کا بھی تیسرا وہ جس کے پاس باندی تھی جس سے قربت کرتا تھا پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھایا اچھی تعلیم دی اور آزاد کر کے اس سے نکاح کرلیا اس کے لئے بھی دو اجر ہیں (۱۳۷) طاعت سے معصیت کو اور علم سے ایذاء کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ توحید کی شہادت یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ سے شرک کو (۱۳۸) طاعت میں یعنی صدقہ کرتے ہیں (۱۳۹) مشرکین مکہ مکرمہ کے ایمانداروں کو ان کا دین ترک کرنے اور اسلام قبول کرنے پر گالیاں دیتے اور برا کہتے یہ حضرات ان کی بیہودہ باتیں سن کر اعراض فرماتے (۱۴۰) یعنی ہم تمہاری بیہودہ باتوں اور گالیوں کے جواب میں گالیاں نہ دیں گے (۱۴۱) ان کے ساتھ میل جول نشست وبرخاست نہیں چاہتے ہمیں جاہلانہ حرکات گوارا نہیں نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْقِتَالِ (۱۴۲) جن کے لئے اس نے ہدایت مقدر فرمائی جو دلائل سے پند پذیر ہونے اور حق بات ماننے والے ہیں شان نزول مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی

مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا

تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اُچک لے جائیں گے ف۱۴۳ کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں ف۱۴۴

يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَٰكِنَّ

جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ

میں اکثر کو علم نہیں ف۱۴۵ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیئے جو اپنے

مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا

عیش پر اترا گئے تھے ف۱۴۶ تو یہ ہیں ان کے مکان ف۱۴۷ کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر

قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿٥٨﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ

کم ف۱۴۸ اور ہمیں وارث ہیں ف۱۴۹ اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا

حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا

جب تک ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے ف۱۵۰ جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے ف۱۵۱ اور ہم

مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ

شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جب کہ ان کے ساکن ستم گار ہوں ف۱۵۲ اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے

فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ

وہ دنیوی زندگی کا برتاوا اور اس کا سنگار ہے ف۱۵۳ اور جو اللہ کے پاس ہے ف۱۵۴ وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ف۱۵۵

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے ان کی موت کے وقت فرمایا اے چچا کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں تمہارے لئے روز قیامت شاہد ہوں گا انہوں نے کہا کہ اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ۔ مِنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّۃِ دِیْنًا ۔ لَوْلَا الْمَلَامَۃُ اَوْحِذَارُ مَسَبَّۃٍ ۔ لَوَجَدْتَنِیْ سَمْحًا بِذَاکَ مُبِیْنًا ۔ یعنی میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابو طالب کا انتقال ہو گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۴۳) یعنی سرزمین عرب سے ایک دم نکال دیں کے شان نزول یہ آیت حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو ہم یقین سے جانتے ہیں کہ جو آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے لیکن اگر ہم آپ کے دین کا اتباع کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں شہر بدر کر دیں گے اور ہمارے وطن میں نہ رہنے دیں گے اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا (۱۴۴) جہاں کے رہنے والے قتل و غارت سے امن میں ہیں اور جہاں جانوروں اور سبزوں تک کو امن ہے (۱۴۵) اور وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ یہ روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر یہ سمجھ ہوتی تو جانتے کہ خوف و امن بھی اسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہر بدر کئے جانے کا خوف نہ کرتے (۱۴۶) اور انہوں نے طغیان اختیار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی کھاتے اور پوجتے بتوں کو اہل مکہ کو ایسی قوم کے خراب انجام سے خوف دلایا جاتا ہے جن کا حال ان کی طرح تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پاتے اور شکر نہ کرتے ان نعمتوں پر اتراتے وہ ہلاک کر دیئے گئے (۱۴۷) جن کے آثار باقی ہیں اور عرب کے لوگ اپنے سفروں میں انہیں دیکھتے ہیں (۱۴۸) کہ کوئی مسافر یا رہروان میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے پھر خالی پڑے رہتے ہیں (۱۴۹) ان مکانوں کے یعنی وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ ان کے بعد ان کا کوئی جانشین باقی نہ رہا اب اللہ کے سوا ان مکانوں کا کوئی وارث نہیں خلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے (۱۵۰) یعنی مرکزی مقام میں بعض مفسرین نے کہا کہ ام القریٰ سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور رسول سے مراد خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۵۱) اور انہیں تبلیغ کرے اور خبر دے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب کیا جائے گا تاکہ ان پر حجت لازم ہو اور ان کے لئے عذر کی گنجائش باقی نہ رہے (۱۵۲) رسول کی تکذیب کرتے ہوں اپنے

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٠﴾ أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ

تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۵۶ تو کیا وہ جسے ہم نے اچھا وعدہ دیا ف۱۵۷ تو وہ اس سے ملے گا

كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ

اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت کے دن گرفتار کرکے

الْمُحْضَرِينَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ

حاضر لایا جائے گا ف۱۵۸ اور جس دن انہیں ندا کرے گا ف۱۵۹ تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک

الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

جنہیں تم ف۱۶۰ گمان کرتے تھے کہیں گے وہ جن پر بات ثابت ہوچکی ف۱۶۱

رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۖ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ۖ

اے ہمارے رب یہ ہیں وہ جنہیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے انہیں گمراہ کیا جیسے خود گمراہ ہوئے تھے ف۱۶۲ ہم ان سے بیزار ہوکر تیری طرف رجوع لاتے

مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

ہیں وہ ہم کو نہ پوجتے تھے ف۱۶۳ اور ان سے فرمایا جائے گا اپنے شریکوں کو پکارو ف۱۶۴ تو وہ پکاریں گے

فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾

تو وہ ان کی نہ سنیں گے اور دیکھیں گے عذاب کیا اچھا ہوتا اگر وہ راہ پاتے ف۱۶۵

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ

اور جس دن انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا ف۱۶۶ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ف۱۶۷ تو اس دن

بقیہ صفحہ ۷۰۶ = کفر پر مصر ہوں اور اس سبب سے عذاب کے مستحق ہوں (۱۵۳) جس کی بقا بہت تھوڑی اور جس کا انجام فنا (۱۵۴) یعنی آخرت کے منافع (۱۵۵) تمام کدورتوں سے خالی اور دائم غیر منقطع (۱۵۶) کہ اتنا سمجھ سکو کہ باقی فانی سے بہتر ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہ دے وہ نادان ہے (۱۵۷) ثواب جنت کا (۱۵۸) یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ان میں پہلا جسے اچھا وعدہ دیا گیا مومن ہے اور دوسرا کافر (۱۵۹) اللہ تعالیٰ بطریق توبیخ (۱۶۰) دنیا میں میرا شریک (۱۶۱) یعنی عذاب واجب ہوچکا اور وہ لوگ اہل ضلالت کے سردار اور ائمہ کفر ہیں (۱۶۲) یعنی وہ لوگ ہمارے بہکانے سے باختیار خود گمراہ ہوئے ہماری ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں ہم نے انہیں مجبور نہ کیا تھا (۱۶۳) بلکہ وہ اپنی خواہشوں کے پرستار اور اپنی شہوات کے مطیع تھے (۱۶۴) یعنی کفار سے فرمایا جائے گا کہ اپنے بتوں کو پکارو وہ تمہیں عذاب سے بچائیں (۱۶۵) دنیا میں تاکہ آخرت میں عذاب نہ دیکھتے (۱۶۶) یعنی کفار سے دریافت فرمائے گا (۱۶۷) جو تمہاری طرف بھیجے گئے تھے اور حق کی دعوت دیتے تھے

عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ

ان پر خبریں اندھی ہو جائیں گی ۱۶۸ تو وہ کچھ پوچھ گچھ نہ کریں گے ۱۶۹ تو وہ جس نے توبہ کی ۱۷۰

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

اور ایمان لایا ۱۷۱ اور اچھا کام کیا قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ

اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے ۱۷۲ ان کا ۱۷۳ کچھ اختیار نہیں پاکی

اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

اور برتری ہے اللہ کو ان کے شرک سے اور تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپا ہے

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى

۱۷۴ اور جو ظاہر کرتے ہیں ۱۷۵ اور وہی ہے اللہ کہ کوئی خدا نہیں اس کے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا ۱۷۶

وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے ۱۷۷ اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے تم فرماؤ ۱۷۸ بھلا دیکھو تو اگر

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ

اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے ۱۷۹ تو اللہ کے

غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لادے ۱۸۰ تو کیا تم سنتے نہیں ۱۸۱ تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر

(۱۶۸) اور کوئی عذر اور حجت انہیں نظر نہ آئے گی (۱۶۹) اور غایت دہشت سے ساکت رہ جائیں گے یا کوئی کسی سے اس لئے نہ پوچھے گا کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں تابع ہوں یا متبوع کافر ہوں یا کافرگر (۱۷۰) شرک سے (۱۷۱) اپنے رب پر اور اس تمام پر جو رب کی طرف سے آیا (۱۷۲) شان نزول یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت کے لئے کیوں برگزیدہ کیا یہ قرآن مکہ وطائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا اس کلام کا قائل ولید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ رسولوں کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اس کی مرضی میں دخل کی کیا مجال (۱۷۳) یعنی مشرکین کا (۱۷۴) یعنی کفر اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت جس کو یہ لوگ چھپاتے ہیں (۱۷۵) اپنی زبانوں سے خلاف واقع جیسے کہ نبوت میں طعن کرنا اور قرآن پاک کی تکذیب (۱۷۶) کہ اس کے اولیاء دنیا میں بھی اس کی حمد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی حمد سے لذت اٹھاتے ہیں (۱۷۷) اسی کی قضاء ہر چیز میں نافذ وجاری ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اپنے فرمانبرداروں کے لئے مغفرت کا اور نافرمانوں کے لئے شفاعت کا حکم فرماتا ہے (۱۷۸) اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے (۱۷۹) اور دن نکالے ہی نہیں (۱۸۰) جس میں تم اپنی معاش کے کام کر سکو (۱۸۱) گوش ہوش سے کہ شرک سے باز آؤ

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ

تو اللہ کے ف۱۸۲ رکھے دن ہمیشہ تک قیامت اللہ

غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لاوے جس میں آرام کرو ف۱۸۳ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں ف۱۸۴ اور

مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ

اس نے اپنی مہر سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

دن میں اس کا فضل ڈھونڈو ف۱۸۵ اور اس لئے کہ تم حق مانو ف۱۸۶ اور جس دن انہیں ندا کرے گا

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا

تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جو تم بکتے تھے اور ہر گروہ

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ

میں سے ہم ایک گواہ نکال کر ف۱۸۷ فرمائیں گے اپنی دلیل لاؤ ف۱۸۸ تو جان لیں گے کہ ف۱۸۹

الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ اِنَّ قَارُوْنَ

حق اللہ کا ہے اور ان سے کھوئی جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۰ بے شک قارون

كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ

موسیٰ کی قوم سے تھا ف۱۹۱ پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے

(۱۸۲) رات ہونے ہی نہ دے (۱۸۳) اور دن میں جو کام اور محنت کی تھی اس کی تکان دور کرو (۱۸۴) کہ تم کتنی بڑی غلطی میں ہو جو اس کے ساتھ اور کو شریک کرتے ہو (۱۸۵) کسب معاش کرو (۱۸۶) اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ (۱۸۷) یہاں گواہ سے رسول مراد ہیں جو اپنی اپنی امتوں پر شہادت دیں گے کہ انہوں نے انہیں رب کے پیام پہنچائے اور نصیحتیں کیں (۱۸۸) یعنی شرک اور رسولوں کی مخالفت جو تمہارا شیوہ تھا اس پر کیا دلیل ہے پیش کرو (۱۸۹) الہیت و معبودیت خاص (۱۹۰) دنیا میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے (۱۹۱) قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا یصہر کا بیٹا تھا نہایت خوب صورت شکیل آدمی تھا اسی لئے اس کو منور کہتے تھے اور بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا ناداری کے زمانہ میں نہایت متواضع و با اخلاق تھا دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی طرح منافق ہو گیا کہا گیا ہے کہ فرعون نے اس کو بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا

مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ

جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اس سے اس کی

قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ﴿۷۶﴾ وَابْتَغِ فِیْمَآ

قوم ف۱۹۲ نے کہا اترا نہیں ف۱۹۳ بے شک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال تجھے

اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا

اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر ف۱۹۴ اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول ف۱۹۵

وَاَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ ؕ

اور احسان کر ف۱۹۶ جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور ف۱۹۷ زمین میں فساد نہ چاہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ

بے شک اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا بولا یہ ف۱۹۸ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے

عِنْدِیْ ؕ اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ

پاس ہے ف۱۹۹ اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ سنگتیں (قومیں) ہلاک فرما دیں

الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا یُسْــٴَـلُ

جن کی قوتیں اس سے سخت تھیں اور جمع اس سے زیادہ ف۲۰۰ اور مجرموں

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ ؕ

سے ان کے گناہوں کی پوچھ نہیں ف۲۰۱ تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں ف۲۰۲

(۱۹۲) یعنی مومنین بنی اسرائیل (۱۹۳) کثرت مال پر (۱۹۴) اللہ کی نعمتوں کا شکر کرکے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرکے (۱۹۵) یعنی دنیا میں آخرت کے لئے عمل کرکے عذاب سے نجات پائے اس لئے کہ دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کے لئے عمل کرے صدقہ دے کر صلہ رحمی کرکے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اس کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اپنی صحت وقوت وجوانی و دولت کو نہ بھول اس سے کہ ان کے ساتھ آخرت طلب کرے حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے ثروت کو ناداری سے پہلے فراغت کو شغل سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے (۱۹۶) اللہ کے بندوں کے ساتھ (۱۹۷) معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کرکے اور ظلم وبغاوت کرکے (۱۹۸) یعنی قارون نے کہا کہ یہ مال (۱۹۹) اس علم سے مراد یا علم توریت ہے یا علم کیمیا جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اور اس کے ذریعہ سے رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنالیتا تھا یا علم تجارت یا علم زراعت یا اور پیشوں کا علم سل نے فرمایا جس نے خود بینی کی فلاح نہ پائی (۲۰۰) یعنی قوت ومال میں اس سے زیادہ تھے اور بڑی جماعتیں رکھتے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا پھر یہ کیوں قوت ومال کی کثرت پر غرور کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاک ہے (۲۰۱) ان سے دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا حال جاننے والا ہے لہٰذا استعلام کے لئے سوال نہ ہو گا توبیخ و زجر کے لئے ہو گا (۲۰۲) بہت سے سوار جلو میں لئے ہوئے زیوروں سے آراستہ حریری لباس پہنے آراستہ گھوڑوں پر سوار

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ

بولے وہ جو دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا جیسا

اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

قارون کو ملا بے شک اس کا بڑا نصیب ہے اور بولے وہ جنہیں علم دیا

الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ

گیا ف۲۰۳ خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے ف۲۰۴ اور

لَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ قف

یہ انہیں کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں ف۲۰۵ تو ہم نے اسے ف۲۰۶ اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا

فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ

تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی ف۲۰۷ اور نہ وہ

مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ

بدلہ لے سکا ف۲۰۸ اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح ف۲۰۹

يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

کہنے لگے عجب بات ہے اللہ رزق وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہے

وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

اور تنگی فرماتا ہے ف۲۱۰ اگر اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا اے عجب کافروں کا بھلا

(۲۰۳) یعنی بنی اسرائیل کے علماء (۲۰۴) اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی (۲۰۵) یعنی عمل صالح صابرین ہی کا حصہ ہیں اور اس کا ثواب وہی پاتے ہیں (۲۰۶) یعنی قارون کو (۲۰۷) قارون اور اس کے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علماء سیر واخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد مذبح کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مذبح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھالیتی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی ہوئی اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی میں کچھ بھی نہ رہا باوجودیکہ میں توریت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھلا نہ دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رؤسائے بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا کہ اپنی لاٹھیاں لے آؤ انہیں سب کو اپنے قبہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل ان لاٹھیوں کا پہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سرسبز و شاداب ہو گیا اس میں پتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو سے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی مدارات کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی سرکشی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درہم و دینار و مویشی وغیرہ میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ دے گا لیکن گھر جا کر حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا کہ فلانی بد چلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ مقرر کرو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور بہت سے مواعید کر کے یہ تہمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ

نہیں یہ آخرت کا گھر ۲۱۱ ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں

عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ

تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ۲۱۲ ہے جو

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا

نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر ہے ۲۱۳ اور جو بدی لاتے بد کام

يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ

والوں کو بدلہ نہ ملے گا مگر جتنا کیا تھا بے شک

الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ

جس نے تم پر قرآن فرض کیا ۲۱۴ وہ تمہیں پھیرے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو ۲۱۵ تم فرماؤ میرا رب

اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا

خوب جانتا ہے اسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی میں ہے ۲۱۶ اور

كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

تم امید نہ رکھتے تھے کہ کتاب تم پر بھیجی جائے گی ۲۱۷ ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی

فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

تو تم ہرگز کافروں کی پشتی (مدد) نہ کرنا ۲۱۸ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں

بقیہ صفحہ ۷۱۱ = بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بہتان لگائے گا اس کے اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کرے گا اس کے اگر بی بی نہیں ہے تو سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر بی بی ہے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ مرجائے قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ آپ ہی ہوں فرمایا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکار عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور توریت نازل کی سچ کہہ دے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر بہتان لگا کر انہیں ایذا دینے کی جرأت اسے نہ ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے توبہ کرنا بہتر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون کہلانا چاہتا ہے اللہ عزوجل کی قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لئے بہت مال کثیر مقرر کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے حضور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے یارب اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرماں برداری کرنے کا حکم دیا ہے آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا جو قارون کا ساتھی ہو اس کے ساتھ اس کی جگہ ٹھہرا رہے جو میرا ساتھی ہو جدا ہو جائے سب لوگ قارون سے جدا ہو گئے اور سوا دو شخصوں کے کوئی اس کے ساتھ نہ رہا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انہیں پکڑ لے تو وہ گھٹنوں تک دھنس گئے پھر آپ نے یہی فرمایا تو کمر تک دھنس گئے آپ یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے اب وہ بہت منت و لجاجت کرتے تھے اور قارون آپ کو اللہ کی قسمیں اور رشتہ و قرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی قتادہ نے کہا کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن و اموال کی وجہ سے اس کے لئے بددعا کی یہ سن کر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کا مکان اور اس کے خزانے و اموال سب زمین میں دھنس گئے

بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

بعد اس کے کہ وہ تمہاری طرف اتاری گئیں ۲۱۹ اور اپنے رب کی طرف بلاؤ ۲۲۰ اور ہرگز شرک والوں میں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ قف

سے نہ ہونا ۲۲۱ اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ع

ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے ۲۲۲

سورۃ العنکبوت ۲۹ مکیۃ ۸۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتہا ۶۹ رکوعاتہا ۷

سورۃ عنکبوت مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں انہتر آیات اور سات رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی

لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ

آزمائش نہ ہوگی ۲ اور بے شک ہم نے ان سے اگلوں کو جانچا ۳ تو ضرور اللہ

اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾ اَمْ حَسِبَ

سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا ۴ یا یہ سمجھے ہوئے

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾

ہیں وہ جو برے کام کرتے ہیں ۵ کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے ۶ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں

بقیہ صفحہ ۷۱۲ = (۲۰۸) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (۲۰۹) اپنی اس آرزو پر نادم ہو کر (۲۱۰) جس کے لئے چاہے (۲۱۱) یعنی جنت (۲۱۲) محمود (۲۱۳) دس گنا ثواب (۲۱۴) یعنی اس کی تلاوت و تبلیغ اور اس کے احکام پر عمل لازم کیا (۲۱۵) یعنی مکہ مکرمہ میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں بڑے شان و شکوہ اور عزت و وقار اور غلبہ و اقتدار کے ساتھ داخل کرے گا وہاں کے رہنے والے سب آپ کے زیر فرمان ہوں گے شرک اور اس کے حامی ذلیل و رسوا ہوں گے شان نزول یہ آیت کریمہ جحفہ میں نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے وہاں پہنچے اور آپ کو اپنے اور اپنے آباء کے جائے ولادت مکہ مکرمہ کا شوق ہوا تو جبریل امین آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ کیا حضور کو اپنے شہر مکہ مکرمہ کا شوق ہے فرمایا ہاں انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی معاد کی تفسیر موت و قیامت و جنت سے بھی کی گئی ہے (۲۱۶) یعنی میرا رب جانتا ہے کہ میں ہدایت لایا اور میرے لئے اس کا اجر و ثواب ہے اور مشرکین گمراہی میں ہیں اور سخت عذاب کے مستحق شان نزول یہ آیت کفار مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہا اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ یعنی آپ ضرور کھلی گمراہی میں ہیں (معاذ اللہ) (۲۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ خطاب ظاہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اور مراد اس سے مومنین ہیں (۲۱۸) ان کے معین و مددگار نہ ہونا (۲۱۹) یعنی کفار کی گمراہ کن باتوں کی طرف التفات نہ کرنا اور انہیں ٹھکرا دینا (۲۲۰) خلق کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کی دعوت دو (۲۲۱) ان کی اعانت و موافقت نہ کرنا (۲۲۲) آخرت میں اور وہی اعمال کی جزا دے گا

(۱) سورۂ عنکبوت مکیہ ہے اس میں سات رکوع انہتر آیتیں نو سو اسی کلمے چار ہزار ایک سو پینسٹھ حرف ہیں (۲) شدائد تکالیف اور انواع مصائب اور ذوق طاعات و ترک شہوات و بذل جان و مال سے کہ ان کی حقیقت ایمان خوب ظاہر ہو جائے اور مومن مخلص اور منافق میں امتیاز ظاہر ہو جائے شان نزول یہ آیت ان حضرات کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے اسلام کا اقرار کیا تو اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ محض اقرار کافی نہیں جب تک کہ ہجرت نہ کرو ان صاحبوں نے ہجرت کی اور بقصد مدینہ روانہ ہوئے مشرکین ان کے در پے ہوئے اور ان سے قتال کیا بعض حضرات ان میں سے شہید ہو گئے بعض بچ آئے ان کے حق میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد ان لوگوں

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ

جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو ف۷ تو بے شک اللہ کی میعاد ضرور آنے والی ہے ف۸ اور وہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ

سنتا جانتا ہے ف۹ اور جو اللہ کی راہ میں کوشش کرے ف۱۰ تو اپنے ہی بھلے کو کوشش کرتا ہے ف۱۱

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بے شک اللہ بے پرواہ ہے سارے جہان سے ف۱۲ اور جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ

کام کئے ہم ضرور ان کی برائیاں اتار دیں گے ف۱۳ اور ضرور انہیں اس کام پر بدلہ دیں گے

الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ

جو ان کے سب کاموں میں اچھا تھا ف۱۴ اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی ف۱۵

وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ

اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو تو ان کا کہا نہ مان ف۱۶

اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتا دوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے ف۱۷ اور جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹ وَمِنَ

اور اچھے کام کئے ضرور ہم انہیں نیکوں میں شامل کریں گے ف۱۸ اور بعض

بقیہ صفحہ ۷۱۳ = سے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور عمار بن یاسر وغیرہ ہیں جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمار کے حق میں نازل ہوئی جو خدا پرستی کی وجہ سے ستائے جاتے تھے اور کفار انہیں سخت ایذائیں پہنچاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت مہجع بن عبداللہ کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا کہ مہجع سید الشہداء ہیں اور اس امت میں باب جنت کی طرف پہلے وہ پکارے جائیں گے ان کے والدین اور ان کی بی بی کو ان کا بہت صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی پھر ان کی تسلی فرمائی (۳) طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا بعض ان میں سے وہ ہیں جو آرے سے چیر ڈالے گئے بعض لوہے کی کنگھیوں سے پرزے پرزے کئے گئے اور مقام صدق و وفا میں ثابت و قائم رہے (۴) ہر ایک کا حال ظاہر فرما دے گا (۵) شرک و معاصی میں مبتلا ہیں (۶) اور ہم ان سے انتقام نہ لیں گے (۷) بعث و حساب سے ڈرے یا ثواب کی امید رکھے (۸) اس نے ثواب و عذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے ضرور پورا ہونے والا ہے چاہئے کہ اس کے لئے تیار رہے اور عمل صالح میں جلدی کرے (۹) بندوں کے اقوال و افعال کو (۱۰) خواہ اعداء دین سے محاربہ کر کے یا نفس و شیطان کی مخالفت کر کے اور طاعت الٰہی پر صابر و قائم رہ کر (۱۱) اس کا نفع و ثواب پائے گا (۱۲) انس و جن و ملائکہ اور ان کے اعمال و عبادات سے اس کا امر و نہی فرمانا بندوں پر رحمت و کرم کے لئے ہے (۱۳) نیکیوں کے سبب (۱۴) یعنی عمل نیک پر (۱۵) احسان اور نیک سلوک کی شان نزول یہ آیت اور سورۂ لقمان سورۂ احقاف کی آیتیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں و بقول ابن اسحٰق سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئیں ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد سابقین اولین میں سے تھے اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں نہ پیوں یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لئے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز نہ کھایا نہ پیا نہ سایہ میں بیٹھی اس سے ضعیف ہو گئی پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی تب حضرت سعد اس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا چاہے مت کھا جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہو گئی کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں

النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ

آدمی کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں انھیں کوئی تکلیف دی

جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ

جاتی ہے ف۱۹ تو لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں ف۲۰ اور اگر تمہارے رب کے پاس سے مدد

رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ

آئے ف۲۱ تو ضرور کہیں گے ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے ف۲۲ کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ

صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ

جہان بھر کے دلوں میں ہے ف۲۳ اور ضرور اللہ ظاہر کردے گا ایمان والوں کو ف۲۴ اور ضرور ظاہر کر

الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا

دے گا منافقوں کو ف۲۵ اور کافر مسلمانوں سے بولے ہماری راہ

سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ

پر چلو اور ہم تمہارے گناہ اٹھا لیں گے ف۲۶ حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے

خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ

کچھ نہ اٹھائیں گے بے شک وہ جھوٹے ہیں اور بیشک ضرور اپنے ف۲۷ بوجھ اٹھائیں گے

وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا

اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ ف۲۸ اور ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو کچھ بہتان

بقیہ صفحہ ۷۱۴ = تو کھانے پینے لگی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے (۱۶) کیونکہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کو کسی کے کہنے سے مان لینا تقلید ہے معنی یہ ہوئے کہ واقع میں میرا کوئی شریک نہیں تو علم و تحقیق سے تو کوئی بھی کسی کو میرا شریک مان ہی نہیں سکتا محال ہے رہا تقلیداً بغیر علم کے میرے لئے شریک مان لینا یہ نہایت قبیح ہے اس میں والدین کی ہرگز اطاعت نہ کر مسئلہ ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو (۱۷) تمہارے کردار کی جزا دے کر (۱۸) کہ ان کے ساتھ حشر فرمائیں گے اور صالحین سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں (۱۹) یعنی دین کے سبب سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے جیسے کہ کفار کا ایذا پہنچانا (۲۰) اور جیسا اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے تھا ایسا خلق کی ایذا سے ڈرتے ہیں حتی کہ ایمان ترک کر دیتے ہیں اور کفر اختیار کر دیتے ہیں یہ حال منافقین کا ہے (۲۱) مثلاً مسلمانوں کی فتح ہو یا انہیں دولت ملے (۲۲) ایمان و اسلام میں اور تمہاری طرح دین پر ثابت تھے تو ہمیں اس میں شریک کرو (۲۳) کفر یا ایمان (۲۴) جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور بلاء و معصیت میں اپنے ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہے (۲۵) اور دونوں فریقوں کو جزا دے گا (۲۶) کفار مکہ نے مومنین قریش سے کہا تھا کہ تم ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دین اختیار کرو تمہیں اللہ کی طرف سے جو مصیبت پہنچے گی اس کے ہم کفیل ہیں اور تمہارے گناہ ہماری گردن پر یعنی اگر ہمارے طریقہ پر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو پکڑا اور عذاب کیا تو تمہارا عذاب ہم اپنے اوپر لے لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب فرمائی (۲۷) کفر و معاصی کے (۲۸) ان کے گناہوں کے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا اور راہ حق سے روکا حدیث شریف میں ہے جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا اس پر اس طریقہ نکالنے کا گناہ بھی ہے اور قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کریں ان کے گناہ بھی بغیر اس کے کہ ان پر سے ان کے بار گناہ میں کچھ بھی کمی ہو (مسلم شریف)

ع ۱۳ ۱۳

يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ ع

اٹھاتے تھے ف۲۹ اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ

پچاس سال کم ہزار برس رہا ف۳۰ تو انہیں طوفان نے آ لیا اور وہ

ظٰلِمُوْنَ ۝۱۴ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً

ظالم تھے ف۳۱ تو ہم نے اسے ف۳۲ اور کشتی والوں کو ف۳۳ بچا لیا اور اس کشتی کو سارے جہاں

لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۵ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ

کے لیے نشانی کیا ف۳۴ اور ابراہیم کو ف۳۵ جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۶ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

اس میں تمہارا بھلا ہے اگر تم جانتے تم تو اللہ کے سوا

دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو ف۳۶ بے شک وہ جنہیں تم اللہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ

کے سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے کچھ مالک نہیں تو اللہ کے پاس رزق

الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۷ وَ

ڈھونڈو ف۳۷ اور اس کی بندگی کرو اور اس کا احسان مانو تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ف۳۸ اور

(۲۹) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و افتراء سب کا جاننے والا ہے لیکن یہ سوال توبیخ کے لئے ہے (۳۰) اس تمام مدت میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور ان کی ایذاؤں پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی (۳۱) طوفان میں غرق ہوگئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ان کی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام پچاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کیونکہ بفضلہ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلق کثیر مشرف بہ ایمان ہوچکی ہے (۳۲) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو (۳۳) جو آپ کے ساتھ تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی نصف مرد نصف عورت ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاں بھی شامل ہیں (۳۴) کہا گیا ہے کہ وہ کشتی جودی پہاڑ پر مدت دراز تک باقی رہی (۳۵) یاد کرو (۳۶) کہ بتوں کو خدا کا شریک کہتے ہو (۳۷) وہی رزاق ہے (۳۸) آخرت میں

وَإِنْ تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى

اگر تم جھٹلاؤ ف۳۹ تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں ف۴۰ اور رسول کے

الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ

ذمہ نہیں مگر صاف پہونچا دینا اور کیا انہوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق کی ابتداء

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيرُوا

فرماتا ہے ف۴۱ پھر اسے دوبارہ بنائے گا ف۴۲ بے شک یہ اللہ کو آسان ہے ف۴۳ تم فرماؤ زمین میں

فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِئُ

سفر کرکے دیکھو ف۴۴ اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے ف۴۵ پھر اللہ دوسری اٹھان

النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ

اٹھاتا ہے ف۴۶ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے عذاب دیتا ہے

مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا أَنْتُمْ

جسے چاہے ف۴۷ اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے ف۴۸ اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے اور نہ تم

بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ

زمین میں ف۴۹ قابو سے نکل سکو اور نہ آسمان میں ف۵۰ اور تمہارے لئے اللہ

دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ

کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا اور نہ مددگار اور وہ جنھوں نے میری آیتوں اور

(۳۹) اور مجھے نہ مانو تو اس سے میرا کوئی ضرر نہیں میں نے راہ دکھا دی معجزات پیش کر دیئے میرا فرض ادا ہو گیا اس پر بھی اگر تم نہ مانو (۴۰) اپنے انبیاء کو جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ ان کے جھٹلانے کا انجام یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کیا (۴۱) کہ پہلے انھیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے پھر گوشت پارہ بناتا ہے اس طرح تدریجاً ان کی خلقت کو مکمل کرتا ہے (۴۲) آخرت میں بعث کے وقت (۴۳) یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا (۴۴) گزشتہ قوموں کے دیار و آثار کو کہ (۴۵) مخلوق کو پھر اسے موت دیتا ہے (۴۶) یعنی جب یہ یقین سے جان لیا کہ پہلی مرتبہ اللہ ہی نے پیدا کیا تو معلوم ہو گیا کہ اس خالق کا مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ بھی متعذر نہیں (۴۷) اپنے عدل سے (۴۸) اپنے فضل سے (۴۹) اپنے رب کے (۵۰) اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں مجال نہیں یا یہ معنی ہیں کہ نہ زمین والے اس کے حکم و قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں نہ آسمان والے

اللّٰهِ وَ لِقَآىٕهٖۤ اُولٰٓىٕكَ یَىٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ

میرے ملنے کو نہ مانا وا۵ وہ ہیں جنھیں میری رحمت کی آس نہیں اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ (٢٣) فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ

دردناک عذاب ہے وا۵۲ تو اس کی قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے انہیں قتل کر دو

اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

یا جلا دو و۵۳ تو اللہ نے اسے و۵۴ آگ سے بچا لیا و۵۵ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان

یُّؤْمِنُوْنَ (٢٤) وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًاۙ

والوں کے لیے و۵۶ اور ابراہیم نے و۵۷ فرمایا تم نے تو اللہ کے سوا یہ بت بنا لیے ہیں

مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ

جن سے تمہاری دوستی یہی دنیا کی زندگی تک ہے و۵۸ پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ یَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا٘ وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ

کے ساتھ کفر کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا و۵۹ اور تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے و۶۰

وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ (٢٥) فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌۘ وَ قَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ

اور تمہارا کوئی مددگار نہیں و۶۱ تو لوط اس پر ایمان لایا و۶۲ اور ابراہیم نے کہا میں و۶۳ اپنے رب

اِلٰى رَبِّیْؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (٢٦) وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ

کی طرف ہجرت کرتا ہوں و۶۴ بے شک وہی عزت و حکمت والا ہے اور ہم نے اسے و۶۵ اسحٰق اور

(۵۱) یعنی قرآن شریف اور بعث پر ایمان نہ لائے (۵۲) اس پند و موعظت کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ جب آپ نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور دلائل قائم کئے اور نصیحتیں فرمائیں (۵۳) یہ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا سرداروں نے اپنے متبعین سے بہرحال کچھ کہنے والے تھے کچھ اس پر راضی ہونے والے تھے سب متفق اس لئے وہ سب قائلین کے حکم میں ہیں (۵۴) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جبکہ ان کی قوم نے آگ میں ڈالا (۵۵) اس آگ کو ٹھنڈا کر کے اور حضرت ابراہیم کے لئے سلامتی بنا کر (۵۶) عجیب عجیب نشانیاں آگ کا اس کثرت کے باوجود اثر نہ کرنا اور سرد ہو جانا اور اس کی جگہ گلشن پیدا ہو جانا اور یہ سب پل بھر سے بھی کم میں ہونا (۵۷) اپنی قوم سے (۵۸) پھر منقطع ہو جائے گی اور آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی (۵۹) بت اپنے پجاریوں سے بیزار ہوں گے اور سردار اپنے ماننے والوں سے اور ماننے والے سرداروں پر لعنت کریں گے (۶۰) بتوں کا بھی اور پجاریوں کا بھی ان میں سرداروں کا بھی اور ان کے فرمانبرداروں کا بھی (۶۱) جو تمہیں عذاب سے بچائے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات آگ سے سلامت نکلے اور اس نے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچایا (۶۲) یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیق رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لئے انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفران سے کسی حال میں متصور نہیں (۶۳) اپنی قوم کو چھوڑ کر (۶۴) جہاں اس کا حکم ہو چنانچہ آپ نے سواد عراق سے سرزمین شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے (۶۵) بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے۔

يَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ

یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت ۶۶ اور کتاب رکھی ۶۷ اور ہم نے دنیا میں اس

فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ

کا ثواب اُسے عطا فرمایا ۶۸ اور بے شک آخرت میں وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے ۶۹ اور لوط کو نجات دی جب

قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ

اس نے اپنی قوم سے فرمایا تم بے شک بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ

بھر میں کسی نے نہ کیا ۷۰ کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور راہ مارتے

السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ

ہو ۷۱ اور اپنی مجلس میں بُری بات کرتے ہو ۷۲ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ ہوا

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

مگر یہ کہ بولے ہم پر اللہ کا عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو ۷۳

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ

عرض کی اے میرے رب میری مدد کر ۷۴ ان فسادی لوگوں پر ۷۵ اور جب ہمارے

رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ

فرشتے ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے ۷۶ بولے ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے ۷۷

(۶۶) کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے (۶۷) کتاب سے توریت انجیل زبور قرآن شریف مراد ہیں (۶۸) کہ پاک ذریت عطا فرمائی پیغمبری ان کی نسل میں رکھی کتابیں ان پیغمبروں کو عطا کیں جو ان کی اولاد میں ہیں اور ان کو خلق میں محبوب و مقبول کیا کہ تمام اہل ملل و ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی طرف نسبت فخر جانتے ہیں اور ان کے لئے اختتام دنیا تک درود مقرر کر دیا یہ تو وہ ہے جو دنیا میں عطا فرمایا (۶۹) جن کے لئے بڑے بلند درجے ہیں (۷۰) اس بے حیائی کی تفسیر اس سے اگلی آیت میں بیان ہوتی ہے (۷۱) راہ گیروں کو قتل کر کے ان کے مال لوٹ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مسافروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے حتی کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا (۷۲) جو عقلاً و عرفاً قبیح و ممنوع ہے جیسے گالی دینا فحش بکنا تالی اور سیٹی بجانا ایک دوسرے کے کنکریاں مارنا رستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا شراب پینا مسخرا اور گندی باتیں کرنا ایک دوسرے پر تھوکنا وغیرہ ذلیل افعال و حرکات جن کی قوم لوط عادی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے اس پر انہیں ملامت کی (۷۳) اس بات میں کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ایسا کرنے والے پر عذاب نازل ہوگا یہ انہوں نے براہ استہزاء کہا جب حضرت لوط علیہ السلام کو اس قوم کے راہ راست پر آنے کی کچھ امید نہ رہی تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں (۷۴) نزول عذاب کے بارے میں میری بات پوری کر کے (۷۵) اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی (۷۶) ان کے بیٹے اور پوتے حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کا (۷۷) اس شہر کا نام سدوم تھا

الْقَرْيَةِ ۚ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ

بے شک اس کے بسنے والے ستمگار ہیں کہا ۷۸ اس میں تو لوط ہے ۷۹

قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ

فرشتے بولے ہمیں خوب معلوم ہے جو کوئی اس میں ہے ضرور ہم اسے ۸۰ اور اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر اس

كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا

کی عورت کو وہ رہ جانے والوں میں ہے ۸۱ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس ۸۲ آئے

سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا

ان کا آنا اسے ناگوار ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا ۸۳ اور انہوں نے کہا نہ ڈریئے ۸۴ اور نہ

تَحْزَنْ ۖ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ

غم کیجئے ۸۵ بے شک ہم آپکو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر آپ کی عورت وہ رہ جانے والوں

الْغَابِرِينَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا

میں ہے بے شک ہم اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اتارنے

مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا

والے ہیں بدلہ ان کی نافرمانیوں کا اور بے شک ہم نے اس سے روشن

آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا

نشانی باقی رکھی عقل والوں کے لیے ۸۶ مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا

(۷۸) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۷۹) اور لوط علیہ السلام تو اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں (۸۰) یعنی لوط علیہ السلام کو (۸۱) عذاب میں (۸۲) خوب صورت مہمانوں کی شکل میں (۸۳) قوم کے افعال و حرکات اور ان کی نالائقی کا خیال کرکے اس وقت فرشتوں نے ظاہر کیا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں (۸۴) قوم سے (۸۵) ہمارا کہ قوم کے لوگ ہمارے ساتھ کوئی بے ادبی یا گستاخی کریں ہم فرشتے ہیں ہم لوگوں کو ہلاک کریں گے اور (۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ روشن نشانی قوم لوط کے ویران مکان ہیں

فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا

تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اور پچھلے دن کی امید رکھو ف۸۷ اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

فساد پھیلاتے نہ پھرو تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں زلزلے نے آلیا

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ

تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ف۸۸ اور عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ف۸۹

تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

ان کی بستیاں معلوم ہو چکی ہیں ف۹۰ اور شیطان نے ان کے کوتک ف۹۱ ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ

اور انہیں راہ سے روکا اور انہیں سوجھتا تھا ف۹۲ اور قارون

وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اور فرعون اور ہامان کو ف۹۳ اور بے شک اُن کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر آیا

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا

تو انہوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانے والے نہ تھے ف۹۴ تو ان میں ہر ایک

بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

کو ہم نے اس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا ف۹۵ اور ان میں کسی کو

(۸۷) یعنی روز قیامت کی ایسے افعال بجالا کر جو ثواب آخرت کا باعث ہوں (۸۸) مردے بے جان (۸۹) اے اہل مکہ (۹۰) حجر اور یمن میں جب تم اپنے سفروں میں وہاں گزرتے ہو (۹۱) کفر و معاصی (۹۲) صاحب عقل تھے حق و باطل میں تمیز کر سکتے تھے لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا (۹۳) اللہ تعالیٰ نے ہلاک فرمایا (۹۴) کہ ہمارے عذاب سے بچ سکتے (۹۵) اور وہ قوم لوط تھی جن کو چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے ہلاک کیا گیا جو تیز ہوا سے ان پر لگتے تھے

اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ

چنگھاڑ نے آ لیا ف۹۶ اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا ف۹۷ اور ان میں

مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

کسی کو ڈبو دیا ف۹۸ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ف۹۹ ہاں وہ خود ہی ف۱۰۰ اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ

ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنا لیے ہیں ف۱۰۱

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ

مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا ف۱۰۲ اور بے شک سب گھروں میں کمزور گھر

لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

مکڑی کا گھر ف۱۰۳ کیا اچھا ہوتا اگر جانتے ف۱۰۴ اللہ جانتا ہے جس

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ

چیز کی اس کے سوا پوجا کرتے ہیں ف۱۰۵ اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۱۰۶ اور یہ

الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ

مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے ف۱۰۷ اللہ نے

اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع

آسمان اور زمین حق بنائے بے شک اس میں نشانی ہے ف۱۰۸ مسلمانوں کے لیے

وقف لازم

ع ۴ ۱۶

(۹۶) یعنی قوم ثمود کہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کی گئی (۹۷) یعنی قارون اور اس کے ساتھیوں کو (۹۸) جیسے قوم نوح کو اور فرعون کو اور اس کی قوم کو (۹۹) وہ کسی کو بغیر گناہ کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا (۱۰۰) نافرمانیاں کرکے اور کفر و طغیان اختیار کرکے (۱۰۱) یعنی بتوں کو معبود ٹھہرایا ہے ان کے ساتھ امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور واقع میں ان کے عجز و بے اختیاری کی مثال یہ ہے جو آگے ذکر فرمائی جاتی ہے (۱۰۲) اپنے رہنے کے لئے نہ اس سے گرمی دور ہو نہ سردی نہ گرد و غبار و بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پوجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہنچا سکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر پہنچا سکیں (۱۰۳) ایسے ہی سب دینوں میں کمزور اور نکما دین بت پرستوں کا دین ہے فائدہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو یہ ناداری کا باعث ہوتے ہیں (۱۰۴) کہ ان کا دین اس قدر نکما ہے (۱۰۵) کہ وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی (۱۰۶) تو عاقل کو کب شایان ہے کہ عزت و حکمت والے قادر مختار کی عبادت چھوڑ کر بے علم بے اختیار پتھروں کو پوجا کرے (۱۰۷) یعنی ان کے حسن و خوبی اور ان کے نفع اور فائدے اور ان کی حکمت کو علم والے سمجھتے ہیں جیسا کہ اس مثال نے مشرک اور موحد کا حال خوب اچھی طرح ظاہر کر دیا اور فرق واضح فرما دیا قریش کے کفار نے طنز کے طور پر کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اس پر انہوں نے ہنسی بنائی تھی اس آیت میں ان کا رد کر دیا گیا کہ وہ جاہل ہیں تمثیل کی حکمت کو نہیں جانتے مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اس کی شان ظاہر کرنے کے لئے ویسی ہی مثال مقتضائے حکمت ہے تو باطل اور کمزور دین کے ضعف و بطلان کے اظہار کے لئے یہ مثال نہایت ہی نافع ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عقل و علم عطا فرمایا وہ سمجھتے ہیں (۱۰۸) اس کی قدرت و حکمت اور اس کی توحید و یکتائی پر دلالت کرنے والی

اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ

اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ف۱۰۹ اور نماز قائم فرماؤ بے شک

الصَّلٰوةَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَ لَذِكۡرُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ

نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے ف۱۱۰ اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ف۱۱۱ اور اللہ

یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوۡۤا اَهۡلَ الۡكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ

جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور اے مسلمانو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر

هِیَ اَحۡسَنُ ٭ۖ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ وَ قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیۡۤ

طریقہ پر ف۱۱۲ مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا ف۱۱۳ اور کہو ف۱۱۴ ہم ایمان لائے اس

اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَ اُنۡزِلَ اِلَیۡكُمۡ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمۡ وَاحِدٌ وَّ نَحۡنُ لَهٗ

پر جو ہماری طرف اترا اور جو تمہاری طرف اترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اس کے

مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۴۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكَ الۡكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ

حضور گردن رکھے ہیں ف۱۱۵ اور اے محبوب یونہی تمہاری طرف کتاب اتاری ف۱۱۶ تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی

الۡكِتٰبَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ۚ وَ مِنۡ هٰۤؤُلَآءِ مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجۡحَدُ

ف۱۱۷ اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان میں سے ہیں ف۱۱۸ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنۡتَ تَتۡلُوۡا مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنۡ كِتٰبٍ

سے منکر نہیں ہوتے مگر کافر ف۱۱۹ اور اس ف۱۲۰ سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے

(۱۰۹) یعنی قرآن شریف کہ اس کی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں لوگوں کے لئے پند و نصیحت بھی اور احکام و آداب و مکارم اخلاق کی تعلیم بھی (۱۱۰) یعنی ممنوعات شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضور سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں (۱۱۱) کہ وہ افضل طاعات ہے ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ تر نہایت بلند رتبہ اور تمہارے لئے سونے چاندی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر ہے صحابہ نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے ترمذی ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے فرمایا بکثرت ذکر کرنے والوں کا صحابہ نے عرض کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا فرمایا اگر وہ اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اس کی تفسیر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا ہے بے حیائی اور بری باتوں سے روکنے اور منع کرنے میں (۱۱۲) اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات سے دعوت دے کر اور حجتوں پر آگاہ کر کے (۱۱۳) زیادتی میں حد سے گزر گئے عناد اختیار کیا نصیحت نہ مانی نرمی سے نفع نہ اٹھایا ان کے ساتھ غلظت اور سختی اختیار کرو اور ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی یا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا اور شریک بتایا ان کے ساتھ سختی کرو یا یہ معنی ہیں کہ ذمی جزیہ ادا کرنے والوں کے ساتھ احسن طریقہ پر مجادلہ کرو مگر جنہوں نے ظلم کیا اور ذمہ سے نکل گئے اور جزیہ کو منع کیا ان سے مجادلہ تلوار کے ساتھ ہے مسئلہ اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی امور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی (۱۱۴) اہل کتاب سے جب وہ تم سے اپنی کتابوں کا کوئی

وَلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ

اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا ف۱۲۱ تو باطل والے ضرور شک لاتے ف۱۲۲ بلکہ وہ روشن آیتیں

بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا

ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ف۱۲۳ اور ہماری آیتوں کا انکار نہیں کرتے مگر

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ

ظالم ف۱۲۴ اور بولے ف۱۲۵ کیوں نہ اتریں کچھ نشانیاں اُن پر ان کے رب کی طرف سے ف۱۲۶ تم فرماؤ

اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ

نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ف۱۲۷ اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۱۲۸ اور کیا یہ انہیں بس نہیں

اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ

کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو اُن پر پڑھی جاتی ہے ف۱۲۹ بے شک اس میں رحمت اور

ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ

نصیحت ہے ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اللہ بس ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ ف۱۳۰

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جو باطل پر یقین لائے اور

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ

اللہ کے منکر ہوئے وہی گھاٹے میں ہیں اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱

بقیہ صفحہ ۷۲۳ = مضمون بیان کریں (۱۱۵) حدیث شریف میں ہے جب اہل کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انہوں نے غلط بیان کیا ہے تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے (۱۱۶) قرآن پاک جیسے ان کی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں (۱۱۷) یعنی جنہیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب فائدہ یہ سورت مکیہ ہے اور حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کی خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے (جمل) (۱۱۸) یعنی اہل مکہ میں سے (۱۱۹) جو کفر میں نہایت سخت ہیں جو اس انکار کو کتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور قرآن حق ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے انہوں نے عناداً انکار کیا (۱۲۰) قرآن کے نازل ہونے (۱۲۱) یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے (۱۲۲) یعنی اہل کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ اُمّی ہوں گے نہ لکھیں گے نہ پڑھیں گے مگر انہیں اس شک کا موقع ہی نہ ملا (۱۲۳) ضمیر ھو کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں روشن آیت ہونے کے یہ معنی کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اور یہ دونوں باتیں قرآن پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو معجزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانے میں سینوں میں محفوظ رہی ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ھو کی ضمیر کا مرجع سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرار دے کر آیت کے یہ معنی بیان فرمائے کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب ہیں ان آیات بینات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت پاتے ہیں (خازن) (۱۲۴) یعنی یہود عنود کہ بعد ظہور معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں (۱۲۵) کفار مکہ (۱۲۶) مثل ناقہ حضرت صالح و عصائے حضرت موسیٰ اور مائدہ حضرت عیسیٰ کے علیہم الصلوٰۃ والسلام (۱۲۷) حسب حکمت جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے (۱۲۸) نافرمانی کرنے والوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلف ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ کفار مکہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے (۱۲۹) معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم معجزہ ہے انبیاء متقدمین کے معجزات سے اتم واکمل اور تمام نشانیوں سے

وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

اور اگر ایک ٹھہرائی مدت نہ ہوتی ف۱۳۲ تو ضرور ان پر عذاب آجاتا ف۱۳۳ اور ضرور ان پر اچانک آئے گا جب وہ

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ

بے خبر ہوں گے تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

کافروں کو ف۱۳۴ جس دن انہیں ڈھانپے گا عذاب ان کے اوپر اور ان کے پاؤں

اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ

کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو اپنے کیے کا مزہ ف۱۳۵ اے میرے بندو جو

اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ

ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو ف۱۳۶ ہر جان کو

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ قف ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

موت کا مزہ چکھنا ہے ف۱۳۷ پھر ہماری ہی طرف پھروگے ف۱۳۸ اور بے شک جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کام کیے ضرور ہم انہیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

ہمیشہ ان میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا ف۱۳۹ وہ جنہوں نے صبر کیا ف۱۴۰ اور اپنے رب ہی پر

بقیہ صفحہ ۷۲۴ = طالب حق کو بے نیاز کرنے والا کیونکہ جب تک زمانہ ہے قرآن کریم باقی و ثابت رہے گا اور دوسرے معجزات کی طرح ختم نہ ہوگا (۱۳۰) میرے صدق رسالت اور تمہاری تکذیب کا معجزات سے میری تائید فرما کر (۱۳۱) یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرائیے (۱۳۲) جو اللہ تعالٰی نے معین کی ہے اور اس مدت تک عذاب کا مؤخر فرمانا مقتضائے حکمت ہے (۱۳۳) اور تاخیر نہ ہوتی (۱۳۴) اس میں ان میں کا کوئی بھی نہ بچے گا (۱۳۵) یعنی اپنے اعمال کی جزا (۱۳۶) جس زمین میں بسہولت عبادت کر سکو معنی یہ ہیں کہ جب مومن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو چاہیے کہ وہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے اور دین کی پابندی میں دشواریاں در پیش نہ ہوں شان نزول یہ آیت ضعفاء مسلمین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہیں وہاں رہ کر اسلام کے اظہار میں خطرے اور تکلیفیں تھیں اور نہایت تنگی میں تھے انہیں حکم دیا گیا کہ میری بندگی تو ضرور ہے یہاں رہ کر نہ کر سکو تو مدینہ شریف کو ہجرت کر جاؤ وہ وسیع ہے وہاں امن ہے (۱۳۷) اور اس دار فانی کو چھوڑنا ہی ہے (۱۳۸) ثواب و عذاب اور جزائے اعمال کے لئے تو لازم ہے کہ ہمارے دین پر قائم رہو اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے ہجرت کرو (۱۳۹) جو اللہ تعالٰی کی اطاعت بجالائے (۱۴۰) سختیوں پر اور کسی شدت میں اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی ایذاؤں پر ہجرت اختیار کر کے دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖۗ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا

بھروسہ رکھتے ہیں ف۱۴۱ اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے ف۱۴۲ اللہ روزی دیتا ہے انہیں

وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور تمہیں ف۱۴۳ اور وہی سنتا جانتا ہے ف۱۴۴ اور اگر تم ان سے پوچھو ف۱۴۵ کس نے بنائے آسمان

وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۴۶

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ

اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بے شک

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ

اللہ سب کچھ جانتا ہے اور جو تم ان سے پوچھو کس نے اتارا آسمان سے پانی

مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ

تو اس کے سبب زمین زندہ کردی مرے پیچھے ضرور کہیں گے اللہ نے ف۱۴۷ تم فرماؤ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ

سب خوبیاں اللہ کو بلکہ ان میں اکثر بے عقل ہیں ف۱۴۸ اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں

اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا

مگر کھیل کود ف۱۴۹ اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے ف۱۵۰ کیا اچھا تھا اگر

وقف لازم

(۱۴۱) تمام امور میں (۱۴۲) شان نزول مکہ مکرمہ میں مومنین کو مشرکین شب و روز طرح طرح کی ایذائیں دیتے رہتے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کو فرمایا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کو کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر نہ مال کون ہمیں کھلائے گا کون پلائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اس کی انہیں قوت نہیں اور نہ وہ اگلے دن کے لئے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسے کہ بہائم ہیں طیور ہیں (۱۴۳) تو جہاں ہو گے وہی روزی دے گا تو یہ کیا پوچھنا کہ ہمیں کون کھلائے گا کون پلائے گا ساری خلق کا اللہ رازق ہے ضعیف اور قوی مقیم اور مسافر سب کو وہی روزی دیتا ہے (۱۴۴) تمہارے اقوال اور تمہارے دل کی باتوں کو حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا چاہیے تو وہ تمہیں ایسے روزی دے جیسی پرندوں کو دیتا کہ صبح بھوکے خالی پیٹ اٹھتے ہیں شام کو سیر واپس ہوتے ہیں (ترمذی) (۱۴۵) یعنی کفار مکہ سے (۱۴۶) اور باوجود اس اقرار کے کس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید سے منحرف ہوتے ہیں (۱۴۷) اس کے معترف ہیں (۱۴۸) کہ باوجود اس اقرار کے توحید کے منکر ہیں (۱۴۹) کہ جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں کھیل میں دل لگاتے ہیں پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں یہی حال دنیا کا ہے نہایت سریع الزوال ہے اور موت یہاں سے ایسا ہی جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں (۱۵۰) کہ وہ زندگی پائدار ہے دائمی ہے اس میں موت نہیں زندگانی کہلانے کے لائق وہی ہے

یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ

جانتے ۱۵۱ پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں ۱۵۲ اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لاکر ۱۵۳

الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ

پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے ۱۵۴ جبھی شرک کرنے لگتے ہیں ۱۵۵ کہ ناشکری کریں ہماری

اٰتَیْنٰهُمْ ۚ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا

دی ہوئی نعمت کی ۱۵۶ اور برتیں ۱۵۷ تو اب جانا چاہتے ہیں ۱۵۸ اور کیا انہوں نے ۱۵۹ یہ نہ دیکھا کہ ہم نے ۱۶۰

حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ

حرمت والی زمین پناہ بنائی ۱۶۱ اور ان کے آس پاس والے لوگ اچک لئے جاتے ہیں ۱۶۲ تو کیا باطل پر یقین لاتے ہیں ۱۶۳

وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ۱۶۴ ناشکری کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

یا حق کو جھٹلائے ۱۶۵ جب وہ اس کے پاس آئے ۱۶۶ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا

لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ

نہیں ۱۶۷ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے ۱۶۸ اور

اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۶۹﴾ ع

بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ۱۶۹

(۱۵۱) دنیا اور آخرت کی حقیقت تو دنیائے فانی کی زندگی کو آخرت کی جاودانی زندگی پر ترجیح نہ دیتے (۱۵۲) اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو باوجود اپنے شرک و عناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ (۱۵۳) کہ اس مصیبت سے نجات وہی دے گا (۱۵۴) اور ڈوبنے کا اندیشہ اور پریشانی جاتی رہتی ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے (۱۵۵) زمانۂ جاہلیت کے لوگ بحری سفر کرتے وقت بتوں کو ساتھ لے جاتے تھے جب ہوا مخالف چلتی اور کشتی خطرہ میں آتی تو بتوں کو دریا میں پھینک دیتے اور یا رب یا رب پکارنے لگتے اور امن پانے کے بعد پھر اسی شرک کی طرف لوٹ جاتے (۱۵۶) یعنی اس مصیبت سے نجات کی (۱۵۷) اور اس سے فائدہ اٹھائیں بخلاف مومنین مخلصین کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اخلاص کے ساتھ شکر گزار رہتے ہیں اور جب ایسی صورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے رہائی دیتا ہے تو اس کی اطاعت میں اور زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں مگر کافروں کا حال اس کے بالکل برخلاف ہے (۱۵۸) نتیجہ اپنے کردار کا (۱۵۹) یعنی اہل مکہ نے (۱۶۰) ان کے شہر مکہ مکرمہ کی (۱۶۱) ان کے لئے جو اس میں ہوں (۱۶۲) قتل کئے جاتے ہیں گرفتار کئے جاتے ہیں (۱۶۳) یعنی بتوں پر (۱۶۴) یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اسلام سے کفر کر کے (۱۶۵) اس کے لئے شریک ٹھہرائے (۱۶۶) سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کو نہ مانے (۱۶۷) بے شک تمام کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے (۱۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انہیں ثواب کی راہ دیں گے حضرت جنید نے فرمایا جو توبہ میں کوشش کریں گے انہیں اخلاص کی راہ دیں گے حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا جو طلب علم میں کوشش کریں گے انہیں ہم عمل کی راہ دیں گے حضرت سعد بن عبداللہ نے فرمایا جو اقامت سنت میں کوشش کریں گے ہم انہیں جنت کی راہ دکھائیں گے (۱۶۹) ان کی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ ۳۰ مَکِّیَّۃٌ ۸۴ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اٰیَاتُہَا ۶۰ رُکُوْعَاتُہَا ۶

سورۂ روم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اسمیں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَہُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِہِمْ

ف۲ رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں ف۳ اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب

سَیَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۬ؕ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ

غالب ہوں گے ف۴ چند برس میں ف۵ حکم اللہ ہی کا ہے آگے اور

بَعْدُ ؕ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰہِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

پیچھے ف۶ اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے ف۷ مدد کرتا ہے جس کی چاہے

وَہُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰہِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ

اور وہی ہے عزت والا مہربان اللہ کا وعدہ ف۸ اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا لیکن

اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ یَعْلَمُوْنَ ظَاہِرًا مِّنَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۚۖ

بہت لوگ نہیں جانتے ف۹ جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی ف۱۰

وَہُمْ عَنِ الْاٰخِرَۃِ ہُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ ۟

اور وہ آخرت سے پورے بے خبر ہیں کیا انہوں نے اپنے جی میں نہ سوچا کہ

مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ

اللہ نے پیدا نہ کئے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق ف۱۱ اور

(۱) سورہ روم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ساٹھ آیتیں آٹھ سو انیس کلمے تین ہزار پانچ سو چونتیس حرف ہیں (۲) شان نزول فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہل فارس مجوسی تھے اس لئے مشرکین عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے، رومی اہل کتاب تھے اس لئے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصر روم نے بھی لشکر بھیجا یہ لشکر سرزمین شام کے قریب مقابل ہوئے اہل فارس غالب ہوئے مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفار مکہ اس سے خوش ہو کر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہل کتاب اور نصاریٰ بھی اہل کتاب اور ہم بھی امی اور اہل فارس بھی امی ہمارے بھائی اہل فارس تمہارے بھائیوں رومیوں پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہوں گے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئی اور انہیں خبر دی گئی کہ چند سال میں پھر رومی اہل فارس پر غالب آجائیں گے یہ آیتیں سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار مکہ میں جاکر اعلان کر دیا کہ خدا کی قسم رومی ضرور اہل فارس پر غلبہ پائیں گے اے اہل مکہ تم اس وقت کے نتیجہ جنگ سے خوش مت ہو ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ابی بن خلف کافر آپ کے مقابل کھڑا ہو گیا اور آپ کے اور اس کے درمیان سو سو اونٹ کی شرط ہو گئی اگر نو سال میں اہل فارس غالب آجائیں تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابی کو سو اونٹ دیں گے اور اگر رومی غالب آجائیں تو ابی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اونٹ دے گا اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی مسئلہ اور حضرت امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ ربوا وغیرہ جائز ہیں اور یہی واقعہ ان کی دلیل ہے القصہ سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگ حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنا رکھی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرط کے اونٹ ابی کی اولاد سے وصول کر لئے کیونکہ وہ اس درمیان میں مر چکا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ شرط کے مال کو صدقہ کر دیں یہ غیبی خبر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحت نبوت اور قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے (خازن و مدارک) (۳) یعنی شام کی اس سرزمین میں جو فارس سے قریب تر ہے (۴) اہل فارس پر (۵) جن کی حد نو برس ہے (۶) یعنی رومیوں کے غلبہ سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی مراد یہ ہے کہ پہلے اہل فارس کا غلبہ ہونا اور دوبارہ اہل روم کا یہ سب اللہ کے امر اور ارادے اور اس کے قضا و قدر سے ہے

أَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُونَ ﴿٨﴾

ایک مقرر میعاد سے ۱۲؎ اور بے شک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کا انکار رکھتے ہیں ۱۳؎

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا انجام کیسا ہوا

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا

۱۴؎ وہ ان سے زیادہ زور آور تھے اور زمین جوتی اور آباد کی ان ۱۵؎

أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنٰتِ ۖ فَمَا كَانَ

کی آبادی سے زیادہ اور ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے ۱۶؎ تو اللہ کی شان

اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ ثُمَّ كَانَ

نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا ۱۷؎ ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ۱۸؎ پھر جنہوں نے

عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسٰٓـُٔوا السُّوٓأَىٰٓ أَن كَذَّبُوا بِـَٔايٰتِ اللَّهِ وَ

حد بھر کی برائی کی ان کا انجام یہ ہوا کہ اللہ کی آیتیں جھٹلانے لگے اور

كَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِءُونَ ﴿١٠﴾ اللَّهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ

ان کے ساتھ تمسخر کرتے اللہ پہلے بناتا ہے پھر دوبارہ بنائے گا ۱۹؎ پھر

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾

اس کی طرف پھروگے ۲۰؎ اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرموں کی آس ٹوٹ جائے گی ۲۱؎

بقیہ صفحہ ۷۲۸ = (۷) کہ اس نے کتابیوں کو غیر کتابیوں پر غلبہ دیا اور اسی روز بدر میں مسلمانوں کو مشرکوں پر اور مسلمانوں کا صدق اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی خبر کی تصدیق ظاہر فرمائی (۸) جو اس نے فرمایا تھا کہ رومی چند برس میں پھر غالب ہوں گے (۹) یعنی بے علم ہیں (۱۰) تجارت زراعت تعمیر وغیرہ دنیوی دھندے اس میں اشارہ ہے کہ دنیا کی بھی حقیقت نہیں جانتے اس کا بھی ظاہر ہی جانتے ہیں (۱۱) یعنی آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو عبث اور باطل نہیں بنایا ان کی پیدائش میں بے شمار حکمتیں ہیں (۱۲) یعنی ہمیشہ کے لئے نہیں بنایا بلکہ ایک مدت معین کر دی ہے جب وہ مدت پوری ہو جاوے گی تو یہ فنا ہو جائیں گے اور وہ مدت قیامت قائم ہونے کا وقت ہے (۱۳) یعنی بعث بعد الموت پر ایمان نہیں لاتے (۱۴) کہ رسولوں کی تکذیب کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے اجڑے ہوئے دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لئے موجب عبرت ہیں (۱۵) اہل مکہ (۱۶) تو وہ ان پر ایمان نہ لائے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا (۱۷) ان کے حقوق کم کر کے اور انہیں بغیر جرم کے ہلاک کر کے (۱۸) رسولوں کی تکذیب کر کے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا کر (۱۹) یعنی بعد موت زندہ کر کے (۲۰) تو اعمال کی جزا دے گا (۲۱) اور کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ ان کا کلام منقطع ہو جائے گا وہ ساکت رہ جائیں گے کیونکہ ان کے پاس پیش کرنے کے قابل کوئی حجت نہ ہوگی بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ وہ رسوا ہوں گے

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ

اور ان کے شریک ف۲۲ ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا

منکر ہو جائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن الگ ہو جائیں گے ف۲۳ تو وہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغ کی کیاری میں اُن کی خاطر داری ہوگی ف۲۴

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ

اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتیں اور آخرت کا ملنا جھٹلایا ف۲۵ وہ

فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ

عذاب میں لا دھرے (ڈال دیئے) جائیں گے ف۲۶ تو اللہ کی پاکی بولو ف۲۷ جب شام کرو ف۲۸ اور

حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

جب صبح ہو ف۲۹ اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں ف۳۰ اور

عَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

کچھ دن رہے ف۳۱ اور جب تمہیں دوپہر ہو ف۳۲ وہ زندہ کو نکالتا ہے مُردے سے ف۳۳ اور

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ

مُردے کو نکالتا ہے زندہ سے ف۳۴ اور زمین کو جِلاتا ہے اس کے مَرے پیچھے ف۳۵ اور یوں ہی

(۲۲) یعنی بت جنہیں وہ پوجتے تھے (۲۳) مومن اور کافر پھر کبھی جمع نہ ہوں گے (۲۴) یعنی بستان جنت میں ان کا اکرام کیا جائے گا جس سے وہ خوش ہوں گے یہ خاطر داری جنتی نعمتوں کے ساتھ ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد سماع ہے کہ انہیں نغمات طرب انگیز سنائے جائیں گے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح پر مشتمل ہوں گے (۲۵) بعث وحشر کے منکر ہوئے (۲۶) نہ اس عذاب میں تخفیف ہو نہ اس سے کبھی نکلیں (۲۷) پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے نماز مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنج گانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے فرمایا ہاں اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں (۲۸) اس میں مغرب و عشاء کی نمازیں آگئیں (۲۹) یہ نماز فجر ہوئی (۳۰) یعنی آسمان اور زمین والوں پر اس کی حمد لازم ہے (۳۱) یعنی تسبیح کرو کچھ دن رہے یہ نماز عصر ہوئی (۳۲) یہ نماز ظہر ہوئی حکمت نماز کے لئے یہ پنج گانہ اوقات مقرر فرمائے گئے اس لئے کہ افضل وہ ہے جو مدام ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوقات نماز میں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کے حوائج و ضروریات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بندہ پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور دن کے اول و اوسط و آخر میں اور رات کے اول و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغول نماز رہنا دائمی عبادت کے حکم میں ہو (مدارک وخازن) (۳۳) جیسے کہ پرند کو انڈے سے اور انسان کو نطفہ سے اور مومن کو کافر سے (۳۴) جیسے کہ انڈے کو پرند سے نطفہ کو انسان سے کافر کو مومن سے (۳۵) یعنی خشک ہو جانے کے بعد مینھ برسا کر سبزہ اگا کر

تُخْرَجُونَ ﴿١٩﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ

تم نکالے جاؤ گے ف۳۶ اور اس کی نشانیوں سے ہے یہ کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے ف۳۷ پھر جبھی تم

بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ

انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوتے اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے

أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ

بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی ف۳۸ بے شک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ

اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف ف۳۹ بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِلْعَالِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ

جاننے والوں کے لیے اور اس کی نشانیوں میں ہے رات اور دن میں تمہارا سونا ف۴۰ اور اس کا

مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ

فضل تلاش کرنا ف۴۱ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے ف۴۲ اور اس کی

آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

نشانیوں سے ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈراتی ف۴۳ اور امید دلاتی ف۴۴ اور آسمان سے پانی اتارتا ہے

(۳۶) قبروں سے بعث و حساب کے لئے (۳۷) تمہارا جد اعلیٰ اور تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے (۳۸) کہ بغیر کسی پہلی معرفت اور بغیر کسی قرابت کے ایک کو دوسرے کے ساتھ محبت دے دی ہے (۳۹) زبانوں کا اختلاف تو یہ ہے کہ کوئی عربی بولتا ہے کوئی عجمی کوئی اور کچھ اور رنگتوں کا اختلاف یہ ہے کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی گندمی اور یہ اختلاف نہایت عجیب ہے کیونکہ سب ایک اصل سے ہیں اور سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں (۴۰) جس سے تکان دور ہوتی ہے اور راحت حاصل ہوتی ہے (۴۱) فضل تلاش کرنے سے کسب معاش مراد ہے (۴۲) جو گوش ہوش سے سنیں (۴۳) گرنے اور نقصان پہنچانے سے (۴۴) بارش کی

فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

تو اس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں

یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ

کے لئے ف۴۵ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں ف۴۶

ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا ف۴۷ جبھی تم نکل پڑو گے ف۴۸

وَ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ هُوَ

اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیر حکم ہیں اور وہی

الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ وَ لَهُ

ہے کہ اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا ف۴۹ اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیے ف۵۰ اور اسی

الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾

کے لیے ہے سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں ف۵۱ اور وہی عزت و حکمت والا ہے

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ

تمہارے لیے ف۵۲ ایک کہاوت بیان فرماتا ہے خود تمہارے اپنے حال سے ف۵۳ کیا تمہارے لیے تمہارے ہاتھ کے غلاموں میں سے

مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ

کچھ شریک ہیں ف۵۴ اس میں جو ہم نے تمہیں روزی دی ف۵۵ تو تم سب اس میں برابر ہو ف۵۶ تم ان سے ڈرو ف۵۷

(۴۵) جو سوچیں اور قدرت الٰہی پر غور کریں (۴۶) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ وہ دونوں بغیر کسی سہارے کے قائم ہیں (۴۷) یعنی تمہیں قبروں سے بلائے گا اس طرح کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام قبر والوں کے اٹھانے کے لئے صور پھونکیں گے تو اولین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو نہ اٹھے چنانچہ اس کے بعد ہی ارشاد فرماتا ہے (۴۸) یعنی قبروں سے زندہ ہو کر (۴۹) ہلاک ہونے کے بعد (۵۰) کیونکہ انسانوں کا تجربہ اور ان کی رائے یہی چاہتی ہے کہ شے کا اعادہ اس کی ابتداء سے سہل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی دشوار نہیں (۵۱) کہ اس جیسا کوئی نہیں وہ معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۵۲) اے مشرکو (۵۳) وہ مثل (کہاوت) یہ ہے (۵۴) یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے ساجھی ہیں (۵۵) مال و متاع وغیرہ (۵۶) یعنی آقا اور غلام کو اس مال و متاع میں یکساں استحقاق ہو ایسا کہ (۵۷) اپنے مال و متاع میں بغیر ان

كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾

جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو ف۵۸ ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لیے

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِي

بلکہ ظالم ف۵۹ اپنی خواہشوں کے پیچھے ہو لیے بے جانے ف۶۰ تو اسے کون ہدایت کرے

مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ

جسے خدا نے گمراہ کیا ف۶۱ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ف۶۲ تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی

لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا

اطاعت کے لیے ایک اکیلے اسی کے ہو کر ف۶۳ اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا ف۶۴

تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا ف۶۵ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

لوگ نہیں جانتے ف۶۶ اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے ف۶۷ اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَ

اور مشرکوں سے نہ ہو ان میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ف۶۸ اور

كَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾ وَإِذَا مَسَّ

ہو گئے گروہ گروہ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اسی پر خوش ہے ف۶۹ اور جب لوگوں

(۵۸) مدعا یہ ہے کہ تم کسی طرح اپنے مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کر سکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مملوکوں کو اس کا شریک قرار دو۔ اے مشرکین تم اللہ تعالیٰ کے سوا جنہیں اپنا معبود قرار دیتے ہو وہ اس کے بندے اور مملوک ہیں (۵۹) جنھوں نے شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم عظیم کیا ہے (۶۰) جہالت سے (۶۱) یعنی کوئی اس کا ہدایت کرنے والا نہیں (۶۲) جو انھیں عذاب الٰہی سے بچا سکے (۶۳) یعنی خلوص کے ساتھ دین الٰہی پر باستقامت و استقلال قائم رہو (۶۴) فطرت سے مراد دین اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسی عہد پر جو اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فرما کر لیا گیا ہے بخاری شریف کی حدیث میں ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں اس آیت میں حکم دیا گیا کہ دین الٰہی پر قائم رہو جس پر اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا ہے (۶۵) یعنی دین الٰہی پر قائم رہنا (۶۶) اس کی حقیقت کو تو اس دین پر قائم رہو (۶۷) یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور طاعت کے ساتھ (۶۸) معبود کے باب میں اختلاف کر کے (۶۹) اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے

النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ

کو تکلیف پہنچتی ہے ف۷۰ تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے رحمت

رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

کا مزہ دیتا ہے ف۷۱ جبھی ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ ہمارے دیئے کی ناشکری

اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ

کریں تو برت لو ف۷۲ اب قریب جاننا چاہتے ہو ف۷۳ یا ہم نے ان پر کوئی سند

سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ

اتاری ف۷۴ کہ وہ انہیں ہمارے شریک بتا رہی ہے ف۷۵ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا

رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

مزہ دیتے ہیں ف۷۶ اس پر خوش ہو جاتے ہیں ف۷۷ اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے ف۷۸ بدلا اس کا جو ان کے ہاتھوں نے بھیجا ف۷۹

اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

جبھی وہ ناامید ہو جاتے ہیں ف۸۰ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے

يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ

چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے تو

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ

رشتہ دار کو اس کا حق دو ف۸۱ اور مسکین اور مسافر کو ف۸۲ یہ بہتر ہے

(۷۰) مرض کی یا قحط کی یا اس کے سوا اور کوئی (۷۱) اس تکلیف سے خلاصی عنایت کرتا ہے اور راحت عطا فرماتا ہے (۷۲) دنیوی نعمتوں کو چند روز (۷۳) کہ آخرت میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور اس دنیا طلبی کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے (۷۴) کوئی حجت یا کوئی کتاب (۷۵) اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے ایسا نہیں ہے نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند (۷۶) یعنی تندرستی اور وسعت رزق کا (۷۷) اور اتراتے ہیں (۷۸) قحط یا خوف یا اور کوئی بلا (۷۹) یعنی ان کی معصیتوں اور ان کے گناہوں کا (۸۰) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے کیونکہ مومن کا حال یہ ہے کہ جب اسے نعمت ملتی ہے تو شکر گزاری کرتا ہے اور جب سختی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے (۸۱) اس کے ساتھ سلوک اور احسان کرو (۸۲) ان کے حق دو صدقہ دے کر اور مہمان نوازی کر کے مسئلہ اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے (مدارک)

لِلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ

ان کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں ف۸۳ اور انھیں کا کام بنا اور

مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَاۡ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ

تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ

اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ

بڑھے گی ف۸۴ اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ف۸۵ تو انھیں کے

الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ

دُونے ہیں ف۸۶ اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا

ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ

پھر تمہیں جِلائے گا ف۸۷ کیا تمہارے شریکوں میں ف۸۸ بھی کوئی ایسا ہے جو اُن کاموں میں سے کچھ

شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ

کرے ف۸۹ پاکی اور برتری ہے اسے اُن کے شرک سے چمکی خرابی خشکی اور

وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ

تری میں ف۹۰ ان برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ انھیں ان کے بعض کوتکوں کا

عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں ف۹۱ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو

(۸۳) اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب ہیں (۸۴) لوگوں کا دستور تھا کہ وہ دوست احباب اور آشناؤں کو یا اور کسی شخص کو اس نیت سے ہدیہ دیتے تھے کہ وہ انہیں اس سے زیادہ دے گا یہ جائز تو ہے لیکن اس پر ثواب نہ ملے گا اور اس میں برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصاً اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہوا (۸۵) نہ اس سے بدلہ لینا مقصود ہو نہ نام و نمود (۸۶) ان کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا ایک نیکی کا دس گنا دیا جائے گا (۸۷) پیدا کرنا روزی دینا مارنا جلانا یہ سب کام اللہ ہی کے ہیں (۸۸) یعنی بتوں میں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں (۸۹) اس کے جواب سے مشرکین عاجز ہوئے اور انہیں دم مارنے کی مجال نہ ہوئی تو فرماتا ہے (۹۰) شرک و معاصی کے سبب سے قحط اور امساک باراں اور قلت پیداوار اور کھیتوں کی خرابی اور تجارتوں کے نقصان اور آدمیوں اور جانوروں میں موت اور کثرت آتش زدگی اور غرق اور ہر شے میں بے برکتی (۹۱) کفر و معاصی سے اور تائب ہوں

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾

کیسا انجام ہوا اگلوں کا ان میں بہت مشرک تھے ف۹۲

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ

تو اپنا منہ سیدھا کر عبادت کے لئے ف۹۳ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جسے اللہ کی

لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَ

طرف سے ٹلنا نہیں ف۹۴ اس دن الگ پھٹ جائیں گے ف۹۵ جو کفر کرے اس کے کفر کا وبال اسی پر اور

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی لیے تیاری کر رہے ہیں ف۹۶ تاکہ صلہ دے ف۹۷ انھیں جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾

ایمان لائے اور اچھے کام کئے اپنے فضل سے بے شک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ سناتی ف۹۸ اور اس لیے کہ تمھیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے

وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور اس لیے کہ کشتی ف۹۹ اس کے حکم سے چلے اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو ف۱۰۰ اور اس لیے کہ تم حق مانو ف۱۰۱

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول اُن کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ اُن کے پاس کھلی نشانیاں لائے ف۱۰۲

(۹۲) اپنے شرک کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے منازل اور مساکن ویران پڑے ہیں انھیں دیکھ کر عبرت حاصل کرو (۹۳) یعنی دین اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو (۹۴) یعنی روز قیامت (۹۵) یعنی حساب کے بعد متفرق ہو جائیں گے جنتی جنت کی طرف جائیں گے اور دوزخی دوزخ کی طرف (۹۶) کہ منازل جنت میں راحت و آرام پائیں (۹۷) اور ثواب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ (۹۸) بارش اور کثرت پیداوار کا (۹۹) دریا میں ان ہواؤں سے (۱۰۰) یعنی دریائی تجارتوں سے کسب معاش کرو (۱۰۱) ان نعمتوں کا اور اللہ کی توحید قبول کرو (۱۰۲) جو ان رسولوں کے صدق رسالت پر دلیل واضح تھیں تو اس قوم میں سے بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

پھر ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا ف۱۰۳ اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا ف۱۰۴

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ

اللہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں

كَيْفَ يَشَآءُ وَ يَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

جیسا چاہے ف۱۰۵ اور اسے پارہ پارہ کرتا ہے ف۱۰۶ تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینھ نکل رہا ہے

فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

پھر جب اسے پہنچاتا ہے ف۱۰۷ اپنے بندوں میں جس کی طرف چاہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

اگرچہ اس کے اتارنے سے پہلے آس توڑے ہوئے تھے

فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ

تو اللہ کی رحمت کے اثر دیکھو ف۱۰۸ کیونکر زمین کو جلاتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۱۰۹ بے شک

ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَئِنْ اَرْسَلْنَا

وہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اگر ہم کوئی ہوا

رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا

بھیجیں ف۱۱۰ جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں ف۱۱۱ تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں ف۱۱۲ اس لیے کہ تم

(۱۰۳) کہ دنیا میں انہیں عذاب کر کے ہلاک کر دیا (۱۰۴) یعنی انہیں نجات دینا اور کافروں کو ہلاک کرنا اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخرت کی کامیابی اور اعداء پر فتح و نصرت کی بشارت دی گئی ہے ترمذی کی حدیث میں ہے، جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو بچائے گا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت جہنم کی آگ سے بچائے گا یہ فرما کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ" (۱۰۵) قلیل یا کثیر (۱۰۶) یعنی کبھی تو اللہ تعالیٰ ابر محیط بھیج دیتا ہے جس سے آسمان گھرا معلوم ہوتا ہے اور کبھی متفرق ٹکڑے علیحدہ علیحدہ (۱۰۷) یعنی مینھ کو (۱۰۸) یعنی بارش کے اثر جو اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے اس سے سبزہ نکلتا ہے سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے اجسام کے قوام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کر کے (۱۰۹) اور خشک میدان کو سبزہ زار بنا تا ہے جس کی یہ قدرت ہے (۱۱۰) ایسی جو کھیتی اور سبزے کے لئے مضر ہو (۱۱۱) بعد اس کے کہ وہ سرسبز و شاداب تھی (۱۱۲) یعنی کھیتی زرد ہونے کے بعد ناشکری کرنے لگیں اور پہلی نعمت سے بھی مکر جائیں معنی یہ ہیں کہ ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب انہیں رحمت پہنچتی ہے رزق ملتا ہے خوش ہو جاتے ہیں اور جب کوئی سختی آتی ہے کھیتی خراب ہوتی ہے تو پہلی نعمتوں سے بھی مکر جاتے ہیں چاہئے تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور جب نعمت پہنچتی شکر بجالاتے اور جب بلا آتی صبر کرتے اور دعاء و استغفار میں مشغول ہوتے اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی محرومی اور ان کے ایمان نہ لانے پر رنجیدہ نہ ہوں

تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَ

مُردوں کو نہیں سناتے ف۱۱۳ اور نہ بہروں کو پکارنا سناؤ جب وہ پیٹھ دے کر پھریں ف۱۱۴ اور

مَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ

نہ تم اندھوں کو ف۱۱۵ ان کی گمراہی سے راہ پر لاؤ تو تم اسی کو سناتے ہو جو

یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ گردن رکھے ہوئے ہیں اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں

ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ

کمزور بنایا ف۱۱۶ پھر تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی ف۱۱۷ پھر قوت کے بعد ف۱۱۸

بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾

کمزوری اور بڑھاپا دیا بناتا ہے جو چاہے ف۱۱۹ اور وہی علم و قدرت والا ہے

وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے کہ نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی ف۱۲۰ وہ ایسے

كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ

ہی اوندھے جاتے تھے ف۱۲۱ اور بولے وہ جن کو علم اور ایمان ملا ف۱۲۲ بے شک تم رہے اللہ

كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى یَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا

کے لکھے ہوئے میں ف۱۲۳ اٹھنے کے دن تک تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا ف۱۲۴ لیکن تم نہ جانتے تھے

ع ۸ ۱۴ ۵ — قرء حفص بفتح الضاد وضمہا فی الثلاثۃ لکن الضم مختار ۱۲

(۱۱۳) یعنی جن کے دل مر چکے اور ان سے کسی طرح قبول حق کی توقع نہیں رہی (۱۱۴) یعنی حق کے سننے سے بہرے ہوں اور بہرے بھی ایسے کہ پیٹھ دے کر پھر گئے ان سے کسی طرح سمجھنے کی امید نہیں (۱۱۵) یہاں اندھوں سے بھی دل کے اندھے مراد ہیں اس آیت سے بعض لوگوں نے مردوں کے نہ سننے پر استدلال کیا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہاں مردوں سے مراد کفار ہیں جو دنیوی زندگی تو رکھتے ہیں مگر پند و موعظت سے منتفع نہیں ہوتے اس لئے انہیں اموات سے تشبیہ دی گئی جو دار العمل سے گزر گئے اور وہ پند و نصیحت سے منتفع نہیں ہو سکتے لہٰذا آیت سے مردوں کے نہ سننے پر سند لانا درست نہیں اور بکثرت احادیث سے مردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کے لئے آنے والوں کو پہچاننا ثابت ہے (۱۱۶) اس میں انسان کے احوال کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ ماں کے پیٹ میں جنین تھا پھر بچہ ہو کر پیدا ہوا شیر خوار رہا یہ احوال نہایت ضعف کے ہیں (۱۱۷) یعنی بچپن کے ضعف کے بعد جوانی کی قوت عطا فرمائی (۱۱۸) یعنی جوانی کی قوت کے بعد (۱۱۹) ضعف اور قوت اور جوانی اور بڑھاپا یہ سب اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں (۱۲۰) یعنی آخرت کو دیکھ کر اس کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے (۱۲۱) یعنی ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے اور حق سے پھرتے تھے اور بعث کا انکار کرتے تھے جیسے کہ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں ان کی اس قسم سے اللہ تعالیٰ انہیں تمام اہل محشر کے سامنے رسوا کرے گا اور سب دیکھیں گے کہ ایسے مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صریح جھوٹ بول رہے ہیں (۱۲۲) یعنی انبیاء اور ملائکہ اور مومنین ان کا رد کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو (۱۲۳) یعنی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سابق علم میں لوح محفوظ میں لکھا اسی کے مطابق تم قبروں میں رہے (۱۲۴) جس کے تم دنیا میں منکر تھے

تَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ

ف۱۲۵ تو اس دن ظالموں کو نفع نہ دے گی ان کی معذرت اور نہ ان سے

يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ

کوئی راضی کرنا مانگے ف۱۲۶ اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان

مَثَلٍ ۚ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا

فرمائی ف۱۲۷ اور اگر تم ان کے پاس کوئی نشانی لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو نہیں مگر

مُبْطِلُونَ ﴿٥٨﴾ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٩﴾

باطل پر یوں ہی مہر کر دیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر ف۱۲۸

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ﴿٦٠﴾

تو صبر کرو ف۱۲۹ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۱۳۰ اور تمہیں سبک نہ کر دیں وہ جو یقین نہیں رکھتے ف۱۳۱

سورۃ لقمٰن ۳۱ مکیۃ ۵۷ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۳۴ رکوعاتہا ۴

سورۃ لقمان مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

الم ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ﴿٣﴾

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کے لیے

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ

وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر

(۱۲۵) دنیا میں کہ وہ حق ہے ضرور واقع ہوگا اب تم نے جانا کہ وہ دن آگیا اور اس کا آنا حق تھا تو اس وقت کا جاننا تمہیں نفع نہ دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۱۲۶) یعنی نہ ان سے یہ کہا جائے کہ توبہ کر کے اپنے رب کو راضی کرو جیسا کہ دنیا میں ان سے توبہ طلب کی جاتی ہے (۱۲۷) تاکہ انہیں تنبیہ ہو اور انذار اپنے کمال کو پہنچے لیکن انہوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلا دیا اور اس کا انکار کیا (۱۲۸) جنہیں جانتا ہے کہ وہ گمراہی اختیار کریں گے اور حق والوں کو باطل پر بتائیں گے (۱۲۹) ان کی ایذا و عداوت پر (۱۳۰) آپ کی مدد فرمانے کا اور دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے کا (۱۳۱) یعنی یہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین نہیں ہے اور بعث و حساب کے منکر ہیں ان کی شدتیں اور ان کے انکار اور ان کے نالائق حرکات آپ کے لئے طیش اور قلق کا باعث نہ ہوں اور ایسا نہ ہو کہ آپ ان کے حق میں عذاب کی دعا کرنے میں جلدی فرمائیں

(۱) سورہ لقمان مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو " وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ " سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں چار رکوع چونتیس آیتیں پانچ سو اڑتالیس کلمے دو ہزار ایک سو دس حروف ہیں

يُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

یقین لائیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انہیں کا

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ

کام بنا اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں ف۲

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ

کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے ف۳ اور اسے ہنسی بنالیں ان

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا

کے لیے ذلت کا عذاب ہے اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے ف۴

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾

جیسے انہیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ٹینٹ (روئی کا پھایا) ہے ف۵ تو اسے دردناک عذاب کا مژدہ دو

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۙ﴿۸﴾

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لئے چین کے باغ ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ

ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ کا وعدہ ہے سچا اور وہی عزت و حکمت والا ہے اس نے

السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ

آسمان بنائے بے ایسے ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں ف۶ اور زمین میں ڈالے لنگر ف۷ کہ

(۲) لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے کہانیاں افسانے اسی میں داخل ہیں شان نزول یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا سرور کائنات (محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تمہیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳) یعنی براہ جہالت لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکیں اور آیات الٰہیہ کے ساتھ تمسخر کریں (۴) اور ان کی طرف التفات نہ کرے (۵) اور وہ بہرا ہے (۶) یعنی کوئی ستون نہیں ہے تمہاری نظر خود اس کی شاہد ہے (۷) بلند پہاڑوں کے

تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

تمہیں لے کر نہ کانپے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا ف۸

فَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿١٠﴾ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي

تو زمین میں ہر نفیس جوڑا اُگایا ف۹ یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے ف۱۰ مجھے وہ دکھاؤ ف۱۱

مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿١١﴾

جو اس کے سوا اوروں نے بنایا ف۱۲ بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا

اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی ف۱۳ کہ اللہ کا شکر کر ف۱۴ اور جو شکر کرے وہ اپنے

يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَ

بھلے کو شکر کرتا ہے ف۱۵ اور جو ناشکری کرے تو بے شک اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا اور یاد کرو جب

لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا ف۱۶ اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک

لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴿١٣﴾ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ

بڑا ظلم ہے ف۱۷ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی ف۱۸ اس کی ماں نے اسے پیٹ

وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ

میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی ف۱۹ اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا ف۲۰

(۸) اپنے فضل سے بارش کی (۹) عمدہ اقسام کے نباتات پیدا کئے (۱۰) جو تم دیکھ رہے ہو (۱۱) اے مشرکو (۱۲) یعنی بتوں نے جنہیں تم مستحق عبادت قرار دیتے ہو (۱۳) محمد بن اسحٰق نے کہا کہ لقمان کا نسب یہ ہے لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ وہب کا قول ہے کہ حضرت لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے مقاتل نے کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خالہ کے فرزند تھے واقدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں قاضی تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ہزار سال زندہ رہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے علم اخذ کیا اور ان کے زمانہ میں فتویٰ دینا ترک کر دیا اگرچہ پہلے سے فتویٰ دیتے تھے آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے حکمت عقل و فہم کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حکمت وہ علم ہے جس کے مطابق عمل کیا جائے بعض نے کہا کہ حکمت معرفت اور اصابت فی الامور کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت ایسی شے ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جس کے دل میں رکھتا ہے اس کے دل کو روشن کر دیتی ہے (۱۴) اس نعمت پر کہ اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی (۱۵) کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے (۱۶) حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کے ان صاحب زادے کا نام انعم یا اشکم تھا اور انسان کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ خود کامل ہو اور دوسرے کی تکمیل کرے تو حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کا کامل ہونا تو "اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ" میں بیان فرما دیا اور دوسرے کی تکمیل کرنا "وَهُوَ يَعِظُهٗ" سے ظاہر فرمایا اور نصیحت بیٹے کو کی اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں گھر والوں اور قریب تر لوگوں کو مقدم کرنا چاہئے اور نصیحت کی ابتداء منع شرک سے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم ہے (۱۷) کیونکہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق عبادت کے برابر قرار دینا ہے اور عبادت کو اس کے محل کے خلاف رکھنا یہ دونوں باتیں ظلم عظیم ہے (۱۸) کہ ان کا فرماں بردار رہے اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرے (جیسا کہ اسی آیت میں آگے ارشاد ہے) (۱۹) یعنی اس کا ضعف دم بدم ترقی پر ہوتا ہے جتنا حمل بڑھتا جاتا ہے بار زیادہ ہوتا ہے اور ضعف ترقی کرتا ہے عورت کو حاملہ ہونے کے بعد ضعف اور تعب اور مشقتیں پہنچتی رہتی ہیں حمل خود ضعیف کرنے والا ہے دردِ زہ ضعف پر ضعف ہے اور وضع اس پر اور مزید شدت ہے دودھ پلانا ان سب پر مزید برآں ہے (۲۰) یہ وہ تاکید ہے جس کا ذکر اوپر فرمایا تھا سفیان بن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس نے پنج گانہ نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا اور جس نے پنج گانہ نمازوں کے بعد والدین کے لئے دعائیں کیں اس نے والدین کی شکر گزاری کی

النصف

إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ

آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا

لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَ

تجھے علم نہیں ۲۱ تو اُن کا کہنا نہ مان ۲۲ اور دنیا میں اچھی طرح اُن کا ساتھ دے ۲۳ اور

اتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا

اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا ۲۴ پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتا دونگا جو

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ

تم کرتے تھے ۲۵ اے میرے بیٹے برائی اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر

فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ

کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو ۲۶ اللہ اسے لے آئے گا ۲۷

إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ

بے شک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے ۲۸ اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے

وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے ۲۹ اس پر صبر کر بے شک یہ ہمت کے

الْأُمُورِ ﴿١٧﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ

کام ہیں ۳۰ اور کسی سے بات کرنے میں ۳۱ اپنا رخسارہ کج نہ کر ۳۲ اور زمین میں اتراتا نہ چل

(۲۱) یعنی علم سے تو کسی کو میرا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتے کیونکہ میرا شریک محال ہے ہو ہی نہیں سکتا اب جو کوئی بھی کہے گا تو بے علمی ہی سے کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں (۲۲) نخعی نے کہا کہ والدین کی طاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو ان کی اطاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں (۲۳) حسن اخلاق اور حسن سلوک اور احسان و تحمل کے ساتھ (۲۴) یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ اسی کو مذہب سنت و جماعت کہتے ہیں (۲۵) تمہارے اعمال کی جزا دے کر وَصَّيْنَا الْإِنسَانَ سے یہاں تک جو مضمون ہے یہ حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کا نہیں ہے بلکہ انہوں نے اپنے صاحب زادے کو اللہ تعالیٰ کے شکر نعمت کا حکم دیا تھا اور شرک کی ممانعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے والدین کی طاعت اور اس کا محل ارشاد فرمایا اس کے بعد پھر حضرت لقمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کا مقولہ ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے فرزند سے فرمایا (۲۶) کیسی ہی پوشیدہ جگہ ہو اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی (۲۷) روز قیامت اور اس کا حساب فرمائے گا (۲۸) یعنی ہر صغیر و کبیر اس کے احاطہ علمی میں ہے (۲۹) امر معروف و نہی عن المنکر کرنے سے (۳۰) ان کا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر بر ایذا یہ ایسی طاعتیں ہیں جن کا تمام امتوں میں حکم تھا (۳۱) براہ تکبر (۳۲) یعنی جب آدمی بات کریں تو انہیں حقیر جان کر ان کی طرف سے رخ پھیرنا جیسا متکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا غنی و فقیر سب کے ساتھ بتواضع پیش آنا

مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ

بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا فخر کرتا اور میانہ چال چل ف۳۳

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ ع

اور اپنی آواز کچھ پست کر ف۳۴ بے شک سب آوازوں میں بری آواز، آواز گدھے کی ف۳۵

ع ۸ ۱۱

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۳۶ اور

اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی ف۳۷ اور بعضے آدمی اللہ کے

يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا

بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب ف۳۸ اور جب

قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ

ان سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے

اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ

اپنے باپ دادا کو پایا ف۳۹ کیا اگرچہ شیطان ان کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا ہو ف۴۰ تو جو

يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دے ف۴۱ اور ہو نیکوکار تو بے شک اس نے مضبوط گرہ تھامی

(۳۳) نہ بہت تیز نہ بہت سست کہ یہ دونوں باتیں مذموم ہیں ایک میں شان تکبر ہے اور ایک میں چھچھورا پن۔ حدیث شریف میں ہے کہ بہت تیز چلنا مومن کا وقار کھوتا ہے (۳۴) یعنی شور و شغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر (۳۵) مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند کرتے تھے (۳۶) آسمانوں میں مثل سورج چاند تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے اور زمینوں میں دریا نہریں کانیں پہاڑ درخت پھل چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو (۳۷) ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء و حواس خمسہ ظاہرہ اور حسن و شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علم معرفت و ملکات فاضلہ وغیرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمت باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دیئے تمہارا افشاء حال نہ کیا سزا میں جلدی نہ فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ درستی اعضاء اور حسن صورت ہے اور نعمت باطنہ اعتقاد قلبی ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمت ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسن خلق ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکام شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمت باطنہ شفاعت ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتح یاب ہونا ہے اور نعمت باطنہ ملائکہ کا امداد کے لئے آنا ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمت باطنہ ان کی محبت رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى اِتِّبَاعَهٗ وَمَحَبَّتَهٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳۸) جو کہیں گے جہل و نادانی ہو گا اور شان الٰہی میں اسی طرح کی جرأت و لب کشائی نہایت بیجا اور گمراہی ہے شان نزول یہ آیت نضر بن حارث و ابی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بے علم و جاہل ہونے کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے (۳۹) یعنی اپنے باپ دادا کے طریقے پر رہیں گے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے (۴۰) جب بھی وہ اپنے دادا ہی کی پیروی کئے جائیں گے (۴۱) دین خالص اس کے لئے قبول کرے اس کی عبادت میں مشغول ہو اپنے کام اس پر تفویض کرے اسی پر بھروسہ رکھے

الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ

اور اللہ ہی کی طرف ہے سب کاموں کی انتہا اور جو کفر کرے تو تم (۴۲) اس کے کفر سے غم

كُفْرُهٗ ؕ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ

نہ کھاؤ انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ہم انہیں بتا دیں گے جو کرتے تھے (۴۳) بے شک اللہ دلوں کی بات

الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِیْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۲۴﴾

جانتا ہے ہم انہیں کچھ برتنے دیں گے (۴۴) پھر انہیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے (۴۵)

وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو (۴۶) بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ

اور زمین میں ہے (۴۷) بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب

مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا

قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور (۴۸) تو

نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا

اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی (۴۹) بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور

(۴۲) اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴۳) یعنی ہم انہیں ان کے اعمال کی سزا دیں گے (۴۴) یعنی تھوڑی مہلت دیں گے کہ وہ دنیا کے مزے اٹھائیں (۴۵) آخرت میں اور وہ دوزخ کا عذاب ہے جس سے وہ رہائی نہ پائیں گے (۴۶) یہ ان کے اقرار پر انہیں الزام دینا ہے کہ جس نے آسمان و زمین پیدا کئے وہ اللہ واحد لاشریک لہ ہے تو واجب ہوا کہ اس کی حمد کی جائے اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے (۴۷) سب اس کے مملوک مخلوق اور بندے ہیں تو اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں (۴۸) اور ساری خلق اللہ تعالیٰ کے کلمات کو لکھے اور وہ تمام قلم اور ان تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے (۴۹) کیونکہ معلومات الٰہیہ غیر متناہی ہیں شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا "یعنی تمہیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف اپنی قوم فرمایا سب مراد ہیں انہوں نے کہا کیا آپ کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں توریت دی گئی ہے اس میں ہر شے کا علم ہے حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو تو نفع پاؤ انہوں نے کہا آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں کہ آپ کا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی تو علم قلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے کہا تھا کہ مکہ میں جا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لائے ہیں یہ عنقریب تمام ہو جائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا ف۵۰ بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

کہ اللہ رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن کرتا ہے رات کے حصے میں ف۵۱ اور اس نے سورج اور

وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾

چاند کام میں لگائے ف۵۲ ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۵۳ اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ

یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے ف۵۴ اور اس کے سوا جن کو پوجتے ہیں سب باطل ہیں ف۵۵

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

اور اس لئے کہ اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ

بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ

کے فضل سے ف۵۶ تاکہ تمہیں وہ اپنی ف۵۷ کچھ نشانیاں دکھائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے

شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

شکر گزار کو ف۵۸ اور جب ان پر ف۵۹ آ پڑتی ہے کوئی موج پہاڑوں کی طرح تو اللہ کو پکارتے ہیں نرے اسی پر عقیدہ

الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ

رکھتے ہوئے ف۶۰ پھر جب انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں کوئی اعتدال پر رہتا ہے ف۶۱ اور ہماری آیتوں کا

(۵۰) اللہ پر کچھ دشوار نہیں اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کن سے سب کو پیدا کر دے (۵۱) یعنی ایک کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھا کر اور جو وقت ایک میں سے گھٹتا ہے دوسرے میں بڑھا دیتا ہے (۵۲) بندوں کے نفع کے لئے (۵۳) یعنی روز قیامت تک یا اپنے اپنے اوقات معینہ تک سورج آخر سال تک اور چاند آخر ماہ تک (۵۴) وہی ان اشیاء مذکورہ پر قادر ہے تو وہی مستحق عبادت ہے (۵۵) فنا ہونے والے ان میں سے کوئی مستحق عبادت نہیں ہو سکتا (۵۶) اس کی رحمت اور اس کے احسان سے (۵۷) عجائب قدرت کی (۵۸) جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہو صبر و شکر یہ دونوں صفتیں مومن کی ہیں (۵۹) یعنی کفار پر (۶۰) اور اس کے حضور تضرع اور زاری کرتے ہیں اور زاری کرتے ہیں اور اسی سے دعا و التجا اس وقت ماسوا کو بھول جاتے ہیں (۶۱) اپنے ایمان و اخلاص پر قائم رہتا کفر کی طرف نہیں لوٹتا شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت عکرمہ بن ابی جہل کے حق میں نازل ہوئی جس سال مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی تو وہ سمندر کی طرف بھاگ گئے وہاں باد مخالف نے گھیرا اور خطرے میں پڑ گئے تو عکرمہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس خطرے سے نجات دے تو میں ضرور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا یعنی اطاعت کروں گا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہوا ٹھہر گئی اور عکرمہ مکہ مکرمہ کی طرف آ گئے اور اسلام لائے اور بڑا مخلصانہ اسلام لائے اور بعض ان میں ایسے تھے جنہوں نے عہد وفا نہ کیا ان کی نسبت اگلے جملہ میں ارشاد ہوتا ہے

بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ کَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا

انکار نہ کرے گا مگر ہر بڑا بے وفا ناشکرا اے لوگو ۶۲ اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف

لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ٘ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْــٴًـاؕ

کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی کامی (کاروباری) بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے ۶۳

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ

بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ۶۴ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی ۶۵ اور ہرگز تمہیں اللہ کے

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَۚ

علم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی ۶۶ بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم ۶۷ اور اتارتا ہے مینہ

وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًاؕ وَ

اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور

مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾ ع

کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے ۶۸

ع ۴ ۱۳

سورۃ السجدۃ ۳۲ مکیۃ ۷۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیاتہا ۳۰ رکوعاتہا ۳

سورہ سجدہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾ اَمْ

کتاب کا اتارنا ۲ بے شک پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا

(۶۲) یعنی اے اہل مکہ (۶۳) روز قیامت ہر انسان نفسی نفسی کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا نہ کافروں کی مسلمان اولاد انہیں فائدہ پہنچا سکے گی نہ مسلمان ماں باپ کافر اولاد کو (۶۴) ایسا دن ضرور آنا اور بعث و حساب و جزا کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے (۶۵) جس کی تمام نعمتیں اور لذتیں فانی کہ ان کے شیفتہ ہو کر نعمت ایمان سے محروم ہو جاؤ (۶۶) یعنی شیطان دور و دراز کی امیدوں میں ڈال کر معصیتوں میں جتلا نہ کر دے (۶۷) شان نزول یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے خبر دیجئے مینہ کب آئے گا اور میری عورت حاملہ ہے مجھے بتائیے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا یہ مجھے بتائیے کہ آئندہ کل کو کیا کروں گا یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا مجھے یہ بتائیے کہ کہاں مروں گا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۶۸) جس کو چاہے اپنے اولیاء اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبردار کرے اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جن میں ارشاد ہوا عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جن میں دی ہے خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے (خازن بیضاوی احمدی روح البیان وغیرہ)

يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ

کہتے ہیں ف۳ ان کی بنائی ہوئی ہے ف۴ بلکہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈراؤ ایسے لوگوں کو جن کے

مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ

پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ف۵ اس امید پر کہ وہ راہ پائیں اللہ ہے جس نے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا ف۶

مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ

اس سے چھوٹ کر (لاتعلق ہوکر) تمہارا کوئی حمایتی اور نہ سفارشی ف۷ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے کام کی

الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ

تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک ف۸ پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا ف۹ اس دن کہ جس کی مقدار

أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ

ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں ف۱۰ یہ ف۱۱ ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت و

الرَّحِيمُ ﴿٦﴾ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ

رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی ف۱۲ اور پیدائش انسان کی ابتدا

مِنْ طِينٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ

مٹی سے فرمائی ف۱۳ پھر اس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے ف۱۴ پھر

(۱) سورہ سجدہ مکیہ ہے سوا تین آیتوں کے جو أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں تیس آیتیں اور تین سو اسی کلمے اور ایک ہزار پانچ سو اٹھارہ حرف ہیں (۲) یعنی قرآن کریم کا معجزہ کرکے اس طرح کہ اس کے مثل ایک سورت یا چھوٹی سی عبارت بنانے سے تمام فصحاء و بلغاء عاجز رہ گئے (۳) مشرکین کہ یہ کتاب مقدس (۴) یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی (۵) ایسے لوگوں سے مراد زمانہ فطرت کے لوگ ہیں وہ زمانہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا (۶) جیسا استواء کہ اس کی شان کے لائق ہے (۷) یعنی اے گروہ کفار جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ رضا اختیار نہ کرو اور ایمان نہ لاؤ تو نہ تمہیں کوئی مددگار ملے گا جو تمہاری مدد کرسکے نہ کوئی شفیع جو تمہاری شفاعت کرے (۸) یعنی دنیا کہ قیامت تک ہونے والے کاموں کی اپنے حکم و امر اور اپنے قضا و قدر سے (۹) امر و تدبیر فنائے دنیا کے بعد (۱۰) یعنی ایام دنیا کے حساب سے اور وہ دن روز قیامت ہے روز قیامت کی درازی بعض کافروں کے لئے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لئے پچاس ہزار برس کے برابر جیسے کہ سورہ معارج میں ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ "اور مومن پر یہ دن ایک نماز فرض کے وقت سے بھی ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا (۱۱) خالق مدبر جل جلالہ (۱۲) حسب اقتضائے حکمت بنائی ہر جاندار کو وہ صورت دی جو اس کے لئے بہتر ہے اور اس کو ایسے اعضاء عطا فرمائے جو اس کے معاش کے لئے مناسب ہیں (۱۳) حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے بنا کر (۱۴) یعنی نطفہ سے

سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ

اسے ٹھیک کیا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ف۱۵ اور تمہیں کان اور آنکھیں اور

الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ

دل عطا فرمائے ف۱۶ کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو اور بولے ف۱۷ کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے ف۱۸

ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ

کیا پھر نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ف۱۹ تم فرماؤ

يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

ع ۱۱ ۱۴

تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ف۲۰ پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے ف۲۱

وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا

اور کہیں تم دیکھو جب مجرم ف۲۲ اپنے رب کے پاس سر نیچے ڈالے ہوں گے ف۲۳ اے ہمارے رب اب ہم

وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا

نے دیکھا ف۲۴ اور سنا ف۲۵ ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا ف۲۶ اور اگر ہم چاہتے

كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

ہر جان کو اس کی ہدایت فرماتے ف۲۷ مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان

الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ

جنوں اور آدمیوں سب سے ف۲۸ اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے

(۱۵) اور اس کو بے حس بے جان ہونے کے بعد حساس اور جاندار کیا (۱۶) تاکہ تم سنو اور دیکھو اور سمجھو (۱۷) منکرین بعث (۱۸) اور مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے اجزا مٹی سے ممتاز نہ رہیں گے (۱۹) یعنی موت کے بعد اٹھنے اور زندہ کئے جانے کا انکار کر کے وہ اس انتہا تک پہنچے ہیں کہ عاقبت کے تمام امور کے منکر ہیں حتی کہ رب کے حضور حاضر ہونے کے بھی (۲۰) اس فرشتہ کا نام عزرائیل ہے علیہ السلام اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے جس کا وقت آجاتا ہے بے درنگ اس کی روح قبض کر لیتے ہیں مروی ہے کہ ملک الموت کے لئے دنیا مثل کف دست کر دی گئی ہے تو وہ مشارق و مغارب کی مخلوق کی روحیں بے مشقت اٹھا لیتے ہیں اور رحمت و عذاب کے بہت فرشتے ان کے ماتحت ہیں (۲۱) اور حساب و جزا کے لئے زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے (۲۲) یعنی کفار و مشرکین (۲۳) اپنے افعال و کردار سے شرمندہ و نادم ہو کر اور عرض کرتے ہوں گے (۲۴) مرنے کے بعد اٹھنے اور تیرے وعدہ وعید کے صدق کو جن کے ہم دنیا میں منکر تھے (۲۵) تجھ سے تیرے رسولوں کی سچائی کو تو اب دنیا میں (۲۶) اور اب ہم ایمان لے آئے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کچھ کام نہ دے گا (۲۷) اور اس پر ایسا لطف کرتے کہ اگر وہ اس کو اختیار کرتا تو راہ یاب ہوتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ ہم کافروں کو جانتے تھے کہ وہ کفر ہی اختیار کریں گے (۲۸) جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو جہنم کے خازن ان سے کہیں گے

إِنَّا نَسِينَٰكُمْ ۖ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا

تھے ۲۹ ہم نے تمھیں چھوڑ دیا ۳۰ اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کئے کا بدلہ ہماری

يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا

آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انھیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں ۳۱ اور

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۩ ﴿١٥﴾ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے ۳۲

السجدة ۱۵

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿١٦﴾ فَلَا

اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے ۳۳ اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی

تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا

جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے ۳۴ صلہ ان کے کاموں

وقف غفران

يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا ۚ لَّا يَسْتَوُونَ ﴿١٨﴾

کا ۳۵ تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے ۳۶ یہ برابر نہیں

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا

جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے بسنے کے باغ ہیں ان کے

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا

کاموں کے صلہ میں مہمانداری ۳۷ رہے وہ جو بے حکم ہیں ۳۸ ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی

(۲۹) اور دنیا میں ایمان نہ لائے تھے (۳۰) عذاب میں اب تمہاری طرف التفات نہ ہوگا (۳۱) تواضع اور خشوع سے اور نعمت اسلام پر شکر گزاری کے لئے (۳۲) یعنی خواب استراحت کے بستروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے راحت و آرام کو چھوڑتے ہیں (۳۳) یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہیں یہ تہجد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے شان نزول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء نہ پڑھ لیتے (۳۴) جس سے وہ راحتیں پائیں گے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی (۳۵) یعنی ان طاعتوں کا جو انہوں نے دنیا میں ادا کیں (۳۶) یعنی کافر ہے شان نزول حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا دوران گفتگو میں کہنے لگا خاموش ہو جاؤ تم لڑکے ہو میں بوڑھا ہوں بہت زبان دراز ہوں میری نوک سناں تم سے زیادہ تیز ہے میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا جتھے وار ہوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا چپ تو فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لئے ان میں سے کوئی قابل مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے یہ دولت نصیب نہیں وہ انتہا کا ذلیل ہے کافر مومن کے برابر نہیں ہو سکتا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی (۳۷) یعنی مومنین صالحین کی جنت ماویٰ میں عزت و اکرام کے ساتھ مہمانداری کی جائے گی (۳۸) نافرمان کافر ہیں

أَرَادُوٓا أَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَآ أُعِيۡدُوۡا فِيۡهَا وَقِيۡلَ لَهُمۡ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ

اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا چکھو اس

النَّارِ الَّذِيۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰى

آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے اور ضرور ہم انھیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب ف۳۹

دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَكۡبَرِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُكِّرَ

اس بڑے عذاب سے پہلے ف۴۰ جسے دیکھنے والا امید کرے کہ ابھی باز آئیں گے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے

بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعۡرَضَ عَنۡهَا ؕ اِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ

رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے ان سے منہ پھیر لیا ف۴۱ بے شک ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں اور

لَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ فَلَا تَكُنۡ فِيۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلۡنٰهُ

بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۴۲ عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو ف۴۳ اور ہم نے اسے ف۴۴

هُدًى لِّبَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلۡنَا مِنۡهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا

بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کیا اور ہم نے ان میں سے ف۴۵ کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے بتاتے ف۴۶

لَمَّا صَبَرُوۡا ؕ وَكَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ

جبکہ انھوں نے صبر کیا ف۴۷ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لاتے تھے بے شک تمہارا رب ان میں فیصلہ کر دیگا ف۴۸

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمۡ يَهۡدِ لَهُمۡ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا

قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے تھے ف۴۹ اور کیا انھیں ف۵۰ اس پر ہدایت نہ ہوئی

(۳۹) دنیا ہی میں قتل اور گرفتاری اور قحط و امراض وغیرہ میں مبتلا کر کے چنانچہ ایسا ہی پیش آیا کہ حضورؐ کی ہجرت سے قبل قریش امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے اور بعد ہجرت بدر میں مقتول ہوئے گرفتار ہوئے اور سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں اور مردار اور کتے تک کھا گئے (۴۰) یعنی عذاب آخرت سے (۴۱) اور آیات میں غور نہ کیا اور ان کے وضوح وارشاد سے فائدہ نہ اٹھایا اور ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہوا (۴۲) یعنی توریت (۴۳) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کے ملنے میں یا یہ معنیٰ ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے اور ان سے ملاقات ہونے میں شک نہ کرو چنانچہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے (۴۴) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یا توریت کو (۴۵) یعنی بنی اسرائیل میں سے (۴۶) لوگوں کو خدا کی طاعت اور اس کی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع توریت کے احکام کی تعمیل اور یہ امام انبیاء بنی اسرائیل تھے یا انبیاء کے متبعین (۴۷) اپنے دین پر اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والی مصیبتوں پر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ صبر کا ثمرہ امامت اور پیشوائی ہے (۴۸) یعنی انبیاء میں اور ان کی امتوں میں یا مومنین و مشرکین میں (۴۹) امور دین میں سے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا امتیاز کر دے گا (۵۰) یعنی اہل مکہ کو

ع ۱۱ ۱۵

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں (قومیں) ف۵۱ ہلاک کر دیں کہ آج یہ ان کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں ف۵۲ بے شک اس

لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ

میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں ف۵۳ اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک زمین کی طرف

الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا

ف۵۴ پھر اس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں ف۵۵ تو کیا

يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

انہیں سوجھتا نہیں ف۵۶ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو ف۵۷

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

تم فرماؤ فیصلہ کے دن ف۵۸ کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے ف۵۹

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

تو ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو ف۶۰ بیشک انہیں بھی انتظار کرنا ہے ف۶۱

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ ۳۳ مَدَنِيَّةٌ ۹۰ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۷۳ رُكُوْعَاتُهَا ۹

سورۂ احزاب مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) ف۲ اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا ف۳ بے شک

(۵۱) کتنی امتیں مثل عاد و ثمود و قوم لوط کے (۵۲) یعنی اہل مکہ جب بسلسلہ تجارت شام کے سفر کرتے ہیں تو ان لوگوں کے منازل و بلاد میں گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے آثار دیکھتے ہیں (۵۳) جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں (۵۴) جس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں (۵۵) چوپائے بھوسہ اور وہ خود غلہ (۵۶) کہ وہ یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر استدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادر برحق خشک زمین سے کھیتی نکالنے پر قادر ہے مردوں کا زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید (۵۷) مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبردار اور نافرمان کو ان کے حسب عمل جزا دے گا اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کرے گا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا اس پر کافر بطور تمسخر و استہزاء کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اس کا وقت کب آئے گا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے (۵۸) جب عذاب الٰہی نازل ہوگا (۵۹) توبہ و معذرت کی فیصلہ کے دن سے یا روز قیامت مراد ہے یا روز فتح مکہ یا روز بدر بر تقدیر اول اگر روز قیامت مراد ہو تو ایمان کا نافع نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایمان وہی مقبول ہے جو دنیا میں ہو اور دنیا سے نکلنے کے بعد نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ایمان لانے کے لئے دنیا میں واپس آنا میسر آئے گا اور اگر فیصلہ کے دن سے روز بدر یا روز فتح مکہ مراد ہو تو معنی یہ ہیں کہ جبکہ عذاب آجائے اور وہ لوگ قتل ہونے لگیں تو حالت قتل میں ان کا ایمان لانا قبول نہ کیا جائے گا اور نہ عذاب مؤخر کر کے انہیں مہلت دی جائے چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو قوم بنی کنانہ بھاگی حضرت خالد بن ولید نے جب انہیں گھیر اور انہوں نے دیکھا کہ اب قتل سر پر آگیا کوئی امید جاں بری کی نہیں تو انہوں نے اسلام کا اظہار کیا حضرت خالد نے قبول نہ فرمایا اور انہیں قتل کر دیا (جمل وغیرہ) (۶۰) ان پر عذاب نازل ہونے کا (۶۱) بخاری و مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جمعہ نماز فجر میں یہ سورت یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر پڑھتے تھے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب تک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورت اور سورۂ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ پڑھ نہ لیتے خواب نہ فرماتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ سجدہ عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے (خازن و مدارک)

(۱) سورۂ احزاب مدنیہ ہے اس میں نو رکوع تہتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اسی کلمے اور پانچ ہزار سات سو نوے حرف ہیں (۲) یعنی ہماری طرف سے خبریں دینے والے ہمارے اسرار کے امین ہمارا خطاب ہمارے پیارے بندوں کو پہنچانے والے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاایہا النبی کے

اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ

اللہ علم و حکمت والا ہے اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہے

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

اے لوگو اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کام

وَكِيْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ

بنانے والا اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے ۴ اور تمہاری

اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ

ان عورتوں کو جنہیں تم ماں کے برابر کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا ۵ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي

بیٹا بنایا ۶ یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے ۷ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی

السَّبِيْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا

راہ دکھاتا ہے ۸ انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو ۹ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے

اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

باپ معلوم نہ ہوں ۱۰ تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد ۱۱ اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں

فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

جو نادانستہ تم سے صادر ہوا ۱۲ ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو ۱۳ اور اللہ بخشنے والا

بقیہ صفحہ ۷۵۱ = ساتھ خطاب فرمایا جس کے یہ معنیٰ ہیں کہ جو ذکر کئے گئے نام پاک کے ساتھ یا محمد فرما کر خطاب نہ کیا جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو خطاب فرمایا ہے اس سے مقصود آپ کی تکریم اور آپ کا احترام اور آپ کی فضیلت کا ظاہر کرنا ہے (مدارک) (۳) شان نزول ابو سفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو الاعور سلمی جنگ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کے لئے امان حاصل کر کے انہوں نے یہ کہا کہ آپ لات عزیٰ منات وغیرہ بتوں کو جنہیں مشرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ فرمایئے اور یہ فرما دیجئے کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لئے ہے اور ہم لوگ آپ کو اور آپ کے رب کو کچھ نہ کہیں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی یہ گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انہیں امان دے چکا ہوں اس لئے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں خطاب تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اور مقصود ہے آپ کی امت سے فرمانا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امان دی تو تم اس کے پابند رہو اور نقض عہد کا ارادہ نہ کرو اور کفار و منافقین کی خلاف شرع بات نہ مانو (۴) کہ ایک میں اللہ کا خوف ہو دوسرے میں کسی اور کا جب ایک ہی دل ہے تو اللہ ہی سے ڈرے شان نزول ابو معمر حمید فہری کی یادداشت اچھی تھی جو سنتا تھا یاد کر لیتا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دو دل ہیں اور ہر ایک میں حضرت (سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابو معمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی ہاتھ میں ایک پاؤں میں ابو سفیان سے ملاقات ہوئی تو ابو سفیان نے پوچھا کیا حال ہے کہا لوگ بھاگ گئے تو ابو سفیان نے پوچھا ایک جوتی ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں کیوں ہے کہا اس کی مجھے خبر ہی نہیں میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دونوں جوتیاں پاؤں میں ہیں اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ دو دل ہوتے تو جوتی ہاتھ میں لئے ہوئے تھا بھول نہ جاتا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ منافقین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دو دل بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ نیز زمانہ جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظہار کرتا تھا تو وہ لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو اس کی ماں قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہہ دیتا تھا تو اس کو حقیقی بیٹا قرار دے کر شریک میراث ٹھہراتے اور اس کی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کے لئے صلبی بیٹے کی بی بی کی طرح

رَّحِيْمًا ۝۵ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ

مہربان ہے ۔ یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے ف۱۴ اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں ف۱۵

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں ف۱۶ بہ نسبت اور مسلمانوں

وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ

اور مہاجروں کے ف۱۷ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو ف۱۸ یہ کتاب

فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ

میں لکھا ہے ف۱۹ اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا ف۲۰ اور

مِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَ

تم سے ف۲۱ اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور

اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ

ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ف۲۲ ان کے سچ کا سوال کرے ف۲۳

وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان والو! اللہ کا احسان

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ

اپنے اوپر یاد کرو ف۲۴ جب تم پر کچھ لشکر آئے ف۲۵ تو ہم نے ان پر آندھی اور

ع۱۷

بقیہ صفحہ ۷۵۲ = حرام جانتے ان سب کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی (۵) یعنی ظہار سے عورت ماں کے مثل حرام نہیں ہو جاتی ظہار منکوحہ کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جس کو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں ہے مثلاً کسی نے اپنی بی بی سے یہ کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو وہ مظاہر ہو گیا مسئلہ ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے مسئلہ ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کا کھلانا ہے مسئلہ کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے (ہدایہ) (۶) خواہ انہیں لوگ تمہارا بیٹا کہتے ہیں (۷) یعنی بی بی کو ماں کے مثل کہنا اور لے پالک کو بیٹا کہنا بے حقیقت بات ہے نہ بی بی ماں ہو سکتی ہے نہ دوسرے کا فرزند اپنا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین نے زبان طعن کھولی اور کہا کہ (حضرت) محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے زید کی بی بی سے شادی کر لی کیونکہ پہلے حضرت زینب زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زر خرید تھے انہوں نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انہیں ہبہ کر دیا حضور نے انہیں آزاد کر دیا تب بھی وہ اپنے باپ کے پاس نہ گئے حضور کی خدمت ہی میں رہے حضور ان پر شفقت و کرم فرماتے تھے اس لئے لوگ انہیں حضور کا فرزند کہنے لگے اس سے وہ حقیقۃً حضور کے بیٹے نہ ہو گئے اور یہود و منافقین کا طعنہ محض غلط اور بیجا ہوا اللہ تعالیٰ نے یہاں ان طاعنین کی تکذیب فرمائی اور انہیں جھوٹا قرار دیا (۸) حق کی الذالے پالکوں کو ان کے پالنے والوں کا بیٹا نہ ٹھہراؤ بلکہ (۹) جن سے وہ پیدا ہوئے (۱۰) اور اس وجہ سے تم انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت نہ کر سکو (۱۱) تو تم انہیں بھائی کہو اور جس کے لے پالک ہیں اس کا بیٹا نہ کہو (۱۲) ممانعت سے پہلے یا یہ معنی ہیں کہ اگر تم نے لے پالکوں کو خطاءً بے ارادہ ان کے پرورش کرنے والوں کا بیٹا کہہ دیا یا کسی غیر کی اولاد کو محض زبان کی سبقت سے بیٹا کہا تو ان صورتوں میں گناہ نہیں (۱۳) ممانعت کے بعد (۱۴) دنیا و دین کے تمام امور میں اور نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی طاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک یا یہ معنی ہیں کہ نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ رافت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کے لئے دنیا و آخرت میں

جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٩﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ

وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے ف۲۶ اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ف۲۷ جب کافر تم پر آئے

مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ

تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے ف۲۸ اور جب کہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں ف۲۹ اور دل

الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿١٠﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ

گلوں کے پاس آگئے ف۳۰ اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے (امید و یاس کے) ف۳۱ وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں

الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿١١﴾ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

کی جانچ ہوئی ف۳۲ اور خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے اور جب کہنے لگے منافق

وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢﴾

اور جن کے دلوں میں روگ تھا ف۳۳ ہمیں اللہ و رسول نے وعدہ نہ دیا تھا مگر فریب کا ف۳۴

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا ف۳۵ اے مدینہ والو ف۳۶ یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں ف۳۷

وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا

تم گھروں کو واپس چلو اور ان میں سے ایک گروہ ف۳۸ نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ ہمارے گھر بے حفاظت ہیں اور وہ

هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ

بے حفاظت نہ تھے وہ تو نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا اور اگر ان پر فوجیں مدینہ کے اطراف

بقیہ صفحہ ۷۵۳ = سب سے زیادہ اولیٰ ہوں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت میں مِنْ اَنْفُسِهِمْ کے بعد وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ بھی ہے مجاہد نے کہا کہ تمام انبیاء اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اور اسی رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں (۱۵) تعظیم و حرمت میں اور نکاح کے ہمیشہ کے لئے حرام ہونے میں اور اس کے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں خالہ نہ کہا جائے گا (۱۶) توارث میں (۱۷) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اولی الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا (۱۸) اس طرح کہ جس کے لئے چاہو کچھ وصیت کرو تو وصیت ثلث مال کے قدر میں توارث پر مقدم کی جائے گی خلاصہ یہ ہے کہ اول مال ذوی الفروض کو دیا جائے گا پھر عصبات کو پھر نسبی ذوی الفروض پر رد کیا جائے گا پھر ذوی الارحام کو دیا جاوے گا پھر مولی الموالاۃ کو (تفسیر احمدی) (۱۹) یعنی لوح محفوظ میں (۲۰) رسالت کی تبلیغ اور دین حق کی دعوت دینے کا (۲۱) خصوصیت کے ساتھ مسئلہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی فضیلت کے اظہار کے لئے ہے (۲۲) یعنی انبیاء سے یا ان کے تصدیق کرنے والوں سے (۲۳) یعنی جو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور انہیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے یا مومنین سے ان کی تصدیق کا سوال کرے یا یہ معنی ہیں کہ انبیاء کو جو ان کی امتوں نے جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کی تذلیل و تبکیت ہے (۲۴) جو اس نے جنگ احزاب کے دن فرمایا جس کو غزوۂ خندق کہتے ہیں جو جنگ احد سے ایک سال بعد تھا جبکہ مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں محاصرہ کر لیا گیا تھا (۲۵) قریش اور غطفان اور یہود قریظہ و نضیر کے (۲۶) یعنی ملائکہ نے لشکر غزوۂ احزاب کا مختصر بیان یہ غزوہ شوال ۴ یا ۵ ہجری میں پیش آیا جب یہود بنی نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے اکابر مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے یہاں تک کہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں ابو سفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو (محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو تو ہم حق پر ہیں یا محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾

سے آئیں پھر ان سے کفر چاہتیں تو ضرور اُن کا مانگا دے بیٹھتے ف۲۹ اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ

اور بے شک اس سے پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ

عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿١٥﴾ قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ

کا وعدہ پوچھا جائے گا ف۳۰ تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر موت یا

الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَن ذَا

قتل سے بھاگو ف۳۱ اور جب بھی دنیا نہ برتنے دیئے جاؤ گے مگر تھوڑی ف۳۲ تم فرماؤ وہ کون ہے

الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ

جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے اگر وہ تمہارا بُرا چاہے ف۳۳ یا تم پر مہر (رحم) فرمانا چاہے ف۳۴

وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ

اور وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے نہ مددگار بے شک

اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا

اللہ جانتا ہے تمہارے ان کو جو اوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ ف۳۵ اور

يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٨﴾ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ

لڑائی میں نہیں آتے مگر تھوڑے ف۳۶ تمہاری مدد میں کمی کرتے (کمی کرتے) ہیں پھر جب ڈر کا وقت آئے

بقیہ صفحہ ۷۵۴ = یہود نے کہا تمہیں حق پر ہو اس پر قریش خوش ہوئے اسی پر آیت أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ نازل ہوئی پھر یہودی قبائل غطفان وقیس وغیلان وغیرہ میں گئے وہاں بھی یہی تحریک کی وہ سب ان کے موافق ہو گئے اس طرح انہوں نے جابجا دورے کئے اور عرب کے قبیلہ قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف تیار کر لیا جب سب لوگ تیار ہو گئے تو قبیلہ خزاعہ کے چند لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کی ان زبردست تیاریوں کی اطلاع دی یہ اطلاع پاتے ہی حضور نے بمشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کھدوانی شروع کر دی اس خندق میں مسلمانوں کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود بھی کام کیا مسلمان خندق تیار کر کے فارغ ہی ہوئے تھے کہ مشرکین بارہ ہزار کا لشکر گراں لے کر ان پر ٹوٹ پڑے اور مدینہ طیبہ کا محاصرہ کر لیا خندق مسلمانوں کے اور ان کے درمیان حائل تھی اس کو دیکھ کر متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ ایسی تدبیر ہے جس سے عرب لوگ اب تک واقف نہ تھے اب انہوں نے مسلمانوں پر تیر اندازی شروع کی اور اس محاصرہ کو پندرہ روز یا چوبیس روز گزرے مسلمانوں پر خوف غالب ہوا اور وہ بہت گھبرائے اور پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور ان پر تیز ہوا بھیجی نہایت سرد اور اندھیری رات میں اس ہوا نے ان کے خیمے گرا دیئے طنابیں توڑ دیں کھونٹے اکھاڑ دیئے ہانڈیاں الٹ دیں آدمی زمین پر گرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیج دیئے جنہوں نے کفار کو لرزا دیا ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی مگر اس جنگ میں ملائکہ نے قتال نہیں کیا پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو خبر لینے کے لئے بھیجا وقت نہایت سرد تھا یہ ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روانہ ہوتے وقت ان کے چہرے اور بدن پر دست مبارک پھیرا جس سے ان پر سردی اثر نہ کر سکی اور یہ دشمن کے لشکر میں پہنچ گئے وہاں تیز ہوا چل رہی تھی اور سنگریزے اڑ اڑ کر لوگوں کے لگ رہے تھے آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی عجب پریشانی کا عالم تھا لشکر کفار کے سردار ابو سفیان ہوا کا یہ عالم دیکھ کر اٹھے اور انہوں نے قریش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہوشیار رہنا ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے یہ اعلان ہونے کے بعد ہر ایک نے اپنے برابر والے کو ٹٹولنا شروع کیا حضرت حذیفہ نے دانائی سے اپنے داہنے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں اس کے بعد ابو سفیان نے کہا اے گروہ قریش تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چکے بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں ان کی طرف سے اندیشہ ناک خبریں پہنچی ہیں ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے

رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰى عَلَیْهِ مِنَ

تم انہیں دیکھوگے تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی

الْمَوْتِۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى

ہو پھر جب ڈر کا وقت نکل جائے ف۴۷ تمہیں طعنے دینے لگیں تیز زبانوں سے مال غنیمت کے

الْخَیْرِؕ اُولٰٓىٕكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى

لالچ میں ف۴۸ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ف۴۹ تو اللہ نے ان کے عمل اکارت کردیئے ف۵۰ اور یہ اللہ کو

اللّٰهِ یَسِیْرًا(۱۹) یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْاۚ وَ اِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ

آسان ہے وہ سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی نہ گئے ف۵۱ اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو ان

یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىٕكُمْؕ وَ لَوْ

کی ف۵۲ خواہش ہوگی کہ کسی طرح گاؤں میں نکل کر ف۵۳ تمہاری خبریں پوچھتے ف۵۴ اور اگر

كَانُوْا فِیْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِیْلًا(۲۰) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

وہ تم میں رہتے جب بھی نہ لڑتے مگر تھوڑے ف۵۵ بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی

ع ۲/۱۲ 18

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ

بہتر ہے ف۵۶ اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو

كَثِیْرًاؕ(۲۱) وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ

بہت یاد کرے ف۵۷ اور جب مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ

بقیہ صفحہ ۷۵۵ = ہو بس اب یہاں سے کوچ کر دو میں کوچ کرتا ہوں ابو سفیان یہ کہہ کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے اور لشکر میں الرحیل الرحیل یعنی کوچ کوچ کا شور مچ گیا ہوا ہر چیز کو الٹے ڈالتی تھی مگر یہ ہوا اس لشکر سے باہر نہ تھی اب یہ لشکر بھاگ نکلا اور سامان کا بار کر کے لے جانا اس کو شاق ہو گیا اس لئے کثیر سامان چھوڑ گیا (جمل) (۲۷) یعنی تمہارا خندق کھودنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنا (۲۸) یعنی وادی کی بالائی جانب مشرق سے قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ مالک بن عوف نصری و عیینہ بن حسن فزاری کی سرکردگی میں ایک ہزار کی جمعیت لے کر اور ان کے ساتھ طلیحہ بن خویلد اسدی بنی اسد کی جمعیت لے کر اور حیی بن اخطب یہودی قریظہ کی جمعیت لے کر اور وادی کی زیریں جانب مغرب سے قریش اور کنانہ بسرکردگی ابو سفیان بن حرب (۲۹) اور شدت رعب و ہیبت سے حیرت میں آگئیں (۳۰) خوف و اضطراب انتہا کو پہنچ گیا (۳۱) منافق تو یہ گمان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا نام و نشان باقی نہ رہے گا کفار کی اتنی بڑی جمعیت سب کو فنا کر ڈالے گی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آنے اور اپنے فتحیاب ہونے کی امید تھی (۳۲) اور ان کا صبر و اخلاص محک امتحان پر لایا گیا (۳۳) یعنی ضعف اعتقاد (۳۴) یہ بات معتب بن قشیر نے کفار کے لشکر دیکھ کر کہی تھی کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمیں فارس و روم کی فتح کا وعدہ دیتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی یہ مجال بھی نہیں کہ اپنے ڈیرے سے باہر نکل سکے تو یہ وعدہ نرا دھوکا ہے (۳۵) یعنی منافقین کے ایک گروہ نے (۳۶) یہ مقولہ منافقین کا ہے انہوں نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہا مسئلہ مسلمانوں کو یثرب نہ کہنا چاہئے حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار تھا کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں (۳۷) یعنی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لشکر میں (۳۸) یعنی بنی حارثہ و بنی سلمہ (۳۹) یعنی اسلام سے منحرف ہو جاتے (۴۰) یعنی آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کو دریافت فرمائے گا کہ کیوں وفا نہیں کیا گیا (۴۱) کیونکہ جو مقدر ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا (۴۲) یعنی اگر وقت نہیں آیا ہے تو بھی بھاگ کر تھوڑے ہی دن جتنی عمر باقی ہے اتنے ہی دن دنیا کو برتو گے اور یہ ایک قلیل مدت ہے (۴۳) یعنی اس کو تمہارا قتل و ہلاک منظور ہو تو اس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا (۴۴) امن و عافیت عطا فرما کر (۴۵) اور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ دو ان کے ساتھ جہاد میں نہ رہو اس میں جان کا خطرہ ہے شان نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس یہود نے پیام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی

وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ

اور اس کے رسول نے ۵۸ اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے ۵۹ اور اس سے انھیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا

الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى

مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنھوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا ۶۰ تو ان میں کوئی اپنی منت پوری

نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۡ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ

کر چکا ۶۱ اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے ۶۲ اور وہ ذرا نہ بدلے ۶۳ تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا

بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ

صلہ دے اور منافقوں کو عذاب کرے اگر چاہے یا انھیں توبہ دے بےشک

اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ نے کافروں کو ۶۴ ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹایا کہ کچھ

يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا

بھلا نہ پایا ۶۵ اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی ۶۶ اور اللہ زبردست عزت

عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

والا ہے اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی ۶۷ انھیں ان کے

صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ

قلعوں سے اتارا ۶۸ اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو ۶۹ اور

بقیہ صفحہ ۷۵۶ = جائیں ابو سفیان کے ہاتھوں سے ہلاک کرانا چاہتے ہو اس کے لشکری اس مرتبہ اگر تمھیں پاگئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے ہمیں تمھارا اندیشہ ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسایہ ہو ہمارے پاس آجاؤ یہ خبر پاکر عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی مومنین کو ابو سفیان اور اس کے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور اس میں انھوں نے بہت کوشش کی لیکن جس قدر انھوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات استقلال اور بڑھتا گیا (۴۶) ریاکاری اور دکھاوٹ کے لئے (۴۷) اور امن و غنیمت حاصل ہو (۴۸) اور یہ کہیں ہمیں زیادہ حصہ دو ہماری ہی وجہ سے تم غالب ہوئے ہو (۴۹) حقیقت میں اگرچہ انھوں نے زبانوں سے ایمان کا اظہار کیا (۵۰) یعنی چونکہ حقیقت میں وہ مومن نہیں تھے اس لئے ان کے تمام ظاہری عمل جہاد وغیرہ سب باطل کردیئے (۵۱) یعنی منافقین اپنی بزدلی و نامردی سے ابھی تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار قریش و غطفان و یہود وغیرہ ابھی تک میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں ہیں اگرچہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ بھاگ چکے (۵۲) یعنی منافقین کی اپنی نامردی کی باعث یہی آرزو اور (۵۳) مدینہ طیبہ کے آنے جانے والوں سے (۵۴) کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا کفار کے مقابلہ میں ان کی کیا حالت رہی (۵۵) ریاکاری اور عذر رکھنے کے لئے تاکہ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ ہم بھی تو تمھارے ساتھ جنگ میں شریک تھے (۵۶) ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلو یہ بہتر ہے (۵۷) ہر موقع پر اس کا ذکر کرے خوشی میں بھی رنج میں بھی تنگی میں بھی فراخی میں بھی (۵۸) کہ تمھیں شدت و بلا پہنچے گی اور تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے اور پہلوں کی طرح تم پر سختیاں آئیں گی اور لشکر جمع ہو ہو کر تم پر ٹوٹیں گے اور انجام کار تم غالب ہو گے اور تمھاری مدد فرمائی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ الآیہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پچھلی نو یا دس راتوں میں لشکر تمھاری طرف آنے والے ہیں جب انھوں نے دیکھا کہ اس میعاد پر لشکر آگئے تو کہا یہ ہے وہ جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا (۵۹) یعنی جو اس کے وعدے ہیں سب سچے ہیں سب یقیناً واقع ہوں گے ہماری مدد بھی ہوگی ہمیں غلبہ بھی دیا جائے گا اور مکہ مکرمہ اور روم و فارس بھی فتح ہوں گے (۶۰) حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور حضرت سعید بن زید

تَأْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿٢٦﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

اور ایک گروہ کو قید ف۶۹ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے مال ف۷۰

وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢٧﴾ يٰۤاَيُّهَا

اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے ف۷۱ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اے

النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ

غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی

زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٢٨﴾ وَ

آرائش چاہتی ہو ف۷۲ تو آؤ میں تمہیں مال دوں ف۷۳ اور اچھی طرح چھوڑ دوں ف۷۴ اور

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے

اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ

تمہاری نیکی والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے اے نبی کی بی بیو جو تم میں

يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ

صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے ف۷۵ اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا ف۷۶

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾

اور یہ اللہ کو آسان ہے

بقیہ صفحہ ۷۵۷ = اور حضرت حمزہ اور حضرت مصعب وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذر کی تھی کہ وہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا (۶۱) جہاد پر ثابت رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا جیسے کہ حضرت حمزہ و مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۶۲) اور شہادت کا انتظار کر رہا ہے جیسے کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۶۳) اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم رہے شہید ہو جانے والے بھی اور شہادت کا انتظار کرنے والے بھی اس میں ان منافقین اور مریض القلب لوگوں پر تعریض ہے جو اپنے عہد پر قائم نہ رہے (۶۴) یعنی قریش و غطفان وغیرہ کے لشکروں کو جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے (۶۵) ناکام و نامراد واپس ہوئے (۶۶) دشمن فرشتوں کی تکبیروں اور ہوا کی سختیوں سے بھاگ نکلے (۶۷) یعنی بنی قریظہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل قریش و غطفان وغیرہ احزاب کی مدد کی تھی (۶۸) اس میں غزوہ بنی قریظہ کا بیان ہے یہ آخر ذی قعدہ ۴ھ یا ۵ھ میں ہوا جب غزوہ خندق میں شب کو مخالفین کے لشکر بھاگ گئے جس کا اوپر کی آیات میں ذکر ہو چکا ہے اس شب کی صبح کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور ہتھیار اتار دیے اس روز ظہر کے وقت جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک دھویا جا رہا تھا جبریل امین حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور نے ہتھیار رکھ دیے فرشتوں نے چالیس روز سے ہتھیار نہیں رکھے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے حضور نے حکم فرمایا کہ ندا کر دی جائے کہ جو فرمانبردار ہو وہ عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر حضور یہ فرما کر روانہ ہو گئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہنچتے رہے یہاں تک کہ بعضے حضرات نماز عشا کے بعد پہنچے لیکن انہوں نے اس وقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے بنی قریظہ میں پہنچ کر عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لئے اس روز انہوں نے عصر بعد عشا پڑھی اور اس پر نہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت فرمائی نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لشکر اسلام نے پچیس روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم میرے حکم پر قلعوں سے اترو گے انہوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے حکم پر اترو گے اس پر وہ راضی ہوئے اور سعد بن معاذ کو ان کے بارے میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کر دیے جائیں

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ

اور جو تم میں فرماں بردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اور وں

اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ

سے دونا ثواب دیں گے ۷۹ اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ۸۰ اے نبی کی بی بیو تم

كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ

اور عورتوں کی طرح نہیں ہو ۸۱ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا

الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ

روگی کچھ لالچ کرے ۸۲ ہاں اچھی بات کہو ۸۳ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ

اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی ۸۴ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے

الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى

ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے ۸۵ اور یاد کرو جو تمہارے

فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا

گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت ۸۶ بے شک اللہ ہر باریکی جانتا

بقیہ صفحہ ۷۵۸ = عورتیں اور بچے قید کیے جائیں پھر بازار مدینہ میں خندق کھودی گئی اور وہاں لاکر ان سب کی گردنیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلہ بنی نضیر کا سردار حیی بن اخطب اور بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ چھ سو یا سات سو جوان تھے جو گردنیں کاٹ کر خندق میں ڈال دیئے گئے (مدارک وجمل) (۶۹) یعنی مقاتلین کو (۷۰) عورتوں اور بچوں کو (۷۱) نقد اور سامان اور مویشی سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں (۷۲) اس زمین سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے (۷۳) یعنی اگر تمہیں مال کثیر اور اسباب عیش درکار ہے شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمال زہد تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لئے یہ خاطر اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو تخییر دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں پانچ قریشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حفصہ بنت فاروق ام حبیبہ بنت ابی سفیان ام سلمہ بنت ابی امیہ سودہ بنت زمعہ اور چار غیر قریشیہ زینب بنت جحش اسدیہ میمونہ بنت حارث ہلالیہ صفیہ بنت حیی بن اخطب خیبریہ جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انہوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا مسئلہ جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے (۷۴) جس عورت کے ساتھ بعد نکاح دخول یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو اس کو طلاق دی جائے تو کچھ سامان دینا مستحب ہے اور وہ سامان تین کپڑوں کا جوڑا ہوتا ہے یہاں مال سے وہی مراد ہے مسئلہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اس کو قبل دخول طلاق دی تو یہ جوڑا دینا واجب ہے (۷۵) بغیر کسی ضرر کے (۷۶) جیسے کہ شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ کج خلقی سے پیش آنا کیونکہ بدکاری سے تو اللہ تعالیٰ انبیاء کی بیبیوں کو پاک رکھتا ہے (۷۷) کیونکہ جس شخص کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے اس سے اگر قصور بھی دوسروں کے قصور سے زیادہ سخت قرار دیا جاتا ہے مسئلہ اسی لئے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے قبیح ہوتا ہے اور اسی لئے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ

خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ ع اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

خبردار ہے   بے شک مسلمان مرد   اور مسلمان عورتیں ۸۷   اور ایمان والے   اور ایمان والیاں

وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ

اور فرماں بردار   اور فرماں برداریں   اور سچے   اور سچیاں ۸۸   اور صبر والے

وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ

اور صبر والیاں   اور عاجزی کرنے والے   اور عاجزی کرنے والیاں   اور خیرات کرنے والے   اور خیرات کرنے والیاں

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَ

اور روزے والے   اور روزے والیاں   اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے   اور نگاہ رکھنے والیاں اور

الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا

اللہ کو بہت یاد کرنے والے   اور یاد کرنے والیاں   ان سب کے لیے اللہ نے بخشش   اور بڑا ثواب

عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

تیار کر رکھا ہے   اور نہ کسی مسلمان مرد   نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم

اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ

فرمادیں   تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے ۸۹   اور جو حکم نہ مانے اللہ اور

رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ

اس کے رسول کا   وہ بے شک صریح گمراہی بہکا   اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ

بقیہ صفحہ ۷۵۹ = مقرر ہے اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی بیبیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لئے ان کی ادنی بات سخت گرفت کے قابل ہے فائدہ لفظ فاحشہ جب معرفہ ہو کر وارد ہو تو اس سے زنا اور لواطت مراد ہوتی ہے اور اگر نکرہ غیر موصوفہ ہو کر لایا جائے تو اس سے تمام گناہ مراد ہوتے ہیں اور جب موصوف ہو کر وارد ہو تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور فساد معاشرت مراد ہوتا ہے اس آیت میں نکرہ موصوفہ ہے اسی لئے اس سے شوہر کی اطاعت میں کوتاہی اور کج خلقی مراد ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے (جمل وغیرہ) (۷۸) اے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی بیبیو (۷۹) یعنی اگر اوروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب دیں گے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں میں تمہیں شرف و فضیلت ہے اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے اطاعت دوسرے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاجوئی اور قناعت و حسن معاشرت کے ساتھ حضور کو خوشنود کرنا (۸۰) جنت میں (۸۱) تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھ کر جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں (۸۲) اس میں تعلیم آداب ہے کہ اگر بہ ضرورت غیر مرد سے پس پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کرو کہ لہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں لوچ نہ ہو بات نہایت سادگی سے کی جائے عفت مآب خواتین کے لئے یہی شایاں ہے (۸۳) دین و اسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور پند و نصیحت کی اگر ضرورت پیش آئے مگر بے لوچ لہجہ سے (۸۴) اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے اخیر زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے (۸۵) یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات اور حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا اور علی مرتضی اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے ان آیات میں اہل بیت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پرہیز گاری کے پابند رہیں گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیز گاری کو پاکی سے استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے اس طرز کلام سے مقصود یہ ہے کہ ارباب عقول کو گناہوں

عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ

نے اسے نعمت دی ف۹۰ اور تم نے اسے نعمت دی ف۹۱ کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے ف۹۲ اور اللہ سے ڈر ف۹۳ اور

تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ

تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا ف۹۴ اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا ف۹۵ اور اللہ

اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا

زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو ف۹۶ پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ف۹۷ تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے

لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ

دی ف۹۸ کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بی بیوں میں

اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ

جب ان سے ان کا کام ختم ہو جائے ف۹۹ اور اللہ کا حکم ہو کر رہنا نبی پر کوئی

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي

حرج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لیے مقرر فرمائی ف۱۰۰ اللہ کا دستور چلا آرہا

الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ﴿۳۸﴾

ہے ان میں جو پہلے گزر چکے ف۱۰۱ اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا

وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی کا خوف

بقیہ صفحہ ۷۶۰ = سے نفرت دلائی جائے اور تقویٰ و پرہیزگاری کی ترغیب دی جائے (۸۶) یعنی سنت (۸۷) شان نزول اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے انہوں نے فرمایا نہیں تو اسماء نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کیا کہ ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کے دس مراتب مردوں کے ساتھ ذکر کئے گئے اور ان کے ساتھ ان کی مدح فرمائی گئی اور مراتب میں سے پہلا مرتبہ اسلام ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے دوسرا ایمان کہ وہ اعتقاد صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے تیسرا مرتبہ قنوت یعنی طاعت ہے (۸۸) اس میں چوتھے مرتبہ کا بیان ہے کہ وہ صدق نیات و صدق اقوال و افعال ہے اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے احتراز رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو رضائے الٰہی کے لئے اختیار کیا جائے اس کے بعد چھٹے مرتبہ خشوع کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و جوارح کے ساتھ متواضع ہونا ہے اس کے بعد ساتویں مرتبہ صدقہ کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں بطریق فرض و نفل دینا ہے پھر آٹھویں مرتبہ صوم کا بیان ہے یہ بھی فرض و نفل دونوں کو شامل ہے منقول ہے کہ جس نے ہر ہفتہ ایک درم صدقہ کیا وہ متصدقین میں اور جس نے ہر مہینہ ایام بیض کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے اس کے بعد نویں مرتبہ عفت کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے سب سے آخر میں دسویں مرتبہ کثرت ذکر کا بیان ہے ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر قرأت علم دین کا پڑھنا پڑھانا نماز وعظ نصیحت میلاد شریف نعت شریف پڑھنا سب داخل ہیں کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں جب شمار ہوتا ہے جبکہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے (۸۹) شان نزول یہ آیت زینب بنت جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی امیمہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضورؐ ہی کی خدمت میں رہتے تھے حضور نے زینب کے لئے ان کا پیام دیا اس کو زینب نے اور ان کے بھائی نے منظور نہیں کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت زینب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہوگئے اور

إِلَّا اللّٰهَ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ

نہ کرتے اور اللہ بس ہے حساب لینے والا ف۱۰۲ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے

رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

باپ نہیں ف۱۰۳ ہاں اللہ کے رسول ہیں ف۱۰۴ اور سب نبیوں کے پچھلے ف۱۰۵ اور اللہ سب کچھ

شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿۴۱﴾

جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو

وَّسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ

اور صبح و شام اس کی پاکی بولو ف۱۰۶ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے ف۱۰۷

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ ۗ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿۴۳﴾

کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے ف۱۰۸ اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ

ان کے لیے ملتے وقت کی دعا سلام ہے ف۱۰۹ اور ان کے لیے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے اے غیب کی خبریں بتانے

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ

والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر ف۱۱۰ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ف۱۱۱ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے

بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

بلاتا ف۱۱۲ اور چمکا دینے والا آفتاب ف۱۱۳ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا

بقیہ صفحہ ۷۶۱ = حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا اور حضور نے ان کا مہر دس دینار ساٹھ درم ایک جوڑا کپڑا پچاس مد (ایک پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع کھجوریں دیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے فائدہ بعض تفاسیر میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خالی از تسامح نہیں کیونکہ وہ حر تھے گرفتاری سے بالخصوص قبل بعثت شرعاً کوئی شخص مرقوق یعنی مملوک نہیں ہو جاتا اور وہ زمانہ فطرت کا تھا اور اہل فطرت کو حربی نہیں کہا جاتا کذا فی الجمل (۹۰) اسلام کی جو بڑی جلیل نعمت ہے (۹۱) آزاد فرما کر مراد اس سے حضرت زید بن حارثہ ہیں کہ حضور نے انہیں آزاد کیا اور ان کی پرورش فرمائی (۹۲) شان نزول جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہو چکا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آپ کے ازواج طاہرات میں داخل ہوں گی اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری تیز زبانی عدم اطاعت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۹۳) زینب پر کبروایذائے شوہر کے الزام لگانے میں (۹۴) یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور واقع ہوگی اور اللہ تعالیٰ انہیں ازواج مطہرات میں داخل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا (۹۵) یعنی جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی تو آپ کو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کرنے کا اور ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دیں گے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جو ان کے منہ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی مقصود یہ ہے کہ امر مباح میں بے جا طعن کرنے والوں کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہئے (۹۶) اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (۹۷) اور حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی (۹۸) حضرت زینب کی عدت گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیام لے کر گئے اور انہوں نے سر جھکا کر کمال

ع ۵

فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَ

فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور ان کی ایذا پر درگذر فرماؤ ف۱۱۴ اور

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کارساز اے ایمان والو جب

نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ

تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ

تو تمہارے لیے کچھ عدت نہیں جسے گنو ف۱۱۵ تو انہیں کچھ فائدہ دو ف۱۱۶ اور اچھی

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ

طرح سے چھوڑ دو ف۱۱۷ اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لیے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو

اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ

تم مہر دو ف۱۱۸ اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں ف۱۱۹ اور

بَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ

تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں

الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا

جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ف۱۲۰ اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان

بقیہ صفحہ ۷۶۲ = شرم و ادب سے انہیں یہ پیام پہنچایا انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں میں اپنی رائے کو کچھ بھی دخل نہیں دیتی جو میرے رب کو منظور ہو اس پر راضی ہوں یہ کہہ کر وہ بارگاہِ الٰہی میں متوجہ ہوئیں اور انہوں نے نماز شروع کر دی اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت زینب کو اس نکاح سے بہت خوشی اور فخر ہوا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت وسعت کے ساتھ کیا (۹۹) یعنی تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ لے پالک کی بی بی سے نکاح جائز ہے (۱۰۰) یعنی اللہ تعالیٰ نے جو ان کے لئے مباح کیا اور بابِ نکاح میں جو وسعت انہیں عطا فرمائی اس پر اقدام کرنے میں کچھ حرج نہیں (۱۰۱) یعنی انبیاء علیہم السلام کو بابِ نکاح میں وسعتیں دی گئیں کہ دوسروں سے زیادہ عورتیں ان کے لئے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیبیاں تھیں یہ ان کے خاص احکام ہیں ان کے سوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی اس پر معترض ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لئے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اعتراض کی کیا مجال اس میں یہود کا رد ہے جنہوں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا اس میں انہیں بتایا گیا کہ یہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لئے تعدادِ ازواج میں خاص احکام تھے (۱۰۲) تو اسی سے ڈرنا چاہئے (۱۰۳) تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ ان کی منکوحہ آپ کے لئے حلال نہ ہوتی قاسم و طیب و طاہر و ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے انہوں نے بچپن میں وفات پائی (۱۰۴) اور سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر و لازم الطاعۃ ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ ان کے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اس کے لئے ثابت نہیں ہوتے (۱۰۵) یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے (۱۰۶) کیونکہ صبح و شام کے

لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ

نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے ف۱۲۱ یہ خاص تمہارے لیے ہے امت کے لیے

الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا

نہیں ف۱۲۲ ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

ہاتھ کے مال کنیزوں میں ف۱۲۳ یہ خصوصیت تمہاری ف۱۲۴ اس لیے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ۝٥٠ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ

مہربان پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو ف۱۲۵ اور

مَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى

جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں ف۱۲۶ یہ امر اس سے نزدیک تر

اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ

ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں ف۱۲۷

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝٥١ لَا يَحِلُّ

اور اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ علم و حلم والا ہے ان کے بعد ف۱۲۸

لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ

اور عورتیں تمہیں حلال نہیں ف۱۲۹ اور نہ یہ کہ ان کے عوض اور بیبیاں بدلو ف۱۳۰ اگرچہ

بقیہ صفحہ ۷٦۳ = اوقات ملائکہ روز و شب کے جمع ہونے کے وقت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطراف لیل و نہار کا ذکر کرنے سے ذکر کی مداومت کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے (۱۰۷) شان نزول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت " اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ " نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۱۰۸) یعنی کفر و معصیت اور ناخدا شناسی کی اندھیریوں سے حق و ہدایت اور معرفت و خدا شناسی کی روشنی کی طرف ہدایت فرمائے (۱۰۹) ملنے والے وقت سے مراد یا موت کا وقت ہے یا قبروں سے نکلنے کا یا جنت میں داخل ہونے کا مروی ہے کہ حضرت ملک الموت کسی مومن کی روح اس کو سلام کئے بغیر قبض نہیں فرماتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ مومنین جب قبروں سے نکلیں گے تو ملائکہ سلامتی کی بشارت کے طور پر انہیں سلام کریں گے (جمل و خازن) (۱۱۰) شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر بہت بہترین ترجمہ ہے مفردات راغب میں ہے اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ الْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِيْرَةِ یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لئے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کی طرف مبعوث ہیں آپ کی رسالت عامہ ہے جیسا کہ سورۂ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت تک ہونے والی ساری خلق کے شاہد ہیں اور ان کے اعمال و افعال و احوال تصدیق تکذیب ہدایت ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں (ابو السعود و جمل) (۱۱۱) یعنی ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذاب جہنم کا ڈر سناتا (۱۱۲) یعنی خلق کو طاعت الٰہی کی دعوت دیتا (۱۱۳) سراج کا ترجمہ قرآن کریم کے بالکل مطابق ہے کہ اس میں آفتاب کو سراج فرمایا گیا ہے کہ سورۂ نوح میں وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور آخر پارہ کی پہلی سورۃ میں ہے " وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا " اور در حقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نور نبوت نے پہنچائی اور کفر و شرک کے ظلمات شدیدہ کو اپنے نور حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خلق کیلئے معرفت و توحید الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کے وادی تاریک میں

أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ

تمہیں ان کا حسن بھائے مگر کنیز تمہارے ہاتھ کا مال ف۱۳۱ اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ﴿٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ

ہر چیز پر نگہبان ہے اے ایمان والو نبی کے گھروں میں ف۱۳۲ نہ حاضر ہو

إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا

جب تک اذن نہ پاؤ ف۱۳۳ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ف۱۳۴ ہاں

دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ

جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں

لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ

دل بہلاؤ ف۱۳۵ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے ف۱۳۶ اور اللہ

لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن

حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے ف۱۳۷ برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے

وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن

باہر مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی ف۱۳۸ اور تمہیں نہیں پہونچتا کہ

تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ

رسول اللہ کو ایذا دو ف۱۳۹ اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بی بیوں سے نکاح کرو ف۱۴۰

بقیہ صفحہ ۷۶۴ = راہ گم کرنے والوں کو اپنے انوار ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نور نبوت سے ضمائر و بصائر اور قلوب و ارواح کو منور کیا حقیقت میں آپ کا وجود مبارک ایسا آفتاب عالم تاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیئے اسی لئے اس کی صفت میں منیر ارشاد فرمایا گیا (۱۱۴) جب تک کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم دیا جائے (۱۱۵) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں مسئلہ خلوت صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوت صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہو گی اگرچہ مباشرت نہ ہوئی ہو مسئلہ یہ حکم مومنہ اور کتابیہ دونوں کو عام ہے لیکن آیت میں مومنات کا ذکر اس طرف مشیر ہے کہ نکاح کرنا مومنہ سے اولیٰ ہے (۱۱۶) مسئلہ یعنی اگر ان کا مہر ہو چکا تھا تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہو گا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں (۱۱۷) اچھی طرح چھوڑنا یہ ہے کہ ان کے حقوق ادا کر دیے جائیں اور ان کو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انہیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے (۱۱۸) مہر کی تعجیل اور عقد میں تعیین افضل ہے شرط حلت نہیں کیونکہ مہر کو معجل طریقہ پر دینا یا اس کو مقرر کرنا اولیٰ اور بہتر ہے واجب نہیں (تفسیر احمدی) (۱۱۹) مثل حضرت صفیہ و حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جن کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور ان سے نکاح کیا مسئلہ غنیمت میں ملنے کا ذکر بھی فضیلت کے لئے ہے کیونکہ مملوکات بملک یمین خواہ خرید سے ملک میں آئی ہوں یا ہبہ سے یا وراثت سے یا وصیت سے وہ سب حلال ہیں (۱۲۰) ساتھ ہجرت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ساتھ ہجرت کرنے کے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاص حضور کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس قید کے ساتھ مقید ہو جیسا کہ ام ہانی بنت ابی طالب کی روایت اس طرف مشیر ہے (۱۲۱) معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کے لئے اس مومنہ عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اور بغیر شروط نکاح اپنی جان آپ کو ہبہ کرے بشرطیکہ آپ اسے نکاح میں لانے کا ارادہ فرمائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں آئندہ کے حکم بیان ہے کیونکہ وقت نزول آیت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعہ سے مشرف بزوجیت ہوئی ہوں اور جن مومنہ بیبیوں نے اپنی جانیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر کر دیں وہ میمونہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور ام شریک اور زینب بنت خزیمہ ہیں (تفسیر احمدی) (۱۲۲) یعنی نکاح بے مہر خاص آپ کے لئے جائز ہے امت کے لئے نہیں امت پر

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَیْــٴًـا اَوْ تُخْفُوْهُ

بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ف۱۲۱ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْۤ

تو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے ان پر مضائقہ نہیں ف۱۲۲

اٰبَآىٕهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآىٕهِنَّ وَ لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ

ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں

وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَ لَا نِسَآىٕهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ

اور بھانجوں اور اپنے دین کی عورتوں ف۱۲۴ اور اپنی کنیزوں میں ف۱۲۵

وَ اتَّقِیْنَ اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ

اور اللہ سے ڈرتی رہو بے شک اللہ ہر چیز اللہ کے سامنے ہے بے شک

اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر

عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

درود اور خوب سلام بھیجو ف۱۲۶ بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں ف۱۲۷ اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ف۱۲۸

بقیہ ۷۶۵ = بہر حال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین نہ کریں یا قصداً مہر کی نفی کریں مسئلہ نکاح بلفظ ہبہ جائز ہے (۱۲۳) یعنی بیبیوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے مہر اور گواہ اور باری کا واجب ہونا اور چار حرہ عورتوں تک کو نکاح میں لانا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (۱۲۴) جو اوپر ذکر ہوئی کہ عورتیں آپ کے لئے محض ہبہ سے بغیر مہر کے حلال کی گئیں (۱۲۵) یعنی آپ کو اختیار دیا گیا کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے بجز حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کے ازواج میں ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنی جانیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر کیں اور حضور کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جس کو چاہیں قبول کریں اس کے ساتھ تزوج فرمائیں اور جس کو چاہیں انکار فرما دیں (۱۲۶) یعنی ازواج میں سے آپ نے جس کو معزول یا ساقط القسمۃ کر دیا ہو آپ جب چاہیں اس کی طرف التفات فرمائیں اور اس کو نوازیں اس کا آپ کو اختیار دیا گیا ہے (۱۲۷) کیونکہ جب وہ یہ جانیں گی کہ یہ تفویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہو جائیں گے (۱۲۸) یعنی ان نو بیبیوں کے بعد جو آپ کے نکاح میں ہیں جنہیں آپ نے اختیار دیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ و رسول کو اختیار کیا (۱۲۹) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ازواج کا نصاب نو ہے جیسے کہ امت کے لئے چار (۱۳۰) یعنی انہیں طلاق دے کر ان کی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لو ایسا بھی نہ کرو یہ احترام ان ازواج کا اس لئے ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دیا تھا تو انہوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور آسائش دنیا کو ٹھکرا دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پر اکتفا فرمایا اور اخیر تک یہی بیبیاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہیں حضرت عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آخر میں حضور کے لئے حلال کر دیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر آیت منسوخ ہے اور اس کا ناسخ آیہ " اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ " ہے (۱۳۱) وہ تمہارے لئے حلال ہے اور اس کے بعد

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں

فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ

انھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا ۱۴۹ اے نبی اپنی بی بیوں

وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ

اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں ۱۵۰

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو ۱۵۱ تو ستائی نہ جائیں ۱۵۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ

اگر باز نہ آئے منافق ۱۵۳ اور جن کے دلوں میں روگ ہے ۱۵۴ اور

الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ

مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے ۱۵۵ تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دیں گے ۱۵۶ پھر وہ مدینہ میں تمہارے

فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا

پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ۱۵۷ پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کئے جائیں

تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزر گئے ۱۵۸ اور تم

بقیہ صفحہ ۷۶۶ = حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملک میں آئیں اور ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جنہوں نے چھوٹی عمر میں وفات پائی (۱۳۲) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اور اسی لئے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے اسی وجہ سے آیت وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ میں گھروں کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کی سکونت تھی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک انہی میں رہیں وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملک تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواج طاہرات کو ہبہ نہ فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی اسی لئے ازواج مطہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ مسجد شریف میں داخل کر دیئے گئے جو وقف ہے اور جس کا نفع تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے (۱۳۳) اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں آیت اگرچہ خاص ازواج رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وارد ہے لیکن حکم اس کا تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتیں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انہوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ ان کی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال حیا اور شانِ کرم و حسنِ اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جایئے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسنِ آداب کا اعلیٰ ترین معلم ہے (۱۳۴) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے نہ جائے

لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْــَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا

اللہ کا دستور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے لوگ تم سے قیامت کا پوچھتے ہیں ف۱۵۹ تم فرماؤ اس کا

عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾

علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو ف۱۶۰

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ

بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے

لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ

اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار ف۱۶۱ جس دن اُن کے منہ اُلٹ اُلٹ کر آگ میں تلے جائیں گے

يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ

کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ف۱۶۲ اور کہیں گے اے ہمارے رب

اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ

ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے ف۱۶۳ تو انھوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب انھیں آگ

مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا

کا دونا عذاب دے ف۱۶۴ اور ان پر بڑی لعنت کر اے ایمان والو ف۱۶۵ ان جیسے نہ

كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ

ہونا جنھوں نے موسیٰ کو ستایا ف۱۶۶ تو اللہ نے اسے بَری فرما دیا اس بات سے جو انھوں نے کہی ف۱۶۷ اور موسیٰ اللہ کے

بقیہ صفحہ ۷۶۷ = (۱۳۵) کہ یہ اہل خانہ کی تکلیف اور ان کے حرج کا باعث ہے (۱۳۶) اور ان سے چلے جانے کے لئے نہیں فرماتے تھے (۱۳۷) یعنی ازواج مطہرات سے (۱۳۸) کہ وساوس اور خطرات سے امن رہتی ہے (۱۳۹) اور کوئی کام ایسا کرو جو خاطر اقدس پر گراں ہو (۱۴۰) کیونکہ جس عورت سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا ہر شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی اسی طرح وہ کنیزیں جو بار یاب خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لئے حرام ہیں (۱۴۱) اس میں اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بڑی عظمت عطا فرمائی اور آپ کی حرمت ہر حال میں واجب کی (۱۴۲) یعنی ان بیبیوں پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں جن کا آیت میں آگے ذکر فرمایا جاتا ہے شان نزول جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۴۳) یعنی ان اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں (۱۴۴) یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافرہ عورتوں سے پردہ کرنا اور اپنے جسم چھپانا لازم ہے سوائے جسم کے ان حصوں کے جو گھر کے کام کاج کے لئے کھولنے ضروری ہوتے ہیں (جمل) (۱۴۵) یہاں چچا اور ماموں کا صراحۃً ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں (۱۴۶) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ مسئلہ درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکریم ہے علماء نے اللھم صل علی محمد کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یا رب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت

وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾

یہاں آبرو والا ہے ف۱۴۸ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو ف۱۴۹

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ

تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا ف۱۵۰ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی ف۱۵۱

عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ

آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور

اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾

اس سے ڈر گئے ف۱۵۲ اور آدمی نے اٹھالی بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَ

تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور

الْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ

مشرک عورتوں کو ف۱۵۳ اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی اور

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾

اللہ بخشنے والا مہربان ہے

بقیہ صفحہ ۷۶۸ = میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کرکے اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کرکے مسئلہ درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے ترمذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے (۱۴۷) وہ ایذا دینے والے کفار ہیں جو شان الٰہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ منزہ اور پاک ہے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ان پر دارین میں لعنت (۱۴۸) آخرت میں (۱۴۹) شان نزول یہ آیت ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایذا دیتے تھے اور ان کے حق میں بدگوئی کرتے تھے حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مومنین و مومنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے (۱۵۰) اور سر چہرے کو چھپائیں جب کسی حاجت کے لئے ان کو نکلنا ہو (۱۵۱) کہ یہ حرہ ہیں (۱۵۲) اور منافقین ان کے درپے نہ ہوں منافقین کی عادت تھی کہ وہ باندیوں کو چھیڑا کرتے تھے اس لئے حرہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ چادر سے جسم ڈھک کر سر اور منہ چھپا کر باندیوں سے اپنی وضع ممتاز کردیں (۱۵۳) اپنے نفاق سے (۱۵۴) اور جو برے خیال رکھتے ہیں یعنی فاجر بدکار ہیں وہ اگر اپنی بدکاری سے باز نہ آئے (۱۵۵) جو اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے اور یہ مشہور کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو ہزیمت ہوگئی وہ قتل کر ڈالے گئے دشمن چڑھا چلا آرہا ہے اور اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی دل شکنی اور ان کی پریشانی میں ڈالنا ہوتا تھا ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے (۱۵۶) اور تمہیں ان پر مسلط کریں گے (۱۵۷) پھر مدینہ طیبہ ان سے خالی کرالیا جائے گا اور وہاں سے نکال دیئے جائیں گے (۱۵۸) یعنی پہلی امتوں کے منافقین جو ایسے حرکات کرتے تھے ان کے لئے بھی سنت الٰہیہ یہی رہی کہ جہاں پائے جائیں مار ڈالے جائیں (۱۵۹) کہ کب قائم ہوگی شان نزول مشرکین تو تمسخر و استہزاء کے طور پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا کرتے تھے گویا کہ ان کو بہت جلدی ہے اور یہود اس کو امتحاناً پوچھتے تھے کیونکہ توریت میں ان کا علم مخفی رکھا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا (۱۶۰) اس میں جلدی

سُوْرَةُ سَبَاٍ ۳۴ مَكِّيَّةٌ ۵۸ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۵۴ رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۃ سبا مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ لَهُ

سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲ اور

الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝۱ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ

آخرت میں اسی کی تعریف ہے ف۳ اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے ف۴

وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ

اور جو زمین سے نکلتا ہے ف۵ اور جو آسمان سے اترتا ہے ف۶ اور جو اس میں چڑھتا ہے ف۷ اور وہی ہے

الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ۝۲ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ

مہربان بخشنے والا اور کافر بولے ہم پر قیامت نہ آئے گی ف۸ تم فرماؤ

بَلٰی وَ رَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی

کیوں نہیں میرے رب کی قسم بیشک ضرور تم پر آئے گی غیب جاننے والا ف۹ اس سے غیب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز

السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ وَ لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا

آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝۳ ۙ لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ

ایک صاف بتانے والی کتاب میں ہے ف۱۰ تاکہ صلہ دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

بقیہ صفحہ ۷۶۹ = کرنے والوں کو تہدید اور امتحاناً سوال کرنے والوں کا اسکات اور ان کی دہن دوزی ہے (۱۶۱) جو انہیں عذاب سے بچا سکے (۱۶۲) دنیا میں تو ہم آج عذاب میں گرفتار نہ ہوتے (۱۶۳) یعنی قوم کے سرداروں اور بڑی عمر کے لوگوں اور اپنی جماعت کے عالموں کے انہوں نے ہمیں کفر کی تلقین کی (۱۶۴) کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا (۱۶۵) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب واحترام بجالاؤ اور کوئی کام ایسا نہ کرنا جو ان کے رنج وملال کا باعث ہو اور (۱۶۶) یعنی ان بنی اسرائیل کی طرح نہ ہونا جو ننگے نہاتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام پر طعن کرتے تھے کہ حضرت ہمارے ساتھ کیوں نہیں نہاتے انہیں برص وغیرہ کی کوئی بیماری ہے (۱۶۷) اس طرح کہ جب ایک روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل کے لئے ایک تنہائی کی جگہ پتھر پر کپڑے اتار کر رکھے اور غسل شروع کیا تو پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگا آپ کپڑے لینے کے لئے اس کی طرف بڑھے تو بنی اسرائیل نے دیکھ لیا جسم مبارک پر کوئی داغ اور کوئی عیب نہیں ہے (۱۶۸) صاحب جاہ اور صاحب منزلت اور مستجاب الدعوات (۱۶۹) یعنی سچی اور درست حق وانصاف کی اور اپنی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو یہ بھلائیوں کی اصل ہے ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر کرم فرمائے گا اور (۱۷۰) تمہیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمہاری طاعتیں قبول فرمائے گا (۱۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت وفرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا انہیں کو آسمانوں زمینوں پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا خانہ کعبہ کا حج سچ بولنا ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضا کان ہاتھ پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مومن پر فرض ہے کہ نہ کسی مومن کی خیانت کرے نہ کافر معاہد کی نہ قلیل میں نہ کثیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ امانت اعیان سموات وارض وجبال پر پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھاؤ گے انہوں نے عرض کیا ذمہ داری کیا ہے فرمایا کہ اگر تم انہیں اچھی طرح ادا کرو تو تمہیں جزا دی جائے گی اور اگر نافرمانی کرو تو تمہیں

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

یہ ہیں جن کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ﴿۱۱﴾ اور جنھوں نے ہماری آیتوں میں

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ وَيَرَى الَّذِيْنَ

ہرانے کی کوشش کی ﴿۱۲﴾ ان کے لیے سخت عذاب دردناک میں سے عذاب ہے اور جنھیں

اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيْٓ

علم ملا ﴿۱۳﴾ وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ﴿۱۴﴾ وہی حق ہے اور عزت والے

اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ

سب خوبیوں سراہے کی راہ بتاتا ہے اور کافر بولے ﴿۱۵﴾ کیا ہم تمہیں ایسا

عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ

مرد بتادیں ﴿۱۶﴾ جو تمہیں خبر دے کہ جب تم پرزہ ہو کر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ تو پھر تمہیں نیا

جَدِيْدٍ ﴿۷﴾ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ لَا

بننا ہے کیا اللہ پر اس نے جھوٹ باندھا یا اسے سودا ہے ﴿۱۷﴾ بلکہ وہ جو

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا

آخرت پر ایمان نہیں لاتے ﴿۱۸﴾ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا انھوں نے نہ دیکھا

اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنْ

جو ان کے آگے اور پیچھے ہے آسمان اور زمین ﴿۱۹﴾ ہم

بقیہ صفحہ ۷۷۰ = عذاب کیا جائے گا انھوں نے عرض کیا نہیں اے رب ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں نہ ثواب چاہیں نہ عذاب اور ان کا یہ عرض کرنا براہ خوف و خشیت تھا اور امانت بطور تخییر پیش کی گئی تھی یعنی انہیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوت و ہمت پائیں تو اٹھائیں ورنہ معذرت کر دیں اس کا اٹھانا لازم نہیں کیا گیا تھا اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے (۱۷۲) کہ اگر ادا نہ کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے تو اللہ عزوجل نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اٹھا سکے کیا تو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھا سکے گا حضرت آدم نے اقرار کیا (۱۷۳) کہا گیا کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے امانت پیش کی تا کہ منافقین کا نفاق اور مشرکین کا شرک ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب فرمائے اور مومنین جو امانت کے ادا کرنے والے ہیں ان کے ایمان کا اظہار ہو اور اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے اور ان پر رحمت و مغفرت کرے اگرچہ ان سے بعض طاعات میں کچھ تقصیر بھی ہوئی ہو (خازن)

(۱) سورہ سبا مکیہ ہے سوائے آیت وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اس میں چھ رکوع چوّن آیتیں آٹھ سو تنتیس کلمے ایک ہزار پانچ سو بارہ حرف ہیں (۲) یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے تو وہی حمد و ثنا کا مستحق اور سزاوار ہے (۳) یعنی جب دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسی ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں دنیا میں تو بندوں پر اس کی حمد و ثنا واجب ہے کیوں کہ یہ دار التکلیف ہے اور آخرت میں اہل جنت نعمتوں کے سرور اور راحتوں کی خوشی میں اس کی حمد کریں گے (۴) یعنی زمین کے اندر داخل ہوتا ہے جیسے بارش کا پانی اور مردے اور دفینے (۵) جیسے کہ سبزہ اور درخت اور چشمے اور کانیں اور بوقت حشر مردے (۶) جیسے کہ بارش برف اولے اور طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے (۷) جیسے کہ فرشتے اور دعائیں اور بندوں کے عمل (۸) یعنی انہوں نے قیامت کے آنے کا انکار کیا (۹) یعنی میرا رب غیب کا جاننے والا ہے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں تو قیامت کا آنا اور اس کے قائم ہونے کا وقت بھی اس کے علم میں ہے (۱۰) یعنی لوح محفوظ میں (۱۱) جنت میں (۱۲) اور ان میں طعن کر کے اور ان شعر و سحر وغیرہ بتا کر لوگوں کو ان سے روکنا چاہا (اس کا مزید بیان اسی سورت کے آخر رکوع پانچ میں آئے گا) (۱۳) یعنی اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا مومنین اہل کتاب مثل عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے (۱۴) یعنی قرآن مجید

نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ

چاہیں تو انھیں ف۲۰ زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا ٹکڑا گرا دیں

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا

بے شک اس ف۲۱ میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے ف۲۲ اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا

فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ﴿١٠﴾ أَنِ

فضل دیا ف۲۳ اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو ف۲۴ اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کیا ف۲۵ کہ

اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا

وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ ف۲۶ اور تم سب نیکی کرو بے شک تمہارے

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ

کام دیکھ رہا ہوں اور سلیمان کے بس میں ہوا کر دی اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ

وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

ف۲۷ اور ہم نے اس کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا ف۲۸ اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے

بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ

اس کے رب کے حکم سے ف۲۹ اور جو ان میں ہمارے حکم سے پھرے ف۳۰ ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں

السَّعِيرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَ

گے اس کے لیے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل ف۳۱ اور تصویریں ف۳۲ اور

بقیہ صفحہ ۷۷۱ = (۱۵) یعنی کافروں نے آپس میں متعجب ہو کر کہا (۱۶) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۷) جو وہ ایسی عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس مقولہ کا رد فرمایا کہ یہ دونوں باتیں نہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دونوں سے مبرا ہیں (۱۸) یعنی کافر بعث و حساب کا انکار کرنے والے (۱۹) یعنی کیا وہ اندھے ہیں کہ انھوں نے آسمان و زمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انھیں معلوم ہوتا کہ وہ ہر طرف سے احاطہ میں ہیں اور زمین و آسمان کے اقطار سے باہر نہیں جاسکتے اور ملک خدا سے نہیں نکل سکتے اور انھیں بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں انھوں نے آیات اور رسول کی تکذیب و انکار کے وحشت انگیز جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے خوف نہ کھایا اور اپنی اس حالت کا خیال کر کے نہ ڈرے (۲۰) ان کی تکذیب و انکار کی سزا میں قارون کی طرح (۲۱) نظر و فکر (۲۲) جو دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بعث پر اور ان کے منکر کے عذاب پر اور ہر شے پر قادر ہے (۲۳) یعنی نبوت اور کتاب اور کہا گیا ہے ملک اور ایک قول یہ ہے کہ حسن صوت وغیرہ تمام چیزیں جو آپ کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا (۲۴) جب وہ تسبیح کریں ان کے ساتھ تسبیح کرو چنانچہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑوں سے بھی تسبیح سنی جاتی اور پرند جھک آتے یہ آپ کا معجزہ تھا (۲۵) کہ آپ کے دست مبارک میں آکر مثل موم یا گوندھے ہوئے آٹے کے نرم ہو جاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھوکے پیٹے بنالیتے اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے سب لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورت انسان بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے بھی حسب عادت یہی سوال کیا تو وہ فرشتہ نے کہا کہ داؤد ہیں تو بہت اچھے آدمی کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی اس پر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بندہ خدا کون سی خصلت اس نے کہا کہ وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا کہ اگر آپ بیت المال سے وظیفہ نہ لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا اس لئے آپ نے بارگاہ الٰہیہ میں دعا کی کہ ان کے لئے کوئی ایسا سبب کر دے جس سے آپ اپنے اہل و عیال کا گزارہ کریں بیت المال (خزانہ شاہی) سے آپ کو بے نیازی ہو جائے آپ کی دعا مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے لوہے کو نرم کیا اور آپ کو صنعت زرہ سازی کا علم دیا سب سے پہلے زرہ بنانے والے آپ ہی ہیں آپ روزانہ

جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ

بڑے حوضوں کے برابر لگن ف۳۳ اور لنگردار دیگیں ف۳۴ اے داؤد والو شکر کرو ف۳۵ اور

قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا

میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا ف۳۶

دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ

جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان

تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ

زمین پر آیا جنوں کی حقیقت کھل گئی ف۳۷ اگر غیب جانتے ہوتے ف۳۸ تو اس خواری کے عذاب میں

الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ

نہ ہوتے ف۳۹ بے شک سبا ف۴۰ کے لیے ان کی آبادی میں ف۴۱ نشانی تھی ف۴۲ دو باغ دہنے

وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ

اور بائیں ف۴۳ اپنے رب کا رزق کھاؤ ف۴۴ اور اس کا شکر ادا کرو ف۴۵ پاکیزہ شہر اور ف۴۶

رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ

بخشنے والا رب ف۴۷ تو انہوں نے منہ پھیرا ف۴۸ تو ہم نے ان پر زور کا اہلا (سیلاب) بھیجا ف۴۹ اور ان کے

بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ

باغوں کے عوض دو باغ انہیں بدل دیئے جن میں بکٹا (بدمزہ) میوہ ف۵۰ اور جھاؤ اور کچھ تھوڑی سی

بقیہ صفحہ ۷۷۲ = ایک زرہ بناتے تھے وہ چار ہزار کو بکتی تھی اس میں سے اپنے اور اپنے اہل و عیال پر بھی خرچ فرماتے اور فقراء و مساکین پر بھی صدقہ کرتے اس کا بیان آیت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کر کے ان سے فرمایا (۲۶) کہ اس کے حلقے یکساں اور متوسط ہوں نہ بہت تنگ نہ فراخ (۲۷) چنانچہ آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوتے تو دوپہر کو قیلولہ اصطخر میں فرماتے جو ملک فارس میں ہے اور دمشق سے ایک مہینہ کی راہ پر اور شام کو اصطخر سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے یہ بھی تیز سوار کے لئے ایک مہینہ کا راستہ ہے (۲۸) جو تین روز سرزمین یمن میں پانی کی طرح جاری رہا اور ایک قول یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین روز جاری رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے تانبے کو پگھلا دیا جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کیا تھا (۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنات کو مطیع کیا (۳۰) اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمانبرداری نہ کرے (۳۱) اور عالی شان عمارتیں اور مسجدیں اور انہیں میں سے بیت المقدس بھی ہے (۳۲) درندوں اور پرندوں وغیرہ کی تانبے اور بلور اور پتھر وغیرہ سے اور اس شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا (۳۳) اتنے بڑے کہ ایک لگن ہزار ہزار آدمی کھاتے (۳۴) جو اپنے پایوں پر قائم تھیں اور بہت بڑی تھیں حتیٰ کہ اپنی جگہ سے ہٹائی نہیں جا سکتی تھیں سیڑھیاں لگا کر ان پر چڑھتے تھے یہ یمن میں تھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرمایا کہ (۳۵) اللہ تعالیٰ کا ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اس کی اطاعت بجالا کر (۳۶) حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہیہ میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو تاکہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے پھر آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسب عادت نماز کے لئے اپنے عصا پر تکیہ لگا کر کھڑے ہو گئے جنات حسب دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زندہ ہیں اور سلیمان علیہ السلام کا عرصہ دراز تک اسی حال پر رہنا ان کے لئے کچھ حیرت کا باعث نہیں ہوا کیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ آپ ایک ماہ دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے حتیٰ کہ آپ کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات آپ کی وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ بحکم الٰہی دیمک نے آپ کا عصا کھا لیا اور آپ کا جسم مبارک جو لاٹھی کے سہارے قائم تھا زمین پر آ رہا اس وقت جنات کو آپ کی وفات کا علم ہوا (۳۷) کہ وہ غیب نہیں جانتے (۳۸) تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی

قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

بیریاں ف۵۱ ہم نے انھیں یہ بدلہ دیا ان کی ناشکری ف۵۲ کی سزا اور ہم کسے سزا دیتے ہیں اسی کو جو ناشکرا ہے

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً

اور ہم نے کیے تھے ان میں ف۵۳ اور ان شہروں میں جن میں ہم نے برکت رکھی ف۵۴ سر راہ کتنے شہر ف۵۵

وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِیَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا

اور انھیں منزل کے اندازے پر رکھا ف۵۶ ان میں چلو راتوں اور دنوں امن و امان سے ف۵۷ تو بولے

رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ

اے ہمارے رب ہمیں سفر میں دوری ڈال ف۵۸ اور انھوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انھیں کہانیاں کر دیا ف۵۹

وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ

اور انھیں پوری پریشانی سے پراگندہ کر دیا ف۶۰ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے ہر بڑے

شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا

شکر والے کے لیے ف۶۱ اور بے شک ابلیس نے انھیں اپنا گمان سچ کر دکھایا ف۶۲ تو وہ اس کے پیچھے ہولیے مگر ایک گروہ

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا

کہ مسلمان تھا ف۶۳ اور شیطان کا ان پر ف۶۴ کچھ قابو نہ تھا مگر

لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ

اس لیے کہ ہم دکھا دیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس سے شک میں ہے اور تمہارا رب

بقیہ صفحہ ۷۷۳ = وفات سے مطلع ہوتے (۳۹) اور ایک سال تک عمارت کے کاموں میں تکلیف شاقہ اٹھاتے نہ رہتے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنا اس مقام پر رکھی تھی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیمہ نصب کیا گیا تھا اس عمارت کے پورا ہونے سے قبل حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ نے اپنے فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی تکمیل کی وصیت فرمائی چنانچہ آپ نے شیاطین کو اس کی تکمیل کا حکم دیا جب آپ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو آپ نے دعا کی کہ آپ کی وفات شیاطین پر ظاہر نہ ہو تا کہ عمارت کی تکمیل تک مصروف عمل رہیں اور انہیں جو علم غیب کا دعویٰ ہے وہ باطل ہو جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف ترپن سال کی ہوئی تیرہ سال کی عمر شریف میں آپ سریر آرائے سلطنت ہوئے چالیس سال حکمرانی فرمائی (۴۰) سبا عرب کا ایک قبیلہ ہے جو اپنے جد کے نام سے مشہور ہے اور وہ جد سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے (۴۱) جو حدود یمن میں واقع تھی (۴۲) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وقدرت پر دلالت کرنے والی اور نشانی کیا تھی اس کا آگے بیان ہوتا ہے (۴۳) یعنی ان کی وادی کے داہنے اور بائیں دور تک چلے گئے اور ان سے کہا گیا تھا (۴۴) باغ ایسے کثیر الثمر تھے کہ جب کوئی شخص سر پر ٹوکرہ لیے گزرتا تو بغیر ہاتھ لگائے قسم قسم کے میووں سے اس کا ٹوکرہ بھر جاتا (۴۵) یعنی اس نعمت پر اس کی طاعت بجالاؤ (۴۶) لطیف آب و ہوا صاف ستھری سرزمین نہ اس میں مچھر نہ مکھی نہ کھٹمل نہ سانپ نہ بچھو ہوا کی پاکیزگی کا یہ عالم کہ اگر کہیں اور کا کوئی شخص اس شہر میں گزر جائے اور اس کے کپڑوں میں جوئیں ہوں تو سب مر جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شہر سبا صنعاء سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر تھا (۴۷) یعنی اگر تم رب کی روزی پر شکر کرو اور طاعت بجالاؤ تو وہ بخشش فرمانے والا ہے (۴۸) اس کی شکر گزاری سے اور انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی وہب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف تیرہ نبی بھیجے جنہوں نے ان کو حق کی دعوتیں دیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اس کے عذاب سے ڈرایا مگر وہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے انبیاء کو جھٹلا دیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم پر خدا کی کوئی بھی نعمت ہو تم اپنے رب سے کہہ دو کہ اس سے ہو سکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے (۴۹) عظیم سیلاب جس سے ان کے باغ اموال سب ڈوب گئے اور ان کے مکانات ریت میں دفن ہو گئے اور اس طرح تباہ ہوئے کہ ان کی تباہی عرب کے لئے مثل بن گئی (۵۰) نہایت بد مزہ (۵۱) جیسی ویرانوں میں جم آتی ہیں اس طرح کی جھاڑیوں اور وحشت ناک جنگل جو ان خوش نما باغوں کی جگہ پیدا ہو گیا تھا بطریق مشاکلت باغ فرمایا

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ

ہر چیز پر نگہبان ہے تم فرماؤ ۶۵ پکارو انھیں جنھیں اللہ کے سوا ۶۶ سمجھے

دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی

بیٹھے ہو ۶۷ وہ ذرہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں میں اور نہ

الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ

زمین میں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ اور نہ اللہ کا ان میں سے کوئی

ظَهِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤی

مددگار اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے یہاں تک

اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَا ذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ

کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے ایک دوسرے سے ۶۸ کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا

وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ

حق فرمایا ۶۹ اور وہی ہے بلند بڑائی والا تم فرماؤ کون جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰی هُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ

زمین سے ۷۰ تم خود ہی فرماؤ اللہ ۷۱ اور بیشک ہم یا تم ۷۲ یا تو ضرور ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی

مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

میں ۷۳ تم فرماؤ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں نہ تمہارے کوتکوں کا ہم سے سوال ۷۴

بقیہ صفحہ ۷۷۴ = (۵۲) اور ان کے کفر (۵۳) یعنی شہر سبا میں (۵۴) کہ وہاں کے رہنے والوں کو وسیع نعمتیں اور پانی اور درخت اور چشمے عنایت کئے مراد ان سے شام کے شہر ہیں (۵۵) قریب قریب سبا سے شام تک کے سفر کرنے والوں کو اس راہ میں توشہ اور پانی ساتھ لے کر جانے کی ضرورت نہ ہوتی (۵۶) کہ چلنے والا ایک مقام سے صبح چلے تو دوپہر کو ایک آبادی میں پہنچ جائے یمن سے شام تک کا تمام سفر اسی آسائش کے ساتھ طے ہو سکے اور ہم نے ان سے کہا کہ (۵۷) نہ راتوں میں کوئی کھٹکا نہ دنوں میں کوئی تکلیف نہ دشمن کا اندیشہ نہ بھوک پیاس کا غم مالداروں میں حسد پیدا ہوا کہ ہمارے اور غریبوں کے درمیان کوئی فرق ہی نہیں رہا قریب قریب کی منزلیں ہیں لوگ خراماں خراماں ہوا خوری کرتے چلے آتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد دوسری آبادی نکان ہے نہ کوفت اگر منزلیں دور ہوتیں سفر کی مدت دراز ہوتی راہ میں پانی نہ ملتا جنگلوں اور بیابانوں میں گزر ہوتا تو ہم توشہ ساتھ لیتے پانی کے انتظام کرتے سواریاں اور خدام ساتھ رکھتے سفر کا لطف آتا اور امیر و غریب کا فرق ظاہر ہوتا یہ خیال کر کے انہوں نے کہا (۵۸) یعنی ہمارے اور شام کے درمیان جنگل اور بیابان کر دے کہ بغیر توشہ اور سواری کے سفر نہ ہو سکے (۵۹) بعد والوں کے لئے کہ ان کے احوال سے عبرت حاصل کریں (۶۰) قبیلہ قبیلہ منتشر ہو گیا وہ بستیاں غرق ہو گئیں اور لوگ بے خانماں ہو کر جدا جدا بلاد میں پہنچے غسان شام میں اور ازد عمان میں اور خزاعہ تہامہ میں اور آل خزیمہ عراق میں اور اوس خزرج کا جد عمرو بن عامر مدینہ میں (۶۱) اور صبر و شکر مومن کی صفت ہے کہ جب وہ بلا میں مبتلا ہوتا ہے صبر کرتا ہے اور جب نعمت پاتا ہے شکر بجالاتا ہے (۶۲) یعنی ابلیس جو گمان رکھتا تھا کہ بنی آدم کو وہ شہوت و حرص اور غضب کے ذریعہ گمراہ کر دے گا یہ گمان اس نے اہل سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے متبع ہو گئے اور اس کی اطاعت کرنے لگے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان نے نہ کسی پر تلوار کھینچی نہ کسی پر کوڑے مارے جھوٹے وعدوں اور باطل امیدوں سے اہل باطل کو گمراہ کر دیا (۶۳) انہوں نے اس کا اتباع نہ کیا (۶۴) جن کے حق میں اس کا گمان پورا ہوا (۶۵) اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کافروں سے (۶۶) اپنا معبود (۶۷) کہ وہ تمہاری مصیبتیں دور کریں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی نفع و ضرر میں (۶۸) بطریق استشہاد (۶۹) یعنی شفاعت کرنے والوں کو ایمانداروں کی شفاعت کا اذن دیا (۷۰) یعنی آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اگا کر (۷۱) کیونکہ اس سوال کا بجز اس کے کوئی جواب ہی نہیں (۷۲) یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کے لئے ان دونوں حالوں میں سے ایک حال ضروری ہے

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ

تم فرماؤ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا ۷۵ پھر ہم میں سچا فیصلہ فرما دے گا ۷۶ اور وہی ہے بڑا نیاؤ چکانے (درست فیصلہ

الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ

کرنے) والا سب کچھ جانتا تم فرماؤ مجھے دکھاؤ تو وہ شریک جو تم نے اس سے ملائے ہیں ۷۷ ہشت بلکہ وہی ہے

اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا

اللہ عزت والا حکمت والا اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے ۷۸ خوشخبری دیتا

وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

اور ڈر سناتا ۸۰ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ۸۱ اور کہتے ہیں

هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٩﴾ قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا

یہ وعدہ کب آئے گا ۸۲ اگر تم سچے ہو تم فرماؤ تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ

تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو اور نہ آگے بڑھ سکو ۸۳ اور کافر بولے ہم

كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ

ہرگز نہ ایمان لائیں گے اس قرآن پر اور نہ ان کتابوں پر جو اس سے آگے تھیں ۸۴

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ

اور کسی طرح تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے پاس کھڑے کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر

بقیہ صفحہ ۷۷۵ = (۷۳) اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا پانی برسانے والا سبزہ اگانے والا جانتے ہوئے بھی بتوں کو پوجے جو کسی ایک ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں (جیسا کہ اوپر آیات میں بیان ہوچکا) وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے (۷۴) بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کا سوال ہو گا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا (۷۵) روز قیامت (۷۶) تو اہل حق کو جنت میں اور اہل باطل کو دوزخ میں داخل کرے گا (۷۷) یعنی جن بتوں کو تم نے عبادت میں شریک کیا ہے مجھے دکھاؤ تو کس قابل ہیں کیا وہ کچھ پیدا کرتے ہیں روزی دیتے ہیں اور جب یہ کچھ نہیں تو ان کو خدا کا شریک بنانا اور ان کی عبادت کرنا کیسی عظیم خطا ہے اس سے باز آؤ (۷۸) اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے عربی ہوں یا عجمی پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے امتی بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی تمام زمین میرے لئے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں اور مجھے مرتبہ شفاعت عطا کیا گیا اور انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا حدیث میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالت عامہ ہے جو تمام جن وانس کو شامل ہے خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور آیات کثیرہ سے ثابت ہے۔ سورۂ فرقان کی ابتدا میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے (خازن) (۷۹) ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی (۸۰) کافروں کو اس کے عدل کا (۸۱) اور اپنے جہل کی وجہ سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں (۸۲) یعنی قیامت کا وعدہ (۸۳) یعنی اگر تم مہلت چاہو تو تاخیر ممکن نہیں اور اگر جلدی چاہو تو تقدم ممکن نہیں بہر تقدیر اس وعدہ کا اپنے وقت پر پورا ہونا (۸۴) توریت و انجیل وغیرہ

إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ ۚ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

بات ڈالے گا وہ جو دبے تھے ف۸۵ ان سے کہیں گے جو اونچے کھینچتے (بڑے بنے ہوئے) تھے ف۸۶ اگر تم نہ ہوتے ف۸۷

لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ

تو ہم ضرور ایمان لے آتے وہ جو اونچے کھینچتے تھے ان سے

اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم

کہیں گے جو دبے ہوئے تھے کیا ہم نے تمہیں روک دیا ہدایت سے بعد اس کے کہ تمہارے پاس آئی

بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ

بلکہ تم خود مجرم تھے اور کہیں گے وہ جو دبے ہوئے تھے ان سے جو

اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ

اونچے کھینچتے تھے بلکہ رات دن کا داؤں (فریب) تھا ف۸۸ جب کہ تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ اللہ کا انکار کریں

وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ

اور اس کے برابر والے ٹھہرائیں اور دل ہی دل میں پچھتانے لگے ف۸۹ جب عذاب دیکھا ف۹۰ اور

جَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا

ہم نے طوق ڈالے ان کی گردنوں میں جو منکر تھے ف۹۱ وہ کیا بدلہ پائیں گے مگر وہی جو

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ

کچھ کرتے تھے ف۹۲ اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں

(۸۵) یعنی تابع اور پیرو تھے (۸۶) یعنی اپنے سرداروں سے (۸۷) اور ہمیں ایمان لانے سے نہ روکتے (۸۸) یعنی تم شب و روز ہمارے لئے مکر کرتے تھے اور ہمیں ہر وقت شرک پر ابھارتے تھے (۸۹) دونوں فریق تابع بھی اور متبوع بھی پیرو بھی اور ان کے بہکانے والے بھی ایمان نہ لانے پر (۹۰) جہنم کا (۹۱) خواہ بہکانے والے ہوں یا ان کے کہنے میں آنے والے تمام کفار کی یہی سزا ہے (۹۲) دنیا میں کفر اور معصیت

مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ

امیروں نے یہی کہا کہ تم جو لے کر بھیجے گئے ہم اس کے منکر ہیں ۹۳ اور بولے ہم مال اور

اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ

اولاد میں بڑھ کر ہیں اور ہم پر عذاب ہونا نہیں ۹۴ تم فرماؤ بے شک میرا رب رزق

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

وسیع کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ۹۵ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے

ع ۱۰

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ

اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمہیں ہمارے قریب تک پہنچائیں مگر وہ جو

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا

ایمان لائے اور نیکی کی ۹۶ ان کے لئے دونا دوں (دگنا) صلہ ۹۷ ان کے عمل کا بدلہ

وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

اور وہ بالاخانوں میں امن و امان سے ہیں ۹۸ اور وہ جو ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کرتے

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ

ہیں ۹۹ وہ عذاب میں لا دھرے جائیں گے ۱۰۰ تم فرماؤ بے شک میرا رب

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ

رزق وسیع فرماتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لئے چاہے ۱۰۱ اور جو چیز

(۹۳) اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کفار کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال و اولاد کے غرور میں انبیاء کی تکذیب کرتے رہتے ہیں شان نزول دو شخص شریک تجارت تھے ان میں سے ایک ملک شام کو گیا اور ایک مکہ مکرمہ میں رہا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس نے ملک شام میں حضور کی خبر سنی تو اپنے شریک کو خط لکھا اور اس سے حضور کا مفصل حال دریافت کیا اس شریک نے جواب میں لکھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان تو کیا ہے لیکن سوائے چھوٹے درجے کے حقیر و غریب لوگوں کے اور کسی نے ان کا اتباع نہیں کیا جب یہ خط اس کے پاس پہنچا تو وہ اپنے تجارتی کام چھوڑ کر مکہ مکرمہ آیا اور آتے ہی اپنے شریک سے کہا مجھے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پتہ بتاؤ اور معلوم کر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ دنیا کو کیا دعوت دیتے ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں فرمایا بت پرستی چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور آپ نے احکام اسلام بتائے یہ باتیں اس کے دل میں اثر کر گئیں اور وہ شخص پچھلی کتابوں کا عالم تھا کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حضور نے فرمایا تم نے یہ کیسے جانا اس نے کہا کہ جب کبھی کوئی نبی بھیجا گیا پہلے چھوٹے درجے کے غریب لوگ ہی اس کے تابع ہوئے یہ سنت الٰہیہ ہمیشہ ہی جاری رہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۹۴) یعنی جب دنیا میں ہم خوش حال ہیں تو ہمارے اعمال و افعال اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں گے اور ایسا ہوا تو آخرت میں عذاب نہیں ہو گا اللہ تعالیٰ نے ان کے اس خیال باطل کا ابطال فرما دیا کہ ثواب آخرت کو معیشت دنیا پر قیاس کرنا غلط ہے (۹۵) بطریق ابتلاء و امتحان تو دنیا میں روزی کی کشائش رضائے الٰہی کی دلیل نہیں اور ایسے ہی اس کی تنگی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی دلیل نہیں کبھی گنہگار پر وسعت کرتا ہے کبھی فرمانبردار پر تنگی یہ اس کی حکمت ہے ثواب آخرت کو اس پر قیاس کرنا غلط و بیجا ہے (۹۶) یعنی مال کسی کے لئے سبب قرب نہیں سوائے مومن صالح کے جو اس کو راہ خدا میں خرچ کرے اور اولاد کسی کے لئے سبب قرب نہیں سوائے اس مومن کے جو انہیں نیک علم سکھائے دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے (۹۷) ایک نیکی کے بدلے دس سے لیکر سات سو گنے تک اور اس سے بھی زیادہ جتنا خدا چاہے (۹۸) یعنی جنت کے منازل بالا میں (۹۹) یعنی قرآن کریم پر زبان طعن کھولتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں اپنی ان باطل کاریوں سے وہ لوگوں کو ایمان لانے سے روک دیں گے اور ان کا یہ مکر اسلام کے حق میں چل جائیگا اور وہ ہمارے عذاب

مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ

تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا ف۱۰۲ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ف۱۰۳ اور جس دن ان سب کو

جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

اٹھائے گا ف۱۰۴ پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے ف۱۰۵

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ

وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ ف۱۰۶ بلکہ وہ جنوں کو پوجتے

الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ

تھے ف۱۰۷ ان میں اکثر انہیں پر یقین لائے تھے ف۱۰۸ تو آج تم میں ایک دوسرے کے بھلے برے کا

لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ

کچھ اختیار نہ رکھے گا ف۱۰۹ اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے اس آگ کا عذاب

النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ

چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ف۱۱۰ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں ف۱۱۱ پڑھی جائیں تو

قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ

کہتے ہیں ف۱۱۲ یہ تو نہیں مگر ایک مرد کہ تمہیں روکنا چاہتے ہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں

اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ

سے ف۱۱۳ اور کہتے ہیں ف۱۱۴ یہ تو نہیں مگر بہتان جوڑا ہوا اور کافروں نے

سے بچ رہیں گے کیونکہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ مرنے کے بعد اٹھناہی نہیں ہے تو عذاب ثواب کیسا (۱۰۰) اور ان کی مکاریاں انہیں کچھ کام نہ آئیں گی (۱۰۱) اپنے حسب حکمت (۱۰۲) دنیا میں یا آخرت میں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا دوسری حدیث میں ہے صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے تواضع سے مرتبہ بلند ہوتے ہیں (۱۰۳) کیونکہ اس کے سوا جو کوئی کسی کو دیتا ہے خواہ بادشاہ لشکر کو یا آقا غلام کو یا صاحب خانہ اپنے عیال کو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اور اس کی عطا فرمائی ہوئی روزی میں سے دیتا ہے رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب کا خالق سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں وہی رزاق حقیقی ہے (۱۰۴) یعنی ان مشرکین کو (۱۰۵) دنیا میں (۱۰۶) یعنی ہماری ان سے کوئی دوستی نہیں تو ہم کس طرح ان کے پوجنے سے راضی ہوسکتے تھے ہم اس سے بری ہیں (۱۰۷) یعنی شیاطین کو کہ ان کی اطاعت کے لئے غیر خدا کو پوجتے تھے (۱۰۸) یعنی شیاطین پر (۱۰۹) اور وہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کو کچھ نفع نقصان نہ پہنچا سکیں گے (۱۱۰) دنیا میں (۱۱۱) یعنی آیات قرآن زبان سید عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (۱۱۲) حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (۱۱۳) یعنی بتوں سے (۱۱۴) قرآن شریف کی نسبت

كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ

حق کو کہا وہ ۱۱۵ جب ان کے پاس آیا یہ تو نہیں مگر کھلا جادو اور ہم نے انہیں

مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾

کچھ کتابیں نہ دیں جنہیں پڑھتے ہوں نہ تم سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا ۱۱۶

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ

اور ان سے اگلوں نے ۱۱۷ جھٹلایا اور یہ اس کے دسویں کو بھی نہ پہنچے جو ہم نے انہیں دیا تھا ۱۱۸

فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ

پھر انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا انکار کرنا ۱۱۹ تم فرماؤ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں ۱۲۰

اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ

کہ اللہ کے لیے کھڑے رہو ۱۲۱ دو دو ۱۲۲ اور اکیلے اکیلے ۱۲۳ پھر سوچو ۱۲۴ کہ تمہارے ان صاحب

مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

میں جنون کی کوئی بات نہیں وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈر سنانے والے ۱۲۵ ایک سخت عذاب کے آگے ۱۲۶

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَ

تم فرماؤ میں نے تم سے اس پر کچھ اجر مانگا ہو تو وہ تمہیں کو ۱۲۷ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ

وہ ہر چیز پر گواہ ہے تم فرماؤ بے شک میرا رب حق پر القا فرماتا ہے ۱۲۸

(۱۱۵) یعنی قرآن شریف کو (۱۱۶) یعنی آپ سے پہلے مشرکین عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی نہ کوئی رسول جس کی طرف اپنے دین کی نسبت کر سکیں تو یہ جس خیال پر ہیں ان کے پاس اس کی کوئی سند نہیں وہ ان کے نفس کا فریب ہے (۱۱۷) یعنی پہلی امتوں نے مثل قریش کے رسولوں کی تکذیب کی اور ان کو (۱۱۸) یعنی جو قوت و کثرت مال و اولاد و طول عمر پہلوں کو دی گئی تھی مشرکین قریش کے پاس تو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ان کے پہلے تو ان سے طاقت و قوت مال و دولت میں دس گناہ سے زیادہ تھے (۱۱۹) یعنی ان کو ناپسند رکھنا اور عذاب دینا اور ہلاک فرمانا یعنی پہلے مکذبین نے جب میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انہیں ہلاک کیا اور ان کی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی کام نہ آئی ان لوگوں کی کیا حقیقت ہے انہیں ڈرنا چاہیے (۱۲۰) اگر تم نے اس پر عمل کیا تو تم پر حق واضح ہو جائے گا اور تم وساوس و شبہات اور گمراہی کی مصیبت سے نجات پاؤ گے وہ نصیحت یہ ہے (۱۲۱) محض طلب حق کی نیت سے اپنے آپ کو طرفداری اور تعصب سے خالی کر کے (۱۲۲) تاکہ باہم مشورہ کر سکو اور ہر ایک دوسرے سے اپنی فکر کا نتیجہ بیان کر سکے اور دونوں انصاف کے ساتھ غور کر سکیں (۱۲۳) تاکہ مجمع اور اژدہام سے طبیعت متوحش نہ ہو اور تعصب اور طرفداری و مقابلہ و لحاظ وغیرہ سے طبیعتیں پاک رہیں اور اپنے دل میں انصاف کرنے کا موقع ملے (۱۲۴) اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت غور کرو کہ کیا جیسا کہ کفار آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے ہیں اس میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے تمہارے اپنے تجربہ میں قریش میں بہ نوع انسان میں کوئی شخص بھی اس مرتبہ کا عاقل نظر آیا ہے کیا ایسا ذہن ایسا صائب الرائے دیکھا ہے ایسا سچا ایسا پاک نفس کوئی اور بھی پایا ہے جب تمہارا نفس حکم کر دے اور تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو (۱۲۵) اللہ تعالیٰ کے نبی (۱۲۶) اور وہ عذاب آخرت ہے (۱۲۷) یعنی میں نصیحت و ہدایت اور تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی اجر نہیں طلب کرتا (۱۲۸) اپنے انبیاء کی طرف

عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ

بہت جاننے والا سب غیبوں کا تم فرماؤ حق آیا ف۱۲۹ اور باطل نہ پہل کرے اور

مَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلٰى نَفْسِي ۚ وَ

نہ پھر کر آئے ف۱۳۰ تم فرماؤ اگر میں بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا ف۱۳۱ اور

إِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِيٓ إِلَيَّ رَبِّي ۗ إِنَّهٗ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ

اگر میں نے راہ پائی تو اس کے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے ف۱۳۲ بےشک وہ سننے والا نزدیک ہے ف۱۳۳ اور کسی

تَرٰىٓ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَّ

طرح تو دیکھے ف۱۳۴ جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے ف۱۳۵ اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لئے جائیں گے ف۱۳۶

قَالُوٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَأَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ وَّ

اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے ف۱۳۷ اور اب وہ اسے کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے ف۱۳۸ کہ پہلے ف۱۳۹

قَدْ كَفَرُوا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ

تو اس سے کفر کر چکے تھے اور بے دیکھے پھینک مارتے ہیں ف۱۴۰ دُور مکان

بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ

سے ف۱۴۱ اور روک کر دی گئی ان میں اور اس میں جسے چاہتے ہیں ف۱۴۲ جیسے ان کے پہلے گروہوں

مِّنْ قَبْلُ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾

سے کیا گیا تھا ف۱۴۳ بےشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ف۱۴۴

(۱۲۹) یعنی قرآن و اسلام (۱۳۰) یعنی شرک و کفر مٹ گیا نہ اس کی ابتدا رہی نہ اس کا اعادہ مراد یہ ہے کہ وہ ہلاک ہو گیا (۱۳۱) کفار مکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ گمراہ ہو گئے (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ان سے فرما دیں کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ میں بہکا تو اس کا وبال میرے نفس پر ہے (۱۳۲) حکمت و بیان کی کیونکہ راہ یاب ہونا اسی کی توفیق و ہدایت پر ہے انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں گناہ ان سے نہیں ہو سکتا اور حضور تو سید الانبیاء ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلق کو نیکیوں کی راہیں آپ کے اتباع سے ملتی ہیں باوجود جلالت منزلت و رفعت مرتبت کے آپ کو حکم دیا گیا کہ ضلالت کی نسبت علی سبیل الفرض اپنے نفس کی طرف فرمائیں تاکہ خلق کو معلوم ہو کہ ضلالت کا منشاء انسان کا نفس ہے جب اس کو اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے اس سے ضلالت پیدا ہو جاتی ہے اور ہدایت حضرت حق عزوعلا کی رحمت و موہبت سے حاصل ہوتی ہے نفس اس کا منشاء نہیں (۱۳۳) ہر راہ یاب اور گمراہ کو جانتا ہے اور ان کے عمل و کردار سے باخبر ہے کوئی کتنا ہی چھپائے کسی کا حال اس سے چھپ نہیں سکتا عرب کے ایک مایہ ناز شاعر اسلام لائے تو کفار نے ان سے کہا کہ کیا تم اپنے دین سے پھر گئے اور اپنے بڑے شاعر اور زبان کے ماہر ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے انہوں نے کہا ہاں وہ مجھ پر غالب آ گئے قرآن کریم کی تین آیتیں میں نے سنیں اور چاہا کہ ان کے قافیہ پر تین شعر کہوں ہر چند جو کوشش کی محنت اٹھائی اپنی تمام قوت صرف کر دی مگر یہ ممکن نہ ہو سکا تب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بشر کا کلام نہیں وہ آیتیں قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ سے سمیع قریب تک ہیں (روح البیان) (۱۳۴) کفار کو مرنے یا قبر سے اٹھنے کے وقت یا بدر کے دن (۱۳۵) اور کوئی جگہ بھاگنے اور پناہ لینے کی نہ پا سکیں گے (۱۳۶) جہاں بھی ہوں گے کیونکہ کہیں بھی ہوں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے دور نہیں ہو سکتے اس وقت حق کی معرفت کے لئے مضطر ہوں گے (۱۳۷) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (۱۳۸) یعنی اب مکلف ہونے کے محل سے دور ہو کر توبہ و ایمان کیسے پا سکیں گے (۱۳۹) یعنی عذاب دیکھنے سے پہلے (۱۴۰) یعنی بے جانے کہہ گزرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں ساحر ہیں کاہن ہیں اور انہوں نے کبھی حضور سے شعر و سحر و کہانت کا صدور نہ دیکھا تھا (۱۴۱) یعنی صدق و واقعیت سے دور کہ ان کے ان مطاعن کو صدق سے قرب و نزدیکی بھی نہیں (۱۴۲) یعنی توبہ و ایمان میں (۱۴۳) کہ ان کی توبہ و ایمان وقت یاس قبول نہ فرمائی گئی (۱۴۴) ایمانیات کے متعلق

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ ۳۵ ۴۳ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۴۵ رُكُوْعَاتُهَا ۵

سورۂ فاطر مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا[1] اسمیں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

سب خوبیاں اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا فرشتوں کو رسول کرنے والا[2]

اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ

جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں بڑھاتا ہے آفرینش (پیدائش) میں جو چاہے[3]

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھولے[4]

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ

اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ

عزت و حکمت والا ہے اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو[5]

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ

کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے[6] تمہیں روزی دے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو[7] اور اگر یہ تمہیں جھٹلائیں[8] تو بے شک تم سے پہلے

(۱) سورۂ فاطر مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع پینتالیس آیتیں نو سو ستر کلمے تین ہزار ایک سو تیس حروف ہیں (۲) اپنے انبیاء کی طرف (۳) فرشتوں میں اور ان کے سوا اور مخلوق میں (۴) مثل بارش و رزق و صحت وغیرہ کے (۵) کہ اس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا آسمان کو بغیر ستون کے قائم کیا اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لئے رسولوں کو بھیجا رزق کے دروازے کھولے (۶) مینہ برسا کر اور طرح طرح کے نباتات پیدا کر کے (۷) اور یہ جانتے ہوئے کہ خالق و رازق ہے ایمان و توحید سے کیوں پھرتے ہو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فرمایا جاتا ہے (۸) اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمہاری نبوت و رسالت کو نہ مانیں اور توحید و بعث و حساب اور عذاب کا انکار کریں

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے ف۹ اور سب کام اللہ ہی کی طرف سے پھرتے ہیں ف۱۰ اے لوگو !

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے ف۱۱ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی ف۱۲ اور ہرگز تمہیں اللہ کے

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا

حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی ف۱۳ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو ف۱۴ وہ تو

يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۶ ۭ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

اپنے گروہ کو ف۱۵ اسی لیے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں ف۱۶ کافروں کے لئے ف۱۷

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ف۱۸ ان کے لیے بخشش

وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ ع اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ

ع ۱۴

اور بڑا ثواب ہے تو کیا وہ جس کی نگاہ میں اس کا برا کام آراستہ کیا گیا کہ اس نے اسے بھلا سمجھا ہدایت والے کی طرح ہو جائے گا ف۱۹ اس لیے اللہ

يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ

گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ دیتا ہے جسے چاہے تو تمہاری جان ان پر

عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۸ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ

حسرتوں میں نہ جائے ف۲۰ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے

(۹) انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمایئے کفار کا انبیاء کے ساتھ سے یہ دستور چلا آتا ہے (۱۰) وہ جھٹلانے والوں کو سزا دے گا اور رسولوں کی مدد فرمائے گا (۱۱) قیامت ضرور آنی ہے مرنے کے بعد ضرور اٹھنا ہے اعمال کا حساب یقیناً ہوگا ہر ایک کو اس کے کئے کی جزا بے شک ملے گی (۱۲) کہ اس کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ (۱۳) یعنی شیطان تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال کر کہ گناہوں سے مزہ اٹھالو اللہ تعالیٰ حلم فرمانے والا ہے وہ درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ بے شک حلم والا ہے لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس طرح توبہ و عمل صالح سے روکتا ہے اور گناہ و معصیت پر جری کرتا ہے اس کے فریب سے ہوشیار رہو (۱۴) اور اس کی اطاعت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طاعت میں مشغول رہو (۱۵) یعنی اپنے متبعین کو کفر کی طرف (۱۶) اب شیطان کے متبعین اور اس کے مخالفین کا حال تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے (۱۷) جو شیطان کے گروہ میں سے ہیں (۱۸) اور شیطان کے فریب میں نہ آئے اور اس کی راہ پر نہ چلے (۱۹) ہرگز نہیں برے کام کو اچھا سمجھنے والا راہ یاب کی طرح کیا ہو سکتا ہے وہ اس بدکار سے بدرجہا بہتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا جانتا ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہو شان نزول یہ آیت ابو جہل وغیرہ مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے شرک و کفر جیسے قبیح افعال کو شیطان کے بہکانے اور بھلا سمجھانے سے اچھا سمجھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت اصحاب بدعت و ہوا کے حق میں نازل ہوئی جن میں روافض و خوارج وغیرہ داخل ہیں جو اپنی بدمذہبیوں کو اچھا جانتے ہیں اور انہیں کے زمرہ میں داخل ہیں تمام بدمذہب خواہ وہابی ہوں یا غیر مقلد یا مرزائی یا چکڑالی اور کبیرہ گناہ والے جو اپنے گناہوں کو برا جانتے ہیں اور حلال نہیں سمجھتے اس میں داخل نہیں (۲۰) کہ افسوس وہ ایمان نہ لائے اور حق قبول کرنے سے محروم رہے مراد یہ کہ آپ ان کے کفر و ہلاکت کا غم نہ فرمائیں

أَرْسَلَ الرِّيْحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا

بھیجیں ہوائیں کہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اسے کسی مُردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں ف۲۱ تو اس کے سبب

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

ہم زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مرے پیچھے ف۲۲ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ف۲۳ جسے عزت کی چاہ ہو

الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ

تو عزت تو سب اللہ کے ہاتھ ہے ف۲۴ اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام ف۲۵ اور جو

الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ

نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے ف۲۶ اور وہ جو بُرے داؤں (فریب) کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب

شَدِيْدٌ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ

ہے ف۲۷ اور انہیں کا مکر برباد ہوگا ف۲۸ اور اللہ نے تمہیں بنایا ف۲۹ مٹی سے پھر ف۳۰

مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ

پانی کی بوند سے پھر تمہیں کیا جوڑے جوڑے ف۳۱ اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے

اِلَّا بِعِلْمِهٖ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ

مگر اس کے علم سے اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب

كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ هٰذَا

میں ہے ف۳۲ بے شک یہ اللہ کو آسان ہے ف۳۳ اور دونوں سمندر ایک سے نہیں ف۳۴ یہ

(۲۱) جس میں سبزہ اور کھیتی نہیں اور خشک سالی سے وہاں کی زمین بے جان ہوگئی ہے (۲۲) اور اس کو سرسبز و شاداب کر دیتے ہیں اس سے ہماری قدرت ظاہر ہے (۲۳) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ مردے کس طرح زندہ فرمائے گا خلق میں اس کی کوئی نشانی ہو تو ارشاد فرمایئے فرمایا کہ کیا تیرا کسی ایسے جنگل میں گزر ہوا ہے جو خشک سالی سے بے جان ہو گیا ہو اور وہاں سبزہ کا نام و نشان نہ رہا ہو پھر کبھی اسی جنگل میں گزر ہوا ہو اور اس کو ہرا بھرا لہلہاتا پایا ہو ان صحابی نے عرض کیا بے شک ایسا دیکھا ہے حضور نے فرمایا ایسے ہی اللہ مردوں کو زندہ کرے گا اور خلق میں یہ اس کی نشانی ہے (۲۴) دنیا و آخرت میں وہی عزت کا مالک ہے جسے چاہے عزت دے تو جو عزت کا طلبگار ہو وہ اللہ تعالیٰ سے عزت طلب کرے کیونکہ ہر چیز اس کے مالک ہی سے طلب کی جاتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ ہر روز فرماتا ہے جسے عزت دارین کی خواہش ہو چاہئے کہ وہ حضرت عزیز جلّت عزّتہٗ کی اطاعت کرے اور ذریعہ طلب عزت کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں (۲۵) یعنی اس کے محل قبول و رضا تک پہنچتا ہے اور پاکیزہ کلام سے مراد کلمہ توحید و تسبیح و تحمید و تکبیر وغیرہ ہیں جیسا کہ حاکم و بیہقی نے روایت کیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کلم طیب کی تفسیر ذکر سے فرمائی اور بعض مفسرین نے قرآن اور دعا بھی مراد لی ہے (۲۶) نیک کام سے مراد وہ عمل و عبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور معنیٰ یہ ہیں کہ کلمہ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ عمل بے توحید و ایمان مقبول نہیں یا یہ معنیٰ ہیں کہ عمل صالح کو اللہ تعالیٰ رفعت قبول عطا فرماتا ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ عمل نیک عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اس کو لازم ہے کہ نیک عمل کرے (۲۷) مراد ان مکر کرنے والوں سے وہ قریش ہیں جنہوں نے دار الندوہ میں جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت قید کرنے اور قتل کرنے اور جلا وطن کرنے کے مشورہ کئے تھے جس کا تفصیلی بیان سورۃ انفال میں ہو چکا ہے (۲۸) اور وہ اپنے داؤں و فریب میں کامیاب نہ ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے شر سے محفوظ رہے اور انہوں نے اپنی مکاریوں کی سزائیں پائیں کہ بدر میں قید بھی ہوئے قتل بھی کیے گئے اور مکہ مکرمہ سے نکالے بھی گئے (۲۹) یعنی تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو (۳۰) ان کی نسل کو (۳۱) مرد و عورت (۳۲) یعنی لوح محفوظ میں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ معمّر وہ ہے جس کی عمر ساٹھ سال پہنچے اور کم عمر والا وہ جو اس سے قبل مر جائے (۳۳) یعنی عمل و اجل کا مکتوب فرمانا (۳۴) بلکہ دونوں میں فرق ہے

عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ

میٹھا ہے خوب میٹھا پانی خوشگوار اور یہ کھاری ہے تلخ اور ہر ایک میں سے

تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى

تم کھاتے ہو تازہ گوشت ف۳۵ اور نکالتے ہو پہننے کا ایک گہنا (زیور) ف۳۶ اور تو

الْفُلْكَ فِیْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

کشتیوں کو اس میں دیکھے کہ پانی چیرتی ہیں ف۳۷ تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو ف۳۸ اور کسی طرح حق مانو ف۳۹

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

رات لاتا ہے دن کے حصہ میں ف۴۰ اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں ف۴۱ اور اس نے کام میں لگائے سورج

وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ

اور چاند ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۴۲ یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ

اور اس کے سوا جنہیں تم پوجتے ہو ف۴۳ دانہ خرما کے چھلکے تک کے مالک نہیں تم

تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ

انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں ف۴۴ اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روا نہ کرسکیں ف۴۵

وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ﴿۱۴﴾

اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے منکر ہوں گے ف۴۶ اور تجھے کوئی نہ بتائے گا اس بتانے والے کی طرح ف۴۷

(۳۵) یعنی مچھلی (۳۶) گوہر و مرجان (۳۷) دریا میں چلتے ہوئے اور ایک ہی ہوا میں آتی بھی ہیں جاتی بھی ہیں (۳۸) تجارتوں میں نفع حاصل کر کے (۳۹) اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزاری کرو (۴۰) تو دن بڑھ جاتا ہے (۴۱) تو رات بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ بڑھنے والی دن یا رات کی مقدار پندرہ گھنٹہ تک پہنچتی ہے اور گھٹنے والا نو گھنٹے کا رہ جاتا ہے (۴۲) یعنی روز قیامت تک کہ جب قیامت آجائے تو ان کا چلنا موقوف ہو جائے گا اور یہ نظام باقی نہ رہے گا (۴۳) یعنی بت (۴۴) کیونکہ جماد بے جان ہیں (۴۵) کیونکہ اصلاً قدرت و اختیار نہیں رکھتے (۴۶) اور بیزاری کا اظہار کریں گے اور کہیں گے تم ہمیں نہ پوجتے تھے (۴۷) یعنی دارین کے احوال اور بت پرستی کے مآل کی جیسی خبر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ۴۸ اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۚ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ۴۹ اور نئی مخلوق لے آئے ۵۰ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار

بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى

نہیں اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ۵۱ اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو

حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۗ اِنَّمَا تُنْذِرُ

کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو ۵۲ اے محبوب تمہارا ڈر سنانا

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَمَنْ

انھیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو

تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي

ستھرا ہوا ۵۳ تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا ۵۴ اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے اور برابر نہیں

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا

اندھا اور انکھیارا ۵۵ اور نہ اندھیریاں ۵۶ اور اجالا ۵۷ اور نہ سایہ ۵۸ اور نہ

الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ

تیز دھوپ ۵۹ اور برابر نہیں زندے اور مردے ۶۰ بے شک اللہ سناتا ہے جسے

(۴۸) یعنی اس کے فضل و احسان کے حاجت مند ہو اور تمام خلق اس کی محتاج ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خلق ہر دم اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور کیوں نہ ہوگی ان کی ہستی اور ان کی بقا سب اس کے کرم سے ہے (۴۹) یعنی تمہیں معدوم کردے کیونکہ وہ بے نیاز اور غنی بالذات ہے (۵۰) بجائے تمہارے، جو مطیع اور فرمانبردار ہو (۵۱) معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بار ہوگا جو اس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ جو گمراہ کرنے والے ہیں ان کے گمراہ کرنے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بار ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور ان گمراہ کرنے والوں پر بھی جیسا کہ کلام کریم میں ارشاد ہوا "وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ" اور در حقیقت یہ ان کی اپنی کمائی ہے دوسرے کی نہیں (۵۲) باپ یا ماں یا بھائی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ماں باپ بیٹے کو لپٹیں گے اور کہیں گے اے ہمارے بیٹے ہمارے کچھ گناہ اٹھالے وہ کہے گا میرے امکان میں نہیں میرا اپنا بار کیا کم ہے (۵۳) یعنی بدیوں سے بچا اور نیک عمل کئے (۵۴) اس نیکی کا نفع وہی پائے گا (۵۵) یعنی جاہل اور عالم یا کافر اور مومن (۵۶) یعنی کفر (۵۷) یعنی ایمان (۵۸) یعنی حق یا جنت (۵۹) یعنی باطل یا دوزخ (۶۰) یعنی مومنین اور کفار یا علماء اور جہال

يَشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾

چاہے ف۶۱ اور تم نہیں سنانے والے انہیں جو قبروں میں پڑے ہیں ف۶۲ تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو ف۶۳

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا ف۶۴ اور ڈر سناتا ف۶۵ اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا

نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ

ف۶۶ اور اگر یہ ف۶۷ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے اگلے بھی جھٹلا چکے ہیں ف۶۸ ان کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ

ان کے رسول آئے روشن دلیلیں ف۶۹ اور صحیفے اور چمکتی کتاب ف۷۰ لے کر پھر میں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ

کافروں کو پکڑا ف۷۱ تو کیسا ہوا میرا انکار ف۷۲ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے

السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ

پانی اتارا ف۷۳ تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ برنگ ف۷۴ اور پہاڑوں میں

جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ

راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ رنگ کے اور کچھ کالے بھجنگ (سیاہ کالے) اور

النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا

آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے رنگ یونہی طرح طرح کے ہیں ف۷۵

(۶۱) یعنی جس کی ہدایت منظور ہو اس کو توفیق قبول عطا فرماتا ہے (۶۲) یعنی کفار کو اس آیت میں کفار مردوں سے تشبیہ دی گئی کہ جس طرح مردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھا سکتے اور پند پذیر نہیں ہوتے بد انجام کفار کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہدایت و نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت سے مردوں کے نہ سننے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت میں قبر والوں سے مراد کفار ہیں نہ کہ مردے اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر راہ یابی کا نفع مرتب ہو رہا مردوں کا سننا وہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اس مسئلہ کا بیان بیسویں پارے کے دوسرے رکوع میں گزرا (۶۳) تو اگر سننے والا آپ کے انذار پر کان رکھے اور بگوش قبول سنے تو نفع پائے اور اگر مصرین منکرین میں سے ہو اور آپ کی نصیحت سے پند پذیر نہ ہو تو آپ کا کچھ حرج نہیں وہی محروم ہے (۶۴) ایمان داروں کو جنت کی (۶۵) کافروں کو عذاب کا (۶۶) خواہ وہ نبی ہو یا عالم دین جو نبی کی طرف سے خلق خدا کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلائے (۶۷) کفار مکہ (۶۸) اپنے رسولوں کو کفار کا قدیم سے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے (۶۹) یعنی نبوت پر دلالت کرنے والے معجزات (۷۰) توریت و انجیل و زبور (۷۱) طرح طرح کے عذابوں سے بسبب ان کی تکذیبوں کے (۷۲) میرا عذاب دینا (۷۳) بارش نازل کی (۷۴) سبز سرخ زرد وغیرہ طرح طرح کے انار سیب انگور کھجور وغیرہ بے شمار (۷۵) جیسے پھلوں اور پہاڑوں میں یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی آیتیں اور اپنے نشانہائے قدرت اور آثار صنعت جن سے اس کی ذات و صفات پر استدلال کیا جائے ذکر کئے اس کے بعد فرمایا

یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں ۷۶ بے شک اللہ بخشنے والا عزت والا ہے بے شک

الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں

سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ

خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں ۷۷ جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور

یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ

اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بے شک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری

مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ

طرف وحی بھیجی ۷۸ وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی بے شک اللہ اپنے بندوں سے

لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ

خبردار دیکھنے والا ہے ۷۹ پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو ۸۰

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ

تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُؕ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا

بھلائیوں میں سبقت لے گیا ۸۱ یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے

(۷۶) اور اس کی صفات کو جانتے اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں جتنا علم زیادہ اتنا خوف زیادہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو ہے جو اللہ تعالیٰ کے جبروت اور اس کی عزت و شان سے باخبر ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ عزوجل کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں (۷۷) یعنی ثواب کے (۷۸) یعنی قرآن مجید (۷۹) اور ان کے ظاہر و باطن کا جاننے والا (۸۰) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو یہ کتاب عطا فرمائی جنہیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی و نیاز مندی کی کرامت و شرافت سے مشرف فرمایا اس امت کے لوگ مختلف مدارج و مراتب رکھتے ہیں (۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والا مومن مخلص ہے اور مقتصد یعنی میانہ روی کرنے والا وہ جس کے عمل ریا سے ہوں اور ظالم سے مراد یہاں وہ ہے جو نعمت الٰہی کا منکر تو نہ ہو لیکن شکر بجا نہ لائے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا سابق تو سابق ہی ہے اور مقتصد ناجی اور ظالم مغفور اور ایک اور حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیکیوں میں سبقت لے جانے والا جنت میں بے حساب داخل ہوگا اور مقتصد سے حساب میں آسانی کی جائے گی اور ظالم مقام حساب میں روکا جائے گا اس کو پریشانی پیش آئے گی پھر جنت میں داخل ہوگا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سابق عہد رسالت کے وہ مخلصین ہیں جن کے لئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور مقتصد وہ اصحاب ہیں جو آپ کے طریقہ پر عامل رہے اور ظالم لنفسہ ہم تم جیسے لوگ ہیں یہ کمال انکسار تھا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اپنے آپ کو اس تیسرے طبقہ میں شمار فرمایا باوجود اس جلالت منزل و رفعت و رجت کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی اور بھی اس کی تفسیر میں بہت اقوال ہیں جو تفاسیر میں مفصلاً مذکور ہیں

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا

وہ ف۸۲ ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک

حَرِيرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا

ریشمی ہے اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا ف۸۳ بے شک ہمارا رب

لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۴﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ لَا يَمَسُّنَا

بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے ف۸۴ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اُتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں

فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ

نہ کوئی تکلیف پہونچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو اور جنھوں نے کفر کیا ان کے لئے

جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ

جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے کہ مر جائیں ف۸۵ اور نہ ان پر اس کا ف۸۶ عذاب کچھ ہلکا کیا جائے

كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا

ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہر بڑے ناشکرے کو اور وہ اس میں چلاتے ہوں گے ف۸۷ اے ہمارے رب ہمیں نکال ف۸۸

نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ

کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے کرتے تھے ف۸۹ اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا

مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿۳۷﴾

جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا ف۹۰ تمہارے پاس تشریف لایا تھا ف۹۱ تو اب چکھو ف۹۲ کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

(۸۲) تینوں گروہ (۸۳) اس غم سے مراد یا دوزخ کا غم ہے یا موت کا یا گناہوں کا یا طاعتوں کے غیر مقبول ہونے کا یا اہوال قیامت کا غرض انہیں کوئی غم نہ ہوگا اور وہ اس پر اللہ کی حمد کریں گے (۸۴) کہ گناہوں کو بخشتا ہے اور طاعتیں قبول فرماتا ہے (۸۵) اور مر کر عذاب سے چھوٹ سکیں (۸۶) یعنی جہنم کا (۸۷) یعنی جہنم میں چیختے اور فریاد کرتے ہوں گے کہ (۸۸) یعنی دوزخ سے نکال اور دنیا میں بھیج (۸۹) یعنی ہم بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت و نافرمانی کے تیری اطاعت اور فرمانبرداری کریں اس پر انہیں جواب دیا جائے گا (۹۰) یعنی رسول اکرم سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۹۱) تم نے اس رسول محترم کی دعوت قبول نہ کی اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری بجانہ لائے (۹۲) عذاب کا مزہ

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ

بے شک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات کا بے شک وہ دلوں کی بات

الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىِٕفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ

جانتا ہے وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں اگلوں کا جانشین کیا ف۹۳ تو جو کفر کرے ف۹۴

فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَ لَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ

اس کا کفر اسی پر پڑے ف۹۵ اور کافروں کو ان کا کفر ان کے رب کے یہاں نہیں بڑھائے گا مگر بیزاری ف۹۶

وَ لَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ

اور کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر نقصان ف۹۷ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اپنے وہ شریک ف۹۸

الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِیْ مَا ذَا خَلَقُوْا مِنَ

جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں سے کونسا

الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰی

حصہ بنایا یا آسمانوں میں کچھ ان کا ساجھا ہے ف۹۹ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی

بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

روشن دلیلوں پر ہیں ف۱۰۰ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا ف۱۰۱

اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَ لَىِٕنْ زَالَتَاۤ

بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں ف۱۰۲ اور اگر وہ ہٹ جائیں

(۹۳) اور ان کے املاک و مقبوضات کا مالک و متصرف بنایا اور ان کے منافع تمہارے لئے مباح کئے تاکہ تم ایمان و اطاعت اختیار کر کے شکر گزاری کرو (۹۴) اور ان نعمتوں پر شکر الٰہی نہ بجالائے (۹۵) یعنی اپنے کفر کا وبال اسی کو برداشت کرنا پڑے گا (۹۶) یعنی غضب الٰہی (۹۷) آخرت میں (۹۸) یعنی بت (۹۹) کہ آسمانوں کے بنانے میں انہیں کچھ دخل ہو کس سبب سے انہیں مستحق عبادت قرار دیتے ہو (۱۰۰) ان میں سے کوئی بھی بات نہیں (۱۰۱) کہ ان میں جو بہکانے والے ہیں وہ اپنے متبعین کو دھوکا دیتے ہیں اور بتوں کی طرف سے انہیں باطل امیدیں دلاتے ہیں (۱۰۲) ورنہ آسمان و زمین کے درمیان شرک جیسی معصیت ہو تو آسمان و زمین کیسے قائم رہیں

إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿۴۱﴾

تو انہیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ

اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں حد کی کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا تو وہ ضرور

أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا

کسی نہ کسی گروہ سے زیادہ راہ پر ہوں گے ف۱۰۳ پھر جب ان کے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۱۰۴ تو اس نے

نُفُورًا ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ

انہیں نہ بڑھایا مگر نفرت کرنا ف۱۰۵ اپنی جان کو زمین میں اونچا کھینچنا اور برا داؤں ف۱۰۶ اور برا داؤں (فریب) اپنے

السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ

چلنے والے ہی پر پڑتا ہے ف۱۰۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں مگر اسی کے جو اگلوں کا دستور ہوا ف۱۰۸ تو تم ہرگز

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿۴۳﴾

اللہ کے دستور کو بدلتا نہ پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا ف۱۰۹

مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ

اور وہ ان سے زور میں سخت تھے ف۱۱۰ اور اللہ وہ نہیں جس کے قابو سے

(۱۰۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہود و نصاریٰ کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کی نسبت کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے اور انہوں نے انہیں جھٹلایا اور نہ مانا خدا کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے (۱۰۴) یعنی سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی و جلوہ آرائی ہوئی (۱۰۵) حق و ہدایت سے اور (۱۰۶) برے داؤں سے مراد یا تو شرک و کفر ہے اور یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر و فریب کرنا (۱۰۷) یعنی مکار پر چنانچہ فریب کاری کرنے والے بدر میں مارے گئے (۱۰۸) کہ انہوں نے تکذیب کی اور ان پر عذاب ہوئے (۱۰۹) یعنی کیا انہوں نے شام اور عراق اور یمن کے سفروں میں انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والوں کی ہلاکت و بربادی اور ان کے عذاب اور تباہی کے نشانات نہیں دیکھے کہ ان سے عبرت حاصل کرتے (۱۱۰) یعنی وہ تباہ شدہ قومیں ان اہل مکہ سے زور و قوت میں زیادہ تھیں باوجود اس کے اتنا بھی تو نہ ہو سکا کہ وہ عذاب سے بھاگ کر کہیں پناہ لے سکتیں

مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا

نکل سکے کوئی شے آسمانوں اور نہ زمین میں بے شک وہ علم و

قَدِيرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلٰى

قدرت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے کئے پر پکڑتا ف۱۱۱ تو زمین کی پیٹھ پر کوئی

ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَإِذَا

چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مقرر میعاد ف۱۱۲ تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب

جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾

ان کا وعدہ آئے گا تو بے شک اللہ کے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں ف۱۱۳

سورۃ یٰس ۳۶ مکیۃ ۴۱ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۸۳ رکوعاتہا ۵

سورۂ یٰس مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣﴾ عَلٰى

حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم ف۲ سیدھی راہ

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا

پر بھیجے گئے ہو ف۳ عزت والے مہربان کا اتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو

أُنْذِرَ اٰبَاؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُونَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى أَكْثَرِهِمْ

ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے ف۴ تو وہ بے خبر ہیں بے شک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے ف۵

(۱۱۱) یعنی ان کے معاصی پر (۱۱۲) یعنی روز قیامت (۱۱۳) انہیں ان کے اعمال کی جزا دے گا عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب فرمائے گا اور جو لائق کرم ہیں ان پر رحم و کرم کرے گا

(۱) سورۂ یٰسین مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع تراسی آیتیں سات سو انتیس کلمے تین ہزار حرف ہیں ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب یٰسین ہے اور جس نے یٰس پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے ابو داؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموات پر یٰسین پڑھو اسی لئے قرب موت حالت نزع میں مرنے والے کے پاس یٰسین پڑھی جاتی ہے (۲) اے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳) جو منزل مقصود کو پہنچانے والی ہے یہ راہ توحید و ہدایت کی راہ ہے تمام انبیاء علیہم السلام اسی راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا رد ہے جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے لَسْتَ مُرْسَلًا "تم رسول نہیں ہو" اس کے بعد قرآن کریم کی نسبت ارشاد فرمایا (۴) یعنی ان کے پاس کوئی نبی نہ پہنچے اور قوم قریش کا یہی حال ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی رسول نہیں آیا (۵) یعنی حکم الٰہی و قضائے ازلی ان کے عذاب پر جاری ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ان کے حق میں ثابت ہو چکا ہے اور عذاب کا ان کے لئے مقرر ہو جانا اس سبب سے ہے کہ وہ کفر و انکار پر اپنے اختیار سے مصر رہنے والے ہیں

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٧﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى

تو وہ ایمان نہ لائیں گے ف۶ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کر دیئے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک

الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا

ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے ف۷ اور ہم نے اُن کے آگے دیوار بنا دی

وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾ وَسَوَاءٌ

اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انہیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ نہیں سوجھتا ف۸ اور انہیں

عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ إِنَّمَا تُنْذِرُ

ایک سا ہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو ف۹

مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے

وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ

ثواب کی بشارت دو ف۱۰ بے شک ہم مردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا ف۱۱ اور جو نشانیاں

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا

پیچھے چھوڑ گئے ف۱۲ اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں ف۱۳ اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس

أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ

شہر والوں کی ف۱۴ جب ان کے پاس فرستادے (رسول) آئے ف۱۵ جب ہم نے ان کی طرف

وقف غفران — وقف لازم

(۶) اس کے بعد ان کے کفر میں پختہ ہونے کی ایک تمثیل ارشاد فرمائی (۷) یہ تمثیل ہے ان کے کفر میں ایسے راسخ ہونے کی کہ آیات و نذر و پند و ہدایت کسی سے وہ منتفع نہیں ہو سکتے جیسے کہ وہ شخص جن کی گردنوں میں غل کی قسم کا طوق پڑا ہو جو ٹھوڑی تک پہنچتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ سر نہیں جھکا سکتے یہی حال ان کا ہے کہ کسی طرح ان کو حق کی طرف التفات نہیں ہوتا اور اس کے حضور سر نہیں جھکاتے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی حقیقت حال ہے جہنم میں انہیں اسی طرح کا عذاب کیا جائے گا جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ "شانِ نزول یہ آیت ابوجہل اور اس کے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر وہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کچل ڈالے گا جب اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے ایک بھاری پتھر لے کر آیا جب اس پتھر کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ گردن میں چپکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا یہ حال دیکھ کر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو اس کے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ کام میں کروں گا اور ان کا سر کچل کر ہی آؤں گا چنانچہ وہ پتھر لے آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب یہ قریب پہنچا اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کر لی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سنتا تھا آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہو کر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظر نہ آئے انہوں نے ہی اسے پکارا اور اس سے کہا کہ تو نے کیا کیا کہنے لگا میں نے ان کی آواز تو سنی مگر وہ نظر ہی نہیں آئے اب ابوجہل کے تیسرے دوست نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کام کو انجام دے گا اور بڑے دعوے کے ساتھ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چلا تھا کہ الٹے پاؤں ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ اوندھے منہ گر گیا اس کے دوستوں نے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان حائل ہو گیا لات و عزیٰ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو مجھے کھا ہی جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن و جمل) (۸) یہ بھی تمثیل ہے کہ جیسے کسی شخص کے لئے دونوں دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف ایمان کی راہ بند ہے سامنے ان کے غرورِ دنیا کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے تکذیبِ آخرت کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں نظر کرنا انہیں میسر نہیں (۹) یعنی آپ کے ڈر سنانے اور خوف

اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿۱۴﴾

دو بھیجے ف۱۶ پھر انھوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا ف۱۷ اب ان سب نے کہا ف۱۸ کہ بے شک ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں

قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ

بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿۱۵﴾ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿۱۶﴾

تم نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ضرور ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۱۷﴾ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۖ لَئِن لَّمْ

اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہونچا دینا ف۱۹ بولے ہم تمھیں منحوس سمجھتے ہیں ف۲۰ بے شک اگر

تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوا طَائِرُكُم

تم باز نہ آئے ف۲۱ تو ضرور تمھیں سنگسار کریں گے بے شک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی مار پڑے گی انھوں نے فرمایا تمھاری نحوست

مَّعَكُمْ ۚ أَئِن ذُكِّرْتُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿۱۹﴾ وَجَاءَ مِنْ

تو تمھارے ساتھ ہے ف۲۲ کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے ف۲۳ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ف۲۴ اور شہر کے

أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۰﴾

پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا ف۲۵ بولا اے میری قوم ! بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو

اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿۲۱﴾

ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ (اجر) نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں

بقیہ صفحہ ۷۹۳ = دلانے سے وہی نفع اٹھاتا ہے (۱۰) یعنی جنت کی (۱۱) یعنی دنیا کی زندگانی میں جو نیکی یا بدی کی تاکہ اس پر جزا دی جائے (۱۲) یعنی اور ہم ان کی وہ نشانیاں وہ طریقے بھی لکھتے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا بد جو نیک طریقے امتی نکالتے ہیں ان کو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور اس طریقے کو نکالنے والوں اور عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بدعت سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکالنے والے اور عمل کرنے والوں دونوں گناہ گار ہوتے ہیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی ثواب بغیر اس کے عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے بھی گناہ بغیر اس کے ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے اس سے معلوم ہوا کہ صدہا امور خیر مثل فاتحہ گیارہویں و تیجہ و چالیسواں و عرس و توشہ و ختم و محافل ذکر میلاد و شہادت جن کو بدمذہب لوگ بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں اور لوگوں کو ان نیکیوں سے روکتے ہیں یہ سب درست اور باعث اجر و ثواب ہیں اور ان کو بدعت سیئہ بتانا غلط ہے یہ طاعات اور اعمال صالحہ جو ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات پر مشتمل ہیں بدعت سیئہ نہیں بدعت سیئہ وہ برے طریقے ہیں جن سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ جو قوم بدعت نکالتی ہے اس سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے تو بدعت سیئہ وہی جس سے سنت اٹھتی ہو جیسے کہ رفض خروج وہابیت یہ سب انتہا درجہ کی خراب سیئہ بدعتیں ہیں رفض و خروج جو اصحاب و اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر مبنی ہیں ان سے اصحاب و اہل بیت کے ساتھ محبت و نیازمندی رکھنے کی سنت اٹھ جاتی ہے جس کے شریعت میں تاکیدی حکم ہیں وہابیت کی اصل مقبولان حق حضرات انبیاء و اولیاء کی جناب میں بے ادبی و گستاخی اور تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے اس سے بزرگان دین کی حرمت و عزت اور ادب و تکریم اور مسلمانوں کے ساتھ اخوت و محبت کی سنتیں اٹھ جاتی ہیں جن کی بہت شدید تاکیدیں ہیں اور جو دین میں بہت ضروری چیز ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا کہ آثار سے مراد وہ قدم ہیں جو نمازی مسجد کی طرف چلنے میں رکھتا ہے اور اس معنی پر آیت کی شان نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے انہوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب آبسیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾ ءَأَتَّخِذُ

۲۱ اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے ف۲۷ کیا اللہ

مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي

کے سوا اور خدا ٹھہراؤں ف۲۸ کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے

شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنِّيٓ إِذًا لَّفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾

کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں بے شک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ف۲۹

إِنِّيٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَٰلَيْتَ

مقرر میں تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری سنو ف۳۰ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو ف۳۱ کہا کسی طرح

قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾

میری قوم جانتی جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ف۳۲

وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا

اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا ف۳۳ اور نہ ہمیں

كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ ﴿٢٩﴾

وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ف۳۴

وقف غفران

يَٰحَسْرَةً عَلَى ٱلْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا۟ بِهِۦ

اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر ف۳۵ جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے

بقیہ صفحہ ۷۹۴ = نے فرمایا کہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر و ثواب زیادہ ہوگا (۱۳) یعنی لوح محفوظ میں (۱۴) اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک بڑا شہر ہے اس میں چشمے ہیں کئی پہاڑ ہیں ایک سنگین شہر پناہ ہے بارہ میل کے دور میں بستا ہے (۱۵) حضرت عیسٰی علیہ السلام کے واقعہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دین حق کی دعوت دیں جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس شخص کا نام حبیب نجار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمہیں دین حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب نجار نے نشانی دریافت کی انہوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں برص والے کا مرض دور کر دیتے ہیں حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انہوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہو گیا حبیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہو گئی تا آنکہ ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھوں اپنے امراض سے شفا پائی یہ خبر پہنچنے پر بادشاہ نے انہیں بلا کر کہا کیا ہمارے معبودوں کے سوا اور کوئی معبود بھی ہے ان دونوں نے کہا ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا پھر لوگ ان کے درپے ہوئے اور انہیں مارا یہ دونوں قید کر لئے گئے پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مصاحبین و مقربین سے رسم و راہ پیدا کر کے بادشاہ تک پہنچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہو گیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصہ آ گیا شمعون نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بھیجا ہے انہوں نے کہا اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی جس کا کوئی شریک نہیں شمعون نے کہا اس کی مختصر صفت بیان کرو انہوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے شمعون نے کہا تمہاری نشانی کیا ہے انہوں نے کہا جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا انہوں نے دعا کی وہ فوراً بینا ہو گیا شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ

ٹھٹھا ہی کرتے ہیں کیا انھوں نے نہ دیکھا ف۳۶ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب

اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾

ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ف۳۷ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے ف۳۸

الربع

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ

اور ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے ف۳۹ ہم نے اسے زندہ کیا ف۴۰ اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے

يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا

کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں ف۴۱ باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے

فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ

اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

تو کیا حق نہ مانیں گے ف۴۲ پاکی ہے اُسے جس نے سب جوڑے بنائے ف۴۳ ان چیزوں سے جنھیں

الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ

زمین اگاتی ہے ف۴۴ اور خود ان سے ف۴۵ اور ان چیزوں سے جن کی انھیں خبر نہیں ف۴۶ اور ان کے لئے ایک نشانی ف۴۷ رات

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ

ہم اس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں ف۴۸ جبھی وہ اندھیروں میں ہیں اور سورج چلتا ہے اپنے

بقیہ صفحہ ۷۹۵ = اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں تاکہ تیری اور ان کی عزت ظاہر ہو بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے ہمارا معبود نہ دیکھے نہ سنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے معبود کو مردے کے زندہ کر دینے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لے آئیں انھوں نے کہا ہمارا معبود ہر شے پر قادر ہے بادشاہ نے ایک دہقان کے لڑکے کو منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہو گئے تھے اور جسم خراب ہو چکا تھا بدبو پھیل رہی تھی ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک مرا تھا مجھ کو جہنم کے سات وادیوں میں داخل کیا گیا میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان وہ ہے ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان کے دروازے کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے بادشاہ نے کہا کون تین اس نے کہا ایک شمعون اور دو یہ بادشاہ کو تعجب ہوا جب شمعون نے دیکھا کہ اس کی بات بادشاہ پر اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور اس کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذاب الٰہی سے ہلاک کئے گئے (۱۶) یعنی دو حواری وہب نے کہا کہ ان کے نام یوحنا اور بولس تھے اور کعب کا قول ہے کہ صادق و صدوق (۱۷) یعنی شمعون سے تقویت اور تائید پہنچائی (۱۸) یعنی تینوں فرستادوں نے (۱۹) ادلہ واضح کے ساتھ اور وہ اندھوں اور بیماروں کو اچھا کرتا اور مردوں کو زندہ کرتا ہے (۲۰) جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی (۲۱) اپنے دین کی تبلیغ سے (۲۲) یعنی تمہارا کفر (۲۳) اور تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی (۲۴) ضلال و طغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے (۲۵) یعنی حبیب نجار جو پہاڑ کے غار میں مصروف عبادت الٰہی تھا جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں کی تکذیب کی (۲۶) حبیب نجار کی یہ گفتگو سن کر قوم نے کہا کہ کیا تو ان کے دین پر ہے اور تو ان کے معبود پر ایمان لے آیا اس کے جواب میں حبیب نجار نے کہا (۲۷) یعنی ابتدائے ہستی سے جس کی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رجوع کرنا ہے اس مالک حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنی اور اس کی نسبت اعتراض کیسا ہر شخص اپنے وجود پر نظر کر کے اس کے حق نعمت و احسان کو پہچان سکتا ہے (۲۸) یعنی کیا بتوں کو معبود بناؤں (۲۹) جب حبیب نجار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا قبر ان کی انطاکیہ میں ہے جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کر کے یہ کہا

لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ

ایک ٹھہراؤ کے لیے ف۴۹ یہ حکم ہے زبردست علم والے کا ف۵۰ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں

مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ

مقرر کیں ف۵۱ یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال (ٹہنی) ف۵۲ سورج کو نہیں پہونچتا

لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ

کہ چاند کو پکڑ لے ف۵۳ اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے ف۵۴ اور ہر ایک ایک

فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ

گھیرے میں پیر رہا ہے اور ان کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ انھیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم نے بھری کشتی

الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ

میں سوار کیا ف۵۵ اور ان کے لیے ویسی ہی کشتیاں بنا دیں جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو

نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ

انھیں ڈبو دیں ف۵۶ تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری طرف کی رحمت اور

مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ

ایک وقت تک برتنے دینا ف۵۷ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم اس سے جو تمھارے سامنے ہے ف۵۸

مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ

اور جو تمھارے پیچھے آنے والا ہے ف۵۹ اس امید پر کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان

بقیہ صفحہ ۷۹۶ = (۳۰) یعنی میرے ایمان کے شاہد رہو جب وہ قتل ہو چکے تو بطریق اکرام (۳۱) جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں (۳۲) حبیب نجار نے یہ تمنا کی کہ ان کی قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب کی مغفرت کی اور اکرام فرمایا تاکہ قوم کو مرسلین کے دین کی طرف رغبت ہو جب حبیب قتل کر دیئے گئے تو اللہ رب العزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور ان کی عقوبت و سزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی حضرت جبریل کو حکم ہوا اور ان کی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مر گئے چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے (۳۳) اس قوم کی ہلاکت کے لئے (۳۴) فنا ہو گئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے (۳۵) ان پر اور ان کی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تکذیب کرکے ہلاک ہوئے (۳۶) یعنی اہل مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ (۳۷) یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے نہیں کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے (۳۸) یعنی تمام امتیں روز قیامت ہمارے حضور حساب کے لئے موقف میں حاضر کی جائیں گی (۳۹) جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردہ کو زندہ فرمائے گا (۴۰) پانی برسا کر (۴۱) یعنی زمین میں (۴۲) اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا نہ لائیں گے (۴۳) یعنی اصناف و اقسام (۴۴) غلے پھل وغیرہ (۴۵) اولاد ذکور و اناث (۴۶) بر و بحر کی عجیب و غریب مخلوقات میں سے جس کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے (۴۷) ہماری قدرت عظیمہ پر دلالت کرنے والی (۴۸) تو بالکل تاریک رہ جاتی ہے جس طرح کالے بھجنگے حبشی کا سفید لباس اتار لیا جائے تو پھر وہ سیاہ ہی سیاہ رہ جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اس کے لئے ایک سفید لباس کی طرح ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ لباس اتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصلی حالت میں تاریک رہ جاتی ہے (۴۹) یعنی جہاں تک اس کی سیر کی نہایت مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روز قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا یا یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اس کا مستقر ہے (۵۰) اور یہ نشانی ہے جو اس کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ پر دلالت کرتی ہے (۵۱) چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس ہو تو ایک شب چھپتا ہے اور جب اپنے آخر منازل میں پہنچتا ہے تو باریک اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہو جاتا ہے (۵۲) جو سوکھ کر پتلی اور خمیدہ اور زرد ہو گئی ہو (۵۳) یعنی شب میں جو

رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ

کے پاس آتی ہے تو اس سے منہ ہی پھیر لیتے ہیں ۶۰ اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی

اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ

راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے لیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو

أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا

کھلا دیتا ۶۱ تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ

الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

وعدہ ۶۲ اگر تم سچے ہو ۶۳ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ۶۴ کہ

تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ

انہیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے ۶۵ تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے

أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ

گھر پلٹ کر جائیں ۶۶ اور پھونکا جائے گا صور ۶۷ جبھی وہ قبروں سے ۶۸ اپنے

إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ

رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا ۶۹

هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا

یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا ۷۰ وہ تو نہ ہوگی مگر

بقیہ صفحہ ۷۹۷ = اس کے ظہور شوکت کا وقت ہے اس کے ساتھ جمع ہو کر اس کے نور کو مغلوب کرے کیونکہ سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہور شوکت کے لئے ایک وقت مقرر ہے سورج کے لئے دن اور چاند کے لئے رات (۵۴) کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے آجائے ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں معین حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی ان میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا اور نیرین یعنی آفتاب و ماہتاب میں سے کوئی دوسرے کے حدود شوکت میں داخل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکے نہ ماہتاب دن میں (۵۵) جو سامان اسباب وغیرہ سے بھری ہوئی تھی مراد اس سے کشتی نوح ہے جس میں ان کے پہلے اجداد سوار کئے گئے تھے اور یہ اور ان کی ذریتیں ان کی پشت میں تھیں (۵۶) یا دو جو کشتیوں کے (۵۷) جو ان کی زندگانی کے لئے مقرر فرمایا ہے (۵۸) یعنی عذاب دنیا (۵۹) یعنی عذاب آخرت (۶۰) یعنی ان کا دستور اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ وہ ہر آیت و موعظت سے اعراض و روگردانی کیا کرتے ہیں (۶۱) شان نزول یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے مالوں کا وہ حصہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعم خود اللہ تعالیٰ کے لئے نکالا ہے اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا یہ بات انہوں نے بخیلی اور کنجوسی سے بطور تمسخر کے کہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا دار الامتحان ہے فقیری اور امیری دونوں آزمائشیں ہیں فقیر کی آزمائش صبر سے اور غنی کی انفاق فی سبیل اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ محتاج کرے ہم کھلائیں (۶۲) بعث و قیامت کا (۶۳) اپنے دعوے میں ان کا یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے تھا اللہ تعالیٰ ان کے حق میں فرماتا ہے (۶۴) یعنی صور کے پہلے نفخہ کی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے (۶۵) خرید و فروخت میں اور کھانے پینے میں اور بازاروں اور مجلسوں میں دنیا کے کاموں میں کہ اچانک قیامت ہو جائے گی حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدار اور بائع کے درمیان کپڑا پھیلا ہو گا نہ سودا تمام ہونے پائے گا نہ کپڑا لپٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے اور وہ کام ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ انہیں خود پورا کر سکیں گے نہ کسی دوسرے سے پورا کرنے کو کہہ سکیں گے اور جو گھر سے باہر گئے

صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا

ایک چنگھاڑ ف۷۱ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے ف۷۲ تو آج کسی جان

تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ

جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمھیں بدلا نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا بے شک جنت

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى

والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں ف۷۳ وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں ہیں

الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ

تختوں پر تکیہ لگائے ان کے لئے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں جو مانگیں ان پر سلام ہوگا

قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ

مہربان رب کا فرمایا ہوا ف۷۴ اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو ف۷۵ اے

اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا ف۷۶ کہ شیطان کو نہ پوجنا ف۷۷ بیشک وہ تمہارا کھلا

مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ

دشمن ہے اور میری بندگی کرنا ف۷۸ یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک اس نے

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ

تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی ف۷۹ یہ ہے وہ جہنم جس کا

وقف غفران

بقیہ صفحہ ۷۹۸ = ہیں وہ واپس نہ آسکیں گے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے (۶۶) وہیں مرجائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دے گی (۶۷) دوسری مرتبہ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مردوں کے اٹھانے کے لئے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا (۶۸) زندہ ہو کر (۶۹) یہ مقولہ کفار کا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لئے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھا دے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اٹھائے جائیں گے اور اہوال قیامت دیکھیں گے تو اس طرح چیخ اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلہ میں عذاب قبر انہیں سہل معلوم ہوگا اس لئے وہ ویل و افسوس پکار اٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے (۷۰) اور اس وقت کا اقرار انہیں کچھ نافع نہ ہوگا (۷۱) یعنی نفخۂ اخیرہ ایک ہولناک آواز ہوگی (۷۲) حساب کے لئے پھر ان سے کہا جائے گا (۷۳) طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت جنتی نہروں کے کنارے اور بہشتی اشجار کی دلنواز فضائیں طرب انگیز نغمات حسینان جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے التذاذ یہ ان کے شغل ہوں گے (۷۴) یعنی اللہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے ملائکہ اہل جنت کے پاس ہر دروازے سے آکر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام (۷۵) جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ پھٹ جاؤ مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں (۷۶) اپنے انبیاء کی معرفت (۷۷) اس کی فرمانبرداری نہ کرنا (۷۸) اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا (۷۹) کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو ان سے کہا جائے گا

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ

تم سے وعدہ تھا آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا آج

نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا

ہم ان کے مونھوں پر مہر کردیں گے ۸۰ اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے

يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

کی گواہی دیں گے ۸۱ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹادیتے ۸۲ پھر لپک کر رستہ کی طرف جاتے

فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

تو انہیں کچھ نہ سوجھتا ۸۳ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے ۸۴ نہ آگے بڑھ سکتے

مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ط اَفَلَا

نہ پیچھے لوٹتے ۸۵ اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں ۸۶ تو کیا

يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ

سمجھتے نہیں ۸۷ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا ۸۸ اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى

روشن قرآن ۸۹ کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو ۹۰ اور کافروں پر بات ثابت

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا

ہو جائے ۹۱ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے پیدا کئے

(۸۰) کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا (۸۱) ان کے اعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادر ہوا ہے سب بیان کردیں گے (۸۲) کہ نشان بھی باقی نہ رہتا اس طرح کا اندھا کردیتے (۸۳) لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے نعمت بصر ان کے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں (۸۴) اور انہیں بندر یا سور بنادیتے (۸۵) اور ان کے جرم اس کے مستدعی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسب اقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور ان کے لئے مہلت رکھی (۸۶) کہ وہ بچپن کے سے ضعف و ناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دم بدم اس کی طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے (۸۷) کہ جو احوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف و ناتوانی اور صغر جسم و نادانی کے بعد شباب کی قوتیں و توانائی اور جسم قوی و دانائی عطا فرماتا ہے اور پھر کہن سن اور آخر عمر میں اسی قوی ہیکل جوان کو دبلا اور حقیر کردیتا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں نشست برخاست میں مجبوریاں درپیش ہیں عقل کام نہیں کرتی بات یاد نہیں رہتی عزیز و اقارب کو پہچان نہیں سکتا جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ آنکھیں دینے کے بعد انہیں مٹادے اور اچھی صورتیں عطا کرنے کے بعد ان کو مسخ کردے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کردے (۸۸) معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا ملکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیم شعر نہیں ہے اور شعر سے کلام کاذب مراد ہے خواہ موزوں ہو یا غیر موزوں اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم اولین و آخرین تعلیم فرمائے گئے جن سے کشف حقائق ہوتا ہے اور آپ کے معلومات واقعی و نفس الامری ہیں کذب شعری نہیں جو حقیقت میں جہل ہے وہ آپ کی شان کے لائق نہیں اور آپکا دامن تقدس اس سے پاک ہے اس میں شعر بمعنی کلام موزوں کے جاننے اور اس کے صحیح و سقیم جید و ردی کو پہچاننے کی نفی نہیں علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طعن کرنے والوں کے لئے یہ آیت کسی طرح سند نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے حضور کو علوم کائنات عطا فرمائے اس کے انکار میں اس آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے شان نزول کفار قریش نے کہا تھا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ (معاذ اللہ) یہ کلام کاذب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ان کا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ اسی کا اس آیت میں رد فرمایا گیا ہے ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی

فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾

تو یہ ان کے مالک ہیں اور انہیں اُن کے لئے نرم کردیا ۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں

وَ لَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ

اور اُن کے لئے ان میں کئی طرح کے نفع ۹۳ اور پینے کی چیزیں ہیں ۹۴ تو کیا شکر نہ کریں گے ۹۵ اور انہوں نے اللہ کے سوا

دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ

اور خدا ٹھہرالئے ۹۶ کہ شاید اُن کی مدد ہو ۹۷ وہ اُن کی مدد نہیں کرسکتے ۹۸ اور

هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ

وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے ۹۹ تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو ۱۰۰ بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے

وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَ لَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ

ہیں اور ظاہر کرتے ہیں ۱۰۱ اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ

خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ

صریح جھگڑالو ہے ۱۰۲ اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے ۱۰۳ اور اپنی پیدائش بھول گیا ۱۰۴ بولا ایسا کون ہے

یُّحْیِ الْعِظَامَ وَ هِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا

وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُۙ ﴿۷۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ

اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے ۱۰۵ جس نے تمہارے لئے ہرے پیڑ میں آگ

بقیہ صفحہ ۸۰۰ = اکاذیب پر مشتمل نہیں کفار قریش زبان سے ایسے بدذوق اور نظم عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیتے اور کلام پاک کو شعرِ عروضی بتا بیٹھتے اور کلام کا محض وزن عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اس پر اعتراض کیا جاسکے اس سے ثابت ہوگیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلام کاذب تھی (مدارک وجمل وروح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معمے اور اجمال کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا جس میں مراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب اٹھ جائیں اور علوم روشن ہو جائیں چونکہ شعر تعمیہ و توریہ اور رمز و اجمال کا محل ہوتا ہے اس لئے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرمادیا (۸۹) صاف صریح حق و ہدایت کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام علوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلام کاذب چہ نسبت خاک را با عالم پاک (الکبریت الاحمر للشیخ الاکبر) (۹۰) دل زندہ رکھتا ہو کلام و خطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے (۹۱) یعنی حجت عذاب قائم ہو جائے (۹۲) یعنی مسخر و زیر حکم کردیا (۹۳) اور فائدے ہیں کہ ان کی کھالوں بالوں اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہیں (۹۴) دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی مٹھا وغیرہ (۹۵) اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا (۹۶) یعنی بتوں کو پوجنے لگے (۹۷) اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں (۹۸) کیونکہ جماد بے جان بے قدرت بے شعور ہیں (۹۹) یعنی کافروں کے ساتھ ان کے بت بھی گرفتار کر کے حاضر کئے جائیں گے اور سب جہنم میں داخل ہوں گے بت بھی اور ان کے پجاری بھی (۱۰۰) یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب و انکار سے اور ان کی ایذاؤں اور جفاکاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں (۱۰۱) ہم انہیں ان کے کردار کی جزا دیں گے (۱۰۲) شانِ نزول یہ آیت عاص بن وائل یا ابو جہل اور بقول مشہور ابی بن خلف جمحی کے حق میں نازل ہوئی جو انکار بعث میں یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کے انکار میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اس کو توڑتا جاتا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں اور تجھے بھی مرنے کے بعد اٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا

نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

آگ پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو ف۱۰۶ اور کیا وہ جس نے آسمان اور

وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾

زمین بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا ف۱۰۷ کیوں نہیں ف۱۰۸ اور وہی ہے بڑا پیدا کرنیوالا سب کچھ جانتا

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ

اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے ف۱۰۹ تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ف۱۱۰ تو پاکی ہے

الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱۱۱

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ ۳۷ مَكِّيَّةٌ ۵۶ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۸۲ رُكُوْعَاتُهَا ۵

سورۃ صٰفّٰت مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

وَالصّٰۗفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ

قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں ف۲ پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں ف۳ پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بے شک

اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

تمہارا معبود ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور مالک

الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِۨ الْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَحِفْظًا

مشرقوں کا ف۴ اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۵ تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو

وقف غفران ع ۵ منزل ۶

بقیہ صفحہ ۸۰۱ = اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتدا میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے اس میں جان ڈال دی انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آگیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادر برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے (۱۰۳) یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بناتا ہے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہوگی (۱۰۴) کہ قطرہ منی سے پیدا کیا گیا ہے (۱۰۵) پہلی کا بھی اور موت کے بعد والی کا بھی (۱۰۶) عرب میں دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک کا نام مرخ ہے دوسرے کا عفار ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے اس میں قدرت کی کیسی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے جس قادر مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثار قدرت دیکھ کر جاہلانہ و معاندانہ انکار کرنا ہے (۱۰۷) یا انہیں کو بعد موت زندہ نہیں کر سکتا (۱۰۸) بے شک وہ اس پر قادر ہے (۱۰۹) کہ پیدا کرے (۱۱۰) یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے (۱۱۱) آخرت میں

(۱) سورۂ والصّٰفّٰت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہیں (۲) اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی چند گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماء دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھ کر معروف عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ جو راہ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنان حق کے مقابل ہوتے ہیں (مدارک) (۳) پہلی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اس کو حکم دے کر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں (۴) یعنی آسمان اور زمین اور ان کی درمیانی کائنات اور تمام حدود و جہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحق عبادت ہو سکتا ہے لہٰذا وہ شریک سے منزہ ہے

مِّنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۞۷ لَا يَسَّمَّعُوۡنَ اِلَى الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰى وَ

ہر شیطان سرکش سے ۶ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے ۷ اور

يُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ ۞۸ دُحُوۡرًا وَّلَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۞۹

ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے ۸ انہیں بھگانے کو اور ان کے لئے ۹ ہمیشہ کا عذاب

اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۞۱۰ فَاسۡتَفۡتِهِمۡ

مگر جو ایک آدھ بار اچک لے چلا ۱۰ تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگا ۱۱ تو ان سے پوچھو ۱۲

اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا ؕ اِنَّا خَلَقۡنٰهُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ لَّازِبٍ ۞۱۱

کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی ۱۳ بیشک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا ۱۴

بَلۡ عَجِبۡتَ وَيَسۡخَرُوۡنَ ۞۱۲ وَاِذَا ذُكِّرُوۡا لَا يَذۡكُرُوۡنَ ۞۱۳ وَاِذَا رَاَوۡا

بلکہ تمہیں اچنبھا آیا ۱۵ اور وہ ہنسی کرتے ہیں ۱۶ اور سمجھائے نہیں سمجھتے اور جب کوئی نشانی

اٰيَةً يَّسۡتَسۡخِرُوۡنَ ۞۱۴ وَقَالُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۞۱۵ ءَاِذَا مِتۡنَا

دیکھتے ہیں ۱۷ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر کھلا جادو کیا جب ہم مر کر

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ۞۱۶ اَوَاٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ۞۱۷ قُلۡ

مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ۱۸ تم فرماؤ

نَعَمۡ وَاَنۡتُمۡ دَاخِرُوۡنَ ۞۱۸ فَاِنَّمَا هِىَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ ۞۱۹

ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ ۱۹ تو ایک ہی جھڑک ہے ۲۰ جبھی وہ ۲۱ دیکھنے لگیں گے

(۵) جو زمین کے بہ نسبت اور آسمانوں سے قریب تر ہے (۶) یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کریں تو فرشتے شہاب مار کر ان کو دفع کر دیں لہٰذا شیاطین آسمان پر نہیں جاسکتے (۷) اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے (۸) انگاروں کی جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں (۹) آخرت میں (۱۰) یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کبھی لے بھاگا (۱۱) کہ اسے جلائے اور ایذا پہنچائے (۱۲) یعنی کفار مکہ سے (۱۳) تو جس قادر برحق کو آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کر دینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہو سکتا ہے (۱۴) یہ ان کے ضعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے جو کوئی شدت و قوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور برہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی ان کا مادہ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور غایت یہ ہے کہ مٹی ہو جانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں ناممکن جانتے ہیں مادہ موجود صانع موجود پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہو سکتی ہے (۱۵) ان کے تکذیب کرنے سے کہ ایسے واضح الدلالت آیات و بینات کے باوجود وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں (۱۶) آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے (۱۷) مثل شق قمر وغیرہ کے (۱۸) جو ہم سے زمانہ میں مقدم ہیں کفار کے نزدیک ان کے باپ دادا کا زندہ کیا جانا خود ان کے زندہ کئے جانے سے زیادہ بعید تھا اس لئے انہوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے (۱۹) یعنی بعث (۲۰) ایک ہی ہولناک آواز ہے نفخۂ ثانیہ کی (۲۱) زندہ ہو کر اپنے افعال اور پیش آنے والے احوال

وَقَالُوا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ

اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے ف۲۲ یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا

جھٹلاتے تھے ف۲۳ ہانکو ظالموں اور ان کے جوڑوں کو ف۲۴ اور جو کچھ وہ

يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾

پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو راہ دوزخ کی طرف

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ

اور انہیں ٹھہراؤ ف۲۵ ان سے پوچھنا ہے ف۲۶ تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ف۲۷ بلکہ وہ آج

مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْا

گردن ڈالے ہیں ف۲۸ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ف۲۹

اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾

تم ہمارے دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے ف۳۰ جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے ف۳۱

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ

اور ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۳۲ بلکہ تم سرکش لوگ تھے تو ثابت ہوگئی

عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾

ہم پر ہمارے رب کی بات ف۳۳ ہمیں ضرور چکھنا ہے ف۳۴ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ تھے

(۲۲) یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے (۲۳) دنیا میں اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا (۲۴) ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد ان کے شیاطین جو دنیا میں ان کے جلیس و قرین رہتے تھے ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اشباہ و امثال ہیں یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا بت پرست بت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ وعلیٰ ہذا القیاس (۲۵) صراط کے پاس (۲۶) حدیث شریف میں ہے کہ روز قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا چوتھے اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا (۲۷) یہ ان سے جہنم کے خازن بطریق توبیخ کہیں گے کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی امداد پر بہت غرور رکھتے تھے آج دیکھو کیسے عاجز ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا (۲۸) عاجز و ذلیل ہو کر (۲۹) اپنے سرداروں سے جو دنیا میں بہکاتے تھے (۳۰) یعنی بزور قوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے تھے اس پر کفار کے سردار کہیں گے اور (۳۱) پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے باختیار خود اعراض کرتے تھے (۳۲) کہ ہم تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کرتے (۳۳) جو اس نے فرمائی کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھروں گا لہٰذا (۳۴) اس کا عذاب گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی

فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ

تو اس دن وہ۳۵ وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں وہ۳۶ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی

بِالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾

کرتے ہیں بے شک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچی کھینچتے (تکبر کرتے) تھے وہ۳۷

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ

اور کہتے تھے کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے وہ۳۸ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ

اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی وہ۳۹ بے شک تمہیں ضرور دکھ کی مار چکھنی ہے تو تمہیں بدلہ نہ ملے گا

إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

مگر اپنے کیے کا وہ۴۰ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں وہ۴۱ ان کے لئے وہ

رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾

روزی ہے جو ہمارے علم میں ہے میوے وہ۴۲ اور ان کی عزت ہوگی چین کے باغوں میں

عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿٤٥﴾

تختوں پر ہوں گے آمنے سامنے وہ۴۳ ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا وہ۴۴

بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿٤٧﴾

سفید رنگ وہ۴۵ پینے والوں کے لئے لذت وہ۴۶ نہ اس میں خمار ہے وہ۴۷ اور نہ اس سے ان کا سر پھرے وہ۴۸

(۳۵) یعنی روز قیامت (۳۶) گمراہ بھی اور ان کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے (۳۷) اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے (۳۸) یعنی سید عالم حبیب خدا محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فرمانے سے (۳۹) دین و توحید و نفی شرک میں (۴۰) اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں کر آئے ہو (۴۱) ایمان اور اخلاص والے (۴۲) اور نفیس و لذیذ نعمتیں خوش ذائقہ خوش بودار خوش منظر (۴۳) ایک دوسرے سے مانوس اور مسرور (۴۴) جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہوں گی (۴۵) دودھ سے بھی زیادہ سفید (۴۶) بخلاف دنیا کی شراب کے جو بدبودار اور بدذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اس کو پیتے وقت منہ بگاڑ بگاڑ لیتا ہے (۴۷) جس سے عقل میں خلل آئے (۴۸) بخلاف دنیا کی شراب کے جس میں بہت سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے طبیعت مالش کرتی ہے قے آتی ہے سر چکراتا ہے عقل ٹھکانے نہیں رہتی

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

اور ان کے پاس ہیں جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی ف۴۹ بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے ف۵۰

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ

تو ان میں ف۵۱ ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ف۵۲ ان میں سے کہنے والا بولا میرا ایک

كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا

ہم نشین تھا ف۵۳ مجھ سے کہا کرتا کیا تم اسے سچ مانتے ہو ف۵۴ کیا جب ہم مر کر

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾

مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا سزا دی جائے گی ف۵۵ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے ف۵۶

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾

پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا ف۵۷ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دے ف۵۸

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾

اور میرا رب فضل نہ کرے ف۵۹ تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ف۶۰ تو کیا ہمیں مرنا نہیں

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

مگر ہماری پہلی موت ف۶۱ اور ہم پر عذاب نہ ہوگا ف۶۲ بے شک یہی بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ

ہے ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے تو یہ مہمانی بھلی ف۶۳ یا

(۴۹) کہ اس کے نزدیک اس کا شوہر ہی صاحب حسن اور پیارا ہے (۵۰) گرد و غبار سے پاک صاف دلکش رنگ (۵۱) یعنی اہل جنت میں سے (۵۲) کہ دنیا میں کیا حالات و واقعات پیش آئے (۵۳) دنیا میں جو مرنے کے بعد اٹھنے کا منکر تھا اور اس کی نسبت طنز کے طریقہ پر (۵۴) یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کو (۵۵) اور ہم سے حساب لیا جائے گا یہ بیان کر کے اس جنتی نے اپنے جنتی دوستوں سے (۵۶) کہ میرے اس ہم نشین کا جہنم میں کیا حال ہے (۵۷) کہ عذاب کے اندر گرفتار ہے تو اس جنتی نے اس سے (۵۸) راہ راست سے بہکا کر (۵۹) اور اپنے رحمت و کرم سے مجھے تیرے اغوا سے محفوظ نہ رکھتا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق نہ دیتا (۶۰) تیرے ساتھ جہنم میں اور جب موت ذبح کر دی جائے گی تو اہل جنت فرشتوں سے کہیں گے (۶۱) وہی جو دنیا میں ہو چکی (۶۲) فرشتے کہیں گے نہیں اور اہل جنت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ تلذذ اور دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اس کی نعمت کا ذکر کرنے کے لئے اور اس ذکر سے انھیں سرور حاصل ہوگا (۶۳) یعنی جنتی نعمتیں اور لذتیں اور وہاں کے نفیس و لطیف ماکل و مشارب اور دائمی عیش اور بے نہایت راحت و سرور

شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ

تھوہر کا پیڑ ۶۴؎ بے شک ہم نے اُسے ظالموں کی جانچ کیا ہے ۶۵؎ بے شک وہ ایک پیڑ ہے کہ

فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿٦٥﴾ فَإِنَّهُمْ

جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے ۶۶؎ اس کا شگوفہ جیسے دیووں کے سر ۶۷؎ پھر بے شک

لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا

وہ اس میں سے کھائیں گے ۶۸؎ پھر اس سے پیٹ بھریں گے پھر بے شک ان کے لئے اس پر کھولتے

مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ

پانی کی ملونی (ملاوٹ) ہے ۶۹؎ پھر ان کی بازگشت ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے ۷۰؎ بے شک انھوں نے اپنے باپ

ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ

دادا گمراہ پائے تو وہ انھیں کے نشان قدم پر دوڑے جاتے ہیں ۷۱؎ اور بے شک ان سے پہلے بہت سے اگلے

أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ﴿٧٢﴾ فَانظُرْ كَيْفَ

گمراہ ہوئے ۷۲؎ اور بے شک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے ۷۳؎ تو دیکھو ڈرائے گیوں

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ

کا کیسا انجام ہوا ۷۴؎ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ۷۵؎ اور بے شک

نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ

ہمیں نوح نے پکارا ۷۶؎ تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے ۷۷؎ اور ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی تکلیف

(۶۴) نہایت تلخ انتہا کا بدبودار حد درجہ کا بدمزہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی میزبانی کی جائے گی اور ان کو اس کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا (۶۵) کہ دنیا میں کافر اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ درختوں کو جلا ڈالتی تو آگ میں درخت کیسے ہوگا (۶۶) اور اس کی شاخیں جہنم کے درکات میں پہنچتی ہیں (۶۷) یعنی نہایت بدہیبت اور قبیح المنظر (۶۸) شدت کی بھوک سے مجبور ہو کر (۶۹) یعنی جہنمی تھوہر سے ان کے پیٹ بھریں گے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائے گا اس کی سوزش سے پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائیں گے پھر جب پینے کو دیا جائے گا تو گرم کھولتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہر کی گرمی اور جلن سے مل کر اور تکلیف و بے چینی بڑھائے گی (۷۰) کیونکہ زقوم کھلانے اور گرم پانی پلانے کے لئے ان کو اپنے درکات سے دوسرے درکات میں لے جایا جائے گا اس کے بعد پھر اپنے درکات کی طرف لوٹائے جائیں گے اس کے بعد ان کے مستحق عذاب ہونے کی علت ارشاد فرمائی جاتی ہے (۷۱) اور گمراہی میں ان کا اتباع کرتے ہیں اور حق کے دلائل واضحہ سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں (۷۲) اسی وجہ سے کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کی غلط راہ نہ چھوڑی اور حجت و دلیل سے فائدہ نہ اٹھایا (۷۳) یعنی انبیاء علیہم السلام جنھوں نے ان کو گمراہی اور بد عملی کے برے انجام کا خوف دلایا (۷۴) کہ وہ عذاب سے ہلاک کئے گئے (۷۵) ایماندار جنھوں نے اپنے اخلاص کے سبب نجات پائی (۷۶) اور ہم سے اپنی قوم کے عذاب و ہلاک کی درخواست کی (۷۷) کہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور ان سے پورا انتقام لیا کہ انھیں غرق کر کے ہلاک کر دیا

الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي

سے نجات دی — اور ہم نے اسی کی اولاد باقی رکھی ف۷۷ — اور ہم نے پچھلوں میں اس کی

الْآخِرِينَ ﴿٧٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ﴿٧٩﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

تعریف باقی رکھی ف۷۹ — نوح پر سلام ہو جہاں والوں میں ف۸۰ — بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٨٢﴾

نیکوں کو — بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے — پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ف۸۱

وقف لازم

وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ﴿٨٣﴾ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٤﴾ إِذْ

اور بے شک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ف۸۲ — جب کہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے سلامت دل لے کر ف۸۳ جب

قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿٨٥﴾ أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ اللَّهِ

اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ف۸۴ تم کیا پوجتے ہو — کیا بہتان سے اللہ کے سوا اور خدا

تُرِيدُونَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿٨٨﴾

چاہتے ہو — تو تمہارا کیا گمان ہے رب العالمین پر ف۸۵ — پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا ف۸۶

فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ

پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں ف۸۷ — تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے ف۸۸ — پھر ان کے خداؤں کی طرف چھپ کر چلا

فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا

تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ف۸۹ — تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ف۹۰ — تو لوگوں کی نظر بچا کر انہیں

(۷۷) تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے بعد ان کے ہمراہیوں میں جس قدر مرد و عورت تھے سبھی مر گئے سوائے آپ کی اولاد اور ان کی عورتوں کے انھیں سے دنیا کی نسلیں چلیں عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سوڈان کے لوگ آپ کے بیٹے حام کی نسل سے اور ترک اور یاجوج ماجوج وغیرہ آپ کے صاحب زادہ یافث کی اولاد سے (۷۹) یعنی ان کے بعد والے انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر جمیل باقی رکھا (۸۰) یعنی ملائکہ اور جن و انس سب ان پر قیامت تک سلام بھیجا کریں (۸۱) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو (۸۲) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دین و ملت اور انھیں کے طریق سنت پر ہیں حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی ہوئے حضرت ہود و حضرت صالح علیہم السلام (۸۳) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کیا اور ہر چیز سے فارغ کر لیا (۸۴) بہ طریق توبیخ (۸۵) کہ جب تم اس کے سوا دوسرے کو پوجو گے تو کیا وہ تمہیں بے عذاب چھوڑ دے گا باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ وہی منعم حقیقی مستحق عبادت ہے قوم نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے جنگل میں میلہ لگے گا ہم نفیس کھانے پکا کر بتوں کے پاس رکھ جائیں گے اور میلہ سے واپس ہو کر تبرک کے طور پر ان کو کھائیں گے آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور مجمع اور میلہ کی رونق دیکھیں وہاں سے واپس ہو کر بتوں کی زینت اور سجاوٹ اور ان کا بناؤ سنگار دیکھیں یہ تماشا دیکھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کریں گے (۸۶) جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقع اتصالات و انصرافات کو دیکھا کرتے ہیں (۸۷) قوم نجوم کی بہت معتقد تھی وہ سمجھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم کر لیا اب یہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں اور متعدی مرض سے وہ لوگ ڈرتے تھے مسئلہ علم نجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہو چکا مسئلہ شرعاً کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بعینہٖ دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی ہستیوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہو سکتے ہیں لیکن حدوث مرض کا ہر ایک میں جداگانہ ہے کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچتا (۸۸) اپنی عید کی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

بِالْيَمِينِ ﴿۹۳﴾ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ﴿۹۴﴾ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ﴿۹۵﴾

دہنے ہاتھ سے مارنے لگا ۹۱ تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے ۹۲ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں کو پوجتے ہو

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو ۹۳ بولے اس کے لیے ایک عمارت چنو ۹۴ پھر اسے بھڑکتی

الْجَحِيمِ ﴿۹۷﴾ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ إِنِّي

آگ میں ڈال دو تو انہوں نے اس پر داؤں چلنا چاہا ہم نے انہیں نیچا دکھایا ۹۵ اور کہا میں

ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۰۰﴾

اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں ۹۶ اب وہ مجھے راہ دیگا ۹۷ الٰہی مجھے لائق اولاد دے

فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي

تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا اے میرے بیٹے میں نے

أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ

خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں ۹۸ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے ۹۹ کہا اے میرے باپ

افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّا

کیجیے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب

أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ

ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ ۱۰۰ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے

بقیہ صفحہ ۸۰۸ = کو چھوڑ گئے آپ بت خانہ میں آئے (۸۹) یعنی اس کھانے کو جو تمہارے سامنے رکھا ہے بتوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا (۹۰) اس پر بھی بتوں کی طرف سے کوئی جواب نہ ہوا وہ بے جان پتھر تھے جواب کیا دیتے (۹۱) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کر دیا جب کافروں کو اس کی خبر پہنچی (۹۲) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انہیں توڑتے ہو (۹۳) تو پوجنے کا مستحق وہ ہے نہ بت اس پر وہ حیران ہو گئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن پایا (۹۴) پتھر کی تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چار دیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھر دو اور ان میں آگ لگا دو یہاں تک کہ آگ زور پکڑے (۹۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھ کر چنانچہ آگ سے آپ سلامت بر آمد ہوئے (۹۶) اس دار الکفر سے ہجرت کر کے جہاں جانے کا میرا رب حکم دے (۹۷) چنانچہ بحکم الٰہی آپ سرزمین شام میں ارض مقدسہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی (۹۸) یعنی تیرے ذبح کا انتظام کر رہا ہوں اور انبیاء علیہم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکم الٰہی ہوا کرتے ہیں (۹۹) یہ آپ نے اس لئے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعت امر الٰہی کے لئے وہ برغبت تیار ہوں چنانچہ اس فرزند ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا (۱۰۰) یہ واقعہ منیٰ میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی قدرت الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا

الرُّءْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ

خواب سچ کر دکھایا ف۱۰۱ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک یہ روشن جانچ

الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾

تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچا لیا ف۱۰۲ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی

سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ

سلام ہو ابراہیم پر ف۱۰۳ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾

اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا نبی ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ف۱۰۴

وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ

اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحٰق پر ف۱۰۵ اور ان کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ف۱۰۶ اور کوئی

لِنَفْسِهِ مُبِينٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١١٤﴾ وَنَجَّيْنَاهُمَا

اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ف۱۰۷ اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان فرمایا ف۱۰۸ اور انہیں

ع ۳ / ۴۹

وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٦﴾

اور ان کی قوم ف۱۰۹ کو بڑی سختی سے نجات بخشی ف۱۱۰ اور ان کی ہم نے مدد فرمائی ف۱۱۱ تو وہی غالب ہوئے ف۱۱۲

وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١١٨﴾

اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ف۱۱۳ اور ان کو سیدھی راہ دکھائی

(۱۰۱) اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچا دی فرزند کو ذبح کے لئے بے دریغ پیش کر دیا بس اب اتنا کافی ہے (۱۰۲) اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسمٰعیل ہیں یا حضرت اسحاق علیہ السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہی ہیں علیہ السلام اور فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا (۱۰۳) ہماری طرف سے (۱۰۴) واقعہ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہما السلام ہیں (۱۰۵) ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کئے حضرت یعقوب سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک (۱۰۶) یعنی مومن (۱۰۷) یعنی کافر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحب فضائل کثیرہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے کبھی بد سے بد اور کبھی بد سے نیک نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لئے عیب ہو نہ آباء کی بدی اولاد کے لئے (۱۰۸) کہ انہیں نبوت و رسالت عنایت فرمائی (۱۰۹) یعنی بنی اسرائیل (۱۱۰) کہ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی (۱۱۱) قبطیوں کے مقابل (۱۱۲) فرعون اور ان کی قوم پر (۱۱۳) جس کا بیان بلیغ اور وہ حدود و احکام وغیرہ کی جامع اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ﴿١١٩﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١٢٠﴾

اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢١﴾ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٢﴾

بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ دونوں ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں

وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾

اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے ف۱۱۴ جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۱۵

أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿١٢٥﴾ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ

کیا بعل کو پوجتے ہو ف۱۱۶ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور

آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٢٦﴾ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٢٧﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ

تمہارے اگلے باپ دادا کا ف۱۱۷ پھر انھوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے آئیں گے ف۱۱۸ مگر اللہ کے

الْمُخْلَصِينَ ﴿١٢٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٢٩﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ﴿١٣٠﴾

چنے ہوئے بندے ف۱۱۹ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی ثنا باقی رکھی سلام ہو الیاس پر

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣١﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾

بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے

وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٣﴾ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾ إِلَّا

اور بے شک لوط پیغمبروں میں ہے جب کہ ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی مگر

(۱۱۴) جو بعلبک اور ان کے نواح کے لوگوں کی طرف سے مبعوث ہوئے (۱۱۵) یعنی کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں (۱۱۶) بعل ان کے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا اس کی لمبائی بیس گز تھی چار منھ تھے اس کی بت تعظیم کرتے تھے جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام بک تھا اس لئے بعلبک مرکب ہوا یہ بلاد شام میں ہے (۱۱۷) اس کی عبادت ترک کرتے ہو (۱۱۸) جہنم میں (۱۱۹) یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انھوں نے عذاب سے نجات پائی

عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ

ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں ہوئی ف۱۲۰ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرما دیا ف۱۲۱ اور بے شک تم ف۱۲۲ ان پر

عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ

گزرتے ہو صبح کو اور رات میں ف۱۲۳ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۴ اور بے شک یونس

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ

پیغمبروں سے ہے جب کہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ف۱۲۵ تو قرعہ ڈالا

فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾

تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ف۱۲۶

فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ

تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ف۱۲۷ ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً

اٹھائے جائیں گے ف۱۲۸ پھر ہم نے اسے ف۱۲۹ میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ف۱۳۰ اور ہم نے اس پر ف۱۳۱ کدو

مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا

کا پیڑ اگایا ف۱۳۲ اور ہم نے اسے ف۱۳۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ تو وہ ایمان لے

فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

آئے ف۱۳۴ تو ہم نے انہیں ایک وقت تک برتنے دیا ف۱۳۵ تو اُن سے پوچھو کیا تمہارے رب کے لئے بیٹیاں ہیں ف۱۳۶ اور ان کے بیٹے ف۱۳۷

(۱۲۰) عذاب کے اندر (۱۲۱) یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو (۱۲۲) اے اہل مکہ (۱۲۳) یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم ان کے آثار و منازل پر گزرتے ہو (۱۲۴) کہ ان سے عبرت حاصل کرو (۱۲۵) حضرت ابن عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا سبب ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کے نام نکلا تو آپ نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے کشتی اس وقت تک چلتی نہ تھی (۱۲۶) کہ کیوں نکلنے میں جلدی کی اور قوم سے جدا ہونے میں امر الٰہی کا انتظار نہ کیا (۱۲۷) یعنی ذکر الٰہی کی کثرت کرنے والا اور مچھلی کے پیٹ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھنے والا (۱۲۸) یعنی روز قیامت تک (۱۲۹) مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد (۱۳۰) یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف و نحیف اور نازک ہو گئے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا (۱۳۱) سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے (۱۳۲) کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ دار کھڑا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکم الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہان مبارک میں دے کر آپ کو صبح و شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی (۱۳۳) پہلے کی طرح سرزمین موصل میں قوم نینوٰی کے (۱۳۴) آثار عذاب دیکھ کر (اس کا بیان سورہ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورہ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آ چکا ہے) (۱۳۵) یعنی ان کی آخر عمر تک انہیں آسائش کے ساتھ رکھا اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفار مکہ سے انکار بعث کی وجہ دریافت کیجئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔ (۱۳۶) جیسا کہ جہینہ اور بنی سلمہ وغیرہ کفار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں (۱۳۷) یعنی اپنے لئے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں

ع ۵ / ۸ النصف

أَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ إِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ أَلَآ إِنَّهُمْ مِّنْ إِفْكِهِمْ

یا ہم نے ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے ف۱۳۸ سنتے ہو بے شک وہ اپنے بہتان

لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَإِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى

سے کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے

الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ أَمْ لَكُمْ

چھوڑ کر تمہیں کیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو ف۱۳۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے ف۱۴۰ یا تمہارے لئے

سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا

کوئی کھلی سند ہے تو اپنی کتاب لاؤ ف۱۴۱ اگر تم سچے ہو اور اس میں

بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

اور جنوں میں رشتہ ٹھہرایا ف۱۴۲ اور بے شک جنوں کو معلوم ہے کہ وہ ف۱۴۳ ضرور حاضر لائے جائیں گے ف۱۴۴

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَإِنَّكُمْ

پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۱۴۵ تو تم اور جو کچھ تم

وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ

اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۴۶ تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں ف۱۴۷ مگر اسے جو بھڑکتی آگ میں

الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّإِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾

جانے والا ہے ف۱۴۸ اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے ف۱۴۹ اور بے شک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں

(۱۳۸) دیکھ رہے تھے کیوں ایسی بیہودہ بات کہتے ہیں (۱۳۹) فاسد و باطل (۱۴۰) اور اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک اور منزہ ہے۔ (۱۴۱) جس میں یہ سند ہو (۱۴۲) جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے (۱۴۳) یعنی اس بیہودہ بات کے کہنے والے (۱۴۴) جہنم میں عذاب کے لئے (۱۴۵) ایماندار اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو کفار نابکار کہتے ہیں (۱۴۶) یعنی تمہارے بت سب کے سب وہ اور (۱۴۷) گمراہ نہیں کرسکتے (۱۴۸) جس کی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردار بد سے مستحق جہنم ہو (۱۴۹) جس میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو

وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ اِنْ كَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا

اور بے شک ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں اور بے شک وہ کہتے تھے (۱۵۰) اگر ہمارے پاس اگلوں

ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا

کی کوئی نصیحت ہوتی (۱۵۱) تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے (۱۵۲) تو اس کے منکر ہوئے

بِهٖ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۱﴾

تو عنقریب جان لیں گے (۱۵۳) اور بے شک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ

کہ بے شک انہیں کی مدد ہوگی اور بے شک ہمارا ہی لشکر (۱۵۴) غالب آئے گا تو ایک وقت

عَنْهُمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا

تک ان سے منہ پھیر لو (۱۵۵) اور انہیں دیکھتے رہو کہ عنقریب وہ دیکھیں گے (۱۵۶) تو کیا ہمارے عذاب

یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۷﴾

کی جلدی کرتے ہیں پھر جب اترے گا ان کے آنگن میں تو ڈرائے گیوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی

وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّ اَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ

اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو کہ وہ عنقریب دیکھیں گے پاکی ہے

رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ

تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے (۱۵۷) اور سلام ہے پیغمبروں پر (۱۵۸) اور

(۱۵۰) یعنی مکہ مکرمہ کے کفار و مشرکین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ۔ (۱۵۱) کوئی کتاب ملتی (۱۵۲) اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت بجالاتے پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا (۱۵۳) اپنے کفر کا انجام (۱۵۴) یعنی اہل ایمان (۱۵۵) جب تک کہ تمہیں ان کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا جائے (۱۵۶) طرح طرح کے عذاب دنیا و آخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار نے براہ تمسخر و استہزاء کہا کہ یہ عذاب کب نازل ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی (۱۵۷) جو کفار اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں (۱۵۸) جنہوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے توحید اور احکام شرع پہنچائے انسانی مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے یہ شان انبیاء کی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک پر ان حضرات کا اتباع اور ان کی اقتدا لازم ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے ۔

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ ۳۸ — ۳۸ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۸۸ — رُكُوْعَاتُهَا ۵

سورۃ صٓ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا[1] — اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ

اس نامور قرآن کی قسم[2] بلکہ کافر تکبر اور خلاف

وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ

میں ہیں[3] ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں[4] تو اب وہ پکاریں[5] اور چھوٹنے

حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ

کا وقت نہ تھا[6] اور انہیں اس کا اچنبا ہوا کہ ان کے پاس انہیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا[7] اور کافر

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ

بولے یہ جادوگر ہے بڑا جھوٹا کیا اس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا[8] بے شک

هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا

یہ عجیب بات ہے اور ان میں کے سردار چلے[9] کہ اس کے پاس سے چل دو اور

عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ

اپنے خداؤں پر صابر رہو بے شک اس میں اس کا کوئی مطلب ہے یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت

(۱) سورہ صٓ اس کا نام سورہ داؤد بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں اور سات سو بتیس کلمے اور تین ہزار سرسٹھ حرف ہیں (۲) جو شرف والا ہے کہ یہ کلام معجز ہے (۳) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہیں اس لئے حق کا اعتراف نہیں کرتے (۴) یعنی آپ کی قوم سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر دیں اسی استکبار اور انبیاء کی مخالفت کے باعث (۵) یعنی نزول عذاب کے وقت انہوں نے فریاد کی (۶) کہ خلاص پا سکتے اس وقت کی فریاد بیکار تھی کفار مکہ نے ان کے حال سے عبرت حاصل نہ کی (۷) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۸) شان نزول جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے عمائد اور سربر آوردہ پچیس آدمیوں کو جمع کیا اور انہیں ابو طالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کرو ان کی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو ابو طالب نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ ان کی طرف سے یک لخت انحراف نہ کیجئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہوں گے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ ابو جہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی مخلوق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے (۹) ابو طالب کی مجلس سے آپس میں یہ کہتے

الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ

میں بھی نہ سنی ف۱۰ یہ تو نری نئی گڑھت ہے کیا ان پر قرآن اُتارا گیا ہم سب

بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ؕ﴿۸﴾

میں سے ف۱۱ بلکہ وہ شک میں ہیں میری کتاب سے ف۱۲ بلکہ ابھی میری مار نہیں چکھی ہے ف۱۳

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ﴿۹﴾ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ

کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں ف۱۴ وہ عزت والا بہت عطا فرمانے والا ہے ف۱۵ کیا ان کے لئے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنْدٌ

ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں ف۱۶ یہ ایک

مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

ذلیل لشکر ہے انھیں لشکروں میں سے جو وہیں بھگا دیا جائے گا ف۱۷ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم

وَّ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ

اور عاد اور چومیخا کرنے والا فرعون ف۱۸ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے

لْـَٔیْكَةِ ؕ اُولٰٓىٕكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

ف۱۹ یہ ہیں وہ گروہ ف۲۰ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا

عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَ مَا یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾

عذاب لازم ہوا ف۲۱ اور یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۲۲ جسے کوئی پھیر نہیں سکتا

(۱۰) نصرانی بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں (۱۱) اہل مکہ کو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منصب نبوت پر حسد آیا اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحب شرف و عزت آدمی موجود تھے ان میں سے کسی پر قرآن نہ اترا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر اترا (۱۲) کہ اس کے لانے والے حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں (۱۳) اگر میرا عذاب چکھ لیتے تو یہ شک و تکذیب و حسد کچھ باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی (۱۴) اور کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہیں دیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اللہ تعالٰی اور اس کی مالکیت کو نہیں جانتے (۱۵) حسب اقتضائے حکمت جسے جو چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو اس میں دخل دینے اور چوں چرا کی کیا مجال (۱۶) اور ایسا اختیار ہو تو جسے چاہیں وحی کے ساتھ خاص کریں اور عالم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو امور ربانیہ و تدابیر الٰہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انہیں اس کا کیا حق ہے کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللہ تبارک و تعالٰی نے اپنے نبی کریم محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا ہے (۱۷) یعنی ان قریش کی جماعت انھیں لشکروں میں سے ایک ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال ان کا ہے انہیں بھی ہزیمت ہوگی چنانچہ بدر میں ایسا واقع ہوا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکین خاطر کے لئے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور ان قوموں کا ذکر فرمایا (۱۸) جو کسی پر غصہ کرتا تھا تو اسے لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا تھا پھر اس کو پٹواتا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا (۱۹) جو شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم سے تھے (۲۰) جو انبیاء کے مقابل جتھے باندھ کر آئے مشرکین مکہ انہیں گروہوں میں سے ہیں (۲۱) یعنی ان گزری ہوئی امتوں نے جب انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ان پر عذاب لازم ہو گیا تو ان ضعیفوں کا کیا حال ہوگا جب ان پر عذاب اترے گا (۲۲) یعنی قیامت کے نفخۂ اولٰی کی جو ان کے عذاب کی میعاد ہے

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

اور بولے اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہمیں جلد دے دے حساب کے دن سے پہلے ف۲۳ تم ان کی باتوں پر صبر کرو

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿١٧﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ

اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو ف۲۴ بے شک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے ف۲۵ بے شک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑ مسخر

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَ

فرمادیئے کہ تسبیح کرتے ف۲۶ شام کو اور سورج چمکتے ف۲۷ اور پرندے جمع کئے ہوئے ف۲۸ سب اس کے فرمانبردار تھے ف۲۹

شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا

اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا ف۳۰ اور اسے حکمت ف۳۱ اور قول فیصل دیا ف۳۲ اور کیا تمہیں ف۳۳ اس دعوے والوں

الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ

کی بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر داؤد کی مسجد میں آئے ف۳۴ جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا

قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا

انہوں نے عرض کی ڈریئے نہیں ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ف۳۵ تو ہم میں سچا فیصلہ فرمادیجئے

بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیْ ۫ لَهٗ

اور خلاف حق نہ کیجئے ف۳۶ اور ہمیں سیدھی راہ بتائیے بے شک یہ میرا بھائی ہے ف۳۷

تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ

اس کے پاس ننانوے ۹۹ دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی اب یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کردے اور بات میں

(۲۳) یہ نضر بن حارث نے بطور تمسخر کہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ (۲۴) جن کو عبادت کی بہت قوت دی گئی تھی آپ کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اور رات کے پہلے نصف حصہ میں عبادت کرتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصہ عبادت میں گزارتے (۲۵) اپنے رب کی طرف (۲۶) حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ (۲۷) اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں کو ایسا مسخر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے ساتھ لے جاتے (مدارک) (۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے آپ کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے (۲۹) پہاڑ بھی اور پرند بھی (۳۰) فوج و لشکر کی کثرت عطا فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت بڑی مضبوط اور قوی سلطنت تھی چھتیس ہزار مرد آپ کے محراب کے پہرے پر مقرر تھے (۳۱) یعنی نبوت بعض مفسرین نے حکمت کی تفسیر عدل کی ہے بعض نے کتاب اللہ کا علم بعض نے فقہ بعض نے سنت (جمل) (۳۲) قول فیصل سے علم قضا مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کر دے (۳۳) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳۴) یہ آنے والے بقول مشہور ملائکہ تھے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش کے لئے آئے تھے (۳۵) ان کا یہ قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کر کے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کے لئے فرضی صورتیں مقرر کر لی جاتی ہیں اور معین اشخاص کی طرف ان کی نسبت کر دی جاتی ہے تاکہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہو اور ابہام باقی نہ رہے یہاں جو صورت مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤد علیہ السلام کی توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جو انہیں پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دے دیا جس کو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اعزہ و اقارب دوسرے کی طرف التفات کرنے والے کب تھے آپ کے لئے راضی ہو گئے اور آپ سے نکاح ہو گیا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہو چکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کر سکا اور اس نے طلاق دے دی آپ کا نکاح ہو گیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے استدعا کر کے طلاق دلوا

فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ

مجھ پر زور ڈالتا ہے داؤد نے فرمایا بے شک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بے شک

كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

اکثر ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ

اور اچھے کام کئے اور وہ بہت تھوڑے ہیں ف۳۸ اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی ف۳۹ تو اپنے رب

رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ ﴿٢٤﴾ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ

السجدۃ ۱۳

سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ف۴۰ اور رجوع لایا تو ہم نے اسے یہ معاف فرمایا اور بے شک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور

وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٢٥﴾ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم

قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اے داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا ف۴۱ تو لوگوں

بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی

إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا

بے شک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ

نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ

ع ۱۲ ۱۱

وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے ف۴۲ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنائے

بقیہ صفحہ ۸۱۷ = لیتا اور بعد عدت نکاح کر لیتا یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ اس زمانہ کے رسم و عادت کے خلاف لیکن شان انبیاء بہت ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے اس لئے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضی الٰہی یہ ہوئی کہ آپ کو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ ملائکہ مدعی اور مدعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلاف شان واقع ہو جائے تو ادب یہ ہے کہ معترضانہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ متصور کر کے اس کی نسبت سائلانہ و مستفتیانہ و مستفیدانہ سوال کیا جائے اور ان کی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل مالک و مولیٰ اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ ان کو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لئے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے (۳۶) جس کی غلطی ہو بے رو رعایت فرما دیجئے (۳۷) یعنی دینی بھائی (۳۸) حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ گفتگو سن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور تبسم کر کے وہ آسمان کی طرف روانہ ہو گئے (۳۹) اور دنبی ایک کنایہ تھا جس سے مراد عورت تھی کیونکہ ننانوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی اس لئے دنبی کے پیرایہ میں سوال کیا گیا جب آپ نے یہ سمجھا (۴۰) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جب کہ نیت کی جائے (۴۱) خلق کی تدبیر پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم ان میں نافذ فرمایا (۴۲) اور اس وجہ سے ایمان سے محروم رہے اگر انہیں روز حساب کا یقین ہوتا تو دنیا ہی میں ایمان لے آتے

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ

یہ کافروں کا گمان ہے ف۴۳ تو کافروں کی خرابی ہے آگ سے کیا ہم

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ

انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن جیسا کر دیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم

الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ

پرہیزگاروں کو شریر بے حکموں کے برابر ٹھہرا دیں ف۴۴ یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری ف۴۵ برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ

اور عقلمند نصیحت مانیں اور ہم نے داؤد کو ف۴۶ سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ف۴۷ جبکہ

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ

اس پر پیش کئے گئے تیسرے پہر کو ف۴۸ کہ روکئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے اور چلائیے تو ہوا ہو جائیں ف۴۹ تو سلیمان نے کہا مجھے ان گھوڑوں

الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ

کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کے لئے ف۵۰ پھر انھیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ف۵۱ پھر حکم دیا کہ انھیں میرے پاس واپس

مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى

لاؤ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ف۵۲ اور بے شک ہم نے سلیمان کو جانچا ف۵۳ اور اس کے تخت پر

كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا

ایک بے جان بدن ڈال دیا ف۵۴ پھر رجوع لایا ف۵۵ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے

(۴۳) اگرچہ وہ صراحۃً یہ نہ کہیں آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جب کہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہی ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں (۴۴) یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ضرور مفسد و مصلح اور فاجر و متقی کو برابر قرار دے گا اور ان میں فرق نہ کرے گا کفار اس جہل میں گرفتار ہیں شانِ نزول کفار قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تمہیں ملیں گی وہی ہمیں بھی ملیں گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مومن و کافر کو برابر کر دینا مقتضائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے (۴۵) یعنی قرآن شریف (۴۶) فرزند ارجمند (۴۷) اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا (۴۸) بعد ظہر ایسے گھوڑے (۴۹) یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد ظہر پیش کئے گئے (۵۰) یعنی میں ان سے رضائے الٰہی اور تقویت و تائید دین کے لئے محبت کرتا ہوں میری محبت ان کے ساتھ دنیوی غرض سے نہیں ہے (تفسیر کبیر) (۵۱) یعنی نظر سے غائب ہو گئے (۵۲) اور اس ہاتھ پھیرنے کے چند باعث تھے ایک تو گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر معین ہیں دوسرے امور سلطنت کی خود نگرانی فرمانا کہ تمام عمال مستعد رہیں سوم یہ کہ آپ گھوڑوں کے احوال اور ان کے امراض و عیوب کے اعلیٰ ماہر تھے ان پر ہاتھ پھیر کر ان کی حالت کا امتحان فرماتے تھے بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں بہت سے واہی اقوال لکھ دیئے ہیں جن کی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور وہ محض حکایات ہیں جو دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر کی گئی یہ عبارت قرآن سے بالکل مطابق ہے وللہ الحمد (تفسیر کبیر) (۵۳) بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج رات میں اپنی نوے بیبیوں پر دورہ کروں گا ہر ایک حاملہ ہوگی اور ہر ایک سے راہ خدا میں جہاد کرنے والا سوار پیدا ہوگا مگر یہ فرماتے وقت زبان مبارک سے انشاء اللہ نہ فرمایا (غالباً حضرت کسی ایسے شغل میں تھے کہ اس کا خیال نہ رہا) تو کوئی بھی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے اور اس کے بھی ناقص الخلقت بچہ پیدا ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ فرمایا ہوتا تو ان سب عورتوں کے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور وہ راہ خدا میں جہاد کرتے (بخاری پارہ تیرہ کتاب الانبیاء) (۵۴) یعنی غیر تام الخلقت بچہ (۵۵) اللہ تعالیٰ کی طرف استغفار کر کے انشاء اللہ کہنے کی بھول پر اور

يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ

بعد کسی کو لائق نہ ہو ف۵۶ بے شک تو ہی بڑی دین والا تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کر دی

تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ

کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی ف۵۷ جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کر دیئے ہر معمار ف۵۸ اور

غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ

غوطہ خور ف۵۹ اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ف۶۰ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر ف۶۱

اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

یا روک رکھ ف۶۲ تجھ پر کچھ حساب نہیں اور بے شک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ

اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا

وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَ

لگا دی ف۶۳ ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار ف۶۴ یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو ف۶۵ اور

وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي

ہم نے اسے اس کے گھر والے اور ان کے برابر اور عطا فرما دیئے اپنی رحمت کرنے ف۶۶ اور عقل مندوں کی

الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ

نصیحت کو اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے ف۶۷ اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے اسے

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں (۵۶) اس سے یہ مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لئے معجزہ ہو (۵۷) فرمانبردارانہ طریقہ (۵۸) جو آپ کے حکم سے حسب مرضی عجیب و غریب عمارتیں تعمیر کرتا (۵۹) جو آپ کے لئے سمندر سے موتی نکالتا دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوانے والے آپ ہی ہیں (۶۰) سرکش شیطان بھی آپ کے مسخر کر دیئے گئے جن کو آپ تادیب اور فساد سے روکنے کے لئے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑوا کر قید کرتے تھے (۶۱) جس پر چاہے (۶۲) جس کسی سے چاہے یعنی آپ کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں (۶۳) جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد مراد ہیں (اس واقعہ کا مفصل بیان سورۂ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے) (۶۴) چنانچہ آپ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آب شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا (۶۵) چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہو گئیں (۶۶) چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مر چکی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور اپنے فضل و رحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے (۶۷) اپنی بی بی کو جس کو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث

صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ

صابر پایا کیا اچھا بندہ وف۶۸ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور

یَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَی

یعقوب قدرت اور علم والوں کو وف۶۹ بے شک ہم نے انھیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ

الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ ﴿۴۷﴾ وَ اذْكُرْ اِسْمٰعِیْلَ

اس گھر کی یاد ہے وف۷۰ اور بے شک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے پسندیدہ ہیں اور یاد کرو اسمٰعیل

وَ الْیَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ وَ كُلٌّ مِّنَ الْاَخْیَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ

اور یسع اور ذوالکفل کو وف۷۱ اور سب اچھے ہیں یہ نصیحت ہے اور بیشک وف۷۲ پرہیزگاروں کا

لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا

کا ٹھکانا بھلا بسنے کے باغ ان کے لئے سب دروازے کھلے ہوئے ان میں تکیہ لگائے وف۷۳

یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

ان میں بہت سے میوے اور شراب مانگتے ہیں اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور

اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ

کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی وف۷۴ یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بے شک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم

مِنْ نَّفَادٍ ۚۖ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَ اِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ

نہ ہوگا وف۷۵ ان کو تو یہ ہے وف۷۶ اور بے شک سرکشوں کا برا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے

الثلثة

(۶۸) یعنی ایوب علیہ السلام (۶۹) جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمت علمیہ و عملیہ عطا فرمائیں اور اپنی معرفت اور طاعات پر قوت عطا فرمائی (۷۰) یعنی دار آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اسی کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اس کا ذکر کرتے ہیں محبت دنیا نے ان کے قلوب میں جگہ نہیں پائی (۷۱) یعنی ان کے فضائل اور ان کے صبر کو تاکہ ان کی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے (۷۲) آخرت میں (۷۳) مرصع تختوں پر (۷۴) یعنی سب سن میں برابر ایسے ہی حسن و جوانی میں آپس میں محبت رکھنے والے نہ ایک دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد (۷۵) ہمیشہ باقی رہے گا وہاں جو چیز لی جائے گی اور خرچ کی جائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائے گی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست و نابود نہ ہوگی (۷۶) یعنی ایمان والوں کو

فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَآخَرُ مِنْ

تو کیا ہی برا بچھونا ۷۷ ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ ۷۸ اور اسی شکل کے

شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هَٰذَا فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ مَعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو

اور جوڑے ۷۹ ان سے کہا جائے گا یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنسی پڑتی جو پیچھے تمہاری تھی ۸۰ وہ کہیں گے ان کو کھلی جگہ نہ ملیو آگ میں تو ان کو جانا

النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ

ہی ہے وہاں بھی تنگ جگہ میں رہیں تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملیو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے ۸۱ تو کیا ہی برا

الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾

ٹھکانا ۸۲ وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دونا عذاب بڑھا

وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا

اور ۸۳ بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جنہیں برا سمجھتے تھے ۸۴ کیا ہم نے انہیں ہنسی بنالیا ۸۵

أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ

یا آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئیں ۸۶ بے شک یہ ضرور حق ہے دوزخیوں کا باہم جھگڑا تم فرماؤ ۸۷

ع ۱۳/۵

إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ

میں ڈر سنانے والا ہی ہوں ۸۸ اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب مالک آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنْتُمْ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے صاحب عزت بڑا بخشنے والا تم فرماؤ وہ ۸۹ بڑی خبر ہے تم اس سے

(۷۷) بھڑکنے والی آگ کہ وہی فرش ہوگی (۷۸) جو جنمیوں کے جسموں اور ان کے سڑے ہوئے زخموں اور نجاست کے مقاموں سے بہے گی جلتی بدبودار (۷۹) قسم قسم کے عذاب (۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی اتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے متبعین کی فوج ہے جو تمہاری طرح تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے (۸۱) کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا (۸۲) یعنی جہنم نہایت برا ٹھکانا ہے (۸۳) کفار کے عمائد اور سردار (۸۴) یعنی غریب مسلمانوں کو اور انہیں وہ اپنے دین کا مخالف ہونے کے باعث شریر کہتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے جب کفار جہنم میں انہیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے (۸۵) اور در حقیقت وہ ایسے نہ تھے دوزخ میں آئے ہی نہیں ہمارا ان کے ساتھ استہزاء کرنا اور ان کی ہنسی بنانا باطل تھا (۸۶) اس لئے وہ ہمیں نظر نہ آئے یا یہ معنیٰ ہیں کہ ان طرف سے آنکھیں پھر گئیں اور دنیا میں ہم ان کے رتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے (۸۷) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے کفار سے (۸۸) تمہیں عذاب الٰہی کا خوف دلاتا ہوں (۸۹) یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسول منذر ہونا یا اللہ تعالیٰ کا واحد لاشریک لہ ہونا

عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾

غفلت میں ہو ف۹۰ مجھے عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے ف۹۱

اِنْ یُّوْحٰۤى اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ

مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں نہیں مگر روشن ڈر سنانے والا ف۹۲ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں

خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ

مٹی سے انسان بناؤں گا ف۹۳ پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں ف۹۴ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ف۹۵

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ

تو تم اس کے لیے سجدے میں گرنا تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا مگر ابلیس نے ف۹۶

اِسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ

اس نے غرور کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں ف۹۷ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لیے

لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ اَنَا خَیْرٌ

سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں ف۹۸ بولا میں اس سے بہتر ہوں

مِّنْهُؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

ف۹۹ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندہ

رَجِیْمٌۚۖ ﴿٧٧﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ

(لعنت کیا) گیا ف۱۰۰ اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ف۱۰۱ بولا اے میرے رب ایسا ہے تو مجھے

(۹۰) کہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے (۹۱) یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں یہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحت نبوت کی ایک دلیل ہے مدعا یہ ہے کہ عالم بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں سوال وجواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے (۹۲) دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حالت میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ واقعہ خواب کا ہے) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت رب العزت عزوعلا وجل تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عالم بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں میں نے عرض کیا یارب تو ہی داناہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر رب العزت نے اپنا دست رحمت وکرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کے فیض کا اثر اپنے قلب مبارک میں پایا تو آسمان وزمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ عالم بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کر رہے ہیں میں نے عرض کیا ہاں اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کر رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لئے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اس کی زندگی بھی بہتر موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلے گا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز کے بعد یہ دعا کیا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ... " بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق و مغرب میں ہے سب میں نے جان لیا امام علامہ علاؤ الدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اس کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلب شریف منور کر دیا اور جو کوئی نہ جانے اس سب کی معرفت آپ کو عطا کر دی تا آنکہ آپ نے نعمت ومعرفت کی سردی اپنے قلب مبارک میں پائی اور جب قلب شریف منور ہو گیا اور سینہ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾

مہلت دے اس دن تک کہ اٹھائے جائیں ف۱۰۲ فرمایا تو تُو مہلت والوں میں ہے اس جانے ہوئے وقت کے دن تک ف۱۰۳

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾

بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ

فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بے شک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے ف۱۰۴ اور ان میں سے ف۱۰۵ جتنے تیری پیروی

أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

کریں گے سب سے تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں سے نہیں

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾ ع

وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جانو گے ف۱۰۶

ع ۵

سورۃ الزمر ۳۹ مکیۃ ۵۹ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۷۵ رکوعاتہا ۸

سورۃ زمر مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

کتاب ف۲ اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بے شک ہم نے تمہاری طرف ف۳ یہ کتاب

بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ

حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہو کر ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے ف۴

بقیہ صفحہ ۸۲۳ = ہے باعلام الٰہی جان لیا (۹۳) یعنی (حضرت) آدم کو پیدا کروں گا (۹۴) یعنی اس کی پیدائش تمام کر دوں (۹۵) اور اس کو زندگی عطا کر دوں (۹۶) سجدہ نہ کیا (۹۷) یعنی علم الٰہی میں (۹۸) یعنی اس قوم میں سے جن کا شیوہ ہی تکبر ہے (۹۹) اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر انہیں سجدہ کروں (۱۰۰) اپنی سرکشی و نافرمانی و تکبر کے باعث پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا بدشکل روسیاہ کر دیا گیا اور اس کی نورانیت سلب کر دی گئی (۱۰۱) اور قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی (۱۰۲) آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت اپنے فنا ہونے کے بعد جزا کے لئے اور اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد پھر موت نہیں (۱۰۳) یعنی نفخہ اولیٰ تک جس کو خلق کی فنا کے لئے معین فرمایا گیا (۱۰۴) مع تیری ذریت کے (۱۰۵) یعنی انسانوں میں سے (۱۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز

(۱) سورۂ زمر مکیہ ہے سوا آیت "قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا" اور آیت "اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ" کے اس سورت میں آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار نو سو آٹھ حرف ہیں (۲) کتاب سے مراد قرآن شریف ہے (۳) اے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴) اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں

وقف لازم

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ

اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لیے ف۵ کہتے ہیں ہم تو انہیں ف۶ صرف اتنی بات کے لیے پوجتے ہیں کہ

زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کر دیں اللہ ان پر فیصلہ کر دے گا اس بات کا جس میں اختلاف کر رہے ہیں ف۷ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا

مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَّوْ أَرَادَ اللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ

اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو ف۸ اللہ اپنے لیے بچہ بناتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا ف۹

مَا يَشَاءُ ۚ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

پاکی ہے اسے ف۱۰ وہی ہے ایک اللہ ف۱۱ سب پر غالب اس نے آسمان اور زمین

بِالْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

حق بنائے رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱۲ اور اس نے سورج

وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَكُم مِّن

اور چاند کو کام میں لگایا ہر ایک ایک ٹھہرائی میعاد کے لیے چلتا ہے ف۱۳ سنتا ہے وہی صاحب عزت بخشنے والا ہے اس نے تمہیں

نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ

ایک جان سے بنایا ف۱۴ پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا ف۱۵ اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے ف۱۶ آٹھ

أَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ

جوڑے اتارے ف۱۷ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح ف۱۸ تین اندھیریوں میں ف۱۹

(۵) معبود ٹھہرا لیے مراد اس سے بت پرست ہیں (۶) یعنی بتوں کو (۷) ایمان داروں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل فرما کر (۸) جھوٹا اس بات میں کہ بتوں کو اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرنے والا جانے اور خدا کے لیے اولاد ٹھہرائے اور ناشکرا ایسا کہ بتوں کو پوجے (۹) یعنی اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ممکن ہوتی تو وہ جسے چاہتا اولاد بناتا نہ کہ یہ تجویز کفار پر چھوڑتا کہ وہ جسے چاہیں خدا کی اولاد قرار دیں (معاذ اللہ) (۱۰) اولاد سے اور ہر ان چیز سے جو اس کی شان اقدس کے لائق نہیں (۱۱) نہ اس کا کوئی شریک نہ اس کی کوئی اولاد (۱۲) یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹتے گھٹتے دس گھنٹہ کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے (۱۳) یعنی قیامت تک وہ اپنے مقرر نظام پر چلتے رہیں گے (۱۴) یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے (۱۵) یعنی حضرت حوا کو (۱۶) یعنی اونٹ گائے بکری بھیڑ سے (۱۷) یعنی پیدا کئے جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں (۱۸) یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ گوشت پارہ (۱۹) ایک اندھیری پیٹ کی دوسری رحم کی تیسری بچہ دان کی

ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥ اِنْ

یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں پھیرے جاتے ہو ف۲۰ اگر تم

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۫ وَ لَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَ اِنْ

ناشکری کرو تو بے شک اللہ بے نیاز ہے تم سے ف۲۱ اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر

تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے ف۲۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ف۲۳ پھر تمہیں اپنے رب ہی کیطرف

مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦

پھرنا ہے ف۲۴ تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً

اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ف۲۶ اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا ف۲۷ پھر جب اللہ نے اسے اپنے پاس

مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا

سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لئے پہلے پکارا تھا ف۲۸ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرانے لگا

لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ

ف۲۹ تاکہ اس کی راہ سے بہکا دے تم فرماؤ ف۳۰ تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ برت لے ف۳۱ بے شک تو دوزخیوں

النَّارِ ⑧ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ

میں ہے کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں ف۳۲ آخرت سے ڈرتا اور

(۲۰) اور طریق حق سے دور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو (۲۱) یعنی تمہاری طاعت و عبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافر ہو جانے میں تمہارا ہی ضرر ہے (۲۲) کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا (۲۳) یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہو گا (۲۴) آخرت میں (۲۵) دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا (۲۶) یہاں آدمی سے مطلق کافر یا خاص ابو جہل یا عتبہ بن ربیعہ مراد ہے (۲۷) اسی سے فریاد کرتا ہے (۲۸) یعنی اس شدت و تکلیف کو فراموش کر دیتا ہے جس کے لئے اللہ سے فریاد کی تھی (۲۹) یعنی حاجت بر آری کے بعد پھر بت پرستی میں مبتلا ہو جاتا ہے (۳۰) اے مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کافر سے (۳۱) اور دنیا کی زندگی کے دن پورے کرلے (۳۲) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت عمار اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہم کے حق میں نازل ہوئی فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رات کے نوافل و عبادت دن کے نوافل سے افضل ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے اس لئے وہ ریا سے بہت دور ہوتا ہے دوسرے یہ کہ دنیا کے کاروبار بند ہوتے اس لئے قلب بہ نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے اور توجہ الی اللہ اور خشوع دن سے زیادہ رات میں میسر آتا ہے تیسرے رات چونکہ راحت و خواب کا وقت ہوتا ہے اس لئے اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقت و تعب میں ڈالتا ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہو گا

يَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا

اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ف۳۳ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائیگا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان

يَعۡلَمُوۡنَؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝٩ قُلۡ يٰعِبَادِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوۡا

نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں تم فرماؤ اے میرے بندو جو ایمان لائے اپنے رب

رَبَّكُمۡؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌؕ وَاَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌؕ

سے ڈرو جنہوں نے بھلائی کی ف۳۴ ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے ف۳۵ اور اللہ کی زمین وسیع ہے ف۳۶

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَهُمۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۝١٠ قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ

صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی ف۳۷ تم فرماؤ ف۳۸ مجھے حکم ہے کہ اللہ کو پوجوں

اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ۝١١ وَاُمِرۡتُ لِاَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۝١٢ قُلۡ

نرا اس کا بندہ ہو کر اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۹ تم فرماؤ

اِنِّىۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝١٣ قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ

بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۴۰ تم فرماؤ میں اللہ ہی

مُخۡلِصًا لَّهٗ دِيۡنِىۡ ۝١٤ فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖؕ قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ

کو پوجتا ہوں نرا اس کا بندہ ہو کر تو تم اس کے سوا جسے چاہو پوجو ف۴۱ تم فرماؤ پوری ہار

الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ

انہیں جو اپنی جان اور اپنے گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے ف۴۲ ہاں ہاں یہی کھلی ہار ہے

ع ۱/۹ ۱۵

(۳۳) اس سے ثابت ہوا کہ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ بین الخوف والرجاء ہو اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کر کے عذاب سے ڈرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا یہ دونوں قرآن کریم میں کفار کی حالتیں بتائی گئی ہیں قال اللہ تعالیٰ "فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ" (۳۴) طاعت بجالائے اور اچھے عمل کئے (۳۵) یعنی صحت و عافیت (۳۶) اس میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ جس شہر میں معاصی کی کثرت ہو اور وہاں رہنے سے آدمی کو اپنی دینداری پر قائم رہنا دشوار ہو جائے چاہیئے کہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور وہاں سے ہجرت کر جائے شان نزول یہ آیت مہاجرین حبشہ کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اس کو چھوڑنا گوارا نہ کیا (۳۷) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا اور یہ بھی مروی ہے کہ اصحاب مصیبت و بلا حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے نہ ان کے لئے دفتر کھولے جائیں ان پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہل مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے (۳۸) اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳۹) اور اہل طاعت و اخلاص میں مقدم و سابق ہوں اللہ تعالیٰ نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو عمل قلب ہے پھر اطاعت یعنی اعمال جوارح کا چونکہ احکام شرعیہ رسول سے حاصل ہوتے ہیں وہی ان کے پہنچانے والے ہیں تو وہ ان کے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اول ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ حکم دے کر تنبیہ کی کہ دوسروں پر اس کی پابندی نہایت ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کے لئے نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا (۴۰) شان نزول کفار قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے جو لات اور عزیٰ کی پرستش کرتے ہیں ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی (۴۱) بہ طریق تہدید و توبیخ فرمایا (۴۲) یعنی گمراہی اختیار کر کے ہمیشہ کے لئے مستحق جہنم ہو گئے اور جنت کی نعمتوں سے محروم ہو گئے جو ایمان لانے پر انہیں ملتیں

الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ

ان کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ ف۴۳ اس سے

يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ

اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو ف۴۴ اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو ف۴۵ اور وہ جو بتوں کی پوجا سے بچے

اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ

اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے انہیں کے لئے خوشخبری ہے تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ

لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں ف۴۶ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی

وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ

اور یہ ہیں جن کو عقل ہے ف۴۷ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہوچکی نجات والوں کے برابر ہوجائیگا تو کیا تم

تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا

ہدایت دے کر آگ کے مستحق کو بچالوگے ف۴۸ لیکن جو اپنے رب سے ڈرے ف۴۹ ان کے لئے بالاخانے ہیں ان پر

غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ

بالاخانے بنے ف۵۰ ان کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ خلاف

الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى

نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین

(۴۳) یعنی ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے (۴۴) کہ ایمان لائیں اور ممنوعات سے بچیں (۴۵) وہ کام نہ کرو جو میری ناراضی کا سبب ہو (۴۶) جس میں ان کی بہبود ہو (۴۷) شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہم آئے اور ان سے حال دریافت کیا انہوں نے اپنے ایمان کی خبر دی یہ حضرات بھی سن کر ایمان لے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی " (فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ الآیہ

(۴۸) جو ازلی بدبخت اور علم الٰہی میں جہنمی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں (۴۹) اور انہوں نے اللہ تعالٰی کی فرمانبرداری کی (۵۰) یعنی جنت کے منازل رفیعہ جن کے اوپر اور ارفع منازل ہیں

الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا

میں چشمے بنائے پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی ف۵۱ پھر سوکھ جاتی ہے تو تو دیکھے کہ وہ ف۵۲ پیلی پڑ گئی

ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ

پھر اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے بے شک اس میں دھیان کی بات ہے عقل مندوں کو ف۵۳ تو کیا وہ جس کا

شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ

سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ف۵۴ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے ف۵۵ اس جیسا ہو جائیگا جو سنگدل ہے تو

قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ

خرابی ہے ان کی جن کے دل یاد خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں ف۵۶ وہ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے اتاری سب سے

الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ

اچھی کتاب ف۵۷ کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے ف۵۸ دوہرے بیان والی ف۵۹ اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ

ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یاد خدا کی طرف رغبت میں ف۶۰ یہ

هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ

اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی راہ دکھانے

هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ

والا نہیں تو کیا وہ جو قیامت کے دن بڑے عذاب کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا ف۶۱ نجات والے کی طرح

(۵۱) زرد سبز سرخ سفید قسم قسم کی گیہوں جو اور طرح طرح کے غلے (۵۲) سرسبزو شاداب ہونے کے بعد (۵۳) جو اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلیلیں قائم کرتے ہیں (۵۴) اور اس کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائی (۵۵) یعنی یقین وہدایت پر حدیث رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سینہ کا کھلنا کس طرح ہوتا ہے فرمایا کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت ہوتی ہے صحابہ نے عرض کیا اس کی کیا علامت ہے فرمایا دار الخلود کی طرف متوجہ ہونا اور دار الغرور (دنیا سے) دور رہنا اور موت کے لئے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا (۵۶) نفس جب خبیث ہوتا ہے تو قبول حق سے اس کو بہت دوری ہو جاتی ہے اور ذکر اللہ کے سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ سے مومنین کے قلوب نرم ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے فائدہ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنا چاہیے جنھوں نے ذکر اللہ کو روکنا اپنا شعار بنالیا ہے وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں نمازوں کے بعد ذکر اللہ کرنے والوں کو بھی روکتے اور منع کرتے ہیں ایصال ثواب کے لئے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی بدعتی بتاتے ہیں اور ان ذکر کی محفلوں سے نہایت گھبراتے ہیں اور بھاگتے ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دے (۵۷) قرآن شریف جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دل پذیر باوجود یکہ نہ نظم ہے نہ شعر نرالے ہی اسلوب پر ہے اور معنی میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفت الٰہی جیسی عظیم الشان نعمت کا رہنما (۵۸) حسن و خوبی میں (۵۹) کہ اس میں وعد کے ساتھ وعید اور امر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں (۶۰) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذکر الٰہی سے ان کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں (۶۱) وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہو گا جو اس کے چہرے کو بھونے ڈالتا ہو گا اس حال سے اوندھا کر کے آتش جہنم میں گرایا جائے گا

ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتٰىهُمُ

ہو جائے گا ٦٢ اور ظالموں سے فرمایا جائیگا اپنا کمایا چکھو ٦٣ ان سے اگلوں نے جھٹلایا ٦٤ تو انھیں

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي

عذاب آیا جہاں سے انھیں خبر نہ تھی ٦٥ اور اللہ نے انھیں دنیا کی زندگی میں رسوائی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ

وقف لازم

کا مزہ چکھایا ٦٦ اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ٦٧ اور بیشک

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انھیں دھیان ہو ٦٨

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلًا

عربی زبان کا قرآن ٦٩ جس میں اصلاً کجی نہیں ٧٠ کہ کہیں وہ ڈریں ٧١ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ٧٢ ایک

فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشٰكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ

غلام میں کئی بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے ٧٣

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ﴿٣٠﴾

سب خوبیاں اللہ کو ٧٤ بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے ٧٥ بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے ٧٦

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ع

ع ٣

پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ٧٧

(٦٢) یعنی اس مومن کی طرح جو عذاب سے مامون و محفوظ ہو (٦٣) یعنی دنیا میں جو کفر سرکشی اختیار کی تھی اب اس کا وبال و عذاب برداشت کرو (٦٤) یعنی کفار مکہ سے پہلے کافروں نے رسولوں کو جھٹلایا (٦٥) عذاب آنے کا خطرہ بھی نہ تھا غفلت میں پڑے ہوئے تھے (٦٦) کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسایا (٦٧) اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے (٦٨) اور وہ نصیحت قبول کریں (٦٩) ایسا فصیح جس نے فصحاء و بلغا کو عاجز کر دیا (٧٠) یعنی تناقض و اختلاف سے پاک (٧١) اور کفر و تکذیب سے باز آئیں (٧٢) مشرک اور موحد کی (٧٣) یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہوتا ہے کہ ہر ایک آقا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے کہ کس کا حکم بجالائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت و ضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کر کے اسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اسی سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی پیش نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا ہے اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اس نے بہت سے معبود قرار دے دیئے ہیں (٧٤) جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (٧٥) کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں (٧٦) اس میں کفار کا رد ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے انھیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لئے ہوتی ہے پھر انھیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے اس پر بہت سی شرعی براہین قائم ہیں (٧٧) انبیاء امت پر حجت قائم کریں گے انھوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جد و بلیغ صرف فرمائی اور کافر بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اختصام عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مخاصمہ کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کرے گا

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۷۸ اور حق کو جھٹلائے ۷۹ جب

جَآءَهٗ ۭ أَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ

اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں اور وہ جو یہ

بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ

سچ لے کر تشریف لائے ۸۰ اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی ۸۱ یہی ڈر والے ہیں ان کے لیے ہے جو وہ چاہیں

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ

اپنے رب کے پاس نیکوں کا یہی صلہ ہے تاکہ اللہ ان سے اتار دے برے سے برا کام

الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا

جو انہوں نے کیا اور انہیں ان کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر ۸۲ جو وہ کرتے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ

تھے کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ۸۳ اور تمہیں ڈراتے ہیں اس کے سوا

مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ

اوروں سے ۸۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت دے

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَ

اُسے کوئی بہکانے والا نہیں کیا اللہ عزت والا بدلہ لینے والا نہیں ۸۵ اور

(۷۸) اور اس کے لئے شریک اور اولاد قرار دے (۷۹) یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو (۸۰) یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید الٰہی لائے (۸۱) یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین (۸۲) یعنی ان کی بدیوں پر گرفت نہ کرے اور نیکیوں کی بہترین جزا عطا فرمائے (۸۳) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور ایک قرات میں عبادہ بھی آیا ہے اس صورت میں انبیاء علیہم السلام مراد ہیں جن کے ساتھ ان کی قوموں نے ایذا رسانی کے ارادے کئے اللہ تعالیٰ نے انہیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی کفایت فرمائی (۸۴) یعنی بتوں سے واقعہ یہ تھا کہ کفار عرب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ڈرانا چاہا اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی بتوں کی برائیاں بیان کرنے سے باز آیئے ورنہ وہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے ہلاک کر دیں گے یا عقل کو فاسد کر دیں گے (۸۵) بے شک وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے

لَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ

اگر تم ان سے پوچھو آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے اللہ نے ۸۶

قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ

تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ۸۷ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف

بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

پہنچانا چاہے ۸۸ تو کیا وہ اس کی بھیجی تکلیف ٹال دیں گے یا وہ مجھ پر مہر (رحم) فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی

مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿۳۸﴾

مہر کو روک رکھیں گے ۸۹ تم فرماؤ اللہ مجھے بس ہے ۹۰ بھروسے والے اس پر بھروسہ کریں

قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾

تم فرماؤ اے میری قوم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ۹۱ میں اپنا کام کرتا ہوں ۹۲ تو آگے جان جاؤ گے

مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۴۰﴾ إِنَّا

کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اُسے رسوا کرے گا ۹۳ اور کس پر اترتا ہے عذاب کہ رہ پڑے گا ۹۴ بے شک

أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ

ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کو حق کے ساتھ اتاری ۹۵ تو جس نے راہ پائی تو اپنے بھلے کو ۹۶

وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿۴۱﴾

اور جو بہکا وہ اپنے ہی برے کو بہکا ۹۷ اور تم کچھ ان کے ذمہ دار نہیں ۹۸

ع

(۸۶) یعنی یہ مشرکین خدائے قادر علیم حکیم کی ہستی کے تو مقر ہیں اور یہ بات تمام خلق کے نزدیک مسلم ہے اور خلق کی فطرت اس کی شاہد ہے اور جو شخص آسمان و زمین کے عجائب میں نظر کرے اس کو یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ موجودات ایک قادر حکیم کی بنائی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان مشرکین پر حجت قائم کیجئے چنانچہ فرماتا ہے (۸۷) یعنی بتوں کو یہ بھی تو دیکھو کہ وہ کچھ بھی قدرت رکھتے ہیں اور کسی کام بھی آسکتے ہیں (۸۸) کسی طرح کی مرض کی یا قحط کی یا ناداری کی یا اور کوئی (۸۹) جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے یہ سوال فرمایا تو وہ لاجواب ہوئے اور ساکت رہ گئے اب حجت تمام ہو گئی اور ان کے سکوتی اقرار سے ثابت ہو گیا کہ بت محض بے قدرت ہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ کچھ ضرر ان کی عبادت کرنا نہایت ہی جہالت ہے اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا (۹۰) میرا اسی پر بھروسہ ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا تم جو مجھے بت جیسی بے قدرت و بے اختیار چیزوں سے ڈراتے ہو یہ تمہاری نہایت ہی بے وقوفی و جہالت ہے (۹۱) اور جو جو مکر و حیلے تم سے ہو سکیں میری عداوت میں سب ہی کر گزرو (۹۲) جس پر مامور ہوں یعنی دین کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ میرا معین و ناصر ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے (۹۳) چنانچہ روز بدر وہ رسوائی کے عذاب میں مبتلا ہوئے (۹۴) یعنی دائم ہو گا اور وہ عذاب جہنم ہے (۹۵) تاکہ اس سے ہدایت حاصل کریں (۹۶) کہ اس راہ یابی کا نفع وہی پائے گا (۹۷) اس کی گمراہی کا ضرر اور وبال اسی پر پڑے گا (۹۸) تم سے ان کی تقصیر کا مواخذہ نہ ہو گا

اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا

اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے میں

فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى

پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے ۹۹ اور دوسری ۱۰۰ ایک میعاد مقرر

اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ (۴۲) اَمِ

تک چھوڑ دیتا ہے ۱۰۱ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے ۱۰۲ کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ

انہوں نے اللہ کے مقابل کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں ۱۰۳ تم فرماؤ کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں ۱۰۴

شَیْـًٔا وَّ لَا یَعْقِلُوْنَ (۴۳) قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ

اور نہ عقل رکھیں تم فرماؤ شفاعت تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ۱۰۵ اسی کے لئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (۴۴) وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پھر تمہیں اسی کی طرف پلٹنا ہے ۱۰۶ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا

وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ

جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں ان کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ۱۰۷ اور

اِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ (۴۵) قُلِ اللّٰهُمَّ

جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے ۱۰۸ جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں تم عرض کرو اے اللہ

(۹۹) یعنی اس جان کو اس کے جسم کی طرف واپس نہیں کرتا (۱۰۰) جس کی موت مقدر نہیں فرمائی اس کو (۱۰۱) یعنی اس کی موت کے وقت تک (۱۰۲) جو سوچیں اور سمجھیں کہ جو اس پر قادر ہے وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے (۱۰۳) یعنی بت جن کی نسبت وہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہیں (۱۰۴) نہ شفاعت کے نہ اور کسی چیز کے (۱۰۵) جو اس کا ماذون ہو وہی شفاعت کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے شفاعت کا اذن دیتا ہے بتوں کو اس نے شفیع نہیں بنایا اور عبادت تو خدا کے سوا کسی کی بھی جائز نہیں شفیع ہو یا نہ ہو (۱۰۶) آخرت میں (۱۰۷) اور وہ بہت تنگ دل اور پریشان ہوتے ہیں اور ناگواری کا اثر ان کے چہروں پر ظاہر ہو جاتا ہے (۱۰۸) یعنی بتوں کا

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ

آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے نہاں اور عیاں کے جاننے والے تو اپنے بندوں

بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ

میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے ۱۰۹ اور اگر ظالموں کے لئے ہوتا

ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ

جو کچھ زمین میں ہے سب اور اس کے ساتھ اس جیسا ۱۱۰ تو یہ سب چھڑائی (چھڑانے) میں

مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ

دیتے روز قیامت کے بڑے عذاب سے ۱۱۱ اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر

یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ

ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی ۱۱۲ اور ان پر اپنی کمائی ہوئی برائیاں کھل گئیں ۱۱۳ اور ان پر آ پڑا

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ

وہ جس کی ہنسی بناتے تھے ۱۱۴ پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے

دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی

تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت

عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا

ملی ہے ۱۱۵ بلکہ وہ تو آزمائش ہے ۱۱۶ مگر ان میں بہتوں کو علم نہیں ۱۱۷ ان سے اگلے بھی

(۱۰۹) یعنی امر دین میں ابن مسیب سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے (۱۱۰) یعنی اگر بالفرض کافر تمام دنیا کے اموال و ذخائر کے مالک ہوتے اور اتنا ہی اور بھی ان کے ملک میں ہوتا (۱۱۱) کہ کسی طرح یہ اموال دے کر انہیں اس عذاب عظیم سے رہائی مل جائے (۱۱۲) یعنی ایسے ایسے عذاب شدید جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامہ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی (۱۱۳) جو انہوں نے دنیا میں کی تھیں اللہ تعالٰی کے ساتھ شریک کرنا اور اس کے دوستوں پر ظلم کرنا وغیرہ (۱۱۴) یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کی ہنسی بنایا کرتے تھے وہ نازل ہو گیا اور اس میں گھر گئے (۱۱۵) یعنی میں معاش کا جو علم رکھتا ہوں اس کے ذریعہ سے میں نے یہ دولت کمائی جیسا کہ قارون نے کہا تھا (۱۱۶) یعنی یہ نعمت اللہ تعالٰی کی طرف سے آزمائش و امتحان ہے کہ بندہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری (۱۱۷) کہ یہ نعمت و عطا استدراج و امتحان ہے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

ایسے ہی کہہ چکے ف۱۱۸ تو اُن کا کمایا ان کے کچھ کام نہ آیا

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ

تو ان پر پڑ گئیں ان کی کمائیوں کی بُرائیاں ف۱۱۹ اور وہ جو ان میں ظالم عنقریب ان پر پڑیں گی

سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ

اُن کی کمائیوں کی بُرائیاں اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے ف۱۲۰ کیا انھیں

يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ

معلوم نہیں کہ اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے بے شک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ

اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے

اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اپنی جانوں پر زیادتی کی ف۱۲۱ اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بے شک اللہ

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا

سب گناہ بخش دیتا ہے ف۱۲۲ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے

اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ

رب کی طرف رجوع لاؤ ف۱۲۳ اور اس کے حضور گردن رکھو ف۱۲۴ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر

(۱۱۸) یعنی یہ بات قارون نے بھی کہی تھی کہ یہ دولت مجھے اپنے علم کی بدولت ملی اور اس کی قوم اس کی اس بیہودہ گوئی پر راضی رہی تھی تو وہ بھی قائلوں میں شمار ہوئی (۱۱۹) یعنی جو بدیاں انھوں نے کیں تھیں ان کی سزائیں (۱۲۰) چنانچہ وہ سات برس قحط کی مصیبت میں مبتلا رکھے گئے (۱۲۱) گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہو کر (۱۲۲) اس کے جو کفر سے باز آئے شانِ نزول مشرکین میں سے چند آدمی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ کا دین تو بے شک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں بہت سی معصیتوں میں مبتلا رہے ہیں کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۲۳) تائب ہو کر (۱۲۴) اور اخلاص کے ساتھ اطاعت بجالاؤ

لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تمہاری مدد نہ ہو اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی ف۱۲۵

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

قبل اس کے کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو ف۱۲۶

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ

کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں ف۱۲۷ اور

اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ

بے شک میں ہنسی بنایا کرتا تھا ف۱۲۸ یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا

لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ

تو میں ڈر والوں میں ہوتا یا کہے جب عذاب دیکھے کسی طرح

اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ

مجھے واپسی ملے ف۱۲۹ کہ میں نیکیاں کروں ف۱۳۰ ہاں کیوں نہیں بے شک تیرے

اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا ف۱۳۱ اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ

قیامت کے دن تم دیکھو گے انہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۱۳۲ کہ ان کے منہ کالے ہیں

(۱۲۵) وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے (۱۲۶) تم غفلت میں پڑے رہو اس لئے چاہئے کہ پہلے سے ہوشیار رہو (۱۲۷) کہ اس کی طاعت بجانہ لایا اور اس کے حق کو نہ پہچانا اور اس کی رضاجوئی کی فکر نہ کی (۱۲۸) اللہ تعالیٰ کے دین کی اور اس کتاب کی (۱۲۹) اور دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے (۱۳۰) ان باطل عذروں کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ہے جو اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے (۱۳۱) یعنی تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں واضح کر دی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت دی گئی باوجود اس کے تو نے حق کو چھوڑا اور اس کو قبول کرنے سے تکبر کیا گمراہی اختیار کی جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں (۱۳۲) اور شانِ الٰہی میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں اس کے لئے شریک تجویز کئے اولاد بتائی اس کی صفات کا انکار کیا اس کا نتیجہ یہ ہے

اَلَيۡسَ فِىۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيۡنَ

کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ۱۳۳ اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو

اتَّقَوۡا بِمَفَازَتِهِمۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوۡٓءُ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ

ان کی نجات کی جگہ ۱۳۴ نہ انہیں عذاب چھوئے اور نہ انہیں غم ہو اللہ

خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ‌ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ

ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کا مختار ہے اسی کیلئے ہیں

مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ۱۳۵ اور جنھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا

اُولٰٓٮِٕكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۶۳﴾ قُلۡ اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ تَاۡمُرُوۡٓنِّىۡۤ اَعۡبُدُ

وہی نقصان میں ہیں تم فرماؤ ۱۳۶ تو کیا اللہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو

اَيُّهَا الۡجٰهِلُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدۡ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ

اے جاہلو! ۱۳۷ اور بے شک وحی کی گئی تمھاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف

قَبۡلِكَ‌ۚ لَٮِٕنۡ اَشۡرَكۡتَ لَيَحۡبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوۡنَنَّ مِنَ

کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار

الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعۡبُدۡ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۶۶﴾ وَ

میں رہے گا بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر والوں سے ہو ۱۳۸ اور

(۱۳۳) جو براہ تکبر ایمان نہ لائے (۱۳۴) انھیں جنت عطا فرمائے گا (۱۳۵) یعنی خزائن رحمت و رزق و بارش وغیرہ کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہی ان کا مالک ہے یہ بھی کہا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی تو فرمایا کہ مقالید سمٰوات و ارض یہ ہیں لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مراد یہ ہے کہ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی توحید و تمجید ہے یہ آسمان و زمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہیں جس مومن نے یہ کلمے پڑھے دارین کی بہتری پائے گا (۱۳۶) اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کفار قریش سے جو آپ کو اپنے دین یعنی بت پرستی کی طرف بلاتے ہیں (۱۳۷) جاہل اس واسطے فرمایا کہ انھیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں باوجودیکہ اس پر قطعی دلیلیں قائم ہیں (۱۳۸) جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تجھ کو عطا فرمائیں اس کی اطاعت بجالا کر ان کی شکر گزاری کر

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ

انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا ف۱۳۹ اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا

الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا

اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ف۱۴۰ اور ان کے شرک سے پاک اور

یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ

برتر ہے اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے ف۱۴۱ جتنے آسمانوں میں ہیں اور

مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی

جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے ف۱۴۲ پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا ف۱۴۳

فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ

جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ف۱۴۴ اور زمین جگمگا اٹھے گی ف۱۴۵ اپنے رب کے نور سے ف۱۴۶

وُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ

اور رکھی جائے گی کتاب ف۱۴۷ اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہونگے ف۱۴۸ اور لوگوں

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ

میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور

هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَسِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰی جَهَنَّمَ

اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے ف۱۴۹ اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ف۱۵۰

(۱۳۹) جبھی تو شرک میں مبتلا ہوئے اگر عظمت الٰہی سے واقف ہوتے اور اس کا مرتبہ پہچانتے تو ایسا کیوں کرتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا بیان ہے (۱۴۰) حدیث بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دست قدرت میں لے گا پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں متکبر ملک و حکومت کے دعویدار پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے دوسرے دست قدرت میں لے گا اور یہی فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ (۱۴۱) یہ پہلے نفخہ کا بیان ہے اس نفخہ سے جو بے ہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہوں گے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ اس سے مرجائیں گے اور جن پر موت وارد ہو چکی پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں حیات عنایت کی وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء و شہداء ان پر اس نفخہ سے بے ہوشی طاری ہوگی اور جو لوگ قبروں میں مرے پڑے ہیں انھیں اس نفخہ کا شعور بھی نہ ہوگا (جمل وغیرہ) (۱۴۲) اس استثناء میں کون کون داخل ہے اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نفخۂ صعق سے تمام آسمان اور زمین والے مرجائیں گے سوائے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و ملک الموت کے پھر اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان جو چالیس برس کی مدت ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دے گا دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے لئے قرآن مجید میں بَلْ اَحْیَآءٌ آیا ہے حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حمائل کئے گرد عرش حاضر ہوں گے تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مستثنیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں اس لئے اس نفخہ سے آپ بے ہوش نہ ہوں گے بلکہ آپ متیقظ و ہوشیار رہیں گے چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش و کرسی کے رہنے والے ہیں ضحاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں وہ اور جہنم کے سانپ بچھو ہیں (تفسیر کبیر و جمل) (۱۴۳) یہ نفخۂ ثانیہ ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے (۱۴۴) اپنی قبروں سے اور دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مبہوت کی طرح ہر طرف نگاہیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انھیں کیا معاملہ پیش آئے گا اور مومنین کی قبروں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائیں گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (۱۴۵) بہت تیز روشنی سے یہاں تک کہ سرخی کی جھلک

زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ

گروہ گروہ ۱۵۱ یہاں تک کہ جب وہاں پہونچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے ۱۵۲ اور اس کے داروغہ ان سے

اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ

کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے

لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى

ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں ۱۵۳ مگر عذاب کا قول کافروں پر ٹھیک

الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۱ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ

اترا ۱۵۴ فرمایا جائے گا جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۷۲ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ

برا ٹھکانا متکبروں کا اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں ۱۵۵ گروہ گروہ جنت

زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا

کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہونچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہونگے ۱۵۶ اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝۷۳ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ

سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ

الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ

کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں

بقیہ صفحہ ۸۳۸ = نمودار ہوگی یہ زمین دنیا کی زمین نہ ہوگی بلکہ نئی ہی زمین ہوگی جو اللہ تعالیٰ روز قیامت کی محفل کے لئے پیدا فرمائے گا (۱۴۶) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ چاند سورج کا نور نہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اس سے زمین روشن ہو جائے گی (جمل) (۱۴۷) یعنی اعمال کی کتاب حساب کے لئے اس سے مراد یا تو لوح محفوظ ہے جس میں دنیا کے جمیع احوال قیامت تک شرح و بسط کے ساتھ ثبت ہیں یا ہر شخص کا اعمالنامہ جو اس کے ساتھ میں ہوگا (۱۴۸) جو رسولوں کی تبلیغ کی گواہی دیں گے (۱۴۹) اس سے کچھ مخفی نہیں نہ اس کو شاہد و کاتب کی حاجت یہ سب حجت تمام کرنے کے لئے ہوں گے (جمل) (۱۵۰) سختی کے ساتھ قیدیوں کی طرح (۱۵۱) ہر ہر جماعت اور امت علیٰحدہ علیٰحدہ (۱۵۲) یعنی جہنم کے ساتوں دروازے کھولے جائیں گے جو پہلے سے بند تھے (۱۵۳) بے شک انبیاء تشریف بھی لائے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام بھی سنائے اور اس دن سے بھی ڈرایا (۱۵۴) کہ ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آئی اور ہم نے گمراہی اختیار کی اور حسب ارشاد الٰہی جہنم میں بھرے گئے (۱۵۵) عزت و احترام اور لطف و کرم کے ساتھ (۱۵۶) ان کے عزت و احترام کے لئے اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دروازہ جنت کے قریب ایک درخت ہے اس کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہیں مومن وہاں پہنچ کر ایک چشمہ میں غسل کرے گا اس سے اس کا جسم پاک و صاف ہو جائے گا اور دوسرے چشمہ کا پانی پئے گا اس سے اس کا باطن پاکیزہ ہو جائے گا پھر فرشتے دروازہ جنت پر استقبال کریں گے

حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ تَرَى الْمَلٰٓىِٕكَةَ حَآفِّیْنَ

جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں (اچھے کام کرنے والوں) کا ف۱۵۷ اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے

مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ

اس کے پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور لوگوں میں سچا فیصلہ

بِالْحَقِّ وَ قِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾

فرما دیا جائے گا ف۱۵۸ اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ف۱۵۹

ع ۸ / ۵

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن مکیۃ ۴۰ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیاتہا ۸۵ رکوعاتہا ۹

سورہ مومن مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ

یہ کتاب اتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ بخشنے والا

وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِی الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

اور توبہ قبول کرنے والا ف۲ سخت عذاب کرنے والا ف۳ بڑے انعام والا ف۴ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ مَا یُجَادِلُ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اسی کی طرف پھرنا ہے ف۵ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر کافر ف۶

فَلَا یَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ

تو اے سننے والے تجھے دھوکا نہ دے ان کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ف۷ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے گروہوں ف۸

(۱۵۷) یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کا (۱۵۸) کہ مومنوں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا (۱۵۹) اہل جنت جنت میں داخل ہو کر ادائے شکر کے لئے حمد الٰہی عرض کریں گے

(۱) سورہ مومن اس کا نام سورہ غافر بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں نو رکوع اور پچاسی آیتیں اور ایک ہزار ایک سو ننانوے کلمے اور چار ہزار نو سو ساٹھ حرف ہیں (۲) ایمان داروں کی (۳) کافروں پر (۴) عارفوں پر (۵) بندوں کو آخرت میں (۶) یعنی قرآن پاک میں جھگڑا کرنا کفر کے سوا مومن کا کام نہیں ابو داؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ جھگڑے اور جدال سے مراد آیات الٰہیہ میں طعن کرنا اور تکذیب و انکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حل مشکلات و کشف معضلات کے لئے علمی و اصولی بحثیں جدال نہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآن پاک کو سحر کہتے کبھی شعر کبھی کہانت کبھی داستان (۷) یعنی کافروں کا صحت و سلامتی کے ساتھ ملک ملک تجارتیں کرتے پھرنا اور نفع پانا تمہارے لئے باعث تردد نہ ہو کہ یہ کفر جیسا عظیم جرم کرنے کے بعد بھی عذاب سے امن میں رہے کیونکہ ان کا انجام کار خواری اور عذاب ہے پہلی امتوں میں بھی ایسے حالات گزر چکے ہیں (۸) عاد و ثمود و قوم لوط وغیرہ

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ

نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ قصد کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں ف۹

وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ

اور باطل کے ساتھ جھگڑے کہ اس سے حق کو ٹال دیں ف۱۰ تو میں نے انہیں پکڑا پھر کیسا

كَانَ عِقَابِ ۝۵ وَ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ

ہوا میرا عذاب ف۱۱ اور یونہی تمہارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی ہے کہ

كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۶ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ

وہ دوزخی ہیں وہ جو عرش اٹھاتے ہیں ف۱۲ اور جو

حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ

اس کے گرد ہیں ف۱۳ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ف۱۴ اور اس پر ایمان لاتے ف۱۵ اور مسلمانوں کی

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ

مغفرت مانگتے ہیں ف۱۶ اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے ف۱۷ تو انہیں بخش دے

لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷

جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے ف۱۸ اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے

رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۣ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ

اے ہمارے رب اور انہیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں

(۹) اور انہیں قتل اور ہلاک کر دیں (۱۰) جس کو انبیاء لائے ہیں (۱۱) کیا ان میں کا کوئی اس سے بچ سکا (۱۲) یعنی ملائکہ حاملین عرش جو اصحاب قرب اور ملائکہ میں اشرف و افضل ہیں (۱۳) یعنی جو ملائکہ کہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں کروبی کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحب سیادت ہیں (۱۴) اور سبحان اللہ وبحمدہ کہتے (۱۵) اور اس کی وحدانیت کی تصدیق کرتے شہر بن حوشب نے کہا کہ حاملین عرش آٹھ ہیں ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کی یہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ (۱۶) اور بارگاہ الٰہی میں اس طرح عرض کرتے ہیں (۱۷) یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے فائدہ دعا سے پہلے عرض ثنا سے معلوم ہوا کہ آداب دعا میں سے یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جائے پھر مراد عرض کی جائے (۱۸) یعنی دین اسلام پر

مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۟ۙ ﴿۸﴾

ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں ف۱۹ بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ

اور انھیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بے شک تو نے اس پر رحم فرمایا اور

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۟ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ

یہی بڑی کامیابی ہے بے شک جنھوں نے کفر کیا ان کو ندا کی جائے گی ف۲۰ کہ ضرور تم سے

اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ

اللہ کی بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو جب کہ تم ف۲۱ ایمان کی طرف بلائے جاتے تو

فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ

تم کفر کرتے کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں دو بار مردہ کیا اور دوبارہ زندہ کیا ف۲۲

فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ

اب ہم اپنے گناہوں پر مُقر ہوئے تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے ف۲۳ یہ اس پر

بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ

ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم کفر کرتے ف۲۴ اور اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے ف۲۵

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ

تو حکم اللہ کے لئے ہے جو سب سے بلند بڑا وہی ہے کہ تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ف۲۶ اور تمہارے

(۱۹) انھیں بھی داخل کر (۲۰) روز قیامت جبکہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کی بدیاں ان پر پیش کی جائیں گی اور وہ عذاب دیکھیں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے (۲۱) دنیا میں (۲۲) کیونکہ پہلے نطفہ بے جان تھے اس موت کے بعد انھیں جان دے کر زندہ کیا پھر عمر پوری ہونے پر موت دی پھر بعث کے لئے زندہ کیا (۲۳) اس کا جواب یہ ہو گا کہ تمہارے دوزخ سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں اور تم جس حال میں ہو جس عذاب میں مبتلا ہو اور اس سے رہائی کی کوئی راہ نہیں پاسکتے (۲۴) یعنی اس عذاب اور اس کے دوام و خلود کا سبب تمہارا یہ فعل ہے کہ جب توحید الٰہی کا اعلان ہوتا اور لا الٰہ الا اللہ کہا جاتا تو تم اس کا انکار کرتے اور کفر اختیار کرتے (۲۵) اور اس شرک کی تصدیق کرتے (۲۶) یعنی اپنی مصنوعات کے عجائب جو اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں مثل ہوا اور بادل اور بجلی وغیرہ کے

لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا

لئے آسمان سے روزی اُتارتا ہے ف۲۷ اور نصیحت نہیں مانتا ف۲۸ مگر جو رجوع لائے ف۲۹ تو اللہ کی

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ

بندگی کرو نِرے اس کے بندے ہو کر ف۳۰ پڑے بُرا مانیں کافر بلند درجے دینے والا ف۳۱

ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ

عرش کا مالک ایمان کی جان وحی ڈالتا ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں جس پر چاہے ف۳۲

لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ڬ لَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ

کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ف۳۳ جس دن وہ بالکل ظاہر ہو جائیں گے ف۳۴ اللہ پر ان کا کچھ حال چھپا

مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ

نہ ہوگا ف۳۵ آج کس کی بادشاہی ہے ف۳۶ ایک اللہ سب پر غالب کی ف۳۷ آج

تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے گی ف۳۸ آج کسی پر زیادتی نہیں بے شک اللہ جلد حساب

الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ

لینے والا ہے اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے ف۳۹ جب دل گلوں کے پاس آ جائیں گے

كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ

غم میں بھرے ف۴۰ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے ف۴۱ اللہ جانتا ہے

(۲۷) مینھ برسا کر (۲۸) اور ان نشانیوں سے پند پذیر نہیں ہوتا (۲۹) تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور شرک سے تائب ہو (۳۰) شرک سے کنارہ کش ہو کر (۳۱) انبیاء و اولیاء علماء کو جنت میں (۳۲) یعنی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے منصب نبوت عطا فرماتا ہے اور جس کو نبی بناتا ہے اس کا کام ہوتا ہے (۳۳) یعنی خلق خدا کو روزِ قیامت کا خوف دلائے جس دن اہل آسمان و زمین اور اولین و آخرین ملیں گے اور روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا (۳۴) قبروں سے نکل کر اور کوئی عمارت یا پہاڑ اور چھپنے کی جگہ اور آڑ نہ پائیں گے (۳۵) نہ اعمال نہ اقوال نہ دوسرے احوال اور اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز کبھی نہیں چھپ سکتی لیکن یہ دن ایسا ہو گا کہ ان لوگوں کے لئے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہو گی جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنے حال کو چھپا سکیں اور خلق کی فنا کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا (۳۶) اب کوئی نہ ہو گا کہ جواب دے خود ہی جواب میں فرمائے گا کہ اللہ واحد قہار کی اور ایک قول یہ ہے کہ روزِ قیامت جب تمام اولین آخرین حاضر ہوں گے تو ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا آج کس کی بادشاہی ہے تمام خلق جواب دے گی لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اللہ واحد قہار کی جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے (۳۷) مومن تو یہ جواب بہت لذت کے ساتھ عرض کریں گے کیونکہ وہ دنیا میں یہی اعتقاد رکھتے تھے یہی کہتے تھے اور اسی کی بدولت انہیں مرتبے ملے اور کفار ذلت و ندامت کے ساتھ اس کا اقرار کریں گے اور دنیا میں اپنے منکر رہنے پر شرمندہ ہوں گے (۳۸) نیک اپنی نیکی کا اور بد اپنی بدی کا (۳۹) اس سے روزِ قیامت مراد ہے (۴۰) شدت خوف سے نہ باہر ہی نکل سکیں نہ اندر ہی اپنی جگہ واپس جا سکیں (۴۱) یعنی کافر شفاعت سے محروم ہوں گے

خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ

چوری چھپے کی نگاہ ۴۲ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے ۴۳ اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ اِنَّ اللّٰهَ

اور اس کے سوا جن کو ۴۴ پوجتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے ۴۵ بے شک اللہ

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ

ہی سنتا اور دیکھتا ہے ۴۶ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ

انجام ہوا ان سے اگلوں کا ۴۷ ان کی قوت اور زمین میں

قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَمَا كَانَ

جو نشانیاں چھوڑ گئے ۴۸ ان سے زائد تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑا اور اللہ سے

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ

ان کا کوئی بچانے والا نہ ہوا ۴۹ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر

بِالْبَیِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾

آئے ۵۰ پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انہیں پکڑا بے شک اللہ زبردست عذاب والا ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰی فِرْعَوْنَ

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا فرعون

(۴۲) یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نامحرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا (۴۳) یعنی دلوں کے راز سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں (۴۴) یعنی جن بتوں کو یہ مشرکین (۴۵) کیونکہ نہ وہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت تو ان کی عبادت کرنا اور انہیں خدا کا شریک ٹھہرانا بہت ہی کھلا باطل ہے (۴۶) اپنی مخلوق کے اقوال و افعال اور جملہ احوال کو (۴۷) جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی (۴۸) قلعے اور محل اور نہریں اور حوض اور بڑی بڑی عمارتیں (۴۹) کہ عذاب الٰہی سے بچا سکتا عاقل کا کام ہے کہ دوسرے کے حال سے عبرت حاصل کرے اس عہد کے کافر یہ حالات دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے کیوں نہیں سوچتے کہ پچھلی قومیں ان سے زیادہ قوی و توانا اور صاحب ثروت و اقتدار ہونے کے باوجود اس عبرت ناک طریقہ پر تباہ کر دی گئیں یہ کیوں ہوا (۵۰) معجزات دکھاتے

وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ

اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ بولے جادوگر ہے بڑا جھوٹا ۵۱ پھر جب وہ ان پر ہمارے پاس سے

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا

حق لایا ۵۲ بولے جو اس پر ایمان لائے ان کے بیٹے قتل کرو اور عورتیں زندہ

نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

رکھو ۵۳ اور کافروں کا داؤ نہیں مگر بھٹکتا پھرتا ۵۴ اور فرعون بولا ۵۵

ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ

مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کروں ۵۶ اور وہ اپنے رب کو پکارے ۵۷ میں ڈرتا ہوں کہیں وہ تمہارا

دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ

دین بدل دے ۵۸ یا زمین میں فساد چمکائے ۵۹ اور موسیٰ نے ۶۰ کہا میں

عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾

تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر یقین نہیں لاتا ۶۱

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ

اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا ایک مرد کو اس پر

رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ

مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بے شک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے ۶۲

(۵۱) اور انہوں نے ہماری نشانیوں اور برہانوں کو جادو بتایا (۵۲) یعنی نبی ہو کر پیام الٰہی لائے تو فرعون اور فرعونی (۵۳) تاکہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے باز آئیں (۵۴) کچھ بھی کار آمد نہیں بالکل نکما اور بیکار پہلے بھی فرعونیوں نے بحکم فرعون ہزارہا قتل کئے مگر قضاء الٰہی ہو کر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پروردگار عالم نے فرعون کے گھر میں پالا اس سے خدمتیں کرائیں جیسا وہ داؤں فرعونیوں کا بے کار گیا ایسے ہی اب ایمان والوں کو روکنے کے لئے پھر دوبارہ قتل شروع کرنا بیکار ہے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دین کا رواج اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اسے کون روک سکتا ہے (۵۵) اپنے گروہ سے (۵۶) فرعون جب کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اس کی قوم کے لوگ اس کو اس سے منع کرتے اور کہتے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جس کا تجھے اندیشہ ہے یہ تو ایک معمولی جادوگر ہے اس پر تو ہم اپنے جادو سے غالب آجائیں گے اور اگر اس کو قتل کر دیا تو عام لوگ شبہ میں پڑ جائیں گے کہ وہ شخص سچا تھا حق پر تھا تو دلیل سے اس کا مقابلہ کرنے میں عاجز ہوا جواب نہ دے سکا تو تو نے اسے قتل کر دیا لیکن حقیقت میں فرعون کا یہ کہنا کہ مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کروں خالص دھمکی ہی تھی اس کو خود آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو معجزات آپ لائے ہیں وہ آیات الٰہیہ ہیں سحر نہیں لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اگر آپ کے قتل کا ارادہ کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کرنے میں جلدی فرمائیں گے اس سے یہ بہتر ہے کہ طول بحث میں زیادہ وقت گزار دیا جائے اگر فرعون اپنے دل میں آپ کو نبی برحق نہ سمجھتا اور یہ نہ جانتا کہ ربانی تائیدیں جو آپ کے ساتھ ساتھ ہیں ان کا مقابلہ ناممکن ہے تو آپ کے قتل میں ہرگز تامل نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار سفاک ظالم بیدرد تھا ذرا ذرا سی بات میں ہزارہا خون کر ڈالتا تھا (۵۷) جس کا اپنے آپ کو رسول بتاتا ہے تاکہ اس کا رب اس کو ہم سے بچائے فرعون کا یہ مقولہ اس پر شاہد ہے کہ اس کے دل میں آپ کا اور آپ کی دعاؤں کا خوف تھا وہ اپنے دل میں آپ سے ڈرتا تھا وہ ظاہری عزت بنی رکھنے کے لئے یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ قوم کے منع کرنے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کرتا (۵۸) اور تم سے فرعون پرستی بت پرستی چھڑا دے (۵۹) جدال و قتال کر کے (۶۰) فرعون کی دھمکیاں سن کر (۶۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کلمہ تعلی کا نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا یہی خداشناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا ان مبارک جملوں میں کیسی نفیس

وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ

اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان پر اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہونچ جائے گا کچھ وہ

بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں ف۶۳ بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو حد سے بڑھنے والا

كَذَّابٌ ۝۲۸ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ

بڑا جھوٹا ہو ف۶۴ اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے اس زمین میں غلبہ رکھتے ہو ف۶۵ تو اللہ

يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَاۗءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ

کے عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر آئے فرعون بولا میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو

اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝۲۹ وَقَالَ الَّذِيْٓ

میری سوجھ ہے ف۶۶ اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی راہ ہے اور وہ ایمان والا بولا

اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝۳۰ مِثْلَ

اے میری قوم مجھے تم پر ف۶۷ اگلے گروہوں کے دن کا سا خوف ہے ف۶۸ جیسا

دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ

دستور گزرا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد اوروں کا ف۶۹ اور اللہ

يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝۳۱ وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝۳۲

بندوں پر ظلم نہیں چاہتا ف۷۰ اور اے میری قوم میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی ف۷۱

بقیہ صفحہ ۸۴۵ = ہدایتیں ہیں یہ فرمانا کہ میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں اور اس میں ہدایت ہے کہ رب ایک ہی ہے یہ بھی ہدایت ہے کہ جو اس کی پناہ میں بھروسہ کرے اور وہ اس کی مدد فرمائے کوئی اس کو ضرر نہیں پہنچا سکتا یہ بھی ہدایت ہے کہ اسی پر بھروسہ کرنا شان بندگی ہے اور تمہارے رب فرمانے میں یہ بھی ہدایت ہے کہ اگر تم اس پر بھروسہ کرو تو تمہیں بھی سعادت نصیب ہو (۶۲) جن سے ان کا صدق ظاہر ہو گیا یعنی نبوت ثابت ہو گئی (۶۳) مطلب یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ سچے ہوں گے یا جھوٹے اگر جھوٹے ہوں تو ایسے معاملہ میں جھوٹ بول کر اس کے وبال سے بچ نہیں سکتے ہلاک ہو جائیں گے اور اگر سچے ہیں تو جس عذاب کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں اس میں سے بالفعل کچھ تمہیں پہنچ ہی جائے گا کچھ پہنچنا اس لئے کہا کہ آپ کا وعدہ عذاب دنیا و آخرت دونوں کو عام تھا اس میں سے بالفعل عذاب دنیا ہی پیش آنا تھا (۶۴) کہ خدا پر جھوٹ باندھے (۶۵) یعنی مصر میں تو ایسا کام نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا (۶۶) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا (۶۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے اور ان کے درپے ہونے سے (۶۸) جنھوں نے رسولوں کی تکذیب کی (۶۹) کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرتے رہے اور ہر ایک کو عذاب الٰہی نے ہلاک کیا (۷۰) بغیر گناہ کے ان پر عذاب نہیں فرماتا اور بغیر اقامت حجت کے ان کو ہلاک نہیں کرتا (۷۱) وہ قیامت کا دن ہو گا قیامت کے دن کو یوم التناد یعنی پکار کا دن اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی ہر شخص اپنے سرگروہ کے ساتھ اور ہر جماعت اپنے امام کے ساتھ بلائی جائے گی جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے سعادت و شقاوت کی ندائیں کی جائیں گی کہ فلاں سعید ہوا اب کبھی شقی نہ ہو گا اور فلاں شقی ہو گیا اب کبھی سعید نہ ہو گا اور جس وقت موت ذبح کی جائے گی اس وقت ندا کی جائے گی کہ اے اہل جنت اب دوام ہے موت نہیں اے اہل دوزخ دوام ہے موت نہیں

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ

جس دن پیٹھ دے کر بھاگو گے ۷۲ اللہ سے ۷۳ تمہیں کوئی بچانے والا نہیں اور جسے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ

اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور بے شک اس سے پہلے ۷۴ تمہارے پاس یوسف روشن

قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا

نشانیاں لے کر آئے تو تم ان کے لائے ہوئے سے شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب

هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ

انھوں نے انتقال فرمایا تم بولے ہرگز اب اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا ۷۵ اللہ یونہی

يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۚ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ

گمراہ کرتا ہے اسے جو حد سے بڑھنے والا شک لانے والا ہے ۷۶ وہ جو اللہ کی آیتوں میں

اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ

جھگڑا کرتے ہیں ۷۷ بے کسی سند کے کہ انھیں ملی ہو کس قدر سخت بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾

اور ایمان والوں کے نزدیک اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر ۷۸

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾

اور فرعون بولا ۷۹ اے ہامان میرے لئے اونچا محل بنا شاید میں پہنچ جاؤں راستوں تک

(۷۲) موقف حساب سے دوزخ کی طرف (۷۳) یعنی اس کے عذاب سے (۷۴) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل (۷۵) یہ بے دلیل بات تم نے یعنی تمہارے پہلوں نے خود گڑھی تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کرو اور انھیں جھٹلاؤ تو تم کفر پر قائم رہے حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت میں شک کرتے رہے اور بعد والوں کی نبوت کے انکار کے لئے تم نے یہ منصوبہ بنالیا کہ اب اللہ تعالیٰ کوئی رسول ہی نہ بھیجے گا (۷۶) ان چیزوں میں جن پر روشن دلیلیں شاہد ہیں (۷۷) انھیں جھٹلا کر (۷۸) کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا (۷۹) براہ جہل و فریب اپنے وزیر سے

أَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ

کا ہے کے راستے آسمانوں کے تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور بے شک میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے ف۸۰

وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا

اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام ف۸۱ بھلا کر دکھایا گیا ف۸۲ اور وہ راستے سے روکا گیا اور

كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِىْ تَبَابٍ ۟ؑ (۳۷) وَقَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

فرعون کا داؤں ف۸۳ ہلاک ہونے ہی کو تھا اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۚ (۳۸) يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫

میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے ف۸۴

وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ (۳۹) مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى

اور بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ف۸۵ جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا

اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مگر اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان ف۸۶

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ (۴۰) وَ

تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے ف۸۷ اور

يٰقَوْمِ مَا لِىْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِىْٓ اِلَى النَّارِ (۴۱) تَدْعُوْنَنِىْ

اے میری قوم مجھے کیا ہوا میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف ف۸۸ اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف ف۸۹ مجھے اس طرف بلاتے

(۸۰) یعنی موسیٰ میرے سوا اور خدا بتاتے ہیں اور یہ بات فرعون نے اپنی قوم کو فریب دینے کے لئے کہی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور فرعون اپنے آپ کو فریب کاری کے لئے معبود ٹھہراتا ہے (اس واقعہ کا بیان سورہ قصص میں گزر چکا ہے) (۸۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور اس رسول کو جھٹلانا (۸۲) یعنی شیطانوں نے وسوسے ڈال کر اس کی برائیاں اس کی نظر میں بھلی کر دکھائیں (۸۳) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آیات کو باطل کرنے کے لئے اس نے اختیار کیا (۸۴) یعنی تھوڑی مدت کے لئے ناپائدار نفع ہے جس کو بقا نہیں (۸۵) مراد یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی و جاودانی اور جاودانی ہی بہتر اس کے بعد نیک اور بد اعمال اور ان کے انجام بتائے (۸۶) کیونکہ اعمال کی مقبولیت ایمان پر موقوف ہے (۸۷) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے (۸۸) جنت کی طرف ایمان و طاعت کی تلقین کر کے (۸۹) کفر و شرک کی دعوت دے کر

ع ۹

النصف

لِأَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَأُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّأَنَا۠ أَدْعُوْكُمْ إِلَى

ہو کر اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں اور میں تمہیں اس عزت والے بہت

الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ إِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي

بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف مجھے بلاتے ہو ۹۰ اسے بلانا کہیں کام کا نہیں

الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَآ إِلَى اللّٰهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ

دنیا میں نہ آخرت میں ۹۱ اور یہ کہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے ۹۲ اور یہ کہ حد سے گزرنے

هُمْ أَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ أَقُوْلُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِيْٓ

والے ۹۳ ہی دوزخی ہیں تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے یاد کرو گے ۹۴ اور میں اپنے

إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا

کام اللہ کو سونپتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ۹۵ تو اللہ نے اسے بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے ۹۶

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا

اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا ۹۷ آگ جس پر صبح و شام پیش کیے

غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ

جاتے ہیں ۹۸ اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو

أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَإِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا

سخت تر عذاب میں داخل کرو اور ۹۹ جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور ان سے کہیں گے

(۹۰) یعنی بت کی طرف (۹۱) کیونکہ وہ جماد بے جان ہے (۹۲) وہی ہمیں جزا دے گا (۹۳) یعنی کافر (۹۴) یعنی نزول عذاب کے وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے اور اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا یہ سن کر ان لوگوں نے اس مومن کو دھمکایا کہ اگر تو ہمارے دین کی مخالفت کرے گا تو ہم تیرے ساتھ برے پیش آئیں گے اس کے جواب میں اس نے کہا (۹۵) اور ان کے اعمال و احوال کو جانتا ہے پھر وہ مومن ان میں سے نکل کر پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وہاں نماز میں مشغول ہو گیا فرعون نے ہزار آدمی اس کی جستجو میں بھیجے اللہ تعالیٰ نے درندے اس کی حفاظت پر مامور کر دیئے جو فرعونی اس کی طرف آیا درندوں نے اسے ہلاک کیا اور جو واپس گیا اور اس نے فرعون سے حال بیان کیا فرعون نے اس کو سولی دے دی تاکہ یہ حال مشہور نہ ہو (۹۶) اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر نجات پائی اگرچہ وہ فرعون کی قوم کا تھا (۹۷) دنیا میں تو یہ عذاب کہ وہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے اور آخرت میں دوزخ (۹۸) اس میں جلائے جاتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا فرعونیوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے قالب میں ہر روز دو مرتبہ صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ آگ تمہارا مقام ہے اور قیامت تک ان کے ساتھ یہی معمول رہے گا مسئلہ اس آیت سے عذاب قبر کے ثبوت پر استدلال دیا جاتا ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے تا آنکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کی طرف اٹھائے (۹۹) ذکر فرمایئے اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قوم سے جہنم کے اندر کفار کے آپس میں جھگڑنے کا حال کہ

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا

جو بڑے بنتے تھے ہم تمہارے تابع تھے ف۱۰۰ تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ

نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ

گھٹا لو گے وہ متکبر والے بولے ف۱۰۱ ہم سب آگ میں ہیں ف۱۰۲ بے شک

اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ

اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ف۱۰۳ اور جو آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولے

جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا

اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کر دے ف۱۰۴ انہوں نے کہا

اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ

کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں نہ لاتے تھے ف۱۰۵ بولے کیوں نہیں ف۱۰۶ بولے تو تمہیں دعا کرو ف۱۰۷

وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ

اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو بے شک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور

اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

ایمان والوں کی ف۱۰۸ دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ف۱۰۹ جس دن ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ

اُن کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے ف۱۱۰ اور ان کے لئے لعنت ہے اور اُن کے لئے بُرا گھر ف۱۱۱ اور بے شک

(۱۰۰) دنیا میں اور تمہاری بدولت ہی کافر بنے (۱۰۱) یعنی کافروں کے سردار جواب دیں گے (۱۰۲) ہر ایک اپنی مصیبت میں گرفتار ہم میں سے کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا (۱۰۳) ایمانداروں کو اس نے جنت میں داخل کر دیا اور کافروں کو جہنم میں جو ہونا تھا ہو چکا (۱۰۴) یعنی دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے (۱۰۵) کیا انہوں نے ظاہر معجزات پیش نہ کئے تھے یعنی اب تمہارے لئے جائے عذر باقی نہ رہی (۱۰۶) یعنی کافر انبیاء کے تشریف لانے اور اپنے کفر کرنے کا اقرار کریں گے (۱۰۷) ہم کافر کے حق میں دعا نہ کریں گے اور تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہے (۱۰۸) ان کو غلبہ عطا فرما کر اور حجت قویہ دیکر اور ان کے دشمنوں سے انتقام لے کر (۱۰۹) وہ قیامت کا دن ہے کہ ملائکہ رسولوں کی تبلیغ اور کفار کی تکذیب کی شہادت دیں گے (۱۱۰) اور کافروں کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا (۱۱۱) یعنی جہنم

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَ اَوْرَثْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَۙ ﴿۵۳﴾ هُدًى

ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی ف۱۱۲ اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ف۱۱۳ عقلمندوں

وَّ ذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

کی ہدایت اور نصیحت کو تو اے محبوب تم صبر کرو ف۱۱۴ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۱۱۵ اور

اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو ف۱۱۶ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے صبح اور شام اس کی پاکی بولو ف۱۱۷

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْۙ اِنْ

وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بے کسی سند کے جو انہیں ملی ہو ف۱۱۸

فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس ف۱۱۹ جسے نہ پہنچیں گے ف۱۲۰ تو تم اللہ کی پناہ مانگو ف۱۲۱ بے شک

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ

وہی سنتا دیکھتا ہے بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی

خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مَا يَسْتَوِی

پیدائش سے بہت بڑی ف۱۲۲ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف۱۲۳ اور اندھا اور

الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ۬ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا

انکھیارا برابر نہیں ف۱۲۴ اور نہ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور

(۱۱۲) یعنی توریت و معجزات (۱۱۳) یعنی توریت کا یا ان کے انبیاء پر نازل شدہ تمام کتابوں کا (۱۱۴) اپنی قوم کی ایذا پر (۱۱۵) وہ آپ کی مدد فرمائے گا آپ کے دین کو غالب کرے گا آپ کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا کلبی نے کہا کہ آیت صبر آیت قتال سے منسوخ ہو گئی (۱۱۶) یعنی اپنی امت کے (مدارک) (۱۱۷) یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مداومت رکھو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے پانچوں نمازیں مراد ہیں (۱۱۸) ان جھگڑا کرنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں (۱۱۹) اور ان کا یہی تکبر ان کے تکذیب و انکار اور کفر کے اختیار کرنے کا باعث ہوا کہ انہوں نے یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی ان سے اونچا ہو اس لئے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت کی اس خیال فاسد کہ اگر آپ کو نبی مان لیں گے تو اپنی بڑائی جاتی رہے گی اور امتی چھوٹا بننا پڑے گا اور ہوس رکھتے ہیں بڑے بننے کی (۱۲۰) اور بڑائی میسر نہ آئے گی بلکہ حضور کی مخالفت و انکار ان کے حق میں ذلت اور رسوائی کا سبب ہو گا (۱۲۱) حاسدوں کے مکر و کید سے (۱۲۲) یہ آیت منکرین بعث کے رد میں نازل ہوئی ان پر حجت قائم کی گئی کہ جب تم آسمان و زمین کی پیدائش پر باوجود ان کی اس عظمت اور بڑائی کے اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہو تو پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دینا اس کی قدرت سے کیوں بعید سمجھتے ہو (۱۲۳) بہت لوگوں سے مراد یہاں کفار ہیں اور ان کے انکار بعث کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہونے سے بعث پر استدلال نہیں کرتے تو وہ مثل اندھے کے ہیں اور جو مخلوقات کے وجود سے خالق کی قدرت پر استدلال کرتے ہیں وہ مثل بینا کے ہیں (۱۲۴) یعنی جاہل و عالم یکساں نہیں

الْمُسِیْٓءُ ۭ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ

بدکار ف۱۲۵ کتنا کم دھیان کرتے ہو بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک

فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ

نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے ف۱۲۶ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو

اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ

میں قبول کروں گا ف۱۲۷ بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبر کرتے) ہیں

سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ

عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر اللہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ

لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

اس میں آرام پاؤ اور دن بنایا آنکھیں کھولتا ف۱۲۸ بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ

لیکن بہت آدمی شکر نہیں کرتے وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا

كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ

بنانے والا اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو کہاں اوندھے جاتے ہو ف۱۲۹ یونہی اوندھے ہوتے ہیں ف۱۳۰

الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ

وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ف۱۳۱ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین

وقف لازم

(۱۲۵) یعنی مومن صالح اور بدکار دونوں بھی برابر نہیں (۱۲۶) مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر یقین نہیں کرتے (۱۲۷) اللہ تعالٰی بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لئے چند شرطیں ہیں ایک اخلاص دعا میں دوسرے یہ ہے کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امر ممنوع پر مشتمل نہ ہو چوتھے یہ کہ اللہ تعالٰی کی رحمت پر یقین رکھتا ہو پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآن کریم میں دعا بمعنی عبادت بہت جگہ وارد ہے حدیث شریف میں ہے اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ابوداؤد و ترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ تم میری عبادت کرو تمہیں ثواب دوں گا (۱۲۸) کہ اس میں اپنے کام باطمینان انجام دو (۱۲۹) کہ اس کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے باوجودیکہ دلائل قائم ہیں (۱۳۰) اور حق سے پھرتے ہیں باوجود دلائل قائم ہونے کے (۱۳۱) اور ان میں حق جویا نہ نظر و تامل نہیں کرتے

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ

ٹھہراؤ بنائی ف۱۳۲ اور آسمان چھت ف۱۳۳ اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں ف۱۳۴ اور

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

تمہیں ستھری چیزیں ف۱۳۵ روزی دیں یہ ہے اللہ تمہارا رب تو بڑی برکت والا ہے اللہ رب

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ

سارے جہان کا وہی زندہ ہے ف۱۳۶ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اسے پوجو نرے اسی کے بندے ہو کر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں کہ انہیں پوجوں جنہیں تم

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَ

اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۳۷ جب کہ میرے پاس روشن دلیلیں ف۱۳۸ میرے رب کی طرف سے آئیں اور

اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

مجھے حکم ہوا ہے کہ رب العالمین کے حضور گردن رکھوں وہی ہے جس نے تمہیں ف۱۳۹ مٹی سے بنایا

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ

پھر ف۱۴۰ پانی کی بوند سے ف۱۴۱ پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر

لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ

تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی کو پہنچو ف۱۴۲ پھر اس لئے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اٹھا لیا جاتا ہے ف۱۴۳

(۱۳۲) کہ وہ تمہاری قرار گاہ ہو زندگی میں بھی اور بعد موت بھی (۱۳۳) کہ اس کو مثل قبہ کے بلند فرمایا (۱۳۴) کہ تمہیں راست قامت پاکیزہ رو متناسب الاعضاء کیا بہائم کی طرح نہ بنایا کہ اوندھے چلتے (۱۳۵) نفیس ماکل و مشارب (۱۳۶) کہ اس کی فنا محال ہے (۱۳۷) شان نزول کفار نابکار نے براہ جہالت و گمراہی اپنے دین باطل کی طرف حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دی تھی اور آپ سے بت پرستی کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۳۸) عقل و وحی کی توحید پر دلالت کرنے والی (۱۳۹) یعنی تمہارے اصل اور تمہارے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو (۱۴۰) بعد حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی نسل کو (۱۴۱) یعنی قطرہ منی سے (۱۴۲) اور تمہاری قوت کامل ہو (۱۴۳) یعنی بڑھاپے یا جوانی کو پہنچنے سے قبل ہی یہ اس لئے کیا کہ تم زندگانی کرو

قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ

اور اس لئے کہ تم ایک مقرر وعدہ تک پہنچو ف۱۴۴ اور اس لئے کہ سمجھو ف۱۴۵ وہی ہے کہ

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾

جِلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا جبھی وہ ہو جاتا ہے ف۱۴۶

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ف۱۴۷ کہاں پھیرے جاتے ہیں ف۱۴۸

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾

وہ جنہوں نے جھٹلائی کتاب ف۱۴۹ اور جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا ف۱۵۰ وہ عنقریب جان جائیں گے ف۱۵۱

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيْمِ ۙ

جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں ف۱۵۲ کھینچے جائیں گے کھولتے پانی میں

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾

پھر آگ میں دہکائے جائیں گے ف۱۵۳ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جو تم شریک بناتے تھے ف۱۵۴

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ

اللہ کے مقابل کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے ف۱۵۵ بلکہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی

قَبْلُ شَيْئًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

نہ تھے ف۱۵۶ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو یہ ف۱۵۷ اس کا بدلہ ہے

(۱۴۴) زندگانی کے وقت محدود تک (۱۴۵) دلائل توحید کو اور ایمان لاؤ (۱۴۶) یعنی اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ اس نے ارادہ فرمایا اور شے موجود ہوئی نہ کوئی کلفت ہے نہ مشقت ہے نہ کسی سامان کی حاجت یہ اس کے کمال قدرت کا بیان ہے (۱۴۷) یعنی قرآن پاک میں (۱۴۸) ایمان اور دین حق سے (۱۴۹) یعنی کفار جنہوں نے قرآن شریف کی تکذیب کی (۱۵۰) اس کی بھی تکذیب کی اور اس کے رسولوں کے ساتھ جو چیز بھیجی اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ عقائد حقہ جو تمام انبیاء نے پہنچائے مثل توحید الٰہی اور بعث بعد موت کے (۱۵۱) اپنی تکذیب کا انجام (۱۵۲) اور ان زنجیروں سے (۱۵۳) اور وہ آگ باہر سے بھی انہیں گھیرے ہوگی اور ان کے اندر بھی بھری ہوگی (اللہ تعالیٰ کی پناہ) (۱۵۴) یعنی وہ بت کیا ہوئے جن کی تم عبادت کرتے تھے (۱۵۵) کہیں نظر ہی نہیں آتے (۱۵۶) بتوں کی پرستش کا انکار کر جائیں گے پھر بت حاضر کئے جائیں اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمہارے یہ معبود سب جہنم کا ایندھن ہو بعض مفسرین نے فرمایا کہ جہنیوں کا یہ کہنا کہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ اب ہمیں ظاہر ہو گیا کہ جنہیں ہم پوجتے تھے وہ کچھ نہ تھے کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے (۱۵۷) یعنی یہ عذاب جس میں تم مبتلا ہو

تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾

جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے ف۱۵۸ اور اس کا بدلہ ہے جو تم اتراتے تھے

اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۶﴾

جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی بُرا ٹھکانا مغروروں کا ف۱۵۹

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ

تو تم صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ ف۱۶۰ سچا ہے تو اگر ہم تمہیں دکھادیں ف۱۶۱ کچھ وہ چیز جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا

اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ

ہے ف۱۶۲ یا تمہیں پہلے ہی وفات دیں بہرحال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ف۱۶۳ اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول

قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ

بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا ف۱۶۴ اور کسی کا احوال نہ بیان فرمایا

عَلَیْكَ ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا

اور کسی رسول کو نہیں پہونچتا کہ کوئی نشانی لے آئے بے حکم خدا کے ف۱۶۵ پھر جب

جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ

اللہ کا حکم آئے گا ف۱۶۶ سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا ف۱۶۷ اور باطل والوں کا وہاں خسارہ اللہ ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لَكُمْ

جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ اور تمہارے لئے

(۱۵۸) یعنی شرک و بت پرستی و انکار بعث پر (۱۵۹) جنہوں نے تکبر کیا اور حق کو قبول نہ کیا (۱۶۰) کفار پر عذاب فرمانے کا (۱۶۱) تمہاری وفات سے پہلے (۱۶۲) انواع عذاب سے مثل بدر میں مارے جانے کے جیسا کہ یہ واقع ہوا (۱۶۳) اور عذاب شدید میں گرفتار ہونا (۱۶۴) اس قرآن میں صراحت کے ساتھ (۱۶۵) قرآن شریف میں تفصیلاً و صراحۃً (مرقاۃ) اور ان تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے نشانی اور معجزات عطا فرمائے اور ان کی قوموں نے ان سے مجادلہ کیا اور انہیں جھٹلایا اس پر ان حضرات نے صبر کیا اور اس تذکرہ سے مقصود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں اور جیسی ایذائیں پہنچ رہی ہیں پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیں (۱۶۶) کفار پر عذاب نازل کرنے کی بابت (۱۶۷) رسولوں کے اور ان کی تکذیب کرنے والوں کے درمیان

فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَ

ان میں کتنے ہی فائدے ہیں ف۱۶۸ اور اس لئے کہ تم ان کی پیٹھ پر اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو ف۱۶۹ اور اُن پر ف۱۷۰ اور

عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٨٠﴾ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ﴿٨١﴾

کشتیوں پر ف۱۷۱ سوار ہوتے ہو اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ف۱۷۲ تو اللہ کی کون سی نشانی کا انکار کرو گے ف۱۷۳

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے اُن سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ

وہ ان سے بہت تھے ف۱۷۴ اور ان کی قوت ف۱۷۵ اور زمین میں نشانیاں ان سے زیادہ ف۱۷۶

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم

تو ان کے کیا کام آیا جو انھوں نے کمایا ف۱۷۷ تو جب ان کے پاس اُن کے رسول روشن

بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا

دلیلیں لائے تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس دنیا کا علم تھا ف۱۷۸ اور انھیں پر الٹ پڑا جس کی

بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ

ہنسی بناتے تھے ف۱۷۹ پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے

وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا

اور جو اس کے شریک کرتے تھے ان سے منکر ہوئے ف۱۸۰ تو ان کے ایمان نے انھیں کام نہ دیا جب انھوں نے

(۱۶۸) کہ ان کے دودھ اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہو اور ان کی نسل سے نفع اٹھاتے ہو (۱۶۹) یعنی اپنے سفروں میں اپنے وزنی سامان ان کی پیٹھوں پر لاد کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتے ہو (۱۷۰) خشکی کے سفروں میں (۱۷۱) دریائی سفروں میں (۱۷۲) جو اس کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں (۱۷۳) یعنی وہ نشانیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں کہ ان کے انکار کی کوئی صورت ہی نہیں (۱۷۴) تعداد ان کی کثیر تھی (۱۷۵) اور جسمانی طاقت بھی ان سے زیادہ تھی (۱۷۶) یعنی ان کے محل اور عمارتیں وغیرہ (۱۷۷) معنی یہ ہیں کہ اگر یہ لوگ زمین میں سفر کرتے تو انھیں معلوم ہو جاتا کہ منکرین متمردین کا کیا انجام ہوا اور وہ کس طرح ہلاک و برباد ہوئے اور ان کی تعداد ان کے زور ان کے مال کچھ بھی ان کے کام نہ آسکے (۱۷۸) اور انھوں نے علم انبیاء کی طرف التفات نہ کیا اس کی تحصیل اور اس سے انتفاع کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اس کو حقیر جانا اور اس کی ہنسی بنائی اور اپنے دنیوی علم کو جو حقیقت میں جہل ہیں پسند کرتے رہے (۱۷۹) یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب (۱۸۰) یعنی جن بتوں کو اس کے سوا پوجتے تھے ان سے بیزار ہوئے

رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ

ہمارا عذاب دیکھ لیا اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں گزر چکا ف۱۸۱ اور وہاں

هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

کافر گھاٹے میں رہے ف۱۸۲

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ ۴۱ مَكِّيَّةٌ ۶۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اٰیَاتُهَا ۵۴ رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۂ حٰم السجدہ مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں چوّن آیتیں اور چھ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ

یہ اتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا ایک کتاب ہے جس کی آیتیں

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ

مفصل فرمائی گئیں ف۲ عربی قرآن عقل والوں کے لئے خوشخبری دیتا ف۳ اور ڈر سناتا ف۴ تو ان میں اکثر نے منہ پھیرا

فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ

تو وہ سنتے ہی نہیں ف۵ اور بولے ف۶ ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ف۷

وَ فِیْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ مِنْۢ بَیْنِنَا وَ بَیْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

اور ہمارے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے ف۸ اور ہمارے اور تمہارے درمیان روک ہے ف۹ تو تم اپنا کام کرو ہم اپنا

عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

کام کرتے ہیں ف۱۰ تم فرماؤ ف۱۱ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں ف۱۲ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود

(۱۸۱) یہی ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت ایمان لانا نافع نہیں ہوتا اس وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ رسولوں کے جھٹلانے والوں پر عذاب نازل کرتا ہے (۱۸۲) یعنی ان کا گھاٹا اور ٹوٹا اچھی طرح ظاہر ہو گیا

(۱) اس سورت کا نام سورۂ فصلت بھی ہے اور سورۂ سجدہ و سورۂ مصابیح بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں چھ رکوع چون آیتیں اور سات سو چھیانوے کلمے اور تین ہزار تین سو پچاس حرف ہیں (۲) احکام و امثال و مواعظ وعدہ وعید وغیرہ کے بیان میں (۳) اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ثواب کی (۴) اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب کا (۵) توجہ سے قبول کا سننا (۶) مشرکین حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (۷) ہم اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے یعنی توحید و ایمان کو (۸) ہم بہرے ہیں آپ کی بات ہمارے سننے میں نہیں آتی اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان و توحید کے قبول کرنے کی توقع نہ رکھیے ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم بمنزلہ اس شخص کے ہیں جو نہ سمجھتا ہو نہ سنتا ہو (۹) یعنی دینی مخالفت تو ہم آپ کی بات ماننے والے نہیں (۱۰) یعنی تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر قائم ہیں یا یہ معنیٰ ہیں کہ تم سے ہمارا کام بگاڑنے کی جو کوشش ہو سکے وہ کرو ہم بھی تمہارے خلاف جو ہو سکے گا کریں گے (۱۱) اے اکرم الخلق سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براہ تواضع ان لوگوں کے ارشادات و ہدایات کے لئے کہ (۱۲) ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات بھی سنی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مغایرت بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور تمہارے درمیان کوئی روک ہو بجائے میرے کوئی غیر جنس جن یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ ان کی بات سننے میں آئے نہ ہم ان کے کلام کو سمجھ سکیں ہمارے ان کے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہئے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہئے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اس لئے میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے فائدہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلحاظ ظاہر اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ فرمانا حکمت ہدایت و ارشاد کے لئے بطریق تواضع ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے علو منصب کی دلیل ہوتے ہیں چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈھنا ترک ادب اور گستاخی ہوتا ہے تو کسی امتی کو روا نہیں کہ وہ

وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوٓا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿٦﴾

ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو ۱۳ اور اس سے معافی مانگو ۱۴ اور خرابی ہے شرک والوں کو

الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُم بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُونَ ﴿٧﴾ إِنَّ

وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ۱۵ اور وہ آخرت کے منکر ہیں ۱۶ بے شک

الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٨﴾ قُلْ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے ۱۷ تم فرماؤ

أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ

کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی ۱۸ اور اس کے

لَهٗٓ أَندَادًا ۚ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿٩﴾ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن

ہمسر ٹھہراتے ہو ۱۹ وہ ہے سارے جہان کا رب ۲۰ اور اس میں ۲۱ اس کے اوپر سے لنگر ڈالے ۲۲

فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ أَقْوَاتَهَا فِيٓ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ۭ سَوَآءً

(بھاری بوجھ رکھے) اور اس میں برکت رکھی ۲۳ اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار دن میں ۲۴ ٹھیک

لِّلسَّآئِلِينَ ﴿١٠﴾ ثُمَّ اسْتَوٰٓى إِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ

جواب پوچھنے والوں کو پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا ۲۵ تو اس سے

لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ أَتَيْنَا طَآئِعِينَ ﴿١١﴾

اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے

حضور علیہ الصلوٰۃ السلام سے مماثل ہونے کا دعویٰ کرے یہ بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ آپ کی بشریت بھی سب سے اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی نسبت نہیں (۱۳) اس پر ایمان لاؤ اس کی طاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھرو (۱۴) اپنے فساد عقیدہ و عمل کی (۱۵) یہ منع زکوٰۃ سے خوف دلانے کے لئے فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کو منع کرنا ایسا برا ہے کہ قرآن کریم میں مشرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا راہ خدا میں خرچ کر ڈالنا اس کے ثبات و استقلال اور صدق و اخلاص نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے مراد ہے توحید کا معتقد ہونا اور " (لا الٰہ الا اللہ) " کہنا اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ جو توحید کا اقرار کر کے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے اور قتادہ نے اس کے معنی یہ لئے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ کو واجب نہیں جانتے اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں (۱۶) کہ مرنے کے بعد اٹھنے اور جزا کے ملنے کے قائل نہیں (۱۷) جو منقطع نہ ہوگا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت بیماروں اپاہجوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل و طاعت کے قابل نہ رہیں انہیں وہی اجر ملے گا جو تندرستی میں عمل کرتے تھے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ کوئی عمل کرتا ہے اور کسی مرض یا سفر کے باعث وہ عامل اس عمل سے مجبور ہو جاتا ہے تو تندرستی اور اقامت کی حالت میں جو کرتا تھا ویسا ہی اس کے لئے لکھا جاتا ہے (۱۸) اس کی ایسی قدرت کاملہ ہے اور چاہتا تو ایک لحہ سے بھی کم میں بنا دیتا (۱۹) یعنی شریک (۲۰) اور وہی عبادت کا مستحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں سب اس کی مملوک و مخلوق ہیں اس کے بعد پھر اس کی قدرت کا بیان فرمایا جاتا ہے (۲۱) یعنی زمین میں (۲۲) پہاڑوں کے (۲۳) دریا اور نہریں اور درخت و پھل اور قسم قسم کے حیوانات وغیرہ پیدا کر کے (۲۴) یعنی دو دن زمین کی پیدائش اور دو دن میں یہ سب (۲۵) یعنی بخار بلند ہونے والا

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ اَوْحٰى فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ

تو انہیں پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں (۲۶) اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے

اَمْرَهَاؕ وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَ حِفْظًاؕ ذٰلِكَ

احکام بھیجے (۲۷) اور ہم نے نیچے کے آسمان کو (۲۸) چراغوں سے آراستہ کیا (۲۹) اور نگہبانی کے لئے (۳۰) یہ اس

تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ (۱۲) فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً

عزت والے علم والے کا ٹھہرایا ہوا ہے پھر اگر وہ منہ پھیریں (۳۱) تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے

مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَؕ (۱۳) اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ

جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی (۳۲) جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے

اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ

(۳۳) کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بولے (۳۴) ہمارا رب

رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓىٕكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ (۱۴) فَاَمَّا عَادٌ

چاہتا تو فرشتے اتارتا (۳۵) تو جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اسے نہیں مانتے (۳۶) تو وہ جو عاد تھے

فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا

انہیں نے زمین میں ناحق تکبر کیا (۳۷) اور بولے ہم سے زیادہ کس کا

قُوَّةًؕ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةًؕ

زور اور کیا انہوں نے نہ جانا کہ اللہ جس نے انہیں بنایا ان سے زیادہ قوی ہے

(۲۶) یہ کل چھ دن ہوئے ان میں سب سے پچھلا جمعہ ہے (۲۷) وہاں کے رہنے والوں کو طاعات و عبادات و امر و نہی کے (۲۸) جو زمین سے قریب ہے (۲۹) یعنی روشن ستاروں سے (۳۰) شیاطین مسترقہ سے (۳۱) یعنی اگر یہ مشرکین اس بیان کے بعد بھی ایمان لانے سے اعراض کریں (۳۲) یعنی عذاب مہلک سے جیسا ان پر آیا تھا (۳۳) یعنی قوم عاد و ثمود کے رسول ہر طرف سے آتے تھے اور ان کی ہدایت کی ہر تدبیر عمل میں لاتے تھے اور انہیں ہر طرح نصیحت کرتے تھے (۳۴) ان کی قوم کے کافران کے جواب میں کہ (۳۵) بجائے تمہارے تم تو ہماری مثل آدمی ہو (۳۶) یہ خطاب ان کا حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام اور تمام انبیاء سے تھا جنہوں نے ایمان کی دعوت دی امام بغوی نے باسناد ثعلبی حضرت جابر سے روایت کی کہ جماعت قریش نے جن میں ابو جہل وغیرہ سردار بھی تھے یہ تجویز کیا کہ کوئی ایسا شخص جو شعر سحر کہانت میں ماہر ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے کے لئے بھیجا جائے چنانچہ عتبہ بن ربیعہ کا انتخاب ہوا عتبہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ بہتر ہیں یا ہاشم آپ بہتر ہیں یا عبد المطلب آپ بہتر ہیں یا عبد اللہ آپ کیوں ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتاتے ہیں حکومت کا شوق ہو تو ہم آپ کو بادشاہ مان لیں آپ کے پھریرے اڑائیں عورتوں کا شوق ہو تو قریش کی جن لڑکیوں میں سے آپ پسند کریں ہم دس آپ کے عقد میں دیں مال کی خواہش ہو تو اتنا جمع کر دیں جو آپ کی نسلوں سے بھی بچ رہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تمام گفتگو خاموش سنتے رہے جب عتبہ اپنی تقریر کر کے خاموش ہوا تو حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی سورت حٰمٓ سجدہ پڑھی جب آپ آیت " فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ " پر پہنچے تو عتبہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ حضور کے دہان مبارک پر رکھ دیا اور آپ کو رشتہ و قرابت کے واسطہ سے قسم دلائی اور ڈر کر اپنے گھر بھاگ گیا جب قریش اس کے مکان پر پہنچے تو اس نے تمام بیان کر کے کہا کہ خدا کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کہتے ہیں نہ وہ شعر ہے نہ سحر ہے نہ کہانت میں ان چیزوں کو خوب جانتا ہوں میں نے ان کا کلام سنا جب انہوں نے آیت فَاِنْ اَعْرَضُوْا پڑھی تو میں نے ان کے دہان مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور انہیں قسم دی کہ بس کریں اور تم جانتے ہی ہو کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہی ہو جاتا ہے ان کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی مجھے اندیشہ ہو گیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل نہ ہونے لگے (۳۷) قوم عاد کے لوگ بڑی قوی اور شہ زور تھے جب حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں عذاب الٰہی سے ڈرایا تو انہوں نے کہا ہم اپنی طاقت سے عذاب کو ہٹا سکتے ہیں

وَكَانُوا بِآيٰتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا

اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے تو ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی سخت گرج کی ف۳۸

فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ان کی شامت کے دنوں میں کہ ہم انھیں رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی زندگی میں

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ

اور بے شک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور ان کی مدد نہ ہو گی اور رہے ثمود

فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ

انھیں ہم نے راہ دکھائی ف۳۹ تو انھوں نے سوجھنے پر اندھے ہونے کو پسند کیا ف۴۰ تو انھیں ذلت

صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ

کے عذاب کی کڑک نے آلیا ف۴۱ سزا ان کے کئے کی ف۴۲ اور ہم نے ف۴۳ انھیں بچالیا

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ

جو ایمان لائے ف۴۴ اور ڈرتے تھے ف۴۵ اور جس دن اللہ کے دشمن ف۴۶ آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے

يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ

اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ پچھلے آملیں ف۴۷ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور

اَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ

ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے سب ان پر ان کے کئے کی گواہی دیں گے ف۴۸ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے

(۳۸) نہایت ٹھنڈی بغیر بارش کے (۳۹) اور نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے (۴۰) اور ایمان کے مقابلہ میں کفر اختیار کیا (۴۱) اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کئے گئے (۴۲) یعنی ان کے شرک و تکذیب پیغمبر اور معاصی کی (۴۳) صاعقہ کے اس ذلت والے عذاب سے (۴۴) حضرت صالح علیہ السلام پر (۴۵) شرک اور اعمال خبیثہ سے (۴۶) یعنی کفار اگلے اور پچھلے (۴۷) پھر سب کو دوزخ میں ہانک دیا جائے گا (۴۸) اعضاء بحکم الٰہی بول اٹھیں گے اور جو جو عمل کئے تھے بتا دیں گے

لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ

تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی

شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ

اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے اور تم ف۴۹

تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا

اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور

جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

تمہاری کھالیں ف۵۰ لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا ف۵۱

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ

اور یہ ہے تمہارا وہ گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا اور اس نے تمہیں ہلاک کر دیا ف۵۲ تو اب رہ گئے

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا

ہارے ہوؤں میں پھر اگر وہ صبر کریں ف۵۳ تو آگ ان کا ٹھکانا ہے ف۵۴ اور اگر وہ منانا چاہیں

فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا

تو کوئی ان کا منانا نہ مانے ف۵۵ اور ہم نے ان پر کچھ ساتھی تعینات کئے ف۵۶ انھوں نے انھیں بھلا

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ

کر دکھایا جو ان کے آگے ہے ف۵۷ اور جو ان کے پیچھے ف۵۸ اور ان پر بات پوری ہوئی ف۵۹ ان گروہوں کے

(۴۹) گناہ کرتے وقت (۵۰) تمہیں تو اس کا گمان بھی نہ تھا بلکہ تم تو بعث و جزا کے سرے ہی سے قائل نہ تھے (۵۱) جو تم چھپا کر کرتے ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ظاہری باتیں جانتا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے اس کو نہیں جانتا (معاذ اللہ) (۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنیٰ یہ ہیں کہ تمہیں جہنم میں ڈال دیا (۵۳) عذاب پر (۵۴) یہ صبر بھی کار آمد نہیں (۵۵) یعنی حق تعالیٰ ان سے راضی نہ ہو چاہے کتنا ہی منت کریں کسی طرح عذاب سے رہائی نہیں (۵۶) شیاطین میں سے (۵۷) یعنی دنیا کی زیب و زینت اور خواہشات نفس کا اتباع (۵۸) یعنی امر آخرت یہ وسوسہ ڈال کر کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے نہ حساب نہ عذاب چین ہی چین ہے (۵۹) عذاب کی

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا

ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے جن اور آدمیوں کے بے شک وہ

خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ

زیاں کار تھے اور کافر بولے ف۶۰ یہ قرآن نہ سنو

وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور اس میں بیہودہ غل کرو ف۶۱ شاید یونہی تم غالب آؤ ف۶۲ تو بے شک ضرور ہم کافروں کو

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

سخت عذاب چکھائیں گے اور بے شک ہم ان کے برے سے برے کام کا انہیں بدلہ دیں گے ف۶۳

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءً

یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ اس میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس کی

بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ

کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اور کافر بولے ف۶۴ اے ہمارے رب

اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ

ہمیں دکھا وہ دونوں جن اور آدمی جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا ف۶۵ کہ ہم انہیں اپنے

اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا

پاؤں تلے ڈالیں ف۶۶ کہ وہ ہر نیچے سے نیچے رہیں ف۶۷ بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب

(۶۰) یعنی مشرکین قریش (۶۱) اور شور مچاؤ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو خوب چلاؤ اونچی اونچی آوازیں نکال کر چیخو بے معنی کلمات سے شور کرو تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تاکہ کوئی قرآن سننے نہ پائے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشان ہوں (۶۲) اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرأت موقوف کر دیں (۶۳) یعنی کفر کا بدلہ سخت عذاب (۶۴) جہنم میں (۶۵) یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھا جنی بھی اور انسی شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ جہنم میں کفار ان دونوں کے دیکھنے کی خواہش کریں گے (۶۶) آگ میں (۶۷) درک اسفل میں ہم سے زیادہ سخت عذاب میں

اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا

اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ف۶۸ ان پر فرشتے اترتے ہیں ف۶۹ کہ نہ ڈرو ف۷۰

وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور نہ غم کرو ف۷۱ اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا ف۷۲

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا

ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں ف۷۳ اور آخرت میں ف۷۴ اور تمہارے لئے ہے اس میں

مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ

جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو ف۷۵ مہمانی بخشنے والے مہربان کی

غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ

طرف سے اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے ف۷۶ اور

عَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي

نیکی کرے ف۷۷ اور کہے میں مسلمان ہوں ف۷۸ اور نیکی

الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ

اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال ف۷۹ جبھی وہ کہ تجھ

بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا

میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست ف۸۰ اور یہ دولت ف۸۱ نہیں ملتی مگر

ع ۴ ۱۸

(۶۸) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے فرمایا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کرے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجالائے اور معاصی سے بچے (۶۹) موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک وقت موت دوسرے قبر میں تیسرے قبروں سے اٹھنے کے وقت (۷۰) موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے (۷۱) اہل اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا (۷۲) اور فرشتے کہیں گے (۷۳) تمہاری حفاظت کرتے تھے (۷۴) تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہوں گے (۷۵) یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت و لذت (۷۶) اس کی توحید و عبادت کی طرف کہا گیا ہے کہ اس دعوت دینے والے سے مراد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی (۷۷) شان نزول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت موذنوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے وہ اس میں داخل ہے دعوت الی اللہ کے کئی مرتبے ہیں اول دعوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات اور حجج و براہین و سیف کے ساتھ یہ مرتبہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہے دوم دعوت علماء فقط حجج و براہین کے ساتھ اور علماء کئی طرح کے ہیں ایک عالم باللہ دوسرے عالم بصفات اللہ تیسرے عالم باحکام اللہ مرتبہ سوم دعوت مجاہدین ہے یہ کفار کو سیف کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کرلیں مرتبہ چہارم موذنین کی دعوت نماز کے لئے عمل صالح کی دو قسم ہے ایک وہ جو قلب سے ہو وہ معرفت الٰہی ہے دوسرے جو اعضاء سے ہو تو وہ تمام طاعات ہیں (۷۸) اور یہ فقط قول نہ ہو بلکہ دین اسلام کا دل سے معتقد ہو کر کہے کہ سچا کہنا یہی ہے (۷۹) مثلاً غصہ کو صبر سے اور جہل کو حلم سے بدسلوکی کو عفو سے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی برائی کرے تو معاف کر (۸۰) یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی شدت عداوت کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ

صابروں کو اور اسے نہیں پاتا مگر بڑے نصیب والا اور اگر تجھے شیطان

مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾

کا کوئی کونچا (تکلیف) پہنچے ف۸۲ تو اللہ کی پناہ مانگ ف۸۳ بے شک وہی سنتا جانتا ہے

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا

اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند ف۸۴ سجدہ نہ کرو

لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ

سورج کو اور نہ چاند کو ف۸۵ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ف۸۶ اگر

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ

تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں ف۸۷ تو وہ جو تمہارے رب کے

رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدۃ

پاس ہیں ف۸۸ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اکتاتے نہیں

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی ف۸۹ پھر جب ہم نے اس پر

عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْۤ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ

پانی اُتارا ف۹۰ ترو تازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اسے جلایا ضرور مُردے

نے ان کے ساتھ سلوک نیک کیا ان کی صاحب زادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادق المحبت جان نثار ہوگئے (۸۱) یعنی بدیوں کو نیکیوں سے دفع کرنے کی خصلت (۸۲) یعنی شیطان تجھ کو برائیوں پر ابھارے اور اس خصلت نیک سے اور اس کے علاوہ اور نیکیوں سے منحرف کرے (۸۳) اس کے شر سے اور اپنی نیکیوں پر قائم رہ شیطان کی راہ نہ اختیار کر اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے گا (۸۴) جو اس کی قدرت و حکمت اور اس کی ربوبیت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں (۸۵) کیونکہ وہ مخلوق ہیں اور حکم خالق سے مسخر ہیں اور جو ایسا ہو مستحق عبادت نہیں ہو سکتا (۸۶) وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے (۸۷) صرف اللہ کو سجدہ کرنے سے (۸۸) ملائکہ وہ (۸۹) سوکھی کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں (۹۰) بارش نازل کی

الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ

جلائے گا بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے بے شک وہ جو ہماری آیتوں میں

فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ

ٹیڑھے چلتے ہیں۹۱ ہم سے چھپے نہیں۹۲ تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا۹۳ وہ بھلا

اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا

یا جو قیامت میں امان سے آئے گا۹۴ جو جی میں آئے کرو بے شک وہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ

تمہارے کام دیکھ رہا ہے بے شک جو ذکر سے منکر ہوئے۹۵ جب وہ ان کے پاس آیا

وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ

ان کی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھ اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے۹۶ باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے

وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا یُقَالُ

نہ اس کے پیچھے سے۹۷ اتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا تم سے نہ فرمایا

لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ

جائے گا۹۸ مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا کہ بے شک تمہارا رب بخشش

مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا

والا۹۹ اور دردناک عذاب والا ہے۱۰۰ اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن کرتے۱۰۱

(۹۱) اور تاویل آیات میں صحت واستقامت سے عدول وانحراف کرتے ہیں (۹۲) ہم انہیں اس کی سزا دیں گے (۹۳) یعنی کافر ملحد (۹۴) مومن صادق العقیدہ بے شک وہی بہتر ہے (۹۵) یعنی قرآن کریم سے اور انہوں نے اس میں طعن کئے (۹۶) بے عدیل و بے نظیر جس کی ایک سورت کا مثل بنانے سے تمام خلق عاجز ہے (۹۷) یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پاسکتا وہ تغییر وتبدیل و کمی وزیادتی سے محفوظ ہے شیطان اس میں تصرف کی قدرت نہیں رکھتا (۹۸) اللہ تعالیٰ کی طرف سے (۹۹) اپنے انبیاء کے لئے علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کیلئے (۱۰۰) انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں اور تکذیب کرنے والوں کے لئے (۱۰۱) جیسا کہ یہ کفار بطریق اعتراض کہتے ہیں کہ یہ قرآن عجمی زبان میں کیوں نہ اترا

لَقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَؔعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ

تو ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں کیوں نہ کھولی گئیں ف۱۰۲ کیا کتاب عجمی اور نبی عربی ف۱۰۳ تم فرماؤ وہ ف۱۰۴

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ

ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے ف۱۰۵ اور وہ جو ایمان نہیں لاتے ان

اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَیْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓىٕكَ یُنَادَوْنَ مِنْ

کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے ف۱۰۶ اور وہ ان پر اندھا پن ہے ف۱۰۷ گویا وہ دور جگہ سے

مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ۠﴿۴۴﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ

پکارے جاتے ہیں ف۱۰۸ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹ تو اس میں اختلاف

فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ

کیا گیا ف۱۱۰ اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی ف۱۱۱ تو جبھی ان کا فیصلہ ہو جاتا ف۱۱۲

وَ اِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

اور بے شک وہ ف۱۱۳ ضرور اس کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں جو نیکی کرے وہ

فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ

اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم

لِّلْعَبِیْدِ ﴿۴۶﴾

نہیں کرتا

(۱۰۲) اور زبان عربی میں بیان نہ کی گئیں کہ ہم سمجھ سکتے (۱۰۳) یعنی کتاب نبی کی زبان کے خلاف کیوں اتری حاصل یہ ہے کہ قرآن پاک عجمی زبان میں ہوتا تو یہ کافر اعتراض کرتے عربی میں آیا تو معترض ہوئے بات یہ ہے کہ خوئے بدرا بہانہ بسیار ایسے اعتراض طالب حق کی شان کے لائق نہیں (۱۰۴) قرآن شریف (۱۰۵) کہ حق کی راہ بتاتا ہے گمراہی سے بچاتا ہے جہل و شک وغیرہ قلبی امراض سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لئے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا دفع مرض کے لئے موثر ہے (۱۰۶) کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں (۱۰۷) کہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں (۱۰۸) یعنی وہ اپنے عدم قبول سے اس حالت کو پہنچ گئے ہیں جیسا کہ کسی کو دور سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی بات نہ سنے نہ سمجھے (۱۰۹) یعنی توریت مقدس (۱۱۰) بعضوں نے اس کو مانا اور بعضوں نے نہ مانا بعضوں نے اس کی تصدیق کی اور بعضوں نے تکذیب (۱۱۱) یعنی حساب و جزا کو روز قیامت تک موخر فرما دیا ہوتا (۱۱۲) اور دنیا ہی میں انہیں اس کی سزا دے دی جاتی (۱۱۳) یعنی کتاب الٰہی کی تکذیب کرنے والے

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ

قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ف۱۱۴ اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا

أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ

اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنے مگر اس کے علم سے ف۱۱۵ اور جس دن انہیں ندا فرمائے گا ف۱۱۶

أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم

کہاں ہیں میرے شریک ف۱۱۷ کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے ہیں کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ف۱۱۸ اور گم گیا ان سے

مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْأَمُ

جسے پہلے پوجتے تھے ف۱۱۹ اور سمجھ لیے کہ انہیں کہیں ف۱۲۰ بھاگنے کی جگہ نہیں آدمی بھلائی

الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَ

مانگنے سے نہیں اکتاتا ف۱۲۱ اور کوئی برائی پہنچے ف۱۲۲ تو نا امید آس ٹوٹا ف۱۲۳ اور

لَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا

اور اگر ہم اسے کچھ اپنی رحمت کا مزہ دیں ف۱۲۴ اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی تو کہے گا یہ تو میری ہے

لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي

ف۱۲۵ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی اور اگر ف۱۲۶ میں رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے

عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم

لئے اس کے پاس بھی خوبی ہی ہے ف۱۲۷ تو ضرور ہم بتادیں گے کافروں کو جو انہوں نے کیا ف۱۲۸ اور ضرور انہیں گاڑھا

(۱۱۴) تو جس سے وقت قیامت دریافت کیا جائے اس کو لازم ہے کہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے (۱۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے برآمد ہونے کے قبل اس کے احوال کو جانتا ہے اور مادہ کے حمل کو اور اس کی ساعتوں کو اور وضع کے وقت کو اور اس کے ناقص و غیر ناقص اور اچھے اور برے اور نر و مادہ ہونے کو سب کو جانتا ہے اس کا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہئے اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اولیائے کرام اصحاب کشف بسا اوقات ان امور کی خبریں دیتے ہیں اور وہ صحیح واقع ہوتی ہیں بلکہ کبھی منجم اور کاہن بھی خبریں دیتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی خبریں تو محض اٹکل کی باتیں ہیں جو اکثر و بیشتر غلط ہو جایا کرتی ہیں وہ علم ہی نہیں بے حقیقت باتیں ہیں اور اولیاء کی خبریں بے شک صحیح ہوتی ہیں اور وہ علم سے فرماتے ہیں اور یہ علم ان کا ذاتی نہیں اللہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہے تو حقیقت میں یہ اسی کا علم ہوا غیر کا نہیں (خازن) (۱۱۶) یعنی اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا کہ (۱۱۷) جو تم نے دنیا میں گھڑ رکھے تھے جنہیں تم پوجا کرتے تھے اس کے جواب میں مشرکین (۱۱۸) جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شریک ہے یعنی ہم سب مومن موحد ہیں یہ مشرکین عذاب دیکھ کر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بری ہونے کا اظہار کریں گے (۱۱۹) دنیا میں یعنی بت (۱۲۰) عذاب الٰہی سے بچنے اور (۱۲۱) ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تونگری و تندرستی مانگتا رہتا ہے (۱۲۲) یعنی کوئی سختی و بلا و معاش کی تنگی (۱۲۳) اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے یہ اور اس کے بعد جو ذکر فرمایا جاتا ہے وہ کافر کا حال ہے اور مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (۱۲۴) صحت و سلامت و مال و دولت عطا فرما کر (۱۲۵) خالص میرا حق ہے میں اپنے عمل سے اس کا مستحق ہوں (۱۲۶) بالفرض جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں (۱۲۷) یعنی وہاں بھی میرے لئے دنیا کی طرح عیش و راحت و عزت و کرامت ہے (۱۲۸) یعنی ان کے اعمال قبیحہ اور ان اعمال کے نتائج اور جس عذاب کے وہ مستحق ہیں اس سے انہیں آگاہ کر دیں گے

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ

عذاب چکھائیں گے ۱۲۹ اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے ۱۳۰ اور اپنی طرف دور ہٹ

وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ

جاتا ہے ۱۳۱ اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے ۱۳۲ تو چوڑی دعا والا ہے ۱۳۳ تم فرماؤ ۱۳۴ بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے

عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾

پاس سے ہے ۱۳۵ پھر تم اس کے منکر ہوئے تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو دور کی ضد میں ہے ۱۳۶

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ

ابھی ہم انہیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں ۱۳۷ اور خود ان کے آپے میں ۱۳۸ یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ بےشک وہ

الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾ أَلَا إِنَّهُمْ

حق ہے ۱۳۹ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں سنو انہیں ضرور

فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ﴿٥٤﴾

اپنے رب سے ملنے میں شک ہے ۱۴۰ سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے ۱۴۱

ع ۱۰

سُورَةُ الشُّورَىٰ ۴۲ مَكِّيَّةٌ ۶۲ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۵۳ رکوعاتہا ۵

سورۃ شوریٰ مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱ اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

حمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ

یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف ۲ اور تم سے اگلوں کی طرف ۳

(۱۲۹) یعنی نہایت سخت (۱۳۰) اور اس احسان کا شکر بجا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اتراتا ہے اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھول جاتا ہے (۱۳۱) یاد الٰہی سے تکبر کرتا ہے (۱۳۲) کسی قسم کی پریشانی بیماری یا ناداری وغیرہ کی پیش آتی ہے (۱۳۳) خوب دعائیں کرتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور لگاتار دعائیں مانگے جاتا ہے (۱۳۴) اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کفار سے (۱۳۵) جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور براہین قطعیہ ثابت کرتی ہیں (۱۳۶) حق کی مخالفت کرتا ہے (۱۳۷) آسمان وزمین کے اقطار میں سورج چاند ستارے نباتات حیوان یہ سب اس کی قدرت وحکمت پر دلالت کرنے والے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی امتوں کی اجڑی ہوئی بستیاں ہیں جن سے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان نشانیوں سے مشرق ومغرب کی وہ فتوحات مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے نیاز مندوں کو عنقریب عطا فرمانے والا ہے (۱۳۸) ان کی ہستیوں میں لاکھوں لطائف صنعت اور بے شمار عجائب حکمت ہیں یا یہ معنی ہیں کہ بدر میں کفار کو مغلوب ومقہور کر کے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرا دیا یا یہ معنی ہیں کہ مکہ مکرمہ فتح فرما کر ان میں اپنی نشانیاں ظاہر ہو جائے (۱۳۹) یعنی اسلام وقرآن کی سچائی اور حقانیت ان پر ظاہر ہو جائے (۱۴۰) کیونکہ وہ بعث وقیامت کے قائل نہیں ہیں (۱۴۱) کوئی چیز اس کے احاطہ علمی سے باہر نہیں اور اس کے معلومات غیر متناہی ہیں

(۱) سورۂ شوریٰ جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک قول میں اس کی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جن میں کی پہلی قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ہے اس سورت میں پانچ رکوع ترپن آیتیں آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار پانچ سو اٹھاسی حرف ہیں (۲) غیبی خبریں (خازن) (۳) انبیاء علیہم السلام سے وحی فرما چکا

اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۳ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ

اللہ عزت و حکمت والا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۴ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

بلندی و عظمت والا ہے قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں ف۴ اور فرشتے اپنے

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ

رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں ف۵ سن لو بے شک

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۵ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهٖٓ أَوْلِيَآءَ

اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جنہوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا رکھے ہیں ف۶

اللّٰهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۶ وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَآ

وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں ف۷ اور تم ان کے ذمہ دار نہیں ف۸ اور یونہی ہم نے تمہاری

إِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ

طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں ف۹ اور تم ڈراؤ

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۷ وَلَوْ

اکٹھے ہونے کے دن سے جس میں کچھ شک نہیں ف۱۰ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں اور

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِي

اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کر دیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے

(۴) اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے علوئے شان سے (۵) یعنی ایمان داروں کے لئے کیونکہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ ان کے لئے استغفار کریں یہ ہو سکتا ہے کہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ انہیں ایمان دے کر ان کی مغفرت فرما (۶) یعنی بت جن کو وہ پوجتے اور معبود سمجھتے ہیں (۷) ان کے اعمال افعال اس کے سامنے ہیں وہ انہیں بدلا دے گا (۸) تم سے ان کے افعال کا مواخذہ نہ ہو گا (۹) یعنی تمام عالم کے لوگ ان سب کو (۱۰) یعنی روز قیامت سے ڈراؤ جس میں اللہ تعالیٰ اولین و آخرین اور اہل آسمان و زمین سب کو جمع فرمائے گا اور اس جمع کے بعد پھر سب متفرق ہوں گے (۱۱) اس کو اسلام کی توفیق دیتا ہے

رَحْمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ

وف۱۱ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار وف۱۲ کیا اللہ کے سوا

دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ وَ هُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰی ؗ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ

اور والی ٹھہرا لئے ہیں وف۱۳ تو اللہ ہی والی ہے اور وہ مُردے جِلائے گا اور وہ سب کچھ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۹ وَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ

کر سکتا ہے وف۱۴ تم جس بات میں وف۱۵ اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے وف۱۶

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ۝۱۰ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ

یہ ہے اللہ میرا رب میں نے اس پر بھروسہ کیا اور میں اس کی طرف رجوع لاتا ہوں وف۱۷ آسمانوں اور زمین کا

وَ الْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ

بنانے والا تمہارے لئے تمہیں میں سے وف۱۸ جوڑے بنائے اور نر و مادہ چوپائے

یَذْرَؤُكُمْ فِیْهِ ؕ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱۱ لَهٗ

اس سے وف۱۹ تمہاری نسل پھیلاتا ہے اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے اسی کیلئے ہیں

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں وف۲۰ روزی وسیع کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے وف۲۱

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۱۲ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا

بے شک وہ سب کچھ جانتا ہے تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا وف۲۲

(۱۲) یعنی کافروں کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں (۱۳) یعنی کفار نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا والی بنالیا ہے یہ باطل ہے (۱۴) تو اسی کو والی بنانا سزاوار ہے (۱۵) دین کی باتوں میں سے کفار کے ساتھ (۱۶) روز قیامت تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا تم ان سے کہو (۱۷) ہر امر میں (۱۸) یعنی تمہاری جنس میں سے (۱۹) یعنی اس تزویج سے (خازن) (۲۰) مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں خواہ مینہ کے خزانے ہوں یا رزق کے (۲۱) جس کے لئے چاہے وہ مالک ہے رزق کی کنجیاں اس کے دست قدرت میں ہیں (۲۲) نوح علیہ السلام صاحب شریعت انبیاء میں سب سے پہلے نبی ہیں

وَالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسٰۤى

اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ف۲۳ اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا ف۲۴

اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ مَا

کہ دین ٹھیک رکھو ف۲۵ اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو ف۲۶ مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ ف۲۷ جس

تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِؕ اَللّٰهُ یَجْتَبِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ

کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنے قریب کے لئے چن لیتا ہے جسے چاہے ف۲۸ اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اسے جو

یُّنِیْبُ (۱۳) وَمَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْؕ

رجوع لائے ف۲۹ اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا تھا ف۳۰ آپس کے حسد سے ف۳۱

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْؕ

اور اگر تمہارے رب کی ایک بات گزر نہ چکی ہوتی ف۳۲ ایک مقرر میعاد تک ف۳۳ تو کب کا ان میں فیصلہ کردیا ہوتا ف۳۴

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ (۱۴)

اور بے شک وہ جو ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے ف۳۵ وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۳۶

فَلِذٰلِكَ فَادْعُۚ وَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْۚ وَقُلْ

تو اسی لئے بلاؤ ف۳۷ اور ثابت قدم رہو ف۳۸ جیسا تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ

اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْؕ

میں ایمان لایا اس پر جو کوئی کتاب اللہ نے اتاری ف۳۹ اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں ف۴۰

(۲۳) اے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۴) معنی یہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ تک اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنے انبیاء ہوئے سب کے لئے ہم نے دین کی ایک ہی راہ مقرر کی جس میں وہ سب متفق ہیں وہ راہ یہ ہے (۲۵) مراد دین سے اسلام ہے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی طاعت اور اس پر اور اس کے رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر اور روز جزا پر اور باقی تمام ضروریات دین پر ایمان لانا لازم کرو کہ یہ امور تمام انبیاء کی امتوں کے لئے یکساں لازم ہیں (۲۶) حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جماعت رحمت اور فرقت عذاب ہے خلاصہ یہ ہے کہ اصول دین میں تمام مسلمان خواہ وہ کسی عہد یا کسی امت کے ہوں یکساں ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں البتہ احکام میں امتیں باعتبار اپنے احوال و خصوصیات کے جداگانہ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا (۲۷) یعنی بتوں کو چھوڑنا اور توحید اختیار کرنا (۲۸) اپنے بندوں میں سے اسی کو توفیق دیتا ہے (۲۹) اور اس کی اطاعت قبول کرے (۳۰) یعنی اہل کتاب نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی کوئی کافر ہو گیا وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہو جانا گمراہی ہے لیکن باوجود اس کے انہوں نے یہ سب کچھ کیا (۳۱) اور ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں (۳۲) عذاب کے موخر فرمانے کی (۳۳) یعنی روز قیامت تک (۳۴) کافروں پر دنیا میں عذاب نازل فرماکر (۳۵) یعنی یہود و نصاریٰ (۳۶) یعنی اپنی کتاب پر مضبوط ایمان نہیں رکھتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ قرآن کی طرف سے یا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شک میں پڑے ہیں (۳۷) یعنی ان کفار کے اس اختلاف و پراگندگی کی وجہ سے انہیں توحید اور ملت حنیفیہ پر متفق ہونے کی دعوت دو (۳۸) دین پر اور دین کی دعوت دینے پر (۳۹) یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر کیونکہ متفرقین بعض پر ایمان لاتے تھے اور بعض سے کفر کرتے تھے (۴۰) تمام چیزوں میں اور جمیع احوال میں اور ہر فیصلہ میں

اللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ

اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے ف۴۱ ہمارے لئے ہمارا عمل اور تمہارے لئے تمہارا کیا ف۴۲ کوئی حجت نہیں ہم میں اور

بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی

تم میں ف۴۳ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا ف۴۴ اور اسی کی طرف پھرنا ہے اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے

اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کرچکے ہیں ف۴۵ ان کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور

عَلَیْهِمْ غَضَبٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ

ان پر غضب ہے ف۴۶ اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ف۴۷ اللہ ہے جس نے حق کے

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَ ؕ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾

ساتھ کتاب اتاری ف۴۸ اور انصاف کی ترازو ف۴۹ اور تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ف۵۰

یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ

اس کی جلدی مچا رہے ہیں وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے ف۵۱ اور جنہیں اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر

مِنْهَا ۙ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ

رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بے شک وہ حق ہے سنتے ہو بے شک جو قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور

لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ

دُور کی گمراہی میں ہیں اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے ف۵۲ جسے چاہے روزی دیتا ہے ف۵۳ اور

(۴۱) اور ہم سب اس کے بندے (۴۲) ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا (۴۳) کیونکہ حق ظاہر ہو چکا وَھٰذِہٖ الْاٰیَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰیَةِ الْقِتَالِ (۴۴) روزِ قیامت (۴۵) مراد ان جھگڑنے والوں سے یہود ہیں وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو پھر کفر کی طرف لوٹائیں اس لئے جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے ہم تم سے بہتر ہیں (۴۶) بسبب ان کے کفر کے (۴۷) آخرت میں (۴۸) یعنی قرآن پاک جو قسم قسم کے دلائل و احکام پر مشتمل ہے (۴۹) یعنی اس نے اپنی کتبِ منزلہ میں عدل کا حکم دیا بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے (۵۰) شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریق تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی (۵۱) اور یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہی نہیں اسی لئے بطریق تمسخر جلدی مچاتے ہیں (۵۲) بے شمار احسان کرتا ہے نیکوں پر بھی اور بدوں پر بھی حتی کہ بندے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ انہیں بھوک سے ہلاک نہیں کرتا (۵۳) اور فراخی عیش عطا فرماتا ہے مومن کو بھی اور کافر کو بھی حسب اقتضاء حکمت حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بعضے مومن بندے ایسے ہیں کہ تونگری ان کی قوت و ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں فقیر محتاج کردوں تو ان کے عقیدے فاسد ہو جائیں اور بعضے بندے ایسے ہیں کہ تنگی اور محتاجی ان کے قوت ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں غنی مالدار کردوں تو ان کے عقیدے خراب ہو جائیں

هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ

وہی قوت و عزت والا ہے جو آخرت کی کھیتی چاہے وف۵۴ ہم اس کے لیے اس کی

حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي

کھیتی بڑھائیں وف۵۵ اور جو دنیا کی کھیتی چاہے وف۵۶ ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے وف۵۷

الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ

اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں وف۵۸ یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں وف۵۹ جنھوں نے ان کے لئے وف۶۰ وہ

مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَاِنَّ

دین نکال دیا ہے وف۶۱ کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی وف۶۲ اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا وف۶۳ تو یہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا وف۶۴ اور بیشک

الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے وف۶۵ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے سہمے

كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہوئے ہوں گے وف۶۶ اور وہ ان پر پڑ کر رہیں گی وف۶۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ

فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

جنت کی پھلواریوں میں ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ہے جو چاہیں یہی بڑا

الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

فضل ہے یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے

(۵۴) یعنی جس کو اپنے اعمال سے نفع آخرت مقصود ہو (۵۵) اس کو نیکیوں کی توفیق دیکر اور اس کے لئے خیرات وطاعات کی راہیں سہل کر کے اور اس کی نیکیوں کا ثواب بڑھا کر (۵۶) یعنی جس کا عمل محض دنیا حاصل کرنے کے لئے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو (مدارک) (۵۷) یعنی دنیا میں جتنا اس کے لئے مقدر کیا ہے (۵۸) کیونکہ اس نے آخرت کے لئے عمل کیا ہی نہیں (۵۹) معنی یہ ہیں کہ کیا کفار مکہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا یا ان کے کچھ ایسے شرکاء ہیں شیاطین وغیرہ (۶۰) کفری دینوں میں سے (۶۱) جو شرک و انکار بعث پر مشتمل ہے (۶۲) یعنی وہ دین الٰہی کے خلاف ہے (۶۳) اور جزاء کے لئے روز قیامت معین نہ فرمادیا گیا ہوتا (۶۴) اور دنیا ہی میں تکذیب کرنے والوں کو گرفتار عذاب کر دیا جاتا (۶۵) آخرت میں اور ظالموں سے مراد یہاں کافر ہیں (۶۶) یعنی کفر و اعمال خبیثہ سے جو انھوں نے دنیا میں کمائے تھے اس اندیشہ سے کہ اب ان کی سزا ملنے والی ہے (۶۷) ضرور ان سے کسی طرح بچ نہیں سکتے ڈریں یا نہ ڈریں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى

اور اچھے کام کئے تم فرماؤ میں اس ۶۸ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ۶۹ مگر قرابت کی محبت

الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

۷۰ اور جو نیک کام کرے ۷۱ ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بے شک اللہ

غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ

بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے یا ۷۲ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ۷۳ اور اللہ چاہے تو

اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ

تمہارے اوپر اپنی رحمت وحفاظت کی مہر فرمادے ۷۴ اور مٹاتا ہے باطل کو ۷۵ اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ۷۶

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ

بے شک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول

عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ

فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ۷۷ اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور دعا قبول فرماتا ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

ان کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انھیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے ۷۸ اور

الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ

کافروں کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا

(۶۸) تبلیغ رسالت اور ارشاد وہدایت (۶۹) اور تمام انبیاء کا یہی طریقہ ہے شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انھوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق واحسانات یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لئے ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کے لئے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرما دیئے (۷۰) تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مودت محبت واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہوگی معنی یہ ہیں کہ میں ہدایت وارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں انھیں ایذا نہ دو حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پاک ہے (بخاری) مسئلہ اہل قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ ہے کہ مراد اس سے حضرت علی وحضرت فاطمہ وحسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک قول یہ ہے کہ آل علی وآل عقیل وآل جعفر وآل عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ خالصین بنی ہاشم وبنی مطلب ہیں حضور کی ازواج مطہرات حضور کے اہل بیت میں داخل ہیں مسئلہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے (جمل وخازن وغیرہ) (۷۱) یہاں نیک کام سے مراد یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آل پاک کی محبت ہے یا تمام امور خیر (۷۲) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کفار مکہ (۷۳) نبوت کا دعویٰ کر کے یا قرآن کریم کو کتاب الٰہی بتا کر (۷۴) کہ آپ کو ان کی بدگوئیوں سے ایذا نہ ہو (۷۵) جو کفار کہتے ہیں (۷۶) جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں چنانچہ ایسا ہی کیا کہ ان کے باطل کو مٹایا اور کلمہ

لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ

تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے ۷۹ لیکن وہ اندازہ سے اتارتا ہے جتنا چاہے بےشک وہ بندوں سے خبردار ہے ۸۰

بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ

انہیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ مینہ اتارتا ہے ان کے ناامید ہونے پر اور اپنی رحمت پھیلاتا

رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ

ہے ۸۱ اور وہی کام بنانے والا ہے سب خوبیوں سراہا اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی

الْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ

پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور وہ ان کے اکٹھا کرنے پر ۸۲ جب چاہے

قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ

قادر ہے اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا ۸۳

يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ

اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے اور تم زمین میں قابو سے نہیں نکل سکتے ۸۴ اور نہ اللہ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي

کے مقابل تمہارا کوئی دوست نہ مددگار ۸۵ اور اس کی نشانیوں سے ہیں ۸۶ دریا میں

الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ۭ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي

چلنے والیاں جیسے پہاڑیاں وہ چاہے تو ہوا تھما دے ۸۷ کہ اس کی پیٹھ پر ۸۸ ٹھہری رہ

بقیہ صفحہ ۸۷۴ = اسلام کو غالب کیا (۷۷) مسئلہ توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی و معصیت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے مجتنب رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس حق سے بطریق شرعی عہدہ برآ ہو (۷۸) یعنی جتنا دعا مانگنے والے نے طلب کیا تھا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے (۷۹) تکبر و غرور میں مبتلا ہو کر (۸۰) جس کے لئے جتنا مقتضائے حکمت ہے اس کو اتنا عطا فرماتا ہے (۸۱) اور مینہ سے نفع دیتا ہے اور قحط کو دفع فرماتا ہے (۸۲) حشر کے لئے (۸۳) یہ خطاب مومنین مکلفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے رفع درجات کے لئے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں اور چھوٹے بچے جو مکلف نہیں ہیں اس آیت کے مخاطب نہیں ہیں فائدہ بعضے گمراہ فرقے جو تناسخ کے قائل ہیں اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان کے گناہوں کا نتیجہ ہو اور ابھی تک ان سے کوئی گناہ ہوا نہیں تو لازم آیا کہ اس زندگی سے پہلے کوئی اور زندگی ہو جس میں گناہ ہوئے ہوں یہ بات باطل ہے کیونکہ بچے اس کلام کے مخاطب ہی نہیں جیسا کہ بالعموم تمام خطاب عاقلین بالغین کو ہوتے ہیں پس تناسخ والوں کا استدلال باطل ہوا (۸۴) جو مصیبتیں تمہارے لئے مقدر ہو چکی ہیں ان سے کہیں بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے (۸۵) کہ اس کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت و تکلیف سے بچا سکے (۸۶) بڑی بڑی کشتیاں (۸۷) جو کشتیوں کو چلاتی ہے (۸۸) یعنی دریا کے اوپر

ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ

جائیں ف۸۹ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر شاکر کو ف۹۰ یا انہیں تباہ کردے ف۹۱

بِمَا كَسَبُوْا وَ یَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّ یَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ

لوگوں کے گناہوں کے سبب ف۹۲ اور بہت کچھ معاف فرمادے ف۹۳ اور جان جائیں وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے

اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ

ہیں کہ انہیں ف۹۴ کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں تمہیں جو کچھ ملا ہے ف۹۵ وہ جیتی دنیا میں

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰی

برتنے کا ہے ف۹۶ اور وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۹۷ بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا اُن کے لئے جو ایمان لائے اور

رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىِٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ

اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ف۹۸ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں

وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا

اور جب غصہ آئے معاف کر دیتے ہیں اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا ف۹۹ اور نماز

الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۪ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ

قائم رکھی ف۱۰۰ اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے ف۱۰۱ اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور

الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ

وہ کہ جب انہیں بغاوت پہنچے بدلہ لیتے ہیں ف۱۰۲ اور برائی کا بدلہ اسی کی

(۸۹) چلنے نہ پائیں (۹۰) صابر شاکر سے مومن مخلص مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت و عیش میں شکر (۹۱) یعنی کشتیوں کو غرق کر دے (۹۲) جو اس میں سوار ہیں (۹۳) گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے (۹۴) ہمارے عذاب سے (۹۵) دنیوی مال و اسباب (۹۶) صرف چند روز اس کو بقا نہیں (۹۷) یعنی ثواب وہ (۹۸) شان نزول یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا کل مال صدقہ کر دیا اور اس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی (۹۹) شان نزول یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر کے ایمان و طاعت کو اختیار کیا (۱۰۰) اس پر مداومت کی (۱۰۱) وہ جلدی اور خود رائی نہیں کرتے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ پر پہنچتی ہے (۱۰۲) یعنی جب ان پر کوئی ظلم کرے تو انصاف سے بدلہ لیتے ہیں اور بدلے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے ابن زید کا قول ہے کہ مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو ظلم کو معاف کر دیتے ہیں پہلی آیت میں ان کا ذکر فرمایا گیا دوسرے وہ جو ظالم سے بدلہ لیتے ہیں ان کا اس آیت میں ذکر ہے عطا نے کہا کہ یہ وہ مومنین ہیں جنھیں کفار نے مکہ مکرمہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں اس سرزمین میں تسلط دیا اور انھوں نے ظالموں سے بدلہ لیا

سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا

برابر برائی ہے ف۱۰۳ تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ

يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم

دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ف۱۰۴ اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا اُن پر کچھ مواخذہ

مِّن سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ

کی راہ نہیں مواخذہ تو انہیں پر ہے جو ف۱۰۵ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور

يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَ

زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ف۱۰۶ اُن کے لئے دردناک عذاب ہے اور

لَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَن يُضْلِلِ

بے شک جس نے صبر کیا ف۱۰۷ اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے

اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا

اس کا کوئی رفیق نہیں اللہ کے مقابل ف۱۰۸ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب

الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ

دیکھیں گے ف۱۰۹ کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ف۱۱۰ اور تم انہیں دیکھو گے کہ آگ

عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ

پر پیش کئے جاتے ہیں ذلت سے دبے لچے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں ف۱۱۱ اور

ع ۵

(۱۰۳) معنی یہ ہیں کہ بدلہ قدرِ جنایت ہونا چاہئے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو برائی کہنا مجاز ہے کہ صورۃً مشابہ ہونے کے سبب سے کہا جاتا ہے اور جس کو وہ بدلہ دیا جائے اسے برا معلوم ہوتا ہے اور برائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ بدلہ لینا جائز ہے لیکن عفو اس سے بہتر ہے (۱۰۴) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے وہ مراد ہے ہیں جو ظلم کی ابتدا کریں (۱۰۵) ابتداءً (۱۰۶) تکبر اور معاصی کا ارتکاب کر کے (۱۰۷) ظلم و ایذا پر اور بدلہ نہ لیا (۱۰۸) کہ اسے عذاب سے بچا سکے (۱۰۹) روزِ قیامت (۱۱۰) یعنی دنیا میں تاکہ وہاں جا کر ایمان لے آئیں (۱۱۱) یعنی ذلت و خوف کے باعث آگ کو دزدیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے کوئی گردن زدنی اپنے قتل کے وقت تیغ زن کی تلوار کو دزدیدہ نگاہ سے دیکھتا ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ

ایمان والے کہیں گے بے شک ہار (نقصان) میں وہ ہیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے ہار بیٹھے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كَانَ لَهُمْ

قیامت کے دن ف۱۱۲ سنتے ہو بے شک ظالم ف۱۱۳ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں اور اُن کے کوئی

مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل اُن کی مدد کرتے ف۱۱۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ

اس کے لیے کہیں راستہ نہیں ف۱۱۵ اپنے رب کا حکم مانو ف۱۱۶ اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ

لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾

کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ف۱۱۷ اس دن تمہیں کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے ف۱۱۸

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا

تو اگر وہ منہ پھیریں ف۱۱۹ تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ف۱۲۰ تم پر تو نہیں مگر

الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ

پہنچا دینا ف۱۲۱ اور جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۱۲۲ اور اس پر خوش

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

ہو جاتا ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے ف۱۲۳ بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۴ تو انسان بڑا ناشکرا ہے ف۱۲۵

(۱۱۲) جانوں کا ہارنا تو یہ ہے کہ وہ کفر اختیار کر کے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہوئے اور گھر والوں کا ہارنا یہ ہے کہ ایمان لانے کی صورت میں جنت کی جو حوریں ان کے لئے نامزد تھیں ان سے محروم ہو گئے (۱۱۳) یعنی کافر (۱۱۴) اور اس کے عذاب سے بچا سکتے (۱۱۵) خیر کا نہ وہ دنیا میں حق تک پہنچ سکے نہ آخرت میں جنت تک (۱۱۶) اور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرماں برداری کر کے توحید و عبادت الٰہی اختیار کرو (۱۱۷) اس سے مراد یا موت کا دن ہے یا قیامت کا (۱۱۸) اپنے گناہوں کا یعنی اس دن کوئی رہائی کی صورت نہیں نہ عذاب سے بچ سکتے ہو نہ اپنے اعمال قبیحہ کا انکار کر سکتے ہو جو تمہارے اعمال ناموں میں درج ہیں (۱۱۹) ایمان لانے اور اطاعت کرنے سے (۱۲۰) کہ تم پر ان کے اعمال کی حفاظت لازم ہو (۱۲۱) اور وہ تم نے ادا کر دیا (وکان ہذا قبل الامر بالجہاد) (۱۲۲) خواہ وہ دولت و ثروت ہو یا صحت و عافیت یا امن و سلامت یا جاہ و مرتبت یا اور کوئی (۱۲۳) اور کوئی مصیبت و بلا مثل قحط و بیماری و تنگ دستی وغیرہ کے رونما ہو (۱۲۴) یعنی ان کی نافرمانیوں اور معصیتوں کے سبب سے (۱۲۵) نعمتوں کو بھول جاتا ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ

اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ۱۲۶ پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا

اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا

فرمائے ۱۲۷ اور جسے چاہے بیٹے دے ۱۲۸ یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں

وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًاؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ

اور جسے چاہے بانجھ کر دے ۱۲۹ بے شک وہ علم و قدرت والا ہے اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ

یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا

اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر ۱۳۰ یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو ۱۳۱ یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ

فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ

اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے ۱۳۲ بے شک وہ بلندی و حکمت والا ہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی ۱۳۳

رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَاؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ وَ لٰكِنْ

ایک جان فزا چیز ۱۳۴ اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل ہاں

جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَاؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ

ہم نے اسے ۱۳۵ نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بے شک تم ضرور

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

سیدھی راہ بتاتے ہو ۱۳۶ اللہ کی راہ ۱۳۷ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

(۱۲۶) جیسا چاہتا ہے تصرف فرماتا کوئی دخل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا (۱۲۷) بیٹا نہ دے (۱۲۸) دختر نہ دے (۱۲۹) کہ اس کے اولاد ہی نہ ہو وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حضرت لوط و حضرت شعیب علیہما السلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سید انبیاء حبیب خدا احمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اولاد ہی نہیں ہوئی (۱۳۰) یعنی بے واسطہ اس کے دل میں القا فرما کر اور الہام کر کے بیداری میں یا خواب میں اس میں وحی کا وصول بے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں اِلَّا وَحْیًا سے یہی مراد ہے اس میں یہ قید نہیں کہ اس حال میں سامع متکلم کو دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سینہ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبح فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى میں بیان ہے یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں (تفسیر ابی السعود و کبیر و مدارک و زرقانی علی المواہب وغیرہ) (۱۳۱) یعنی رسول پس پردہ اس کا کلام سنے اس طریق وحی میں بھی کوئی واسطہ نہیں مگر سامع کو اس حال میں متکلم کا دیدار نہیں ہوتا حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے کلام سے مشرف فرمائے گئے شان نزول یہود نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے وقت اس کو کیوں نہیں دیکھتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھتے تھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مسئلہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لئے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے محجوب ہونا ہے (۱۳۲) اس طریق وحی میں رسول کی طرف فرشتہ کی وساطت ہے (۱۳۳) اے سید عالم خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۳۴) یعنی قرآن پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے (۱۳۵) یعنی قرآن شریف کو (۱۳۶) یعنی دین اسلام (۱۳۷) جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائی

فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾

جو کچھ زمین میں ہے سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں

سُورَةُ الزُّخْرُفِ ۴۳ مَكِّيَّةٌ ۶۳ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — اٰیاتها ۸۹ رکوعاتها ۷

سورۃ زخرف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا(۱) — اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

روشن کتاب کی قسم (۲) ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم

تَعْقِلُونَ ﴿٣﴾ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٤﴾ أَفَنَضْرِبُ

سمجھو (۳) اور بے شک وہ اصل کتاب میں (۴) ہمارے پاس ضرور بلندی و حکمت والا ہے تو کیا ہم تم

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ﴿٥﴾ وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ

سے ذکر کا پہلو پھیر دیں اس پر کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو (۵) اور ہم نے کتنے ہی غیب

نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ﴿٦﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٧﴾

بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے اور ان کے پاس جو غیب بتانے والا (نبی) آیا اس کی ہنسی ہی بنایا کئے (۶)

فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضٰى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ

تو ہم نے وہ ہلاک کر دیئے جو ان سے بھی پکڑ میں سخت تھے (۷) اور اگلوں کا حال گزر چکا ہے اور اگر

سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ

تم ان سے پوچھو (۸) کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے انہیں بنایا اس عزت والے

(۱) سورہ زخرف مکیہ ہے اس سورت میں سات رکوع نواسی آیتیں اور تین ہزار چار سو حرف ہیں (۲) یعنی قرآن پاک کی جس نے ہدایت و ضلالت کی راہیں جدا جدا اور واضح کر دیں اور امت کے تمام شرعی ضروریات کو بیان فرمادیا (۳) اس کے معانی و احکام کو (۴) اصل کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے قرآن کریم اس میں ثبت ہے (۵) یعنی تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں مہمل چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحی قرآن کا رخ پھیر دیں اور تمہیں امر و نہی کچھ نہ کریں معنی یہ ہیں کہ ہم ایسا نہ کریں گے حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر یہ قرآن پاک اٹھالیا جاتا اس وقت جب کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اس سے اعراض کیا تھا تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اس نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا (۶) جیسا آپ کی قوم کے لوگ کرتے ہیں کفار کا قدیم سے یہ معمول چلا آیا ہے (۷) اور ہر طرح کا زور و قوت رکھتے تھے آپ کی امت کے لوگ جو پہلے کفار کی چال چلتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان کا بھی وہی انجام نہ ہو جو ان کا ہوا کہ ذلت و رسوائی کی عقوبتوں سے ہلاک کئے گئے (۸) یعنی مشرکین سے

الْعَلِيمُ ﴿٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا

علم والے نے ﴿٩﴾ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لئے اس میں

سُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ

راستے کئے کہ تم راہ پاؤ ﴿١٠﴾ اور وہ جس نے آسمان سے پانی اتارا ایک اندازے سے ﴿١١﴾

فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾ وَالَّذِي خَلَقَ

تو ہم نے اس سے ایک مُردہ شہر زندہ فرما دیا یونہی تم نکالے جاؤ گے ﴿١٢﴾ اور جس نے سب

الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾

جوڑے بنائے ﴿١٣﴾ اور تمہارے لئے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں

لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ

کہ تم ان کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو ﴿١٤﴾ پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب اس پر ٹھیک بیٹھ لو

وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَ

اور یوں کہو پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے (قابو) کی نہ تھی اور

إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ

بے شک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے ﴿١٥﴾ اور اس کے لئے اس کے بندوں میں سے ٹکڑا ٹھہرایا ﴿١٦﴾ بے شک

الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُبِينٌ ﴿١٥﴾ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُمْ

آدمی ﴿١٧﴾ کھلا ناشکرا ہے ﴿١٨﴾ کیا اس نے اپنے لئے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور

(۹) یعنی اقرار کریں گے کہ آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اور یہ بھی اقرار کریں گے کہ وہ عزت و علم والا ہے باوجود اس اقرار کے بعث کا انکار کیسی انتہا کی جہالت ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے اظہار قدرت کے لئے اپنے مصنوعات کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے اوصاف و شان کا اظہار کرتا ہے (۱۰) سفروں میں اپنے منازل و مقاصد کی طرف (۱۱) تمہاری حاجتوں کی قدر نہ اتنا کم کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری نہ ہوں نہ اتنا زیادہ کہ قوم نوح کی طرح تمہیں ہلاک کر دے (۱۲) اپنی قبروں سے زندہ کر کے (۱۳) یعنی تمام اصناف و انواع کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرد ہے ضد اور ند اور زوجیت سے منزہ و پاک ہے اس کے سوا خلق میں جو ہے زوج ہے (۱۴) خشکی اور تری کے سفر میں (۱۵) آخر کار مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنے ناقہ پر سوار ہوتے وقت پہلے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھتے پھر سبحان اللہ اور اللہ اکبر یہ سب تین تین بار پھر یہ آیت پڑھتے سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اور اس کے بعد اور دعائیں پڑھتے اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کشتی میں سوار ہوتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (۱۶) یعنی کفار نے اس اقرار کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا خالق ہے یہ ستم کیا کہ ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتایا اور اولاد صاحب اولاد کا جز ہوتی ہے ظالموں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے جز قرار دیا کیسا عظیم جرم ہے (۱۷) جو ایسی باتوں کا قائل ہے (۱۸) اس کا کفر ظاہر ہے

بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ

تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ف۱۹ اور جب اُن میں کسی کو خوشخبری دی جائے اس چیز کی ف۲۰ جس کا وصف رحمٰن کے لئے بتا چکا ہے ف۲۱

وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي

تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے اور غم کھایا کرے ف۲۲ اور کیا ف۲۳ وہ جو گہنے (زیوروں) میں پروان چڑھے ف۲۴ اور بحث

الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ

میں صاف بات نہ کرے ف۲۵ اور انہوں نے فرشتوں کو کہ رحمٰن کے بندے ہیں

الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾

عورتیں ٹھہرایا ف۲۶ کیا ان کے بناتے وقت یہ حاضر تھے ف۲۷ اب لکھ لی جائے گی اُن کی گواہی ف۲۸ اور ان سے جواب طلب

وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ

ہوگا ف۲۹ اور بولے اگر رحمٰن چاہتا ہم انہیں نہ پوجتے ف۳۰ انہیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں ف۳۱

إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ

یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف۳۲ یا اس سے قبل ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جسے وہ تھامے

مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا

ہوئے ہیں ف۳۳ بلکہ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم

عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ

ان کی لکیر پر چل رہے ہیں ف۳۴ اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی

(۱۹) ادنیٰ اپنے لئے اور اعلیٰ تمہارے لئے کیسے جاہل ہو کیا بکتے ہو (۲۰) یعنی بیٹی کی کہ تیرے گھر میں بیٹی پیدا ہوئی ہے (۲۱) کہ معاذ اللہ وہ بیٹی والا ہے (۲۲) اور بیٹی کا ہونا اس قدر ناگوار سمجھے باوجود اس کے خدائے پاک کے لئے بیٹیاں بتائے تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ (۲۳) کافر حضرت رحمٰن کے لئے اولاد کی قسموں میں سے تجویز کرتے ہیں (۲۴) یعنی زیوروں کی زیب و زینت میں ناز و نزاکت کے ساتھ پرورش پائے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ زیور سے تزین دلیل نقصان ہے تو مردوں کو اس سے اجتناب چاہیئے پرہیزگاری سے اپنی زینت کریں اب آگے آیت میں لڑکی کی ایک اور کمزوری کا اظہار فرمایا جاتا ہے (۲۵) یعنی اپنے ضعف حال اور قلت عقل کی وجہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرتی ہے اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دلیل پیش کر دیتی ہے (۲۶) حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتانے میں بے دینوں نے تین کفر کئے ایک تو اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت دوسرے اس ذلیل چیز کا اس کی طرف منسوب کرنا جس کو خود بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے لئے گوارا نہیں کرتے تیسرے ملائکہ کی توہین انہیں بیٹیاں بتانا (مدارک) اب اس کا رد فرمایا جاتا ہے (۲۷) فرشتوں کا مذکر یا مونث ہونا ایسی چیز تو ہے نہیں جس پر کوئی عقلی دلیل قائم ہو سکے اور ان کے پاس خبر کوئی آئی نہیں تو جو کفار ان کو مونث قرار دیتے ہیں ان کا ذریعہ علم کیا ہے کیا ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انہوں نے مشاہدہ کر لیا ہے جب یہ بھی نہیں تو محض جاہلانہ گمراہی کی بات ہے (۲۸) یعنی کفار کا فرشتوں کے مونث ہونے پر گواہی دینا لکھ لیا جائے گا (۲۹) آخرت میں اور اس پر سزا دی جائے گی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار سے دریافت فرمایا کہ تم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کس طرح کہتے ہو تمہارا ذریعہ علم کیا ہے انہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں وہ سچے تھے اس گواہی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لکھی جائے گی اور اس پر جواب طلب ہوگا (۳۰) یعنی ملائکہ کو مطلب یہ تھا کہ اگر ملائکہ کی پرستش کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوتا تو ہم پر عذاب نازل کرتا اور جب عذاب نہ آیا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ یہی چاہتا ہے یہ انہوں نے ایسی باطل بات کہی جس سے لازم آئے کہ تمام جرم جو دنیا میں ہوتے ہیں ان سے خدا راضی ہے اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے (۳۱) وہ رضائے الٰہی کے جاننے والے ہی نہیں (۳۲) جھوٹ بکتے ہیں (۳۳) اور اس میں غیر خدا کی پرستش کی اجازت ہے ایسا نہیں یہ باطل ہے اور اس کے سوا بھی ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے (۳۴) آنکھیں میچ کر بے سوچے سمجھے ان کا اتباع کرتے ہیں وہ تقلید

فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

شہر میں ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں (امیروں) نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

دین پر پایا اور ہم ان کی لکیر کے پیچھے ہیں ف۳۵ نبی نے فرمایا اور کیا جب بھی

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

کہ میں تمہارے پاس وہ ف۳۶ لاؤں جو سیدھی راہ ہو اس سے ف۳۷ جس پر تمہارے باپ دادا تھے بولے جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اسے

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾

نہیں مانتے ف۳۸ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ف۳۹ تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً

سوا اس کے جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ بہت جلد مجھے راہ دے گا ف۴۰ اور اسے ف۴۱ اپنی نسل میں باقی کلام رکھا

فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ

کہ کہیں وہ باز آئیں ف۴۲ بلکہ میں نے انہیں ف۴۳ اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے ف۴۴

حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ

یہاں تک کہ ان کے پاس حق ف۴۵ اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ف۴۶ اور جب ان کے پاس حق آیا

پرستی کیا کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ اس کی کوئی دلیل بجز اس کے نہیں ہے کہ یہ کام وہ باپ دادا کی پیروی میں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے پہلے بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے (۳۵) اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا کی اندھے بن کر پیروی کرنا کفار کا قدیمی مرض ہے اور انہیں اتنی تمیز نہیں کہ کسی کی پیروی کرنے کے لئے یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ وہ سیدھی راہ پر ہو چنانچہ (۳۶) دین حق (۳۷) یعنی اس دین سے (۳۸) اگرچہ تمہارا دین حق و صواب ہو مگر اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے والے نہیں چاہے وہ کیسا ہی ہو اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (۳۹) یعنی رسولوں کے نہ ماننے والوں اور انہیں جھٹلانے والوں سے (۴۰) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اس توحیدی کلمہ کو جو فرمایا تھا کہ میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوائے اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا (۴۱) تو آپ کی اولاد میں موحد اور توحید کے داعی ہمیشہ رہیں گے (۴۲) شرک سے اور یہ دین بر حق قبول کریں یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمانے میں تنبیہ ہے کہ اے اہل مکہ اگر تمہیں اپنے باپ دادا کا اتباع کرنا ہی ہے تو ہمارے آباء میں جو سب سے بہتر ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کا اتباع کرو اور شرک چھوڑ دو اور یہ بھی دیکھو کہ انہوں نے اپنے باپ اور قوم کو راہ راست پر نہیں پایا تو ان سے بیزاری کا اعلان فرمادیا اس سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا راہ راست پر ہوں دین حق رکھتے ہوں ان کا اتباع کیا جائے اور جو باطل پر ہوں گمراہی میں ہوں ان کے طریقہ سے بیزاری کا اعلان کیا جائے (۴۳) یعنی کفار مکہ کو (۴۴) دراز عمریں عطا فرمائیں اور ان کے کفر کے باعث ان پر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہ کی (۴۵) یعنی قرآن شریف (۴۶) یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روشن ترین آیات و معجزات کے ساتھ رونق افروز ہوئے اور آپ نے شرعی احکام واضح طور پر بیان فرمائے اور ہمارے اس انعام کا حق یہ تھا کہ اس رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا

بولے یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں اور بولے کیوں نہ اتارا گیا یہ

الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ

قرآن ان دو شہروں ف۴۷ کے کسی بڑے آدمی پر ف۴۸ کیا تمہارے رب کی

رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

رحمت وہ بانٹتے ہیں ف۴۹ ہم نے ان میں ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا ف۵۰

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

اور ان میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی ف۵۱ کہ ان میں ایک دوسرے کی ہنسی

سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ يَّكُوْنَ

بنائے ف۵۲ اور تمہارے رب کی رحمت ف۵۳ ان کی جمع جتھا سے بہتر ف۵۴ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ

سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں ف۵۵ تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لئے چاندی کی

سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ

چھتیں اور سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے اور ان کے گھروں کے لئے

اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا

چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش ف۵۶ اور یہ جو کچھ ہے جیتی

(۴۷) مکہ مکرمہ و طائف (۴۸) جو کثیر المال جتھے دار ہو جیسے کہ مکہ مکرمہ میں ولید بن مغیرہ اور طائف میں عروہ بن مسعود ثقفی اللہ تعالیٰ ان کی اس بات کا رد فرماتا ہے (۴۹) یعنی کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں کہ جس کو چاہیں دے دے کس قدر جاہلانہ بات کہتے ہیں (۵۰) تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو قوی کسی کو ضعیف مخلوق میں کوئی ہمارے حکم کو بدلنے اور ہماری تقدیر سے باہر نکلنے کی قدرت نہیں رکھتا تو جب دنیا جیسی قلیل چیز میں کسی کو مجال اعتراض نہیں تو نبوت جیسے منصب عالی میں کیا کسی کو دم مارنے کا موقع ہے ہم جسے چاہتے ہیں غنی کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں مخدوم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں نبی بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں امتی بناتے ہیں امیر کیا کوئی اپنی قابلیت سے ہو جاتا ہے ہماری عطا ہے جسے جو چاہیں کریں (۵۱) قوت و دولت وغیرہ دنیوی نعمت میں (۵۲) یعنی مالدار فقیر کی ہنسی کرے یہ قرطبی کی تفسیر کے مطابق ہے اور دوسرے مفسرین نے " سُخْرِيًّا " ہنسی بنانے کے معنیٰ میں نہیں لیا ہے بلکہ اعمال و اشغال کے مسخر بنانے کے معنیٰ میں لیا ہے اس صورت میں معنیٰ یہ ہوں گے کہ ہم نے دولت و مال میں لوگوں کو متفاوت کیا تاکہ ایک دوسرے سے مال کے ذریعہ خدمت لے اور دنیا کا نظام مضبوط ہو غریب کو ذریعہ معاش ہاتھ آئے اور مالدار کو کام کرنے والے بہم پہنچیں تو اس پر کون اعتراض کر سکتا ہے کہ فلاں کو کیوں غنی کیا اور فلاں کو فقیر اور جب دنیوی امور میں کوئی شخص دم نہیں مار سکتا تو نبوت جیسے رتبہ عالی میں کسی کو کیا تاب سخن و حق اعتراض اس کی مرضی جس کو چاہے سرفراز فرمائے (۵۳) یعنی جنت (۵۴) یعنی اس مال سے بہتر ہے جس کو دنیا میں کفار جمع کر کے رکھتے ہیں (۵۵) یعنی اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کافر کو فراخیِ عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہو جائیں گے (۵۶) کیونکہ دنیا اور اس کے سامان کی ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں وہ سریع الزوال ہے

مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ

دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لئے ہے ف۵۷ اور جسے

یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾

رتوند آئے (شب کوری ہو) رحمٰن کے ذکر سے ف۵۸ ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے

وَاِنَّهُمْ لَیَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور بے شک وہ شیاطین ان کو ف۵۹ راہ سے روکتے ہیں اور ف۶۰ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ

یہاں تک کہ جب ف۶۱ کافر ہمارے پاس آئے گا اپنے شیطان سے کہے گا ہائے کسی طرح مجھ میں تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا

فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ یَّنْفَعَكُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِی

تو کیا ہی برا ساتھی ہے اور ہرگز تمہارا اس ف۶۲ سے بھلا نہ ہوگا آج جب کہ ف۶۳ تم نے ظلم کیا کہ تم سب

الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ

عذاب میں شریک ہو تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے ف۶۴ یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے ف۶۵

وَمَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ

اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں ف۶۶ تو اگر ہم تمہیں لے جائیں ف۶۷ تو ان سے ہم

مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِیَنَّكَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ

ضرور بدلہ لیں گے ف۶۸ یا تمہیں دکھا دیں ف۶۹ جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی

(۵۷) جنہیں دنیا کی چاہت نہیں ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اس سے ایک گھونٹ پانی نہ دیتا (قال الترمذی حدیث حسن غریب) دوسری حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیازمندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے راستہ میں ایک مردہ بکری دیکھی فرمایا دیکھتے ہو اس کے مالکوں نے اسے بہت بے قدری سے پھینک دیا دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری والوں کے نزدیک اس مری بکری کی ہو (اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن) حدیث سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اسے دنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاؤ (الترمذی وقال حسن غریب) حدیث دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے (۵۸) یعنی قرآن پاک سے اندھا بن جائے کہ اس کی ہدایتوں کو نہ دیکھے اور ان سے فائدہ نہ اٹھائے (۵۹) یعنی اندھا بننے والوں کو (۶۰) وہ اندھا بننے والے باوجود گمراہ ہونے کے (۶۱) روز قیامت (۶۲) حسرت و ندامت (۶۳) ظاہر و ثابت ہو گیا کہ دنیا میں شرک کرکے (۶۴) جو گوش قبول نہیں رکھتے (۶۵) جو چشم حق بین سے محروم ہیں (۶۶) جن کے نصیب میں ایمان نہیں (۶۷) یعنی انہیں عذاب کرنے سے پہلے تمہیں وفات دیں (۶۸) آپ کے بعد (۶۹) تمہارے حیات میں ان پر اپنا وہ عذاب

مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰی

قدرت والے ہیں تو مضبوط تھامے رہو اسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ۷۰ بے شک تم

صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ وَ سَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾

سیدھی راہ پر ہو اور بے شک وہ ۷۱ شرف ہے تمہارے لئے ۷۲ اور تمہاری قوم کے لئے ۷۳ اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا ۷۴

وَ سْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ

اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے

دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی

سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا ہو ۷۵ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىِٕهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾

اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا بے شک میں اس کا رسول ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرِیْهِمْ

پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا ۷۶ جبھی وہ ان پر ہنسنے لگے ۷۷ اور ہم انہیں جو

مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

نشانی دکھاتے وہ پہلے سے بڑی ہوتی ۷۸ اور ہم نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا

لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

کہ وہ باز آئیں ۷۹ اور بولے ۸۰ کہ اے جادوگر ۸۱ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر کہ اس

(۷۰) ہماری کتاب قرآن مجید (۷۱) قرآن مجید (۷۲) کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نبوت و حکمت عطا فرمائی (۷۳) یعنی امت کے لئے کہ انہیں اس سے ہدایت فرمائی (۷۴) روز قیامت کہ تم نے قرآن کا کیا حق ادا کیا اس کی کیا تعظیم کی اس نعمت کا کیا شکر بجالائے (۷۵) رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے ادیان و ملل کو تلاش کرو کہیں بھی کسی نبی کی امت میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مومنین اہل کتاب سے دریافت کرو کہ کیا کبھی کسی نبی نے غیر اللہ کی عبادت کی اجازت دی تاکہ مشرکین پر ثابت ہو جائے کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے بتائی نہ کسی کتاب میں آئی یہ بھی ایک روایت ہے کہ شب معراج سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریل امین نے عرض کیا کہ اے سرور اکرم اپنے سے پہلے انبیاء سے دریافت فرمالیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی (۷۶) جو موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر دلالت کرتی تھیں (۷۷) اور ان کو جادو بتانے لگے (۷۸) یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھی چڑھی تھی مراد یہ ہے کہ ایک سے ایک اعلیٰ تھی (۷۹) کفر سے ایمان کی طرف اور یہ عذاب قحط سالی اور طوفان و ٹڈی وغیرہ سے کئے گئے یہ سب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نشانیاں تھیں جو ان کی نبوت پر دلالت کرتی تھیں اور ان میں ایک سے ایک بلند و بالا تھی (۸۰) عذاب دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (۸۱) یہ کلمہ ان کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا وہ عالم و ماہر و حاذق کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ ان کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی اور وہ اس کو صفت مدح سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بوقت التجا اس کلمہ سے ندا کی کہا

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

عہد کے سبب جو اس کا تیرے پاس ہے ف۸۲ بیشک ہم ہدایت پر آئیں گے ف۸۳ پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت ٹال دی

إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿٥٠﴾ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ

جبھی وہ عہد توڑ گئے ف۸۴ اور فرعون اپنی قوم میں ف۸۵ پکارا کہ اے میری قوم

أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي ۖ أَفَلَا

کیا میرے لئے مصر کی سلطنت نہیں اور یہ نہریں کہ میرے نیچے بہتی ہیں ف۸۶ تو کیا

تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۙ وَلَا يَكَادُ

تم دیکھتے نہیں ف۸۷ یا میں بہتر ہوں ف۸۸ اس سے کہ ذلیل ہے ف۸۹ اور بات صاف

يُبِينُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ

کرتا معلوم نہیں ہوتا ف۹۰ تو اس پر کیوں نہ ڈالے گئے سونے کے کنگن ف۹۱ یا اس کے ساتھ

الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا

فرشتے آتے کہ اس کے پاس رہتے ف۹۲ پھر اس نے اپنی قوم کو کم عقل کر لیا ف۹۳ تو وہ اس کے کہنے پر چلے ف۹۴ بیشک وہ

قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾

بے حکم لوگ تھے پھر جب انہوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا

فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ

انہیں ہم نے کر دیا اگلی داستان اور کہاوت پچھلوں کے لئے ف۹۵ اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی جائے

(۸۲) وہ عہد یا تو یہ ہے کہ آپ کی دعا مستجاب ہے یا نبوت یا ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھالینا (۸۳) ایمان لائیں گے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ان پر سے عذاب اٹھالیا گیا (۸۴) ایمان نہ لائے کفر پر مصر رہے (۸۵) بہت افتخار کے ساتھ (۸۶) یہ دریائے نیل سے نکلی ہوئی بڑی نہریں تھیں جو فرعون کے قصر کے نیچے جاری تھیں (۸۷) میری عظمت و قوت اور شان و سطوت اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے خلیفہ رشید نے جب یہ آیت پڑھی اور حکومت مصر پر فرعون کا غرور دیکھا تو کہا کہ میں وہ مصر اپنے ادنیٰ غلام کو دے دوں گا چنانچہ انہوں نے مصر خصیب کو دے دیا جو ان کا غلام تھا اور وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھا (۸۸) یعنی کیا تمہارے نزدیک ثابت ہو گیا اور تم نے سمجھ لیا کہ میں بہتر ہوں (۸۹) یہ اس بے ایمان متکبر نے حضرت موسیٰ کی شان میں کہا (۹۰) زبان میں گرہ ہونے کی وجہ سے جو بچپن میں آگ منہ میں رکھنے سے پڑ گئی تھی اور یہ اس ملعون نے جھوٹ کہا کیونکہ آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے زبان اقدس کی وہ گرہ زائل کر دی تھی لیکن فرعونی پہلے ہی خیال میں تھے آگے پھر اسی کلام کا ذکر فرمایا جاتا ہے (۹۱) یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو واجب الاطاعت سردار بنایا ہے تو انہیں سونے کا کنگن کیوں نہیں پہنایا یہ بات اس نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق کہی کہ اس زمانہ میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تھا اس کو سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہنایا جاتا تھا (۹۲) اور اس کے صدق کی گواہی دیتے (۹۳) ان جاہلوں کی عقل خبط کر دی انہیں بہلا پھسلا لیا (۹۴) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے لگے (۹۵) کہ بعد والے ان کے حال سے نصیحت و عبرت حاصل کریں

مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ

جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتے ہیں ف۹۶ اور کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا

هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ

وہ ف۹۷ انہوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو ف۹۸ بلکہ وہ ہیں جھگڑالو لوگ ف۹۹ وہ تو نہیں

اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ

مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا ف۱۰۰ اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لئے عجیب نمونہ بنایا ف۱۰۱ اور اگر

نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ

ہم چاہتے تو ف۱۰۲ زمین میں تمہارے بدلے فرشتے بساتے ف۱۰۳ اور بے شک عیسٰی

لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾

قیامت کی خبر ہے ف۱۰۴ تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا ف۱۰۵ یہ سیدھی راہ ہے

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ

اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے ف۱۰۶ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسٰی

عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ

روشن نشانیاں ف۱۰۷ لایا اس نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ف۱۰۸ اور اس لئے میں تم

بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ

سے بیان کردوں بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو ف۱۰۹ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک

(۹۶) شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ اے مشرکین تم اور جو چیز اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہے یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا اور ابن زبعری کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں ہی کے لئے ہے یا ہر امت و گروہ کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لئے بھی ہے اور سب امتوں کے لئے بھی اس پر اس نے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسٰی بن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی اور ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے نصارٰی ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں تو اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفار خوب ہنسے اس پر یہ آیت اللہ تعالٰی نے نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ الاٰیہ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زبعری نے اپنے معبودوں کے لئے حضرت عیسٰی بن مریم کی مثال بیان کی اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مجادلہ کیا کہ نصارٰی انہیں پوجتے ہیں تو قریش اس کی اس بات پر ہنسنے لگے (۹۷) یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی ہوا کریں کچھ پرواہ نہیں اس پر اللہ تعالٰی فرماتا ہے (۹۸) یہ جانتے ہوئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں باطل ہے اور آیہ کریمہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سے صرف بت مراد ہیں حضرت عیسٰی و حضرت عزیر اور ملائکہ کوئی مراد نہیں لئے جاسکتے ابن زبعری عرب تھا عربی زبان کا جاننے والا تھا یہ اس کو خوب معلوم تھا کہ مَا تَعْبُدُوْنَ میں جو مَا ہے اس کے معنی چیز کے ہیں اس سے غیر ذوی العقول مراد ہوتے ہیں لیکن باوجود اس کے اس کا زبان عرب کے اصول سے جاہل بن کر حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر اور ملائکہ کو اس میں داخل کرنا کج بحثی اور جہل پروری ہے (۹۹) باطل کے درپے ہونے والے اب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے (۱۰۰) نبوت عطا فرما کر (۱۰۱) اپنی قدرت کا کہ بغیر باپ کے پیدا کیا (۱۰۲) اے اہل مکہ ہم تمہیں ہلاک کر دیتے اور (۱۰۳) جو ہماری عبادت و اطاعت کرتے (۱۰۴) یعنی

اللّٰہَ ھُوَ رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخۡتَلَفَ

اللہ میرا رب اور تمہارا رب تو اسے پوجو یہ سیدھی راہ ہے ف۱۱۰ پھر وہ گروہ

الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِہِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ یَوۡمٍ

آپس میں مختلف ہوگئے ف۱۱۱ تو ظالموں کی خرابی ہے ف۱۱۲ ایک دردناک دن کے

اَلِیۡمٍ ﴿۶۵﴾ ھَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَۃَ اَنۡ تَاۡتِیَہُمۡ بَغۡتَۃً وَّ ھُمۡ لَا

عذاب سے ف۱۱۳ کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ اُن پر اچانک آجائے اور انہیں

یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُہُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۷﴾

خبر نہ ہو گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار ف۱۱۴

یٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو وہ جو ہماری

بِاٰیٰتِنَا وَ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۶۹﴾ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ اَنۡتُمۡ وَ اَزۡوَاجُکُمۡ

آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان تھے داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں اور

تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ یُطَافُ عَلَیۡہِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَہَبٍ وَّ اَکۡوَابٍ ۚ وَ

تمہاری خاطریں ہوتیں ف۱۱۵ ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا اور

فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡہِ الۡاَنۡفُسُ وَ تَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ۚ وَ اَنۡتُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾

اس میں جو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہنچے ف۱۱۶ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے

بقیہ صفحہ ۸۸۸ = عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا علامات قیامت میں سے ہے (۱۰۵) یعنی میری ہدایت و شریعت کا اتباع کرنا (۱۰۶) شریعت کے اتباع یا قیامت کے یقین یا دین الٰہی پر قائم رہنے سے (۱۰۷) یعنی معجزات (۱۰۸) یعنی نبوت اور انجیلی احکام (۱۰۹) توریت کے احکام میں سے (۱۱۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام مبارک تمام ہوچکا آگے نصرانیوں کے شرکوں کا بیان کیا جاتا ہے (۱۱۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان میں سے کسی نے کہا کہ عیسیٰ خدا تھے کسی نے کہا خدا کے بیٹے کسی نے کہا تین میں کے تیسرے غرض نصرانی فرقے فرقے ہوگئے یعقوبی نسطوری ملکانی شمعونی (۱۱۲) جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کفر کی باتیں کہیں (۱۱۳) یعنی روز قیامت کے (۱۱۴) یعنی دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے باقی رہے گی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا دو دوست مومن اور دو دوست کافر مومن دوستوں میں ایک مرجاتا ہے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے یارب فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے یارب اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اکرام کر جیسا میرا اکرام فرمایا جب اس کا مومن دوست مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے اچھا دوست ہے اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو دعا کرتا ہے یارب فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرماں برداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے برا بھائی برا دوست برا رفیق (۱۱۵) یعنی جنت میں تمہارا اکرام ہو گا نعمتیں دی جائیں گی ایسے خوش کئے جاؤ گے کہ تمہارے چہروں پر خوشی کے آثار نمودار ہوں گے (۱۱۶) انواع و اقسام کی نعمتیں

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

اور یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کئے گئے اپنے اعمال سے تمہارے لئے اس میں بہت

كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾

میوے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ ف۱۱۷ بے شک مجرم ف۱۱۸ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا

وہ کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑے گا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے ف۱۱۹ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود

هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ط قَالَ اِنَّكُمْ

ہی ظالم تھے ف۱۲۰ اور وہ پکاریں گے ف۱۲۱ اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے ف۱۲۲ وہ فرمائے گا ف۱۲۳ تمہیں تو

مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾

ٹھہرنا ف۱۲۴ بے شک ہم تمہارے پاس حق لائے ف۱۲۵ مگر تم میں اکثر کو حق ناگوار ہے

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ج اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ

کیا انہوں نے ف۱۲۶ اپنے خیال میں کوئی کام پکا کر لیا ہے ف۱۲۷ تو ہم اپنا کام پکا کرنے والے ہیں ف۱۲۸ کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی

وَنَجْوٰىهُمْ ط بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ

آہستہ بات اور ان کی مشورت نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں ف۱۲۹ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں تم فرماؤ بفرض محال رحمن کے کوئی

لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ صلے فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا ف۱۳۰ پاکی ہے آسمانوں اور زمین

(۱۱۷) جنتی درخت ثمردار سدا بہار ہیں ان کی زیب و زینت میں فرق نہیں آتا حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی ان سے ایک پھل لے گا تو درخت میں اس کی جگہ دو پھل نمودار ہو جائیں گے (۱۱۸) یعنی کافر (۱۱۹) رحمت کی امید بھی نہ ہوگی (۱۲۰) کہ سرکشی و نافرمانی کر کے اس حال کو پہنچے (۱۲۱) جہنم کے داروغہ کو کہ (۱۲۲) یعنی موت دے دے مالک سے درخواست کریں گے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے ان کے موت کی دعا کرے (۱۲۳) ہزار برس بعد (۱۲۴) عذاب میں ہمیشہ کبھی اس سے رہائی نہ پاؤ گے نہ موت سے اور نہ کسی طرح اس کے بعد اللہ تعالیٰ اہل مکہ سے خطاب فرماتا ہے (۱۲۵) اپنے رسولوں کی معرفت (۱۲۶) یعنی کفار مکہ نے (۱۲۷) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کرنے اور فریب سے ایذا پہنچانے کا اور در حقیقت ایسا ہی تھا کہ قریش دار الندوہ میں جمع ہو کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لئے حیلے سوچتے تھے (۱۲۸) ان کے اس مکر و فریب کا بدلہ جس کا انجام ان کی ہلاکت ہے (۱۲۹) ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ ظاہر ہر بات جانتے ہیں ہم سے کچھ نہیں چھپ سکتا (۱۳۰) لیکن اس کے بچہ نہیں اور اس کے لئے اولاد محال ہے یہ نفی ولد میں مبالغہ ہے شان نزول نضر بن حارث نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو نضر کہنے لگا دیکھتے ہو قرآن میں میری تصدیق آگئی ولید نے کہا کہ تیری تصدیق نہیں ہوئی بلکہ یہ فرمایا گیا کہ رحمن کے ولد نہیں ہے اور میں اہل مکہ میں سے پہلا موحد ہوں اس سے ولد کی نفی کرنے والا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کی تنزیہ کا بیان ہے

وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

کے رب کو عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۳۱ تو تم انھیں چھوڑو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں ف۱۳۲

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ

یہاں تک کہ اپنے اس دن کو پائیں جس کا ان سے وعدہ ہے ف۱۳۳ اور وہی آسمان والوں کا

اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ

خدا اور زمین والوں کا خدا ف۱۳۴ اور وہی حکمت و علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ

اسی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ

تمھیں اس کی طرف پھرنا اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ

رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار انھیں ہے جو حق کی گواہی دیں ف۱۳۵ اور علم رکھیں ف۱۳۶ اور اگر تم ان سے پوچھو ف۱۳۷

مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ

انھیں کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے اللہ نے ف۱۳۸ تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۳۹ مجھے رسول ف۱۴۰ کے اس کہنے کی قسم ف۱۴۱ کہ اے میرے

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو ان سے درگزر کرو ف۱۴۲ اور فرماؤ بس سلام ہے ف۱۴۳ کہ آگے جان جائیں گے ف۱۴۴

(۱۳۱) اور اس کے لئے اولاد قرار دیتے ہیں (۱۳۲) یعنی جس لغو و باطل میں ہیں اسی میں پڑے رہیں (۱۳۳) جس میں عذاب کئے جائیں گے اور وہ روز قیامت ہے (۱۳۴) یعنی وہی معبود ہے آسمان و زمین میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۱۳۵) یعنی توحید الٰہی کی (۱۳۶) اس کا کہ اللہ ان کا رب ہے ایسے مقبول بندے ایمان داروں کی شفاعت کریں گے (۱۳۷) یعنی مشرکین سے (۱۳۸) اور اللہ تعالیٰ کے خالق عالم ہونے کا اقرار کریں گے (۱۳۹) اور باوجود اس اقرار کے اس کی توحید و عبادت سے پھرتے ہیں (۱۴۰) سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۴۱) اللہ تبارک و تعالیٰ کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول مبارک کی قسم فرمانا حضور کے اکرام اور حضور کی دعا و التجا کے احترام کا اظہار ہے (۱۴۲) اور انھیں چھوڑ دو (۱۴۳) یہ سلام متارکت ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم تمھیں چھوڑتے ہیں اور تم سے امن میں رہنا چاہتے ہیں وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْجِهَادِ (۱۴۴) اپنا انجام کار

سُوْرَةُ الدُّخَانِ ۴۴ مَكِّيَّةٌ ۶۴ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۵۹ رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورۂ دخان مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

قسم اس روشن کتاب کی ف۲ بے شک ہم نے اُسے برکت والی رات میں اُتارا ف۳ بے شک ہم

مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا

ڈر سنانے والے ہیں ف۴ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ف۵ ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ﴿۶﴾ رَبِّ

بھیجنے والے ہیں ف۶ تمہارے رب کی طرف سے رحمت بے شک وہی سنتا جانتا ہے وہ جو رب

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۷ اس کے سوا کسی کی بندگی

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ بَلْ هُمْ فِيْ

نہیں وہ جِلائے اور مارے تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب بلکہ وہ شک میں پڑے

شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾

کھیل رہے ہیں ف۸ تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ

يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

لوگوں کو ڈھانپ لے گا ف۹ یہ ہے دردناک عذاب اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے

(۱) سورۂ دخان مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا انسٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں (۲) یعنی قرآن پاک کی جو حلال و حرام وغیرہ احکام کا بیان فرمانے والا ہے (۳) اس رات سے یا شب قدر مراد ہے یا شب برات اس شب میں قرآن پاک بتمام لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے حضرت جبریل تیئیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوئے اس شب کو شب مبارکہ اس لئے فرمایا گیا کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کی جاتی ہیں (۴) اپنے عذاب کا (۵) سال بھر کے ارزاق و آجال و احکام (۶) اپنے رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء کو (۷) کہ وہ آسمان و زمین کا رب ہے تو یقین کرو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں (۸) ان کا اقرار علم و یقین سے نہیں بلکہ ان کی بات میں ہنسی اور تمسخر شامل ہے اور وہ آپ کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر دعا کی کہ یارب انھیں ایسی ہفت سالہ قحط کی مصیبت میں مبتلا کر جیسے سات سال کا قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا (۹) چنانچہ قریش پر قحط سالی آئی اور یہاں تک اس کی شدت ہوئی کہ وہ لوگ مردار کھا گئے اور بھوک سے اس حال کو پہونچ گئے کہ جب اوپر کو نظر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھتے تو ان کو دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا یعنی ضعف سے نگاہوں میں خیرگی آگئی تھی اور قحط سے زمین خشک ہو گئی خاک اڑنے لگی غبار نے ہوا کو مکدر کر دیا اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو علامات قیامت میں سے ہے اور قریب قیامت ظاہر ہوگا مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے چالیس روز و شب رہے گا مومن کی حالت تو اس سے ایسی ہو جائے گی جیسے زکام ہو جائے اور کافر مدہوش ہوں گے ان کے نتھنوں اور کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دھواں نکلے گا

إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿۱۲﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ

ہم ایمان لاتے ہیں ف۱۰ کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا ف۱۱ حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا ف۱۲ پھر

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ﴿۱۴﴾ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ

اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ف۱۳ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر

عَائِدُونَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ﴿۱۶﴾ وَ

وہی کروگے ف۱۴ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے ف۱۵ بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں اور

لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿۱۷﴾ أَنْ أَدُّوا

بے شک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور ان کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا ف۱۶ کہ اللہ کے بندوں

إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۸﴾ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ

کو مجھے سپرد کردو ف۱۷ بے شک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں اور اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو

إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿۱۹﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ

میں تمہارے پاس ایک روشن سند لاتا ہوں ف۱۸ اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی اس سے

تَرْجُمُونِ ﴿۲۰﴾ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ

کہ تم مجھے سنگسار کرو ف۱۹ اور اگر میرا یقین نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ ف۲۰ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ

قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ﴿۲۲﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ

یہ مجرم لوگ ہیں ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں ف۲۱ کو راتوں رات لے نکل ضرور تمہارا پیچھا کیا جائیگا ف۲۲ اور دریا کو یونہی

(۱۰) اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں (۱۱) یعنی ایسی حالت میں وہ کیسے نصیحت مانیں گے (۱۲) اور معجزات ظاہرات اور آیات بینات پیش فرماچکا (۱۳) جس کو وحی کی غشی طاری ہونے کے وقت جناب یہ کلمات تلقین کر جاتے ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) (۱۴) جس کفر میں تھے اسی کی طرف لوٹ لوٹو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب فرمایا جاتا ہے کہ اس دن کو یاد کرو (۱۵) اس دن سے مراد روز قیامت ہے یا روز بدر (۱۶) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام (۱۷) یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردو اور جو شدتیں اور سختیاں ان پر کرتے ہو ان سے رہائی دو (۱۸) اپنے صدق نبوت و رسالت کی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تو فرعونیوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ ہم تمہیں سنگسار کردیں گے تو آپ نے فرمایا (۱۹) یعنی میرا توکل و اعتماد اس پر ہے مجھے دھمکی کی کچھ پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ میرا بچانے والا ہے (۲۰) میری ایذا کے درپے نہ ہو انہوں نے اس کو بھی نہ مانا (۲۱) یعنی بنی اسرائیل (۲۲) یعنی فرعون مع اپنے لشکروں کے تمہارے درپے ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور دریا پر پہنچ کر آپ نے عصا مارا اس میں بارہ رستے خشک پیدا ہوگئے آپ مع بنی اسرائیل کے دریا میں سے گزر گئے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر آرہا تھا آپ نے چاہا کہ عصا مار کر پھر دریا کو ملا دیں تاکہ فرعون اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا

وقف لازم

وقف لازم

رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾

بکر جگہ سے کھلا چھوڑ دے ۲۳ بیشک وہ لشکر ڈبویا جائے گا ۲۴ کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے

وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ

اور کھیت اور عمدہ مکانات ۲۵ اور نعمتیں جن میں فارغ البال تھے ۲۶ ہم نے یونہی کیا

وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ وَ

اور ان کا وارث دوسری قوم کو کردیا ۲۷ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے ۲۸ اور

مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ

انھیں مہلت نہ دی گئی ۲۹ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات

الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ

بخشی ۳۰ فرعون سے بے شک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا اور

لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ

بے شک ہم نے انھیں ۳۱ دانستہ چن لیا اس زمانہ والوں سے اور ہم نے انھیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں

مَا فِيْهِ بَلٰۗؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا

جن میں صریح انعام تھا ۳۲ بے شک یہ ۳۳ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر ہمارا ایک دفعہ

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾

کا مرنا ۳۴ اور ہم اٹھائے نہ جائیں گے ۳۵ تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ۳۶

ع ۲۹/۱۴

(۲۳) تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل جائیں (۲۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان ہو گیا اور فرعون اور اس کے لشکر دریا میں غرق ہو گئے اور ان کا تمام مال و متاع اور سامان یہیں رہ گیا (۲۵) آراستہ پیراستہ مزین (۲۶) عیش کرتے اتراتے (۲۷) یعنی بنی اسرائیل کو جو نہ ان کے ہم مذہب تھے نہ رشتہ دار نہ دوست (۲۸) کیونکہ وہ ایماندار نہ تھے اور ایماندار جب مرتا تو اس پر آسمان و زمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کہ مومن کی موت پر آسمان و زمین روتے ہیں فرمایا زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا تھا اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہنچتی تھی حسن کا قول ہے کہ مومن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں (۲۹) توبہ وغیرہ کے لئے عذاب میں گرفتار کرنے کے بعد (۳۰) یعنی غلامی اور شاقہ خدمتوں اور محنتوں سے اور اولاد کے قتل کئے جانے سے جو انھیں پہنچتا تھا (۳۱) یعنی بنی اسرائیل کو (۳۲) کہ ان کے لئے دریا میں خشک رستے بنائے ابر کو سائبان کیا من و سلویٰ اتارا اس کے علاوہ اور نعمتیں دیں (۳۳) کفار مکہ (۳۴) یعنی اس زندگانی کے بعد سوائے ایک موت کے ہمارے لئے اور کوئی حال باقی نہیں اس سے ان کا مقصود بعث یعنی موت کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنا تھا جس کو اگلے جملے میں واضح کر دیا (کبیر) (۳۵) بعد موت زندہ کر کے (۳۶) اس بات میں کہ ہم بعد مرنے کے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے کفار مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ قصی بن کلاب کو زندہ کر دو اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو اور یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لئے وقت معین ہو اس کا اس وقت سے قبل وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی نئے بوئے ہوئے درخت یا پودے کو کہے کہ اس میں سے اب پھل نکالو ورنہ ہم نہیں مانیں گے کہ اس درخت سے پھل نکل سکتا ہے تو اس کو جاہل قرار دیا جائے گا اور اس کا انکار محض حمق یا مکابرہ ہوگا

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا

کیا وہ بہتر ہیں ف۳۷ یا تبع کی قوم ف۳۸ اور جو ان سے پہلے تھے ف۳۹ ہم نے انہیں ہلاک کردیا ف۴۰ بے شک وہ

مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا

مجرم لوگ تھے ف۴۱ اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر ف۴۲ ہم

خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

نے انہیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ ف۴۳ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ف۴۴ بے شک فیصلہ کا دن ف۴۵

مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ

ان سب کی میعاد ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا ف۴۶ اور نہ ان

يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ

کی مدد ہوگی ف۴۷ مگر جس پر اللہ رحم کرے ف۴۸ بے شک وہی عزت والا مہربان ہے بے شک تھوہڑ

الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ

کا پیڑ ف۴۹ گنہگاروں کی خوراک ہے ف۵۰ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے جیسا کھولتا پانی

الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ

جوش مارے ف۵۱ اسے پکڑو ف۵۲ ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر

رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ

کھولتے پانی کا عذاب ڈالو ف۵۳ چکھ ف۵۴ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے ف۵۵ بیشک

(۳۷) یعنی کفار مکہ زور وقوت میں (۳۸) تبع حمیری بادشاہ یمن صاحب ایمان تھے اور ان کی قوم کافر تھی جو نہایت قوی زور آور اور کثیر التعداد تھی (۳۹) کافر امتوں میں سے (۴۰) ان کے کفر کے باعث (۴۱) کافر منکر بعث (۴۲) اگر مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب وثواب نہ ہو تو خلق کی پیدائش محض فنا کے لئے ہوگی اور یہ عبث ولعب ہے تو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اخروی زندگی ضرور ہے جس میں حساب وجزا ہو (۴۳) کہ طاعت پر ثواب دیں اور معصیت پر عذاب کریں (۴۴) کہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے اور حکیم کا فعل عبث نہیں ہوتا (۴۵) یعنی روز قیامت جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا (۴۶) اور قرابت ومحبت نفع نہ دے گی (۴۷) یعنی کافروں کی (۴۸) یعنی سوائے مومنین کے کہ وہ باذن الٰہی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے (جمل) (۴۹) تھوہڑ ایک خبیث نہایت کڑوا درخت ہے جو اہل جہنم کی خوراک ہوگا حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھوہڑ کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کی زندگانی خراب ہو جائے (۵۰) ابو جہل کی اور اس کے ساتھیوں کی جو بڑے گنہگار ہیں (۵۱) جہنم کے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ (۵۲) یعنی گنہگار کو (۵۳) اور اس وقت دوزخی سے کہا جائے گا کہ (۵۴) اس عذاب کو (۵۵) ملائکہ یہ کلمہ اہانت اور تذلیل کے لئے کہیں گے کیونکہ ابو جہل کہا کرتا تھا کہ بطحاء میں میں بڑا عزت والا کرم والا ہوں اس کو عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا اور کفار سے یہ بھی کہا جائے گا

هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ

یہ ہے وہ ﴿۵۶﴾ جس میں تم شبہ کرتے تھے ﴿۵۷﴾ بے شک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں ﴿۵۸﴾

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾

باغوں اور چشموں میں پہنیں گے کریب اور قنادیز ﴿۵۹﴾ آمنے سامنے ﴿۶۰﴾

كَذٰلِكَ ۟ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

یونہی ہے اور ہم نے انھیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے ﴿۶۱﴾

اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ

امن وامان سے ﴿۶۲﴾ اس میں پہلی موت کے سوا ﴿۶۳﴾ پھر موت نہ چکھیں گے اور اللہ نے

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾

انھیں آگ کے عذاب سے بچالیا ﴿۶۴﴾ تمہارے رب کے فضل سے یہی بڑی کامیابی ہے

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں ﴿۶۵﴾ آسان کیا کہ وہ سمجھیں ﴿۶۶﴾ تو تم انتظار کرو ﴿۶۷﴾ وہ بھی کسی انتظار میں ہیں ﴿۶۸﴾

سورۃ الجاثیۃ ۴۵ مکیۃ ۶۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتہا ۳۷ رکوعاتہا ۴

سورۃ جاثیہ مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ﴿۱﴾ اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

کتاب کا اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بے شک آسمانوں

(۵۶) عذاب جو تم دیکھتے ہو (۵۷) اور اس پر ایمان نہیں لاتے تھے اس کے بعد پرہیزگاروں کا ذکر فرمایا جاتا ہے (۵۸) جہاں کوئی خوف نہیں (۵۹) یعنی ریشم کے باریک و دبیز لباس (۶۰) کہ کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہو (۶۱) یعنی جنت میں اپنے جنتی خادموں کو میوے حاضر کرنے کا حکم دیں گے (۶۲) کہ کسی قسم کا اندیشہ ہی نہ ہو گا نہ میوے کے کم ہونے کا نہ ختم ہو جانے کا نہ ضرر کرنے کا نہ اور کوئی (۶۳) جو دنیا میں ہو چکی (۶۴) اس سے نجات عطا فرمائی (۶۵) یعنی عربی میں (۶۶) اور نصیحت قبول کریں اور ایمان لائیں لیکن لائیں گے نہیں (۶۷) ان کے ہلاک و عذاب کا (۶۸) تمہاری موت کے (قیل ہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ السیف)

(۱) یہ سورہ جاثیہ ہے اس کا نام سورہ شریعہ بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے آیت قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا کے اس سورت میں چار رکوع سینتیس آیتیں چار سو اٹھاسی کلمے دو ہزار ایک سو اکیانوے حرف ہیں

وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ

اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے ﴿۲﴾ اور تمہاری پیدائش میں ﴿۳﴾ اور جو جو جانور وہ پھیلاتا ہے ان میں

لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ

نشانیاں ہیں یقین والوں کے لئے اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں ﴿۴﴾ اور اس مینہ میں کہ اللہ نے آسمان سے

مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ

روزی کا سبب مینہ اتارا تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور ہواؤں کی گردش میں ﴿۵﴾ نشانیاں ہیں

يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ

عقل مندوں کے لئے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں پھر اللہ اور اس کی

بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسْمَعُ آيَاتِ

آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے خرابی ہے ہر بڑے بہتان ہائے گنہگار کے لئے ﴿۶﴾ اللہ کی آیتوں

اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ

کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ہٹ پر جمتا ہے ﴿۷﴾ غرور کرتا ﴿۸﴾ گویا انہیں سنا ہی نہیں تو اسے خوشخبری سناؤ دردناک

أَلِيمٍ ﴿٨﴾ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

عذاب کی اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی ہنسی بناتا ہے ان کے لئے خواری کا

مُّهِينٌ ﴿٩﴾ مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَ

عذاب ان کے پیچھے جہنم ہے ﴿۹﴾ اور انہیں کچھ کام نہ دے گا ان کا کمایا ہوا ﴿۱۰﴾ اور

(۲) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی (۳) یعنی تمہاری پیدائش میں بھی اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں کہ نطفہ کو خون بناتا ہے خون کو بستہ کرتا ہے خون بستہ کو گوشت پارہ یہاں تک کہ پورا انسان بناتا ہے (۴) کہ کبھی گھٹتے ہیں کبھی بڑھتے ہیں اور ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے (۵) کہ کبھی گرم چلتی کبھی سرد کبھی جنوبی کبھی شمالی کبھی شرقی کبھی غربی (۶) یعنی نضر بن حارث کے لئے شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو عجم کے قصے کہانیاں سنا کر لوگوں کو قرآن پاک سننے سے روکتا تھا اور یہ آیت ہر ایسے شخص کیلئے عام ہے جو دین کو ضرر پہنچائے اور ایمان لانے اور قرآن سننے سے تکبر کرے (۷) یعنی اپنے کفر پر (۸) ایمان لانے سے (۹) یعنی بعد موت ان کا انجام کار اور مآل دوزخ ہے (۱۰) مال جس پر وہ بہت نازاں ہیں

لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًى ۚ

نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے ۱۱ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے یہ ۱۲ راہ دکھانا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

اور جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لئے دردناک عذاب میں سے سخت تر عذاب ہے اللہ ہے جس نے

سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

تمہارے بس میں دریا کردیا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لئے کہ اس کا فضل تلاش کرو ۱۳ اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

اس لئے کہ حق مانو ۱۴ اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں ۱۵ اور جو کچھ زمین میں

جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ

۱۶ اپنے حکم سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے ایمان والوں سے

اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا ۢ بِمَا كَانُوْا

فرماؤ درگزریں ان سے جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے ۱۷ تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کی کمائی

يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى

کا بدلہ دے ۱۸ جو بھلا کام کرے تو اپنے لئے اور برا کرے تو اپنے برے کو ۱۹ پھر اپنے

رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَ

رب کی طرف پھیرے جاؤ گے ۲۰ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب ۲۱ اور حکومت اور

(۱۱) یعنی بت جن کو پوجا کرتے تھے (۱۲) قرآن شریف (۱۳) بحری سفروں سے اور تجارتوں سے اور غواصی کرنے اور موتی وغیرہ نکالنے سے (۱۴) اس کے نعمت و کرم اور فضل و احسان کا (۱۵) سورج چاند ستارے وغیرہ (۱۶) چوپائے درخت نہریں وغیرہ (۱۷) جو دن کہ اس نے مومنین کی مدد کے لئے مقرر فرمائے یا اللہ تعالٰی کے دنوں سے وہ وقائع مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے۔ بہر حال ان امید نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہیں کہ کفار سے جو ایذا پہنچے اور ان کے کلمات جو تکلیف پہنچائیں مسلمان ان سے درگزر کریں منازعت نہ کریں وَقِيْلَ اِنَّ الْاٰيَةَ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ۔ شان نزول اس آیت کی شان نزول میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ غزوۂ بنی مصطلق میں مسلمان بیر مریسیع پر اترے یہ ایک کنواں تھا عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے غلام کو پانی کے لئے بھیجا وہ دیر میں آیا تو اس سے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کنویں کے کنارے پر بیٹھے تھے جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مشکیں نہ بھر گئیں اس وقت تک انھوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا یہ سن کر اس بدبخت نے ان حضرات کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ تلوار لے کر تیار ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی مقاتل کا قول ہے کہ قبیلۂ بنی غفار کے ایک شخص نے مکہ مکرمہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو گالی دی تو آپ نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب آیت "مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا" نازل ہوئی تو فنحاص یہودی نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا رب محتاج ہو گیا (معاذ اللہ تعالٰی) اس کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تلوار کھینچی اور اس کی تلاش میں نکلے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر انھیں واپس بلوا لیا (۱۸) یعنی ان کے اعمال کا (۱۹) نیکی اور بدی کا ثواب اور عذاب اس کے کرنے والے پر ہے (۲۰) وہ نیکوں اور بدوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا (۲۱) یعنی توریت

النُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ

نبوت عطا فرمائی ف۲۲ اور ہم نے انھیں ستھری روزیاں دیں ف۲۳ اور انھیں ان کے زمانے والوں پر فضیلت بخشی اور ہم نے

بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا

انھیں اس کام کی ف۲۴ روشن دلیلیں دیں تو انھوں نے اختلاف نہ کیا ف۲۵ مگر بعد اس کے کہ علم ان کے پاس آچکا ف۲۶ آپس کے

بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

حسد سے ف۲۷ بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں اختلاف کرتے ہیں

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ

پھر ہم نے اس کام کے ف۲۸ عمدہ راستہ پر تمہیں کیا ف۲۹ تو اسی راہ پر چلو اور نادانوں کی

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ

خواہشوں کا ساتھ نہ دو ف۳۰ بے شک وہ اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام نہ دیں گے اور بیشک

الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا

ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں ف۳۱ اور ڈر والوں کا دوست اللہ ف۳۲ یہ

بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ

لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے ف۳۳ اور ایمان والوں کے لئے ہدایت و رحمت کیا جنھوں نے

اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

برائیوں کا ارتکاب کیا ف۳۴ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انھیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

(۲۲) ان میں بکثرت انبیاء پیدا کر کے (۲۳) حلال کشائش کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے اموال و دیار کا مالک کر کے اور من و سلوٰی نازل فرما کر (۲۴) یعنی امر دین اور بیان حلال و حرام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی (۲۵) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت میں (۲۶) اور علم زوال اختلاف کا سبب ہوتا ہے اور یہاں ان لوگوں کے لئے اختلاف کا سبب ہوا اس کا باعث یہ ہے کہ علم ان کا مقصود نہ تھا بلکہ مقصود ان کا جاہ و ریاست کی طلب تھی اسی لئے انھوں نے اختلاف کیا (۲۷) کہ انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کے بعد اپنے جاہ و ریاست کے اندیشہ سے آپ کے ساتھ حسد اور دشمنی کی اور کافر ہوگئے (۲۸) یعنی دین کے (۲۹) اے حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳۰) یعنی روسائے قریش کی جو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں (۳۱) صرف دنیا میں آخرت میں ان کا کوئی دوست نہیں (۳۲) دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ڈر والوں سے مراد مومنین ہیں اور آگے قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے (۳۳) کہ اس سے انھیں امور دین میں بینائی حاصل ہوتی ہے (۳۴) کفر و معاصی کا

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کہ ان کی اُن کی زندگی اور موت برابر ہو جائے ۳۵ کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں اور اللہ نے آسمانوں اور ۳۶

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

زمین کو حق کے ساتھ بنایا ۳۷ اور اس لئے کہ ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے ۳۸ اور ان پر ظلم نہ ہو گا

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ

بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا لیا ۳۹ اور اللہ نے اُسے باوصف علم کے گمراہ کیا ۴۰

عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۗ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ

اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا ۴۱ تو اللہ کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۗ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

اسے کون راہ دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور بولے ۴۲ وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی ۴۳

نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ

مرتے ہیں اور جیتے ہیں ۴۴ اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ ۴۵ اور انہیں اس کا علم نہیں ۴۶ وہ تو

هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ

نرے گمان دوڑاتے ہیں ۴۷ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں ۴۸ تو بس ان کی حجت یہی ہوتی ہے

اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ

کہ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو لے آؤ ۴۹ اگر تم سچے ہو ۵۰ تم فرماؤ اللہ تمہیں جِلاتا ہے ۵۱

(۳۵) یعنی ایمانداروں اور کافروں کی موت وحیات برابر ہو جائے ایسا ہرگز نہیں ہوا کیونکہ ایماندار زندگی میں طاعت پر قائم رہے اور کافر بدیوں میں ڈوبے رہے تو ان دونوں کی زندگی برابر نہ ہوئی ایسے ہی موت بھی یکساں نہیں کہ مومن کی موت بشارت ورحمت وکرامت پر ہوتی ہے اور کافر کی رحمت سے مایوسی اور ندامت پر۔ شانِ نزول مشرکین مکہ کی ایک جماعت نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر تمہاری بات حق ہو اور مرنے کے بعد اٹھنا ہو تو بھی ہم ہی افضل رہیں گے جیسا کہ دنیا میں ہم تم سے بہتر رہے ان کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی (۳۶) مخالف سرکش مخلص فرمانبردار کے برابر کیسے ہو سکتا ہے مومنین جنات عالیات میں عزت وکرامت اور عیش وراحت پائیں گے اور کفار اسفل السافلین میں ذلت واہانت کے ساتھ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے (۳۷) کہ اس کی قدرت ووحدانیت کی دلیل ہو (۳۸) نیک نیکی کا اور بد بدی کا اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس عالم کی پیدائش سے اظہار عدل ورحمت مقصود ہے اور یہ پوری طرح قیامت ہی میں ہو سکتا ہے کہ اہل حق اور اہل باطل میں امتیاز کامل ہو مومن مخلص درجات میں ہوں اور کافر نافرمان درکات جہنم میں (۳۹) اور اپنی خواہش کا تابع ہو گیا جسے نفس پوجنے لگا مشرکین کا یہی حال تھا کہ وہ پتھر اور سونے اور چاندی وغیرہ کو پوجتے تھے جب کوئی چیز انہیں پہلی چیز سے اچھی معلوم ہوتی تھی تو پہلی کو توڑ دیتے پھینک دیتے دوسری کو پوجنے لگتے (۴۰) کہ اس گمراہ نے حق کو جان پہچان کر بے راہی اختیار کی مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے انجام کار اور اس کے شقی ہونے کو جانتے ہوئے اسے گمراہ کیا یعنی اللہ تعالیٰ پہلے سے جانتا تھا کہ یہ اپنے اختیار سے راہِ حق سے منحرف ہو گا اور گمراہی اختیار کرے گا (۴۱) تو اس نے ہدایت وموعظت کو نہ سنا اور نہ سمجھا اور راہ حق کو نہ دیکھا (۴۲) منکرین بعث (۴۳) یعنی اس زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں (۴۴) یعنی بعضے مرتے ہیں اور بعضے پیدا ہوتے ہیں (۴۵) یعنی روز وشب کا دورہ وہ اسی کو موثر اعتقاد کرتے تھے اور ملک الموت کا اور بحکم الٰہی روحیں قبض کئے جانے کا انکار کرتے تھے اور ہر ایک حادثہ کو دہر اور زمانہ کی طرف منسوب کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۴۶) یعنی وہ یہ بات بے علمی سے کہتے ہیں (۴۷) خلاف واقع مسئلہ حوادث کو زمانہ کی طرف نسبت کرنا اور ناگوار حوادث کو رونما ہونے سے زمانہ کو برا کہنا ممنوع ہے احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے (۴۸) یعنی قرآن پاک کی آیتیں جن میں اللہ تعالیٰ کے بعث بعد الموت پر قادر ہونے کی دلیلیں مذکور ہیں جب کفار ان کے جواب سے عاجز ہوتے ہیں (۴۹) زندہ کر کے (۵۰) اس بات میں کہ مردے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے (۵۱) دنیا میں بعد اس کے کہ تم بے جان نطفہ تھے

ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ

پھر تم کو مارے گا ف۵۲ پھر تم سب کو اکٹھا کریگا ف۵۳ قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ

آدمی نہیں جانتے ف۵۴ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جس دن قیامت

السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ

قائم ہوگی باطل والوں کی اس دن ہار ہے ف۵۵ اور تم ہر گروہ ف۵۶ کو دیکھوگے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ

تُدْعٰى إِلٰى كِتٰبِهَا ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ

اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائیگا ف۵۷ آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا ہمارا یہ نوشتہ تم پر

عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۹﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا

حق بولتا ہے ہم لکھتے رہے تھے ف۵۸ جو تم نے کیا تو وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور اچھے کام کئے ان کا رب انھیں اپنی رحمت میں لے گا ف۵۹ یہی کھلی کامیابی

الْمُبِينُ ﴿۳۰﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا ۟ أَفَلَمْ تَكُنْ آيٰتِي تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

ہے اور جو کافر ہوئے ان سے فرمایا جائیگا کیا نہ تھا کہ میری آیتیں تم پر پڑھی جاتی تھیں

فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿۳۱﴾ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

تو تم تکبر کرتے تھے ف۶۰ اور تم مجرم لوگ تھے اور جب کہا جاتا بیشک اللہ کا وعدہ ف۶۱ سچا ہے

(۵۲) تمہاری عمریں پوری ہونے کے وقت (۵۳) زندہ کرکے تو جو پروردگار ایسی قدرت والا ہے وہ تمہارے باپ دادا کے زندہ کرنے پر بھی بالیقین قادر ہے وہ سب کو زندہ کرے گا (۵۴) اس کو کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے اور ان کا نہ جاننا دلائل کی طرف ملتفت نہ ہونے اور غور نہ کرنے کے باعث ہے (۵۵) یعنی اس دن کافروں کا ٹوٹے میں ہونا ظاہر ہوگا (۵۶) یعنی ہر دین والے (۵۷) اور فرمایا جائے گا (۵۸) یعنی ہم نے فرشتوں کو تمہارے عمل لکھنے کا حکم دیا تھا (۵۹) جنت میں داخل فرمائے گا (۶۰) اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے (۶۱) مردوں کو زندہ کرنے کا

وَّ السَّاعَةُ لَا رَیْبَ فِیْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ

اور قیامت میں شک نہیں ۶۲ تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہمیں تو یونہی کچھ

اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ

گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں ۶۳ یقین نہیں اور ان پر کھل گئیں ۶۴ ان کے کاموں کی برائیاں ۶۵

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ قِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰىكُمْ

اور انہیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور فرمایا جائے گا آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے ۶۶

كَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾

جیسے تم اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے ۶۷ اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ۶۸

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ

یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا (مذاق) بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا ۶۹

فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں اور نہ ان سے کوئی منانا چاہے ۷۰ تو اللہ ہی کے لئے سب

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَ لَهُ الْكِبْرِیَآءُ

خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہاں کا رب اور اسی کے لئے بڑائی ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۪ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۷﴾ ع

آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے

ع ۴ ۲۰

(۶۲) وہ ضرور آئے گی تو (۶۳) قیامت کے آنے کا (۶۴) یعنی کفار پر آخرت میں (۶۵) جو انھوں نے دنیا میں کیے تھے اور ان کی سزائیں (۶۶) عذاب دوزخ میں (۶۷) کہ ایمان و طاعت چھوڑ بیٹھے (۶۸) جو تمہیں اس عذاب سے بچا سکے (۶۹) کہ تم اس کے مفتون ہوگئے اور تم نے بعث و حساب کا انکار کر دیا (۷۰) یعنی اب ان سے یہ بھی مطلوب نہیں کہ وہ توبہ کر کے اور ایمان و طاعت اختیار کر کے اپنے رب کو راضی کریں کیونکہ اس روز کوئی عذر اور توبہ قبول نہیں

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ ۴۶ ۶۶ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیاتھا ۳۵ رکوعاتھا ۴

سورۂ احقاف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا[1] — اس میں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿٢﴾ مَا خَلَقْنَا

یہ کتاب[2] اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے ہم نے نہ بنائے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ[3] اور ایک مقرر میعاد پر[4] اور کافر اس چیز سے

عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ

کہ ڈرائے گئے[5] منہ پھیرے ہیں[6] تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو[7] مجھے دکھاؤ

مَا ذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِؕ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ

انھوں نے زمین کا کون سا ذرہ بنایا یا آسمان میں اُن کا کوئی حصہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلی

قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٤﴾ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ

کوئی کتاب[8] یا کچھ بچا کھچا علم[9] اگر تم سچے ہو[10] اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون

یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ

جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجے[11] جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اور انہیں ان کی

دُعَآىٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٥﴾ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ

پوجا کی خبر تک نہیں[12] اور جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ انکے دشمن ہوں گے[13] اور ان سے منکر ہو

(۱) سورۂ احقاف مکیہ ہے مگر بعض کے نزدیک اس کی چند آیتیں مدنی ہیں جیسے کہ آیت قُلْ اَرَءَیْتُمْ اور آیت فَاصْبِرْ كَمَا اور تین آیتیں وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اس سورت میں چار رکوع اور پینتیس آیتیں اور چھ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار پانچ سو پچانوے حرف ہیں (۲) یعنی قرآن شریف (۳) کہ ہماری قدرت و وحدانیت پر دلالت کریں (۴) وہ مقرر میعاد روز قیامت ہے جس کے آجانے پر آسمان و زمین فنا ہو جائیں گے (۵) اس چیز سے مراد یا عذاب ہے یا روز قیامت کی وحشت یا قرآن پاک جو بعث و حساب کا خوف دلاتا ہے (۶) کہ اس پر ایمان نہیں لاتے (۷) یعنی بت جنہیں معبود ٹھہراتے ہو (۸) جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اتاری ہو مراد یہ ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید توحید اور ابطال شرک پر ناطق ہے اور جو کتاب بھی اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی اس میں یہی بیان ہے تم کتب الٰہیہ میں سے کوئی ایک کتاب تو ایسی لے آؤ جس میں تمہارے دین (بت پرستی) کی شہادت ہو (۹) پہلوں کا (۱۰) اپنے اس دعوے میں کہ خدا کا کوئی شریک ہے جس کی عبادت کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے (۱۱) یعنی بتوں کو (۱۲) کیونکہ وہ جماد بے جان ہیں (۱۳) یعنی بت اپنے پجاریوں کے

كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جائیں گے ۱۴ اور جب ان پر ۱۵ پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کافر اپنے پاس آئے ہوئے

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ

حق کو ۱۶ کہتے ہیں یہ کھلا جادو ہے ۱۷ کیا کہتے ہیں انہوں نے اسے جی سے بنایا ۱۸ تم فرماؤ

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

اگر میں نے اسے جی سے بنالیا ہوگا تو تم اللہ کے سامنے میرا کچھ اختیار نہیں رکھتے ۱۹ وہ خوب جانتا ہے

تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

جن باتوں میں تم مشغول ہو ۲۰ اور وہ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ اور وہی بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ

مہربان ہے ۲۱ تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ۲۲ اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا

بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۹﴾

جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ۲۳ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے ۲۴ اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ

تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل

مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

کا ایک گواہ ۲۵ اس پر گواہی دے چکا ۲۶ تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا ۲۷ بے شک اللہ

(۱۴) اور کہیں گے کہ ہم نے انھیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی در حقیقت یہ اپنی خواہشوں کے پرستار تھے (۱۵) یعنی اہل مکہ پر (۱۶) یعنی قرآن شریف کو بغیر غور و فکر کئے اور اچھی طرح سنے (۱۷) کہ اس کے جادو ہونے میں شبہ نہیں اور اس سے بھی بدتر بات کہتے ہیں جس کا آگے ذکر ہے (۱۸) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (۱۹) یعنی اگر بالفرض میں دل سے بناتا اور اس کو اللہ تعالیٰ کا کلام بتاتا تو وہ اللہ تعالیٰ پر افترا ہوتا اور اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے افتراء کرنے والے کو جلد عقوبت میں گرفتار کرتا ہے تمہیں تو یہ قدرت نہیں کہ تم اس کی عقوبت سے بچا سکو یا اس کے عذاب کو دفع کر سکو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتا (۲۰) اور جو کچھ قرآن پاک کی نسبت کہتے ہو (۲۱) یعنی اگر تم کفر سے توبہ کر کے ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا اور تم پر رحمت کرے گا (۲۲) مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں تو تم کیوں نبوت کا انکار کرتے ہو (۲۳) اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ قیامت میں جو میرے اور تمہارے ساتھ کیا جائے گا وہ مجھے معلوم نہیں یہ معنی ہوں تو یہ آیت منسوخ ہے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات و عزیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارا اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا یکساں حال ہے انہیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں اگر یہ قرآن ان کا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو ان کا بھیجنے والا انہیں ضرور خبر دیتا کہ ان کے ساتھ کیا کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ نازل فرمائی صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو مبارک ہو تو آپ کو تو معلوم ہو گیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا یہ انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور یہ آیت نازل ہوئی "بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا" تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا اور مومنین کے ساتھ کیا دوسرا قول آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ آخرت کا حال تو حضور کو اپنا بھی معلوم ہے مومنین کا بھی مکذبین کا بھی معنی یہ ہیں کہ دنیا میں کیا کیا جائے یہ معلوم نہیں اگر یہ معنی لئے جائیں تو بھی آیت منسوخ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ بھی بتا دیا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اور وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور کے ساتھ اور حضور کی امت کے ساتھ پیش آنے والے امور پر مطلع فرما دیا خواہ وہ دنیا کے ہوں یا آخرت کے اور اگر درایت معنی ادراک بالقیاس

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

راہ نہیں دیتا ظالموں کو اور کافروں نے مسلمانوں کو کہا

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

اگر اس میں ف۲۸ کچھ بھلائی ہوتی تو یہ ف۲۹ ہم سے آگے اس تک نہ پہنچ جاتے ف۳۰ اور جب انہیں اس کی ہدایت نہ ہوئی تو اب ف۳۱ کہیں گے

هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ

کہ یہ پرانا بہتان ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۳۲ ہے پیشوا اور مہربانی

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَ

اور یہ کتاب ہے تصدیق فرماتی ف۳۳ عربی زبان میں کہ ظالموں کو ڈر سنائے اور

بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

نیکوں کو بشارت بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے ف۳۴

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

نہ ان پر خوف ف۳۵ نہ ان کو غم ف۳۶ وہ جنت والے ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

ہمیشہ اس میں رہیں گے ان کے اعمال کا انعام اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ

بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ

اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا

بقیہ صفحہ ۹۰۴ = یعنی عقل سے جاننے کے معنی میں لیا جائے تو مضمون اور بھی زیادہ صاف ہے اور آیت کا اس کے بعد والا جملہ اس کا مؤید ہے علامہ نیشاپوری نے اس آیت کے تحت میں فرمایا کہ اس میں نفی اپنی ذات سے جاننے کی ہے من جہت الوحی جاننے کی نفی نہیں (۲۴) یعنی میں جو کچھ جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جانتا ہوں (۲۵) وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی صحت نبوت کی شہادت دی (۲۶) کہ وہ قرآن کی طرف سے ہے (۲۷) اور ایمان سے محروم رہے تو اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے (۲۸) یعنی دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں (۲۹) غریب لوگ (۳۰) شان نزول یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اگر دین محمدی حق ہوتا تو فلاں وفلاں اس کو ہم سے پہلے کیسے قبول کر لیتے (۳۱) عناد سے قرآن شریف کی نسبت (۳۲) توریت (۳۳) پہلی کتابوں کی (۳۴) اللہ تعالیٰ کی توحید اور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر دم آخر تک (۳۵) قیامت میں (۳۶) موت کے وقت

وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۙ

اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے ف۳۷ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہونچا ف۳۸ اور چالیس برس کا ہوا ف۳۹

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ

عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور

عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ

میرے ماں باپ پر کی ف۴۰ اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے ف۴۱ اور میرے لئے میری اولاد میں

ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ

صلاح (نیکی) رکھ ف۴۲ میں تیری طرف رجوع لایا ف۴۳ اور میں مسلمان ہوں ف۴۴ یہ ہیں وہ

الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ

جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے ف۴۵ اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے

فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا ف۴۶

وَ الَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِیْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ

اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا ف۴۷ اُف تم سے دل پک گیا (بیزار ہے) کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر

خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَ هُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۗ

زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں ف۴۸ اور وہ دونوں ف۴۹ اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا

(۳۷) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "حولین کاملین" تو حمل کے لئے چھ ماہ باقی رہے یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اور حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدت ڈھائی سال ثابت ہوتی ہے مسئلہ کی تفاصیل مع دلائل کتب اصول میں مذکور ہیں (۳۸) اور عقل و قوت مستحکم ہوئی اور یہ بات تیس سے چالیس تک کی عمر میں حاصل ہوتی ہے (۳۹) یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ کی عمر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف بیس سال کی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمراہی میں بغرض تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے کہا یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ فرما ہیں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بن عبد اللہ ہیں عبد المطلب کے پوتے راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی نبی آخر الزماں ہیں راہب کی یہ بات حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اثر کر گئی اور نبوت کا یقین آپ کے دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف کی ملازمت اختیار کی سفر و حضر میں آپ سے جدا نہ ہوتے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر ایمان لائے اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اڑتیس سال کی تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی (۴۰) کہ ہم سب کو ہدایت فرمائی اور اسلام سے مشرف کیا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر ہے (۴۱) آپ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مومن جو ایمان کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور

إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُولُ مَا هٰذَآ إِلَّآ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۷﴾

بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ۵۰ تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ

یہ وہ ہیں جن پر بات ثابت ہوچکی ۵۱ ان گروہوں میں جو ان سے پہلے

قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خٰسِرِينَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ

گزرے جن اور آدمی بے شک وہ زیاں کار تھے اور ہر ایک کے لئے ۵۲

دَرَجٰتٌ مِمَّا عَمِلُوا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمٰلَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۹﴾ وَ

اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں ۵۳ اور تاکہ اللہ ان کے کام انھیں پورے بھر دے ۵۴ اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور

يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِي

جس دن کافر آگ پر پیش کئے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا

حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ

ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انھیں برت چکے ۵۵ تو آج تمہیں ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا

الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ

سزا اس کی کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور سزا اس کی کہ حکم عدولی

تَفْسُقُونَ ﴿۲۰﴾ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ

کرتے تھے ۵۶ اور یاد کرو عاد کے ہم قوم ۵۷ کو جب اس نے انکو سرزمین احقاف میں ڈرایا ۵۸ اور بے شک

بقیہ صفحہ ۹۰۶ = تکلیفوں میں مبتلا تھے ان کو آپ نے آزاد کیا انہیں میں سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ نے یہ دعا کی (۴۲) یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد میں صلاح رکھی آپ کی تمام اولاد مومن ہے اور ان میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ تمام عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین بھی مسلمان اور آپ کے صاحبزادے محمد اور عبداللہ اور عبدالرحمن اور آپ کی صاحبزادیاں حضرت عائشہ اور حضرت اسماء اور آپ کے پوتے محمد بن عبدالرحمن یہ سب مومن اور سب شرف صحابیت سے مشرف صحابہ ہیں آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ اس کے والدین بھی صحابی ہوں خود بھی صحابی اولاد بھی صحابی پوتے بھی صحابی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف (۴۳) ہر امر میں جس میں تیری رضا ہو (۴۴) دل سے بھی اور زبان سے بھی (۴۵) ان پر ثواب دیں گے (۴۶) دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے (۴۷) مراد اس سے کوئی خاص شخص نہیں ہے بلکہ ہر کافر جو بعث کا منکر ہو اور والدین کا نافرمان اور اس کے والدین اس کو دین حق کی دعوت دیتے ہوں اور وہ انکار کرتا ہو (۴۸) ان میں سے کوئی مر کر زندہ نہ ہوا (۴۹) ماں باپ (۵۰) مردے زندہ فرمانے کا (۵۱) عذاب کی (۵۲) مومن ہو یا کافر (۵۳) یعنی منازل و مراتب ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک روز قیامت جنت کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور جہنم کے درجات پست ہوتے چلے جاتے ہیں تو جن کے عمل اچھے ہوں وہ جنت کے اونچے درجے میں ہوں گے اور جو کفر و معصیت میں انتہا کو پہنچ گئے ہوں وہ جہنم کے سب سے نیچے درجے میں ہوں گے (۵۴) یعنی مومنوں اور کافروں کو فرمانبرداری اور نافرمانی کی پوری جزا دے (۵۵) یعنی لذت و عیش جو تمہیں پانا تھا وہ سب دنیا میں تم نے ختم کر دیا اب تمہارے لئے آخرت میں کچھ بھی باقی نہ رہا اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ طیبات سے قوائے جسمانیہ اور جوانی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم نے اپنی جوانی اور اپنی قوتوں کو دنیا کے اندر کفر و معصیت میں خرچ کر دیا (۵۶) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی لذات اختیار کرنے پر کفار کو توبیخ فرمائی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب نے لذات دنیویہ سے کنارہ کشی اختیار فرمائی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک حضور کے اہل بیت نے کبھی جو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سرائے اقدس میں آگ نہ جلتی تھی چند کھجوروں اور پانی پر گزر کی جاتی تھی

خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَؕ

اس سے پہلے ڈر سنانے والے گزر چکے اور اس کے بعد آئے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو

اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ(۲۱) قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا

بے شک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے بولے کیا تم اس لئے آئے کہ ہمیں ہمارے

عَنْ اٰلِهَتِنَاۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ(۲۲) قَالَ

معبودوں سے پھیر دو تو ہم پر لاؤ ف۵۹ جس کا ہمیں وعدہ دیتے ہو اگر تم سچے ہو ف۶۰ اس نے فرمایا ف۶۱

اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ﳲ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ

اس کی خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے ف۶۲ میں تو تمہیں اپنے رب کے پیام پہونچاتا ہوں ہاں میری دانست میں تم

قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ(۲۳) فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ قَالُوْا

نرے جاہل لوگ ہو ف۶۳ پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا ف۶۴ بولے

هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَاؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖؕ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ

یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا ف۶۵ بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک

اَلِیْمٌ(۲۴) تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا

عذاب ہر چیز کو تباہ کر ڈالتی ہے اپنے رب کے حکم سے ف۶۶ تو صبح رہ گئے کہ نظر نہ آتے تھے مگر

مَسٰكِنُهُمْؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ(۲۵) وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ

ان کے سونے مکان ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں مجرموں کو اور بے شک ہم نے انہیں وہ

بقیہ صفحہ ۹۰ = حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں (۵۷) حضرت ہود علیہ السلام (۵۸) شرک سے اور احقاف ایک ریگستانی وادی ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہتے تھے (۵۹) وہ عذاب (۶۰) اس بات میں کہ عذاب آنے والا ہے (۶۱) یعنی ہود علیہ السلام نے (۶۲) کہ عذاب کب آئے گا (۶۳) جو عذاب میں جلدی کرتے ہو اور عذاب کو جانتے نہیں ہو کہ کیا چیز ہے (۶۴) اور مدت دراز سے ان کی سرزمین میں بارش نہ ہوئی تھی اس کالے بادل کو دیکھ کر خوش ہوئے (۶۵) حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا (۶۶) چنانچہ اس آندھی کے عذاب نے ان کے مردوں عورتوں چھوٹوں بڑوں کو ہلاک کر دیا ان کے اموال آسمان و زمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے چیزیں پارہ پارہ ہو گئیں حضرت ہود علیہ السلام نے اپنے اور اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا تھا ہوا جب اس خط کے اندر آتی تو نہایت پاکیزہ فرحت انگیز سرد اور وہی ہوا قوم پر شدید تحت مہلک اور یہ حضرت ہود علیہ السلام کا ایک معجزہ عظیمہ تھا

فِيمَآ إِن مَّكَّنَّٰكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَٰرًا وَأَفْـِٔدَةً

مقدور دیئے تھے جو تم کو نہ دیتے ۶۷ اور ان کے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے ۶۸

فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُهُمْ وَلَآ أَفْـِٔدَتُهُم مِّن

تو ان کے کام کان اور آنکھیں اور دل کچھ کام نہ

شَىْءٍ إِذْ كَانُوا۟ يَجْحَدُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا۟

آئے جب کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی

بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ ٱلْقُرَىٰ وَ

ہنسی بناتے تھے اور بے شک ہم نے ہلاک کر دیں ۶۹ تمہارے آس پاس کی بستیاں ۷۰ اور

صَرَّفْنَا ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ ٱلَّذِينَ

طرح طرح کی نشانیاں لائے کہ وہ باز آئیں ۷۱ تو کیوں نہ مدد کی ان کی ۷۲ جن کو انہوں

ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ قُرْبَانًا ءَالِهَةًۢ ۖ بَلْ ضَلُّوا۟ عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ

نے اللہ کے سوا قرب حاصل کرنے کو خدا ٹھہرا رکھا تھا ۷۳ بلکہ وہ ان سے گم گئے ۷۴ اور یہ

إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿٢٨﴾ وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ ٱلْجِنِّ

اُن کا بہتان و افترا ہے ۷۵ اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے ۷۶

يَسْتَمِعُونَ ٱلْقُرْءَانَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓا۟ أَنصِتُوا۟ ۖ فَلَمَّا قُضِىَ

کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو ۷۷ پھر جب پڑھنا ہو چکا

(۶۷) اے اہل مکہ وہ قوت و مال اور طول عمر میں تم سے زیادہ تھے (۶۸) تاکہ دین کے کام میں لائیں مگر انہوں نے سوائے دنیا کی طلب کے ان خداداد نعمتوں سے دین کا کام ہی نہیں لیا (۶۹) اے قریش (۷۰) مثل ثمود و عاد و قوم لوط کے (۷۱) کفر و طغیان سے لیکن وہ باز نہ آئے تو ہم نے انہیں ان کے کفر کے سبب ہلاک کر دیا (۷۲) ان کفار کی ان بتوں نے (۷۳) اور جن کی نسبت یہ کہا کرتے تھے کہ ان بتوں کے پوجنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے (۷۴) اور نزول عذاب کے وقت کام نہ آئے (۷۵) کہ وہ بتوں کو معبود کہتے ہیں اور بت پرستی کو قرب الٰہی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں (۷۶) یعنی اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کو یاد کیجئے جب ہم نے آپ کے طرف جنوں کی ایک جماعت کو بھیجا اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سات جن تھے جنہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف پیام رساں بنایا بعض روایات میں آیا ہے کہ نو تھے علماء محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں اب ان جنوں کا حال ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپ بطن نخلہ میں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ مکرمہ کو آتے ہوئے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے اس وقت جن (۷۷) تاکہ اچھی طرح حضرت کی قراءت سن لیں

وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ

اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے ۷۸ بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ۷۹ کہ

مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ

موسیٰ کے بعد اتاری گئی ۸۰ اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور

وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ

سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم اللہ کے منادی ۸۱ کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾ وَمَن لَّا

کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے ۸۲ اور تمہیں درد ناک عذاب سے بچالے اور جو اللہ کے

يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن

منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں ۸۳ اور اللہ کے سامنے

دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ

اس کا کوئی مددگار نہیں ۸۴ وہ ۸۵ کھلی گمراہی میں ہیں کیا انہوں نے ۸۶ نہ جانا کہ وہ اللہ

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ

جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا قادر ہے

عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ

کہ مُردے جلائے کیوں نہیں بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جس دن

(۷۸) یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضور کے حکم سے اپنی قوم کی طرف ایمان کی دعوت دینے گئے اور انہیں ایمان نہ لانے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت سے ڈرایا (۷۹) یعنی قرآن شریف (۸۰) عطاء نے کہا چونکہ وہ جن دین یہودیت پر تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا بعض مفسرین نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لینے کا باعث یہ ہے کہ اس میں صرف مواعظ ہیں احکام بہت ہی کم ہیں (۸۱) سید عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۸۲) جو اسلام سے پہلے ہوئے اور جن میں حق العباد نہیں (۸۳) اللہ تعالیٰ سے کہیں بھاگ نہیں سکتا اور اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا (۸۴) جو اسے عذاب سے بچا سکے (۸۵) جو اللہ تعالیٰ کے منادی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات نہ مانیں (۸۶) یعنی منکرین بعث نے

يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا

کافر آگ پر پیش کئے جائیں گے ان سے فرمایا جائیگا کیا یہ حق نہیں کہیں گے

بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ

کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم فرمایا جائے گا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا ۸۷ تو تم صبر کرو

كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ

جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا ۸۸ اور ان کے لئے جلدی نہ کرو ۸۹ گویا وہ جس

يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ

دن دیکھیں گے ۹۰ جو انہیں وعدہ دیا جاتا ہے ۹۱ دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر یہ پہنچانا ہے ۹۲

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

تو کون ہلاک کئے جائیں گے مگر بے حکم لوگ ۹۳

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ ۴۷ مَدَنِيَّةٌ ۹۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۳۸ — رُكُوْعَاتُهَا ۴

سورۂ محمد مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾

جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ۲ اللہ نے ان کے عمل برباد کئے ۳

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا ۴

(۸۷) جس کے تم دنیا میں مرتکب ہوئے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے (۸۸) اپنی قوم کی ایذا پر (۸۹) عذاب طلب کرنے میں کیونکہ عذاب ان پر ضرور نازل ہونے والا ہے (۹۰) عذاب آخرت کو (۹۱) تو اس کی درازی اور دوام کے سامنے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو بہت قلیل سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ (۹۲) یعنی یہ قرآن اور وہ ہدایت و بینات جو اس میں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے (۹۳) جو ایمان و طاعت سے خارج ہیں

(۱) سورۂ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اور اڑتیس آیتیں پانچ سو اٹھاون کلمے دو ہزار چار سو پچھتر حرف ہیں (۲) یعنی جو لوگ خود اسلام میں داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو انہوں نے اسلام سے روکا (۳) جو کچھ بھی انہوں نے کئے ہوں خواہ بھوکوں کو کھلایا ہو یا اسیروں کو چھڑایا ہو یا غریبوں کی مدد کی ہو یا مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کی عمارت میں کوئی خدمت کی ہو سب برباد ہوئی آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں ضحاک کا قول ہے کہ مراد یہ ہے کہ کفار نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جو مکر سوچے تھے اور حیلے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے وہ تمام کام باطل کر دیئے (۴) یعنی قرآن پاک

وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾

اور وہی اُن کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے ان کی برائیاں اتار دیں اور ان کی حالتیں سنوار دیں ف۵

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

یہ اس لئے کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی

اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾

پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے ہے ف۶ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے ف۷

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ

تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو ف۸ تو گردنیں مارنا ہے ف۹ یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کر لو ف۱۰

فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ

تو مضبوط باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو ف۱۱ یہاں تک کہ لڑائی اپنا

اَوْزَارَهَا ۛ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا

بوجھ رکھ دے ف۱۲ بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی ان سے بدلہ لیتا ف۱۳ مگر اس لئے ف۱۴ کہ تم میں ایک کو

بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ

دوسرے سے جانچے ف۱۵ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے

اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿۵﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

عمل ضائع نہ فرمائے گا ف۱۶ جلد انہیں راہ دے گا ف۱۷ اور ان کا کام بنا دے گا اور انہیں جنت میں لے جائے گا

مع ۱۳

(۵) امور دین میں توفیق عطا فرما کر اور دنیا میں ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ان کے ایام حیات میں ان کی حفاظت فرما کر کہ ان سے عصیان واقع نہ ہو (۶) یعنی قرآن شریف (۷) یعنی فریقین کے کہ کافروں کے عمل اکارت اور ایمانداروں کی لغزشیں بھی مغفور (۸) یعنی جنگ ہو (۹) یعنی ان کو قتل کرو (۱۰) یعنی کثرت سے قتل کر چکو اور باقی ماندوں کو قید کرنے کا موقع آجائے (۱۱) دونوں باتوں کا اختیار ہے مسئلہ مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا مملوک بنالیا جائے اور احساناً چھوڑنا اور فدیہ لینا جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورہ برات کی آیت اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سے منسوخ ہو گیا (۱۲) یعنی جنگ ختم ہو جائے اس طرح کہ مشرکین اطاعت قبول کریں اور اسلام لائیں (۱۳) بغیر قتال کے انہیں زمین میں دھنسا کر یا ان پر پتھر برسا کر یا اور کسی طرح (۱۴) تمہیں قتال کا حکم دیا (۱۵) قتال میں تاکہ مسلمان مقتول ثواب پائیں اور کافر عذاب (۱۶) ان کے اعمال کا ثواب پورا پورا دے گا شان نزول یہ آیت روز احد نازل ہوئی جب کہ مسلمان زیادہ مقتول و مجروح ہوئے (۱۷) درجات عالیات کی طرف

عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ

انہیں اس کی پہچان کرا دی ہے ۱۸ اے ایمان والو ! اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا ۱۹ اور تمہارے

اَقْدَامَكُمْ ۝۷ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸

قدم جما دے گا ۲۰ اور جنہوں نے کفر کیا تو ان پر تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۹ اَفَلَمْ

یہ اس لئے کہ انہیں ناگوار ہوا جو اللہ نے اتارا ۲۱ تو اللہ نے ان کا کیا دھرا اکارت کیا تو کیا

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا ۲۲ کیسا انجام ہوا

قَبْلِهِمْ ۗ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝۱۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اللہ نے ان پر تباہی ڈالی ۲۳ اور ان کافروں کے لئے بھی ویسی کتنی ہی ہیں ۲۴ یہ ۲۵ اس لئے کہ

اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝۱۱ اِنَّ

مسلمانوں کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں بے شک

ع ۱۱ ۵

اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اللہ داخل فرمائے گا انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغوں میں جن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا

نیچے نہریں رواں اور کافر برتتے ہیں اور کھاتے ہیں ۲۶ جیسے

(۱۸) وہ منازل جنت میں نووارد نا آشنا کی طرح نہ پہنچیں گے جو کسی مقام پر جاتا ہے تو اس کو ہر چیز کے دریافت کرنے کی حاجت درپیش ہوتی ہے بلکہ وہ واقف کارانہ داخل ہوں گے اپنے منازل اور مساکین پہچانتے ہوں گے اپنی زوجہ اور خدام کو جانتے ہوں گے ہر چیز کا موقع ان کے علم میں ہوگا گویا کہ وہ ہمیشہ سے یہیں کے رہنے بسنے والے ہیں (۱۹) تمہارے دشمن کے مقابل (۲۰) معرکۂ جنگ میں اور حجت اسلام پر اور پل صراط پر (۲۱) یعنی قرآن پاک اس لئے کہ اس میں شہوات ولذات کے ترک اور طاعات وعبادات میں مشقتیں اٹھانے کے احکام ہیں جو نفس پر شاق ہوتے ہیں (۲۲) یعنی پچھلی امتوں کا (۲۳) کہ انہیں اور ان کی اولاد اور ان کے اموال کو سب کو ہلاک کر دیا (۲۴) یعنی اگر یہ کافر سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں تو ان کے لئے پہلے جیسی بہت سی تباہیاں ہیں (۲۵) یعنی مسلمانوں کا منصور ہونا اور کافروں کا مقہور ہونا (۲۶) دنیا میں چند روز غفلت کے ساتھ اپنے انجام ومآل کو فراموش کئے ہوئے

تَأْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ

چوپائے کھائیں ف۲۷ اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے اور کتنے ہی شہر کہ اس شہر سے ف۲۸

اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾

قوت میں زیادہ تھے جس نے تمہیں تمہارے شہر سے باہر کیا ہم نے انہیں ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی مددگار نہیں ف۲۹

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ

تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۳۰ اس ف۳۱ جیسا ہوگا جس کے برے عمل اسے بھلے دکھائے گئے اور

اتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ

وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ف۳۲ احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی

مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ

پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے ف۳۳ اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا ف۳۴ اور ایسی

مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ۬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ

شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے ف۳۵ اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا ف۳۶ اور ان کے لئے

فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ

اس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت ف۳۷ کیا ایسے چین والے ان کی برابر ہوجائیں گے

فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

جنہیں ہمیشہ آگ میں رہنا اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے گا کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے اور ان ف۳۸ میں سے

(۲۷) اور انہیں تمیز نہ ہو کہ وہ اس کھانے کے بعد وہ ذبح کئے جائیں گے یہی حال کفار کا ہے جو غفلت کے ساتھ دنیا طلبی میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے (۲۸) یعنی مکہ مکرمہ والوں سے (۲۹) جو عذاب و ہلاک سے بچاسکے شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور غار کی طرف تشریف لے چلے تو مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ کے شہروں میں تو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں تو مجھے بہت پیارا ہے اگر مشرکین مجھے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۳۰) اور وہ مومنین ہیں کہ وہ قرآن معجز اور معجزات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برہان قوی پر یقین کامل اور جزم صادق رکھتے ہیں (۳۱) اس کافر مشرک (۳۲) اور انہوں نے کفر و بت پرستی اختیار کی ہر گز وہ مومن اور یہ کافر ایک سے نہیں ہوسکتے اور ان دونوں میں کچھ بھی نسبت نہیں (۳۳) یعنی ایسا لطیف کہ نہ سڑے نہ اس کی بو بدلے نہ اس کے ذائقہ میں فرق آئے (۳۴) بخلاف دنیا کے دودھ کے کہ خراب ہوجاتے ہیں (۳۵) خالص لذت ہی لذت نہ دنیا کی شرابوں کی طرح اس کا ذائقہ خراب نہ اس میں میل کچیل نہ خراب چیزوں کی آمیزش نہ وہ سڑ کر بنی نہ اس پینے سے عقل زائل ہو نہ سر چکرائے نہ خمار آئے نہ دردِ سر پیدا ہو یہ سب آفتیں دنیا ہی کی شراب میں ہیں وہاں کی شراب ان سب عیوب سے پاک نہایت لذیذ مفرح خوش گوار (۳۶) پیدائش میں یعنی صاف ہی پیدا کیا گیا دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے (۳۷) کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر سے تمام تکلیفی احکام اٹھالئے گئے ہیں جو چاہیں کھائیں جتنا چاہیں کھائیں نہ حساب نہ عقاب (۳۸) کفار

يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا

بعض تمہارے ارشاد سنتے ہیں ف۳۹ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں ف۴۰ علم والوں سے کہتے ہیں ف۴۱

الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

ابھی انھوں نے کیا فرمایا ف۴۲ یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ف۴۳

وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ

اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے ف۴۴ اور جنھوں نے راہ پائی ف۴۵ اللہ نے ان کی ہدایت ف۴۶ اور زیادہ فرمائی اور ان کی

تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ

پرہیزگاری انھیں عطا فرمائی ف۴۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں ف۴۸ مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے کہ اس کی

جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ

علامتیں تو آہی چکی ہیں ف۴۹ پھر جب وہ آجائے گی تو کہاں وہ اور کہاں ان کا سمجھنا تو جان لو کہ اللہ کے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ف۵۰

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا

اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا ف۵۱ اور رات کو تمہارا آرام لینا ف۵۲ اور مسلمان کہتے ہیں کوئی

نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ

سورت کیوں نہ اتاری گئی ف۵۳ پھر جب کوئی پختہ سورت اتاری گئی ف۵۴ اور اس میں جہاد کا حکم فرمایا گیا

(۳۹) خطبہ وغیرہ میں نہایت بے التفاتی کے ساتھ (۴۰) یہ منافق لوگ تو (۴۱) یعنی علماء صحابہ سے مثل ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مسخرگی کے طور پر (۴۲) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ان منافقوں کے حق میں فرماتا ہے (۴۳) یعنی جب انہوں نے حق کا اتباع ترک کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو مردہ کر دیا (۴۴) اور انہوں نے نفاق اختیار کیا (۴۵) یعنی وہ اہل ایمان جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام غور سے سنا اور اس سے نفع اٹھایا (۴۶) یعنی بصیرت و علم و شرح صدر (۴۷) یعنی پرہیزگاری کی توفیق دی اور اس پر مدد فرمائی یا یہ معنی ہیں کہ انہیں پرہیزگاری کی جزا دی اور اس کا ثواب عطا فرمایا (۴۸) کفار و منافقین (۴۹) جن میں سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور قمر کا شق ہونا ہے (۵۰) یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لئے مغفرت طلب فرمائیں اور آپ شفیع مقبول الشفاعت ہیں اس کے بعد مومنین و غیر مومنین سب سے عام خطاب ہے (۵۱) اپنے اشغال میں اور معاش کے کاموں میں (۵۲) یعنی وہ تمہارے تمام احوال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں (۵۳) شان نزول مومنین کو جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ کا بہت ہی شوق تھا وہ کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہو تاکہ ہم جہاد کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۵۴) جس میں صاف غیر محتمل بیان ہو اور اس کا کوئی حکم منسوخ ہونے والا نہ ہو

رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ

تو تم دیکھو گے انھیں جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۵۵ کہ تمہاری طرف ف۵۶ اس کا دیکھنا دیکھتے ہیں

عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ

جس پر مُردنی چھائی ہو تو ان کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے ف۵۷ اور اچھی بات کہتے پھر جب حکم ناطق

الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ

ہو چکا ف۵۸ تو اگر اللہ سے سچے رہتے ف۵۹ تو ان کا بھلا تھا تو کیا تمہارے یہ چھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ

تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓىٕكَ

اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ ف۶۰ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ

الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ

ف۶۱ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں ف۶۲ تو کیا وہ قرآن کو

الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى

سوچتے نہیں ف۶۳ یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں ف۶۴ بے شک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے

اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ

ف۶۵ بعد اس کے کہ ہدایت ان پر کھل چکی تھی ف۶۶ شیطان نے انھیں فریب دیا ف۶۷

وَ اَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

اور انھیں دنیا میں مدتوں رہنے کی امید دلائی ف۶۸ یہ اس لئے کہ انھوں نے ف۶۹ کہا ان لوگوں سے ف۷۰ جنھیں اللہ کا اتارا ہوا ف۷۱ ناگوار ہے

(۵۵) یعنی منافقین کو (۵۶) پریشان ہو کر (۵۷) اللہ تعالیٰ اور رسول کی (۵۸) اور جہاد فرض کر دیا گیا (۵۹) ایمان و طاعت پر قائم رہ کر (۶۰) رشوتیں لو ظلم کرو آپس میں لڑو ایک دوسرے کو قتل کرو (۶۱) مفسد (۶۲) کہ راہ حق نہیں دیکھتے (۶۳) جو حق کو پہچانیں (۶۴) کفر کے کہ حق کی بات ان میں پہنچنے ہی نہیں پاتی (۶۵) نفاق سے (۶۶) اور طریق ہدایت واضح ہو چکا تھا قتادہ نے کہا کہ یہ کفار اہل کتاب کا حال ہے جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچانا اور آپ کی نعت و صفت اپنی کتاب میں دیکھی پھر باوجود جاننے پہچاننے کے کفر اختیار کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ضحاک وسدی کا قول ہے کہ اس سے منافق مراد ہیں جو ایمان لا کر کفر کی طرف پھر گئے (۶۷) اور برائیوں کو ان کی نظر میں ایسا مزین کیا کہ انھیں اچھا سمجھے (۶۸) کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے خوب دنیا کے مزے اٹھا لو اور ان پر شیطان کا فریب چل گیا (۶۹) یعنی اہل کتاب یا منافقین نے پوشیدہ طور پر (۷۰) یعنی مشرکین سے (۷۱) قرآن اور احکام دین

سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا

ایک کام میں ہم تمہاری مانیں گے ۷۲ اور اللہ ان کی چھپی ہوئی جانتا ہے تو کیسا ہوگا جب

تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ

فرشتے ان کی روح قبض کریں گے ان کے منہ اور ان کی پیٹھیں مارتے ہوئے ۷۳ یہ اس لئے کہ وہ ایسی

اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ أَمْ

بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے ۷۴ اور اس کی خوشی ۷۵ انہیں گوارا نہ ہوئی تو اس نے ان کے اعمال اکارت کردیئے کیا

حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ

جن کے دلوں میں بیماری ہے ۷۶ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ ان کے چھپے بیر (دشمنی)

أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ

ظاہر نہ فرمائے گا ۷۷ اور اگر ہم چاہیں تو تمہیں ان کو دکھادیں کہ تم ان کی صورت سے پہچان لو ۷۸ اور ضرور تم

فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ

انہیں بات کے اسلوب میں پہچان لوگے ۷۹ اور اللہ تمہارے عمل جانتا ہے ۸۰ اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے ۸۱ یہاں تک کہ

الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ إِنَّ الَّذِينَ

دیکھ لیں ۸۲ تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں ۸۳ بے شک وہ جنہوں نے

كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ

کفر کیا اور اللہ کی راہ سے ۸۴ روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ

(۷۲) یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اور حضور کے خلاف ان کے دشمنوں کی امداد کرنے میں اور لوگوں کو جہاد سے روکنے میں (۷۳) لوہے کے گرزوں سے (۷۴) اور وہ بات رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کو جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ بات توریت کے ان مضامین کا چھپانا ہے جن میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے (۷۵) ایمان و اطاعت اور مسلمانوں کی مدد اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا (۷۶) نفاق کی (۷۷) یعنی ان کی وہ عداوتیں جو وہ مومنین کے ساتھ رکھتے ہیں (۷۸) حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی منافق مخفی نہ رہا آپ سب کو ان کی صورتوں سے پہچانتے تھے (۷۹) اور وہ اپنے ضمیر کا حال ان سے چھپا نہ سکیں گے چنانچہ اس کے بعد جو منافق لب ہلاتا تھا حضور اس کے نفاق کو اس کی بات سے اور اس کے فحوائے کلام سے پہچان لیتے تھے فائدہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہت سے وجوہ علم عطا فرمائے ان میں سے صورت سے پہچاننا بھی ہے اور بات سے پہچاننا بھی (۸۰) یعنی اپنے بندوں کے تمام اعمال ہر ایک کو اس کے لائق جزا دے گا (۸۱) آزمائش میں ڈالیں گے (۸۲) یعنی ظاہر فرمادیں (۸۳) تاکہ ظاہر ہوجائے کہ طاعت و اخلاص کے دعوے میں تم میں سے کون اچھا ہے (۸۴) اس کے بندوں کو

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کا کیا دھرا اکارت کردے گا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا

ف۸۵ اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو ف۸۶ اور اپنے عمل باطل

اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا

نہ کرو ف۸۷ بے شک جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر

وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ

ہی مرگئے تو اللہ ہرگز انھیں نہ بخشے گا ف۸۸ تو تم سستی نہ کرو ف۸۹ اور آپ صلح کی طرف نہ بلاؤ ف۹۰

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا

اور تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ف۹۱

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ

دنیا کی زندگی تو یہی کھیل کود ہے ف۹۲ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور

لَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ

کچھ تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا ف۹۳ اگر انھیں ف۹۴ تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمہارے

اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

دلوں کے میل ظاہر کردے گا ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو ف۹۵

(۸۵) اور وہ صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہ پائیں گے کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو اس کا ثواب ہی کیا شان نزول جنگ بدر کے لئے جب قریش نکلے تو وہ سال قحط کا تھا لشکر کا کھانا قریش کے دولتمندوں نے نوبت نوبت اپنے ذمہ لے لیا تھا مکہ مکرمہ سے نکل کر سب سے پہلا کھانا ابو جہل کی طرف سے تھا جس کے لئے اس نے دس اونٹ ذبح کئے تھے پھر صفوان نے مقام عسفان میں نو اونٹ پھر سہل نے مقام قدید میں دس یہاں سے وہ لوگ سمندر کی طرف پھیر گئے اور رستہ گم ہو گیا ایک دن ٹھہرے وہاں شیبہ کی طرف سے کھانا ہوا نو اونٹ ذبح ہوئے پھر مقام ابواء میں پہنچے وہاں مقیس جمحی نے نو اونٹ ذبح کئے حضرت عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف سے بھی دعوت ہوئی اس وقت تک آپ مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے آپ کی طرف سے دس اونٹ ذبح کئے گئے پھر حارث کی طرف سے نو اور ابو البختری کی طرف سے بدر کے چشمے پر دس اونٹ ان کھانا دینے والوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۸۶) یعنی ایمان و طاعت پر قائم رہو (۸۷) ریا یا نفاق سے شان نزول بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں اسی طرح ایمان کی برکت سے کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ مومن کے لئے اطاعت خدا اور رسول ضروری ہے گناہوں سے بچنا لازم ہے مسئلہ اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو یا نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے (۸۸) شان نزول یہ آیت اہل قلیب کے حق میں نازل ہوئی قلیب بدر میں ایک کنواں ہے جس میں مقتول کفار ڈالے گئے تھے ابو جہل اور اس کے ساتھی اور حکم آیت کا ہر کافر کے لئے عام ہے جو کفر پر مرا ہو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہ فرمائے گا اس کے بعد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے اور حکم میں تمام مسلمان شامل ہیں (۸۹) یعنی دشمن کے مقابل میں کمزوری نہ دکھاؤ (۹۰) کفار کو قرطبی میں ہے کہ اس آیت کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا یہ آیت وَاِنْ جَنَحُوْا کی ناسخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے صلح کی طرف مائل ہونے کو منع فرمایا جب کہ صلح کی حاجت نہ ہو اور بعض علماء نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور آیت وَاِنْ جَنَحُوْا اس کی ناسخ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور دونوں آیتیں دو مختلف وقتوں اور مختلف حالتوں میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ آیت وَاِنْ جَنَحُوْا کا حکم ایک معین قوم کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عند الضرورت جب کہ مسلمان ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کر سکیں (۹۱) تمہیں اعمال کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا

فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ

تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے ف۹۶ وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ

الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ

بے نیاز ہے ف۹۷ اور تم سب محتاج ف۹۸ اور اگر تم منہ پھیرو ف۹۹ تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر

لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

وہ تم جیسے نہ ہوں گے ف۱۰۰

سُوْرَةُ الْفَتْحِ ۴۸ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۱ — اٰيَاتُهَا ۲۹ — رُكُوْعَاتُهَا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ فتح مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی ف۲ تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾

اور تمہارے پچھلوں کے ف۳ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے ف۴ اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ف۵

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ

اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے ف۶ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں

قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ

اطمینان اتارا تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے ف۷ اور اللہ ہی کی ملک ہیں

بقیہ صفحہ ۹۱۸ = (۹۲) نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ بھی نافع نہیں (۹۳) ہاں راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دے گا تاکہ تمہیں اس کا ثواب ملے (۹۴) یعنی اموال کو (۹۵) جہاں خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے (۹۶) صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے میں (۹۷) تمہارے صدقات اور طاعات سے (۹۸) اس کے فضل و رحمت کے (۹۹) اس کی اور اس کے رسول کی طاعت سے (۱۰۰) بلکہ نہایت مطیع و فرمانبردار ہوں گے

(۱) سورۂ فتح مدنیہ ہے اس میں چار رکوع انتیس آیتیں پانچ سو ساٹھ کلمے دو ہزار پانچ سو ساٹھ حرف ہیں (۲) شان نزول اِنَّا فَتَحْنَا حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اس کے نازل ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارکبادیں دیں (بخاری و مسلم و ترمذی) حدیبیہ ایک کنواں ہے مکہ مکرمہ کے نزدیک مختصر واقعہ یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کئے ہوئے کوئی قصر کئے ہوئے اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے کعبہ کی کنجی لی طواف فرمایا عمرہ کیا اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو اصحاب کے ساتھ یکم ذی القعدہ ۶ھ ہجری کو روانہ ہوگئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی بعض اصحاب نے جحفہ سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہوگیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے لشکر نے پیا وضو کئے جب مقام عسفان میں پہنچے تو خبر آئی کہ کفار قریش بڑے سروسامان کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہنچے تو اس کا پانی ختم ہوگیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنوئیں میں کلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفار قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لئے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جاکر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کے لئے تشریف لائے ہیں جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انہیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول شخص تھے تحقیق حال کے لئے بھیجا انہوں نے آکر دیکھا کہ حضور دست مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کے لئے غسالہ شریف حاصل کرنے کے لئے ٹوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کو وہ حاصل

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ

تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے ف۸ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ف۹ تاکہ ایمان والے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ

ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں

فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں

وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ

اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر گمان رکھتے ہیں ف۱۰ انہیں پر ہے بڑی گردش ف۱۱

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ

اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لئے جہنم تیار فرمایا اور وہ کیا ہی

مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

برا انجام ہے اور اللہ ہی کی ملک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ عزت و

حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

حکمت والا ہے بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر ف۱۲ اور خوشی اور ڈر سناتا ف۱۳ تاکہ اے لوگو تم اللہ اور

بقیہ صفحہ ۹۱۹ = ہوجاتا ہے وہ اپنے چہرہ اور بدن پر برکت کے لئے ملتا ہے کوئی بال جسم اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً جدا ہوا تو صحابہ اس کو بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہوجاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا عروہ نے قریش سے جاکر یہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں بادشاہان فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان کے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کے مقابل کامیاب نہ ہوسکو گے قریش نے کہا ایسی بات مت کہو ہم اس سال انہیں واپس کردیں گے وہ اگلے سال آئیں عروہ نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے یہ کہہ کر وہ مع اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں مشرف بہ اسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور ان کے اہل الرائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کرلیں چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور سال آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لئے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحات اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر ان کے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے (خازن و روح البیان)

(۳) اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے (خازن و روح البیان) (۴) دنیوی بھی اور اخروی بھی (۵) تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں (بیضاوی) (۶) دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کرے (۷) اور باوجود عقیدۂ راسخہ کے اطمینان نفس حاصل ہو

(۸) وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان و زمین کے لشکروں سے یا تو آسمان اور زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات (۹) اس مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدہ فتح و نصرت اس لئے فرمایا (۱۰) کہ وہ اپنے رسول سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد نہ فرمائے گا (۱۱) عذاب و ہلاک کی (۱۲) اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکہ روز قیامت ان کی گواہی دو (۱۳) یعنی مومنین مقربین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذاب دوزخ کا ڈر سناتا

وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾

اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو ف۱۴

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں ف۱۵ وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ف۱۶ ان کے ہاتھوں پر ف۱۷

اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ف۱۸ اور جس نے پورا کیا

بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع سَيَقُوْلُ لَكَ

وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا ف۱۹ اب تم سے کہیں گے جو

الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ

گنوار (اعرابی) پیچھے رہ گئے تھے ف۲۰ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا ف۲۱ اب حضور ہماری مغفرت

لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ

چاہیں ف۲۲ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ف۲۳ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے

لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ

تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ تمہارا برا چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ

تمہارے کاموں کی خبر ہے بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز

(۱۴) صبح کی تسبیح میں نماز فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں (۱۵) مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی (۱۶) کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے (۱۷) جن سے انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا (۱۸) اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا (۱۹) یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت (۲۰) قبیلہ غفار و مزینہ و جہینہ و اشجع و اسلم کے جب کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گاؤں والے اور اہل بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رکے باوجودیکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار ہوا اور وہ کام کا حیلہ کر کے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچ کر نہ آئیں گے سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جب کہ مدد الٰہی سے معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انہیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہو گا اور معذرت کریں گے (۲۱) کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبر گیراں نہ تھا اس لئے ہم قاصر رہے (۲۲) اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے (۲۳) یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں

ع ۹

وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ

گھروں کو واپس نہ آئیں گے ف۲۴ اور اسی کو اپنے دلوں میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے

ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًاۢ بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

برا گمان کیا ف۲۵ اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ف۲۶ اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر ف۲۷

فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

تو بے شک ہم نے کافروں کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾

جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے ف۲۸ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا

اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے ف۲۹ جب تم غنیمتیں لینے چلو ف۳۰ تو ہمیں بھی اپنے پیچھے

نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ

آنے دو ف۳۱ وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں ف۳۲ تم فرماؤ ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ

قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا

اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے ف۳۳ تو اب کہیں گے بلکہ تم ہم سے جلتے ہو ف۳۴ بلکہ وہ بات نہ

يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ

سمجھتے تھے ف۳۵ مگر تھوڑی ف۳۶ ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ ف۳۷ عنقریب تم

(۲۴) دشمن ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں گے (۲۵) کفر و فساد کے غلبہ کا اور وعدہ الٰہی کے پورا نہ ہونے کا (۲۶) عذاب الٰہی کے مستحق (۲۷) اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے (۲۸) یہ سب اس کی مشیت و حکمت ہے (۲۹) جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اے ایمان والو (۳۰) خیبر کی اس واقعہ کا یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لئے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کو خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انہوں نے بطمع غنیمت کہا (۳۱) یعنی ہم بھی خیبر کو تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۳۲) یعنی اللہ کا وعدہ جو اہل حدیبیہ کیلئے فرمایا تھا کہ خیبر کی غنیمت خاص ان کے لئے ہے (۳۳) یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے (۳۴) اور یہ گوارہ نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمتیں پائیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۳۵) دین کی (۳۶) یعنی محض دنیا کی حتیٰ کہ ان کا زبانی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امور آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے (جمل) (۳۷) جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جن کے تائب ہونے کی امید کی جاتی ہے بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں انھیں آزمائش میں ڈالنا منظور ہے تاکہ تائب و غیر تائب میں فرق ہو جائے اس لئے حکم ہوا کہ ان سے فرماؤ کہ

إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ

ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے ۳۸ کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر

تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ

تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا ۳۹ اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے ۴۰

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ

تو تمہیں دردناک عذاب دے گا اندھے پر تنگی نہیں ۴۱ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ

حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ

اور نہ بیمار پر مواخذہ ۴۲ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾

باغوں میں لے جائیگا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائے گا ۴۳ اسے دردناک عذاب فرمائے گا

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے ۴۴

فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾

تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے ۴۵ تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ۴۶

وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ

اور بہت سی غنیمتیں ۴۷ جن کو لیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ

(۳۸) اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی (۳۹) مسئلہ یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان کی اطاعت پر جنت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا (۴۰) حدیبیہ کے موقع پر (۴۱) جہاد کے رہ جانے میں شان نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج و صاحب عذر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۴۲) کہ یہ عذر ظاہر ہے اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کے لئے جائز ہے کیونکہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اس کے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی انہیں کے حکم میں داخل ہیں وہ بڈھے ضعیف جنہیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنہیں دمہ کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور جنہیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغال ضروریہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جس کی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوائے کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں (۴۳) طاعت سے اعراض کرے گا اور کفر و نفاق پر رہے گا (۴۴) حدیبیہ میں چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اس لئے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کے سبب با سباب ظاہریہ پیش آیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشراف قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کے لئے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلا دیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائے گا قریش اس بات پر متفق رہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے حضور نے

ع ۱۰

مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ

کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لو گے ف۴۸ تو تمہیں یہ جلد عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک

عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَ

دیئے ف۴۹ اور اس لئے کہ ایمان والوں کے لئے نشانی ہو ف۵۰ اور تمہیں سیدھی راہ دکھائے ف۵۱ اور

أُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ

ایک اور ف۵۲ جو تمہارے بل (بس) کی نہ تھی ف۵۳ وہ اللہ کے قبضہ میں ہے اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا

ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کافر تم سے لڑیں ف۵۴ تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے

يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ

ف۵۵ پھر کوئی حمایتی نہ پائیں گے نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے ف۵۶

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ

اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ ف۵۷ تم سے روک دیئے اور

أَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ

تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے وادی مکہ میں ف۵۸ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور

اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ

اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے وہ ف۵۹ وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے ف۶۰

بقیہ صفحہ ۹۲۳ = فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ بغیر ہمارے طواف نہ کریں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مکہ معظمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسب حکم فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید کر دیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں سمرہ کہتے ہیں حضور نے اپنا بایاں دست مبارک داہنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نور نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید نہیں ہوئے جبھی تو ان کی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سن کر خائف ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھیج دیا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالٰی نے اس کو ناپید کر دیا سال آئندہ صحابہ نے ہرچند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا (۴۵) صدق و اخلاص و وفا (۴۶) یعنی فتح خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہو کر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی (۴۷) خیبر کی اور اہل خیبر کے اموال کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے (۴۸) اور تمہاری فتوحات ہوتی رہیں گی (۴۹) کہ وہ خائف ہو کر تمہارے اہل و عیال کو ضرر نہ پہنچا سکے اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کے لئے روانہ ہوئے تو اہل خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کے اہل و عیال کو لوٹ لیں اللہ تعالٰی نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان کے ہاتھ روک دیئے (۵۰) یہ غنیمت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا (۵۱) اللہ تعالٰی پر توکل کرنا اور اس پر کام مفوض کرنے کی جس سے بصیرت و یقین زیادہ ہو (۵۲) فتح (۵۳) مراد اس سے یا مغانم فارس و روم ہیں یا خیبر جس کا اللہ تعالٰی نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امید کامیابی تھی اللہ تعالٰی نے انہیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ہر فتح ہے جو اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کو عطا فرمائی (۵۴) یعنی اہل مکہ یا اہل خیبر کے حلفاء اسد و غطفان (۵۵) مغلوب ہوں گے اور انہیں ہزیمت ہوگی (۵۶) کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو

الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ

روکا اور قربانی کے جانور رُکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ۶۱ اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد

وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ

اور کچھ مسلمان عورتیں ۶۲ جن کی تمہیں خبر نہیں ۶۳ کہیں تم انہیں روند ڈالو ۶۴ تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا

تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہو جاتے ۶۵ تو ہم ضرور

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ

ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے ۶۶ جب کہ کافروں نے اپنے دلوں میں اَڑ رکھی

الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى

وہی زمانہ جاہلیت کی اَڑ (ضد) ۶۷ تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں

الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَ

پر اتارا ۶۸ اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ۶۹ اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے ۷۰ اور

كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا

اللہ سب کچھ جانتا ہے ۷۱ بے شک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب

بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ

۷۲ بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے امن و امان سے اپنے سروں

بقیہ صفحہ ۹۲۴ = منصور کرتا ہے (۵۷) یعنی کفار کے (۵۸) روز فتح مکہ اور ایک قول یہ ہے کہ بطن مکہ سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شان نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ میں سے اسی ہتھیار بند جوان جبل تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادے سے اترے مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا (۵۹) کفار مکہ (۶۰) وہاں پہنچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے (۶۱) یعنی مقام ذبح سے جو حرم میں ہے (۶۲) مکہ مکرمہ میں ہیں (۶۳) تم انہیں پہچانتے نہیں (۶۴) کفار سے قتال کرنے میں (۶۵) یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہو جاتے (۶۶) تمہارے ہاتھ سے قتل کرا کے اور تمہاری قید میں لا کر (۶۷) کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کعبہ معظمہ سے روکا (۶۸) کہ انہوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہو جاتی (۶۹) کلمہ تقویٰ سے مراد ("لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ") ہے (۷۰) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا (۷۱) کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں (۷۲) شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں بامن داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر کیا طعن کئے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہو گا چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑے شان و شکوہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے

رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ

کے ۷۳ بال منڈاتے یا ۷۴ ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں ۷۵ تو اس سے پہلے

دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَ

۷۶ ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ۷۷ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے

دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ

دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے ۷۸ اور اللہ کافی ہے گواہ ۷۹ محمد

رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ

اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے ۸۰ کافروں پر سخت ہیں ۸۱ اور آپس میں نرم دل ۸۲ تو انہیں

رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ

دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے ۸۳ اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں

مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

میں ہے سجدوں کے نشان سے ۸۴ یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں ۸۵

معانقہ ۱۵

كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ

جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں

الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

کو بھلی لگتی ہے ۸۶ تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے

(۷۳) تمام (۷۴) تھوڑے سے (۷۵) یعنی یہ کہ تمہارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال سمجھے تھے اور تمہارے لئے تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ گئے (۷۶) یعنی دخول حرم سے قبل (۷۷) فتح خیبر کہ فتح موعود کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اس کے بعد جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور کی خواب کا جلوہ دکھلایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے (۷۸) خواہ وہ مشرکین کے دین ہوں یا اہل کتاب کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمادیا (۷۹) اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے (۸۰) یعنی ان کے اصحاب (۸۱) جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ ان کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے (مدارک) (۸۲) ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے (۸۳) کثرت سے نمازیں پڑھتے نمازوں پر مداومت کرتے (۸۴) اور یہ علامت وہ نور ہے جو روز قیامت ان کے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت سجدے کئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہ شب چہاردہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا عطاء کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے ان کے چہرے پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اس کا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے (۸۵) یہ مذکور ہے کہ (۸۶) یہ مثال ابتدائے اسلام اور اس کی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا اٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی قتادہ نے کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور اس کی شاخیں اصحاب اور مومنین

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

کاموں والے ہیں ۸۷ بخشش اور بڑے ثواب کا

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ ۴۹ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۶ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۸ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ حجرات مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو ۲ اور اللہ

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا

سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے ۳ اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾ اِنَّ

ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ۴ بے شک

الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس ۵ وہ ہیں جن کا

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ

دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے بے شک

(۸۷) صحابہ سب کے سب صاحب ایمان و عمل صالح ہیں اس لئے یہ وعدہ سبھی سے ہے

(۱) سورۂ حجرات مدنیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو چھتر حرف ہیں (۲) یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدم کرنا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں نیاز مندی و آداب لازم ہیں شان نزول چند شخصوں نے عید الاضحیٰ کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کرلی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعضے لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) (۳) یعنی جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربار رسالت کا ادب و احترام ہے (۴) اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اجلال و اکرام و ادب واحترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترک ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقل سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہل نار سے ہوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا حال دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی پھر آکر حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا ثابت نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حال خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہل جنت سے ہیں (۵) برلحاظ ادب و تعظیم شان نزول آیہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کرلی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی

الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَ

وہ جو تمھیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ف۶ اور

لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ اُن کے پاس تشریف لاتے ف۷ تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ

مہربان ہے ف۸ اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو ف۹ کہ کہیں

تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾ وَ اعْلَمُوْۤا

کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ اور جان لو

اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ

کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں ف۱۰ بہت معاملوں میں اگر یہ تمھاری خوشی کریں ف۱۱ تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن

اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ

اللہ نے تمھیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمھارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی

وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ﴿۷﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ

اور نافرمانی تمھیں ناگوار کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں ف۱۲ اللہ کا فضل

وَ نِعْمَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾ وَ اِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور احسان اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں

(۶) شان نزول یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور آرام فرمارہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلال شان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی (۷) اس وقت وہ عرض کرتے جو انھیں عرض کرنا تھا یہ ادب ان پر لازم تھا اس کو بجالاتے (۸) ان میں سے ان کے لئے جو توبہ کریں (۹) کہ سچ ہے یا غلط شان نزول یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا اور زمانہ جاہلیت میں ان کے اور ان کے درمیان عداوت تھی جب ولید ان کے دیار کے قریب پہنچے اور انھیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ تعظیماً ان کے استقبال کے واسطے آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آرہے ہیں یہ خیال کر کے ولید واپس ہوگئے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کر دیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ کو منع کر دیا اور میرے قتل کے درپے ہوگئے حضور نے خالد بن ولید کو تحقیق حال کے لئے بھیجا حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ وہ لوگ آذانیں کہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کر دیئے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ صدقات لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے (۱۰) اگر تم جھوٹ بولو گے تو اللہ تعالیٰ کے خبردار کرنے سے وہ تمہارا افشاء حال کر کے تمھیں رسوا کر دیں گے (۱۱) اور تمھاری رائے کے مطابق حکم دے دیں (۱۲) کہ طریق حق پر قائم رہے

اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ

تو ان میں صلح کراؤ ۱۳ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے ۱۴

فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا

تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ

بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝٩ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ

ان میں اصلاح کردو اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں مسلمان مسلمان

إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝١٠ يَا أَيُّهَا

بھائی ہیں ۱۵ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو ۱۶ اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو ۱۷ اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَ

ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں ۱۸ عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں ۱۹ اور

لَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ

اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں ۲۰ اور آپس میں طعنہ نہ کرو ۲۱

وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَ

اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو ۲۲ کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا ۲۳ اور

مَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝١١ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا

جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں اے ایمان والو بہت گمانوں

ع ۱۴

(۱۳) شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراز گوش پر سوار تشریف لے جاتے تھے انصار کی مجلس پر گزر ہوا وہاں تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابن ابی نے ناک بند کر لی حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرا دی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی (۱۴) ظلم کرے اور صلح سے منکر ہو جائے مسئلہ باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آئے (۱۵) کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے (۱۶) جب کبھی ان میں نزاع واقع ہو (۱۷) کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا مومنین کی باہمی محبت و مودت کا سبب ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوتی ہے (۱۸) شان نزول اس آیت کا نزول کئی واقعوں میں ہوا پہلا واقعہ یہ ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کو ثقل سماعت تھا جب وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابہ انہیں آگے بٹھاتے اور ان کے لئے جگہ خالی کر دیتے تاکہ وہ حضور کے قریب حاضر رہ کر کلام مبارک سن سکیں ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہو گئی اور مجلس شریف بھر گئی اس وقت ثابت آئے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہوتا کھڑا رہتا ثابت آئے تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب بیٹھنے کے لئے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ جگہ دو جگہ یہاں تک کہ حضور کے قریب پہنچ گئے اور ان کے اور حضور کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا انہوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو اس نے کہا تمہیں جگہ مل گئی بیٹھ جاؤ ثابت غصہ میں آ کر اس کے پیچھے بیٹھ گئے اور جب دن خوب روشن ہوا تو ثابت نے اس کا جسم دبا کر کہا کہ کون اس نے کہا میں فلاں شخص ہوں ثابت نے اس کی ماں کا نام لے کر کہا فلانی کا لڑکا اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکا لیا اور اس زمانہ میں ایسا کلمہ عار دلانے کے لئے کہا جاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی دوسرا واقعہ ضحاک نے بیان کیا کہ یہ آیت بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عمار وخباب وبلال وصہیب وسلمان وسالم رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر ان کے ساتھ تمسخر کرتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مال دار غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی اور نہ تندرست اپاہج کی نہ بینا اس کی جس کی

كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب

سے بچو ۲۴ بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے ۲۵ اور عیب نہ ڈھونڈھو ۲۶ اور ایک

بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا

دوسرے کی غیبت نہ کرو ۲۷ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے

فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا ۲۸ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے لوگو!

إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا

ہم نے تمہیں ایک مرد ۲۹ اور ایک عورت ۳۰ سے پیدا کیا ۳۱ اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو ۳۲

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ الْأَعْرَابُ

بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ۳۳ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے گنوار بولے

آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ

ہم ایمان لائے ۳۴ تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ۳۵ ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے ۳۶ اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں

فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ

کہاں داخل ہوا ۳۷ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے ۳۸ تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا ۳۹

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے

آنکھ میں عیب ہو (۱۹) صدق و اخلاص میں (۲۰) شانِ نزول یہ آیت ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی انہیں معلوم ہوا تھا کہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں یہودی کی لڑکی کہا اس پر انہیں رنج ہوا اور روئیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نبی زادی ہو اور نبی کی بی بی ہو تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدا سے ڈرو (الترمذی وقال حسن صحیح غریب) (۲۱) ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اگر ایک مومن نے دوسرے مومن پر عیب لگایا تو گویا اپنے ہی آپ کو عیب لگایا (۲۲) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں مسائل حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہو اس کو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کتا گدھا یا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب عتیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذوالنورین اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابوتراب اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم ہو گئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اعمش اعرج (۲۳) تو اے مسلمانوں کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ (۲۴) کیونکہ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا (۲۵) مسئلہ مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے اس طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنی مراد لینا باوجودیکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا گمان دو طرح کا ہے ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ گناہ ہے دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے دل خالی کرنا ضرور ہے مسئلہ گمان کی کئی قسمیں ہیں ایک واجب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک مستحب وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان ایک ممنوع حرام وہ اللہ عزوجل کے ساتھ برا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ برا گمان کرنا ایک جائز وہ فاسق معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں (۲۶) یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چھپے حال کی جستجو میں نہ رہو

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

پھر شک نہ کیا ف۴۰ اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا

أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ

وہی سچے ہیں ف۴۱ تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہے ف۴۲ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۴۳

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ

اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ

اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾

اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ف۴۴

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

بے شک اللہ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۵

سُورَةُ قٓ ۵۰ مَكِّيَّةٌ ۳۴ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۴۵ رکوعاتہا ۳

سورۃ ق مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں پنتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

قٓ ۚ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ ﴿١﴾ بَلْ عَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ

عزت والے قرآن کی قسم ف۲ بلکہ انہیں اس کا اچنبا ہوا کہ ان کے پاس انہی میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۳ تو

بقیہ صفحہ ۹۳۰ = جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری سے چھپایا حدیث شریف میں ہے گمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو ان کے ساتھ حرص و حسد بغض بے مروتی نہ کرو اے اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی بنے رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اس کو رسوا نہ کرے اس کی تحقیر نہ کرے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے! (اور یہاں کے لفظ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا) آدمی کے لئے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اس کا خون بھی اس کی آبرو بھی اس کا مال بھی اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے (بخاری و مسلم) حدیث جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا (۲۷) حدیث شریف میں ہے کہ غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اسے ناگوار گزرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے ورنہ بہتان (۲۸) تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس کو پیٹھ پیچھے برا کہنا اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اس کو ایذا ہوتی ہے اسی طرح اس کو بد گوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور در حقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کے لئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے وہ اسے کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور کے خادم مطبخ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس کچھ نہ رہا تھا انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی آکر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بخل کیا جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا مسئلہ غیبت بالاتفاق کبائر میں سے ہے غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کرے مسئلہ فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں حدیث شریف

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌ

کافر بولے یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مرجائیں اور مٹی ہو جائیں گے پھر جئیں گے یہ پلٹنا

بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ

دور ہے ف۴ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے ف۵ اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے

حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥ اَفَلَمْ

والی کتاب ہے ف۶ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا ف۷ جب وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب بے ثبات بات میں ہیں ف۸ تو کیا

يَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ

انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ف۹ ہم نے اسے کیسا بنایا ف۱۰ اور سنوارا ف۱۱ اور اس میں کہیں

فُرُوْجٍ ۝٦ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا

رخنہ نہیں ف۱۲ اور زمین کو ہم نے پھیلایا ف۱۳ اور اس میں لنگر ڈالے (بھاری وزن رکھے) ف۱۴ اور اس میں

مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝٧ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٨

ہر بارونق جوڑا اُگایا سوجھ اور سمجھ ف۱۵ ہر رجوع والے بندے کے لئے ف۱۶

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝٩

اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا ف۱۷ تو اس سے باغ اُگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے ف۱۸

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝١٠ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ

اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا بندوں کی روزی کے لئے اور ہم نے اس ف۱۹ سے

بقیہ صفحہ ۹۳۱ = میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں مسئلہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بدمذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا بادشاہ ظالم یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں (۲۹) حضرت آدم علیہ السلام (۳۰) حضرت حوا (۳۱) نسب کے اس انتہائی درجہ پر جاکر تم سب کے سب مل جاتے ہو تو نسب میں تفاخر اور تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو ایک جد اعلیٰ کی اولاد (۳۲) اور ایک دوسرے کا نسب جانے اور کوئی اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے نہ یہ کہ نسب پر فخر کرے اور دوسروں کی تحقیر کرے اس کے بعد اس چیز کا بیان فرمایا جاتا ہے جو انسان کے لئے شرافت و فضیلت کا سبب اور جس سے اس کو بارگاہ الٰہی میں عزت حاصل ہوتی ہے (۳۳) اس سے معلوم ہوا کہ مدار عزت و فضیلت کا پرہیزگاری ہے نہ کہ نسب شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بازار مدینہ میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو مجھے خریدے اس سے میری یہ شرط ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء میں پانچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام بیمار ہو گیا تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے پھر اس کی وفات ہو گئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے دفن میں تشریف لائے اس پر لوگوں نے کچھ کہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۳۴) شان نزول یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایمان نہ رکھتے تھے ان لوگوں نے مدینہ کے رستہ میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کر دیئے صبح و شام رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے اور کہتے ہمیں کچھ دیجئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (۳۵) صدق دل سے (۳۶) ظاہر میں (۳۷) مسئلہ محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنیٰ ہیں اور شرعی معنیٰ میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں (۳۸) ظاہراً و باطناً صدق و اخلاص کے ساتھ نفاق کو چھوڑ کر (۳۹) تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا (۴۰) اپنے دین و ایمان میں (۴۱) ایمان کے دعویٰ میں شان نزول جب یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو اعراب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم

بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ

مردہ شہر جلایا ف۲۰ یونہی قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ف۲۱ ان سے پہلے جھٹلایا ف۲۲ نوح کی قوم اور رس والوں

الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ

ف۲۳ اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کے ہمقوموں اور بن والوں

الْاَيْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا

اور تبع کی قوم نے ف۲۴ ان میں ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہوگیا ف۲۵ تو کیا ہم

بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدْ

پہلی بار بنا کر تھک گئے ف۲۶ بلکہ وہ نئے بننے سے ف۲۷ شبہ میں ہیں اور بے شک

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ

ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے ف۲۸ اور ہم دل کی رگ

اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ

سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں ف۲۹ اور جب اس سے لیتے ہیں دو لینے والے ف۳۰ ایک داہنے بیٹھا اور

عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾

ایک بائیں ف۳۱ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو ف۳۲

وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَ

اور آئی موت کی سختی ف۳۳ حق کے ساتھ ف۳۴ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا اور

ع ۱ ۵/۱۵

بقیہ صفحہ ۹۳۲ = مومن مخلص ہیں اس پر اگلی آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا (۴۲) اس سے کچھ مخفی نہیں (۴۳) مومن کا ایمان بھی اور منافق کا نفاق بھی تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں (۴۴) اپنے دعوے میں (۴۵) اس سے تمہارا کوئی حال چھپا نہیں نہ ظاہر نہ مخفی

(۱) سورۂ قٓ مکیہ ہے اس میں تین رکوع پینتالیس آیتیں تین سو ستاون کلمے اور ایک ہزار چار سو چرانوے حرف ہیں (۲) ہم جانتے ہیں کہ کفار مکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے (۳) جس کی عدالت و امانت اور صدق و راست بازی کو وہ خوب جانتے ہیں اور یہ بھی ان کے دل نشین ہے کہ ایسے صفات کا شخص سچا ناصح ہوتا ہے باوجود اس کے ان کا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے انذار سے تعجب و انکار کرنا قابل حیرت ہے (۴) ان کی اس بات کے رد و جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۵) یعنی ان کے جسم کے جو حصے گوشت خون ہڈیاں وغیرہ زمین کھا جاتی ہے ان میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں تو ہم ان کو ویسے ہی زندہ کرنے پر قادر ہیں جیسے کہ وہ پہلے تھے (۶) جس میں ان کے اسماء اعداد اور جو کچھ ان میں سے زمین نے کھایا سب ثابت و مکتوب و محفوظ ہے (۷) بغیر سوچے سمجھے اور حق سے مراد یا نبوت ہے جس کے ساتھ معجزات باہرات ہیں یا قرآن مجید (۸) تو کبھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاعر کبھی ساحر کبھی کاہن اور اسی طرح قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت کہتے ہیں کسی ایک بات پر قرار نہیں (۹) چشم بینا و نظر اعتبار سے کہ اس کی آفرینش میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں (۱۰) بغیر ستون کے بلند کیا (۱۱) کواکب کے روشن اجرام سے (۱۲) کوئی عیب و قصور نہیں (۱۳) پانی تک (۱۴) پہاڑوں کے کہ قائم رہے (۱۵) کہ اس سے بینائی و نصیحت حاصل ہو (۱۶) جو اللہ تعالیٰ کے بدائع صنعت و عجائب خلقت میں نظر کر کے اس کی طرف رجوع ہو (۱۷) یعنی بارش جس سے ہر چیز کی زندگی اور بہت خیر و برکت ہے (۱۸) طرح طرح کا گیہوں جو چنا وغیرہ (۱۹) بارش کے پانی (۲۰) جس کے نباتات خشک ہو چکے تھے پھر اس کو سبزہ زار کر دیا (۲۱) تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار دیکھ کر مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو (۲۲) رسولوں کو (۲۳) رس ایک کنواں ہے جہاں یہ لوگ مع اپنے مویشی کے مقیم تھے اور بتوں کو پوجتے تھے یہ کنواں زمین میں دھنس گیا اور اس کے قریب کی زمین بھی یہ لوگ اور ان کے اموال اس کے ساتھ دھنس گئے (۲۴) ان سب کے تذکرے سورۂ فرقان و حجر و دخان میں گزر چکے ہیں

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا

صور پھونکا گیا ۳۵ یہ ہے وعدۂ عذاب کا دن ۳۶ اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک

سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾ لَّقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا

ہانکنے والا ۳۷ اور ایک گواہ ۳۸ بے شک تو اس سے غفلت میں تھا ۳۹ تو ہم نے تجھ پر

عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا

سے پردہ اٹھایا ۴۰ تو آج تیری نگاہ تیز ہے ۴۱ اور اس کا ہمنشین فرشتہ ۴۲ بولا یہ ہے

مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ

جو میرے پاس حاضر ہے حکم ہوگا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جو بھلائی سے بہت روکنے والا ۴۳

مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي

حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ۴۴ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے سخت

الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ

عذاب میں ڈالو اس کے ساتھی شیطان نے کہا ۴۵ ہمارے رب میں نے اسے سرکش نہ کیا ۴۶ ہاں یہ آپ

فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم

ہی دور کی گمراہی میں تھا ۴۷ فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو ۴۸ میں تمہیں پہلے ہی عذاب کا ڈر سنا

بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾ ع

چکا تھا ۴۹ میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں

بقیہ صفحہ ۹۳۳ = (۲۵) اس میں قریش کو تہدید اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ قریش کے کفر سے تنگ دل نہ ہوں ہم ہمیشہ رسولوں کی مدد فرماتے اور ان کے دشمنوں پر عذاب کرتے رہے ہیں اس کے بعد منکرین بعث کے قول کا جواب ارشاد ہوتا ہے (۲۶) جو دوبارہ پیدا کرنا ہمیں دشوار ہو اس میں منکرین بعث کے کمال جہل کا اظہار ہے کہ باوجود اس کے قرار کے کہ خلق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اس کے دوبارہ پیدا کرنے کو محال اور مستبعد سمجھتے ہیں (۲۷) یعنی موت کے بعد پیدا کئے جانے سے (۲۸) ہم سے اس کے سرائر و ضمائر چھپے نہیں (۲۹) یہ کمال علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں ورید وہ رگ ہے جس سے خون جاری ہو کر بدن کے ہر جزو میں پہنچتا ہے یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پردے میں نہیں (۳۰) فرشتے اور وہ انسان کا ہر عمل اور اس کی ہر بات لکھنے پر مامور ہیں (۳۱) داہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدیاں اس میں اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی غنی ہے وہ اخفی الخفیات کا جاننے والا خطرات نفس تک اس سے چھپے نہیں فرشتوں کی کتابت حسب اقتضائے حکمت ہے کہ روز قیامت نامہائے اعمال ہر شخص کے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں (۳۲) خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقت قضائے حاجت اور وقت جماع کے اس وقت فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں مسئلہ ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اس کے لکھنے کے لئے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر و ثواب یا گرفت و عذاب ہو امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کرلے منکرین بعث کا رد فرمانے اور اپنے قدرت و علم سے ان پر حجتیں قائم کرنے کے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ان کی موت اور قیامت کے وقت پیش آنے والی اور صیغہ ماضی سے ان کی آمد کی تعبیر فرما کر اس کے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے (۳۳) جو عقل و حواس کو مختل و مکدر کر دیتی ہے (۳۴) حق سے مراد یا حقیقت موت یا امر آخرت جس کو انسان خود معائنہ کرتا ہے یا انجام کار سعادت و شقاوت اور سکرات کی حالت میں مرنے والے سے کہا جاتا ہے کہ موت (۳۵) بعث کے لئے (۳۶) جس کا اللہ تعالیٰ نے کفار

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی ف۵۰ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے ف۵۱ اور

اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ

پاس لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی ف۵۲ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیتے جاتے ہو ف۵۳ ہر

اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ

رجوع لانے والے نگہداشت والے کیلئے ف۵۴ جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا

مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ

دل لایا ف۵۵ ان سے فرمایا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ ف۵۶ یہ ہمیشگی کا دن ہے ف۵۷ ان کے لئے ہے اس میں جو چاہیں

فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ

اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے ف۵۸ اور ان سے پہلے ف۵۹ ہم نے کتنی سنگتیں (قومیں) ہلاک فرما دیں کہ گرفت میں ان

مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

سے سخت تھیں ف۶۰ تو شہروں میں کاوشیں کیں ف۶۱ ہے کہیں بھاگنے کی جگہ ف۶۲ بے شک اس میں نصیحت

لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَ

ہے اس کے لئے جو دل رکھتا ہو ف۶۳ یا کان لگائے ف۶۴ اور متوجہ ہو اور

لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا

بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور

بقیہ صفحہ ۹۳۴ = سے وعدہ فرمایا تھا (۳۷) فرشتہ جو اسے محشر کی طرف ہانکے (۳۸) جو اس کے عملوں کی گواہی دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ خود اس کا اپنا نفس ضحاک کا قول ہے کہ ہانکنے والا فرشتہ ہے اور گواہ اپنے اعضائے بدن ہاتھ پاؤں وغیرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسر منبر فرمایا کہ ہانکنے والا بھی فرشتہ ہے اور گواہ بھی فرشتہ (جمل) پھر کافر سے کہا جائے گا (۳۹) دنیا میں (۴۰) جو تیرے دل اور کانوں اور آنکھوں پر پڑا تھا (۴۱) کہ تو ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے جن کا دنیا میں انکار کرتا تھا (۴۲) جو اس کے اعمال لکھنے والا اور اس پر گواہی دینے والا ہے (مدارک و خازن) (۴۳) اس کا نامہ اعمال (مدارک) (۴۴) دین میں (۴۵) جو دنیا میں اس پر مسلط تھا (۴۶) یہ شیطان کی طرف سے کافر کا جواب ہے جو جہنم میں ڈالے جاتے وقت کہے گا کہ اے ہمارے رب مجھے شیطان نے ورغلایا اس پر شیطان کہے گا کہ میں نے اسے گمراہ نہ کیا (۴۷) میں نے اسے گمراہی کی طرف بلایا اس نے قبول کر لیا اس پر ارشاد الٰہی ہوگا اللہ تعالیٰ (۴۸) کہ دار الجزاء اور موقف حساب میں جھگڑا کچھ نافع نہیں (۴۹) اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کی زبانوں پر میں نے تمہارے لئے کوئی حجت باقی نہ چھوڑی (۵۰) اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ فرمایا ہے کہ اسے جنوں اور انسانوں سے بھرے گا اس وعدہ کی تحقیق کے لئے جہنم سے یہ سوال فرمایا جائے گا (۵۱) اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ اب مجھ میں گنجائش باقی نہیں میں بھر چکی اور یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ابھی اور بھی گنجائش ہے (۵۲) عرش کے دہنی طرف جہاں سے اہل موقف اس کو دیکھیں گے اور ان سے کہا جائے گا (۵۳) رسولوں کی معرفت دنیا میں (۵۴) رجوع لانے والے سے وہ مراد ہے جو معصیت کو چھوڑ کر طاعت اختیار کرے سعید بن مسیب نے فرمایا "اواب" وہ ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے اور نگاہ داشت والا جو اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو طاعات کا پابند ہو خدا اور رسول کے حکم بجالائے اور اپنے نفس کی نگہبانی کرے یعنی ایک دم بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہو پاس انفاس کرے۔ اگر تو پاسداری پاس انفاس :. بسلطانی رسانند ازیں پاس :. ترا یک پند بس در ہر دو عالم :. ز جانت بر نیاید بے خدا دم :. (۵۵) یعنی اخلاص مند طاعت پذیر صحیح العقیدہ دل (۵۶) بے خوف و خطر امن و اطمینان کے ساتھ نہ تمہیں عذاب ہو نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں

مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ

تکان ہمارے پاس نہ آئی ف۶۵ تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو

الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَ

سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف۶۶ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو ف۶۷ اور نمازوں کے بعد ف۶۸ اور

اسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ

کان لگا کر سنو جس دن پکارنے والا پکارے گا ف۶۹ ایک پاس جگہ سے ف۷۰ جس دن چنگھاڑ سنیں گے ف۷۱

بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ

حق کے ساتھ یہ دن ہے قبروں سے باہر آنے کا بےشک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے ف۷۲ جس دن

تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا

زمین ان سے پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے ف۷۳ یہ حشر ہے ہم کو آسان ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ

يَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

کہہ رہے ہیں ف۷۴ اور کچھ تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ف۷۵ تو قرآن سے نصیحت کرو اسے جو میری دھمکی سے ڈرے

ع ۳ / ۱۶ / ۱۷

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ ۵۱ مَكِّيَّةٌ ۶۷ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۶۰ رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورۃ ذاریات مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

قسم ان کی جو بکھیر کر اڑانے والیاں ف۲ پھر بوجھ اٹھانے والیاں ف۳ پھر نرم چلنے والیاں ف۴ پھر حکم سے بانٹنے

بقیہ صفحہ ۹۳۵ = (۵۷) اب نہ فنا ہے نہ موت (۵۸) جو وہ طلب کریں اور وہ دیدار الٰہی و تجلی ربانی ہے جس سے ہر جمعہ کو وار کرامت میں نوازے جائیں گے (۵۹) یعنی آپ کے زمانہ کے کفار سے قبل (۶۰) یعنی وہ امتیں ان سے قوی اور زبردست تھیں (۶۱) اور جستجو میں جابجا پھرا کئے (۶۲) موت اور حکم الٰہی سے مگر کوئی ایسی جگہ نہ پائی (۶۳) دل دانا شبلی قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآنی نصائح سے فیض حاصل کرنے کے لئے قلب حاضر چاہئے جس میں طرفۃ العین کے لئے بھی غفلت نہ آئے (۶۴) قرآن اور نصیحت پر (۶۵) شان نزول مفسرین نے کہا کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کائنات کو چھ روز میں بنایا جن میں سے پہلا ایک شنبہ ہے اور پچھلا جمعہ پھر وہ معاذ اللہ تھک گیا اور سنیچر کو اس نے عرش پر لیٹ کر آرام کیا اس آیت میں ان کا رد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ تھکے وہ قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنا دے ہر چیز کو حسب اقتضائے حکمت ہستی عطا فرماتا ہے شان الٰہی میں یہود کا یہ کلمہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اور شدت غضب سے چہرہ مبارک پر سرخی نمودار ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین فرمائی اور خطاب ہوا (۶۶) یعنی فجر و ظہر و عصر کے وقت (۶۷) یعنی وقت مغرب و عشا و تہجد (۶۸) حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کرنے کا حکم فرمایا (بخاری) حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ تینتیس مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے اس کے گناہ بخشے جائیں گے چاہے سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں یعنی بہت ہی کثیر ہوں (مسلم شریف) (۶۹) یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام (۷۰) یعنی صخرہ بیت المقدس سے جو آسمان کی طرف زمین کا سب سے قریب مقام ہے حضرت اسرافیل کی ندا یہ ہوگی اے گلی ہوئی ہڈیوں بکھرے ہوئے جوڑوں ریزہ ریزہ شدہ گوشتوں پراگندہ بالوں اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لئے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے (۷۱) سب لوگ مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے (۷۲) آخرت میں (۷۳) مردے محشر کی طرف (۷۴) یعنی کفار قریش (۷۵) کہ انہیں بزور اسلام میں داخل کرو آپ کا کام دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ

(۱) سورۂ ذاریات مکیہ ہے اس میں تین رکوع ساٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار دو سو انتالیس

أَمْرًا ﴿٤﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءِ

والیاں ف۵ بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۶ ضرور سچ ہے اور بے شک انصاف ضرور ہونا ف۷ آرائش والے

ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿٧﴾ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿٨﴾ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ﴿٩﴾

آسمان کی قسم ف۸ تم مختلف بات میں ہو ف۹ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جانا ہو ف۱۰

قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ﴿١١﴾ يَسْأَلُونَ

مارے جائیں دل سے تراشنے والے جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ف۱۱ پوچھتے ہیں ف۱۲

أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ﴿١٣﴾ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ

انصاف کا دن کب ہوگا ف۱۳ اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے ف۱۴ اور فرمایا جائیگا چکھو اپنا تپنا

هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَ

یہ ہے وہ جس کی تمہیں جلدی تھی ف۱۵ بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں

عُيُونٍ ﴿١٥﴾ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ﴿١٦﴾

ہیں ف۱۶ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ اس سے پہلے ف۱۷ نیکوکار تھے

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿١٨﴾

وہ رات میں کم سویا کرتے ف۱۸ اور پچھلی رات استغفار کرتے ف۱۹

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ

اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا ف۲۰ اور زمین میں نشانیاں ہیں

حرف ہیں (۲) یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں (۳) یعنی وہ گھٹائیں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں (۴) وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت چلتی ہیں (۵) یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو بحکم الٰہی بارش و رزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر کیا ہے اور عالم میں تدبیر و تصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام صفتیں ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں بادلوں کو بھی اٹھائے پھرتی ہیں پھر انہیں لے کر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلاد میں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جس کے ساتھ قسم فرمائی گئی کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرت الٰہی پر دلالت کرنے والی ہیں ارباب دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان میں نظر کر کے بعث و جزا پر استدلال کریں کہ جو قادر برحق ایسے امور عجیبہ پر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی عطا فرمانے پر بے شک قادر ہے (۶) یعنی بعث و جزا (۷) اور حساب کے بعد نیکی بدی کا بدلہ ضرور ملنا (۸) جس کو ستاروں سے مزین فرمایا ہے کہ اہل مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور قرآن پاک کے بارے میں (۹) کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون (معاذ اللہ تعالیٰ) اسی طرح قرآن کریم کو کبھی سحر بتاتے ہو کبھی شعر کبھی کہانت کبھی اگلوں کی داستانیں (۱۰) اور جو محروم ازلی ہے اس سعادت سے محروم رہتا ہے اور بہکانے والوں کے بہکانے میں آتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار جب کسی کو دیکھتے کہ ایمان لانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ ان کے پاس کیوں جاتا ہے وہ تو شاعر ہیں ساحر ہیں کذاب ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) اور اسی طرح قرآن پاک کو کہتے ہیں کہ وہ شعر ہے سحر ہے کذب ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) (۱۱) یعنی نشہ جہالت میں آخرت کو بھولے ہوئے ہیں (۱۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر اور تکذیب کے طور پر کہ (۱۳) ان کے جواب میں فرمایا جاتا ہے (۱۴) اور انہیں عذاب دیا جائے گا (۱۵) اور دنیا میں تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب جلدی لاؤ جس کا وعدہ دیتے ہو (۱۶) یعنی اپنے رب کی نعمت میں ہیں باغوں کے اندر جن میں لطیف چشمے جاری ہیں (۱۷) دنیا میں (۱۸) اور زیادہ حصہ شب کا نماز میں گزارتے (۱۹) یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اتنے سو جانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں (۲۰) منگتا تو وہ جو اپنی حاجت کے لئے لوگوں سے سوال کرے اور محروم وہ کہ حاجت مند ہو اور حیاءً سوال بھی نہ کرے

لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ

یقین والوں کو ۲۱ اور خود تم میں ۲۲ تو کیا تمھیں سوجھتا نہیں اور آسمان میں تمہارا رزق ہے ۲۳

وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ

اور جو تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے ۲۴ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم بے شک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان

تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾

میں جو تم بولتے ہو اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ۲۵

اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ

جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا سلام ناشناسا لوگ ہیں ۲۶ پھر اپنے

اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾

گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا ۲۷ پھر اسے ان کے پاس رکھا ۲۸ کہا کیا تم کھاتے نہیں

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾

تو اپنے جی میں ان سے ڈرنے لگا ۲۹ وہ بولے ڈریے نہیں ۳۰ اور اسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾

اس پر اس کی بی بی ۳۱ چلاتی آئی پھر اپنا ماتھا ٹھونکا اور بولی کیا بڑھیا بانجھ ۳۲

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾

انھوں نے کہا تمھارے رب نے یونہی فرمادیا ہے اور وہی حکیم دانا ہے

(۲۱) جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتی ہیں (۲۲) تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے بے شمار عجائب و غرائب ہیں جس سے بندے کو اس کی شان خدائی معلوم ہوتی ہے (۲۳) کہ اسی طرح سے بارش کر کے زمین کو پیداوار سے مالا مال کیا جاتا ہے (۲۴) آخرت کے ثواب و عذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے (۲۵) جو دس یا بارہ فرشتے تھے (۲۶) یہ بات آپ نے اپنے دل میں فرمائی (۲۷) نفیس بھنا ہوا (۲۸) کہ کھائیں اور یہ میزبان کے آداب میں سے ہے کہ مہمان کے سامنے کھانا پیش کرے جب ان فرشتوں نے نہ کھایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ کے دل میں بات آئی کہ یہ فرشتے ہیں اور عذاب کے لئے بھیجے گئے ہیں (۳۰) ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں (۳۱) یعنی حضرت سارہ (۳۲) جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوے یا ننانوے سال کی عمر کی ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ

ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے ﴿۳۳﴾ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف

قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ﴿٣٣﴾ مُسَوَّمَةً

بھیجے گئے ہیں ﴿۳۴﴾ کہ ان پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب

عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾

کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان کئے رکھے ہیں ﴿۳۵﴾ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لئے

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً

تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا ﴿۳۶﴾ اور ہم نے اس میں ﴿۳۷﴾ نشانی باقی

لِلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ

رکھی ان کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ﴿۳۸﴾ اور موسیٰ میں ﴿۳۹﴾ جب ہم نے اسے روشن

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ

سند لے کر فرعون کے پاس بھیجا ﴿۴۰﴾ تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا ﴿۴۱﴾ اور بولا جادوگر ہے یا

مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾

دیوانہ تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا ﴿۴۲﴾

وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ

اور عاد میں ﴿۴۳﴾ جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ﴿۴۴﴾ جس چیز پر گزرتی

(۳۳) یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے (۳۴) یعنی قوم لوط کی طرف (۳۵) ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں سے نہیں ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کئے جانے والا تھا (۳۶) یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں (۳۷) یعنی قوم لوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد (۳۸) تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور ان کے جیسے افعال سے باز رہیں اور وہ نشانی ان کے اجڑے ہوئے دیار تھے یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کئے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا (۳۹) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی (۴۰) روشن سند سے مراد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات ہیں جو آپ نے فرعون اور فرعونیوں پر پیش فرمائے (۴۱) یعنی فرعون نے مع اپنی جماعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا (۴۲) کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں ان پر طعن کیا (۴۳) یعنی قوم عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابل عبرت نشانیاں ہیں (۴۴) جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی

أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا

اسے گلی ہوئی چیز کی طرح کر چھوڑتی (۴۵) اور ثمود میں (۴۶) جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت

حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ

تک برت لو (۴۷) تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی (۴۸) تو ان کی آنکھوں کے سامنے انہیں کڑک نے آلیا (۴۹)

يَنظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾

تو وہ نہ کھڑے ہو سکے (۵۰) اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا

اور ان سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا بے شک وہ فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں

بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿٤٨﴾

سے بنایا (۵۱) اور بیشک ہم وسعت دینے والے ہیں (۵۲) اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے

وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا إِلَى

اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑ بنائے (۵۳) کہ تم دھیان کرو (۵۴) تو اللہ کی طرف

اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ

بھاگو (۵۵) بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ

إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم

بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں یونہی (۵۶) جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف

(۴۵) خواہ وہ آدمی ہوں یا جانور یا اور اموال جس چیز کو چھو گئی اس کو ہلاک کر کے ایسا کر دیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے (۴۶) یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں (۴۷) یعنی وقت موت تک دنیا میں زندگانی کر لو یہی زمانہ تمہاری مہلت کا ہے (۴۸) اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کوچیں کاٹیں (۴۹) اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کر دیئے گئے (۵۰) وقت نزول عذاب نہ بھاگ سکے (۵۱) اپنے دست قدرت سے (۵۲) اس کو اتنی کہ زمین مع اپنی فضا کے اس کے اندر اس طرح آجائے جیسے کہ ایک میدان وسیع میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں (۵۳) مثل آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور رات اور دن اور خشکی و تری اور گرمی اور سردی اور جن و انس اور روشنی و تاریکی اور کفر و ایمان اور سعادت و شقاوت اور حق و باطل اور نر و مادہ کے (۵۴) اور سمجھو کہ ان تمام جوڑوں کا پیدا کرنے والا فرد واحد ہے نہ اس کا نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ ند وہی مستحق عبادت ہے (۵۵) اس کے ماسوا کو چھوڑ کر اس کی عبادت اختیار کرو (۵۶) جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کی اور آپ کے ساحر و مجنون کہا ایسے ہی

١٣ ٢٣

مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا دیوانہ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش

طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى

لوگ ہیں ۵۷ تو اے محبوب تم ان سے منہ پھیر لو تو تم پر کچھ الزام نہیں ۵۸ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں ۵۹

مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو

میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا ۶۰ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں ۶۱ بےشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا

الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا

قوت والا قدرت والا ہے ۶۲ تو بےشک ان ظالموں کے لئے ۶۳ عذاب کی ایک باری ہے ۶۴ جیسے ان کے ساتھ والوں کیلئے ایک باری تھی

یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾

۶۵ تو مجھ سے جلدی نہ کریں ۶۶ تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ۶۷

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّیَّةٌ ۵۲ ۷۶ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اٰیَاتُهَا ۴۹ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ طور مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَ الطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّ الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾

طور کی قسم ۲ اور اس نوشتہ کی ۳ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیت معمور ۴

(۵۷) یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلوں کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لئے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے (۵۸) کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرما چکے اور دعوت و ارشاد میں جہد بلیغ صرف کر چکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا شان نزول جب یہ آیت نازل ہوئی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپ کے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول علیہ السلام کو اعراض کرنے کا حکم ہو گیا اب وحی کیوں آئے گی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرما دی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور رسول کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا وقت آگیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلۂ وحی منقطع نہیں ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت سعادت مندوں کے لئے جاری رہے گی چنانچہ ارشاد ہوا (۵۹) اور میری معرفت ہو (۶۰) کہ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں اپنی ہی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں (۶۱) میری خلق کے لئے (۶۲) سب کو وہی دیتا وہی پالتا ہے (۶۳) جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا (۶۴) حصہ ہے نصیب ہے (۶۵) یعنی امم سابقہ کے کفار کے لئے جو انبیاء کی تکذیب میں ان کے ساتھی تھے ان کا عذاب و ہلاک میں حصہ تھا (۶۶) عذاب نازل کرنے کی (۶۷) اور وہ روز قیامت ہے

(۱) سورۂ طور مکیہ ہے اس میں دو رکوع انچاس آیتیں تین سو بارہ کلمے ایک ہزار پانچ سو حرف ہیں (۲) یعنی اس پہاڑ کی قسم جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا (۳) اس نوشتہ سے مراد یا توریت ہے یا قرآن یا لوح محفوظ یا اعمال نویس فرشتوں کے دفتر

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾

اور بلند چھت ؏۵ اور سلگائے ہوئے سمندر کی ؏۶ بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے ؏۷

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّ تَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ﴿۱۰﴾

اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ؏۸ جس دن آسمان ہلنا سا ہلنا ہلیں گے ؏۹ اور پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے ؏۱۰

فَوَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ

وقف لازم

تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ؏۱۱ وہ جو مشغلہ میں ؏۱۲ کھیل رہے ہیں جس دن

یُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے ؏۱۳ یہ ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے ؏۱۴

اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا

تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں ؏۱۵ اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو

سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ

سب تم پر ایک سا ہے ؏۱۶ تمہیں اسی کا بدلا جو تم کرتے تھے ؏۱۶ بے شک پرہیزگار باغوں اور

وَّ نَعِیْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۱۸﴾

چین میں ہیں اپنے رب کے دین پر شاد شاد ؏۱۷ اور انہیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچا لیا ؏۱۸

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـٕیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ

کھاؤ اور پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا ؏۱۹ تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں

(۴) بیت المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل مقابل ہے یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف و نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں پھر کبھی انہیں لوٹنے کا موقع نہیں ملتا ہر روز نئے ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں حدیث معراج میں بصحت ثابت ہوا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان میں بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا (۵) اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لئے بمنزلہ چھت کے ہے یا عرش جو جنت کی چھت ہے (قرطبی عن ابن عباس) (۶) مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام سمندروں کو آگ کر دے گا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہو جائے گی (خازن) (۷) جس کا کفار کو وعدہ دیا گیا ہے (۸) چکی کی طرح گھومیں گے اور اس طرح حرکت میں آئیں گے کہ ان کے اجزاء مختلف و منتشر ہو جائیں (۹) جیسے کہ غبار ہوا میں اڑتا ہے یہ دن قیامت کا دن ہوگا (۱۰) جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے (۱۱) کفر و باطل کے (۱۲) اور جہنم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانیوں سے ملا کر باندھیں گے اور انہیں منہ کے بل جہنم میں دھکیل دیں گے اور ان سے کہا جائے گا (۱۳) دنیا میں (۱۴) یہ ان سے اس لئے کہا جائے گا کہ وہ دنیا میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کر دی ہے (۱۵) نہ کہیں بھاگ سکتے ہو نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب (۱۶) دنیا میں کفر و تکذیب (۱۷) اس کے عطا و نعمت خیر و کرامت پر (۱۸) اور ان سے کہا جائے گا (۱۹) جو تم نے دنیا میں کئے کہ ایمان لائے اور خدا اور رسول کی طاعت اختیار کی

وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ

اور ہم نے انہیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍ

ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی ف۲۰ اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی ف۲۱ سب آدمی اپنے

بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

کئے میں گرفتار ہیں ف۲۲ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں ف۲۳

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور نہ گنہگاری ف۲۴ اور ان کے خدمت گار لڑکے

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

ان کے گرد پھریں گے ف۲۵ گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے ف۲۶ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ

ہوئے ف۲۷ بولے بیشک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے ف۲۸ تو اللہ نے ہم

عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ

پر احسان کیا ف۲۹ اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا ف۳۰ بیشک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں ف۳۱ اس کی عبادت کی تھی بیشک

هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا

وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے تو اے محبوب تم نصیحت فرماؤ ف۳۲ کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ

(۲۰) جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لئے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا (۲۱) انہیں ان کے اعمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل و کرم سے بلند کئے (۲۲) یعنی ہر کافر اپنے کفری عمل میں دوزخ کے اندر گرفتار ہے (خازن) (۲۳) یعنی اہلِ جنت کو ہم نے اپنے احسان سے دم بدم مزید نعمتیں عطا فرمائیں (۲۴) جیسا کہ دنیا کی شراب میں قسم قسم کے مفاسد تھے کیونکہ شرابِ جنت کے پینے سے نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ خصلتیں خراب ہوتی ہیں نہ پینے والا بیہودہ بکتا ہے نہ گنہگار ہوتا ہے (۲۵) خدمت کے لئے اور ان کے حسن و صفا و پاکیزگی کا یہ عالم ہے (۲۶) جنہیں کوئی ہاتھ ہی نہ لگا حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ کسی جنتی کے پاس خدمت میں دوڑنے والے غلام ہزار سے کم نہ ہوں گے اور ہر غلام جدا جدا خدمت پر مقرر ہوگا (۲۷) یعنی جنتی جنت میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ دنیا میں کس حال میں تھے اور کیا عمل کرتے تھے اور یہ دریافت کرنا نعمتِ الٰہی کے اعتراف کے لئے ہوگا (۲۸) اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس اندیشہ سے کہ نفس و شیطان خللِ ایمان کا باعث نہ ہوں اور نیکیوں کے روکے جانے اور بدیوں پر گرفت کئے جانے کا بھی اندیشہ تھا (۲۹) رحمت اور مغفرت فرما کر (۳۰) یعنی آتشِ جہنم کے عذاب سے جو جسموں میں داخل ہونے کی وجہ سے سموم یعنی لو کے نام سے موسوم کی گئی (۳۱) یعنی دنیا میں اخلاص کے ساتھ صرف (۳۲) کفارِ مکہ کو اور ان کے کاہن اور مجنون کہنے کی وجہ سے آپ نصیحت سے باز نہ رہیں اس لئے

مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ

مجنون یا کہتے ہیں ف۳۳ یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادث زمانہ کا انتظار ہے ف۳۴ تم فرماؤ

تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ

انتظار کئے جاؤ ف۳۵ میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں ف۳۶ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی بتاتی ہیں ف۳۷

بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

یا وہ سرکش لوگ ہیں ف۳۸ یا کہتے ہیں انھوں نے ف۳۹ یہ قرآن بنا لیا بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے ف۴۰

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ

تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں ف۴۱ اگر سچے ہیں کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے

شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا

گئے ف۴۲ یا وہی بنانے والے ہیں ف۴۳ یا آسمان اور زمین انھوں نے پیدا کئے ف۴۴ بلکہ انہیں

يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ

یقین نہیں ف۴۵ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں ف۴۶ یا وہ کروڑے (حاکم اعلیٰ) ہیں ف۴۷ یا

لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ

ان کے پاس کوئی زینہ ہے ف۴۸ جس میں چڑھ کر سُن لیتے ہیں ف۴۹ تو ان کا سننے والا کوئی روشن سند لائے کیا

لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾

اس کو بیٹیاں اور تم کو بیٹے ف۵۰ یا تم ان سے ف۵۱ کچھ اجرت مانگتے ہو تو وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں ف۵۲

(۳۳) یہ کفار مکہ آپ کی شان میں (۳۴) کہ جیسے ان سے پہلے شاعر مر گئے اور ان کے جتھے ٹوٹ گئے یہی حال ان کا ہونا ہے (معاذ اللہ) اور وہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ ان کے والد کی موت جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے (۳۵) میری موت کا (۳۶) کہ تم پر عذاب الٰہی آئے چنانچہ یہ ہوا اور وہ کفار بدر میں قتل وقید کے عذاب میں گرفتار کئے گئے (۳۷) جو وہ حضور کی شان میں کہتے ہیں شاعر ساحر کاہن مجنون ایسا کہنا بالکل خلاف عقل ہے اور طرہ یہ کہ مجنون بھی کہتے جائیں اور شاعر ساحر کاہن بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعویٰ (۳۸) کہ عناد میں اندھے ہو رہے ہیں اور کفر و طغیان میں حد سے گزر گئے (۳۹) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دل سے (۴۰) اور دشمنی و خبث نفس سے ایسے طعن کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر حجت قائم فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے (۴۱) جو حسن و خوبی اور فصاحت و بلاغت میں اس کے مثل ہو (۴۲) یعنی کیا وہ ماں باپ سے پیدا نہ ہوئے جماد بے عقل ہیں جن پر حجت قائم نہ کی جائے گی ایسا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ کیا وہ نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے اور کیا انہیں خدا نے نہیں بنایا (۴۳) کہ انہوں نے اپنے آپ کو خود ہی بنا لیا ہو یہ بھی محال ہے تو لامحالہ انہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اس کی عبادت نہیں کرتے اور بتوں کو پوجتے ہیں (۴۴) یہ بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوائے آسمان و زمین پیدا کرنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا تو کیوں اس کی عبادت نہیں کرتے (۴۵) اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت و خالقیت کا اگر اس کا یقین ہوتا تو ضرور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاتے (۴۶) نبوت اور رزق وغیرہ کے کہ انہیں اختیار ہو جہاں چاہے خرچ کریں اور جسے چاہیں دیں (۴۷) خود مختار جو چاہے کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو (۴۸) اور آسمان کی طرف لگا ہوا (۴۹) اور انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فتح ہوگی اگر انہیں اس کا دعویٰ ہو (۵۰) یہ ان کی سفاہت اور بے وقوفی کا بیان ہے کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں (۵۱) دین کی تعلیم پر (۵۲) اور تاوان کی زیر باری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہ بھی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انہیں کیا عذر ہے

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤١﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ

یا ان کے پاس غیب ہیں جس سے وہ حکم لگاتے ہیں ۵۳ یا کسی داؤں فریب کے ارادہ میں ہیں ۵۴ تو کافروں

كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا

ہی پر داؤں (فریب) پڑنا ہے ۵۵ یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے ۵۶ اللہ کو پاکی ان کے

يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾ وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ

شرک سے اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا دیکھیں تو کہیں گے تہ بہ تہ

مَرْكُومٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾

بادل ہے ۵۷ تو تم انھیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں بے ہوش ہوں گے ۵۸

يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ

جس دن ان کا داؤں (فریب) کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی مدد ہو ۵۹ اور بے شک

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾

ظالموں کے لئے اس سے پہلے ایک عذاب ہے ۶۰ مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں ۶۱

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ

اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو ۶۲ کہ بے شک تم ہماری نگہداشت میں ہو ۶۳ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو

تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾

جب تم کھڑے ہو ۶۴ اور کچھ رات میں اس کی پاکی بولو اور تاروں کے پیٹھ دیتے ۶۵

(۵۳) کہ مرنے کے بعد نہ اٹھیں گے اور اٹھے بھی تو عذاب نہ کئے جائیں گے یہ بات بھی نہیں (۵۴) دار الندوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ضرر و قتل کے مشورے کرتے ہیں (۵۵) ان کے مکر و کید کا وبال انھیں پڑے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انھیں بدر میں ہلاک کیا (۵۶) جو انھیں روزی دے اور عذاب الٰہی سے بچا سکے (۵۷) یہ جواب ہے کفار کے اس مقولہ کا جو کہتے تھے کہ ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا کر عذاب کیجئے اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ ان کا کفر و عناد اس حد پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان پر ایسا ہی کیا جائے کہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیا جائے اور آسمان سے اسے گرتے ہوئے دیکھیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں اور براہ عناد یہی کہیں کہ یہ تو ابر ہے اس سے ہم سیراب ہوں گے (۵۸) مراد اس سے نفخہ اولیٰ کا دن ہے (۵۹) غرض کسی طرح عذاب آخرت سے بچ نہ سکیں گے (۶۰) ان کے کفر کے سبب عذاب آخرت سے پہلے اور عذاب یا تو بدر میں قتل ہونا ہے یا بھوک و قحط کی ہفت سالہ مصیبت یا عذاب قبر (۶۱) کہ وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں (۶۲) اور جو مہلت انہیں دی گئی ہے اس پر دل تنگ نہ ہو (۶۳) تمہیں وہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے (۶۴) نماز کے لئے اس سے تکبیر اولیٰ کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا مراد ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ جب سو کر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کیا کرو یا یہ معنیٰ ہیں کہ ہر مجلس سے اٹھتے وقت حمد و تسبیح بجا لایا کرو (۶۵) یعنی تاروں کے چھپنے کے بعد مراد یہ ہے کہ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرو بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح سے مراد نماز ہے

سورۃ النجم ۵۳ مکیۃ ۲۳ بسم اللہ الرحمن الرحیم آیاتہا ۶۲ رکوعاتہا ۳

سورۂ نجم مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ | اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے ۲ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے ۳ اور وہ کوئی بات

عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾

اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے ۴ انہیں ۵ سکھایا ۶ سخت قوتوں والے طاقتور نے ۷

ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾

پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا ۸ اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا ۹ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا ۱۰ پھر خوب اتر آیا ۱۱

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ﴿۱۰﴾

تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم ۱۲ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی ۱۳

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا یَرٰى ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ۱۴ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ۱۵ اور انہوں نے تو وہ

نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾

جلوہ دو بار دیکھا ۱۶ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ۱۷ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے

اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰى ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى

جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا ۱۸ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی ۱۹ بے شک اپنے رب

(۱) سورۃ النجم مکیہ ہے اس میں تین رکوع باسٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار چار سو پانچ حرف ہیں یہ وہ پہلی سورت ہے جس کا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا اور حرم شریف میں مشرکین کے روبرو پڑھی (۲) نجم کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے قول ہیں بعض نے ثریا مراد لیا ہے اگرچہ ثریا کئی تارے ہیں لیکن نجم کا اطلاق ان پر عرب کی عادت ہے بعض نے نجم سے جنس نجوم مراد لی ہے بعض نے وہ نباتات جو ساق نہیں رکھتے زمین پر پھیلتے ہیں بعض نے نجم سے قرآن مراد لیا ہے لیکن سب سے لذیذ تفسیر وہ ہے جو حضرت مترجم قدس سرہٗ نے اختیار فرمائی کہ نجم سے مراد ہے ذات گرامی ہادی برحق سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی (خازن) (۳) صَاحِبُكُمْ سے مراد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں معنی یہ ہیں کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی طریق حق و ہدایت سے عدول نہ کیا ہمیشہ اپنے رب کی توحید و عبادت میں رہے آپ کے دامن عصمت پر کبھی کسی امر مکروہ کی گرد نہ آئی اور بے راہ نہ چلنے سے یہ مراد ہے کہ حضور ہمیشہ رشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر متمکن رہے اعتقاد فاسد کا شائبہ کبھی آپ کے حاشیہ بساط تک نہ پہنچ سکا (۴) یہ جملہ اولیٰ کی دلیل ہے کہ حضور کا بہکنا اور بے راہ چلنا ممکن و متصور ہی نہیں کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے اور اس میں حضور کے خلق عظیم اور آپ کی اعلیٰ منزلت کا بیان ہے نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کر دے (کبیر) اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات و افعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا تجلی ربانی کا یہ استیلائے تام ہوا کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے (روح البیان) (۵) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (۶) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمایا اور اس تعلیم سے مراد قلب مبارک تک پہنچا دینا ہے (۷) بعض مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ سخت قوتوں والے طاقتور سے مراد حضرت جبریل ہیں اور سکھانے سے مراد تعلیم الٰہی سکھانا یعنی وحی الٰہی کا پہنچانا ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شَدِیْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی (تفسیر روح البیان) (۸) عام مفسرین نے فَاسْتَوٰى کا فاعل بھی حضرت جبریل کو قرار دیا ہے اور یہ معنی لئے ہیں کہ حضرت جبریل امین اپنی اصلی صورت پر قائم ہوئے اور اس کا سبب یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ان کی اصلی صورت میں ملاحظہ فرمانے کی

مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ

کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں ف۲۰ تو کیا تم نے دیکھا لات اور عزیٰ اور اس

الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ

تیسری منات کو ف۲۱ کیا تم کو بیٹا اور اس کو بیٹی ف۲۲ جب تو یہ سخت بھونڈی

ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِيَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ

تقسیم ہے ف۲۳ وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں ف۲۴

اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى

اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے

الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾ؕ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا

ہیں ف۲۵ حالانکہ بے شک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آئی ف۲۶ کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ

تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ۖ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ۚ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ

خیال باندھے ف۲۷ تو آخرت اور دنیا سب کا مالک اللہ ہی ہے ف۲۸ اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان

لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ

کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لئے چاہے اور پسند

يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ

فرمائے ف۲۹ بے شک وہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ف۳۰ ملائکہ کا نام

بقیہ صفحہ ۹۴۶ = خواہش ظاہر فرمائی تھی تو حضرت جبریل جانب مشرق میں حضور کے سامنے نمودار ہوئے اور ان کے وجود سے مشرق سے مغرب تک بھر گیا یہ بھی کہا گیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی انسان نے حضرت جبریل کو ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل کو دیکھنا تو صحیح ہے اور حدیث سے ثابت ہے لیکن یہ حدیث میں نہیں ہے کہ اس آیت میں حضرت جبریل کو دیکھنا مراد ہے بلکہ ظاہر تفسیر میں یہ ہے کہ مراد فَاسْتَوٰى سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکان عالی او منزلت رفیعہ میں استویٰ فرمانا ہے (تفسیر کبیر) تفسیر روح البیان میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر استویٰ فرمایا اور حضرت جبریل سدرہ منتہیٰ پر رک گئے آگے نہ بڑھ سکے انہوں نے کہا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلا ڈالیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور مستوائے عرش سے بھی گزر گئے اور حضرت مترجم قدس سرہٗ کا ترجمہ اس طرف مشیر ہے کہ استویٰ کی اسناد حضرت رب العزت عزوعلی کی طرف ہے اور یہی قول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے (۹) یہاں بھی عام مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ حال جبریل امین کا ہے لیکن امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ حال سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ افق اعلیٰ یعنی فوق سماوات تھے جس طرح کہنے والا کہتا ہے کہ میں نے چھت پر چاند دیکھا پہاڑ پر چاند دیکھا اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ چاند چھت پر یا پہاڑ پر تھا بلکہ یہی معنی ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا چھت یا پہاڑ پر تھا اسی طرح یہاں یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوق سماوات پر پہنچے تو تجلی ربانی آپ کی طرف متوجہ ہوئی (۱۰) اس کے معنی میں بھی مفسرین کے کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب ہونا مراد ہے کہ وہ اپنی صورت اصلی دکھا دینے کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرب میں حاضر ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حق کے قرب سے مشرف ہوئے تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا اور یہی صحیح تر ہے (۱۱) اس میں چند قول ہیں ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضور کا عروج و وصول مراد ہے اور اتر آنے سے نزول و رجوع تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے قرب میں باریاب ہوئے پھر وصال کی نعمتوں سے فیض یاب ہو کر خلق کی طرف متوجہ ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت رب العزت اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی

الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ

عورتوں کا سا رکھتے ہیں ۳۱ اور انھیں اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نرے گمان

اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ

کے پیچھے ہیں اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا ۳۲ تو تم اس سے منہ

مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ

پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا ۳۳ اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی ۳۴ یہاں تک

مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ

ان کے علم کی پہنچ ہے ۳۵ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا

وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ

اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾

تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے کئے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں ۳۶ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے ۳۷ بے شک تمہارے

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ

رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے ۳۸ تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم

بقیہ صفحہ ۹۴۷ = فرمائی تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرب درگاہ ربوبیت ہو کر سجدہ طاعت ادا کیا (روح البیان) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جبار رب العزت الخ (خازن) (۱۲) یہ اشارہ ہے تاکید قرب کی طرف کہ قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی متصور ہو سکتی ہے وہ اپنی غایت کو پہنچی (۱۳) اکثر علماء مفسرین کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندۂ خاص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی (جمل) حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار ہیں جن پر ان کے سوا کسی کو اطلاع نہیں بقلی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی اور محب و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا (روح البیان) علماء نے یہ بھی بیان کیا کہ اس شب میں جو آپ کو وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے ایک تو علم شرائع و احکام جن کی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے دوسرے معارف الٰہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں تیسرے حقائق و نتائج علوم ذوقیہ جو صرف اخص الخواص کو تلقین کئے جاتے ہیں اور ایک قسم وہ اسرار جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خاص ہیں کوئی ان کا تحمل نہیں کر سکتا (روح البیان) (۱۴) آنکھ نے یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا معنی یہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا دل سے پہچانا اور اس رویت و معرفت میں شک و تردد نے راہ نہ پائی اب یہ بات کہ کیا دیکھا بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ کو دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح تھا چشم سر سے یا چشم دل سے اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب العزت کو اپنے قلب مبارک سے دوبار دیکھا (رواہ مسلم) ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آپ نے رب عزوجل کو حقیقۃً چشم مبارک سے دیکھا یہ قول حضرت انس بن مالک اور حسن و عکرمہ کا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور سید عالم محمد مصطفیٰ کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا (صلوات اللہ تعالیٰ علیہم) کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دوبارہ کلام فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴿٣٢﴾

اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ ف۳۹ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں ف۴۰

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ﴿٣٣﴾ وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ﴿٣٤﴾ أَعِندَهُ عِلْمُ

تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا ف۴۱ اور کچھ تھوڑا سا دیا اور روک رکھا ف۴۲ کیا اس کے پاس غیب

الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَإِبْرَاهِيمَ

کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ف۴۳ کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے ف۴۴ اور ابراہیم کے

الَّذِي وَفَّىٰ ﴿٣٧﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ

جو پورے احکام بجا لایا ف۴۵ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی ف۴۶ اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا

إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ﴿٤١﴾

مگر اپنی کوشش ف۴۷ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی ف۴۸ پھر اس کا بھرپور بدلا دیا جائے گا

وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ﴿٤٢﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُ هُوَ

اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ف۴۹ اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا ف۵۰ اور یہ کہ وہی ہے

أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٤٥﴾ مِن

جس نے مارا اور جلایا ف۵۱ اور یہ کہ اسی نے دو جوڑے بنائے نر اور مادہ

نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ﴿٤٦﴾ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهُ هُوَ

نطفہ سے جب ڈالا جائے ف۵۲ اور یہ کہ اسی کے ذمہ ہے پچھلا اٹھانا (دوبارہ زندہ کرنا) ف۵۳ اور یہ کہ اسی نے

بقیہ صفحہ ۹۴۸ = نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا (ترمذی) لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیدار کا انکار کیا اور آیت کو حضرت جبریل کے دیدار پر محمول کیا اور فرمایا کہ جو کوئی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے رب کو دیکھا اس نے جھوٹ کہا اور سند میں لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ تلاوت فرمائی یہاں چند باتیں قابل لحاظ ہیں ایک یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول نفی میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اثبات میں اور مثبت ہی مقدم ہوتا ہے کیونکہ نافی کسی چیز کی نفی اس لئے کرتا ہے کہ اس نے نہیں سنا اور مثبت اثبات اس لئے کرتا ہے کہ اس نے سنا اور جانا تو علم مثبت کے پاس ہے علاوہ بریں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلام حضور سے نقل نہیں کیا بلکہ آیت سے اپنے استنباط پر اعتماد فرمایا یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے ہے اور آیت میں ادراک یعنی احاطہ کی نفی ہے نہ رویت کی مسئلہ صحیح یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیدار الٰہی سے مشرف فرمائے گئے مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو حبر الامت ہیں وہ بھی اسی پر ہیں مسلم کی حدیث ہے رَأَيْتُ رَبِّيْ بِعَيْنِيْ وَبِقَلْبِيْ میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو دیکھا حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اور اس کو دیکھا اور اس کو دیکھا امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گیا (۱۵) یہ مشرکین کو خطاب ہے جو شب معراج کے واقعات کا انکار کرتے اور اس میں جھگڑتے تھے (۱۶) کیونکہ تخفیف کی درخواستوں کے لئے چند بار عروج و نزول ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو مرتبہ دیکھا اور انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور نے رب عزوجل کو آنکھ سے دیکھا (۱۷) سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے جس کی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواح شہداء و اتقیا اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے (۱۸) یعنی ملائکہ اور انوار (۱۹) اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال قوت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے داہنے بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

أَغْنٰى وَأَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولٰى ﴿٥٠﴾

غنی دی اور قناعت دی اور یہ کہ وہی ستارہ شعریٰ کا رب ہے ۵۴ اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو ہلاک فرمایا ۵۵

وَثَمُودَا۟ فَمَآ أَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَ

اور ثمود کو ۵۶ تو کوئی باقی نہ چھوڑا اور ان سے پہلے نوح کی قوم کو ۵۷ بے شک وہ ان سے بھی ظالم اور

أَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ

سرکش تھے ۵۸ اور اس نے الٹنے والی بستی کو نیچے گرایا ۵۹ تو اس پر چھایا جو کچھ چھایا ۶۰ تو اے سننے والے اپنے رب کی کون سی

تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولٰى ﴿٥٦﴾ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ

نعمتوں میں شک کرے گا یہ ۶۱ ایک ڈر سنانے والے ہیں اگلے ڈرانے والوں کی طرح ۶۲ پاس آئی پاس آنے والی ۶۳ اللہ کے

لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَ

سوا اس کا کوئی کھولنے والا نہیں ۶۴ تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو ۶۵ اور

تَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنْتُمْ سٰمِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ﴿٦٢﴾

ہنستے ہو اور روتے نہیں ۶۶ اور تم کھیل میں پڑے ہو تو اللہ کے لئے سجدہ اور اس کی بندگی کرو ۶۷

سُوْرَةُ الْقَمَرِ ۵۴ مَكِّيَّةٌ ۳۷ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۵۵ رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورہ قمر مکی ہے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ ۔ اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَ

پاس آئی قیامت ۲ اور شق ہو گیا چاند ۳ اور اگر دیکھیں ۴ کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ۵ اور

بقیہ صفحہ ۹۴۹ = کی طرح بے ہوش ہوئے بلکہ اس مقام عظیم میں ثابت رہے (۲۰) یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج عجائب ملک وملکوت کا ملاحظہ فرمایا اور آپ کا علم تمام معلومات غیبیہ ملکوتیہ پر محیط ہو گیا جیسا کہ حدیث اختصام ملائکہ میں وارد ہوا ہے اور دوسری اور احادیث میں آیا ہے (روح البیان) (۲۱) لات عزیٰ اور منات بتوں کے نام ہیں جنہیں مشرکین پوجتے تھے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے ان بتوں کو دیکھا یعنی بنظر تحقیق وانصاف اگر اس طرح دیکھا ہو تو تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ محض بے قدرت ہیں اور اللہ تعالیٰ قادر برحق جو چھوڑ کر ان بے قدرت بتوں کو پوجنا اور اس کا شریک ٹھہرانا کس قدر ظلم عظیم اور خلاف عقل ودانش ہے اور مشرکین مکہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ بت اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (۲۲) جو تمہارے نزدیک ایسی بری چیز ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور رنگ تاریک ہو جاتا ہے اور لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے حتی کہ تم بیٹیوں کو زندہ در گور کر ڈالتے ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتاتے ہو (۲۳) کہ جو چیز بری سمجھتے ہو وہ خدا کے لئے تجویز کرتے ہو (۲۴) یعنی ان بتوں کا نام الٰہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل بیجا اور غلط طور پر رکھ لیا ہے نہ یہ حقیقت میں الٰہ ہیں نہ معبود (۲۵) یعنی ان کا بتوں کو پوجنا عقل وعلم وتعلیم الٰہی کے خلاف اتباع نفس وہوا اور وہم پرستی کی بنا پر ہے (۲۶) یعنی کتاب الٰہی اور خدا کے رسول جنہوں نے صراحت کے ساتھ بار بار بتایا کہ بت معبود نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں (۲۷) یعنی کافر جو بتوں کے ساتھ جھوٹی امیدیں رکھتے ہیں کہ وہ ان کے کام آئیں گے یہ امیدیں باطل ہیں (۲۸) جسے جو چاہے دے اسی کی عبادت کرنا اور اسی کو راضی رکھنا کام آئے گا (۲۹) یعنی ملائکہ باوجود بارگاہ الٰہی میں قرب ومنزلت رکھتے ہیں بعد ازاں صرف اس کے لئے شفاعت کریں گے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو یعنی مومن موحد کے لئے تو بتوں سے شفاعت کی امید رکھنا نہایت باطل ہے کہ نہ انہیں بارگاہ حق میں قرب حاصل نہ کفار شفاعت کے اہل (۳۰) یعنی کفار منکرین بعث (۳۱) کہ انہیں خدا کی بیٹیاں بتاتے ہیں (۳۲) امر واقعی اور حقیقت حال علم ویقین سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ وہم وگمان سے (۳۳) یعنی قرآن پر ایمان سے (۳۴) آخرت پر ایمان نہ لایا کہ اس کا طالب ہوتا (۳۵) یعنی وہ اس قدر کم عقل وکم علم ہیں کہ انہوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے علم کی انتہا وہم وگمان ہیں جو انہوں نے باندھ رکھے ہیں کہ (معاذ اللہ) فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ان کی شفاعت کریں گے اور اس

يَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ

کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور انھوں نے جھٹلایا ۶ اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ۷ اور ہر کام قرار

مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌ

پا چکا ہے ۸ اور بے شک ان کے پاس وہ خبریں آئیں ۹ جن میں کافی روک تھی ۱۰ انتہا کو پہونچی

بَالِغَةٌ ۖ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ

ہوئی حکمت پھر کیا کام دیں ڈر سنانے والے تو تم ان سے منہ پھیر لو ۱۱ جس دن بلانے والا ۱۲ ایک سخت بے پہچانی بات

نُّكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ

کی طرف بلائیگا ۱۳ نیچی آنکھیں کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹڈی ہیں

مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾

پھیلی ہوئی ۱۴ بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے ۱۵ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾

ان سے ۱۶ پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندہ ۱۷ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اسے جھڑکا ۱۸

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے بہتے

مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ

پانی سے ۱۹ اور زمین چشمے کر کے بہا دی ۲۰ تو دونوں پانی ۲۱ مل گئے اس مقدار پر جو

وقف لازم

بقیہ صفحہ ۹۵۰ = وہم باطل پر بھروسہ کر کے انھوں نے ایمان اور قرآن کی پرواہ نہ کی (۳۶) گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مستحق ہو اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہے ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں بہر حال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فواحش وہ جن پر حد ہو (۳۷) کہ اتقا تو کبائر سے بچنے کی برکت سے معاف ہو جاتا ہے (۳۸) شان نزول یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج (۳۹) یعنی تفاخراً اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے وہ ان کی ابتداء ہستی سے آخر ایام کے جملہ احوال جانتا ہے مسئلہ اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمت الٰہی کے اعتراف اور طاعت و عبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے (۴۰) اور اسی کا جاننا کافی وہی جزا دینے والا ہے دوسروں پر اظہار اور نام و نمود سے کیا فائدہ (۴۱) اسلام سے شان نزول یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اس کو عار دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہو گیا اس نے کہا میں نے عذاب الٰہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کافر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ کر آئے اور اس قدر مال مجھ کو دے تو تیرا عذاب میں اپنا ذمہ لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منحرف و مرتد ہو کر پھر شرک میں مبتلا ہو گیا اور جس شخص سے مال دینا ٹھہرا تھا اس نے تھوڑا سا دیا اور باقی سے منع کر دیا (۴۲) باقی شان نزول یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید و موافقت کیا کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں بہترین اخلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تھوڑا سا اقرار کیا اور حق لازم میں سے قدرے قلیل ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا (۴۳) کہ دوسرا شخص اس کا بار گناہ اٹھالے گا اور اس کے عذاب کو اپنے ذمہ لے گا (۴۴) یعنی اسفار توریت میں (۴۵) یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے کہ انہیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ انہوں نے پوری طرح ادا کیا اس میں بیٹے کا ذبح بھی ہے اور اپنا آگ میں ڈالا جانا بھی اور اس کے علاوہ اور ماموران بھی اس

قُدِرَ ﴿۱۲﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا

متقدر تھی ف۲۲ اور ہم نے نوح کو سوار کیا ف۲۳ تختوں اور کیلوں والی پر کہ ہماری نگاہ کے رو برو بہتی ف۲۴

جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾

اس کے صلہ میں ف۲۵ جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے ف۲۶ نشانی چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۲۷

فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میری دھمکیاں اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے

مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ

کوئی یاد کرنے والا ف۲۸ عاد نے جھٹلایا ف۲۹ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر دلانے کے فرمان ف۳۰ بیشک ہم

اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ

نے اُن پر ایک سخت آندھی بھیجی ف۳۱ ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لئے رہی ف۳۲ لوگوں کو

النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾

یوں دے مارتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ (سوکھے تنے) ہیں تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ف۳۳

بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ

تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی کی تابعداری کریں ف۳۴ جب تو ہم ضرور گمراہ اور

بقیہ صفحہ ۹۵۱ = کے بعد اللہ تعالیٰ اس مضمون کا ذکر فرماتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور فرمایا گیا تھا (۳۶) اور کوئی دوسرے کے گناہ پر نہیں پکڑا جاتا اس میں اس شخص کے قول کا ابطال ہے جو ولید بن مغیرہ کے عذاب کا ذمہ دار بنا تھا اور اس کے گناہ اپنے ذمہ لینے کو کہتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زمانہ حضرت ابراہیم سے پہلے لوگ آدمی کو دوسرے کے گناہ پر بھی پکڑ لیتے تھے اگر کسی نے کسی کو قتل کیا ہوتا تو اس کی بجائے اس قاتل کے اس کے بیٹے یا بھائی یا بی بی یا غلام کو قتل کر دیتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچایا کہ کوئی کسی کے بار گناہ میں ماخوذ نہیں (۳۷) یعنی عمل مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے یہ مضمون بھی صحف ابراہیم و موسیٰ کا ہے علیہما السلام اور کہا گیا ہے کہ ان ہی امتوں کے لئے خاص تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم ہماری شریعت میں آیت اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ سے منسوخ ہو گیا حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں کی وفات ہو گئی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں کیا نافع ہو گا فرمایا ہاں مسائل اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعات سے جو ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اور اس پر علماء امت کا اجماع ہے اور اسی لئے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات کو فاتحہ سوم چہلم برسی عرس وغیرہ طاعات و صدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں وسعت رزق یا تندرستی وغیرہ سے اس کا بدلہ دیدیا جائے گا تاکہ آخرت میں اس کا کچھ حصہ باقی نہ رہے اور ایک معنی آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ آدمی مقتضائے عدل وہی پائے گا جو اس نے کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کے لئے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جس کے لئے کی گئی ہو کیونکہ اس کا کرنے والا مثل نائب و وکیل کے اس کا قائم مقام ہوتا ہے (۳۸) آخرت میں (۳۹) آخرت میں اسی کی طرف رجوع ہے وہی اعمال کی جزا دے گا (۵۰) جسے چاہا خوش کیا جسے چاہا غمگین کیا (۵۱) یعنی دنیا میں موت دی اور آخرت میں زندگی عطا فرمائی یا یہ معنی کہ باپ دادا کو موت دی اور ان کی اولاد کو زندگی بخشی یا یہ مراد کہ کافروں کو موت کفر سے ہلاک کیا اور

وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾

دیوانے ہیں ف۳۵ کیا ہم سب میں سے اس پر ف۳۶ ذکر اتارا گیا ف۳۷ بلکہ یہ سخت جھوٹا اترونا (شیخی باز) ہے ف۳۸

سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً

بہت جلد کل جان جائیں گے ف۳۹ کون تھا بڑا جھوٹا اترونا (شیخی باز) ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ

لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَ اصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَ نَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ ۚ

کو ف۴۰ تو اے صالح تو راہ دیکھ ف۴۱ اور صبر کر ف۴۲ اور انہیں خبر دے دے کہ پانی ان میں حصوں سے ہے ف۴۳ ہر حصہ پر وہ

كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَیْفَ

حاضر ہو جس کی باری ہے ف۴۴ تو انھوں نے اپنے ساتھی کو ف۴۵ پکارا تو اس نے ف۴۶ لے کر اس کی کوچیں کاٹ دیں ف۴۷ پھر کیسا

كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا

ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف۴۸ بے شک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ بھیجی ف۴۹ جبھی وہ ہوگئے جیسے گھیرا بنانے والے

كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی ف۵۰ اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد

مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ حَاصِبًا

کرنے والا لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا بے شک ہم نے ان پر ف۵۱ پتھراؤ بھیجا ف۵۲

اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّیْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ

سوائے لوط کے گھر والوں کے ف۵۳ ہم نے انھیں پچھلے پہر ف۵۴ بچا لیا اپنے پاس کی نعمت فرماکر ہم یونہی صلہ دیتے ہیں

بقیہ صفحہ ۹۵۲ = ایمانداروں کو ایمانی زندگی بخشی (۵۲) رحم میں (۵۳) یعنی موت کے بعد زندہ فرمانا (۵۴) جو کہ شدت گرما میں جوزاء کے بعد طالع ہوتا ہے اہل جاہلیت اس کی عبادت کرتے تھے اس آیت میں بتایا گیا کہ سب کا رب اللہ ہے اس ستارہ کا رب بھی اللہ ہی ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو (۵۵) باد صرصر سے عاد دو ہیں ایک تو قوم ہود ان کو پہلی عاد کہتے ہیں اور ان کے بعد والوں کو دوسری عاد کہ وہ انہیں کے اعقاب تھے (۵۶) جو صالح علیہ السلام کی قوم تھی (۵۷) غرق کر کے ہلاک کیا (۵۸) کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں ہزار برس کے قریب تشریف فرما رہے مگر انہوں نے دعوت قبول نہ کی اور ان کی سرکشی کم نہ ہوئی (۵۹) مراد اس سے قوم لوط کی بستیاں ہیں جنہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے بحکم الٰہی اٹھا کر اوندھا ڈالدیا اور زیر و زبر کر دیا (۶۰) یعنی نشان کئے ہوئے پتھر برسائے (۶۱) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (۶۲) جو اپنی قوموں کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے (۶۳) یعنی قیامت (۶۴) یعنی وہی اس کو ظاہر فرمائے گا یا یہ معنی ہیں کہ اس کے اہوال اور شدائد کو اللہ تعالٰی کے سوائے کوئی نہیں دفع کر سکتا اور اللہ تعالٰی دفع نہ فرمائے گا (۶۵) یعنی قرآن مجید سے منکر ہوتے (۶۶) اس کے وعدہ وعید سنکر (۶۷) کہ اس کے سوائے کوئی عبادت کا مستحق نہیں

(۱) سورۂ قمر مکیہ ہے سوائے آیت سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ کے اس میں تین رکوع پچپن آیتیں اور تین سو بیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو تیس حرف ہیں (۲) اس کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معجزہ سے (۳) دو پارہ ہو کر شق القمر جس کا اس آیت میں بیان ہے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معجزات باہرہ میں سے ہے اہل مکہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے چاند شق کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہوگئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہو گیا اور فرمایا کہ گواہ رہو قریش نے کہا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے جادو سے ہماری نظر بند کر دی ہے اس پر انہیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے تو باہر کہیں بھی کسی کو چاند کے دو حصے نظر نہ آئیں ہوں گے اب جو قافلے آنے والے ہیں ان کی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو اگر دوسرے مقامات سے بھی چاند شق ہونا دیکھا گیا ہے تو بے شک معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہو گئے تھے مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی اور وہ جاہلانہ طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے صحاح کی احادیث کثیرہ میں اس معجزۂ عظیمہ کا بیان ہے اور خبر اس درجہ شہرت

مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ

سے جو شکر کرے ف۵۵ اور بے شک اس نے ف۵۶ انہیں ہماری گرفت سے ف۵۷ ڈرایا تو انہوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا ف۵۸ انہوں نے

رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾

اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا ف۵۹ تو ہم نے ان کی آنکھیں میٹ دیں (چوپٹ کردیں) ف۶۰ فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف۶۱

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾

اور بے شک صبح تڑکے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا ف۶۲ تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ

اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا اور بے شک فرعون والوں

فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾

کے پاس رسول آئے ف۶۳ انہوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں ف۶۴ تو ہم نے ان پر ف۶۵ گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ

کیا ف۶۶ تمہارے کافر ان سے بہتر ہیں ف۶۷ یا کتابوں میں تمہاری چھٹی لکھی ہوئی ہے ف۶۸ یا یہ کہتے ہیں ف۶۹

نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ

کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے ف۷۰ اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت ف۷۱ اور پیٹھیں پھیر دیں گے ف۷۲ بلکہ ان کا وعدہ

مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾

قیامت پر ہے ف۷۳ اور قیامت نہایت کڑوی اور سخت کڑوی ف۷۴ بے شک مجرم گمراہ اور دیوانے ہیں ف۷۵

ع ۲ / ۱۸ — وقف لازم

بقیہ صفحہ ۹۵۳ = کو پہنچ گئی ہے کہ اس کا انکار عقل و انصاف سے دشمنی اور بے دینی ہے (۴) اہل مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدق و نبوت پر دلالت کرنے والی (۵) اس کی تصدیق اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے (۶) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور ان کے معجزات کو جو اپنی آنکھوں سے دیکھے (۷) ان اباطیل کے جو شیطان نے ان کے دل نشین کیں تھی کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات کی تصدیق کی تو اس کی سرداری تمام عالم میں مسلم ہو جائے گی اور قریش کی کچھ بھی عزت و قدر باقی نہ رہے گی (۸) وہ اپنے وقت پر ہونے ہی والا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین غالب ہو کر رہے گا (۹) پچھلی امتوں کی جو اپنے رسولوں کی تکذیب کرنے کے سبب ہلاک کئے گئے (۱۰) کفر و تکذیب سے اور انتہا درجہ کی نصیحت (۱۱) کیونکہ وہ نصیحت و انداز سے پند پذیر ہونے والے نہیں وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ ثُمَّ نُسِخَ (۱۲) یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر (۱۳) جس کی مثل سختی کبھی نہ دیکھی ہوگی اور وہ ہول قیامت و حساب ہے (۱۴) ہر طرف خوف سے حیران نہیں جانتے کہاں جائیں (۱۵) یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف (۱۶) یعنی قریش سے (۱۷) نوح علیہ السلام (۱۸) اور دھمکایا کہ اگر تم اپنے پند و نصیحت اور وعظ و دعوت سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے سنگسار کر ڈالیں گے (۱۹) جو چالیس روز تک نہ تھما (۲۰) یعنی زمین سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام زمین مثل چشموں کے ہو گئی (۲۱) آسمان سے برسنے والے اور زمین سے ابلنے والے (۲۲) اور لوح محفوظ میں مکتوب تھی کہ طوفان اس حد تک پہنچے گا (۲۳) ایک کشتی (۲۴) ہماری حفاظت میں (۲۵) یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے (۲۶) یعنی اس واقعہ کو کہ کفار غرق کر کے ہلاک کر دیئے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دی گئی اور بعض مفسرین کے نزدیک "(تَّرَكْنٰهَا)" کی ضمیر کشتی کی طرف رجوع کرتی ہے قتادہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو سرزمین جزیرہ میں اور بعض کے نزدیک جودی پہاڑ پر مدتوں باقی رکھا یہاں تک کہ ہماری امت کے پہلے لوگوں نے اس کو دیکھا (۲۷) جو پند پذیر ہو اور عبرت حاصل کرے (۲۸) اس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم و تعلم اور اس کے ساتھ اشتغال رکھنے اور اس کو حفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اس کا حفظ سہل و آسان فرما دینے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اس کو یاد کر لیتے ہیں سوائے اس کے کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہو جاتی ہو

يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا

جس دن آگ میں اپنے مونھوں پر گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائیگا چکھو دوزخ کی آنچ بیشک ہم

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾

نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ف۷۶ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے جیسے پلک مارنا ف۷۷

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ

اور بے شک ہم نے تمہاری وضع کے ف۷۸ ہلاک کردیئے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۷۹ اور انھوں نے جو کچھ کیا سب

فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

کتابوں میں ہے ف۸۰ اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے ف۸۱ بے شک پرہیزگار باغوں

جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

اور نہروں میں ہیں سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ف۸۲

سورۃ الرحمٰن ۵۵ مدنیۃ ۹۷ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۷۸ رکوعاتہا ۳

سورۃ رحمٰن مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

الرَّحْمَٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ف۲ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکان ومایکون کا بیان انہیں سکھایا ف۳

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءَ

سورج اور چاند حساب سے ہیں ف۴ اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں ف۵ اور آسمان کو

بقیہ صفحہ ۹۵۴ = (۲۹) اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کو اس پر وہ مبتلائے عذاب کئے گئے (۳۰) جو نزول عذاب سے پہلے آچکے تھے (۳۱) بہت تیز چلنے والی نہایت ٹھنڈی سخت سنانے والی (۳۲) حتی کہ ان میں کوئی نہ بچا سب ہلاک ہوگئے اور وہ دن مہینہ کا پچھلا بدھ تھا (۳۳) اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت کا انکار کرکے اور ان پر ایمان نہ لاکر (۳۴) یعنی ہم بہت سے ہو کر ایک آدمی کے تابع ہوجائیں ہم ایسا نہ کریں گے کیونکہ اگر ایسا کریں (۳۵) یہ انھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کا کلام لوٹایا آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ اگر تم نے میرا اتباع نہ کیا تو تم گمراہ بے عقل ہو (۳۶) یعنی حضرت صالح علیہ السلام پر (۳۷) وحی نازل کی گئی اور کوئی ہم میں اس قابل ہی نہ تھا (۳۸) کہ نبوت کا دعویٰ کرکے بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۳۹) جب عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے (۴۰) یہ اس پر فرمایا گیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ پتھر سے ایک ناقہ نکال دیجئے آپ نے ان کے ایمان کی شرط کرکے یہ بات منظور کرلی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ناقہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور حضرت صالح علیہ السلام سے ارشاد کیا (۴۱) کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے (۴۲) ان کی ایذا پر (۴۳) ایک دن ان کا ایک دن ناقہ کا (۴۴) جو دن ناقہ کا ہے اس دن ناقہ حاضر ہو اور جو دن قوم کا ہے اس دن قوم پانی پر حاضر ہو (۴۵) یعنی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل کرنے کے لئے (۴۶) تیز تلوار (۴۷) اور اس کو قتل کر ڈالا (۴۸) جو نزول عذاب سے پہلے میری طرف سے آئے تھے اور اپنے موقع پر واقع ہوئے (۴۹) یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز (۵۰) یعنی جس طرح چرواہے جنگل میں اپنی بکریوں کی حفاظت کے لئے گھاس کانٹوں کا احاطہ بنالیتے ہیں اس میں سے کچھ گھاس بچی رہ جاتی ہے اور وہ جانوروں کے پاؤں میں روندکر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے یہ حالت ان کی ہوگئی (۵۱) اس تکذیب کی سزا میں (۵۲) یعنی ان پر چھوٹے چھوٹے سنگریزے برسائے (۵۳) یعنی حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیاں اس عذاب سے محفوظ رہیں (۵۴) یعنی صبح ہونے سے پہلے (۵۵) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اور شکر گزار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کرے (۵۶) یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے (۵۷) ہمارے عذاب سے (۵۸) اور ان کی تصدیق نہ کی (۵۹) اور حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے مہمانوں کے درمیان دخیل نہ ہوں انہیں ہمارے حوالہ کردیں اور یہ انہوں نے نیت فاسد اور خبیث ارادہ سے کہا تھا اور مہمان فرشتے تھے انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ انہیں چھوڑ دیجئے جبھی وہ گھر میں

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧﴾ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿٨﴾ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ

اللہ نے بلند کیا۶ اور ترازو رکھی ۷ کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو ۸ اور انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٩﴾ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿١٠﴾

تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی مخلوق کے لیے ۹

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ

اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں ۱۰ اور بھس کے ساتھ اناج ۱۱ اور

الرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ

خوشبو کے پھول تو اے جن و انس تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ۱۲ اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی

صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿١٥﴾ فَبِأَيِّ

سے جیسے ٹھیکری ۱۳ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لُوکے (لپٹ) سے ۱۴ تو تم دونوں

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِأَيِّ

اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب ۱۵ تو تم دونوں

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا

اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے ۱۶ کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے ۱۷ اور ہے ان میں روک ۱۸ کہ ایک

يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ

دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ۱۹ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں سے موتی اور مونگا

بقیہ صفحہ ۹۵۵ = آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی (۶۰) فوراً وہ اندھے ہوگئے اور آنکھیں ایسی ناپید ہوگئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا چہرے سپاٹ ہوگئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں دروازے سے باہر کیا (۶۱) جو تمہیں حضرت لوط علیہ السلام نے سنائے تھے (۶۲) جو عذاب آخرت تک باقی رہے گا (۶۳) حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام تو فرعونی ان پر ایمان نہ لائے (۶۴) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں تھیں (۶۵) عذاب کے ساتھ (۶۶) اے اہل مکہ (۶۷) یعنی ان قوموں سے زیادہ قوی اور توانا ہیں یا کفر و عناد میں کچھ ان سے کم ہیں (۶۸) کہ تمہارے کفر کی گرفت نہ ہوگی اور تم عذاب الٰہی سے امن میں رہو گے (۶۹) کفار مکہ (۷۰) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (۷۱) کفار مکہ کی (۷۲) اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہے گا شان نزول روز بدر جب ابو جہل نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلے لیں گے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر ایسا ہی ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت ہوئی (۷۳) یعنی اس عذاب کے بعد انہیں روز قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے (۷۴) دنیا کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ اشد (۷۵) نہ سمجھتے ہیں نہ راہ یاب ہوتے ہیں (تفسیر کبیر) (۷۶) حسب اقتضائے حکمت شان نزول یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرت الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مسئلہ احادیث میں انہیں اس امت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا وہ بدترین خلق ہیں (۷۷) جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہو جاتی ہے (۷۸) کفار پہلی امتوں کے (۷۹) جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں (۸۰) یعنی بندوں کے تمام افعال حافظ اعمال فرشتوں کے نوشتوں میں ہیں (۸۱) لوح محفوظ میں (۸۲) یعنی اس کی بارگاہ کے مقرب ہیں (۱) سورہ رحمٰن مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور چھیتر یا اٹھتر آیتیں تین سو اکیاون کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیس حرف ہیں (۲) شان نزول جب آیت اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ نازل ہوئی کفار مکہ نے کہا رحمٰن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے الرحمٰن نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے جب کہا

الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ

نکلتا ہے ۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ

فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا

دریا میں اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ ف۲۰ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ زمین پر جتنے ہیں سب کو

فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

فنا ہے ف۲۱ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا ف۲۲ تو اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۸﴾ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ

کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ اسی کے منگتا ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۲۳ اسے ہر دن

هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ

ایک کام ہے ف۲۴ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد فرماتے

الثَّقَلَانِ ﴿۳۱﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۳۲﴾ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

ہیں اے دونوں بھاری گروہ ف۲۵ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ اے جن و انسان کے گروہ

إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اگر تم سے ہوسکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو

فَانْفُذُوا ۚ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴿۳۳﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے ف۲۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

بقیہ صفحہ ۹۵۶ = کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھایا (خازن) (۳) انسان سے اس آیت میں سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اور بیان سے مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا بیان کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولین و آخرین کی خبریں دیتے تھے (خازن) (۴) کہ تقدیر معین کے ساتھ اپنے بروج و منازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کے لئے منافع ہیں اوقات کے حساب سالوں اور مہینوں کی شمار انہیں پر ہے (۵) حکم الٰہی کے مطیع ہیں (۶) اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا جائے صدور بنایا (۷) جس سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور ان کی مقداریں معلوم ہوں تاکہ لین دین میں عدل قائم رکھا جائے (۸) تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو (۹) جو اس میں رہتی بستی ہے تاکہ اس میں آرام کریں اور فائدے اٹھائیں (۱۰) جن میں بہت برکت ہے (۱۱) مثل گیہوں جو وغیرہ کے (۱۲) اس سورۂ شریفہ میں یہ آیت اکتیس بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت وارشاد کا بہترین اسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اسے اپنے جرم اور ناسپاسی کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اسے شرم آئے اور وہ ادائے شکر وطاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے جب میں آیت " فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ " پڑھتا وہ کہتے اے رب ہمارے ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد (الترمذی وقال غریب) (۱۳) یعنی خشک مٹی سے جو بجانے سے بجے اور کوئی چیز کھنکناتی آواز دے پھر اس مٹی کو تر کیا کہ وہ مثل گارے کے ہو گئی پھر اس کو گلایا کہ وہ مثل سیاہ کیچ کے ہو گئی (۱۴) یعنی خالص بے دھوئیں والے شعلے سے (۱۵) دونوں پورب اور دونوں پچھم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں (۱۶) شیریں اور شور (۱۷) نہ ان کے درمیان ظاہر میں کوئی فاصل نہ حائل (۱۸) اللہ کی قدرت سے (۱۹) ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا (۲۰) جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان کو ترکیب دینے اور کشتی بنانے اور صناعی کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے

تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾

تم پر ۲۷ چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں ۲۸ تو پھر بدلا نہ لے سکو گے ۲۹

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا ۳۰

كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ

جیسے سرخ نری (نقرے) کی رنگی ہوئی کھال، تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے تو اس دن ۳۱ گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ

ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ

ہوگی کسی آدمی اور جن سے ۳۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے مجرم اپنے

الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

چہرے سے پہچانے جائیں گے ۳۳ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے ۳۴ تو اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾

کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۳۵ یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں

وقف لازم

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾

پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں ۳۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ۳۷ اس کیلئے دو جنتیں ہیں ۳۸ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

بقیہ صفحہ ۹۷۵ = (۲۱) ہر جاندار وغیرہ ہلاک ہونے والا ہے (۲۲) کہ وہ خلق کے فنا کے بعد انہیں زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور ایمانداروں پر لطف و کرم کرے گا (۲۳) فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اس کے فضل کے محتاج ہیں اور زبان حال و قال سے اس کے حضور سائل (۲۴) یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت کسی کو غنی کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سنیچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا ان کے قول کا بطلان ظاہر فرمایا گیا منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنیٰ دریافت کئے اس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اس کے حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھ کر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اس کے معنیٰ بادشاہ کو میں سمجھا دوں گا وزیر نے اس کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندے سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعت وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک شان ہے (۲۵) جن و انس کے (۲۶) تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے (۲۷) روز قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے (۲۸) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سب اجزاء جلانے والے نہ ہوں گے کہ زمین کے اجزا شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھوئیں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیاہ اور اندھیرا نہ ہو گا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھوئیں کی لپٹ بھیجی جائے گی جس کے سب اجزاء جلانے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کی وجہ کریم کی پناہ (۲۹) اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اس کی خبر دے دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو (۳۰) کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ (حضرت مترجم قدس سرہ)

ذَوَاتَآ أَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۴۹﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿۵۰﴾

بہت سی ڈالوں والیاں ف۲۹ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے بہتے ہیں ف۳۰

فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۵۱﴾ فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿۵۲﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا

فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر

إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۵۵﴾

قناویز کا ف۴۱ اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو ف۴۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾

ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ف۴۳ ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے

فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۵۷﴾ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں ف۴۴

فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿۶۰﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلا کیا ہے مگر نیکی ف۴۵

فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۶۱﴾ وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿۶۲﴾ فَبِأَيِّ آلَآءِ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ف۴۶ تو اپنے رب کی

بقیہ صفحہ ۹۵۸ = (۳۱) یعنی جب کہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا (۳۲) اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کریں گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پہچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہو گا جب کہ لوگ موقف میں جمع ہوں گے (۳۳) کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی (۳۴) پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لا کر پیشانیوں سے ملا دیئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعضے پیشانی سے گھسیٹے جائیں گے بعضے پاؤں سے (۳۵) اور ان سے کہا جائے گا (۳۶) کہ جب جہنم کی آگ سے جل بھن کر فریاد کریں گے تو انہیں جلتا کھولتا پانی پلایا جائے گا اور اسکے عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے اس انجام سے آگاہ فرمانا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے (۳۷) یعنی جسے اپنے رب کے حضور روز قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجالائے (۳۸) جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ (۳۹) اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے (۴۰) ایک آب شیریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل (۴۱) یعنی سنگین ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسا ہو گا سبحان اللہ (۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے (۴۳) جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا (۴۴) صفائی اور خوش رنگی میں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ (۴۵) یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسان الٰہی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ "(" لا الٰہ الا اللہ ")" کا قائل ہو اور شریعت محمدیہ پر عامل اس کی جزا جنت ہے (۴۶) حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف و اسباب سونے کے اور قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت و زبرجد کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِیْهِمَا

کونسی نعمت جھٹلاؤ گے نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں

عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ

دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے اور

نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَیِّ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین (۴۷) تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾

رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انہیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ جن نے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـٕیْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے (۴۸) تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور

عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ

منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے بڑی برکت والا ہے

رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

ع ۳ ۱۳

(۴۷) کہ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ ان کی شرافت و کرامت ہے حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی ایک کی جھلک پڑ جائے تو آسمان زمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور ان کے خیمے موتی اور زبرجد کے ہوں گے (۴۸) اور ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے

سورۃ الواقعۃ ۵۶ مکیۃ ۴۶ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتہا ۹۶ رکوعاتہا ۳

سورۂ واقعہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝۲ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝۳

جب ہولے گی وہ ہونے والی ۲ اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی ۳ کسی کو بلندی دینے والی ۴

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝۴ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝۵ فَكَانَتْ هَبَاءً

جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر ۵ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چورا ہو کر تو ہو جائیں گے جیسے روزن کی دھوپ میں

مُّنْبَثًّا ۝۶ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝۷ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ

غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے تو دہنی طرف والے ۶ کیسے دہنی

الْمَيْمَنَةِ ۝۸ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝۹ وَالسَّابِقُونَ

طرف والے ۷ اور بائیں طرف والے ۸ کیسے بائیں طرف والے ۹ اور جو سبقت لے گئے ۱۰

السَّابِقُونَ ۝۱۰ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝۱۱ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝۱۲ ثُلَّةٌ مِّنَ

وہ تو سبقت ہی لے گئے ۱۱ وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں اگلوں میں سے

الْأَوَّلِينَ ۝۱۳ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝۱۴ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ۝۱۵

ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے ۱۲ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے ۱۳

مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ۝۱۶ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝۱۷

ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ۱۴ ان کے گرد لئے پھریں گے ۱۵ ہمیشہ رہنے والے لڑکے ۱۶

(۱) سورۂ واقعہ مکیہ ہے سوائے آیت أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ اور آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ کے اس سورت میں تین رکوع اور چھیانوے یا ستانوے یا ننانوے آیتیں اور تین سو اٹھتر کلمے اور ایک ہزار سات سو تین حرف ہیں امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر شب پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا (خازن) (۲) یعنی جب قیامت قائم ہو جو ضرور ہونے والی ہے (۳) جہنم میں گرا کر (۴) دخول جنت کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اونچے تھے قیامت انہیں پست کرے گی اور جو دنیا میں پستی میں تھے ان کے مرتبے بلند کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہل معصیت کو پست کرے گی اور اہل طاعت کو بلند (۵) حتی کہ اس کی تمام عمارتیں گر جائیں گی (۶) یعنی جن کے نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے (۷) یہ ان کی تعظیم شان کے لئے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنت میں داخل ہوں گے (۸) جن کے نامہائے اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے (۹) یہ ان کی تحقیر شان کے لئے فرمایا کہ وہ شقی ہیں جہنم میں داخل ہوں گے (۱۰) نیکیوں میں (۱۱) دخول جنت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنے والے ہیں کہ آخرت میں جنت کی طرف سبقت کریں گے ایک قول یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں (۱۲) یعنی سابقین اگلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے اور اگلوں میں سے مراد یا پہلی امتیں ہیں زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے سرکار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک کی جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے لیکن یہ قول نہایت ضعیف ہے اگرچہ مفسرین نے اس کے وجوہ ضعف کے جواب میں بہت سی توجیہات بھی کی ہیں قول صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ اگلوں سے امت محمدیہ ہی کے پہلے لوگ مہاجرین و انصار میں سے جو سابقین اولین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے ان کے بعد والے احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے حدیث مرفوع میں ہے کہ اولین و آخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے ہیں (تفسیر کبیر و بحر العلوم وغیرہ) (۱۳) جن میں لعل یاقوت موتی وغیرہ جواہرات جڑے ہوں گے (۱۴) حسن عشرت کے ساتھ باشان و شکوہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسرور و دل شاد ہوں گے (۱۵) آداب خدمت کے ساتھ (۱۶) جو نہ مریں نہ بوڑھے ہوں نہ ان میں تغیر

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا

کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو اور

وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا

نہ ہوش میں فرق آئے ف۱۷ اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو

يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءً

چاہیں ف۱۸ اور بڑی آنکھ والیاں حوریں ف۱۹ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی ف۲۰ صلہ ان

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا

کے اعمال کا ف۲۱ اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ف۲۲ ہاں یہ کہنا ہوگا

سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ

سلام سلام ف۲۳ اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے ف۲۴ بے کانٹوں کی

مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾

بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں ف۲۵ اور ہمیشہ کے سایہ میں اور ہمیشہ جاری پانی میں

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾

اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں ف۲۶ اور نہ روکے جائیں ف۲۷ اور بلند بچھونوں میں ف۲۸

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ

بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں ف۲۹ دہنی طرف

آئے یہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کی خدمت کے لئے جنت میں پیدا فرمائے (۱۷) بخلاف شرابِ دنیا کے کہ اس کے پینے سے حواس مختل ہو جاتے ہیں (۱۸) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر جنتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہوگی تو اس کے حسبِ مرضی پرند اڑتا ہوا سامنے آئے گا اور رکابی میں آکر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہے گا جنتی کھائے گا پھر وہ اڑ جائے گا (خازن) (۱۹) ان کے لئے ہوں گی (۲۰) یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اس کی صفائی اپنی نہایت پر ہے اس طرح حوریں اچھوتی ہوں گی یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہار ان کے گردنوں کے حسن و خوبی سے ہنسیں گے (۲۱) کہ دنیا میں انہوں نے فرمانبرداری کی (۲۲) یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئے گی (۲۳) جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ملائکہ اہلِ جنت کو سلام کریں گے اللہ رب العزت کی طرف سے ان کی طرف سلام آئے گا یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اس کے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحابِ یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے (۲۴) ان کی عجیب شان ہے کہ اللہ کے حضور میں معزز و مکرم ہیں (۲۵) جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک پھلوں سے بھرے ہوں گے (۲۶) جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود (۲۷) اہلِ جنت پھلوں کے لینے سے (۲۸) جو مرصع اونچے اونچے تختوں پر ہوں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچھونوں سے مراد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ عورتیں فضل و جمال میں بلند درجہ رکھتی ہوں گی (۲۹) جوان اور ان کے شوہر بھی جوان اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی

الْيَمِينِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿۴۰﴾ وَأَصْحَابُ

والوں کے لئے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ ف۳۰ اور بائیں

الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿۴۲﴾ وَظِلٍّ مِّن

طرف والے ف۳۱ کیسے بائیں طرف والے ف۳۲ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی

يَحْمُومٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿۴۴﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿۴۵﴾

چھاؤں میں ف۳۳ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی بے شک وہ اس سے پہلے ف۳۴ نعمتوں میں تھے

وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا

اور اس بڑے گناہ کی ف۳۵ ہٹ (ضد) رکھتے تھے اور کہتے تھے کیا جب ہم

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿۴۷﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿۴۸﴾

مر جائیں اور ہڈیاں مٹی ہو جائیں تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی

قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ

تم فرماؤ بے شک سب اگلے اور پچھلے ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے ہوئے

يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿۵۱﴾ لَآكِلُونَ

دن کی میعاد پر ف۳۶ پھر بے شک تم اے گمراہو ف۳۷ جھٹلانے والو ضرور تھوہر کے

مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿۵۳﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ

پیڑ میں سے کھاؤ گے پھر اس سے پیٹ بھرو گے پھر اس پر کھولتا پانی

(۳۰) یہ اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس امت کے پہلوں پچھلوں دونوں گروہوں میں سے ہوں گے پہلے گروہ اصحاب رسول اللہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور پچھلے ان کے بعد والے اس سے پہلے رکوع میں سابقین مقربین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور اس آیت میں اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے (۳۱) جن کے نامہ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیے جائیں گے (۳۲) ان کا حال شقاوت میں عجیب ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ اس حال میں ہوں گے (۳۳) جو نہایت تاریک وسیاہ ہو گا (۳۴) دنیا کے اندر (۳۵) یعنی شرک کی (۳۶) وہ روز قیامت ہے (۳۷) راہ حق سے بہکنے والو اور حق کو

مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

پیو گے پھر ایسا پیو گے جیسے سخت پیاسے اونٹ پئیں ف۳۸ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ

ہم نے تمہیں پیدا کیا ف۳۹ تو تم کیوں نہیں سچ مانتے ف۴۰ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو ف۴۱ کیا تم اس کا

تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا

آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۲ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا ف۴۳ اور ہم

نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا

اس سے ہارے نہیں کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کر دیں جس کی

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

تمہیں خبر نہیں ف۴۴ اور بے شک تم جان چکے ہو پہلی اٹھان ف۴۵ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۴۶

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ

تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۷ ہم

نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ

چاہیں تو ف۴۸ اسے روندن (پامال) کر دیں ف۴۹ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ف۵۰ کہ ہم پر چٹی پڑی ف۵۱ بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ

ہم بے نصیب رہے تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے

(۳۸) ان پر ایسی بھوک مسلط کی جائے گی کہ وہ مضطر ہو کر جہنم کا جلتا تھوہڑ کھائیں گے پھر جب اس سے پیٹ بھر لیں گے ان پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مضطر ہو کر ایسا کھولتا پانی پئیں گے جو آنتیں کاٹ ڈالے گا (۳۹) نیست سے ہست کیا (۴۰) مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کو (۴۱) عورتوں کے رحم میں (۴۲) کہ نطفہ کو صورت انسانی دیتے ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مردوں کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا بعید (۴۳) حسب اقتضائے حکمت و مشیت اور عمریں مختلف رکھیں کوئی بچپن ہی میں مرجاتا ہے کوئی جوان ہو کر کوئی ادھیڑ عمر میں کوئی بڑھاپے تک پہنچتا ہے جو ہم مقدر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے (۴۴) یعنی مسخ کر کے بندر سور وغیرہ کی صورت بنا دیں یہ سب ہماری قدرت میں ہے (۴۵) کہ ہم نے تمہیں نیست سے ہست کیا (۴۶) کہ جو نیست کو ہست کر سکتا ہے وہ بالیقین مردے کو زندہ کرنے پر قادر ہے (۴۷) اس میں شک نہیں کہ بالیں بنانا اور اس میں دانے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں (۴۸) جو تم بوتے ہو (۴۹) خشک گھاس چورا چورا جو کسی کام کی نہ رہے (۵۰) متحیر اور نادم و غمگین (۵۱) ہمارا مال بیکار ضائع ہو گیا

اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا

اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے ۵۲ ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں ۵۳

فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ

پھر کیوں نہیں شکر کرتے ۵۴ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ۵۵ کیا تم نے اس کا پیڑ

شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا

پیدا کیا ۵۶ یا ہم ہیں پیدا کرنے والے ہم نے اسے ۵۷ جہنم کا یادگار بنایا ۵۸ اور جنگل میں

لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾

مسافروں کا فائدہ ۵۹ تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں ۶۰

وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۷﴾ فِیْ كِتٰبٍ

اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے بے شک یہ عزت والا قرآن ہے ۶۱ محفوظ نوشتہ

مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾

میں ۶۲ اسے نہ چھوئیں مگر باوضو ۶۳ اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا

اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ

تو کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو ۶۴ اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَ اَنْتُمْ حِیْنَىٕذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾

جھٹلاتے ہو ۶۵ پھر کیوں نہ ہو جب جان گلے تک پہنچے اور تم ۶۶ اس وقت دیکھ رہے ہو

(۵۲) اپنی قدرت کاملہ سے (۵۳) کہ کوئی پی نہ سکے (۵۴) اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے احسان و کرم کا (۵۵) دو تر لکڑیوں سے جن کو زندو زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے (۵۶) مرخ و عفار جن سے زندو زندہ لی جاتی ہے (۵۷) یعنی آگ کو (۵۸) کہ دیکھنے والا اس کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے (۵۹) کہ اپنے سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں (۶۰) کہ وہ مقام ہیں ظہور قدرت و جلال الٰہی کے (۶۱) جو سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا گیا کیونکہ یہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے (۶۲) جس میں تبدیل و تحریف ممکن نہیں (۶۳) مسائل جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں بے وضو کو یاد پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں (۶۴) اور نہیں مانتے (۶۵) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ بندہ بڑے ٹوٹے میں ہے جس کا حصہ کتاب اللہ کی تکذیب ہو (۶۶) اے اہل میت

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡكُمۡ وَلٰـكِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوۡلَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ غَيۡرَ

اور ہم ف۶۷ اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں ف۶۸ تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں بدلہ

مَدِيۡنِيۡنَ ﴿۸۶﴾ تَرۡجِعُوۡنَهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ

ملنا نہیں ف۶۹ کہ اسے لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو ف۷۰ پھر وہ مرنے والا اگر

الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيۡمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنۡ

مقربوں سے ہے ف۷۱ تو راحت ہے اور پھول ف۷۲ اور چین کے باغ ف۷۳ اور اگر ف۷۴ دہنی طرف

اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ

والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام ہو دہنی طرف والوں سے ف۷۵ اور اگر ف۷۶ جھٹلانے

مِنَ الۡمُكَذِّبِيۡنَ الضَّآلِّيۡنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصۡلِيَةُ جَحِيۡمٍ ﴿۹۴﴾

والے گمراہوں میں سے ہو ف۷۷ تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا ف۷۸

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الۡيَقِيۡنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۹۶﴾

یہ بے شک اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ف۷۹

سُوۡرَةُ الۡحَدِيۡدِ ۵۷ مدنیۃ ۹۴ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — اٰیاتھا ۲۹ رکوعاتھا ۴

سورۂ حدید مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱﴾ لَهٗ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے ف۲ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اسی کیلئے

(۶۷) اپنے علم وقدرت کے ساتھ (۶۸) تم بصیرت نہیں رکھتے تم نہیں جانتے (۶۹) مرنے کے بعد اٹھ کر (۷۰) کفار سے فرمایا گیا کہ اگر بخیال تمہارے مرنے کے بعد اٹھنا اور اعمال کا حساب کیا جانا اور جزا دینے والا معبود یہ کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح حلق میں پہنچتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو سمجھو کہ کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد مخلوق کے طبقات کے احوال وقت موت اور ان کے درجات کا بیان فرمایا (۷۱) سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو اس کے لئے (۷۲) ابو العالیہ نے کہا کہ مقربین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کے خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے (۷۳) آخرت میں (۷۴) مرنے والا (۷۵) معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے غمگین نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت و محفوظ رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو (۷۶) مرنے والا (۷۷) یعنی اصحاب شمال میں سے (۷۸) جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال اور جو مضامین اس سورت میں بیان کئے گئے (۷۹) حدیث جب یہ آیت نازل ہوئی فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلٰى نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو (ابو داؤد) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجود کی تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں

(۱) سورۂ حدید مکیہ ہے یا مدنیہ اس میں چار رکوع انتیس آیتیں پانچ سو چوالیس کلمے دو ہزار چار سو چھہتر حروف ہیں (۲) جاندار ہو یا بے جان

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے وہ۳ اور مارتا ہے۴ اور وہ سب کچھ کر سکتا

قَدِيْرٌ ۝۲ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

ہے وہی اول وہ۵ وہی آخر وہ۶ وہی ظاہر وہ۷ وہی باطن وہ۸ اور وہی سب کچھ

عَلِيْمٌ ۝۳ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

جانتا ہے وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے وہ۹ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے وہ۱۰ اور جو اس سے باہر نکلتا ہے وہ۱۱

وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ

اور جو آسمان سے اترتا ہے وہ۱۲ اور جو اس میں چڑھتا ہے وہ۱۳ اور وہ تمہارے ساتھ ہے وہ۱۴ تم کہیں ہو

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى

اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے وہ۱۵ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے وہ۱۶ اور دن کو رات کے حصے میں

الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

لاتا ہے وہ۱۷ اور وہ دلوں کی بات جانتا ہے وہ۱۸ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور

(۳) مخلوق کو پیدا کر کے یا یہ معنی ہیں کہ مردوں کو زندہ کرتا ہے (۴) یعنی موت دیتا ہے زندوں کو (۵) قدیم ہر شے سے اول بے ابتدا کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا (۶) ہر شے کے ہلاک و فنا ہونے کے بعد رہنے والا سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا اس کے لئے انتہا نہیں (۷) دلائل و براہین سے یا یہ معنی کہ غالب ہر شے پر (۸) حواس اس کے ادراک سے عاجز یا یہ معنی کہ ہر شے کا جاننے والا (۹) ایام دنیا سے کہ پہلا ان کا یک شنبہ اور پچھلا جمعہ ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ اگر چاہتا طرفۃ العین میں پیدا کر دیتا لیکن اس کی حکمت اسی کو مقتضی ہوئی کہ چھ کو اصل بنائے اور ان پر مدار رکھے (۱۰) خواہ دانہ ہو یا قطرہ یا خزانہ ہو یا مردہ (۱۱) خواہ وہ نباتات ہو یا دھات یا اور کوئی چیز (۱۲) رحمت و عذاب اور فرشتے اور بارش (۱۳) اعمال اور دعائیں (۱۴) اپنے علم وقدرت کے ساتھ عموماً اور فضل و رحمت کے ساتھ خصوصاً (۱۵) تو تمہیں تمہارے حسب اعمال جزا دے گا (۱۶) اس طرح کہ رات کو گھٹاتا ہے اور دن کی مقدار بڑھاتا ہے (۱۷) دن گھٹا کر اور رات کی مقدار بڑھا کر (۱۸) دل کے عقیدے اور قلبی اسرار سب کو جانتا ہے

أَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَ

اس کی راہ میں کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا ف۱۹ تو جو تم میں ایمان لائے اور

أَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ

اس کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بڑا ثواب ہے اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول تمہیں

يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم

بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ ف۲۰ اور بے شک وہ ف۲۱ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے ف۲۲ اگر

مُّؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم

تمہیں یقین ہو وہی ہے کہ اپنے بندہ پر ف۲۳ روشن آیتیں اتارتا ہے تاکہ تمہیں

مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٩﴾ وَمَا

اندھیروں سے ف۲۴ اجالے کی طرف لے جائے ف۲۵ اور بے شک اللہ تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمہیں

لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے ف۲۶

لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ

تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا ف۲۷ وہ

أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا

مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے ف۲۸

(۱۹) جو تم سے پہلے تھے اور تمہارا جانشین کرے گا تمہارے بعد والوں کو معنی یہ ہیں کہ جو مال تمہارے قبضہ میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اس نے تمہیں نفع اٹھانے کے لئے دے دیئے ہیں تم حقیقۃً ان کے مالک نہیں ہو بمنزلہ نائب و وکیل کے ہو انہیں راہ خدا میں خرچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالک کے حکم سے خرچ کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوتا تمہیں بھی کوئی تامل و تردد نہ ہو (۲۰) اور برہانیں اور حجتیں پیش کرتے ہیں اور کتاب الٰہی سناتے ہیں اب تمہیں کیا عذر ہو سکتا ہے (۲۱) یعنی اللہ تعالیٰ (۲۲) جب اس نے تمہیں پشت آدم علیہ السلام سے نکالا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (۲۳) سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (۲۴) کفر و شرک کی (۲۵) یعنی نور ایمان کی طرف (۲۶) تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی ملک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو ثواب بھی پاؤ (۲۷) جب کہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنھوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین ہیں ان کے حق میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی ان کے ایک مد کے برابر نہ ہو نہ نصف مد کی مد ایک پیمانہ ہے جس سے جو ناپے جاتے ہیں شان نزول کلبی نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ پہلے شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص جس نے راہ خدا میں مال خرچ کیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کی (۲۸) یعنی پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی

وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۰﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ

اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا ف۲۹ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے کون ہے جو اللہ

یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾ یَوْمَ

کو قرض دے اچھا قرض ف۳۰ تو وہ اس کے لئے دونے کرے اور اللہ کو عزت کا ثواب ہے جس دن

تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ

تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ف۳۱ دیکھو گے کہ ان کا نور ہے ف۳۲ ان کے آگے اور

بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ان کے دہنے دوڑتا ہے ف۳۳ ان سے فرمایا جارہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

بہیں تم ان میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے جس دن منافق مرد

وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ

اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں

قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ

کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو ف۳۴ وہاں نور ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی ان کے ف۳۵ درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی ف۳۶

بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

جس میں ایک دروازہ ہے ف۳۷ اس کے اندر کی طرف رحمت ف۳۸ اور اس کے باہر کی طرف عذاب

(۲۹) البتہ درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ اعلیٰ ہے (۳۰) یعنی خوش دلی کے ساتھ راہ خدا میں خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے قرض فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے (۳۱) پل صراط پر (۳۲) یعنی ان کے ایمان و طاعت کا نور (۳۳) اور جنت کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے (۳۴) جہاں سے آئے تھے یعنی موقف کی طرف جہاں ہمیں نور دیا گیا ہے وہاں سے نور طلب کرو یا یہ معنی ہیں کہ تم ہمارا نور نہیں پا سکتے نور کی طلب کے لئے پیچھے لوٹ جاؤ پھر وہ نور کی تلاش میں واپس ہوں گے اور کچھ نہ پائیں گے دوبارہ مومنین کی طرف پھریں گے (۳۵) یعنی مومنین اور منافقین کے (۳۶) بعض مفسرین نے کہا کہ وہی اعراف ہے (۳۷) اس سے جنتی جنت میں داخل ہوں گے (۳۸) یعنی اس دیوار کے اندرونی جانب جنت

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

منافق وا۳۹ مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وا۴۰ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں وا۴۱

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ

اور مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے وا۴۲ اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا وا۴۳ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا وا۴۴ اور

غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ

تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا وا۴۵ تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے وا۴۶ اور نہ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾

کھلے کافروں سے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی برا انجام

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ

کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور

مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

اس حق کے لئے جو اترا وا۴۷ اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی وا۴۸

قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ

پھر ان پر مدت دراز ہوئی وا۴۹ تو ان کے دل سخت ہوگئے وا۵۰ اور ان میں بہت

فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ

فاسق ہیں وا۵۱ جان لو کہ اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے وا۵۲ بے شک

(۳۹) اس دیوار کے پیچھے سے (۴۰) دنیا میں نمازیں پڑھتے روزہ رکھتے (۴۱) نفاق و کفر اختیار کرکے (۴۲) دین اسلام میں (۴۳) اور تم باطل امیدوں میں رہے کہ مسلمانوں پر حوادث آئیں گے وہ تباہ ہو جائیں گے (۴۴) یعنی موت (۴۵) یعنی شیطان نے دھوکا دیا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حلیم ہے تم پر عذاب نہ کرے گا اور نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ حساب تم اس کے اس فریب میں آگئے (۴۶) جس کو دے کر تم اپنی جان عذاب سے چھڑاؤ اسکو بعض مفسرین نے فرمایا معنیٰ یہ ہیں کہ آج نہ تم سے ایمان قبول کیا جائے نہ توبہ (۴۷) شان نزول حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں فرمایا تم ہنستے ہو ابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا اور اترنے والے حق سے مراد قرآن مجید ہے (۴۸) یعنی یہود و نصاریٰ کے طریقے اختیار نہ کریں (۴۹) یعنی وہ زمانہ جو ان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان تھا (۵۰) اور یاد الٰہی کے لئے نرم نہ ہوئے دنیا کی طرف مائل ہوگئے اور مواعظ سے انہوں نے اعراض کیا (۵۱) دین سے خارج ہونے والے (۵۲) مینہ برسا کر سبزہ اگا کر بعد اس کے کہ خشک ہوگئی تھی ایسے ہی دلوں کو سخت ہو جانے کے بعد نرم کرتا ہے اور انہیں علم و حکمت سے زندگی عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکر الٰہی سے دل زندہ ہوتے ہیں

بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ

ہم نے تمہارے لئے نشانیاں بیان فرما دیں کہ تمہیں سمجھ ہو بے شک صدقہ دینے والے مرد اور

الْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ

صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ۵۳ ان کے دونے ہیں اور

لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ

ان کے لئے عزت کا ثواب ہے ۵۴ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖۗ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ

کامل سچے اور اوروں پر ۵۵ گواہ اپنے رب کے یہاں ان کے لئے ان کا ثواب ۵۶ اور ان کا نور ہے ۵۷

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾

ع ۹ / ۱۸

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ

جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ۵۸ اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا

وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ

اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ۵۹ اس مینہ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو

نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَفِي

بھایا پھر سوکھا ۶۰ کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہوگیا ۶۱ اور

(۵۳) یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہ خدا میں خرچ کیا (۵۴) اور وہ جنت ہے (۵۵) گزری ہوئی امتوں میں سے (۵۶) جس کا وعدہ کیا گیا (۵۷) جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا (۵۸) جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں (۵۹) اور ان چیزوں میں مشغول رہنا اور ان سے دل لگانا دنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں کہ طاعت پر معین ہوں اور وہ امور آخرت سے ہیں اب اس زندگانی دنیا کی ایک مثال ارشاد فرمائی جاتی ہے (۶۰) اس کی سبزی جاتی رہی پیلا پڑ گیا کسی آفت سماوی یا ارضی سے (۶۱) ریزہ ریزہ یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے جس پر طالب دنیا بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے وہ نہایت جلد گزر جاتی ہے

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا

آخرت میں سخت عذاب ہے ف۶۲ اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا ف۶۳ اور

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ

دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال ف۶۴ بڑھ کر چلو اپنے رب کی

رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ

بخشش اور اس جنت کی طرف ف۶۵ جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ ف۶۶ تیار ہوئی ہے ان کے لئے

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ

اللہ بڑے فضل والا ہے نہیں پہونچتی کوئی مصیبت زمین میں ف۶۷

وَ لَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

اور نہ تمہاری جانوں میں ف۶۸ مگر وہ ایک کتاب میں ہے ف۶۹ قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں ف۷۰ بے شک یہ

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ

ف۷۱ اللہ کو آسان ہے اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس ف۷۲ پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو ف۷۳ اس پر جو

اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ

تم کو دیا ف۷۴ اور اللہ کو نہیں کوئی اترونا شیخی بگھارنے والا بڑائی مارنے والا وہ جو آپ بخل کریں ف۷۵ اور

(۶۲) اس کے لئے جو دنیا کا طالب ہو اور زندگی لہو و لعب میں گزارے اور وہ آخرت کی پرواہ نہ کرے ایسا حال کافر کا ہوتا ہے (۶۳) جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی (۶۴) یہ اس کے لئے ہے جو دنیا ہی کا ہو جائے اور اس پر بھروسہ کرلے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص آخرت میں دنیا کا طالب ہو اور اسباب دنیوی سے بھی آخرت ہی کے لئے علاقہ رکھے تو اس کے لئے دنیا کی کامیابی آخرت کا ذریعہ ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مریدین دنیا طلب نہ کرو اور اگر طلب کرو تو اس سے محبت نہ کرو توشہ یہاں سے لو آرام گاہ اور ہے (۶۵) رضائے الٰہی کے طالب ہو اس کی طاعت اختیار کرو اور اس کی فرمانبرداری بجالا کر جنت کی طرف بڑھو (۶۶) یعنی جنت کا عرض ایسا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق بنا کر باہم ملا دیئے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنا جنت کا عرض پھر طول کی کیا انتہا (۶۷) قحط کی امساک باراں کی عدم پیداوار کی پھلوں کی کمی کھیتوں کے تباہ ہونے کی (۶۸) امراض کی اور اولاد کے غموں کی (۶۹) لوح محفوظ میں (۷۰) یعنی زمین کو یا جانوں کو یا مصیبت کو (۷۱) یعنی ان امور کا باوجود کثرت کے لوح میں ثبت فرمانا (۷۲) متاع دنیا (۷۳) یعنی نہ اتراؤ (۷۴) دنیا کا مال و متاع اور یہ سمجھ لو کہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے ضرور ہونا ہے نہ غم کرنے سے کوئی ضائع شدہ چیز واپس مل سکتی ہے نہ فنا ہونے والی چیز اترانے کے لائق ہے تو چاہئے کہ خوشی کی جگہ شکر اور غم کی جگہ صبر اختیار کرو غم سے مراد یہاں انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر اور رضا بقضائے الٰہی اور امید ثواب باقی نہ رہے اور خوشی سے وہ اترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے اور وہ غم و رنج جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے فرزند آدم کسی چیز کے فقدان پر کیوں غم کرتا ہے یہ اس کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں اتراتا ہے موت اس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی (۷۵) اور راہ خدا اور امور خیر میں خرچ نہ کریں اور حقوق مالیہ کی ادا سے قاصر رہیں

يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ

اوروں سے بخل کو کہیں ف۷۶ اور جو منہ پھیرے ف۷۷ تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب

الْحَمِيدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ

خوبیوں سراہا بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب ف۷۸

وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ

اور عدل کی ترازو اتاری ف۷۹ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں ف۸۰ اور ہم نے لوہا اتارا ف۸۱ اس میں

بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ

سخت آنچ (نقصان) ف۸۲ اور لوگوں کے فائدے ف۸۳ اور اس لئے کہ اللہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی

وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ؕ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا

ف۸۴ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے بے شک اللہ قوت والا غالب ہے ف۸۵ اور بے شک ہم نے نوح اور

ع ۱۹

وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُمْ

ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی ف۸۶ تو ان میں ف۸۷ کوئی

مُهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ

راہ پر آیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں پھر ہم نے ان کے پیچھے ف۸۸ اسی راہ پر اپنے

بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ ۙ وَ

اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسٰی بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور

(۷۶) اس کی تفسیر میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ یہود کے حال کا بیان ہے اور بخل سے مراد ان کا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان اوصاف کو چھپانا ہے جو کتب سابقہ میں مذکور تھے (۷۷) ایمان سے یا مال خرچ کرنے سے یا خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے (۷۸) احکام و شرائع کی بیان کرنے والی (۷۹) ترازو سے مراد عدل ہے معنی یہ ہیں کہ ہم نے عدل کا حکم دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ترازو سے وزن کا آلہ ہی مراد ہے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ترازو لائے اور فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ اس سے وزن کریں (۸۰) اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے (۸۱) بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لئے معادن سے نکالا اور انہیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں لوہا آگ پانی نمک (۸۲) اور نہایت قوت کہ اس سے اسلحہ اور آلات جنگ بنائے جاتے ہیں (۸۳) کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا کہ لوگ حق و عدل کا معاملہ کریں (۸۴) یعنی اس کے دین کی (۸۵) اس کو کسی کی مدد درکار نہیں دین کی مدد کرنے کا جو حکم دیا گیا یہ انہیں لوگوں کے نفع کے لئے ہے (۸۶) یعنی توریت و انجیل و زبور و قرآن (۸۷) یعنی ان کی ذریت میں جن میں نبی اور کتابیں بھیجیں (۸۸) یعنی نوح و ابراہیم علیہما السلام کا بعد تا زمانہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد دیگرے

جَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ۚ وَرَهْبَانِيَّةً

اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی ۸۹ اور راہب بننا ۹۰

ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا

تو یہ بات انھوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انھوں نے اللہ کی رضا چاہنے

رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَ

کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا ۹۱ تو ان کے ایمان والوں کو ۹۲ ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور

كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا

ان میں سے بہتیرے ۹۳ فاسق ہیں اے ایمان والو ۹۴ اللہ سے ڈرو اور اس کے

بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا

رسول ۹۵ پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا ۹۶ اور تمہارے لئے نور کر دے گا ۹۷

تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٨﴾ لِئَلَّا يَعْلَمَ

جس میں چلو اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ اس لئے کہ

أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَأَنَّ

کتاب والے کافر جان جائیں کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں ۹۸ اور یہ کہ

الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾

فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

(۸۹) کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھتے (۹۰) پہاڑوں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہل دنیا سے مخالطت ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھالینا تارک ہو جانا نکاح نہ کرنا نہایت موٹے کپڑے پہننا ادنیٰ غذا نہایت کم مقدار میں کھانا (۹۱) بلکہ اس کو ضائع کر دیا اور تثلیث و اتحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین سے کفر کر کے اپنے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دین مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانہ پاک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہئے ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلاف سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنت اٹھ جائے اس سے ہزارہا مسائل کا فیصلہ ہو جاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امور خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے (۹۲) جو دین پر قائم رہے تھے (۹۳) جنہوں نے رہبانیت کو ترک کیا اور دین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منحرف ہو گئے (۹۴) حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام پر یہ خطاب اہل کتاب کو ہی ان سے فرمایا جاتا ہے (۹۵) سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۹۶) یعنی تمہیں دونا اجر دے گا کیونکہ تم پہلی کتاب اور پہلے نبی پر بھی ایمان لائے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر بھی (۹۷) صراط پر (۹۸) وہ اس میں سے کچھ نہیں پا سکتے نہ دونا اجر نہ نور نہ مغفرت کیونکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو ان کا پہلے انبیاء پر ایمان لانا بھی مفید نہ ہوگا شان نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی اور اس میں مومنین اہل کتاب کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لانے پر دونے اجر کا وعدہ دیا گیا تو کفار اہل کتاب نے کہا اگر ہم حضور پر ایمان لائیں تو دونا اجر ملے اور اگر نہ لائیں تو ایک اجر جب بھی رہے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس خیال کا ابطال کر دیا گیا

سورۃ المجادلۃ ۵۸ مدنیۃ ۱۰۵ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتہا ۲۲ رکوعاتہا ۳

سورۂ مجادلہ مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ اسمیں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى

بے شک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے ف۲ اور اللہ سے شکایت

اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۱﴾ اَلَّذِیْنَ

کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے وہ جو

یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا

تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں ف۳ وہ ان کی مائیں نہیں ف۴ ان کی مائیں تو وہی ہیں جن

الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ

سے وہ پیدا ہیں ف۵ اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں ف۶ اور بے شک

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ

اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں ف۷ پھر وہی کرنا چاہیں

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ

جس پر اتنی بری بات کہہ چکے ف۸ تو ان پر لازم ہے ف۹ ایک بردہ آزاد کرنا ف۱۰ قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۱ یہ ہے جو نصیحت تمہیں

بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۳﴾ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ

کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو ف۱۲ لگاتار دو مہینے کے روزے ف۱۳

(۱) سورۂ مجادلہ مدنیہ ہے اس میں تین رکوع بائیس آیتیں چار سو تہتر کلمے ایک ہزار سات سو بانوے حرف ہیں (۲) وہ خولہ بنت ثعلبہ تھیں اوس بن صامت کی بی بی شان نزول کسی بات پر اوس نے ان سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یہ کہنے کے بعد اوس کو ندامت ہوئی یہ کلمہ زمانہ جاہلیت میں طلاق تھا اوس نے کہا میرے خیال میں تو مجھ پر حرام ہو گئی خولہ نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعات عرض کئے اور عرض کیا کہ میرا مال ختم ہو چکا ماں باپ گزر گئے عمر زیادہ ہو گئی بچے چھوٹے چھوٹے ہیں ان کے باپ کے پاس چھوڑوں تو ہلاک ہو جائیں اپنے ساتھ رکھوں تو بھوکے مر جائیں کیا صورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہ ہو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے باب میں میرے پاس کوئی حکم نہیں یعنی ابھی تک ظہار کے متعلق کوئی حکم جدید نازل نہیں ہوا دستور قدیم یہی ہے کہ ظہار سے عورت حرام ہو جاتی ہے عورت نے عرض کیا یارسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اوس نے طلاق کا لفظ نہ کہا وہ میرے بچوں کا باپ ہے اور مجھے بہت ہی پیارا ہے اسی طرح وہ بار بار عرض کرتی رہی اور جواب حسب خواہش نہ پایا تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگی یا اللہ تعالٰی میں تجھ سے اپنی محتاجی و بے کسی اور پریشان حالی کی شکایت کرتی ہوں اپنے نبی پر میرے حق میں ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مصیبت رفع ہو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا خاموش ہو دیکھ چہرۂ مبارک رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر آثار وحی ظاہر ہیں جب وحی پوری ہو گئی فرمایا اپنے شوہر کو بلا اوس حاضر ہوئے تو حضور نے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں (۳) یعنی ظہار کرتے ہیں ظہار اس کو کہتے ہیں کہ اپنی بی بی کو محرمات نسبی یا رضاعی کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دی جائے جس کو دیکھنا حرام ہے مثلاً بی بی سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یا بی بی کے ایسے عضو کو جس سے وہ تعبیر کی جاتی ہو یا اس کے جزو شائع کو محرمات کے ایسے عضو سے تشبیہ دے جس کا دیکھنا حرام ہے مثلاً یہ کہے کہ تیرا سر یا تیرا نصف بدن میری ماں کی پیٹھ یا اس کے پیٹ یا اس کی ران یا میری بہن یا پھوپھی یا دودھ پلانے والی کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو ایسا کہنا ظہار کہلاتا ہے (۴) یہ کہنے سے وہ مائیں نہیں ہو گئیں (۵) مسئلہ اور دودھ پلانے والیاں بسبب دودھ پلانے کے ماؤں کے حکم میں ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بسبب کمال حرمت مائیں بلکہ ماؤں سے اعلٰی ہیں (۶) جو بی بی کو ماں کہتے ہیں اس کو کسی طرح ماں کے ساتھ تشبیہ دینا ٹھیک نہیں (۷) یعنی ان سے ظہار کریں مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باندی سے ظہار نہیں اگر اس کو محرمات سے تشبیہ دے تو مظاہر نہ ہو گا

مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ

قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۴ پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں ف۱۵ تو ساٹھ

سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ؕ ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ؕ وَ تِلْکَ حُدُوْدُ

مسکینوں کا پیٹ بھرنا ف۱۶ یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ف۱۷ اور یہ اللہ کی حدیں

اللّٰہِ ؕ وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَ

ہیں ف۱۸ اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور

رَسُوْلَہٗ کُبِتُوْا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍۭ

اس کے رسول کی ذلیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی ف۱۹ اور بے شک ہم نے روشن آیتیں

بَیِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ ﴿۵﴾ یَوْمَ یَبْعَثُہُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا

اتاریں ف۲۰ اور کافروں کے لئے خواری کا عذاب ہے جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا ف۲۱

فَیُنَبِّئُہُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰہُ اللّٰہُ وَ نَسُوْہُ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

پھر انہیں ان کے کوتک جتادے گا ف۲۲ اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے ف۲۳ اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے

شَہِیْدٌ ﴿۶﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ

اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲۴

مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ہُوَ رَابِعُہُمْ وَ لَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ہُوَ

جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو ف۲۵ تو چوتھا وہ موجود ہے ف۲۶ اور پانچ کی ف۲۷ تو چھٹا

بقیہ صفحہ ۹۷۵ = (۸) یعنی اس ظہار کو توڑ دینا اور حرمت کو اٹھا دینا (۹) کفارہ ظہار کا ابتدا ان پر ضروری ہے (۱۰) خواہ وہ مومن ہو یا کافر صغیر ہو یا کبیر ہو مرد ہو یا عورت البتہ مدبر اور ام ولد اور ایسا مکاتب جائز نہیں جس نے بدل کتابت میں سے کچھ ادا کیا (۱۱) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے وطی اور اس کے دواعی حرام ہیں (۱۲) اس کا کفارہ (۱۳) متصل اس طرح کہ نہ ان دو مہینوں کے درمیان رمضان آئے اور نہ پانچ دنوں میں سے کوئی دن آئے جن کا روزہ ممنوع ہے اور نہ کسی عذر سے یا بغیر عذر کے درمیان سے کوئی روزہ چھوڑا جائے اگر ایسا ہوا تو از سرنو روزے رکھنے پڑیں گے (۱۴) مسائل یعنی روزوں سے جو کفارہ دیا جائے اس کا بھی جماع اور دواعی جماع سے مقدم ہونا ضروری ہے اور جب تک وہ روزے پورے ہوں خاوند بیوی میں سے کوئی کسی کو ہاتھ نہ لگائے (۱۵) یعنی اسے روزے رکھنے کی قوت ہی نہ ہو بوڑھاپے یا مرض وغیرہ کے باعث یا روزے تو رکھ سکتا ہو مگر متواتر و متصل نہ رکھ سکتا ہو (۱۶) یعنی ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا اور یہ اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جو دے اور اگر مسکینوں کو اس کی قیمت دی یا صبح و شام دونوں وقت انہیں پیٹ بھر کر کھلا دیا جب بھی جائز ہے مسئلہ اس کفارہ میں یہ شرط نہیں کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل ہو حتی کہ اگر کھانا کھلانے کے درمیان میں شوہر اور بی بی میں قربت واقع ہوئی تو نیا کفارہ لازم نہ ہو گا (۱۷) اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور جاہلیت کے طریقے چھوڑو (۱۸) ان کو توڑنا اور ان سے تجاوز کرنا جائز نہیں (۱۹) رسولوں کی مخالفت کرنے کے سبب (۲۰) رسولوں کی صدق پر دلالت کرنے والی (۲۱) کسی ایک کو باقی نہ چھوڑے گا (۲۲) رسوا اور شرمندہ کرنے کے لئے (۲۳) اپنے اعمال جو دنیا میں کرتے تھے (۲۴) اس سے کچھ پوشیدہ نہیں (۲۵) اور اپنے راز آپس میں گوش در گوش کہیں اور اپنی مشاورت پر کسی کو مطلع نہ کریں (۲۶) یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مشاہدہ کرتا ہے ان کے رازوں کو جانتا ہے (۲۷) سرگوشی ہو

ع ۱

سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا

وہ ف۲۸ اور نہ اس سے کم ف۲۹ اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے ف۳۰ جہاں

كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷﴾

کہیں ہوں پھر انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں بُری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہی کرتے ہیں ف۳۱ جس کی ممانعت ہوئی تھی

وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا

اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے ف۳۲ اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں ف۳۳ اور جب

جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے ف۳۴ اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں

لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ

ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر ف۳۵ انہیں جہنم بس ہے اس میں دھنسیں گے تو کیا ہی

الْمَصِيْرُ ﴿۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ

بُرا انجام اے ایمان والو تم جب آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے

وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَ

اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو ف۳۶ اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور

(۲۸) یعنی اللہ تعالیٰ (۲۹) یعنی پانچ اور تین سے (۳۰) اپنے علم و قدرت سے (۳۱) شانِ نزول یہ آیت یہود اور منافقین کے حق میں نازل ہوئی آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے ان کی طرف اشارے کرتے جاتے تاکہ مسلمان سمجھیں کہ ان کے خلاف کوئی پوشیدہ بات ہے اور اس سے انہیں رنج ہو ان کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کی نسبت قتل یا ہزیمت کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہیں اور یہ اسی کے متعلق باتیں بناتے اور اشارے کرتے ہیں جب یہ حرکات منافقین کے بہت زیادہ ہوئے اور مسلمانوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں اس کی شکایتیں کیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرمادیا لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳۲) گناہ اور حد سے بڑھنا یہ کہ مکاری کے ساتھ سرگوشیاں کرکے مسلمانوں کو رنج و غم میں ڈالتے ہیں (۳۳) اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی یہ کہ باوجود ممانعت کے باز نہیں آتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان میں ایک دوسرے کو رائے دیتے تھے کہ رسول کی نافرمانی کرو (۳۴) یہود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آتے تو اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہتے سام موت کو کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جواب میں عَلَيْكُمْ فرمادیتے (۳۵) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت نبی ہوتے تو ہماری اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب کرتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۳۶) اور جو طریقہ یہود اور منافقین کا ہے اس سے پرہیز کرو

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ

اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے ۳۷

لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْــٴًـا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَ

اس لئے کہ ایمان والوں کو رنج دے اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا کے اور

عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ

مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے ۳۸ اے ایمان والو جب تم سے کہا

لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْۚ وَ اِذَا قِیْلَ

جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا ۳۹ اور جب کہا جائے

انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

اٹھ کھڑے ہو ۴۰ تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم

الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

دیا گیا ۴۱ درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اے ایمان والو

اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةًؕ

جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو ۴۲

ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾

یہ تمہارے لئے بہت بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(۳۷) جس میں گناہ اور حد سے بڑھنا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہو اور شیطان اپنے دوستوں کو اس پر ابھارتا ہے (۳۸) کہ اللہ پر بھروسہ کرنے والا ٹوٹے میں نہیں رہتا (۳۹) شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر میں حاضر ہونے والے اصحاب کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری اصحاب ایسے وقت پہنچے جب کہ مجلس شریف بھر چکی تھی انہوں نے حضور کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا حضور نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کے لئے مجلس میں جگہ کی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزرا تو حضور نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کے لئے جگہ کی اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق ہوا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۴۰) نماز کے یا جہاد کے یا اور کسی نیک کام کے لئے اور اسی میں داخل ہے تعظیم ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کھڑے ہونا (۴۱) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے باعث (۴۲) کہ اس میں بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور فقراء کا نفع ہے شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ایک دینار صدقہ کر کے دس مسائل دریافت کئے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفا کیا ہے فرمایا توحید اور توحید کی شہادت دینا عرض کیا فساد کیا ہے فرمایا کفر و شرک عرض کیا حق کیا ہے فرمایا اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے عرض کیا حیلہ کیا ہے یعنی تدبیر فرمایا ترک حیلہ عرض کیا مجھ پر کیا لازم ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت عرض کیا اللہ تعالیٰ سے کیسے دعا مانگوں فرمایا صدق و یقین کے ساتھ عرض کیا کیا مانگوں فرمایا عاقبت عرض کیا اپنی نجات کے لئے کیا کروں فرمایا حلال کھا اور سچ بول عرض کیا سرور کیا ہے فرمایا جنت عرض کیا راحت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دیدار جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا (مدارک و خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا یہ اس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء پر تصدق کے لئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍؕ فَاِذْ لَمْ

کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو (۴۳) پھر جب تم نے

تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی (۴۴) تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠ (۱۳) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

اللہ اور اس کے رسول کے فرمان بردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں

تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لَا مِنْهُمْۙ وَ يَحْلِفُوْنَ

کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے (۴۵) وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے (۴۶) وہ دانستہ

عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ (۱۴) اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًاؕ

جھوٹی قسم کھاتے ہیں (۴۷) اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۵) اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا

بے شک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو (۴۸) ڈھال بنا لیا ہے (۴۹) تو اللہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (۱۶) لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

کی راہ سے روکا (۵۰) تو ان کے لئے خواری کا عذاب ہے (۵۱) ان کے مال اور

وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْــٴًـاؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِؕ هُمْ فِيْهَا

ان کی اولاد اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ دیں گے (۵۲) وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں

(۴۳) بسبب اپنی غریبی و ناداری کے (۴۴) اور ترک تقدیم صدقہ کا مواخذہ تم پر سے اٹھالیا اور تم کو اختیار دے دیا (۴۵) جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے ان سے مراد یہود ہیں اور ان سے دوستی کرنے والے منافقین شان نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے یہود سے دوستی کی اور ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان سے کہتے (۴۶) یعنی نہ مسلمان نہ یہودی بلکہ منافق ہیں مذبذب (۴۷) شان نزول یہ آیت عبداللہ بن نبتل منافق کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود تک پہنچاتا ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اس وقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد عبداللہ بن نبتل آیا اس کی آنکھیں نیلی تھیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۴۸) جو جھوٹی ہیں (۴۹) کہ اپنا جان و مال محفوظ رہے (۵۰) یعنی منافقین نے اپنی اس حیلہ سازی سے لوگوں کو جہاد سے روکا اور بعض مفسرین نے کہا کہ معنیٰ یہ ہیں کہ لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکا (۵۱) آخرت میں (۵۲) اور روز قیامت انہیں عذاب الٰہی سے نہ بچا سکیں گے

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ

ہمیشہ رہنا جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں

لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ

۵۳ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے کچھ کیا ۵۴ سنتے ہو بے شک وہی جھوٹے ہیں ۵۵ ان پر

عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ

شیطان غالب آگیا تو انھیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ

سنتا ہے بے شک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے ۵۶ بے شک وہ جو اللہ اور اس کے

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰۗىِٕكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ

رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں اللہ لکھ چکا ۵۷ کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور

رُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

میرے رسول ۵۸ بے شک اللہ قوت والا عزت والا ہے تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن

الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ

پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی ۵۹ اگرچہ وہ ان کے باپ یا

اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں ۶۰ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے

(۵۳) کہ دنیا میں مومن مخلص تھے (۵۴) یعنی وہ اپنی ان جھوٹی قسموں کو کار آمد سمجھتے ہیں (۵۵) اپنی قسموں میں اور ایسے جھوٹے کہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے رہے اور آخرت میں بھی رسول کے سامنے بھی اور خدا کے سامنے بھی (۵۶) کہ جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم اور جہنم کے ابدی عذاب میں گرفتار (۵۷) لوح محفوظ میں (۵۸) حجت کے ساتھ یا تلوار کے ساتھ (۵۹) یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا اور رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت و اختلاط جائز نہیں (۶۰) چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبد الرحمٰن کو مبارزت کے لئے طلب کیا لیکن رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اس جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روز بدر قتل کیا اور حضرت علی ابن ابی طالب و حمزہ و ابو عبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس

الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ

ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی ف۶۱ اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ

نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی ف۶۲ اور وہ اللہ سے راضی ف۶۳ یہ

حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے

سُوْرَةُ الْحَشْرِ ۵۹ مَدَنِیَّةٌ ۱۰۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اٰیَاتُهَا ۲۴ رُکُوْعَاتُهَا ۳

سورہ حشر مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۲

هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ

وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ف۳ ان کے گھروں سے نکالا ف۴ ان کے

لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؔؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ

پہلے حشر کے لئے ف۵ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے ف۶ اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے

حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَ

قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا ف۷ اور

(۶۱) اس روح سے یا اللہ کی مدد مراد ہے یا ایمان یا قرآن یا جبریل یا رحمت الٰہی یا نور (۶۲) بسبب ان کے ایمان و اخلاص و طاعت کے (۶۳) اس کے رحمت و کرم سے

(۱) سورہ حشر مدنیہ ہے اس میں تین رکوع چوبیس آیتیں چار سو پینتالیس کلمے ایک ہزار نو سو تیرہ حرف ہیں (۲) شان نزول یہ سورت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ یہودی تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کی کہ نہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں نہ آپ سے جنگ کریں جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنی نضیر نے کہا یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور کے نیاز مندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور ان کا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ معظمہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ کیا اللہ تعالٰی کے علم دینے سے حضور اس حال پر مطلع تھے اور بنی نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انہوں نے قلعہ کے اوپر سے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر بارادہ فاسد ایک پتھر گرایا تھا اللہ تعالٰی نے حضور کو خبردار کر دیا اور بفضلہ تعالٰی حضور محفوظ رہے غرض جب یہودی بنی نضیر نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفار قریش سے حضور کے خلاف عہد کیا تو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اور انہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا پھر حضور مع لشکر کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ اکیس روز رہا اس درمیان میں منافقین نے یہود سے ہمدردی و موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللہ تعالٰی نے ان سب کو ناکام کیا یہود کے دلوں میں رعب ڈالا آخر کار انہیں حضور کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام و اریحا و خیبر کی طرف چلے گئے (۳) یعنی یہود بنی نضیر کو (۴) جو مدینہ طیبہ میں تھے (۵) یہ جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے اور دوسرا حشر ان کا یہ ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انہیں اپنے زمانہ خلافت میں خیبر سے شام کی طرف نکالا یا آخر حشر روز قیامت کا حشر ہے کہ آگ سب لوگوں کو سرزمین شام کی طرف لے جائے گی اور وہیں ان پر قیامت قائم ہوگی اس کے بعد اہل اسلام سے خطاب فرمایا جاتا ہے (۶) مدینہ سے کیونکہ وہ صاحب قوت صاحب لشکر تھے مضبوط قلعے رکھتے تھے ان کی تعداد

قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ

اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا ف۸ کہ اپنے گھر ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں ف۹ اور

اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ

مسلمانوں کے ہاتھوں ف۱۰ تو عبرت لو اے نگاہ والو اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے

اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ

ان پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا ف۱۱ اور ان کے لئے ف۱۲ آخرت میں آگ کا

النَّارِ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ

عذاب ہے یہ اس لئے کہ وہ اللہ سے اور اس کے رسول سے پھٹے (جدا) رہے ف۱۳ اور جو اللہ اور اس کے رسول سے پھٹا رہے تو بیشک

اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۴﴾ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

اللہ کا عذاب سخت ہے جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم

قَآئِمَةً عَلٰۤی اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۵﴾ وَمَاۤ

چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا ف۱۴ اور اس لئے کہ فاسقوں کو رسوا کرے ف۱۵ اور جو

اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا

غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے ف۱۶ تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ

رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی

اونٹ ف۱۷ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے ف۱۸ اور اللہ سب کچھ

کثیر تھی جاگیردار صاحب مال (۷) یعنی خطرہ بھی نہ تھا کہ مسلمان ان پر حملہ آور ہو سکتے ہیں (۸) ان کے سردار کعب بن اشرف کے قتل سے (۹) اور ان کو ڈھاتے ہیں تاکہ جو لکڑی وغیرہ انہیں اچھی معلوم ہو وہ جلاوطن ہوتے وقت اپنے ساتھ لے جائیں (۱۰) کہ ان مکانوں کے جو حصے باقی رہ جاتے تھے انہیں مسلمان گرا دیتے تھے تاکہ جنگ کے لئے میدان صاف ہو جائے (۱۱) اور انہیں قتل و قید میں مبتلا کرتا جیسا کہ یہود نے بنی قریظہ کے ساتھ کیا (۱۲) ہر حال میں خواہ جلا وطن کئے جائیں یا قتل کئے جائیں (۱۳) یعنی برسر مخالفت رہے (۱۴) شان نزول جب بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزین ہوئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو درخت کاٹ ڈالنے اور انہیں جلا دینے کا حکم دیا اس پر وہ دشمنان خدا بہت گھبرائے اور رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا تمہاری کتاب میں اس کا حکم ہے مسلمان اس باب میں مختلف ہو گئے بعض نے کہا درخت نہ کاٹو یہ غنیمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی بعض نے کہا اس سے کفار کو رسوا کرنا اور انہیں غیظ میں ڈالنا منظور ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ مسلمانوں میں جو درخت کاٹنے والے ہیں ان کا عمل بھی درست ہے اور جو کاٹنا نہیں چاہتے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ درختوں کا کاٹنا اور چھوڑ دینا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اذن و اجازت سے ہیں (۱۵) یعنی یہود کو ذلیل کرے درخت کاٹنے کی اجازت دیکر (۱۶) یعنی یہود بنی نضیر سے (۱۷) یعنی اس کے لئے تمہیں کوئی مشقت اور کوفت اٹھانا نہیں پڑی صرف دو میل کا فاصلہ تھا سب لوگ پیادہ پا چلے گئے صرف رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے (۱۸) اپنے دشمنوں میں سے مراد یہ ہے کہ بنی نضیر سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لئے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر مسلط کر دیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین صاحب حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابو دجانہ سماک بن خرشہ اور سہل بن حنیف اور حارث بن صمۃ ہیں

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ مَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ

کر سکتا ہے جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے ف۱۹

فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ

وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں ف۲۰ اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں

ٱلسَّبِيلِ كَىْ لَا يَكُونَ دُولَةًۢ بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ ۚ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ

کے لئے کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہو جائے ف۲۱ اور جو کچھ تمہیں

ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ

رسول عطا فرمائیں وہ لو ف۲۲ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو ف۲۳ بے شک

ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿٧﴾ لِلْفُقَرَآءِ ٱلْمُهَٰجِرِينَ ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن

اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۴ ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں

دِيَٰرِهِمْ وَأَمْوَٰلِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا وَيَنصُرُونَ

اور مالوں سے نکالے گئے ف۲۵ اللہ کا فضل ف۲۶ اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و

ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿٨﴾ وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ

رسول کی مدد کرتے ف۲۷ وہی سچے ہیں ف۲۸ اور جنہوں نے پہلے سے ف۲۹ اس شہر ف۳۰

وَٱلْإِيمَٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ

اور ایمان میں گھر بنا لیا ف۳۱ دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے گئے ف۳۲ اور اپنے دلوں

(۱۹) پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموال بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں (مدارک) (۲۰) رشتہ داروں سے مراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل قرابت ہیں یعنی بنی ہاشم و بنی مطلب (۲۱) اور غرباء اور فقراء نقصان میں رہیں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چہارم تو سردار لے لیتا تھا باقی قوم کے لئے چھوڑ دیتا تھا اس میں سے مال دار لوگ بہت زیادہ لے لیتے تھے اور غریبوں کے لئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا اسی معمول کے مطابق لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور غنیمت میں سے چہارم لیں باقی ہم باہم تقسیم کر لیں گے اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمادیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا اور اس کا طریقہ ارشاد فرمایا (۲۲) غنیمت میں سے کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے یا یہ معنی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں جو حکم دیں اس کا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے (۲۳) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرو ان کے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو (۲۴) ان پر جو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کریں اور مال غنیمت میں جیسا کہ اوپر ذکر کئے ہوئے لوگوں کا حق ہے ایسا ہی (۲۵) اور ان کے گھروں اور مالوں پر کفار مکہ نے قبضہ کر لیا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار استیلاء سے اموال مسلمین کے مالک ہو جاتے ہیں (۲۶) یعنی ثواب آخرت (۲۷) اپنے جان و مال سے دین کی حمایت میں (۲۸) ایمان و اخلاص میں قتادہ نے فرمایا کہ ان مہاجرین نے گھر اور مال اور کنبے اللہ تعالیٰ و رسول کی محبت میں چھوڑے اور اسلام کو قبول کیا اور ان تمام شدتوں اور سختیوں کو گوارا کیا جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں پیش آئیں ان کی حالتیں یہاں تک پہنچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور جاڑوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے (۲۹) یعنی مہاجرین سے پہلے یا ان کی ہجرت سے پہلے بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے (۳۰) مدینہ پاک (۳۱) یعنی مدینہ پاک کو وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنایا اور اسلام لائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے دو سال پہلے مسجدیں بنائیں ان کا یہ حال ہے کہ (۳۲) چنانچہ اپنے گھروں میں انہیں اتارتے ہیں اپنے مالوں میں

فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ

میں کوئی حاجت نہیں پاتے ف۳۳ اس چیز کی جو دیئے گئے ف۳۴ اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں ف۳۵ اگرچہ

كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ

انہیں شدید محتاجی ہو ف۳۶ اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا ف۳۷ تو وہی

الْمُفْلِحُوْنَ ۚ(۹) وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

کامیاب ہیں اور وہ جو ان کے بعد آئے ف۳۸ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب

اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ

ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں

قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۱۰) اَلَمْ تَرَ اِلَى

ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ ف۳۹ اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے کیا تم نے

ع ۱۰ / ۲

الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

منافقوں کو نہ دیکھا ف۴۰ کہ اپنے بھائیوں کافر کتابیوں ف۴۱ سے کہتے

الْكِتٰبِ لَىٕنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا

ہیں کہ اگر تم نکالے گئے ف۴۲ تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کی نہ

اَبَدًا ۙ وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (۱۱)

مانیں گے ف۴۳ اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ف۴۴

انہیں نصف کا شریک کرتے ہیں (۳۳) یعنی ان کے دلوں میں کوئی خواہش و طلب نہیں پیدا ہوتی (۳۴) مہاجرین یعنی مہاجرین کو جو اموال غنیمت دیئے گئے انصار کے دل میں ان کی کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی رشک تو کیا ہوتا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت نے قلوب ایسے پاک کر دیئے کہ انصار مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں (۳۵) یعنی مہاجرین کو (۳۶) شان نزول حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا حضور نے ازواج مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی کوئی چیز ہے معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے تب حضور نے اصحاب سے فرمایا جو اس شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے حضرت ابو طلحہ انصاری کھڑے ہو گئے اور حضور سے اجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا کچھ ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے حضرت ابو طلحہ نے فرمایا بچوں کو بہلا کر سلادو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چراغ درست کرنے اٹھو اور چراغ کو بجھا دو تاکہ وہ اچھی طرح کھالے یہ اس لئے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہل خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو گا تو اصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائے گا اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ ان صاحبوں نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی (۳۷) یعنی جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا (۳۸) یعنی مہاجرین و انصار کے اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمان داخل ہیں (۳۹) یعنی اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے مسئلہ جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لئے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے وہ مومنین کی اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں مہاجرین انصار ان کے بعد والے جو ان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لئے استغفار کریں اور کرتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں (۴۰) عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے رفیقوں کو (۴۱) یعنی بنی قریظہ و بنی نضیر (۴۲) مدینہ شریف سے (۴۳) یعنی

لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَ لَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ

اگر وہ نکالے گئے ﴿۴۵﴾ تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے ﴿۴۶﴾

وَ لَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ

اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ﴿۴۷﴾ مدد نہ پائیں گے بے شک ﴿۴۸﴾ ان کے

رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾

دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے ﴿۴۹﴾ یہ اس لئے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ﴿۵۰﴾

لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ

یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دُھسوں (شہر پناہ) کے پیچھے

بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ

آپس میں ان کی آنچ (جنگ) سخت ہے ﴿۵۱﴾ تم انہیں ایک جتھا سمجھو گے اور ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لئے

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا

کہ وہ بے عقل لوگ ہیں ﴿۵۲﴾ ان کی سی کہاوت جو ابھی قریب زمانہ میں ان سے پہلے تھے ﴿۵۳﴾ انھوں نے اپنے

وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ

کام کا وبال چکھا ﴿۵۴﴾ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ﴿۵۵﴾ شیطان کی کہاوت جب اس نے

لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ

آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کرلیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں

تمہارے خلاف کسی کا کہنا مانیں گے نہ مسلمانوں کا نہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا (۴۴) یعنی یہود سے منافقین کے یہ سب وعدے جھوٹے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ منافقین کے حال کی خبر دیتا ہے (۴۵) یعنی یہود (۴۶) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نکالے گئے اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلے اور یہود سے مقابلہ ہوا اور منافقین نے یہود کی مدد نہ کی (۴۷) جب یہ مددگار بھاگ نکلیں گے تو منافق (۴۸) اے مسلمانوں (۴۹) کہ تمہارے سامنے تو اظہار کفر سے ڈرتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی باتیں جانتا ہے دل میں کفر رکھتے ہیں (۵۰) اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں جانتے ورنہ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے ڈرتے (۵۱) یعنی جب وہ آپس میں لڑیں تو بہت شدت اور قوت والے ہیں لیکن مسلمانوں کے مقابل بزدل اور نامرد ثابت ہوں گے (۵۲) اس کے بعد یہود کی ایک مثل ارشاد فرمائی (۵۳) یعنی ان کا حال مشرکین مکہ کا سا ہے کہ بدر میں (۵۴) یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے اور کفر کرنے کا کہ ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے (۵۵) اور منافقین کا یہود بنی نضیر کے ساتھ سلوک ایسا ہے جیسے

رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا

جو سارے جہان کا رب ۵۶ تو ان دونوں کا ۵۷ انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہے

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ

اور ظالموں کی یہی سزا ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ۵۸ اور ہر جان

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا ۵۹ اور اللہ سے ڈرو ۶۰ بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے ۶۱ تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں ۶۲ وہی

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ

فاسق ہیں دوزخ والے ۶۳ اور جنت والے ۶۴ برابر نہیں جنت

الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ

والے ہی مراد کو پہونچے اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے ۶۵ تو ضرور تو

خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے ۶۶ اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ

بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں

(۵۶) ایسے ہی منافقین نے یہود بنی نضیر کو مسلمانوں کے خلاف ابھار اجنگ پر آمادہ کیا ان سے مدد کے وعدے کئے اور جب ان کے کہنے سے وہ اہل اسلام سے برسر جنگ ہوئے تو منافق بیٹھ رہے ان کا ساتھ نہ دیا (۵۷) یعنی اس شیطان و انسان کا (۵۸) اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو (۵۹) یعنی روز قیامت کے لئے کیا اعمال کئے (۶۰) اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں سرگرم رہو (۶۱) اس کی اطاعت ترک کی (۶۲) کہ ان کے لئے فائدہ دینے والے اور کام آنے والے عمل کر لیتے (۶۳) جن کے لئے دائمی عذاب ہے (۶۴) جن کے لئے عیش مخلد و راحت سرمد ہے (۶۵) اور اس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے (۶۶) یعنی قرآن کی عظمت و شان ایسی ہے کہ پہاڑ کو اگر ادراک ہوتا تو وہ باوجود اتنا سخت اور مضبوط ہونے کے پاش پاش ہو جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے دل کتنے سخت ہیں کہ ایسے باعظمت کلام سے اثر پذیر نہیں ہوتے

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا

عیاں کا جاننے والا ۶۷ وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے اللہ جس کے سوا

إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ

کوئی معبود نہیں بادشاہ ۶۸ نہایت پاک ۶۹ سلامتی دینے والا ۷۰ امان بخشنے والا ۷۱ حفاظت فرمانے والا عزت والا

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

عظمت والا تکبر والا ۷۲ اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ۷۳

الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

ہر ایک کو صورت دینے والا ۷۴ اسی کے ہیں سب اچھے نام ۷۵ اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

اور وہی عزت و حکمت والا ہے

سورۃ الممتحنۃ ۶۰ مدنیۃ ۹۱ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۱۳ رکوعاتہا ۲

سورۂ ممتحنہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ۲

تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ

تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ۳

(۶۷) موجود کا بھی اور معدوم کا بھی دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی (۶۸) ملک و حکومت کا حقیقی مالک کہ تمام موجودات اس کے تحت ملک و حکومت ہے اور اس کی مالکیت و سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں (۶۹) ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے (۷۰) اپنی مخلوق کو (۷۱) اپنے عذاب سے اپنے فرمانبردار بندوں کو (۷۲) یعنی عظمت اور بڑائی والا اپنی ذات اور تمام صفات میں اور اپنی بڑائی کا اظہار اسی کے شایاں اور لائق ہے کہ اس کا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی مخلوق میں کسی کو نہیں پہنچتا کہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بندے کے لئے عجز و انکسار شایاں ہے (۷۳) نیست سے ہست کرنے والا (۷۴) جیسی چاہے (۷۵) ننانوے جو حدیث میں وارد ہیں

(۱) سورۂ ممتحنہ مدنیہ ہے اس میں دو رکوع تیرہ آیتیں تین سو اڑتالیس کلمے ایک ہزار پانچ سو دس حرف ہیں (۲) یعنی کفار کو شان نزول بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی سارہ مدینہ طیبہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی جب کہ فتح مکہ کا سامان فرما رہے تھے حضور نے اس سے فرمایا کیا تو مسلمان ہو کر آئی اس نے کہا نہیں فرمایا کیا ہجرت کر کے آئی عرض کیا نہیں فرمایا پھر کیوں آئی اس نے کہا محتاجی سے تنگ ہو کر بنی عبد المطلب نے اس کی امداد کی کپڑے بنائے سامان دیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے انہوں نے اس کو دس دینار دیئے ایک چادر دی اور ایک خط اہل مکہ کے پاس اس کی معرفت بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تم سے اپنے بچاؤ کی جو تدبیر ہو سکے کرو سارہ یہ خط لے کر روانہ ہو گئی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اس کی خبر دی حضور نے اپنے چند اصحاب کو جن میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا مقام روضہ خاخ پر تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو اہل مکہ کے نام لکھا گیا ہے وہ خط اس سے لے لو اور اس کو چھوڑ دو اگر انکار کرے تو اس کی گردن مار دو یہ حضرات روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پایا جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس سے خط مانگا وہ انکار کر گئی اور قسم کھا گئی صحابہ نے واپسی کا قصد کیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بقسم فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر خلاف ہو ہی نہیں سکتی اور تلوار کھینچ کر عورت سے فرمایا یا خط نکال یا گردن رکھ جب اس نے دیکھا کہ حضرت بالکل آمادہ قتل ہیں تو اپنے جوڑے میں سے خط نکالا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اے حاطب اس کا کیا باعث

يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ

گھر سے جدا کرتے ہیں ف۲ رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے اگر تم

خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ

نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ

بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ

پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے

فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١﴾ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً

بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا اگر تمہیں پائیں ف۵ تو تمہارے دشمن ہوں گے

وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ﴿٢﴾

اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ ف۶ اور اپنی زبانیں ف۷ برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ف۸

لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ

ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد ف۹ قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کردیگا ف۱۰

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ

اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے بے شک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ف۱۱ ابراہیم اور

وَالَّذِينَ مَعَهُ ۚ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ

اس کے ساتھ والوں میں ف۱۲ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا ف۱۳ بے شک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے

بقیہ صفحہ ۹۸۷ = انہوں نے عرض کیا یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جب سے اسلام لایا کبھی میں نے کفر نہیں کیا اور جب سے حضور کی نیاز مندی میسر آئی کبھی حضور کی خیانت نہ کی اور جب سے اہل مکہ کو چھوڑا کبھی ان کی محبت نہ آئی لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں قریش میں رہتا تھا اور ان کی قوم سے نہ تھا میرے سوائے اور جو مہاجرین ہیں ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر بار کی نگرانی کرتے ہیں مجھے اپنے گھر والوں کا اندیشہ تھا اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں اہل مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں تاکہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور یہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہل مکہ پر عذاب نازل فرمانے والا ہے میرا خط انہیں بچانہ سکے گا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا یہ عذر قبول فرمایا ان کی تصدیق کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن ماردوں حضور نے فرمایا اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ تعالیٰ خبردار ہے جب ہی اس نے اہل بدر کے حق میں فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو جاری ہوگئے اور یہ آیات نازل ہوئیں (۳) یعنی اسلام اور قرآن (۴) یعنی مکہ مکرمہ سے (۵) یعنی اگر کفار تم پر موقع پاجائیں (۶) ضرب وقتل کے ساتھ (۷) سب وشتم اور (۸) تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی امید رکھنا اور ان کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہ چاہئے (۹) جن کی وجہ سے تم کفار سے دوستی وموالات کرتے ہو (۱۰) کہ فرمانبردار جنت میں ہوں گے اور کافر نافرمان جہنم میں (۱۱) حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے مومنین کو خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملہ میں اہل قرابت کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں (۱۲) ساتھ والوں سے اہل ایمان مراد ہیں (۱۳) جو مشرک تھی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ٘ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ

سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے ف۱۴ اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر

الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ

ہو گئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا

لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍؕ رَبَّنَا عَلَیْكَ

کہ میں ضرور تیری مغفرت چاہوں گا ف۱۵ اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک نہیں ف۱۶ اے ہمارے رب ہم

تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ف۱۷ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش

لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۵﴾ لَقَدْ

میں نہ ڈال ف۱۸ اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے بے شک

كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَؕ

تمہارے لئے ف۱۹ ان میں اچھی پیروی تھی ف۲۰ اسے جو اللہ اور پچھلے دن کا امیدوار ہو ف۲۱

وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۶﴾ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ

اور جو منہ پھیرے ف۲۲ تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا قریب ہے کہ اللہ تم میں

بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةًؕ وَ اللّٰهُ قَدِیْرٌؕ وَ اللّٰهُ

اور ان میں جو ان میں سے ف۲۳ تمہارے دشمن ہیں دوستی کر دے ف۲۴ اور اللہ قادر ہے ف۲۵ اور

ع ۱

(۱۴) اور ہم نے تمہارے دین کی مخالفت اختیار کی (۱۵) یہ قابل اتباع نہیں ہے کیونکہ وہ ایک وعدے کی بناء پر تھا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظاہر ہوگیا کہ وہ کفر پر مستقل ہے تو آپ نے اس سے بیزاری کی لہٰذا یہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بے ایمان رشتہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرے (۱۶) اگر تو اس کی نافرمانی کرے اور شرک پر قائم رہے (خازن) (۱۷) یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور ان مومنین کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور ماقبل استثناء کے ساتھ متصل ہے لہٰذا مومنین کو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرنا چاہیے (۱۸) انہیں ہم پر غلبہ نہ دے کہ وہ اپنے آپ کو حق پر گمان کرنے لگیں (۱۹) اے امت حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۰) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان ساتھ والوں میں (۲۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت و ثواب اور راحت آخرت کا طالب ہو اور عذاب الٰہی سے ڈرے (۲۲) ایمان سے اور کفار سے دوستی کرے (۲۳) یعنی کفار مکہ میں سے (۲۴) اس طرح کہ انہیں ایمان کی توفیق دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا اور بعد فتح مکہ ان میں سے کثیر التعداد لوگ ایمان لے آئے اور مومنین کے دوست اور بھائی بن گئے اور باہمی محبتیں بڑھیں شان نزول جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو مومنین نے اپنے اہل قرابت کی عداوت میں تشدد کیا ان سے بیزار ہوگئے اور اس معاملہ میں بہت سخت ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر انہیں امید دلائی کہ ان کفار کا حال بدلنے والا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی (۲۵) دل بدلنے اور حال تبدیل کرنے پر

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷﴾ لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی

بخشنے والا مہربان ہے اللہ تمہیں ان سے ف۲۶ منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ

الدِّیْنِ وَ لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْؕ

لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۸﴾ اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ

بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو

قٰتَلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى

تم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے

اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْۚ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾

پر مدد کی کہ ان سے دوستی کرو ف۲۷ اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّؕ

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو ف۲۸

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ

اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو

اِلَى الْكُفَّارِؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ

واپس نہ دو نہ یہ ف۲۹ انہیں حلال ف۳۰ نہ وہ انہیں حلال ف۳۱ اور ان کے کافر شوہروں

(۲۶) یعنی ان کافروں سے شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ نہ آپ سے قتال کریں گے نہ آپ کے مخالف کو مدد دیں گے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دی حضرت عبد اللہ بن زبیر نے فرمایا کہ یہ آیت ان کی والدہ اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ان کی والدہ مدینہ طیبہ میں ان کے لئے تحفے لے کر آئی تھیں اور تھیں مشرکہ تو حضرت اسماء نے ان کے ہدایا قبول نہ کئے اور انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ انہیں گھر میں بلائیں ان کے ہدایا قبول کریں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں (۲۷) یعنی ایسے کافروں سے دوستی ممنوع ہے (۲۸) کہ ان کی ہجرت خالص دین کے لئے ہے ایسا تو نہیں ہے کہ انہوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان عورتوں کو قسم دی جائے کہ وہ نہ شوہروں کی عداوت میں نکلی ہیں اور نہ اور کسی دنیوی وجہ سے انہوں نے صرف اپنے دین و ایمان کے لئے ہجرت کی ہے (۲۹) مسلمان عورتیں (۳۰) یعنی کافروں کو (۳۱) یعنی نہ کافر مرد مسلمان عورتوں کو حلال مسئلہ عورت مسلمان ہو کر کافر مرد کی زوجیت سے خالی ہو گئی

أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ

کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا ف۳۲ اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو ف۳۳ جب ان کے مہر انہیں دو ف۳۴

وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ

اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو ف۳۵ اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا ف۳۶ اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا ف۳۷

ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ وَإِنْ فَاتَكُمْ

یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ

شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ

سے کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں ف۳۸ پھر تم کافروں کو سزا دو ف۳۹ تو جن کی عورتیں جاتی

أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾

رہی تھیں ف۴۰ غنیمت میں سے انہیں اتنا دے دو جو ان کا خرچ ہوا تھا ف۴۱ اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا

اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا

يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ

کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی ف۴۲

وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا

اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں ف۴۳ اور کسی

(۳۲) یعنی جو مہر انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے وہ انہیں واپس کر دو یہ حکم اہل ذمہ کے لئے ہے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی لیکن حربی عورتوں کے مہر واپس کرنا نہ واجب نہ سنت وَإِنْ كَانَ الْأَمْرُ بِإِيتَاءِ مَا أَنْفَقُوا لِلْوُجُوبِ فَهُوَ مَنْسُوخٌ وَإِنْ كَانَ لِلنَّدْبِ كَمَا هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ فَلَا ۔ مسئلہ اور یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا کافر شوہر اس کو طلب کرے اور اگر نہ طلب کرے تو اس کو کچھ نہ دیا جائے گا مسئلہ اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا شان نزول یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی صلح میں یہ شرط تھی کہ مکہ والوں میں سے جو شخص ایمان لا کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس کو اہل مکہ واپس لے سکتے ہیں اس آیت میں یہ بیان فرما دیا گیا کہ یہ شرط صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کی تصریح عہد نامہ میں نہیں نہ عورتیں اس قرار داد میں داخل ہو سکتی ہیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کے لئے حلال نہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حکم اول کی ناسخ ہے یہ اس تقدیر پر ہے کہ عورتیں عہد صلح میں داخل ہوں مگر عورتوں کا اس عہد میں داخل ہونا صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہد نامہ کے یہ الفاظ مروی ہیں لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَىٰ دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ یعنی ہم سے جو مرد آپ کے پاس پہنچے خواہ وہ آپ کے دین ہی پر ہو آپ اس کو واپس دیں گے (۳۳) یعنی مہاجرہ عورتوں سے اگرچہ دار الحرب میں ان کے شوہر ہوں کیونکہ اسلام لانے سے وہ ان شوہروں پر حرام ہو گئیں اور ان کی زوجیت میں نہ رہیں مسئلہ وَاحْتَجَّ بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَىٰ أَنْ لَا عِدَّةَ عَلَى الْمُهَاجِرَةِ فَيَجُوزُ لَهَا التَّزَوُّجُ مِنْ غَيْرِ عِدَّةٍ خِلَافًا لَهُمَا ۔ (۳۴) مہر دینے سے مراد اس کو اپنے ذمہ لازم کر لینا ہے اگرچہ بالفعل نہ دیا جائے مسئلہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے نکاح کرنے پر نیا مہر واجب ہو گا ان کے شوہروں کو جو ادا کر دیا گیا وہ اس میں مجرا و محسوب نہیں ہو گا (۳۵) یعنی جو عورتیں دار الحرب میں رہ گئیں یا مرتدہ ہو کر چلی گئیں ان سے زوجیت کا علاقہ نہ رکھو چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دے دی جو مکہ مکرمہ میں تھیں مسئلہ اگر مسلمان کی عورت (معاذ اللہ) مرتد ہو جائے تو اس کے قید نکاح سے باہر نہ ہو گی عَلَيْهِ الْفَتْوَىٰ زَجْرًا وَتَيْسِيرًا (۳۶) یعنی ان عورتوں کو تم نے جو مہر دیئے تھے وہ ان کافروں سے وصول کر لو جنہوں نے ان سے نکاح کیا (۳۷) اپنی عورتوں پر جو ہجرت کر کے دار السلام میں چلی آئیں ان کے مسلمان شوہروں سے جنہوں نے ان سے نکاح کیا (۳۸) شان نزول اس آیت کے نازل ہونے کے

يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ

نیک بات میں تمھاری نافرمانی نہ کریں گی فـ۴۴ تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو فـ۴۵ بے شک

اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا

اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ﴿١٣﴾

غضب ہے فـ۴۶ وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں فـ۴۷ جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے فـ۴۸

(۶۱) سُورَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۹) — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتها ۱۴ — رکوعاتها ۲

سورۂ صف مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا فـ۱ اسمیں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ

اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے فـ۲ کیسی سخت ناپسند ہے

اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ

اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بے شک اللہ دوست رکھتا ہے انھیں جو اس کی

فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ﴿٤﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

راہ میں لڑتے ہیں پرا (صف) باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی (سیسہ پلائی دیوار) فـ۳ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی

بقیہ صفحہ ۹۹۱ = بعد مسلمانوں نے تو مہاجرہ عورتوں کے مہران کے کافر شوہروں کو ادا کر دیئے اور کافروں نے مرتدات کے مہر مسلمانوں کو ادا کرنے سے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳۹) جہاد میں اور ان سے غنیمت پاؤ (۴۰) یعنی مرتد ہو کر دار الحرب میں چلی گئیں تھیں (۴۱) ان عورتوں کے مہر دینے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مومنین مہاجرین کی عورتوں سے چھ عورتیں ایسی تھیں جنھوں نے دار الحرب کو اختیار کیا اور مشرکین کے ساتھ لاحق ہوئیں اور مرتد ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے شوہروں کو مال غنیمت سے ان کے مہر عطا فرمائے فائدہ ان آیتوں میں مہاجرات کے امتحان اور کفار نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ بعد ہجرت انھیں دینا اور مسلمانوں نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ ان کے مرتد ہو کر کافروں سے مل جانے کے بعد ان سے مانگنا اور جن کی بیبیاں مرتد ہو کر چلی گئی ہوں انھوں نے جو ان پر خرچ کیا تھا وہ انھیں مال غنیمت میں سے دینا یہ تمام احکام منسوخ ہو گئے آیت سیف یا آیت غنیمت یا سنت سے کیونکہ یہ احکام جبھی تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے (۴۲) جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ لڑکیوں کو بخیال عار و باندیشہ ناداری ہی زندہ دفن کر دیتے تھے اس سے اور ہر قتل ناحق سے باز رہنا اس عہد میں شامل ہے (۴۳) یعنی پرایا بچہ لے کر شوہر کو دھوکہ دیں اور اس کے پیٹ سے جنا ہوا بتائیں جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا (۴۴) نیک بات اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہے (۴۵) مروی ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ مردوں کی بیعت لے کر فارغ ہوئے تو کوہ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیچے کھڑے ہوئے حضور کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے ہند بنت عتبہ ابو سفیان کی بیوی خوف زدہ برقع پہن کر اس طرح حاضر ہوئی کہ پہچانی نہ جائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو ہند نے سر اٹھا کر کہا آپ ہم سے وہ عہد لیتے ہیں جو ہم نے آپ کو مردوں سے لیتے نہیں دیکھا اور اس روز مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی پھر حضور نے فرمایا اور چوری نہ کریں گی تو ہند نے عرض کیا کہ ابو سفیان بخیل آدمی ہیں اور میں نے ان کا مال ضرور لیا ہے میں نہیں سمجھتی مجھے حلال ہوا یا نہیں ابو سفیان حاضر تھے انھوں نے کہا جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے سب حلال اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا تو ہند بنت عتبہ ہے عرض کیا جی ہاں جو کچھ مجھ سے قصور ہوئے ہیں معاف فرمایئے پھر حضور نے فرمایا اور نہ بدکاری کریں گی تو ہند نے کہا کیا

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ

قوم سے کہا اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو ف۴ حالانکہ تم جانتے ہو ف۵ کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ف۶

فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾

پھر جب وہ ٹیڑھے ف۷ ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کردیئے ف۸ اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دیتا ف۹

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں

مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ

اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا ف۱۰ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو

مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا

میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے ف۱۱ پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ

کھلا جادو ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۲ حالانکہ

هُوَ يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾

اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو ف۱۳ اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ

چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور ف۱۴ اپنے مونہوں سے بجھا دیں ف۱۵ اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برا مانیں

بقیہ صفحہ ۹۹۲ = کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے پھر فرمایا نہ اپنی اولاد کو قتل کریں ہندنے کہا ہم نے چھوٹے پالے جب بڑے ہوگئے تم نے انہیں قتل کردیا تو تم جانو اور وہ جانیں اس کا لڑکا حنظلہ بن ابی سفیان بدر میں قتل کردیا گیا تھا ہند کی یہ گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت ہنسی آئی پھر حضور نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ گھڑیں گی ہند نے کہا بخدا بہتان بہت بری چیز ہے اور حضور ہم کو نیک باتوں اور برتر خصلتوں کا حکم دیتے ہیں پھر حضور نے فرمایا کہ کسی نیک بات میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں گی اس پر ہند نے کہا اس مجلس میں ہم اس لئے حاضر ہی نہیں ہوئے کہ اپنے دل میں آپ کی نافرمانی کا خیال آنے دیں عورتوں نے ان تمام امور کا اقرار کیا اور چار سو ستاون عورتوں نے بیعت کی اس بیعت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو دست مبارک چھونے نہ دیا بیعت کی کیفیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک قدح پانی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ڈالا پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی کہا گیا ہے بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں مسائل بیعت کے وقت مقراض کا استعمال مشائخ کا طریقہ ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے خلافت کے ساتھ ٹوپی دینا مشائخ کا معمول ہے اور کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے عورتوں کی بیعت میں اجنبیہ کا ہاتھ چھونا حرام ہے یا بیعت زبان سے ہو یا کپڑے وغیرہ کے واسطہ سے (۴۶) ان لوگوں سے مراد یہود ہیں (۴۷) کیونکہ انہیں کتب سابقہ سے معلوم ہو چکا تھا اور وہ بیقین جانتے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہود نے اس کی تکذیب کی ہے اس لئے انہیں اپنی مغفرت کی امید نہیں (۴۸) پھر دنیا میں واپس آنے کی یا یہ معنی ہیں کہ یہود ثواب آخرت سے ایسے ناامید ہوئے جیسے کہ مرے ہوئے کافر اپنی قبروں میں اپنے حال کو جان کر ثواب آخرت سے بالکل مایوس ہیں

(۱) سورۂ صف مکیہ ہے اور بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و جمہور مفسرین مدنیہ ہے اس میں دو رکوع چودہ آیتیں دو سو اکیس کلمے اور نو سو حرف ہیں (۲) شان نزول صحابہ کرام کی ایک جماعت گفتگوئیں کر رہی تھی یہ وہ وقت تھا جب تک کہ حکم جہاد نازل نہیں ہوا تھا اس جماعت میں یہ تذکرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کیا عمل پیارا ہے ہمیں معلوم ہوتا تو ہم وہی کرتے چاہے اس میں ہمارے مال اور ہماری جانیں کام آ جائیں اس پر یہ

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ

کافر وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے

عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ

سب دینوں پر غالب کرے ف۱۶ پڑے برا مانیں مشرک اے ایمان والو ف۱۷ کیا

اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

میں بتادوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ف۱۸ ایمان رکھو اللہ اور

رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْؕ ذٰلِكُمْ

اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے

خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ یُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ

لئے بہتر ہے ف۱۹ اگر تم جانو ف۲۰ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍؕ ذٰلِكَ

جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَاؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌؕ وَ

بڑی کامیابی ہے اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا ف۲۱ جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح ف۲۲ اور

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ

اے محبوب مسلمانوں کو خوشی سنا دو ف۲۳ اے ایمان والو دین خدا کے مددگار ہو جیسے ف۲۴

ع ۱ / ۹

بقیہ صفحہ ۹۹۳ = آیت نازل ہوئی اس آیت کی شان نزول میں اور بھی کئی قول ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے (۳) ایک سے دوسرا ملا ہوا ہر ایک اپنی اپنی جگہ جمع ہوا دشمن کے مقابل سب کے سب مثل شے واحد کے (۴) آیات کا انکار کرکے اور میرے اوپر جھوٹی تہمتیں لگاکر (۵) یقین کے ساتھ (۶) اور رسول واجب التعظیم ہوتے ہیں ان کی توقیر اور ان کا احترام لازم ہے انہیں ایذا دینا سخت حرام اور انتہا درجہ کی بدنصیبی ہے (۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دے کر راہ حق سے منحرف اور (۸) انہیں اتباع حق کی توفیق سے محروم کرکے (۹) جو اس کے علم میں نافرمان ہیں اس آیت میں تنبیہ ہے کہ رسولوں کو ایذا دینا شدید ترین جرم ہے اور اس کے وبال سے دل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور آدمی ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے (۱۰) اور توریت و دیگر کتب الٰہیہ کا اقرار و اعتراف کرتا ہوا اور تمام پہلے انبیاء کو مانتا ہوا (۱۱) حدیث رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اصحاب کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی اگر امور سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کفش برداری کی خدمت بجالاتا (ابو داؤد) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ توریت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس مدفون ہوں گے ابو داؤد مدنی نے کہا کہ روضہ اقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے (ترمذی) حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا یا روح اللہ کیا ہمارے بعد اور کوئی امت بھی ہے فرمایا ہاں احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت وہ لوگ حکماء علماء ابرار و اتقیاء ہیں اور فقہ میں نائب انبیاء ہیں اللہ تعالیٰ سے تھوڑے رزق پر راضی اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی (۱۲) اس کی طرف شریک اور ولد کی نسبت کرکے اور اس کی آیات کو جادو بتاکر (۱۳) جس میں سعادت دارین ہے (۱۴) یعنی دین برحق اسلام (۱۵) قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت بتاکر (۱۶) چنانچہ ہر ایک دین بعنایت الٰہی اسلام سے مغلوب ہو گیا مجاہد سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو روئے زمین پر سوائے اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا (۱۷) شان نزول مومنین نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل بہت پسند ہے تو ہم وہی کرتے ہیں اس پر یہ آیت

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ

عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بولے ف۲۵ ہم دین خدا کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا ف۲۶

وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ﴿١٤﴾

اور ایک گروہ نے کفر کیا ف۲۷ تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے ف۲۸

سُورَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ۶۲ ۱۱۰ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | آیاتہا ۱۱ رکوعاتہا ۲

سورۃ جمعہ مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ف۲ بادشاہ کمال پاکی والا عزت والا

الْحَكِيمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ

حکمت والا وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ف۳ کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے

آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ

ہیں ف۴ اور انہیں پاک کرتے ہیں ف۵ اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں ف۶ اور بے شک وہ اس سے پہلے ف۷

لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ

ضرور کھلی گمراہی میں تھے ف۸ اور ان میں سے ف۹ اوروں کو ف۱۰ پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے ف۱۱ اور وہی

بقیہ صفحہ ۹۹۴ = نازل ہوئی اور اس آیت میں اس عمل کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع رضائے الٰہی اور جنت و نجات حاصل ہوتی ہے (۱۸) اب وہ تجارت بتائی جاتی ہے (۱۹) جان اور مال اور ہر ایک چیز سے (۲۰) اور ایسا کرو تو (۲۱) اس کے علاوہ جلد ملنے والی (۲۲) اس فتح سے یا فتح مکہ مراد ہے یا بلاد فارس و روم کی فتح (۲۳) دنیا میں فتح کی اور آخرت میں جنت کی (۲۴) حواریوں نے دین الٰہی کی مدد کی تھی جب کہ (۲۵) حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلصین کو کہتے ہیں یہ بارہ حضرات تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اول ایمان لائے انہوں نے عرض کیا (۲۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (۲۷) ان دونوں میں قتال ہوا (۲۸) ایمان والے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھالئے گئے تو ان کی قوم تین فرقوں میں منقسم ہو گئی ایک فرقہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہا کہ وہ اللہ تھا آسمان پر چلا گیا دوسرے فرقہ نے کہا کہ وہ اللہ کا بیٹا تھا اس نے اپنے پاس بلا لیا تیسرے فرقہ نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے اس نے اٹھا لیا یہ تیسرے فرقے والے مومن تھے ان کی ان دونوں فرقوں سے جنگ رہی اور کافر گروہ ان پر غالب رہے یہاں تک کہ سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا اس وقت ایمان دار گروہ ان کافروں پر غالب ہوا اس تقدیر پر مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی ہم نے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے سے مدد فرمائی

(۱) سورۂ جمعہ مدنیہ ہے اس میں دو رکوع گیارہ آیتیں ایک سو اسی کلمے سات سو بیس حرف ہیں (۲) تسبیح تین طرح کی ہے ایک تسبیح خلقت کہ ہر شے کی ذات اور اس کی پیدائش حضرت خالق قدیر جل جلالہ کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت اور تنزیہ پر دلالت کرتی ہے دوسری تسبیح معرفت کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے مخلوق میں اپنی معرفت پیدا کرے تیسری تسبیح ضروری وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک جوہر پر اپنی تسبیح جاری فرماتا ہے یہ تسبیح معرفت پر مرتب نہیں (۳) جس کے نسب و شرافت کو وہ اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں ان کا نام پاک محمد مصطفیٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت نبی امی ہے اس کے بہت وجوہ ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ آپ امت امیہ کی طرف مبعوث ہوئے کتاب شعیاہ میں ہے اللہ تعالیٰ

الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

عزت و حکمت والا ہے ۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا

الْعَظِيمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ

ہے ۱۲ ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی ۱۳ پھر انھوں نے اس کی حکم برداری نہ کی ۱۴

الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِ

گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے ۱۵ کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿٥﴾ قُلْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوٓا

اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا تم فرماؤ اے یہودیو!

إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

اگر تمھیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں ۱۶ تو مرنے کی آرزو کرو ۱۷

إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٦﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ أَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ؕ

اگر تم سچے ہو ۱۸ اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں ۱۹

وَاللّٰهُ عَلِيمٌ ۢ بِالظّٰلِمِينَ ﴿٧﴾ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ

اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو

فَإِنَّهٗ مُلٰقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

وہ تو ضرور تمھیں ملنی ہے ۲۰ پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمھیں بتادیگا

بقیہ صفحہ ۹۹۵ = فرماتا ہے ہیں امیوں میں ایک امی بھیجوں گا اور اسی پر نبوت ختم کر دوں گا اور ایک وجہ یہ ہے کہ آپ کی بعثت ام القریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئی اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے اور کتاب سے کچھ پڑھتے نہ تھے اور یہ آپ کی فضیلت تھی کہ غایت حضور علم سے اس کی حاجت نہ تھی خط ایک صنعت ذہنیہ ہے جو آلہ جسمانیہ سے صادر ہوتی ہے تو جو ذات ایسی ہو کہ قلم اعلیٰ اس کے زیر فرمان ہو اس کو اس کتابت کی کیا حاجت پھر حضور کا کتابت نہ فرمانا اور کتابت کا ماہر ہونا ایک معجزہ عظیمہ ہے کاتبوں کو علم خط اور رسم کتابت کی تعلیم فرماتے اور اہل حرفت کو حرفتوں کی تعلیم دیتے اور ہر کمال دنیوی و آخروی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام خلق سے اعلم کیا (۴) یعنی قرآن پاک سناتے ہیں (۵) عقائد باطلہ و اخلاق رذیلہ و خبائث جاہلیت و قبائح اعمال سے (۶) کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے سنت و فقہ ہے یا احکام شریعت و اسرار طریقت (۷) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل (۸) کہ شرک و عقائد باطلہ و خبائث اعمال میں گرفتار تھے اور انھیں مرشد کامل کی شدید حاجت تھی (۹) یعنی امیوں میں سے (۱۰) اوروں سے مراد یا تو عجم ہیں یا وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں ان کو (۱۱) ان کا زمانہ نہ پایا ان کے بعد آئے یا فضل و شرف میں ان کے درجہ کو نہ پہنچے کیونکہ صحابہ کے بعد لوگ خواہ غوث و قطب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پا سکتے (۱۲) اپنے خلق پر کہ اس نے ان کی ہدایت کے لئے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا (۱۳) اور اس کے احکام کا اتباع ان پر لازم کیا گیا تھا وہ لوگ یہود ہیں (۱۴) اور اس پر عمل نہ کیا اور اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھنے کے باوجود حضور پر ایمان نہ لائے (۱۵) اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو یہی حال ان یہود کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں اس کے الفاظ رٹتے ہیں اور اس سے نفع نہیں اٹھاتے اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اور یہی مثال ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو قرآن کریم کے معانی کو نہ سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس سے اعراض کریں (۱۶) جیسا کہ تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں (۱۷) کہ موت تمہیں اس تک پہنچائے (۱۸) اپنے اس دعوے میں (۱۹) یعنی اس کفر و تکذیب کے باعث جو ان سے صادر ہوئی ہے (۲۰) کسی طرح اس سے بچ نہیں سکتے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ

جو تم نے کیا تھا اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے

يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

دن ف۲۱ تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو ف۲۲ اور خرید و فروخت چھوڑ دو ف۲۳ یہ تمہارے لئے بہتر ہے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ

اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ

وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾

اور اللہ کا فضل تلاش کرو ف۲۴ اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ

وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا

اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے ف۲۵ اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے ف۲۶ تم فرماؤ وہ

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾ ع

جو اللہ کے پاس ہے ف۲۷ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ ٦٣ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ١١ رُكُوْعَاتُهَا ٢

سورۃ منافقون مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اسمیں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ف۲ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ

(۲۱) روز جمعہ اس دن کا نام عربی زبان میں عروبہ تھا جمعہ اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے وجہ تسمیہ میں اور بھی اقوال ہیں سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لوی ہیں پہلا جمعہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھا اصحاب سیر کا بیان ہے کہ حضور علیہ السلام جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بارہویں ربیع الاول روز شنبہ کو چاشت کے وقت مقام قباء میں اقامت فرمائی دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا بنی سالم بن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ فرمایا جمعہ کا دن سید الایام ہے جو مومن اس روز مرے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رکھتا ہے اذان سے مراد اذان اول ہے نہ اذان ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے اگرچہ اذان اول زمانہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اضافہ کی گئی مگر وجوب سعی اور ترک بیع وشراء اسی سے متعلق ہے (کذا فی الدر المختار) (۲۲) دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لئے تیاری شروع کر دو اور ذِكْرِ اللّٰهِ سے جمہور کے نزدیک خطبہ مراد ہے (۲۳) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے مسئلہ اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی یعنی اہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا مسئلہ جمعہ مسلمان مرد مکلف آزاد تندرست مقیم پر شہر میں واجب ہوتا ہے نابینا اور لنگڑے پر واجب نہیں ہوتا صحت جمعہ کے لئے سات شرطیں ہیں (۱) شہر جہاں فیصلہ مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو یا فناء شہر جو شہر سے متصل ہو اور اہل شہر اس کو اپنے حوائج کے کام میں لاتے ہوں (۲) حاکم (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ وقت کے اندر (۵) خطبہ کا قبل نماز ہونا حتیٰ جماعت میں جو جمعہ کے لئے ضروری ہے (۶) جماعت اور اس کی اقل مقدار تین مرد ہیں سوائے امام کے (۷) اذن عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے نہ روکا جائے (۲۴) یعنی اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طالب علم یا عیادت مریض یا شرکت جنازہ یا زیارت علماء اور اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو (۲۵) شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں روز جمعہ خطبہ فرما رہے تھے اس حال میں

يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ۗ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴿١﴾

جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ۳

اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا

اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا ۴ تو اللہ کی راہ سے روکا ۵ بے شک وہ بہت ہی

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

بُرے کام کرتے ہیں ۶ یہ اس لئے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو اُن کے دلوں پر مہر کر دی گئی

فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٣﴾ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن

تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے اور جب تو انہیں دیکھے ۷ اُن کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر

يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ

بات کریں تو تو ان کی بات غور سے سنے ۸ گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ۹ ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر

صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٤﴾

لے جاتے ہیں ۱۰ وہ دشمن ہیں ۱۱ تو ان سے بچتے رہو ۱۲ اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ۱۳

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ ۱۴ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور

وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٥﴾ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ

تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ۱۵ ان پر ایک سا ہے تم اُن کی معافی

بقیہ صفحہ ۹۹۷ = تاجروں کا ایک قافلہ آیا اور حسب دستور اعلان کے لئے طبل بجایا گیا زمانہ بہت تنگی اور گرانی کا تھا لوگ بایں خیال اس کی طرف چلے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ دیر کرنے سے اجناس ختم ہو جائیں اور ہم نہ پاسکیں اور مسجد شریف میں صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۲۶) مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہئے (۲۷) یعنی نماز کا اجر وثواب اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی برکت وسعادت

(۱) سورۂ منافقون مدنیہ ہے اس میں دو رکوع گیارہ آیتیں ایک سو اسی کلمے نو سو چھتر حرف ہیں (۲) تو اپنے ضمیر کے خلاف (۳) ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں (۴) کہ ان کے ذریعہ سے قتل وقید سے محفوظ رہیں (۵) لوگوں کو یعنی جہاد سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے طرح طرح کے وسوسے اور شبہے ڈال کر (۶) کہ بہ مقابلہ ایمان کے کفر اختیار کرتے ہیں (۷) یعنی منافقین کو مثل عبداللہ بن ابی بن سلول وغیرہ کے (۸) ابن ابی جسیم صبیح خوبرو خوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھ والے منافقین قریب قریب ویسے ہی تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں جب یہ لوگ حاضر ہوتے تو خوب باتیں بناتے جو سننے والے کو اچھی معلوم ہوتیں (۹) جن میں بے جان تصویر کی طرح نہ ایمان کی روح نہ انجام سوچنے والی عقل (۱۰) کوئی کسی کو پکارتا ہو یا اپنی کسی چیز ڈھونڈھتا ہو یا لشکر میں کسی مقصد کے لئے کوئی بات بلند آواز سے کہیں تو یہ اپنے خبث نفس اور سوء ظن سے یہی سمجھتے ہیں کہ انہیں کچھ کہا گیا اور انہیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ ان کے حق میں کوئی ایسا مضمون نازل ہوا جس سے ان کے راز فاش ہو جائیں (۱۱) دل میں شدید عداوت رکھتے ہیں اور کفار کے پاس یہاں کی خبریں پہنچاتے ہیں ان کے جاسوس ہیں (۱۲) اور ان کے ظاہر حال سے دھوکا نہ کھاؤ (۱۳) اور روشن براہین قائم ہونے کے باوجود حق سے منحرف ہوتے ہیں (۱۴) معافی چاہنے کے لئے (۱۵) شان نزول غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرچاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور ابن ابی کے حلیف سنان بن دبر جہنی کے درمیان جنگ ہو گئی جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اس وقت ابن ابی منافق نے حضور سید صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں

لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا ۱۶ بے شک اللہ فاسقوں کو راہ

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ

نہیں دیتا وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں

اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ

یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے ۱۷ مگر

الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۷﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

منافقوں کو سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے ۱۸ تو

لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے ۱۹ اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ

ع ۸/۱۲

مگر منافقوں کو خبر نہیں ۲۰ اے ایمان والو تمہارے

اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے ۲۱ اور جو ایسا کرے ۲۲ تو وہی لوگ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ

نقصان میں ہیں ۲۳ اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو ۲۴ قبل اس کے کہ تم میں

کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمٰن نے انہیں عزت و قوت دی ہے ابن ابی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا زید بن ارقم نے یہ خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن ابی کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ابی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ ابن ابی بوڑھا بڑا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو اور یہ بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کر حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (۱۶) اس لئے کہ وہ نفاق میں راسخ اور پختہ ہو چکے ہیں (۱۷) وہی سب کا رازق ہے (۱۸) اس غزوہ سے لوٹ کر (۱۹) منافقین نے اپنے کو عزت والا کہا اور مومنین کو ذلت والا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۲۰) اس آیت کے نازل ہونے کے چند ہی روز بعد ابن ابی منافق اپنے نفاق کی حالت پر مر گیا (۲۱) پنجگانہ نمازوں سے یا قرآن شریف سے (۲۲) کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو فراموش کر دے اور مال کی محبت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے اور اولاد کی خوشی کے لئے راحت آخرت سے غافل رہے (۲۳) کہ انہوں نے دنیائے فانی کے پیچھے دار آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی (۲۴) یعنی جو صدقات واجب ہیں وہ ادا کرو

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ

کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا

کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دیگا جب

جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱ ع

اس کا وعدہ آجائے وہ ۲۵ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ ۶۴ مدنیۃ ۱۰۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتها ۱۸ رکوعاتها ۲

سورۂ تغابن مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اسمیں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف وہ ۲ اور

هُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ

وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تم میں

مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

کوئی مسلمان وہ ۳ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی وہ ۴ اور اسی کی طرف پھرنا ہے وہ ۵ جانتا ہے جو کچھ آسمان

(۲۵) جو لوح محفوظ میں مکتوب ہے

(۱) سورۂ تغابن اکثر کے نزدیک مدنیہ ہے اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے جو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں دو سو اکتالیس کلمے ایک ہزار ستر حرف ہیں (۲) اپنے ملک میں متصرف ہے جو چاہتا ہے جیسا چاہتا ہے کرتا ہے نہ کوئی شریک نہ مزاحم سب نعمتیں اسی کی ہیں (۳) حدیث شریف میں ہے کہ انسان کی سعادت و شقاوت فرشتہ بحکم الٰہی اسی وقت لکھ دیتا ہے جب کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے (۴) تو لازم ہے کہ تم اپنی سیرت بھی اچھی رکھو (۵) آخرت میں

وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾

اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ

کیا تمہیں ف۶ ان کی خبر نہ آئی جنھوں نے تم سے پہلے کفر کیا ف۷ اور اپنے کام کا وبال چکھا ف۸ اور ان کیلئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا

دردناک عذاب ہے ف۹ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے ف۱۰ تو بولے

اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۶﴾

کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے ف۱۱ تو کافر ہوئے ف۱۲ اور پھر گئے ف۱۳ اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ

کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر

لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

تمہارے کوتک تمہیں جتا دیئے جائیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول

وَالنُّوْرِ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ

اور اس نور پر ف۱۴ جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع

الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ

ہونے کے دن ف۱۵ وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا ف۱۶ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس

(۶) اے کفار مکہ (۷) یعنی کیا تمہیں گزری ہوئی امتوں کے احوال معلوم نہیں جنھوں نے انبیاء کی تکذیب کی (۸) دنیا میں اپنے کفر کی سزا پائی (۹) آخرت میں (۱۰) معجزے دکھاتے (۱۱) یعنی انھوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی و نافہمی ہے پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا (۱۲) رسولوں کا انکار کر کے (۱۳) ایمان سے (۱۴) نور سے مراد قرآن شریف ہے کیونکہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے (۱۵) یعنی روز قیامت جس میں سب اولین و آخرین جمع ہوں گے (۱۶) یعنی کافروں کی محرومی ظاہر ہونے کا

عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

کی برائیاں اتار دے گا اور اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ

فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۹﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ

ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں

اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۰﴾ مَاۤ اَصَابَ

وہ آگ والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں اور کیا ہی برا انجام کوئی مصیبت

مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ

نہیں پہنچتی ف۱۷ مگر اللہ کے حکم سے اور جو اللہ پر ایمان لائے ف۱۸ اللہ اس کے دل کو ہدایت فرمادیگا ف۱۹

اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ

اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر

تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ

تم منہ پھیرو ف۲۰ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہونچا دینا ہے ف۲۱ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور

عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ

اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں اے ایمان والو تمہاری کچھ

اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا

بی بیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں ف۲۲ تو ان سے احتیاط رکھو ف۲۳ اور اگر معاف کرو اور درگزرو

(۱۷) موت کی یا مرض کی یا نقصان مال کی یا اور کوئی (۱۸) اور جانے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور وقت مصیبت اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر شکر اور بلا پر صبر کرے (۱۹) کہ وہ اور زیادہ نیکیوں اور طاعتوں میں مشغول ہو (۲۰) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے (۲۱) چنانچہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور کامل طور پر دین کی تبلیغ فرمادی (۲۲) کہ تمہیں نیکی سے روکتے ہیں (۲۳) اور ان کے کہنے میں آکر نیکی سے باز نہ رہو شان نزول چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بی بی اور بچوں نے انہیں روکا اور کہا ہم تمہاری جدائی پر صبر نہ کر سکیں گے تم چلے جاؤ گے ہم تمہارے پیچھے ہلاک ہو جائیں گے یہ بات ان پر اثر کر گئی اور وہ ٹھہر گئے کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے ہجرت کی تو انہوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ دین میں بڑے ماہر اور فقیہ ہو گئے ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے اپنی بی بی بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور یہ قصد کیا کہ ان کا خرچ بند کر دیں کیونکہ وہی لوگ انہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے والے اصحاب علم و فقہ میں ان سے منزلوں آگے نکل گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اپنے بی بی بچوں سے درگزر کرنے اور معاف کرنے کی ترغیب فرمائی گئی چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے

وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ

اور بخش دو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں ف۲۴ اور

اللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا

اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف۲۵ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے ف۲۶ اور فرمان سنو اور حکم مانو ف۲۷

وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا ف۲۸ تو وہی

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ

فلاح پانے والے ہیں اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے ف۲۹ وہ تمہارے لئے اس کے دونے کردیگا اور تمہیں

لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

بخش دیگا اور اللہ قدر فرمانے والا حلم والا ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ ۶۵ مَدَنِيَّةٌ ۹۹ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۲ — رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۃ طلاق مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ اسمیں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے نبی ف۲ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

شمار رکھو ف۳ اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں ف۴

(۲۴) کہ کبھی آدمی ان کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ان میں مشغول ہو کر امور آخرت کے سرانجام سے غافل ہو جاتا ہے (۲۵) تو لحاظ رکھو ایسا نہ ہو کہ اموال و اولاد میں مشغول ہو کر ثواب عظیم کھو بیٹھو (۲۶) یعنی بقدر اپنی وسعت و طاقت کے طاعت و عبادت بجالاؤ یہ تفسیر ہے "اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ" کی (۲۷) اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا (۲۸) اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکم شریعت کے مطابق خرچ کیا (۲۹) یعنی خوش دلی سے نیک نیتی کے ساتھ مال حلال سے صدقہ دو گے صدقہ دینے کو براہ لطف و کرم قرض سے تعبیر فرمایا اس میں صدقہ کی ترغیب ہے کہ صدقہ دینے والا نقصان میں نہیں ہے بالیقین اس کی جزا پائے گا

(۱) سورۂ طلاق مدنیہ ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو انچاس کلمے اور ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں (۲) اپنی امت سے فرمادیجئے (۳) شان نزول یہ آیت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بی بی کو عورتوں کے ایام مخصوصہ میں طلاق دی تھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجعت کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو طہر یعنی پاکی کے زمانہ میں طلاق دیں اس آیت میں عورتوں سے مراد مدخول بہا عورتیں ہیں (جو اپنے شوہروں کے پاس گئی ہوں) مسئلہ غیر مدخول بہا پر عدت نہیں ہے باقی تینوں قسم کی عورتوں جو ذکر کی گئیں انہیں ایام نہیں ہوتے تو ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی مسئلہ غیر مدخول بہا کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے آیت میں جو حکم دیا گیا اس سے مراد ایسی مدخول بہا عورتیں ہیں جن کی عدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دیں جس میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو پھر عدت گزرنے تک ان سے تعریض نہ کریں اس کو طلاق احسن کہتے ہیں طلاق حسن غیر موطوءہ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اس کو ایک طلاق دینا طلاق حسن ہے خواہ یہ طلاق حیض میں ہو اور موطوءہ عورت اگر صاحب حیض ہو تو اسے تین طلاقیں ایسے تین طہروں میں دینا جن میں اس سے قربت نہ کی ہو طلاق حسن ہے اور اگر موطوءہ صاحب حیض نہ ہو تو اس کو تین طلاقیں تین مہینوں میں دینا طلاق حسن ہے طلاق بدعی حالت حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں قربت کی گئی ہو طلاق بدعی ہے ایسے ہی ایک طہر میں تین یا دو طلاقیں یکبارگی یا دو مرتبہ میں دینا طلاق بدعی ہے اگرچہ اس طہر میں وطی نہ کی گئی ہو مسئلہ طلاق بدعی مکروہ ہے مگر واقع ہو جاتی ہے اور ایسی طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے (۴) مسئلہ عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنا لازم ہے نہ شوہر کو جائز کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے نہ ان

إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ

مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں ۵ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی

حُدُودَ ٱللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ لَا تَدْرِى لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ

حدوں سے آگے بڑھا بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم

ذَٰلِكَ أَمْرًا ﴿١﴾ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ

بھیجے ۶ تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں ۷ تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ

بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا۟ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِ ۚ

جدا کرو ۸ اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو اور اللہ کے لئے گواہی قائم کرو ۹

ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ

اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو ۱۰ اور جو اللہ سے

ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن

ڈرے ۱۱ اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دیگا ۱۲ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو

يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ

اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے ۱۳ بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللہ نے

لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَٱلَّٰٓـِٔى يَئِسْنَ مِنَ ٱلْمَحِيضِ مِن نِّسَآئِكُمْ إِنِ

ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی ۱۴ اگر

عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا روا (۵) ان سے کوئی فسق ظاہر صادر ہو جس پر حد آتی ہے مثل زنا اور چوری کے اس کے لئے انہیں نکلنا ہی ہوگا مسئلہ اگر عورت فحش بکے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اس کو نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ کے حکم میں ہے مسئلہ جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن شب گزارنا اس کو شوہر کے گھر ہی میں ضروری ہے مسئلہ جو عورت طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان حائل ہو مسئلہ اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو اس مکان سے چلا جانا بہتر ہے (۶) رجعت کا (۷) یعنی عدت آخر ہونے کے قریب ہو (۸) یعنی تمہیں اختیار ہے اگر تم ان کے ساتھ بحسن معاشرت و مرافقت رہنا چاہو تو رجعت کرلو اور دل میں پھر دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھو اور اگر تمہیں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرسکنے کی امید نہ ہو تو مہر وغیرہ ان کے حق میں ادا کرکے اس سے جدائی کرلو اور انہیں ضرر نہ پہنچاؤ اس طرح کہ آخر عدت میں رجعت کرلو طلاق دے دو اور اس طرح انہیں عدت دراز کرکے پریشانی میں ڈالو ایسا نہ کرو اور خواہ رجعت کرو یا فرقت اختیار کرو دونوں صورتوں میں دفع تہمت اور رفع نزاع کے لئے دو مسلمانوں کو گواہ کرلینا مستحب ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے (۹) مقصود اس سے اس کی رضاجوئی ہو اور اقامت حق و تعمیل حکم الٰہی کے سوا اپنی کوئی فاسد غرض اس میں نہ ہو (۱۰) مسئلہ اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ کفار شرائع و احکام کے ساتھ مخاطب نہیں (۱۱) اور طلاق دے تو طلاق سنی دے اور معتدہ کو ضرر نہ پہنچائے نہ اسے مسکن سے نکالے اور حسب حکم الٰہی مسلمانوں کو گواہ کرلے (۱۲) جس سے وہ دنیا و آخرت کے غموں سے خلاص پائے اور ہر تنگی و پریشانی سے محفوظ رہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کیلئے شبہات دنیا و غمرات موت و شدائد روز قیامت سے خلاص کی راہ نکالے گا اور اس آیت کی نسبت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے علم میں ایک ایسی آیت ہے جسے لوگ محفوظ کرلیں تو ان کی ہر ضرورت و حاجت کے لئے کافی ہے شان نزول عوف بن مالک کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو عوف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی و ناداری کی شکایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ

تمہیں کچھ شک ہو و۱۵ تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا و۱۶ اور حمل والیوں کی

اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ

میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں و۱۷ اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرما

يُسْرًا ﴿۴﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ

دے گا یہ و۱۸ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے ڈرے و۱۹ اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا

وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ﴿۵﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ

اور اسے بڑا ثواب دے گا عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر و۲۰ اور

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا

انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو و۲۱ اور اگر و۲۲ حمل والیاں ہوں تو انہیں نان ونفقہ

عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ

دو یہاں تک کہ ان کے بچہ پیدا ہو و۲۳ پھر اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی

اُجُوْرَهُنَّ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ

اجرت دو و۲۴ اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو و۲۵ پھر اگر باہم مضائقہ کرو و۲۶ تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ

اُخْرٰى ﴿۶﴾ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ

پلانے والی مل جائے گی مقدور والا و۲۷ اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا

بقیہ صفحہ ۱۰۰۴ = پڑھتے رہو عوف نے گھر آکر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا دشمن غافل ہوگیا تھا اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا عوف نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا یہ بکریاں ان کے لئے حلال ہیں حضور نے اجازت دے دی اور یہ آیت نازل ہوئی (۱۳) دونوں جہان میں (۱۴) بوڑھی ہوجانے کی وجہ سے کہ وہ سن ایاس کو پہنچ گئی ہوں سن ایاس ایک قول میں پچپن اور ایک قول میں ساٹھ سال کی عمر ہے اور اصح یہ ہے کہ جس عمر میں بھی حیض منقطع ہوجائے وہی سن ایاس ہے (۱۵) اس میں کہ ان کا حکم کیا ہے شان نزول صحابہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہوگئی جو حیض والی ہوں ان کی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۶) یعنی وہ صغیرہ ہیں یا عمر تو بلوغ کی آگئی مگر ابھی حیض نہ شروع ہوا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے (۱۷) مسئلہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی (۱۸) احکام جو مذکور ہوئے (۱۹) اور اللہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق واجب ہیں انہیں باحتیاط ادا کرے (۲۰) مسئلہ طلاق دی ہوئی عورت کو تا عدت رہنے کے لئے اپنے حسب حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے (۲۱) جگہ میں ان کے مکان کو گھیر کر یا کسی ناموافق کو ان کے شریک مسکن کرکے یا اور کوئی ایسی ایذا دے کر کہ وہ نکلنے پر مجبور ہوں (۲۲) وہ مطلقات (۲۳) کیونکہ ان کی عدت جب ہی تمام ہوگی مسئلہ نفقہ جیسا حاملہ کو دینا واجب ہے ایسا ہی غیر حاملہ کو بھی خواہ اس کو طلاق رجعی دی ہو یا بائن (۲۴) مسئلہ بچہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں باپ کے ذمہ ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پیے یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہوجاتا ہے بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں اس کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں بعد عدت جائز ہے مسئلہ کسی عورت کو معین اجرت پر دودھ پلانے کے لئے مقرر کرنا جائز ہے مسئلہ غیر عورت کی بہ نسبت اجرت پر دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے مسئلہ اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر زیادہ اولیٰ مسئلہ دودھ پلائی پر بچے کو نہلانا اس کے کپڑے دھونا اس کے تیل لگانا اس کی خوارک کا انتظام رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں کی قیمت اس کے والد پر ہے مسئلہ اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا یا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی

فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ

وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے

اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَ

اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ف۲۸ اور کتنے ہی شہر تھے جنھوں نے اپنے رب کے حکم اور اس کے رسولوں

رُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ

سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا ف۲۹ اور انھیں بُری مار دی ف۳۰ تو انھوں نے

وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ

اپنے کئے کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام گھاٹا ہوا اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ

تو اللہ سے ڈرو اے عقل والو وہ جو ایمان لائے ہو بے شک اللہ نے تمھارے لئے عزت

ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا

اتاری ہے وہ رسول ف۳۱ کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انھیں جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَ

اور اچھے کام کئے ف۳۲ اندھیروں سے ف۳۳ اُجالے کی طرف لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور

يَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ

ع ۱/۱۷

مع

مستحق نہیں (۲۵) نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے نہ عورت معاملہ میں تنگی (۲۶) مثلاً ماں غیر عورت کے برابر اجرت پر راضی ہو اور باپ نہ دینا چاہے (۲۷) مطلقہ عورتوں کو اور دودھ پلانے والی عورتوں کو (۲۸) یعنی تنگی معاش کے بعد (۲۹) اس سے حساب آخرت مراد ہے جس کا وقوع یقینی ہے اس لئے صیغہ ماضی سے اس کی تعبیر فرمائی گئی (۳۰) عذاب جہنم کی یا دنیا میں قحط و قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کر کے (۳۱) یعنی وہ عزت رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں (۳۲) کفر و جہل کی (۳۳) ایمان و علم کے

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ

رہیں بے شک اللہ نے اس کے لئے اچھی روزی رکھی ف۳۴ اللہ ہے جس نے سات آسمان

سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا

بنائے ف۳۵ اور انہی کی برابر زمینیں ف۳۶ حکم ان کے درمیان اترتا ہے ف۳۷ تاکہ تم جان لو

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے

ع ۲ ۱۸

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ ۶۶ ۱۰۷ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۲ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ تحریم مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ف۲ اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱﴾ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا ف۳ اور اللہ

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۲﴾ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ

تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی ف۴ سے ایک راز کی بات

حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ

فرمائی ف۵ پھر جب وہ ف۶ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور

(۳۴) جنت جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی منقطع نہ ہوں گی (۳۵) ایک کے اوپر ایک ہر ایک کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ اور ہر ایک کا دوسرے سے فاصلہ پانچ سو برس کی راہ (۳۶) یعنی سات ہیں زمینیں (۳۷) یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری و نافذ ہے یا یہ کہ جبریل امین آسمان سے وحی لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں

(۱) سورۂ تحریم مدنیہ ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو پینتالیس کلمے ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں (۲) شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سرفراز خدمت کیا یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور نے ان کی دلجوئی کے لئے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوش خبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امور امت کے مالک ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہوں گے وہ اس سے خوش ہو گئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے یہ گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انہیں اپنے لئے کیوں حرام کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ و عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی رضاجوئی کے لئے اور ایک قول اس آیت کی شان نزول میں یہ بھی ہے کہ ام المومنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ کو ناگوار گزری اور انہیں رشک ہوا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہن سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا منشاء معلوم تھا فرمایا مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں شہد میں نے پیا ہے اس میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو ہم شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۳) یعنی کفارہ تو ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمائیے یا شہد نوش فرمائیے یا قسم کے اوتار سے یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد انشاء اللہ کہا جائے تاکہ اس کے خلاف کرنے سے حنث (قسم شکنی) نہ ہو مقاتل سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں

أَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا ۖ

کچھ سے چشم پوشی فرمائی ف۸ پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی ف۹ حضور کو کس نے بتایا

قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٣﴾ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ

فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا ف۹ نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ف۱۰ ضرور تمہارے دل راہ

قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَ

سے کچھ ہٹ گئے ہیں ف۱۱ اور اگر ان پر زور باندھو ف۱۲ تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور

صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴿٤﴾ عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ

نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں ان کا رب قریب ہے اگر

طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ

وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے اطاعت والیاں ایمان والیاں

قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ادب والیاں ف۱۳ توبہ والیاں بندگی والیاں ف۱۴ روزہ داریں بیاہیاں اور کنواریاں ف۱۵ اے ایمان

آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا

والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ ف۱۶ جس کے ایندھن آدمی ف۱۷ اور پتھر ہیں ف۱۸ اس پر

مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا

سخت کرّے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں ف۱۹ جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی

بقیہ صفحہ ۱۰۰۷ = کفارہ کا حکم تعلیم امت کے لئے ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینا یمین یعنی قسم ہے (۴) یعنی حضرت حفصہ (۵) ماریہ کو اپنے اوپر حرام کرلینے کی اور اس کے ساتھ یہ فرمایا کہ اس کا کسی پر اظہار نہ کرنا (۶) یعنی حضرت حفصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے (۷) یعنی تحریم ماریہ اور خلافِ شیخین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کردی اور دوسری بات کا ذکر نہ فرمایا یہ شانِ کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی (۸) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۹) جس سے کچھ بھی چھپا نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خطاب فرماتا ہے (۱۰) یہ تم پر واجب ہے (۱۱) کہ تمہیں وہ بات پسند آئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ (۱۲) اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار ہو (۱۳) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور ان کی رضاجو ہوں (۱۴) یعنی کثیر العبادات (۱۵) یہ تخویف ہے ازواجِ مطہرات کو کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آزردہ کیا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دی تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ...... اپنے لطف و کرم سے اور بہتر بی بی عطا فرمائے گا اس تخویف سے ازواجِ مطہرات متأثر ہوئیں اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرفِ خدمت کو ہر نعمت سے زیادہ سمجھا اور حضور کی دلجوئی اور رضا طلبی مقدم جانی لہٰذا آپ نے انہیں طلاق نہ دی (۱۶) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرکے عبادتیں بجالا کر گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کرکے انہیں علم و ادب سکھا کر (۱۷) یعنی کافر (۱۸) یعنی بت وغیرہ مراد یہ ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید الحرارت ہے اور جس طرح دنیا کی آگ لکڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے (۱۹) جو نہایت قوی اور زور آور ہیں اور ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں

يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا

کرتے ہیں ف۲۰ اے کافرو! آج بہانے نہ بناؤ ف۲۱ تمہیں وہی

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

بدلہ ملے گا جو تم کرتے تھے اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے

ع۱ ۱۹

تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ

کو نصیحت ہو جائے ف۲۲ قریب ہے تمہارا رب ف۲۳ تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ

میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رُسوا نہ کرے گا نبی اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ف۲۴ ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے دہنے ف۲۵

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کردے ف۲۶ اور ہمیں بخش دے بے شک تجھے ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ

قدرت ہے اے غیب بتانے والے (نبی) ف۲۷ کافروں پر اور منافقوں پر ف۲۸ جہاد کرو اور ان پر

عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩ ضَرَبَ اللّٰهُ

سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا انجام اللہ کافروں کی

(۲۰) کافروں سے وقت دخول دوزخ کہا جائے گا جبکہ وہ آتش دوزخ کی شدت اور اس کا عذاب دیکھیں گے (۲۱) کیونکہ اب تمہارے لئے کوئی جائے عذر باقی نہیں رہی نہ آج کوئی عذر قبول کیا جائے (۲۲) یعنی توبہ صادقہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے مجتنب رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا توبہ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیساکہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا (۲۳) توبہ قبول فرمانے کے بعد (۲۴) اس میں کفار پر تعریض ہے کہ وہ دن ان کی رسوائی کا ہو گا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے ساتھ والوں کی عزت کا (۲۵) صراط پر اور جب مومن دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا (۲۶) یعنی اس کو باقی رکھ کر دخول جنت تک باقی رہے (۲۷) تلوار سے (۲۸) قول غلیظ اور وعظ بلیغ اور حجت قوی سے

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ

مثال دیتا ہے ۲۹ نوح کی عورت اور لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا

میں دو سزاوارِ قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انھوں نے ان سے دغا کی ۳۰ تو وہ اللہ کے

مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَضَرَبَ

سامنے انھیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا ۳۱ کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ ۳۲ اور اللہ

اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ

وقف لازم

مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے ۳۳ فرعون کی بی بی ۳۴ جب اس نے عرض کی اے میرے رب

لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَ

میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا ۳۵ اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے ۳۶ اور

نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ

مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش ۳۷ اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ

پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں

رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ ع

ع ۲ ۲۰

۳۸ اور اس کی کتابوں ۳۹ کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی

(۲۹) اس بات میں کہ انہیں ان کے کفر اور مومنین کی عداوت کیا جائے گا اور اس کفر و عداوت کے ہوتے ہوئے ان کا نسب اور مومنین و مقربین کے ساتھ ان کی قرابت و رشتہ داری انہیں کچھ نفع نہ دے گی (۳۰) دین میں کفر اختیار کیا حضرت نوح کی عورت واہلہ اپنی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت واعلہ اپنا نفاق چھپاتی تھی اور جو مہمان آپ کے یہاں آتے تھے آگ جلا کر اپنی قوم کو ان کے آنے سے خبردار کرتی تھی (۳۱) ان سے وقت موت یا روز قیامت (اور تعبیر صیغہ ماضی سے) بلحاظ تحقیق وقوع کے ہے (۳۲) یعنی اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ کیونکہ تمہارے اور ان انبیاء کے درمیان تمہارے کفر کے باعث علاقہ باقی نہ رہا (۳۳) کہ انہیں دوسرے کی معصیت ضرر نہیں دیتی (۳۴) جن کا نام آسیہ بنت مزاحم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو مغلوب کیا تو یہ آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت عذاب کئے انہیں چومیخا کیا اور بھاری چکی سینہ پر رکھی اور دھوپ میں ڈال دیا جب فرعونی ان کے پاس سے ہٹتے تو فرشتے ان پر سایہ کرتے (۳۵) اللہ تعالیٰ نے ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہو گئی (۳۶) فرعون کے کام سے یا اس کا شرک و کفر و ظلم مراد ہے یا اس کا قرب (۳۷) یعنی فرعون کے دین والوں سے چنانچہ یہ دعا ان کی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھا کر جنت میں داخل کی گئیں (۳۸) رب کی باتوں سے شرائع و احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائے (۳۹) کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں تھیں

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ ۶۷ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۳۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ ملک مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اسمیں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ؗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ۝۱

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک ۲ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو ۳ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے ۴ اور

هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ۝۲ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى

اور وہی عزت والا بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن

فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ

کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے ۵ تو نگاہ اٹھا کر دیکھ ۶ تجھے کوئی رخنہ نظر

فُطُوْرٍ ۝۳ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ

آتا ہے پھر دوبارہ نگاہ اٹھا ۷ نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی

هُوَ حَسِيْرٌ ۝۴ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا

۸ اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ۹ چراغوں سے آراستہ کیا ۱۰ اور انہیں شیطانوں کیلئے

لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مار کیا ۱۱ اور ان کے لئے ۱۲ بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا ۱۳ اور جنہوں نے اپنے رب

(۱) سورۃ الملک مکیہ ہے اس میں دو رکوع تیس آیتیں تین سو تیس کلمے ایک ہزار تین سو تیرہ حرف ہیں حدیث میں ہے کہ سورۂ ملک شفاعت کرتی ہے (ترمذی وابو داؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انہیں خیال نہ تھا وہ صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے رہے یہاں تک کہ تمام کی تو خیمہ والے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اور تھی وہاں قبر اور صاحب قبر سورہ ملک پڑھتے تھے یہاں تک کہ ختم کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مانعہ منجیہ ہے عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے (الترمذی وقال غریب) (۲) جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت (۳) دنیا کی زندگی میں (۴) یعنی کون زیادہ مطیع و مخلص ہے (۵) یعنی آسمانوں کی پیدائش سے قدرت الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم استوار مستقیم مستوی متناسب بنائے (۶) آسمان کی طرف بار دگر (۷) اور بار بار دیکھ (۸) کہ بار بار کی جستجو سے بھی کوئی خلل نہ پا سکے گی (۹) جو زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے (۱۰) یعنی ستاروں سے (۱۱) کہ جب شیاطین آسمان کی طرف ان کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے پہنچیں تو کواکب سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے (۱۲) یعنی شیاطین کے (۱۳) آخرت میں

بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٦﴾ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا

کے ساتھ کفر کیا ف۱۴ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی بُرا انجام جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا

لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا

(چنگھاڑنا) سنیں گے کہ جوش مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں

فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا

ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ف۱۵ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا ف۱۶ کہیں گے کیوں نہیں بےشک ہمارے پاس

نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي

ڈر سنانے والے تشریف لائے ف۱۷ پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اُتارا تم تو نہیں مگر بڑی

ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ

گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ف۱۸ تو دوزخ والوں میں نہ

السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ

ہوتے اب اپنے گناہ کا اقرار کیا ف۱۹ تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو بےشک

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَ

وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ف۲۰ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ف۲۱ اور

أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا

تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں کی جانتا ہے ف۲۲ کیا وہ

(۱۴) خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے (۱۵) مالک اور ان کے اعوان بطریق توبیخ (۱۶) یعنی اللہ کا نبی جو تمہیں عذاب الٰہی کا خوف دلاتا (۱۷) اور انہوں نے احکام الٰہی پہنچائے اور خدا کے غضب اور عذاب آخرت سے ڈرایا (۱۸) رسولوں کی ہدایت اور اس کو مانتے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ تکلیف کا مدار ادلہ سمعیہ وعقلیہ دونوں پر ہے اور دونوں حجتیں ملزمہ ہیں (۱۹) کہ رسولوں کی تکذیب کرتے تھے اور اس وقت کا اقرار کچھ نافع نہیں (۲۰) اور اس پر ایمان لاتے ہیں (۲۱) ان کی نیکیوں کی جزا (۲۲) اس پر کچھ مخفی نہیں شان نزول مشرکین آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خدا سن نہ پائے اس پر آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی یہ کوشش فضول ہے

يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

نہ جانے جس نے پیدا کیا ف۲۳ اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار وہی ہے جس نے تمہارے لئے

الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ

زمین رام (تابع) کردی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ ف۲۴ اور اسی کی

النُّشُورُ ﴿١٥﴾ ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا

طرف اٹھنا ہے ف۲۵ کیا تم اس سے نڈر ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے ف۲۶ جبھی وہ

هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ

کانپتی رہے ف۲۷ یا تم نڈر ہو گئے اس سے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تم پر پتھراؤ بھیجے ف۲۸

فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ

تو اب جانو گے ف۲۹ کیسا تھا میرا ڈرانا اور بے شک ان سے اگلوں نے جھٹلایا ف۳۰ تو کیسا

كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ

ہوا میرا انکار ف۳۱ اور کیا انھوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے ف۳۲ اور سمیٹتے

مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا

انھیں کوئی نہیں روکتا ف۳۳ سوا رحمٰن کے ف۳۴ بے شک وہ سب کچھ دیکھتا ہے یا وہ کونسا

الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ

تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے ف۳۵ کافر نہیں

(۲۳) اپنی مخلوق کے احوال کو (۲۴) جو اس نے تمہارے لئے پیدا فرمائی (۲۵) قبروں سے جزا کے لئے (۲۶) جیسا قارون کو دھنسایا (۲۷) تاکہ تم اس کے اسفل میں پہنچو (۲۸) جیسا لوط علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا (۲۹) یعنی عذاب دیکھ کر (۳۰) یعنی پہلی امتوں نے (۳۱) جب میں نے انہیں ہلاک کیا (۳۲) ہوا میں اڑتے وقت (۳۳) پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے (۳۴) یعنی باوجودیکہ پرندے بوجھل موٹے جسیم ہوتے ہیں اور شے ثقیل طبعاً پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے رکے ہوئے ہیں اور وہ نہ روکے تو گر پڑیں (۳۵) اگر وہ تمہیں عذاب کرنا چاہے

إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ

مگر دھوکے میں ف۳۶ یا کونسا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی روک لے ف۳۷

بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ

بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ف۳۸ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے ف۳۹

أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ

زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ف۴۰ سیدھی راہ پر ف۴۱ تم فرماؤ ف۴۲ وہی ہے

الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا

جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے ف۴۳ کتنا کم

مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ

حق مانتے ہو ف۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی

تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾

طرف اٹھائے جاؤ گے ف۴۵ اور کہتے ہیں ف۴۶ یہ وعدہ ف۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ

تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۴۸ پھر جب اسے ف۴۹

زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ

پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے ف۵۰ اور ان سے فرمادیا جائیگا ف۵۱ یہ ہے جو تم

(۳۶) یعنی کافر شیطان اس فریب میں ہیں کہ ان پر عذاب نازل نہ ہوگا (۳۷) یعنی اس کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں (۳۸) کہ حق سے قریب نہیں ہوتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کافر و مومن کے لئے ایک مثل بیان فرمائی (۳۹) نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں (۴۰) راستہ کو دیکھتا (۴۱) جو منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے مقصود اس مثل کا یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگردان جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم نہ راہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا پہچانتا چلتا ہے (۴۲) اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے کہ جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ (۴۳) جو آلات علم ہیں لیکن تم نے ان قویٰ سے فائدہ نہ اٹھایا جو سنا وہ نہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا (۴۴) کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے قویٰ اور آلات ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لئے وہ عطا ہوئے یہی سبب ہے کہ شرک و کفر میں مبتلا ہوتے ہو (۴۵) روز قیامت حساب و جزا کے لئے (۴۶) مسلمانوں سے تمسخر و استہزاء کے طور پر (۴۷) عذاب یا قیامت کا (۴۸) یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سناتا ہوں اتنے ہی کا مامور ہوں اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں (۴۹) یعنی عذاب موعود کو (۵۰) چہرے سیاہ پڑ جائیں گے وحشت و غم صورتیں خراب ہو جائیں گی (۵۱) جہنم کے فرشتے کہیں گے

تدعون ﴿۲۷﴾ قل ارءیتم ان اهلکنی الله ومن معی او رحمنا

مانگتے تھے ف۵۲ تم فرماؤ ف۵۳ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ف۵۴ ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے ف۵۵

فمن یجیر الکفرین من عذاب الیم ﴿۲۸﴾ قل هو الرحمن امنا

تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچا لے گا ف۵۶ تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ف۵۷ ہم اس پر

به وعلیه توکلنا فستعلمون من هو فی ضلل مبین ﴿۲۹﴾ قل

ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا تو اب جان جاؤ گے ف۵۸ کون کھلی گمراہی میں ہے تم فرماؤ

ارءیتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین ﴿۳۰﴾

بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے ف۵۹ تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا ف۶۰

سورۃ القلم ۶۸ مکیۃ ۲ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ایاتہا ۵۲ رکوعاتہا ۲

سورۃ قلم مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

ن والقلم وما یسطرون ﴿۱﴾ ما انت بنعمة ربک بمجنون ﴿۲﴾ و

قلم ف۲ اور ان کے لکھے کی قسم ف۳ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ف۴ اور

ان لک لاجرا غیر ممنون ﴿۳﴾ وانک لعلی خلق عظیم ﴿۴﴾ فستبصر

ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے ف۵ اور بے شک تمہاری خُوبُو (خلق) بڑی شان کی ہے ف۶ تو اب کوئی دم جاتا

ویبصرون ﴿۵﴾ بایکم المفتون ﴿۶﴾ ان ربک هو اعلم بمن ضل

ہے کہ تم بھی دیکھ لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ف۷ کہ تم میں کون مجنون تھا بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ

(۵۲) اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ اب دیکھو لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی (۵۳) اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار مکہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں (۵۴) یعنی میرے اصحاب کو (۵۵) اور ہماری عمریں دراز کردے (۵۶) تمہیں تو اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہماری موت تمہیں کیا فائدہ دے گی (۵۷) جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں (۵۸) یعنی وقت عذاب (۵۹) اور اتنی گہرائی میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آسکے (۶۰) کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھے انہیں کیوں عبادت میں اس قادر برحق کا شریک کرتے ہو

(۱) اس سورت کا نام سورۂ نون و سورۂ قلم ہے یہ سورۃ مکیہ ہے اس میں دو رکوع باون آیتیں تین سو کلمے ایک ہزار دو سو چھپن حرف ہیں (۲) اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ذکر فرمائی اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی و دنیوی مصالح و فوائد وابستہ ہیں اور یا قلم اعلیٰ مراد ہے جو نوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلہ زمین و آسمان کے برابر ہے اس نے بحکم الٰہی لوح محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام امور لکھ دیئے (۳) یعنی اعمال بنی آدم علیہ السلام کے نگہبان فرشتوں کے لکھے کی قسم (۴) اس کا لطف و کرم تمہارے شامل حال ہے اس نے تم پر انعام و احسان فرمائے نبوت اور حکمت عطا کی فصاحت تامہ عقل کامل پاکیزہ خصائل پسندیدہ اخلاق عطا کئے مخلوق کے لئے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علیٰ وجہ الکمال عطا فرمائے ہر عیب سے ذات عالی صفات کو پاک رکھا اس میں کفار کے اس مقولہ کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا یٰاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ (۵) تبلیغ رسالت و اظہار نبوت اور خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بیہودہ باتوں اور افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا (۶) حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق و محاسن افعال کی تکمیل و تتمیم کے لئے مبعوث فرمایا (۷) یعنی اہل مکہ بھی جب ان پر عذاب نازل ہو گا

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾

سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾

وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو ف۸ تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ف۹ ذلیل

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ

بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا ف۱۰ بھلائی سے بڑا روکنے والا ف۱۱ حد سے بڑھنے والا گنہگار ف۱۲ درشت خو ف۱۳ اس سب پر طرہ یہ کہ

زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ

اس کی اصل میں خطا ف۱۴ اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں ف۱۵ کہتا ہے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ

کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ف۱۶ قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے ف۱۷ بیشک ہم نے انہیں جانچا ف۱۸ جیسا اس

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

باغ والوں کو جانچا تھا ف۱۹ جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کھیت کو کاٹ لیں گے ف۲۰ اور ان شاء اللہ نہ کہا ف۲۱

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ

تو اس پر ف۲۲ تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا ف۲۳ اور وہ سوتے تھے تو صبح رہ گیا ف۲۴

كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ

جیسے پھل ٹوٹا ہوا ف۲۵ پھر انہوں نے صبح ہوتے ایک دوسرے کو پکارا کہ تڑکے اپنی کھیتی کو چلو اگر

(۸) دین کے معاملہ میں ان کی رعایت کرکے (۹) کہ جھوٹی اور باطل باتوں پر قسمیں کھانے میں دلیر ہے مراد اس سے یا ولید بن مغیرہ ہے یا اسود بن یغوث یا اخنس بن شریق آگے اس کی صفتوں کا بیان ہوتا ہے (۱۰) تاکہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالے (۱۱) بخیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ بھلائی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا (۱۲) فاجر بدکار (۱۳) بدمزاج بدزبان (۱۴) یعنی بدگوہر تو اس سے افعال خبیثہ کا صدور کیا عجب مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جاکر کہا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا تو اس سے ہے فائدہ ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرمادیئے اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوتی ہے (۱۵) یعنی قرآن مجید (۱۶) اور اس سے اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ جھوٹ ہے اور اس کا یہ کہنا اس کا نتیجہ ہے کہ ہم نے اس کو مال اور اولاد دی (۱۷) یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اس کی بدباطنی کی علامت اس کے چہرہ پر نمودار کردیں گے تاکہ اس کے لئے سبب عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہو گا ہی مگر دنیا میں بھی یہ خبر پوری ہو کر رہی اور اس کی ناک دشیلی ہو گئی کہتے ہیں کہ بدر میں اس کی ناک کٹ گئی کذا قِيْلَ خَازِنٌ وَمَدَارِكُ وَجَلَالَيْنِ وَاعْتِرَاضُ عَلَيْهِ بِاَنَّ وَلِيْدًا كَانَ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا قَبْلَ بَدْرٍ (۱۸) یعنی اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے جو آپ نے فرمائی تھی کہ یارب انہیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی چنانچہ اہل مکہ قحط کی ایسی مصیبت میں مبتلا کئے گئے کہ وہ بھوک کی شدت میں مردار اور ہڈیاں تک کھاگئے اور اس طرح آزمائش میں ڈالے گئے (۱۹) اس باغ کا نام ضروان تھا یہ باغ صنعاء یمن سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر سر راہ تھا اس کا مالک ایک مرد صالح تھا جو باغ کے میوے کثرت سے فقراء کو دیتا تھا جب باغ میں جاتا فقراء کو بلالیتا

كُنتُمْ صٰرِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا

تمھیں کاٹنی ہے تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین

الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا

تمھارے باغ میں آنے نہ پائے اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے ف۲۶ پھر جب اسے دیکھاف۲۷

قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ

بولے بے شک ہم راستہ بہک گئے ف۲۸ بلکہ ہم بے نصیب ہوئے ف۲۹ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا

أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾ قَالُوا سُبْحٰنَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ ﴿٢٩﴾

میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے ف۳۰ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بے شک ہم ظالم تھے

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾ قَالُوا يٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا

اب ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا ف۳۱ بولے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم

طٰغِينَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُونَ ﴿٣٢﴾

سرکش تھے ف۳۲ امید ہے ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں ف۳۳

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّ

مار ایسی ہوتی ہے ف۳۴ اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۳۵ بے شک

لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيمِ ﴿٣٤﴾ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ

ڈر والوں کے لئے ان کے رب کے پاس ف۳۶ چین کے باغ ہیں ف۳۷ کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کا

بقیہ صفحہ ۱۰۱۶ = تمام گرے پڑے میوے فقراء لے لیتے اور باغ میں بستر بچھا دیئے جاتے جب میوے توڑے جاتے تو جتنے میوے بستروں پر گرتے وہ بھی فقراء کو دیئے جاتے اور جو خالص اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی دسواں حصہ فقراء کو دے دیتا اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اس نے فقراء کے حقوق بہت زیادہ مقرر کئے تھے اس کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے کنبہ بہت ہے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگ دست ہو جائیں گے آپس میں مل کر قسمیں کھائیں کہ صبح تڑکے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے باغ میں چل کر میوے توڑ لیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے (۲۰) تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو (۲۱) یہ لوگ تو قسمیں کھا کر سو گئے (۲۲) یعنی باغ پر (۲۳) یعنی ایک بلا آئی بحکم الٰہی آگ نازل ہوئی اور باغ کو جلا کر گئی (۲۴) وہ باغ (۲۵) اور ان لوگوں کو کچھ خبر نہیں یہ صبح تڑکے اٹھے (۲۶) کہ کسی مسکین کو نہ آنے دیں گے اور وہ تمام میوہ اپنے قبضہ میں لائیں گے (۲۷) یعنی باغ کو اس میں میوہ کا نام و نشان نہیں (۲۸) یعنی کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہمارا باغ تو بہت میوہ دار ہے پھر جب غور کیا اور اس کے در و دیوار کو دیکھا اور پہچانا کہ اپنا ہی باغ ہے تو بولے (۲۹) اس کے منافع سے مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کر کے (۳۰) اور اس ارادہ بد سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجا لاتے (۳۱) اور آخر کار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے متجاوز ہو گئے (۳۲) کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا اور باپ دادا کے نیک طریقہ کو چھوڑا (۳۳) اس کے عفو و کرم کی امید رکھتے ہیں ان لوگوں نے صدق و اخلاص سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے عوض اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام باغ حیوان تھا اور اس میں کثرت پیداوار اور لطافت آب و ہوا کا یہ عالم تھا کہ اس کے انگوروں کا ایک خوشہ ایک گدھے پر بار کیا جاتا تھا (۳۴) اے کفار مکہ ہوش میں آؤ یہ تو دنیا کی مار ہے (۳۵) عذاب آخرت کو اور اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے (۳۶) یعنی آخرت میں (۳۷) شان نزول مشرکین نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر مرنے کے بعد پھر ہم اٹھائے بھی گئے تو وہاں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا درجہ بلند ہو گا جیسے کہ دنیا میں ہمیں آسائش ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو آگے آتی ہے

كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ

سا کر دیں ۳۸ تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو ۳۹ کیا تمہارے لئے کوئی کتاب ہے اس میں

تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا

پڑھتے ہو کہ تمہارے لئے اس میں جو تم پسند کرو یا تمہارے لئے ہم پر کچھ قسمیں ہیں

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ

قیامت تک پہونچتی ہوئی ۴۰ کہ تمہیں ملے گا جو کچھ دعوٰی کرتے ہو ۴۱ تم ان سے ۴۲ پوچھو ان میں کون سا

زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ ع ۱۵

اس کا ضامن ہے ۴۳ یا ان کے پاس کچھ شریک ہیں ۴۴ تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر سچے ہیں ۴۵

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾

جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) ۴۶ اور سجدہ کو بلائے جائیں گے ۴۷ تو نہ کرسکیں گے ۴۸

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

نیچی نگاہیں کئے ہوئے ۴۹ ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بے شک دنیا میں سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے ۵۰

وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

جب تندرست تھے ۵۱ تو جو اس بات کو ۵۲ جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دو ۵۳

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ

قریب ہے کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے ۵۴ جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بے شک میری خفیہ تدبیر

(۳۸) اور ان مخلص فرمانبرداروں کو ان معاند باغیوں پر فضیلت نہ دیں گے ہماری نسبت ایسا گمان فاسد (۳۹) جہالت ہے (۴۰) جو منقطع نہ ہوں اس مضمون کی (۴۱) اپنے لئے اللہ تعالٰی کے نزدیک خیر و کرامت کا اب اللہ تعالٰی اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے (۴۲) یعنی کفار سے (۴۳) کہ آخرت میں انہیں مسلمانوں سے بہتر یا ان کے برابر ملے گا (۴۴) جو اس دعوے میں ان کی موافقت کریں اور ذمہ دار بنیں (۴۵) حقیقت میں وہ باطل پر ہیں نہ ان کے پاس کوئی کتاب جس میں یہ مذکور ہو جو وہ کہتے ہیں نہ اللہ تعالٰی کا کوئی عہد نہ کوئی ان کا ضامن نہ موافق (۴۶) جمہور کے نزدیک کشف ساق شدت و صعوبت امر سے عبارت ہے جو روز قیامت حساب و جزا کے لئے پیش آئے گی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے سلف کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اس کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالٰی کی طرف تفویض کرتے ہیں (۴۷) یعنی کفار و منافقین بطریق امتحان و توبیخ (۴۸) ان کی پیٹھیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہو جائیں گی (۴۹) کہ ان پر ذلت و ندامت چھائی ہوئی ہوگی (۵۰) اور اذانوں اور تکبیروں میں حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے ساتھ انہیں نماز و سجدے کی دعوت دی جاتی تھی (۵۱) باوجود اس کے سجدہ نہ کرتے تھے اسی کا نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے (۵۲) یعنی قرآن مجید کو (۵۳) میں اس کو سزا دوں گا (۵۴) اپنے عذاب کی طرف اس طرح کہ باوجود معصیتوں اور نافرمانیوں کے انہیں صحت و رزق سب کچھ ملتا رہے گا اور دمبدم عذاب قریب ہوتا جائے گا

مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ

بہت پکی ہے ف۵۵ یا تم ان سے اُجرت مانگتے ہو ف۵۶ کہ وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں ف۵۷ یا ان کے پاس

الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ

غیب ہے ف۵۸ کہ وہ لکھ رہے ہیں ف۵۹ تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو ف۶۰ اور اس مچھلی والے کی طرح

الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

نہ ہونا ف۶۱ جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا ف۶۲ اگر اس کے رب کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی ف۶۳

لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ

تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا ف۶۴ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا

سزاواروں (حقداروں) میں کرلیا اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے جب

سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

قرآن سنتے ہیں ف۶۵ اور کہتے ہیں ف۶۶ یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ ف۶۷ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے ف۶۸

سورۃ الحاقۃ مکیۃ ۶۹ ۷۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتہا ۵۲ رکوعاتہا ۲

سورۃ حاقہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ

وہ حق ہونے والی ف۲ کیسی وہ حق ہونے والی ف۳ اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی ف۴ ثمود اور عاد نے اس سخت

(۵۵) میرا عذاب شدید ہے (۵۶) رسالت کی تبلیغ پر (۵۷) اور تاوان کا ان پر ایسا بار گراں ہے جس کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے (۵۸) غیب سے مراد یہاں لوح محفوظ ہے (۵۹) اس سے جو کچھ کہتے ہیں (۶۰) جو وہ ان کے حق میں فرمائے اور چندے ان کی ایذاؤں پر صبر کرو (قِيْلَ اِنَّهٗ مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ السَّيْفِ) (۶۱) قوم پر تعجیل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں (۶۲) مچھلی کے پیٹ میں غم سے (۶۳) اور اللہ تعالیٰ ان کے عذر و دعا قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا (۶۴) لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی (۶۵) اور بغض و عداوت کے نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں شان نزول منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کر کے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہو گئی ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آچکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جدوجہد بھی مثل ان کے اور مکائد کے جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے بیکار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے (۶۶) براہ حسد و عناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں (۶۷) یعنی قرآن شریف یا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۶۸) جنوں کے لئے بھی اور انسانوں کے لئے بھی یاد کر معنی فضل و شرف کے ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے شرف ہیں ان کی طرف جنون کی نسبت کرنا کور باطنی ہے (مدارک)

(۱) سورۂ حاقہ مکیہ ہے اس میں دو رکوع باون آیتیں دو سو چھپن کلمے ایک ہزار چار سو تیس حرف ہیں (۲) یعنی قیامت جو حق و ثابت ہے اور اس کا وقوع یقینی و قطعی ہے جس میں کوئی شک نہیں (۳) یعنی وہ نہایت عجیب و عظیم الشان ہے (۴) جس کے اہوال و احوال اور شدائد تک فکر انسانی کا طائر پرواز نہیں کر سکتا

بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا

صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو ثمود تو ہلاک کیے گئے حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ف۵ اور رہے عاد وہ ہلاک کیے گئے

بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ

نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگا دی سات راتیں اور آٹھ دن ف۶

حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾

لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں ف۷ دیکھو بچھڑے ہوئے ف۸ گویا وہ کھجور کے ڈھنڈ (سوکھے تنے) ہیں گرے ہوئے

فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَ

تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو ف۹ اور فرعون اور اس سے اگلے ف۱۰ اور

الْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً

الٹنے والی بستیاں ف۱۱ خطا لائے ف۱۲ تو انھوں نے اپنے رب کے رسولوں کا حکم نہ مانا ف۱۳ تو اس نے انھیں بڑھی چڑھی

رَابِيَةً ﴿۱۰﴾ إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ

گرفت سے پکڑا بے شک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ف۱۴ ہم نے تمھیں ف۱۵ کشتی میں سوار کیا ف۱۶ کہ اسے ف۱۷ تمھارے لئے

تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾

یادگار کریں ف۱۸ اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو ف۱۹ پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک دم

وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ

اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعتہً چورا کر دیئے جائیں وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی

(۵) یعنی سخت ہولناک آواز سے (۶) چہار شنبہ سے چہار شنبہ تک آخر ماہ شوال میں نہایت تیز سردی کے موسم میں (۷) یعنی ان دنوں میں (۸) کہ موت نے انھیں ایسا ڈھا دیا (۹) کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز جب صبح کو وہ سب لوگ ہلاک ہو گئے تو ہواؤں نے انھیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیا اور ایک بھی باقی نہ رہا (۱۰) اس سے بھی پہلی امتوں کے کفار (۱۱) نافرمانیوں کی شامت سے مثل قوم لوط کی بستیوں کے یہ سب (۱۲) افعال قبیحہ و معاصی و شرک کے مرتکب ہوئے (۱۳) جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے (۱۴) اور وہ درختوں عمارتوں پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہو گیا تھا یہ بیان طوفان نوح کا ہے علیہ السلام کی (۱۵) جب کہ تم اپنے آباء کے اصلاب میں تھے حضرت نوح علیہ السلام (۱۶) اور حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ والوں کو جو ان پر ایمان لائے تھے نجات دی اور باقیوں کو غرق کیا (۱۷) یعنی مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو (۱۸) کہ سبب عبرت و نصیحت ہو (۱۹) کام کی باتوں کو تاکہ ان سے نفع اٹھائے

الواقعة ﴿١٥﴾ وانشقت السماء فهي يومئذ واهية ﴿١٦﴾ والملك على

وہ ہونے والی ف۲۰ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا ف۲۱ اور فرشتے اس کے

أرجائها ۚ ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية ﴿١٧﴾ يومئذ

کناروں پر کھڑے ہوں گے ف۲۲ اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے ف۲۳ اس دن

تعرضون لا تخفى منكم خافية ﴿١٨﴾ فأما من أوتي كتابه

تم سب پیش ہوگے ف۲۴ کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی تو وہ جو اپنا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا

بيمينه فيقول هاؤم اقرءوا كتابيه ﴿١٩﴾ إني ظننت أني

جائے گا ف۲۵ کہے گا لو میرے نامہ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے

ملاق حسابيه ﴿٢٠﴾ فهو في عيشة راضية ﴿٢١﴾ في جنة عالية ﴿٢٢﴾

حساب کو پہونچوں گا ف۲۶ تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں

قطوفها دانية ﴿٢٣﴾ كلوا واشربوا هنيئا بما أسلفتم في الأيام

جس کے خوشے جھکے ہوئے ف۲۷ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں

الخالية ﴿٢٤﴾ وأما من أوتي كتابه بشماله فيقول يا ليتني لم

آگے بھیجا ف۲۸ اور وہ جو اپنا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ف۲۹ کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا

أوت كتابيه ﴿٢٥﴾ ولم أدر ما حسابيه ﴿٢٦﴾ يا ليتها كانت القاضية ﴿٢٧﴾

نوشتہ نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی طرح موت ہی قصہ چکا جاتی ف۳۰

(۲۰) یعنی قیامت قائم ہو جائے گی (۲۱) یعنی وہ نہایت کمزور ہو گا باوجود اس کے کہ پہلے بہت مضبوط و مستحکم تھا (۲۲) یعنی جن فرشتوں کا مسکن آسمان ہے وہ اس کے پھٹنے پر اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے پھر بحکمِ الٰہی اتر کر زمین کا احاطہ کریں گے (۲۳) حدیث شریف میں ہے کہ حاملینِ عرش آج کل چار ہیں روزِ قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہو جائیں گے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانے (۲۴) اللہ تعالیٰ کے حساب کے لئے (۲۵) یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں ہے اور نہایت فرح و سرور کے ساتھ اپنی جماعت اور اپنے اہل و اقارب سے (۲۶) یعنی مجھے دنیا میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا (۲۷) کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں بآسانی لے سکیں اور ان لوگوں سے کہا جائے گا (۲۸) یعنی جو اعمالِ صالحہ کہ دنیا میں تم نے آخرت کے لئے کئے (۲۹) جب اپنے نامہ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے بد اعمال مکتوب پائے گا تو شرمندہ و رسوا ہو کر (۳۰) اور حساب کے لئے اٹھایا نہ جاتا اور یہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی

مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾

میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال ۳۱ میرا سب زور جاتا رہا ۳۲ اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ۳۳

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا

پھر اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے ۳۴ اسے

فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ

پرو دو ۳۵ بے شک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ۳۶ اور مسکین کو

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا

کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا ۳۷ تو آج یہاں ۳۸ اس کا کوئی دوست نہیں ۳۹ اور نہ

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ

کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار ۴۰ تو مجھے قسم ان

ع ۱ ۵

بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّ

چیزوں کی جنھیں تم دیکھتے ہو اور جنھیں تم نہیں دیکھتے ۴۱ بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسول ۴۲ سے باتیں ہیں ۴۳ اور

مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ

اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ۴۴ کتنا کم یقین رکھتے ہو ۴۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ۴۶

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ

کتنا کم دھیان کرتے ہو ۴۷ اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر

(۳۱) جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھا وہ ذرا بھی میرا عذاب ٹال نہ سکا (۳۲) اور میں ذلیل و محتاج رہ گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہوگی کہ دنیا میں جو حجتیں میں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہوگئیں اب اللہ تعالیٰ جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا (۳۳) اس طرح کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو (۳۴) فرشتوں کے ہاتھ سے (۳۵) یعنی وہ زنجیر اس میں اس طرح داخل کر دو جیسے کسی چیز میں ڈورا پرو دیا جاتا ہے (۳۶) اس کی عظمت و وحدانیت کا معتقد نہ تھا (۳۷) نہ اپنے نفس کو نہ اپنے اہل کو نہ دوسروں کو اس میں اشارہ ہے کہ وہ بعث کا قائل نہ تھا کیونکہ مسکین کا کھانا دینے والا مسکین سے تو کسی بدلہ کی امید رکھتا ہی نہیں محض رضائے الٰہی و ثواب آخرت کی امید پر مسکین کو دیتا ہے اور جو بعث و آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کو کھلانے کی کیا غرض (۳۸) یعنی آخرت میں (۳۹) جو اسے کچھ نفع پہنچائے یا شفاعت کرے (۴۰) کفار بد اطوار (۴۱) یعنی تمام مخلوقات کی قسم جو تمہارے دیکھنے میں آئے اس کی بھی جو نہ آئے اس کی بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ مَا تُبْصِرُوْنَ سے دنیا اور مَا لَا تُبْصِرُوْنَ سے آخرت مراد ہے اس کی تفسیر میں مفسرین کے اور بھی کئی قول ہیں (۴۲) محمد مصطفیٰ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴۳) جو ان کے رب عزوجل نے فرمائیں (۴۴) جیسا کہ کفار کہتے ہیں (۴۵) بالکل بے ایمان ہو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ نہ یہ شعر ہے نہ اس میں شعریت کی کوئی بات پائی جاتی ہے (۴۶) جیسا کہ تم میں سے بعضے کافر اس کتاب الٰہی کی نسبت کہتے ہیں (۴۷) نہ اس کتاب کی ہدایات کو دیکھتے ہو نہ اس کی تعلیموں پر غور کرتے ہو کہ اس میں کیسی روحانی تعلیم ہے نہ اس کی فصاحت و بلاغت اور اعجاز بے مثالی پر غور کرتے ہو جو یہ سمجھو کہ یہ کلام

عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا

ایک بات بھی بنا کر کہتے ف۴۸ ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ان کی

مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ

رگ دل کاٹ دیتے ف۴۹ پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا اور بے شک یہ قرآن ڈر

لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى

والوں کو نصیحت ہے اور ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں اور بے شک وہ کافروں پر

الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٥٢﴾

حسرت ہے ف۵۰ اور بے شک وہ یقینی حق ہے ف۵۱ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو ف۵۲

سُورَةُ الْمَعَارِجِ ۷۰ — مَكِّيَّةٌ ۷۹ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتها ۴۴ — رکوعاتها ۲

سورۂ معارج مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ﴿١﴾ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ﴿٢﴾ مِنَ

ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر ہونے والا ہے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں ف۲ وہ

اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ

ہوگا اللہ کی طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے ف۳ ملائکہ اور جبریل ف۴ اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں ف۵ وہ عذاب

مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ﴿٤﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّهُمْ

اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ف۶ تو تم اچھی طرح صبر کرو ف۷ وہ اسے

(۴۸) جو ہم نے نہ فرمائی ہوتی تو (۴۹) جس کے کٹتے ہی موت واقع ہو جاتی ہے (۵۰) کہ وہ روز قیامت جب قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے (۵۱) کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں (۵۲) اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمہاری طرف اپنے اس کلام جلیل کی وحی فرمائی

(۱) سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں دو رکوع چوالیس آیتیں دو سو چوبیس کلمے نو سو انتیس حرف ہیں (۲) شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو عذاب الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھو تو انہوں نے حضور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کرنے والا نضر بن حارث تھا اس نے دعا کی تھی کہ یارب اگر یہ قرآن حق ہو اور تیرا کلام ہو تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج ان آیتوں میں ارشاد فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں عذاب جو ان کے لئے مقدر ہے ضرور آنا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا (۳) یعنی آسمانوں کا (۴) جو فرشتوں میں مخصوص فضل و شرف رکھتے ہیں (۵) یعنی اس مقام قرب کی طرف جو آسمان میں اس کے اوامر کا جائے نزول ہے (۶) وہ روز قیامت ہے جس کے شدائد کافروں کی نسبت تو اتنے دراز ہوں گے اور مومن کے لئے ایک فرض نماز سے بھی سبک تر ہوگا (۷) یعنی عذاب کو

يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ؕ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ﴿۸﴾ وَ

دُور سمجھ رہے ہیں ف۸ اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں ف۹ جس دن آسمان ہوگا جیسی گلی چاندی اور

تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ﴿۹﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۚ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ

پہاڑ ایسے ہلکے ہو جائیں گے جیسے اون ف۱۰ اور کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پوچھے گا ف۱۱ ہوں گے انہیں دیکھتے ہوئے

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ۙ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ

ف۱۲ مجرم ف۱۳ آرزو کرے گا کاش اس دن کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دے دے اپنے بیٹے اور اپنی جورو

وَاَخِيْهِ ۙ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ

اور اپنا بھائی اور اپنا کنبہ جس میں اس کی جگہ ہے اور جتنے زمین میں ہیں سب

ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ﴿۱۴﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ

پھر یہ بدلا دینا اسے بچالے ہرگز نہیں ف۱۴ وہ تو بھڑکتی آگ ہے کھال اتار لینے والی بلا رہی ہے ف۱۵ اس کو جس نے پیٹھ دی اور

وَتَوَلّٰى ۙ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ

منہ پھیرا ف۱۶ اور جوڑ کر سینت رکھا (محفوظ کر لیا) ف۱۷ بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص جب اسے

الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ

برائی پہونچے ف۱۸ تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہونچے ف۱۹ تو روک رکھنے والا ف۲۰ مگر نمازی جو

هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۙ﴿۲۳﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۙ﴿۲۴﴾

اپنی نماز کے پابند ہیں ف۲۱ اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے ف۲۲

(۸) اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وقوع ہونے والا ہی نہیں (۹) کہ ضرور ہونے والا ہے (۱۰) اور ہوا میں اڑتے پھریں گے (۱۱) ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہوگی (۱۲) کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ ان سے حال پوچھیں گے نہ بات کر سکیں گے (۱۳) یعنی کافر (۱۴) یہ کچھ اس کے کام نہ آئے گا اور کسی طرح وہ عذاب سے بچ نہ سکے گا (۱۵) نام لے لے کر کہ اے کافر میرے پاس آ اے منافق میرے پاس آ (۱۶) حق کے قبول کرنے اور ایمان لانے سے (۱۷) مال کو اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہ کئے (۱۸) تنگ دستی و بیماری وغیرہ کی (۱۹) دولت مندی و مال (۲۰) یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس پر صبر نہیں کرتا اور جب مال ملتا ہے تو اس کو خرچ نہیں کرتا (۲۱) کہ فرائض پنج گانہ کو ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرتے ہیں یعنی مومن ہیں (۲۲) مراد اس سے زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا وہ صدقہ جو آدمی اپنے نفس پر معین کرے تو اسے معین اوقات میں ادا کیا کرے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صدقات مستحبہ کے لئے اپنی طرف سے وقت معین کرنا شرع میں جائز اور قابل مدح ہے

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَ

اس کے لئے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے ف۲۳ اور وہ جو انصاف کا دن سچ جانتے ہیں ف۲۴ اور

الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ

وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے

مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ

کی چیز نہیں ف۲۵ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر کچھ ملامت نہیں تو جو ان دو ف۲۶ کے سوا اور چاہے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾

وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ف۲۷ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں ف۲۸

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں ف۲۹ اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے

يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِىْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہیں ف۳۰ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا ف۳۱ تو ان کافروں کو کیا ہوا

ع ۳۵/۷

قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ

تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ف۳۲ داہنے اور بائیں گروہ کے گروہ کیا ان میں

(۲۳) یعنی دونوں قسم کے محتاجوں کو دے انہیں جو بھی حاجت کے وقت سوال کرتے ہیں اور انہیں بھی جو شرم سے سوال نہیں کرتے اور ان کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی (۲۴) اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر و نشر و جزا و قیامت سب پر ایمان رکھتے ہیں (۲۵) چاہیے آدمی کتنا ہی نیک پارسا کثیر الطاعۃ والعبادۃ ہو مگر اسے عذاب الٰہی سے بے خوف ہونا نہ چاہیے (۲۶) یعنی زوجات و مملوکات (۲۷) کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں مسئلہ اس آیت سے متعہ لواطت جانوروں کے ساتھ قضاء شہوت اور ہاتھ سے استمناء کی حرمت ثابت ہوتی ہے (۲۸) شرعی امانتوں کی بھی اور بندوں کی امانتوں کی بھی اور خلق کے ساتھ جو عہد ہیں ان کی بھی اور حق کے جو عہد ہیں ان کی بھی نذریں اور قسمیں بھی اس میں داخل ہیں (۲۹) صدق و انصاف کے ساتھ نہ اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ زبردست کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں نہ کسی صاحب حق کا تلف حق گوارا کرتے ہیں (۳۰) نماز کا ذکر مکرر فرمایا گیا اس میں یہ اظہار ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا یہ کہ ایک جگہ فرائض مراد ہیں دوسری جگہ نوافل اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کے ارکان اور واجبات اور سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں (۳۱) بہشت کے (۳۲) شان نزول یہ آیت کفار کی اس جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ کا کلام مبارک سنتے اور اس کو جھٹلاتے اور استہزاء کرتے اور کہتے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہوں گے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ کے پاس بیٹھتے بھی ہیں اور گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے سنتے ہیں اس سے نفع نہیں اٹھاتے

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا

ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ ف۳۳ چین کے باغ میں داخل کیا جائے ہرگز نہیں بے شک ہم نے انھیں اس چیز سے

يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾

بنایا جسے جانتے ہیں ف۳۴ تو مجھے قسم ہے اس کی جو سب پوربوں سب پچھموں کا مالک ہے ف۳۵ کہ ضرور ہم قادر ہیں

عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ

کہ ان سے اچھے بدل دیں ف۳۶ اور ہم سے کوئی نکل کر نہیں جا سکتا ف۳۷ تو انھیں چھوڑ دو

يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ

ان کی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے یہاں تک کہ اپنے اس ف۳۸ دن سے ملیں جس کا انھیں وعدہ دیا جاتا ہے جس دن

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾

قبروں سے نکلیں گے جھپٹتے ہوئے ف۳۹ گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں ف۴۰

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

آنکھیں نیچی کئے ہوئے ان پر ذلت سوار یہ ہے ان کا وہ دن ف۴۱ جس کا ان سے وعدہ تھا ف۴۲

رکوعاتہا ۲	آیاتہا ۲۸	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سورۃ نوح ۷۱ مکیۃ ۷۱

سورۃ نوح مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر

(۳۳) ایمان والوں کی طرح (۳۴) یعنی نطفہ سے جیسے سب آدمیوں کو پیدا کیا تو اس سبب سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا جنت میں داخل ہونا ایمان پر موقوف ہے (۳۵) یعنی آفتاب کے ہر جائے طلوع اور ہر جائے غروب کا یا ہر ستارہ کے مشرق و مغرب کا مقصد اپنی ربوبیت کی قسم یاد فرماتا ہے (۳۶) اس طرح کہ انھیں ہلاک کر دیں اور بجائے ان کے اپنی فرمانبردار مخلوق پیدا کریں (۳۷) اور ہماری قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں ہو سکتا (۳۸) عذاب کے (۳۹) محشر کی طرف (۴۰) جیسے جھنڈے والے اپنے جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں (۴۱) یعنی روز قیامت (۴۲) دنیا میں اور وہ اس کو جھٹلاتے تھے

(۱) سورۂ نوح مکیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو چوبیس کلمے نو سو ننانوے حرف ہیں

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲﴾ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

دردناک عذاب آئے ف۲ اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں کہ اللہ کی بندگی کرو ف۳

وَ اتَّقُوْهُ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۳﴾ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ

اور اس سے ڈرو ف۴ اور میرا حکم مانو وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا ف۵ اور ایک مقرر میعاد تک ف۶ تمہیں

مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ قَالَ

مہلت دے گا ف۷ بے شک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا کسی طرح تم جانتے ف۸ عرض کی ف۹

رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ﴿۵﴾ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا

اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا ف۱۰ تو میرے بلانے سے انہیں بھاگنا ہی

فِرَارًا ﴿۶﴾ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ

بڑھا ف۱۱ اور میں نے جتنی بار انہیں بلایا ف۱۲ کہ تو ان کو بخشے انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں ف۱۳

وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ

اور اپنے کپڑے اوڑھ لئے ف۱۴ اور ہٹ کی ف۱۵ اور بڑا غرور کیا ف۱۶ پھر میں نے انہیں علانیہ

جِهَارًا ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا

بلایا ف۱۷ پھر میں نے ان سے باعلان بھی کہا ف۱۸ اور آہستہ خفیہ بھی کہا ف۱۹ تو میں نے کہا اپنے رب سے

رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ

معافی مانگو ف۲۰ وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ف۲۱ تم پر شرّاٹے کا (موسلا دھار) مینہ بھیجے گا اور مال اور

(۲) دنیا و آخرت کا (۳) اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ (۴) نافرمانیوں سے بچ کر تاکہ وہ غضب نہ فرمائے (۵) جو تم سے وقت ایمان تک صادر ہوئے ہوں گے یا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے (۶) یعنی وقت موت تک (۷) کہ اس دوران میں تم پر عذاب نہ فرمائے گا (۸) اس کو اور ایمان لے آتے (۹) حضرت نوح علیہ السلام نے (۱۰) ایمان و طاعت کی طرف (۱۱) اور جتنی انہیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اتنی ہی ان کی سرکشی بڑھتی گئی (۱۲) تجھ پر ایمان لانے کی طرف (۱۳) تاکہ میری دعوت کو نہ سنیں (۱۴) اور منہ چھپالئے تاکہ مجھے نہ دیکھیں کیونکہ انہیں دین الٰہی کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی گوارا نہ تھا (۱۵) اپنے کفر پر (۱۶) اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا (۱۷) بہ بانگ بلند محفلوں میں (۱۸) اور دعوت بالاعلان کی تکرار بھی کی (۱۹) ایک ایک سے اور کوئی دقیقہ دعوت کا اٹھا نہ رکھا قوم زمانہ دور دراز تک حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی کرتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بارش روک دی اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا چالیس سال تک ان کے مال ہلاک ہو گئے جانور مر گئے جب یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں استغفار کا حکم دیا (۲۰) کفر و شرک سے اور ایمان لا کر مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعت رزق کا سبب ہوتا ہے (۲۱) توبہ کرنے والوں کو اگر تم ایمان لائے اور تم نے توبہ کی تو وہ

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾ مَا لَكُمْ

بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا ف۲۲ اور تمہارے لئے باغ بنا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا ف۲۳ تمہیں کیا ہوا

لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ

اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے ف۲۴ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا ف۲۵ کیا تم نہیں دیکھتے اللہ نے

اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ

کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک اور ان میں چاند کو روشن کیا ف۲۶ اور

الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ

سورج کو چراغ ف۲۷ اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اگایا ف۲۸ پھر تمہیں اسی میں

فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾

لے جائیگا ف۲۹ اور دوبارہ نکالے گا ف۳۰ اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا

کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو نوح نے عرض کی اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی ف۳۱ اور ف۳۲

مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَ

ایسے کے پیچھے ہولئے جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان ہی بڑھایا ف۳۳ اور ف۳۴ بہت بڑا داؤں کھیلے ف۳۵ اور

قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّلَا يَغُوْثَ

بولے ف۳۶ ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو ف۳۷ اور ہرگز نہ چھوڑنا ودّ اور سواع اور یغوث

(۲۲) مال واولاد بکثرت عطا فرمائے گا (۲۳) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے قلت بارش کی شکایت کی آپ نے استغفار کا حکم دیا دوسرا آیا اس نے تنگ دستی کی شکایت کی اسے بھی یہی حکم فرمایا پھر تیسرا آیا اس نے قلت نسل کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا پھر چوتھا آیا اس نے اپنی زمین کی قلت پیداوار کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا ربیع بن صبیح جو حاضر تھے انہوں نے عرض کیا چند لوگ آئے قسم قسم کی حاجتیں انہوں نے پیش کیں آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو تو آپ نے یہ آیت پڑھی (ان حوائج کے لئے یہ قرآنی عمل ہے) (۲۴) اس طرح کہ اس پر ایمان لاؤ (۲۵) کبھی نطفہ کبھی علقہ کبھی مضغہ یہاں تک کہ تمہاری خلقت کامل کی اس کی آفرینش میں نظر کرنا اس کی خالقیت وقدرت اور اس وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتا ہے (۲۶) حضرت ابن عباس وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آفتاب و ماہتاب کے چہرے تو آسمانوں کی طرف ہیں اور ہر ایک کی پشت زمین کی طرف تو آسمانوں کی لطافت کے باعث ان کی روشنی تمام آسمانوں میں پہنچتی ہے اگرچہ چاند آسمان دنیا میں ہے (۲۷) کہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور اس کی روشنی چاند کے نور سے قوی تر ہے اور آفتاب چوتھے آسمان میں ہے (۲۸) تمہارے باپ حضرت آدم کو اس سے پیدا کر کے (۲۹) موت کے بعد (۳۰) اس سے روز قیامت (۳۱) اور میں نے جو ایمان واستغفار کا حکم دیا تھا اس کو انہوں نے نہ مانا (۳۲) ان کے عوام غرباء اور چھوٹے لوگ سرکش رؤسا اور اصحاب اموال واولاد کے تابع ہوئے (۳۳) اور وہ غرور مال میں مست ہو کر کفر وطغیان میں بڑھتا رہا (۳۴) وہ رؤسا (۳۵) کہ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور انہیں اور ان کے متبعین کو ایذائیں پہنچائیں (۳۶) رؤسا کفار اپنے عوام سے (۳۷) یعنی ان کی عبادت ترک نہ کرنا

وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿٢٤﴾

اور یعوق اور نسر کو ف۳۸ اور بے شک انھوں نے بہتوں کو بہکایا ف۳۹ اور تو ظالموں کو ف۴۰ زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی ف۴۱

مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ

اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے ف۴۲ پھر آگ میں داخل کئے گئے ف۴۳ تو انھوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی

اللَّهِ أَنصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ

مدد گار نہ پایا ف۴۴ اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ

دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا

چھوڑ بے شک اگر تو انھیں رہنے دیگا ف۴۵ تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار

كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَ

بڑی ناشکر ف۴۶ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۴۷ اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور

لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی ف۴۸

سورۃ الجن مکیۃ ۷۲ ۴۰   بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ   آیاتہا ۲۸ رکوعاتہا ۲

سورۃ جن مکی ہے   اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱   اسمیں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا

تم فرماؤ ف۲ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے ف۳ میرا پڑھنا کان لگا کر سنا ف۴ تو بولے ف۵ ہم نے ایک عجیب قرآن

(۳۸) یہ ان کے بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے بت تو ان کے بہت تھے مگر یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے ود تو مرد کی صورت پر تھا اور سواع عورت کی صورت پر اور یغوث شیر کی شکل اور یعوق گھوڑے کی اور نسر کرگس کی یہ بت قوم نوح سے منتقل ہو کر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل سے ایک ایک نے ایک ایک کو اپنے لئے خاص کر لیا (۳۹) یعنی یہ بت بہت سے لوگوں کے لئے گمراہی کا سبب ہوئے یا یہ معنٰی ہیں کو روسا قوم نے بتوں کی عبادت کا حکم کر کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا (۴۰) جو بتوں کو پوجتے ہیں (۴۱) یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے جب انھیں وحی سے معلوم ہوا کو جو لوگ ایمان لا چکے قوم میں ان کے سوا اور لوگ ایمان لانے والے نہیں تب آپ نے یہ دعا کی (۴۲) طوفان میں (۴۳) بعد غرق ہونے کے (۴۴) جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکتا (۴۵) اور ہلاک نہ فرمائے گا (۴۶) یہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہو چکا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے اور اپنے والدین اور مومنین و مومنات کے لئے دعا فرمائی (۴۷) کہ وہ دونوں مومن تھے (۴۸) اللہ تعالٰی نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کے تمام کفار کو عذاب سے ہلاک کر دیا

(۱) سورہ جن مکیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو چھاسی کلمے آٹھ سو ستر حرف ہیں (۲) اے مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (۳) نصیبین کے جن کی تعداد مفسرین نے نو بیان کی (۴) نماز فجر میں بمقام نخلہ مکہ مکرمہ وطائف کے درمیان (۵) وہ جن اپنی قوم میں جا کر

عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾

سُنا ف۶ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے ف۷ تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ ف۸ اور یہ کہ ہم میں کا

يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ

بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا ف۹ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ ہرگز آدمی

الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿٥﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ

اور جن اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے ف۱۰ اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے

يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿٦﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا

کچھ مردوں کے پناہ لیتے تھے ف۱۱ تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا اور یہ کہ انھوں نے ف۱۲ گمان

كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿٧﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ

کیا جیسا تمہیں گمان ہے ف۱۳ کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا ف۱۴

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿٨﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا

تو اسے پایا کہ ف۱۵ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے ف۱۶ اور یہ کہ ہم ف۱۷ پہلے آسمان میں سننے کے لئے

مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿٩﴾ وَّ

کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب ف۱۸ جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا (لپٹ) پائے ف۱۹ اور

(۶) جو اپنی فصاحت و بلاغت و خوبی مضامین و علو معنیٰ میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور اس کی یہ شان ہے (۷) یعنی توحید و ایمان کی (۸) جیسا کہ کفار جن و انس کہتے ہیں (۹) جھوٹ بولتا تھا بے ادبی کرتا تھا کہ اس کے لئے شریک و اولاد اور بی بی بتاتا تھا (۱۰) اور اس پر افترا نہ کریں گے اس لئے ہم ان کی باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ شان الٰہی میں کہتے تھے اور خداوند عالم کی طرف بی بی اور بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن کریم کی ہدایت سے ہمیں ان کا کذب و بہتان ظاہر ہو گیا (۱۱) جب سفر میں کسی خوفناک مقام پر اترتے تو کہتے ہم اس جگہ کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں یہاں کے شریروں سے (۱۲) یعنی کفار قریش نے (۱۳) اے جنات (۱۴) یعنی اہل آسمان کا کلام سننے کے لئے آسمان دنیا پر جانا چاہا (۱۵) فرشتوں کے (۱۶) تاکہ جنات کو اہل آسمان کی باتیں سننے کے لئے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے (۱۷) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے (۱۸) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد (۱۹) جس سے اس کو مارا جائے

اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ

یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ف۲۰ زمین والوں سے کوئی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے کوئی بھلائی

رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآىٕقَ

چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں ف۲۱ کچھ نیک ہیں ف۲۲ اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے

قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ

ہوئے ہیں ف۲۳ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر اس کے قبضہ

هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا

سے باہر ہوں اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی ف۲۴ اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ

یَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ

کسی کمی کا خوف ف۲۵ اور نہ زیادتی کا ف۲۶ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم ف۲۷

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا

تو جو اسلام لائے انھوں نے بھلائی سوچی ف۲۸ اور رہے ظالم ف۲۹ وہ جہنم کے

لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً

ایندھن ہوئے ف۳۰ اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر وہ ف۳۱ راہ پر سیدھے رہتے ف۳۲ تو ضرور ہم

غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ

انھیں وافر پانی دیتے ف۳۳ کہ اس پر انھیں جانچیں ف۳۴ اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ف۳۵ وہ اسے

(۲۰) ہماری اس بندش اور روک سے (۲۱) قرآن کریم سننے کے بعد (۲۲) مومن مخلص متقی وابرار (۲۳) فرقے فرقے مختلف (۲۴) یعنی قرآن پاک (۲۵) یعنی نیکیوں یا ثواب کی کمی کا (۲۶) بدیوں کی (۲۷) حق سے پھرے ہوئے کافر (۲۸) اور ہدایت وراہ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا (۲۹) کافر راہ حق سے پھرنے والے (۳۰) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن آتش جہنم کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے (۳۱) یعنی انسان (۳۲) یعنی دین حق وطریقہ اسلام پر (۳۳) کثیر مراد وسعت رزق ہے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ سات برس تک وہ بارش سے محروم کر دیے گئے تھے معنی یہ ہیں کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے تو ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انہیں کثیر پانی اور فراخیٔ عیش عنایت فرماتے (۳۴) کہ وہ کیسی شکر گزاری کرتے ہیں (۳۵) قرآن سے یا توحید یا عبادت سے

عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

چڑھتے عذاب میں ڈالے گا ف۳۶ اور یہ کہ مسجدیں ف۳۷ اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو ف۳۸

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ؑ

اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ ف۳۹ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا ف۴۰ تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں ف۴۱

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ

تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں تمہارے کسی

لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّ

بُرے بھلے کا مالک نہیں تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا ف۴۲ اور

لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ

ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہونچاتا اور اس کی رسالتیں ف۴۳ اور

مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے ف۴۴ تو بے شک ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں

حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ

یہاں تک کہ جب دیکھیں گے ف۴۵ جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور

اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ

کس کی گنتی کم ف۴۶ تم فرماؤ میں نہیں جانتا آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا میرا رب

(۳۶) جس کی شدت دم بدم بڑھے گی (۳۷) یعنی وہ مکان جو نماز کے لئے بنائے گئے (۳۸) جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے (۳۹) یعنی سید عالم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطن نخلہ میں وقت فجر (۴۰) یعنی نماز پڑھنے (۴۱) کیونکہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت و تلاوت اور آپ کے اصحاب کی اقتداء نہایت عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی اس سے پہلے انہوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور ایسا بے مثل کلام نہ سنا تھا (۴۲) جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ (۴۳) یہ میرا فرض ہے جس کو انجام دیتا ہوں (۴۴) اور ان پر ایمان نہ لائے (۴۵) وہ عذاب (۴۶) کافر کی یا مومن کی یعنی اس روز کافر کی کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور ملائکہ سب فرمائیں گے شان نزول نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی

لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا

اسے کچھ وقفہ دے گا ف۴۷ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر ف۴۸ کسی کو مسلط نہیں کرتا ف۴۹ سوائے

مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ

اپنے پسندیدہ رسولوں کے ف۵۰ کہ ان کے آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا

خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا

ہے ف۵۱ تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام پہونچا دیئے اور جو کچھ ان کے

لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

پاس سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ف۵۲

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ ۷۳ ۳ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُهَا ۲۰ رُکُوْعَاتُهَا ۲

سورۃ مزمل مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

اے جھرمٹ مارنے والے ف۲ رات میں قیام فرما ف۳ سوا کچھ رات کے ف۴ آدھی رات یا اس سے کچھ کم

قَلِیْلًا ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ

کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ ف۵ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۶ بے شک عنقریب ہم تم پر

قَوْلًا ثَقِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ

ایک بھاری بات ڈالیں گے ف۷ بیشک رات کا اٹھنا ف۸ وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے ف۹ اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے ف۱۰ بیشک

(۴۷) یعنی وقت عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانے (۴۸) یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے (خازن و بیضاوی وغیرہ)
(۴۹) یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو (۵۰) تو انہیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لئے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم باعتبار کشف و انجلاء اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا و ارفع و اعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وساطت اور انہیں کے فیض سے ہوتے ہیں معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لئے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے ان کا تمسک صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کر دیا گیا ہے سید الرسل خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کے لئے غیب کا علم ثابت کرتی ہے (۵۱) فرشتوں کو جو ان کی حفاظت کرتے ہیں (۵۲) اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیاء معدود و محصور و متناہی ہیں

(۱) سورۂ مزمل مکیہ ہے اس میں دو رکوع بیس آیتیں دو سو پچاسی کلمے آٹھ سو اڑتیس حرف ہیں (۲) یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے اس کے شان نزول میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ ابتداء زمانہ وحی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں آپ کو حضرت جبریل نے (یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) کہہ کر ندا کی ایک قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی (یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) بہر حال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ردائے نبوت و چادر رسالت کے حامل و لائق (۳) نماز اور عبادت کے ساتھ (۴) یعنی تھوڑا حصہ آرام کے لئے ہو باقی شب عبادت میں گزاریئے اب وہ باقی کتنی ہو اس کی تفصیل آگے ارشاد فرمائی جاتی ہے (۵) مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصف شب سے کم ہو یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو (بیضاوی) مراد اس قیام سے تہجد ہے جو ابتدائے اسلام میں واجب و بقولے فرض تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ نہ جانتے کہ تہائی رات یا آدھی یا دو تہائی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے اور صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ سے کہ قیام قدر

لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝٧ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ

دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ف۱۱ اور اپنے رب کا نام یاد کرو ف۱۲ اور سب سے ٹوٹ کر اسی

تَبْتِيلًا ۝٨ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝٩

کے ہو رہو ف۱۳ وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ ف۱۴

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝١٠ وَذَرْنِي وَ

اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو ف۱۵ اور مجھ پر چھوڑو ان

الْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝١١ إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَ

جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو ف۱۶ بے شک ہمارے پاس ف۱۷ بھاری بیڑیاں ہیں

جَحِيمًا ۝١٢ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝١٣ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ

اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب ف۱۸ جس دن تھرتھرائیں گے زمین

وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝١٤ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا

اور پہاڑ ف۱۹ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے ف۲۰

شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝١٥ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ

کہ تم پر حاضر ناظر ہیں ف۲۱ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے ف۲۲ تو فرعون نے اس رسول

الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝١٦ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا

کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا پھر کیسے بچو گے ف۲۳ اگر ف۲۴ کفر کرو اس دن ف۲۵

بقیہ صفحہ ۱۰۳۳ = واجب سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ بھی اسی سورت میں ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (۶) رعایت وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج کے ساتھ تا بہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے (۷) یعنی نہایت جلیل و باعظمت مراد اس سے قرآن مجید ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اوامر و نواہی اور تکالیف شاقہ ہیں جو مکلفین پر بھاری ہوں گے (۸) سونے کے بعد (۹) بہ نسبت دن کی نماز کے (۱۰) کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شغب سے امن ہوتی ہے اخلاص تام و کامل ہوتا ہے ریاء و نمائش کا موقع نہیں ہوتا (۱۱) شب کا وقت عبادت کے لئے خوب فراغت کا ہے (۱۲) رات و دن کے جملہ اوقات میں تسبیح و تہلیل نماز و تلاوت قرآن شریف درس علم وغیرہ کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی قرأت کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو (۱۳) یعنی عبادت میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقہ قطع ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے (۱۴) اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو (۱۵) وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ (۱۶) بدر تک یا قیامت تک (۱۷) آخرت میں (۱۸) ان کے لئے جنہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی (۱۹) وہ قیامت کا دن ہو گا (۲۰) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۱) مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں (۲۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۲۳) عذاب الٰہی سے (۲۴) دنیا میں (۲۵) یعنی قیامت کے دن جو نہایت ہولناک ہو گا

يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾

جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا ف۲۶ آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ

بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ف۲۷ بے شک تمہارا رب

يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ

جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت

مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ

تمہارے ساتھ والی ف۲۸ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے

تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ

رات کا شمار نہ ہو سکے گا ف۲۹ تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو ف۳۰ اسے معلوم ہے کہ

سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ

عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا

فضل تلاش کرنے ف۳۱ اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے ف۳۲ تو جتنا قرآن

مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

میسر ہو پڑھو ف۳۳ اور نماز قائم رکھو ف۳۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض

(۲۶) اپنی شدت دہشت سے (۲۷) ایمان وطاعت اختیار کر کے (۲۸) تمہارے اصحاب کی وہ بھی قیام لیل میں آپ کا اتباع کرتے ہیں (۲۹) اور ضبط اوقات نہ کر سکو گے (۳۰) یعنی شب کا قیام معاف فرمایا مسئلہ اس آیت سے نماز میں مطلق قرأت کی فرضیت ثابت ہوئی مسئلہ اقل درجہ قرأت مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں (۳۱) یعنی تجارت یا طلب علم کے لئے (۳۲) ان سب پر رات کا قیام دشوار ہو گا (۳۳) اس سے پہلا حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی پنج گانہ نمازوں سے منسوخ ہو گیا (۳۴) یہاں نماز سے فرض نمازیں مراد ہیں

حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا

دو ف۳۵ اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر

وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۵۶ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۃ مدثر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ وَ

اے بالاپوش اوڑھنے والے ف۲ کھڑے ہو جاؤ ف۳ پھر ڈر سناؤ ف۴ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ف۵ اور اپنے کپڑے پاک رکھو ف۶ اور

الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ

بتوں سے دور رہو اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ف۷ اور اپنے رب کے لئے صبر کئے رہو ف۸ پھر جب

فِي النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾

صور پھونکا جائے گا ف۹ تو وہ دن کرّا (سخت) دن ہے کافروں پر آسان نہیں ف۱۰

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّ

اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ف۱۱ اور اسے وسیع مال دیا ف۱۲ اور

بَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾

بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے ف۱۳ اور میں نے اس کے لئے طرح طرح کی تیاریاں کیں ف۱۴ پھر یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ف۱۵

(۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے سوا راہ خدا میں خرچ کرنا ہے صلہ رحمی میں اور مہمانداری میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح مال حلال سے خوش دلی کے ساتھ راہ خدا میں خرچ کیا جائے

(۱) سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھپن آیتیں دو سو چھپن کلمے ایک ہزار دس حرف ہیں (۲) یہ خطاب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے شان نزول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کوہ حرا پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی یَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ میں نے اپنے دائیں بائیں کچھ نہ پایا اور دیکھا ایک شخص آسمان زمین کے درمیان بیٹھا ہے (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) یہ دیکھ کر مجھ پر رعب ہوا اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے بالاپوش اوڑھاؤ انہوں نے اوڑھا دیا تو جبریل آئے اور انہوں نے کہا یٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ (۳) اپنی خواب گاہ سے (۴) قوم کو عذاب الٰہی کا ایمان نہ لانے پر (۵) جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا حضرت خدیجہ نے بھی حضور کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ وحی آئی (۶) ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نماز کے لئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے سوا اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کپڑے کوتاہ کیجئے ایسے دراز نہ ہوں جیسی کہ عربوں کی عادت ہے کیونکہ بہت زیادہ دراز ہونے سے چلنے پھرنے میں نجس ہونے کا احتمال رہتا ہے (۷) یعنی جیسے کہ دنیا میں ہدیئے اور نیوتے دینے کا دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جس کو میں نے دیا ہے وہ اس سے زیادہ مجھے دے دے گا اس قسم کے نیوتے اور ہدیئے شرعاً جائز ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ شان نبوت بہت ارفع و اعلیٰ ہے اور اس منصب عالی کے لائق یہی ہے کہ جس کو جو دیں وہ محض کرم ہو اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو (۸) اوامر و نواہی اور ان ایذاؤں پر جو دین کی خاطر آپ کو برداشت کرنی پڑیں (۹) مراد اس سے بقول صحیح نفخۂ ثانیہ ہے (۱۰) اس میں اشارہ ہے کہ وہ دن بفضل الٰہی مومنین پر آسان ہو گا (۱۱) اس کی ماں کے پیٹ میں بغیر مال و اولاد کے شان نزول یہ آیت ولید بن مغیرہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ اپنی قوم میں وحید کے لقب سے ملقب تھا (۱۲) کھیتیاں اور کثیر مویشی اور تجارتیں مجاہد سے منقول ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار نقد کی حیثیت رکھتا تھا اور طائف میں اس کا ایسا بڑا باغ تھا جو سال کے کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا تھا (۱۳) جن کی تعداد دس تھی اور چونکہ مالدار تھے

كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿١٦﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ وَ

ہرگز نہیں ف۱۶ وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں بے شک وہ سوچا اور دل میں

قَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ

کچھ بات ٹھہرائی تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر نظر اٹھا کر دیکھا پھر

عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾

تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا

إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾

یہ نہیں مگر آدمی کا کلام ف۱۷ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے دوزخ میں دھنساتا ہوں اور تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے

لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا جَعَلْنَا

نہ چھوڑے نہ لگی رکھے ف۱۸ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے ف۱۹ اس پر انیس داروغہ ہیں ف۲۰ اور ہم نے

أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ

دوزخ کے داروغہ نہ کئے مگر فرشتے اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ

كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا

کو ف۲۱ اس لئے کہ کتاب والوں کو یقین آئے ف۲۲ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے

إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ

ف۲۳ اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور دل کے روگی

انہیں کسب معاش کے لئے سفر کی حاجت نہ تھی اس لئے سب باپ کے سامنے رہتے ان میں تین مشرف باسلام ہوئے خالد اور ہشام اور ولید بن ولید (۱۴) جاہ بھی دیا اور ریاست بھی عطا فرمائی عیش بھی دیا اور طول عمر بھی (۱۵) باوجود ناشکری کے (۱۶) یہ نہ ہوگا چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال و اولاد و جاہ میں کمی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہوگیا (۱۷) شان نزول جب حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی ولید نے سنا اور اس قوم کی مجلس میں آکر اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ابھی ایک کلام سنا نہ وہ آدمی کا نہ جن کا بخدا اس میں عجیب شیرینی اور تازگی اور فوائد و دلکشی ہے وہ کلام سب پر غالب رہے گا قریش کو اس کی ان باتوں سے بہت غم ہوا اور ان میں مشہور ہوگیا کہ ولید آبائی دین سے برگشتہ ہوگیا ابوجہل نے ولید کو ہموار کرنے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آکر بہت غمزدہ صورت بنا کر بیٹھ گیا ولید نے کہا کیا غم ہے ابوجہل نے کہا غم کیسے نہ ہو تو بوڑھا ہوگیا ہے قریش تیرے خرچ کے لئے روپیہ جمع کردیں گے انہیں خیال ہے کہ تو نے محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کلام کی تعریف اس لئے کی ہے کہ تجھے ان کے دسترخوان کا بچا ہوا کھانا مل جائے اس پر اسے بہت طیش آیا اور کہنے لگا کہ کیا قریش کو میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں ہے اور کیا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی سیر ہو کر کھانا بھی کھایا ہے ان کے دسترخوان پر کیا بچے گا پھر ابوجہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آکر کہنے لگا تمہیں خیال ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجنون ہیں کیا تم نے ان میں کبھی دیوانگی کی کوئی بات دیکھی سب نے کہا ہرگز نہیں کہنے لگا تم انہیں کاہن سمجھتے ہو کیا تم نے انہیں کبھی کہانت کرتے دیکھا سب نے کہا نہیں کیا تم انہیں شاعر گمان کرتے ہو کیا تم نے کبھی انہیں شعر کہتے پایا سب نے کہا نہیں کہنے لگا تم انہیں کذاب کہتے ہو کیا تمہارے تجربہ میں کبھی انہوں نے جھوٹ بولا سب نے کہا نہیں اور قریش میں آپ کا صدق و دیانت ایسا مشہور تھا کہ قریش آپ کو امین کہا کرتے تھے یہ سن کر قریش نے کہا پھر بات کیا ہے تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں تم نے دیکھا ہوگا کہ ان کی بدولت رشتہ دار رشتہ دار سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتے ہیں بس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دل میں اثر کر جاتا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ وہ جادو ہے اس آیت کریمہ میں اس کا ذکر فرمایا گیا (۱۸) یعنی نہ کسی مستحق عذاب کو چھوڑے نہ کسی کے جسم پر گوشت پوست کھال کچھ لگی رہنے دے بلکہ مستحق عذاب کو گرفتار کرے اور گرفتار کو جلائے اور جب جل جائیں پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں

الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْكٰفِرُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا

(مریض) ف۲۴ اور کافر کہیں اس اچنبھے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے

مَثَلًاؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ مَا

یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور

یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَؕ وَ مَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ۠ (۳۱) كَلَّا وَ الْقَمَرِ (۳۲)

تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ ف۲۵ تو نہیں مگر آدمی کے لئے نصیحت ہاں ہاں چاند کی قسم

وَ الَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ (۳۳) وَ الصُّبْحِ اِذَاۤ اَسْفَرَ (۳۴) اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ (۳۵)

اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب اُجالا ڈالے ف۲۶ بے شک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے

نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ (۳۶) لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَؕ (۳۷) كُلُّ نَفْسٍۭ

آدمیوں کو ڈراؤ اُسے جو تم میں چاہے کہ آگے آئے ف۲۷ یا پیچھے رہے ف۲۸ ہر جان

بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ (۳۸) اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِؕ (۳۹) فِیْ جَنّٰتٍ ۛ

اپنی کرنی (اعمال) میں گروی ہے مگر دہنی طرف والے ف۲۹ باغوں میں

یَتَسَآءَلُوْنَ (۴۰) عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ (۴۱) مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ (۴۲) قَالُوْا

پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ (۴۳) وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ (۴۴) وَ كُنَّا

ہم ف۳۰ نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے ف۳۱ اور بیہودہ

بقیہ صفحہ ۱۰۳۷ = (۱۹) جلا کر (۲۰) فرشتے ایک مالک اور اٹھارہ ان کے ساتھی (۲۱) کہ حکمت الٰہی پر اعتماد نہ کر کے اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں انیس کیوں ہوئے (۲۲) یعنی یہود کو یہ تعداد اپنی کتابوں کے موافق دیکھ کر سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدق کا یقین حاصل ہو (۲۳) یعنی اہل کتاب میں سے جو ایمان لائے ان کا اعتقاد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اور زیادہ ہو اور جان لیں کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہے اس لئے کتب سابقہ سے مطابق ہوتی ہے (۲۴) جن کے دلوں میں نفاق ہے (۲۵) یعنی جہنم اور اس کی صفت یا آیات قرآن (۲۶) خوب روشن ہو جائے (۲۷) خیر یا جنت کی طرف ایمان لا کر (۲۸) کفر اختیار کر کے اور برائی و عذاب میں گرفتار ہو (۲۹) یعنی مومنین وہ گروی نہیں وہ نجات پانے والے ہیں اور انہوں نے نیکیاں کر کے اپنے آپ کو آزاد کرا لیا ہے وہ اپنے رب کی رحمت سے متنعم ہیں (۳۰) دنیا میں (۳۱) یعنی مساکین پر صدقہ نہ کرتے تھے

نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا

فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو ۳۲ جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں

الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

موت آئی تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی ۳۳ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ یُرِیْدُ

منہ پھیرتے ہیں ۳۴ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے بھاگے ہوں ۳۵ بلکہ ان میں

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ

کا ہر شخص چاہتا ہے کہ کھلے صحیفے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں ۳۶ ہرگز نہیں بلکہ اُن کو آخرت کا

الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَ مَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ

ڈر نہیں ۳۷ ہاں ہاں بیشک وہ ۳۸ نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت لے اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر

اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

جب اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا

سورۃ القیٰمۃ ۷۵ مکیۃ ۳۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اٰیاتہا ۴۰ رکوعاتہا ۲

سورۃ قیامۃ مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ اَیَحْسَبُ

روز قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں اور اس جان کی قسم جو اپنے اُوپر ملامت کرے ۲ کیا آدمی ۳

(۳۲) جس میں اعمال کا حساب ہوگا اور جزا دی جائے گی مراد اس سے روز قیامت ہے (۳۳) یعنی انبیاء ملائکہ شہداء صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شافع کیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے کافروں کی شفاعت نہ کریں گے تو جو ایمان نہیں رکھتے انہیں شفاعت بھی میسر نہ آئے گی (۳۴) یعنی مواعظ قرآن سے اعراض کرتے ہیں (۳۵) یعنی مشرکین نادانی و بے وقوفی میں گدھے کی مثل ہیں جس طرح شیر کو دیکھ کر وہ بھاگتا ہے اسی طرح یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن سن کر بھاگتے ہیں (۳۶) کفار قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم ہرگز آپ کا اتباع نہ کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے فلاں بن فلاں کے نام ہم اس میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیتے ہیں (۳۷) کیونکہ اگر انہیں آخرت کا خوف ہوتا تو دلائل قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشانہ حیلہ بازیاں نہ کرتے (۳۸) قرآن شریف

(۱) سورہ قیامہ مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس آیتیں ایک سو ننانوے کلمے چھ سو بانوے حرف ہیں (۲) باوجود متقی و کثیر الطاعۃ ہونے کے کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے (۳) یہاں آدمی سے مراد کافر منکر بعث ہے شان نزول یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں جب بھی میں نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالیٰ بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کر دے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے اور گلنے اور ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز مقامات میں منتشر ہو جانے سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کا جمع کرنا کافر ہماری قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیال فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے

ع ۱۶ ۲ — الربع

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۳ بَلٰى قٰدِرِیْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّیَ

یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنا

بَنَانَهٗ ۴ بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۵ یَسْـَٔلُ اَیَّانَ یَوْمُ

دیں ۴ بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے ۵ پوچھتا ہے قیامت کا دن

الْقِیٰمَةِ ۶ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۷ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ۸ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ

کب ہوگا پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی ۶ اور چاند گہے گا ۷ اور سورج اور

وَ الْقَمَرُ ۹ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَىِٕذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۱۰ كَلَّا لَا وَزَرَ ۱۱

چاند ملا دیئے جائیں گے ۸ اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں ۹ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں

اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىِٕذِ الْمُسْتَقَرُّ ۱۲ یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَىِٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ

اس دن تیرے رب ہی کی طرف جاکر ٹھہرنا ہے ۱۰ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا

وَ اَخَّرَ ۱۳ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ۱۴ وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِیْرَهٗ ۱۵

جائے گا ۱۱ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے ہوں سب لا ڈالے

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۱۶ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۱۷

جب بھی نہ سنا جائیگا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو ۱۲ بیشک اس کا محفوظ کرنا ۱۳ اور پڑھنا ۱۴ ہمارے ذمہ ہے

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۱۸ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ۱۹ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

تو جب ہم اسے پڑھ چکیں ۱۵ اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ۱۶ پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے کوئی نہیں بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی

(۴) یعنی اس کی انگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی کردیں اور ان کی ہڈیاں ان کے موقع پر پہنچادیں جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے دی جائیں تو بڑی کا کیا کہنا (۵) انسان کا انکار بعث اشتباہ اور عدم دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحال سوال بھی اپنے فجور پر قائم رہنا چاہتا ہے کہ بطریق استہزاء پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا (جمل) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کے معنیٰ میں فرمایا کہ آدمی بعث و حساب کو جھٹلاتا ہے جو اس کے سامنے ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی گناہ کو مقدم کرتا ہے اور توبہ کو موخر یہی کہتا رہتا ہے اب توبہ کروں گا اب عمل کروں گا یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے (۶) اور حیرت دامن گیر ہوگی (۷) تاریک ہوجائے گا اور روشنی زائل ہوجائے گی (۸) یہ ملادینا یا طلوع میں ہوگا دونوں مغرب سے طلوع کریں گے یا بے نور ہونے میں (۹) جو اس حال و دہشت سے رہائی ملے (۱۰) تمام خلق اس کے حضور حاضر ہوگی حساب کیا جائے گا جزا دی جائے گی جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا جسے چاہے گا اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا (۱۱) جو اس نے کیا ہے (۱۲) شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبریل امین کے وحی پہنچاکر فارغ ہونے سے قبل یاد فرمانے کی سعی فرماتے تھے اور جلد جلد پڑھتے اور زبان اقدس کو حرکت دیتے اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مشقت گوارا نہ فرمائی اور قرآن کریم کو سینہ پاک میں محفوظ کرنا اور زبان اقدس پر جاری فرمانا اپنے ذمہ کرم پر لیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرماکر حضور کو مطمئن فرمادیا (۱۳) آپ کے سینہ پاک میں (۱۴) آپ کا (۱۵) یعنی آپ کے پاس وحی آچکے (۱۶) اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کو باطمینان سنتے اور جب وحی تمام ہوجاتی تب پڑھتے تھے

الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا

دنیاوی فائدے کو عزیز دوست رکھتے ہو ۱۷ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو کچھ منہ اس دن ۱۸ تر و تازہ ہوں گے ۱۹ اپنے رب کو

نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّا

دیکھتے ۲۰ اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے ۲۱ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر کو توڑ دے ۲۲ ہاں ہاں

إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ

جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ۲۳ اور کہیں گے ۲۴ کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرے ۲۵ اور وہ ۲۶ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ۲۷ اور

السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ۲۸ اس دن تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے ۲۹ اس نے ۳۰ نہ تو سچ مانا ۳۱ اور نہ

صَلَّىٰ ﴿۳۱﴾ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿۳۳﴾ أَوْلَىٰ

نماز پڑھی ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ۳۲ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا ۳۳ تیری خرابی

لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿۳۵﴾ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ

آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی ۳۴ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا

سُدًى ﴿۳۶﴾ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

جائے گا ۳۵ کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے ۳۶ پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا ۳۷

فَسَوَّىٰ ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿۳۹﴾ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ

پھر ٹھیک بنایا ۳۸ تو اس سے ۳۹ دو جوڑ بنائے ۴۰ مرد اور عورت کیا جس نے یہ کچھ کیا

(۱۷) یعنی تمہیں دنیا کی چاہت ہے (۱۸) یعنی روز قیامت (۱۹) اللہ تعالیٰ کی نعمت و کرم مسرور چہروں سے انوار تاباں یہ مومنین کا حال ہے (۲۰) انہیں دیدار الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی میسر آئے گا یہی اہل سنت کا عقیدہ قرآن و حدیث و اجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف اور بے جہت ہو گا (۲۱) سیاہ تاریک غمزدہ مایوس یہ کفار کا حال ہے (۲۲) یعنی وہ شدت عذاب اور ہولناک مصائب میں گرفتار کئے جائیں گے (۲۳) وقت موت (۲۴) جو اس کے قریب ہوں گے (۲۵) تاکہ اس کو شفا حاصل ہو (۲۶) یعنی مرنے والا (۲۷) کہ اہل و مال اور دنیا سب سے جدائی ہوتی ہے (۲۸) یعنی موت کی کرب و سختی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنیٰ ہیں کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں گے یا یہ معنیٰ ہیں کہ شدت پر شدت ہو گی ایک دنیا کی جدائی کی سختی اس کے ساتھ موت کی کرب یا ایک موت کی سختی اور اس کے ساتھ آخرت کی سختیاں (۲۹) یعنی بندوں کا رجوع اسی کی طرف ہے وہی ان میں فیصلہ فرمائے گا (۳۰) یعنی انسان نے مراد اس سے ابو جہل ہے (۳۱) رسالت اور قرآن کو (۳۲) ایمان لانے سے (۳۳) متکبرانہ شان سے اب اس سے خطاب فرمایا جاتا ہے (۳۴) جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطحا میں ابو جہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ یعنی تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی تو ابو جہل نے کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ قوی زور آور صاحب شوکت قوت ہوں مگر قرآنی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونے والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگ بدر میں ابو جہل ذلت و خواری کے ساتھ بری طرح مارا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابو جہل ہے اس آیت میں اس کی خرابی کا ذکر چار مرتبہ فرمایا گیا ہے پہلی خرابی بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت دوسری خرابی قبر کی سختیاں اور وہاں کی شدتیں تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھنے کے وقت گرفتار مصائب ہونا چوتھی خرابی عذاب جہنم (۳۵) کہ نہ اس پر امر و نہی وغیرہ کے احکام ہوں نہ وہ مرنے کے بعد اٹھایا جائے نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے نہ اسے آخرت میں جزا دی جائے ایسا نہیں (۳۶) رحم میں تو جو ایسے گندے پانی سے پیدا کیا گیا اس کا تکبر کرنا اترانا اور پیدا کرنے والے کی نافرمانی کرنا نہایت بے جا ہے (۳۷) انسان بنایا

بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی ﴿۴۰﴾

وہ مُردے نہ جِلا سکے گا

سورۃ الدھر ۷۶ مدنیۃ ۹۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اٰیاتھا ۳۱ رکوعاتھا ۲

سورۂ دھر مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اسمیں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿۵﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۶﴾ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ

بے شک آدمی پر ؎۲ ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا ؎۳ بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے ؎۴ کہ وہ اسے جانچیں ؎۵ تو اسے سنتا دیکھتا کر دیا ؎۶ بے شک ہم نے اسے راہ بتائی ؎۷ یا حق ماننا ؎۸ یا ناشکری کرتا ؎۹ بے شک ہم نے کافروں کے لئے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں ؎۱۰ اور طوق ؎۱۱ اور بھڑکتی آگ ؎۱۲ بے شک نیک پئیں گے اس جام میں سے جس کی ملونی کافور ہے وہ کافور کیا ایک چشمہ ہے ؎۱۳ جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے ؎۱۴ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں ؎۱۵ اور اس دن سے ڈرتے

(۳۸) اس کے اعضاء کو کامل کیا اس میں روح ڈالی (۳۹) یعنی منی سے یا انسان سے (۴۰) دو صنفیں پیدا کیں

(۱) سورۂ دہر اس کا نام سورۂ انسان بھی ہے مجاہد و قتادہ اور جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے بعض نے اس کو مکیہ کہا ہے اس میں دو رکوع اکتیس آیتیں دو سو چالیس کلمے اور ایک ہزار چون حرف ہیں (۲) یعنی حضرت آدم علیہ السلام پر نفخ روح سے پہلے چالیس سال کا (۳) کیونکہ وہ ایک مٹی کا خمیر تھا نہ کہیں اس کا ذکر تھا نہ اس کو کوئی جانتا تھا نہ کسی کو اس کی پیدائش کی حکمتیں معلوم تھیں اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے انسان سے جنس مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ (۴) مرد و عورت کی (۵) مکلف کر کے اپنے امر و نہی سے (۶) تاکہ دلائل کا مشاہدہ اور آیات کا استماع کر سکے (۷) دلائل قائم کر کے رسول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر تاکہ ہو (۸) یعنی مومن سعید (۹) کافر شقی (۱۰) جنہیں باندھ کر دوزخ کی طرف گھسیٹے جائیں گے (۱۱) جو گلوں میں ڈالے جائیں گے (۱۲) جس میں جلائے جائیں گے (۱۳) جنت میں (۱۴) ابرار کے ثواب بیان فرمانے کے بعد ان کے اعمال کا ذکر فرمایا جاتا ہے جو اس ثواب کا سبب ہوئے (۱۵) منت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے وہ کسی شرط سے اپنے اوپر واجب کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا مریض اچھا ہو یا میرا مسافر بخیر واپس آئے تو میں راہ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا اتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا اس نذر کی وفا واجب ہوتی ہے معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ طاعت و عبادت اور شرع کے واجبات کے عامل ہیں حتی کہ جو طاعات غیر واجبہ اپنے اوپر نذر سے واجب کر لیتے ہیں اس کو بھی ادا کرتے ہیں

يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ⑦ وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ

ہیں جس کی برائی ۱۶ پھیلی ہوئی ہے ۱۷ اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر ۱۸

مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ⑧ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ

مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے

مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ⑨ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا

کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش

قَمْطَرِيْرًا ⑩ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ

نہایت سخت ہے ۱۹ تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور

سُرُوْرًا ⑪ وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا ⑫ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا

شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے جنت میں تختوں پر

عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا ⑬ وَ دَانِيَةً

تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹر (سخت سردی) ۲۰ اور اس کے ۲۱

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ⑭ وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ

سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے ۲۲ اور ان پر چاندی کے برتنوں اور

مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ⑮ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا

کوزوں کا دور ہو گا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ۲۳ ساقیوں نے انہیں

(۱۶) یعنی شدت اور سختی (۱۷) قتادہ نے کہا کہ اس دن کی شدت اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ آسمان پھٹ جائیں گے ستارے گر پڑیں گے چاند سورج بے نور ہو جائیں گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کوئی عمارت باقی نہ رہے گی اس کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ ان کے اعمال ریا و نمائش سے خالی ہیں (۱۸) یعنی ایسی حالت میں جب کہ خود انہیں کھانے کی حاجت و خواہش ہو اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنیٰ لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھلاتے ہیں شانِ نزول یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر فرمائی اللہ تعالیٰ نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جو لائے حضرت خاتونِ جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین ایک روز یتیم ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا (۱۹) لہٰذا ہم اپنے عمل کی جزا یا شکر گزاری تم سے نہیں چاہتے یہ عمل اس لئے ہے کہ ہم اس دن خوف سے امن میں رہیں (۲۰) یعنی گرمی یا سردی کی کوئی تکلیف وہاں نہ ہوگی (۲۱) یعنی جنتی درختوں کے (۲۲) کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں خوشے بآسانی لے سکیں (۲۳) جنتی برتن چاندی کے ہوں گے اور چاند کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ مثل آئینہ کے صاف شفاف ہوں گے کہ ان میں جو چیز پی جائے گی وہ باہر سے نظر آئے گی

تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا

پورے اندازہ پر رکھا ہوگا ۲۴ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے ۲۵ جس کی ملونی ادرک ہوگی ۲۶ وہ ادرک کیا ہے

فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ

جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں ۲۷ اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے ۲۸

اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ

جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے ۲۹ اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین

نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ

دیکھے ۳۰ اور بڑی سلطنت ۳۱ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے ۳۲ اور قناویز کے ۳۳

وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ

اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے ۳۴ اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی ۳۵ ان سے

هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے ۳۶ اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی ۳۷ بے شک ہم نے تم پر ۳۸

عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ

قرآن بتدریج اتارا ۳۹ تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو ۴۰ اور ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے

اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ الَّيْلِ

کی بات نہ سنو ۴۱ اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو ۴۲ اور کچھ رات میں

(۲۴) یعنی پینے والوں کی رغبت کی قدر نہ اس سے کم نہ زیادہ یہ سلیقہ جنتی خدام کے ساتھ خاص ہے دنیا کے ساقیوں کو میسر نہیں (۲۵) شراب طہور کے (۲۶) اس کی آمیزش سے شراب کی لذت اور زیادہ ہو جائے گی (۲۷) مقربین تو خالص اسی کو پئیں گے اور باقی اہل جنت کی شرابوں میں اس کی آمیزش ہوگی یہ چشمہ زیر عرش سے جنت عدن ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے (۲۸) جو نہ کبھی مریں گے نہ بوڑھے ہوں گے نہ ان میں کوئی تغیر آئے گا نہ خدمت سے اکتائیں گے ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا (۲۹) یعنی جس طرح فرش مصفّٰی پر گوہر آبدار غلطاں ہو اس حسن و صفا کے ساتھ جنتی غلمان مشغول خدمت ہوں گے (۳۰) جس کا وصف بیان میں نہیں آسکتا (۳۱) جس کی حد و نہایت نہیں نہ اس کو زوال نہ جنتی کو وہاں سے انتقال وسعت کا یہ عالم کہ ادنیٰ مرتبہ کا جنتی جب اپنے ملک میں نظر کرے گا تو ہزار برس کی راہ تک ایسے ہی دیکھے گا جیسے اپنے قریب کی جگہ دیکھتا ہو شوکت و شکوہ یہ ہوگا کہ ملائکہ بے اجازت نہ آئیں گے (۳۲) یعنی باریک ریشم کے (۳۳) یعنی دبیز ریشم کے (۳۴) حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر ایک جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی کا (۳۵) جو نہایت پاک صاف نہ اسے کسی کا ہاتھ لگا نہ کسی نے چھوا نہ وہ پینے کے بعد شراب دنیا کی طرح جسم کے اندر سڑ کر بول بنے بلکہ اس کی صفائی کا یہ عالم ہے کہ جسم کے اندر اتر کر پاکیزہ خوشبو بن کر جسم سے نکلتی ہے اہل جنت کو کھانے کے بعد شراب پیش کی جائے گی اس کو پینے سے ان کے پیٹ صاف ہو جائیں گے اور جو انہوں نے کھایا ہے وہ پاکیزہ خوشبو بن کر ان کے جسموں سے نکلے گا اور ان کی خواہشیں اور رغبتیں پھر تازہ ہو جائیں گی (۳۶) یعنی تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کا (۳۷) کہ تم سے تمہارا رب راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثواب عظیم عطا فرمایا (۳۸) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳۹) آیت آیت کرکے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں ہیں (۴۰) رسالت کی تبلیغ فرما کر اور اس میں مشقتیں اٹھا کر اور دشمنان دین کی ایذائیں برداشت کرکے (۴۱) شان نزول عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ اس کام سے باز آیئے یعنی دین سے عتبہ نے کہا کہ آپ ایسا کریں تو میں اپنی بیٹی آپ کو بیاہ دوں اور بغیر مہر کے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں ولید نے کہا کہ میں آپ کو اتنا مال دے دوں کہ آپ راضی ہو جائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۴۲) نماز میں صبح کے ذکر سے نماز فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر مراد ہیں

فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

اسے سجدہ کرو ۴۳ اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو ۴۴ بے شک یہ لوگ ۴۵ پاؤں تلے کی (دنیا ہی فائدے کو) عزیز رکھتے ہیں ۴۶

وَ يَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ شَدَدْنَاۤ

اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ۴۷ ہم نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند

اَسْرَهُمْ ۚ وَ اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ

مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ۴۸ ان جیسے اور بدل دیں ۴۹ بے شک یہ نصیحت ہے ۵۰

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ

تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ۵۱ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

اللہ چاہے ۵۲ بے شک وہ علم و حکمت والا ہے اپنی رحمت میں لیتا ہے ۵۳

فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

جسے چاہے ۵۴ اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ۵۵

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ ۷۷ — ۳۳ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰیاتہا ۵۰ رکوعاتہا ۲

سورۂ مرسلات مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَ الْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّ النّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾

قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں لگاتار ۲ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں پھر ابھار کر اٹھانے والیاں ۳

(۴۳) یعنی مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھو اس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا گیا (۴۴) یعنی فرائض کے بعد نوافل پڑھتے رہو اس میں نماز تہجد آگئی بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مراد ذکر لسانی ہے مقصود یہ ہے کہ روز و شب کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے ذکر الٰہی میں مشغول رہو (۴۵) یعنی کفار (۴۶) یعنی محبت دنیا میں گرفتار ہیں (۴۷) یعنی روز قیامت کو جس کے شدائد کفار پر بہت بھاری ہوں گے نہ اس پر ایمان لاتے نہ اس دن کے لئے عمل کرتے ہیں (۴۸) انہیں ہلاک کر دیں اور بجائے ان کے (۴۹) جو اطاعت شعار ہوں (۵۰) مخلوق کے لئے (۵۱) اس کی طاعت بجالا کر اور اس کے رسول کا اتباع کر کے (۵۲) کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے اسی کی مشیت سے ہوتا ہے (۵۳) یعنی جنت میں داخل فرماتا ہے (۵۴) ایمان عطا فرما کر (۵۵) ظالموں سے مراد کافر ہیں (۱) سورۂ مرسلات مکیہ ہے اس میں دو رکوع پچاس آیتیں ایک سو اسی کلمے آٹھ سو سولہ حرف ہیں شان نزول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ والمرسلات شب جن میں نازل ہوئی ہم سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رکاب سعادت میں تھے جب منٰی کی غار میں پہنچے والمرسلات نازل ہوئی ہم حضور سے اس کو پڑھتے تھے اور حضور اس کی تلاوت فرماتے تھے اچانک ایک سانپ نے جست کی ہم اس کو مارنے کے لئے لپکے وہ بھاگ گیا حضور نے فرمایا تم اس کی برائی سے بچائے گئے وہ تمہاری برائی سے یہ غار منٰی میں غار والمرسلات کے نام سے مشہور ہے (۲) ان آیتوں میں جو قسمیں مذکور ہیں وہ پانچ صفات ہیں جن کے موصوفات ظاہر میں مذکور نہیں اسی لئے مفسرین نے ان کی تفسیر میں بہت وجوہ ذکر کئے ہیں بعض نے یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی قرار دی ہیں بعض نے ملائکہ کی بعض نے آیات قرآن کی بعض نے نفوس کاملہ کی جو اشکمال کے لئے ابدان کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ ریاضتوں کے جھونکوں سے ماسوائے حق کو اڑا دیتے ہیں پھر تمام اعضا میں اس اثر کو پھیلاتے ہیں پھر حق بالذات اور باطل فی نفسہٖ میں فرق کرتے ہیں اور ذات الٰہی کے سوا ہر شے کو ہالک دیکھتے ہیں پھر ذکر کا القاء کرتے ہیں اس طرح کہ دلوں میں اور زبانوں پر اللہ تعالٰی کا ذکر ہی ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ ذکر کی ہے کہ پہلی تین صفتوں سے ہوائیں مراد ہیں اور باقی دو سے فرشتے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ قسم ان ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں پھر زور سے جھونکے دیتی ہیں ان سے مراد عذاب کی ہوائیں ہیں (خازن و جمل وغیرہ) (۳) یعنی وہ رحمت کی ہوائیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں اسکے بعد جو صفتیں مذکور ہیں وہ قول اخیر پر جماعات ملائکہ کی ہیں ابن کثیر نے کہا کہ فارقات و ملقیات سے جماعات ملائکہ مراد ہونے پر اجماع ہے

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا

پھر حق ناحق کو خوب جدا کرنے والیاں پھر ان کی قسم جو ذکر کا القا کرتی ہیں ف۴ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو بیشک جس

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾

بات کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ف۵ ضرور ہونی ہے ف۶ پھر جب تارے محو کر دیئے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں

وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ

اور جب پہاڑ غبار کرکے اڑا دیئے جائیں اور جب رسولوں کا وقت آئے ف۷ کس دن کے لئے

اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾

ٹھہرائے گئے تھے روز فیصلہ کے لئے اور تو کیا جانے وہ روز فیصلہ کیا ہے ف۸

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

جھٹلانے والوں کی اس دن خرابی ف۹ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا ف۱۰ پھر پچھلوں کو ان

الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

کے پیچھے پہنچائیں گے ف۱۱ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ

کی خرابی کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا ف۱۲ پھر اسے ایک

قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾

محفوظ جگہ میں رکھا ف۱۳ ایک معلوم اندازہ تک ف۱۴ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر ف۱۵

(۴) انبیاء و مرسلین کے پاس وحی لا کر (۵) یعنی بعث و عذاب اور قیامت کے آنے کا (۶) کہ اس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں (۷) کہ وہ امتوں پر گواہی دینے کے لئے جمع کئے جائیں (۸) اور اس کے ہول و شدت کا کیا عالم ہے (۹) جو دنیا میں توحید و نبوت اور روز آخرت اور بعث و حساب کے منکر تھے (۱۰) دنیا میں عذاب نازل کرکے جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا (۱۱) یعنی جو پہلی امتوں کے مکذبین کی راہ اختیار کرکے سید عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں انہیں بھی پہلوں کی طرح ہلاک فرمائیں گے (۱۲) یعنی نطفہ سے (۱۳) یعنی رحم میں (۱۴) وقت ولادت تک جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے (۱۵) اندازہ فرمانے پر (جمل)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ

تمہارے زندوں اور مُردوں کی ۱۶ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے ۱۷ اور ہم نے تمہیں خوب

مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا

میٹھا پانی پلایا ۱۸ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ۱۹ چلو اس کی طرف ۲۰ جسے

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾

جھٹلاتے تھے چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں ۲۱

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾

نہ سایہ دے ۲۲ نہ لپٹ سے بچائے ۲۳ بے شک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے ۲۴

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا

جیسے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی یہ

يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ

دن ہے کہ وہ بول نہ سکیں گے ۲۵ اور نہ انہیں اجازت ملے کہ عذر کریں ۲۶ اس

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَ

دن جھٹلانے والوں کی خرابی یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں جمع کیا ۲۷ اور

(۱۶) کہ زندے اس کی پشت پر جمع رہتے ہیں اور مردے اس کے بطن میں (۱۷) بلند پہاڑوں کے (۱۸) زمین میں چشمے اور منبع پیدا کر کے یہ تمام باتیں مردوں کو زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں (۱۹) اور روزِ قیامت کافروں سے کہا جائے گا کہ جس آگ کا تم انکار کرتے تھے اس کی طرف ہو جاؤ (۲۰) یعنی اس عذاب کی طرف (۲۱) اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جائے گا ایک کفار کے سروں پر ایک ان کے داہنے اور ایک ان کے بائیں اور حساب سے فارغ ہونے تک انہیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہو گا جب کہ اللہ تعالٰی کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے اس کے بعد جہنم کے دھوئیں کی شان بیان فرمائی جاتی ہے کہ وہ ایسا ہے کہ (۲۲) جس سے اس دن کی گرمی سے کچھ امن پا سکیں (۲۳) آتشِ جہنم کی (۲۴) اتنی اتنی بڑی (۲۵) نہ کوئی ایسی حجت پیش کر سکیں گے جو انہیں کام دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت بہت سے موقع ہوں گے بعض میں کلام کریں گے بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے (۲۶) اور در حقیقت ان کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہو گا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کر دی گئیں اور آخرت کے لئے کوئی جائے عذر باقی نہیں رکھی گئی البتہ انہیں یہ خیال فاسد آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہو گی جنید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اس کو عذر ہی کیا ہے جس نے نعمت دینے والے سے روگردانی کی اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اس کے احسانوں کی ناسپاسی کی (۲۷) اے سید عالم محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والو

الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ

سب اگلوں کو ف۲۸ اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو ف۲۹ اس

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾

دن جھٹلانے والوں کی خرابی بے شک ڈر والے ف۳۰ سایوں اور چشموں میں ہیں

وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا

اور میووں میں جو ان کا جی چاہے ف۳۱ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا ف۳۲ اپنے

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ

اعمال کا صلہ ف۳۳ بے شک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾ كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾

دن جھٹلانے والوں کی خرابی ف۳۴ کچھ دن کھالو اور برت لو ف۳۵ ضرور تم مجرم ہو ف۳۶

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو

يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ

تو نہیں پڑھتے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی پھر اس ف۳۷

حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾

کے بعد کون سی بات پر ایمان لائیں گے ف۳۸

(۲۸) جو تم سے پہلے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے تمہارا ان کا سب کا حساب کیا جائے گا اور تمہیں انہیں سب کو عذاب کیا جائے گا (۲۹) اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکو تو بچالو یہ انتہادرجہ کی توبیخ ہے کیونکہ یہ تو وہ یقینی جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی مکر چل سکتا ہے نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے (۳۰) جو عذاب الٰہی کا خوف رکھتے تھے جنتی درختوں کے (۳۱) اس سے لذت اٹھاتے ہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل جنت کو ان کے حسب مرضی نعمتیں ملیں گی بخلاف دنیا کے کہ یہاں آدمی کو جو میسر آتا ہے اسی پر راضی ہونا پڑتا ہے اور اہل جنت سے کہا جائے گا (۳۲) لذیذ خالص جس میں ذرا بھی تنغص کا شائبہ نہیں (۳۳) ان طاعات کا جو تم دنیا میں بجالائے تھے (۳۴) اس کے بعد تہدید کے طور پر کفار کو خطاب کیا جاتا ہے کہ اے دنیا میں تکذیب کرنے والو تم دنیا میں (۳۵) اپنی موت کے وقت تک (۳۶) کافر ہو دائمی عذاب کے مستحق ہو (۳۷) قرآن شریف (۳۸) یعنی قرآن شریف کتب الٰہیہ میں سب سے آخر کتاب ہے اور بہت ظاہر معجزہ ہے اس پر ایمان نہ لائے تو پھر ایمان لانے کی کوئی صورت نہیں

سورۃ النبأ ۷۸ مکیۃ ۸۰ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰیاتہا ۴۰ رکوعاتہا ۲

سورۂ نبا مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ② الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

یہ ف۲ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں ف۳ بڑی خبر کی ف۴ جس میں وہ کئی

مُخْتَلِفُوْنَ ③ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ④ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ⑤ اَلَمْ نَجْعَلِ

راہ ہیں ف۵ ہاں ہاں اب جان جائیں گے پھر ہاں ہاں جان جائیں گے ف۶ کیا ہم نے

الْاَرْضَ مِهٰدًا ⑥ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ⑦ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ⑧ وَّ

زمین کو بچھونا نہ کیا ف۷ اور پہاڑوں کو میخیں ف۸ اور تمہیں جوڑے بنایا ف۹ اور

جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ⑨ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ⑩ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ

تمہاری نیند کو آرام کیا ف۱۰ اور رات کو پردہ پوش کیا ف۱۱ اور دن کو روزگار کے

مَعَاشًا ⑪ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ⑫ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ⑬

لئے بنایا ف۱۲ اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں (تعمیر کیں) ف۱۳ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا ف۱۴

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ⑭ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ⑮

اور پھر بدلیوں سے زور کا پانی اتارا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ⑯ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ⑰ يَوْمَ يُنْفَخُ

اور گھنے باغ ف۱۵ بے شک فیصلہ کا دن ف۱۶ ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور

(۱) سورۂ نبا اس کو سورۂ تساؤل اور سورۂ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ بھی کہتے ہیں یہ سورت مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو ستر کلمے نو سو ستر حرف ہیں (۲) کفار قریش (۳) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرماکر انہیں سنایا تو ان میں باہم گفتگوئیں شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دین لائے ہیں اس آیت میں ان کی گفتگوؤں کا بیان ہے اور تفخیم شان کے لئے استفہام کے پیرایہ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے (۴) بڑی خبر سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ (۵) کہ بعضے تو قطعی انکار کرتے ہیں بعضے شک میں ہیں اور قرآن کریم کو ان میں سے کوئی سحر کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی ساحر کہتا ہے کوئی شاعر کوئی کاہن (۶) اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے عجائب قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ ان کی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور بعد فنا پھر حساب و جزا کے لئے پیدا کرنے پر قادر ہے (۷) کہ تم اس میں رہو اور وہ تمہاری قرار گاہ ہو (۸) جن سے زمین ثابت و قائم رہے (۹) مرد و عورت (۱۰) تمہارے جسموں کے لئے تاکہ اس سے کوفت اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو (۱۱) جو اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپاتی ہے (۱۲) کہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو (۱۳) جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کہنگی و بوسیدگی ان تک رہ نہیں پاتی مراد ان چنائیوں سے سات آسمان ہیں (۱۴) یعنی آفتاب جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی (۱۵) تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیز ان اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل ہرگز عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعث و جزا کا انکار بھی باطل اس برہان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں (۱۶) ثواب و عذاب کے لئے

فِى الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ

پھونکا جائے گا ف۱۷ تو تم چلے آؤ گے ف۱۸ فوجوں کی فوجیں اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا ف۱۹ اور

سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾

پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا بے شک جہنم تاک میں ہے

لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا

سرکشوں کا ٹھکانا اس میں قرنوں (مدتوں) رہیں گے ف۲۰ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے

وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا

اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ جیسے کو تیسا بدلہ ف۲۱ بے شک انہیں حساب

يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

کا خوف نہ تھا ف۲۲ اور انہوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ف۲۳ ہر چیز لکھ کر شمار کر

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾

رکھی ہے ف۲۴ اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے ف۲۵

ع ۱ / ۴۰

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ

باغ ہیں ف۲۶ اور انگور اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام ف۲۷ جس میں نہ کوئی

فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ

بیہودہ بات سنیں نہ جھٹلانا ف۲۸ صلہ تمہارے رب کی طرف سے ف۲۹ نہایت کافی عطا وہ جو رب ہے آسمانوں کا

(۱۷) مراد اس سے نفخۂ اخیرہ ہے (۱۸) اپنی قبروں سے حساب کے لئے موقف کی طرف (۱۹) اور اس میں راہیں بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے (۲۰) جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے (۲۱) جیسے عمل ویسی جزا جیسا کفر بدترین جرم ہے ویسا ہی سخت عذاب ان کو ہو گا (۲۲) کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر تھے (۲۳) لوحِ محفوظ میں (۲۴) ان کے تمام نیک و بد اعمال ہمارے علم میں ہیں ان پر جزا دیں گے اور آخرت میں وقتِ عذاب ان سے کہا جائے گا (۲۵) جنت میں جہاں انہیں عذاب سے نجات ہو گی اور ہر مراد حاصل ہو گی (۲۶) جن میں قسم قسم کے نفیس پھلوں والے درختوں (۲۷) شراب نفیس کا (۲۸) یعنی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا (۲۹) تمہارے اعمال کا

وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ یَوْمَ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے ف۳۰ جس دن

یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے)، کوئی نہ بول سکے گا ف۳۱ مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا

الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ

ف۳۲ اور اس نے ٹھیک بات کہی ف۳۳ وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب

اِلٰی رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۚۖ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا

کی طرف راہ بنالے ف۳۴ ہم تمہیں ف۳۵ ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آگیا ف۳۶ جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس

قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَیَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۳۷ اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا ف۳۸

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّیَّةٌ ۷۹ — ۸۱ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُهَا ۴۶ — رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ نٰزعٰت مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾

قسم ان کی ف۲ کہ سختی سے جان کھینچیں ف۳ اور نرمی سے بند کھولیں ف۴ اور آسانی سے پیریں ف۵

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾

پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں ف۶ پھر کام کی تدبیر کریں ف۷ کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی ف۸

(۳۰) بسبب اس کے خوف کے (۳۱) اس کے رعب و جلال سے (۳۲) کلام یا شفاعت کا (۳۳) دنیا میں اور اسی کے مطابق عمل کیا بعض مفسرین نے فرمایا کہ ٹھیک بات سے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ مراد ہے (۳۴) عمل صالح کرکے تاکہ عذاب سے محفوظ رہے (۳۵) اے کافرو (۳۶) مراد اس سے عذاب آخرت ہے (۳۷) یعنی ہر نیکی بدی اس کے نامہ اعمال میں درج ہوگی جس کو وہ روز قیامت دیکھے گا (۳۸) تاکہ عذاب سے محفوظ رہتا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روز قیامت جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائے گا اور انہیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اسے بدلہ دلایا جائے گا اس کے بعد یہ سب خاک کر دیے جائیں گے یہ دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش میں بھی خاک کر دیا جاتا بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مومنین پر اللہ تعالیٰ کے انعام دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی متواضع ہوتا متکبر و سرکش نہ ہوتا ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر افتخار کیا تھا جب وہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو شدت عذاب میں مبتلا پائے گا تو کہے گا کاش میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا

(۱) سورۂ والنازعات مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھیالیس آیتیں ایک سو ستانوے کلمے سات سو تریپن حرف ہیں (۲) یعنی ان فرشتوں کی (۳) کافروں کی (۴) یعنی مومنین کی جانیں نرمی کے ساتھ قبض کریں (۵) جسم کے اندر یا آسمان و زمین کے درمیان مومنین کی روحیں لے کر (کما روی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۶) اپنی خدمت پر جس کے مامور ہیں (روح البیان) (۷) یعنی امور دنیویہ کے انتظام جو ان سے متعلق ہیں ان کے سرانجام کریں یہ قسم اس پر ہے (۸) زمین اور پہاڑ اور ہر چیز نفخۂ اولیٰ سے اضطراب میں آجائے گی اور تمام خلق مر جائے گی

منزل ۷ وقف لازم

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۞ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ۞ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۞

اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ف۹ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے ف۱۰

يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۞ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا

کافر ف۱۱ کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے ف۱۲ کیا ہم جب گلی ہڈیاں ہو

نَّخِرَةً ۞ قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۞ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۞

جائیں گے ف۱۳ بولے یوں تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے ف۱۴ تو وہ ف۱۵ نہیں مگر ایک جھڑکی ف۱۶

فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ ۞ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۞ إِذْ نَادَاهُ

جبھی وہ کھلے میدان میں آ پڑے ہوں گے ف۱۷ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۱۸ جب اسے اس

رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۞ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۞

کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ف۱۹ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا ف۲۰

فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ۞ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ۞

اس سے کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو ف۲۱ اور تجھے تیرے رب کی طرف ف۲۲ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ف۲۳

فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۞ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۞ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۞

پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی ف۲۴ اس پر اس نے جھٹلایا ف۲۵ اور نافرمانی کی پھر پیٹھ دی ف۲۶ اپنی کوشش میں لگا ف۲۷

فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۞ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۞ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ

تو لوگوں کو جمع کیا ف۲۸ پھر پکارا پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں ف۲۹ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت

(۹) یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے باذن الٰہی زندہ کر دی جائے گی ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا (۱۰) اس دن کی ہول اور دہشت سے یہ حال کفار کا ہوگا (۱۱) جو مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو (۱۲) یعنی موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کئے جائیں گے (۱۳) ریزہ ریزہ بکھری ہوئی پھر بھی زندہ کئے جائیں گے (۱۴) یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس کی تکذیب کرتے رہے یہ مقولہ ان کا بطریق استہزاء تھا اس پر انہیں جتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادر برحق پر کچھ بھی دشوار نہیں (۱۵) نفخۂ اخیرہ (۱۶) جس سے سب جمع کر لئے جائیں گے اور جب نفخۂ اخیرہ ہوگا (۱۷) زندہ ہو کر (۱۸) یہ خطاب ہے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار گزرا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں آپ اس سے غمگین نہ ہوں (۱۹) جو ملک شام میں طور کے قریب ہے (۲۰) اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا (۲۱) کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے (۲۲) یعنی اس کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف (۲۳) اس کے عذاب سے (۲۴) ید بیضا اور عصا (۲۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (۲۶) یعنی ایمان سے اعراض کیا (۲۷) فساد انگیزی کی (۲۸) یعنی جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو (۲۹) یعنی میرے اوپر اور کوئی رب نہیں

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ

دونوں کے عذاب میں پکڑا ف۳۰ بے شک اس میں سیکھ ملتا ہے اسے جو ڈرے ف۳۱ کیا تمہاری

اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ

سمجھ کے مطابق تمہارا بنانا ف۳۲ مشکل یا آسمان کا اللہ نے اسے بنایا اس کی چھت اونچی کی ف۳۳ پھر اسے ٹھیک کیا ف۳۴ اس کی رات

لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ

اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی ف۳۵ اور اس کے بعد زمین پھیلائی ف۳۶ اس میں

مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ

سے ف۳۷ اس کا پانی اور چارہ نکالا ف۳۸ اور پہاڑوں کو جمایا ف۳۹ تمہارے اور تمہارے

وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ یَوْمَ یَتَذَكَّرُ

چوپاؤں کے فائدہ کو پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی ف۴۰ اس دن آدمی یاد

الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ

کرے گا جو کوشش کی تھی ف۴۱ اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی ف۴۲ تو وہ جس نے

طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَ

سرکشی کی ف۴۳ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ف۴۴ تو بے شک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے اور

اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ

وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا ف۴۵ اور نفس کو خواہش سے روکا ف۴۶ تو بے شک

(۳۰) دنیا میں غرق کیا اور آخرت میں دوزخ میں داخل فرمائے گا (۳۱) اللہ عزوجل سے اس کے بعد منکرین بعث کو عتاب فرمایا جاتا ہے (۳۲) تمہارے مرنے کے بعد (۳۳) بغیر ستون کے (۳۴) ایسا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں (۳۵) نور آفتاب کو ظاہر فرماکر (۳۶) جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی (۳۷) چشمے جاری فرماکر (۳۸) جسے جاندار کھاتے ہیں (۳۹) روئے زمین پر تاکہ اس کو سکون ہو (۴۰) یعنی نفخہ ثانیہ ہو گا جس میں مردے اٹھائے جائیں گے (۴۱) دنیا میں نیک یا بد (۴۲) اور تمام خلق اس کو دیکھے (۴۳) حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا (۴۴) آخرت پر اور شہوات کا تابع ہوا (۴۵) اور اس نے جانا کہ اسے روز قیامت اپنے رب کے حضور حساب کے لئے حاضر ہونا ہے (۴۶) حرام چیزوں کی

الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾

جنت ہی ٹھکانا ہے ۴۷ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ

تمہیں اسکے بیان سے کیا تعلق ۴۸ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے تم تو فقط اسے ڈرانے والے ہو

مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾ ع ۲

جو اس سے ڈرے گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے ۴۹ دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے

سُوْرَةُ عَبَسَ ۸۰ مَكِّيَّةٌ ۲۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۴۲ رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ عبس مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤى ﴿۳﴾

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ۲ اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا ۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو ۴

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ

یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے ۵ تم اس کے تو پیچھے

تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾

پڑتے ہو ۶ اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو ۷ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا (ناز سے دوڑتا ہوا) آیا ۸

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ

اور وہ ڈر رہا ہے ۹ تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو یوں نہیں ۱۰ یہ تو سمجھانا ہے ۱۱ تو جو چاہے اسے

(۴۷) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ کے کافر (۴۸) اور اس کا وقت بتانے سے کیا غرض (۴۹) یعنی کافر قیامت کو جس کا انکار کرتے ہیں تو اس کے ہول و دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت بھول جائیں گے اور خیال کریں گے کہ

(۱) سورۂ عبس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیالیس آیتیں ایک سو تیس کلمے پانچ سو تینتیس حرف ہیں (۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (۳) یعنی عبداللہ بن ام مکتوم شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عتبہ بن ربیعہ ابو جہل بن ہشام اور عباس بن عبدالمطلب اور ابی بن خلف اور امیہ بن خلف اشراف قریش کو اسلام کی دعوت فرما رہے تھے اس درمیان میں عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمایئے ابن ام مکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں اس سے قطع کلام ہو گا یہ بات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزری اور آثار ناگواری چہرہ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور نابینا فرمانے میں عبداللہ بن ام مکتوم کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ سے واقع ہوا اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ام مکتوم کا اکرام فرماتے تھے (۴) گناہوں سے آپ کا ارشاد سن کر (۵) اللہ تعالیٰ سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے (۶) اور اس کے ایمان لانے کی طمع میں اس کے درپے ہوتے ہو (۷) ایمان لا کر اور ہدایت پا کر کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور پیام الٰہی پہنچا دینا ہے (۸) یعنی ابن ام مکتوم (۹) اللہ عزوجل سے (۱۰) ایسا نہ کیجئے (۱۱) یعنی آیات قرآن مخلوق کے لئے نصیحت ہیں

وقف لازم

ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿۱۴﴾ بِاَیْدِیْ

یاد کرے ۱۲ ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ۱۳ بلندی والے ۱۴ پاکی والے ۱۵ ایسوں کے ہاتھ

سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَیِّ

لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے ۱۶ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ۱۷ اسے کاہے

شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ

سے بنایا پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ۱۸ پھر اسے راستہ

یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا

آسان کیا ۱۹ پھر اُسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا ۲۰ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ۲۱ کوئی نہیں اس نے

یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا

اب تک پورا نہ کیا جو اُسے حکم ہوا تھا ۲۲ تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ۲۳ کہ ہم نے اچھی

الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ

طرح پانی ڈالا ۲۴ پھر زمین کو خوب چیرا تو اس میں اگایا اناج اور

عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ زَیْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً

انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے

وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ

اور دُوب (گھاس) تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپاؤں کے پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ ۲۵ اس دن

(۱۲) اور اس سے پند پذیر ہو (۱۳) اللہ تعالیٰ کے نزدیک (۱۴) رفیع القدر (۱۵) کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے (۱۶) اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوحِ محفوظ سے نقل کرتے ہیں (۱۷) کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہے (۱۸) کبھی نطفہ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مضغہ کی شان میں تکمیلِ آفرینش تک (۱۹) ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا (۲۰) کہ بعد موت بے عزت نہ ہو (۲۱) یعنی بعد موت حساب و جزا کے لئے پھر اس کے واسطے زندگانی مقرر کی (۲۲) اس کے رب کا یعنی کافر ایمان لا کر حکمِ الٰہی کو بجا نہ لایا (۲۳) جنہیں کھاتا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں اس کے رب کی قدرت ظاہر ہے کس طرح جزو بدن ہوتے ہیں اور کس نظام عجیب سے کام میں آتے ہیں اور کس طرح رب عزوجل عطا فرماتا ہے ان حکمتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے (۲۴) بادل سے (۲۵) یعنی قیامت کے نفخۂ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرا کر دے گی

يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝٣٤ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝٣٥ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝٣٦

آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو اور بیٹوں سے ۲۶

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ ۝٣٧ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ

ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے ۲۷ کتنے منہ اس دن

مُّسْفِرَةٌ ۝٣٨ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝٣٩ وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا

روشن ہوں گے ۲۸ ہنستے خوشیاں مناتے ۲۹ اور کتنے مونہوں پر اس دن گرد

غَبَرَةٌ ۝٤٠ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝٤١ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝٤٢

پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے ۳۰ یہ وہی ہیں کافر بدکار

ع ۲ ۵

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ ۸۱ ۷ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آيَاتُهَا ۲۹ رُكُوعُهَا ۱

سورۂ تکویر مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ۝٢ وَإِذَا الْجِبَالُ

جب دھوپ لپیٹی جائے ۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں ۳ اور جب پہاڑ

سُيِّرَتْ ۝٣ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝٥

چلائے جائیں ۴ اور جب تھلکی (گابھن) اونٹنیاں ۵ چھوٹی پھریں ۶ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں ۷

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝٧ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ

اور جب سمندر سلگائے جائیں ۸ اور جب جانوں کے جوڑ بنیں ۹ اور جب زندہ دبائی ہوئی سے

(۲۶) ان میں سے کسی کی طرف ملتفت نہ ہوگا اپنی ہی پڑی ہوگی (۲۷) قیامت کا حال اور اس کے اہوال بیان فرمانے کے بعد مکلفین کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم ہیں سعید اور شقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے (۲۸) نور ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے (۲۹) اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم اور اس کی رضا پر اس کے بعد اشقیا کا حال بیان فرمایا جاتا ہے (۳۰) ذلیل حال وحشت زدہ صورت

(۱) سورۂ کورت مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس آیتیں ایک سو چار کلمے پانچ سو تیس حرف ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ روز قیامت کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو چاہیے کہ سورۂ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ اور سورۂ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ پڑھے (ترمذی) (۲) یعنی آفتاب کا نور زائل ہو جائے (۳) بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں اور کوئی تارا اپنی جگہ باقی نہ رہے (۴) اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں (۵) جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں اور بیانے کا وقت قریب آگیا ہو (۶) نہ ان کا کوئی چرانے والا ہو نہ نگراں اس روز کی وحشت کا یہ عالم ہو اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں کہ ان کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہو (۷) روز قیامت بعد بعث کہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں پھر خاک کر دیئے جائیں (۸) پھر وہ خاک ہو جائیں (۹) اس طرح کہ نیک نیکوں کے ساتھ ہوں اور بد بدوں کے ساتھ یا یہ معنی کہ جانیں اپنے جسموں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ اپنے عملوں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ ایمانداروں کی جانیں حوروں کے اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں

سُئِلَتْ ۝۸ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا

پوچھا جائے ف۱۰ کس خطا پر ماری گئی ف۱۱ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب

السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳

آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے ف۱۲ اور جب جہنم بھڑکایا جائے ف۱۳ اور جب جنت پاس لائی جائے ف۱۴

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝۱۴ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝۱۶

ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ف۱۵ تو قسم ہے ان ف۱۶ کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں ف۱۷

وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

اور رات کی جب پیٹھ دے ف۱۸ اور صبح کی جب دم لے ف۱۹ بے شک یہ ف۲۰ عزت والے رسول

كَرِیْمٍ ۝۱۹ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝۲۰ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝۲۱

ف۲۱ کا پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالک عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے ف۲۲ امانت دار ہے ف۲۳

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲۲ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝۲۳ وَمَا هُوَ

اور تمہارے صاحب ف۲۴ مجنون نہیں ف۲۵ اور بے شک انہوں نے اسے ف۲۶ روشن کنارہ پر دیکھا ف۲۷ اور یہ نبی

عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۝۲۴ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۝۲۵ فَاَیْنَ

غیب بتانے میں بخیل نہیں اور قرآن مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر

تَذْهَبُوْنَ ۝۲۶ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۲۷ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

جاتے ہو ف۲۸ وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہاں کے لئے اس کے لئے جو تم میں سیدھا ہونا

(۱۰) یعنی اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے (۱۱) یہ سوال قاتل کی توبیخ کے لئے ہے تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی (۱۲) جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے (۱۳) دشمنان خدا کے لئے (۱۴) اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے (۱۵) ان کی نیکی یا بدی (۱۶) ستاروں (۱۷) یہ پانچ ستارے ہیں جنہیں خمسہ متحیرہ کہتے ہیں زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد (کذا روی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۱۸) اور اس کی تاریکی ہلکی پڑے (۱۹) اور اس کی روشنی خوب پھیلے (۲۰) قرآن شریف (۲۱) حضرت جبریل علیہ السلام (۲۲) یعنی آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں (۲۳) وحی الٰہی کا (۲۴) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۵) جیسا کہ کفار مکہ کہتے ہیں (۲۶) یعنی جبریل امین کو ان کی اصلی صورت میں (۲۷) یعنی آفتاب کے جائے طلوع پر (۲۸) اور کیوں قرآن سے اعراض کرتے ہو

يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾ ع

چاہے ۲۹ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

سورۃ الانفطار ۸۲ مکیۃ ۸۲ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتہا ۱۹ رکوعہا ۱

سورۃ انفطار مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا

فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَ

دیئے جائیں ۲ اور جب قبریں کریدی جائیں ۳ ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا ۴ اور

أَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾ الَّذِي

جو پیچھے ۵ اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے ۶ جس نے

خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾

تجھے پیدا کیا ۷ پھر ٹھیک بنایا ۸ پھر ہموار فرمایا ۹ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا ۱۰

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿٩﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا

کوئی نہیں ۱۱ بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ۱۲ اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں ۱۳ معزز

كَاتِبِينَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ

لکھنے والے ۱۴ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو ۱۵ بے شک نکوکار ۱۶ ضرور چین میں ہیں ۱۷ اور بیشک

(۲۹) یعنی جس کو حق کا اتباع اور اس پر قیام منظور ہو

(۱) سورۂ انفطار مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں اسی کلمے تین سو ستائیس حرف ہیں (۲) اور شیریں و شور سب مل کر ایک ہو جائیں (۳) اور ان کے مردے زندہ کر کے نکالے جائیں (۴) عمل نیک یا بد (۵) چھوڑی نیکی یا بدی اور ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث (۶) کہ تو نے باوجود اس کے نعمت و کرم اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی (۷) اور نیست سے ہست کیا (۸) سالم الاعضاء سنتا دیکھتا (۹) اعضاء میں مناسبت رکھی (۱۰) لمبا یا ٹھگنا خوب رو یا کم رو گورا یا کالا مرد یا عورت (۱۱) تمہیں اپنے رب کے کرم پر مغرور نہ ہونا چاہئے (۱۲) اور روز جزا کے منکر ہو (۱۳) تمہارے اعمال و اقوال کے اور وہ فرشتے ہیں (۱۴) تمہارے عملوں کے (۱۵) نیکی یا بدی ان سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں (۱۶) یعنی مومنین صادق الایمان (۱۷) جنت میں

وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا

اور بیشک بدکار ۱۸ ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ

بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا

سکیں گے اور تو کیا جانیں کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا

يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

انصاف کا دن جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی ۱۹ اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ ٨٣ — ٨٦ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | آيَاتُهَا ٣٦ — رُكُوعُهَا ١

سورۂ مطففین مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿٢﴾

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم

اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں

مَّبْعُوثُونَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾

اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے ۲ جس دن سب لوگ ۳ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾

بے شک کافروں کی لکھت ۴ سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے ۵ اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے

(۱۸) کافر (۱۹) یعنی کوئی کافر کسی کافر کو نفع نہ پہنچا سکے گا (خازن) (۱) سورۂ مطففین ایک قول میں مکیہ ہے اور ایک میں مدنیہ اور ایک قول یہ ہے کہ زمانہ ہجرت میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں ایک رکوع چھتیس آیتیں ایک سو انہتر کلمے اور سات سو تیس حرف ہیں شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے بالخصوص ایک شخص ابو جہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور دینے کا اور ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا (۲) یعنی روز قیامت اس روز ذرہ ذرہ کا حساب کیا جائے گا (۳) اپنی قبروں سے اٹھ کر (۴) یعنی ان کے اعمال نامے (۵) سجین ساتویں زمین کے اسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے (۶) یعنی وہ نہایت ہی ہول وہیبت کا مقام ہے

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ

وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے ف۷ اس دن ف۸ جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى

کو جھٹلاتے ہیں ف۹ اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش ف۱۰ جب اس پر

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى

ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں کوئی نہیں ف۱۲ بلکہ ان کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے ف۱۳ ہاں ہاں بے شک وہ اس دن ف۱۴ اپنے رب کے

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا

دیدار سے محروم ہیں ف۱۵ پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا پھر کہا جائے گا یہ ہے

الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾

وہ ف۱۶ جسے تم جھٹلاتے تھے ف۱۷ ہاں ہاں بیشک نیکوں کی لکھت ف۱۸ سب سے اونچا محل علیین میں ہے ف۱۹

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور تو کیا جانے علیین کیسی ہے ف۲۰ وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے ف۲۱ کہ مقرب ف۲۲ جس کی زیارت کرتے ہیں

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ

بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں ف۲۳ تو ان کے

(۷) جو نہ مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے (۸) جب کہ وہ نوشتہ نکالا جائے گا (۹) اور روز جزا یعنی قیامت کے منکر ہیں (۱۰) حد سے گزرنے والا (۱۱) ان کی نسبت کہ یہ (۱۲) اس کا کہنا غلط ہے (۱۳) ان معاصی اور گناہوں نے جو وہ کرتے ہیں یعنی اپنے اعمال بد کی شامت سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ ہو گئے حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل میں ایک نقطہ سیاہ پیدا ہوتا ہے جب اس گناہ سے باز آتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی دین یعنی وہ زنگ ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا (ترمذی) (۱۴) یعنی روز قیامت (۱۵) جیسا کہ دنیا میں اس کی توحید سے محروم رہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدار الٰہی کی نعمت میسر آئے گی کیونکہ محرومی دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لئے وعید تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا (۱۶) عذاب (۱۷) دنیا میں (۱۸) یعنی مومنین صادقین کے اعمال نامے (۱۹) علیین ساتویں آسمان میں زیر عرش ہے (۲۰) یعنی اس کی شان عجیب عظمت والی ہے (۲۱) علیین میں اس میں ان کے اعمال لکھے ہیں (۲۲) فرشتے (۲۳) اللہ تعالیٰ کے اکرام اور اس کی نعمتوں کو جو اس نے انہیں عطا فرمائیں اور اپنے دشمنوں کو جو طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہیں

وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ

چہروں میں چین کی تازگی پہچانے ف۲۴ نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے ف۲۵ اس کی مُہر

مِسْكٌ ۚ وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنٰفِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ

مشک پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے ف۲۶ اور اس کی ملونی

تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ أَجْرَمُوْا

تسنیم سے ہے ف۲۷ وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں ف۲۸ بے شک مجرم لوگ ف۲۹

كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾

ایمان والوں سے ف۳۰ ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ف۳۱ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے

وَإِذَا انْقَلَبُوْا إِلٰى أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوْا

کرتے ف۳۲ اور جب ف۳۳ اپنے گھر پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے ف۳۴ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے

إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَمَآ أُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ

بے شک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں ف۳۵ اور یہ ف۳۶ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے ف۳۷ تو آج ف۳۸

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَآئِكِ

ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں ف۳۹ تختوں پر بیٹھے

يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

دیکھتے ہیں ف۴۰ کیوں کچھ بدلا ملا کافروں کو اپنے کئے کا ف۴۱

ع ۸

(۲۴) کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہوں گے (۲۵) کہ ابرار ہی اس کی مہر توڑیں گے (۲۶) طاعات کی طرف سبقت کر کے اور برائیوں سے باز رہ کر (۲۷) جو جنت کی شرابوں میں اعلیٰ ہے (۲۸) یعنی مقربین خالص شراب تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شراب تسنیم ملائی جاتی ہے (۲۹) مثل ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ رؤساء کفار کے (۳۰) مثل حضرت عمار و خباب و صہیب و بلال وغیرہ فقراء مومنین کے (۳۱) مومنین (۳۲) بطریق طعن و عیب کے شانِ نزول منقول ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت میں تشریف لے جارہے تھے منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور مسخرگی سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو اس سے پہلے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں یہ آیتیں نازل ہوئیں (۳۳) کفار (۳۴) یعنی مسلمانوں کو برا کہہ کر آپس میں ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے (۳۵) کہ سیدِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دنیا کی لذتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۳۶) کفار (۳۷) کہ ان کے احوال و اعمال پر گرفت کریں بلکہ انہیں اصلاح کا حکم دیا گیا ہے وہ اپنے حال درست کریں دوسروں کو بیوقوف بتانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں (۳۸) یعنی روزِ قیامت (۳۹) جیسا کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت و محنت پر ہنستے تھے یہاں معاملہ برعکس ہے مومن دائمی عیش و راحت میں ہیں اور کافر ذلت و خواری کے دائمی عذاب میں جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے کافر اس سے نکلنے کے لئے دروازہ کی طرف دوڑتے ہیں جب دروازہ کے قریب پہنچتے ہیں دروازہ بند ہو جاتا ہے بار بار ایسا ہی ہوتا ہے کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان ان سے ہنسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ وہ جنت میں جواہرات کے (۴۰) کفار کی ذلت و رسوائی اور شدتِ عذاب کو اور اس پر ہنستے ہیں (۴۱) یعنی ان اعمال کا جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے

سورۃ الانشقاق ۸۴ مکیۃ ۸۳ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتها ۲۵ رکوعها ۱

اس میں پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — سورۃ انشقاق مکی ہے

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۝١ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝٢ وَإِذَا الْأَرْضُ

جب آسمان شق ہو ۲ اور اپنے رب کا حکم سنے ۳ اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے اور جب زمین دراز

مُدَّتْ ۝٣ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝٤ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝٥

کی جائے ۴ اور جو کچھ اس میں ہے ۵ ڈال دے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے ۶ اور اسے سزاوار ہی یہ ہے ۷

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝٦ فَأَمَّا

اے آدمی بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ۸ ضرور دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا ۹ تو وہ جو

مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝٧ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝٨

اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے ۱۰ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا ۱۱

وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝٩ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ

اور اپنے گھر والوں کی طرف ۱۲ شاد شاد پلٹے گا ۱۳ اور وہ جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے

ظَهْرِهِ ۝١٠ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝١١ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝١٢ إِنَّهُ كَانَ

۱۴ وہ عنقریب موت مانگے گا ۱۵ اور بھڑکتی آگ میں جائے گا بے شک وہ

فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝١٣ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ ۝١٤ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ

اپنے گھر میں ۱۶ خوش تھا ۱۷ وہ سمجھا کہ اسے پھرنا نہیں ۱۸ ہاں کیوں نہیں ۱۹ بے شک اس کا رب

معانقہ ۱۴

(۱) سورۂ انشقت جس کو سورۂ انشقاق بھی کہتے ہیں مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پچیس آیتیں ایک سو سات کلمات چار سو تیس حرف ہیں (۲) قیامت قائم ہونے کے وقت (۳) اپنے شق ہونے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے (۴) اور اس پر کوئی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے (۵) یعنی اس کے بطن میں خزانے اور مردے سب کو باہر (۶) اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے (۷) اس وقت انسان اپنے عمل کے نتائج دیکھے گا (۸) یعنی اس کے حضور حاضری کے لئے مراد اس سے موت ہے (مدارک) (۹) اور اپنے عمل کی جزا پانا (۹) اور وہ مومن ہے (۱۱) سہل حساب یہ ہے کہ اس پر اس کے اعمال پیش کئے جائیں وہ اپنی طاعت و معصیت کو پہچانے پھر طاعت پر ثواب دیا جائے اور معصیت سے تجاوز فرمایا جائے یہ سہل حساب ہے نہ اس میں شدت مناقشہ نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا نہ عذر کی طلب ہو نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا اسے کوئی عذر ہاتھ نہ آئے گا اور وہ کوئی حجت نہ پائے گا رسوا ہو گا (اللہ تعالیٰ مناقشہ حساب سے پناہ دے) (۱۲) گھر والوں سے جنتی گھر والے مراد ہیں خواہ وہ حوروں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے (۱۳) اپنی اس کامیابی پر (۱۴) اور وہ کافر ہے جس کا داہنا ہاتھ تو اس کی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پس پشت کر دیا جائے گا اس میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا اس حال کو دیکھ کر وہ جان لے گا کہ وہ اہل نار میں سے ہے تو (۱۵) اور یا ثبوراہ کہے گا ثبور کے معنی ہلاکت کے ہیں (۱۶) دنیا کے اندر (۱۷) اپنی خواہشوں اور شہوتوں میں اور متکبر و مغرور (۱۸) اپنے رب کی طرف اور وہ مرنے کے بعد اٹھایا نہ جائے گا (۱۹) ضرور اپنے رب کی طرف رجوع کرے گا اور مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا اور حساب کیا جائے گا

كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾

اسے دیکھ رہا ہے تو مجھے قسم ہے شام کے اجالے کی ف۲۰ اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں ف۲۱

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا

اور چاند کی جب پورا ہو ف۲۲ ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے ف۲۳ تو کیا ہوا انہیں ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلِ

نہیں لاتے ف۲۴ اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے ف۲۵ بلکہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ

کافر جھٹلا رہے ہیں ف۲۶ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں ف۲۷ تو تم انہیں

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾

دردناک عذاب کی بشارت دو ف۲۸ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ ۸۵ مَكِّيَّةٌ ۲۷ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۲۲ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ بروج مکی اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾

قسم آسمان کی جس میں برج ہیں ف۲ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ف۳ اور اس دن کی جو گواہ ہے ف۴ اور اس دن کی جس میں

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

حاضر ہوتے ہیں ف۵ کھائی والوں پر لعنت ہو ف۶ اس بھڑکتی آگ والے جب وہ اس کے

(۲۰) جو سرخی کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جس کے غائب ہونے پر امام صاحب کے نزدیک وقت عشا شروع ہوتا ہے یہی قول ہے کثیر صحابہ کا اور بعض علماء شفق سے سرخی مراد لیتے ہیں (۲۱) مثل جانوروں کے جو دن میں منتشر ہوتے ہیں اور شب میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں اور مثل تاریکی کے اور ستاروں اور ان اعمال کے جو شب میں کئے جاتے ہیں مثل تہجد کے (۲۲) اور اس کا نور کامل ہو جائے اور یہ ایام بیض یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں میں ہوتا ہے (۲۳) یہ خطاب یا تو انسانوں کو ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تمہیں حال کے بعد حال پیش آئے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے شدائد و اہوال پھر مرنے کے بعد اٹھنا پھر موقف حساب میں پیش ہونا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں تدریج ہے ایک وقت دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے پھر دودھ چھوٹتا ہے پھر لڑکپن کا زمانہ آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جوانی ڈھلتی ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے آپ شب معراج ایک آسمان پر تشریف لے گئے پھر دوسرے پر اسی طرح درجہ بدرجہ مرتبہ بمرتبہ منازل قرب میں واصل ہوئے بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال بیان فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں آپ کو مشرکین پر فتح و ظفر حاصل ہوگی اور انجام بہت بہتر ہوگا آپ کفار کی سرکشی اور ان کی تکذیب سے غمگین نہ ہوں (۲۴) یعنی اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود دلائل ظاہر ہونے کے کیوں ایمان نہیں لاتے (۲۵) مراد اس سے سجدہ تلاوت ہے شان نزول جب سورہ اقراء میں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ نازل ہوا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مومنین نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفار قریش نے سجدہ نہ کیا ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ تلاوت نہیں کرتے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدہ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے قرآن کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو مسئلہ سجدہ تلاوت کے لئے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لئے مثل طہارت اور قبلہ رو ہونے اور ستر عورت وغیرہ کے مسئلہ سجدہ کے اول و آخر اللہ اکبر کہنا چاہئے مسئلہ امام نے آیت سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سن لے اس پر سجدہ واجب ہے مسئلہ سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی

قُعُودٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا

کناروں پر بیٹھے تھے ف۷ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے ف۸ اور انہیں مسلمانوں

مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ

کا کیا برا لگا یہی نا کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر کہ اسی کے لئے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے بے شک جنہوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ف۹ پھر توبہ نہ کی ف۱۰ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے ف۱۱

وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور ان کے لئے آگ کا عذاب ف۱۲ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ

ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے بے شک

بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے ف۱۳ بے شک وہ پہلے کرے اور پھر کرے ف۱۴ اور وہی ہے بخشنے والا اپنے

الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ

نیک بندوں پر پیارا عزت والے عرش کا مالک ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا کیا تمہارے پاس

بقیہ صفحہ ۱۰۶۳ = سجدے واجب ہوں گے اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا والتفصیل فی کتب الفقہ (تفسیر احمدی) (۲۶) قرآن کو اور مرنے کے بعد اٹھنے کو (۲۷) کفر اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب (۲۸) ان کے کفر و عناد پر

(۱) سورۂ بروج مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بائیس آیتیں ایک سو نو کلمے چار سو پینسٹھ حرف ہیں (۲) جن کی تعداد بارہ ہے اور ان میں عجائب حکمت الٰہی نمودار ہیں آفتاب ماہتاب اور کواکب کی سیر ان میں معین انداز پر ہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا (۳) وہ روز قیامت ہے (۴) مراد اس سے روز جمعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (۵) آدمی اور فرشتے مراد اس سے روز عرفہ ہے (۶) مروی ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جب اس کا جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس ایک لڑکا بھیج جسے میں جادو سکھادوں بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کر دیا وہ جادو سیکھنے لگا راہ میں ایک راہب رہتا تھا اس کے پاس بیٹھنے لگا اور اس کا کلام اس کے دلنشین ہوتا گیا اب آتے جاتے اس نے راہب کی صحبت میں بیٹھنا مقرر کر لیا ایک روز راستہ میں ایک مہیب جانور ملا لڑکے نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر یہ دعا کی کہ یارب اگر راہب تجھے پیارا ہو تو میرے پتھر سے اس جانور کو ہلاک کر دے وہ جانور اس کے پتھر سے مر گیا اس کے بعد لڑکا مستجاب الدعوۃ ہوا اور اس کی دعا سے کوڑھی اور اندھے اچھے ہونے لگے بادشاہ کا ایک مصاحب نابینا ہو گیا تھا تو وہ آیا لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچا اس نے کہا تجھے کس نے اچھا کیا کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے یہ کہہ کر اس نے اس پر سختیاں شروع کیں یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتایا لڑکے پر سختیاں کیں اور اس نے راہب کا پتہ بتایا راہب پر سختیاں کیں اور اس سے کہا اپنا دین ترک کر اس نے انکار کیا تو اس کے سر پر آرا رکھ کر چروا دیا پھر مصاحب کو بھی چروا دیا پھر لڑکے کو حکم دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیا جائے سپاہی اس کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے اس نے دعا کی پہاڑ میں زلزلہ آیا سب گر کر ہلاک ہو گئے لڑکا صحیح و سلامت چلا آیا بادشاہ نے کہا سپاہی کیا ہوئے کہا سب کو خدا نے ہلاک کر دیا پھر بادشاہ نے لڑکے کو سمندر میں غرق کرنے کے لئے بھیجا لڑکے نے دعا کی کشتی ڈوب گئی تمام شاہی آدمی ڈوب گئے لڑکا صحیح و سلامت بادشاہ کے پاس آ گیا بادشاہ نے کہا وہ آدمی کیا ہوئے کہا سب کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا اور تو مجھے قتل کر ہی نہیں سکتا جب تک وہ کام نہ کرے جو میں بتاؤں کہا وہ کیا لڑکے نے کہا ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کر اور مجھے کھجور کے ڈھنڈ پر سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکال کر

حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي

لشکروں کی بات آئی ۱۵ وہ لشکر کون فرعون اور ثمود ۱۶ بلکہ ۱۷ کافر جھٹلانے

تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ

میں ہیں ۱۸ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے ۱۹ بلکہ وہ کمال شرف والا

مَجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

قرآن ہے لوح محفوظ میں

سُورَةُ الطَّارِقِ ٨٦ مَكِّيَّةٌ ٣٦ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — اٰيَاتُهَا ١٧ رُكُوعُهَا ١

سورۃ طارق مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی ۲ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا

إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾

کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو ۳ تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا ۴

خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿٧﴾

جست کرتے (اچھلتے ہوئے) پانی سے ۵ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے ۶

إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ

بے شک اللہ اس کے واپس کردینے پر ۷ قادر ہے جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی ۸ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا

بقیہ صفحہ ۱۰۶۴ = بسم اللہ رب الغلام کہہ کر مار ایسا کرے گا تو مجھے قتل کر سکے گا بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور واصل بحق ہو گیا اسے دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئے اس سے بادشاہ کو اور زیادہ صدمہ ہوا اور اس نے ایک خندق کھدوائی اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا جو دین سے نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دو لوگ ڈالے گئے یہاں تک کہ ایک عورت آئی اس کی گود میں بچہ تھا وہ ذرا جھجکی بچے نے کہا اے ماں صبر کر نہ جھجک تو سچے دین پر ہے وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اس کی تخریج کی اس سے اولیاء کی کرامتیں ثابت ہوتی ہیں آیت میں اس واقعہ کا ذکر ہے (۷) کرسیاں بچھائے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے (۸) شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آکر ایک دوسرے کے لئے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے تعمیل حکم میں کوتاہی نہیں کی ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا مروی ہے کہ جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے آگ میں پڑنے سے قبل ان کی روحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا فائدہ اس واقعہ میں مومنین کو صبر اور اہل مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنے کی ترغیب فرمائی گئی (۹) آگ میں جلا کر (۱۰) اور اپنے کفر سے باز نہ آئے (۱۱) آخرت میں بدلہ ان کے کفر کا (۱۲) دنیا میں کہ اسی آگ نے انہیں جلا ڈالا یہ بدلہ ہے مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا (۱۳) جب وہ ظالموں کو عذاب میں پکڑے (۱۴) یعنی پہلے دنیا میں پیدا کرے پھر قیامت میں اعمال کی جزا دینے کے لئے موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے (۱۵) جن کو کافر انبیاء علیہم السلام کے مقابل لائے (۱۶) جو اپنے کفر کے سبب ہلاک کئے گئے (۱۷) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی امت کے (۱۸) آپ کو اور قرآن پاک کو جیسا کہ پہلے کافروں کا دستور تھا (۱۹) اس سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں

(۱) سورۃ الطارق مکیہ ہے اس میں ایک رکوع سترہ آیتیں اکسٹھ کلمے دو سو اتالیس حرف ہیں (۲) یعنی ستارے کی جو رات کو چمکتا ہے شان نزول ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور اس کو تناول فرما رہے تھے اس درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرت الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی (۳) اس کے رب کی طرف سے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرے اور اس کی

وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾

نہ کوئی مددگار ف۹ آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے ف۱۰ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ف۱۱

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے ف۱۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ف۱۳ بے شک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں ف۱۴

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ف۱۵ تو تم کافروں کو ڈھیل دو ف۱۶ انہیں کچھ تھوڑی مہلت دو ف۱۷

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی مَكِّيَّةٌ ۸ ۸۷ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۹ رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ اعلیٰ مکی ہے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے ف۲ جس نے بنا کر ٹھیک کیا ف۳ اور جس نے

قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾

اندازہ پر رکھ کر راہ دی ف۴ اور جس نے چارہ نکالا پھر اسے خشک سیاہ کر دیا

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے ف۵ مگر جو اللہ چاہے ف۶ بے شک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور

يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾

چھپے کو اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کر دیں گے ف۷ تو تم نصیحت فرماؤ ف۸ اگر نصیحت کام دے ف۹

بقیہ صفحہ ۱۰۶۵ = نیکی بدی سب لکھ لے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں (۴) تاکہ وہ جانے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس کو بعد موت جزا کے لئے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روز جزا کے لئے عمل کرنا چاہئے (۵) یعنی مرد و عورت کے نطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں (۶) یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سینہ کے اس مقام سے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضاء سے بر آمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں جو سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اسی لئے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا (۷) یعنی موت کے بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر (۸) چھپی باتوں سے مراد عقائد اور نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا (۹) یعنی آدمی جو منکر بعث ہے نہ اس کو ایسی قوت ہو گی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہو گا جو اسے بچا سکے (۱۰) جو ارضی پیداوار نبات و اشجار کے لئے مثل باپ کے ہے (۱۱) اور نباتات کے لئے مثل ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں قدرت الٰہی کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعث بعد الموت کے بہت دلائل ملتے ہیں (۱۲) کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کر دیتا ہے (۱۳) جو لغو اور بے کار ہو (۱۴) اور دین الٰہی کے مٹانے اور نور حق کو بجھانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لئے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں (۱۵) جس کی انہیں خبر نہیں (۱۶) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۷) چند روز کی کہ وہ عنقریب ہلاک کئے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انہیں عذاب الٰہی نے پکڑا وَنَسَخَ الْاِمْهَالَ اٰيَةُ السَّيْفِ

(۱) سورۃ الاعلیٰ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں بہتر کلمے دو سو اکیانوے حرف ہیں (۲) یعنی اس کا ذکر عظمت و احترام کے ساتھ کرو حدیث میں ہے جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں " سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی " کہو (ابو داؤد) (۳) یعنی ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے (۴) یعنی امور کو ازل میں مقدر کیا اور اس کی طرف راہ دی یا یہ معنی ہیں کہ روزیاں مقدر کیں اور ان کے طریق کسب کی راہ بتائی (۵) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ

عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ۱۰ اور اس ۱۱ سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا جو سب سے بڑی آگ

الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾

میں جائے گا ۱۲ پھر نہ اس میں مرے ۱۳ اور نہ جیے ۱۴ بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا ۱۵

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ

اور اپنے رب کا نام لے کر ۱۶ نماز پڑھی ۱۷ بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو ۱۸ اور آخرت

خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

بہتر اور باقی رہنے والی بے شک یہ ۱۹ اگلے صحیفوں میں ہے ۲۰ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۸۸ ۶۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۲۶ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ غاشیہ مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾

بے شک تمہارے پاس ۲ اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی ۳ کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہوں گے

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ

کام کریں مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں ۴ نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے

اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِىْ

جائیں ان کے لئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے ۵ کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں

بقیہ صفحہ ۱۰۶۶ = بشارت ہے کہ آپ کو حفظ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی کتاب عظیم بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے آپ کو حفظ ہو گئی (جمل) (۶) مفسرین نے فرمایا کہ یہ استثناء واقع نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ آپ کچھ بھولیں (خازن) (۷) کہ وحی تمہیں بے محنت یاد رہے گی مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ آسانی کے سامان سے شریعت اسلام مراد ہے جو نہایت سہل و آسان ہے (۸) اس قرآن مجید سے (۹) اور کچھ لوگ اس سے منتفع ہوں (۱۰) اللہ تعالیٰ سے (۱۱) پند و نصیحت (۱۲) شان نزول بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی (۱۳) کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے (۱۴) ایسا جینا جس سے کچھ بھی آرام پائے (۱۵) ایمان لا کر یا یہ معنیٰ ہیں کہ اس نماز کے لئے طہارت کی اس تقدیر پر آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل ثابت ہوتا ہے (تفسیر احمدی) (۱۶) یعنی تکبیر افتتاح کہہ کر (۱۷) پنج گانہ (مسئلہ) اس آیت سے تکبیر افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ تزکی سے صدقہ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عید گاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نماز عید مراد ہے (تفسیر مدارک و احمدی) (۱۸) آخرت پر اسی لئے وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں (۱۹) یعنی ستھروں کا مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا (۲۰) جو قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئے

(۱) سورۂ غاشیہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چھبیس آیتیں بانوے کلمے تین سو اکیاسی حرف ہیں (۲) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳) غاشیہ سے مراد اس سے قیامت ہے جس کے شدائد و اہوال ہر چیز پر چھا جائیں گے (۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دین اسلام پر نہ تھے بت پرست تھے یا کتابی کافر مثل راہبوں اور پجاریوں کے انہوں نے محنتیں بھی اٹھائیں مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں گئے (۵) عذاب طرح طرح کا ہوگا اور جو لوگ عذاب دیے جائیں گے ان کے بہت طبقے ہوں گے بعض کو زقوم کھانے کو دیا جائے گا بعض کو غسلین (دوزخیوں کی پیپ) بعض کو آگ کے کانٹے

مِن جُوعٍ ﴿۷﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِي

کام دیں ف۶ کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں ف۷ اپنی کوشش پر راضی ف۸

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فِيهَا

بلند باغ میں کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں

سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَ

بلند تخت ہیں اور چنے ہوئے کوزے ف۹ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور

زَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿۱۶﴾ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾

پھیلی ہوئی چاندنیاں ف۱۰ تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا

وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَ

اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا ف۱۱ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کیے گئے اور

إِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَّسْتَ

زمین کو کیسے بچھائی گئی تو تم نصیحت سناؤ ف۱۲ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو تم کچھ

عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ

ان پر کروڑا (ضامن) نہیں ف۱۳ ہاں جو منہ پھیرے ف۱۴ اور کفر کرے ف۱۵ تو اسے اللہ بڑا عذاب

الْأَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿۲۶﴾

دے گا ف۱۶ بے شک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے ف۱۷ پھر بے شک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے

وقف لازم

النصف ع ۳۶ ۱۴

(۶) یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہو گا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے یہ دونوں وصف جنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے (۷) عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں (۸) یعنی اس عمل و طاعت پر جو دنیا میں بجالائے تھے (۹) چشمے کے کناروں پر جن کے دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہو اور جب پینا چاہیں تو وہ بھرے ملیں (۱۰) اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عجائب صنعت میں نظر کرنے کی ہدایت فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابل تعجب و لائق انکار ہو سکتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے (۱۱) بغیر ستون کے (۱۲) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے دلائل قدرت بیان فرما کر (۱۳) کہ جبر کرو (ہذہ الآیۃ نسخت بآیۃ القتال) (۱۴) ایمان لانے سے (۱۵) بعد نصیحت کے (۱۶) آخرت میں کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا (۱۷) بعد موت کے

سورۃ الفجر ۸۹ مکیۃ ۱۰ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتہا ۳۰ رکوعہا ۱

سورۃ فجر مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱) | اس میں تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾

اس صبح کی قسم (۲) اور دس راتوں کی (۳) اور جفت اور طاق کی (۴) اور رات کی جب چل دے (۵)

هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ

کیوں اس میں عقلمند کے لئے قسم ہوئی (۶) کیا تم نے نہ دیکھا (۷) تمہارے رب نے عاد کے ساتھ

بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾

کیسا کیا وہ ارم حد سے زیادہ طول والے (۸) کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا (۹)

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾

اور ثمود جنھوں نے وادی میں (۱۰) پتھر کی چٹانیں کاٹیں (۱۱) اور فرعون کہ چومیخا کرتا (سخت سزائیں دیتا) (۱۲)

الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ

جنھوں نے شہروں میں سرکشی کی (۱۳) پھر ان میں بہت فساد پھیلایا (۱۴) تو ان پر تمہارے

رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ

رب نے عذاب کا کوڑا بقوت مارا بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں لیکن آدمی تو جب اسے

إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾

اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی

(۱) سورۂ والفجر مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس یا تیس آیتیں ایک سو انتالیس کلمے پانچ سو ستانوے حرف ہیں (۲) مراد اس سے یا یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں یا عید اضحیٰ کی صبح اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد اس سے ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے اور روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے طلب رزق کے لئے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ مردوں کے قبروں سے اٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے (۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مراد ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ اعمال حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیرہ کی راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی (۴) ہر چیز کے یا ان راتوں کے یا نمازوں کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جفت سے مراد خلق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے (۵) یعنی گزرے یہ پانچویں قسم ہے عام رات کی اس سے پہلے دس خاص راتوں کی قسم ذکر فرمائی گئی بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص شب مزدلفہ مراد ہے جس میں بندگان خدا طاعت الٰہی کے لئے جمع ہوتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے شب قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو کثرت ثواب کے لئے مخصوص ہے (۶) یعنی یہ امور ارباب عقل کے نزدیک ایسی عظمت رکھتے ہیں کہ خبروں کو ان کے ساتھ مؤکد کرنا شایاں ہے کیونکہ یہ ایسے عجائب و دلائل پر مشتمل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور جواب قسم یہ ہے کہ کافر ضرور عذاب کئے جائیں گے اس جواب پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں (۷) اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۸) جن کے قد بہت دراز تھے انہیں عاد ارم اور عاد اولیٰ کہتے ہیں مقصود اس سے اہل مکہ کو خوف دلانا ہے کہ عاد اولیٰ جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل اور نہایت قوی و توانا تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کافر اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذاب الٰہی سے کیوں بے خوف ہیں (۹) زور و قوت اور طول قامت میں عاد کے بیٹوں میں سے شداد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے جنت کا ذکر سن کر براہ سرکشی دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادہ سے ایک شہر عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زبرجد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں قسم قسم کے درخت حسن تزئین کے

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾

اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾

یوں نہیں ف۱۵ بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ف۱۶ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ

اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو ف۱۷ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو ف۱۸ ہاں ہاں

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے ف۱۹ اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ

اور اس دن جہنم لائی جائے ف۲۰ اس دن آدمی سوچے گا ف۲۱ اور اب اسے سوچنے

الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ

کا وقت کہاں ف۲۲ کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی تو اس دن اس کا سا عذاب

عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ

ف۲۳ کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا اے اطمینان والی

الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ

جان ف۲۴ اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے

بقیہ صفحہ ۱۰۶۹ = ساتھ لگائے گئے جب یہ شہر مکمل ہوا تو شداد بادشاہ اپنے اعیان سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا حضرت امیر معاویہ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن قلابہ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب و زینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے یہ خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی انہوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا انہوں تمام قصہ سنایا تو امیر معاویہ نے کعب احبار کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے انہوں نے فرمایا ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا وہ سب عذاب الٰہی سے ہلاک ہو گئے ان میں سے کوئی باقی نہ رہا اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ کا کیو چشم قصیر القامت جس کی ابرو پر ایک تل ہو گا اپنے اونٹ کی تلاش میں داخل ہو گا پھر عبداللہ بن قلابہ کو دیکھ کر فرمایا بخدا وہ شخص یہی ہے (۱۰) یعنی وادی القریٰ میں (۱۱) اور مکان بنائے انہیں اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہلاک کیا (۱۲) اس کو جس پر غضبناک ہوتا تھا اب عاد و ثمود و فرعون ان سب کی نسبت ارشاد ہوتا (۱۳) اور معصیت و گمراہی میں انتہا کو پہنچے اور عبدیت کی حد سے گزر گئے (۱۴) کفر اور قتل اور ظلم کر کے (۱۵) یعنی عزت و ذلت دولت و فقر پر نہیں یہ اس کی حکمت ہے کبھی دشمن کو دولت دیتا ہے کبھی بندہ مخلص کو فقر میں مبتلا کرتا ہے عزت و ذلت طاعت و معصیت پر ہے کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے (۱۶) اور باوجود دولت مند ہونے کے ان کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انہیں ان کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں مقاتل نے کہا کہ امیہ بن خلف کے پاس قدامہ بن مظعون یتیم تھے وہ انہیں ان کا حق نہیں دیتا تھا (۱۷) اور حلال و حرام کا امتیاز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہیں دیتے ان کے حصے خود کھا جاتے ہو جاہلیت میں یہی دستور تھا (۱۸) اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے (۱۹) اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام و نشان نہ رہے (۲۰) جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش و غضب میں ہو گی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے اس روز سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے سوائے حضور پر نور حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یا رب امتی امتی فرماتے ہوں گے جہنم حضور سے عرض کرے گی کہ اے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے (جمل)

فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾

خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ۹۰ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُهَا ۲۰ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ بلد مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ

مجھے اس شہر کی قسم ف۲ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ف۳ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور

مَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ

اس کی اولاد کی کہ تم ہو ف۴ بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ف۵ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس

یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ

پر کوئی قدرت نہیں پائے گا ف۶ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کر دیا ف۷ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے

لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ ﴿۹﴾

کسی نے نہ دیکھا ف۸ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں ف۹ اور زبان ف۱۰ اور دو ہونٹ ف۱۱

وَ هَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

اور اسے دو ابھری چیزوں کی راہ بتائی ف۱۲ پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا ف۱۳ اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی

الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ یَّتِیْمًا

کیا ہے ف۱۴ کسی بندے کی گردن چھڑانا ف۱۵ یا بھوک کے دن کھانا دینا ف۱۶ رشتہ دار

بقیہ صفحہ ۱۰۷۰ = (۲۱) اور اپنی تقصیر کو سمجھے گا (۲۲) اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی مفید نہیں (۲۳) یعنی اللہ کا سا (۲۴) جو ایمان و ایقان پر ثابت رہی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے حضور سر طاعت خم کرتی رہی یہ مومن سے وقت موت کہا جائے گا جب دنیا سے اس کے سفر کرنے کا وقت آئے گا

(۱) سورۂ بلد مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیس آیتیں بیاسی کلمے تین سو بیس حرف ہیں (۲) یعنی مکہ مکرمہ کی (۳) اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکہ مکرمہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی (۴) ایک قول یہ بھی ہے والد سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولاد سے آپ کی امت مراد ہے (حسینی) (۵) کہ حمل میں ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے ولادت کے وقت تکلیف اٹھائے دودھ پینے دودھ چھوڑنے کسب معاش اور حیات و موت کی مشقتوں کو برداشت کرے (۶) یہ آیت ابو الاشد اسید بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبا لیتا تھا دس دس آدمی اس کو کھینچتے اور وہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا باہر نہ نکل سکتا اور ایک یہ قول ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوت پر مغرور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے کس گمان میں ہے اللہ قادر برحق کی قدرت کو نہیں جانتا اس کے بعد اس کا مقولہ نقل فرمایا (۷) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں لوگوں کو رشوتیں دے دے کر تاکہ حضور کو آزار پہنچائیں (۸) یعنی کیا اس کا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس سے نہیں سوال کرے گا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا کس کام پر خرچ کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے تاکہ اس کو عبرت حاصل کرنے کا موقع ملے (۹) جن سے دیکھتا ہے (۱۰) جس سے بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے (۱۱) جن سے منہ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے اور کھانے اور پینے اور پھونکنے میں ان سے کام لیتا ہے (۱۲) یعنی چھاتیوں کی کہ پیدا ہونے کے بعد ان سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر و وافر ہیں ان کا شکر لازم (۱۳) یعنی اعمال صالحہ بجا لا کر ان جلیل نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اس کو گھاٹی میں کودنے سے تعبیر فرمایا اس مناسبت سے کہ اس راہ میں چلنا نفس پر شاق ہے (ابو السعود) (۱۴) اور اس میں کودنا کیا یعنی اس سے اس کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اس کی تفسیر وہ ہے جو اگلی آیتوں میں ارشاد ہوتی ہے (۱۵) غلامی سے خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کر دے یا اس طرح مکاتب کو اتنا مال دے جس سے وہ آزادی حاصل کر سکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں

ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ

یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو ف۱۷ پھر ہو ان سے جو ایمان لائے

آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

اور انھوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں ف۱۹ اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں ف۲۰ یہ دہنی طرف ف۱۸

الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿۱۹﴾

والے ہیں ف۲۱ اور جنھوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے ف۲۲

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

اُن پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کر دی گئی ف۲۳

سُورَةُ الشَّمْسِ ۹۱ مَكِّيَّةٌ ۲۶ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتها ۱۵ رکوعها ۱

سورۂ شمس مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿۳﴾

سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے ف۲ اور دن کی جب اسے چمکائے ف۳

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿۵﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿۶﴾

اور رات کی جب اسے چھپائے ف۴ اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم اور زمین اور اس کے پھیلانے والے کی قسم

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿۷﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿۸﴾ قَدْ أَفْلَحَ

اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ف۵ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی ف۶ بے شک مراد کو پہنچایا

بقیہ صفحہ ۱۰۷۱ = مدد کرے یا کسی اسیر یا مدیون کے رہا کرانے میں اعانت کرے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اعمال صالحہ اختیار کر کے اپنی گردن کو عذاب آخرت سے چھڑائے (روح البیان) (۱۶) یعنی قحط و گرانی کے وقت کہ اس وقت مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجر عظیم کا موجب ہوتا ہے (۱۷) جو نہایت تنگ دست اور درماندہ نہ اس کے پاس اوڑھنے کو ہو نہ بچھانے کو حدیث شریف میں ہے یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تکان شب بیداری کرنے والے اور مدام روزہ رکھنے والے کی مثل ہے (۱۸) یعنی یہ تمام عمل جب مقبول کرنے والا ایماندار ہو اور جب ہی اس کو کہا جائے گا کہ گھاٹی میں کود اور اگر ایمان دار نہیں تو کچھ نہیں سب عمل بیکار (۱۹) معصیتوں سے باز رہنے اور طاعتوں کے بجالانے اور ان مشقتوں کے برداشت کرنے پر جن میں مومن مبتلا ہو (۲۰) کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں (۲۱) جنہیں ان کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے داہنے جانب سے جنت میں داخل ہوں گے (۲۲) کہ انھیں ان کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے (۲۳) کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آسکے نہ اندر سے دھواں باہر جاسکے

(۱) سورۃ الشمس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پندرہ آیتیں چوّن کلمے دو سو سینتالیس حرف ہیں (۲) یعنی غروب آفتاب کے بعد طلوع کرے یہ قمری مہینے کے پہلے پندرہ دن میں ہوتا ہے (۳) یعنی آفتاب کو خوب واضح کرے کیونکہ دن نور آفتاب کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی آفتاب کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال موثر کے قوت و کمال پر دلالت کرتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کرے یا شب کی تاریکی کو دور کرے (۴) یعنی آفتاب کو اور آفاق ظلمت و تاریکی سے بھر جائیں یا یہ معنی کہ جب رات دنیا کو چھپائے (۵) اور قوائے کثیرہ عطا فرمائے نطق سمع بصر فکر خیال علم فہم سب کچھ عطا فرمایا (۶) خیر و شر اور طاعت و معصیت سے اسے باخبر کر دیا اور نیک و بد بتا دیا

مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

جس نے اسے ستھرا کیا ۹ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا ثمود نے اپنی سرکشی

بِطَغْوٰىهَآ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝۱۲ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سے جھٹلایا ۹ جب کہ اس کا سب سے بدبخت ۱۰ اٹھ کھڑا ہوا تو ان سے اللہ کے رسول ۱۱ نے فرمایا

نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ۬ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

اللہ کے ناقہ ۱۲ اور اس کی پینے کی باری سے بچو ۱۳ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے ان کے

رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵

گناہ کے سبب ۱۴ تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کر دی ۱۵ اور اس کے پیچھا کرنے کا اسے خوف نہیں ۱۶

سُوْرَةُ الَّيْلِ ۹۲ مَكِّيَّةٌ ۹ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۲۱ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ لیل مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝۱ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

اور رات کی قسم جب چھائے ۲ اور دن کی جب چمکے ۳ اور اس ۴ کی جس نے نر و

وَالْاُنْثٰٓى ۝۳ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝۵

مادہ بنائے ۵ بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے ۶ تو وہ جس نے دیا ۷ اور پرہیزگاری کی ۸

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝۶ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ

اور سب سے اچھی کو سچ مانا ۹ تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے ۱۰ اور وہ جس نے بخل کیا ۱۱

(۷) یعنی نفس کو (۸) برائیوں سے (۹) اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو (۱۰) قدار بن سالف ان سب کی مرضی سے ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے لئے (۱۱) حضرت صالح علیہ السلام (۱۲) کے درپے ہوئے (۱۳) یعنی جو دن اس کے پینے کا مقرر ہے اس روز پانی میں تعرض نہ کرو تاکہ تم پر عذاب نہ آئے (۱۴) یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب اور ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے سبب (۱۵) اور سب کو ہلاک کر دیا ان میں سے کوئی نہ بچا (۱۶) جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک الملک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجال دم زدن نہیں بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ نزول عذاب کے بعد انہیں ایذا پہنچا سکے

(۱) سورۂ والیل مکیہ ہے اس میں ایک رکوع اکیس آیتیں اکہتر کلمے تین سو دس حرف ہیں (۲) جہان پر اپنی تاریکی سے کہ وہ وقت ہے خلق کے سکون کا ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور حرکت واضطراب سے ساکن ہوتا ہے اور مقبولان حق صدق نیاز سے مشغول مناجات ہوتے ہیں (۳) اور رات کے اندھیرے کو دور کرے کہ وہ وقت ہے سوتوں کے بیدار ہونے کا اور جانداروں کے حرکت کرنے کا اور طلب معاش میں مشغول ہونے کا (۴) قادر عظیم القدرت (۵) ایک ہی پانی سے (۶) یعنی تمہارے اعمال جدا گانہ ہیں کوئی طاعت بجالا کر جنت کے لئے عمل کرتا ہے کوئی نافرمانی کرکے جہنم کے لئے (۷) اپنا مال راہ خدا میں اور اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کیا (۸) ممنوعات و محرمات سے بچا (۹) یعنی ملت اسلام کو (۱۰) جنت کے لئے اور اسے ایسی خصلت کی توفیق دیں گے جو اس کے لئے سبب آسانی و راحت ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اس کا رب راضی ہو (۱۱) اور مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا نہ کئے

وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَمَا

اور بے پرواہ بنا ۱۲ اور سب سے اچھی کو جھٹلایا ۱۳ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے ۱۴ اور

يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا

اس کا مال اسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت میں پڑے گا ۱۵ بے شک ہدایت فرمانا ۱۶ ہمارے ذمہ ہے اور بے شک آخرت

لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾

اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اس آگ سے جو بھڑک رہی ہے نہ جائے گا اس میں ۱۷ مگر بڑا بدبخت

الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ

جس نے جھٹلایا ۱۸ اور منہ پھیرا ۱۹ اور بہت اس سے دور رکھا جائیگا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ

يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ

ستھرا ہو ۲۰ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے ۲۱ صرف اپنے رب کی

وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا ۲۲

سورۃ الضحٰی ۹۳ مکیۃ ۱۱ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — آیاتہا ۱۱ رکوعہا ۱

سورۂ ضحٰی مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾

چاشت کی قسم ۲ اور رات کی جب پردہ ڈالے ۳ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا

(۱۲) ثواب اور نعمت آخرت سے (۱۳) یعنی ملت اسلام کو (۱۴) یعنی ایسی خصلت جو اس کے لئے دشواری و شدت کا سبب ہو اور اسے جہنم میں پہنچائے شان نزول یہ آیتیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیہ بن خلف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق اتقی ہیں اور دوسرا امیہ اشقی امیہ بن خلف حضرت بلال کو جو اس کی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے کے لئے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر ان کے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمہ ایمان ان کی زبان پر جاری ہے آپ نے امیہ سے فرمایا اے بدنصیب ایک خدا پرست پر یہ سختیاں اس نے کہا آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے آپ نے گراں قیمت پر ان کو خرید کر آزاد کر دیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اس میں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوشش اور امیہ کی اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضائے الٰہی کے طالب ہیں امیہ حق کی دشمنی میں اندھا (۱۵) مر کر گور میں جائے گا یا قعر جہنم میں پہنچے گا (۱۶) یعنی حق اور باطل کی راہوں کو واضح کر دینا اور حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا (۱۷) بطریق لزوم و دوام (۱۸) رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (۱۹) ایمان سے (۲۰) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یعنی اس کا خرچ کرنا ریاء و نمائش سے پاک ہے (۲۱) شان نزول جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہو گا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت لوگوں کو ان کے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا (۲۲) اس نعمت و کرم سے جو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں عطا فرمائے گا

(۱) سورۂ والضحٰی مکیہ ہے اس میں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایک سو بہتر حرف ہیں شان نزول ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریق طعن کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر والضحٰی نازل ہوئی (۲) جس وقت کہ آفتاب بلند

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے ف۴ اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ف۵ اتنا دے گا کہ

فَتَرْضٰىؕ ﴿۵﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾

تم راضی ہوجاؤ گے ف۶ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ف۷ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ف۸

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰىؕ ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْؕ ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ

اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کردیا ف۹ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو ف۱۰ اور منگتا کو نہ

فَلَا تَنْهَرْؕ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

جھڑکو ف۱۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ف۱۲

سورۃ الم نشرح ۹۴ مکیۃ ۱۲ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ایاتھا ۸ رکوعھا ۱

سورۃ الم نشرح مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِىْۤ

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا ف۲ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَؕ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۵﴾

تمہاری پیٹھ توڑی تھی ف۳ اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا ف۴ تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًاؕ ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ف۵ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں ف۶ محنت کرو ف۷ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو ف۸

بقیہ صفحہ ۱۰۷۴ = ہو کیونکہ یہ وقت وہی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے مسئلہ چاشت کی نماز سنت ہے اور اس وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک ہے امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک اسلام کے ساتھ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے (۳) اور اس کی تاریکی عام ہو جائے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت سے اشارہ ہے نور جمال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپ کے گیسوئے عنبریں سے (روح البیان) (۴) یعنی آخرت دنیا سے بہتر کیونکہ وہاں آپ کے لئے مقام محمود و حوض مورود و خیر موعود اور تمام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپ کی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اس کے یہ معنیٰ بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے (۵) دنیا و آخرت میں (۶) اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ وعدہ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں کمال نفس اور علوم اولین و آخرین اور ظہور امر اور اعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہد مبارک میں ہوئیں اور عہد صحابہ میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی امت کا بہترین امم ہونا اور آپ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعت عامہ و خاصہ اور مقام محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا " اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ " اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ داناہے جبریل نے حسب حکم حاضر ہو کر دریافت کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غم امت کا اظہار کیا فرمایا جبریل امین نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۷ پر

سُورَةُ التِّين ٩٥ مَكِّيَّة ٢٨ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ٨ رُكُوْعُهَا ١

سورۂ تین مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۱ — اسمیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾

انجیر کی قسم اور زیتون۲ اور طور سینا۳ اور اس امان والے شہر کی۴

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت

سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ

کی طرف پھیر دیا۵ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انھیں بے حد

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸﴾

ثواب ہے۶ تو اب۷ کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے۸ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھکر حاکم نہیں

سُورَةُ العَلَق ٩٦ مَكِّيَّة ١ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ١٩ رُكُوْعُهَا ١

سورۂ علق مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۱ — اسمیں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

پڑھو اپنے رب کے نام سے۲ جس نے پیدا کیا۳ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا

پڑھو۴ اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۵ آدمی کو سکھایا جو

(۱) سورۂ والتین مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چونتیس کلمے ایک سو پانچ حرف ہیں (۲) انجیر نہایت عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں سریع الہضم کثیر النفع ملین محلل دافع ریگ مفتح سدہ جگر بدن کا فربہ کرنے والا بلغم کو چھانٹنے والا زیتون ایک مبارک درخت ہے اس کا تیل روشنی کے کام لایا جاتا ہے اور بجائے سالن کے بھی کھایا جاتا ہے یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں اس کا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں دہنیت کا نام و نشان نہیں بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے ہزاروں برس رہتا ہے ان چیزوں میں قدرت الٰہی کے آثار ظاہر ہیں (۳) یہ وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے مشرف فرمایا اور سینا اس جگہ کا نام ہے جہاں پہاڑ واقع ہے یا بمعنی خوش منظر کے ہے جہاں کثرت سے پھلدار درخت ہوں (۴) یعنی مکہ مکرمہ کی (۵) یعنی بڑھاپے کی طرف جب کہ بدن ضعیف اعضاء ناکارہ عقل ناقص پشت خم بال سفید ہو جاتے ہیں جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اپنے ضروریات انجام دینے میں مجبور ہو جاتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب اس نے اچھی شکل و صورت کی شکر گزاری نہ کی اور نافرمانی پر جما رہا اور ایمان نہ لایا تو جہنم کے اسفل ترین درکات کو ہم نے اس کا ٹھکانا کر دیا (۶) اگرچہ ضعف پیری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر طاعتیں بجانہ لاسکیں اور ان کے عمل کم ہو جائیں لیکن کرم الٰہی سے انہیں وہی اجر ملے گا جو شباب اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے ملتا تھا اور اتنے ہی عمل ان کے لکھے جائیں گے (۷) اس بیان قاطع و برہان ساطع کے بعد اے کافر (۸) اور تو اللہ تعالیٰ کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں بعث و حساب و جزا کا انکار کرتا ہے (۱) سورۂ اقرا اس کو سورۂ علق بھی کہتے ہیں مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں بانوے کلمے دو سو اسی حرف ہیں اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں مَا لَمْ يَعْلَمْ تک غار حرا میں نازل ہوئیں فرشتے نے آکر حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا اِقْرَاْ یعنی پڑھئے فرمایا ہم پڑھنے والے نہیں اس نے سینے سے لگا کر بہت زور سے دبایا پھر چھوڑ کر اِقْرَاْ کہا آپ نے وہی جواب دیا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر اس کے ساتھ ساتھ آپ نے مَا لَمْ يَعْلَمْ تک پڑھا (۲) یعنی قرأت کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے ہو اس تقدیر پر آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قرأت کی ابتداء بسم اللہ کے ساتھ مستحب ہے (۳) تمام خلق کو (۴) دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قرأت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور امت کے تعلیم کے لئے پڑھئے (۵) اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور در حقیقت کتابت میں بڑے منافع ہیں کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں اور ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے

لَمْ يَعْلَمْ ⑤ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ⑥ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ⑦ اِنَّ

نہ جانتا تھا ۵ ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ۷ بیشک

اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ⑧ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ⑨ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ⑩

تمہارے رب ہی کی طرف پھرنا ہے ۸ بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندے کو جب وہ نماز پڑھے ۹

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰىٓ ⑪ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ⑫ اَرَءَيْتَ

بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا بھلا دیکھو تو

اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ⑬ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ⑭ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ

اگر جھٹلایا ۱۰ اور منہ پھیرا ۱۱ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا ۱۲ کہ اللہ دیکھ رہا ہے ۱۳ ہاں ہاں اگر باز نہ

يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ⑮ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ⑯ فَلْيَدْعُ

آیا ۱۴ تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے ۱۵ کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار اب پکارے

نَادِيَهٗ ⑰ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ⑱ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ⑲

اپنی مجلس کو ۱۶ ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں ۱۷ ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو ۱۸ اور ہم سے قریب ہو جاؤ

ع ۱ ۱۹ ۲۱

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ۹۷ ۲۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۵ رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ قدر مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ②

بے شک ہم نے اسے ۲ شب قدر میں اتارا ۳ اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر

(۶) آدمی سے مراد یہاں حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور انہیں سکھایا اس سے مراد علم اسماء اور ایک قول یہ ہے کہ انسان سے مراد یہاں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے جمیع اشیاء کے علوم عطا فرمائے (معالم وخازن) (۷) یعنی غفلت کا سبب دنیا کی محبت اور مال پر تکبر ہے یہ آیتیں ابو جہل کے حق میں نازل ہوئیں اس کو مال ہاتھ آگیا تھا تو اس نے لباس اور سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کئے اور اس کا غرور اور تکبر بہت بڑھ گیا (۸) یعنی انسان کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ اسے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو سرکشی و طغیان اور غرور و تکبر کا انجام عذاب ہوگا (۹) شان نزول یہ آیت بھی ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (معاذ اللہ) گردن پاؤں سے کچل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا پھر وہ اسی ارادہ فاسدہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھتے میں آیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اعضاء کانپنے لگے لوگوں نے کہا کیا حال ہے کہنے لگا میرے اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور دہشت ناک پرند بازو پھیلائے ہوئے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عضو عضو جدا کر ڈالتے (۱۰) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (۱۱) ایمان لانے سے (۱۲) ابو جہل نے (۱۳) اس کے فعل کو پس جزا دے گا (۱۴) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا اور آپ کی تکذیب سے (۱۵) اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے (۱۶) شان نزول جب ابو جہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو سختی سے جھڑک دیا اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں خدا کی قسم میں آپ کے مقابل تو جوان سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھر دوں گا آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے (۱۷) یعنی عذاب کے فرشتوں کو حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اس کو بالاعلان گرفتار کرتے (۱۸) یعنی نماز پڑھتے رہو (۱) سورۃ القدر مدنیہ و مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں تیس کلمے ایک سو بارہ حرف ہیں (۲) یعنی قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف یکبارگی (۳) شب قدر شرف و برکت والی رات ہے اس کو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ۴ اس میں فرشتے اور جبریل

فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

اترتے ہیں ۵ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے ۶ وہ سلامتی ہے ۷ صبح چمکنے تک

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ ۹۸ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۰ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۸ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ بیّنہ مدنی ہے ۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

کتابی کافر ۲ اور مشرک ۳ اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾

جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ۴ وہ کون وہ اللہ کا رسول ۵ کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے ۶

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ

ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں ۷ اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾ وَمَآ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

کے کہ وہ روشن دلیل ۸ ان کے پاس تشریف لائے ۹ اور ان لوگوں کو تو ۱۰ یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے

لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

اسی پر عقیدہ لاتے ۱۱ ایک طرف کے ہوکر ۱۲ اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ

ملائکہ کو سال بھر کے وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت وقدر کے باعث اس کو شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمال صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے آدمی کو چاہئے کہ اس شب میں کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شب قدر ہوتی ہے یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس رات کے فضائل عظیمہ اگلی آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں (۴) جو شب قدر سے خالی ہوں اس رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امم گزشتہ کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو تمام رات عبادت کرتا تھا اور تمام دن جہاد میں مصروف رہتا تھا اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی اور یہ آیت نازل کی کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (اخرجہ ابن جریر عن طریق مجاہد) یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب پر کرم ہے کہ آپ کے امتی شب قدر کی ایک رات عبادت کریں تو ان کا ثواب پچھلی امت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو (۵) زمین کی طرف اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اس کو سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں یہ دعا و استغفار کرتے ہیں (۶) جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لئے مقدر فرمایا (۷) بلاؤں اور آفتوں سے

(۱) سورۂ لم یکن اس کو سورۂ بیّنہ بھی کہتے ہیں جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت یہ ہے کہ مکیہ ہے اس سورت میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چورانوے کلمے تین سو ننانوے حرف ہیں (۲) یہود و نصاریٰ (۳) بت پرست (۴) یعنی سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ نبی موعود تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر توریت و انجیل میں ہے (۵) یعنی سید عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

سیدھا دین ہے بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں بے شک جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ

ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ ان کے

رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں

اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾

اللہ ان سے راضی ف۱۳ اور وہ اس سے راضی ف۱۴ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ف۱۵

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ ۹۹ مَدَنِيَّةٌ ۹۳ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۸ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ زلزال مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ وَ

جب زمین تھرتھرا دی جائے ف۲ جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے ف۳ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے ف۴ اور

قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ

آدمی کہے اسے کیا ہوا ف۵ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ف۶ اس لئے کہ تمہارے رب

(۶) یعنی قرآن مجید (۷) حق وعدل کی (۸) یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۹) مراد یہ ہے کہ پہلے سے تو سب اس پر متفق تھے کہ جب نبی موعود تشریف لائیں تو ہم ان پر ایمان لائیں لیکن جب وہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو بعض تو آپ پر ایمان لائے اور بعض نے حسداً و عناداً کفر اختیار کیا (۱۰) توریت و انجیل میں (۱۱) اخلاص کے ساتھ شرک و نفاق سے دور رہ کر (۱۲) یعنی تمام دینوں کو چھوڑ کر خالص اسلام کے متبع ہو کر (۱۳) اور ان کے اطاعت و اخلاص سے (۱۴) اور اس کے کرم و عطا سے (۱۵) اور اس کی نافرمانی سے بچے

(۱) سورۂ اذا زلزلت جس کو سورۂ زلزلہ بھی کہتے ہیں مکیہ و بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں پینتیس کلمے اور ایک سو انتالیس حرف ہیں (۲) قیامت قائم ہونے کے نزدیک یا روز قیامت (۳) اور زمین پر کوئی درخت کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہ رہے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے (۴) یعنی خزانے اور مردے جو اس میں ہیں وہ سب نکل کر باہر آ پڑیں (۵) کہ ایسی مضطرب ہوئی اور اتنا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا سب باہر پھینک دیا (۶) اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی سب بیان کرے گی حدیث شریف میں ہے کہ ہر مرد عورت نے جو کچھ اس پر کیا اس کی گواہی دے گی کہے گی فلاں روز یہ کیا فلاں روز یہ (ترمذی)

أَوْحَىٰ لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾

نے اسے حکم بھیجا ف۷ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے ف۸ کئی راہ ہو کر ف۹ تاکہ اپنا کیا ف۱۰ دکھائیں جائیں

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ

تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے

ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

اسے دیکھے گا ف۱۱

سورۃ العٰدیٰت ۱۰۰ مکیۃ ۱۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — آیاتھا ۱۱ رکوعھا ۱

سورۃ عادیات مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ﴿٣﴾

قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی ف۲ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر ف۳ پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں ف۴

فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ﴿٥﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا

لَكَنُودٌ ﴿٦﴾ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿٧﴾ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿٨﴾

ناشکرا ہے ف۵ اور بے شک وہ اس پر ف۶ خود گواہ ہے اور بے شک وہ مال کی چاہت میں ضرور کرّا (تیز) ہے ف۷

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ﴿١٠﴾

تو کیا نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے ف۸ جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی ف۹ جو سینوں میں ہے

(۷) کہ اپنی خبریں بیان کرے اور جو عمل اس پر کئے گئے ہیں ان کی خبریں دے (۸) موقف حساب سے (۹) کوئی دہنی طرف سے ہو کر جنت کی طرف جائے گا کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف (۱۰) یعنی اپنے اعمال کی جزا (۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر کو روز قیامت اس کے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالیٰ بدیاں بخش دے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائے گی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہو چکیں اور بدیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی بدیوں کی سزا دنیا میں پائے گا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی بدی نہ ہوگی اس آیت میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد ہے اور ترہیب ہے کہ گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے

(۱) سورۂ والعٰدیٰت بقول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدنیہ اس میں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایک سو تریسٹھ حرف ہیں (۲) مراد ان غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں (۳) جب پتھریلی زمین پر چلتے ہیں (۴) دشمن کو (۵) کہ اس کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے (۶) اپنے عمل سے (۷) نہایت قوی و توانا ہے اور عبادت کے لئے کمزور (۸) مردے (۹) وہ حقیقت یا وہ نیکی و بدی

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿١١﴾

بے شک ان کے رب کو اس دن ف۱۰ ان کی سب خبر ہے ف۱۱

سُورَةُ القَارِعَةِ ۱۰۱ مکیۃ ۳۰ — آیاتہا ۱۱ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ قارعہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

الْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾ يَوْمَ يَكُونُ

دل دہلانے والی کیا وہ دہلانے والی اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی ف۲ جس دن

النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ﴿٤﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ﴿٥﴾

آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے ف۳ اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی اون ف۴

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ

تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں ف۵ وہ تو من مانتے عیش میں ہیں ف۶ اور جس کی تولیں

خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ﴿٨﴾ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

ہلکی پڑیں ف۷ وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے ف۸ اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی ایک آگ شعلے مارتی ف۹

سُورَةُ التَّكَاثُرِ ۱۰۲ مکیۃ ۱۶ — آیاتہا ۸ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ تکاثر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣﴾

تمہیں غافل رکھا ف۲ مال کی زیادہ طلبی نے ف۳ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ف۴ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۵

(۱۰) یعنی روز قیامت جو فیصلہ کا دن ہے (۱۱) جیسا کہ ہمیشہ ہے تو انہیں اعمال نیک و بد کا بدلہ دے گا

(۱) سورۃ القارعہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چھتیس کلمے ایک سو باون حرف ہیں (۲) مراد اس سے قیامت ہے جس کی ہول وہیبت سے دل دہلیں گے اور قارعہ قیامت کے ناموں سے ایک نام ہے (۳) یعنی جس طرح پتنگے شعلہ پر گرنے کے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لئے کوئی ایک جہت معین نہیں ہوتی ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے یہی حال روز قیامت خلق کے انتشار کا ہوگا (۴) جس کے اجزاء متفرق ہو کر اڑتے ہیں یہی حال قیامت کے ہول و دہشت سے پہاڑوں کا ہوگا (۵) اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں (۶) یعنی جنت میں مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی تو اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی اور تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں ان کا کچھ وزن نہیں تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا (۷) بسبب اس کے کہ وہ باطل کا اتباع کرتا تھا (۸) یعنی اس کا مسکن آتش دوزخ ہے (۹) جس میں انتہا کی سوزش و تیزی ہے اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے

(۱) سورۃ التکاثر مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں اٹھائیس کلمے ایک سو بیس حرف ہیں (۲) اللہ تعالیٰ کی طاعات سے (۳) اس سے معلوم ہوا کہ کثرت مال کی حرص اور اس پر مفاخرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی سعادت اخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے (۴) یعنی موت کے وقت تک حرص تمہارے دامن گیر خاطر رہی حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین ہوتے ہیں دو لوٹ آتے ہیں ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب ایک اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے باقی دونوں واپس ہو جاتے ہیں (بخاری) (۵) نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجہ بد کو

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ

پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۶ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے ف۷ بے شک ضرور

الْجَحِيمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿٨﴾

جہنم کو دیکھو گے ف۸ پھر بے شک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی ف۹

سُورَةُ الْعَصْرِ ۱۰۳ مَكِّيَّةٌ ۱۳ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — اٰيَاتُهَا ۳ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ عصر مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اس زمانہ محبوب کی قسم ف۲ بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے ف۳ مگر جو ایمان لائے اور اچھے

الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی ف۴ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ف۵

سُورَةُ الْهُمَزَةِ ۱۰۴ مَكِّيَّةٌ ۳۲ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — اٰيَاتُهَا ۹ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ ہمزہ مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں نو آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ ﴿١﴾ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ

خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے ف۲ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا کیا یہ سمجھتا ہے

أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَمَا أَدْرَاكَ

کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ف۳ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا ف۴ اور تو نے کیا جانا

(۶) قبروں میں (۷) اور حرص مال میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے (۸) مرنے کے بعد (۹) جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں صحت و فراغ و امن و عیش و مال وغیرہ جن سے دنیا میں لذتیں اٹھاتے تھے پوچھا جائے گا یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں ان کا کیا شکر ادا کیا اور ترک شکر پر عذاب کیا جائے گا

(۱) سورۂ والعصر جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں چودہ کلمے اڑسٹھ حرف ہیں (۲) عصر زمانہ کو کہتے ہیں اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے اس میں احوال کا تغیر و تبدل ناظر کے لئے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں خالق حکیم کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ زمانہ کی قسم مراد ہو اور عصر اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو غروب سے قبل ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ خاسر کے حق میں اس وقت کی قسم کی یاد فرمائی جائے جیسا کہ رابح کے حق میں ضحیٰ یعنی چاشت کی قسم ذکر فرمائی گئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ عصر سے نماز عصر مراد ہو سکتی ہے جو دن کی عبادتوں میں سب سے پچھلی عبادت ہے اور سب سے لذیذ و ارجح تفسیر وہی ہے جو حضرت مترجم قدس سرہ نے اختیار فرمائی کہ زمانہ سے مخصوص زمانہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مراد ہے جو بڑی خیر و برکت کا زمانہ اور تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف والا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کی قسم یاد فرمائی جیسا کہ "لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ" میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مسکن و مکان کی قسم یاد فرمائی ہے اور جیسا کہ "لَعَمْرُكَ" میں آپ کی عمر شریف کی قسم یاد فرمائی اور اس میں شان محبوبیت کا اظہار ہے (۳) کہ اس کی عمر جو اس کا راس المال ہے اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم گھٹ رہی ہے (۴) یعنی ایمان و عمل صالح کی (۵) ان تکلیفوں اور مشقتوں پر جو دین کی راہ میں پیش آئیں یہ لوگ بفضل الٰہی ٹوٹے میں نہیں ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری نیکی اور طاعت میں گزری تو وہ نفع پانے والے ہیں

(۱) سورۂ ہمزہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع نو آیتیں تیں کلمے ایک سو تیں حرف ہیں (۲) یہ آیتیں ان کفار کے حق میں نازل ہوئیں جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر زبان طعن کھولتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے مثل اخنس بن شریق و امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہم اور حکم ہر غیبت کرنے والے کے لئے عام ہے (۳) مرنے نہ دے گا جو وہ مال کی محبت میں مست ہے اور عمل صالح کی طرف التفات نہیں کرتا

مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿٧﴾

کیا روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے ف۵ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی ف۶

اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ف۷ لمبے لمبے ستونوں میں ف۸

سورۃ الفیل ۱۰۵ مکیۃ ۱۹ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیاتہا ۵ رکوعہا ۱

سورۃ فیل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ﴿١﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا ف۲ کیا ان کا داؤں تباہی میں

فِیْ تَضْلِیْلٍ ﴿٢﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ﴿٣﴾ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ

نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں (فوجیں) بھیجیں ف۳ کہ انہیں کنکر کے پتھروں

مِّنْ سِجِّیْلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿٥﴾

سے مارتے ف۴ تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی (بھوسہ) ف۵

سورۃ قریش ۱۰۶ مکیۃ ۲۹ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیاتہا ۴ رکوعہا ۱

سورۃ قریش مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ﴿١﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ ﴿٢﴾ فَلْیَعْبُدُوْا

اس لئے کہ قریش کو میل دلایا ف۲ ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا (رغبت دلائی) تو انہیں چاہیے اس

(۴) یعنی جہنم کے اس درکہ میں جہاں آگ ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی (۵) اور کبھی سرد نہیں ہوتی حدیث شریف میں ہے جہنم کی آگ ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس دھونکی گئی تا آنکہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس دھونکی گئی حتی کہ سیاہ ہو گئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری (ترمذی) (۶) یعنی ظاہر جسم کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلائے گی دل ایسی چیز ہیں جن کو ذرا سی گرمی کی تاب نہیں تو جب آتش جہنم کا ان پر استیلا ہو گا اور موت آئے گی نہیں تو کیا حال ہو گا دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ مقام ہیں کفر اور عقائد باطلہ و نیات فاسدہ کے (۷) یعنی آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیئے جائیں گے (۸) یعنی دروازوں کی بندش آتشیں لوہے کے ستونوں سے مضبوط کر دی جائے گی کہ کبھی دروازہ نہ کھلے بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کر کے آتشیں ستونوں سے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے

(۱) سورۃ الفیل مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے چھیانوے حرف ہیں (۲) ہاتھی والوں سے مراد ابرہہ اور اس کا لشکر ہے ابرہہ یمن و حبشہ کا بادشاہ تھا اس نے صنعاء میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا اس پر ابرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا پیش رو ایک بڑا عظیم الجثہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا ابرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اہل مکہ کے جانور قید کر لئے ان میں دو سو اونٹ عبد المطلب کے بھی تھے عبد المطلب ابرہہ کے پاس آئے تھے بہت جسیم و باشکوہ ابرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں ابرہہ نے کہا مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظم و محترم مقام ہے تم اس کے لئے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کے لئے کہتے ہو آپ نے فرمایا میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کے لئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے عبد المطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبد المطلب نے دروازہ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۷

رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

گھر کے ۳ رب کی بندگی کریں جس نے انھیں بھوک میں ۴ کھانا دیا اور انھیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ۵

سورۃ الماعون مکیۃ ۱۰۷ ۱۷ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتھا ۷ رکوعھا ۱

سورۂ ماعون مکی ہے ۱ — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اسمیں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿۲﴾

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ۲ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ۳

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ۴ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی

هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

نماز سے بھولے بیٹھے ہیں ۵ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ۶ اور برتنے کی چیز ۷ مانگے نہیں دیتے ۸

سورۃ الکوثر مکیۃ ۱۰۸ ۱۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتھا ۳ رکوعھا ۱

سورۂ کوثر مکی ہے ۱ — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — اسمیں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ اِنَّ

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ۲ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو ۳ اور قربانی کرو ۴ بے شک

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ۵

(۳) یعنی کعبہ شریفہ کے (۴) جس میں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے ان سفروں کے ذریعے (۵) بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہل مکہ ہونے کے کہ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا باوجودیکہ اطراف و حوالی میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ انھیں جذام سے امن دی کہ ان کے شہر میں انھیں کبھی جذام نہ ہوگا یا یہ مراد کہ سید عالم محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے انھیں خوف عظیم سے امان عطا فرمائی

(۱) سورۃ الماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن ابی سلول منافق کے حق میں اس میں ایک رکوع سات آیتیں پچیس کلمے ایک سو پچیس حرف ہیں (۲) یعنی حساب و جزا کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے شان نزول یہ آیتیں عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں (۳) اور اس پر شدت و سختی کرتا ہے اور اس کا حق نہیں دیتا (۴) یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے (۵) مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اسے کے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں (۶) عبادتوں میں آگے ان کے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے (۷) مثل سوئی و ہانڈی و پیالے کے (۸) مسئلہ علماء نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انھیں عاریۃً دیا کرے

(۱) سورۃ الکوثر جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں دس کلمے بیالیس حرف ہیں (۲) اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی نسب عالی بھی نبوت بھی کتاب بھی حکمت بھی علم بھی شفاعت بھی حوض کوثر بھی مقام محمود بھی کثرت امت بھی اعدائے دین پر غلبہ بھی کثرت فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں (۳) جس نے تمہیں عزت و شرافت دی (۴) اس کے لئے اس کے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نماز عید مراد ہے (۵) نہ آپ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے متبعین سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا

سورۃ الکفرون ۱۰۹ مکیۃ ۱۸ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | ایاتہا ۶ رکوعہا ۱

سورۃ کافرون مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اسمیں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ② وَ لَاۤ اَنْتُمْ

تم فرماؤ اے کافرو! ف۲ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ③ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④ وَ لَاۤ اَنْتُمْ

پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَ لِيَ دِيْنِ ⑥

پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ف۳

سورۃ النصر ۱۱۰ مدنیۃ ۱۱۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | ایاتہا ۳ رکوعہا ۱

سورۃ نصر مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اسمیں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ① وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ف۲ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں

دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ

فوج فوج داخل ہوتے ہیں ف۳ تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو ف۴

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③

بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ف۵

بقیہ صفحہ ۱۰۸۴ = ہونے والے عالم اور واحد اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ابتر یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا اس پر سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بلیغ رد فرمایا

(۱) سورۃ الکافرون مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں چھبیس کلمے چورانوے حرف ہیں شان نزول قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجئے ہم آپ کے دین کا اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے (۲) مخاطب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں (۳) یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ

(۱) سورۂ نصر مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں سترہ کلمے ستتر حرف ہیں (۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دشمنوں کے مقابلہ میں اس سے یا عام فتوحات اسلام مراد ہیں یا خاص فتح مکہ (۳) جیسا کہ بعد فتح مکہ ہوا کہ لوگ اقطار ارض سے شوق غلامی میں چلے آتے تھے اور شرف اسلام سے مشرف ہوتے تھے (۴) امت کے لئے (۵) اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کی بہت کثرت فرمائی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی اس کے بعد آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ نازل ہوئی اس کے نازل ہونے کے بعد اسی روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیت

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰۹۸

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ مَکِّیَّۃٌ ۱۱۱ ۶ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُھَا ۵ رُکُوْعُھَا ۱

سورۂ لہب مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ١ — اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ۝۲ سَیَصْلٰی

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ٢ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا ٣ اب دھنستا ہے

نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ۝۴ فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ٤ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا ٥

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ مَکِّیَّۃٌ ۱۱۲ ۲۲ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُھَا ۴ رُکُوْعُھَا ۱

سورۂ اخلاص مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ١ — اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝۳ وَ

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے ٢ اللہ بے نیاز ہے ٣ نہ اس کی کوئی اولاد ٤ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ٥ اور

لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

نہ اس کے جوڑ کا کوئی ٦

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ ۱۱۳ ۲۰ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُھَا ۵ رُکُوْعُھَا ۱

سورۂ فلق مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ١ — اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ٢ اس کی سب مخلوق کی شر سے ٣ اور اندھیری ڈالنے والے

(١) سورۂ ابی لہب مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے ستتر حرف ہیں شانِ نزول جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اس پر ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اس پر یہ سورت شریفہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا (٢) ابولہب کا نام عبد العزیٰ ہے یہ عبد المطلب کا بیٹا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا تھا بہت ہی گورا خوبصورت آدمی تھا اسی لئے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے (٣) یعنی اس کی اولاد مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لئے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کر دوں گا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں (٤) ام جمیل بنت حرب بن امیہ ابوسفیان کی بہن جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت عناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی (٥) جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکم الٰہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مر گئی

(١) سورۂ اخلاص مکیہ و بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چار یا پانچ آیتیں پندرہ کلمے سینتالیس حرف ہیں احادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی اس کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا ہے یعنی تین مرتبہ اس کو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی (ترمذی) شانِ نزول کفارِ عرب نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ رب العزت عزوعلا تبارک و تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ

بقیہ صفحہ ۱۰۹۸

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ

کے شر سے جب وہ ڈوبے ۴ؔ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں ۵ؔ اور حسد

شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے ۶ؔ

سُوْرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ ۱۱۴ ۲۱ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اٰیَاتُهَا ۶ رُکُوْعُهَا ۱

سورۂ ناس مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ؔ — اسمیں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ۲ؔ سب لوگوں کا بادشاہ ۳ؔ سب لوگوں کا خدا ۴ؔ

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ

اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے ۵ؔ اور دبک رہے ۶ؔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں

صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی ۷ؔ

دعائے ختم القرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاۗءَ الَّیْلِ وَاٰنَاۗءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

تمّ بالخیر

(۴) حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا اے عائشہ اللہ کی پناہ اس کے شر سے یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں (۵) یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں مسئلہ گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا آیات قرآن یا اسماء الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ و تابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے (۶) حسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرے یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے (۱) سورۃ الناس بقول اصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں بیس کلمے اناسی حرف ہیں (۲) سب کا خالق مالک ذکر میں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف کے لئے ہے کہ انہیں اشرف المخلوقات کیا (۳) ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا (۴) کہ الٰہ معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے (۵) مراد اس سے شیطان ہے (۶) یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے (۷) یہ بیان ہی وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین انس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں آدمی کو چاہئے کہ شیاطین جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین انس کے شر سے بھی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دست مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے لے کر تمام جسم اقدس پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے یہ عمل تین مرتبہ فرماتے وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ وَاَسْرَارِ کِتَابِهٖ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْکَی السَّلَامِ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَسَیِّدِ اَنْبِیَاۗئِهٖ وَرُسُلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

دعاء ختم القرآن

صدق الله العلي العظيم ○ وصدق رسوله النبي الكريم ○ ونحن على ذلك من الشهدين ○
ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم ○ اللهم ارزقنا بكل حرف من القرآن حلاوة وبكل
جزء من القرآن جزاء اللهم ارزقنا بالألف ألفة وبالباء بركة وبالتاء توبة وبالثاء ثوابا
وبالجيم جمالا وبالحاء حكمة وبالخاء خيرا وبالدال دليلا وبالذال ذكاء وبالراء رحمة
وبالزاء زكوة وبالسين سعادة وبالشين شفاء وبالصاد صدقا وبالضاد ضياء وبالطاء
طراوة وبالظاء ظفرا وبالعين علما وبالغين غنى وبالفاء فلاحا وبالقاف قربة و
بالكاف كرامة وباللام لطفا وبالميم موعظة وبالنون نورا وبالواو وصلة وبالهاء
هداية وبالياء يقينا - اللهم انفعنا بالقرآن العظيم ○ وارفعنا بالآيت والذكر الحكيم ○
وتقبل منا قراءتنا وتجاوز عنا ما كان في تلاوة القرآن من خطإ أو نسيان أو تحريف
كلمة عن مواضعها أو تقديم أو تأخير أو زيادة أو نقصان أو تأويل على غير ما أنزلته
عليه أو ريب أو شك أو سهو أو سوء ألحان أو تعجيل عند تلاوة القرآن أو كسل أو سرعة
أو زيغ لسان أو وقف بغير وقوف أو إدغام بغير مدغم أو إظهار بغير بيان أو مد أو
تشديد أو همزة أو جزم أو إعراب بغير ما كتبه أو قلة رغبة و رهبة عند آيات
الرحمة أو آيات العذاب فاغفر لنا ربنا واكتبنا مع الشهدين ○ اللهم نور قلوبنا بالقرآن
وزين أخلاقنا بالقرآن ونجنا من النار بالقرآن وأدخلنا في الجنة بالقرآن اللهم اجعل
القرآن لنا في الدنيا قرينا وفي القبر مونسا وعلى الصراط نورا وفي الجنة رفيقا ومن
النار سترا وحجابا وإلى الخيرات كلها دليلا فاكتبنا على التمام وارزقنا أداء بالقلب
واللسان وحب الخير والسعادة والبشارة من الإيمان ○ وصلى الله تعالى على خير
خلقه محمد مظهر لطفه ونور عرشه سيدنا محمد وآله وأصحابه أجمعين
وسلم تسليما كثيرا كثيرا أبدا

رُموزِ اوقافِ قرآنِ مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اور اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآنِ مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہُوئی ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے اسکے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کردی ہیں جن کو رُموزِ اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والے ان رُموز کو ملحوظ رکھیں۔ اور وہ یہ ہیں:

○ جہاں بات پُوری ہو جاتی ہے وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ۃ ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے اس کو آیت کہتے ہیں۔

م یہ علامت وقفِ لازم کی ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اسکی مثال اُردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اُٹھو، مت بیٹھو۔ جس میں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اُٹھو مت بیٹھو ہو جائے گا جس میں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے۔ اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔

ط وقفِ مطلق کی علامت ہے۔ اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج وقفِ جائز کی علامت ہے، یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز علامت وقفِ مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص علامت وقفِ مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے الوصل اولیٰ کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قیل علیہ الوقف کا خُلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

صل قد یُوصَلُ کی علامت ہے۔ یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ قِف ہے جسکے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتة سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفة لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے، وقفہ میں زیادہ۔

لا لا کے معنی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ آیت کے اُوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اسی جگہ نہیں چاہیے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔

ك کذٰلک کی علامت ہے، یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔

قرآن مجید کی سُورتوں کی فہرست

ضیاءُ القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔کراچی
پاکستان

بقیہ صفحہ = ۲

تتمہ حواشی قرآن مجید

ہیں بندے کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دست قدرت کو کار کن دیکھے اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء وانبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدہ باطلہ ہے
کیونکہ مقربان حق کی امداد، امداد الٰہی ہے استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے تو قرآن پاک میں اَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ اور
اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ کیوں وارد ہوتا اور احادیث میں اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ معرفت ذات و
صفات کے بعد عبادت اس کے بعد دعا تعلیم فرمائی اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد مشغول دعا ہونا چاہئے۔ حدیث شریف میں بھی نماز
کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی (الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن) صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یا حضور کے آل واصحاب ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہل سنت ہے جو اہل بیت واصحاب اور سنت وقرآن وسواد اعظم سب کو مانتے ہیں
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراط مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگان
دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" اس میں ہدایت ہے کہ مسئلہ طالب حق کو دشمنان خدا سے اجتناب اور
ان کے راہ ورسم وضع واطوار سے پرہیز لازم ہے، ترمذی کی روایت ہے کہ "مغضوب علیہم" سے یہود اور "ضالین" سے نصاریٰ مراد ہیں
مسئلہ ضاد اور ظاء میں مباحث ذاتی ہے، بعض صفات کا اشتراک انہیں متحد نہیں کر سکتا لہٰذا غیر المغظوب بظاء پڑھنا اگر بقصد ہو تو تحریف قرآن وکفر ہے ورنہ
ناجائز مسئلہ جو شخص ضاد کی جگہ ظا پڑھے اس کی امامت جائز نہیں (محیط برہانی) "آمین" اس کے معنی ہیں ایسا ہی کر یا قبول فرما مسئلہ یہ کلمہ قرآن نہیں مسئلہ
سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے نماز کے اندر بھی اور باہر بھی مسئلہ حضرت امام اعظم کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں آمین اخفا کے ساتھ یعنی آہستہ کہی
جائے تمام احادیث پر نظر اور تنقید سے یہی نتیجہ نکلتا ہے، جہر کی روایتوں میں صرف وائل کی روایت صحیح ہے اس میں مَدَّبِھَا کا لفظ ہے، جس کی دلالت جہر پر
قطعی نہیں جیسا جہر کا احتمال ہے ویسا ہی بلکہ اس سے قوی مد ہمزہ کا احتمال ہے اس لئے یہ روایت جہر کیلئے حجت نہیں ہو سکتی دوسری روایتیں جن میں جہر ورفع کے
الفاظ ہیں ان کی اسناد میں کلام ہے علاوہ بریں وہ روایت بالمعنی ہیں اور فہم راوی حدیث نہیں لہٰذا آمین کا آہستہ ہی پڑھنا صحیح تر ہے۔

(۱) سورۂ بقرہ یہ سورت مدنی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی سوائے آیت وَاتَّقُوْا
یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ کے کہ حج وداع میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی (خازن) اس سورت میں دو سو چھیاسی آیتیں چالیس رکوع چھ ہزار ایک سو اکیس
کلمے پچیس ہزار پانچ سو حرف ہیں (خازن) پہلے قرآن پاک میں سورتوں کے نام نہ لکھے جاتے تھے یہ طریقہ حجاج نے نکالا ابن عربی کا قول ہے کہ سورۂ بقرہ میں
ہزار امر ہزار نہی ہزار حکم ہزار خبریں ہیں اس کے اخذ میں برکت، ترک میں حسرت ہے اہل باطل جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے جس گھر میں یہ سورت
پڑھی جائے تین دن تک سرکش شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا، مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں یہ سورت
پڑھی جائے (جمل) بیہقی وسعید بن منصور نے حضرت مغیرہ سے روایت کی۔ کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا قرآن شریف کو نہ
بھولے گا، وہ آیتیں یہ ہیں، چار آیتیں اول کی اور آیت الکرسی اور دو اسکے بعد کی اور تین آخر سورت کی مسئلہ طبرانی وبیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میت کو دفن کر کے قبر کے سرہانے سورہ بقرہ کے اول کی آیتیں اور پاؤں کی طرف آخر کی آیتیں
پڑھو شان نزول اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک ایسی کتاب نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا جو نہ پانی سے دھو کر مٹائی جاسکے نہ
پرانی ہو جب قرآن پاک نازل ہوا تو فرمایا ذٰلِکَ الْکِتٰبُ" کہ وہ کتاب موعود یہ ہے ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ایک کتاب نازل فرمانے
اور بنی اسمٰعیل میں سے ایک رسول بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا، جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی جہاں یہود بکثرت تھے تو "الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ" نازل فرما کر
اس وعدے کے پورے ہونے کی خبر دی (خازن) (۲) الٓمّٓ سورتوں کے اول جو حروف مقطعہ آتے ہیں ان کی نسبت قول راجح یہی ہے کہ وہ اسرار
الٰہی اور متشابہات سے ہیں ان کی مراد اللہ اور رسول جانیں ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں (۳) اسلئے کہ شک اس میں ہوتا ہے جس پر دلیل نہ ہو،
قرآن پاک ایسی واضح اور قوی دلیلیں رکھتا ہے جو عاقل منصف کو اس کے کتاب الٰہی اور حق ہونے کے یقین پر مجبور کرتی ہیں تو یہ کتاب کسی طرح قابل شک
نہیں جس طرح اندھے کے انکار سے آفتاب کا وجود مشتبہ نہیں ہوتا ایسے ہی معاند سیاہ دل کے شک وانکار سے یہ کتاب مشکوک نہیں ہو سکتی (۴)
ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ اگرچہ قرآن کریم کی ہدایت ہر ناظر کیلئے عام ہے مومن ہو یا کافر جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا "ھُدًی لِّلنَّاسِ"
لیکن چونکہ انتفاع اس سے اہل تقویٰ کو ہوتا ہے اسلئے ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ارشاد ہوا جیسے کہتے ہیں بارش سبزہ کے لئے ہے یعنی منتفع اس
سے سبزہ ہوتا ہے، اگرچہ برستی کلر اور زمین بے گیاہ پر بھی ہے تقویٰ کے کئی معنی آتے ہیں نفس کو خوف کی چیز سے بچانا اور عرف شرع میں
ممنوعات چھوڑ کر نفس کو گناہ سے بچانا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا متقی وہ ہے جو شرک وکبائر وفواحش سے بچے بعضوں نے کہا متقی وہ ہے
جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر نہ سمجھے بعض کا قول ہے تقویٰ حرام چیزوں کا ترک اور فرائض کا ادا کرنا ہے، بعض کے نزدیک معصیت پر اصرار
اور طاعت پر غرور کا ترک تقویٰ ہے بعض نے کہا تقویٰ یہ ہے کہ تیرا مولیٰ تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا ایک قول یہ ہے کہ
تقویٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیروی کا نام ہے (خازن) یہ تمام معنی باہم مناسبت رکھتے ہیں اور مآل کے اعتبار
سے ان میں کچھ مخالفت نہیں تقویٰ کے مراتب ہیں، عوام کا تقویٰ ایمان لا کر کفر سے بچنا متوسطین کا اوامر ونواہی کی اطاعت
خواص کا ہر ایسی چیز کو چھوڑنا جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرے (جمل) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا تقویٰ سات قسم ہے (۱) کفر سے بچنا یہ
بفضلہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حاصل ہے (۲) بدمذہبی سے بچنا یہ ہر سنی کو نصیب ہے، (۳) ہر کبیرہ سے بچنا (۴) صغائر سے بھی بچنا (۵) شبہات سے
احتراز (۶) شہوات سے بچنا (۷) غیر کی طرف التفات سے بچنا یہ اخص الخواص کا منصب ہے، اور قرآن عظیم ساتوں مرتبوں کا ہادی ہے (۵) اَلَّذِیْنَ

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ یہاں سے مُفْلِحُوْنَ تک آیتیں مومنین باخلاص کے حق میں ہیں جو ظاہراً وباطناً ایماندار ہیں اس کے بعد دو آیتیں کھلے کافروں کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطناً کافر ہیں اس کے بعد وَمِنَ النَّاسِ سے تیرہ آیتیں منافقین کے حق میں ہیں جو باطن میں کافر ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں (جمل) غیب مصدر یا اسم فاعل کے معنی میں ہے، اس تقدیر پر غیب وہ ہے جو حواس و عقل سے بدیہی طور پر معلوم نہ ہوسکے اس کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جس پر کوئی دلیل نہ ہو، یہ علم غیب ذاتی ہے اور یہی مراد ہے عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ میں اور ان تمام آیات میں جن میں علم غیب کی غیر خدا سے نفی کی گئی ہے اس قسم کا علم غیب یعنی ذاتی جس پر کوئی دلیل نہ ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے غیب کی دوسری قسم وہ ہے جس پر دلیل ہو جیسے صانع عالم اور اس کے صفات اور نبوات اور ان کے متعلقات احکام و شرائع و روز آخر اور اس کے احوال بعث نشر حساب جزاء وغیرہ کا علم جس پر دلیلیں قائم ہیں اور جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوتا ہے، یہاں یہی مراد ہے، اس دوسرے قسم کے غیوب جو ایمان سے علاقہ رکھتے ہیں ان کا علم ویقین ہر مومن کو حاصل ہے اگر نہ ہو آدمی مومن نہ ہوسکے اور اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں انبیاء و اولیاء پر جو غیوب کے دروازے کھولتا ہے وہ اسی قسم کا غیب ہے، یا غیب معنی مصدری میں رکھا جائے اور غیب کا صلہ مومن بہ قرار دیا جائے یا باء کو مبلبسین محذوف کے متعلق کرکے حال قرار دیا جائے پہلی صورت میں آیت کے معنی یہ ہونگے جو بے دیکھے ایمان لائیں، جیسا حضرت مترجم قدس سرہ نے ترجمہ کیا ہے، دوسری صورت میں معنی یہ ہونگے جو مومن کے پس غیبت ایمان لائیں یعنی ان کا ایمان منافقوں کی طرح مومنین کے دکھانے کے لئے نہ ہو بلکہ وہ مخلص ہوں غائب حاضر ہر حال میں مومن رہیں غیب کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ غیب سے قلب یعنی دل مراد ہے، اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ وہ دل سے ایمان لائیں (جمل) ایمان جن چیزوں کی نسبت ہدایت ویقین سے معلوم ہے کہ یہ دین محمدی سے ہیں ان سب کو ماننے اور دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرنے کا نام ایمان صحیح ہے عمل ایمان میں داخل نہیں اسی لئے يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ کے بعد يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ فرمایا (۶) نماز کے قائم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر مداومت کرتے ہیں اور ٹھیک وقتوں پر پابندی کے ساتھ اس کے ارکان پورے پورے ادا کرتے اور فرائض سنن مستحبات کی حفاظت کرتے ہیں کسی میں خلل نہیں آنے دیتے مفسدات و مکروہات سے اس کو بچاتے ہیں اور اس کے حقوق اچھی طرح ادا کرتے ہیں نماز کے حقوق دو طرح کے ہیں ایک ظاہری وہ تو یہی ہیں جو ذکر ہوئے دوسرے باطنی وہ خشوع اور حضور۔ یعنی دل کو فارغ کرکے ہمہ تن بارگاہ حق میں متوجہ ہو جانا اور عرض و نیاز و مناجات میں محویت پانا (۷) راہ خدا خرچ کرنے سے یا زکوۃ مراد ہے، جیسا دوسری جگہ فرمایا يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ یا مطلق انفاق خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوۃ، نذر، اپنا اور اپنے اہل کا نفقہ وغیرہ خواہ مستحب جیسے صدقات نافلہ اموات کا ایصال ثواب مسئلہ گیارھویں، چالیسواں وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صدقات نافلہ ہیں اور قرآن پاک وکلمہ شریف کا پڑھنا نیکی کے ساتھ اور نیکی ملاکر اجر و ثواب بڑھاتا ہے مسئلہ "مِمَّا" میں من تبعیضیہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ انفاق میں اسراف ممنوع ہے یعنی انفاق خواہ اپنے نفس پر ہو یا اپنے اہل پر یا کسی اور پر اعتدال کے ساتھ ہو اسراف نہ ہونے پائے رَزَقْنٰهُمْ کی تقدیم اور رزق کو اپنی طرف نسبت فرماکر ظاہر فرمایا کہ مال تمہارا پیدا کیا ہوا نہیں ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے اس کو اگر ہمارے حکم سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو تو تم نہایت ہی بخیل ہو اور یہ بخل نہایت قبیح (۸) اس آیت میں اہل کتاب سے وہ مومنین مراد ہیں جو اپنی کتاب اور تمام پچھلی آسمانی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام کی وحیوں پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی اور مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ سے تمام قرآن پاک اور پوری شریعت مراد ہے (جمل) مسئلہ جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے، اسی طرح کتب سابقہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائی البتہ ان کے جو احکام ہماری شریعت میں منسوخ ہوگئے ان پر عمل درست نہیں، مگر ایمان ضروری ہے، مثلاً پچھلی شریعتوں میں بیت المقدس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا تو ہمارے لئے ضروری ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں منسوخ ہوچکا مسئلہ قرآن کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے انبیاء پر نازل ہوا ان سب پر اجمالاً ایمان لانا فرض عین ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرض کفایہ ہے، لہٰذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جبکہ علماء موجود ہوں، جنہوں نے اس کی تحصیل علم میں پوری جہد صرف کی ہو۔ (۹) یعنی دار آخرت اور جو کچھ اس میں ہے جزا، حساب وغیرہ سب پر ایسا یقین واطمینان رکھتے ہیں کہ ذرا شک وشبہ نہیں اس میں اہل کتاب وغیرہ کفار پر تعریض ہے جن کے اعتقاد آخرت کے متعلق فاسد ہیں۔

بقیہ صفحہ ۷ = اللہ تعالیٰ نے منافقین کے لئے مثل (کہاوت) بنایا جو مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں حضور کا کلام انہیں اثر نہ کرجائے، جس سے مرہی جائیں اور جب ان کے مال واولاد زیادہ ہوتے اور فتوح و غنیمت ملتی تو بجلی کی چمک والوں کی طرح چلتے اور کہتے کہ اب تو دین محمدی سچا ہے اور جب مال واولاد ہلاک ہوتے، اور کوئی بلا آتی تو بارش کی اندھیریوں میں ٹھٹک رہنے والوں کی طرح کہتے کہ یہ مصیبتیں اسی دین کی وجہ سے ہیں اور اسلام سے پلٹ جاتے (لباب النقول للسیوطی) (۲۷) جیسے اندھیری رات میں کالی گھٹا چھائی ہو اور بجلی کی گرج و چمک جنگل میں مسافر کو حیران کرتی ہو اور وہ کڑک کی وحشت ناک آواز سے باندیشہ ہلاک کانوں میں انگلیاں ٹھونستا ہو، ایسے ہی کفار قرآن پاک کے سننے سے کان بند کرتے ہیں اور انہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس کے دلنشین مضامین اسلام و ایمان کی طرف مائل کرکے باپ دادا کا کفری دین ترک نہ کرادیں جو ان کے نزدیک موت کے برابر ہے (۲۸) لہٰذا یہ گریز انہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی، کیونکہ وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر قہر الٰہی سے خلاص نہیں پاسکتے (۲۹) جیسے بجلی کی چمک، معلوم ہوتا ہے کہ بینائی کو زائل کردے گی، ایسے ہی دلائل باہرہ کے انوار انکی بصر بصیرت کو خیرہ کرتے ہیں۔ (۳۰) جس طرح اندھیری رات اور ابر و بارش کی تاریکیوں میں مسافر متحیر ہوتا ہے، جب بجلی چمکتی ہے کچھ چل لیتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے کھڑا رہ جاتا ہے، اسی طرح اسلام کے غلبہ اور معجزات کی روشنی اور آرام کے وقت منافق اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں اور جب کوئی مشقت پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور اسلام سے ہٹنے لگتے ہیں، اسی مضمون کو دوسری آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ

الْحَقُّ یٰاَیُّوْالَیْہِ مُذْعِنِیْنَ (خازن صاوی وغیرہ) (۳۱) یعنی اگرچہ منافقین کا طرزِ عمل اس کا مقتضی تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے سمع و بصر کو باطل نہ کیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیت الٰہیہ کے ساتھ مشروط کہ بغیر مشیت تنہا اسباب کچھ نہیں کر سکتے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیت اسباب کی محتاج نہیں، وہ بے سبب جو چاہے کر سکتا ہے (۳۲) شی اسی کو کہتے ہیں جسے اللہ چاہے اور جو تحت مشیت اس کے تمام ممکنات شی میں داخل ہیں اس لئے وہ تحت قدرت ہیں اور جو ممکن نہیں واجب یا ممتنع ہے اس سے قدرت و ارادہ متعلق نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات واجب ہیں اس لئے مقدور نہیں مسئلہ باری تعالیٰ کے لئے جھوٹ اور تمام عیوب محال ہیں، اسی لئے قدرت کو ان سے کچھ واسطہ نہیں (۳۳) اول سورہ میں کچھ بتایا گیا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی، پھر متقین کے اوصاف کا ذکر فرمایا اس کے بعد اس سے منحرف ہونے والے فرقوں کا اور ان کے احوال کا ذکر فرمایا کہ سعادت مند انسان ہدایت و تقویٰ کی طرف راغب ہو اور نافرمانی و بغاوت سے بچے، اب طریق تحصیل تقویٰ تعلیم فرمایا جاتا ہے یٰاَیُّھَا النَّاسُ کا خطاب اکثر اہل مکہ کو اور یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا اہل مدینہ کو ہوتا ہے مگر یہاں یہ خطاب مومن کافر سب کو عام ہے اس میں اشارہ ہے کہ انسانی شرافت اسی میں ہے کہ آدمی تقویٰ حاصل کرے اور مصروف عبادت رہے، عبادت وہ غایت تعظیم ہے جو بندہ اپنی عبدیت اور معبود الوہیت کے اعتقاد و اعتراف کے ساتھ بجالائے، یہاں عبادت عام ہے، اپنے تمام انواع و اقسام و اصول و فروع کو شامل ہے مسئلہ کفار عبادت کے مامور ہیں، جس طرح بے وضو ہونا نماز کے فرض ہونے کا مانع نہیں، اسی طرح کافر ہونا وجوب عبادت کو منع نہیں کرتا اور جیسے بے وضو شخص پر نماز کی فرضیت رفع حدث لازم کرتی ہے ایسے ہی کافر، کہ وجوب عبادت سے ترک کفر لازم آتا ہے۔ (۳۴) اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کا فائدہ عابد ہی کو ملتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو عبادت یا اور کسی چیز سے نفع حاصل ہو (۳۵) پہلی آیت میں نعمت ایجاد کا بیان فرمایا، کہ تمہیں اور تمہارے آباء کو معدوم سے موجود کیا، اور دوسری آیت میں اسباب معیشت و آسائش و آب و غذا کا بیان فرما کر ظاہر کر دیا کہ وہی ولی نعمت ہے تو غیر کی پرستش محض باطل ہے (۳۶) توحید الٰہی کے بعد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کے کتاب الٰہی و معجز ہونے کی وہ قاہر دلیل بیان فرمائی جاتی ہے جو طالب صادق کو اطمینان بخشے اور منکروں کو عاجز کر دے۔ (۳۷) بندہ خاص سے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں (۳۸) یعنی ایسی سورت بنا کر لاؤ جو فصاحت و بلاغت اور حسن نظم و ترتیب اور غیب کی خبریں دینے میں قرآن پاک کی مثل ہو۔ (۳۹) پتھر سے وہ بت مراد ہیں جنہیں کفار پوجتے ہیں اور ان کی محبت میں قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عناداً انکار کرتے ہیں (۴۰) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے۔ مسئلہ یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین کے لئے بکرمہ تعالیٰ خلود نار یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں۔

بقیہ صفحہ = ۱۱

لئے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام قبلہ بنائے گئے تھے تو وہ مسجود الیہ تھے نہ کہ مسجود لہ، مگر یہ قول ضعیف ہے کیونکہ اس سجدہ سے حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فضل و شرف ظاہر فرمانا مقصود تھا اور مسجود الیہ کا ساجد سے افضل ہونا کچھ ضرور نہیں جیسا کہ کعبہ معظمہ حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قبلہ و مسجود الیہ ہے باوجودیکہ حضور اس سے افضل ہیں دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ عبادت نہ تھا سجدہ تحیت تھا اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لئے تھا زمین پر پیشانی رکھ کر تھا نہ کہ صرف جھکنا یہی قول صحیح ہے اور اسی پر جمہور ہیں (مدارک) مسئلہ سجدہ تحیت پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں منسوخ کیا گیا اب کسی کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ جب حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرے (مدارک) ملائکہ میں سب سے پہلا سجدہ کرنے والے حضرت جبریل ہیں پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر اور ملائکہ مقربین یہ سجدہ جمعہ کے روز وقت زوال سے عصر تک کیا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مقربین سو برس اور ایک قول میں پانچ سو برس سجدہ میں رہے شیطان نے سجدہ نہ کیا اور براہ تکبر یہ اعتقاد کرتا رہا کہ وہ حضرت آدم سے افضل ہے اس کے لئے سجدہ کا حکم معاذ اللہ تعالیٰ خلاف حکمت ہے اس اعتقاد باطل سے وہ کافر ہو گیا مسئلہ آیت میں دلالت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں کہ ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا۔ مسئلہ تکبر نہایت قبیح ہے اس سے کبھی متکبر کی نوبت کفر تک پہنچتی ہے (بیضاوی و جمل) (۶۲) اس سے گندم یا انگور وغیرہ مراد ہے (جلالین) (۶۳) ظلم کے معنی ہیں کسی شے کو بے محل وضع کرنا یہ ممنوع ہے اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا یہاں ظلم خلاف اولیٰ کے معنی میں ہے مسئلہ انبیاء علیہم السلام کو ظالم کہنا اہانت و کفر ہے جو کہے وہ کافر ہو جائے گا اللہ تعالیٰ مالک و مولیٰ ہے جو چاہے فرمائے اس میں ان کی عزت ہے دوسرے کی کیا مجال کہ خلاف ادب کلمہ زبان پر لائے اور خطاب حضرت حق کو اپنی جرات کے لئے سند بنائے ہمیں تعظیم و توقیر اور ادب و طاعت کا حکم فرمایا ہم پر یہی لازم ہے (۶۴) شیطان نے کسی طرح حضرت آدم و حوا (علیہما السلام) کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں شجر خلد بتا دوں حضرت آدم علیہ السلام نے انکار فرمایا اس نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں انہیں خیال ہوا کہ اللہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے بایں خیال حضرت حوا نے اس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت آدم کو دیا انہوں نے بھی تناول کیا حضرت آدم کو خیال ہوا کہ لَاتَقْرَبَا کی نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں کیونکہ اگر وہ تحریمی سمجھتے تو ہر گز ایسا نہ کرتے کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہاد میں خطا ہوئی اور خطائے اجتہادی معصیت نہیں ہوتی (۶۵) حضرت آدم و حوا اور ان کی ذریت کو جو ان کے صلب میں تھی جنت سے زمین پر جانے کا حکم ہوا حضرت زمین ہند میں سراندیپ کے پہاڑوں پر اور حضرت حوا جدے میں اتارے گئے (خازن) حضرت آدم علیہ السلام کی برکت سے زمین کے اشجار میں پاکیزہ خوشبو پیدا ہوئی (روح البیان) (۶۶) اس سے اختتام عمر یعنی موت کا وقت مراد ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے لئے بشارت ہے کہ وہ دنیا میں صرف اتنی مدت کے لئے ہیں اس کے بعد پھر انہیں جنت کی طرف رجوع فرمانا ہے اور آپ کی اولاد کے لئے معاد پر دلالت ہے کہ دنیا کی زندگی معین وقت تک ہے عمر تمام ہونے کے بعد انہیں آخرت کی طرف رجوع کرنا ہے۔ (۶۷) آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد تین سو برس تک حیاء سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیر البکاء

تھے آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں مگر حضرت آدم علیہ السلام اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرت داؤد علیہ السلام اور اہل زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے (خازن) طبرانی و حاکم و ابو نعیم و بیہقی نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت کی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب ہوا تو آپ فکر توبہ میں حیران تھے اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ وقت پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں سمجھا تھا کہ بارگاہ الٰہی میں وہ رتبہ کسی کو میسر نہیں جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے نام اقدس کے ساتھ عرش پر مکتوب فرمایا لہٰذا آپ نے اپنی دعا میں رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَلآیہ کے ساتھ یہ عرض کیا اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ابن منذر کی روایت میں یہ کلمے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَكَرَامَتِهٖ عَلَیْكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یعنی یارب میں تجھ سے تیرے بندہ خاص محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاہ و مرتبت کے طفیل میں اور اس کرامت کے صدقہ میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں یہ دعا کرنی تھی کہ حق تعالیٰ نے ان کی مغفرت فرمائی مسئلہ اس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے مسئلہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل و کرم سے حق دیتا ہے اسی تفضلی حق کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے صحیح احادیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی جنت سے اخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سلب کرلی گئی تھی بجائے اس کے زبان مبارک پر سریانی جاری کردی گئی تھی قبول توبہ کے بعد پھر زبان عربی عطا ہوئی (فتح العزیز) مسئلہ توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے اس کے تین رکن ہیں ایک اعتراف جرم دوسرے ندامت تیسرے عزم ترک اگر گناہ قابل تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے مثلاً تارک صلوٰۃ کی توبہ کے لئے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے توبہ کے بعد حضرت جبرئیل نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا اور سب پر ان کی فرماں برداری لازم ہونے کا حکم سنایا سب نے قبول طاعت کا اظہار کیا (فتح العزیز)

بقیہ صفحہ ۱۶ = علیہ السلام ابر سفید کو ان کا سایہ بان بنایا جو رات دن ان کے ساتھ شب کو ان کے لئے نوری ستون اترتا جس کی روشنی میں کام کرتے ان کے کپڑے میلے اور پرانے نہ ہوتے ناخن اور بال نہ بڑھتے اس سفر میں جو لڑکا پیدا ہوتا اس کا لباس اس کے ساتھ پیدا ہوتا جتنا وہ بڑھتا لباس بھی بڑھتا (۹۳) من ترنجبین کی طرح ایک شیریں چیز تھی روزانہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہر شخص کے لئے ایک صاع کی قدر آسمان سے نازل ہوتی لوگ اس کو چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے رہتے سلوی ایک چھوٹا پرند ہوتا ہے اس کو ہوا لاتی یہ شکار کر کے کھاتے دونوں چیزیں شنبہ کو تو مطلق نہ آتیں باقی ہر روز پہنچتیں جمعہ کو اور دنوں سے دونی آتیں حکم یہ تھا کہ جمعہ کو شنبہ کے لئے بھی حسب ضرورت جمع کر لو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرو بنی اسرائیل نے ان نعمتوں کی ناشکری کی ذخیرے جمع کئے وہ سڑ گئے اور ان کی آمد بند کردی گئی یہ انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم اور آخرت میں سزاوار عذاب کے ہوئے (۹۴) اس بستی سے بیت المقدس مراد ہے یا اریحا جو بیت المقدس کے قریب ہے جس میں عمالقہ آباد تھے اور اس کو خالی کر گئے وہاں غلے میوے بکثرت تھے (۹۵) یہ دروازہ ان کے لئے بمنزلہ کعبہ کے تھا کہ اس میں داخل ہونا اور اس کی طرف سجدہ کرنا سبب کفارہ ذنوب قرار دیا گیا (۹۶) مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ زبان سے استغفار کرنا اور بدنی عبادت سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا متمم ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشہور گناہ کی توبہ باعلان ہونی چاہئے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور طاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے (فتح العزیز) اسی لئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے موالد و مزارات پر حاضر ہو کر استغفار و طاعت بجالاتے ہیں عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ متصور ہے (۹۷) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے (حطۃ) کلمہ توبہ و استغفار کہتے جائیں انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی داخل تو ہوئے سرینوں کے بل گھسٹتے اور بجائے کلمہ توبہ کے تمسخر سے حبۃ فی شعرۃ کہا جس کے معنی ہیں (بال میں دانہ) (۹۸) یہ عذاب طاعون تھا جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہو گئے مسئلہ صحاح کی حدیث میں ہے کہ طاعون پچھلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمہارے شہر میں واقع ہو وہاں سے نہ بھاگو دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ مسئلہ صحیح حدیث میں ہے کہ جو لوگ مقام وباء میں رضائے الٰہی پر صابر رہیں اگر وہ وباء سے محفوظ رہیں جب بھی انہیں شہادت کا ثواب ملے گا (۹۹) جب بنی اسرائیل نے سفر میں پانی نہ پایا شدت پیاس کی شکایت کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو آپ کے پاس ایک مربع پتھر تھا جب پانی کی ضرورت ہوتی آپ اس پر عصا مارتے اس سے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سب سیراب ہوتے یہ بڑا معجزہ ہے لیکن سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشت مبارک سے چشمے جاری فرما کر جماعت کثیرہ کو سیراب فرمانا اس سے بہت اعظم و اعلیٰ ہے کیونکہ عضو انسانی سے چشمے جاری ہونا پتھر کی نسبت زیادہ اعجب ہے (خازن و مدارک) (۱۰۰) یعنی آسمانی طعام من و سلوی کھاؤ اور اس پتھر کے چشموں کا پانی پیو جو تمہیں فضل الٰہی سے بے محنت میسر ہے (۱۰۱) نعمتوں کے ذکر کے بعد بنی اسرائیل کی نالیاقتی دوں ہمتی اور نافرمانی کے چند واقعات بیان فرمائے جاتے ہیں (۱۰۲) بنی اسرائیل کی یہ ادا بھی نہایت بے ادبانہ تھی کہ پیغمبر اولوالعزم کو نام لے کر پکارا یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا اور کوئی تعظیم کا کلمہ نہ کہا (فتح العزیز) جب انبیاء کا خالی نام لینا بے ادبی ہے تو ان کو بشر اور ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہو گا غرض انبیاء کے ذکر میں بے تعظیمی کا شائبہ بھی ناجائز ہے

بقیہ صفحہ ۲۳ = کے لئے ان مقبول بندوں نے صبر کیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بہت خرد سال تھے تشنگی سے جب ان کی جان بلبی کی حالت ہوئی تو حضرت ہاجرہ بیتاب ہو کر کوہ صفا پر تشریف لے گئیں وہاں بھی پانی نہ پایا تو اتر کر نشیب کے میدان میں دوڑتی ہوئی مروہ تک پہنچیں اس طرح سات مرتبہ گردش ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا جلوہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ غیب سے ایک چشمہ زمزم نمودار کیا اور ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ان

کے اتباع میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبول بارگاہ کیا اور ان دونوں کو محل اجابت دعا بنایا (۲۸۶) شعائر اللہ سے دین کے اعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں خواہ وہ مکانات ہوں جیسے کعبہ عرفات مزدلفہ جمار ثلثہ۔ صفا۔ مروہ۔ منا۔ مساجد یا ازمنہ جیسے رمضان اشہر حرام عید فطر واضحیٰ جمعہ ایام تشریق یا دوسرے علامات جیسے اذان اقامت نماز با جماعت نماز جمعہ نماز عیدین ختنہ یہ سب شعائر دین ہیں (۲۸۷) شان نزول زمانہ جاہلیت میں صفا و مروہ پر دو بت رکھے تھے صفا پر جو بت تھا اس کا نام اساف اور جو مروہ پر تھا اس کا نام نائلہ تھا کفار جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو ان بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے عہد اسلام میں بت تو توڑ دیئے گئے لیکن چونکہ کفار یہاں مشرکانہ فعل کرتے تھے اس لئے مسلمانوں کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا گراں ہوا کہ اس میں کفار کے مشرکانہ فعل کے ساتھ کچھ مشابہت ہے اس آیت میں ان کا اطمینان فرمادیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادت الٰہی کی ہے تمہیں اندیشہ مشابہت نہیں اور جس طرح کعبہ کے اندر زمانہ جاہلیت میں کفار نے بت رکھے تھے اب عہد اسلام میں بت اٹھادیئے گئے اور کعبہ شریف کا طواف درست رہا اور وہ شعائر دین میں سے رہا اسی طرح کفار کی بت پرستی سے صفا و مروہ کے شعائر دین ہونے میں کچھ فرق نہیں آیا مسئلہ سعی (یعنی صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا) واجب ہے حدیث سے ثابت ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی ہے اس کے ترک سے دم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے مسئلہ صفا و مروہ کے درمیان سعی حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے فرق یہ ہے کہ حج کے اندر عرفات میں جانا اور وہاں سے طواف کعبہ کے لئے آنا شرط ہے اور عمرہ کے لئے عرفات میں جانا شرط نہیں۔ مسئلہ عمرہ کرنے والا اگر بیرون مکہ سے آئے اس کو براہ راست مکہ مکرمہ میں آکر طواف کرنا چاہئے اور اگر مکہ کا ساکن ہو تو اس کو چاہئے کہ حرم سے باہر جائے وہاں سے طواف کعبہ کے لئے احرام باندھ کر آئے حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہو سکتا ہے کیونکہ عرفات میں عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو جانا جو حج میں شرط ہے سال میں ایک ہی مرتبہ ممکن ہے اور عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے اس کے لئے کوئی وقت معین نہیں (۲۸۸) یہ آیت علماء یہود کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف اور آیت رجم اور توریت کے دوسرے احکام کو چھپایا کرتے تھے مسئلہ علوم دین کا اظہار فرض ہے (۲۸۹) لعنت کرنے والوں سے ملائکہ و مومنین مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ اللہ کے تمام بندے مراد ہیں

بقیہ صفحہ ۵۷ = مقام کا نام عرفات ہوا ایک قول یہ ہے کہ چونکہ اس روز بندے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اس لئے اس دن کا نام عرفہ ہے مسئلہ عرفات میں وقوف فرض ہے کیونکہ افاضہ بلا وقوف متصور نہیں (۳۸۱) تلبیہ و تہلیل و تکبیر و ثنا و دعا کے ساتھ یا نماز مغرب و عشاء کے ساتھ (۳۸۲) مشعر حرام جبل قزح ہے جس پر امام وقوف کرتا ہے مسئلہ وادی محسر کے سوا تمام مزدلفہ موقف ہے اس میں وقوف واجب ہے بے عذر ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے اور مشعر حرام کے پاس وقوف افضل ہے (۳۸۳) طریق ذکر و عبادت کچھ نہ جانتے تھے (۳۸۴) قریش مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے تھے اور سب لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف نہ کرتے جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ پلٹیں یہی حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی سنت ہے۔ (۳۸۵) طریق حج کا مختصر بیان یہ ہے کہ حاجی ۸ ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو وہاں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کی فجر تک ٹھہرے اسی روز منیٰ سے عرفات آئے بعد زوال امام دو خطبے پڑھے یہاں حاجی ظہر و عصر کی نماز امام کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع کرکے پڑھے ان دونوں نمازوں کے لئے اذان ایک ہوگی اور تکبیریں دو اور دونوں نمازوں کے درمیان سنت ظہر کے سوا کوئی نفل نہ پڑھا جائے اس جمع کے لئے امام اعظم ضروری ہے اگر امام اعظم نہ ہو یا گمراہ بدمذہب ہو تو ہر ایک نماز علیحدہ اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائے اور عرفات میں غروب تک ٹھہرے پھر مزدلفہ کی طرف لوٹے اور جبل قزح کے قریب اترے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے عشاء کے وقت پڑھے اور فجر کی نماز خوب اول وقت اندھیرے میں پڑھے وادی محسر کے سوا تمام مزدلفہ اور بطن عرنہ کے سوا تمام عرفات موقف ہے جب صبح خوب روشن ہو تو روز نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ کی طرف آئے اور بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی ۷ مرتبہ رمی کرے پھر اگر چاہے قربانی کرے پھر بال منڈائے یا کترائے پھر ایام نحر میں کسی دن طواف زیارت کرے پھر منیٰ آکر تین روز اقامت کرے اور گیارہویں کے زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی کرے اس جمرہ سے شروع کرے جو مسجد کے قریب ہے پھر جو اس کے بعد ہے پھر جمرہ عقبہ ہر ایک کی سات سات مرتبہ پھر اگلے روز ایسا ہی کرے پھر اگلے روز ایسا ہی پھر مکہ مکرمہ کی طرف چلا آئے (تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے) (۳۸۶) زمانہ جاہلیت میں عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت و خود نمائی کی بیکار باتیں ہیں بجائے اس کے ذوق شوق کے ساتھ ذکر الٰہی کرو مسئلہ اس آیت سے ذکر جہر و ذکر بجماعت ثابت ہوتا ہے (۳۸۷) دعا کرنیوالوں کی دو قسمیں بیان فرمائیں ایک وہ کافر جن کی دعا میں صرف طلب دنیا ہوتی تھی آخرت پر ان کا اعتقاد نہ تھا ان کے حق میں ارشاد ہوا کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں دوسرے وہ ایماندار جو دنیا و آخرت دونوں کی بہتری کی دعا کرتے ہیں مسئلہ مومن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی امر جائز اور دین کی تائید و تقویت کے لئے اس لئے اس کی یہ دعا بھی امور دین سے ہے (۳۸۸) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ دعا کسب و اعمال میں داخل ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہی دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۳۸۹) عنقریب قیامت قائم کرکے بندوں کا حساب فرمائے گا تو چاہئے کہ بندے ذکر و دعا و طاعت میں جلدی کریں (مدارک و خازن) (۳۹۰) ان دنوں سے ایام تشریق اور ذکر اللہ سے نمازوں کے بعد اور رمی جمار کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے (۳۹۱) بعض مفسرین کا قول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ دو فریق تھے بعض جلدی کرنیوالوں کو گنہگار بتاتے تھے بعض رہ جانے والے کو قرآن پاک نے بیان فرمادیا کہ ان دونوں میں کوئی گنہگار نہیں (۳۹۲) شان نزول یہ اور اس سے اگلی آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت لجاجت سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا اور اپنے اسلام اور آپ کی محبت کا دعویٰ کرتا اور اس پر قسمیں کھاتا اور درپردہ فساد انگیزی میں مصروف رہتا تھا مسلمانوں کے مویشی کو اس نے ہلاک کیا اور ان کی کھیتی کو آگ لگادی (۳۹۳) گناہ سے ظلم و سرکشی اور نصیحت کی

طرف التفات نہ کرنا مراد ہے (خازن)۔

بقیہ صفحہ ١٠٧٥ = اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا جاؤ اور میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہوں گا آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخش دیئے جائیں تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت مقبول اور حسب مرضی مبارک گنہگاران امت بخشے جائیں گے سبحان اللہ کیا رتبہ علیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کے لئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرنے اور محنتیں اٹھاتے ہیں وہ اس حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپ کے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں (٧) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی والدہ ماجدہ کے بطن میں تھے حمل دو ماہ کا تھا آپ کے والد صاحب نے مدینہ شریفہ میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا نہ کوئی جگہ چھوڑی آپ کی خدمت کے متکفل آپ کے دادا عبد المطلب ہوئے جب آپ کی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپ کے دادا عبد المطلب نے بھی وفات پائی انہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابو طالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تھے آپ کی خدمت و نگرانی کی وصیت کی ابو طالب آپ کی خدمت میں سرگرم رہے یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے ایک معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یتیم معنی یکتو بے نظیر کے ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے درہ یتیمہ اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عز و شرف میں یکتو بے نظیر پایا اور آپ کو مقام قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ کے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپ کو نبوت و اصطفا و رسالت کے ساتھ مشرف فرمایا (خازن و جمل و روح البیان) (٨) اور غیب کے اسرار آپ پر کھول دیئے اور علوم ما کان و ما یکون عطا کئے اپنی ذات و صفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا مفسرین نے ایک معنی اس آیت کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا وارفتہ پایا کہ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ کو آپ کے ذات و صفات اور مراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی مسئلہ انبیاء علیہ السلام سب معصوم ہوتے ہیں نبوت سے قبل بھی نبوت سے بعد بھی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں (٩) دولت قناعت عطا فرما کر بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تونگری کثرت مال سے حاصل نہیں ہوتی حقیقی تونگری نفس کا بے نیاز ہونا (١٠) جیسا کہ اہل جاہلیت کا طریقہ تھا کہ یتیموں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے تھے حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا ہے (١١) یا کچھ دے دو یا حسن اخلاق اور نرمی کے ساتھ عذر کر دو یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالب علم مراد ہے اس کا اکرام کرنا چاہئے اور جو اس کی حاجت ہو اس کا پورا کرنا اور اس کے ساتھ ترش روئی و بد خلقی نہ کرنا چاہئے (١٢) نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا نعمتوں کے ذکر کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گزاری ہے (١) سورہ الم نشرح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں ستائیس کلمے ایک سو تین حرف ہیں (٢) یعنی ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت و معرفت اور موعظت و نبوت اور علم و حکمت کے لئے یہاں تک کہ عالم غیب و شہادت اس کی وسعت میں سما گئے اور علائق جسمانیہ انوار روحانیہ کے لئے مانع نہ ہو سکے اور علوم لدنیہ و حکم الہیہ و معروف ربانیہ و حقائق رحمانیہ سینہ پاک میں جلوہ نما ہوئے اور ظاہری شرح صدر بھی بار بار ہوا ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نزول وحی کے وقت اور شب معراج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے اس کی شکل یہ تھی کہ جبریل امین نے سینہ پاک کو چاک کر کے قلب مبارک نکالا اور زریں طشت میں آب زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ رکھ دیا (٣) اس بوجھ سے مراد وہ غم ہے جو آپ کو کفار کے ایمان نہ لانے سے رہتا تھا یا امت کے گناہوں کا غم جس میں قلب مبارک مشغول رہتا تھا مراد یہ ہے کہ ہم نے آپ کو مقبول الشفاعت کر کے وہ بار غم دور کر دیا (٤) حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں تکبیر میں تشہد میں منبروں پر خطبوں میں تو اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بیکار وہ کافر ہی رہے گا قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا ہر خطیب ہر تشہد پڑھنے والا " أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ " کے ساتھ " أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ " پکارتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا (٥) یعنی جو شدت و سختی کہ آپ کے مقابلے میں برداشت فرما رہے ہیں اس کے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپ کو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے (٦) یعنی آخرت کی (٧) کہ دعا بعد نماز مقبول ہوتی ہے اس دعا سے مراد آخر نماز کی وہ دعا ہے جو نماز کے اندر ہو یا وہ دعا جو سلام کے بعد ہو اس میں اختلاف ہے (٨) اسی کے فضل کے طالب رہو اور اسی پر توکل کرو

بقیہ صفحہ ١٠٨٣ = دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکروں کو تیار کیا محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا جب کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرند ان پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے (٣) جو سمندر کی جانب سے فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں ایک منقار میں (٤) جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خود کو توڑ کر سر سے نکل کر جسم کو چیر کر ہاتھی میں گزر کر زمین پر پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا (٥) جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ سے پچاس روز کے بعد سید عالم حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی ولادت ہوئی

(۱) سورۃ القریش بقول اصح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چار آیتیں سترہ کلمے تہتر حرف ہیں (۲) یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بیشمار ہیں ان میں سے ایک نعمت ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی ان کی محبت ان میں ڈالی جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کے لئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہل حرم کہتے تھے اور ان کی عزت و حرمت کرتے تھے یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اقامت کرنے کے لئے سرمایہ بہم پہنچاتے جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسباب معاش اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں

بقیہ صفحہ ۱۰۸۵ = اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ نازل ہوئی اس کے بعد حضور پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت "وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ" نازل ہوئی اس کے بعد حضور اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور مکمل اور تمام ہو گیا تو اب حضور دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا میں رہے چاہے اس کی لقاء قبول فرمائے اس بندہ نے لقائے الٰہی اختیار کی یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا آپ پر ہماری جانیں ہمارے مال ہمارے آباء ہماری اولادیں سب قربان ــــــ

بقیہ صفحہ ۱۰۸۶ = سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہو گا ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے ذات و صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات و اوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے انوار کے بیان سے مضمحل کر دیا (۲) ربوبیت و الوہیت میں صفات عظمت و کمال کے ساتھ موصوف ہے مثل و نظیر و شبیہ سے پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں (۳) ہر چیز سے نہ کھائے نہ پئے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے (۴) کیونکہ کوئی اس کا مجانس نہیں (۵) کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے (۶) یعنی کوئی اس کا ہمتا و عدیل نہیں اس سورت کی چند آیتوں میں علم الٰہیات کے نفیس و اعلیٰ مطالب بیان فرما دیئے گئے جن کی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب لبریز ہو جائیں

(۱) سورۃ فلق مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے "وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ" اس سورت میں ایک رکوع پانچ آیتیں تیئیس کلمے چوہتر حرف ہیں شان نزول یہ سورت اور سورۃ الناس جو اس کے بعد ہے یہ اس وقت نازل ہوئی جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا قلب و عقل و اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبریل آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا انہوں نے کوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی اس میں حضور کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلہ جس میں گیارہ سوئیاں چبھیں تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۃ فلق میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور بالکل تندرست ہو گئے مسئلہ تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمہ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیات قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں حضور نے اجازت دی (ترمذی) (۲) تعوذ میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف کے ساتھ ذکر اس لئے ہے اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شب تار میں آدمی طلوع صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن و راحت کا منتظر رہتا ہے علاوہ بریں صبح اہل اضطرار و اضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت ارباب کرب و غم کو کشائش دی جاتی ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں ایک قول یہ بھی ہے کہ فلق جہنم میں ایک وادی ہے (۳) جاندار ہو یا بے جان مکلف ہو یا غیر مکلف بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے اعوان و لشکروں کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔

قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور بنی نوع انسان کی طرف اللہ کا آخری پیغام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی حفاظت اور کتابت کا پورا پورا انتظام کیا، اس کی نشرواشاعت میں اپنی پوری مبارک زندگی صرف کی، اس کے ہر قانون پر خود عمل کیا اور دوسروں کو سختی سے اس پر عمل کی تاکید فرمائی۔ بار بار اپنے مبارک اور مختصر جملوں میں اس کی اہمیت جتلائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان مساعی جمیلہ کی بنا پر قرآن کریم کو ہر مسلمان نے اپنے دل و جان سے زیادہ عزیز رکھا اور علماء نے اس کی تفسیر اور تشریح میں اپنی زندگی کا بیشتر حصہ صرف کیا۔

قرآن کریم چونکہ عربی زبان میں ہے اس لئے دنیا کی ہر زبان بولنے والے مسلمانوں نے اس کا اپنی اپنی زبان میں ترجمہ کیا اور تراجم قرآن کی دنیا میں کثرت ہو گئی۔ ان تراجم کی کثرت خود اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ آج تک قرآن کریم کا کوئی جامع اور مکمل ترجمہ نہ ہو سکا۔ آقاء دو جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فداہ امی وابی) کا یہ فرمان مبارک وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِي عَجَائِبُهُ نہ اس کی عجائبات ختم ہوں گے اور نہ یہ کثرت تکرار سے پرانا ہو گا، کس قدر جامع ہے اور اس بات کی طرف واضح اشارہ کہ قرآن کی تفسیریں اور تراجم دنیا قائم رہنے تک جاری رہیں گے۔

برعظیم پاک و ہند میں قرآن کریم کے تراجم زیادہ تر اردو زبان میں ہوئے ہیں۔ ان مترجمین کا سرخیل حضرت شاہ ولی اللہ کا خاندان ہے۔ اور اس کے بعد بھی ترجمے ہوتے رہے۔ تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ گذشتہ تراجم جامع نہیں تھے۔ خاص کر شاہ عبدالقادر" کا ترجمہ تو اخذ مفہوم کے لئے بالکل نامکمل ہے۔ مولانا اشرف علی" تھانوی کا ترجمہ اگرچہ اخذ مفہوم کے لئے قدرے بہتر تھا لیکن اس میں یہ قباحت تھی کہ ترجمہ صرف سرسری کر دیا گیا۔ چند باتیں جو نہایت اہم تھیں نظرانداز کر دی گئیں۔ ایک تو یہ کہ ایک لفظ ایک جگہ جو معنی دیتا ہے دوسری جگہ بھی وہی معنی استعمال کر لئے گئے حالانکہ یہ درست نہیں تھا کیونکہ قرآن کریم کے اسلوب بیان میں ایک خاص کیفیت ہے جو دوسری زبانوں یا زبان کی کسی صنف میں نہیں ہے۔ اس کی تمثیلیں، استعارات کنایات، اشارات اور تشبیہات کا انداز تمام اصناف سخن سے، مختلف ہے۔

مندرجہ بالا گزارش سے یہ سوال سامنے آتا ہے کہ قرآن کریم کا کسی دوسری زبان میں کماحقہ ترجمہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

اس کا جواب بہت آسان ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں ممکن نہیں بلکہ اگر عربی ہی کے مترادف الفاظ لے آئے جائیں تو بھی مفہوم کہیں سے کہیں جا پہنچے گا اور قرآنی مفہوم ہی ختم ہو کر رہ جائے گا۔ اس بارے میں ابن قتیبہ کی رائے یہ ہے کہ "قرآن کریم کا نزول ان تمام اسالیب کلام کے مطابق ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ترجمہ کرنے والا قرآن کریم کا ترجمہ کسی (دوسری) زبان میں کماحقہ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ ترجمہ کرنے والوں نے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے حبشی یا رومی زبان میں کر لیا تھا۔ ایسے ہی زبور، تورات کے تراجم اور باقی کتب الٰہیہ کے تراجم عربی زبان میں کر لئے گئے تھے کیونکہ عجمی زبانوں میں مجاز کی وہ وسعت نہیں جو عربی زبان میں ہے" اس لئے یہ دشوار ترین امر ہے کہ قرآن کریم کو کماحقہ کسی بھی دوسری زبان میں ترجمہ کیا جائے۔

قرآن کریم ہی سے چند مثالیں پیش کی جا رہی ہیں جس سے یہ ثابت ہو گا کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کتنا دشوار ہے۔

پہلی آیت۔ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ؕ ۵۸ آپ کبھی بھی ایسے الفاظ نہیں لا سکتے جو ان لفظوں کا صحیح ترین ترجمہ ہوں اور ان الفاظ کی خوبی ان میں موجود ہو۔ دوسری آیت۔ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۱۸/۱۱ اگر قرآن کے اس فرمان کو کماحقہ لفظوں کی شکل میں ادا کرنا چاہیں تو یہ ناممکن ہے۔ ہاں اس کا مفہوم ضرور معلوم کیا جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی آیتیں ہیں جو طوالت کے پیش نظر ذکر نہیں کی جا رہی ہیں۔ اس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ قرآن کریم کا ترجمہ کماحقہ نہیں کیا جا سکتا لیکن کیا یہ کہہ دینا کافی ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ کماحقہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے چھوڑو قرآن سمجھ کر کیا کرنا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ قرآن کا ترجمہ کیا جائے گا اور اس کی تشریح و تفسیر بیان کی جائے گی اور اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ ترجمہ و تفسیر کماحقہ ہو۔

مترجمین کرام نے جو خاص بات نظرانداز کر دی وہ یہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فداہ امی وابی کو جہاں قرآن میں مخاطب کیا ہے وہاں وہ ادب ملحوظ خاطر نہ رکھا جو شان مصطفوی ہے اور ترجمہ میں ایک قسم کا سقم واقع ہو گیا جس سے محبان رسول اور عاشقان مصطفےٰ کے قلوب کو تکلیف پہنچتی ہے۔

بعض جگہوں پر اللہ رب العزت ذوالجلال والاکرام کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے گئے جو شان کبریائی کے منافی ہیں۔ بلکہ اللہ کی شان اور اس کی عظمت میں ان الفاظ کا استعمال گستاخی ہے۔ حالانکہ کسی بھی زبان کا دوسری زبان میں ترجمہ کرتے وقت اس زبان کے آداب ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر ایک ہی لفظ استعمال ہوا ہے لیکن سیاق و سباق کے اعتبار سے اس کے معانی مختلف ہیں۔ اگر ہر جگہ ایک ہی معنی لئے جائیں تو مفہوم درست نہیں ہو گا۔ ان الفاظ میں سے چند درج ذیل ہیں۔

خدع، مکر، ھدی، علم، ضلال، وحی، مومن، شاکر "اس کے علاوہ اور بہت سے ایسے الفاظ ہیں جن کے معانی اپنے سیاق و سباق کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صیغہ واحد حاضر میں مخاطب فرمایا لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ترجمہ کرتے وقت اردو میں وہی الفاظ استعمال کئے جائیں۔ اردو زبان میں "تو" کہہ کر اپنے بڑے کو مخاطب کرنا گستاخی ہے۔ ہاں اللہ کے لئے تو "تو" استعمال کیا جا سکتا ہے کہ وہ مالک اور خالق اور بندے کا راز دار ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فداہ امی وابی کے لئے "تو" استعمال کرنا اردو آداب زبان کے خلاف ہو گا۔

خدع کے معنی ہیں، جو کچھ دل میں ہو اس کے خلاف ظاہر کر کے کسی کو اس چیز سے پھیر دینا جس کے وہ درپے ہو۔ جب یہ لفظ دشمن خدا اور رسول کیلئے استعمال ہو گا تو اس کے معنی اور ہوں گے اور جب یہی لفظ اللہ کے لئے قرآن میں استعمال کیا گیا ہو تو معنی اور ہوں گے۔ ایک ہی معنی میں استعمال کر دینا صریحاً غلطی ہے مثلاً۔ کہ "وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور اللہ ان کو دھوکا دیتا ہے" بالکل غلط ہے اور اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ نے اپنے اس ترجمے میں اس بات کا خاص خیال رکھا ہے، جو دوسرے کسی مترجم قرآن نے نہیں رکھا۔

مَکَرَ کے معنی کسی شخص کو حیلہ کے ساتھ اس کے مقصد سے پھیر دینے کے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) اگر اسے کوئی اچھا فعل مقصود ہو تو محمود ہوتا ہے ورنہ مذموم۔ اب وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ کا ترجمہ "اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے" قطعاً غلط ہو گا۔ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ میں اللہ تعالیٰ تدابیر محمود کا مالک ہے۔ کافروں کی تدبیریں مذموم ہیں لیکن اللہ کی تدبیر محمود ہے اور اللہ محمود تدبیریں کرنے والا ہے۔ دوسری جگہ پر یہی لفظ مذموم تدابیر کے معنی میں آیا ہے جیسے وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۳۵ ترجمہ۔ "اور مذموم تدابیر کرنے والے کا وبال اس کے کرنے والے پر ہوتا ہے۔" اور وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا "اور اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کو یاد کرو جب کافر لوگ تمہارے بارے میں (مذموم) چال چل رہے تھے" ۸۔۳۰۔ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا اور وہ ایک چال چلے (مذموم) اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی (محمود) یعنی انہوں نے مذموم تدابیر اختیار کیں اور ہم نے محمود تدبیر اختیار کی۔ بعض نے کہا ہے کہ مکر خداوندی کے معنی بندے کو ڈھیل دینے اور دنیوی ساز و سامان پر خوب قدرت دینے کے ہیں اس لئے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مَنْ وُسِّعَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّهٗ مُكِرَ بِهٖ فَهُوَ مَخْدُوْعٌ فِيْ عَقْلِهٖ "کہ جس پر اس کی دنیا فراخ کر دی گئی اور وہ یہ نہ سمجھا ہو کہ اسے ڈھیل دی گئی ہے تو وہ فریب خوردہ اور احمق ہے۔"

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہو گیا کہ مکر کے کیا معنی ہیں۔ اس کے معنی مترجمین نے اکثر غلط کئے ہیں۔

عَلِمَ کسی چیز کی حقیقت کا ادراک کرنا اور یہ دو قسم پر ہے۔ اول یہ کہ کسی چیز کی ذات کا ادراک کرنا۔ دوم ایک چیز پر کسی صفت کے ساتھ حکم لگانا جو اس کے لئے ثابت ہو۔ یا ایک چیز کی دوسری چیز سے نفی کرنا جو اس سے منفی ہو۔ پہلی صورت میں یہ لفظ متعدی بیک مفعول ہوتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۸۔ "جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے"۔ اور دوسری صورت میں متعدی بہ دو مفعول ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ ۶۰ اگر تم کو معلوم ہو کہ مومن ہیں۔ اور " يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ " کے آخر میں لَا عِلْمَ لَنَا ہمیں کچھ معلوم نہیں سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے ہوش و حواس قائم نہیں رہیں گے۔ ایک اور حیثیت سے علم کی دو قسمیں ہیں (۱) نظری علم (۲) عملی علم۔ علم نظری یہ ہے کہ جو حاصل ہونے کے ساتھ ہی مکمل ہو جائے۔ جیسے وہ علم جس کا تعلق موجودات عالم سے ہے اور علم عملی یہ ہے کہ جو عمل کے بغیر تکمیل نہ پائے جیسے عبادات کا علم۔ علم کی ایک اور حیثیت سے بھی تقسیم کی گئی ہے۔ ایک علم عقلی یعنی وہ علم جو صرف عقل سے حاصل ہو سکے دوسری علم سمعی یعنی وہ علم جو محض عقل سے حاصل نہ ہو بلکہ بذریعہ نقل و سماعت کے حاصل کیا جائے۔ اسی لئے جب عالم اللہ کے لئے بولا جائے گا تو معنی اور ہوں گے اور انسان کے لئے بولا جائے گا تو اور معنی ہوں گے۔ ظاہر ہے دونوں کو خلط ملط کر دینا غلطی ہو گا۔ تو جہاں جہاں قرآن میں نَعْلَمَ لِنَعْلَمَ کا لفظ آیا ہے وہاں معانی بھی اسی اعتبار سے کئے جائیں گے ورنہ بہت سارے اشکال وارد ہونے کا خطرہ ہے۔

الضَّلَال " کے معنی سیدھی راہ سے ہٹ جانے کے ہیں۔ یہ ہٹنا خواہ عمداً ہو یا سہواً، تھوڑا ہو یا زیادہ۔ تو جس سے بھی کسی قسم کی غلطی

سرزد ہوگی اس کے متعلق ضلالت کا لفظ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء اور کفار دونوں کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن ترجمہ کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ ضروری ہے کہ فرق مراتب کا خیال رکھا جائے۔ اگر ایک ہی معنی کئے تو یہ صریح گستاخی ہوگی۔

مومن کا لفظ اہل ایمان کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ رب العزت کے لئے بھی چنانچہ دونوں میں ترجمہ کرتے وقت فرق ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح لفظ "شاکر" جو بندہ و معبود دونوں کے لئے استعمال ہوا ہے، اگر یہ خیال نہ کیا جائے تو ترجمہ بالکل چوپٹ ہو، اور بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ مترجمین میں سے شاہ عبدالقادر"، شاہ رفیع الدین"، شاہ ولی اللہ" (فارسی ترجمہ) عبدالماجد دریا آبادی، ڈپٹی نذیر احمد، اشرف علی تھانوی"، مرزا حیرت دہلوی وغیرہ ہم، سب نے ترجمہ میں ان باتوں کا خیال نہیں رکھا نہ جانے کیوں۔ بہر حال اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ نے ان تمام باتوں کا خیال رکھا اور ادب مصطفوی کو مقصد زندگی بنایا اور ایسا ترجمہ پیش کیا جس میں ادب، شستگی، آرائش و حسن بیان مکمل طور پر موجود ہے۔

قرآن کریم کے مروجہ تمام ترجمے اگر غور سے دیکھے جائیں تو یہ بات صاف معلوم ہو جاتی ہے کہ ترجمہ کرتے وقت کس مترجم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ ذیل میں ہم تمام ترجموں سے کچھ اقتباسات پیش کرتے ہیں اور آپ سے اس بات کی التجا کرتے ہیں کہ آپ خود فیصلہ فرمادیں کہ کونسا ترجمہ ادب کے قریب اور کونسا ترجمہ بے ادبی اور گستاخی پر مبنی ہے۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى سورہ الضحٰی آیت (۷)

ترجمہ:۔ "اور پایا تجھ کو بھٹکتا ہوا، پھر راہ دی۔" (شاہ عبدالقادر")

ترجمہ:۔ "اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہو اپس راہ دکھائی۔" (شاہ رفیع الدین")

"ویافت ترا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس راہ نمود" (شاہ ولی اللہ")

"اور آپ کو بے خبر پایا، سو رستہ بتایا" (عبدالماجد دریابادی)

"اور تمہیں گم کردہ راہ پایا تو کیا (تمہیں) ہدایت (نہیں) کی"؟ (مرزا حیرت دہلوی)

"اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھایا"۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

"اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلادیا"۔ (اشرف علی تھانوی)

"اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی"۔ (اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ)

تمام مترجمین کرام نے ضَآلًّا کا ترجمہ بھٹکا ہوا، گم کردہ راہ وغیرہ کے معنوں میں استعمال کیا ہے جو صریحاً غلط ہے اور بے ادبی پر دال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں یہ کہنا کہ بھٹکا ہوا اور گم کردہ راہ ہے صاف اور صریح گستاخی ہے۔ البتہ آخری مترجم کا ترجمہ آپ دو تین بار پڑھیں اور خود ہی فیصلہ کریں کہ کونسا ترجمہ صحت و ادب کے قریب ہے۔

اے کاش! یہ مترجمین اس قسم کا ترجمہ نہ کرتے کہ جس سے غیر مسلموں کو شہ ملی اور انہوں نے اس ترجمے کو اپنی زبان میں اس طرح ڈھالا کہ جس سے صاف یہ پتا چلتا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کچھ بھی نہیں تھے صرف بھٹکنے والے ایک پریشان گم کردہ راہ آدمی تھے" نعوذ باللہ من ذالک تو انہیں پھر ہدایت دے دی گئی۔

اعلیٰ حضرت نے اس قدر با ادب اور نفیس ترجمہ کیا ہے کہ آپ اسے کسی زبان میں بھی منتقل کریں کسی صورت بے ادبی غلط فہمی کا احتمال باقی نہیں رہتا۔ الفاظ پر غور کیجئے۔

"اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی"۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نبی تھے رسول تھے پیغمبر تھے راہ حق پر تھے لیکن اللہ کی محبت میں از خود رفتہ ہو چکے تھے تو اللہ نے وہ ظاہری لباس نبوت اور اپنا قرب نصیب فرمایا۔ جس کے لئے آپ پریشان رہتے تھے۔ نہ یہ کہ آپ راہ بھٹکے ہوئے گم کردہ تھے۔

قرآن کریم میں دوسری جگہ یہ بات بیان کر دی گئی کہ "مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝" سورہ نجم آیت نمبر ۲۔ "یعنی آپ کے صاحب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نہ گمراہ ہوئے نہ بے راہ چلے۔"

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

ترجمہ:۔ ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے (شاہ عبدالقادر")

تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تاکہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہو۔ (شاہ رفیع الدین")
ہر آئینہ ماحکم کردیم برائے تو بفتح ظاہر عاقبت فتح آنست کہ بیامرزد ترا خدا آنچہ کہ سابق گذشت از گناہ تو و آنچہ پس ماند۔ (شاہ ولی اللہ")
بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔ (عبدالماجد دریابادی)
اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی۔ درحقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرادی تاکہ تم اس فتح کے شکریہ میں دین حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش کرو اور خدا اس کے صلے میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے (ڈپٹی نذیر احمد)
بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔ (اشرف علی تھانوی)
بے شک اے نبی ہم نے تمہیں ایک فتح ظاہر عنایت کی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دے۔ (مرزا حیرت دہلوی)
بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (اعلیٰ حضرت)
کسی زبان کا دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مترجم ان دونوں زبانوں کا ماہر ہو اور یہ بات اس آیت کے ترجمے میں نہیں ہے کیونکہ سوائے اعلیٰ حضرت کے سب نے ایسا ترجمہ کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نعوذ باللہ من ذالک) پہلے بھی گناہ کر چکے تھے۔ اور بعد میں بھی کرنے کا امکان ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ایک سند دینی پڑی کہ آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ ہم نے معاف کر دیئے۔

ترجمے میں دو سوال ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ اول یہ کہ کیا نبی معصوم نہیں۔ دوسرے یہ کہ کیا گناہ اسی طرح معاف ہوا کرتے ہیں کہ اللہ نے فتح بھی دی اور اس کے ساتھ گناہ کی مغفرت کا سرٹیفکیٹ بھی ساتھ ہی دے دیا۔

سوال اول کا جواب صاف ہے اور ہر مسلمان اور عاشق رسول کو معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے بھی معصوم تھے اور بعد میں بھی معصوم ہیں۔ گناہ کا شائبہ اور تصور بھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں نہیں کیا جاسکتا۔

ترجمے کی یہی غلطی اردو کے علاوہ دوسری زبانوں کے مترجمین نے بھی کی ہے۔ مثلاً قرآن کے انگریز مترجم اے۔ جے۔ آربری (A.J.Arberry) نے اپنے انگریزی ترجمے میں اس آیت کریمہ کے معنی اس طرح کئے ہیں:-

"Surely we have give thee (you) a manifest victory, that God may forgive thee (you) The former and the latters sins."

اس انگریزی ترجمے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ (نعوذ باللہ) رسول گنہگار تھے۔ اور اسی قسم کے ترجموں نے نئے انگریزی محققین کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پر آمادہ کیا اور انہوں نے حضور کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کئے جو شان رسالت پناہ کے بالکل منافی تھے Marmanduke Picthal ترجمہ دیکھئے:-

(1) LO! We have given thee (O.Muhammad) a signal victory, (2). That Allah may forgive thee of that sin, that which is past and that which is to come

اب بتایئے کہ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ اس ترجمے سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رسول گنہگار تھے (نعوذ باللہ من ذالک) لیکن اعلیٰ حضرت کے ترجمے میں آپ خود دیکھیں کہ یہ بات نہیں ہے۔ اب اعلیٰ حضرت کا ترجمہ پڑھئے تو جی میں وہ انبساط و سرور پیدا ہوگا جو قرآن کا مقصود ہے۔

فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ

ترجمہ۔ پس اگر خواہد خدا مہر نہد بر دل تو۔ (شاہ ولی اللہ")
پس اگر چاہتا اللہ مہر کر دے تیرے دل پر۔ (شاہ رفیع الدین")
سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر۔ (شاہ عبدالقادر")
سو اگر اللہ چاہے تو آپ کے قلب پر مہر لگادے۔ (عبدالماجد دریابادی)
سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگادے۔ (اشرف علی تھانوی)
اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر لگادے۔ (اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ)

سوائے اعلیٰ حضرت بریلوی کے تمام ترجموں سے قاری یہی نتیجہ اخذ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کے دل اطہر پر مہر لگانے کا ارادہ کیا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر چھوڑ دیا ورنہ ضرور مہر لگا دیتا۔ اب یہ تو معلوم ہی نہیں کہ کیوں مہر نہیں لگائی۔ یہ کس قدر گستاخی اور بے ادبی ہے کہ اللہ تعالیٰ تو چاہتے تھے کہ مہر لگا دیں (کیونکہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ حضور کے اعمال ہی ایسے تھے جن کی وجہ سے مہر لگانے کی ضرورت تھی لیکن پھر چھوڑ دیا) اس ترجمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نبی ہونا کوئی غیر معمولی اور بڑی بات نہیں۔ بھلا جس کو اللہ تعالیٰ نبوت کے لئے اور وہ بھی جس پر نبوت کا خاتمہ ہو منتخب کرے اور پھر خود ہی اس کو بار بار سرزنش کرے کیوں کر ہو سکتا ہے۔

حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے علاوہ دیگر ترجموں سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں، ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو نبوت کا تاج تو پہنا دیا لیکن استغفر اللہ حضور نبوت کے قابل نہ تھے۔ حالانکہ تمام مسلمان اہل علم ہوں یا بے علم سب اس بات پر متفق ہیں کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے اور صرف اس شخص کو نبوت سے سرفراز کیا جاتا ہے جو قوت عقلیہ، فراست و تدبیر میں کل عالم میں سب سے افضل ہو۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے ان تمام خدشات اور توہین آمیز کلمات کو محبت و رحمت کی مہر کہہ کر صاف مٹا دیا۔ جب انسان کسی کو نبی تسلیم کر لیتا ہے تو متعلقات نبوت سے کیونکر انکار کرے گا۔ نبی کا قوت عقلیہ میں کل عالم سے برتر ہونا وہ خود بخود تسلیم کرے گا، اگر نہیں تو اس کا صاف مطلب ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ٥ سورہ: آیت ۱۲۰

ترجمہ:۔ "اور کبھی چلا تو ان کی پسند پر بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا تو تیرا کوئی نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا نہ مددگار۔" (شاہ عبدالقادرؒ)

اور البتہ اگر پیروی کرے گا تو خواہشوں ان کے پیچھے اس چیز کے آئی تیرے پاس علم سے نہیں واسطے تیرے اللہ سے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ (شاہ رفیع الدینؒ)

اگر پیروی کردی آرزوہائے باطل ایشاں را پس آنچہ آمدہ است بتو از دانش نہ باشد ترا برائے اخلاص از عذاب خدا ہیچ دوستی نہ یارے دہند۔ (شاہ ولی اللہؒ)

اور اگر آپ بعد اس علم کے جو آپ کو پہنچ چکا ہے ان کی خواہشوں کی پیروی کرنے لگے تو آپ کے لئے اللہ کی گرفت کے مقابلے میں نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار۔ (عبدالماجد دریابادی)

اور اے پیغمبر اگر تم اس کے بعد تمہارے پاس علم یعنی قرآن آ چکا ہے، ان کی خواہشوں پر چلے تو پھر تم کو خدا کے غضب سے بچانے والا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار۔ (ڈپٹی نذیر احمد)

اور اگر آپ اتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علم قطعی ثابت بالوحی آ چکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہ یار نکلے نہ مددگار۔ (اشرف علی تھانوی)

اور (اے سننے والے، کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آ چکا تو اللہ سے کوئی تیرا بچانے والا ہوگا اور نہ مددگار۔ (اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ)

مندرجہ بالا ترجموں میں سوائے اعلیٰ حضرت بریلوی کے تمام ترجموں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات پر زجر و توبیخ کی جا رہی ہے کہ تم قرآنی علم آ جانے کے بعد ان کی پیروی کرو گے (نعوذ باللہ) لہٰذا اگر ایسا کیا تو خبردار تم کو ایسی پکڑ پکڑیں گے کہ کوئی چھڑا نہ سکے گا۔ بھلا بتائیے یہ کیا بات ہوئی حالانکہ تفسیر خازن میں ہے کہ ان خطاب للنبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ والمراد بہ امتہ (تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۸۷) یہ خطاب تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے لیکن اس سے مراد امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایسا تھا تو ان حضرات کو ترجمے میں یہ بات واضح کرنی چاہیے تھی نہ کہ ایسا ترجمہ کرتے جس میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص ہوتی ہو۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے اس لفظ کے ترجمے میں یہ کمال کیا کہ ترجمہ وہ کر دیا جو منشائے مولیٰ اور تقاضائے ادب تھا۔

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ سورہ شوریٰ آیت ۵۲۔

ترجمہ:۔ "تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔" (شاہ عبدالقادرؒ)

نمی دانستی کہ چیست کتاب و نمی دانستی کہ چیست ایمان۔ (شاہ ولی اللہؒ)

آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا چیز ہے۔ (عبدالماجد دریابادی)

تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کا انتہائی کمال کیا چیز ہے۔ (اشرف علی تھانوی)

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل (اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ)

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فداہ امی وابی) کو شرف نبوت کا تاج تخلیق آدم سے قبل ہی عطا کر دیا گیا تھا۔ پھر یہ ترجمہ کرنا کہ نہ تو کتاب جانتا تھا اور نہ ایمان۔ تو یہ صاف اور صریح عصمت انبیاء پر حملہ ہے کیونکہ نبوت اللہ نے اپنے منتخب بندوں ہی کو عطا فرمائی ہے اور یہ انتخاب لوح و قلم میں محفوظ ہے۔ پھر یہ کہنا کس قدر گستاخی ہے کہ اس سے قبل آپ مومن نہ تھے جب کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب آپ دنیا میں تشریف لائے تو اللہ رب العزت کو سجدہ کیا اور فرمایا "لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ" تو خود ہی فیصلہ کریں کہ حقیقت کیا ہے۔

آیت کا مطلب صاف یہ ہے کہ جو لوگ آپ کو نبی نہیں مانتے ان کو معلوم ہو جائے کہ یہ کتاب من جانب اللہ ہے اور اس کتاب کے نزول کے بعد ہی انہوں نے بنی نوع انسان کے سامنے ایمان پیش کیا۔ اگر یہ بچی نبوت نہ ہوتی تو پہلے سے کتاب و ایمان کا تذکرہ فرماتے نہ کہ بعد میں چالیس سال کی عمر کے بعد ذکر کرتے۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو بات پیش کر رہے ہیں وہ من جانب اللہ ہے ان کی اپنی طرف سے نہیں ہے۔

صاف صاف لفظوں میں ایسا ترجمہ کرنا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ کتاب کا پتا تھا نہ ایمان کا، صریحاً بے ادبی اور گستاخی ہے۔ جہاں جہاں اس قسم کی آیت آئے اس کا ترجمہ کرنا ضروری نہیں ہوتا بلکہ وہاں ایسا مفہوم لینا چاہئے جس سے شان رسالت بلند ہو اور آقائے دوجہاں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کی تعریف و توصیف ہوتی ہو۔

مندرجہ بالا مثالوں سے یہ بات واضح کرنی مقصود ہے کہ ہم اب چشم پوشی سے کام نہ لیں اور نہ شخصیت پرستی کے جال میں پھنسیں اور دلیل صرف یہ دیں کہ چونکہ فلاں نے کہا ہے اس لئے درست ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ نہ دیکھیں کہ کس نے کہا بلکہ یہ دیکھیں کہ کیا کہا۔ اگر کہا ہوا درست ہے تو سبحان اللہ ورنہ اس غلطی کی نشاندہی ضرور کریں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی ہی کا ترجمہ سب کچھ ہے بلکہ ہم صرف یہ احساس دلانا چاہتے ہیں کہ انہوں نے ٹھیک کہا اور ہر آیت کے ترجمے میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کو برقرار رکھا اور کوئی ایسی بات نہیں کی جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام کی تنقیص ہوتی ہو یا ان کی گستاخی کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔ آپ شروع سے لے کر آخر تک اس ترجمے کو پڑھ ڈالئے آپ کو کہیں ہی بھی ایسا جملہ نہیں ملے گا جس میں اللہ تعالیٰ اور انبیائے کرام کی تنقیص ہوتی ہو۔ بلکہ حضرت علامہ احمد رضا خاں نے ہر ایک کو اپنے اپنے مقام پر رکھا ہے اور وہی کچھ بیان کیا جو حق تھا، جس میں سچائی تھی عشق رسول تھا۔

ہم نے آپ کو اس نہج پر سوچنے کی دعوت دی ہے۔ آپ سوچیں اور خود ہی فیصلہ کر لیں کہ کیا حق ہے اور کیا ناحق۔

(وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝)

مطالبُ القرآن

اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والٰهكم اله واحد	۲	البقرۃ	۱۹۳
لا اله الا هو	۳	〃	۲۵۵
وما من اله الا الله	۳	آل عمران	۶۲
انما الله اله واحد	۶	النساء	۱۷۱
وما من اله الا اله واحد	۶	المائدۃ	۷۳
من اله غير الله يأتيكم به	۷	الانعام	۴۶
ما لكم من اله غيره	۸	الاعراف	۶۵
انما هو اله واحد	۱۳	ابرٰهیم	۵۲
الٰهكم اله واحد	۱۴	النحل	۲۲
لا تجعل مع الله	۱۵	بنی اسرائیل	۲۲
انما هو اله واحد	۱۴	النحل	۵۱
انما الٰهكم اله واحد	۱۶	الکهف	۱۱۰
انما الٰهكم اله واحد	۱۷	الانبیآء	۱۰۸
فالٰهكم اله واحد	۱۷	الحج	۱۳۴
وما كان معه من اله	۱۸	المؤمنون	۹۱
ءاله مع الله	۲۰	النمل	۶۰
من اله غير الله	۲۰	القصص	۷۱
وما من اله الا الله	۲۳	صٓ	۶۵
انما الٰهكم اله واحد	۲۴	حٰم السجدۃ	۶
وهو الذی فی السماء اله	۲۵	الزخرف	۸۴
ام لهم اله غير الله	۲۷	الطور	۴۳

سب چیزوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
هو الذی خلق لكم	۱	البقرہ	۲۹
الحمد لله الذی خلق السمٰوٰت	۷	الانعام	۱
وخلق كل شیٔ	۷	الانعام	۱۰۱
لا اله الا هو خالق كل شیٔ	۷	الانعام	۱۰۲
قل الله خالق كل شیٔ	۱۳	الرعد	۱۶
وهو الذی خلق الیل	۱۷	الانبیآء	۳۳
ثم خلقنا النطفة	۱۸	المؤمنون	۱۳/۱۴
والله خلق كل دابة	۱۸	النور	۴۵
خلق كل شیٔ	۱۸	الفرقان	۲
خلق السمٰوٰت بغير عمد	۲۱	لقمان	۱۰
ذٰلكم الله ربكم خالق كل شیٔ	۲۴	المؤمن	۶۲
خلق الانسان	۲۷	الرحمٰن	۳-۵
اقرأ باسم ربك الذی خلق	۳۰	العلق	۱-۲

ہر چیز کا مالکِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مٰلك يوم الدين	۱	الفاتحہ	۳
قل اللّٰهم مالك الملك	۳	آل عمران	۲۶
قل فمن يملك لكم	۲۶	الفتح	۱۱
ولله ملك السمٰوٰت والارض	۶	المائدہ	۱۷
الا ان لله ما فی السمٰوٰت	۱۱	یونس	۵۵
الم تعلم ان الله	۶	المائدہ	۴۰
لله ملك السمٰوٰت	۷	المائدہ	۱۲۰
ولم يكن له شريك فی الملك	۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱
بيده ملكوت كل شیٔ	۱۸	المؤمنون	۸۸
ذٰلكم الله ربكم	۲۲	فاطر	۱۳
له ملك السمٰوٰت والارض	۲۴	الزمر	۴۴
سبحٰن رب السمٰوٰت	۲۵	الزخرف	۸۲
وتبٰرك الذی له ملك السمٰوٰت	۲۵	〃	۸۵
ولله ملك السمٰوٰت والارض	۲۶	الفتح	۱۴
ملك الناس	۳۰	الناس	۲

ہر نفع و نقصان اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلن تملك له من الله شيئا	۶	المائدہ	۴۱
قل لا املك لنفسی نفعا	۹	الاعراف	۱۸۸
قل لا املك لنفسی ضرا	۱۱	یونس	۴۹
وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له	۱۱	〃	۱۰۷
لهم ما يشاءون عند ربهم	۲۴	الزمر	۳۴

مصیبت ٹالنا بیماروں کو شفاء اور بے اولاد کو اولاد بالذات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له	۱۱	یونس	۱۰۷
وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له	۷	الانعام	۱۷
واذا مس الانسان الضر دعانا	۱۱	یونس	۱۲
فلا يملكون كشف الضر عنكم	۱۵	بنی اسرائیل	۵۶
فكشفنا ما به من ضر	۱۷	الانبیاء	۸۴
واذا مرضت فهو يشفين	۱۹	الشعراء	۸۰
هل هن كٰشفٰت ضره	۲۴	الزمر	۳۸
يهب لمن يشاء اناثا	۲۵	الشورٰی	۴۹

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے دعا نہ مانگی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اغير الله تدعون	۷	الانعام	۴۰/۴۱
وادعوه مخلصين له الدين	۸	الاعراف	۲۹
ولا تدع من دون الله	۱۱	یونس	۱۰۶
له دعوة الحق	۱۳	الرعد	۱۴
فادعوا الله	۲۴	المؤمن	۱۴
والذين لا يدعون مع الله	۱۹	الفرقان	۶۸

اللہ تعالیٰ بے قراروں کی دعا قبول کرتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اجيب دعوة الداع	۲	البقرہ	۱۸۶
امن يجيب المضطر	۲۰	النمل	۶۲
فاذا مس الانسان	۲۴	الزمر	۴۹

رزق کی کمی بیشی بالذات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والله يرزق	۲	البقرہ	۲۱۲
وكلوا مما رزقكم الله	۷	المائدہ	۸۸
وما من دابة	۱۲	هود	۶
الله يبسط الرزق	۱۳	الرعد	۲۶
ليرزقنهم الله	۱۷	الحج	۵۸
ان الذين تعبدون من دون الله	۲۰	العنکبوت	۱۷
وكاين من دابة	۲۱	〃	۶۰
هل من خالق	۲۲	فاطر	۳
وينزل لكم من السماء	۲۴	المؤمن	۱۳
ولو بسط الله الرزق	۲۵	الشورٰی	۲۷
ان الله هو الرزاق	۲۷	الذٰریٰت	۵۸
امن هذا الذی يرزقكم	۲۹	الملك	۲۱

علم بالغیب
بالذات اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انی اعلم غیب السمٰوٰت والارض	۱	البقرہ	۳۳
قالوا لاعلم لنا	۷	المائدہ	۱۰۹
لا اعلم ما فی نفسک	۷	"	۱۱۶
وعندہ مفاتح الغیب	۷	الانعام	۵۹
عٰلم الغیب والشہادۃ	۷	"	۷۵
یعلم سرھم ونجوٰھم	۱۰	التوبہ	۷۸
الیٰ عٰلم الغیب والشہادۃ	۱۱	"	۹۴
الیٰ عٰلم الغیب والشہادۃ	۱۱	"	۱۰۵
انما الغیب للہ فانتظروا	۱۱	یونس	۲۰
وللہ غیب السمٰوٰت والارض	۱۲	ھود	۱۲۳
لہ غیب السمٰوٰت والارض	۱۵	الکہف	۲۶
عالم غیب السمٰوٰت والارض	۲۲	فاطر	۳۸
عالم الغیب لا یعزب عنہ	۲۲	السبا	۳
اِنّ اللہ یعلم غیب السمٰوٰت	۲۶	الحجرات	۱۸

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بالذات شفا نہیں دے سکتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا مرضت فھو یشفین	۱۹	الشعراء	۸۰

اللہ تعالیٰ کی عطا سے قرآن کریم اور دواؤں میں شفا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ	۱۱	یونس	۵۷
فیہ شفاءٌ للناس	۱۴	النحل	۶۹
وننزّل من القراٰن ما ھو شفاءٌ	۱۵	بنی اسرائیل	۸۲
قل ھو للذین اٰمنوا	۲۴	حٰم السجدہ	۴۴

اولاد بالذات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یھب لمن یشاء	۲۵	الشوریٰ	۴۹/۵۰

اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے بندے اولاد دیتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاردنا ان یبدلھما	۱۶	الکہف	۸۱
لاھب لک غلٰمًا زکیًا	۱۶	مریم	۱۹
فالمدبرٰت امرا	۳۰	النّٰزعٰت	۵

معبودانِ باطلہ کو کوئی اختیار نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل افاتخذتم من دونہ	۱۳	الرعد	۱۶
قل ادعوا الذین	۱۵	بنی اسرائیل	۵۶
لا یملکون لانفسھم ضرًا	۱۸	الفرقان	۳
انما تعبدون من دون اللہ اوثانا	۲۰	العنکبوت	۱۷
والذین تدعون من دونہ	۲۲	فاطر	۱۳
قل ادعوا الذین	۲۲	السبا	۲۲
قل افرءیتم ما تدعون من دون اللہ	۲۴	الزمر	۳۸

رسالت کا بیان
نبی معصوم اور بے عیب ہوتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان عبادی لیس لک علیھم	۱۵	بنی اسرائیل	۶۵
الا عبادک منھم المخلصین	۲۳	صٓ	۸۳
ان النفس لامارۃ	۱۳	یوسف	۵۳
ما ضل صاحبکم	۲۷	النجم	۲
لیس بی ضلٰلۃ	۸	الاعراف	۶۱
اللہ اعلم حیث یجعل	۸	الانعام	۱۲۴
لو تقول علینا	۲۹	الحاقۃ	۴۴
لولا ان ثبتنٰک	۱۵	بنی اسرائیل	۷۴
ما کان لنا ان نشرک	۱۲	یوسف	۳۸
وما ارید ان اخالفکم	۱۲	ھود	۸۸
لا ینال عھدی الظٰلمین	۱	البقرہ	۱۲۴
ان اللہ اصطفیٰ اٰدم	۳	اٰل عمران	۳۳
لقد کان لکم فی رسول اللہ	۲۱	الاحزاب	۲۱

حضور ﷺ تمام اوصاف
کمالاتِ نبوت و رسالت سے متصف ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا ارسلنٰک شاھدًا	۲۲	الاحزاب	۴۵/۴۶
انا ارسلنٰک بالحق بشیرا ونذیرا	۱	البقرہ	۱۱۹
کما ارسلنا فیکم رسولا	۲	"	۱۵۱
وارسلنٰک للناس رسولا	۵	النساء	۷۹
ھو الذی ارسل رسولہ	۱۰	التوبۃ	۳۳
کذٰلک ارسلنٰک فی امۃ	۱۳	الرعد	۳۰
وما ارسلنٰک الا مبشرا ونذیرا	۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۵
وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین	۱۷	الانبیاء	۱۰۷
وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس	۲۲	السبا	۲۸
انک لمن المرسلین	۲۲	یٰسٓ	۳

حضور ﷺ تمام انبیاء و رسل سے افضل ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اولٰئک الذین ھدی اللہ	۷	الانعام	۹۰
تبٰرک الذی نزل الفرقان	۱۸	الفرقان	۱
ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین	۲۲	الاحزاب	۴۰
وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس	۲۲	السبا	۲۸

حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الیوم اکملت لکم دینکم	۶	المائدہ	۳
لانذرکم بہ ومن بلغ	۷	الانعام	۱۹
لیظھرہ علی الدین کلہ	۱۰	التوبۃ	۳۳
وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین	۱۷	الانبیاء	۱۰۷
تبٰرک الذی نزل الفرقان	۱۸	الفرقان	۱
ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین	۲۲	الاحزاب	۴۰
الا کافۃ للناس بشیرًا ونذیرا	۲۲	السبا	۲۸
لیظھرہ علی الدین کلہ	۲۶	الفتح	۲۸
لیظھرہ علی الدین کلہ	۲۸	الصف	۹

حضور ﷺ ساری کائنات کے نبی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انی رسول اللہ الیکم جمیعا	۹	الاعراف	۱۵۸
وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین	۱۷	الانبیاء	۱۰۷
لیکون للعٰلمین نذیرًا	۱۸	الفرقان	۱
وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس	۲۲	السبا	۲۸
انا اعطینٰک الکوثر	۳۰	الکوثر	۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الناس قد جاءکم برھان	۶	النساء	۱۷۴
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ	۲۶	الفتح	۲۸

حضور ﷺ
کا ادب کرنا رکنِ ایمان ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا وربک لا یؤمنون	۵	النساء	۶۵
اٰمنتم برسلی وعزرتموھم	۶	المائدہ	۱۲
یایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ	۹	الانفال	۲۴
وعزروہ ونصروہ	۹	الاعراف	۱۵۷
لا تجعلوا دعاء الرسول	۱۸	النور	۶۳
اِذا قضی اللہ ورسولہ امرًا	۲۲	الاحزاب	۳۶
یایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوت النبی	۲۲	الاحزاب	۵۳
لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ	۲۶	الفتح	۹
یایھا الذین اٰمنوا لا تقدموا	۲۶	الحجرات	۱
یایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا	۲۶	الحجرات	۲

حضور ﷺ سے گستاخی کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا لاتقولوا راعنا	۱	البقرہ	۱۰۴
والذین یؤذون رسول اللّٰہ	۱۰	التوبۃ	۶۱
لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم	۱۰	التوبۃ	۶۶
ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ	۲۲	الاحزاب	۵۷
قال فاخرج منھا فانک رجیم	۲۳	صٓ	۷۷
ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون	۲۶	الحجرات	۲

جس کو حضور ﷺ سے نسبت ہوجائے وہ عظمت والا ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکذالک جعلنکم امۃ وسطا	۲	البقرہ	۱۴۳
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس	۴	ال عمران	۱۱۰
لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون	۱۴	الحجر	۷۲
ینساء النبی لستن کاحد من النساء	۲۲	الاحزاب	۳۲
لا اقسم بھذا البلد	۳۰	البلد	۱
وانت حل بھذا البلد	۳۰	〃	۲
وھذا البلد الامین	۳۰	التین	۳
والضحی والیل اذا سجی	۳۰	الضحی	۱/۲

نبی کی ہر بات پوری ہوتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال فاذھب فان لک فی الحیوۃ	۱۶	طٰہٰ	۹۷
رب اجعل ھذا بلدا امنا	۱	البقرہ	۱۲۶
ربنا وابعث فیھم	۱	البقرہ	۱۲۹
ربنا اطمس علی اموالھم	۱۱	یونس	۸۸
قضی الامر الذی فیہ	۱۲	یوسف	۴۱
ربنا انی اسکنت من ذریتی	۱۳	ابراھیم	۳۷
رب لاتذر علی الارض	۲۹	نوح	۲۶

حضور ﷺ بالذات عالم الغیب نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل لا اقول لکم عندی خزائن	۷	الانعام	۵۰
یسئلونک عن الساعۃ	۹	الاعراف	۱۸۷/۱۸۸
علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ	۲۹	الجن	۲۶/۲۸

حضور ﷺ کو علمِ غیب دیا گیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وماکان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب	۴	ال عمران	۱۷۹
وعلمک مالم تکن تعلم	۵	النساء	۱۱۳
مافرطنا فی الکتب من شیٔ	۷	الانعام	۳۸
تفصیل الکتب لاریب فیہ	۱۱	یونس	۳۷

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیٔ	۱۴	النحل	۸۹
الرحمن علم القران	۲۷	الرحمن	۱/۲
الا من ارتضی من رسول	۲۹	الجن	۲۷
وما ھو علی الغیب بضنین	۳۰	التکویر	۲۴

حضور ﷺ اللہ تعالےٰ کے ذکر ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب	۱۳	الرعد	۲۸
قد انزل اللّٰہ الیکم ذکرا	۲۸	الطلاق	۱۰
انما انت مذکر	۳۰	الغاشیہ	۲۱

حضور ﷺ نور ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد جاءکم من اللّٰہ نور	۶	المائدہ	۱۵
یریدون ان یطفؤا نور اللّٰہ	۱۰	التوبہ	۳۲
انا ارسلنک شاھدا ومبشرا	۲۲	الاحزاب	۴۵/۴۶
مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح	۱۸	النور	۳۵
یریدون لیطفؤا نور اللّٰہ	۲۸	الصف	۸

حضور ﷺ حاضر ناظر ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویکون الرسول علیکم شھیدا	۲	البقرہ	۱۴۳
وانتم تتلی علیکم ایت اللّٰہ	۴	ال عمران	۱۰۱
واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا	۴	ال عمران	۱۰۳
ولو انھم اذ ظلموا انفسھم	۵	النساء	۶۴
وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا	۵	〃	۴۱
وماکان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم	۹	الانفال	۳۳
لقد جاءکم رسول من انفسکم	۱۱	التوبۃ	۱۲۸
النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم	۲۱	الاحزاب	۶
انا ارسلنک شاھدا	۲۶	الفتح	۸
انا ارسلنا الیکم رسولا	۲۹	المزمل	۱۵

کسی نبی نے بھی انسانوں کو اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ماکان لبشر ان یؤتیہ اللّٰہ الکتب	۳	ال عمران	۷۹

نبی ﷺ کی ازواج مطہرات اہلِ بیت ہیں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ غدوت من اھلک	۴	ال عمران	۱۲۱
لیذھب عنکم الرجس اھل البیت	۲۲	الاحزاب	۳۳
فنجینہ واھلہ من الکرب العظیم	۱۷	الانبیاء	۷۶
رحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت	۱۲	ھود	۷۳

فضائلِ اہلِ بیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس	۲۲	الاحزاب	۳۳
قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم	۳	ال عمران	۶۱
ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی	۲۲	الاحزاب	۵۶
وماکان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم	۹	الانفال	۳۳
وقفوھم انھم مسئولون	۲۳	الصّٰفّٰت	۲۴

فضائلِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ینساء النبی لستن کاحد من النساء	۲۲	الاحزاب	۳۲
فتیمموا صعیدا طیبا	۵	النساء	۴۳
ان الذین جاءو بالافک	۱۸	النور	۱۱/۲۰

فضائلِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذی جاء بالصدق وصدق بہ	۲۴	الزمر	۳۳
ثانی اثنین اذ ھما فی الغار	۱۰	التوبہ	۴۰
فان اللّٰہ ھو مولہ وجبریل وصالح المؤمنین	۲۸	التحریم	۴
ھو الذی یصلی علیکم	۲۲	الاحزاب	۴۳
ونزعنا ما فی صدورھم	۸	الاعراف	۴۳
وسیجنبھا الاتقی الذی یؤتی مالہ	۳۰	والیل	۱۸/۱۶
والیل اذا یغشی	۳۰	والیل	مکمل
الذین ینفقون اموالھم	۳	البقرہ	۲۷۴
الذین یغضون اصواتھم	۲۶	الحجرت	۳
لایستوی منکم من انفق	۲۷	الحدید	۱۰
ولمن خاف مقام ربہ	۲۷	الرحمن	۴۶

فضائلِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا النبی حسبک اللّٰہ	۱۰	الانفال	۶۴
احل لکم لیلۃ الصیام	۲	البقرہ	۱۸۷
عسی ربہ ان طلقکن	۲۸	التحریم	۵
واتخذوا من مقام ابراھیم	۱	البقرہ	۱۲۵
نصر من اللّٰہ وفتح قریب	۲۸	الصف	۱۳

فضائلِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مثل الذین ینفقون اموالھم	۳	البقرہ	۲۶۱
فمنھم من قضی نحبہ	۲۱	الاحزاب	۲۳
فالذین امنوا منکم	۲۷	الحدید	۷
سیذکر من یخشی	۳۰	الاعلی	۱۰

فضائل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یوفون بالنذر ویخافون یوماً	۲۹	الدھر	۷
یاایھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول	۲۸	المجادلہ	۱۲

فضائل خلافت راشدہ و خلافتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ستدعون الی قوم اولی باس شدید	۲۶	الفتح	۱۶
وعد اللہ الذین اٰمنوا (مکمل آیت)	۱۸	النور	۵۵
للفقرآء المھٰجرین	۲۸	الحشر	۸

فضائل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا	۲	البقرۃ	۲۱۸
ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم	۱	〃	۱۲۹
ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ	۱	〃	۱۲۹
فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ	۱	〃	۱۳۷
واذکروا نعمۃ اللہ علیکم	۶	المائدہ	۷
ام یحسدون الناس علی ما اٰتٰھم اللہ	۵	النسآء	۵۴
وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم	۹	الانفال	۳۳
وقفوھم انھم مسئولون	۲۳	الصّٰفّٰت	۲۴
ولکن اللہ حبب الیکم الایمان	۲۶	الحجرٰت	۷
واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم	۲۸	الجمعۃ	۳
لقد تاب اللہ علی النبی والمھٰجرین	۱۱	التوبہ	۱۱۷
والسّٰبقون الاولون	۱۱	〃	۱۰۰
ولقد عفا اللہ عنھم	۴	اٰلعمرٰن	۱۵۵
وکلاً وعد اللہ الحسنٰی	۵	النساء	۹۵
والذین معہ اشدآء علی الکفار	۲۶	الفتح	۲۹
والذین تبوؤ الدار والایمان	۲۸	الحشر	۹
اولٰٓئک ھم المؤمنون	۹	الانفال	۴
رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ	۳۰	البینۃ	۸
لھم مغفرۃ ورزق کریم	۲۲	السبا	۴

اولیاء اللہ مشکل کشا اور صاحبِ عطا ہیں یادگار کے لئے دن مقرر کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ	۲	البقرہ	۲۴۸
وابرئ الاکمہ والابرص	۳	اٰلعمرٰن	۴۹
فاخرجنا من کان فیھا	۲۷	الذّٰریٰت	۳۵
وذکرھم بایّٰم اللہ	۱۳	ابرٰھیم	۵
تکون لنا عیدا لاولنا واٰخرنا	۷	المآئدہ	۱۱۴

غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من انصاری الی اللہ	۲۸	الصف	۱۴
وتعاونوا علی البر والتقوٰی	۶	المائدہ	۲
ان تنصروا اللہ ینصرکم	۲۶	محمّد	۷
استعینوا بالصبر والصلوٰۃ	۲	البقرہ	۱۵۳
یاایھا النبی حسبک اللہ	۱۰	الانفال	۶۴
فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل	۲۸	التحریم	۴

میلاد شریف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما بنعمۃ ربک فحدث	۳۰	الضحٰی	۱۱
واذکروا نعمۃ اللہ علیکم ثم بیّنا قولا	۶	المائدہ	۷
لقد جاءکم رسول من انفسکم	۱۱	التوبہ	۱۲۸
لقد من اللہ علی المؤمنین	۴	اٰلعمرٰن	۱۶۴
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی	۲۸	الصف	۹
ومبشرا برسول یاتی من بعدی	۲۸	〃	۶

حیات بعد الممات (زندگی بعد موت)

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال فیھا تحیون	۸	الاعراف	۲۵
کما بداکم تعودون	۸	〃	۲۹
الذین لا یؤمنون	۱۹	النمل	۴۷
انا نحن نحی الموتٰی	۲۲	یٰسٓ	۱۲
وربک الغنی ذوالرحمۃ	۸	الانعام	۱۳۳
ومنھا نخرجکم تارۃ اخرٰی	۱۶	طٰہٰ	۵۵

زندہ ہونے کی کیفیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
منھا خلقنٰکم	۱۶	طٰہٰ	۵۵
والذی یمیتنی	۱۹	الشعراء	۸۱
ومن اعرض عن ذکری	۱۶	طٰہٰ	۱۲۴
ثم اذا دعاکم	۲۱	الروم	۲۵
یاایھا الناس ان کنتم	۱۷	الحج	۵
امن یبدؤا الخلق	۲۰	النمل	۶۴
اولم یروا کیف	۲۰	العنکبوت	۱۹

زندگی بعد موت کے منکر کافر ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قلت انکم مبعوثون	۱۲	ھود	۷
وتری المجرمین	۱۳	ابرٰھیم	۴۹
وقالوا ءاذا کنا	۱۵	بنی اسرائیل	۴۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ذٰلک جزآؤھم	۱۵	بنی اسرائیل	۹۸
والسلٰم علی یوم ولدت	۱۶	مریم	۳۳
ویقول الانسان ءاذا ما مت	۱۶	〃	۶۶

دوبارہ زندگی کے منکر جہنمی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
افما نحن بمیتین	۲۳	الصّٰفّٰت	۵۸
وقال الذین کفروا	۲۲	السبا	۳

منافقین پر عذاب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکیف اذا توفتھم	۲۶	محمّد	۲۷

شہید کی حیات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقولوا لمن یقتل	۲	البقرہ	۱۵۴
فاولٰٓئک مع الذین	۵	النسآء	۶۹

شہداء کے لئے بشارت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولئن قتلتم فی سبیل اللہ	۴	اٰلعمرٰن	۱۵۷
ولا تحسبن الذین قتلوا	۴	〃	۱۶۹

رب کے حضور سب کو پیش کیا جائے گا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیجمعنکم الی یوم القیٰمۃ	۷	الانعام	۱۲

اللہ کی طرف سے بطور معجزہ زندگی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اوکالذی مر علی قریۃ	۳	البقرہ	۲۵۹

حضرت ابراہیم کا پرندوں کو زندہ کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال ابرٰھیم	۳	البقرۃ	۲۶۰

رات کو سونے کی مثال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھو الذی یتوفّٰکم	۷	الانعام	۶۰

قضاء وقدر کا بیان خدا کے ہاں ہر چیز کا اندازہ مقرر ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان من شئ الا عندنا	۱۴	الحجر	۲۱
انا کل شئ خلقنٰہ	۲۷	القمر	۴۹
قد جعل اللہ لکل شئ	۲۸	الطلاق	۳
والذی قدر فھدٰی	۳۰	الاعلٰی	۳

ہر بات قرآن میں لکھی ہوئی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما اھلکنا من قریۃ	۱۴	الحجر	۴
ان ذٰلک فی کتاب	۱۷	الحج	۷۰
وما تحمل من انثٰی	۲۲	فاطر	۱۱
وکل شیٔ فعلوہ	۲۷	القمر	۵۲
وکل صغیر وکبیر	۲۷	؍	۵۳
ما اصاب من مصیبۃ	۲۷	الحدید	۲۲
لکیلا تاسوا علی ما فاتکم	۲۷	؍	۲۳
یمحوا اللہ ما یشآء	۱۳	الرعد	۳۹

کل کام آسمان سے اُترتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یدبر الامر من السمآء	۲۱	السجدہ	۵

سب کچھ خدا کی طرف سے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل کل من عند اللہ	۵	النساء	۷۸
ما اصاب من مصیبۃ	۲۸	التغابن	۱۱
فلم تقتلوھم ولکن اللہ	۹	الانفال	۱۷

اِنسان کا دِل خدا کے اختیار میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واعلموا ان اللہ یحول	۹	الانفال	۲۴

لوگوں کا اختلاف خدا کی مرضی سے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کان النّاس الا امۃ	۱۱	یونس	۱۹
لو شآء ربک لجعل النّاس	۱۲	ھود	۱۱۸
الا من رحم ربک	۱۲	؍	۱۱۹

لوگوں کا ایمان لانا خدا کی مشیت پر موقوف ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین حقت علیھم	۱۱	یونس	۹۶
ولو جآءتھم کل	۱۱	؍	۹۷
ولو شآء ربک	۱۱	؍	۹۹
وما کان لنفس	۱۱	؍	۱۰۰
قل لن یصیبنا الا	۱۰	التوبہ	۵۱
ھو الذی خلقکم	۷	الانعام	۲
وما تحمل من انثٰی	۲۲	فاطر	۱۱
نحن قدّرنا بینکم	۲۷	الواقعہ	۶۰

موت کا وقت بدل نہیں سکتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اجل اللہ اذا جاء	۲۹	نوح	۴

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولکل امۃ اجل	۸	الاعراف	۳۴
لکل امۃ اجل	۱۱	یونس	۴۹
ما تسبق من امۃ	۱۴	الحجر	۵
فاذا جاء اجلھم	۱۴	النحل	۶۱
قل لکم میعاد یوم	۲۲	السبا	۳۰
ولن یؤخر اللہ نفسا	۲۸	المنافقون	۱۱
یقولون لو کان لنا	۴	اٰل عمرٰن	۱۵۴
این ما تکونوا یدرککم	۵	النساء	۷۸
قل لن ینفعکم الفرار	۲۱	الاحزاب	۱۶

انسان کی مرضی پوری ہو سکتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ام للانسان ما تمنّٰی	۲۷	النجم	۲۴
فللہ الاٰخرۃ والاولٰی	۲۷	؍	۲۵

نیکی خدا سے بدی انسان سے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما اصابک من حسنۃ	۵	النساء	۷۹
وما اصابک من سیئۃ	۵	؍	۷۹
فالھمھا فجورھا	۳۰	الشمس	۸
وان تصبھم حسنۃ	۵	النساء	۷۸
اِنّما طٰئرھم عند اللہ	۹	الاعراف	۱۳۱

عذابِ قبر برحق ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اغرقوا فادخلوا نارا	۲۹	نوح	۲۵
النار یعرضون علیھا	۲۴	المؤمن	۴۶

فرشتوں کا بیان

نظامِ کائنات میں فرشتوں کی حیثیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال ربک للملٰٓئکۃ	۱	البقرہ	۳۰
واذ قلنا للملٰٓئکۃ اسجدوا	۱	؍	۳۴

توحید پر شہادت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو	۳	اٰل عمرٰن	۱۸

زکریا کو نماز میں خوشخبری

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فنادتہ الملٰٓئکۃ	۳	اٰل عمرٰن	۳۹

حضرت مریم سے گفتگو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ قالت الملٰٓئکۃ یٰمریم	۳	اٰل عمرٰن	۴۵

معرکہ حق و باطل میں فرشتوں کا کردار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم	۴	اٰل عمرٰن	۱۲۴

اپنے فرائض میں کوتاہی نہیں کرتے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وھم لا یفرطون	۷	الانعام	۶۱

وُہ پیدائشی راست رو ہوتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ھلم شھدآءکم	۸	الانعام	۱۵۰

فرشتوں کی صفات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین عند ربک	۹	الاعراف	۲۰۶
حتّٰی اذا جاءتھم	۸	؍	۳۷
ان رسلنا یکتبون	۱۱	یونس	۲۱
ولقد جاءت رسلنا	۱۲	ھود	۶۹

اللہ کی تسبیح کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویسبح الرعد بحمدہ	۱۳	الرعد	۱۳

نیکی کے گواہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انّ قراٰن الفجر کان مشھودا	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

حاملین عرش

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین یحملون العرش	۲۴	المؤمن	۷

حمد کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تکاد السمٰوٰت	۲۵	الشورٰی	۵

ان کا کام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الحمد للہ فاطر السمٰوٰت	۲۲	فاطر	۱
والصّٰٓفّٰت صفّا	۲۳	الصّٰفّٰت	۱
یاایھا الذین اٰمنوا	۲۸	التحریم	۶
والنّٰزعٰت غرقا	۳۰	والنّٰزعٰت	۱
ھو مولٰہ وجبریل	۲۸	التحریم	۴
تعرج الملٰٓئکۃ	۲۹	المعارج	۴
ومن خلفہ	۲۹	الجن	۲۷
وما جعلنا اصحٰب النار	۲۹	المدثر	۳۱
یوم یقوم الروح	۳۰	النبا	۳۸
بایدی سفرۃ	۳۰	عبس	۱۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کراماً کاتبین	۳۰	الانفطار	۱۱
کتب مرقوم	۳۰	المطففین	۲۰
تنزل الملٰٓئکة والروح	۳۰	القدر	۴

ان کی مخالفت کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما انزل علی الملکین	۱	البقرہ	۱۰۲

روح قبض کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین توفٰهم الملٰٓئکة	۵	النساء	۹۷
حتی اذا جاء احدکم	۷	الانعام	۶۱

ہر آدمی پر نگرانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وهو القاهر فوق عباده	۷	الانعام	۱۸

علی الاعلان آنے کی صورتیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقالوا لولا انزل	۷	الانعام	۸

ظالموں کی جان کیسے نکالتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اظلم ممن افتری	۷	الانعام	۹۳

مشرکین کے عقائد کی تردید

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویسبح الرعد بحمده	۱۳	الرعد	۱۳
ویجعلون لله ما یکرهون	۱۴	؍	۶۲
افاصفٰکم ربکم بالبنین	۱۵	بنی اسرائیل	۴۰

خدائی میں حصہ دار نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الله یصطفی من الملٰٓئکة	۱۷	الحج	۷۵

کفّار کا ملائکہ کو دیویاں قرار دینا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکم من ملك	۲۷	النجم	۲۶

گمراہ قوموں پر عذاب لاتے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ دخلوا علیه	۲۶	الذاریات	۲۵

کفّار کو ہانکیں گے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وجاءت کل نفس	۲۶	قٓ	۲۱

مشرکین نے ہر زمانے میں معبود قرار دیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویوم یحشرهم	۲۲	السبا	۴۰

حشر کے دن

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتری الملٰٓئکة	۲۴	الزمر	۷۵

مُشرکین نے خدا کی بیٹیاں قرار دیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ام اتخذ مما یخلق	۲۵	الزخرف	۱۶

عذاب لانا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقال الذین لا یرجون	۱۹	الفرقان	۲۱

آخرت میں نیکوں کا استقبال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یحزنهم الفزع الاکبر	۱۷	الانبیاء	۱۰۳

رسُول بمعنی فرشتہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فارسلنا الیها روحنا	۱۶	مریم	۱۷

اپنی مرضی سے وحی نہیں لاتے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما نتنزل الا بامر ربك	۱۶	مریم	۶۴

فرشتوں کی صفات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسبحون الیل والنهار	۱۷	الانبیاء	۲۰
وقالوا اتخذ الرحمٰن	۱۷	؍	۲۶

اِنسانی شکل میں آتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولقد جاءت رسلنا	۱۲	هود	۶۹
لا تخف انا ارسلنا	۱۲	؍	۷۰
ولما جاءت رسلنا	۱۲	؍	۷۷
اذ دخلوا علیه	۱۴	الحجر	۵۲
فلما جاء ال لوط	۱۴	الحجر	۶۱
ما ننزل الملٰٓئکة	۱۴	؍	۸
ینزل الملٰٓئکة بالروح	۱۴	النحل	۲
قل نزله روح القدس	۱۴	؍	۱۰۲
اذ تستغیثون ربکم	۹	الانفال	۹

فرشتے اور جن کا فرق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قلنا للملٰٓئکة	۱۵	الکهف	۵۰

قرآنِ مجید

قرآن لوگوں کے لئے بیان، ہدایت اور نصیحت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
هذا بیان للناس	۴	آل عمران	۱۳۸
هدی للمتقین	۱	البقرہ	۲
هدی ورحمة لقوم یؤمنون	۹	الاعراف	۲۰۳
هدی وبشری للمؤمنین	۱۹	النمل	۲

قرآن میں شک کی گنجائش نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا ریب فیه	۱	البقرہ	۲

قرآن میں اختلاف نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو کان من عند غیر الله	۵	النساء	۸۲

قرآن برہان اور نور ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد جاءکم برهان من ربکم	۶	النساء	۱۷۴
ولکن جعلنه نورا	۲۵	الشوریٰ	۵۲

قرآن مُبارک ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
هذا کتب انزلنه مبرك	۷	الانعام	۹۲
هذا ذکر مبرك انزلنه	۱۷	الانبیاء	۵۰
کتب انزلنه الیك مبرك	۲۳	صٓ	۲۹

قرآن عالمین کے لیے ذکریٰ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان هو الا ذکری للعلمین	۷	الانعام	۹۱
وذکری للمؤمنین	۸	الاعراف	۲

قرآن مفصل کتاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
هو الذی انزل الیکم الکتب مفصلا	۸	الانعام	۱۱۵
بکتب فصلنه علی علم	۸	الاعراف	۵۲
کتب احکمت ایته ثم فصلت	۱۱	هود	۱
تفصیل کل شیء	۱۳	یوسف	۱۱۱

قرآن شفاء ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وشفاء لما فی الصدور	۱۱	یونس	۵۷
شفاء ورحمة للمؤمنین	۱۵	بنی اسرائیل	۸۲

قرآن میں ہر شے کا بیان واضح ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تبیانا لکل شیء	۱۴	النحل	۸۹

قرآن عالمین کے لیے نصیحت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما هو الا ذکر للعلمین	۲۹	القلم	۵۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان ھو الا ذکر للعلمین	۳۰	التکویر	۲۷

قرآن پاکیزہ صحیفہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فی صحف مکرمۃ	۳۰	عبس	۱۳

قرآن تنزیل رب العالمین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انہ لقرآن کریم	۲۷	الواقعہ	۷۷/۸۰

قرآن تذکرہ ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان ھٰذہٖ تذکرۃ	۲۹	المزمل	۱۹
کلا انہ تذکرۃ	۲۹	المدثر	۵۴
ان ھٰذہٖ تذکرۃ	۲۹	الدھر	۲۹

قرآن آسان ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولقد یسرنا القرآن للذکر	۲۷	القمر	۱۷

قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مصدقا لما بین یدیہ	۳	آل عمران	۳
مصدقا لما بین یدیہ	۶	المائدہ	۴۸
ھذا کتٰب مصدق	۲۶	الاحقاف	۱۲
ھذا کتٰب انزلنہ مبٰرک مصدق	۷	الانعام	۹۲
ولکن تصدیق الذی بین یدیہ	۱۱	یونس	۳۷
ولکن تصدیق	۱۳	یوسف	۱۱۱
ھو الحق مصدقا لما بین یدیہ	۲۲	فاطر	۳۱

قرآن تمام کتابوں پر امین وحاکم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مصدقا لما بین یدیہ من الکتٰب	۶	المائدہ	۴۸

قرآن مجید

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والقرآن المجید	۲۶	قٓ	۱
بل ھو قرآن مجید	۳۰	البروج	۲۱

قرآن کریم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انہ لقرآن کریم	۲۷	الواقعہ	۷۷

قرآن حکیم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والقرآن الحکیم	۲۲	یٰسٓ	۲

قرآن کتاب مبین ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کتٰب مبین	۱۹	النمل	۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والکتٰب المبین	۲۵	الدخان	۲

قرآن کو پاک لوگ چھوئیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والکتٰب المبین	۲۵	الدخان	۲
لا یمسہ الا المطھرون	۲۷	الواقعہ	۷۹

قرآن رُوح ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
روحا من امرنا	۲۵	الشوریٰ	۵۲

مثل قرآن ممکن نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل لئن اجتمعت الانس	۱۵	بنی اسرائیل	۸۸

متشابہاتِ قرآن کی حقیقی تاویل اللہ ہی کے علم میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واخر متشٰبھٰت	۳	آل عمران	۷

آیات محکمات اصل مقصود ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اٰیٰت محکمٰت ھن ام الکتٰب	۳	آل عمران	۷

قرآن کی آیتیں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
نزل احسن الحدیث	۲۳	الزمر	۲۳

قرآن مثانی (بار بار پڑھا جاتا) ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مثانی تقشعر	۲۳	الزمر	۲۳

قرآن عربی زبان میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قرآنا عربیا	۲۳	الزمر	۲۸
قرآنا عربیا	۲۴	حم السجدہ	۳
انا انزلنٰہ قرآنا عربیا	۱۲	یوسف	۲
بلسان عربی مبین	۱۹	الشعراء	۱۹۵
وھذا لسان عربی مبین	۱۴	النحل	۱۰۳

قرآن عجمی نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو جعلنٰہ قرآنا اعجمیا	۲۴	حم السجدہ	۴۴

حدیث کی ضرورت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اطیعوا اللہ والرسول	۳	آل عمران	۳۲
ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ	۱	البقرہ	۱۲۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من یطع الرسول فقد اطاع اللہ	۵	النساء	۸۰
وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ	۲۸	الحشر	۷
ویحرم علیھم الخبٰئث	۹	الاعراف	۱۵۷
فلا وربک لا یؤمنون	۵	النساء	۶۵
قد جاءکم من اللہ نور	۶	المائدہ	۱۵
یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا	۱	البقرہ	۲۶
انک لتھدی الی صراط مستقیم	۲۵	الشوریٰ	۵۲
ویقولون نؤمن ببعض و نکفر ببعض	۶	النساء	۱۵۰

طہارت کا بیان
پانی کا پاک ہونا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانزلنا من السماء ماء طھورا	۱۹	الفرقان	۴۸
لیطھرکم بہ ویذھب عنکم	۹	الانفال	۱۱

استنجے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فیہ رجال یحبون ان یتطھروا	۱۱	التوبۃ	۱۰۸

وضو کا ذکر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ	۶	المائدہ	۶

نواقض وضو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
او جاء احد منکم من الغائط	۶	المائدہ	۶

غسل کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا جنبا الا عابری سبیل	۵	النساء	۴۳
وان کنتم جنبا فاطھروا	۶	المائدہ	۶
حتی یطھرن فاذا تطھرن	۲	البقرہ	۲۲۲

تیمم کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلم تجدوا ماء فتیمموا	۶	المائدہ	۶
فلم تجدوا ماء	۵	النساء	۴۳

حیض کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن المحیض	۲	البقرہ	۲۲۲
یتربصن بانفسھن	۲	〃	۲۲۸

اذان کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن احسن قولا ممن	۲۴	حم السجدہ	۳۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا ناديتم الى الصلوٰة	۶	المائدہ	۵۸
اذا نودی للصلوٰة	۲۸	الجمعہ	۹

نماز کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واقیموا الصلوٰة واتوا الزکوٰة	۱	البقرہ	۴۳
حٰفظوا علی الصلوٰت	۲	〃	۲۳۸

نوٹ: نماز کا ذکر مع زکوٰۃ قرآن مجید میں بیاسی ۸۲ مرتبہ ہے

اوقات نماز

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الصلوٰة کانت علی المؤمنین	۵	النساء	۱۰۳
وھم علی صلوٰتھم یحافظون	۱۸	المؤمنون	۹
فسبحٰن اللہ حین تمسون	۲۱	الروم	۱۷
اقم الصلوٰة طرفی النھار	۱۲	ھود	۱۱۴
اقم الصلوٰة لدلوک الشمس	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

شرائط نماز

کپڑوں اور بدن کا پاک ہونا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وثیابک فطھر	۲۹	المدثر	۴
طھر بیتی	۱۷	الحج	۲۶

ستر عورت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
خذوا زینتکم عند کل مسجد	۸	الاعراف	۳۱
ریشا ولباس التقوٰی	۸	〃	۲۶
ولا یبدین زینتھن	۱۸	النور	۳۱

استقبال قبلہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فول وجھک شطر المسجد الحرام	۲	البقرہ	۱۴۴
فولوا وجوھکم شطرہ	۲	〃	۱۵۰

سفر میں بھی قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن حیث خرجت	۲	البقرہ	۱۴۹
وحیث ما کنتم	۲	〃	۱۵۰

نفل نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاینما تولوا فثم وجہ اللہ	۱	البقرہ	۱۱۵

نیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما امروا الا لیعبدوا اللہ	۳۰	البینۃ	۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مخلصین لہ الدین حنفآء	۳۰	البینۃ	۵
للہ الدین الخالص	۲۳	الزمر	۳

تکبیر تحریمہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وذکر اسم ربہ فصلی	۳۰	الاعلیٰ	۱۵
وربک فکبر	۲۹	المدثر	۳
وکبرہ تکبیرا	۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱

فرائض نماز وقیام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذا قمتم الی الصلوٰة	۶	المائدہ	۶
قوموا للہ قٰنتین	۲	البقرہ	۲۳۸
اقیموا وجوھکم عند کل مسجد	۸	الاعراف	۲۹
اقم الصلوٰة	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

قرأۃ قرآن (فاتحہ ضروری نہیں)

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاقرءوا ما تیسر من القرآن	۲۹	المزمل	۲۰
فاقرءوا ما تیسر منہ	۲۹	〃	۲۰
ان قرآن الفجر کان مشھودا	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸
ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا	۱۵	〃	۱۱۰

رکوع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وارکعوا مع الرٰکعین	۱	البقرہ	۴۳
ارکعوا واسجدوا	۱۷	الحج	۷۷

سجدہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ارکعوا واسجدوا	۱۷	الحج	۷۷

امام قرأت کرے تو مقتدی خاموش رہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا	۹	الاعراف	۲۰۴

نماز کی رکعتوں کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والشفع والوتر	۳۰	الفجر	۳
ولتات طآئفۃ اخرٰی	۵	النسآء	۱۰۲
ان تقصروا من الصلوٰة	۵	〃	۱۰۱

امامت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا کنت فیھم	۵	النسآء	۱۰۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وارکعوا مع الرٰکعین	۱	البقرہ	۴۳

جماعت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وارکعوا مع الرٰکعین	۱	البقرہ	۴۳
واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوٰة	۵	النسآء	۱۰۲

نفل نمازوں کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ادبار النجوم	۲۷	الطور	۴۹
ادبار السجود	۲۶	قٓ	۴۰
ومن الیل فتھجد بہ نافلۃ لک	۱۵	بنی اسرائیل	۷۹
فاقرءوا ما تیسر من القرآن	۲۹	المزمل	۲۰
والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما	۱۹	الفرقان	۶۴
تتجافی جنوبھم عن المضاجع	۲۱	السجدۃ	۱۶

نماز بے حیائی سے روکتی ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الصلوٰة تنھٰی عن الفحشآء والمنکر	۲۱	العنکبوت	۴۵

نماز مسافر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلیس علیکم جناح ان تقصروا	۵	النساء	۱۰۱

نماز جمعہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعۃ	۲۸	الجمعۃ	۹

نماز عیدین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ	۲	البقرہ	۱۸۵
فصل لربک وانحر	۳۰	الکوثر	۲

نماز استسقاء

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
استغفروا ربکم انہ کان غفارا	۲۹	نوح	۱۰

نماز خوف

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا کنت فیھم	۵	النسآء	۱۰۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان خفتم فرجالا او رکبانا	۲	البقرہ	۲۳۹
قضاء نماز کا بیان			
اقم الصلوٰۃ لذکری	۱۶	طٰہٰ	۱۴
نمازِ جنازہ صرف مومن کی ہے کافر اور منافق کی نہیں			
ولا تصل علی احد منہم مات ابدا	۱۰	التوبہ	۸۴
احکامِ مساجد			
وان المسجد للہ	۲۹	الجن	۱۸
مسجدیں اچھی بنائیں			
فی بیوت اذن اللہ ان ترفع	۱۸	النور	۳۶
صرف مسلمان مسجد تعمیر کریں			
انما یعمر مسجد اللہ	۱۰	التوبۃ	۱۸
ماکان للمشرکین ان یعمروا	۱۰	〃	۱۷
مسجد کے متولی متقی ہوں			
ان اولیاؤہ الا المتقون	۹	الانفال	۳۴
مسجد میں ذکر الٰہی سے روکنا سخت ظلم ہے			
ومن اظلم ممن منع مسجد اللہ	۱	البقرہ	۱۱۴
مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے			
لمسجد اسس علی التقوٰی	۱۱	التوبۃ	۱۰۸
افمن اسس بنیانہ علی تقوی	۱۱	〃	۱۰۹
منافقوں کی مسجد میں نماز جائز نہیں			
ومن اظلم ممن منع مسجد اللہ	۱	البقرۃ	۱۱۴
زکوٰۃ کا بیان —— فرضیت زکوٰۃ			
ومما رزقنٰھم ینفقون	۱	البقرۃ	۳
والذین ھم للزکوٰۃ فٰعلون	۱۸	المؤمنون	۴
واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ (قرآن کریم میں بے شمار مواقع پر آیا ہے)			

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
زکوٰۃ دینے والا کامیاب ہے			
قد افلح من تزکّٰی	۳۰	الاعلیٰ	۱۴
زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے			
خذ من اموالھم صدقۃ	۱۱	التوبہ	۱۰۳
زکوٰۃ ادا کرنے والے کو اللہ بہت دیتا ہے			
واللہ یعدکم مغفرۃ منہ	۳	البقرہ	۲۶۸
وما انفقتم من شیٔ	۲۲	سبا	۳۹
وما اٰتیتم من زکوٰۃ	۲۱	الروم	۳۹
مثل الذین ینفقون اموالھم	۳	البقرہ	۲۶۱
یضٰعف لھم	۲۷	الحدید	۱۸
زکوٰۃ نیک نیتی سے دینی چاہیے			
تریدون وجہ اللہ	۲۱	الروم	۳۹
زکوٰۃ میں عمدہ چیزیں دیں خراب نہ دیں			
ولا تیمموا الخبیث منہ	۳	البقرہ	۲۶۷
زکوٰۃ دے کر احسان نہ جتائیں اور دکھ نہ دیں			
ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی	۳	البقرہ	۲۶۲
جس کے پاس نہ ہو وہ اچھی بات کہے اور معذرت کر دے			
قول معروف و مغفرۃ خیر من صدقۃ	۳	البقرہ	۲۶۳
اپنی محبوب چیز خرچ کرو			
لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون	۴	اٰل عمرٰن	۹۲
واٰتی المال علی حبہ	۲	البقرہ	۱۷۷
مانع زکوٰۃ اور بخیل پر عذاب ہے			
ولا یحسبن الذین یبخلون	۴	اٰل عمرٰن	۱۸۰
تبخلوا و یخرج اضغانکم	۲۶	محمد	۳۷
والذین یکنزون الذھب	۱۰	التوبہ	۳۴
باغ اور کھیت پر زکوٰۃ ہے			
واٰتوا حقہ یوم حصادہ	۸	الانعام	۱۴۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومما اخرجنا لکم من الارض	۳	البقرہ	۲۶۷
مالِ تجارت پر زکوٰۃ			
انفقوا من طیبٰت ما کسبتم	۳	البقرہ	۲۶۷
سختی سے مانگنے کی ممانعت			
لا یسئلون الناس الحافا	۳	البقرہ	۲۷۳
اعلانیہ اور پوشیدہ دونوں طرح سے زکوٰۃ دے سکتا ہے			
ان تبدوا الصدقٰت فنعما ھی	۳	البقرہ	۲۷۱
وانفقوا مما رزقنٰھم سرا وعلانیۃ	۲۲	فاطر	۲۹
ان تبدوا خیرا او تخفوہ	۶	النساء	۱۴۹
مصارف زکوٰۃ (کن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاتی ہے)			
انما الصدقٰت للفقرآء	۱۰	التوبۃ	۶۰
ان یؤتوا اولی القربی	۱۸	النور	۲۲
روزہ کا بیان — فرضیت روزہ			
کتب علیکم الصیام	۲	البقرہ	۱۸۳
ماہِ رمضان کے روزے فرض ہیں			
ایاما معدودٰت	۲	البقرہ	۱۸۴
فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ	۲	〃	۱۸۵
مسافر اور مریض پر فوراً روزہ فرض نہیں			
فمن کان منکم مریضا او علی سفر	۲	البقرہ	۱۸۴
روزہ کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے			
حتی یتبین لکم	۲	البقرہ	۱۸۷
رمضان کی رات			
احل لکم لیلۃ الصیام الرفث	۲	البقرہ	۱۸۷
جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے وہ کفارہ ادا کرے۔			
وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ	۲	البقرہ	۱۸۴

قسم کے کفارہ میں روزہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکفارتہ اطعام عشرۃ مسٰکین	۷	المائدہ	۸۹

تحریم حلال میں روزہ کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد فرض اللہ لکم	۲۸	التحریم	۲

قتل خطا میں روزہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین	۲۸	المجادلہ	۴

جرم حج کے کفارہ میں روزہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اوعدل ذلک صیامًا	۷	المائدہ	۹۵

سر منڈانے میں روزہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ففدیۃ من صیام	۲	البقرہ	۱۹۶

چاند دیکھنے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن الاھلۃ	۲	البقرہ	۱۸۹
فمن شھد منکم الشھر	۲	〃	۱۸۵

شبِ قدر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبارکۃ	۲۵	الدخان	۳
انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر	۳۰	القدر	۱

اعتکاف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تباشروھن وانتم عٰکفون فی المسٰجد	۲	البقرہ	۱۸۷
طھر بیتی للطائفین	۱۷	الحج	۲۶
سواء العاکف فیہ والباد	۱۷	〃	۲۵

حالت اعتکاف میں جماع رات میں بھی حرام ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تباشروھن وانتم	۲	البقرہ	۱۸۷

حج کا بیان

بیت اللہ، اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ	۴	اٰل عمرٰن	۹۶
ولیطوفوا بالبیت العتیق	۱۷	الحج	۲۹
ثم محلھا الی البیت العتیق	۱۷	〃	۳۳
واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس	۲	البقرہ	۱۲۵

حج فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وللہ علی الناس حج البیت	۴	اٰل عمرٰن	۹۷
واتموا الحج والعمرۃ للہ	۲	البقرہ	۱۹۶

حج کا وقت مقرر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ھی مواقیت للناس والحج	۲	البقرہ	۱۸۹
الحج اشھر معلومٰت	۲	〃	۱۹۷

حج صاحبِ استطاعت پر فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ	۴	اٰل عمرٰن	۹۷

احرام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن فرض فیھن الحج	۲	البقرہ	۱۹۷
غیر محلی الصید وانتم حرم	۶	المائدہ	۱
لا تقتلوا الصید وانتم حرم	۷	〃	۹۵

حالتِ احرام میں جنگلی جانور کا شکار حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین اٰمنوا لا تقتلوا الصید	۷	المائدہ	۹۵
حرم علیکم صید البر	۷	〃	۹۶
لیبلونکم اللہ بشیء من الصید	۷	〃	۹۴

حالتِ احرام میں پانی کا شکار جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
احل لکم صید البحر وطعامہ	۷	المائدہ	۹۶
لتاکلوا منہ لحما طریا	۱۴	النحل	۱۴
ومن کل تاکلون لحما طریا	۲۲	فاطر	۱۲

حج و عمرہ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتموا الحج والعمرۃ للہ	۲	البقرہ	۱۹۶

تمتع کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن تمتع بالعمرۃ	۲	البقرہ	۱۹۶

قران (حج و عمرہ ایک ساتھ کرنے) کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتموا الحج والعمرۃ للہ	۲	البقرہ	۱۹۶

طواف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیطوفوا بالبیت العتیق	۱۷	الحج	۲۹
ان طھرا بیتی للطائفین	۱	البقرہ	۱۲۵

مقامِ ابراہیم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فیہ اٰیٰت بینٰت مقام ابرٰھیم	۴	اٰل عمرٰن	۹۷
واتخذوا من مقام ابرٰھیم	۱	البقرہ	۱۲۵

صفا و مروہ کی سعی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ	۲	البقرہ	۱۵۸

عرفات کی حاضری

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم افیضوا من حیث افاض الناس	۲	البقرہ	۱۹۹
فاذا افضتم من عرفٰت	۲	〃	۱۹۸

وقوفِ مزدلفہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام	۲	البقرہ	۱۹۸

منیٰ کی حاضری اور اعمال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذا قضیتم مناسککم	۲	البقرہ	۲۰۰
واذکروا اللہ فی ایام معدودٰت	۲	〃	۲۰۳
ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومٰت	۱۷	الحج	۲۸
ثم لیقضوا تفثھم	۱۷	〃	۲۹

قربانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تحلقوا رءوسکم	۲	البقرہ	۱۹۶
والشھر الحرام والھدی	۷	المائدہ	۱۹۷
ویذکروا اسم اللہ	۱۷	الحج	۲۸
ثم محلھا الی البیت العتیق	۱۷	〃	۳۳
ولکل امۃ جعلنا منسکا	۱۷	〃	۳۴
والبدن جعلنٰھا لکم	۱۷	〃	۳۶
لن ینال اللہ لحومھا	۱۷	〃	۳۷

سر کے بال منڈانے اور کترنے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تحلقوا رءوسکم	۲	البقرہ	۱۹۶

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا	۱۷	الحج	۲۹
محلقین رءوسکم ومقصرین	۲۶	الفتح	۲۷

طواف فرض

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیطوفوا بالبیت العتیق	۱۷	الحج	۲۹

جرم اور ان کے کفارے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین امنوا لاتقتلوا الصید	۷	المائدہ	۹۵
فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ	۲	البقرہ	۱۹۶

محصر کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان احصرتم	۲	البقرہ	۱۹۶
ان الذین کفروا ویصدون	۱۷	الحج	۲۵

حاضری سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جآءوک	۵	النسآء	۶۴

نکاح کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فانکحوا ما طاب لکم	۴	النسآء	۳
وانکحوا الایامٰی منکم	۱۸	النور	۳۲
واحل لکم ما ورآء ذلکم	۵	النسآء	۲۴

نکاح سُنّتِ انبیاء ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وجعلنا لھم ازواجا وذریۃ	۱۳	الرعد	۳۸
سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل	۲۲	الاحزاب	۳۸/۳۹
ویھدیکم سنن الذین	۵	النسآء	۲۶

ازدواجی زندگی کی اصل روح

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اٰیتہ ان خلق	۲۱	الروم	۲۱

محرمات کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتنکحوا ما نکح اٰباؤکم	۴/۵	النسآء	۲۲/۲۴
ولاتنکحوا المشرکت حتی یؤمن	۲	البقرہ	۲۲۱

چار عورتوں تک نکاح جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فانکحوا ما طاب لکم	۴	النسآء	۳

اگر انصاف نہ کر سکے تو صِرف ایک عورت سے نکاح کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان خفتم ان لاتعدلوا فواحدۃ	۴	النسآء	۳

ولی کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانکحوا الایامٰی منکم	۱۸	النور	۳۲
فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن	۲	البقرہ	۲۳۲

عورت پر کسی کا جبر جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لایحل لکم ان ترثوا	۴	النسآء	۱۹

مہر کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واٰتیتم احدٰھن قنطارا	۴	النسآء	۲۰
فاٰتوھن اجورھن	۵	〃	۲۴
قد علمنا ما فرضنا علیھم	۲۲	الاحزاب	۵۰
اذا اٰتیتموھن اجورھن	۲۸	الممتحنۃ	۱۰
واٰتوا النسآء صدقتھن نحلۃ	۴	النسآء	۴
وقد فرضتم لھن فریضۃ	۲	البقرہ	۲۳۷
واٰتوھن اجورھن بالمعروف	۵	النسآء	۲۵
اذا اٰتیتموھن اجورھن	۶	المآئدہ	۵

رضاع کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وامھتکم التی	۴	النسآء	۲۳

حقوق الزوجین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الرجال قوامون علی النسآء	۵	النسآء	۳۴
وعاشروھن بالمعروف	۴	〃	۱۹
فامسکوھن بمعروف	۲۸	الطلاق	۲

اگر عورتیں نافرمانی کریں تو انکو نصیحت کیجائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والتی تخافون	۵	النسآء	۳۴
قوا انفسکم واھلیکم	۲۸	التحریم	۶

اگر نصیحت کارگر نہ ہو تو ان کے ساتھ سونا ترک کر دیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واھجروھن فی المضاجع	۵	النسآء	۳۴

اگر اب بھی باز نہ آئیں تو ہلکی مار کی اجازت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واضربوھن	۵	النسآء	۳۴

اگر بیوی پسند نہ بھی ہو تب بھی معروف کیساتھ رکھے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعاشروھن بالمعروف	۴	النسآء	۱۹

مرد اور عورت اپنی اپنی کمائی میں خود مختار ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للرجال نصیب	۵	النسآء	۳۲

عورت اگر خرچ نہ لینے پر رضامند ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان امراۃ خافت	۵	النسآء	۱۲۸

عدت والی عورت سے منگنی صراحتاً جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاجناح علیکم	۲	البقرہ	۲۳۵

عدت میں نکاح حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتعزموا عقدۃ النکاح	۲	البقرہ	۲۳۵

زانیہ عورت سے نکاح اچھا نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الزانی لاینکح	۱۸	النور	۳

بدکار مرد، عورت سے شادی ناجائز

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الزانی لاینکح	۱۸	النور	۳

بلوغ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا بلغ الاطفال	۱۸	النور	۵۹
حتی اذا بلغوا النکاح	۴	النسآء	۶

طلاق کا بیان
طلاق جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الطلاق مرتٰن	۲	البقرہ	۲۲۹
فطلقوھن لعدتھن	۲۸	الطلاق	۱

ایک یا دو طلاق کے بعد رجوع جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الطلاق مرتٰن	۲	البقرہ	۲۲۹
فلاجناح علیھما ان یتراجعا	۲	〃	۲۳۰
فاذا بلغن اجلھن	۲۸	الطلاق	۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
طلاق پر گواہی مستحب ہے			
واشهدوا ذوی عدل منکم	۲۸	الطلاق	۲
تین طلاق کے بعد رجوع نہیں			
فان طلقها	۲	البقره	۲۳۰
عدت میں رجوع معروف کیساتھ ہے ضرر دینے کے لئے حرام ہے			
ولا تمسکوهن ضرارًا	۲	البقره	۲۳۱
دو طلاق میں عدت گزرنے کے بعد اسی شوہر سے نکاح جائز ہے			
واذا طلقتم النساء	۲	البقره	۲۳۱
محض طلاق میں مہر نہ دینا منع ہے			
ولا یحل لکم ان	۲	البقره	۲۲۹
غیر مدخولہ عورت کو طلاق جائز ہے			
لاجناح علیکم ان طلقتم	۲	البقره	۲۳۶
اذا نکحتم المؤمنٰت	۲۲	الاحزاب	۴۹
طلاق عورت کو سپرد دینے کا حکم			
یاایها النبی قل لازواجك	۲۱	الاحزاب	۲۸
حالتِ حمل میں طلاق جائز ہے			
واولات الاحمال	۲۸	الطلاق	۴
طلاق عدت کے شروع میں دینی چاہیئے			
فطلقوهن لعدتهن	۲۸	الطلاق	۱
رجعت کا بیان			
وبعولتهن احق بردهن	۲	البقره	۲۲۸
فامساك بمعروف	۲	〃	۲۲۹
فان طلقها فلاجناح علیهما	۲	〃	۲۳۰
فامسکوهن بمعروف	۲	〃	۲۳۱
فاذا بلغن اجلهن	۲۸	الطلاق	۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
رجعت میں گواہ بنانا مستحب ہے			
واشهدوا ذوی عدل منکم	۲۸	الطلاق	۲
ایلاء کا بیان			
للذین یؤلون من نسآئهم	۲	البقره	۲۲۶
خلع کا بیان			
ولا یحل لکم	۲	البقره	۲۲۹
ظہار کا بیان			
الذین یظهرون	۲۸	المجادله	۲
والذین یظهرون	۲۸	〃	۳/۴
ظہار کا کفارہ			
والذین یظهرون	۲۸	المجادله	۳/۴
لعان کا بیان			
والذین یرمون ازواجهم	۱۸	النور	۶/۹
پہلے مرد گواہی دے			
فشهادة احدهم	۱۸	النور	۶/۷
عورت کو سزا نہ دی جائے اگر وہ بھی لعان کرے			
ویدرؤا عنها العذاب	۱۸	النور	۸/۹
عدت کا بیان			
یاایها النبی اذا طلقتم النساء	۲۸	الطلاق	۱
والمطلقٰت یتربصن	۲	البقره	۲۲۸
والّٰئی یئسن من المحیض	۲۸	الطلاق	۴
والذین یتوفون منکم	۲	البقره	۲۳۴
نکاح کے بعد جماع سے پہلے طلاق دینے پر عدت نہیں			
اذا نکحتم المؤمنٰت	۲۲	الاحزاب	۴۹
نفقہ کا بیان			
لینفق ذوسعة	۲۸	الطلاق	۷
وعلی المولودله	۲	البقره	۲۳۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اسکنوهن من حیث سکنتم	۲۸	الطلاق	۶
سوگ کا بیان			
سوگ میں منگنی اور نکاح حرام ہے			
ولاجناح علیکم	۲	البقره	۲۳۵
زینت کا بیان			
ہر قسم کی زینت حلال ہے			
قل من حرم زینة	۸	الاعراف	۳۲
یبنی ادم خذوا زینتکم	۸	〃	۳۱
عورت کے لئے سونا چاندی استعمال کرنا بطور زینت جائز ہے			
زین للناس حب الشهوات	۳	اٰل عمرٰن	۱۴
اومن ینشؤا فی الحلیة	۲۵	الزخرف	۱۸
وتستخرجون حلیة تلبسونها	۲۲	فاطر	۱۲
ومما یوقدون	۱۳	الرعد	۱۷
وتستخرجوا منه حلیة	۱۴	النحل	۱۴
زیورات بطور عاریت لینا جائز ہے			
واتخذ قوم موسٰی	۹	الاعراف	۱۴۸
قالوا ما اخلفنا	۱۶	طٰهٰ	۸۷
موتی اور مرجان کے زیور			
یخرج منهما	۲۷	الرحمٰن	۲۲
عورتیں اپنے زیورات کی جگہوں کو غیر مردوں پر ظاہر نہ کریں۔			
قل للمؤمنٰت	۱۸	النور	۳۱
پیر میں زیور پہننا جائز ہے			
ولا یضربن بارجلهن	۱۸	النور	۳۱
پردہ کا بیان، مرد اور عورتیں نگاہیں نیچی رکھیں			
قل للمؤمنین	۱۸	النور	۳۰
قل للمؤمنٰت	۱۸	〃	۳۱
مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم			
یاایها النبی قل لازواجك	۲۲	الاحزاب	۵۹

بوڑھی عورتوں پر پردہ فرض نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والقواعد من النسآء التی	۱۸	النور	۶۰

بوڑھی عورتیں پردہ کریں تو افضل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان یستعففن خیر لھن	۱۸	النور	۶۰

کن لوگوں کے سامنے آنے کی اجازت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن	۱۸	النور	۳۱

مکان میں جانے کے لئے اجازت لینا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین امنوا لاتدخلوا	۱۸	النور	۲۷

اگر مکان میں کوئی نہ ہو تو داخل نہ ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان لم تجدوا فیھا احدا	۱۸	النور	۲۸

اگر واپسی کا حکم دیا جاتے تو واپس چلا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا	۱۸	النور	۲۸

مکان میں داخل ہونے سے پہلے سلام کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتسلموا علی اھلھا	۱۸	النور	۲۷

گودام وغیرہ اور اپنے خالی مکان میں جانے کی اجازت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علیکم جناح	۱۸	النور	۲۹

دن رات میں تین اوقات میں بلا اجازت گھر میں داخل نہ ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین امنوا لیستاذنکم الذین	۱۸	النور	۵۸

نابالغ بلوغت کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد بلا اجازت گھر میں نہ آتے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا بلغ الاطفال منکم	۱۸	النور	۵۹

مخلوط تعلیم و مجالس ممنوع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقرن فی بیوتکن	۲۲	الاحزاب	۳۳
واذا سالتموھن متاعا	۲۲	〃	۵۳
یایھا النبی قل لازواجك	۲۲	〃	۵۹

زنا کا بیان

زنا جُرم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یزنون ومن یفعل ذالك یلق اثاما	۱۹	الفرقان	۶۸
والذین ھم لفروجھم حفظون	۱۸	المؤمنون	۵
ولا تقربوا الزنٰی	۱۵	بنی اسرائیل	۳۲
قل انما حرم ربی الفواحش	۸	الاعراف	۳۳

زنا کی سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الزانیۃ والزانی	۱۸	النور	۲

محرمات سے زنا فوجداری جرم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انہ کان فاحشۃ	۴	النساء	۲۲

منکوحہ لونڈی کی سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن لم یستطع	۵	النساء	۲۵

اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تکرھوا فتیتکم	۱۸	النور	۳۳

متعہ حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا علی ازواجھم	۱۸	المؤمنون	۶
والذین ھم لفروجھم	۲۹	المعارج	۲۹/۳۰

لواطت حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اتاتون الفاحشۃ	۸	الاعراف	۸۰
قل ھو اذی فاعتزلوا النسآء	۲	البقرہ	۲۲۲
فمن ابتغی ورآء ذلك	۱۸	المؤمنون	۷

خاندانی منصوبہ بندی۔ ضبطِ ولادت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقتلوا اولادکم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۱
ولا تقتلوا النفس التی	۱۵	〃	۳۳

اسقاطِ حمل بھی قتل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یقتلن اولادھن	۲۸	الممتحنہ	۱۲
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱
قد خسر الذین کذبوا	۷	〃	۳۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکذلك زین	۸	الانعام	۱۳۷
کتب علیکم القصاص	۲	البقرہ	۱۷۸
ان یقتل مؤمنا	۵	النساء	۹۲/۹۳
من اجل ذلك	۶	المائدہ	۳۲
وکتبنا علیھم	۶	〃	۴۵

جہاد کا بیان

مُسلمانوں پر ظلم کی وجہ سے جہاد فرض ہُوا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذن للذین یقتلون	۱۷	الحج	۳۹/۴۰
فاذا لقیتم	۲۶	محمد	۴

جنگ ان سے کیجائیگی جو مُسلمانوں سے لڑتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین	۲	البقرہ	۱۹۰/۱۹۲

جنگ دفع فتنہ کے لئے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقاتلوھم	۲	البقرہ	۱۹۳

فرضیت جنگ کے وقت مُسلمان خوش نہ تھے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کتب علیکم القتال	۲	البقرہ	۲۱۶
کما اخرجك	۹	الانفال	۵/۶

سفر جہاد میں ہر قدم پر نیکی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ذلك بانھم	۱۱	التوبہ	۱۲۰

جہاد میں خرچ کرنا کارِ ثواب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما تنفقوا	۱۰	الانفال	۶۰
ولا ینفقون نفقۃ صغیرۃ	۱۱	التوبہ	۱۲۱
وانفقوا فی سبیل اللہ	۲	البقرہ	۱۹۵

مجاہدین کی اللہ مدد کرتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین امنوا ان تنصروا اللہ	۲۶	محمد	۷

جہاد ایک ابتلاء ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو یشآء اللہ لانتصر منھم	۲۶	محمد	۴
ولنبلونکم	۲۶	〃	۳۱

منافقین پر فرضیت جہاد کا اثر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذا انزلت سورۃ	۲۶	محمد	۲۰

مسلمان ہی کامیاب ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا تھنوا وتدعوا الی السلم	۲۶	محمد	۳۵

جہاد میں بخل مذموم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یبخل فانما یبخل	۲۶	محمد	۳۸

بیعتِ جہاد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن الناس من یشری	۲	البقرہ	۲۰۷
ان الذین یبایعونک	۲۶	الفتح	۱۰
لقد رضی	۲۶	〃	۱۸

بیعت توڑنا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن نکث	۲۶	الفتح	۱۰

جہاد کی دعوت قبول کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل للمخلفین	۲۶	الفتح	۱۶

جہاد سے بلا اجازت واپس جانا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا کانوا معہ	۱۸	النور	۶۲

نابینا وغیرہ پر جہاد فرض نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علی الاعمیٰ	۲۶	الفتح	۱۷

جہاد میں موت حقیقی زندگی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقولوا لمن یقتل	۲	البقرہ	۱۵۴
ولا تحسبن الذین قتلوا	۴	آل عمرٰن	۱۶۹/۱۷۰

جہاد میں کبھی شکست بھی ہو جاتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تھنوا ولا تحزنوا	۴	آل عمرٰن	۱۳۹
وکاین من نبی	۴	〃	۱۴۶/۱۴۸

جہاد میں شکست کا سبب نافرمانی وغیرہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولقد صدقکم اللہ	۴	آل عمرٰن	۱۵۲
ان الذین تولوا منکم	۴	〃	۱۵۵
ولما اصابتکم مصیبۃ	۴	〃	۱۶۵

مجاہد کے لئے ثواب عظیم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین استجابوا	۴	آل عمرٰن	۱۷۲/۱۷۵
وقاتلوا وقتلوا	۴	〃	۱۹۵
ومن یقاتل	۵	النسآء	۷۴
لا یستوی	۵	〃	۹۵/۹۶

جہاد میں کثرت سے ذکر کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا	۱۰	الانفال	۴۵

جہاد کی پوری پوری تیاری کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واعدوا لھم	۱۰	الانفال	۶۰

ایک مسلمان پر ۲ کافروں کا مقابلہ فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الئٰن خفف اللہ	۱۰	الانفال	۶۶

جہاد سے فرار حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوآ	۹	الانفال	۱۵/۱۶
یاایھا الذین امنوآ	۱۰	〃	۴۵

اللہ تعالیٰ نے مجاہدین سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعدکم اللہ	۲۶	الفتح	۲۰
فعند اللہ مغانم کثیرۃ	۵	النسآء	۹۴
فکلوا مما غنمتم حلالاً طیبا	۱۰	الانفال	۶۹
واورثکم ارضھم	۲۱	الاحزاب	۲۷
سیقول المخلفون	۲۶	الفتح	۱۵
ومغانم کثیرۃ یاخذونھا	۲۶	〃	۱۸/۲۱

جہاد کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اللہ یحب الذین	۲۸	الصف	۴

فیٔ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما افآء اللہ	۲۸	الحشر	۷
للفقرآء المھٰجرین	۲۸	〃	۸

اسلام میں جنگ کا بنیادی نظریہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن الانفال	۹	الانفال	۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذکروا اذ انتم قلیل	۹	الانفال	۲۶
وقاتلوھم حتی لا تکون	۹	〃	۳۹
قاتلوا الذین لا یؤمنون	۱۰	التوبۃ	۲۹

دین میں جہاد کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اللہ اشتری	۱۱	التوبہ	۱۱۱
ما کان لاھل	۱۱	〃	۱۲۰

دورانِ جنگ فوجی خدمت فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم	۱۰	التوبہ	۳۸
وممن حولکم من الاعراب منٰفقون	۱۱	〃	۱۰۱

جنگ سے دِل برداشتہ ہونا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فرح المخلفون	۱۰	التوبۃ	۸۱
عفا اللہ عنک	۱۰	〃	۴۳

قانونِ صلح و جنگ
اسلامی قانونِ جنگ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن الانفال	۹	الانفال	۱

جنگ میں صف بندی کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین یقاتلون	۲۸	الصف	۴
یاایھا الذین امنوا	۵	النسآء	۹۴
وقاتلوا فی سبیل اللہ	۲	البقرہ	۱۹۰
فان تولوا فخذوھم	۵	النسآء	۸۹
فلیقاتل فی سبیل اللہ	۵	〃	۷۴

جنگ میں قصرِ نماز

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا ضربتم فی الارض	۵	النسآء	۱۰۱

کفار مشرکین کے ساتھ تعلقات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کیف یکون للمشرکین	۱۰	التوبۃ	۷
ما کان للمشرکین	۱۰	〃	۱۷
یاایھا الذین امنوا	۱۰	〃	۲۳/۲۴
قاتلوا الذین لا یؤمنون	۱۰	〃	۲۹
ما کان للنبی والذین	۱۱	〃	۱۱۳/۱۱۴

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
منافقین کے ساتھ برتاؤ			
یایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین	۱۰	التوبہ	۷۳
ولا تصل علی احد	۱۰	″	۸۴
والذین اتخذوا	۱۱	″	۱۰۷
یحلفون باللہ لکم	۱۱	″	۹۵
لئن لم ینتہ المنفقون	۲۲	الاحزاب	۶۰
دشمن اسلام قبول کرے تو جنگ بند			
کیف یکون للمشرکین	۱۰	التوبہ	۷
دشمن کے قبولِ اسلام کی شرائط			
لا یرقبون فی مؤمن	۱۰	التوبہ	۱۰
اسیرانِ جنگ کا فدیہ			
فکلوا مما غنمتم	۱۰	الانفال	۶۹
اسیرانِ جنگ کے متعلق			
فاذا لقیتم الذین کفروا	۲۶	محمد	۴
جنگ میں کفار اور مسلمان			
ھم الذین کفروا	۲۶	الفتح	۲۵
حالتِ جنگ میں درخت کاٹنا منع ہے			
ما قطعتم من لینۃ	۲۸	الحشر	۵
اموالِ غنیمت			
واعلموا انما غنمتم	۱۰	الانفال	۴۱
باہمی لڑائی			
وان طائفتان من المؤمنین	۲۶	الحجرٰت	۹
انما المؤمنون اخوۃ	۲۶	″	۱۰
دشمن سے صلح کا بیان			
وان جنحوا للسلم	۱۰	الانفال	۶۱
دشمن کا دھوکا مسلمان کو مضر نہیں			
وان یریدوا	۱۰	الانفال	۶۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
دشمن کو صلح کی دعوت نہ دو			
فلا تھنوا وتدعوا الی السلم	۲۶	محمد	۳۵
صلح بھی فتح ہی کی ایک شکل ہے			
انا فتحنا لک فتحا مبینا	۲۶	الفتح	۱
قانونِ بغاوت — باغی گروہ کے خلاف اعانت			
فقاتلوا التی تبغی	۲۶	الحجرٰت	۹
باغی کی سزا			
ان یقتلوا او یصلبوا	۶	المائدہ	۳۳
باغیوں کے لئے توبہ کی گنجائش			
الا الذین تابوا	۶	المائدہ	۳۴
اللہ و رسول کے ساتھ جنگ کا مفہوم			
انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ	۶	المائدہ	۳۳
مرتد کا بیان			
ومن یرتدد	۲	البقرہ	۲۱۷
یایھا الذین امنوا	۶	المائدہ	۵۴
قل اباللہ وایتہ	۱۰	التوبہ	۶۵/۶۶
تعلیم و تعلم کا بیان — اہلِ علم کے درجات کو بلند کیا گیا ہے			
نرفع درجت من نشاء	۷	الانعام	۸۳
نرفع درجت من نشاء	۱۳	یوسف	۷۶
یرفع اللہ	۲۸	المجادلہ	۱۱
تحصیلِ علم کے لئے سفر			
فلولا نفر من کل فرقۃ	۱۱	التوبہ	۱۲۲
اہلِ علم اور غیر اہلِ علم برابر نہیں			
قل ھل یستوی الذین	۲۳	الزمر	۹
علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں			
انما یخشی اللہ	۲۲	فاطر	۲۸

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
علم پر اُجرت طلب کرے			
لا اسئلکم علیہ اجرا	۲۵	الشوریٰ	۲۳
فان تولیتم فما سالتکم	۱۱	یونس	۷۲
یقوم لا اسئلکم علیہ اجرا	۱۲	ھود	۵۱
ما اسئلکم علیہ	۲۵	الشعرآء	۲۳
وما تسئلھم علیہ من اجر	۱۳	یوسف	۱۰۴
وما اسئلکم علیہ من اجر	۱۹	الشعرآء	۱۲۷
قل ما اسئلکم	۱۹	الفرقان	۵۷
وما اسئلکم علیہ من اجر	۱۹	الشعرآء	۱۸۰
وما اسئلکم علیہ	۱۹	″	۱۶۴
وما اسئلکم علیہ	۱۹	الشعرآء	۱۴۵
قل ما سألتکم	۲۲	السبا	۴۷
قل ما اسئلکم	۲۳	الزمر	۸۶
عالم ضرورت کے وقت اپنا علم ظاہر کرے			
قال اجعلنی علی خزائن الارض	۱۳	یوسف	۵۵
واما بنعمۃ ربک فحدث	۳۰	الضحیٰ	۱۱
طلبِ حق کے لیئے مناظرہ جائز ہے			
وجادلھم بالتی ھی احسن	۱۴	النحل	۱۲۵
مجادلۂ باطل کا جواب			
وان جادلوک فقل اللہ	۱۷	الحج	۶۷
وجادلوا بالباطل	۲۴	المؤمن	۵
عورتوں کے لئے نصابِ تعلیم — گھریلو امور تک محدود رہنا چاہیئے			
وقرن فی بیوتکن	۲۲	الاحزاب	۳۳
واذکرن ما یتلی فی بیوتکن	۲۲	″	۳۴
ابتدائی طور پر کس چیز کی تعلیم دی جائے			
وامر اھلک بالصلوۃ	۱۶	طٰہٰ	۱۳۲
واذ قال لقمن لابنہ وھو یعظہ	۲۱	لقمن	۱۳
تعلیم و تادیب میں سختی بھی کی جاسکتی ہے			
واضربوھن	۵	النساء	۳۴

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ایک گروہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے ضروری ہے			
ولتکن منکم امۃ	۴	آل عمران	۱۰۴
مسلمانوں کی فضیلت			
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس	۴	آل عمران	۱۱۰
انبیا کیلئے اپنی اولاد کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دینا ضروری ہے			
یٰبنی اقم الصلوٰۃ	۲۱	لقمٰن	۱۷
نصیحت کرنے والوں کو حکم			
اذا نصحوا للہ	۱۰	التوبہ	۹۱
نہی عن المنکر کرنے والوں کو خود اس کا پابند ہونا چاہیئے۔			
وما ارید ان اخالفکم	۱۲	ھود	۸۸
نصیحت کرنے والوں کا مقصد اصلاح ہو			
ان ارید الا الاصلاح	۱۲	ھود	۸۸
واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین	۹	الاعراف	۱۴۲
نصیحت کرے اگرچہ اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو			
ولا ینفعکم نصحی	۱۲	ھود	۳۴
لقد ابلغتکم رسالۃ ربی	۸	الاعراف	۷۹
ونصحت لکم فکیف اسیٰ	۹	"	۹۳
امر و نہی کرنے والے پر صرف تبلیغ احکام ہے عمل کرانا نہیں،			
فانما علیک البلٰغ	۳	آل عمران	۲۰
وما علینا الا البلٰغ المبین	۲۲	یٰسٓ	۱۷
فاعلموا انما علیٰ رسولنا البلٰغ	۷	المائدہ	۹۲
فانما علیک البلٰغ	۱۳	الرعد	۴۰
فانما علیٰ رسولنا البلٰغ المبین	۲۸	التغابن	۱۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اگر حق گوئی میں مصیبت آتے تو صبر کرے			
ربنا افرغ علینا صبرا	۹	الاعراف	۱۲۶
یامرون بالقسط من الناس	۳	آل عمران	۲۱
وتواصوا بالصبر	۳۰	العصر	۳
نصیحت کرنے سے غرض			
واذ قالت امۃ منھم لم تعظون	۹	الاعراف	۱۶۴
نصیحت کرنے والے کو عذابِ الٰہی سے نجات			
فلما نسوا ما ذکروا بہ	۹	الاعراف	۱۶۵
متاعِ دُنیا کیلئے کلمہ حق سے گریز بے عقلی ہے			
فخلف من بعدھم	۹	الاعراف	۱۶۹
ایسے عالم کی مثال جو متاعِ دُنیا کا طالب ہے			
واتل علیھم نبا الذی	۹	الاعراف	۱۷۵
نصیحت سے خوفِ خدا اور خشوع پیدا ہونا چاہیئے۔			
انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ	۹	الانفال	۴/۲
نصیحت کرنیوالے پر خدا رحم فرماتا ہے			
والمؤمنون والمؤمنٰت بعضھم	۱۰	التوبہ	۷۱
نصیحت مومنین کے فضائل میں سے ہے			
التائبون العٰبدون	۱۱	التوبہ	۱۱۲
نصیحت کرنے والے صالحین ہیں			
یؤمنون باللہ	۴	آل عمران	۱۱۴
نصیحت کرنے والے مستحق رحمت ہیں			
والمؤمنون والمؤمنٰت	۱۰	التوبہ	۷۱
نصیحت کی بات آہستہ بھی کرسکتے ہیں			
وتناجوا بالبر والتقوٰی	۲۸	المجادلہ	۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعظ و نصیحت کھڑے ہو کر بہتر ہے			
قم فانذر	۲۹	المدثر	۲
وترکوک قائما	۲۸	الجمعۃ	۱۱
اپنی بیویوں کو نصیحت کریں			
والّٰتی تخافون	۵	النسآء	۳۴
نصیحت کرنیوالا بشارت اور تنذیر کرے			
ان انذر الناس وبشر الذین امنوا	۱۱	یونس	۲
علم و نصیحت حاصل کرنے کیلیے سفر			
فلولا نفر من کل فرقۃ	۱۱	التوبۃ	۱۲۲
نصیحت میں بوقتِ ضرورت سختی کرسکتا ہے			
یایھا النبی جاھد الکفار	۱۰	التوبۃ	۷۳
اللہ تعالیٰ کسی قوم سے نعمت نازل نہیں کرتا جب تک وہ اطاعتِ الٰہی ترک نہ کردے			
ذلک بان اللہ لم یک مغیرا	۱۰	الانفال	۵۳
بخل اور ناجائز امور کا حکم دینے والے کو عذاب دیا جائے گا۔			
الذین یبخلون	۵	النسآء	۳۷
الذین یبخلون	۲۷	الحدید	۲۴
فتنہ اور عذاب عام ہوتا ہے			
واتقوا فتنۃ	۹	الانفال	۲۵
حقوق العباد — والدین سے نیک سلوک کا حکم،			
واذ اخذنا	۱	البقرہ	۸۳
واعبدوا اللہ	۵	النسآء	۳۶
قل تعالوا	۸	الانعام	۱۵۱
وقضٰی ربک	۱۵	بنی اسرائیل	۲۳
ووصینا الانسان	۲۶	الاحقاف	۱۵
وبرا بوالدیہ	۱۶	مریم	۱۴
وبرا بوالدتی	۱۶	مریم	۳۲

والدین کے لئے وصیت
(یہ آیت میراث سے منسوخ ہے)

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا	۲۰	العنکبوت	۸
ووصینا الانسان بوالدیہ	۲۱	لقمٰن	۱۴
کتب علیکم اذا حضر احدکم	۲	البقرہ	۱۸۰/۱۸۱

والدین پر خرچ کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونك ماذا ینفقون	۲	البقرہ	۲۱۵

والدین کے معاملے میں بھی سچی گواہی دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین امنو اکونوا قوامین	۵	النساء	۱۳۵

بڑھاپے میں والدین سے تواضع اور خوش کلامی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اما یبلغن عندك الکبر	۱۵	بنی اسرائیل	۲۳

والدین کے لیئے دعا کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واخفض لھما جناح الذل	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴
ربنا اغفرلی	۱۳	ابرٰھیم	۴۱

والدین کے لیے تواضع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اخفض لھما	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴

والدین پر نعمت الٰہی کا شکر کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فتبسم ضاحکا	۱۹	النمل	۱۹
ووصینا الانسان بوالدیہ احسنا	۲۶	الاحقاف	۱۵
اذ قال اللہ یٰعیسیٰ	۷	المائدہ	۱۱۰

والدین کا شکر ادا کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اشکرلی ولوالدیك	۲۱	لقمٰن	۱۴

والدین اگر شرک و گناہ کی کوشش کریں تو اُن کی اطاعت نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان جاھدٰك	۲۰	العنکبوت	۸
وان جاھدٰك	۲۱	لقمٰن	۱۵

شرک والدین سے برأت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلما تبین لہ	۱۱	التوبۃ	۱۱۴

کافر والدین کے ساتھ دُنیا میں سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وصاحبھما فی الدنیا معروفا	۲۱	لقمٰن	۱۵

اولاد کی وجہ سے کسی والدہ کو ضرر نہ دیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا تضار والدۃ بولدھا	۲	البقرہ	۲۳۳

اولاد کی وجہ سے کسی والد کو ضرر نہ دیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا مولود لہ بولدہ	۲	البقرہ	۲۳۳

اولاد پر شفقت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱

اولاد کو اچھی نصیحت کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال لقمٰن لابنہ	۲۱	لقمٰن	۱۳/۱۹

اولاد کی تربیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقل رب ارحمھما	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴

اولاد کے لئے اچھی دُعا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکانت امراتی	۱۶	مریم	۵

اپنے اہل و عیال کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکان یامر اھلہ	۱۶	مریم	۵۵
وامر اھلك بالصلوٰۃ	۱۶	طٰہٰ	۱۳۲

اولاد کا قتل حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱

والدین اور رشتہ داروں کی محبت اللہ و رسول کے مقابلہ میں ہیچ۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ان کان اباؤکم	۱۰	التوبۃ	۲۴

رشتہ داروں سے نیک سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یصلون	۱۳	الرعد	۲۱
واتقوا اللہ	۴	النساء	۱
ولا یاتل اولوا الفضل	۱۸	النور	۲۲

رشتہ داروں سے بدسلوکی پر لعنت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین ینقضون	۱	البقرہ	۲۷
فھل عسیتم ان تولیتم	۲۶	محمد	۲۲/۲۳

رشتہ داروں کے گھروں میں کھانے میں حرج نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علی الاعمیٰ	۱۸	النور	۶۱

رشتہ دار بعض بعض سے قریب تر ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واولوا الارحام	۱۰	الانفال	۷۵

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے حسن سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل لا اسئلکم علیہ اجرا	۲۵	الشوریٰ	۲۳

ایمان کے بغیر رشتہ دار قیامت میں فائدہ نہ دیں گے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لن تنفعکم ارحامکم	۲۸	الممتحنہ	۳

عدل میں رشتہ داروں کا لحاظ نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا قلتم فاعدلوا	۸	الانعام	۱۵۲

غیر وارث رشتہ داروں کو کچھ دے دیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حضر القسمۃ	۴	النسآء	۸

پڑوسیوں کے حقوق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والجار الجنب	۵	النسآء	۳۶

ساتھیوں کے حقوق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والجار الجنب	۵	النسآء	۳۶

مُسلمانوں کے حقوق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما المؤمنون اخوۃ	۲۶	الحجرٰت	۱۰

مُسلمان بھائی بھائی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واعتصموا بحبل اللہ	۴	اٰل عمرٰن	۱۰۳
ونزعنا ما فی صدورھم	۱۴	الحجر	۴۷
وان تخالطوھم	۲	البقرہ	۲۲۰
فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ	۱۰	التوبۃ	۱۱
ادعوھم لاٰبآئھم	۲۱	الاحزاب	۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما المؤمنون اخوۃ	۲۶	الحجرٰت	۱۰
فمن عفی لہ	۲	البقرہ	۱۲۸
ربنا اغفر لنا ولاخواننا	۲۸	الحشر	۱۰
مسلمان دوستوں کے یہاں کھانے کا حکم			
لیس علی الاعمٰی حرج	۱۸	النور	۶۱
مخلوقِ خدا پر مہربانی			
تعاونوا علی البرّ	۶	المائدہ	۲
کافر رشتہ داروں سے دوستی نہیں کیجا سکتی			
یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم	۱۰	التوبۃ	۲۳
نافرمان بیویوں سے قطع تعلق			
والّٰتی تخافون نشوزھنّ	۵	النسآء	۳۴
جاہلوں سے قطع تعلق			
واذا خاطبھم الجٰھلون	۱۹	الفرقان	۶۳
مسلمان گنہگاروں سے قطع تعلق			
وعلی الثلٰثۃ الذین خلفوا	۱۱	التوبۃ	۱۱۸
کافروں اور مشرکوں سے قطع تعلقی			
واذ قال ابرٰھیم	۲۵	الزخرف	۲۶
فلما تبین لہ انہ عدو للّٰہ	۱۱	التوبہ	۱۱۴
واصبر علی ما یقولون	۲۹	المزمل	۱۰
یتیموں کے مال کی حفاظت			
ولا تقربوا مال الیتیم	۸	الانعام	۱۵۲
ولا تقربوا مال الیتیم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴
یتیم کا اکرام کرے			
کلا بل لا تکرمون الیتیم	۳۰	الفجر	۱۷
یتیم کو نہ ڈانٹے			
فاما الیتیم فلا تقھر	۳۰	الضحیٰ	۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یتیم کو اپنے یہاں پناہ دے			
الم یجدک یتیما فاٰوٰی	۳۰	الضحیٰ	۶
یتیم کو دھکا نہ دے			
فذٰلک الذی یدع الیتیم	۳۰	الماعون	۲
یتیم و مسکین کو کھانا کھلائے			
ویطعمون الطعام علی حبہ	۲۹	الدھر	۸
او اطعٰم فی یوم	۳۰	البلد	۱۴/۱۵
یتیموں کے ساتھ انصاف کرو			
وان خفتم ان لا تقسطوا	۴	النسآء	۲
یتیموں کا مال ظلماً نہ کھاؤ			
واٰتوا الیتٰمیٰ	۴	النسآء	۳
ان الذین یاکلون اموال الیتٰمیٰ	۴	〃	۱۰
جب یتیم سنِ رشد کو پہنچ جائیں تو مال انکے حوالے کر دو۔			
وابتلوا الیتٰمیٰ	۴	النسآء	۶
اگر مالِ وراثت تقسیم کرتے وقت یتیم و مسکین آجائیں تو انہیں کچھ دیدو۔ تیجہ و چہلم کا ثبوت			
واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ	۴	النسآء	۸
والدین کی نیکی یتیم اولاد کے کام آتی ہے			
واما الجدار فکان لغلٰمین	۱۶	الکھف	۸۲
یتیموں کی خیر خواہی میں انھیں اپنے کھانے پینے میں شریک کرو۔			
ویسئلونک عن الیتٰمیٰ	۲	البقرہ	۲۲۰
مخلوقِ خدا پر مہربانی			
وتعاونوا علی البرّ	۶	المائدہ	۲
فاصلحوا بین اخویکم	۲۶	الحجرٰت	۱۰

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
بری صحبت سے بچو			
فلا تقعد بعد الذکریٰ	۷	الانعام	۶۸
فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا	۵	النسآء	۱۴۰
وقیضنا لھم	۲۴	حم السجدۃ	۲۵
انکم رضیتم	۱۰	التوبہ	۸۳
لا تقم فیہ ابدا	۱۱	〃	۱۰۸
بروں کی صحبت سے بچو اور ان کی گالی کا جواب نہ دو۔			
واذا مروا باللغو مروا کراما	۱۹	الفرقان	۷۲
نیکوں کی صحبت اختیار کرو۔			
ولا تطرد الذین	۷	الانعام	۵۲
وما انا بطارد المؤمنین	۱۹	الشعراء	۱۱۴
وان احد من المشرکین	۱۰	التوبۃ	۶
لمسجد اسس علی التقوی	۱۱	〃	۱۰۸
یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ	۱۱	التوبۃ	۱۱۹
بری اولاد اور بری بیوی سے حذر			
یاایھا الذین اٰمنوا ان من ازواجکم	۲۸	التغابن	۱۴
اولاد اور بیوی کی غلطیوں سے درگذر			
یاایھا الذین اٰمنوا ان من ازواجکم	۲۸	التغابن	۱۴
مسلمان ایک دوسرے کے مددگار ہیں			
والمؤمنون والمؤمنٰت بعضھم	۱۰	التوبۃ	۷۱
اللہ کے لئے دوستی اور دشمنی اگر باپ بھی کفر کرے تو اس سے دوستی نہیں			
یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم	۱۰	التوبۃ	۲۳
لا تجد قوما یؤمنون باللّٰہ	۲۸	المجادلہ	۲۲
الم تر الی الذین تولوا	۲۸	〃	۱۴/۲۵
یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا	۲۸	الممتحنہ	۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا لاتتولوا	۲۸	الممتحنہ	۱۳

مہاجرین سے دوستی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین تبوءُ الدار	۲۸	الحشر	۹

انصار کی عظمت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین تبوءُ الدار والایمان	۲۸	الحشر	۹

اللہ کے دُشمنوں سے کھلی دُشمنی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ قالوا لقومھم انا برءٰٓؤا منکم	۲۸	الممتحنہ	۴

خدا کے دُشمنوں سے کھلی دُشمنی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا النبی جاھد الکفار	۲۸	التحریم	۹
یاایھا الذین امنوا قاتلوا	۱۱	التوبۃ	۲۳
اشدآء علی الکفار	۲۶	الفتح	۲۹

مسلمانوں پر رحمت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
بالمؤمنین رءُوف رحیم	۱۱	التوبۃ	۱۲۸
رحماء بینھم	۲۶	الفتح	۲۹
فبما رحمۃ من اللہ	۴	آل عمران	۱۵۹

تبلیغ کے وقت نرم گفتاری

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فقولا لہ قولا لینا	۱۶	طٰہٰ	۴۴
ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ	۱۴	النحل	۱۲۵
ادفع بالتی ھی احسن	۲۴	حٰم السجدۃ	۳۴/۳۵

معاشی مسائل
مرد اور عورت دونوں کما سکتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للرجال نصیب مما اکتسبوا	۵	النسآء	۳۲
یاایھا الذین امنوا انفقوا	۳	البقرہ	۲۶۷

رات اور دِن میں تجارت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن رحمتہٖ جعل لکم الیل والنھار	۲۰	القصص	۷۳

سفر میں تجارت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واخرون یضربون	۲۹	المزمل	۲۰

سُود حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واحل اللہ البیع وحرم الربٰوا	۳	البقرہ	۲۷۵

سُود میں برکت نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یمحق اللہ الربٰوا	۳	البقرہ	۲۷۶

سُود در سُود بھی حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا لا تاکلوا الربٰوا	۴	آل عمران	۱۳۰

سُود دُنیا میں بڑھ سکتا ہے لیکن آخرت میں نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما اتیتم من ربًا	۲۱	الروم	۳۹

سُود خوروں سے اللہ تعالےٰ کی جنگ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذنوا بحرب من اللہ	۳	البقرہ	۲۷۹

سُود اور اس کے نقصانات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین یاکلون الربٰوا	۳	البقرہ	۲۷۵
یاایھا الذین امنوا	۴	آل عمران	۱۳۰
واخذھم الربٰوا	۶	النساء	۱۶۱

سُود فوجداری جرم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا	۳	البقرہ	۲۷۸

اجارہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یابت استاجرہ	۲۰	القصص	۲۶

مزدور کی مزدوری دی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیجزیک اجر ما سقیت لنا	۲۰	القصص	۲۵

مزدور قوی اور امین بہتر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان خیر من استاجرت القوی الامین	۲۰	القصص	۲۶

اجارہ کا وقت مقرر کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
علی ان تاجرنی ثمنی حجج	۲۰	القصص	۲۷

مزدور چاہے مزدوری لے چاہے نہ لے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لو شئت لتخذت علیہ اجرا	۱۶	الکھف	۷۷

یتیموں کا کام مُفت کرنا بہتر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما الجدار فکان لغلمین	۱۶	الکھف	۸۲

دیوار کی مرمت جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما الجدار	۱۶	الکھف	۸۲

دایہ کو اجرت دی جائے گی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلاجناح علیکم	۲	البقرہ	۲۳۳
یکفلونہ لکم وھم لہ نٰصحون	۲۰	القصص	۱۲

دُودھ چھڑانے والی کو ضرر نہ دیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لاتضار والدۃ بولدھا	۲	البقرہ	۲۳۳

اِسلامی معیشت کا فلسفہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ان ربی یبسط الرزق	۲۲	السبا	۳۶
اللہ یبسط الرزق لمن یشاء	۱۳	الرعد	۲۶
ان ربک یبسط الرزق	۱۵	بنی اسرائیل	۳۰
اللہ یبسط الرزق	۲۱	العنکبوت	۶۲
اولم یروا ان اللہ یبسط	۲۱	الروم	۳۷
اولم یعلموا ان اللہ	۲۴	الزمر	۵۲
لہ مقالید السمٰوٰت	۲۵	الشوریٰ	۱۲
اھم یقسمون رحمۃ ربک	۲۵	الزخرف	۳۲
ومن قدر علیہ رزقہ	۲۸	الطلاق	۷

مال جمع کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا ان کثیرا	۱۰	التوبہ	۳۴
ولا تقتلوا اولادکم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۱
واذا مسکم الضر فی البحر	۱۵	〃	۶۷/۷۰
اوفوا الکیل ولا تکونوا	۱۹	الشعراء	۱۸۱
اولم یروا ان اللہ	۲۱	الروم	۳۷/۴۰
ان قارون کان	۲۰	القصص	۷۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اولم نمکن لهم	۲۰	القصص	۵۷
فی جنت وعیون	۱۹	الشعراء	۱۴۷

زیور کی زکوٰۃ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اومن ینشؤ افی الحلیة	۲۵	الزخرف	۱۸

مُعاشی نظام اور سوشلزم (اشتراکیت کے بُنیادی اُصولوں کی نفی)

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان لیس للانسان الاماسعٰی	۲۷	النجم	۳۹
ءانتم تزرعونه	۲۷	الواقعه	۶۴
وما افاء الله علی	۲۸	الحشر	۶
الذی جمع مالا وعدده	۳۰	الهمزه	۲
الذی یؤتی ماله	۳۰	الیل	۱۸
ومایغنی عنه	۳۰	〃	۱۱
فامامن اعطی	۳۰	〃	۵
یقول اهلکت مالا	۳۰	البلد	۶
وتحبون المال حبا جما	۳۰	الفجر	۲۰
ویل للمطففین الذین	۳۰	المطففین	۱
ویطعمون الطعام	۲۹	الدهر	۸
ولم نک نطعم	۲۹	المدثر	۴۴
تدعوامن ادبر	۲۹	المعارج	۱۷
انابلونهم کمابلونا	۲۹	القلم	۱۷
مااغنی عنی مالیه	۲۹	الحاقة	۲۸

سوشلزم کی نفی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ان ربی یبسط الرزق	۲۲	السبا	۳۹
اولم یعلموا	۲۴	الزمر	۵۲
ان یشا یسکن	۲۵	الشوریٰ	۳۳

اسلامی مملکت کے فرائض

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واجعل لی من لدنک	۱۵	بنی اسرائیل	۸۰
شرع لکم من الدین	۲۵	الشوریٰ	۱۳
وامروا بالمعروف	۱۷	الحج	۴۱

اسلامی مملکت کی تعلیمی پالیسی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وماکان المؤمنون لینفروا	۱۱	التوبة	۱۲۲
واذکرن مایتلی فی بیوتکن	۲۲	الاحزاب	۳۴

معاشی ومعاشرتی پالیسی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتقتلوا اولادکم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۱

داخلی وخارجی پالیسی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واوفوا بالعهد	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴

منافقین کے بارے میں پالیسی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها النبی جاهد الکفار	۱۰	التوبة	۷۳
یاایها الذین امنوا قاتلوا	۱۱	〃	۱۲۳

اِسلامی ریاست کے اُصول

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وماکان لمؤمن ولامؤمنة	۲۲	الاحزاب	۳۶
وامرهم شوریٰ بینهم	۲۵	الشوریٰ	۳۸
فلذلک فادع	۲۵	〃	۱۵

حاکمیت اللہ ہی کی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یولج الیل فی النهار	۲۲	فاطر	۱۳

فرمانروائی کے اوصاف

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰداود اناجعلنک خلیفة	۲۳	ص	۲۶
والذین اذا اصابهم	۲۵	الشوریٰ	۳۹

امیر ہی امیر صلوٰۃ بھی ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا کنت فیهم	۵	النساء	۱۰۲

مطلق العنان حکمرانوں کا کردار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاستخف قومه	۲۵	الزخرف	۵۴

اطاعتِ امیر کی حدود

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتطع منهم	۲۹	الدهر	۲۴

اِسلامی ریاست کی ذمہ داریاں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل اطیعوا الله	۱۸	النور	۵۴/۵۷

امیر شراب بند کرائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین امنوا انما الخمر	۷	المائدة	۹۰

زنا کو ختم کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتقربوا الزنی	۱۵	بنی اسرائیل	۳۲

دستورِ اسلامی کی پہلی شق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین امنوا اطیعوا الله	۵	النساء	۵۹

مجرموں کو مُعاف نہیں کیا جاسکتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتاخذکم بهما رافة	۱۸	النور	۲

دُشمنانِ اِسلام کو پنپنے سے روکنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لئن لم ینته المنفقون	۲۲	الاحزاب	۶۰/۶۲

کارکنوں کے اوصاف

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین ان مکنٰهم فی الارض	۱۷	الحج	۴۱

خاندان کی اہمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وات ذاالقربیٰ	۱۵	بنی اسرائیل	۲۶

یتامیٰ کے حقوق کی نگرانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتقربوا مال الیتیم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴

محکوم مسلمانوں کی مدد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا علی قوم بینکم	۱۰	الانفال	۷۲

حکمران تجارت کو بے ایمانیوں سے پاک رکھنے کے اقدام کریں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واوفوا الکیل اذا کلتم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۵

حکمران تکبر سے بچیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتمش فی الارض مرحا	۱۵	بنی اسرائیل	۳۷

معاہدے کی پابندی تمام باشندوں پر لازم ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان استنصروکم	۱۰	الانفال	۷۲

بین الاقوامی معاہدات کا احترام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان العهد کان مسئولا	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴

بین الاقوامی سیاست ولیرانہ ہونی چاہیئے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان یرید وان یخدعوک	١٠	الانفال	٦٢

تحقیق کے بغیر کارروائی منع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان السمع والبصر	١٥	بنی اسرائیل	٣٦

بین الاقوامی پیچیدگیوں سے بچانا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین امنوا	١٠	الانفال	٧٢

معاہدات کا احترام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان کان من قوم بینکم	٥	النساء	٩٢
واما تخافن من قوم	١٠	الانفال	٥٨
الا علی قوم بینکم	١٠	″	٧٢
الذین عٰھدتم	١٠	التوبہ	٣
کیف یکون للمشرکین	١٠	″	٧
واوفوا بعھد اللہ	١٤	النحل	٩١
واوفوا بالعھد	١٥	بنی اسرائیل	٣٤
ولا تشتروا بعھد اللہ	١٤	النحل	٩٥

معاہدات کی پابندی کی شرط

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کیف وان یظھروا	١٠	التوبہ	٨

معاہدہ شکن کے ساتھ معاہدہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
برآءۃ من اللہ ورسولہ	١٠	التوبۃ	١
الا تقاتلون قوما	١٠	″	١٣
فاما تثقفنھم فی الحرب	١٠	الانفال	٥٧

ضابطہ عدالت
اصل فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واللہ یحکم لا معقب لحکمہ	١٣	الرعد	٤١
ان ربک یقضی بینھم	٢٠	النمل	٧٨
ومن لم یحکم بما انزل اللہ	٦	المائدہ	٤٤/٤٥

حضور کے فیصلے ہمیشہ صحیح ہوا کرتے تھے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لتحکم بین الناس	٥	النساء	١٠٥

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو فیصلہ کا اختیار دیا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ	٣	آل عمران	٧٩

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاحکم بینھم	٦	المائدہ	٤٨
وان احکم	٦	″	٤٩

فیصلہ انصاف سے کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاحکم بیننا بالحق ولا تشطط	٢٣	صٓ	٢٢

قاضی خواہش نفس کی پیروی نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تتبع الھوی	٢٣	صٓ	٢٦

فیصلہ خلاف انصاف نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حکمتم بین الناس	٥	النسآء	٥٨

قاضی سے غلط فیصلے پر مواخذہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وداود وسلیمٰن اذ یحکمٰن	١٧	الانبیآء	٧٨/٧٩

زمانہ جاہلیت کے فیصلے نافذ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
افحکم الجاھلیۃ یبغون	٦	المائدہ	٥٠

سمن پر حاضر نہ ہونا جرم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا دعوا الی اللہ	١٨	النور	٤٨

عدالت کا اسلامی طریق کار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا انزلنا الیک الکتب	٥	النساء	١٠٦

عدالت کی طرف سے پنچ کا قانون

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان خفتم شقاق بینھما	٥	النساء	٣٥

یہودیوں کے مقدمات سننے کا اختیار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
سمّٰعون للکذب	٦	المائدہ	٤٢

قرآن کی روشنی میں فیصلہ نہ کرنے والے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیحکم اھل الانجیل	٦	المائدہ	٤٧

رشوت حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتدلوا بھا الی الحکام	٢	البقرہ	١٨٨
اکلون للسحت	٦	المائدہ	٤٢
واکلھم السحت	٦	″	٦٢
ولا تاکلوا اموالکم	٢	البقرہ	١٨٨

سب سے بڑی شہادت اللہ کی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ای شیء اکبر شھادۃ	٧	الانعام	١٩

شہادت چھپانا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اظلم ممن کتم شھادۃ	١	البقرہ	١٤٠
ولا تکتموا الشھادۃ	٣	″	٢٨٣
ولا نکتم شھادۃ اللہ	٧	المائدہ	١٠٦

شہادت کا نصاب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واستشھدوا شھیدین من رجالکم	٣	البقرہ	٢٨٢
اثنن ذوا عدل منکم	٧	المائدہ	١٠٦

جھوٹے کی گواہی رد ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان عثر علی انھما استحقا	٧	المائدہ	١٠٧

فاسق کی خبر اور گواہی معتبر نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان جاءکم فاسق بنبا	٢٦	الحجرٰت	٦

جھوٹی گواہی حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واجتنبوا قول الزور	١٧	الحج	٣٠
والذین لا یشھدون الزور	١٩	الفرقان	٧٢

گواہ عادل ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ممن ترضون من الشھدآء	٣	البقرہ	٢٨٢
کونوا قوامین بالقسط	٥	النساء	١٣٥
اثنن ذوا عدل منکم	٧	المائدہ	١٠٦
شھدآء بالقسط	٦	″	٨

گواہ گواہی سے انکار نہیں کر سکتے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان تلوا او تعرضوا	٥	النساء	١٣٥
ولا یاب الشھدآء اذا ما دعوا	٣	البقرہ	٢٨٢

گواہ کو نقصان پہنچانا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یضار کاتب ولا شھید	٣	البقرہ	٢٨٢

گواہی میں ہیر پھیر منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان تلوٗا او تعرضوا	۵	النساء	۱۳۵

دشمن کے خلاف بھی گواہی میں انصاف ضروری ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کونوا قوامین للہ شھدآء بالقسط	۶	المائدہ	۸

مدعی یا مدعی علیہ کے مالدار یا فقیر ہونے سے گواہی پر اثر نہ پڑے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان یکن غنیًا او فقیرًا	۵	النساء	۱۳۵

زنا کی شہادت کا نصاب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم لم یاتوا باربعۃ شھدآء	۱۸	النور	۴
لولا جاءو علیہ باربعۃ شھدآء	۱۸	〃	۱۳

حلف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فیقسمٰن باللہ لشھادتنا	۷	المائدہ	۱۰۷
یحلفون باللہ ان اردنا	۵	النساء	۶۲
سیحلفون باللہ لو استطعنا	۱۰	التوبۃ	۴۲
ویحلفون باللہ انھم لمنکم	۱۰	〃	۵۶
یحلفون باللہ لکم لیرضوکم	۱۰	〃	۶۲
وتاللہ لاکیدن اصنامکم	۱۷	الانبیآء	۵۷

اقرار کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیملل الذی علیہ الحق	۳	البقرہ	۲۸۲
ءاقررتم واخذتم	۳	ال عمرٰن	۸۱
کونوا قوامین	۵	النساء	۳۵

وکالت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فابعثوا احدکم	۱۵	الکھف	۱۹

افتاء کے مسائل
اصل فتویٰ اللہ تعالیٰ کا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل اللہ یفتیکم فیھن	۵	النساء	۱۲۷
قل اللہ یفتیکم فی الکلٰلۃ	۶	〃	۱۷۶

علماء سے سوال کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون	۱۴	النحل	۴۳

علماء اجتہاد و استنباط کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم	۵	النساء	۸۳

پنچ بنانا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فابعثوا حکما من اھلہ	۵	النساء	۳۵
یحکم بہ ذوا عدل منکم	۷	المائدۃ	۹۵
ام لھم شرکؤا	۲۵	الشوریٰ	۲۱

اقتدار اعلیٰ اللہ ہی کا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لہ ملک السموات	۲۷	الحدید	۲
ھو اللہ الذی	۲۸	الحشر	۲۳

دستور اسلامی میں اولیت اللہ اور رسول کے حکم کو ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین امنوا لا تقدموا	۲۶	الحجرٰت	۱

اللہ کی قانونی حاکمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الحکم الا للہ	۱۲	یوسف	۴۰
وقضیٰ ربك	۱۵	بنی اسرائیل	۲۳
فسبحٰن الذی بیدہ	۲۳	یٰسٓ	۸۳
وما اختلفتم فیہ	۲۵	الشوریٰ	۱۰
لہ مقالید السمٰوٰت	۲۵	〃	۱۲

قانون سازی کا اختیار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اتخذوا احبارھم	۱۰	التوبۃ	۳۱
یایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ	۱۱	یونس	۵۷
ولا تقولوا لما	۱۴	النحل	۱۱۶

عدلیہ و مقننہ اللہ تعالیٰ و رسول کے احکام کی پابند

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ	۲۲	الاحزاب	۳۶

احکام الٰہی کے خلاف قانون سازی کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ذلك لتؤمنوا باللہ ورسولہ	۲۸	المجادلہ	۴

غیر اسلامی قوانین بنانا اور انھیں افضل سمجھنا کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین یحادون اللہ	۲۸	المجادلہ	۵

کن لوگوں کی اطاعت کی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تطع من اغفلنا قلبہ	۱۵	الکھف	۲۸
فلا تطع الکافرین	۱۹	الفرقان	۵۲
ولا تطیعوا امر المسرفین	۱۹	الشعراء	۱۵۱

خلافت کا صحیح مفہوم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰداؤد انا جعلنٰك	۲۳	صٓ	۲۶

اسلامی معاشرے کی رکنیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان تابوا واقاموا	۱۰	التوبہ	۱۱

قانونی و حقیقی مسلمان کا فرق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وجاء المعذرون	۱۰	التوبہ	۹۰

مملکت کے واجبات رعایا پر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین امنوا من بعد وھاجروا	۱۰	الانفال	۷۵

مملکت کن لوگوں کی ولی ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین امنوا وھاجروا	۱۰	الانفال	۷۲

شوریٰ کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین استجابوا	۲۵	الشوریٰ	۳۸

دستور اسلامی میں نماز اور روزہ کی اہمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان تابوا واقاموا	۱۰	التوبۃ	۵

اسلام میں اصول قانون اور اصولی احکام حلال و حرام قرار دینے کا حق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ارءیتم ما انزل اللہ	۱۱	یونس	۵۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویحل لهم الطیبت	۹	الاعراف	۱۵۷
ولا تقولوا لما تصف	۱۴	النحل	۱۱۶

کفار حیلے سے قانونِ الٰہی بدلتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما النسیٓء زیادۃ	۱۰	التوبۃ	۳۷

گمان علم کی جگہ نہیں لے سکتا،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقل اعملوا فسیری اللہ	۱۱	التوبۃ	۱۰۵

گمان پر کسی کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکتی،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما یتبع اکثرهم	۱۱	یونس	۳۶

ایمان لانے پر جبر نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لو شآء ربك	۱۱	یونس	۹۹

زبردستی کرایا ہوا گناہ جرم نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من کفر باللہ من بعد ایمانہ	۱۴	النحل	۱۰۶

اصل سے زیادہ بدلہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان عاقبتم فعاقبوا	۱۴	النحل	۱۲۶

ظالموں کی مدد جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال رب بما انعمت	۲۰	القصص	۱۷

کوئی شخص دوسرے کے فعل کا ذمہ دار نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقال الذین کفروا	۲۰	العنکبوت	۱۲

قرآن اللہ کا قانون ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
شرع لکم من الدین	۲۵	الشوریٰ	۱۳

قانونِ حقوق اور اہلِ ایمان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من المؤمنین رجال	۲۱	الاحزاب	۲۳

کسی پر دوسرے کے عمل کی ذمہ داری نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تزر وازرۃ	۲۲	فاطر	۱۸
ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم	۲۳	الزمر	۷
وان لیس للانسان	۲۷	النجم	۳۸

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لن تغنی عنهم	۲۸	المجادلۃ	۱۷

قرآن مکمل ضابطۂ حیات ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانزلنا الیك الکتب	۶	المائدہ	۴۸

قانون کی اصل بنیاد عدل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وامرت لاعدل	۲۵	الشوریٰ	۱۵

اللہ تعالےٰ و رسول کے سامنے آزادی رائے کا حق نہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ	۲۲	الاحزاب	۳۶

غیر معتبر خبر پر کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین اٰمنوا ان جآءکم	۲۶	الحجرٰت	۶

نیکوں کے لئے انعام بروں کے لیے سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
هل اتٰك حدیث ضیف ابرٰهیم	۲۶	الذٰریٰت	۲۴

اسلامی تہذیب و ثقافت

مغنیہ کا گانا سننا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن الناس من	۲۱	لقمٰن	۶

تصاویر اور مجسموں کی حرمت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یعملون له ما یشآء	۲۲	السبا	۱۳

متبنیٰ حقیقی اولاد نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما جعل ادعیآءکم	۲۱	الاحزاب	۴

متبنیٰ کو حقیقی باپ سے منسوب کیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ادعوهم لاٰبآئهم	۲۱	الاحزاب	۵

معاشرے میں میل جول کے احکام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین اٰمنوا	۲۲	الاحزاب	۵۳

مقاماتِ مقدسہ کا ادب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وادخلوا الباب سجدا	۱	البقرہ	۵۸

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاخلع نعلیك	۱۶	طٰهٰ	۱۲
لا اقسم بهذا البلد	۳۰	البلد	۱
وهذا البلد الامین	۳۰	التین	۳
واتخذوا من مقام ابرٰهیم	۱	البقرۃ	۱۲۵
ان الصفا والمروۃ	۲	البقرۃ	۱۵۸

جوتے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاخلع نعلیك	۱۶	طٰهٰ	۱۲

بیٹھنے، سونے اور چلنے پھرنے کے آداب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تمش فی الارض مرحا	۲۱	لقمٰن	۱۸
ولا تمش فی الارض مرحا	۱۵	بنی اسرآءیل	۳۷
وعباد الرحمٰن الذین	۱۹	الفرقان	۶۳

مجلس میں کشائش پیدا کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین اٰمنوا اذا قیل لکم	۲۸	المجادلۃ	۱۱

اگر کھڑے ہونے کو کہا جائے تو کھڑے ہو جاؤ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا قیل انشزوا فانشزوا	۲۸	المجادلۃ	۱۱

کسی کا برا نام نہ رکھیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تنابزوا بالالقاب	۲۶	الحجرٰت	۱۱

پیدائش سے پہلے نام رکھنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اسمه یحیی لم نجعل له من قبل سمیا	۱۶	مریم	۷
ان اللہ یبشرك بیحیی	۳	اٰل عمرٰن	۳۹

پیدائش کے فوراً بعد نام رکھنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانی سمیتها مریم	۳	اٰل عمرٰن	۳۶

ماں اپنے بیٹے بیٹی کا نام رکھے تو جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانی سمیتها مریم	۳	اٰل عمرٰن	۳۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر نہ پکاریں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا تجعلوا دعآء الرسول	۱۸	النور	۶۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اللہ تعالیٰ کے اچھے نام ہیں			
وللہ الاسمآء الحسنٰی	۹	الاعراف	۱۸۰
اسلامی نظامِ معاشرت			
کم ناپنا تولنا حرام ہے			
فاوفوا الکیل والمیزان	۸	الاعراف	۸۵
ولا تنقصوا المکیال	۱۲	ھود	۸۴
اوزان کی نگرانی حکومت کا فرض ہے			
واوفوا الکیل اذا کلتم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۵
معاشرے کو بگاڑنے والے ذرائع کی روک تھام			
واذا اردنا ان نھلك	۱۵	بنی اسرائیل	۱۶
ولا تقربوا الزنٰی	۱۵	"	۳۲
باہمی زندگی			
لیس علی الاعمٰی	۱۸	النور	۶۱
لہو ولعب کا بیان			
ومن الناس من یشتری	۲۱	لقمٰن	۶
اعلموا انما الحیوۃ الدنیا	۲۷	الحدید	۲۰
ریاضت کیلئے کھیل جائز ہے			
یرتع ویلعب	۱۲	یوسف	۱۲
سترِ عورت فرض ہے			
خذوا زینتکم عند کل مسجد	۸	الاعراف	۳۱
قیلولہ کرتے وقت اور رات میں کپڑے اتار کر سو سکتا ہے			
وحین تضعون ثیابکم من الظھیرۃ	۱۸	النور	۵۸
زیور عورتوں کے لیئے ہے			
اومن ینشؤا فی الحلیۃ	۲۵	الزخرف	۱۸

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یبدین زینتھن	۱۸	النور	۳۱
پاؤں میں زیور			
ولا یضربن بارجلھن	۱۸	النور	۳۱
غیر محارم کے سامنے زیوروں کی نمائش منع ہے			
ولا یبدین زینتھن	۱۸	النور	۳۱
سلام کا بیان			
سلام کرنے کا حکم			
اذا حییتم بتحیۃ	۵	النساء	۸۶
فاذا دخلتم بیوتا فسلموا	۱۸	النور	۶۱
تحیتھم فیھا سلام	۱۳	ابرٰھیم	۲۳
صرف لفظ سلام یا "سلاماً" کافی ہے۔			
اھبط بسلام منا	۱۲	ھود	۴۸
قالوا سلمًا قال سلم	۱۲	ھود	۶۹
جو کسی کو سلام کہے اسے دُنیاوی لالچ میں کافر کہنا جائز نہیں			
ولا تقولوا لمن القٰی	۵	النساء	۹۴
اگر اشتباہ ہو تو سلام کرنے والے کی تحقیق کرے			
ولا تقولوا لمن القٰی	۵	النساء	۹۴
سلام متارکہ			
سلم علیکم لا نبتغی الجٰھلین	۲۰	القصص	۵۵
سلم علیك	۱۶	مریم	۴۷
اہلِ ایمان پر سلام کا حکم			
واذا جآءك الذین	۷	الانعام	۵۴
لفظ سلام علیکم کہہ سکتے ہیں			
سلم علیکم ادخلوا الجنۃ	۱۴	النحل	۳۲
السلام علیکم بھی کہہ سکتے ہیں			
والسلم علی	۱۶	مریم	۳۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
غلط سلام کرنا منع ہے			
واذا جآءوك حیوك	۲۸	المجادلۃ	۸
انبیاء پر یوم ولادت، یوم وفات اور یوم قیامت سلام ہے			
وسلم علیہ	۱۶	مریم	۱۵
والسلم علی	۱۶	مریم	۳۳
وترکنا علیھما فی الاخرین	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۱۹
وترکنا علیہ فی الاخرین	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۲۹
علاج کا بیان			
بیمار کو اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتا ہے			
واذا مرضت فھو یشفین	۱۹	الشعراء	۸۰
شہد میں شفاء ہے			
فیہ شفآء للناس	۱۴	النحل	۶۹
ماکولات و مشروبات			
شراب میں ضرر نفع سے زیادہ ہے			
واثمھما اکبر من نفعھما	۲	البقرۃ	۲۱۹
شراب کی حرمت			
یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر	۷	المائدۃ	۹۰/۹۲
تتخذون منہ سکرا	۱۴	النحل	۶۷
والاثم والبغی	۸	الاعراف	۳۳
نشہ کی حالت میں نماز حرام ہے			
لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکٰری	۵	النسآء	۴۳
آرائش اور کھانے پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں			
قل من حرم	۸	الاعراف	۳۲
پانی پینے کا بیان			
ھذا مغتسل بارد و شراب	۲۳	صٓ	۴۲

چشمہ کا پانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد علم کل اناس مشربھم	۱	البقرۃ	۶۰
قد علم کل اناس	۹	الاعراف	۱۶۰

کنوئیں کا پانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولکم شرب یوم معلوم	۱۹	الشعراء	۱۵۵
کل شرب محتضر	۲۷	القمر	۲۸
فارسلوا واردھم	۱۲	یوسف	۱۹

بارش کا پانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھو الذی انزل من السماء	۱۴	النحل	۱۰

ضیافت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ضیف ابراھیم المکرمین	۲۶	الذاریت	۲۴
فما لبث ان جاء بعجل	۱۲	ھود	۶۹
ونبئھم عن ضیف ابراھیم	۱۴	الحجر	۵۱

پانی پینے کے لئے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھو الذی انزل من السماء	۱۴	النحل	۱۰
قال ان اللہ مبتلیکم بنھر	۲	البقرۃ	۲۴۹

دودھ پینا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان لکم فی الانعام	۱۴	النحل	۶۶

شہد پینا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واوحی ربک الی النحل	۱۴	النحل	۶۸

پاکیزہ چیزیں کھائیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الرسل کلوا من الطیبت	۱۸	المؤمنون	۵۱
یایھا الذین امنوا	۲	البقرۃ	۱۷۲

خرید و فروخت کا بیان — بیع حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واحل اللہ البیع وحرم الربوا	۳	البقرۃ	۲۷۵

تجارت رضامندی سے ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم	۵	النساء	۲۹

باطل طریقوں سے مال کھانا جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل	۵	النساء	۲۹
ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل	۲	البقرۃ	۱۸۸
وکلوا مما رزقکم اللہ	۷	المائدہ	۸۸

تجارت ذکرِ الٰہی سے نہ روکے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
رجال لا تلھیھم	۱۸	النور	۳۷

خدا اور رسول اور جہاد کی محبت تجارت سے بہتر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتجارۃ تخشون کسادھا	۱۰	التوبۃ	۲۴

صحیح ناپ تول کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واوفوا الکیل والمیزان بالقسط	۸	الانعام	۱۵۲
فاوفوا الکیل والمیزان	۸	الاعراف	۸۵
ولا تنقصوا المکیال	۱۲	ھود	۸۴
اوفوا المکیال	۱۲	ھود	۸۵
واوفوا الکیل	۱۵	بنی اسرائیل	۳۵
واقیموا الوزن	۲۷	الرحمٰن	۹
ویل للمطففین	۳۰	المطففین	۱/۳

بیع و شرا میں گواہی مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واشھدوا اذا تبایعتم	۳	البقرۃ	۲۸۲

کتابت مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یضار کاتب	۳	البقرۃ	۲۸۲

سونا اور چاندی لوگوں کے لیے محبوب کر دی گئی۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
زین للناس	۳	آل عمران	۱۴

پاکیزہ کمائی سے زکوٰۃ ادا کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین امنوا انفقوا	۳	البقرۃ	۲۶۷

تجارت کیلئے زمین کے سفر کی اجازت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یستطیعون ضربا	۲	البقرۃ	۲۷۳
واخرون یضربون فی الارض	۲۹	المزمل	۲۰

تجارت کیلئے سمندری سفر جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولتبتغوا من فضلہ	۱۴	النحل	۱۴
لتبتغوا من فضلہ	۱۵	بنی اسرائیل	۶۶
ولتبتغوا من فضلہ	۲۰	القصص	۷۳
لتبتغوا من فضلہ	۲۲	فاطر	۱۲
لتبتغوا من فضلہ	۲۵	الجاثیہ	۱۲

حج کے زمانہ میں تجارت حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان تبتغوا فضلا من ربکم	۲	البقرۃ	۱۹۸

تجارت خدا کا فضل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وابتغوا من فضل اللہ	۲۸	الجمعہ	۱۰
لتبتغوا من فضل اللہ	۱۵	بنی اسرائیل	۱۲
ان تبتغوا فضلا من ربکم	۲	البقرۃ	۱۹۸
ولا یحسبن الذین	۴	آل عمران	۱۸۰
ولتبتغوا من فضلہ	۱۴	النحل	۱۴
ولتبتغوا من فضلہ	۱۵	بنی اسرائیل	۶۶
ولتبتغوا من فضلہ	۲۰	القصص	۷۳
وابتغاؤکم من فضلہ	۲۱	الروم	۲۳
لتبتغوا من فضلہ	۲۲	فاطر	۱۲
لتبتغوا من فضلہ	۲۵	الجاثیہ	۱۲
واللہ فضل بعضکم	۱۴	النحل	۷۱

مرد اور عورت دونوں تجارت کرسکتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للرجال نصیب مما اکتسبوا	۵	النساء	۳۲

اُدھار میں کتابت و شہادت مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین امنوا اذا تداینتم	۳	البقرۃ	۲۸۲
ولا تسئموا	۳	البقرۃ	۲۸۲

دست بدست بیع میں کتابت و شہادت مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان تکون تجارۃ	۳	البقرۃ	۲۸۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تنگ دست کو مہلت دیں			
وان کان ذوعسرة فنظرة	۳	البقرة	۲۸۰
کفالت کا بیان			
وکفلها زکریا	۳	آل عمرٰن	۳۷
علی من یکفله	۱۶	طٰهٰ	۴۰
ایهم یکفل مریم	۳	آل عمرٰن	۴۴
یکفلونه لکم	۲۰	القصص	۱۲
وانا به زعیم	۱۳	یوسف	۷۲
عاریت کا بیان **عاریت نہ دینے پر وعید**			
ویمنعون الماعون	۳۰	الماعون	۷
امانت کا بیان **امانت رکھنا جائز ہے۔**			
ان الله یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت	۵	النسآء	۵۸
امانت جس کی ہے اُسے ادا کی جائے گی			
ان تؤدوا الامٰنٰت	۵	النسآء	۵۸
والذین هم لامٰنٰتهم وعهدهم	۱۸	المؤمنون	۸
فلیؤد الذی اؤتمن	۳	البقرة	۲۸۳
خیانت حرام ہے			
وتخونوا امٰنٰتکم	۹	الانفال	۲۷
امانت کا حامل انسان ہے			
انا عرضنا الامانة	۲۲	الاحزاب	۷۲
غصب کا بیان			
ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل	۲	البقرة	۱۸۸
حلال و حرام جانوروں کا بیان			
حرمت علیکم	۶	المائدة	۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
خنزیر حرام ہے			
انما حرم علیکم	۲	البقرة	۱۷۳
ولحم الخنزیر	۶	المائدة	۳
او لحم خنزیر	۸	الانعام	۱۴۵
لحم الخنزیر	۱۴	النحل	۱۱۵
میتہ حرام ہے			
انما حرم علیکم المیتة	۲	البقرة	۱۷۳
حرمت علیکم المیتة	۶	المائدة	۳
الا ان یکون میتة	۸	الانعام	۱۴۵
انما حرم علیکم المیتة	۱۴	النحل	۱۱۵
منخنقہ (گلا گھونٹا ہوا جانور) حرام ہے			
والمنخنقة	۶	المآئدہ	۳
موقوذۃ (پتھر لکڑی وغیرہ سے مارا ہوا) جانور حرام ہے			
والموقوذة	۶	المآئدة	۳
پہاڑ سے گر کر مرا ہوا جانور حرام ہے			
والمتردیة	۶	المآئدة	۳
سینگ سے مرا ہوا جانور حرام ہے			
والنطیحة	۶	المآئدہ	۳
بھیڑیئے وغیرہ کا کھایا ہوا مُردہ جانور حرام ہے			
وما اکل السبع	۶	المآئدہ	۳
خبیثہ جانور حرام ہے			
ویحرم علیهم الخبائث	۹	الاعراف	۱۵۷
نبی ﷺ نے جسے حرام کیا وہ بھی حرام ہے			
الذین یتبعون	۹	الاعراف	۱۵۷
وما اٰتٰکم الرسول	۲۸	الحشر	۷
من یطع الرسول	۵	النسآء	۸۰
مختلف قسم کے جانور حرام ہیں			
حرمت علیکم المیتة	۶	المآئدہ	۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے			
وما اهل لغیر الله به	۶	المآئدہ	۳
بتوں پر ذبیحہ حرام ہے			
وما ذبح علی النصب	۶	المآئدہ	۳
جس ذبیحہ پر خدا کا نام نہ لیا جائے وہ حرام ہے			
ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله	۸	الانعام	۱۲۱
جس جانور پر ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جائے وہ حرام ہے			
ما اهل لغیر الله به	۶	المآئدہ	۳
او فسقا اهل لغیر الله به	۸	الانعام	۱۴۵
بحیرہ سائبہ وغیرہ جانور حرام ہیں			
ماجعل الله	۷	المآئدہ	۱۰۳
اللہ کے نام پر ذبیحہ حلال ہے			
الا ما ذکیتم	۶	المآئدہ	۳
وطعامکم حل لهم	۶	المآئدة	۵
فکلوا مما ذکر اسم الله علیه	۸	الانعام	۱۱۸
وما لکم الا تاکلوا	۸	〃	۱۱۹
فاذکروا اسم الله	۱۷	الحج	۳۶
لیذکروا اسم الله	۱۷	〃	۳۴
ویذکروا اسم الله	۱۷	الحج	۲۸
آٹھ قسم کے جانور حلال ہیں			
ثمٰنیة ازواج	۸	الانعام	۱۴۳
شکار پر اللہ کا نام لے کر جانور چھوڑنا حلال ہے			
وما علمتم من الجوارح	۶	المآئدہ	۴
قربانی کا بیان			
فصل لربك وانحر	۳۰	الکوثر	۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قربانی صرف اللہ کیلئے ہے			
قل ان صلاتی ونسکی	۸	الانعام	۱۶۲
قربانی کے تین حصے کرے			
فکلوا منہا واطعموا القانع	۱۷	الحج	۳۶
قربانی کا گوشت اور خون اللہ کو پسند نہیں بلکہ تقویٰ پسند ہے			
لن ینال اللہ لحومھا	۱۷	الحج	۳۷
ذبح کے وقت بسم اللہ کے ساتھ اللہ اکبر کہنا۔			
لتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم	۱۷	الحج	۳۷
اونٹ اور گائے کی قربانی شعائر اللہ سے ہے			
والبدن جعلنھا لکم من شعائر اللہ	۱۷	الحج	۳۶
انعام اونٹ گائے بکری وغیرہ کی قربانی کرے			
ولکل امۃ جعلنا	۱۷	الحج	۳۴
واحلت لکم الانعام	۱۷	〃	۳۰
ویذکروا اسم اللہ	۱۷	〃	۲۸
ومن الانعام حمولۃ وفرشا	۸	الانعام	۱۴۲
ذبح کی قربانی			
وفدینہ بذبح عظیم	۲۳	الصفت	۱۰۷
اذ قربا قربانا	۶	المآئدہ	۲۷
پرہیزگاروں کی طرف سے قربانی			
انما یتقبل اللہ من المتقین	۶	المآئدہ	۲۷
حظر و اباحت کا بیان — پاکیزہ چیزیں حلال ہیں			
یایھا الذین امنوا لاتحرموا	۷	المائدہ	۸۷
وکلوا مما رزقکم	۷	〃	۸۸

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والطیبٰت من الرزق	۸	الاعراف	۳۲
ورزقنھم من الطیبٰت	۱۵	بنی اسرائیل	۷۰
حلال چیزیں حرام کرنے سے بھی حرام نہیں ہوتیں۔			
یایھا النبی لم تحرم	۲۸	التحریم	۱
قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم	۲۸	التحریم	۲
الگ الگ کھانا جائز ہے۔			
لیس علیکم جناح	۱۸	النور	۶۱
اکٹھے کھانا جائز ہے			
لیس علیکم	۱۸	النور	۶۱
اپنے رشتہ داروں کے یہاں کھانے میں حرج نہیں			
ولا علیٰ انفسکم	۱۸	النور	۶۱
دوست کے یہاں کھانے میں حرج نہیں			
او صدیقکم	۱۸	النور	۶۱
زندگی بچانے کے لئے کھانا فرض ہے			
ولا تقتلوا انفسکم	۵	النساء	۲۹
جان بچانے کے لئے حرام چیز بھی کھانا حلال ہے۔			
فمن اضطر غیر باغ	۲	البقرۃ	۱۷۳
فمن اضطر غیر باغ	۸	الانعام	۱۴۵
فمن اضطر غیر باغ	۱۴	النحل	۱۱۵
آداب معاشرت — جھوٹے پر خدا کی لعنت			
فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین	۳	آل عمران	۶۱
ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکذبین	۱۸	النور	۷
سچ جھوٹ پر غالب ہے			
بل نقذف بالحق	۱۷	الانبیاء	۱۸

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
جھوٹ بولنے والے ظالم ہیں			
فمن افتریٰ علی اللہ الکذب	۴	آل عمران	۹۴
جھوٹ کھلا گناہ ہے۔			
انظر کیف یفترون	۵	النساء	۵۰
جھوٹ بولنے اور سننے والے فتنہ میں مبتلا ہیں اور ان کے دل پاک نہیں۔			
سمّٰعون للکذب سمّٰعون لقوم	۶	المآئدہ	۴۱
جھوٹے دنیا میں ذلت کا شکار ہیں			
سمّٰعون للکذب	۶	المآئدہ	۴۱
جھوٹ بولنے والے اکثر بے عقل ہیں			
لکن الذین کفروا یفترون	۷	المآئدہ	۱۰۳
جھوٹ بولنے والے کامیاب نہیں			
ان الذین یفترون علی اللہ	۱۱	یونس	۶۹
ان الذین یفترون علی اللہ	۱۴	النحل	۱۱۶
جھوٹے پر عذاب نار ہے			
ولا تصف السنتھم الکذب	۱۴	النحل	۶۲
اعد اللہ لھم عذابا شدیدا	۲۸	المجادلہ	۱۵
جھوٹ بولنے والے بے ایمان ہیں			
انما یفتری الکذب	۱۴	النحل	۱۰۵
جھوٹ بولنے والے ظالم ہیں			
ومن اظلم ممن افتری علی اللہ	۲۸	الصف	۷
گالی مت دو			
ولا تسبوا الذین	۷	الانعام	۱۰۸
کسی کو برا نام نہ دو			
ولا تنابزوا بالالقاب	۲۶	الحجرات	۱۱

ایک دُوسرے کو طعنہ نہ دو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تلمزوا انفسکم	۲۶	الحجرٰت	۱۱

جاسُوسی منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تجسّسوا	۲۶	الحجرٰت	۱۲

غیبت حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یغتب بعضکم بعضا	۲۶	الحجرٰت	۱۲

غیبت کرنا اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ایحب احدکم ان یاکل	۲۶	الحجرٰت	۱۲

حاکم سے کسی کے ظلم کی شکایت کرنا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یحب اللہ	۶	النساء	۱۴۸

غلط باتیں منع ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقف ما لیس لک بہ علم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۶

چیخنا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واغضض من صوتک	۲۱	لقمٰن	۱۹

حاسد کے شر سے پناہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن شر حاسد اذا حسد	۳۰	الفلق	۵

کسی مُسلمان کے خلاف حسد ممنوع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ	۵	النسآء	۳۲

کفار مُسلمانوں سے حسد کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ودّ کثیر من اھل الکتٰب	۱	البقرۃ	۱۰۹

منافق مُسلمانوں کو حاسد بتاتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فسیقولون بل تحسدوننا	۲۶	الفتح	۱۵

غصّہ پی لینا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والکٰظمین الغیظ	۴	اٰل عمرٰن	۱۳۴
ادفع بالتی ھی احسن	۲۴	حٰم السجدۃ	۳۴/۳۶

غصّے کے بعد مُعافی کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا ما غضبوا ھم یغفرون	۲۵	الشورٰی	۳۷

تکبّر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تمش فی الارض	۱۵	بنی اسرائیل	۳۷
ولا تمش فی الارض مرحًا	۲۱	لقمٰن	۱۸

اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اللہ لا یحب من کان مختالا	۵	النسآء	۳۶
ولا تمش فی الارض	۲۱	لقمٰن	۱۸
لا تفرح	۲۰	القصص	۷۶
ولئن اذقنٰہ نعماء	۱۲	ھود	۲۱۹
وانا اذا اذقنا	۲۵	الشورٰی	۴۸
لا یحب کل مختال	۲۷	الحدید	۲۳

کُفار نے تکبر سے ایمان قبول نہ کیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واقسموا باللہ	۲۲	فاطر	۴۲/۴۳
وانی کلما دعوتھم	۲۹	نوح	۷
افکلما جاءکم	۱	البقرۃ	۸۷
قل ارءیتم	۲۶	الاحقاف	۱۰
ثم بعثنا من بعدھم موسٰی	۱۱	یُونس	۷۵
ثم ارسلنا موسٰی واخاہ	۱۸	المؤمنون	۴۵/۴۸
قال الذین استکبروا	۸	الاعراف	۷۶
وقال الذین لا یرجون	۱۹	الفرقان	۲۱

تکبر کرنے والوں پر عذاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما الذین استنکفوا	۶	النساء	۱۷۳
والذین کذبوا	۸	الاعراف	۳۶
ولقد جاءھم	۲۰	العنکبوت	۳۹/۴۰

تکبر کرنے والوں کے لئے آسمانوں کے دروازے بند ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین کذبوا	۸	الاعراف	۴۰

تکبر کرنے والوں کے متبعین پر بھی عذاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وبرزوا للہ	۱۳	ابرٰھیم	۲۱
یقول الذین استضعفوا للذین استکبروا	۲۲	السبا	۳۱/۳۳

مال اور جمعیت پر فخر کرنے والے کی مثال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکان لہ ثمر	۱۵	الکھف	۳۴/۴۲
اعلموا انما الحیوۃ الدنیا	۲۷	الحدید	۲۰

تکبر کرنے والے مجرم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما الذین کفروا	۲۵	الجاثیۃ	۳۱

تکبر کرنے والوں پر مہر لگا دی جاتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کذٰلک یطبع اللہ	۲۴	المؤمن	۳۵

تکبر سے منہ بگاڑنا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تصعر خدک للناس	۲۱	لقمٰن	۱۸

متکبر بخل کرتے ہیں اور بخل کا حکم دیتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واللہ لا یحب	۲۷	الحدید	۲۳/۲۴

گھوڑ دوڑ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ عرض علیہ	۲۳	صٓ	۳۱
والعٰدیٰت ضبحا	۳۰	العٰدیٰت	۱

دکھاوے کا صدقہ باطل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰایھا الذین اٰمنوا لا تبطلوا	۳	البقرۃ	۲۶۴
والذین ینفقون اموالھم	۵	النساء	۳۸

دکھاوے کے صدقے کی مثال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمثلہ کمثل صفوان	۳	البقرۃ	۲۶۴
ایود احدکم ان تکون	۳	〃	۲۶۶

مُسلمانو! ریاکار نہ بنو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تکونوا کالذین خرجوا	۱۰	الانفال	۴۷

ریا منافقوں کی صفت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان المنٰفقین یخٰدعون اللہ	۵	النساء	۱۴۲
الذین ھم یراءون	۳۰	الماعون	۶

ریا شرک خفی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یشرک بعبادۃ ربہ	۱۹	الکہف	۱۱۰

ریا سے بچے اور خالص اللہ کے لیے عبادت کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاعبد اللہ مخلصاً	۲۳	الزمر	۲

ظلم کا بیان
شرک سب سے بڑا ظلم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ قال لقمٰن لابنہ وھو یعظہ یٰبنی لا تشرک	۲۱	لقمٰن	۱۳

ظالم کو قیامت کے دن سخت افسوس ہوگا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویوم یعض الظالم	۱۹	الفرقان	۲۷

قیامت میں ظالم کا کوئی مددگار نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فذوقوا فما للظّٰلمین	۲۲	فاطر	۳۷
ما للظّٰلمین من حمیم	۲۴	المؤمن	۱۸

حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنیوالے ظالم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یتعد حدود اللہ	۲	البقرہ	۲۲۹

مفتری ظالم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن افترٰی علی اللہ الکذب	۴	اٰل عمرٰن	۹۴

کسی کے ظلم کی شکایت حاکم سے جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یحب اللہ الجھر بالسّوٓء	۶	النسآء	۱۴۸

مفتی یا حاکم کے سامنے ظالم کی شکایت جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
خصمٰن بغٰی	۲۳	صٓ	۲۲/۲۴

ظالموں کا ٹھکانہ بُرا ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وبئس مثوی الظّٰلمین	۴	اٰل عمرٰن	۱۵۱
فکان عاقبتھما	۲۸	الحشر	۱۷

ظالم کامیاب نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انہ لا یفلح الظّٰلمون	۷	الانعام	۲۱
انہ لا یفلح الظّٰلمون	۸	الانعام	۱۳۵
انہ لا یفلح الظّٰلمون	۱۲	یوسف	۲۳
فقطع دابر القوم الذین	۷	الانعام	۴۵

ظالموں پر عذابِ قبر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو ترٰی اذ الظّٰلمون	۷	الانعام	۹۳

ظالموں سے دوستی منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوآ	۱۰	التوبۃ	۲۳

ظالموں کو اللہ تعالےٰ نے مہلت دی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تحسبن اللہ	۱۳	ابرٰھیم	۴۲

اے اللہ! مجھے ظالموں میں نہ کر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
رب فلا تجعلنی فی القوم الظّٰلمین	۱۸	المؤمنون	۹۴

ظالموں پر عذاب نازل ہوتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کنا مھلکی القرٰی	۲۰	القصص	۵۹
وان الظّٰلمین لھم عذاب الیم	۲۵	الشورٰی	۲۱

قیامت میں ظالموں کے احوال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو ترٰی اذ الظّٰلمون	۲۲	السبا	۳۱/۳۳
ویوم یعض الظالم علی یدیہ	۱۹	الفرقان	۲۷
ان المجرمین فی عذاب جھنم	۲۵	الزخرف	۷۴

ظالموں کے وعدے جھوٹے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
بل ان یعد الظّٰلمون	۲۲	فاطر	۴۰

قیامت کے دن ظالموں پر لعنت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یوم لا ینفع الظّٰلمین	۲۴	المؤمن	۵۲

ظالموں سے بدلہ لینا جائز ہے اور معاف کرنا افضل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولمن انتصر بعد ظلمہ	۲۵	الشورٰی	۴۱/۴۳

ظالموں کو سزا دینا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما السبیل علی الذین	۲۵	الشورٰی	۴۲

ظالم دُنیا کی طرف لوٹنا چاہیں گے تاکہ توبہ کرسکیں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وترى الظّٰلمین لما راوا العذاب	۲۵	الشورٰی	۴۴/۴۵

ظالموں کے لیئے دردناک عذاب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا اعتدنا للظّٰلمین نارا	۱۵	الکہف	۲۹
ویوم یعض الظالم	۱۹	الفرقان	۲۶/۲۹
کذٰلک اخذ ربک	۱۲	ھود	۱۰۲

ظالموں کو ہدایت نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین	۲۶	الاحقاف	۱۰
واللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین	۲۸	الصف	۷
واللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین	۲۸	الجمعۃ	۵

خدایا مجھے ظالموں سے نجات دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ونجنی من القوم الظّٰلمین	۲۸	التحریم	۱۱

حرمتِ شراب
پہلا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن الخمر	۲	البقرہ	۲۱۹

دوسرا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین اٰمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ	۵	النسآء	۴۳

آخری اور قطعی حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین اٰمنوا انما الخمر	۷	المآئدہ	۹۰

شراب پینا شیطانی فعل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما یرید الشیطٰن	۷	المآئدہ	۹۱
من عمل الشیطٰن	۷	المآئدہ	۹۰

اشاراتِ حرمت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن ثمرٰت النخیل	۱۴	النحل	۶۷

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قمار بازی **پہلا حکم**			
یسئلونک عن الخمر	۲	البقرۃ	۲۱۹
ممانعت کا قطعی حکم			
وان تستقسموا بالازلام	۶	المائدہ	۳
والمیسر والانصاب	۷	"	۹۰
ان افعال شنیعہ سے عداوت			
انما یرید الشیطن	۷	المائدۃ	۹۱
شعر و شاعری **شعراء باطل کی مذمت**			
والشعراء یتبعہم الغاون	۱۹	الشعراء	۲۲۴-۲۲۶
اہل ایمان اور اعمالِ صالح اور ذکر کی طرف رغبت دلانے والے شعراء کی توصیف			
الا الذین امنوا	۱۹	الشعراء	۲۲۷
قرآن مجید شاعری نہیں			
وما ہو بقول شاعر	۲۹	الحاقۃ	۴۱
حجامت کے احکام **مردوں کو سر کے بال منڈوانا اور کتروانا جائز ہے**			
محلقین رءوسکم	۲۶	الفتح	۲۷
حالتِ احرام میں **سر منڈوانا اور کتروانا جائز ہے**			
فمن کان منکم مریضًا	۲	البقرۃ	۱۹۶
داڑھی بڑھانا سُنّتِ انبیاء ہے			
قال یبنؤم لا تاخذ بلحیتی	۱۶	طٰہٰ	۹۴
آداب سفر **سواری پر سوار ہونے کے وقت کی دُعا**			
سُبحٰن الذی سخّرلنا	۲۵	الزخرف	۱۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کشتی پر سوار ہونے کی دُعا			
بسم اللہ مجرىٰھا	۱۲	ھود	۴۱
تجارت کے لیے سمندری سفر			
ربکم الذی یزجی لکم الفلک	۱۵	بنی اسرائیل	۶۶
ولتجری الفلک بامرہٖ	۲۱	الروم	۴۶
شکار کا بیان **حالت احرام میں خشکی کا شکار حرام ہے**			
یایھا الذین امنوا لاتحلوا	۶	المائدہ	۲
یایھا الذین امنوا لاتقتلوا الصید	۷	"	۹۵
وحرم علیکم صید البر مادمتم حرمًا	۷	"	۹۶
احرام ختم ہونے پر شکار جائز ہے			
واذا حللتم فاصطادوا	۶	المائدہ	۲
سمندر کا شکار			
احل لکم صید البحر	۷	المائدہ	۹۶
کتے اور شکاری جانور کا شکار حلال ہے			
یسئلونک ماذا احل لھم	۶	المآئدہ	۴
شکاری بسم اللہ پڑھ کر جانور چھوڑے			
فکلوا مما امسکن علیکم	۶	المائدہ	۴
رہن کا بیان **سفر میں رہن**			
وان کنتم علیٰ سفر	۳	البقرۃ	۲۸۳
قصاص کا بیان			
یایھا الذین امنوا کتب علیکم القصاص	۲	البقرۃ	۱۷۸
قصاص زندگی ہے			
ولکم فی القصاص حیوٰۃ	۲	البقرۃ	۱۷۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قصاص میں برابری			
وکتبنا علیھم فیھا ان النفس	۶	المائدہ	۴۵
قتلِ نفس حرام ہے			
ولا یقتلون النفس التی	۱۹	الفرقان	۶۸
ایک شخص کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہے			
من اجل ذٰلک	۶	المائدہ	۳۲
جس نے ایک شخص کی جان بچائی اُس نے ساری دُنیا کو بچایا۔			
ومن احیاھا فکانما احیا الناس	۶	المائدہ	۳۲
فساد فی الارض کی سزا قتل ہے			
من اجل ذٰلک	۶	المائدہ	۳۲
مومن کو غلطی سے قتل کرنا			
وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنًا	۵	النسآء	۹۲
مومن کو جان بوجھ کر قتل کی سزا			
ومن یقتل مؤمنًا متعمدًا	۵	النسآء	۹۳
قتل کے عوض قتل			
من اجل ذٰلک	۶	المائدہ	۳۲
حدِ قذف کا بیان **زنا کی تہمت لگانا گناہ ہے**			
والذین یؤذون المؤمنین	۲۲	الاحزاب	۵۸
زنا کی غلط تہمت کا بیان			
والذین یرمون المحصنٰت	۱۸	النور	۴
تعزیر کا بیان **کسی مسلمان کا مذاق نہ اُڑایا جائے۔**			
یایھا الذین امنوا	۲۶	الحجرات	۱۱

کسی کو بُرا لقب دینا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتنابزوا بالالقاب	۲۶	الحجرات	۱۱

چور کی حد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والسارق والسارقة	۶	المائدہ	۳۸/۳۹

ڈکیتی کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما جزآؤ الذین	۶	المائدہ	۳۳/۳۴

قسم کو نیک کام نہ کرنے کا ذریعہ نہ بناؤ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتجعلوا اللہ عرضة لایمانکم	۲	البقرة	۲۲۴
ولا یاتل اولوا الفضل منکم	۱۸	النور	۲۲

جھوٹی قسم پر عذاب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین یشترون	۳	آل عمران	۷۷

قسم پورا کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واوفوا بعهد اللہ	۱۴	النحل	۹۱
ولاتتخذوا ایمانکم دخلا بینکم	۱۴	〃	۹۴
وکان عهد اللہ مسئولا	۲۱	الاحزاب	۱۵
والذین هم لامنتهم وعهدهم	۱۸	المؤمنون	۸

لغو قسم کا کفارہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لایؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم	۷	المائدہ	۸۹

جن قسموں کا کفارہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکفارتہ اطعام عشرة مسٰکین	۷	المائدہ	۸۹
قد فرض اللہ لکم تحلة ایمانکم	۲۸	التحریم	۲

منت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما انفقتم من نفقة او نذرتم	۳	البقرة	۲۷۰
یوفون بالنذر	۲۹	الدهر	۷

منت پوری کرنے کی تعریف

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من المؤمنین رجال صدقوا	۲۱	الاحزاب	۲۳

شرکت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اما السفینة فکانت لمسٰکین	۱۶	الکهف	۷۹
واما الجدار فکان لغلمین	۱۶	الکهف	۸۲

غلام آزاد کرنے کا طریقہ

اس قسم کے مسائل کی ہمارے ملک میں ضرورت نہیں لیکن قرآن مجید نے اس زمانے میں جب کہ غلامی کا رواج تھا۔ انسانی عظمت کو بحال کرنے کے لئے غلاموں کو آزاد کرنے، ان کو مکاتب اور ام ولد بنانے اور کفارہ میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ جس کی بناء پر عصر جدید میں غلامی کی رسم بالکل ختم ہوگئی۔

آزاد کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فک رقبة	۳۰	البلد	۱۳

مکاتب بنانے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یبتغون الکتب مما ملکت ایمانکم	۱۸	النور	۳۳

قتلِ خطا میں غلام آزاد کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فتحریر رقبة مؤمنة	۵	النساء	۹۲
فتحریر رقبة مؤمنة	۵	النساء	۹۲

کفارہ میں غلام آزاد کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
او تحریر رقبة	۷	المائدہ	۸۹

ظہار میں غلام آزاد کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فتحریر رقبة	۲۸	المجادلة	۳

دفن اور قبر کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم اماته فاقبره	۳۰	عبس	۲۱
نجعل الارض کفاتا احیاء	۲۹	المرسلت	۲۵/۲۶
من بعثنا من مرقدنا	۲۳	یٰس	۵۲

شہید کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقولوا لمن یقتل	۲	البقرة	۱۵۴
ولا تحسبن الذین قتلوا	۴	آل عمران	۱۶۹

نیکی صرف توجہ الی القبلہ نہیں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس البر ان تولوا وجوهکم	۲	البقرة	۱۷۷

مرتد کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یرتدد	۲	البقرة	۲۱۷
یایها الذین اٰمنوا	۶	المائدة	۵۴
قل اباللہ واٰیته	۱۰	التوبة	۶۵/۶۶

صلح کا بیان

صلح اچھی چیز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والصلح خیر	۵	النساء	۱۲۸

صلح کے لیے سرگوشی جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لاخیر فی کثیر من نجوٰهم	۵	النساء	۱۱۴

میاں بیوی میں مصالحت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان امرأة خافت	۵	النساء	۱۲۸

مسلمانوں میں لڑائی ہو تو صلح کرا دیں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان طائفتٰن من المؤمنین	۲۶	الحجرات	۹
فاصلحوا بین اخویکم	۲۶	〃	۱۰

اکراہ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا من اکره وقلبه مطمئن	۱۴	النحل	۱۰۶

اگر اکراہ کے بعد بھی کفر نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لن نؤثرک	۱۶	طٰه	۷۲/۷۳

اکراہ میں زبانی کفر کر سکتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا ان تتقوا منهم تقٰة	۳	آل عمران	۲۸

جن کو مجبور کیا جائے وہ گنہگار نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تکرهوا فتیٰتکم	۱۸	النور	۳۳

حجر تصرف (روکنے) کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تؤتوا السفہآء	۴	النسآء	۵

تقسیم کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حضر القسمة	۴	النسآء	۸
نبئھم ان الماء قسمة	۲۷	القمر	۲۸

جزیہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قاتلوا الذین	۱۰	التوبة	۲۹

آب پاشی کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھذہ ناقة لھا شرب	۱۹	الشعراء	۱۵۵
ونبئھم ان الماء قسمة	۲۷	القمر	۲۸

بارش سے چشمے بنائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الم تر ان اللہ انزل	۲۳	الزمر	۲۱

بارش سے کھیتی پیدا کی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانزلنا من المعصرٰت مآء	۳۰	النبا	۱۴/۱۶
اخرج منھا	۳۰	النٰزعٰت	۳۱/۳۲
فلینظر الانسان	۳۰	عبس	۲۴

زیارت قبور، منافق کی قبر پر کھڑا نہ ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقم علی قبرہ	۱۰	التوبة	۸۴

ایصالِ ثواب دعائے مغفرت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واستغفر لذنبك وللمؤمنین	۲۶	محمد	۱۹
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین	۲۸	الحشر	۱۰
ربنا اغفرلی	۱۳	ابرٰھیم	۴۱
ویستغفرون	۲۴	المؤمن	۷

دعائے مغفرت سے کافروں کو کوئی فائدہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
استغفر لھم او لا تستغفر لھم	۱۰	التوبة	۸۰
ما کان للنبی والذین امنوا	۱۱	التوبة	۱۱۳/۱۱۴

قانونِ وراثت
میراث کے حقوق کی بنیاد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واولوا الارحام بعضھم	۱۰	الانفال	۷۵
واولوا الارحام بعضھم	۲۱	الاحزاب	۶

متبنٰی وارث نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما جعل ادعیآءکم	۲۱	الاحزاب	۴

وراثت کا تمام مال رکھنے کی ممانعت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتاکلون التراث	۳۰	الفجر	۱۹

وراثت میں قرابت داروں کا حق ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للرجال نصیب	۴	النسآء	۷

وراثت پورے ترکے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حضر القسمة	۴	النسآء	۸

وراثت کی دینی اہمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تلك حدود اللہ	۴	النسآء	۱۳

ورثاء کے حصوں پر وصیت کا اثر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کتب علیکم اذا حضر	۲	البقرة	۱۸۰

وراثت میں عورت بھی حقدار ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وللنساء نصیب مما ترك	۴	النسآء	۷

اولاد کے حصص

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للذکر مثل حظ الانثیین	۴	النسآء	۱۱

والدین کے حصص

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولابویہ لکل واحد	۴	النسآء	۱۱

تقسیم میراث

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان کان لہ اخوة	۴	النسآء	۱۱

مروجہ وفات ٹیکس ظلم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یعص اللہ ورسولہ	۴	النسآء	۱۴

منہ بولے رشتہ داروں کا حصہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولکل جعلنا موالی	۵	النسآء	۳۳
وان کان رجل	۴	〃	۱۲
یستفتونك قل اللہ	۵	〃	۱۷۶

وصیت کے لیے نصاب شہادت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا شھادة بینکم	۷	المائدة	۱۰۶

اسلامی نظامِ امارت
امارت کے اوصاف

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فبما رحمة من اللہ	۴	ال عمرٰن	۱۵۹

نظامِ سمع وطاعت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ	۵	النساء	۵۹

افواہیں پھیلانے کا مفسدہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا جآءھم امر	۵	النساء	۸۳

شورٰی کی اہمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فبما رحمة من اللہ	۴	ال عمرٰن	۱۵۹

معاشرے میں عناصر کی ترکیب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین امنوا	۱۰	الانفال	۷۴

جماعت میں شامل ہونے کی شرط

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان تابوا واقاموا الصلوٰة	۱۰	التوبة	۱۱

باہمی تعلقات درست رکھنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واصلحوا ذات بینکم	۹	الانفال	۱

نزاع واختلاف سے بچنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تنازعوا	۱۰	الانفال	۴۶

اطاعتِ امیر کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واطیعوا اللہ ورسولہ	۹	الانفال	۱
یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ	۹	〃	۲۰
یاایھا الذین امنوا استجیبوا	۹	〃	۲۴
واطیعوا اللہ	۱۰	〃	۴۶

غداری وخیانت سے بچنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا لاتخونوا	۹	الانفال	۲۷

فاسقوں کے ساتھ سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تصل علیٰ احد	۱۰	التوبۃ	۸۴

مشتبہ لوگوں کے طرز عمل پر نگاہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقل اعملوا	۱۱	التوبۃ	۱۰۵

منافقین کے ساتھ برتاؤ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا النبی جاھد الکفار	۱۰	التوبۃ	۷۳
یاایھا الذین امنوا قاتلوا	۱۱	〃	۱۲۳

اسلام کا تصور قومیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاما الذین امنوا وعملوا	۲۱	الروم	۱۵
یعبادی الذین امنوا	۲۱	العنکبوت	۵۶

ملکی مفاد کے نام سے بے گناہ افراد کو سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کرنا اور بلا تعیین مدت قید کرنا اسلامی انقلاب کو روکنے کے لئے فرعون کا بنایا ہوا قانون ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم بدا لھم من بعد	۱۲	یوسف	۳۵

خلافیات
احکام شرعیہ میں تقلید کا ثبوت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا	۳	البقرۃ	۲۸۶/۲۸۷
والسابقون الاولون من المھٰجرین	۱۱	التوبۃ	۱۰۰
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول	۵	النساء	۵۹
فاسئلوا اھل الذکر	۱۷	الانبیاء	۷
واتبع سبیل من اناب الی	۲۱	لقمٰن	۱۵
ربنا ھب لنا من ازواجنا	۱۹	الفرقان	۷۴
فلولا نفر من کل فرقۃ منھم	۱۱	التوبۃ	۱۲۲
ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر	۵	النساء	۸۳
یوم ندعوا کل اناس بامامھم	۱۵	بنی اسرائیل	۷۱

ردّ یہودیت
یہودیت میں نسلی تعصب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یا اھل الکتٰب تعالوا	۳	اٰل عمرٰن	۶۴
ومن اھل الکتٰب من ان تامنہ	۳	〃	۷۵

یہودیوں نے ایمان کے بعد کفر کیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کیف یھدی اللہ قوما	۳	اٰل عمرٰن	۸۶

ابراہیم یہودی تھے نہ نصرانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ماکان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا	۳	اٰل عمرٰن	۶۷

یہودیوں کی روش پر مت چلو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ودکثیر من اھل الکتٰب	۱	البقرۃ	۱۰۹

ان کا زعم باطل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقالوا لن یدخل الجنۃ	۱	البقرۃ	۱۱۱

غلط فہمیاں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقالت الیھود لیست النصٰرٰی	۱	البقرۃ	۱۱۳

ان کے فاسد گروہ کا رویہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولن ترضٰی عنک الیھود	۱	البقرۃ	۱۲۰

علمائے یہود حق بات چھپاتے تھے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اظلم ممن کتم شھادۃ	۱	البقرۃ	۱۴۰
الذین اتینٰھم الکتٰب	۲	〃	۱۴۶

جان بوجھ کر حق کی مخالفت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان الذین اوتوا الکتٰب	۲	البقرۃ	۱۴۴

ان کا گمان تھا کہ وہ جہنمی نہیں ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الم تر الی الذین اوتوا نصیبا	۳	اٰل عمرٰن	۲۳

آیات الٰہی سے انکار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یا اھل الکتٰب لم تکفرون	۳	اٰل عمرٰن	۷۰

دعوت ایمان پر ان کی مکاریاں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقالت طائفۃ من اھل الکتٰب	۳	اٰل عمرٰن	۷۲

حق وباطل کو ملانا علمائے یہود کا کام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یا اھل الکتٰب لم تلبسون الحق	۳	اٰل عمرٰن	۷۱

چند سکوں کی خاطر حق کو بیچا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ اخذ اللہ میثاق الذین	۴	اٰل عمرٰن	۱۸۷

کھلی نشانیوں کے بعد کفر کیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلک اھل الکتٰب	۶	النساء	۱۵۳

انہوں نے اذان کا مذاق اڑایا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا	۶	المائدۃ	۵۶/۵۸

ان کی کھلی گمراہیاں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقالت الیھود عزیر ابن اللہ	۱۰	التوبۃ	۳۰

ان کے ایمان کی خرابی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یحرمون ما حرم اللہ	۱۰	التوبۃ	۲۹

احکام خداوندی کو غلط ضابطوں کی شکل دینا علمائے یہود کا کام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین امنوا ان کثیرا	۱۰	التوبۃ	۳۳

معاہدے کی خلاف ورزی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین عٰھدت منھم	۱۰	الانفال	۵۶

ان سے جنگ کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قاتلوا الذین لا یؤمنون	۱۰	التوبۃ	۲۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان کے گروہ کا آخرت سے انکار			
وکذلك اعثرنا علیهم	۱۵	الکهف	۲۱
موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش			
وقال فرعون ذرونی	۲۴	المؤمن	۲۶
اسلامی انقلاب روکنے کے لئے فرعونی قوانین			
ونادی فرعون فی قومه	۲۵	الزخرف	۵۱
انی اخاف ان یبدل	۲۴	المؤمن	۲۶
اسلام دشمنی یہود کا شیوہ ہے			
سبّح للّٰه ما فی السمٰوٰت وما فی الارض	۲۸	الحشر	۱
یہود و منافقین کی سازباز			
الم تر الی الذین نافقوا	۲۸	الحشر	۱۱
جان بوجھ کر اسلام کا انکار			
یسبّح للّٰه ما فی السمٰوٰت وما فی الارض	۲۸	الجمعة	۱
موسیٰ علیہ السلام کو ایذائیں دیں			
واذ قال موسیٰ لقومه	۲۸	الصف	۵
یہود کی مثال گدھے سے			
مثل الذین حملوا التوراة	۲۸	الجمعة	۵
یہود کے عقائدِ باطلہ کا رد			
لم یکن الذین کفروا	۳۰	البینة	۱
یہود کی دوغلی پالیسی			
واذا لقوا الذین اٰمنوا	۱	البقرة	۱۴
اتامرون الناس	۱	〃	۴۴
امراء کے اشارے پر قانونِ حق بدل دینا یہودی قانون کا شیوہ رہا ہے۔			
ولا تلبسوا الحق	۱	البقرة	۴۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الرسول لا یحزنك	۶	المائدة	۴۱
دین میں تحریفات			
وکیف یحکمونك	۶	المائدة	۴۳
وقالت الیهود ید اللّٰه	۶	〃	۶۴
ردِ عیسائیت باطل ہونے پر استدلال			
قولوا اٰمنا باللّٰه	۱	البقرة	۱۳۶
قل اتحاجوننا	۱	البقرة	۱۳۹
بُنیادی گمراہی			
ان اللّٰه اصطفٰك	۳	اٰل عمرٰن	۴۲
معجزانہ پیدائش پر غلطی کا شبہہ			
واذ قالت الملٰئکة	۳	اٰل عمرٰن	۴۲
عقیدہ الوہیت کے اسباب			
اذ قال اللّٰه یعیسیٰ	۳	اٰل عمرٰن	۵۵
عیسائیت بعد کی پیداوار			
یاهل الکتٰب	۳	اٰل عمرٰن	۶۵
واقعہ صلیب			
وقولهم انا قتلنا المسیح	۶	النسآء	۱۵۷
الوہیت مریم			
واذ قال اللّٰه	۶	المآئدة	۱۱۶
عقیدہ تثلیث			
یا هل الکتٰب	۶	النسآء	۱۷۱
لقد کفر الذین	۶	المآئدة	۷۳
مسیح کے ابتدائی پیرو			
فلمآ احس عیسیٰ	۳	اٰل عمرٰن	۵۲
قرآن کی تین تصریحات			
ان مثل عیسیٰ	۳	اٰل عمرٰن	۵۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
عہد شکنی			
ولقد اخذ اللّٰه	۶	المائدة	۱۲
قانونِ الٰہی کے مطابق فیصلہ			
ولیحکم اهل الانجیل	۶	المائدة	۴۷
مسلمانوں کے ساتھ عیسائیوں کا رویّہ			
لتجدن اشد الناس	۶	المائدة	۸۲
مسیح علیہ السلام نے توحید کی دعوت دی			
ما قلت لهم	۷	المائدة	۱۱۷
ایمان کی خرابی			
وقالت النصرٰی	۱۰	التوبة	۳۰
ابن اللہ کہنے کی تردید			
قالوا اتخذ اللّٰه ولدًا سبحٰنه	۱۱	یونس	۶۸
امرا فانما یقول له کن فیکون	۱۶	مریم	۳۵
قل ان کان للرحمٰن ولد	۲۵	الزخرف	۸۱
انسان کے فطری گنہگار ہونے کا غلط نظریہ			
فاقم وجهك للدین حنیفا	۲۱	الروم	۳۰
عیسائیوں سے مسلمانوں کو ہمدردی کیوں			
الٓمّٓ غلبت الروم	۲۱	الروم	۱/۲
تعلیم سے انحراف			
ولما جآء عیسیٰ	۲۵	الزخرف	۶۳
رہبانیت خود ایجاد کی			
ثم قفینا علی اٰثارهم	۲۷	الحدید	۲۷
الزام کی تردید			
ومریم ابنت عمرٰن التی	۲۸	التحریم	۱۲

قرآن نے کس انجیل کی تصدیق کی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
نزل علیك الکتٰب	۳	اٰل عمرٰن	۳

رہنمائی کا سرچشمہ انجیل تھی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقفینا علی اٰثارھم	۶	المائدۃ	۴۶

دہریت کا رد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
امن خلق السمٰوٰت	۲۰	النمل	۶۰
امن یبدؤا الخلق	۲۰	〃	۶۴
اولم یتفکروا فی انفسھم	۲۱	الروم	۸
قل سیروا فی الارض	۲۱	〃	۴۲
ما اشھدتھم خلق السمٰوٰت	۱۵	الکھف	۵۱
الذی جعل لکم	۱۶	طٰہٰ	۵۳
وله من فی السمٰوٰت	۱۷	الانبیآء	۱۹
ذٰلك بان اللہ ھو الحق	۱۷	الحج	۶
الم تر ان اللہ یسجد له	۱۷	〃	۱۸
یاایھا الناس ضرب مثل	۱۷	〃	۷۳
فتبٰرك اللہ احسن الخالقین	۱۸	المؤمنون	۱۴
ھو الذی انشا لکم	۱۸	المؤمنون	۷۸
الذی له ملك السمٰوٰت	۱۸	الفرقان	۲
الم تر الی ربك کیف مد الظل	۱۹	〃	۴۵
اولم یروا الی الارض	۱۹	الشعرآء	۷
قال رب المشرق	۱۹	〃	۲۸
وان ربك لھو العزیز	۱۹	〃	۶۸
الذی خلقنی فھو یھدین	۱۹	〃	۷۸
اللہ الذی رفع السمٰوٰت	۱۳	الرعد	۲
خلق اللہ السمٰوٰت	۲۰	العنکبوت	۴۴
ولئن سالتھم من خلق	۲۱	〃	۶۱
یخرج الحی من المیت	۲۱	الروم	۱۹
ومن اٰیٰته ان یرسل	۲۱	الروم	۴۶
ان ربکم اللہ الذی	۸	الاعراف	۵۴
قل من یرزقکم	۱۱	یونس	۳۱
قال یٰقوم اعبدوا اللہ	۱۲	ھود	۶۱
والقٰی فی الارض	۱۴	النحل	۱۵
اولم یروا الی ما خلق اللہ	۱۴	〃	۴۸
واللہ خلقکم	۱۴	〃	۷۰
وخلقنٰکم ازواجًا	۳۰	النبا	۸
فلینظر الانسان	۳۰	الطارق	۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واللہ خلقکم من تراب	۲۲	فاطر	۱۱
الم تر ان اللہ انزل	۲۲	〃	۲۷
قل اللّٰھم فاطر السمٰوٰت	۲۴	الزمر	۴۶
اللہ الذی جعل لکم الیل	۲۴	المؤمن	۶۱
ومن اٰیٰته الیل	۲۴	حٰمٓ السجدۃ	۳۷
ومن اٰیٰته خلق السمٰوٰت	۲۵	الشورٰی	۲۹

منافقین و مرتدین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما کان للنبی والذین	۱۱	التوبۃ	۱۱۳
یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا	۱۰	التوبۃ	۲۳

ظالموں سے ملاپ منع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا ترکنوا الی الذین	۱۲	ھود	۱۱۳

جہاد میں شامل نہ ہونے والوں کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ضاقت علیھم الارض	۱۱	التوبۃ	۱۱۸

ظالموں کی مجلس سے بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا تقعد بعد الذکرٰی	۷	الانعام	۶۸
یاایھا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم	۲۸	المجادلۃ	۹

اللہ و رسول کے دشمنوں سے بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا تجد قوما	۲۸	المجادلۃ	۲۲

کفر کی وجہ سے بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین اٰمنوا لا تتولوا قوما	۲۸	الممتحنۃ	۱۳

ایمان نہ لانے تک بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ قالوا لقومھم	۲۸	الممتحنۃ	۴

پہلی اُمتوں کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واسئلھم عن القریۃ	۹	الاعراف	۱۶۳

خدا بھی حشر کے روز حضور کے دشمنوں کا بائیکاٹ کریگا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یوم یقول المنٰفقون	۲۷	الحدید	۱۳
وامتازوا الیوم	۲۳	یٰسٓ	۵۹

مداخلت فی الدین کرنے والوں کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما ینھٰکم اللہ عن الذین	۲۸	الممتحنۃ	۹

مشرکین سے لاتعلقی کا اعلان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
براءۃ من اللہ ورسوله	۱۰	التوبۃ	۱

منکرین توحید و رسالت کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا تقعدوا معھم	۵	النسآء	۱۴۰

نافرمان زوجہ کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والٰتی تخافون نشوزھن	۵	النسآء	۳۴
لا یتخذ المؤمنون الکٰفرین	۳	اٰل عمران	۲۸
ان تمسسکم حسنۃ	۳	〃	۱۲۰
یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا	۵	النسآء	۱۴۴

ردِ مرزائیت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وخاتم النبیّٖن	۲۲	الاحزاب	۴۰
انی رسول اللہ الیکم جمیعًا	۹	الاعراف	۱۵۸
لیکون للعٰلمین نذیرًا	۱۸	الفرقان	۱
وما ارسلنٰك الا کافۃ للناس	۲۲	سبا	۲۸

اسلام کامل ترین دین ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الیوم اکملت لکم	۶	المائدۃ	۳

حضرت مسیح کو قتل نہیں کیا گیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما قتلوہ وما صلبوہ	۶	النسآء	۱۵۷
وقولھم انا قتلنا المسیح	۶	〃	۱۵۷

حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اُٹھالیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
بل رفعه اللہ الیه	۶	النسآء	۱۵۸
ورافعك الی	۳	اٰل عمرٰن	۵۵

نزولِ عیسیٰ علاماتِ قیامت میں سے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانه لعلم للساعۃ	۲۵	الزخرف	۶۱

رَدِّ شیعیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فقولوا اشہدوا بانا مسلمون	۳	آل عمرٰن	۶۴
یایہا الرسول بلغ	۶	المائدۃ	۶۷
واذا لقوا الذین اٰمنوا	۱	البقرۃ	۱۴
اتخذوا ایمانہم جُنّۃ	۲۸	المنٰفقون	۲
الم تکن ارض اللہ	۵	النساء	۹۷
وقاسمہما انی لکما	۸	الاعراف	۲۱
ماھذہ التماثیل التی	۱۷	الانبیاء	۵۲
قل یایہا النّاس	۱۱	یونس	۱۰۴
فاصدع بما تؤمر	۱۴	الحجر	۹۴
غیر مسٰفحین	۵	النساء	۲۴
فمن ابتغٰی وراءٓ ذٰلک	۲۹	المعارج	۳۱
ولیستعفف الذین	۱۸	النور	۳۳

فضائل اولیاء اللہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الآان اولیآء اللہ لا خوف علیہم	۱۱	یونس	۶۲
ان اولیآؤہٗ الا المتقون	۹	الانفال	۳۴

کرامات اولیاء اللہ کا ثبوت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کلما دخل علیہا زکریا المحراب	۳	آل عمرٰن	۳۷
وھزّی الیک بجذع النخلۃ	۱۶	مریم	۲۵
قال الذی عندہٗ علم من الکتٰب	۱۹	النمل	۴۰
فانطلقا حتّٰی اذا رکبا فی السفینۃ	۱۵	الکہف	۷۱
فانطلقا حتّٰی اذا لقیا غلٰمًا	۱۵	〃	۷۴
فانطلقا حتّٰی اذآ اتیا	۱۶	〃	۷۷

بزرگوں کے تبرکات سے بلاء دفع ہوتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذھبوا بقمیصی ھذا	۱۳	یوسف	۹۳
فکلی واشربی وقرّی عینا	۱۶	مریم	۲۶
ان اٰیۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت	۲	البقرۃ	۲۴۸
فقبضت قبضۃ من اثر الرسول	۱۶	طٰہٰ	۹۶

انبیاء اور بزرگوں کے قرب سے دُعا قبول ہوتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھنالک دعا زکریا ربّہ	۳	آل عمرٰن	۳۸
ولو انہم اذ ظلموا انفسہم	۵	النسآء	۶۴

انبیاء اور اولیاء دور سے سُنتے، دیکھتے اور مدد کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا اٰتیک بہٖ قبل ان یرتد الیک طرفک	۱۹	النمل	۴۰
انہ یرٰکم ھو وقبیلہٗ من حیث لاترونہم	۸	الاعراف	۲۷
قل یتوفّٰکم ملک الموت	۲۱	السجدۃ	۱۱
وکذٰلک نری ابرٰھیم	۷	الانعام	۷۵

ضروری ہدایت

قرآن پاک کی تلاوت میں زیر، زبر، پیش وغیرہ کی ادائیگی میں احتیاط کرنا نہایت ضروری ہے۔

قرآن پاک میں بعض مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے میں ذرا بھی بے احتیاطی اور غلطی ہونے سے کلمۂ کفر صادر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زیر، زبر، پیش کی صحیح ادائیگی میں غلطی اور فرق ہو جانے سے ان مقامات پر معنی میں ایسی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ جو گناہ کبیرہ شمار ہوتی ہے۔ بلکہ جان بوجھ کر ان مقامات کو غلط پڑھنا کفر کا مرتکب بنا دیتا ہے۔

مندرجہ ذیل فہرست میں وہ بیس مقامات درج ہیں۔

نمبر شمار	مقام	صحیح	غلط	نمبر شمار	مقام	صحیح	غلط
۱	سُورۃ الفاتحۃ	اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ	اَنْعَمْتُ عَلَیْہِمْ	۱۱	سُورۃ الانبیآء ع ۶	اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	اِنِّیْ کُنْتَ
۲	〃 〃	اِیَّاکَ نَعْبُدُ	اِیَاکَ نَعْبُدُ (بغیر شد)	۱۲	〃 الشعرآء ع ۱۱	لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ	مِنَ الْمُنْذَرِیْنَ
۳	سُورۃ البقرۃ ۱۵	وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ	اِبْرٰھِیْمُ رَبَّہٗ	۱۳	〃 فاطر ع ۴	یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا	یَخْشَی اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءَ
۴	〃 ع ۳۳	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ	۱۴	〃 صافات ع ۲	فِیْھِمْ مُّنْذِرِیْنَ	مُنْذَرِیْنَ
۵	〃 اٰیۃ الکرسی ۳۴	اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ	اَللّٰہَ (بِالْمَدِّ)	۱۵	〃 فتح ع ۳	صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ	صَدَقَ اللّٰہَ رَسُوْلُہٗ
۶	〃 〃 ع ۳۶	وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ	وَاللّٰہُ یُضَاعَفُ	۱۶	〃 حشر ع ۳	الْمُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ
۷	〃 نسآء ع ۲۳	رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ	مُبَشَّرِیْنَ وَمُنْذَرِیْنَ	۱۷	〃 حاقّۃ ع ۱	اِلَّا الْخٰطِئُوْنَ	اِلَّا الْخَاطَئُوْنَ
۸	〃 توبہ ع ۱	مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ	وَرَسُوْلِہٖ	۱۸	〃 مزمل ع ۱	فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ
۹	〃 بنی اسرآئیل ع ۲	وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ	مُعَذَّبِیْنَ	۱۹	〃 مرسلٰت ع ۲	فِیْ ظِلٰلٍ	فِیْ ظَلَلٍ
۱۰	طٰہٰ ع ۷	وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ	اٰدَمَ رَبُّہٗ	۲۰	〃 النّٰزعٰت ع ۲	اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ	اَنْتَ مُنْذَرُ

عرض ناشر

مجدد ملت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند کے ان دینی و ملی رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ جن سے ایک زمانہ فیض یاب ہوا۔ آپ جس دور میں برصغیر میں مسلمانوں کی دینی قیادت کا فریضہ انجام دے رہے تھے وہ بڑا پر آشوب دور تھا۔ انگریز اور ہندو، مسلم تہذیب، ثقافت اور تمدن کو ختم کر دینے کے درپے تھے۔ وہ مسلمانوں کے دل، روح اسلام اور روح عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خالی کر کے انہیں اپنے اقتدار کے سامنے جھکانے کے لئے سازشیں کر رہے تھے کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی للکار نے اس کے سارے منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ آپ نے عملی جہاد کیا اور مسلمانوں کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے مختلف علوم اور فنون پر ایک ہزار سے زائد کتب و رسائل تصنیف کئے جو آپ کی جلالت علمی کے شاہکار ہیں۔ ان میں "فتاوی رضویہ" اور قرآن مجید کا ترجمہ "کنزالایمان" امتیازی شان رکھتے ہیں۔

"کنزالایمان" نے مختصر دور میں جو مقبولیت حاصل کی ہے وہ شاید ہی کسی اور ترجمہ کو نصیب ہوئی ہو۔ بہر حال اس کے لاکھوں نسخے دنیا بھر میں شائع ہوتے ہیں۔ یہ ترجمہ اب تک کے تراجم میں کیوں ممتاز ہے اور کن نمایاں خصوصیات کا حامل ہے؟ اس کا مختصر سا جائزہ پچھلے صفحات میں پیش کیا گیا ہے جس سے آپ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

"کنزالایمان" اگرچہ ایک ترجمہ ہے۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ بڑی بڑی تفاسیر اس کے سامنے ہیچ ہیں اس کی ایک ایک سطر سے عشق رسول پھوٹا پڑتا ہے۔ اس میں جامیؒ کا درد و سوز، امام ابو حنیفہ کی مجتہدانہ بصیرت اور اعلیٰ حضرت کا عشق رسول جھلکتا نظر آتا ہے۔

ادارہ ضیاء القرآن اس سے پیشتر ترجمہ کنزالایمان بڑی آب و تاب سے شائع کر چکا ہے جسے قارئین کے وسیع تر حلقے میں بڑی پذیرائی نصیب ہوئی۔

حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر اور جامع تفسیر خزائن العرفان بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ ادارہ نے ضروری سمجھا کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کے ساتھ اسے بھی شائع کیا جائے۔ اس کی اشاعت کے لئے خصوصی اہتمام کیا گیا اور زر کثیر صرف کر کے تمام تفسیر کو کمپیوٹر سے کتابت کروایا گیا۔ حاشیہ کا پرانا اور دشوار طریقہ ترک کر کے ہر صفحہ کے نیچے کتابی انداز اختیار کیا گیا۔

اب اس گراں مایہ علمی سرمایہ سے استفادہ بے حد آسان ہو گیا ہے۔
اس کے علاوہ اس نسخہ کے ساتھ تفصیلی اشاریہ اور قرآن پاک کے تراجم کا تفصیلی جائزہ بھی پیش کیا جارہا ہے۔
ترجمہ قرآن کے سلسلہ میں ایک اور اہم خدمت انجام دی گئی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا ترجمہ صوری اور معنوی ہر دو اعتبار سے نمایاں مقام کا حامل ہے۔ لیکن اس کے کچھ الفاظ موجودہ اردو میں عام مروج نہیں ہیں اور عوام الناس کو انہیں سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے الفاظ کے عام فہم اردو مترادف ان کے سامنے قوسین ( ) میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح کنزالایمان کی تفہیم میں بڑی مدد ملے گی۔ یہ خدمت معروف محقق علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری نے سرانجام دی ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے بے حد شکر گزار ہیں۔
امید ہے کہ قارئین گوناگوں خوبیوں سے مزین اس قرآن پاک کو ضرور پسند فرمائیں گے۔ اور ہمیں اپنی قیمتی آراء سے مطلع فرمائیں گے۔
قرآن پاک، ترجمہ اور تفسیر کا مطالعہ کرنے والے تمام احباب سے ملتجی ہوں کہ وہ ادارے کے جملہ کارکنان۔ ان کے مشائخ، اساتذہ اور والدین کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔
آخر میں آپ سے گذارش ہے کہ مطالعہ کے دوران اگر کہیں کوئی خامی ملاحظہ کریں تو ادارے کو اس سے ضرور مطلع کریں۔ آپ کی قیمتی آراء اور راہنمائی میں خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہمارا سفر جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

محمد حفیظ البرکات شاہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

سرٹیفکیٹ

ہم نے اس قرآن پاک کو حرفاً حرفاً نہایت غور اور امعان نظر سے پڑھا ہے، ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی یا کتابت کی غلطی نہیں ہے۔

(۱) محمد عالم مختار حق صاحب
(۲) قاری محمد رفیق صاحب
(۳) حافظ محمد خان صاحب نوری بھیرہ شریف
(۴) سائیں نور احمد طالب قادری صاحب
(۵) قاری مختار احمد صاحب
(۶) قاری اشفاق احمد خان صاحب
(۷) حافظ سجاد احمد صاحب

وہ حضرات جنہوں نے اس قرآن پاک کی تفسیر و ترجمہ کی تصحیح میں مدد فرمائی

(۱) سید محمد اسد اللہ اسد صاحب
(۲) محمد انوار الرسول مرتضائی صاحب
(۳) مولوی محمد یٰسین صاحب
(۴) حافظ سجاد احمد صاحب
(۵) سید عبد الواحد شاہ صاحب
(۶) پیرزادہ محمد محسن شاہ صاحب

مولوی محمد رمضان صاحب
رجسٹرڈ پروف ریڈر حکومت پاکستان

رجسٹریشن سرٹیفکیٹ
محکمہ اوقاف حکومت پنجاب لاہور

رجسٹریشن نمبر ۹۳ — تاریخ اجراء۔ ۱۸ مارچ ۱۹۷۸ء

ترتیب نمبر۔ ڈی۔ یو۔ اے۔ ۲(۱۴) الف ر، ن، ک ر ۱۹۳

تصدیق کی جاتی ہے کہ میسرز ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ۔ لاہور کو اشاعت قرآن پاک (طباعتی اغلاط سے مبرا) ایکٹ ایل آئی وی (۱۹۷۳ء) کے تحت بطور "ناشر قرآن" رجسٹرڈ کرلیا ہے۔

دستخط ناظم اعلیٰ
محکمہ اوقاف پنجاب لاہور

عرض ناشر

اللہ رب العزت کی کرم نوازی سے ادارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز نے تھوڑے عرصہ میں قرآن پاک کی اشاعت میں جو اعلیٰ معیار قائم کیا ہے وہ ادارہ کے کارکنوں کی محنت شاقہ پر شاہد عادل ہے۔ ہماری ہر ممکنہ کوشش ہوتی ہے کہ قرآن پاک کی طباعت، کتابت و جلد بندی میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ ہو۔ پھر بھی اگر کوئی قاری اس میں غلطی پائے تو مہربانی فرما کر ادارہ کو مطلع فرمائے اور قرآن پاک کی درست اشاعت میں ادارہ کی مدد فرما کر ممنون فرمائے اور دارین کی نعمتیں حاصل کرے۔

محمد حفیظ البرکات شاہ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

استدعا

قرآن پاک کے ہر قاری سے استدعا ہے تلاوت قرآن مجید کے بعد رب العالمین کے حضور دعا فرماتے وقت ادارہ ضیاء القرآن کے اراکین معاونین اور ان کے والدین کے لئے بھی مغفرت اور بخشش کی دعا فرمائے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے آمین ثم آمین